

UNIVERSAL
LIBRARY

OU_232246

UNIVERSAL
LIBRARY

توفیق خانیق از سجان و فضل و اعلیٰ ابن مکران

تذکره این نوع آثار الیه منسوب است که در این کتاب از سجان و فضل و اعلیٰ ابن مکران

در این کتاب از سجان و فضل و اعلیٰ ابن مکران

تذکره این نوع آثار الیه منسوب است که در این کتاب از سجان و فضل و اعلیٰ ابن مکران

در این کتاب از سجان و فضل و اعلیٰ ابن مکران

المطالع

اس مطالع میں ہر علم و فن کی کتب موجود ہیں شائقین کو فہرست مطول سے جو علیحدہ موجود ہے وہ درخواست کرنے سے مل سکتی ہے جو درخواست پر دستکتاب کی کیفیت اس سال میں نہایت اہم قرار دینی چاہیے۔ ہم صرف کتب تاریخ زبان فارسی و کتب تاریخ زبان اردو و جمہوریات علم وغیرہ کتب نایاب زمانہ و مشہور تصنیفیں فارسی وغیرہ کی کچھ کتب تین ذیل میں درج کرتے ہیں۔

کتب تاریخ زبان فارسی

اکبر نامہ ہر سہ و قدر و مجلد ہر سہ جلد مصنف
اسی کی ابو الفضل میں۔
آئین اکبری۔ ہر سہ و قدر سہ جلد با تصویرات
و نقوشات سرخ و سبز و سیاہ بقا بچند نسخوں
کے صحیح ہو کر طبع ہوئی
تاریخ درختہ دو جلد مصنف ملا حیدر قاسم ہندو
اشتراک آبادی حالات راجگان و سلاطین ہند نامہ
اکبر شاہ اسمین مذکور ہے۔
خطبات اکبری۔ تصنیف خواجہ نظام الدین احمد
ابن محمد تقی ہروی یہ کتاب تاریخ شاہان ہند کے
زمانہ سلطنت سے عصر حال الدین محمد اکبر شاہ
شامت بسبب طویل ہے
علاء السعادت تصنیف سید غلام اللہ
یہ بیانی ہے اس کتاب میں نامہ ان
شاہان اور وہ کا بیان ہے
دخانہ تاریخ۔ تالیف ماس و مہر بل صفا
ہا و تاریخ تصنیف صاحب کو نہایت لائق فارسی
زبان کا ہے کہ نایاب نہیں اس کتاب میں
اول حالات ہر ایک شاہ کے شروع ہوا ہے
سے تا زمانہ فتح مختار و بیچ میں اور ہر ایک شخص
کے صحیح روایات کے ساتھ معلوم ہوا کہ تاریخ
کے میں خصوصاً اگر وہ بلی وغیرہ کی عمارت
کے کتبہ اور مقابر کی تاریخیں نہایت عمدہ اور
جدید کتب ہوں تو ان تبدیلی سے منتخب کی ہیں یہ
دو کتاب ہے کہ آئین مقل اس کی کچھ کتب
صحیح و آواز داری۔ خواجہ محمد رشید صاحب و دور
کی تصنیف ہے واقعات مصرخ عمدہ شہرہ گشت
کے مشہور ہے۔
عجائب القصص۔ قصص الانبیاء مشہور فارسی
و کرانیا نظام علیہم الصلوٰۃ والسلام۔
تاریخ شاہان ہر فرد کو کسی طبیعی مشہور کتاب جو
جسکی شاہان و حکمران تاریخ بیان میں جینے کتب
سے مطالب کر کے خوش خطا باقیات کا عمدہ
نقشیں نقلیہ کتب میں استہام طبع ہوئی۔

تساہنامہ تاجیک آبادی مولانا اسکابت کامل ال
زبان مشہور شخص ہے جسے شاہنامہ فردوسی
زور و طبع دکھایا جو حالات جنگ شامان عمدہ طرز
سے لکھی ہیں
دخانہ نعمت خان عالی۔ حالات مالگیر سوانح
میں۔
جنگ نامہ۔ تصنیف نعمت خان عالی سے ہے
مشتمل جنگ شہر اور کان مالگیر عبارت نہایت
سلیس اور خوب مصنف میر تقی میر و سلاطنت
عالمگیر سے اور معرکہ آرا و نون حقیقی جمالی
تھی تو فقط مرآت اور بلاجات فارسی ماہان
کے یہ مقالہ لکھا گیا اور مصنف اس جنگ
میں ہر ایک شاہ اور علیہم انشان تجاہیر
قریب ہو کر جو اصل کتب و تاریخ کوئی اور اس
خانہ جنگی میں سلاطنت کے مدبر اور مشہور
مناجیح ہو کر بعد از ان تیور یہ سلاطنت کے
زوال کا زمانہ ہوا۔
سیرالمتاخرین۔ ہر سہ جلد حالات شاہان
دلی و سندھ کے سلاطنت راہبوں سے ابتداء
عمدہ شاہ عالم تک خوب شرح و بسط کے ساتھ
بہارت سلیس لکھی اور عمدہ۔
اقوال نامہ جاگیر سی۔ یہ تاریخ نہایت معتزتا
باب آصف خان مفید خان و شاہ جہان
میں تصنیف ہوئی ہے عبارت بہ جا دورہ اہل
زبان ہے۔
اول دفتر میں حالات اجداد محمد جہان گیر شاہ
الامیر تیمور تا جہا یوں شاہ۔
دوسرے دفتر میں اگر نامہ کا انتخاب عمارت
سلیس و جا دورہ زبان نگار ابو الفضل پراگ
میزبان خاص کا طبع بھی کیا ہے۔
تیسرے دفتر میں حالات تاریخی حضرت جہانگیر
بادشاہ کے درجہ میں مع حالات تجزیہ جہانگیر
چونکہ یہ کتاب نایاب ہے و نسخہ شری خان
سے ہمہ چوچے اون دو نسخہ سے نقاب و

باحت کر کے طبع ہوئی
اجل التواریخ۔ ہر سہ جلد کا تاریخ زمانہ ابتدا
عالم سے احوال سیدائش ازمن و مساو عرش
و کرکلی و تخمین جملہ تکیات و احوال انبیاء علیہم السلام
و خلفاء و ائمہ و طبقات ملوک و خواصین مع جغرافیہ
ہر بار بہت لطیف کے ساتھ تالیف جناب عالم
علوم عربیہ مولوی فقیر محمد رحمت اللہ تعالیٰ والد رامد
جناب مولیٰ خطاب جناب مولوی عبداللطیف خان
یہا دروزی طبع ہوئی۔
تاریخ خزانہ عامرہ۔ زبان فارسی کی تاریخ اور
کچھ کتب دیگرہ اور انتخاب اشعار و فقہین چمنوں
سے نقلیہ مشن جملہ حاصل کیے ہیں۔
تاریخ کونرا شہر۔ عمدہ تاریخ ملک شہر کی
مؤلفہ دیوان کریم راہبکھندہ آشی و زبیر سہری
مدراہ صاحب کشمیر کا عمدہ شفا کندیہ۔
رسالہ جواہر الجواہر۔ ذکر عورت شاعر کا
اسمیں ہے مصنف اسکا قرنی بن امیر اکبری
شہور استاد ہے عمدہ میں لکھا ہے شاہ
ایران کے تھاپہ رسالہ تصنیف فرنا کر نظام
سندھ و کاشاہ غازی بادشاہ ہندوستان
میں بلور ارخان نذر کیا۔
خرینہ الاصفاد و مجلد میں مسبوہ تصنیف مفتی
غلام سرور صاحب لاہوری و در حالات جملہ
انبیاء و اولیاء و ارباب۔
تاریخ طبری۔ یہ کتاب فن تاریخ میں مشاہیر
کتب تواریخ سے ہے مصنف ابو جعفر بن
جریر الطبری اور اسکی چار جلدیں ہیں نہایت
جلد اول میں احوال ابتدا سے آفرینش کل و پورا
سے تا احوال عرف فرعون ہے۔
جلد دوم میں احوال حضرت موسیٰ تاحد مرث
خان ربع بادشاہ مصر ہے۔
جلد سوم میں ذکر و ذمہ اصحاب کیفیت و تذکر
بادشاہ کسر ہے۔
جلد چہارم میں احوال حضرت خاتم النبیین

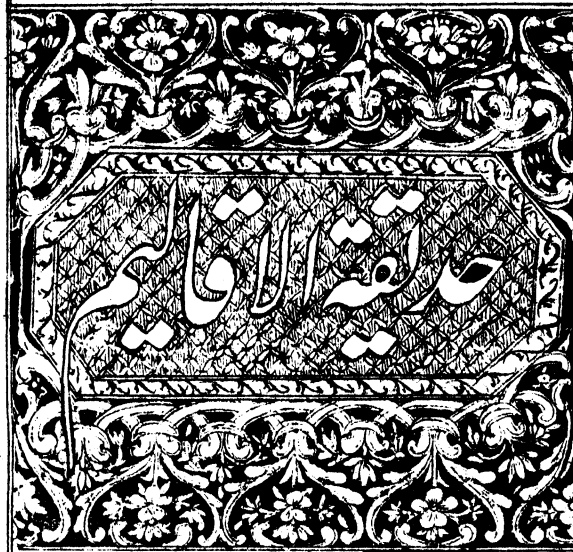
کتاب

فهرست کتاب حدیقه الایام فی توضیح هر علم از قایلیم سبعین مؤلف منصفه

مضمون	صفحه	مضمون	صفحه	مضمون	صفحه
دیباچه و نام مصنف و بیالیف	۶۱	ذکر شیخ فرید الدین گنج	۱۳۵	ذکر شکر کشی ابو المنصور خان	۱۳۵
۵	۶۲	ذکر بایک شدن نطق شاه	۱۳۶	بر علی محمد خان روز جمله	۱۳۶
۱۱	۶۳	غیاث الدین	۱۳۷	ذکر آمدن احمد شاه ابدالی بسوی	۱۳۷
۱۲	۶۴	ذکر شیر شاه	۱۳۸	ذکر بی بی احمد شاه	۱۳۸
۱۳	۶۵	بیان سلطان محمود عادل	۱۳۹	ذکر تخت نشینی احمد شاه	۱۳۹
۱۴	۶۶	ذکر اجناس سلطین کورگانیه	۱۴۰	ذکر تخت نشینی محمد عزیز الدین پادشاه	۱۴۰
۱۵	۶۷	ذکر استیلا علیها اسلام	۱۴۱	ذکر حیات کج آوردن شاه آبرو	۱۴۱
۲۰	۶۸	ذکر اجناس فرخ علیہ السلام	۱۴۲	ذکر وفات احمد شاه	۱۴۲
۲۳	۶۹	ذکر ملوک خدا و او کیو مرث و هجر	۱۴۳	ذکر وفات محمد عزیز الدین پادشاه	۱۴۳
۲۴	۷۰	ذکر ملوک خدا و او کیو مرث و هجر	۱۴۴	ذکر تخت نشینی شاه عالم ثانی	۱۴۴
۲۵	۷۱	ذکر ملوک خدا و او کیو مرث و هجر	۱۴۵	ذکر حیات کج آوردن شاه آبرو	۱۴۵
۲۶	۷۲	ذکر ملوک خدا و او کیو مرث و هجر	۱۴۶	ذکر وفات احمد شاه	۱۴۶
۲۷	۷۳	ذکر ملوک خدا و او کیو مرث و هجر	۱۴۷	ذکر تخت نشینی شاه عالم ثانی	۱۴۷
۲۸	۷۴	ذکر ملوک خدا و او کیو مرث و هجر	۱۴۸	ذکر حیات کج آوردن شاه آبرو	۱۴۸
۲۹	۷۵	ذکر ملوک خدا و او کیو مرث و هجر	۱۴۹	ذکر وفات احمد شاه	۱۴۹
۳۰	۷۶	ذکر ملوک خدا و او کیو مرث و هجر	۱۵۰	ذکر تخت نشینی شاه عالم ثانی	۱۵۰
۳۱	۷۷	ذکر ملوک خدا و او کیو مرث و هجر	۱۵۱	ذکر حیات کج آوردن شاه آبرو	۱۵۱
۳۲	۷۸	ذکر ملوک خدا و او کیو مرث و هجر	۱۵۲	ذکر وفات احمد شاه	۱۵۲
۳۳	۷۹	ذکر ملوک خدا و او کیو مرث و هجر	۱۵۳	ذکر تخت نشینی شاه عالم ثانی	۱۵۳
۳۴	۸۰	ذکر ملوک خدا و او کیو مرث و هجر	۱۵۴	ذکر حیات کج آوردن شاه آبرو	۱۵۴
۳۵	۸۱	ذکر ملوک خدا و او کیو مرث و هجر	۱۵۵	ذکر وفات احمد شاه	۱۵۵
۳۶	۸۲	ذکر ملوک خدا و او کیو مرث و هجر	۱۵۶	ذکر تخت نشینی شاه عالم ثانی	۱۵۶
۳۷	۸۳	ذکر ملوک خدا و او کیو مرث و هجر	۱۵۷	ذکر حیات کج آوردن شاه آبرو	۱۵۷
۳۸	۸۴	ذکر ملوک خدا و او کیو مرث و هجر	۱۵۸	ذکر وفات احمد شاه	۱۵۸
۳۹	۸۵	ذکر ملوک خدا و او کیو مرث و هجر	۱۵۹	ذکر تخت نشینی شاه عالم ثانی	۱۵۹
۴۰	۸۶	ذکر ملوک خدا و او کیو مرث و هجر	۱۶۰	ذکر حیات کج آوردن شاه آبرو	۱۶۰
۴۱	۸۷	ذکر ملوک خدا و او کیو مرث و هجر	۱۶۱	ذکر وفات احمد شاه	۱۶۱
۴۲	۸۸	ذکر ملوک خدا و او کیو مرث و هجر	۱۶۲	ذکر تخت نشینی شاه عالم ثانی	۱۶۲
۴۳	۸۹	ذکر ملوک خدا و او کیو مرث و هجر	۱۶۳	ذکر حیات کج آوردن شاه آبرو	۱۶۳
۴۴	۹۰	ذکر ملوک خدا و او کیو مرث و هجر	۱۶۴	ذکر وفات احمد شاه	۱۶۴
۴۵	۹۱	ذکر ملوک خدا و او کیو مرث و هجر	۱۶۵	ذکر تخت نشینی شاه عالم ثانی	۱۶۵
۴۶	۹۲	ذکر ملوک خدا و او کیو مرث و هجر	۱۶۶	ذکر حیات کج آوردن شاه آبرو	۱۶۶
۴۷	۹۳	ذکر ملوک خدا و او کیو مرث و هجر	۱۶۷	ذکر وفات احمد شاه	۱۶۷
۴۸	۹۴	ذکر ملوک خدا و او کیو مرث و هجر	۱۶۸	ذکر تخت نشینی شاه عالم ثانی	۱۶۸
۴۹	۹۵	ذکر ملوک خدا و او کیو مرث و هجر	۱۶۹	ذکر حیات کج آوردن شاه آبرو	۱۶۹
۵۰	۹۶	ذکر ملوک خدا و او کیو مرث و هجر	۱۷۰	ذکر وفات احمد شاه	۱۷۰
۵۱	۹۷	ذکر ملوک خدا و او کیو مرث و هجر	۱۷۱	ذکر تخت نشینی شاه عالم ثانی	۱۷۱
۵۲	۹۸	ذکر ملوک خدا و او کیو مرث و هجر	۱۷۲	ذکر حیات کج آوردن شاه آبرو	۱۷۲
۵۳	۹۹	ذکر ملوک خدا و او کیو مرث و هجر	۱۷۳	ذکر وفات احمد شاه	۱۷۳
۵۴	۱۰۰	ذکر ملوک خدا و او کیو مرث و هجر	۱۷۴	ذکر تخت نشینی شاه عالم ثانی	۱۷۴
۵۵	۱۰۱	ذکر ملوک خدا و او کیو مرث و هجر	۱۷۵	ذکر حیات کج آوردن شاه آبرو	۱۷۵
۵۶	۱۰۲	ذکر ملوک خدا و او کیو مرث و هجر	۱۷۶	ذکر وفات احمد شاه	۱۷۶
۵۷	۱۰۳	ذکر ملوک خدا و او کیو مرث و هجر	۱۷۷	ذکر تخت نشینی شاه عالم ثانی	۱۷۷
۵۸	۱۰۴	ذکر ملوک خدا و او کیو مرث و هجر	۱۷۸	ذکر حیات کج آوردن شاه آبرو	۱۷۸
۵۹	۱۰۵	ذکر ملوک خدا و او کیو مرث و هجر	۱۷۹	ذکر وفات احمد شاه	۱۷۹
۶۰	۱۰۶	ذکر ملوک خدا و او کیو مرث و هجر	۱۸۰	ذکر تخت نشینی شاه عالم ثانی	۱۸۰

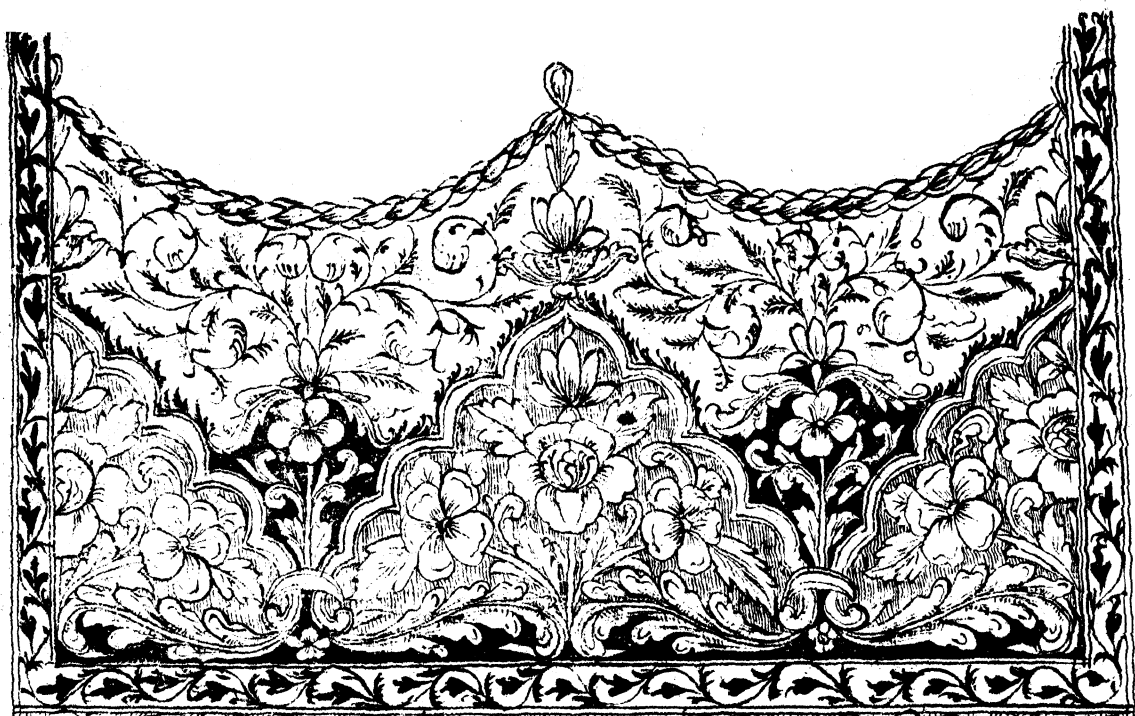
تو زین خاکی بی تو جان و جان و فضل و اسرار کون مکان
به پیش تو این این بی تو بی تو بی تو بی تو بی تو

خندان باغ با نوح حال آفتاب بر لب مسکن کجا خاکی است و لایحه ای است و لایحه ای است و لایحه ای است



تالیف لطیف منقح هر طرز ما هر منقح آفت حال در کار کن تفضیلت حسن استا انما است آذینانی بگر

در سطح می نماندش نوا کشتی بر سطح بر سطح بر سطح بر سطح بر سطح بر سطح بر سطح بر سطح

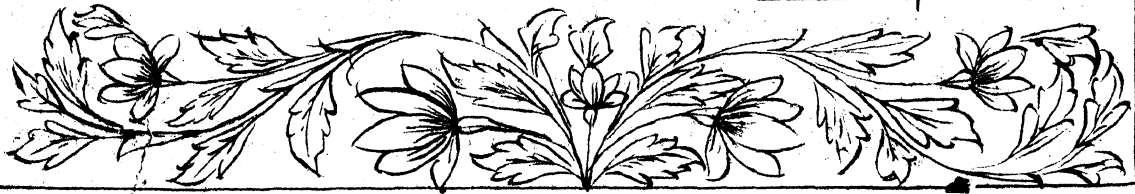


بسم الله الرحمن الرحيم

محمد مجید و خدای غر و جبل را که لسان عالیشان در ادای شکرش شیرین بیانست و نعمت وافر و درودش کافرتر از آن سر فرشته نهایی یعنی محمد مصطفی
 و بر آل و صحاب او علیه السلام تحیت و ثنا باد اما بعد محرر این در اوق عالی مرتضی حسین الخا طیب بله یا عثمانی بلگرامی بنظر هجای بیشتر
 جمله میدهد که از عمره سالگی مطابق کبیر و یکصد و چهل و دو و هجری نبوی صلی الله علیه و سلم تا سن پنجاه و پنج موافق یک هزار
 و یک صد و شصت و هفت هجری از عمر و ارشاد تلخ و سخت صاحبقران امیر تیمور گورکان محمد شاه بابا شاه صاحبقران ثنائی
 خدایگان مغفرتنا و سلسله سلطنت ابد مدت عالی گهر بابا شاه الخا طیب شاه عالم ثنائی خلد الله ملکه در خدمت بسیار می از امر است
 چند مثل امیر عظم عظیم شان بازر الملک دلاور جنگ سید سر بلند خان بهادر توفی مرحوم که بوسید اش منصب نوکری در حاکم
 بسید و دیگر امیر کبیر قاطع الکفره و التمر وین برهان الملک سید سعادت خان بهادر ششاپوری و دامادش امیر بابا سید سعید و نوفا و نوفا
 صفدر جنگ ابو منصور خان بهادر و ولدش شجاع دوران وزیر الملک شجاع الدوله بهادر نور محمد مصعبم و نائب وزیر الملک
 فرزندک و رای را اجده نول رای ستر شه عبویه و امیر عالی جاه امیر محمد ناسم خان بهادر ناظم بنگال و عظیم آباد و عوت اشته و میر بی نظیر محمد خان شیرین
 علی قلی خان بهادر والی عباسی شش انگشتی و عثمانی و شیر پیشه بجا امیر الامرا ششانی الملک احمد خان بهادر ابرغین صفدر جنگ محمد خان گلش فرخ آباد است
 نور الله فرقه و غیره بصینه نوکری و خدمات عمده حضور می سپرده و چند سال از بی رنگی زمانه خانه نشین گشته در سن پنجاه و هفت مطابق سنه
 یک هزار و یک صد و نود و هجری در آخراه جمادی الاولی بقریب دوستی بی رویه و رنگ جب علی نامه ساکن یار به در خدمت صاحب
 از صاحبان فرنگ سمی بستر و الا صفات هیچ حسنا کپتان جو نامتھان کات اگر نیز الخا طیب بجلال الدوله معافر جنگ زاد و شهید با
 که ترجمه نام فرقه و غیره بگریزی شد بخش شهر و کات نام جده آن قبیله است اما سخاوت و شجاعت از نامیه شس پید او علم و وفار از لجه اش

جوید اور میلن مردت بچرگان فوت گوی از معاصران ر بوده مشرف شد و در زمره نشیان که انوقت در سرکار صاحبان انگریز امتیاز
 مردم نجیب ازین بالاتر نیست چه بیدار شناسی و معرفت و نفس نشیان را صاحب و ندیم مجلس خویش می گرداند نسک کردید و
 صاحبان انگریز که از راه فطانت و داناتی طالب علم و پنهان صاحب مادی نیاب فنی زدکاوند اتی رسای دار و در مطا که تیب و زمره
 عربی و فارسی شنیدن حکایات عجیب و غریب و سخنان حکمت و احوال اسلاف و عوی تمام دار و بنا بر نیافت طبع عالی در عهد وزارت
 وزیر این لوزیر این لوزیر بهت جاه وزیر لمانک محبت الدوله کیمی خان بهادر این شیخ الدوله حال شد تعالی عمره و اقباله که منیاس
 احسانش چون نیز عظم محیط عالم و عالیان شده سطر چند از کتب متبره که نامهای آن در ضمن کتاب اکثره مرقوم است شتمله احوال
 کرده آرض درین مسکون و اقالیم سعه و بندگی از عجائب و غرائب هر دیار و شمه از اخبار نیهای کبار و سلاطین و زکار و برخی از احوال
 حکما و مشاهیر مصار و اکثر حالات انگریز و دیگر فرنگیان آنچه از کتب بیست آورده و از ستره جونا تمان اسکات
 و غیره استماع نموده و بهر است آن جماعه مشاهده در آمده بفهم ناقص اقتباس شالیته کرده مختصره
 سلاک تحریر شده و بحد دقیقه الاقالیم موسوم گردانید و اندین کتاب اقتباس از بر کتابی که کرده معری اکثر همان عبارت درین و اوقا شب
 نموده و در وقت عبارت و شرت اغلاق الفاظ خود را تا نهفته با پیشیان اهل سخن بهتر خویشتر از آن گفته اند که اکنون این کم مایه
 تفوق یا برابری با پیشان جوید و دیگر میل خاطر بر آن داشت که از فارسی و روزه و تنوع چه از قدیم و جدید خوانندگان را معرفیست و در
 و از تفاوت و تبدیل زبان در هر زبان و وقت شنوند و بدینند که در عالم کون و فساد و هر چیز انقلاب است از نجاست کل من علیها فان
 و یبقی و حسب ربک ذو الجلال و الاکرام باجملا این نکته غیر از عجائب و غرائب عالم و عالیان که در نظر طالبان
 باغی است و دلش که بهر هفت اقلیم چون گلهمای رنگارنگ بطرزهای گوناگون و نظر مطا که کندگان بلوچه سیرت اما مقبول انگاه شود
 که قبول نظر عالیش گردد و اگر داناتایان و سخن سخنان انگریز برقت و محنت مولف در برانسانی چشم بندیش نظر فرمایند از سر نهماست در
 هر زمانه و اوقات بحال مولف و اولاد و ابتعاش با در مراعات ازین خود و سرکار کمپنی سلطان اوقت تا ابد الابد که دور
 فلک بکام با در پروازند عجب بودنی فی تقاضا حضرت و سبب مطایاست فرود که چه نیز زمانه که گزیده از کماند بریند اهل خرد
 و این اول لطیفست بمن سیر که در سهندستان بزبان فرس بیرون از الفاظ غلاق در بدو دولت انگریز شتمله اکثر احوال آن کرده
 پرشکوه آنچه از کتب بیست آورده و بهندی از ستره و الاصفیات کنتان جونا تمان اسکات صفا نموده و بهر ای این جماعه مشاهده در آمده
 درین مقدمه مرقوم ساخته و بعضی رفروشا ره که در عین برود دولت کرده موصوف از عالم غیب بی قصد و خویش در معاملات مشاهده
 اظهار و ترقیم آن طولانی در دو فصل و هوشش این مرقوم است صمود من از جمله تیز و بدتر است لطیفیاش سربسته بهتر در پس پرده
 گوشها باشد که اکنون که عمر فرصت آدمی رود مراعات ستره و الاصفیات جونا تمان اسکات بحال سبب است و آن موجب
 مزین شکر چند آنکه بشمام حالت تمییز لوکان لجر داد الکلمات بی الی آخره و است فیلط نر من مع نقش نبره درون دلما و است
 اسماصل عثمان قلم ابوادمی مدعا مطوف ساختن ولی است پوشیده نمائید کتاب بنوز مسوده تا درست بود که چند نقل از زبان کجا با
 رقتند از آن جمله پیش صاحب و الاکتان جونا تمان کات و کین بود که بفرنگ رسیده و دیگر در چو نور نزد مولوی در پیش علی بعد از آن تمام
 کتاب را بنظر ثانی کم و کاست کرده به خط خویش مرقوم ساخت باشد التوفیق بد آنکه حکمای دقیقه شناس خود اقتباس اتفاق دارند

که کره ارض مرکز است و نسبت بکمانی سما چون شش است بر روی دریا و نصفه ازان کره در بحر عظم که بحر او قیانس و بحر محیطی تر شش
گویند ستور است و نصف دیگر که در عالم نمایش ظهوری دارد و بصورت بیضه که آنرا در آب مکنند و این نصف که کثرت قسمت نصفی ازان
که در جانب جنوب افتاده و نیست و نهایت جانب شمال هم آب دارد پس از چهار بخش زمین باک بخش کثرت عمارت دارد و جمله کرهها
و بیابانها ازین جمله است اگر از روحی حقیقت درنگ نمود انکی هم منور نیست و حرقه انیکه بر روی زمین از جمله پیدایش خلقت باری است
یکی این است اسیات زمین در زیر این بحر دنیا و خوشخاشی بود بر روی دریا و در بین تا قوبرین بخش شش چندمی پدید آمد
که بر بروت خوشی نمودی و با تکیه عادت چنین رفته که این قطع را پنج سکون نامند و پنج سکون در شمال خط استواء است و
خط استواء خطیست که حکما و فلک محاذی روی زمین از مشرق تا مغرب اعتبار کرده اند بخلاف خط معدل انهار که از جنوب بشمال
مفرق نموده چنانچه از خطین مرقومین تقاطع روید هر دو ارض و سما را بر چهار بخش کرده و هر دو واقع و نامی خط معدل انهار خطیست که
عبارت از قطب شمالی و جنوبی است واقع اند و هر شهر و ناحیه که برین خط بود و شب و روز در آنجا مساوی باشد و در سالی است
فصل در آنجا بار و قحط نماید و در آنجا روز و شب و در آنجا روزستان و اکثر اوقات در صحاری گل و ریحان باشد در صحرا
گویند که صحیح پنج سکون صد ساله است چنانچه کسی همه وقت در سفر باشد بقدر طاقت و آن قدر طعام و مشرب که قاعده است
بکار برد و استایش که نسبت بجا آرد ازین جمله شش تا صد ساله راه برود و هر دو سلطنت طوقاها فرماید و آب گرفته نسبت سال
راه بماند پس چهار ده سال تیر ازان کم آید چه در طرف شمال هفت ساله را بسبب سردی و در او از طرف جنوب هفت ساله را بسبب
گرمی بود اجا نورنی تواند رفت پیش شش ساله راه مانده و این قدر زمین بر هفت بخش کرده اند و هر بخش را اقلیمی خوانند و مجموع
اقالیم سجد نماند و طول هر اقلیم از طرف مشرق است تا مغرب و هر اقلیمی خط استوا نزدیک تر است در انزی و پهنانی آن زیاد است
از اقلیمی که بید است از خط استوا و طرف جنوب هر اقلیم در انست از طرف شمالی آن اطراف شش فی و غری برابر اند و از دیگر اقالیم
عظم آنچه که حکما آنرا از اجساب پنج سکون گرفته اند پنج است و از سجوز نیز پنج اگر چه دیگر بکار درین ربع است و در بکار و سجوز این
جزای بسیار بزرگ و کوچک بسیار است و بعضی پنج کوه رفیع موسیج درین ربع واقع است و در مجموع جبال از دو سوست بنجا و است
قریب بدو سوست و جبل انهار و جوی بزرگ دارد که عبور ازان بخار شتی میشود و پوشیده نمائند که آنچه حکمای سلف احوال کره زمین
و درین سکون تعیین هفت اقلیم نموده اند بیان کرده شد اکنون احوال هفت اقلیم شرح و بسط بقلم می آرد و بعد از آن قول حکما و جدید
خصوص کوبه گوشین حکم که دینار چهار بخش کرده و هر بخش را نام نهاده مثل پورب که عبارت از فرنگ است و ششهای دیگر که ایشیا و
افریق که عبارت از هفت اقلیم مشهور است که حکمای سلف آنرا فرار داده اند بخش چهارم امریکه که در دنیا می تویند پس گویند چه این
که عبارت از دنیای نو است اکنون اهل فرنگ آنرا سی سو فرود یافته و بد آنجا رسیده است قاست گزیده اند چنانچه تفصیل این ستنه
بعد از بیان هفت اقلیم گفته اند فصلی که از کپتان جزانمان حکات است مرقوم قلم خواهد گشت باشد توفیق و استمان ه





برجسل نسوب است و عامه اهل این اقلیم اسودالوچ باشند جدا اول این اقلیم نزدیک خط استواست از جانبیکه روز و از دوساعت
 و نصفی باشد بفرسأ و وسط این اقلیم آنجا است که روز در ازترین ساعت سیزده ساعت است و محدود آنجا است که ارتفاع قطب از
 درجه و نصفی بفرسأ باشند و ابتدای این اقلیم از جانب شرق شمال جزیره باقوت باشد بر جنوب بلاد چین و شمال سراندریب و وسط و بار
 هند و سند کرده و بحر فارس را قطع کند پس در وسط بلاد حبشه گذرد و آنجا رود نیل مصر را قطع کند و بر بلاد نوبه و وسط جزایر یونان و جنوب
 بلاد برطانیه گذشته به بحر اوقیانوس منتهی شود و وساحت سطح این اقلیم شش صد و شصت و دو هزار و چهل و چهار فرسخ و نصف آنست و پنجم
 بقارسه فرسنگ نامند در نوید افضل انقیق فرسنگ نموده چه یک فرسنگ سه میل بود یک میل عبارت از ثلث فرسنگ یعنی حصه
 سوم فرسنگ است و آن یک کرده باشد پس یک فرسنگ سه کرده بود و یک کرده بقولی تا چهار هزار گز شش مقرر کرده اند شاعر
 گفته بلیت ثلث فرسنگ است چار هزاره از قدم پای اشتر بر هزاره و درین اقلیم است کوه رینگ و حتی نهر بزرگ و هزاره صد و چهل
 شهر است و از آن جمله شروع از ولایت مین می نماید مین ولایت است نایت نرست و طراوت بنفسه به مین این اقلیمت بن عامر بن شایخ
 بن نرشد بن سام بن نوح علیه السلام نسوب گردانیده اند و برخی گویند که چون بر مین مکه معظه واقع شده هر آینه به مین اشتمار
 پذیرفته به تقدیر قطره و در نه مبارک است و اکثر ولایش بخیط استوا قریب واقع شده چون نوح عوم رحلت فرمود سام بن نوح
 آن ولایت را از بطنه تیا طار آورده حبت خود اختیار نمود بعد از سام اولادش عمر نادان ولایت نوای اقامت بر افراختند را تم
 حروف اخبار سام و اولادش را بقریبه در اقلیم سوم در ضمن اصل سام و بیت المقدس نقلیم اولاد با جمله چون سلطنت مین به قطان
 بن بود که پدر سلطین مین است رسید او را حق سبحانه تعالی اولاد بسیار کرد است فرمود که بویب و حزم از آن جمله بودند ذکر ملوک
 مین **قطان** بن بود عوم از اصحاب سام اول ملوک مین است و عامه قبائل مین از اولاد قطان اند و ایشان را اعراب قطان
 گویند و اولاد از آن قطان گفتندی که در سالهاست قوط سما بسیاری کرده و او را اسپری بود یعرب نام او اول کسی است که بویب
 سخن گفته و اعراب مین تمام از نسل قطان اند چنانچه گذشته و کنیت یعرب ابوالمین است و بویب را آنست که نامند و بویب مولف

صبح صادق پیر برب است سخت پیر برب است سبک که آل سببا و منسوب اند و او بیاد آفتاب قیام سے نمود لهند
 اور عبد شمس گفتندی و در تاریخ صبح صادق مسطور است که سببان نخت عامر نام و نخت اور انبیا جی حسن و جمال اعراب شمس
 خواندندی یعنی روشنی آفتاب و چون رسم سببا و عرب پدید آورد بان لقب لقب شد و سببی با نفع و سببا با کسر در لغت اسپه
 گرفتن شد و گویند که سببا در لغت فخر خور است چون اول رسم شرب خوردن در آن دیار او پدید آورد از شمس سببا گفتندی
 بقولی بیست و شش بر یک از ایشان قبیلہ اند و گفته اند که اور سبب بود کملان و عمره و حمیر و شهر سببا که آنرا مارب گویند او بنا
 نهادہ بقولی بندر آب سببا از آثار اوست و گفته اند که آنرا بلقیس بستہ و او چهار صد و شصت و سال بر پست قوم پرودخت و بعد از او
 پسر قمر شمس قائم مقام او شد و سه صد سال ملک راند و ملوک نبی نخم و غسانیان از اولاد او نیند و او اهل غسانیان و شام و بیت المقدس
 و ذکر ملوک نبی نخم نبی ملوک ساسانیان گفته اند و بعد از فوت کملان برادرش بن سببا که نسبت تمامی قبایح بین تا نزدیک زمان
 اسلام که بر سبب حکومت ملوک بودند و باومی میوند و پانصد سال سلطنت کرد و بعد از او پسرش ابو مالک غالب صد سال
 و پس از او جبار بن غالب بن زید بن کملان یک صد و شصت سال حکومت کرد و بعد از او ملکیت من بیتان رسید ابار و
 مولف هفت اقلیم چون حمیر فوت کرد اختلاف در میان قبیلہ پدید شد و یکی از ایشان در مدینه سببا و دیگرے در حضورش باو شاه
 کرد و بدقی ملک راندند و گریبایع اول کسی که اور امیج خواندند تیج الیکر حارث را پس بود جمیع اولاد حمیر بر سلطنتش اتفاق
 کردند و نسب جاری چهارده پشت بحمیر بن سببا رسید چون سلطنت نشست خود را تیج لقب نام نهادہ اور پس بدان جهت گفتندی
 که خطا بیماری کرد و او سحر منوچهر بود و بعد فوت او ابرہہ بن ابی حارث که پسر و المناز شمس است باو شاهت و لشکر بر بلاد مغرب کشیدہ
 و در راه سنار با ساخت تا هنگام رحمت راه گم نکند لاجرم مرد المناز لقب شد و بعد از او پسرش افرہیض بن ابرہہ ملک راند
 و شهر افرہیض در مغرب از بنی اوست و بعد از او برادرش ذوالاوغار العمد بن ابرہہ حکومت نشست و اور از ان
 ذوالاوغار گویند که وقتی لشکر بولایت سببا کشید و طائفہ از ایشان را اسیر کرده بین آورد و اما لی من آن صورتی میسب بویند
 و تبر سیدند و اور از اولاد غار خواندند و غر و لغت ترس شد و بزعم فارسیان یکاوس بن کعباد مہمد او بین رفت و دستہ
 او حدود اربعه است و بنی افتاد در ستم بن زمال بین رفت و اور انجات داد و او با ماوران در شاهنامه فردوسی طوسی عبارت
 از ان دیار است و بعد از او پدر او بن سہ ایل بن حارث را پس باو شاهت شد و بعد از او دخترش و بقولی خواہش بلقیس
 بن بدنا و بسوری رسید و طائفہ از بزرگان بن خواستند که دیگرے را سلطنت برگزیند بلقیس اور ایبتا که خویش نوید و او داد
 بخانه اش رفت بلقیس اور ان سببا را داد و چون دست نشست بلقیس بی فرحمت بر تخت است ماور بلقیس از جلدان بود
 خویشانش بیادند و تمینت گفتند و بہر او تنگ مرصع ساختند و بلقیس را سلیمان علیہ السلام دعوت فرمود و بہ نکاح خویش آورد
 نقلت کہ پیش از آمدن بلقیس سید سلیمان ہفت بن برخیا وزیر سلیمان ہو جب فرمان انجناب تخت بلقیس را و مجلس حضرت
 با یک شتم زدن از راه نمید حاضر آورد و قصہ اش در قرآن مجید است و بعد از بلقیس ماسد الشعم پیر شد ایل بہ دولت
 رسید و تیج ثانی مخاطب نشست و از بیماری انجام اور اما ستر انتم گفتندے و بعد از او ابو کر کے شاعر بن شد یعنی پادشاه
 شد و او سحر شمس بود و او با خود مو نور روی شد قی نماید و از حیون گذشته نادر انتر سحر ساخت و شهر سید را کبند

و بسوخت و در برابر آن شهر می ساخت پس آن شهر هم قندهار گشت و هم قندهار معروف است پوشیده همانند که بعضی مورخین رفتن او
 سیر قندهار و مصنفات خود ذکر کرده اند لیکن گفته که در آن وقت از بلوک جنس در ایران گرام پادشاه بود و لاجرم این روایت
 ضعیف می نماید و در بعضی از روایات آمده که گشتاسپ او را بقتل رسانیده و در بعضی از کتب سطور است چون سلمانان سمرقند را
 بگرفتند ستونی از آهن دیدند بجایست ضخیم طول آن دویست گز و صد و سی گز زیر زمین و هفتاد گز ظاهر بود چون بان برسیدند سمرقندیان
 گفتند چون تیغ بیاید و این دیوار بگیرد باد انبساطی جنس بسیار بودند چون این شهر را بدیدند گفتند اینجا مقام نسیم و ازین نسیم
 بیرون زدیم و دیگر سلاطین بنیدیم پس شش پاره خود را بگذاشتند و این منار از آن ساخته شد و باین دیوار اقامت گزیدند با یکدیگر بعد از دو
 پیش از ابو مالک پادشاه شد و شکر ببلاد شمال کشید و تا غلطات برفت و اینجا مریض شده در گذشت مدت ملکانش نجاه
 سال بود پس از و پیش از اقران درین جای گشت و گویند که تیغ ثانی عبارت از اوست و او صاحب زمین بود مدت
 سلطنتش نجاه و سه سال بود و بعد از و پیش از و وقتان نسیم برین مالک و الی شد و او تیغ او سطر خوانند او مردی قهار
 بود چون شصت و سه سال ملک را ندید میان پیش از حسان را بیکوت برداشته آمد در ابا گشتند حسان بیکوت نشست و قاتل
 پیروز را بقتل رسانید و شکر پیمان کشید و بگرفت گویند که زنی از زرق چشم رزقا نام خواهر ملک تمام بود و نور با مره اش چند آن
 بود که آن سه روزه راه جناس می کرد و چون حسان به منترن هم آمده رسید او را گفتند رزقا سپاه را خواهد دید برادر از آن از حسان
 آگاسی خواهد داد بدین جهت که لشکر بان را امر کنی تا شلخ بزرگ برگ درخت قطع کنند و همچنان بر پشت سپ یا خود از آن چنان
 بفرمود تا چنان کنند رزقا با برادران گفتگوی می کرد که سپاهی مانند و زنان بجانب نامی آیند قوم با و رنگرند بعد از آن سه روز حسان
 در رسید و او را تمامه ابا برادران بگرفت و بکشت و رزقا را بدست آورده پرسید که چه کرد تا قوت با مره تو با این مرتبه رسیدی گفت
 هرگز نماند نخورده ام تا سرمد در چشم نگردیده بختت ام حسان بفرمود تا چشمهایش بکار و بگایدند و از فتنه بیرون آوردند در کنار ایدیدند
 که از سر راه سپاه شده بود با یکدیگر حسان بدست عمر بن ابی کرت بقتل رسید و بعد از و برده در چشم عمر بن ابی کرت بکشت
 هشتاد سال پادشاهی نمود و بقولے در عهد اوسیل عمر شش هزار اخاب کرد و بتدی که تقییس بر آب بسته بود بکشت و گفته اند
 که آن واقعه در عهد دلا و غار اتفاق افتاده و بقولی شایسته بود قصه سیل عمر در قرآن مجید است در خبر است که سیزده و پنجاه بر آن
 قوم آمدند و آن مجازیل همه را بکذب کردند و ایشان از کاهسان شنیده بودند که بنده بسیار اوشس خراب کنند لاجرم بر هر فرقه از آن
 گزیدند بودند چون زمان موجود رسید از و تقالی شوماسی دشتی زیر بند ایشان پدید آورد و گریه ها بگوشه گرفتند موشان بند را
 شوران کردند و نیز شیب که مردم در خواب بودند بکشت و بسیاری از آن قوم بلاک شدند و خانههای ایشان بر آب شد از و تقالی
 سے فریاد پس فرستاد مردم بر ایشان سیل عمر یعنی سیل صعب و گفته اند که هم نام شهر است و بقولے نام او می که آب از آنجا
 سے آمده با یکدیگر آن سبب از امارت بیرون آمدند از ایشان تمبید عثمان بن شام و فضا له بکه جوارت تخرین و اتار یسیرت و خرم به با
 دار و نعمان نسیم براق در شوش و خرم به بنده افتادند قال شدن قالے حضرتنا هم کل مفرق یعنی پراگنده ساختیم همه ایشان را پراگنده
 ساختیم با یکدیگر چون عمرانی کرت در گذشت بن کلال بهتری رسید و از خضیه تدهب عیسی علیه السلام داشت و از بیم مخالفان
 ظاهر نداشت که در زمان زمانیش هفتاد و چهار سال بود و بعد از و نفع الاصفغ بن ابی کرت بر حسان بیکوت رسید و او

آخرین سیت که اورا تیغ گفتند و او سیت که کعبه را اجامه پرش بند و او معاویه بهرام گور بود و در زمان سلطنت خود لشکر به نخیلم مالک کشید و بدین طریقه محاصره کرد آخر شنید که آن شهر سرای حیرت نخیلم آخر الزمان خواهد بود ترک محاصره کرد و عازم حیرت مک شد و در انتهای آن حال مریض گردید اطبا از معالجه عاجز آمدند یکی از بزرگان گفتش که آن غریب در گذر زمان شفا ای تیغ توبه کرد شفا یافت و بهت جامه در کعبه پرش انیزه طلبس طلبس دین موسوی گردید بروایت مولف تاریخ صبح صادق از مکّه بدین شتافت چهار هزار تن از علما با او بودند شامول پیودی که از اکابر علما بود گفت با چنین رسید که این موقع در حیرت نخیلم آخر الزمان است همان بهتر که آنجا اقامت نمایم تا پاش که یکی از اولاد باشد و صحبت آن حضرت مشرف گردد پس با چهار صدق از علما با همجا ماند تیغ نیز فریادست که اقامت کند لشکر بآن موافقت نکردند ناچار از آن فریفت و در گذشت و نامه بر رسول صلی الله علیه و سلم بقیام آورد و شکر شرح حال و شتیاق نبوت خدمت پس نامه را بشامول سپرد و چون فریفت و آن مکتوب از شامول بفرزندش رسید تا آنکه به ابویاب انصاری رضی الله عنه رسید و یکم فرزندش شامول است استقلال گشت ابویاب از ابوسلم رسانید آن حضرت فرمود مر حبا بالاخ اصلح با بجه که چون تیغ بیرون بازگشت ملت موسوی آشکارا کرد اما ای مین بت پست بود مخیالفت آغاز نمادند تیغ گفتند درین حدود غاری است هر که در آن نهد آتشی بلیند بینه اگر است گونی بود او را مضرتی رسد و کذاب بسوزد بیا سید که آنجا رویم پس با هم نبار فرستند آتشی ظاهرا شد و بت پرستان را بسوخت تیغ را خبری رسید و حدسال مملکت راند و بعد از خود از او هزاره شش بن حجه و بروایت مولف هفت اقلیم زبجه بن بصیر لخمی در مین باوشا شد و شبی خوابی دید که آن سبب بدایت گردیده به نبوت رسول صلعم وقوع خسرو نشد ایمان آورد و بروایت تاریخ صبح صادق خوب فرید بن کللال و نیده چنانچه در او شش با بیطیح کابین دو سبقت برود و عصر بر می بودند و با تافان مورخان در خصمای بیطیح استخوان بوده مگر کله کله سردوست و اصناف و لقبولی اورا روی در سینه بود و هر گاه غضب رفتی پر باوشا میشد و مطلق بر قیام قدرت نداشتی و او را مانند جامه پجیده به جایش می بردند و بیطیح شش صدر سال بر پشت دو سبقت سپه خال بیطیح بوده و بیطیح در یک روز متولد شده و او بصورت یک نصف آدمی بود و در کتابت نیز همارت موخورد است با بجه بعد از عمر فرید بن کللال باوشا شد و در ایام حکومت شبی خوابی مائل دید فراموش کرد چون بیدار شد حقیقت حال از کاهنان سوال کرد گفتند که خوابی که فراموش کرد تو بجز نتوان گفت روزی چند گذشت بشکار رفت و از لشکر جدا ماند و بدایمی کوی رسیدند خانه دید که عجزی از خانه بیرون آمد و او را فرود آورد و در بیرون از بیاسود و چون بیدار شد و خبری خوب روی غفرانام بر بالین خود نشسته دید دختر او را دلاری کرد و طعام حاضر ساخت مرید و حسن و جمال دختر بنگر کمیت عاشق شده بدتر گفت ملک شما کیست گفت فرید بن کللال که کاهنان را جمع آورد تا خواب فراموش شده بجز بکنند تو نیست گفت مگر ترا در بجز خواب و قوی هست گفت آری گفت از آن خواب باری بگو گفت بخواب دیدی که کرد باد با ستاقب یک دیگر بیدار شده به اتق رسید و در میان آن اشتها ظاهر می گشت و دو دیر بیرون می آید پس جوی آب ظاهر شد و یک مرده را به تشامیدن آن دعوت می کرد فرید گفت خوب چنینی و قیآن چیست گفت کرد با عبارات از ملوک است دو دوشش موافقت و مخالفت ایشان و جوی آب شربت غم او سنادی پیوست که بسوخت نمود و از اولاد نظر و هر که متاثرش کند از عقوبات اخروسی ربانی یا بدیست گفت آن ملک می خوابی که مرانجام در آوری و این ممکن نیست چه اگر چنان کنی کسیکه طاقت مفاومت با او نداشته باشی بجز منی تو بجز و چنانکه یکی از چنان را با او محبت بود مرید بر سپید و از آن فریفت و در گذشت و بعد از او پیش و لیسیم پس

و وجودن پس امیر جمہ بن صباح بطلنت نشست و نسبت یر بر لقب بن صباح الامیر الجمہری میرسد و بعد از او بر جہ و سبیل
حسان بن عمر حکومت کردند و بعد از او **وشبیار** وانی شد شبیار جمیع شیر است و شیر گوشتوارہ در گوش داشت بان لقب شد
و او از اینای ملوک بود چون سبت و ہفت سال ملک را اندوخت کہ با و سوکس بر امری سیج قیام نماید و سوکس اور از زخم کار در ملا
ساخت **ذو لوکس** پوست نام و از آل حمیر و از مال ملک بود اور از ان ذو لوکس گفتندی کہ دو کبیر در او نشست و آن پوستہ او بختہ
بودی و لوکس داشت او بخین شد و بعضی نام اور از غم بن شد **انہل** گفته اند ہر گونہ او سبیل صحاب احمد و است
و اصحاب احمد و عیارات از تابعان او است قال اللہ تعالی قتل صحاب الاخذ و النار قصہ آن در قرآن مجید مشروح است
مرا کہ و فتر اہل ظلم بودہ و در کشتن و سوختن عیسویان انبیایت حریص و جہد بلینے نمود و معاہدہ قبا پذیر نوشیروان بودہ فقیر مردم
کہ متابعت ملت عیسوی می نمودیہ نجاشی بادشاہ جنبہ نوشت کہ ذو لوکس استاصل سازد و ذو لوکس بگریخت و در راہ در گذشت
و بعد از او **وجودن** نامی روزی چند بکومت نشست و بعد از او **باطنا** نامی از شیبان نجاشی بکومت نشست و ابرہہ بن
صباح امیر الجمہوس جنبہ کہ او نیز از امرای نجاشی بودہ بر خروج کرد و ارباطہ بقتل رسانید امیر جمہ بن صباح بکومت نشین نشست
و رغبت مردم نزیارت کنبہ بسیار دیدہ و صنعا کنبہ بنا نهاد و از ترافلیس نام کرد و قلع را نزیارت آن دعوت نمود و از زیارت کعبہ مانع
آندہ این جنبہ کہ رسیدہ مروی لقیل نام از بنی کنانہ در غضب شد و بصغار رفت و محافظان کنبہ را گفت نذر کردہ ام کہ شب
باروز اینجا عبادت کنیم مجاوران اورا بکہ اشتند لقیل شب دیوار خانہ را بجا درت بہ اند و چون صبح در بکشاد پذیرون آمد
و راہ نجار پیش گرفت ابرہہ از آن گاہ شدہ در غضب رفت و سوگند یاد کرد کہ کعبہ ابراہیم سازد و آنگاہ بزم تخریب خانہ کعبہ
باشکر بسیار و فیلمان کوہ پیکر روی جسم حرم نهاد و بیت احرم رسید و با جماعہ خویش بہ زخم سنگ طیرا ابا بیل ہلاک گشت
بروایت مولف صحیح صادق درین سال ولادت با سعادت رسول صلے اللہ علیہ وسلم اتفاق افتاد و بعد از او پیش لکسوم
درین بخت نشست و یک سال ملک را اند و مادر وزن ذی بزن بودہ بعد از او برادرش مسروق حکومت کرد و دوست
برادر مادرے خود سیف بن ذی بزن گشت و بعد از او **سیف** بن ذی بزن بکومت نشست او از دود بان ملوک سمیر
پدر او ذی بزن از ورثان ملک یمن بود و بزن چرا گاہ را گویند اور در بعضی بلاد یمن کہ در تصرف داشت امر کردہ بود کہ مردم دو آب
خورد اد چرا گاہ ننگ از نڈا پوستہ بنبر و خرم باشد لاجرم اورا ذی بزن خواندندی گویند کہ چون ابرہہ بر یمن ستولی شد ذی بزن
را کہ در حسن نظیر نشست از او بگرفت و نجوہت پسرش لکسوم و مسروق از او بوجود آمدند و ذی بزن قتل فقیر برد و نا امید شدہ بشوہ
پیوست و در گذشت پسرش سعدی کرت معروف سیف ذی بزن بکومت نوشیروان رفتہ التماس اعانت نمود اما ملک مرو
را از شیبان ہسرا نماید نوشیروان امر فرمود کہ از سپاہش ہر سیکہ در زندان باشد ہر ہا سازند سیف با آن جماعہ و گر وہے
از بنی حمیر شیبان ظفر یافت و در بلادین بکومت نشست و بعد از ہفت سال تنہا در شکار گاہ بردست جمعی از شیبان بقتل رسید و دوست
آن حمیر سپری گشت و قتل شدہ و سال ہفتم از عام لقیل اتفاق افتاد و بعد از او تواما ن نوشیروان بکومت بلادین رسیدند از ان
جملہ است بازان بن ساسان قمی کہ بفرمان خسرو پرویز بکومت نمی رسید اویہ نبوت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ایمان آورد و بعد از او
دادویہ خواہر زادہ مادر آن بکومت نشست و در سن و ہجرت و در گذشت بعد از او حکومت میں خلفا و ہشہمین و پس از ان

جوشی امیه و بعد از بنی امیه پال عباس مستقل گشت و در عهد بنی عباس قرامه تروج کرده بر بعضی ازان دیار استیلا یافتند و احوال قرامه در طبرستان و بجز که گشتسگاه قرامه بود مردم گرد و در وایت مولف صبح صادق امام باوسی یحیی که از اخلا و ابراهیم طبا طبکا که گشتسنگر به امام حسن بن علی علیه السلام می پیوند و در سن دو صد و چهل و پنج هجری در مدینه متولد شد و در دو صد و هشتاد و پنج هجری درین مملکت کرد و با قرامه محاربات نمود و نظریافت و مستقل گشت و اولادش نظماً بعد بن در اینجا حکومت کردند و ازان طائفه است امام منصور که سید قباده شریعت که در حجاز بنام و نظراً خوانند ناصر عباسی خلیفه بعد از جسد بر دو طو لغت اعراب بین را بفرقت تا اورا بقتل رسانیدند و بعد ازان طائفه از آل یوسف شمس الدوله پور شاه بن ایوب برادر صلاح الدین یوسف بن ایوب و الی مصر عبید البنی استغ بن مهدی را که از علماء و زمان بود درین شمس خود را مهدی موعود نیداشته خروج کرده بر بسیاری از بلادین مستولی شده بود در سن پانصد و شصت و نه هجری بقتل رسانید و ان بلاد بگشود و مستقل گشت و چند نفر ازان کرده بگومت بین قیام نمودند بگشتش صد و سب و شش هجری حکومت کردند و بعد ایشان آل رسول که اول طائفه ملک منصور نور الدین ابوالفتح است مستقل گشت و در شش صد و سی و پنج هجری ح کرده بین مرحمت نمود و خست این طائفه ملک مویده حسین طاب است که در مدینه خویش از استیلای عامر بن ظاهیر بن موصه قریشی عاجز آمد و بیکه رفت و در گشت و بعد از آل موصه ملک طاب بن عامر بن ظاهیر بن موصه قریشی بلو از م سلطنت نیام نمود و در شش صد و هفتاد و پنج هجری در گشت و آخرین آن طائفه ملک ظافر صلاح الدین عامر بن ابوالباب است که بسلطان فاصوی غوری و الی مصر مخالف گشت در دست شکر ان فاصو سے بقتل رسید و شش عامر و الی عدن آن شهر مضموم است حسین بیگ و سلیمان بیگ امرای فاصوی آنچه ازین گرفته بودند بر ان قناعت کردند عامر بعدن و الی بود یا آنکه در نصد و چهل و پنج هجری دست سلیمان با شاه بفرمان سلطان سلیمان عثمانیه صاحب روم که پیشتر تا درین روی آورده بود بقتل رسید و دولت سلاطین بین سپری گشت و مملکت بین تصرف آن عثمان از بلوک روم در آن و از مصافات بین یک است که سام بن نوح علیه السلام مهت بر آبادانی او گماشت و در اینجا خرماد و انبه خوب می شود و دیگر مغانی است که در تمام بین بجزرت بدان لطافت نیست و فرخ ساد که قوه خوردن از اخراجات اوست در مغان واقع است و دیگر لغت آنما از زمینیه صفت بزیا و زیر سلیمان موم و در جانش و غنیمت که آنرا بار گویند و برکش از افیون کیفیت می دهد و میوه سرد سبزی در اینجا نیک بمل می آید و اینها صنفاست کجیب آب و هوای لطافت کوه و صحرا استثنی از جمیع شهرهاست چه قریب خط استواء واقع شده و در سالی و در زمستان و در تابستان و همچنین خریف و مهلبا که حصول می پیوند و در تجارتی و دیار میوه می دهد و قهر چند ان در صحت است و از بزرگان آن قهر بکنگ ایوان ساخته اند که هر طرفی ازان نیزگی خا بگری گشت و در سلمی و در مغانه بوده که صفت آنرا یک سنگ رنگ رخام پوشیده بودند و بر هر گوش صورت شیرینی ترتیب داده که چون باد در آنها آوزیدی ازان تشالهای آوار مشیر سبزه شدی و در مجاب ابله ان آمده که قهر بعد ان چند ان ارتفاع داشته که در وقت طلوع و غروب آفتاب سایه آن سبیل است و دو چهار سنگی صنفا صنفا نام مروی باغی داشته قریب دو از ده میل که حاصل آنرا برده خد اناری نمود و بعد از چند گاه اورا پسندی هم رسید که پدر ازان عطیه باز آورده رانه آشتن خط المی بر ان قوم افتاد و بجز آن باغ را مقرر گردانید و ان آشتن در عرض صد سال آفتاب داشته چنانچه در اطراف آن طیور را مجال طیران و در جوش را قدرت جولان بوده و دیگر مصافات بین

سباست که از امارت نیز نامند و از سبا تا ماضیانه روزه راه است و باقی شهر سبا بن سخت بن یزید بن قحطان بوده اما اکنون از آن آثار جز بنای باقی مانده و شهر سبا سخت گاه بلقیس بود و حواش و زمین ملوکین گشت و بقولی بنابر آب سبا از آن بلقیس است و چون آل سبا درین به بلای سنگ سیل مبتلا شد نه طایفه با از آل سبا باجا متفرق شدند چنانچه مرقوم گشت و از آل از دشام افتادند و برکنار نیکه از عثمان گفتندی فرود آمدند و پنهانان استمار یافتند و احوال ایشان در اولم کوم درین بلای دشام مرقوم است صاحب مجاب ابله ان آورده که در سبا از غایت لطافت آب و هوای آن شهر و ناز و تقرب و دیگر مویز ام نباشد حصر موت شهر است مآثره گویند در آنجا آب است هر که از آن بیاشد نمخت کرد و عدل در از منته سابقه نبات آباد داشته و هر روز آبادانی آن به نمانش نقل شد و نامی سه روزه راه است و بعد از آن قلم است که بجز این شهر نیز خوانند و از جمله نبات پدید است که طوش چهار صد شصت فرسخ است و عرضش دویست فرسخ و در تنه مرتبه کمتر شود تا شصت فرسخ آید چون قلم بر ساحل دریا بطرف فری و افغ شده هر آنکه بدین اسم موسوم گردد بدو بیضی عمارت او ازل این نمرده اند اگر چه گرم سیر است اما در بعضی ولایات شهر ساخت شود و جبارت بار دو اصل مسموره است بر کنار دریای فارس که بحر عمان و بحر بصره و بحر هندش نیز خوانند واقع است و مردم او درین دریا منافع جمید باشد و سفائن ازین بحر بلاست بر آید و اضطر اش از دیگر بحر کمتر بود اما اگر دانی دارد که چون کشتی در آن موضع افتد و دیگر خلاصی ممکن نباشد طول این دریا صده شصت و عرضش را هشتاد فرسخ گرفته اند و در میان دریای عمان و قلم پانصد فرسخ زمین خشک افتاده از احتیاط العرب خوانند و عرب بسیار آنجا ساکن اند و بحسب بلده ایست ضافات بین میان عمان و عدن در آن ناحیه سناس بسیار است و آن جانور است مانند نصف بدن انسان در طول یکدست و یک پاس و یک چشم دارد و دست او بر سینه بود و زبان تازی حکم کند او رسید کرده می خورد از تنه نقل است که گفت غلام من از صحرا به سراسر سناسی زنده بیاورد چون مرا نکرست گفت بجز آنکه ما را از یاد درس بنامم گفتم که او را بگذارد غلام گشت که بگلام او فریفته مشوق قبول نکردم او را تا نمودم آن بیک پانز پیش من چون باد بیدون رفت و کورا اسطه در پیشین دستیار داشتند و آن طایفه از امیله و ایشان را اعرابیان باطنه و فرودکنه و خراسانیان طایفه و ملاحظه ناسند و ملاحظه الموت و دیگر کرده اند که در نیمه قحستان احوال ایشان باید بیضی گفته اند که ملاحظه الموت از ایشان بودند با کجک قرمطه گویند قوله تعالی باب باطنه و از آن و ظاهره من قبله العذاب و این آیه را دلیل خود سازند گویند که هر طایفه را باطنی است و هر تنزلی را تا ویلے و قرآن استنفاست و ای خویش تا ویلات گفتند و کلام خود را کلام فلاسفه مخلوط سازند و دیگر از منقولات آن کرده است که خدا را تعالی است و نه عالم و نه قدرت و نه عاجز و نه زنده است و نه مرده و نه همچنین جمیع صفات را سلب کند و گویند علیس پس برست نجا بود و آنکه مرده بر آ زنده می کرد و تعبیر این معنی کنند که دلهای مردم را علم است آموخت و گویند نازم جبار است از طاعت مولی و امام و زکات آنکه آنچه از اینجای تو زباده آید فقرا را سانی و نیز عیالت از جنس است و از شارت آنکه خلق را به طاعت مقصد ای خود خوانی و روزی آنکه عاشق باشی و دیگر نیک بگذشتن همه او روزه و حب نبود مگر یک روز نوزاد دیگر روز مرگان و حج و عبادت از قصد بسوی او و محرمات جماعتی اند که ایشان را دشمن باید داشت و دیگر محرمات را حلال دانند مگر شراب حرام بود نماز آن قوم نیز بود نماز مسلمانان بود و قبله نیز بود قبله مسلمانان و دیگر ازین قبیل بود گویند هر کجا در قرأت فرعون دبا مان است مراد از او بکر و عمر است و حبست و

عافیت سار و پیور عاص باشد در وجه نسبه ایشان نیز جمله لغو الی مختلف است در آنم خروج بر یک روایت از تاریخ صحیح صادق اتفاق
 می نماید محمد بن اسماعیل بن امام جعفر صادق عجم را افلاست بود و مبارک نام ظفر طبعیک نوشتی لاجرم اورا از مطبوعه گفتندی عبد الله است
 یا مبارک دوست بود چون بارون رشید طلیحیه عباسی سمیل را بگمان آنگه خبر خروج داور حسن نمود عبد الله مبارک گفت خواجسته بود
 من بود و اسرار خود را می گفت مبارک از آن سوال کرد و عبد الله سخن چند از زبان ائمه مخلصه کلام اهل طباطباعت و فلسفه با او گفت و بگونه
 شد جمعی با او پیوستند و ایشان بد مبارکی و قزاقی خود نماندند و از آن طائفه است ابو القوالاس بن بهرام قزاقی که در سن دو صد
 و هفتاد و هشت هجری خروج کرد و در بعضی از بحرین سنوی شد و در ملک فساد می کرد و بعد از او پسرش ابو سعید حسن جانشین شد
 و شکر معتقد عباس انبریت و ادب و اندک دیار بحرین قناعت کرد و نقل است که چون ابو سعید حسن از شکر معتقد عباس را اسیر
 کرد و اورا گفت بشرط تراجات و هم که از طرف من تعلیفه را بگو که در موی اتم در میان نشسته اگر همه سپاه خود را برزم می فرستی
 ظفر نیایی چه من بخت خود کرده ام و شکر تو به پایش لفت دارد و در باغ و بوستان گذرانند اگر شکر اندک فرستی از دست من جان
 نیزند اگر بسیار فرستی بیایا بنا را روم و هنگام فرصت سخن ارم و عاجز گردانم عباس گوید چون این سخن معتقد گفتم بطن غنچه
 کرد پس از آن نام ابو سعید نزد امانا زگر و پیرین حمد و پیر قزاقی است از دعوات قزاقی بود و کوفه می نشست جمع از بنی کلب را
 که مابین کوفه و دمشق اقامت داشتند بغیر نیت و پسر خود ابو القاسم می رابر باست آن طائفه فرستاد و یکی بریاست آن قوم رسید
 و دعوی نبوت کرد و سنگ پیلای غلام معتقد را انبریت داد و قتل رسانید قزاقی در وقت شام شده و با سپاه طغ که از قتل احفا و طوک
 طولید و الی مصر ایالت و شوق و خفت زرم کردند و غالب آمدند و دمشق را محاصره کرده سپاه مصر در رسید و زرمی صعب نمود و ابو القاسم
 یکی بقبل رسید قزاقی متوجه حصن شد حسین بن زکریه المشهور بصاحب اشامه را بریاست برداشتند و چون او خالی بزرگ بود داشت
 او را از آن صاحب اشامه می گفتند با بخل صاحب اشامه محاصره کرد قزاقی را بکشود و خود را امیر المؤمنین خواند گفتنی عباس
 علیقه نند او علی بن عیسی را بدیع او فرستاد صاحب اشامه بد شوق رفت و از امانی آنجا خزان گرفت و بجهاد و جلیک شتافت
 و قتل عام کرد و پس بلیت شد و به امان بگرفت و اتمه ای قتل از با سیستان نمود و ساکنان آنجا را مع بهالم کشت و زنان را
 بر صاحب خود مایل ساخت بسیار بودی که بجاه مرد با یک زن جمع آمدندی علی بن عیسی خود را مرد میدان او نند بگفتنی ابو الاعراب
 بید او فرستاد ابو الاعراب و جلب رسید طوق فرمان صاحب اشامه روی با و نهاد و زرمی صعب کرد و ظفر یافت ابو الاعراب
 قبله جلب پناه برد صاحب اشامه جلب را محاصره نمود سپاه از مصر در رسید و صاحب اشامه بقبل رسانید بر او صاحب اشامه
 در صد و دوازده خروج کرد و او بی بدین فرستاد تا بر بعضی ملک بن سنوی شدند زکریه و یکمین از آن خلیفه خود ابو عالم را بفریفت نهاد
 پیش منی کلب فرستاد ایشان زکریه را او ای بشد گفتندی و حجه کردند می ابو عالم متوجه دمشق شد و شام فرستاد آغاز نهاد
 و بر شکر خلیفه نند او تاخت قافل حاج را قارت کرد و با لاف زکریه بر دست سپاه گفتنی زنجی و امیر شده بود و ابو سعید حسین که باندگ ملک
 بحرین بقناعت می گذرانید و زکریه شکر عباسی در خلافت خویش شکر بحرین فرستاد ابو سعید بحرین بگذاشت و در اوقات حالک به
 فساد پرداخت با آخر با نهد سواری روی به بغداد نهاد معتقد ابن ابی اسل نیز اباسی هزار بحرین او فرستاد و الی اسل و دشمن را خود را
 داشت و پیش از آن معتقد زکریه که ابو سعید را بنده کرده متعاقب بدرگاه می فرستاد و بار داشت که بر چند شکر تو را سپاه او زیاد است

۱۲

لاجرم از بیجا مداخله مباحث اهل اشاعه اتفاقاً بآن نکرده در سولی نزد ابوسعید فرستاد و به اطاعت خواند سعید گفت یا امیر با تو سپند
 نیز مروست گفت سی هزار گفت و ائمه که ستم و ستمند پس یکی از لشکر بان خود را گفت هر فردا برید و دیگر را بفرمود خود را
 در آب غرق کن و دیگر را گفت که خود را از بندگی بزیر آنگن ایشان بفرموده عمل کردند ابوسعید گفت مرا که چنین لشکر بود از
 بسیاری خصم نه اندیشید پس بر این اشخ جنون برود نظر یافت و او را بگرفت و با مسکان در یک زنجیر کشید مقتدر آگاه شد و از
 ترس ابوسعید از دجله برگرفت تا مجوز نتواند کرد ابوسعید بجزین شتافت در تمام شهر ستونی شد و در سه صد و یک هجری غم مصیبت
 کرد و به سحر بازگشت بعد از آن سال از دست غلامی تقبل سعید پیشش ابوطاهر سلیمان بجای او نشست و آنرا بجز
 کرد بر سپاه خلیفه عباس ظفر یافت و در سه صد و یازده هجری در شب تاریک بصره رحمت و مسجد جامع را بسوخت و حج کثیر را بگشت
 و در سه صد و هفتاد هجری در موسم حج بکه رفت هر که ایست گشت کیسان سلاح بر خود دست کردند ابوطاهر گفت مانع آدم نباش
 از اختلاف سپاه تیغ کشیدند ابوطاهر گفت من ایشان را مانع آدم نیما سلاح از خود دو کسید چنان کردند پس از هر دو جانب گشت
 یا کردند و به اطراف پرداختند ابوطاهر خود را ناگاه در جرم فگند و به قتل عام فرمان داد و فرستاد بسیاری از مجاداران و مسافران
 را بگشتند و در خانه را بکنند و حجر الاسود را قلع کردند و چاه زخم را از گشتگان انباشتند و گفتند خدای شام بر آسمان شود و خانه بر زمین
 گذارد لاجرا از آن گرفتار کنیم پس جامه را از خانه باز کردند پاره پاره اش بنهارت بردند و بسبیل استنرا گفتند دهن و خله گان استنرا
 چون در خانه نهان شدند چنانچه از تنهای ما امان یافتند و اینها مرسل انانرا گفتند که کس مردم در دنیا مردم آتیه کردند شبانه
 و طبیعت و شتر بانی یعنی موسی و عیسی و محمد صلی الله علیه و سلم پس ابوطاهر سیزده روز در کعبه ماند بفرمود ماجرا الاسود را بگشت
 کردند و بالابیه بگذاوردند و گری بر آن زدند تا پاره پاره از آن بگشت و حجر مدنی در میان فرطه ماند و در سه صد و شصت و پنج هجری
 ابوطاهر بر کوفه استیلا یافت و درین اوقات اکثر سپاه خلیفه را شکست تا آنکه در صدوی دو و هجری در ابله فوت کرد بعد از او
 ابوالقاسم شامی والی مصر را محاصره کرد چون فرانسوی از فرنجیه میسر آمد حسن شام بازگشت و سپاه بدیع او فرستاد
 و حسن ظفر یافت و بر بعضی از بلاد شام ستونی شد و در سه صد و شصت و شش هجری در گشت و بعد از او از قرطبه یا ثمارای برخواست
 و در بعضی از تواریخ مسطورست که در چهار صد و سیزده هجری جمع از قرطبه بگشتند یکی از آن سجد اجرام رفت و حجر الاسود را بگشت
 و سواران دیگر بر در مسجد بیتاوه محافظت با خودی کردند پس بیرون آمدند و سوار شد و با هم از آن رفت و کس نه نیست که ایشان
 از کجا آمده بودند و کجا فرستند از ارم شد او درین مابین صنعا و حضرموت بوده آورده اند که شد ادبین عا در ادر شد بدید فوت
 او و در بار شام سلطنت نشست و بزین علی بن علی سلام را که سها مراد بود گفت که اگر تو ایمان آرم بجای آن چه باشد هر دو فرمودت
 و او صاف آن شجره شده گفت که من چنان بهشتی بز خوشی با هم آنگاه رسول نزد خواهر زاده خود ضحاک ماران با یران فرستاد
 و بسا از پادشاهان جهان نامه نوشتند و در کسیم و جو اهل طلب شت و موضع شام اختیار کرد و باغی بنیاد نهاد و صد کس از
 معتقدان خود بجهت آن امر تعیین نمود و هر یک را هزار کس تابع ساخت و ایشان را در اموال خود تصرف داد که نه وجود او و عطر
 آنچه سامان پذیرد و بکار بر بند گویند ساعت آن هر دو در دوازده فرخ بود و درون آن سی صد نفر ساخته بودند که خاک و سنگ
 و در بستان بود و در بستان با انیم و طلا جهت لشکر بان ساخته بودند ارتفاع دیوارش سیصد و بی بود و بعد از آن صد سال

آن عمارت تمام گردند و در تواریخ مسطور است که شد در آماشاهی آن نصیب شد و از نتایج همین کی معین است و از روی اخبار
 انگشتری معین جهت قضای حاجت امان از بلایات زمین و بیست و یک بار شکر است و معین سرخ افضل است بلا و الریح و دلایت
 وسیع رنگ و رنگبارشش گویند شمائی آن اصرار مملکت بمن و جنوشش بیابانها با سکون و غمزه فیش و لایت بودند و غمزه پیش مملکت
 حبشه است و مردم آن دیار بر کنگرنگین نباشند چنانچه شیخ ابوسعید ابوالخسری فرماید طبیعت بی غم دل گسست تا بر آن عالم دست
 بیغردن رنگینان شورید و دست بود و مکناسب فقرت آن جماعه را از ظهور کوب سمل یافته اند که آن هرب بر ایشان طلوع کند
 و تمامی رنگینان از زمین کوشش بن کفان بن علم بن نوح موم بود و آمده اند آن جماعت را سببا الایاش خوانند چه هرگاه بر دشمن
 خود و ظفر یابند گوسشتش آنچه در پنجه نین اگر از باد شاه خود بر بختند او را بکشند و بخورند چون طلا در آن دیار بسیار است و زیور و عمل خود را
 زمان آنجا از آهین سازند و گویند هر که آهین با خود دارد و شیطان بروی دست تیباید و شیطانش آهین شود و گاو آن دیار با سب
 سازی در کار آهین بار می کشند و غذای اهل رنگ همیشه از گوشت فیل در رانده باشد و گویند در آن ولایت درختی است که در اوراق آنرا
 هرگاه در آب اندازند و فیلان از آن آب بیاشامند چنان است و بهوش شوند که بسهولیت آنها را اصید کنند و دیگر از احوال
 رنگینان آنچه از کتاب رنگینان و زمین دنیای نومی برین است بعد از بیان هفت قلم رفته در کلاب بیان خواهد گشت جزیره ای بود
 از جزایر دنیای رنگبارم که در آنجا رسند و ساکنان این جزیره را هر سال از کوبی آفتی عظیم رسد چه هفت و نه و نهضت
 ایشان از شدت حرارت آن کوب می سوزد و آن جماعت مترقب آن می باشند که چون ظهور آن کوب بمل رسد که فرود آید از آنجا
 رحلت کنند چون کوب از آنجا در کند بمولن خود باز آید جزیره سکلیا را نیز از جزایر رنگبار است و شهرت تمام دارد هر که
 از روندگان بدین جزایر رسند خلاصی او ممکن نیست پوشیده مانده که جزایر جمع جزیره است آنرا گویند که اطراف آن آب باشد و بدون
 گذار بر آب رفتن بد آنجا میسر نشود و بند آنکه بر ساحل دریا آبادی داشته باشد حبشه مولف هفت قسم حبشه میسر است
 حروف گوید که حبش نیز ملک کلان وسیع می دارد و آن از کتب فریبگ در بخش سوم افریقه و زمین دنیای نومی قوم است با جمله
 مملکت حبش غربی بلا قریح افتاده احوال بلوک حبشه را از تاریخ صحیح صادق می نویسد چه لقب سلاطین حبش سخا شده است و ایشان
 قبل از ظهور اسلام استقلال عظیم داشتند و برخی از امرای ایشان برین استیلا یافتند چنانچه گذشت و از سلاطین حبش است سخا که مگر
 محمد صلی الله علیه و سلم بوده تا بحضرت ابمانی آورد و از سخنان دوست که الملک ابی علی الکفره و لایقی علی اعظم در زمان سلطنت او جمعی
 از صحابه رسول صلعم حبشه هجرتی کرده بودند و کافران مکه عمر ماص را با بد ایا بدرگاه او فرستادند تا آحاب را بدیشان بسیار دشمنی گشت
 که با خدا عهد کرده ام که شورت نشاتم هر ایامی روسای نگه باز گردانید و صحاب محمد را خوانند و صفت آنجناب را از ایشان شنیدند و
 از دین میسر موم بدین محمد صلعم میل نموده ایمان آورد پلا و یونجه بر کنار بحر نیل واقع است طوش اهدت است شبانز و قطع گشته
 و شهر نقله دار الملک بلا دیونه است و بیشتر فی نیل واقع شد سلطان آن شهر نصاری باشند و ایشان با بعضی جماع بکنند بقول هیجان
 هر کس که با زن ماکفص جماع کند برض حقوق ابول و فرشته نه متبلا شود با جمله خویش ایشان اکثر جو بود و کعب شتر بسیار بکار بر بند و زرافه
 در آن ملک بسیار بود مملکت یونجه مشتمل است بر بلاد سودان که از آنجا طلا از نیک او پدید و پولش در غایت گرمی باشد چنانچه ایامی
 آنجا در زیر زمین بسر بر بند چون شب شود بیرون آمده زرافه است آوردند متاع ایشان همان است و لباس ایشان پوست حیوانات است

بود بخت بسیار در آن دیار رسند و بعد از رسیدن در آن نواحی طبل زینند و آتش خود را در موضعی جدا جدا نههند و باز گردند مردم آنجا با آواز
 طبل بر آمدن بخار و قوت یافته شب بسر آن متاع تمیز و در برابر هر متاعی در وجه قیمت آن طلا گذارند و صبح باز گران در آنجا رفتند
 اگر رضی نغزوند بضاعت را از طلا دورتر گذارند و باز گردند و دیگر شب باز آن مردم میانند و پاره طلا بر آن میفرایند تا وقتیکه تجارت رضی
 شوند و نوبه از جمله سپران عام بن نوع عوم بوده این ولایت بنام اوشهورست و بقولی عام در ملک اینها نظام داشته اما از زمان
 ۱ و پنج کس بدین نبوت رسیده و جام را از نیر بودند و برین موجب بندگند و نیر نوبه کنگان گوش قیطر بر چشیدن هر یک بنام خوش نهر
 سنانها و صحن مملکت شمل بر آب های خوشگوار و آنجا طلاوات آثار و از قلم اول تا سوم ولایت چین است و بعضی با قلم چهارم
 نیز گفته اند و اکثری از مورخین چین را از منافع خطای می دانند و خطای در قلم ششم است و ولایت چین از نیر چین بن قیطر
 بن نوع عوم است و اود قیطر طبع و حدت زمین موصوف بود صورتگره و نقاشی و بافتن جامه بلون و البرشم از کرم پلیر بر آورد و کوشش
 مصنوعات که تا اکنون در میان مردم چین متعارف است او اختراع نمود و چین را فرزندی بود ما چین نام ما چین در زمان حیات
 پدرش در بنامها و ما چین نام گذشت و رسم پر زدن بر کلاه و دستار از زمانه و مشک از نافه او پدید آورده چین را نیکبایس
 و ما چین را نیر می نامند و سگانش بعبادت او تان اشتغال می دارند و تناخ و مجوسی در شان بسیار بودند و اکثر صنعتکاران نیک
 می گویند که یک چشم دارند و نیز مشهور است که وقتی گردنی از چوب ساخته بودند که بک حرکت محک هر قدر که می خواستند حرکت می کرده و
 و وقت استیادون بی اشاره مانع بازمی استیاده و با شاه چین بقول سوان هفت قلم از قوم لوک منل است را تم حسرون
 تحقیق این سنه در قلم ششم در ضمن احوال چین مرقوم ساخته و ساکنان چین اگر چه کسب صورت تصاف دارند اما بیشتر کوتاه قامت
 و بزرگ سر باشند و در اهلکشان ابرو خوانند و بلده بجز که در میان عمان و عدن است آن دیگر است و گنشت کپتان چو با تمان امکات
 سے فرمود که اکنون دار الملک چین کی کین نام دارد و در دوی عظیم میان شهر جریان دارد و میان آن ریاری یکی ظروف و ارازی است
 که ماده آن سنگ است که در کوههای آن ملک بهم می رسد و آن سنگ را اس کرده در عوض آبی بگنند و بر نه نند و بگذارند اما آنچه نفل دورد
 باشد در تمه عوض نشند و صاف آنرا گرفته در عوض دیگر بریم زند و همچنین مگر این عمل کنند تا به صاف تر بماند آنرا در همه کارها باوش
 ضبط کنند و ظروف نفخوری و ماهی کجی بصورت پیوند و باقی را آب ایتر مردمان گذارند و در عجایب اهلدان سطور است که در یکی از قریه چین
 غیر لیست که در سالی یک مرتبه اهل آن قریه حج شده پس در آن غدیر اندازند و بر اطراف غدیر استاده آب را از بر آمدن مانع
 آیند و مادام که آب در آب باشد باران آید چون بقدر کفایت باریده شود آب را بر آورده باشند و کوشش را بر قله کوهی که نزدیک
 غدیر است گذارند تا قطره طپور و خوش گرد و نیز در صد و چهل چشمه است که چون مریض آب ازان بیاشد اگر جانش رسیده باشد
 فی الحال بمر و اولاد فرزند شود و همچنین در یکی از مضایفانش سیانیت که سنگ مفل آن تخرگست و سنگ اعلاسه آن
 ساکن و از بک سنگ آرد بی سوس و سوس بی آرد بیرون آید و بجز چین را بجز خضر نیز گویند و طول آن پانصد فرسخ و عرضش دوست
 و هفتاد و پنج فرسخ گفته اند و در آن بجز آنرا باشند و در اکثر آن جزایر سعادت زرد و یا قوت و دیگر جزایر باشند و ازان جمله جزیره المراح
 است که طولش هزار فرسخ است باوش این جزیره هران نام دارد و از زمان آنجا هر سال شش هزار تن طلا حاصل می شود و درین

جزیره قماره الملک درخت کا فز باشد و آن جزیره عمارات دارد جزیره الحزامانی در خانه روضه السفا می نرسد که آن در قاص
چین است و در آن هزار فرس نیست دوروی کوههای نرسج با چشمهای آید و آن است و هوای خوش دارد مردم در آنجا ساکن باشند
و سود اگر آن جبت تحصیل یا قوت سرخ و زرد و کبود آن جزیره روند و بدست آرند جزیره ولی واق متصل جزیره رانج
است در آنجا طلا بسیار حاصل شود چنانچه طوق و زنجیر و بوزیر طلا سازند و باو شاه این جزیره زنی جمیله باشد و ملازمان
دارکان و دولتش هیچ زمان نهند و با رجل خلاصه ندارد و در این جزیره آنوس بسیار بود بجای نیزم بنو بنو جزیره ناس نیز متصل جزیره رانج
است و ساکنان آنجا بقامت یک گز و نصف بدن ایشان در طول که یک چشم و یک دست و یک پای دارند صغیر از ظهور هر سال
درین جزیره آید و در آنجا که ناس این بچنگال و منقار عمارت کشند و ایشان را ایندای شدید رسانند جزیره قاهران
بروایت مولف روضه السفا نیز در بحرین باشد و در آن جزیره جانوری که آنرا گرگ خوانند بسیار باشند جزیره مطامل در بحر
هندست و صندل و کافور و سنبل ازین جزیره آرند جزیره القصبه نیز در بحر هند بود در آنجا قصر سبت بر که در آنجا راه دیو شوهر
شود و ساکنان آن جزیره قومی باشند که ابدان ایشان مانند ابدان بنی آدم بود در وی ایشان مانند روی سگ باشد جزیره
الاسقف نیز در بحر هند ساکنان این جزیره را روی برسینه باشد و درین جزیره کوه سبت رفیع که سمن گوگرد در آنجا باشد و هنگام
شب بر آن کوه آتش عظیم از گوگرد شعل شعل شود و تا زمیل و دود و شکر درین جزیره باشد جزیره کسر اندیب جزیره نیست از بحر هند
که دور آنجا است و فرسنگ گرفته اند و در مؤید الغضلا از عجایب ابله ان می نویسد که سر اندیب شهر سبت بزرگ و پستاد محله دارد
و در هر محله فرسنگی و یک صد سر اندیب دارد و در لب آن آب قبر آدم علیه السلام است و عدد دیگر باطلات دارد و حدی بسوسه
مشرق تا مطلع آفتاب و حدی تا سر بند و ستان رنهم حروف می گوید شاید در زمان پیشین بدین حد و حکم آنجا مشرف باشد اما
اکنون از بعضی مردم شنیده می شود که راه آنجا چندان ملکه ندادند و در سر اندیب چند جاسعدن زر و سیم و یا قوت و الماس از
از محمد صلی الله علیه و سلم نقل است که فرمود بهترین بقاء که است و در سر اندیب کوهی است موسوم بدیون و آن را کوه با سره گویند
و نیز قدم آدم و مراد آن کوه ظاهر است و آن کوه سر اندیب بی ابر و باد و باران همیشه روشنی برق ظاهری می شود و شبها مانند که چون
نزول آدم از بهشت بر کوه سر اندیب واقع شده بنا بر آن سطر از اخبار اینست آدم و اولادش در ضمن سر اندیب مع بعضی
انبیای مسلمانین و عیسی که قبل از طوفان نوح مردم بودند و آنجا آمدند باحوال تخریح خود مردم سازد اخبار انبیا بدانکه بنه
ادم است از آنکه در بوسه جبرئیل مردم نازل شود یا مجرد الهام و پیام بدعت قومی مامور گردد و ایشان بر قوی بهشت هزار و بر او ایست
یک صد و سبت و چهار هزار تن بودند و از ایشان عیسی و سینه در تن رسول اند و رسول آن بود که در تن الهی توسط جبرئیل بر نازل شود
بجای رسل بعد از محمد و سوره انعام مذکور اند و ایشان شیره در تن اند ابراهیم و احمق و اسمعیل و یعقوب و نوح و داود و سلیمان و یعقوب
و یوسف و موسی و هارون و زکریا و یحیی الیاس و عیسی و الیسع و یونس و لوط و لوطی و لوطی از رسول جنس است و انبیای اولی انعم
بر قوی بهشت تن آدم و ادریس و نوح و ابراهیم و موسی و عیسی و محمد صلی الله علیه و سلم گفته اند که اولی انعم و همان شریعت اند و
برین تقدیر ایشان شش تن اند ادریس اولی انعم نباشد زیرا که او واضح شریعت نیست و مولوی جامی در شواهد النبوة گوید که
بنه آنرا گویند که برین نبی نوره یعنی فرود آمده باشد پس خند الله بطریق وحی که دشمنان باشد بر پشتش وی فرود ای را چون مامور شود

له ان شریعت بیکر سے رساںدویار سوال گویند اولیٰ لعنتم انما ان باشند کہ بعد از تبلیغ رسالت ما موراند بقبال و جہاد بر کافران بخلاف
بی رسول کور ان مشرک نیست و گفتند کہ خاص شہید و تم تبلیغ اسما کہ نامہای ہمہ چیز اور او آموختند چنانچہ در قرآن مجید است و عسلم
آدم الاسماء کلمہ مخصوص کشت نسوم یعنی آب با و اختصاص نبت کجیح ہر دو برابر ہم عم و خاص شد موسیٰ عم بنسوزل یعنی فرود
آوردن آن و عیسیٰ عم بتاویل و محمد صلعم کجیح ہر دو یعنی بتنزیل و تایل و گفتند کہ اولیٰ لعنتم ناسخاں شریعت ماقبل اند در تقدیر
پنج تن اند نوح و ابرہیم و عیسیٰ و محمد صلعم و بقولیٰ آدم عم نیز اولیٰ لعنتم باشد کہ شریعت اجندہ انفسوخ کردہ و صحاب کتاب
چنانکہ موسیٰ صاحب توریت کہ در احکام شریعت باشد و داود صاحب زیور و زبور احکام شریعت نباشد بجز محمد و تاسے
حق تعالیٰ و انفقار با و سبحانہ چیزی دیگر نباشد و عیسیٰ صاحب انجیل کہ در احکام شریعت است و محمد صاحب قرآن شتم است بر
احکام شریعت و نسخ کنندہ شرع ماقبل است بر آدم و شیث و دیگر انبیا صحابن نازل شدہ اند نہ کتاب و خاص از اولیٰ لعنتم
اخص شدہ و آن کی از نیست و آن محمد است و ذکر ہر یک انبیا و بسبب حقما بر جایہای خویش بیاید **اجبار آدم**
علیہ السلام کتبت انجناب ابوالمشر و ابو محمد و نقیش خلیفہ شدہ است و اورا آدم از ان گویند کہ از او ہم خاک مخلوق شدہ بود
آورہ اند کہ چون حق تعالیٰ آدم را بیا قرید و بیا مومت اورا نامہای مخلوقات ہما از علویات و سفلیات ر بعد از ان عرض کردہ ہنخام
آن سہمیات را بر فرشتگان گفت خبر دہیدم انہا نامہای ستیبات اینہا ملائکہ عاجز شتند و توانستند پس حق تعالیٰ با دم گفت خبر
ملائکہ را انہا سہ ستیبات آدم ملائکہ را خبر داد ملائکہ بقضل آدم اعتراف کردند انیز د تعالیٰ ایشان را بجز آدم امر فرمود پس ملائکہ آدم را
سجدہ کہ دند گویا کیس از کبر سجدہ نکرد و بیعت ابدی گرفتار کشت حق تعالیٰ آدم را بہشت جای داد و ان بقولیٰ جنت الماوی
بود و رایتی بوستانی بود بر کوہ جزیرہ یا قوت از فاعش چند انکہ صورت بر آن ممکن نیست با کجہ آدم و بہشت بعبادت ماثل شد
حق تعالیٰ خوب بر وسط نمود و در ان حالت از استخوان پہلوی چپ او حار ایسا فرید چنانچہ از ان خبر شد ہشت و اورا از ان حوا
خوانند کہ از چیزے حی مخلوق شدہ بود چون آدم پیدا شد اورا بدیدہ گفت تو کیستی گفت عضوی از اعضای قوم آدم سجدہ کرد
و با مرآئی میان ایشان مناکحت منع شد و در خصوص حکم و شرح آن کہ از محب اللہ آد آباد است بنظر سجدہ کہ نکاح بمنے
حاج است نیز در نص محمدی مردم است با جملہ حق تعالیٰ خطبہ ایشان خواند و آدم را از خوردن گذرنہی کہ گفت ہمیں دست مر ترادفت
ترا کہ جوہت پس باید فرمان مہر پس وسوسہ کرد بیوی آدم شیطان و اورا خوردن گندم ترغیب نمود و حوا نیز با خواہی شیطان
در ان باب مبالغہ نمود اول خود بخورد و آدم را نیز خورد سید ہر گاہ بخوردند گندم را پس عاصی گشتند و با مرآئی از علوم تہ بہشت
بر تہ انہا زمین ہبوط کردند و اجبہ افتاد و آدم بر کوہ ہر زب کہ متصل جزیرہ یا قوت بہت نزدل کرد و اسم حروف گوید ان وقت
ہزار و نہصد و پنجاہ و سہ سال از دور و دوا پر جگ کہ نبود ان دوا پر جگ گویند باقی بود کہ آدم ہبوط کرد و ان ہنگام بقول ہنو و
بر روی زمین مخصوص در پاک ہند بنا بر آشوب فساد عالمی و باو شاہی نبود کہ گویند کہ بعد از ہمان کہ دو ہزار سال از عمر دوا پر جگ
ماندہ بود ہزار سال کسی بہ باو شاہی نیشست و بعد از ان چہ بر جج حکومت شست پس برین تقدیر ہبوط آدم و مرآئی
سالہای آشوب بعد قوت را جہان شدہ باشد و او حوا ہر چارہ کہ او است جگ و تر تا و دوا پر و کجا کہ نامند در اتدہ ہے
اقلم سوم س بندی از ہبوط آدم و کیفیت آن فریش جان بن الجان دوا حال طیس کہ مورخان اسلام نقل نموہ اند دیگر از اقوال

بهبود و واقعات راجحان و آنانکه پیش از دورد و ابرجک سلطنت کرده اند در تخت شاه جهان آباد یعنی اندر سیت و در سبیل
مقوم است با کجلا آدم عمر تقوی اولی الخرم اولست و صوفیه چون محی الدین امرنی و غیره گویند که در او خسر دوره فلک انور است
و غیر خود آید و نیز اسال عمر یابند بقصه چون آدم بر روی زمین تعلیم هر سبیل در عرب تعمیر خانه کعبه کرد و مناسک حج بجا آورد و بر کوه و غار
و طلب جو سماع گشت و جو نیز از جده بتکاش او آمده بود آنجا تلافی اتفاق افتاد یک دیگر آشنا شدند او مراد و رفیق خویش
ساخت و سیران پیر محبت نمود و سالیانها خبر آدم و جو در جهان از ایشان نبود آدم تا صد سال بنا بر مصیبتی که از وجود آمده بود بگریست
و جو اول مرتب یک محل یک سیر و یک دختر تو هم بناد و نام من قابل نهاد در محل دوم به با بیل حج پاک دختر بدستور آید بنشد و دیگر فرزندان
همین نیز متولد شدند آدم به موجب شریعت خویش تو هم قابل را به با بیل و تو هم با بیل را با بقیل نامزد فرمود چون قابل بالغ شد
بر جفت و مناکت خویش با پدر رخا لقب کرد گفت تو هم من من رسد و با بیل گشت و آن قصد در نقاسیر و توالیح مبرهن است و با
تو هم خویش به بین معدن فرت و اقامت گزید و احوال او اولادش بعد وفات آدم گفته اند اهل تو ازین متفق اند که بعد فوت با بیل
سپس از سه صد و پنج سال که از عمر آدم تقصی شش شیت علیه سلام تنها از جو استوار شد نکته سجا طر قسم گشته چه مورخان گفته اند که نور
محمد صلی الله علیه و سلم از صلاب پدر ان پاک و ارحام اجمات پاک انتقال کرده با صلب عبد الله و از بر تم آمده رسید و موید این
قول سیر بلا مبرهن است که معاصر بعد فوت مانند پس قابیل و دیگر فرزندان علیه سلام از ذکور و انانث مثل مادر غوث که دختر آدم بود
و بنیاد فتن و فخر و فتنش اول در دنیا از اول ظهور آمده در صد سال ایام مصیبت متولد شدند و بعد از سه صد سال که تو به آدم بحضرت
گرم با قبول فتن او و پاک از انجاس مصیبت گردید و پنج سال دیگر جوان بگشت و بدل حال ابدان محاصیر آدم و جو یکی شده
شیت متولد شد و او شش صد و نود و پنج سال دیگر پیر شیت چنانچه پیر اسال تمام عمر آدم عزم شد به طبع مدم که در دورد و ابرجک
پیدا شوند پیر اسال گفته اند پس تحقق شد که آدم علیه سلام در دورد و ابرجک بر زمین آمد و بعد پیر اسال زندگانی در جبل نهر انفران اولاد و جواد
خویش دیده وفات کرد و چنانچه او پس علیه سلام در وقت وفات آدم صد ساله بود با کجلا فرزندان صلا آدم شست ذکور و نوزده انانث
و تقوی است و یک سیر و سبت و دختر نوزده و اجد از یک سال آدم فوت کرد و از سخنان آدم است که بطریق وصیت و وصیت بیانش
عوم فرمود که بگفته زن کارکنی و بی مشورت و اندیشه باشد هیچ کار نشومی اگر سن در اکل انجام گندم بنشیند می و با هنگام خوردن آن از لاله
بصیلت رسید می به افران از شیت مبتلا گشتی و دیگر در کار یک وقت مترو و باشد از آنکسی که در خوردن گندم دل من مضطرب بود و کر قابیل
و اولادش قابیل سیر بزرگ آدم عوم و اول مولود سیت از بنی آدم که بر روی زمین اند در سیر بلا و دیگر سبت که قابیل بعد از شتن برادر
خو و با بیل از نیم قصاص جفت خویش از آدم بگریخت و بر زمین بین فرت و مقیم گشت و پیر متونی رئیس پیش پستی اشتغال نمود و
اولادش آنجا بسیار شدند و آتش کده بنا نهادند و تو مال بن قابیل شراب از ناگور و تعلیم طیس بر بیداشت و آن بنیاد با کجلا
آدم عوم بعد از شیت و مبعوت اولاد قابیل با گور شدند و جزه بانمودند قبول نداشتند و چنان که گفته و مضلالت ممر اگر کردند و بعد
از آدم رسم کلی از میان برو شدند و فسق و فخر افتادند او پس عوم بدعت ایشان ما گشت و فخر اگر دو سیر برده گرفت و چون
از پس عوم عربن با آسمان کرد مدتی بران بگشت و درین سلام شد رس گشت و همه روی زمین از کفار برگردید و در ان زمان اولاد
آدم و وطن بودند یک بطن در عمارت و کافهای رفیع استقامت می داشتند و آنها اولاد قابیل و غیره بودند و بطن دیگر در کوهها سیر

باید

مدینه قلابا قلابی

می بردند ایشان از اولاد شصت و دو نفر آدم و بیست و دو فرزند آن اد و صیت کرده بود که با اولاد قبایل اقلطاط و منا که تیره و تری
نگذند لکن شصت و دو نفر کن خویش داد و داد خود را در کوهستان اختیار کرده بود و این رسم تا عهد ادریس عم بماند و بعد از دشمنان در آن راه
یافت تفضیلتش آنکه مردمان اولاد شصت بنیات صاحب جمال و زنان ایشان نیز شکل و اولاد قبایل برعکس آن خلق می شد
و روزی بیسی بر اولاد قبایل آمد و ساختن و نواعتن بر بط و بعضی فرامی آموخت ایشان نشناختند و بنویختند بجوم خلافت جهت استماع
آن آوازی شد آن جمله در سالی یک عید مقرر کردند و در آن عید مردم همسار از اولاد قبایل از اطراف و جنوب صحیح می آمدند آنفا قاور
یک عید محمود می از اسکنان آن بود از اولاد شصت و دو نفر بد آن مجلس رسید و زنان خوب صورت و نازنین بدید که در کوه خویش مثل
آن ندیده بود از آنجا بگوهر صیبت نمود و خبر بقوم خویش گفت و عید دیگر جماعت کثیر از اولاد شصت را بنیوی کرد و بدان مجمع آورد زنان
قبایل چون مردان صاحب جمال دیدند بعد دل و جان شیفته حسن آنها گشتند و کام دل آنها پیشان گرفتند و بسیار بریزا ز رفتن مانع آمدند
چه ایشان - اوردم خود و خود را در دام ایشان انداختند پس همچنین در عید هر سال مردان اهل شصت آنجا می میستند و بر نایق قیام
می نمودند و بدام و دانه زلف و حال زمان آنجا گرفتار گشته بهر آنجا اقامت کردند و خلق کثیر از ایشان بوجود آمدند از پیش برستی بر تپه ای
رسید تا آنکه نوح عم بدعت مامور شد نه پذیرفتند آنهمه و آنانکه از اولاد قبایل و دیگر فرزندان آدم در آن وقت بودند مع گروه
جنسیان و دیوان و غیره که بر روی زمین بودند بر طبق دعای نوح عم که سحفت کرد که با سحاب گشته که قال رب الان تر علی الارض
من الکا فزین دیار اوطوفان باب اندر غرق شد اخبار شصت علیه السلام ولی عهد آدم بود و صد و دوازده سال
مردوشته از جمله آن شش صد و نود و پنج سال با آدم عم سب بر رده و بعد از فوت آدم و وصیت بمقتده سال زندگانی کرد و او را
زن جنه و بقولی جوری بود سنه لفظ شصت سب بر بانی سببت اشد است و حکما او را در بار اول گویند و او را سب بر بانی سلم باشد اول
سیکه بدرس برداشت او بود از آنش باین نام خوانند و گفته اند که اعا با و نمون عبارت از دست و از سخنان اوست که بهترین تو نگریسا
تند رستی است و بزرگترین شاه دیبا بلند بستی است و دست مخلص از برادر یک تکتا در میراث تو کند و فرمود که نسبت با دوشاه با
رحبت چون نسبت نفس است با بدن چنانچه نفس یک دم از تمهید بدن غافل نیست همچنین با دوشاه را باید که یک سخته از اجوال
رعایا غافل نباشد و گفت عمل کسی را او دهند که مکارم اخلاق موصوف بود و در انواع مشد اند و سخن بصورت و سخن تدبیر مسموم باشد
اختیار ادریس علیه السلام بقولی اولی الغرم و دوم است چه مامور به قتال و جهاد بود و در وقت وفات آدم عم بقولی
صد سال عمر داشت و نام آن جناب غیر ضوح است و عراب خوانند از آنکه پیوسته درس گفتی و تسلط بالنعمه نیز گویند از آن که نبوت
و حکمت و حکومت بچی داشته یونانیان او را او با ثنالت و هر س الهم را من خوانند و هر س محب ارس است و ارس یونانی عطارد
باشد ابو لغر گفته که هر س بسیارند و فاضل ترین ایشان همکس بودند اول کسی است که پیش از طوفان بود او را هر س الهم اس
خوانند و عراب ادریس گویند او اول کسی است که از عالم بالا سخن گفته و از حرکات کواکب خبر داده و قوم خود را از طوفان نوح آگاه ساخته
و هر مان بنیاد نهاد و قبله اش رو بجنوب بر خط نصف النهار بود و او در بدایت حال نژاد و یافثانی اعا ما و نمودن مصری تمدن
کردی بضمیر مشرستی و هر س دوم با بلی است او بعد از طوفان تمیز با بل کرد و در طلب فلسفه و دانشن طبائع عدد ما هر بود
هر س سوم مصر است او اکثر بسیر بلاد کرد و آمدن و در کیمیا تصانیف کرد و در هفتاد و سه اول که بعضی او را وضع علم طلب و تپه

از شاگردان اوست با جمله قصه عروج ادریس عم بر آسمان در قرآن مجید و تفاسیر همین است و از کلمات نایاب ادریس عم است که جو افردی هنگام تمهیدستی و عفو در وقت قدرت است و علم هنگام غضب نیکو بود فرمود هر که تقصیری کند باز آمدن از آن شفیق بس است فرمود کسی که در وطن سازد جای که در اجاس سلطان صاحب شوکت و قاضی عادل و طبیب حاذق و بازار معمور و آب روان نباشد تحقیق که ضائع کرده است نفس خود را و اولاد خود و مال خود را و حصول فقر تقوی بهتر از تو انگریز با گناه فرمود در مان صنوف اند جویده که منی یا بند و یا بنده که گفتفانی کنند و گفت که تقصیر گذشته کسی که بدان مغزش منی کند آنجناب را پرسیدند که جو نیست گفت آنکه بختی آنچه داری نفس خود را از سوال باز داری و فرمود اگر کسی علوم تیره خویش فریاد باید که مواضع بسیار نماید هر که خواهد که دولت جمع شود این را کند و گفت مرد است که بکثرت مال تعدی بجال خود راه ندهد و گفت گستاخی با ملوک است از جان مستتر است و یاد عیش بنجو رستن و علماء را فرار دشمن دین خود را بر زبان آوردن و یاد دستار استحقاق و زبیدن نمال مردت را از زنج بر کندن است و گفت که عاقل نیست که اندوه عیش بر خوشحالی نیز مانع آید و همیشه طالب حکمت باشد و در مصیبت که عام است خرج بنماید

چهار نوح علیه السلام نوح بن ملک بن سوح بن ادریس عم بقولی ادلی الخزم

اول و بقولی الو الخزم و در است بقیش آدم ثانی و سخی اشد و شیخ الانبیا نامش شیکر و ده سال گذشت و یکست و بعد از چهار نوح و الا اول بود الاصح و قال بعض علماء لما خرج نوح عم من اقطان فمیت اناه شیطان فقال یا نوح ان لک علی حق ارید ان قصه قال و ما هو فقال انا دعوت علی تو باک بهلاکم و ارسلم دفینه الی انهار لو کان بذ انکنت من لجا بدن لمر تاضین و لاجل او ارید ان لصوتک شیئاً ما فاقنا فقال نصحتک لابی آدم قال لا فادعی اللہ تعالی الی لوح ان اسم نصیحتی فقال شیطان یا ک عمرض فانه نوح اباک آدم من بخته و ابان الی کله کله و جلیبی ملعونا و عیبه للعالمین و ابان الحمد فانه جعل قایل پس کل الا شقیه و کما سترین و یا کله و جملة فانک تجلت بالذموة علی تو باک و لوصیرت لعل تو باک بنجو من النار بدعوتک فناع نوح و یکی کثیر فانه سخی نوحا و کان سخی کدر سنه این عربی چنین است و گفتند بعضی علماء و قتیله بر آمد نوح از گشتی آمد شیطان نزد او و گفت شیطان ای نوح بدرستی که مرتز است بر حق اراده می دارم انیکه رو ایمنی او سازم او را گفت نوح چه چیز است آن پس گفت شیطان بدرستی که تو کردی دعا بر قوم خود بهلاکی آنها و فرستادی آنها را بسوی دوزخ و اگر انیکه کردی منینه اگر نمی کردی بر آئینه می شدی تو از جمله جاو کنندگان در ریاضت کنندگان و برای او ای حق نصیحت می کنم ترا چیزی را که نفع نباشد در پس گفت نوح مثل نصیحت تو مرا پدرم را که آدم است گفت شیطان پس سحر فرستاد و الله تعالی بسوی نوح انکه نصیحت او را پس گفت شیطان و در اندر خود اینی پیروز کن از حرص بدرستی که مرص بیرون کرد آدم از ارضت و پیروز کن از بزرگ دشمن خود پس بدرستی که نگه مرا ملعون گردانند که عبرت شد مرا عالمیان و او پیروز کن از حد پس بدرستی که حسد گردانید قایل را سر جمله بقتل از یا کله ان پیروز کن از شتابی پس بدرستی که نوشتمانی کردی بدعای بد کردن بر قوم خود و اگر صبر کردی شاید که قوم تو بخت می یافتند از دوزخ بسبب دعای تو پس بگفت نوح و گریه کرد بسیار پس تمام او نوح شد و بود پیش انین نام او شیکر آورده اند که بعد از نوح ادریس نیز و تعالی نوح را چهار و شتابی بر او لا و قایل و فاستان اخفا و شیت و غیره میوب گردانید و در سیر ملا معین در صدوی نویسد که نوله نوح بعد از وفات آدم بعد است

سال بوده این روایت مخالف قولی است که می آید با جمله برایت سیر ملاعبین در صدر و پنجاه سالگی مبعوث شد و نصد و پنجاه سال دولت کرد و بعد از طوفان کشتی صد سال نبیست چنانچه عمرش برابر و هفتاد سال بوده و نیز در این قصه نیز گفته اند اول نبی است که آتش بدعای او بلاکش شد گویند که نوح عا لهامای دراز قوم را دعوت کرد طیلی از ایشان ایمان آوردند و اکثر آن حضرت را بحر و جنون نسبت کردند چنان در ضلالت کفر ماندند آخر الامر آنجناب بر ایشان دعای بد کرد و چنانچه اول قایل گذشت انقصه چون نوح ۴۰ از ایشان قوم بایکس شد پس از مدت جلیم چهره کشتی ساخت و باشتاد نفر از متابعان که کشتی نام نهاد پیش بهت سیر آنجناب بسته از دماغ خویش در آن جماعه محسوب بودند و دیگر طلیس تا بوقت آدم و همنان جانوران از او خویش طیور حیوانات و انواع جنوت تا کوه و بعضی از درختان میوه دار مثل انگور که شاخ آنرا عرضش کند بستم و در جنب از کوه بکشتی نشست و در خلال این احوال سبزه سیاره در حرکت سنازعت کرده در یک دره یکد قیفه برین سرطان که برنج است حج آمدند پس از نمودن دو بطایع و دو در فرکان آمدن نوع طبقه اول کشتی را حجت سکونت آدمیان و طبقه دوم آن را به طیور و سوم بیابان و بهایم سقر فرمودند منگوه نوح و سبزه برگش کنعان که در آن تمام سبزه کند از خون کشتی استنوع نمود نوح با سبزه گفت که ای سبزه یادگوشی امروز روزی که کسی را بر روی زمین از غرق نجات نیست کنعان بسیار کافران پناه بکوه برد آب اندر کوه در گذشت کنعان و مورسب بادشاه کاه مران و در کوه تمام آن بادشاه را در خویش بوده با تمامی کافران غرق گشته اند و در آنکه شبانروز آب از غنون و انهار می چو سید و بار آنها سے بزرگ نظره می بارید چنانچه به روی زمین در پیشد و آب سر بلند برین کوه ما چهل کز در گذشت با انیمه از آتشی عروج در گذشت و از گره کاه کافران غیر از عروج کسی از غرق کشتی پناه نیافت این بنا بر آن بود که حق تعالی برنج کسی منگوه کند چو عروج با وجود کفر و سناختن کشتی معاذت نوح ۴۰ نموده بود لاجرم از طوفان نجات یافت گویند که عروج در حالت که سنگی مابی از دریا گرفته و بجرات آفتاب بر میان کردی و بخور بر سه با جمله کشتی از کوه در حرکت آمد و بیکه که در آب فرق بود سبزه هفت بار که در دم بگردد و پس از آن با قطار آفاق شتافت و نشت که اصحاب کشتی نوح ۴۰ را گفتند که چگونه طین تو آن شست که تیرا ه است نوح دعا کرد تا ایند تعالی تپ بر وسطا کرد و بیان شغول گشت و آن اول تپی بود که نازل شد و از آن است که شیر همیشه محمود است و حکایت پیدا شدن گربه از شیر و نوح از فیل بدعا نوح و بوجود آمدن موش از خاک بخیل طلیس و دیگر حالات در تواریخ مبرهن است و بسیاری حکایات ازین نوع در نسخه سجزات الانبیاء که تا لیکف در هم است در قوم است با جمله کشتی در سیر بود تا آنکه در ماه محرم بر کوه ترا گرفت و باران سنگین فیت و زمین آنها را فرسود برون گرفت و نوح ۴۰ کشتی بیرون آمد و در بیا به کوه جودی تریه بنامند و چون سیر انبیا شش هفتاد تن بودند آن بشوق انماس اشتها ریافت و بعد از آنکه زملانی با سیاه ایشان پیدا آمد بجز نوح و فرزندش سلم و حام و یافث او از دواج این سه کس ماند سلامان گویند که زمان اقامت نوح و کشتی شش ماه بود چنانچه گذشت و کینان جو ما تها ان احکاث بار اقم سے گفت که در قوریت نوشته است که در طوفان نوح چهل شبانروز آب از آسمان سے یارید و از زمین مثل فواره بچو سید و بعد از چهل روز مطلع صان شد اما سیرا بجز زمین تا سصد و هفتاد و هفت روز ماند با جمله نوح ۴۰ برین مسکن او در میان فرزند ان خود قسمت کرد و حام بن نوح را در یار مغرب در پنج و بود و بند و ستان و سمد سودان می رسیده منقول است که چون نوح با شتی طشت فر مان اکلی در رسید که در آن کشتی با منگوه خویش باست کند جام بان اقدام نمود و دیگر روز ناخش تغییر و تیره گشت و سپه نش هم سبانه

بوجود آمدند روایتی دیگر در آن آب نیز گفته اند بجملة جام بفرمان پسر سبلاد مغرب که با جواله بود فرست و اقامت گزید این دو تالی اورا
 نپس که است نمودند پس سبند و ریخ و بوند و کنعان و کوس و قبط و بر و حبش هر یکی شهر می بنا نهاد و آن بنام او مشهور است و در بیان
 ایشان خبره نمفتند پدید آمد و احوال هر یک بجای خویش خصوص در قلم دوم و سوم اندر مملکت روزه کلاک بیان گردید
 بن نوح بجایهای خویش خصوص در قلم سوم اندر بلاد شام ذکر یافت نوح و قلم ششم در مملکت کتستان تووم خوانند بحواله الله اعلم
 و در وقت سالی عمر آدم و اولادش تا سام بن نوح و تولد شدن کسیران در عمر پدر آن و ششمه عمر آدم ۲ و در تولد
 شیش و در آن وقت و ایام دعوت و نزول صحافت و متون آن شریعت و اختراع و مخترعات قوم
 هرک و مدفن آن خردگزاران که در وقت رسیدن طوفان عمر سام بن نوح بنود و نشت سال رسیده بود و بعد از طوفان سهصد
 نجاه سال دیگر زیست برین تقدیر عمر سام چهارصد و چهل و نشت سال بود و بقول مولف تاریخ صبیح صادق ششصد سال شده
 در گذشت و بقول ادریس علیه السلام هنگام وفات آدم صد ساله بود گویند که بعثت ادریس از اوست از فوت آدم بوده
 نوح پس از فوت آدم بعد از صد و نشت سال متولد شده و بد آنکه در آن کتب و تاریخ معتبره چنان فرموده است که ادریس در وقت
 وفات آدم دو صد و نشت سال بود و نوح بعد از دو صد و نشت و شش سال از فوت آدم و پس از سال از فوت شیش متولد شده
 و بقول بعضی نوح صد سال عمر داشته که شیش سال فوت کرد و بموجب این خطا قایل طوفان استند و اتم حروف گویند که هندوان
 منکر طوفان اند و در کتاب ایشان خبر طوفان نیست بعضی گویند که طوفان در زمین شام بود این در اوست ضمیمت است پوشیده مانده که در شام
 حروف را در هنگام تالیف این نسخه کتابی پستان است آدم چون در چهار ورق از اول آن رفته بود نام آن کتاب معلوم نشد آنها را
 روزمه شس فارسی قدیم و از شاهنامه بزرگ و سپهر مفتح محمد ابن ابراهیم برادر وی شاه و از نامه بهرام گور و از نامه ساسانیان و سوس
 و عیسی الهودی و ناسم و قاسم غممانی و بادشاهان فارس دارگرد و آورده و همان مویده موبدان و اوست بن بنیه الهمان غیره روایت
 می کنند و اکثر از محمد بن جریر طبری نقل می کنند در و اعتراض می گویند که در شام حروف عالی که از آن کتاب می نویسد به الفاظ آنکه در
 تاریخ دیده مردم می سازد و در شام را از کتاب نصاری کپتان جو نامت آن احکام ترجمه کرده و دو که در سال دو هزار و صد و چهل
 هشت پیش از پیدایش عیسی طوفان نوح مشد با بجملة در تاریخ دیده که صبیان و دیوان و پریان و زمان شین ظاهر آشکارا
 بودند و چون آدم نبی آدم ظهور کردند با ایشان ختلاط و نشت و جنگ و شستی میان خود با می کردند و نیز سوا می آن کتاب در بعضی نسخها
 دیده که نبی آدم بنیه از نوح می گرفتند و تولد و تالیف سال می شد و قوی برین دلیل بر این منتهی نیست که ما در بعضی ضمیمه بود
 با بجملة آن ختلاط با نوقت نوح پیش از طوفان بوده است و بعد از طوفان از نظر مردم قاصب و پوشیده شدند و غلبه نبی آدم بر مخالفین
 ظاهر است چنانچه در آن تاریخ و دیگر کتب مطهر است که بر آدم یا ادریس صحافت منزه که شمشیر خیرین و غیره بود چنانچه سابقه که در گذشت
 و متفق تر اند بر آنکه شیش بر مخالفین و شس سلاگشته و اینها کیومرت و نیزه او پوششک برین ساک و ظهورت و بونیز برین پوششک
 و شمشیر از سلاطین شس و او بود و از ازمند خویش تقبل نمایند و با منون و هانه بنید کردند و بکار نامی شد پیدمانند سنگ تر است
 و تعمیر قلاع و عمارت و مفر کار بر و غیره می داشتند تا آنکه ستوده آمدند و بگرختند و یا آنکه همه در طوفان فرق شدند با نفرین که
 از ایشان مانده از دست بر دواج طوفان که از نبی آدم مشا به نموده و بر می بخلیم و در راه یافته در غار دو کوه خیزه و پنهان شده

انصیب عند الله بخاطر تسبیح سیده چه کارهای جنیان کو طاعت بقوت جسم ظاهر است و افعال نبی آدم که صاحب دل اند و بقوت پرورد
طاهری و باطنی است از قوه متفعل می آید و دیگر آنکه گروه اولی کارها نسبت بخود کرده و خود مباحثات کنند و سن اخباره ایست
حق تعالی گفت با موسی برآزه کاخ از ابلیس رفتی جوی بازی دید چون ابلیس اموسی برآزه بگفت از ابلیس موسی روز خواهد
گفت از من یاد و در این یک سخن ۱۰۰ سن گوناگون نگردی همچو من و از خوبی آدم از فریادانی دهند و خود را در میان نه بیند
جنیان اگر عضو دل دارند اما صاحب دل نه اند و از احوال مطلق بیخبر اند مگر غیب چون کالبه خاکی آدم تسویه یافت روزی
شاید سلطان با گروه خویش بدینش آمد و از راه دهن بکالم آدم در آمد و تمام جسم سپید کرد و بیرون آمد و گفت ای بیخفت و از سر تا پا همه
خوف است زو و بلای حکم بتلا شود اما بطرف سینه چپ آن چیزی آویخته و آن درسی ندارد که اندران وقت هر چند سعی کردم رفتن در آن
دینت پس حقیقت آن معلوم نگشت با جمله ناگشتن درون و سپید کردن و کارهای سخت و شدید فرمودن آن از نبی آدم برگزیده جنیان
و ذیوان جاری بود در میان مردم سبزی برزند و چون دست بر دوشان که بفرزندانی از نوح علیه السلام وقوع یافته مشاهده کردید و علاوه
برین حاکم و سه حلقه خود را که ابلیس بود عاقر و متفسر که او را پناه از طوفان بجز کشتی نوح نبوده پس از سر ساعت از غایت دهن و
خون نهان شدند و نقل است که ابلیس در آسمان زمین نیای از طوفان بگریختی نوح ندید پای خربگرفت و سه در دست خویش درخت
گذاشت و کوشش می کرد که کشتی رود و در کشتی ناگاه نوح هم بنه خطاب و عتاب کرد که ای خسته در پنا کشتی یا اگر باشد همراه تو شیطان
ابلیس پای خربگذاشت تا خربگشتی در آمد و بگوشه نشست نوح با ابلیس گفت که ای عدوان از کجا آمدی ابلیس در جواب گفت که نه تو گفتی ای
بیا اگر باشد همراه تو شیطان و دیگر سوال جواب با نوح ۴ در تواریخ نهمین است و این مختصر حمل آن نباشد و آنکه گویند شیاطین از عروج
آسمان در عهد محمد صلی الله علیه و سلم منتهی شدند پس سخن در آنست که وقت طوفان شیاطین از عروج و صعود بر آسمان مگردند که از فرق یا
خون می پیستند شاید آن وقت حق تعالی قوت عروج و صعود از ایشان زایل کرده باشد چه طلب عرق آنها بود و یا آنکه میر از شیاطین
عرق گشتند و برابر و صلحا بدر انقوم عروج بر آسمان کرده از طوفان نجات یافته باشند سخن برین من آید و آن بیو افق فریاد است
با جمله وقتیکه ابلیس پناه در کشتی باشد دیگری از آن فرقه چگونه از طوفان جان بسلامت برده باقی مانده باشد مگر آنکه ابلیس را بر خیل نبی آدم
بعد طوفان اولاد و احقاد چیده شده باشند ایشان موجب وصیت و نصیحت پدر خویش از چشم نبی آدم نهان گشتند مشغول است که چون
ابلیس مرد و ملعون گشت با ما نیز و تعالی در آن است او ذکر و در راجع او فرج پدید آمده او با خود میاست می کند و از آن شیاطین
بوجود می آیند و از نه او بیدار گشتن و لبان صاحب طهارت و صلوات آمد چه آنرا که بطهارت و صلوات میل کند و بگویند و دیگر اتفان
و اد صاحب صحیح است که مردم را در حراما و بیابانها سر کرده راه برایشان غلط نماید و مره در مورد ایشان صاحب تازان مانده و نیز او
صاحب مصاب است که مردم را بگریبان در بدن لباس با تم پوشاندن دلالت کند و بعضی که پوشش اینها و او بیاست با عور که
صاحب ریاست و دوزیم که چون مرد بخانه در آمد بر نام خدا می تعالی بر او باد و باشد و او را اغوا کند و خلوشش که در روز پدید آورد
از رسول معلم و دست همین هر چند نوع از صنفی درین و لا برند قسمی بصورت مار و عقرب باشند و برخی بصورت آدمیان در ایشان برابر
و دیگر بسیار این طائفه از آن قوم نزد آنجناب آمدند و ایمان آوردند و از ایشان بود با من بن امانیس بن ابلیس نزد رسول صلعم
آمد و گفت یا رسول الله در آن ایام که قبایل و قبایل گشتن فر سال بودم و هنگام نوح بر دست او سلمان شدم و

و مدتی با او بسر بردم و بود مرا او دیدم و با او ایمان آوردم و ابراهیم ۴ را او دیدم چون برادرش انداختند با او بودم و پیش از او با شش
رسیدم و با یوسف بودم چون بچاه افتاد پیش از او بقرجه رسیدم و موسی علیه السلام را او عیسی را او ملازمت کردم مرگش محمد سلام
من بگوئی رسالت تو برسانیدم و تو ایمان آوردی رسول گفت علیه و علیک سلام چه حاجت داری گفت موسی و عیسی مرا از نبوت
و انجیل بیاموزند خواهی که مرا قرآن بیاموزی رسول صلعم در قرآن با منوحت صوفیه گویند که در زبان عنقر نارقوت شیطانست و
نفس اماره شارت بد دست او تان عقل نگرود و با حمله اگر شخصی صاحب قدرت و عمل مانند سلیمان علیه السلام پیدا نشود که گرده
چنانی و دیوان بفرمانش که بر بندند انحصار فرینش ملائکه و عینان بن ابجان و امثال آن در ابتدای ایشیم سوم مرقوم است فلینج
و کرموک میشد او و کیومرث که از دم تا طوفان نوح بر سلطنت قیام داشتند و آنکه در طوفان غرق شدند و جثمتی میشد او آنکه عدل
بود و در جهان ایشان پیدا شد در آن روز اول آن طائفه کیومرث است و نزد جمهور مورخان او پسر سام بن نوح است که بعد از
طوفان بجلوت نشست و پیش از آنکه سلطنت رسید جوهر و علم در عالمش آن بود عقلای زمان گفتند عالم صنوبر بن انسان است و صلا
و فساد آن بجهت و تقم مزاج میسرست انتقام عالم گیر اگر عمارت از دنیا است نیز باید که کسی باز کند از نجات حسن ایتام او جهان به صلاح
آید و ظلم و جور سطوش گردد پس فرع جهان بر کیومرث افتاد و عدلت کیومرث شد در جهان که خدای پند نخستین بکوه اندرون داشت
جای چو مور تاریخی گوید که در احوال او روایات بسیار است از قول مجوس گوید که کیومرث عبارت از آدم است و نیز در ان
تاریخ است که پس از آدم سیث بود خلیفه پدر پس ابوس بن شیبث پس قلسان بن ابوس کیومرث نام قلیان بود و نخستین پادشاه
اندر جهان او بود و نیز از سه منبع گوید که چون فن یعنی کیومرث بیادش آید شیبث سپاه گرد بود و بجز چینان شد و مملات بن جسان
نام سبک بود و پوشتک پسر یک بوزه و باز از تاریخ علماء اسلام می نویسند که کیومرث یکی بود از فرزندان آدم عم جام نام
او مردی نیکو روی و نیکو خوی بود کیومرث را کیومرث نیز خوانند و چون شیبث برادر او را برادر ازادگان ناسازگار می افشاد
باز فرزندان خویش بکوه و بادند رفت و آنجا اولادش بسیار شدند و دیوان در آن حدود ماد داشتند همه را از آنجا بیرون کرد و
شهر با ساخت و سلاح او چون فی و فلانفی بوده و نام خدا ابران نوشته باز از قول دانایان مجسم گوید که کیومرث از فرزندان املاکیل
فلسان بود و او شهاب خوانند مردی خوشست او اندر کوه بود و بعضی می گویند که در عهد قلیان که خلیفه ابوس بن شیبث بنیاد کیومرث او را
گفت که تو خلیفه پدر هستی برین کرده خلیفه باش و ما را با پادشاهی شناس حاصل کلام آنکه از روی آن تاریخ معلوم می شود که کیومرث
پسر سام بن نوح است و پیش طوفان نوح ۱۲ اول پادشاه بر روی زمین او بود و هفت صد سال تربیت و طی سال سلطنت کرد
و موسی پیش از او پدید آمدن او پدید آورد و از ادیس جامه و وقت آن سوخته و شهرت از بنیاد او است پوشیده نماند که طائفه از
مجوس که ایشان را کیومرث خوانند گویند آدم عبارت از کیومرث است و ایشان دو اصل ثابت می کنند و نور عظمت و از ان یزدان و آسمان
تعبیر نمایند و یزدان را اقدیم اهرمن و مخلوق شناسند و گویند که یزدان با خود گفت که اگر مرا ستارعت بودی چگونه بودی
ازین فکر نادکی حاست آناه اهرمن خوانند آن بر نور یعنی بر دوان خسرین کرد و عاصی گشت و شتگان در میان مصاحبه قرار دادند که بخت
نیز در حال عالم سفل اهرمن راه شد اهرمن حاله سا که در عالم سفل بود بلاک کرد پس از ان کیومرث پدید آمد و شکرهای اهرمن بلاک
ند عالم سفل نیز نور نشود قیامت عبارت از انست و منی کیومرث بسریانی زنده گویا باشد و بعد از کیومرث هر شتاب

ج

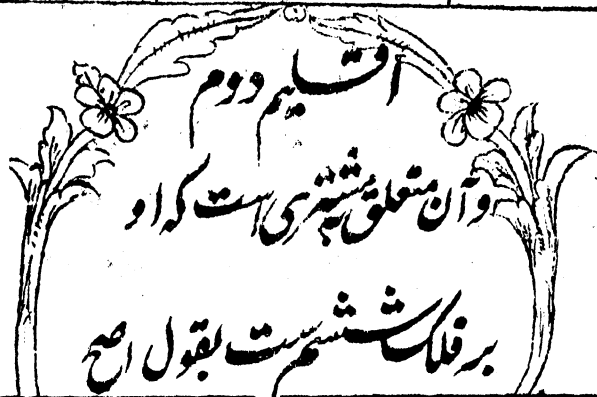
بن ساسک بن کیومرث پادشاه شد جو شنگ در اصل پش پش تنگ است یعنی صاحب پشش و انانی اورا
پشش داد گویند او برین ادیس بود و بسیار جز با او بدید آرد و چون تخته از چوب بریدن و خانه را در وازه کردن و زر و سیم از
کان برآوردن و ششگسترودن در بستن پششیدن در سبب شستن و زین برینا و در پشسب انگندن تا بسته آید و خطو ششگستر
و بوزر و غیره جانوران خشکاری بر گزیدن و تعلیم شکار آونار اگر درن و سگان را به محاسن ربه بازو شستن و برخت شستن و خدمت
بیقام امر فرمودن او بدید آورد و کاریز او را ند و حفر و حله کرد و در آبادی جهان کوشید و شمس و دوران بنامند و دیوان شمس
را فرما بنزد از خوشی گردانید و ایشان را از آبادانی دور نمود و در بیابانها و کوهها و خستاد و شش از سنگ او بدید آورد و آن را
از صفایت این دوی دانست و قبیل خوشی ساخت و پانصد سال نبیست و بقولی چهل سال پادشاهی کرد و در بدو از سخنان او
که من هست خدایم برینکان و قد بکننده ام برینندان و گفت سستی بر پادشاه برام است چه او نگاهبان ملکست و زینت
باشد نگاهبان را نگاهبانی باید و گفت تو نگری در قناعت است و از ادوی در ترک شهرت و دوستی در قطع طبع و گفت و شو اگر
چنین با چهار چیز است بینوای در بری و بیماری در غربت و در غرض و در غفلت و در غمائی در حلت و گفت پادشاه را باید که بسبب
عادت کند و رنگی در عقوبات و شتاب در خراست و صبر در عاقبات و بعد از او طلسمور شش بن پشش پادشاه شد
عقب او در پشش است او اول کسیست که سلاح ساخت و بقولی سخت نیز و ساخته و کرباس یافتن او بدید آورد و در کار دین مفر
کسی شدی در عهد او بر کسی بر روی که خواستی زینتی فرود بر دین ادیس بوده و بسیار زنی از دیوان گرفت و کشتن لاجرم بدید
استناریافت و اصل در و در این سوره و دیگر شهر را آباد کرد و دوی سال پادشاهی کرد و نقل است که در عهد او قحط سالی افتاد و یکی از
مسلمی زینش تا بحال خود را اهل کرد که توبت شام قناعت کند و غذای چاشت به محاسبان دهنده نام او در توبت مسطور است
چون طلسمور شش از ان آگاهی نیت جهانیان را به آن اشاره فرمود و سخت صوم بدید آورد و اسباب است مسلم کسی را او در و در و شتاب
که در مانگان با دهنان چاشت است و در گنه چه حاجت که زینت بری به ز خود آستنی و هم خود خوری به از سخنان او است قناعت
بانند که چیز که نفع از ان یانی بر نیست و آن چیز تنگتر که فرود بر ترا و گفت پادشاه را باید که هنگام غضب آن کند که وقت رضایت را
آن قیام تواند نمود بعد از و پشش شش بدیوبی بر او را با او بوده پادشاه شد او هم نام او است و ششید عقب او شسته
ششید آفتاب بود و ز قناعت حسن بان استناریافت و بقولی اول کسی است که نایچ بر سر نهاد و در اول حال بر دین ادیس بود
و سلاح از آهن مثل شمشیر و کار و او ساخت و کرباس ساخت و سپهر نمایی دیوانی خوش چون خود و غیره و قالی و شش او بدید
آورد و در گرم و سرد این شمس و علم طب و بقولی اصح شراب از انگور بزوزگار او را پشش او جهانیان را چهار که در اول بدید
و انایان دوم شکر یان سوم شاد و از چهارم اهل حریفه و پیش در جهان آباد کرد و شهر را چون همان و شمس بقولی او شست
در و ز نور روز که جبارت افشین است او بدید آورد و از سخنان او است که نزول حواش را حسب شمس مانع سلا حیک چینی از
طوفان آید و حال آنکه محتاج المادای و الماد است ادراک الالهات پوشیده نماید که بر دوت آن تا بی سلا حیک پیش از
طوفان نوح بوده و آنچه که بدید آورده بودند آینه در طوفان غرق گشت و بعد از طوفان هر سیکان چتر را در سمای نشانی بود
آن که در جهان بدید آورده از تعلیم نوح و پشش علیم سلام که قبل از طوفان دیده و شنیده بود و در بدید آورده و نند و یا بعد از

طبع والمام غیب و متانت عقل تیغ پیشینان کرده باشند با کجای چون خشید هفت صد سال باو شاه ای کرد باغوی ای پس در حوسه
 خدائی نمود و ماضی گشت ناگهان از کنگاره باو شاه ای اورا خدای شد قیامی در وی بغاست نام او یسور اسپ بود و چون زبان بیلوس
 ده هزار بود در طویل او ده هزار اسپ جو خور و ندی با کجای یسور اسپ سپاه کرد و در جوشید از مملکت برانند و سلطنت گشت و بعد
 از چند سال جوشید از رابستان و پازرجان برست آورده پاره و ویم کو یسور اسپ از قوم لوح ۴ بوده که با ونگر دیده در طوفان
 فرق گشت و بر بیت سرفه روضه اصفا باو شاه که در عهد لوح ۴ بود سفر دوس نام داشته که در طوفان فرق شد با کجای بعد از
 طوفانی پس از هزار سال از نسل جام بن نوح بنحاک با نژاد باو شاه ای نیمه جهان گرفت و او بر دست فریه دن از اجداد سام بن
 نوح ۴ لقبی رسید چنانچه در عراق خوب و گران باید اما هم یسور سوزغان کیم مرث را سپیرام بن لوح ۴ می نویسد و دیگر سخاک را یسور اسپ
 می گویند و در همان تاریخ باین عبارت می نویسد که سخاک گویند که سخاک یسور اسپ بود و این سخن خلاف است چه یسور اسپ در عهد لوح ۴
 قبل از طوفان بوده سخاک باسان مید از طوفان پس از هزار سال پدید آمده **خام** شهر است در نهایت مشرق ابن عباس گویند
 که این جا بیل از اولاد خود و اندک کنان جا بیل از اولاد اجداد اما یهودان بر آنند که چون نبی اسپ اهل ارضت نفر گزینند حق سبحانه تعالی
 ایشان ابراهیم شهر اندخت و با جماعت آنها اقامت کردند پس سید ه نمانند چون بنده از احوال اعمار و حبه انرا قلم اول سوزغان
 و فراب آن و برخی از اخبار انبیا و سلاطین بر دیالوگ آورده اکنون بزرگ شریف از مردم و شاه پیر این قلم سب پر داز و سوزغان
 خواج او پس ترقی آفتاب پنهان و نفس رحمان بوده و قرن فرجه سیف از توابع بن که وطن او پس بوده و پنهان از خلق خدایها
 عبادت می نمود بقره فاروق حید رسول صلی الله علیه و سلم را بعد از طلت بوجب وصیت آنجناب - او پس سانی پس از آن
 او پس در میان اهل قرن جرمی عظیم پدید آمد لاجرم از ایشان بگریخت و بگوشد و بیاحت می گذر نماید تا آنکه سجدت سطل
 علیه اسلام شتافت و بر فاش و جنگ صفین پیشگرمنا وید زرم کرد و شهادت یافت و از سخنان اوست در خوروی گناه
 نگردد و بگرد بزرگی خداوند کرد که روی عاصمی نشوی و گفت بر که خدای را شناختی و بپوشیده نامه **شیخ شادلی** بزرگی بر
 چشمه بود و قوم خودون از افتراعات است برش در حد کجا و آن است اشغف بن تیس کند می در جا بلیت از روسا قوم
 خود بود تا نزد رسول صلی الله علیه و سلم آمد و مسلمان شد و بعد از طلت آنجناب بدین بازگشت و می پشد و باز امان آورد و پدید آورد و بگوید
 آمد خود را و او سب و در آن عروسی غلامان خود را بفرد و با شتران مردم را دشوار گردید بافتند زج که در آن طعام پختند مردم که آن
 بدیدند و گفتند چنانکه شمشیر بازم پشده است گفت در پادشاه که خدای شوم و گلگه ورده من آنجا نیست تا درین عوی حرف کشیم شتران
 شمار را بگرفتم تا مردم کفایت کنند پس ضاعت این از ایشان گرفته بود از زمین طلب و نیت و بصاحباش سانیه ابو الحسن **سطل**
 از امانی من و دیگرگان **ببین** است از سخنان اوست که چون در کوک دو وصف پشد که آن جای و خوف است اسید برشته آن توانم
 و نیت و گفت آن کس که در آن تو کنیز بیک در رو نیست از او این بهش کفرم تو کنیز بگیری که آن از تو نباشد یعنی با شکر
 صحبت شدم و از چند سوال کردم و بوی گفت گفتم از من فراخ تربیت گفت حق گفتم از آسمان گفتم تربیت گفت تو میدسه
 بن عباس سروت به این روی از خردی عرب است شیخ ابو علی بنیار شمار او سخن نوشته همه ما حال ارب البرگ گفته بود او را
 ارب البرگ گفتندی تا کسم بن عبد الله وزیر مقصد عباسی از وی توهم نمود که سباد او را جو کو پدیس روز سه در مجلس

ببین
 در این کتاب
 از سخنان
 اوست که
 چون در کوک
 دو وصف پشد
 که آن جای
 و خوف است
 اسید برشته
 آن توانم
 و نیت و
 گفت آن کس
 که در آن تو
 کنیز بیک در
 رو نیست از
 او این بهش
 کفرم تو کنیز
 بگیری که آن
 از تو نباشد
 یعنی با شکر
 صحبت شدم
 و از چند سوال
 کردم و بوی
 گفت گفتم از
 من فراخ تربیت
 گفت حق گفتم
 از آسمان گفتم
 تربیت گفت تو
 میدسه
 بن عباس سروت
 به این روی از
 خردی عرب است
 شیخ ابو علی
 بنیار شمار او
 سخن نوشته همه
 ما حال ارب البرگ
 گفته بود او را
 ارب البرگ گفتندی
 تا کسم بن عبد
 الله وزیر مقصد
 عباسی از وی توهم
 نمود که سباد او
 را جو کو پدیس
 روز سه در مجلس

طوبی

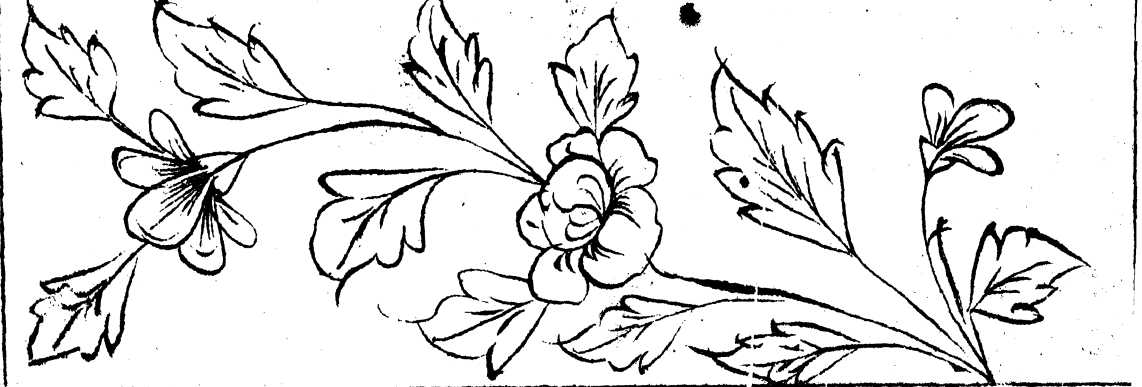
آیه شریفه درخش و او و این نزد بخورد و در یافت برخواست که بجا نبرد و وزیر گفت کجای روی گفت آنجا که فرستاده گفت
سلام فن بر بدین برسان گفت مرا هم بدوزخ نخواهد افتاد



فصل اول ذکر قصه نمود و صلح پیغامبر علیها سلام شود هم از فرزندان سام بن نوح سوم است و نسب او چنان بود که نزد خاترن اوم
بن سام بن نوح و آن گروه از فرزندان او بودند و ایشان بزین تعبیر بودند و زین حجر سیان حجاز است و میان جد اول شام و شبها
فرموده و لغت کذب اصحاب الجرم اکر سلین و زین تعبیر امر و زین تعبیر است و پیغامبر با صلح چون لفظه بود که می شد از آنجا برگشت و
یاران را گفت که این جایی نمود است و ایشان با دیده بودند نزدیک که همای شام و آن که پیشتر شنگ بود و قوم ایشان
مردمانی بودند زبرد و نفوذ همچون قوم ماد و در آن کوه اسنگ خاره خانه که در دنیا که خدای تعالی فرمود و سخن من کجبال بیوتا
خارین و ایشان را چشمه آبی بزرگ این همه گروه از آن چشمه آب خوردند و همه را پس بودی و همه بت پرست بودند پس خدای عزوجل
صلح را سوختی ایشان فرستاد چنانکه فرموده الی شود ا صاحب صاها و صلح برین عبید بن تعفت بن نوح بود پس ایشان را گفتند یا قوم این
مالکم من ا که غیره هو التناکم من الاض و استمر که فیما و استخفوه تم نوبوا الیه ان ربی قریب مجیب ایشان گفتند یا صلح قد کنت فیما رو قبل ذلک
ان فیصد با عبید ابان و اتانفی شک عاتو تا الیه مریب فصل دوم در بیان بت پرستند بزبون صلح علیه السلام و نقل میکنند که صلح در میان ایشان
بت پرستید می ایشان گفتند می که چون بزرگ خود پرستد چون بزرگ شد ایشان را سخدهای خواند ایشان گفتند که با گفتیم که تو بزرگ شوی
این بتان را پرستی اکنون باران نیز از پرستش آنچه در آن آنرا پرستیده اند باز دارد و با ازین بیرون می کنی و میگوئی بر شیکم و صلح پیغامبر بسیار
رو زگار از میان ایشان بماند و کس برود و گوید گفتند صلح ما را بر نالی بماند تا بدانیم که تو پیغمبری صلح گفت چه خواهید گفتند و هم ازین شنگ
شتر سے بیرون آری یا بچه سرخ موسی که مارا شتر دهد تا بخورد صلح گفت این بر خدای آسانست پس جریئل بسوی صلح آمد و گفت یا صلح
خدایتالی پریش از آنکه ترا بیاید و هزار سال تقدیر کرده است دعا کن که وقت اطهار قدرت چنانچه او دعا کرد و از دعای او کوکب آمدن
گرفت و شکاف و از میان سنگ شتر سے بدان گونه که ایشان خواستند یا بچه قدرت حق تعالی بر دین آمد ایشان چون آن را بدیدند
که چاره و سه کرد و گروهی طردان گویند نشانید بودن شتر از سنگ چگونگی بیرون آید و ایشان این عاوت شناسند و خلای عاوت بیتنقدند
که پیغمبری پیغامبر ان خلای عاوت باید تا مبعزه بود و کوبچ قایده نمود و نصیحت را بسیار است اگر شرح آن گویم آنقدر شنیده ایم کتاب از
خانن بیرون شود و خدا تعالی جمع مسلمانان را بنا کند و عدو سے ایشان را بر باد و مملکتس و اراد پس چون آن شتر از میان سنگ

بقدرت خدا تعالی بیرون آمد و در زمان باغی بگریه و بگرفتگی خوردن با سیاه و ایشان گفتند این چادو نیست پس شتر کوچی بچشم آب در آن
 آب ایشان هم بخورد ایشان روزی آب یافتند بیسے صالح آمدند و گفتند که اگر آب می باید صالح گفت یک روز شمارا دیگر از شتران را و آن همه
 سبانه عذاب و بلاک ایشان بود پس برین باستاند و در چنانکه خدایتعالی فرماید قال بئذ ناطة لهما شرب و لکن شرب یوم معلوم صالح گفت ایشان را
 که زینهار این شتر را بسیار بد و کشید چون چیزی بود نیست بخوابد و اولی در پیش آمد و مردم را حوص بر خلاف کنی بسیار شود چنانکه اول بپوش
 گفت آدم را سچو کن مخالفت کرد و آدم را شتر مخالفت کرد که ازین کندم خمر مخالفت پیش آورد و قابل را گفت که بایست را بسیار از مخالفت
 پیش آورد و ما روت و ماوت را گفت راستی کنید و معصیت نکنید مخالفت پیش گرفتند و سب را گفت که از اگر گشنگان را بدید خلاف
 کردند گفتند که اگر گشنگان را بدید علیه الصلوة والسلام گفت این آدم هر کس علی ماضی پس چون ایشان را گفت که بکشید این شتر را ایشان
 منع گشتن کردند آن شتر سی سال در میان ایشان ماند پس صالح ایشان را گفت شما این شتر را نخواهید گشتن و هنوز از ما در نزاده است
 ایشان و در زباز بر زبانی که باز داشتند بگماشتند که هر که بدین نشانند پس زاید را آنگاه که گنید تا گشتم آن زمان نگاه میداد شتر چون بر آن
 نشان پس دیدند که قوم را آگاه کردند که آن سپهر را بگشتند و بگشتم سخن بسیار استند که گفتن و لیکن بر صالح و دشمن شدند و نیت
 کردند که صالح را بکشند پس برین که برین ایشان را گشته بود و در و پدر ایشان با صالح در زمان دشمنی میکردند و میگفتند که ما اورا بکشیم
 اما برین قوم هیچ گفتند خدای عزوجل فرمود و کان فی الذبیرة تسعة مائة الفیصدن فی الارض و لا تصلون و فساد ایشان بر زمین آن نیت بد بود
 پس مردی از شتران ایشان بدین صفت فرزندی خواستند که اورا بکشند بعضی گفتند که سخن صالح را اصلی نیست او نخواهد که باین سبانه همه
 فرزندان ما گشته شوند و از در بر ما سوس میکند و کس آن شتر را نخواهد گشت پس دست از آن فرزند باز داشتند و او آن بود که صالح
 گفته بود پس آن سپهر بزرگ شد و آن شتر برداشت و قوم شود از آن جهت پاک شدند و بر زمین شوم تر از فی فرزندی مادر نزاد قوم خویش
 توانا هر روز در عرب و تخم شل زبند و گویند و اقر المقاتلة و آن سپهر را نام قبلا بود و عرب بهش گویند اشام من القبه او آن سپهر سیست سال شد
 و بجای مردی رسید و آن نکس که سپهران ایشان گشته بودند هر گاه که در آن سپهر گریسند یا یکدیگر گفتندی که اگر صالح سپهران را بگشتن بجز خود
 او هر روز بچین بود و پس آن نکس هیچ شتر و عد بستند و سگند خوردند ازینان که صالح را بکشیم عرض فرزندان خود پس تدبیر کردند و فکر کردند
 بهمان سفر بیرون می شوم و در پس کوی بشیم چون شب در آید باز بشهر در آیم و روز استوار باشیم تا مردم بتدارند که ما بسفریم پس
 بیرون آیم و صالح را بکشیم بعد از روزی چند تا بر شویم و گوئیم که اکنون آمدیم تا کس را از سمت کنند چنانکه خدایتعالی و تبارک فرمود
 قال لو اتقا سموا باسد یقتلوا و اهلکم انتم لونی ما شتمد نامسک ابله و انما لصادقون پس خدای عزوجل فرمود و ذکر او کرد و ذکر او کرد و هم از شتران
 گفت ایشان هر صالح را اگر کرد و من پاداشش که ایشان بدادیم پس آن تدبیر کردند و از شهر بیرون شدند و در زیر سنگی بزرگ بنشان
 بران اتفاق خدایتعالی آن سنگ را بر ایشان بگردانید و همه در زیر سنگ بر دند چنانکه خدایتعالی فرمود و فانظر کیف کان عاقبة مکرهم انما
 هم لکرم و توهم جبین پس هر چند بر آمد مردی از آن قوم بر آن راه بگشت ایشان را همه در زیر آن سنگ انده و مرده و در میان
 و قوم را آگاه کرد و بیرون آوردند و ایشان را بدیدند و بیرون آوردند و بشهر آمدند و صالح را گفتند پس نبود که با را بنسوس فرود کرد
 تا فرزندان این مردم را بکشیم اکنون پدر کن ایشان را بکشیم ما را این شتر بگشت تا اورا بکشیم جمع آمدند و کسی را می گشتند که آن
 را بکشید پس هر که گفتند که کس اجابت نکرد آن غلام حتر زاده اجابت کرد و بر خاست آن را که که بقرب آب شتر بر آمد و بر شتر

باستاند بباران خود شمشیر کشید و بر پای شتر زد و میگذشت و آهنگ بجه او کرد و نزدیک شتر بگریخت و بران کوه شهر که بانورش از اجا
 بیرون آمد پس صالح را خبر کردند که شتر را کشتند صالح بیرون آمد و گفت ای قوم عذاب را ببارانید که عذاب آمد ایشان پشیمان شدند
 و از عذاب ترسیدند صالح را گفتند که ما فرمودیم و نه پسندیدیم این غلام کشت اکنون چاره چیست گفت بگریه بگریه او را در پاید که او
 در میان شما باشد عذاب نیاید پس بران کوه شدند که بچه را در پاید بچه چون صالح را بدید با آن قوم باستاند و روی سوی آسمان کرد و بچه
 باگ کرد و در ان کوه که بیرون آمد و برفت صالح گفت بدانید که این شتر بچه سه باگ کرد و شمار سه روز زیان است اول روز در و با
 شمار زد و شود دوم روز سرخ سوم روز سیاه کرد و چهارم روز عذاب آید چنانکه خدا تعالی فرمود و متواترانی دارم تکه ایام پس بر سه روز
 بهمان شد که گفته دانستند که عذاب آید و دانستند که از کدام سو آید پس باگی از آسمان بیاید که از سهم آن همه را جان از تن جدا شد
 و اشد الذین ظلموا الصیحه فاصحوا فی دایم جاتمین و کس از ایشان زنده نماند مگر صالح و آنکس که با صالح ایمان آورده بود و نزدیک فرمود الاجا
 امرنا نجینا صالحا و الذین امنوا هم بر حبه سنا و از ایشان یک کس بک بود و کفایت البور حال چون آن خبر شنید با جانها بر دل پس خدا تعالی
 فرمود و کان لم یغیوا انما چنان شدند گویا که برگردین جهان نبودند الا ان شود کفر و از بهم الام بعد الشو و صالح با آن مومنان هم بود و
 تا بگردند و بعد از صالح تا وقت ابراهیم حج میبری نبود و بد آنکه - اقلیم دوم مبداء آن موضع است که عرض آن سبت و نیم درجه باشد
 و غایت درازی سیزده ساعت و ربع و طرف جنوبی او سه هزار و بیستصد و چهل و سبت فرسخ و سبب سمت و طرف شمال شمالی
 آن سه هزار و بیستصد و چهل و سبت فرسخ و سبب شمالی آن سه هزار و پانصد و پانصد و چهل و بیست فرسخ
 و نصف عشر فرسخ است و از طرف شرقی و غربی او یکصد و پنجاه فرسخ است و مساحت سطح این اقلیم پانصد و بیستاد و دو هزار و
 شش فرسخ و سبب فرخست راه از بلاد افریقیه است و افریقیه دراز و هم شهر عظیم دارد و اهل روه که در ان قابض اند و اهل
 روه که در معرفت بقدم مهارت تمام دارد و بمرتب که میان انتر قدم غریب توطن و مزدوران و دوز و بنده که نسبت فرسخ کنند
 و درین اقلیم شهر سبب و سبب کما س و کما س شهر بزرگ است در بلاد و در هر سبب شهر سبب است باین سواد و سبب شهر سبب در وانه دارد و در
 غربی آن شهر سبب است که بران سه هزار طالع است و در داخل شهر شش صد و شصت چشتمه است و در هر شهره جوی آب ایشان
 در شرق و غرب مثل آن شهر است جزیره معانه آن جزیره در بحر سبب است مردم آنجا موی در سینه دارند نزدیک آن جزیره کوه
 که شب آتش عظیم ماند در روز بروز و بسیار خیزی بنظر نیاید و هم کس نزدیک تواند شد جزیره سقوط آن جزیره در بحر مغرب است
 صبر مردم الاغوب از آنجا آورند و جمعی از کما بونان در ان جزیره ساکن اند و نسل ایشان مردم آنند که باغی خود مواصلت نکنند





بعد این قلم از جایی است که روز در آنش سیزده ساعت و برمی بود و وسط آنجا که روز در آنش چهارده ساعت و انتهای این قلم
 آنجا است که ارتفاع قطب سی درجه و نولشان درجه باشد و این قلم بر سر تعلق می دارد و ابتدای این قلم از مشرق عن بلاد مدین بود
 و بر جنوبی بلاد یاجوج و ماجوج و شمالی بلاد ترکستان و وسط بلاد هندو کابل گذر و پس با مصهار قندهار و وسط بلاد کرمان است و میان
 و بلاد فارس و عراق و جنوب و یاربک و شمال بلاد مغرب و وسط ولایت شام گذر و پس بر بلاد مصر و اسکندریه و وسط فارس و وسط
 بلاد فردان و بلاد قلیب گذر و بحر اعظم منتهی شود و مخفی نماید که چون خانم قلم دوم بر شهر ماه هند واقع شده اند و در قلم سوم ابتدا از
 احوال مصهار هند و برخی از حکایات عجیب آن دیار و جنایات غیر آن که پس از طوفان نوح بوده اند و در موقعه های غریبه سلاطین نامداران
 سلسله مصهار هند که در قلم دوم گذشته است و در بعد از آن احوال دیگر بلاد مخصوصه این قلم را توأم خواهد آورد و بد آنکه هند و سهند
 ولایت وسیع ملک از حدینات مشرق و جنوب تا سهند و حیوانات عجیب آن شکل و همه جا آباد از عمارت و کشت و باغات فزح افزاد
 فزاعات سرسبز و نماز خوشگوار و جو بار روان و گل و میوه فردان و صد و شش برین گونه که جانب مشرق و شمال و سمت جنوب و کن
 و طرف مغرب مشهور و یاد برای شوهرجوی شمال که نیست کلان که انتهایش نهند و زبان هند او را و هو لا که راسته است استگ آن کو
 به سهند است از طرف و وقتی این بنا که متصل در آن کوه مداری است شش فرقه بود از آنجا کوه و هو لا که ششاده کرده بود بان عظمت
 کلانی که است ندیده و از آنجا چنان صاف بنظر می آید که کوهی سابق بی ششش کرده و دشته باشد اما مردم آن نواح روایات مختلفه
 می گفتند که چهل کوه از آنجا است می دارد و دیگری می گفت که چهل روزه راه است و زیاده تر اینکه بسیار دور است و کسی است
 از فرقه و کوه قاف عبارت ازین باشد با بکل در هند موسم بزنگال که آغازش از تخوم آفتاب برین جز او آفتابش تا آخر تخوم آفتاب
 برین سنبله باشد و این چهار ما را می شود که بندی ساره سادون بهادون کنوار نا همد و در هند و ترکستان اکثره در زرت بر باران است
 و از شهرهای هند در قلم اول جریر و سمرقند است و در قلم دوم و سوم بیشتر از مصهار هند و ترکستان است چنانچه در قلم دوم
 از شهرهای هند رفته رفته کلک بیان گشته و در قلم چهارم کابل گویش از شهرهای هند و ترکستان است و این برای آن است که از چند نگاه
 مخصوص از محمد بابا شاه و پیشش همایون بادشاه و محمد اکبر بن همایون بادشاه و شیر نهر بن نیکو بن و در ضبط تخریب سلاطین
 هند مانند نباران در هند و سندان می نویسد اما در حقیقت از شهرهای ترکستان است از شهر حروف بعد که از شهرهای از عقائد احوال
 مصهار هند و ان مصهار هند و ترکستان را آنچه در قلم سوم می شمارند بیان خواهد کرد و یاد بر داشت که هند و ان بر قدیم عالم قابل اند

و اعتقاد دارند که عالم قدیم است و همچنین بر تاسع متفق اند صاحب مرات الامصار در طبقه پنجم در احوال شیخ سعد الدین محمود از
 کتاب هندوی نویسد که به اعتقاد حکمای سیزده شش از خلقت افلاک و عناصر اول مخلوقی که بوجود آید بر چهار است و نظیر اتم حروف
 رسیده که محمد در اشکوه بر چهار اورس المصحح لبحرین تبیین می کند کرده با جمله چون حق تعالی کرده زمین را بر کرده آب آشکارا در زمین زمین
 سیان آب شل گل نیلوفر پیدا آمد پس بغیض افلاک و عناصر وجود بر چهار از گل مذکور که زمین باشد پدید آمد و بعد و تنای قادر مطلق مشغول
 شده و عظیم بر چهار سال آنجا است و سبب ایجاد جمیع مخلوقات است و درنگ او چندین هزار هزار بار زمین در آب فرو می شود
 و عالم معدوم می گردد و بعد فرمان الهی باز از سر نو پدید می شود و جمیع حکما بهند متفق اند چنانچه که روز و هفته و ماه و سال دایر اند
 بی یک دیگری آیند و میر و تدبیر چنان هر چهار زمانه که عبارت از هر چهار جاگ مانند پند و برانند و متصل هرگز نمی باشند و مدت هر چهار
 جاگ موافق سالهای آنچنان دو از ده هزار سال است و موافق سالهای دنیا چهل و سه لک و شصت و هشت هزار سال بیشتر و بحساب راست
 حروف یک روز و نیم گهری یا دگر گهری و باز ده بل آنچنان یک سال و ده روز و سه یا سه و دگر گهری یا دگر گهری و نیم یا دگر گهری و دو بل
 این جهان می شود و شصت بل و بقول ضمیمه شصت و چهار بل را یک گهری نامند آنصورت چهل و سه لک و شصت و هشت هزار سال آنچنان
 که عبارت از دنیا است از آن جمله زمانه اول که شب جاگ است افتد آن هفتده لک و شصت و هشت هزار سال دنیا است و
 درین دور جهانیان جمله پرست گوی و پر سنیر گار و دور از فسق و فجور باشند و آنانکه درین دور باشند عظیم آنجا یک لک سال باشد
 و زمانه دو دور دوم که تریا جاگ نامند مدت آن دو از ده لک و نود و شش هزار سال دنیا است و درین زمانه خبر بر سه زیاد باشد
 و آنانکه درین دور باشند عظیم آنجا ده هزار سال باشد و آنانکه سوم که دو ایر جاگ گویند است و آن شصت لک و شصت و چهار هزار
 سال دنیا است و درین دور خبر و شر برابر بود یعنی یکصد غیر و یکصد شصت و عظیم مردم این جاگ هزار سال باشد و دور چهارم
 که از اول جاگ گویند مدت آن چهار لک و سی و دو هزار سال دنیا است و درین زمانه کار جهانیان اکثر دروغ و با راستی باشد
 و عظیم مردم این دور صد سال است و این هر چهار جاگ را یک جوگری نامند و چهار زمانه و چهار دوره نیز گویند مدت یک روز
 بر چهار هزار جوگری جاگ مذکور است و همان قدر شب بر چهارست چون یک روز بر چهار که هزار جوگری جاگ است با خرمی شد شام
 پیش و تمام زمین در آب غرق بود و آنرا پر لومی گویند بر چهار در عالم شمال از فتنه در خواب می رود پس آن قدرت در روز بر چهار بود همان
 مدت و شب خوب می کشد و باز صباح می شود و آب خشک می گردد و بر چهار از خواب بیدار شده شروع در آفرینش مخلوقات
 می کند چنانچه صد و شصت شبانه روز که می گذزند یک سال از عمر بر چهار تمام می شود و این چنان صد سال عمر بر چهارست و چون
 بر چهار صد سال بشود می رود آن زمان اثر از عالم و عالمیان نماند آنرا همه یار گویند و باز حق تعالی از کمال و قدرت و حکمت خویش
 بر چهار و دیگر پدید می کند جمیع مخلوقات بدست و سابق موجود می گردد و تا حال هزار بر چهار بیشتر گذشته اند و این بر چهار و یکم است
 که پنجاه سال و نیم روز از عمر او گذشته است درین مقدمه حکمای هند و غنما می بسیار گفته اند و کتبها نوشته اند لیکن آنچه مستند ایشان بود
 تحریر یافت و بعضی حکمای بے تعصب آنقوم از بیدار یعنی کتاب آسمانی خود چنین روایت کرده اند که چون هر سال از زمانه
 دو ایر باقی نماند قادر مطلق از که خاک به ترکیب عنصر بغیض نور ماهتاب و سما نام یعنی آدم صفتی اهد را پدید آورد اند و می بدستش
 و جمیع علوم و صاحب جمال و خوش قاست و عاقل و عبور باشد و زنتش از آن چپ او برآید و از وی اولاد خوب و بی شمار پدید آید

ورفته رفته در زمانه کجای خلقت قدیم هر روز بقدر و کم گردد و تمام بر یک مسکون از آنها پیشود و در وقت از اولاد آدم متبقر
 آلمی ممتاز باشند و دیگران را هدایت نمایند و قوم بنیات را از قوت اسمای آلمی مطلع خود گردانند و بعضی بر تیر بسطت در سبت
 رسند تا بهترین اولاد و هاست باشد یعنی محمد که در زمانه کجای پدید شود و مقرب و محبوب خدا گردد و در تیر کمال بسد و تیر بر تمام
 خلافت متابعت او نمایند یکی بعضی ملایک و اکثر قوم بن فرما نبرداری او کنند و در زمانه کجای متابعتان او چنان غالب شوند که
 مسجد باو تیرهای اهل هند را ستمند و محرم گردانند و آب در بای گنگ هم غائب شود بعد از آن از مشرق تا مغرب یک سبت و
 نبضه تا آید پس این دین کمال بسد و بعد از آن تیر بر و در وقت زمانه کجای امان میطلق نمایند و مردم بزرگ حیوانات زندگانی
 نمایند از زمان باران از آسمان بار و نباتات تمام خشک گردد و در زمین سیاه مثل گشت گردد و در تیرهای آب نمایند ناچار
 جمیع جانداران هلاک شوند چند مدت عالم تاریک و بی رونق بماند تا آنکه دور کجای تمام شود آن زمان ابری سیاه با هاست و در وقت
 غا هر خود و بر تمام بر یک مسکون باران بصورت آب نسی بار دیک بار تمام عالم سرسبز و خرم گردد و جمیع جاندار گشته با حسا و شش
 آشکار شوند و قادی مطلق هر که ام موافق کرد در آنها بعد از عتاب و خطاب بعضی را در بنیست و بعضی را در اعراف و بعضی را در دوزخ
 جای در عالم مثال تعیین گردانند بعد از آن دوزخمانه است جگ در آمد و بر همه است و سابق مانده حق تعالی باز بدست و شریع در پیرایش مخلوق
 بماند پس درین صورت پر لود که عبات از قیامت است طریق بشد یکی بر نو کبیر است که بر همه امیر و در دوم منبر است که یک روز بر همه تمام
 شود و سوم بر پوم فرست که بعد از تمامی هر چهار بگ مذکور روی بماند چنانچه گشت حکمای هند در آن مقدمه سخن بسیار گفته اند و نوشته
 اند که عقل از دراک آن حیران است با آنکه از صفای ریاضت بقبض مو است آلمی از نور مقدس که گشته دیده بصیرت عارف از نور
 مقدس منور گردد این آب را موافق و مطابق واقع گشت نگرند و ششینه کی بود مانند دیده به بنفسم در هم از کتاب انبیا است
 که در غایت تیر شد و محمد در اشکوه آرا از زبان هندی بفارسی ترجمه نمود هر طریق آفرینش مخلوقات می نویسد برهما که پدید آوردن مخلوق است
 از او متعلق است وزن او شستی تمام دارد چون زن مذکور از تنه خویش که بر هاست حاله شده اول بود و در پیشان برده آن زمان
 از او صورت زبانه شرت نخل و از درشتین شامل شده از شوهر نگر گشت و از او بگرخت و در لباس صورت آب نورد جهان
 یعنی صورت آب گرفت شوهرش هنگام غلبه شهوت او را نکاش کرد و آخر بر آن آب او یافت بر هاین بصورت آب شده با او بانتر
 نموده و از آن آب متولد شد و در شش نیز با بصورت خرفت شوهرش باز بدست و بر همان بدن طبعش شد و با او جهان کرد و خرید اشده
 همچنین هر بار زرش از خجالت و ترس در مدتی از آمدن جوانی چه برمی و چه بگری و چون بداند از او بزرگ آنچه در عالم مثال
 بود و با ایشان شوهرش همان بدن طبعش شده با او بانتر است که دو یک متولد می پدید می شد و عفت عفت با دنیا محروم و عمو گشت و او بگرد
 کتاب مرآت الکسار در احوال شیخ سعیدی الدین جموی مذکور می نویسد که در شرح دیوان امیر المومنین علی مرتضی است چون منطقه ابرو
 بر سعدن انهاره بطریق شود که آب از اعطه کوه زمین طوبانی کند یعنی زمین در آب فرود و در آن زمان شش بر روی زمین مانند بعد از آن
 خطاب حق تعالی یا ارض الطبی ما برک و یا سماء اعلی بسد یعنی زمین فرود آب را و ای آسمان باز گردان که فرود گشته و منطقه ابرو از
 سعدن انهاره شود و زمین شکفت گردد و حق سبحانه تعالی بحسب تا غیره و صنایع فلکی که بیشتر تقضای خلق آدم و اولاد او می گرد و
 و بار دیگر آن افراد آن وغیره کند و بقول حکمای یونان این مقدمه بعد از نسبت و چهار هزار سال روی می دهد اما متعقل منظره

تاریخ احوال

تاریخ احوال

تاریخ

بنام که مراد از سالهای مذکور سال آملی که عبارت از سالهای آنجهان است و یا سالهای زمانی که عبارت از سالهای دنیا است هر کیفیت
 درین صورت اگر در پیشانی در دفتر حکمران واقع شود بقدرت قادر مطلق در درستی جامع فضایل مولانای احمد رحمه علیه در تاریخ مملکت سیوسه
 که جماعت از حکما بلکه کل ایشان ابتدا و انتهای آفرینش بر سر گذرانند که عالم ذات واجب الوجود است هرگز نپزودد و هرگز نباشد که نباشد
 و طایفه اگر چه ذات واجب الوجود اوی ابتدا و انتهای گویند اما ابتدا ای عالم آفرینش را یقین نکرده و حکمای بنده و معین و خشن و خطایان
 و فرنگیان ابتدا خلقی خلقت از هزاران هزار سال در گذرانیده اند و عقا و با ایشان نیست که چندین آدم بوده اند هر یک بقیه موصوفت
 چنانچه آدم معنی الله مثل آن و چون نسل یک منقطع می گردد و دیگری وجود می گسرد و نموید این اعتقاد است آنچه شیخ
 محی الدین عربی در باب صد و شصت و یکم در فتوحات مکی از رسول الله صلی الله علیه و آله نقل می کند که آن سرور بزرگان الهی
 خلق مآت و الف آدم یعنی تحقیق خدا تعالی پیدا کرده است یکصد و هزار آدم هم درین باب حکایت نقل می کند که آن
 سرور فرمود که مرا در بعضی مدت بدات عالم مثال که بعضی از اولیای الله در طواف بیت الحرام
 روی نمودند و مشاهده می فرمودند که بیست و سه مرتبه در آنجا طواف می کردند و من ایشان را می شناسم در آنجا طواف با من گفتند که ما نیز قبل ازین چند سال
 طواف خانه نبوده ایم و چون آنچه الان شما می شنیدم گفت که من بیرون این کلبه شنیدم در خاطر من گذشت که ابدان عالم مثال اند و مقارن آنها
 خطور یکی از ایشان چهار مرتبه در آنجا طواف کرد و گفت که من نه بار اولی آدم پسیدم که چند سال است که او را نظر نقل کرده اند فرمود که از وقت من بیست و هزار
 سال گذشته من از روی بجهت گشتم که از ابتدا یعنی خلقت آدم تا این وقت هفت هزار سال بگذشته فرمود که از که هم نگویی اما این آدم
 که در دوره اول این بیست هزار سال خلق گشته شیخی فرماید که مراد این وقت این حدیث رسول که سابق قلمی شد بمضمون آنکه حق سبحانه و تعالی
 نیز آدم مانند ابوالفضل خلق کرده بخاطر رسید بعد از آن شیخی فرماید می تواند بود بنا علی هذا که بعد از انقضای هر دوره از دوره است
 سیصد و شصت و یک منقطع می شود و دیگری خلعت وجودی پیشه و از روی سینه مانند اول نسل حاصل می آید نیز دستاغات سجدت عالم و
 تمامی آن با نخست قمر از هر چه ازاده خامل مختار بر نگاه که این وضع سسی بنام خلق کرد و وقتی آن مانند ایجاد نیست بدت اول مکن پس
 تواند بود یا آخره بچنانکه انبیا و رسل خبر داده اند بدین وضع سر بقیام تقیامت منتهی می گردد و در آن روز حق تعالی جمیع افراد سسی تا
 آدم اولاد ایشان بر روی کفایتی بر روی کتب طبعی مسطور است بیکبار خبر نمایند و این نسبت بفاعل مختار شیخ نکال نه اند و الله اعلم و
 بعضی از متفکرین حکما در بیان طول اعمار مردم سابق و تفسر و عمار مردم این زمان گفته اند این سخن نیست که چون تعلیم علی الاطلاق که سید
 و موجود جمیع کائنات است مقتضای آن نمود که اجداد علمی مؤثر باشد در جسد و عقلی و از جمله اجرام خلوی سبب بسیاره اند که تاثیر آن
 و عقلیات متوجه حق است لکن اجرام علمی را بر اصطلاح حکما آبا و اجداد را بر اجداد است می گویند و آنچه از آثار مملوایات و عقلیات و نیز جفا
 سفلیات بایک دیگر حاصل شود و آنرا سواد ملامت که عبارت از معدن و نبات و حیوان است می نامند و می گویند که بدت سلطنت و ظهور
 آثار هر یک ازین سبب بسیاره هزار سال دنیا است و چون حضرت ابولیب در دوره نوح با خرد زمانه سوم که در دوره او بر پشته خلعت وجودی
 عمر او در فرزندان او که در آن دوره متولد شد مذکور است که بسیار می بود چنانچه عمر آدم نیز سال سبب و همچنان عمر فرزندان او در از زود و چون زمان
 ظهور دولت حضرت محمد خاتم الانبیا در دوره ثور زمانه چهارم یعنی بدو در کلک بود است اکثر گفته اند که باسیان چنانچه دوست یابند
 در بعضی ماه سال می رسد چنانچه حضرت فرمودند که اکثر اعمار استی در بین سبب و سببین و لکن متحقق علمائست که چون این زمان

من
مختار از اولاد

نسخ شیخ علی بن ابی طالب

نسخ کتاب نورانی

نسخ
نسخ

بیتقم با تمام سید مہنتہ از ایام الہی کہ ہر یک روز از ان عبارات از ہر اسال است یا تمام خواہد رسید پس باید دانست کہ ایام الہی نزد ایشان بزرگوست تمنا روکتار و قهار با ایام زمانی یعنی دنیا قہیر کنند و از کبار با ایام الہی و کلمتہ این سید کتب سطور است و یوم زمانے کہ عبارات از یوم نیست ہر اسال است چنانچہ در آیہ کہ میدہان بواسطہ ہر یک کالفت سنہ ہما تمدن یعنی تحقیق روزی بنزد فروردگار تو ہر اسال است و یوم کثیر از جمله ایام آئینہ عبارت از پنجاہ ہر اسال است تعیرج الملانکہ والروح الی الہی یوم کان معدا بین العت سنہ یعنی بالا روندہ شنگان و روح بسوی اللہ تعالی در روی کہ مقدار آن پنجاہ ہر اسال بشد و آنتست بران بر تقدیر رب بنانے میان دولت کہ مقررناظرہ است و فتوحات کی می نویسد کہ یوم آخرت پنجاہ ہر اسال است و یوم عالم میان ہر اسال دنیا است و نگہ حکما می ہند بر تناخ اجماع دارند صاحب مرات اکسار و ارواح ال شیخ او حدسہ ماہ الکرمانی حقیقت تناخ روح می نویسد و آن است کہ شیخ موصوف مراد ہی سباز بزرگ بودہ است و صحبت شیخ محی الدین ابن عربی رسیدہ شیخ محی الدین در باب ہشتم از فتوحات کی از وی حکایت نقل کردہ است کہ شیخ او حدسہ کہ مانی گفت کہ در جوانی قدرت شیخ رکن الدین سبحانی مرشد خود می کردم در سفر بودم شیخ در عمارے نشسته بود و حرکت شکم داشت چون بجای رسید کہ آنجا ایستادمان بود و در خواب گفتم کہ ایام الہی است کہ نامخ باشد چون اضطراب من دید اجازت داد و رفتم و دیدم کہ شخصی در چہ شستہ و ملازمان وی سیاستا دہ پیش وی شیخ مشرفتہ اند وی مرانی شہادت و سن نیز اورانی شہادتہم چون مرادید بر قاست پیش من آمد و دست مرا گرفت و گفت حاجت تو چیست حال شیخ خود باز گفتم فی الحال دار و حاضر کرد و بین داد و با سن بیرون آمد و قادم وی ہمراہ من شیخ می آورد بر سیدیم شیخ از اہل ہند سوگند بروی دادم کہ بازگرد و چون وی بازگشت من بخدمت شیخ آدمم و در او گذرانیدم و آن اکرام وی را بگفتم شیخ تبسم کرد و گفت چون مضطراب تو دیدم مراد تو شہادت آدم لاہرم ترا اجازت دادم و تجارت رسیدی رسیدم کہ آن شخص امیر شہسواری بنامید و فرستندہ شوی پس از سیکل خود بجز و شدم و بصورت وی بر آدمم و در موضع و شہستم چون تو آمدی ترا گرامی داشتیم و کردم آنچه دیدی بولف مرات اکسار می نویسد کہ این قسم تصرفات از اولیای کمال محبت است حتی سبحانہ تعالی استعدادی خاص و تصرفاتی مخصوص بر روحانیات این ملاحظہ در ایمان ناسہ داردہ است پیش از وجو غصری و روحانیت ایشان بقوت ولایت منوی تصرف می کنند چنانچہ حکایت دشت از رزق معروف است کہ روحانیت علی ادبیت سال پیش از ولادت خود وجود شہسالی گرفتہ سلمان فارسی را از شہسیر نجابت بخشیدند و حالاً ہم روحانیت کمالان در ہر امور بر اہل بصیرت اند و در صبح و اربع می شود بلکہ روحانیات کمال گاہی برابر باب ریاضت چنان تصرف فرماہند فاعل افعال اومی گردد و این تہوہر اصولیہ بروزی گویند و در شرح دیوان علی و دیگر کتب صوفیہ می نویسد کہ اکثر حکمای شہراق و ہنر و ترناخ قابل اندی گویند کہ نفوس ناقصہ کہ ہنایہ مترو و اندازیدنی بی بدنی منتقلے گردند تا کامل شوند و در وقت کمال قطع تعلق از اہل ان می کنند مانند ہب قدما و آن بود کہ نفس ادر آخرت بدنی است شامی مناسب اہمال و اخلاق است و بعضی بصورت انسان و بعضی بصورت حیوان و جنای ایشان پیدا شدہ اند کہ سخن دیدن غصری است و آن غلط است و بعضی سخنان صوفیہ ہمہ یک تناخ دارد و انسان امبد طوہیف اند و بیرون قابل حضرت شیخ کوثر بنی فرمایند کہ فرق بین انسان و البروز آن است کہ چون روح از بدن غصری منتقال فرماہد و بنید حمل چہار ماہہ داشته باشد در رحم او نیز نزل نودہ وجود جدید سوانق متداد اہل عالم گرفتہ ظاہر شود این انسان گویند و بر دوز آن ناسد کہ روحانیت کمال در بدن کاملے تصرف نماید و فاعل افعال او شود چنانچہ ذرات الوہیت بصورت انش

ایمان در اہل سب تو ہما حکیم
ایمان در اول شیخ بزرگ
در دشت کمال
حکایت شہسیر
مرات اکسار
ایمان در اول شیخ بزرگ
در دشت کمال
حکایت شہسیر
مرات اکسار

بر شجره بر موسی حمله کرد و بر لسان حال فرمود انی انار بابک و نسیر سید سینی در شرح مخصوص اکرمی نویسد که نزد محققان متفق است محمد بود که بصورت آدم در سید اظفار پرت و هم او باشد که در آخر بصورت قائم بر آمد این را بر وزات کمال گویند نه تناخ و بعضی هم بر آنند که روح عیسی در مژگی بر وزن کند که نزول عبارت ازین بر وزن است مطابق این حدیث مسلم لانه مدی علی عیسی بن مریم و الله اعلم بضمه را با تحقیق می کنند که بقایای این عالم صوری نامت چهار دوره است چنانچه مفصل در احوال شیخ نسعد الدین حموی نوشته شده است پس با سه دوره ملایک ارضی و حیات درین عالم متصرف بودند و عمل تناخ در آن قوم معمول بود و دوره چهارم حق تعالی عمل تناخ مطلق منسوخ ساخته چون سبع اولیا و انبیا در دوره چهارم وجود گرفتند از آن جهت روتناخ نمودن بر ایشان واجب شد و بر روز و هر وقت بوده است و آن حال نیز پیش اهل بصیرت هوید است و هم آنجا می آرد که عیسان نامه نظر اسامی آلمی که فیض اقدس بر سطره بد و میرسد و فیض مقدس آنرا گویند که از عیسان نامه بوجود می نماند شود عالم شمال نظر عیسان نامه است و این عالم سطره عالم شمال است پس جهان مکتب حقیقت و احد است که بصفتا متعلقه بصورت اطاعت که عیسان نامه ظهور نمود با کسبوت لطیف در عالم شمال بصورت جمیع شیاها هوید گشت و با تیر سرج درین عالم شهود که حادث دنیا نیز گویند با نواع صورت مختلف کسبوت کشف ظاهر است و مشهور دیا آنکه این دوره چهارم تمام گردود و قیامت موعود جمیع موجودات ربیع کونی ظهور و حقیقت عالم گیری در عالم خود است آلمی سطور است و سیر بعضی سالک تا آنجا بود که تیر در سحر در منا هویت مطلق است و قال الهی اللهم ما خرا ننته پوشیده نماند که متوطنان هندوستان اکثریت پرست اند و هر نوع هر کسی که خواهر با نده نسعی و تکلفی نبی باشد از عید الله بن سلام منقول است کنشادی را در و غیره و غیره اند و کجرا آرز در هندستان کجرا و آرزو با نی جهان داده اند و مصداق این سخن آنکه سالکان مالک دور است چون در و فرنگی و زنگی و ایرانی و نورانی همه در هندی آید رفته رفته هم هندوستانی میشوند و مغسان و بینوایان بدولت می رسند شخصی خوش گفته جلالت شب ابرای رحمت تن نه شده اند و در هندی توان دو سه روزی نفس کشیدند و فیه تعالی نیز در کلام مجید فرماید چنانکه دلیل لباس آه و اجالات مردم کجرا عبارت ازین است که چون در آنجا از آن مخلوب مخالفت و دشمن شوند عورت اطفال باشند و کالاسه خانه بسوزند و دست بشیر برند و جنگ کنند این امر را نکشته شدن بر زبان ایشان جوهر گویند که کنند و این امر اکنون نبوسه دیگر است چه در مخلوبیت زن و سحر باشند جلالت اجاسه حله بر مخالفت آند و دست بردی که دره جان سلامت بیرون برند و در این دنیا در میان زمینداران دیانت شایع است و زنان هنوز در باشو بهر خویش محبت آن قدر باشد که اکثری را شوهر میرد او خود را لباس و زین و زینش عروس از سه شادی کسان در نفس بسوزند این چنین سوختن را زبان ایشان سستی گویند و زنانی که در خود اجرات سوختن نیانند و لذت نفس خود چون گل و شاد و سایش و زور بهر کس مکتف میکنند و به بدترین اوقات خود را سپردند و شوهر دیگر کردن میان ایشان رسم نیست و در نه اهل ایشان دست نباشد و هنوز از غیر نمی است از آن جهت که همه ذکور و انماش بر روز که از خواب بر خیزند اول غسل کنند بعد از آن بچکان پارچه حروت که از اهل اسلام ملی گویند زبان ایشان در هوتی نماندند پس عیساند و بتان را در پیش نهند و پوجا و سمرن در میان پوجا و سمرن یعنی عبادت و نام خدا و در مکان وین خود بر زبان آند و کلام دیگر کنند و در میان بر رخ راه نمایان دین خویش که نما دو پارتی درام و یکمین غنچه به باشند کنند را تم حروت از هندوان کشیده و خمیده در باب بت پرستی حکایتی پرسید گفتند که ما ضار از شر یک نمی و ایم و نه پرستیم و این بت یا صورت راه نمایان دین ما است

من
اقوال
بشفا
زبان
تحقیق
من
سیان
قول
شیخ
محمد
سعد
الدین
حموی

من
قول
علامه
اسلام

من
قول
علامه
اسلام
من
قول
علامه
اسلام
من
قول
علامه
اسلام
من
قول
علامه
اسلام
من
قول
علامه
اسلام

من
قول
علامه
اسلام

وقت پرستش پیش خود داشته تصور بیک ایشان کرده خدا برستش می گوید چنانچه شما وقت عبادت برین پرورش خود می کنید لیکن مردم جهان ما را بت پرست می گویند بآنچه چون از پرستش پیش خود داشته بر دارند اکثر فاسق و عیثانان و یا آنکه بچند دست کسی نخورد همچنان برین شده طعام بپزند بدین طریق که اول قدری زریں اجاروب کرده بگین گاوی که در صحرای باد چراه خوبه بخورد و بشد بمانند بقیه ایشان پور بفتح بامی سحر و او کسوروتای فوقانی مفتوحه و رای متصله پاک و صاف باشد و آن جای سگین بالیده را چون که نفع حرمی و او در مجول کات تازمی نامی متصله گویند و اگر سگین نباشد اندک آب بر آن پاشند و چون طعام چرخ شود و سماجی برهنه سیر پاک انگلی بسته بشینند و طعام پیش رو کند داشته و عجله مقرره بر خوانند و تناول کنند و نیز از بانا نش و سال لباس پوشیده و یا بر دوش فلکند خورون جائز خوانند دیگر آنکه اگر کسی اندرون چون که با چیزی از بیرون چون که اندرون طعام چپوت بفتح جیم عجمی متصله و او قاسمی فوقانی متصلین معنی نجس و ناپاک شود و آن نخوردن و بکار ایشان بیاید با آنکه چون از خوردن فایز شوند لباس بپوشند و بکار حرفه و کسب بامی خویش پردازند و ایضا از زین حایض پرهیز کنند و تا زمان حیض کارگاه خانه از نو نگیند و ظروف و طعام و غیره آنرا جدا دارند تا که از حیض پاک شود و غسل کنند بمه کارها بار دهند و معروف است که پارسیان شب و روز است که او چهار قسمت کرده اند و هر که ام را یک ساعت گویند هر ساعت شصت قسمت کرده اند هر که ام را یک دقیقه اعتبار کرده اند که شب و روز یک هزار و یک صد و هجده دقیقه باشد و مقدار دقیقه هشتاد که کسی قاتحه بسم الله بخواند اهل هند روزی چهار شب را چهار قسمت کرده هر شب را هر شبان روزی شصت قسمت کرده اند هر که ام را یک گزری نامند و هر گزری را شصت قسمت کرده اند هر یک را ایل می گویند و کل شبان روزی هزار و شصت قسمت ایل بود باشد و مقدار ایل را بر چشم زدن او باز کردن گفته اند ایضا اهل هند شصت رنج را یک رتی گویند و سه جو سیانه نیرک رتی باشد و رتی قیامت از بسج است و از ایندی کننگی گویند و سب را یکماشه اعتبار کرده اند و چهار ماشه را یک مانگ که کسی دود رتی و دوازده ماشه را یک تولک است که تو بچو نیزش گویند که نود و شش رتی باشد و پنجاه تولک را یک آثار اعتبار کرده اند و ازین آثار بقدر است که از سبت و پنج تنگه خام در وزن و این کشته در شهرهای گنده رنج است و چهل آثار را یک سن دود و زده سن را یکمالی و صد مالی را هتاسه نامند چپسیده نامند که وزن آثار غله بر هر اکنه و مصار مختلف بسیاری دارد چنانچه اکنون در دیار اقم حروف یک آثار شصتاد و چهار تولک باشد ایضا صد هزار را یک لکند خوانند و ده لکند را آلوت و ده آلوت را که صد لکند باشد یک کرو تا صد و صد که در یک ارب و صد ارب را کرب و ده کرب را یک پکرب و ده پکرب را مها بر و ده پدم نامند و صد پدم را سنگه خوانند و ده سنگه را سندر و کوره نیز نامند ایضا در بید معنی کتاب هندو بسیاری از علوم و فنون مندرج است و از جهان کتاب گویند اول در عالم غیر از آب چیزی بود حق تعالی ازین آب گل نیلوفر پدید آورد و از میان آن گل برهما که در بود آفرینش بر جسم ایشان است آن در صورت ایشان خلقی باشد چنانچه او را چهار دمان بوده و بالقاء از هر دمان او پدید برآمده و آن چهار پدید باشد چرخ پدید و بید و همبرن بید و رگه بید نامند و هنوز در چهار پدید عمل است و گویند که در یکی پدید از بید یا از نخل پدید آمده است و اینها هنوز از پدیدهایند که علوم و فنون بسیار برآمده اند و آن بر علم ایشان و سلسله پدیدت خلایق است و اینست که در پنجاه ازین کتاب بسیار علوم استخراج کرده اند اول بیان توحید و احد مطلق و معرفت یگانه بر حق نوشتند و آن مطلق است الهی که کتب شاستر سینه

باید که در وقت خوردن از این غذاها پرهیز کرد

باید که در وقت خوردن از این غذاها پرهیز کرد

باید که در وقت خوردن از این غذاها پرهیز کرد

شش کتاب ازان بر آورده اند
 گروه اول گویند که در موجود شدن هر چیز شرط باید فعل و سبب فعل چه فعلی و کاری را فاعل حقیقی بدون سبب نکنند
 اگر چه هر چه بخوابد بکنند که فاعل مسبب و مطلق است اما ارادت الله چنین جاری شده و بعد راجع اختیار نیست چون گل است کلال
 هر خانکه خواهد از ظروف و غیره با زوکل بست او مجبور و بے اختیار
 و دیگر فرقه گویند هر چه که بظرف آید فنا پذیر است و روح باقی است یعنی نفس ناطقه بسیط و مجرد است پس کسی که روح
 از محسوسات محسوس شود

و فرقی سوم گویند هر چه هست زمانه و وقت است چه هم بر وقت مسموم شود و اینها زمانه را بے پرستند + + + +
 گروه چهارم گویند که حسب نفس یعنی مسموم عامل شوند چه آن نور باطن را بشاید که کنند چون حبس و مسموم بر تبه افسار ساندید
 هوایند و زور پاروند و بظلمات قلوب مردم آگاه شوند و از ماضی و مستقبل خبر دهند و عمر دراز یابند
 و جمع گویند که عالم عین ذات است و این کثرت پیش از و هم اعتبار نیست بر چند عالم در لباس غیرت جلوه
 نموده و از دست لیکن همه است چون زیور از زر

گروه پنجم گویند هر چه هست عمل است چنانکه کار و نه درود و هر چه کار و جهان درود یعنی این همه خیر و شر و نیک و بد و بهشت
 و دوزخ نتیجه اعمال است که درین جهان و بدان جهان بعمال میرسد و همچنین دیگر در هر شاستر از مید بر آورده اند و آن عبارت از
 تنوع و چاره گری عصبان و تمام نیکو کاری و مثل آنکه اسلامیان از آن فقه گویند همچنین که شاستر و آن علمی است که از آن شایسته
 بیماری بدنی را که عارض بدن شود چون قابل تماخ اند گویند این بیماری فلان عمل که در جسم پیشین یعنی ولادت سابق سر زده
 اکنون درین جسم یعنی بد پیش حال بکافات آن مبتلا گشته و عجب بر آنکه چاره آن از خیرت و خواندن افسون است آن کنند و
 ازان شفا رود و دیگر نیز در پیران یعنی توارخ که متضمن است بر احوال قدسیه و عالم ملکوت و بد پیش جهان و جهانیان و
 احوال قیامت ضعیف و کسیر و اجبار با دستان ماضی و مستقبل و حال و غیره و دیگر میا کرن و آن علمی است از معرفت و خود در تحقیق
 الفاظ و اعراب و غیره و دیگر بیدک بیا و آن طبابت که احوال صحت بدنی و مرض ازان در یافت شود تا بعلت بر داند و دیگر جو نیک
 بیا یعنی علوم نجوم و دیگر سادک یعنی علم قیافه ازان بر احوال نیک و بد انسان از خطوط جمیده و دست و پا و غیره پیشت و صورت
 انسان دریافت نمایند و دیگر لیلاتی و آن علم هندسه و حساب است و دیگر شگون بیا و آن علم است که از آواز مردم و جانوران
 و طیور و دواب و غیره خبر گرفته از نوارخ حال و مال اطلاق و پیوند و دیگر سبب بیا از رفتن انقاس یعنی بچپ و رست احوال
 نیک و بد مسائل که پیش کنند و دیگر آگم بیا آن علم است افسون و جادو و دوت کردن و دشمن گردانیدن و دوست را
 و دشمن ساختن چنانکه عیان است تمام بیماری با فسون و دیگر اندر حال بیا و آن علم نیز می است و طلسمات و تخیر قلوب بزرگ و کمر
 خنجر بیل صورت یعنی جسمیای و داخل کردن روح خویش در جسم دیگران و ایشال آن تعلق بدین علم دارد و دیگر رس بیا یعنی
 نشستن سیاه و خاکستر ساختن زروسیم منقرات و معجزات و دیگر گاد و بیا و آن علمی است از فسون بار و ترم و راهی
 و اذن از گنده و بیاد و حرامت ساختن اینها با فسون و دیگر دهنک بیا و آن علم نیز اند از می است بسندی کمان را دهنک و تیر را با

تلمیح سوم
 کتاب ازان
 بر آورده اند
 گروه اول
 گویند که
 در موجود
 شدن هر
 چیز شرط
 باید فعل
 و سبب فعل
 چه فعلی
 و کاری
 را فاعل
 حقیقی
 بدون سبب
 نکنند

گروه پنجم
 گویند هر
 چه هست
 عمل است
 چنانکه
 کار و نه
 درود و هر
 چه کار
 و جهان
 درود یعنی
 این همه
 خیر و شر
 و نیک و بد
 و بهشت
 و دوزخ
 نتیجه
 اعمال است
 که درین
 جهان و
 بدان
 جهان
 بعمال
 میرسد
 و
 همچنین
 دیگر
 در هر
 شاستر
 از مید
 بر آورده
 اند
 و آن
 عبارت
 از
 تنوع
 و چاره
 گری
 عصبان
 و تمام
 نیکو
 کاری
 و مثل
 آنکه
 اسلامیان
 از آن
 فقه
 گویند
 همچنین
 که
 شاستر
 و آن
 علمی
 است
 که
 از آن
 شایسته
 بیماری
 بدنی
 را
 که
 عارض
 بدن
 شود
 چون
 قابل
 تماخ
 اند
 گویند
 این
 بیماری
 فلان
 عمل
 که
 در
 جسم
 پیشین
 یعنی
 ولادت
 سابق
 سر
 زده
 اکنون
 در
 این
 جسم
 یعنی
 بد
 پیش
 حال
 بکافات
 آن
 مبتلا
 گشته
 و
 عجب
 بر
 آنکه
 چاره
 آن
 از
 خیرت
 و
 خواندن
 افسون
 است
 آن
 کنند
 و
 ازان
 شفا
 رود
 و
 دیگر
 نیز
 در
 پیران
 یعنی
 توارخ
 که
 متضمن
 است
 بر
 احوال
 قدسیه
 و
 عالم
 ملکوت
 و
 بد
 پیش
 جهان
 و
 جهانیان
 و
 احوال
 قیامت
 ضعیف
 و
 کسیر
 و
 اجبار
 با
 دستان
 ماضی
 و
 مستقبل
 و
 حال
 و
 غیره
 و
 دیگر
 میا
 کرن
 و
 آن
 علمی
 است
 از
 معرفت
 و
 خود
 در
 تحقیق
 الفاظ
 و
 اعراب
 و
 غیره
 و
 دیگر
 بیدک
 بیا
 و
 آن
 طبابت
 که
 احوال
 صحت
 بدنی
 و
 مرض
 ازان
 در
 یافت
 شود
 تا
 بعلت
 بر
 داند
 و
 دیگر
 جو
 نیک
 بیا
 یعنی
 علوم
 نجوم
 و
 دیگر
 سادک
 یعنی
 علم
 قیافه
 ازان
 بر
 احوال
 نیک
 و
 بد
 انسان
 از
 خطوط
 جمیده
 و
 دست
 و
 پا
 و
 غیره
 پیشت
 و
 صورت
 انسان
 دریافت
 نمایند
 و
 دیگر
 لیلاتی
 و
 آن
 علم
 هندسه
 و
 حساب
 است
 و
 دیگر
 شگون
 بیا
 و
 آن
 علم
 است
 که
 از
 آواز
 مردم
 و
 جانوران
 و
 طیور
 و
 دواب
 و
 غیره
 خبر
 گرفته
 از
 نوارخ
 حال
 و
 مال
 اطلاق
 و
 پیوند
 و
 دیگر
 سبب
 بیا
 از
 رفتن
 انقاس
 یعنی
 بچپ
 و
 رست
 احوال
 نیک
 و
 بد
 مسائل
 که
 پیش
 کنند
 و
 دیگر
 آگم
 بیا
 آن
 علم
 است
 افسون
 و
 جادو
 و
 دوت
 کردن
 و
 دشمن
 گردانیدن
 و
 دوست
 را
 و
 دشمن
 ساختن
 چنانکه
 عیان
 است
 تمام
 بیماری
 با
 فسون
 و
 دیگر
 اندر
 حال
 بیا
 و
 آن
 علم
 نیز
 می
 است
 و
 طلسمات
 و
 تخیر
 قلوب
 بزرگ
 و
 کمر
 خنجر
 بیل
 صورت
 یعنی
 جسمیای
 و
 داخل
 کردن
 روح
 خویش
 در
 جسم
 دیگران
 و
 ایشال
 آن
 تعلق
 بدین
 علم
 دارد
 و
 دیگر
 رس
 بیا
 یعنی
 نشستن
 سیاه
 و
 خاکستر
 ساختن
 زروسیم
 منقرات
 و
 معجزات
 و
 دیگر
 گاد
 و
 بیا
 و
 آن
 علمی
 است
 از
 فسون
 بار
 و
 ترم
 و
 راهی
 و
 اذن
 از
 گنده
 و
 بیاد
 و
 حرامت
 ساختن
 اینها
 با
 فسون
 و
 دیگر
 دهنک
 بیا
 و
 آن
 علم
 نیز
 اند
 از
 می
 است
 بسندی
 کمان
 را
 دهنک
 و
 تیر
 را
 با

تیز نامند و دیگر زن بر بجهای معنی علم جوایر شناسی خود دیگر سنک بد یا معنی علم تعمیر خانه و مکان و هر گونه خاصیت آن از نیک و بد داشتن و دیگر گشاده تر یعنی داشتن عیوب و امراض قیل و علان آن و دیگر سازد بد یا معنی شناختن مریب و بیماری سبب و علان آن و دیگر گان و هر بد یا معنی داشتن علم موسیقی و نغمه و سرود و معرفت و اصول و ذوق آن و ذوق که آواز از مالک هندی سنگیت نامند و هم سنگیت نوعی از مقام قصص است و دیگر کث بد یا معنی بازیگری و رفتن بر سن به بود اقبال آن و دیگر یک بد یا آن معنی است که نسبت شود بدان احوال مردان و تمام زمان که آنرا ناما کجا بهید گویند ایضا معرفت زمان از پستان و چشپزنی و پستی و سنگستی و بنگاه عشق و محبت بسان زن و در بعضی حکایات انگین و دیگر گام شاستروان علم کوبه است که عبارت از انواع اشکال مجامعت و انگینت شهوت زن بجال و گویند هشتاد و چهار گونه طریق جماع است و سوز و زیان طریق هر یک و اشکال مخلوب ساختن زن در بیان نرت بانزال و فرود آوردن نسن زن و فریفته گردانیدن سفوله را بر خود از جماع بود چنان دیگر علمای نیز بیان کرده اند از طبیعی منطق و بحث و مناظره ضرب و تمست و اکثر و کثیر و اشمال آن و این قدر از قسم حروف که مرقوم نموده اند که همه علوم مکملی است از کتب آسمانی خویش می دانند و دیگر در بنود چهارم است یعنی سبب بر پیرام میسنه که مغانش و تحصیل علوم صورت و سنه پرواز و دووم که است ششم یعنی که قدر شود و بکار تعلقه دنیا پر دراز و سوم بان پرست یعنی در حالت که است چون پیرا پیر شود ترک دنیا کنند و باز و جز خویش بجز گرفته بعبارت پروازند و بیخ از نباتات و سوره پاک و بیخ نوز و چهارم سبب است که بظن از دنیا دست کشیده بر یا صفت شاقه پروازند و دیگر در بنود چهارم بر ن یعنی چهار فرقه است اول یعنی که خود را از اولاد بر چهارم نامند و طریق ایشان بید خواندن و علم حقیقه آموختن و دوم پستی که بفرماندگی سپایان سپه بر بند سوم پس که بجاریت پروازند چهارم شد که اهل حرفه و مردم بازاری باشند و دیگر در بنود در ایشان پادشاهند چون سناسی و چون گویان و ناناک شاهی و اشمال آن و اکنون که عبارت از وقت تسوید این اوراق است بوجوب رویت کوفت تا رنج صحیح صادق سعادت که از کتب هندی نویسد یک هزار و یک صد و نود و دو و چری است مطابق سنه یک هزار و هشت صد و سی و پنج است که شالسا همن و بکر باجیت موافق سنه یک هزار و هفت صد و هشتاد و هشت است که از تو که بیسی گفته اند و در کلک چهار هزار و هشت صد و هشتاد و هشت سال و شانزده روز و چند گز می و پل گفته شد و گویند که چون کلک تمام شود و دیگر با است جگ دور آید تا که قیامت شود از آنها بر لوگویت همچنین سلسل او و در پند و بیج یک دور از وجود راجد با و فرمانروایان می و او تا یعنی نیمه بران خالی نباشد تا اکنون قصه مهاجرت را از بیج هزار سال گذشته و از دور کلک چهار هزار سال و هشت صد و هشتاد و هشت فریب سه سال گذشته پس از روی حساب یک صد و هشت و یک سال از دور دو و ابر بانه بود که مهاجرت شده و آخرش یک هزار و یک صد و نود و دو و چری هبوط آدم علیه السلام شش هزار و هشت صد و چهل و یک سال می شود موافق روایتی که در تاریخ صحیح صادق از تاریخ هندی نویسد و آن است که هبوط آدم تا وفات نوح و در هزار و چهار صد و بیست سال بود که از وفات نوح تا ابراهیم و موسی با صد سال و از موسی تا سلیمان چهار صد سال و از سلیمان تا اسکندر با صد و بیست و چهار سال و از اسکندر تا هجرت محمد بنصد و با زده سال بود پس از هبوط آدم تا هجرت نوح هزار و شش صد و چهل و نه سال باشد تا اکنون که یک هزار و یک صد و نود و دو و چری است از هبوط آدم تا هجرت نوح و

پانزدهمین فصل
در بیان فضیلت و کرامت و احوال و سنه است
پانزدهمین فصل
در بیان فضیلت و کرامت و احوال و سنه است
پانزدهمین فصل
در بیان فضیلت و کرامت و احوال و سنه است
پانزدهمین فصل
در بیان فضیلت و کرامت و احوال و سنه است

ہشت صد و چھن یک سال گذشتہ بسن یک ہزار و نصد و پنجاہ و سہ سال از واپر جگ و چہار ہزار و ہشت صد و ہشت تا و
 و ہشت سال در دور کجگ بدین رو چون از دور و واپر جگ یک ہزار و نصد و پنجاہ و سہ سال باقیماندہ پس بعد از یک صد و
 بیست سال از روسے محاسبہ کہ در اقلیم اول ہست بعد از و صد و بیست و شش سال یعنی از روسے محاسبہ چون و صد و
 بیست شش سال از دور و واپر جگ بگذشت و ہفتصد و بیست و ہفت سال در واپر جگ باقی ماندہ نوح متولد شد و
 بقولے پس یک صد و پنجاہ سال ہجرت شد یعنی چون یک صد و پنجاہ سال از عمر نوح بگذشت آن زمان از دور
 و واپر جگ پانصد و ہفتاد و ہفت سال باقی ماندہ بود کہ نوح بدعوت قوم ناموس شدہ و نصد و پنجاہ سال قبل از
 طوفان نوح بدعوت قوم ہرودخت پس از عہد وفات آدم تا آخر ایام دعوت کہ قبل از طوفان نوح یک ہزار و سہ صد و ہشت سال
 باشد و از جملہ آن نصد و پنجاہ سال در دورہ و واپر جگ بودہ سی صد و پنجاہ و سہ سال از کجگ گذشتہ بود کہ بدینجا کہ
 نوح طوفان واقع شد و بروایت عبدالقہار ابن عباس از ہبوط آدم تا ہجرت محمد چہتر از ہزار و سہ سال باشد از اول ہجرت تا بسن
 یک ہزار و یک صد و نو و دو و ہجری شش ہزار و دو صد و سہ سال میشود باجملا از اقوال ہنود کہ کتب ایشان چنان معلوم سے شود
 کہ در دور ہست جگ رام و لہمن و کور و و پنڈو و غیرہ بر روسے زمین فرما را و بودند و آدم در آخر دور واپر جگ از ہشت ہجرت کہ در چنانچہ در اقلیم
 اول در ضمن احوال سرانند یہ گذشتہ و در کتب یہ ہنود قصہ ہامی عجیب و غریب کہ بمطالعہ و سماع آمد نعت عدم دانش آموزی این قوم
 کہ بلہ پور یا و ضامین مستورہ اش کہ در ہر نکتہ ہزار عالم شاہ تحقیقت رو پوش است محروم و بی نصیب ماند و نزدیک جہالان و بیماریان
 نادانے ازین مضحکہ دست میدہد چنانکہ اگر عمر و فانی ہنود و پیری بچوانی مبدل میشد زمانہ تحصیل این سعادت یعنی در یافتن حقیقت کتاب گمانے
 ایشان کہ سراپا ہر روز ہست و راہ نمائی عشرتکدہ وحدت و سبحان و دل سیکو شدہ را تم حروف را از روسے کہ درین شیخو نصیحت با وجود
 فسہد اغتت شمال باقی ماندہ ہمین است چہ خوش گفت قطعہ مر و خرومن ہنر پیشہ را اہم عمر و و با نسبت درین روزگار
 تا بیکے تجر بہ آموختے ہد و در گرسے تجر بہ بڑ سے بکار ہنر بافضل سطرے چند از اقوال ایشان کہ در معنی حقیقت نر است و
 در صورت ہوش ربا در ضمن احوال سلاطین دہلی در سلطنت گور و پنت و مع حادثات زمانہ ایشان نقلہ خواهد آورد و بالعد المتوفی سقی
 شاہ جہان آبا و در زمان سابق بہ اندر پت و دہلی موسوم بودہ مؤلف خلاصہ التواریخ از کتب ہنود سے نوبہ کہ
 در زمان پیشین شکار سلاطین ہندوستان شہر ہتاپور بر دریاے گنگ بودہ فصاحت و وسعت و آبادی آن شہر را در ہشت
 ہا نامایت سیکو نیند و در ایام سلطنت گور و ان پندہ ان کجلا بودہ چون میان فریقین مخالفت رو داد و پندوان از ہستنا پور
 بر آمدہ و ہشت اندر پت کہ الحال بدہلی مشہور است دار السلطنت خود مقرر کردند و در سمت چہار صد و چہل راہہ بکجا ہست
 و راہہ دگپال تو نور نزدیک اندر پت شہر دہلی آباد کرد و بقولے راہہ دہلو آباد کرد و بعد از ان راہہ ہنور اوالی امیر کہ بر دہلی دست یافت
 و رسنہ کینار و دو صد کجا ہست قلندہ شہر ہمدیر سچ بساخت سلطان قطب الدین امیک سلطان شمس الدین الیمس در قلندہ سے ہنور امی بود
 سلطان غیاث الدین بلین بعد ایالت خویش کہ آن زمان سلطنت رسیدہ و رسنہ سید و شہت و سہ ہجری قلندہ دیگر تعمیر کرد و
 آن را کوشک محل نام نہاد و سلطان مغز الدین کینیا و رسنہ سید و ہشتاد و شش ہجری بر ساحل دریا چمن شہری دیگر طرح انداخت
 و نام ان کینلو گنہی نہاد و سلطان جلال الدین خلجی در کینلو گنہی تعمیر گشت امرادین نزدیکی عمارت ساختند شہری عظیم ہار و نوح آباد

شده و بدلی موسوم گشت و سلطان علاء الدین خلجی در عهد خویش شهر کوشک سیدی عمارت نمود و تحت گاه ساخت و تعلق شاه در وقت عهد
 و پشت و سه عسری شهر تعلق آید بنیاد نهاد و پیشش ملک فخر الدین جو ناما خطاب با فغان در سر و زرد و آن شهر ایوانی هزار استوان
 تعمیر نمود و سلطان فیروز شاه کوشکی دیگر سعی بقیه و زآباد که عهد محمد شاه و پیشش احمد شاه از سلاطین گورکانیه کبوتر فیروز شاه مشهور
 بوده عمارت نمود در اقم حروف و قتی آنجا اقامت نمود چون در تمام شهر بدلی آب شور است و اکثر آنجا منبع است که بطریق چاه تا سبزه
 زمین جگر کرد تا آب بر آید و در آن یعنی سیکنه از آن ازان محراب شهر بدان چاه رود و آب چاه محفوظ نگردد و آن را در ذوالقیع شیرین گویند
 و استعمال میکنند آب بغایت نفیس و در بعضی نواح باشد و انواع آنجا که در آنجا آب نرسد که با جبار است و استعمال آن در خراجات
 دیگر است و کسانیکه بر ساحل دریای حین باشند آب حین استعمال کنند و آن نیز بنا بر قارورات و خس و خاشاک شهر بلطافت شهر لطافت
 خود است اما تا هم از آب منبع شهر بهتر است در کوشک فیروز شاه چاهی بود که آب آن چاه شیرین خوشگوار و بغایت سبک بوده از چهار کوشک
 مانده تا وقت عشاء تمام شهر شاه جهان آباد از آن چاه آب کشیده میبردند برای بهاران و در بعضی انبیاست و در بعضی نواح است و
 اعتدال فراج بحال میداشتمند و از کثرت برداشتن آب هر روز وقت عشاء آب چاه کم میگشت و هر روز این نقصا یا وقوع با کثرتی با جمله
 سلطان مبارک شاه مبارک آباد بنیاد نهاد و هم ایوان باد شاه گورکانی قلعه اندر پیش واقع کرد و مرمت فرموده دین پناه نام نهاد و در کوشک
 خویش ساخت و شیر شاه افغان در عهد خویش قلعه علاء الدین خلجی را که کوشک سیدی مشهور بود در آن گردش سری دیگر طرح از پشت
 پیشش سلیم شاه قلعه بغایت متانت و حصانت تعمیر کرد و از آن سلیم گد نام نهاد که تا حال در میان حین حاکم قلعه مبارک آباد شهر آباد نام
 است دو روزه کمتر از هشت هجری مطابق سال دوا هم از جلوس خویش شهاب الدین محمد شاه چنان از سلاطین گورکانیه نزدیک
 و بی شهری آباد کرد و بنای جهان آباد موسوم گردانید اکنون شهرهای سلاطین سابق از نام افتادند و شهر شاه جهان آباد مشهور گردید
 در شاه جهان نام مینویسد شاه جهان باد شاه که در ظاهر در الملک و بی متصل نور گد مشرق بدریای حین که قطع و سبع بدیع بود بنا
 آبادی شهر و قلعه تجویز فرموده و شب جمعه است پنجم شهری الحجه در سنه هزار و چهل و هشت هجری مطابق سال دوازدهم از جلوس بنای شهر
 و نیز که سلطان فیروز شاه در ایام سلطنت خویش از خضر آباد تا صف میدان شکار گاه او بوده آورده و آن پس از طلت
 او بجز در ایام از جریان آب باز مانده بود و حسب الحکم از منبع تا مرقدم در استخوانی جدید حفر نموده بنا عمارت رسانید
 و اساس عمارت قلعه شاه جهان آباد در مدت هشت سال نخرج مبلغ نجاه لکه روپیه تمام پذیرفت با جمله آن شهر
 از زهت باغ و محراب از جمیع شهرهای هند ممتاز است و هوایش سه هزار و هواسه اکبر آباد است مؤلف هفت اسلم از
 تواریخ هند مینویسد که شهر بدلی در عهدی و عصری نهایت آبادی داشته و بعد از آن نوعی خراب گشته که مسکن و خوش
 و طیب و رشده را اقم حروف در عهد سلطنت محمد شاه شهر شاه جهان آباد در کمال آبادی و رونق مشاهده کرده که آن ذلالت را منجوست
 و چنان شایان کرده اند که با جمله شهر پناه شاه جهان آباد را از سنگ خام در غایت استحکام ساخته شاه جهان باد شاه است که بفرق چهار
 لکه روپیه صورت تمام پذیرفت و گویند که با جمله شهر پناه شاه جهان آباد را از سنگ خام در غایت استحکام ساخته شاه جهان باد شاه
 آن شهر جریان میدارد و آن غلط است و امع است که گذرست و در وسط آن شهر مسجد جامع پادشاهی نیز از آن شهر شاه جهان باد شاه
 مسجی مسجد جهان نام است که سینگ مرغ تعمیر یافته در سن هزار و پنجاه و شش هجری با تمام سعادت خان فاضل خان با تمام رسیده

ن

با تمام آن هر روز پنجاه نفر از بنا و سنگتراش و بنجار و غیره جمع آمده کار میکردند و تا نیمه تا یکدوازدهم سعدالدخان بر مدت شش سال امر میفرمودند
 صورت تمام پذیرفت و اندرون آن بجهت تنگنای سنگ مرمر گسترده از آنکج و کج اتصال داده و برای از سنگ موسی که سیاه میشود و تغییر
 کرده از کف اش چند آنکه با یک هموزن گوش افلاکیان رسد و وسعت آنقدر که عالمی در آن بکنجد و حوضی مقطع با فواره پیر از آب میان
 در وسط آن مسجد ساخته اند و دیگر عمارت و باغات و مساجد و حمام و مدارس و خورنق و دو کالین شهر بیرون از حصر و در نهایت خوبی و لطافت
 و پاکیزگی میرون از حد میان است و مقبره همایون شاه در کیلومتر کمی کتیبا و واقع است و عمارتی بدان خوبی تا اکنون کسی نشان نداده
 و مقابر علماء و فضلا و سلاطین و امراء و وزرای و دهلوی و حمید الدین ناگوری و آمیر خسرو دهلوی و دیگران زیارتگاه خاص عام است را هم
 جروف همراه مبارز الملک سر بلند خان در عهد سلطنت محمد شاه در سن دوازده سالگی بشاه چچمان آباد رفت آنوقت شهر موصوف و کمال
 رونق و آبادی بود و خوبی و لطافت عمارت آن شهر و کثرت آن و جام خلایق را چه بیان نماید که هنگام شام در چوک سعدالدخان و
 چاندنی چوک از هجوم مردم گزاره سوار هرگز نموده مگر پیاده و آن بر مسافت ده بیست قدم را در آن جمع گشتن میرفت و بر زن و باز اینهم
 علف ارباب و بهار بوده و آنرا از اجناس و امتعه متنوعه همراه معارف و آن و یار آن مقدار که اگر کسی خواهد آلات داد و اوقات جشن سلطان
 و اسباب امارت و وزرات از صامت و ناطق و اتمه و اتمه غیره ایشیای مصلوبه در یکروز از جمع تا شام چند آنکه خواهد خرید من این
 با جوره و کرایه بگیرد و منیر بوده این مبالغه نیست چه از جمله معمولات آن شهر بوده و دیگر از اکل و شراب و هر ایشیای که در شربت پاس
 بشاید نوی هر وقت که بخواند تقیبت حاصل نماید و دیگر همه چیز با بلع و شستری بوده مگر قبول انسان و حیوان که آب و دهن باشد رایگان بزین
 می افکندند و دیگر آنکه تملکات و مشکوه و قواین بادشاهی تا کجا نسیان از آن جمله است که در می سبلر الملک سر بلند خان دوازده نفر
 عهد از روسای عساکر خویش جهت داندن منصب نوکر بادشاهی گردانیدن بدار السلطنه همراه بر در اتم حروف نیز در
 آن جماعه بود چنانچه بمنصب دو هزار سی و پانصدی ذات و هزار سوار بر لاتب و خطاب خانی و انعام خلعت پنج پاره چه سواران و کشته
 ضابطه و قوانین بادشاهی چنان دید که امیری از امراء هر کسی که از در نقای خویش این مرتبه عطاشا سده تجویز کرده همراه خود بقلعه
 که دار السلطنه است برود و آنرا در دیوان خاص خلعت از سرکار بادشاهی پوشانند و بنشانند چنانچه ما مردم خلعت پوشیده بنام
 تا آنکه کپیر آمد بادشاهی از بانع که سمت جنوبی بوده شد ما مردم بخلتیم و اندرون دیوان خاص صحبت و دیدیم در نهایت وسعت
 و فسراخی و مصفا که آنجا اگر نمی برای غلال جویند پناهند و بطرف مشرق آن عمارت دیوان خاص غرب رویه در نهایت زیب
 در زینت با ارتفاع و قد آدم تا مکانهای متعلقه در محال پاکیزگی با پرده های بانائی رز و دوزی اثاث بائی که بر هر یک در بسته
 برداشته چند آنکه مقدار نیم در مکتوف گذاشته در های عمارت دیوان خاص یک طرف مغرب مقابل دروازه باغ موصوف
 بوده و پایتین دروازه باغ دیوان خاص و دیگری بر طرف مشرق مشرف بدریای حین که آنرا اجهر و کمانند و طرف جنوب دیوان خاص
 دروازه محل سرای محاذی دروازه باغ موصوف بوده و پایتین دروازه باغ و مجلسی مسافت صحن دیوان خاص فریب میدهد چنان
 صد قدم انسان بوده باشد و اندرون صحن چنانچه در طویل و در میان مرغ و مرغ و شش آن سیرکنان و هر سو حمان در و آن چنان
 کسان بر آن مقرر که چنان طیکور را بجا افتاده نماند با جمله ما مردم دروازه دیوان خاص را چند قدم پس گذاشته صحنی زوده ز پوشش
 طرف دیوان خاص ایستادیم بعد نیم گری بر آمد بادشاهی از در باغ و درخت طلافی شده سیلعبه سایه سوار بر آمد و متوجه عساکر

اینجا صامت است
 در وقت و در آن زمان
 در وقت و در آن زمان
 در وقت و در آن زمان

شاه درین اثنا شخصی یکی را از مومنان نام برده آنکس از صفت برآئنده بمقابل سوار سی باوشاهی سلام کرده دست راست ایستاد و شخصی فغانه کوچک
از نقره بر دوش وی نهاده و دیگری بر دوش بروست پیش رود هم پیشه با آواز بلند با همان خوش گفت که فلانی بمنصب اینقدر
خطاب خانی و عنایت مراتب نوبت سزاوار گشت چو بی برتقار زرد و آنکس تسلیمات نمود و بصف آمد و بایستاد و سومی آنجا هم
را تم بود که از صفت برآید پیش رفت و بر دوش تخت بایستاد و شخصی سراب توغ که عبارت از علم است بدستم داد و گفت که فلانی
بمنصب دو هزار و پانصدی ذات و هزار سوار و خطاب خانی و مراتب نوبت سزاوار گشت آن گاه تسلیمات کرده بصف قرار گرفت
و چپین دیگران بمراتب رسیدند و زور باغ تاور مجلسه مسافتی که بود آنچندان نبود با هیبتی آن تخت که عبارت از کماران
و حمالان تخت است بان تکلیف و آراستگی قطع مسافت کردند که ماموم بمراتب و مناصب رسیدیم و هنوز تخت محاذی سردان
صفت رسیده بود و دیگر جماعت پیش تخت اهتمام میکردند و بعضی از آن کوکب یعنی لونه نقره را بر سر خود می زدند و دوبار آواز ملامیم
در رعایت فصاحت میگفتند که بادوب و ملاحظه باشد و دیگر الفاظ نیز میگفتند و اعتماد داد و در برابر بن خسان وزیر ابن محمد ابن خان
و مصمام الدوله خاندوران خان امیر الامراختی الملک و مبارز الملک سر بلند خان و برهان الملک سعادت خان و درویش الملک
طیره باز خان و دیگر هم این از دست راست و چپ پیاده و جلوس بودند همه را نظر بسوی بادشاه بود که کدام وقت چه فرمایند
گویی که هیچ تصور چشمه یار بودند چون تاور و از مجلسه سی و چهل قدم مسافت صحن باقیمانده همه امر اخذ شد شاهی سوا سی و پنج نفر
خواجگه سدا ناظر شل بهر زرخان و خاندن خان و غیره که همراه تخت بودند منع ماموم قریب دو صد کس یک صف رو بجنوب
طرف دروازه مجلسه عقب تخت بادشاه دست بدست بایستادیم چون تخت بادشاه بر در مجلسه رسید بادشاه
اندر کمر و بلفافه کرده بگوشه های چشم بگریست همه با تسلیمات کردند و آن آداب رخصت بوده خیر آمدن امیر علی شاه ایران
و دیگر در جهان با پیش بادشاه ایران رسیده شاه پس از مدت دیوان عام کرده در اعیان مملکت ملازست ایلی برود دیوان عام نظر
کردند و تیاری آن پرورفتند بادشاه بعد تیاری و آراستگی دیوان عام فرمودند آنروز ایلی با یکصد نفر معرفت سید سعادت خان ملازست
نمودند و آنحضرت گزینمایه عطا شده آنروز طرفه مطراق و شکوه بادشاهی مشایخه رفقه از آنجا که از لال کشته دیوان عام تاور و از
نوبت خانه که سمت مغرب مقابل دیوان عام است و دروازه عدالت که سمت جنوب دیوان عام است و دروازه بر دیوان خان
که پیشروی دیوان عام طرف مشرق است این همه عمارات دیوان عام و کوشکهای اطراف از هجوم منصبداران بادشاهی و نوکران و حرا
مملو بود چنانچه گذاره از آن بدستوری نظری آمد و از صدای چوب چاوشان و اهتمام چو بداران گوشهای سامعان که کشته و از طرف
صدای نوبت خانه که بصیوق رسیده و آنهمه ایستاده می نوبتند فیلان کوه پیکر از رنگهای متنوعه پیشانی و خسر طوم سرخ زرد کرده
و حلناسه بانات و محل و کار چو بی وز بختی بر پشت انگنده و گردن از رنگ درنگ و رنگوله هالته و آراسته و بر سائیان از بانات
سرخ زرد و زری با جبال کوسنبل و کلاتون گذاشته و افراشته و پیش سلطان به توژک و مراتب خویش آمده از خسر طوم
سلام کنان و از طرف سپان خوش منظر از عربی و عراقی و ترکی و نلس مختلف اللون برنگهای گوناگون از غنای رنگارنگ و رنگ
شوقش مانند غنچه گل و سنبل گلکاری کرده با زمین و ساز طلا و نقره و مرصع کاری بجا هر نفسیه تیاری کرده و لماناس
زر لغت بران انگنده و ایستاده و در کشته و نقره که از بیرون بعد از کشته و سرخ چو بی اطراف دیوان عام بوده و آنجا

هر یک از امرایان عظام در عمارت و انعام بمرتبه قریب خویش جا بجا مانند نقش دیوار دست بخدمت بسته ایستاده و دیگر کز درون لال کثرت
 که از طرف آنته عمارت دیوان عام بوده امیران و متصدیان بادشاهی قیام میداشتند و بیرون آب تا حالیکه عبارت از ایشان
 ریشمی کنده و پرکار مقدار بازوی ایشان کمتر از آن که آنها با ستونهای خوب بسته و مانند جان بینند و بودند و سله در یکی بر راست چپ
 و پیش روی آن گذاشته بودند و دیگران جا داشتند و از آن درها آمد و رفت میکردند مگر منصبه اران از دو بخشی و پنجابی و شششی بودند
 دو و صدی و سه صدی و شش آن و نوکران و ما را مخلوط همه گیر از بیرون جالی تا گللال پاژه که عبارت از انبهای که بطین سرخ
 رنگین کرده یکی بردگیری محرف گذاشته میخای آهنی نقره هر دو سوار از ستونهای چوبین سوراخ کرده گذرانیده مثل شئی و دیوار
 مشبک ساخته در زمین فرو برده افراشته بودند و بدستور جالی سه در دران سر گذاشته بودند در اینجا قیام میداشتند بر درنا
 چو در ان ایستاده بیرون و اندرون گللال پاژ نیز نوکران امرایان که گذشت جمع بودند و دیگران حشری آبنوه از خطایق همه
 بیرون گللال پاژ بوده و اینهمه از جالی گللال پاژ سیفانت بست و سه قدم زیر سایبان پاس سرخ که اندرون و بیرون کما
 بودند بغایت وسیع و رفیع بر افراشته بودند از گللال پاژ تا دروازه تو بجان که مسافتی بسید داشته است
 نشست گاه بادشاهی که نشین نامند و آن مقامی رفیع و مختصر در چاق و وسعت عمارت دیوان عام تلقین
 بدیوار آن ساخته بودند تحت بادشاه آنجا گذاشته بر آن بادشاه نشسته یارح سرخ پوشان که لباس ایشان
 از بانات سرخ بود ننگ و دیگر اسلحه گرفته و دوش بدوش و قدم بقدم دور میکردند فاصله میان ایشان سه چهار
 گزین ایستاده مانند نظر بادشاه صاف و بی حجاب بسلا مگاه رسد دران بپره کسی را آمد و رفت نبوده هر گاه که بادشاه
 کسی را از امرای عظام چیزی انعام میدفرد بسلا مگاه تا بد نوبت خانه میرفت و تسلیمات مینمود و بازمی آمد و بجای خویش
 نمی ایستاد و آنروز از تو این بادشاهی بسیار دیده که شرح آن احوال کند بالجملة بادشاه تا سه گمتری نشست و برخاست
 بدینچه که عقب شه نشین بود مراجعت فرمود آن مجلس تمام گشت کسانیکه زیر عمارت دیوان عام بودند برای تماشا
 قصد رفتن بالا کردند و آنکه بالای عمارت دیوان عام بودند غم فرود آمدن کردند و عجب هنگامی و شمش از
 ترو و مردم برزینهار و داده را تم حروف دران از دوام از مردم خویش جدا گشت ترو و تلاش افتاد و بتمام
 دیوان عام رسید و لال کثرت و کثرت جالی نقری را تمام گشت کرد و فرش آنجا همه قالین های گلگون کشمیری و کابلی و قبا
 صفا و پاکیزگی بوده سپهر کنان بجای رسید که اعتماد و الدوله قمر الدین خان وزیر با گروه خویش آنجا نشسته بود از
 بادکش با بر آن با دینزد و از گلاب تا شهای طلائی مرصع گلاب بپیش میکردند بدستور طرفی امیر الامر اصم
 چاند و مانجان بهادرتشیشی الملک با جماعه منصب داران عملی شسته از انقدر محنت ایستادون می آساید چای
 روشن الدوله طره بازخان با گروه منصبداران و از رفقای خویش قیاب نشسته خادانش گلاب بر او می آورد راقم حروف گوید
 که باین نازک مزاجی و آسایش عاقبت شمر شاهجهان آباد ویران سلطنته هندوستان خراب گشت بالجملة سپهر کنان
 بجای رسیدم که گروه بپیمان ملقه رده نشسته بودند و هر یکی خلع فارخه و چینه و سر مرصع از انعام بادشاه بر سر آنکه کس
 سوا خلعت جواهر بالای میزاید که هر یک مقدار کناز خود میخواست باشد دیگران ازین استعجالت و شمت بادشاه را دیده بودند

می گفتند که با و شاه هندوستان خدائی می کند از اینجا که هر گاه راز والی مقرر است پس از چند سال بعد قتل عام
 شاه بماند و آنکه نادر شاه و ابلی ایران کرده بود و در عهد بهلولون مرشد شاه پس نسبت سالگی آن شهر را دیدم در آبادی و رونق مانند
 سابق نبوده و آن هنگام با و شاه رامیل خاطر تصرف اکثر و نشان بود و نشان تصویب بود مجلس جمع می ساخته ضیافت ایشان
 میکرد و در میان ایشان نمی نشست و مسایل تصوف می پرسید از آن جمله است که وقتی سوال کرده از بیضا است یا
 بیضه از مرغ پس درین هر دو تقدم و تاخر کنی است بهر دو سر کله قرب اولی و اولی قرب اولی است پس بیضا است یا بیضه
 ابلی آنکه جواب شنید و یکروز سلطنت عزیز الدین محمد عالمگیر ثانی ابن معز الدین جهاندار شاه بن بهادر شاه پس از تاسع شهر
 کهنه دلی که جواهر سنگ جات هنگام یعنی وزیر المملک ابوالنصور خان در عهد احمد شاه ابن محمد شاه به بار خراب کردن شهر
 کهنه و نور احمد شاه ابدالی و درانی کابل و قندهار در عصر عالمگیر ثانی بر هر دو شهر مدینه عظیمه رسانیده چه بطبع و فینه عمارت
 آن شهر را از سر نو ساخته و مبالغه نیشمار گرفته مراجعت بدینار خویش نموده را قلم حروف همراه علیقلیان شش انگشتی و بنجاره بود
 آن شهر را بنام بیضا نامید و آن یافته چنانچه شهر آب نداشته و خشک افتاد و در قلعه با و شاه می بجای گل و ریحان گلشن بوده و بجای
 بجوم مردم چیزی چند از گاوران در نواح سبزه چراسیکرند و اندرون قلعه در عمارت دیوان عام که در آن نجیب خان روهلیه
 که منظر توجه عیان الدین خان وزیر عالمگیر ثانی بنیر نظام الملک آصف جاه نجیب الدوله شده بود و اسپان بسته بودند و خود
 و سرگین جا بجا تو ده گشته بود و هر گاه قلم حروف و علیقلیان اسبوار می بر پشت و چونک سعد الدخان و جانانی چونک بخدا گشته چند
 بنظر می آمدند قدری باز از خاتم و کمارسی باولی آبادی و رونق باشد و دیگر جا با آبادی متعدد و اندک بوده و اکثر جا با مثل
 حور عام و کیل پوره مطلق ویران و خراب بوده که کسی نام آنجا با لایا داشته از دست حرامیان تا مزایر انوار قطب الدین
 بختیار کالی رفیق نمکن نبوده و دوست کس تنفق شده بزیارت شیخ نظام الدین اولیانحوت نام میرفته فاعده با ابلی و ابلی
 آن وقت با و شاه عالمگیر ثانی در قدیمه باغ استقامت میداشت و بر و باغ و رحیمه بزرگ و وسیع و فرخ بخش گشته
 بودند و زری را قلم حروف با چو بد آن شاهی در ساخت و نقدی با آنند داده اندرون نیمه رفت و مجلس جشن را تا شام
 کرده در کال بی رونق و چه در تمام نیمه فرش قالیان مستعمل بوده و در وسط رحیمه شاهیمانه محل سرخ کار چوبی مستعمل در ایستاده
 انقاره و باطلان یک سریشم افزاشته بود و وزیر آن شاهیمانه تخت مربع از چوب بعرض و طول شش هفت گز مناده و تو فالین آن
 گسترده و بر آن تخت بزرگ تختی از چوب رنگ آمیزی کار کشیده شده و مختصر گذاشته و با و شاه محصب و منداب بلباس سفید
 و سیاه از دستار و جامه بر سر و در کرده بر آن تخت مختصر کشاده و روشسته و بر تخت بزرگ که سه طرف از اطراف چو چو است
 تخت خور و مثل غلام گردش خالی بود طرف دست راست با و شاه سه نفر و طرف دست چپ نیز چهار نفر از شاهزادگان و
 پسران و بنده گان عالمگیر ثانی با و شاه مجمع بیعت گشته شده بودند و شاهزادگان و عالیگه که اکنون بر تخت سلطنت نشسته
 است بنمایان بیعت تن بود دست و دیگر بر تخت اول پیش روی با و شاه نایل بطرف راست پسرخان و در آنجا که بجای
 پدر بخش المملک بوده و غلام الدین خان ابن عیان الدین خان ابن آصف جاه جلمه کنی که در وقت بیعتن تا
 عهد محمد شاه کس با جامه کمی بدر بار میرفت و صد لیلین رنگ در بر دستار شاد آن بر سر و بجای که بنده و چو چو است

دیکر و آنرا غنچه خصل بسته که درون آنها از کلاتون گرفته بودند گوئی ماله مر و ایدست بگردن جمایل کرده در ازا نقد که از کز گزشته مانت
 ترین برینده و عصای اخیب که صدف مانند در دست گرفته بر همان تخت بزرگ بر طرف دست چپ مجازی اسپرخان و در آنجا
 پیش باوشاه ایستاده و هر چه باوشاه می پرسیدند بنام آن جواب آن بعرض می رسانید آن هنگام آداب محمدشاهی نام
 آید نویسته بادشاه عطر از عطر کش بدشتش داد و بسلام گاه رفت و آداب تسلیمات بجا آورده و باز آمد و بجای خویش بایستاد
 و دیگر بار بنظر توجه بر پسر خان و بران خان انداخت و سپی جمع بر سرش از دست مبارک بست و طره زمره و بر گوشه و دستار
 آورد آن نیز بدست و بسلام گاه رفت و آداب تسلیمات بجا آورده و بجای خود قرار گرفت همگی جهل پنجاه کس مرایان مثل اسب
 و شاه سخنان از بدان طریق بجان کشش نگشته دور وید از تخت بزرگ ایستاده بودند مجموع مردم مع خدمه صد و پنجاه کس شمار کرده
 و شخصی سپید و بشیر و غلاف ابات بر رخ و دما شیشه کار چوبی با غلاف کلاتون و دیگر چیزهای با جمال مر و اید دست گرفته
 مقابل باوشاه اندک ایام بست راست باوشاه پس پشت امر از خدمت ایستاده بودند و دیگر طرف راست باوشاه
 عقب شاهزاده های آسوی تا اعتدال و دهنال و بکلیه مردم اهل طرف و بدستور جانب چپ پس پشت شاهزاده های
 دیگر طرف ملایکان و لویان عقب صورت و بویست بهیست اجماعی در رقص و سرود بودند که غیر از اصوات ناطاق
 بیع نمی رسد هنگام جشن را گرم میداشتند بیا دم آمد که در عهد محمدشاه پیش از بادشاهی روزی روشن الدوله طره با پنجاه
 امیرالامرا خاندان خان رسید سعادت خان را بضیانت خواند از جشن طوافان آن مجلس چه نویسد
 گوئی خیال بری بوده و یا حوران برای بایتمدن هوش مردم از آسمان فرو داده بودند خوبی نعمه و رقص بیرون از حرم
 بوده شاید اینوقت کینزکان ایشان جای ایشان گرفتند یا انزوال با ایشان هم رسید با لجمه چون آفتاب بافق بنوت
 رسیده بادشاه هر یک امر را یک سره بان انعام فرموده برخاست و بر تخت سواری که لغایت منقعه بوده نشست بهو میان
 آنرا برداشته اندرون باغ بردند شاهزادگان نوزیر و کفشی و علیقلیان و نجیب الدوله بر کاف رفتند و از آنجا خدمت
 شده بر آمدند با لجمه جانب مشرق شاهجهان آباد و صوبه اکبر آباد و جنوب صوبه لاهور و مغرب صوبه اجمیر و شمال کوه
 کاوون است و طولش از تمول که جانب مغرب اکبر آباد است با نود و نمانه که بر ساحل دریای سندج واقع است یکصد و شصت
 کرده و عرضش از سر کار زیواری تا کوه کاوون یکصد و چهل کرده باشد از سر کارهای شاهجهان آباد در سینه و حصار فیروز
 و سه پانچور و سنبل دلمان و دباون و ریواری و ناز تول ایچله بهفت سر کار استل برد و صد سبت و نه پرگنه و چهار کرده
 و شصت و سی و پنج هزار دام و نقل انقبوه به ست و دیرین صوبه بر سرک بر تن دو دریا است یکی جمن که در حقیقت
 آن ظاهر است اما بقول سیاحان صاحب خلاصه التواریخ مینویسد که بعد از بر آمدن از چین قطع گهار نموده در ولایت بشهر
 میرسد گوئید از اینجا طلب بسیار میشود و ساکنان آن ولایت از سنگ نزه های آنجا جسد را حاصل میکنند در غازی پور با
 راقم حرف شاه فذاتی در ولایت سیاح که تازه از شمال آمده بود میگفت که از غازی پور سمت شمال باطل منور
 شهری کلان قطع مسافت دو ماه در راه نهرهای عظیم و جامای پیدایشی برون باشد که مسافر ابتدا آن ترکند و آن شهر
 را اساسه نامند و بشهره لاشرینر گویند اکثر آنجا مردم چین و خطا آمد و رفت میدارند و بسیاری از مردم کشیده در آن شهر آباد

تقریبی

و ایشای غضب از طرف چینی و انگلیس و پارچه چین و شمال و کشمیر و عرفان از آن بود و بانگ و نماز بصیبت مردم کشمیری که اکثر مسلمان
اند و آنجا سکونت دارند و راجه آنجا که هندوست متعرض بانگ و نماز میشود و مسجل و گوشت آنجا افرادان باشد و ساکنان آنجا همه متمول
و سافر و دست اند با امام علی برادر او را تم خصه سپاهی پیشه که از لاسه آمده بود و عرفین از زانی غله و غیره آن شهر بیکه در او گونده لاسه منزل
بمنزل نویسیانیه و در چون آن کاغذ بروقت تا بوقت این تاریخ حاضر نبود و فصل مردم منازل نکشت با بجمله دریای چین از آن شهر گذشته در
ولایت سرور سید راجه آنجا بخواهین مندا از راه دریا کشیده های برون نیز با کرده بطرف پی پیه بفرستید و امام آن راجه را راجه برنی گویند و نزدیک
شهر سرور دریای مذکور از کوه برآمده بر زمین کلمه و هموار جاری شده در آن مکان شاهجهان یا دوشاه بر ساحل دریا با عمارتی عالی تعمیر نموده در زیر
و امر در آنجا عمارت ساخته مخصوص پور و تانی بغض آباد کسی گشته از همین جانشاه نمر که در حقیقت نصف دریای چین است بریده بشاهجهان آباد
آورده اند با بجمله دریای مذکور بعد بر آمدن از سرور بر اکثر محال گذشته بانان شاهجهان آباد و سید از آنجا مسافت پانزده کرده تا بان شهر
شهر او گوگل و بندر این سیه و بعد از آن با کبر آباد از آنجا تا مان قلعه مانده و شهر کالی و از آنجا بشهر کبر پور پراه و راجه سرور که شاه شیعی
در کبر پور بر ساحل آنجا عمارت راجه سرور واقع است و دریای چین نزدیک کبر پور دریاست و دیگر دریای از جانب کوندر و از طرف کبر پور
در چین و چهل میون از آنجا بجهل ملکوشه گذشته سمت جنوب شهر آبا و متصل قاعه آن شهر گذشته قرب دروازه ترمیمی که یکی از دریای خزر
قلعه مذکور است یک اتصال چینیان و رومی دریای گنگ از مشرق آن سر کشی و نصف نیست با اعتقاد بنو و از بهشت نازل شده و بن جند
از بهشت بر کوه کیلاس از آنجا بولایت چین رسد بر ولایت مولف خلاصه تاریخ که از شاه نامه مردوسی طوسی اخذ کرده می نویسد
که عمارت شاهزاده سیاوش بن کیکاوس بن کیکاوین کیانی در چین بر ساحل گنگ بوده و این اوجت ضعیف است با بجمعا بر آید
از چین در کوهستان بدری نامته می آید مکان جهان حال یعنی نوزاد از برف در همین کوه است و درین کوه ساحل دریا افتد بلند است که آب
به شعوری و در نظرمی آید و عبور بر کشتی متعذر است مگر در آن کن حدود مقرره و ششای سطح و سنگ بر شکار طوفین ساحل آهنگر است نظر بر سیه که
زبان آند بار چپکه نامنه بران در با آند و شند میکنند و در بارسی بدری نامته بر سندر با از کوه بارسی نامته تا آن شهر سروری نگه بر سندر و بان
که کشتی کشی مردم نموده در مکان سرد در از کوه بیرون می آید در آنجا حیره کا و از سنگ تراشیده اند که آب از دهن این جریان میدارد و آن
چهره را هنوز گوگمه می نامند هر دو از انگلیس متبرکه نموده است هر سال در روز شویل آفتاب بر برج حمل که آنرا سندان ماه بسیار گفته نامند
از دهم مردم در آنجا بسیار میشود و معاد رسالی که ششتری بر برج دلورسد آن بعد و از ده سال باشد آن هنگام خلاب از جایهای دور دراز
بر آنجا میسند و پیشه شیل و سوری سرور پیش تراشی و خیرات بردارند و انداختن آنخوان مردگان در میان گنگ مخصوص آنجا سنگاری مژده از
غراب میدارند آب آنجا را بطرف تبرک و هدیه بجایهای دور بردارند اگر سالها در طرف ماند تغییر نشود آب گنگ آبی است خوشگوار و حیح
از صبر و طبایع سازگار با نواند بسیار و بیماریان را موجب صحت و صحیح مزاجان را باعث تندرستی و تقوی شتمین باشد و مبارز الملک بر بلند
خان آب گنگ شمال نمیند در نظامت کابل و احمد آباد و کجرات سبله خط در اجوره کماران و شتران آب کش صرف میشد با بجمله این دریا
بعد از آمدن مردم و از مقام باره مساوات رسیده بانان بسیار از آنجا نزدیک کده کبیره و انوب شهر و سورون و بداندن گذشته بطرف
شمال قوق و جنوب بلگرام که وطن را تم حروف است مفاصله و در نیم کرده گذشته شمال کوره جهان آباد تفاوت چند کرده همین شمال
متصل کانپور که اکنون کوشی و جهادنی اکثر در آنجا است گذشته و شمال شیوراج نوب و کبیره و شمال کشر و جنوب بانپور و شمال شاهزاد پور

و دیگر محالات گذشته بطرف شهر نواله آباد و مرکز و از طرف مشرق مابل کلی شاه به سمت جنوب مابین جنوبی و ششم گفته آید آباد روان کرد و چنانچه
 جوی از آله آباد بطرف شرق باشد پس تابان قلعه آله آباد متصل مینی دروازه قلعه موصوف بدریای چین با چند روده های دیگر میریزد و در یک
 دریا شده شمال قلعه چنانکه متصل آن بر جنوب شهر نبارس گذر و تار سیدن بشمال عظیم آباد و مینده تا هفتاد و دو دریا می خور و بزرگ که از جانب کوه
 جنوب شمال می آیند تفاوت یکدیگر اتصال میدارند بجزی عظیم شود و آن همه دریا با به گنگ موسوم باشد و لذا آنجا بدیبات و قربات مرد و کرده شمال
 موگله و کبر و کوه که در آنجا کوهنوردان با گذرشته تابان شهر ماکلیه بگرد و با که میرسد بعد فرسنگ با بروایت مؤلف خاصه الشوارخ و در شعبه شود
 یکی موسوی مشرق رفته بدماوتی نام دارد و نزدیک خانقا بود دریا می عمان بزرگ و بخش دیگر در جنوب آورده موسوی تخت شود یکی سستی و دو می جمناد
 و موسوی گنگ نام باشد و اینها گنگ نام باید قریب تر از شعبه کشته بدریای عمان داخل شود و چنانچه آنجا اتصال یافته بعمان بزرگ و سستی بدینطور
 پوشیده همان چون سطر می چند از احوال شاه جهان آباد و بهی که کیفیت دیوان عام و جشن سلاطین و قوامین آن آنچه که دیده و نقل کرده اکنون
 اخبار سلاطین آنجا از ابتدای آفرینش تا سلطان محمد زوشن در سه فصل بیان نموده احوال سرکارهای توابع شاه جهان آباد را مرقوم خواهد داشت

فصل اول در بیان احوال سلاطین هند

پوشیده همانند که در آخورد و در او بر جگ راجه بهرت کنتری در هندوستان بادشاه بود و در سنه ۱۰۰۰ که اکنون بهنگام نوشته است شصین و هشت
 و بعد از او دخت تن از اولادش حکومت کرد و بعد پس از آن چه تیرج سبطت رسید او در سپه و شست و هجرت که نامینا بود و دیگر شکر نام
 داشت که روان اولاد و برتر شست و میخوان اولاد و پندارند چنانچه باید رقم حروف آنچه در ترتیب نمود دیده و از بقای جماعه منب و شنیده و نظم
 می آرد چون از عرو و ابرجگ بخت هزار باقی ماند آنوقت راجه شکر سبطت رسید بنه سال بادشاهی کرد و بعد از او راجه دیسب و میوین شکر
 راجه مان یکی بعد دیگری یک یک هزار سال کم و پیش بادشاهی کرد و بعد راجه مان هزار سال غنچه و آشوب ماند و حاکمی در میان نماند
 را رقم حروف از سیاق کلام گوید که در خلال اینجوال هنگام نزول آدم علیه السلام از بهشت موسوی زمین است چنانچه که در تعلیم اول در
 ضمن احوال سرانید گذشت با جمله بعد از هزار سال آشوب راجه چیر تیرج مذکور در راجه چکوئی دیسب از چیر تیرج مذکور بقوی راجه چکوئی دیسب
 از راجه چیر تیرج میادشاهی شست و بعدل پرداخت و در گذشت و او را سپهری نبود که بجایش نشیند چنان سبطت رجوع به بیاس آورد
 بنده بقیه آن از از اولاد راجه چیر تیرج پسران بهم رسانیده مؤلف تاریخ هندوی نویسد که چون زن اولین راجه چیر تیرج در خدمت بیاس عارف رفت بان
 مشاهد عارف نیارده چشم خود را بسته همچو آینه او شد بعد نه ماه سپهری آورد و نامینا و نام و هر بر شست نهادند آن دومی راجه مذکور از شاه طاعت
 عارف ترسناک گشت چند آنکه در پیش زر و گوید از او سپهری اصغر الملون بوجود آمده و نامش پندارند و پندارند زبان سپهری زرد باشد چون سپهر
 کلان و هر بر شست نامینا بود سبطت به پند رسید او روزی به فرم شکار بصحرانفت و آهومی را که با جفت خود فرامهم آمده بود و از تیر نزدیک
 آهومی عارف متراض بود که در پیکر آهومی آمده بازن خویش در لذت بها شرت و جماع محو بود در حالت فرخ گفت چنانچه تو ما را در فصل
 جانان چنان کردی که تیر نزدیک صحبت زن خویش چنان شوی پند از آن روز ترک بها شرت کرد و بازن خویش بعبادت پر و شست
 اما از بی اولاد می ملول بودی روزی با زوجه کلان خویش که گشتی نام داشت گفت هر که اولاد ندارد و در روزی جای اوست و در
 زمین ناجایز است هر که بنا بر شستی بازن خود نزدیک کند آن او حبت حصول اولاد اگر از برین نزدیک کند گنایز بنیاشد چنانچه

پیش ازین روز زمان خیر هیچ کردن زن گفت که با من و میگانه صحبت ندارم اگر ترا هوس فرزند هست من از عابدی آسون خوانده ام
 که با بر آن آسون از عالم ملکوت و آسمان هر گرا بخواند طلبیده فرزند حاصل کند راجه بنا بر پاس داری بزور خانه بنحسنت وزن
 عمل کرد و آسون خواند و حاله گشت و بعد از نه ماه سپر سے زانید نامش جد شتر نهادند را فم حروف گوید این حکایت فی الجمله منتهی
 دارد و حضرت القوا که جهان خوال از اولاد او پند چنانچه در اقلیم ششم در ضمن ترکستان مرقوم است و همچنین مانده است که بریم کلیه علی اسلام
 ساطع شد با جمله دیگر بار زن راجه بدستور سپری آورد نامش سپهر نهادند و مرثیه سوّم همچنین اورا از این نام گذارند و از آن روزم راجه
 بهین خط که گذشت در و سپریک شکرتوانان بوجود آمدند و نام ایشان لوکل و شهید یونان و اند این پنج برادر را پند و و پندوان نامند چون
 از راجه و بر شست نامیدند که هاری نام که دختر راجه قند بار بود و حاله گشت بعد از دو سال مضغه گوشت صلب چون خشک از شکم او برآمده
 با اشاره بیاس عارف کامل آب بر او پاشیدند و آن مضغه گوشت اصد پاره کردند و هر یک پاره راجه اجداد کوزه ها کردند و روغن زرد
 بر آن پاشیدند و هر کوزه نگار داشتند و بعد از دو سال سرهای کوزه بکشادند از هر یک کوزه سپری برآمد و از همه آنها کلا تر جودین بود
 که از کشتن کوزه اولی برآمده و یکی تخم نام که از زوجه دیگر منولد شده بود و اینجمله صد و یک سپر بر شست را کور و کوروان خوانند چون
 راجه پند بود و دعای عابدی بود و یک سبب مباشرت با زن خویش که خود را از چنان شهورت نگاه داشتند نفوس است وقت مباشرت
 فی انفور و گذشت وزن که ترا و همراه نقش اوستی شد یعنی خود را بصیحت عابدان صحران شین پنج فرزندان پند را با بادار ایشان
 گشتی نام در سنا پور آورد و در جودین و دیگر سپران و بر شست نسبت ایشان طعن کرده اند آخر الامور یک طینی ایشان از غیب
 ندای مشیدید و مفضل شدند سپریم هم پند بر تربیت طفلان کوشیدند چون زمین رسیدند و فوت و شجاعت مانند خود داشتند گویند که
 از جن روغن تیر اندازی بی مثل بوده و او از تیرهای اختراعی خویش طوفان آتش و باد و آب و خانه بر روی کار آوردی و از یک یک
 تیر طاعتی کثیر از دشمنان بپاک ساختی هزاران تیر می افغان را در دو آبکشا و یک تیر دفع کردی و بریده بر زمین افتادی این نوع تیر انداز
 و اختراع تیرها از ملکوتیان عالم علوی تعلیم گرفته بود و جد شتر که از همه برادران بزرگ بود در صفات حسد و در عدل و عدل در است
 گوئی نظیرند است چون پند و در نرم و نرم مرآدر و بکار خویش گشتند عم ایشان و بر شست جد شتر را و بعد که از همه برادران سپر کلان
 و بر شست بر جد شتر بر بود باید گفت که اطاعت جد شتر نتوانم کرد و بر شست نصف ولایت را بر جد شتر و نصف دیگر را
 جد شتر حواله کرد و او فرمود که جد شتر با ما در برادران خود بمقام فرماوه بر در استجا با ما و سلطنت قیام نماید پیش از آنکه جد شتر بدان
 شهر رسد کسان جرجو برین با اشاره او در زاده رفتند و عمارتی ازنی و خوب بسیر و فنی ادا و ساختند و ارا داده داشتند که چون پندوان
 آنجا فرود آیند هر یک گام شب در آن عمارت آتش زنند تا پندوان بسوزند جد شتر از کمر جرجو برین آگاه شد و شهر فرماوه اند و از اقطاع
 همان روز تمیل زنی با پنج سپر خود در آنجا منزل کرده و هنگام شب جد شتر با ما در برادران خویش از آن عمارت برآمدی کسان
 جرجو برین آنرا آتش دادند آن عمارت مع تمیل زن و پنج سپر او که آنجا فرود آمده بودند بسوخت مردم جرجو برین سوختند و پندوان در است
 خبر جرجو برین دادند و جد شتر و غیره بیاس گدایان سیر حرا و اماکن کنان هر جا که بود و محقر و شتر و گوزن بشدند میگشتند ناگاه
 یکیلاس رسیدند راجه در و پد حاکم آنجا و ختری جمیل داشت جهت از دواج با تین خویش راجه بای روی زمین را اطلبید است و مجلسی
 عالی ترتیب دادند تا بر کس بلکه دختر پسند کند بقدر او آید و گویند راجه در و پد بدستی مرفق و دیدان و وسیع بر افراشت و بر سر آن

ایسی از طلا گذشت و پایی چوب و یکی پراثر و عن بر دیگران نهاد و وصلای جام در داد که هر که این مایه را در مجلس دوست بقفا
چنان بر بند که از تبر چوب جدا شده و در بگ افتد دختر او را رسد از عهد این شرط بیخس بر آمدن نتوانست که در آن عظیم ارجم
زه گمان نهاد و شست بگشا و در جهان بر مایه زد که از سر چوب جدا شده و در بگ افتاد و راه دور پدر دختر خویش را که در پستی نام داشت با آن
حواله که چون به پنج برادران در آنجا یکجان بقالب متعلقه بودند با شماره مادر خویش آن دختر را هر پنج بر جیت خویش در آوردند و بر برادر آن زن
هفتاد روز مقرر شد آنچنان که زن مذکور هفتاد روز واحد نمیت یکی از برادران پندومی ماند چون نوبت آخر شد آتش عظیم بر می افروختند و در بگ
بالباس عود سانه در آن آتش میگذشت و از طرف دیگر بر می آمد و ترو یکی از آن دیگر بر نیت و بعد از آن تقضای نوبت بدستور باز راه نیت
چون خبر بدتر شد رسید که پندوان بسلاستی در کیندا میگذرند ایشان را طلبد آشته و نصفی ولایت عهد نزدین با ایشان داد ایشان
در اندریت آمده بسلاطنت نشسته و وصله جاک راج بسو که باصطلاح هنوز عبارات از عبادت عظیم است نمودند و آنچنانست که در آن مجلس
راجهای جهان را دعوت میکنند و هر یک را اشغالی از اشتغال حک فرمایند تا هر کس از انواب آن بهره رسد و آتش عظیم را فرزند و قسام
ایشان در آن زیرند و بسوزند و طعام فقر او را باب احتیاج بر درازند و هر که از سر چوب سوال کند او را محروم نسازند با آنجا جگر برادران با او
جهان فرستاد و بر نگار جمع آورد و بعضی از راجها که با نندوان مخالف بودند گفتند همان بهتر که جرجو دین را بر خریدند تا بیشتر کند از بیم مایه است
با تمام کشاید زود و خزانه می گردد و چون ایام جنگ با تمام رسیده باشد و خزانه خالی گردد و جده شتر شتر شده شود تا جمانیان دانند که
او بی آنست که جنگ جشو تواند کرد و گویند که با ب مطلق در وصت جرجو دین اثر نمانده که تا در هر خزانه که تصرف کند و هر چند از آن بخشه خزانه می
نشود و او سایر راجها از بیجی جبر بودند جرجو دین خزانه جده شتر شست و هر چند شتری بخشد و خزانه کمتر می باشد تا آنکه جنگ تمام شد
نام جده شتر روشن گردید و جده جرجو دین افزون بر کشت جرجو دین جده شتر و غیره پندوان را بطریق ضیافت از اندریت بسبب پاور آورد
بکشتن قلبه قمار نیت و جده شتر برادران او هر چه داشتند در بافند و جرجو دین گفت که یکبار دیگر کشتن را از آنم که گشتن را آنچه بود و نام باز
و هم دیگر بر شمار باید که از همواره همان بیرون رود و در او از ده سال در میانان نسر بر بند جده شتر قبول کرد جرجو دین کشتن را با نماند و بر جده شتر
با برادران در و پستی پیا بانا رسیده یکایک تن رفت و دوازده سال بر باضت و مشقت می برد و دیگر کشتافت و یکسال پس بیست
ماند پس جده شتر را جهای دکن را مطیع ساخت و کشتن یعنی کنسایان باسد بر ابریا لیت پیش جرجو دین فرستاد و ملکیت باز خواست
جرجو دین انتفانی نکرد و جده شتر با اتفاق راجهای دکن روی بد بار خویش آورد و جرجو دین لشکر با جمع آورد و در مساحت گوگست که
اکنون به تمام شترت دارد و در مساحت که در آنرا آنرا نمودن و ما بهارت یعنی جنگ بزرگ گویند سجد روز بانیزه جده شتر
داشت با آن جرجو دین لشکر بزرگیم بقتل رسید و جده شتر ظرف یافت گویند پس در آن حرکت فیل را از زمین برگرفت و بر فیل دیگر زد
و بسا بودی که فیل را بر هوا انداختی چنانچه از لظرف غائب شدی گویند که در آن عمر که سفیت کمونی از طرف جده شتر بود و باز ده از طرف
جرجو دین بود و سجد که کونی دل یعنی لشکر بود کمونی بحباب بندی عمارت از پنج لاکه و جهل و شست هزار و یکصد و بیست نفر با سوار
فیلان و اسبان و آرا به که آنرا تهنه نامند و پیا دگان باشد گویند که آن همه سپاه در آن عمر که بودند بقتل رسیدند مگر یازده تن که
زنده ماندند پنج نفر از سپاه جرجو دین و شش نفر از لشکر جده شتر و جده شتر چهار برادر و ششمی کشتن که در دست پند بود و گویند که کشتن
مادر جرجو دین سنجاب الدعوات بوده و چون او را برد گفت شوهرم در تبر است چهر بر است منرا دارن باشد که من فرزند را به بیم پیش

از ان بے نصیب باشد پس دیدہ ہا بر نسبت و همچنان بود تا آنکہ جرجو دین بخرم رزم پندوان متوجہ کو کہ میت گشت مادرش اور گفت
 اکنون کہ بزم میروی باید کہ پیش سے آئی تا ترا بہ بینم وہ بہرکت و بدار من اسلمی تو کارگر نافتد و جرجو دین گفت سپہریت نزد تو آج گشت بندوان
 اگر دشمنان تو اندازا راست گوی اند و مشورت خیانت نکند کہ از ایشان بہتر سی جرجو دین پیش بند و رفت و حال با گرفتہ گفتند
 فرزند اول کہ نظر ماوراید بر بندہ باشد و تما کہ حال مادرت بدیدہ گوئی کہ اولم روز چہ پست پس عریان شوی و نزدیک آوردی جرجو دین بہاوت
 و خواست کہ چنان کند کہ در راہ کشن را بدید کشن گفت جز از نزد دشمنان خود رفتہ بودی جرجو دین حال با گرفت کشن کہ باو دشمن بود گفت کہ
 از خصم سے جستی همانا کہ باو استہرا کردہ اند میخواستند کہ ما بر بندہ خود را بہادر نامائی تا نظر بر عبورت افتد و ترا دعای بارگاہ انکون چون مادرت
 ترا فرمودہ کہ بقول ایشان عمل کنی پس باید کہ بر بندہ شوی و چند حامل گل در گردن انگیزی و آن ہا را از چندان دراز سازی کہ مشورت تو
 پوشیدہ باشد بدان ہیئت نزد مادر شوی جرجو دین چنان کرد چون مادرش اورا بدید از خود کشید و گفت کہ ترا این تعلیم کہ کہ درہ گفت
 کشن کند ہاری کشن را دعای بزرگ و آن از ان بود کہ او از منہ آوارہ گشتہ بدوار کا افتاد و آنجا بقتل رسید با بجا کند ہاری جرجو دین گفت
 کہ ہر اعضائی تو کہ نظر می آمدہ بران سبب حریہ کارگر نہ آید و اگر بعضی کہ آنرا در حامل پوشیدہ زنجی رہتا ہا از پا درآرد پس جرجو دین را
 بہر عضو کہ مادرش گفتہ بود وطن گرز ہم رسید و از ان در گذشت

عما بہارت بالجملہ بعد از واقعتہ تما بہارت چہ ہترسی و شش سال با استقلال سلطنت کرد و بالاخر تجو و کبیر و با اتفاق برادران
 در سباحت و غرلت لعبادت میگذرا بنیدند و در محوطہ ہما حال در گذشت و بعد از وی تن از خانان ہندو کہ اول ایشان پرچیت سہرہ آری
 و آخر آن جامعہ راجہ کمن بدت یکنہار و ہفت صد و ہفتاد و دو سال کوشش ماہ سلطنت کرد و چون راجہ کمن در امور باہست و قونی بداشت
 و زہر شس پیرا ورا بگرفت و سلطنت نشست راجہ اسپرہہ آخر از اولاد خود مجموعہ چہار و ہکس باشد یکی بعد و یکسے تا مدت باہصد سال
 و شش ماہ سلطنت کرد و در آخرین ایتالیفہ راجہ دہمال کہ نجابت بیش بہت و نیک نوش بود بہر میرشاہ اورا بگشت و بجا ہست بست
 و بی بر و چہار و ہن تن از اولاد او چہار صد سال و دو ماہ ریاست کرد و در آخر ایشان راجہ اومت است کہ زندمہ وزیر اورا بگشت و بگلو
 نشست و پس از دست تن از اولادش صد و چہل و یکسال و یکماہ کم سلطنت کرد و در آخرین آن گردہ راجہ راجہ گشت کہ اکثر از دیار
 ہندوستان بہ ہندو آرد و فریب و کمر بستہ پیش گرفت سکونت نامے از امر سے او کہ بر کوہ گماون تہروف بودہ ہر و خروج کرد اورا
 بقتل رسانیدہ و در دہلی بجا کومت نشست و بر خود مغرور شد و بہر عیان سلطنت بد سلوکی آغاز نمود و پیشہ کوکنار سہیل کرد و در راجہ بکر ہایت
 بن کند ہر پ سین والی او چین بہ ہندو دہلی بہر خاست و اورا بزم بقبل رسانید مدت سلطنت حکومت چہار سال بودہ راجہ
 بکر ہایت بن کند ہر پ سین کہ سیاہت دوست بود و در اندر پرت و دہلی نامت گذشت با و چین ہر اجبت کرد و در فوارخ ہنود در اولد راجہ
 بکر ہایت حکایتے غریب کہ دور از عقل باشد مینواید چہ روز سے اندر کہ رضوان باشد و زہشت رقص حوران و پریان کہ بزبان ہند
 اشچہر انا سندیدید گند ہر پ سین بہر اندر دوران مجلس بر حسن جو کہ یکہ نظور نظر بد پرش بود مبتلا شد و نظر سے عاشقانہ سوسے او کرد
 اندر در یافت و بر سہر دعای بکر کرد و گفت بجا م سفلی شو و در روز بصورت خرد شب بصورت اصلی خویش شدہ ہماش کن بنا لگاہ کہ شخصے
 پوست خریار اسوز و آن زمان بجا م علوی بجا م خویش بار آئی کند ہر پ سین فی الفور بزمین افتاد و بصورت خرد شد و در تالابے
 کہ متصل دہا را نگہ فرام دکن کہ راجہ دہا را آنجا حکم بود ہم گشت بر زمین بر سے عبادت آنجا آمد کند ہر پ سین از میان آب بزمین آید

۱۰۱

آواز داد که من اسپر اندرام باراجه خودم گو که دختر خود را بمن در عقد بد و هر مفصله که باشد بمن بگوید بانجام دهم پس باراجه پیغام او گفت
 راجه بر تالاب برآمد و همان جواب شنید گفت که در یکی شب قلعه تونی در حوالی این شهر باز زد و دیگر راجه آنرا ساخته یافت پس دختر خود را
 بگندهر پستان داد و قبول کرد گندهر پستان از تالاب بصورت خرابه راجه حیران گشت و از شگفتی ای برانداشید گندهر پستان گفت غم مخور
 که من در شب بصورت انسان بشوم با لجه گندهر پستان در روز و در شب راجه بسوی بر و در شب بصورت انسان شده با دختر راجه بچشمی شست
 مدتی بران بگذشت شبی راجه فرصت یافت آن پوست خرابه را در آتش سوخت گندهر پستان هم آنوقت از محل سر ابرون برآمد حکایت های
 پذیر خویش باراجه بیان کرد و او را شنید گفت که اکنون بوسیله تو پیغام صلی خویش بژوم امپیش ازین پس من بهتر می نام بوجه آمده اکنون
 دختر تو که از من جداست بپرسه خواهی آورد نام او بکر باجمیت کنی و او را زود بزاری و بکر باجمیت را بگفت و بسوی آسمان رفت راجه در شگفت
 ماند از این چنین سپهر نماند بشید و محافظان بدینتر گماشت وقت قول آن سپهر را نزد من آید تا بوضع آن کوشم دختر ازین حال آگاه شد
 وقت ایستن شکم خود را بدیده سپهر بیرون افتاد و بنوعی در آن بچشمه زود راجه آورد و در آن مرگ دختر آگهی داد و در راجه بر حال سپهر شفقت آمد و او را
 برورش نمود نام او بکر باجمیت نهاد چون عهد باغ رسید و الامت مالوه باو داد بکر باجمیت گفت بنام بهتر می برادر کلان من ریاست
 مقرر نمایند و من وزیر او باشم راجه نماند سپهر دید جهان کرد بهتر می شهر او جین او دار سلطنت کرد و بکر باجمیت وزیر او گشت و بسیاری از مملکت
 دکن و باری هند سخر ساخت و حکایات بکر باجمیت و بهتر می در کتب هند و آن بسیار است اندک که از آن بقل می آرد و راجه بهتر می باز بچشمه
 خویش بکارانی پیش می برد و کتبه بیرون آمد بکر باجمیت با امور سلطنت قیام نمود و اکثر با بهتر می میگفت که باز نان صحبت بسیار
 داشت بی عیب و انوار است و زانی این سخن با بکر باجمیت مخالفت پیدا گشت تا آنکه راجه بهتر می را بر آن آورد که بکر باجمیت را از مملکت
 خویش بیرون کند بکر باجمیت از آن بگریخت و در مدتی که در میان روزی زنا داری بقوت ریاضت شمری بدست آورد
 که هر که آنرا بخورد زنده گانی ابدی یابد زنا داری و در سلطنت زوجه خویش آن شهر را با بهتر می گذارند لجه از محبت آنرا رانی اینک سینه نام و
 دوم خویش و او رانی که ناجیه بود و در دام محبت نیز آخور گرفتار بود آن شهر را چون او کرد و سایر آخور زنی فاش گرفتار بود آنرا با و او دلولی با خود
 اندیشید که از خوردن این شمر را غیبه از یادنی نسق و خور چه حاصل همان بهتر که این شهر را راجه بخورد تا عملیان تا مدتی از وفایده یابند او
 پیشکش راجه بهتر می نموده راجه آن شهر را شناخت و فهمش کرد و از آن ماجرا واقف گشت رانی اینجاست چون خود را از بام خانه نیز بر انداخت
 و هلاک شد راجه روزی بخرم شکار بصراف رفت دید که زنی با یک شوشه خویش خود را بسوخت و سستی شد راجه این احوال را با نیل کار
 بگفت رانی گفت محبت زن با شوشه چیست که از استماع خبر فوت شوهر فی الفور قالب از جهان خالی کند روزی راجه بشکار رفت
 و از آنجا بدست محمدی جانه خود را بخون کوسپند سے آلوده نزد رانی فرستاد و قاصد نزد رانی رسانید و گفت راجه را بشود
 شکار گاه بگشت رانی تحقیق ناکرده اضطراب نمود و فرخه زد و جهان بیدار راجه از مردن رانی ترک سلطنت کرد و در صحرای ابعبادت پرداخت
 و در شمر او جین آشوبه پدید آمد و بعد چند سال بیتالی نامی عفریت خلقی را از سکنه او جین طلبه خویش ساخت اعیان مملکت با
 عفریت گفتند که یک کس بر دروازه شهر برهے غذای خود را با بان و طیفه گرفته باشد و دیگر آنرا آرد و بگو گفت که هر روز
 یک از شهریان را بر تخت نشانید و او تمام روز بر تخت با حکام سلطنت پردازد و در شب غذای من شود و مدتی بر این گذشت
 تجاران اینجانب کجرات با جین هے آمدند بکر باجمیت نوکر یک از تجاران بوده نیز در آنجا آمد و دیگر روز تماشا شے شهر مهیل کرد و

بروگان کلانی رسید و بدینکه شاهی مرزبان کلان اسناده و سپه کلان لباس ملوکانه پوشیده بر نیل سوار کرده و بدر و داور گردید
 نزاری میمانند بکبراجیت بسیار توجیع و سبب گریه بر سپه دوازده احوال و دیو و طغیان آن وقت شد و کلان را گفت که غم مخور من بجای سپه تو
 میروم بکبراجیت انیمه لباس شاهی از سپه کلان گرفت و بخود پوشیده بر نیل نشست و قطعه رفته بر تخت قیام نمود فرمود که تمام غنایم
 بر در شهر از مردم بپوشند هنگام شب و یو آنجا آمد و غذا سے لذت بخورد و خوردند شد و اندرون قلعه در آمد بکبراجیت از تخت جدا گشتی کرد
 بکشتی او را مغلوب ساخت و بر زمین زد و بر سینه اش نشست و بر عجز کرد و وعده بست که اکنون اندرین دیار و شهر در نیامد و در هر کار
 مذکور با تمام کبراجیت از دیو قول فرزند کلان کرد و دیوارها را از دیوارها باز کرد و کبراجیت را مردم بر تخت زنده و بندند و به نفس اقتادند بکبراجیت خود را ظاهر
 ساخت چون ایام مہولی بود آن در بندگشتی است عظیم و مشهور بعضی گویند که بانی جشن مہولی کبراجیت است که بعد قضا با می و بو
 نایکاجشتی عظیم نمود و خلقی عظیم را بخود و ستی خورشید بی بنا کرد و انید و جدا از آن در مملکت هند بسیاری از مملکت دکن و بنگال و بهار
 و گجرات و سوسانات بکشد و بسکونت نمود و از بندگی این نایکاجشتی را از بندگی کابل را از بندگی کابل و چندی دیگر در ولایت کبراجیت و دولت مختلف نقل
 میکنند و بدستور در مردان او نیز احوال است و یک ازان است که سالها بن زمیندار دکن بر کبراجیت خروج کرد و بر ساحل بریده
 محراب عظیم نمود و کبراجیت را بقتل رسانید و در بندوان سا که سالها بن مشهور است و سمیت کبراجیت عبارت از سال جلوس
 کبراجیت است چنانچه اکنون که هزار و یکصد و نود و پنج هجری است کبراجیت یکبار کوشند و سی و هشت سال گذشته و تاریخ
 جلوس کبراجیت بعد انقضای ماه بهاگن که مہولی تمام شود ماه اول حیت که تحویل آفتاب بر برج حوت میشود ابتدا میکنند و سا که
 سالها بن را که کبراجیت در آن کشته شد که یکبار در شش صد و نود و هشت سال مغرب کبراجیت یکصد و چهل سال سلطنت کرد از آن جمله
 در دلی گماشتگان و متصرف بود و در دولت خلافت انوار کبیر که عمر کبراجیت را سنودان یکبار و یکصد سال گفته اند اما سلطنت همان
 است که گذشت منقولست که کبراجیت در آخر بعد سلطنت خویش از سنودان مال جوگی که انتقال روح از جسد میگیرد
 جوگی در جسد کبراجیت روح خود را انداخت و بجای کبراجیت سلطنت نشست و این روایت ضعیف است و اکثر سمیت را کبراجیت
 بر ابره کار پس خلافت مصروف بوده و از بزرگترین ایام عصر خویش بوده و او را بر سه رانان گویند یعنی ملک الملوک و سنودان را
 با او معتقد می تمام است گویند هرگاه خواستی آسمان رفتی و هر چه در شب بملکش گذشتی دیگر روز مردم از آن آگاهی ساخته و خلیق
 برادرانه سلوک کرده و در خانه بجز کوزه و دیو با چیزی نگذاشتی همچنان هند مدار قیام هند بر جلوس او و اندر انایان هند را در فضایل او
 نقصان بسیار است و از قوم بنوار بوده در بدو شتاب سیاحت و صحبت بسیاری از فقر رسید و در پنجاه سالگی بموجب الامام ربانی
 طالب مالک شد و در اندک زمانه مالود و بهراول استیلا یافت و قلعه و بار و شهر او چین و تجمانه ممالک بنیاد نمود و در سه سال و در هر
 و هشت در کمال جمال روزی پیام برآمده در ویشی او را بدید شیفته او شد و در سه سال رفت و گفت دختر خود را مراد و ر
 بر شیدر دخوست که او را بقتل رسانید و در پیش گفت با دشاهان دست بخون در ویشان نمی آلابند او را بکشتن ازین دعوی باز دارم
 پس در ویشی گفت عروسان را رو و با شرط است دختر ایک پیل دیک خزانند زاید و در ویش و غم پیل در زرافتا و گفتند زرد را بان
 او در ویش رفت و حال باز گفت رے رایان پیل در زرافتا و در ویش او را زرد رے سلسله آورد و ای وزیر گفت اکنون
 چاره دیگر باید کرد و در گفت ای در ویش دختر با دشاهان را بجا نرود و شتی زرد بدست نتوان او را زرد رے سلسله را با بدتایع صاحب

۱۲۱

برسرت سابه و در پیش با نژاد رسه را بان رفت در حال باو گفت جسے را بان گفت سالها است که این سر را میگردانم و گردنم زیر بکارت
 و کسی نکلند که مرا بکار آید مضایقه نیست لیکن مبادا سر را بیره باشی او برینندیشد و گیر انگیزه و آویز او را سی سال بپوشید که رسن در گردن کرده
 نزد رسه بری و گوئی سر را خواسته بودی یا یک مابین آورده ام و در پیش او را رسن در گردن کرده و خود برود و رسه ساسه قبول رسه
 را بان با ابیدر پهای او رفت او گفت جو انم روی تراست پس خنخور را پیاورد و پهای او انگذند که این کبوترگ قسمت به کس که نخواهی
 بخش ای را بان امر کرد تا سباب صهارت و خوشی صبا سازند در پیش این بدیدر گفت اینتمه بر است آخمان بوده و دختر صبا پنجه دختر
 رسه است دختر من است پس از نظر خائب شد و کسی از روشانی نهایت را خم حرف گوید ازین فیصل حکایات راجه بکر باجیت
 در سنگداسن شیبی و غیره کتب مینویسد بسیار است با جمل روایت مولف خلاصه الساریج بعد از راجه سمندر پال در و بی راجه شد و آخرین
 اورا به بکر پال چهارگروه نظر از ان فرقه با قصد و شتاب و یکسال سلطنت کردند و راجه بکر پال از اکثر اچاسه میند خراج بگرفت و لشکر
 بر راجه تلگو بگرد راجه بهراج کشید و آنجا بقتل رسید و راجه تلگو بچند روز اندر پت و بی بکلومت نشست و از و ناهامات بهیم و پوسی را نی زده
 کس مدت یکصد و چهل سال و بعد را نی مذکور که زوجه راجه تلگو میبچند که آخرین اولاد تلگو بچند است از عقب ماند را نی اورا سخت
 نشاندند چون را نی بکر و اعیان سلطنت بشورت بگرد و روشی را که بصلاح و تقوی آراسته بود سلطنت نشاندند و شصت و یک
 از اولاد او مدت سی سال و چند ماه حکومت کردند آخرین ایشان راجه مابرتیم است که خا بر شش بدینا و بطنش بقیعه آراسته بود با اکثر
 در پستان مجلس و شنی راجه و بی سین بگال با شناع اینچ که راجه اندر پت و بی نشست و بر خاست با و در پستان دار و بر راجه
 دیگر که آرزو سه نسیم و شصت و یکم پیش رسنی کرده بد بی شناخت به منازعه یعنی بخت نشست باز زده نفر از اولادش یکصد و پنجاه سال
 پنجاه حکومت کردند آخرین ایشان در موه بر سین است که طریقه ظلم پیش گرفت و بغیر و رجوانی در دنان و سفدر ابرورش کرد و در عهد انقبی
 مردم و بی پیش راجه و بی سنگ گوی رفتند ظلم اورا گذارش کردند و در عجب حکومت و بی دادند و او بد بی رسید و بود و بر سین به سفید
 ساخته سلطنت نشست مع او شش نفر از اولادش یکصد و چهل و سه سال و هفت ماه حکومت کردند آخرین آن گروه راجه
 جیون سنگد و او طرب دوست و شهورت پرست بوده راجه تهور اوالی میر شد که با راجه جیون سنگد نیایش داشت و قتی که راجه جیون سنگد
 تمام عساکر و اعیان ملک را بنا بر ضرورت بکوهستان که سکن اجداد او بود فرستاد و خود با خد مه و جو همی چند در و بی بغفلت گذشت
 رتبه تهور ابلشک که آراسته قصد شخیر و بی کرده راجه جیون سنگد به جنگ بکوهستان اگر بخت و بها بخاورد گذشت و تهور اورا اندر پت
 و بی مستقل گشت و چون باز زده سال از حکومتش بگذشت شهاب الدین غوری مکر با او محاربات کرد و بالاخر در موضع نرا این پوزنلا و رسه
 اورا بقتل رسانیدند قطب الدین ابیک را پنجمت در و بی گذشت و بغیر نین باز گشت آنمولف خلاصه الساریج روایت در احوال سلطانین
 و بی و فرستوم اکبر نامه که در هجرت چهار صد و هجرت و نه بکر باجیت راجه ابیک پال از قوم تونور است حکومت بر افراخت قریب اندر پت
 سفر و بی طرح انداخت از اولادش شصت تن تا مدت چهار صد سال و یکماه و هجرت روز کامرانی کردند آخرین این قوم راجه
 بر قس راج نام داشت اورا با باله و چو پان قوم راجوت مکار به دست داد و در ان مکار به بقتل رسید و هجرت شصت و پنجاه
 بکر باجیت سلطنت از قوم تونور بر آمده بقوم چو پان فرار گرفت راجه باله و اولادش هجرت نفر مدت سه صد و شصت و پنج سال
 و هجرت ماه حکومت کردند چون نوبت ریاست تهور رسید سلطان شهاب الدین غوری مکر با او زرم کرد و سفر گشت و بالاخر

چکان

اور بگشت گویند راجه جے چند راجہ مور قوم راجپوت والی تھی جہ بر اکثر اجماعاً غالب آمد مجلس جنگ راجہ ستر شیب داو و تو اسنت کہ در آن
انجمن و دختر خود را بہ بزرگترین راجہ بہ زوجیت دیدہ بدین تقریب راجہ سے ممالک را طلب داشتہ چنانچہ طلب بر بہتو ایترا آئیگی گفتہ کہ جو راجگی را
پہنورا این جنگ را از راجہ جے چند بہ زوجیت بخیر آئیں بہتو بغیر ترک عنایت کرد و راجہ جے چند از راه آشفہ صورت راجہ بہنورا را از طلبا سافستہ
بر طرف چو بدار برور استاودہ کرد و بہنورا ازین آگاہی یافت و غضب رفت و با پانصد سوار گنبدہ الیغار کرد و پیکر خود را از در در بود
درین نضا با سارے از سپاہ راجہ جے چند کشید و دستہ شد نہ با تجمہ راجہ جے چند جنگ راجہ تمام کرد و دختر شمس امدی را از آن انجمن
قبول نکرد و کوش بر جو انمروی بہنورا آشفستہ شد و پورش باطلاع انجمنی دختر از اسکوی نوشی سیر دن کرد و دختر سے علمی و نگاہ بداشت
پہنورا از این آگاہی مشتاق و دختر شد و جہاد آباد فرودش را بہ نیایش و خواستگاری دختر نورا راجہ جے چند فرستاد و تقدیر سیران
جہاد الفتنج با جمیع از سواران آراستہ برسم حقا بفتح رسیدہ دختر از آن منزل برگرفت و بدین علی مر اجنت کرد و جے چند بقصد پیکار
برضاست و زر سے صعب نمود و چنانچہ بہت ہزار کس از طرفین بقتل رسیدند راجہ بہنورا اطفر یافت و بان صنم ماہ پیکر شیب و روز
بعیش پر وخت و یک سال بر آن بگشت کہ سلطان شہاب الدین غوری از این داستان خبر یافتہ باراجہ جے چند داد کرد و در
سبت ہزار و دو صد و سی و نہ مکرماجیت مطابق پانصد و شصت تا دو ہشت ہجری کہ چہل و نہ سال از حکومت بہنورا گذشتہ بود ہاشک
بسیارے روی ہند آورد و کسے ریا رہے عرض نمود کہ خبر سلطان بگوید آجیان سلطنت بواسطت جہاد او آو بسیدہ دختر راجہ جے چند
نوجہ سلطان را بعرض بہنورا رسانیدند بہنورا بخرم آنکہ مکر سلطان را منتر م ساختہ بود با عسا کر غلیس آماوہ و حرب گشت و جے چند کہ ہر بار
بہر بہنورا می پروا گشت انیم تہ بنا بر جنی الفت ملک سلطان بزخوست سلطان طرف یافت و بہنورا لایا ہر کردہ بہنورین برد و جہاد از راه
و فاداری بہنورین شتافت و چندی بہت سلطان نوادش یافت و از بہنورا ملاقات کرد و در زندان و ساز او گشت و زر سے بشورت بہنورا
او صاف تیر اندازی آہیش سلطان نقل کرد سلطان میل تماشا می او خواست کرد و بہنورا تیر و کمان برگرفت و یکشیر و یکشا و تیر خواہ
سبب سلطان کرد سلطان شہید گردید و جہاد خواہان سلطان بہنورا و جہاد را بقتل رسانیدند و کولف تاریخ صبح صادق می بولید
کہ شہاب الدین غوری در پانصد و شصت ہجری دہلی بگشت و در پانصد و نو ہجری راجہ بہنورا کہ بزرگترین راجہ سے ہند بود با اتفاق راجہ
جے چند والی فتوح با یک لک سوار و پیادہ و مقصد فیل رو سے بسوی سلطان کرد و سو گنبدہ خورد کہ تا فارس سیج جاہت بند سلطان
با و زر م صعب کرد و طرف یافت بہنورا را بقتل رسانید و صاحب ہفت اقلیم و کولف تاریخ صبح صادق متفق اند بر آنکہ شہادت سلطان
برین نوع بودہ کہ گو کہ در فوج الامور عسبان ظاہر کرد نہ بنا بر تنبیہ ایشان ہند و ستان آمد و بعد از تنبیہ جانان مساوت کردہ
در ونگش نام وہی از توابع غزنین بردست رے کہ گو کہ ان شہید شد تاریخ شہادتش شاعری گوید کہ اسات تاریخ شہادت
شہادت ملک سجد بہ شہاب الدین ہذا کہ آیتہ است همان میجو او نیاید کس ہوسوم نغز شہان سال شش صد و دو ہفتاد و ہ غزنین منزل
و کس پو شیدہ نہ اند کہ از جہد شہادت بہنورا را سلطین دہلی از ہنورا دان بودہ اند کہ بقلم آمد کند اسولف تاریخ صبح صادق پس از چہ
سال از قوت مکرماجیت سلطنت شہتہ آنرا راجہ دہلی نوشتہ بنا بر ان است کہ او از جہاد اجسام او حسین بودہ و بر اندر چہ دہلی تسلط گشتہ

جان قول تاریخ
صحنوں
انفاق خلیفہ صاحب
تاریخ صبح صادق
شہادت

فصل دوم در احوال اولاد حام بن فوج کہ در مملکت ہند و ستان سلطنت رسیدند

پوشیده مانند که مولاک تاریخ صیحه هادق بنویسد که بعد از مهابارت هجدهم سی و شش سال سلطنت کرده بعد از آن سحر برادر
 به سیاحت و عبادت پرداخت چنانچه گذشت و از اولاد پیشین هیچ ننوشتند مگر بعد از آن اولاد حام بن فوح را در مملکت هندوستان
 را بر حبی نویسنده ظاهر اولاد حام سو به اندر پست در فواح هند چون مملکت و گن و بیگانه را حاکومت کرده اند در سلطنت ایشان
 ممالک نذگور بوده باشد تا سید که در ضعف سلطنت سلاطین هند که آن زمان اندر پست نام داشته گاه گاه بران استیلا داشته باشد
 با تجمه در تاریخ صیحه هادق بنویسد که هند بن حام بن فوح بزرگترین برادران بوده است و برابر ادش سنده که ملک سنده بنام او
 مشهور است افتاد و به تعمیر عمارت پرداخت بپیر و ملتان پسران سنده بودند و بنام خود شهر با ساختند چنانچه در ضمن بیست و هفت و ملتان
 گذشت و هند را پسر بود و اول پورس او و بعد بود و او را دیگران در ضمن و گن و بیگانه گذشت و پورس بن سندر که پسر
 پسر بود و در ملتان مقیم گشت چون در گذشت و اولادش بسیار شدند گشتن را سلطنت برداشتند و این نشان گشتن است که
 پسران آنرا پستش میکنند با تجمه این گشتن مردانه و عظیم گشته بوده است طاقت سواری اسپنداشت لاجرم بفرموده او فیصل را از
 صحرا بگریزند و او بران سوار شد و چهار صد سال ملک راند و در گذشت شهر او در بنا های اوست و بعد از او پسرش ممالج با و شاه
 شد و بهاری بنیاد نهاد و امر کرد تا سر قوم را بنام بزرگ او خوانند چون را نور و چو بان و نور و غیره هم و با پسر سدر او بوده و مملکت
 مالو و منسوب اوست و قلعه گویا ر و بیانه او ساخته ممالج بعد از او پسرش با را جهای ملک ممالج کرد و به ظفر و منصور باز گشت
 و در آخر دولتش بهو که از بزرگان امر او بود یعنی که و ممالج از شجاع ملک فارس استمداد نمود و شما که گشتن بن بطریق را از راه دریا
 بهد و او فرستاد و گشتنست با و پیوست و بر بهو که ظفر یافت او در گشتنست با سراسر اندیپ رفت و سخن ساخت ممالج او را با تحف و هدایا
 رخصت نمود و ممالج هفت صد سال ملک راند و بعد از او پسرش که ممالج با و شاه شد و با سنگلک بی ضبط کرد و با آخو از زبان و گن انفرام
 یافت و از منوچهر ملک فارس استمداد نمود و سیام بن زریان بفرمان منوچهر بانفاق او مخالفتش را بقتل رسانید و باز گشتنست که ممالج
 تا پنجاب مشایعت او کرد و آن مملکت با و مسلم و اهرت و باز گشتنست با ما سلطنت کرد و در گذشت و بعد از او پسرش فیروز را
 جانشین شد و او به علم و دانش موسوم بوده و شهر سرد و در عهد او سیام بن زریان در گذشت و فیروز بن منوچهر بر دست افراسیاب
 بنشست و در پیروز که لشکر به پنجاب کشید و بگشود و جهانگیر دار سلطنت ساخت و اطاعت افراسیاب کرد و در ستم بن زوال در عهد
 کیقباد و روس با و نهاد فیروز را که بعد از جنگ بهر نیت رفت و بگو بهر نیت گریخت و بجنگل چهار گشتنست افتاد و بعد از آن ایام در گذشت
 عدت ملکش با و صد سال بوده بعد از او پوراج که اولاد سنده بود و بفرمان رستم بن زوال سلطنت رسید و در عهد او برهنه که در ستم
 معارت داشت ظهور کرد و او را بهت پرستی خوانند و پوراج با و بگردد چنانچه گذشت قنوج بنانما و آنرا دار سلطنت ساخت و در گذشت
 و اوسمی و پنج پسر داشت بزرگترین او پوراج که بعد از پدر با و شاه شد و پوراج بنانما و شهر بنارس که پورس بنانما و بود بنام
 رسا بنده و برادران خود را بر اجوت نام کردند پسر را چه و چون سی و شش سال از ملکش گذشت که در نام برهنه در
 که بهر نیت سواک خروج کرد و روسی با و نهاد و پوراج بعد از زرم منظم گشت که در سلطنت رسید و که انچه بنانما و اطاعت
 کیکا و کس کرد و چون نوزده سال ملک راند و سنگلک سید که از شجاعان زمان بوده بولایت کوچ که آنرا کامروپ گویند خروج کرد و روسی
 بقتل چ نهاد و بعد از ممالج بگریزد و غالب آمد و بر تخت نشست و صد هزار سوار بگریزی او فرستاد و سنگل از قنوج به بیگانه رفت

در تاریخ
 در تاریخ
 در تاریخ

دارالملک

سمران اور انقالب کرد و تا کوره گماشت با و رسید و در زس صعب کرد و پنجاه هزار مرد از سپاه سنگل بکشت سنگل اطراف اردو کس
 اورا ناضن گرفت ترکان از قنلت راه عاجز آمدند سمران ناچار از مملکت بنگال بازگشت و بگوسته اذ کوستان نضن شد سنگل
 با اتفاق راجه مایه بند بجمار به پروخت افرسیاب آگاه شد و با هند نیرا سوار رو سه بهند نما و سنگل بگر بخت و به بنگال رفت افرسیاب
 اورا انقالب کرد و سنگل با مان نژاد و آمل فرسیاب اورا به گریستان بزد با سیران و بسته بزم ایرانیان بکوه هاپون فرستاد و بر
 دست رستم بقتل رسب و گویند از ان معرکه بگر بخت و بهند آمد بعد از و پیشش راجه مایه ر بهت باد شاه شد و قلعه بند کس
 بنامنا و و بهشتا و بک سال ملک رانند و در گذشت و بعد از و مہ ماراج کچوا به در ماز و از خروج کرد و بر قنوج مستولی شد و
 لشکر را به بر و اذ کشید و بگرفت و او معاصه کشتا سب بود و بعد از و خواهر سزاده اش کید راج جانشین شد و بعد از وفات
 رستم بر پنجاب استیلا یافت و قلعه بند بنامنا و چیل نیز اید سال سلطنت کرد و در گذشت و بعد از و سه سال از اش حیحیند باد شاه شد
 و عیش و مطرب پروخت و از تدبیر ملک غافل ماند لاجرم غلام با خاست و بند رو بچیرانی نهاد و او معاصه مین و در اسے بوده و
 شصت سال ملک رانند و بعد از و پیشش سلطنت شست و مہ برادر و حیحیند برادر زاده را بگشت و به سلطنت شست و شهر
 و علی بنامنا و در عمدا و قور که از خویشاں راجه کما تون بود و خروج کرد و کما تون بگرفت آنگاه رو ب قنوج نهاد و راجه و ملو با و مصاف
 گریز و اسیر شد فوراً اورا بر شمس جس کرد و غرم سنگل گشت و بیگ که عبارت از آله آباد است دار الملک ساخت و بعد او
 اسکندر رومی متوجه هند شد فوراً نیز در حد و مسر هند با و مصاف داد و بقتل رسید راجه بند صاحب دکن که شهر بند را از کفایت
 راجه بند را از اولاد او بکلیب خود را نیز و کسک فرستاد و او طاعت کرد و در اوت موافق سکندر نامه کید هند می آن وقت
 بادشاه و علی بود اسکندر رومی را تحالف فرستاد و قور راجه قنوج بود با جمیع چون سکندر بازگشت سنا حیدر در قنوج
 بادشاه شد و آن مملکت که خراب شده بود آباد ساخت و بهت کرد و بر بسی که از ملوک طوائف بود و خوف و عدا با فرستاد و در شهر
 عمدا و حونا خواهر سزاده نور خروج کرد و اورا بگرفت حونا سلطنت شست چون آرو شیر یا بک متوجه هند شد بند بخت موست
 مال وافر بکش نمود با بگشت بعد از و پیشش کلیان حیحیند را بگشت و او عالم و سفاک بود بسیاری از اعیان را بگشت
 و هندوستان خراب کرد و بر بجان از و متفر شد بکس از ان راجه قنوج را حشمی نهاد و بعد او راجه بک با حیت برالوه و نهر و اوست
 یافت چنانچه که بگشت راجه بک با حیت راجه رابان یعنی ملک الملوک گفتندے چون بک با حیت را سال با هس بقتل رسانید
 نالوه خراب کرد و بد پس از انکه زمانے راجه بهوج که او نیز راجوت قور بوده در آن دیار بکامت شست و بعد او و او بخت
 و او بر سائے و در شش کردی تا چهار روز پیش سبر بروے و شب با لباس در و پش ان کرد و شهر بر آید سے و آن حال فقر و مساکین
 تیر گرفته و که کوس بهند و چنانکه از انار است در آخر عمر کمال ظاہر و باطن دریا نیتہ بنگلگی پیشانی از نیمان غانی در گذشت بعد از و
 با سید یو در قنوج بادشاه شد و در بهار و بنگال استیلا یافت و کلاچی بنامنا و در عمدا و بهرام گور پریم ساحت بهت بر آمد
 کار هاسے مزمانه کرد و در حد آن بسید یو در ختر خود را با و منسوب کرد و بعد از با سید یو در میان برادران مخالفت خواست و ده سال
 با بک بگرفتند که در راجه مایه و یو اتمو سه سال را با بود قنوجت یافت و ایشان را متصل ساخت و سلطنت شست و لشکر
 به ما و اذ کشید و آن ملک را از نوم کچوا به اتمو اذ کشید و قور خود را در ان دیار آباد ساخت و بعد از فوت راجه بهوج که

سید

حد فقه الاقلام

فکرش گذشت بر مالو مشهور شد و با همکاران خود در امر و با اشراف و اعیان هر چه در گنجان گرفت و بقنوج بازگشت و لشکر کوهستان سوداگر کشید
 و در ایام آن در باره املح خود و خستو باراجه گماون زر ز صعب کرد و نظرفاغت تا جاک اوان بنزیریت رفت بالاخر و خرنورد ابراهم بود و او در
 را بدو بازگشت چنانکه کوٹ سده را محمود با بر اراجا انجا اطاعت نمود و دستر بلبر او داد و رام و پونب ساحل در با می بهیت رسد و بقنوج بازگشت
 و بعد بر پروخت بعد از دستر تاب چنانکه از امرای او بود و عوی سلطنت کرد چون فرزند ان او را بدو که با یکدیگر اختلاف داشتند
 ایشان را ابراندخت و بقنوج استیلا یافت ترا جی که سلاطین هند وستان با ایران سه فرسناوند بازگشت نو شیران عادل لشکر
 هند فرستاد و پرتاب چند عاجز شد و از کرده استغفار خواست و دستر خود را با مالی وافر نزد نو شیران فرستاد و بعد از در ایام
 اطراف بسیار از هند وستان را به غلبه فرود گرفتند و جز آنکه از ان بغیر ندان او نماند و ایشان خود را را ناخواندند چون پرتاب چند
 و خرنورد انو شیران فرستاده بود و اعتقادش خود را از نویشان نو شیران بلکه از اولاد او شمارند و کوهستان کوٹله چنورد و تصرف ایشان
 ماند با جمل بعد پرتاب چنورد و پو بر مالوه خرچ کرد و بر مالوه و نهر و اله استیلا یافت و قلعه هند و بنامند بعد از و مال و پو حکومت
 رسیده و قصد دلی کرد و صهر ملکته که گذشت و تصرف اولاد پرتاب چند بگذشت آنگاه که بقنوج کشید و گرفت و لشکر و مملکت آباد
 ساخت و در عهد او با دومی قنوج سجاے رسید که سی هزار دوکان نان فروش در آن جمع آمد و بعد از اراجا پراگ در هند سلطنت کرد
 و ملوک اطراف پدید آمدند چنانچه در عهد سلطان محمود غزنوی در قنوج کوره و در سیراب هر دو شهر مابیت علی چند دور را بود حیپال بن
 نیپال دور کالوچر چند راجه بودند و هیچ یک اطاعت دیگر نمیکردند و همچنین در مالوه و کجرات و کن و غیره رایان علی حده بودند پوشیده نام
 اول سیکه از سلطان پجانب هند وستان مبادرت نمود استغلیک بود و در کرد و در ضمن خرقین مذکور نشود و بعد از ان سیکه بن امیر ناصر الدین
 که در خریدیه استغلیک و در سلطان محمود غازی غزنوی بود با حیپال اراجا لاهور زر ز صعب کرد و نظرفاغت و بجان گرفت و بعد از
 سلطان محمود غزنوی در وارزده و بقوله هفتده گرفت هند آمد در مرتبه اول پنجاب و لاهور از حیپال و الی انجا استراغ کرد و گویند که
 حیپال را بقتل رسانید و بازگشت و در چهار صد و نه هجری بعد بحار تبه قنوج گرفت جدر اتم حروف محمد یوسف نام را بهیاست
 سری نگر که بعد از ان معروف بگرا ام شده فرستاد و در لاهور نائب فرستاد و بنزین بازگشت و چنین هر سال از راجا س هند
 مثل راجه گو ایار و کالنج و مابن و شهر و سوسنات و غیره جنگ و شمشیری پیشکشها گرفته باز میگشت بعد از و فرزندانش استیلا
 یافتند و در لاهور کنگا ساختند و اول سیکه قصد مجله بهیست صاحب بود و بنزین قصد هند کرد و راجه تهورا که از بزرگترین راجا س دور و پرت
 مولف هفت تعلیم والی اجمیر بود و در آخر عهد غزنویان بر بسیاری از بلاد هند که در تصرف ایشان بود استراغ نموده روی سلطان
 شهاب الدین محمد شام غوری نهاد و سلطان با او زر ز صعب کرد و نظرفاغت و بسی از هند بکشید و قطب الدین ایبک را
 در دلی گذشت و بنزین بازگشت در ضمن غور مرقوم است

استغلیک
 پرتاب چنورد

فصل سوم در احوال سلاطین اسلام

که در دلی سلطنت کردند و ایشان بزرگترین پادشاهان هند اند و جمعی که در سایر ممالک هند وستان بدولت و حکومت سیده اند
 از امرای ایشان اند با همکاران اول آن سلطان قطب الدین ایبک است که بر تخت دلی جلوس کرد

و او را ایماک آن گفتند که یک انگشت خشم از شکسته بود و آواز ترکستان بود و در غلبی با سیری افتاد و چند بار فریاد می کرد و آن سلطان را ایماک
 او را بخیر و در تنبلی نموده حکومت و بی با و او را ایماک در بلاد بسند غزوات بسیار کرده و استقلال یافت و محمد بن مختار غلبی از کماشکان
 او بود که بهار در بنگاله سخن ساخت و اساک عادل و بافل بوده او را کبوتر گفتند که چشمتش او را کماشکان سکه بود یا یک روپیه بود
 که کسی بخشد پس چون در شش صد و دو و چو چو سلطان نهماب الدین غوری در گذشت قطب الدین را لقب سلطان و خیر داد
 و قطب الدین سلطنت نشست و در شش صد و هفت و چو چو غوری رسیدان گوی بازمی اندر اسب افتاد و در گذشت ایالت و
 سلطنت بست سال بوده از آنجا چهار سال بر تخت سلطنت قیام داشت بعد او پسرش آرام شاه بر تخت نشست و بعین بر تخت
 اعلو و عیان او شمس الدین اتمیس که از قبل ایماک بدوان میداشت بخواند و بر تخت نشاند و سلطان شمس الدین اتمیس
 با و شاه شد از اتمیس از آن گفتند که در شش و چو متولد شده بود و آنجا اتمیس از بزرگان ترکستان بود با سیری بخارا رفت او
 پس او را بنزنین برود و قطب الدین ایماک هزار دینار بخیر و با خود بند بر شمس الدین و خدمت او ترفی کرد و ایماک او را پسر خوانده
 امارت بدوان داد چون شمس الدین در غلبی با و شاه شد ملتان از ناصر الدین قنجه بیرون آورد و تاج الدین یلدرز والی غزنین
 بر کبشت اتمیس و ناصر الدین محمود را به شهنزادگان و لکنه فرستاد و او با حسام الدین محمود غلبی والی بنگاله زرم کرد و او را کبشت و در
 بنگاله استقل گشت و در شش صد و هفت و چو چو سیم جبری بر بنجور و هند و استبلا یافت و بنوعی باسی بنزرا و خلعت فرستاد و لقب سلطانی
 از نانی داشت چون پسرش ناصر الدین در بنگاله در گذشت سلطان حسن و فرزند بسیار کرد و بعد از چند روز او را پسر آمد سلطان
 او را ناصر الدین محمود نام نهاد و چون در بنگاله فساد خویش بود و سلطان به آنجا نائب شتافت و آن ملک را اصنامی ساخت و ملک
 علا و الدین جلال را ایالت آنجا داد و با گذشت و در شش صد و هفت و چو چو قلع گویا را بعد چهار یک سال و در شش صد و سی و
 یک جبری شهم او عین گرفت و بجانده ماکل و غیره را خراب ساخت و در شش صد و سی و سه جبری در گذشت بعد او پسر شمس
 الدین فیروز شاه پس از وصیته پسر اتمیس سلطنت رسید او با حسام مرادان پوشیده بر تخت نشست بر او بیت صلح صادق صادق
 و بعد از حسام الدین البونیه حاکم سر سبز بنی که در ضیاء گرفت و طوعاً و کرهاً او را بنجور است و متوجه و بی شد امر است شهنزاد الدین
 بهرام شاه بن اتمیس را چاکر است نشاند و ملک بلین را که از غلامان اتمیس بود برزم البونیه فرستاد و بدین بر البونیه ظفر یافت البونیه ضمیمه
 کرد و بخت برود و پست از بنگالان میر شد و بقتل رسید بهرام شاه منتقل شد و بعد از لشکر من بلا بر آمد قتل عام کرد بهرام شاه قطب الدین حسین
 و نظام الملک را بدین متولان فرستاد و خولان بازگشته بودند نظام الملک پناه بهرام نوشت که قطب الدین حسین را امر مخالفت است
 بهرام شاه در جواب نوشت که او را بقتل رسان نظام الملک همان مثل قطب الدین حسین نمود و با اتفاق او بی آشکارا کرد و بدین
 رسید بهرام شاه را که بدین تحقیق شد بود و قمر آقا بشود و او را بقتل رسانید **عملا و الدین مسعود شاه بن اتمیس** را بخواند
 حکومت نشاند و علا و الدین بلین را الف خان نام نهاد و اعمام خود جلال الدین و ناصر الدین محمود را از حبس بر آورد و بنواخت و
 تسبیح جلال الدین و تبرای ناصر الدین داد و در عهد او لشکر منقول از راه کوهستان به بنگاله آمد و بنزیر شکر با گذشت و سلطان بطبرق نشاط
 مسئول شد امر را بنما گفتش بر فراستند ناصر الدین محمود را از بهرام طلب داشتند و در شش صد و چهل و چهار جبری بدین آمد
 علا و الدین مسعود شاه را حبس فرمود و نور سلطان ناصر الدین اتمیس خواند و بر تخت نشست و مهمل و زینل کوشید

بیان و تفسیر

علاء الدین

و قاضی منهاج طبقات ناصری بنام او نوشته گویند به سال دو و صحت ارشده و بفرستند و چه آنرا صرف قوت خویش کردی امر کرده بود
 لذیاده از بهلے متعارف بگیند شمس بهر او طعام بخند زور سے از سلطان در خواست گنیز که در سلطان گفت بیت المال تو منگ کان
 خدا است در آن تصرف تو انم کرد ما جریه این در آخرت یابی با بجلد در عهد او و رفی عظیم بود پدید آمدن لشکر که دو آب کشید و مسامی
 ساخت و بلبین او وزارت داد و در عهد او ایلمی هلاکو خان بهند آمد ناصر الدین پنجاه هزار سوار و دو لکه پیاده و دو هزار ارمیل و سه هزار آراجه
 با استقبال فرستاد ایلمی شجر برآمد و بعد از ملازمت با تخت و در بابا سے بهند باز گشت و سلطان در شش صد و شصت و چهار هجری در گذشت
 از و پسر می نامند الف خان که بهار الملک بود و بخت گشت و سلطان غیاث الدین ملین مخاطب شد و او بزرگ را و ده فرخیا بود
 و خوروی بر دست سپاه مغل آسیر شد تا جریه او را بخرید و بهند و بهت سلطان شمس الدین بفرست با بجلد ملین بادشاه سے
 بار سه و دین دار بوده کافر از اهل لغز بودی و تا از صلاح و نبانت کسی آگاه گشته باوشنخی ندادی و در گذار گشت مرهم سلطنت
 کوشید و همیشه در گاهش بقیطان مست و جوانان با شمشیر برهنه کشیده آراسته بودی و به نیتی عظیم بار وادی و در سفر چون مالی رسید
 وقف کردی با مرصیان و پیران و اطفال و چهار پایان لاغر بگشتند به پس عود باشکوه بود کردی هرگز خنده و قهقهه نکردی و در
 لوازم سیاست عمل نموده و بگناه یکی لشکری بل کشور بر براندختی و در مدت سلطنت خویش هزار و شصت و سه مجلس خود باز ندادی و باو
 سخن نگفتی یکی از سوادمانی و افرین پذیرفت که کلبا سخن با او گویند قبول نکرد گفت که بهر اندک مال ناموس سلطنت را بر باد و هم نشانزاده با
 ایران و توران از اسب تیغ مغول با و پناه آوردند ملین ایشان را از قطع ایمنی و ادب بر کوبید و بی بخلی ساختند و آن بنام ایشان
 مشهور است تمامی اینها این است عباسی و شجری و توارم شاهی و طبری و غلوی و آماکی و خوری و چکری و آرومی و قیصری و دهنی و
 موصلی و سمرقندی و کاشغری و خطائی و او امر کرده بود که با شست کرده و بی گشت کار کنند و خود بگردد در آن لوح با آن اشغال نموده و
 با وجود آن در امور ملک غافل گشتی هلاکو خان بخدمت نشیند گفت بلین ملکه با تیسر است چه بسواری و سفر خود میکند تا وقت کار می خیزد
 نماید را تو حرف مطابق دید خود گوید که بچنین بهمان برهان الملک سپید سواد سخنان نامم فوج او بوده فوج خود را در یکجا جمع کرده و دست
 و گنبدان در عهد محمد شاه خورشند که دلی را اسپه سرانند چه از سپه سادات خان منظم شد و بی نشانی سید بصوف بگردد و پنجاه گروه
 ایلتار کرده بدلی رسید و جماعه گنبدان را برانگنده ساخت با بجلد و قتی سلطان غیاث الدین ملین حکم کرد که اسامی لشکریان که بر وضعیت باشند
 از دفاتر محو کنند و هر یک را مدد و معاش دهند بران سپاه با میر الامر الملک خردین کو قوال حال باز گفتند و بگردد و ملین برسم رشوت پیش
 او نهادند ملک خردین متاثر شد و مبلغ زر و گوشت اگر رشوت گیرم سخن از پیش دل بخدمت سلطان خوانم کرد و پس برخاست و تفکر اند
 در گاه وقت سلطان او را بشیر شناخت و بر سپهش او گفت دیوان عرض سلطان ایران را ردی کند ترسم که روز قیامت بنز چنین شود آنگاه
 حال من چگونه باشد سلطان بسوی بگریست و مر سوم آنطایفه بحال داشت سه قرب سلطان مبارک آکس راست که کند کار استندان
 راست با بجلد ملین لشکر بنو مسبت کشید و صد هزار کافر بگشت و چون دالی ملتان در گذشت سلطان سپه بزرگ خود سلطان محمد را که
 و لیعهد بود و قاتان ملک لقب داشت بکجاست فرستاد آبر خسر و دلی از نمای او بود بعد چند سے سلطان محمد بر دست او و مغل که
 از طرف جیون خان دالی توران ایالت کامل داشت و در محاربه بقتل رسید و ملتان در ملتان خرابی کرده باز گشتند آسیر خسر و دلی
 را آسیری بر دزد ملین خیر و خود بخیر و بن سلطان محمد را ملتان فرستاد و طفل را ایالت بگازد و طفل را بگونی رسید و استقلال یافت

بیت ناصری بنام محمد

و راجه جاجیک را شکست ال وافر بافت و بی کرد و خطبه و سکه بنام خود و سلطان امین خان والی رود در ابرق او فرستاد امین خان شکر
 بازگشت سلطان اورا اهل حق آویخت و ملک بیسی ترک را بعد از آنکه فرستاد و طفل اورا از زری بگشت سلطان در شرم شد نفس خویش
 در بنگاه شافیه در کهنه سید طفل بگریخت با آنکه گرفتار شده مع تو اجماع و اطفال اهل خویش و اقر با نقل رسید نقل است که
 قاعد ریز از سلطان برود که صاحب طفل بود سلطان اورا بگشت و امر کرد که هر کجا قلند را بیاند بکشند و همچنان شد نگاه پسر خود بود
 را فرست کهنه سید داود و در بنگاه خطبه و سکه بنام او کرد و بعد سه سال در بی بازگشت و در خحال امین احوال امیر خسرو از سوزان راهی بافت
 و در بی آمد و قیاسه که در مشیه سلطان محمد گفته بود در بارگاه سالک این پسین خواند سلطان نیز ای مای که در بی مرض شد و در آخرت صد و هشتاد
 و پنج هجری و در گذشت و از عثمان دوست که بهت و باو شاهی لازم و ملزوم یکدیگر اند اگر با جت صاحب محبت نباشد میان او و سایر اهل
 فرقی نبود و بعد از او میر و امیر قیاسه بن ناصر الدین بفرمان سلطان معز الدین قیاسه و مخاطب گشته سلطنت نسبت بمقتضای جوانی چنانچه
 وانی بود با شمرت و معاشرت که کشید با امیر سایر مردم بموجب اناس علی دین ملوکوم عیش پر و اغند پدرش ناصر الدین بفرمان از اطوار
 پس آگاهی یافت با لشکر انور که کشیده میگردد قصد و بی کرد قیاسه از دلی رویه پدر او در لب کنه پسر و سیکدیگر رسیدند و آب در میان
 فاصله بود و در آنجا در میان دست قیاسه خواست که جلافت پدر خود امر الفتند که باو شاه دلی را نشاید که نزد وانی بنگاه رود پس پدرش
 ناصر الدین انتاب بگشت چون بارگاه پسر رسید بفرمان پسر که در قیاسه از تخت فرود آمد پیا پس پدر او فتاد ناصر الدین کشت گرفت
 و بر تخت نشاند خود و با پسر بگوشه تخت نشست شبی آنجا پسر زد و با پسر خویش آمد و چند روز آمد و رفت میکرد و تسبر او عظم و پند گفت و به
 بنگاه مراجعت نمود امیر خسرو بلوی قران اسعدین را در آنوقت ظهور آورده ناصر الدین سالها در از در بنگاه سلطنت کرد و در عهد سلطنت
 اقلق شاه در گذشت تا بعد که قیاسه چند روز بموجب نصایح پدر خود عمل نمود با آنکه شرب خمر و عیش پر و زنت و بقالج و لغوه مبتلا شد امر از بزرگ
 پسرش کیومرث بن قیاسه در آنکه سه سال بود سلطنت میکرد ششصد و پنجاه سالک جلال الدین را به تبری قبول کرد و میان فریقین حرب اتفاق
 افتاد و جلال الدین در آب انداخت ملک جلال الدین نام سلطنت را بر کیومرث پسر قیاسه نهاد و ملک علاء الدین چچو برادر زاده سلطان
 غیاث الدین بلخ را قطع کرده و او را بعد از آنجا بفرستاد چون جلال الدین ستم گشت کیومرث را از میان برداشت در او ایل شش صد و
 هشتاد و هجری و چنانکه سالی بر تخت نشست در عصر لشکر که بی عقیم گشت امر او نزد یکی آن عمادات ساختند شهره عظیم آباد شدند و در بی نو بودیم
 نشست سلطان جلال الدین جللی باو شاهی حکیم بود و نقل کس فرمان ندادی هر گاه فرزندی بایش او آوردند که توبه دادی درها کردی چون
 ازین تمییل بگیات سلطان در هندوستان شرت یافت سفید ان گفتند که جلال الدین بسیار ستم است لاجرم جمعی از افضال جلال الدین
 انظار کردند بر سلطان آگاه شدند و ایشان را با خود اندوختند و پیش ایشان انداخت و گفت اکنون سلاح نزد من نیست بر خیزید و با آن
 سفید آمدند و با هم گشتند جلال الدین گفت شمار باقتل رسانم همان بهتر که با قطع خود برود و چند س از من دور باشند این من منصل
 شدند و با قطع خود شتافتند تا بعد جلال الدین بی بی گشته شتافت چون بدار الامارت رسید با او از بلند گفت چگونگی از عهد لشکر
 از روی بیرون آیم که بر تخت که پیش ازین سالها سرزمین نهاده بودم بر آدم پس یکوشک من که ششیم خاص سلطان غیاث الدین
 در بر داشت در آنوقت قدیم بود در بارگاه فرود آمد ملک احمد چپ گفت که اکنون کوشک از سلطان است چرا برود فرود باید آمد
 گفت در هر حال رعایت حقوق و تبعیت لازم است بلکه احمد گفت دار الامارت این فقر است خداوند را بجا باید بود سلطان

تاریخ ششم

تاریخ ششم

حدیقه الاقاسم

گفت که این نصرالدین است در پیش از آنکه سلطنت رسید سنانته بود در اوران قحی نیست ملک فرزندان اوست ملک احمد گفت بفرما
 سلطنت رعایت شرع نباشد سلطان گفت بصلی علیهم اجمعین قوا بعد اسلام تجاوز نکند تمسک بکوشک اصل در آمد و از بهر رعایت ادب بهما
 سلطان ملین نشست و در غنای پیشین امر بود و قراقرق است پس برخواست و بدین طریقی نورفت و هاجها افاست گزید بر جشن عالی کرد و خزان خود را
 برادرزاده هاسه خویش که علاءالدین بهر او پیش ایلیاس بیگ بود و دو و آید خسر و در بلوی را ندیم ساخت ملک جمبو باورزم کرد و بگریخت صحت تمام
 حال که دره ناگه باو متفق بود و با بسیار سے از اعیان لشکر اسیر کردند از گنجان ایشان را و در شانیه برگردن نزد پدر فرستاد و سلطان آن طایفه را
 و پدر چشم پوشید و با امر کرد تا ایشان را بجام برزند و لباس فاخره پوشانند و حاضر آورند با ایشان لطف کرد و گفت شمار گناهی نیست بزرگ
 بنده گان سلطان بوزید و ملک بهر خویشان او و پیوسته استند اگر باین مخالفت کنند کفران نعمت باشد و همان روز ملک علاءالدین جمبو نیز
 اسیر گشته حاضر آمد سلطان او را با بارش نبوخت و بلتان فرستاد و بوالی آنها نوشت که ابواب عیش بر ایشان گشاده میسوار و کس را ماد
 خود علاءالدین را که برادرزاده اش بود بجا کویست کوزه فرستاد در شش صد و نو و چوبی سید سے مولے را در زیر پاسبی ملاک کرد و مقول است
 که سیدی مولد از خرجان بود و از در ویش آن نظر یافت و بنده آمد و تجردت شیخ فرید شکر گنج شافت و متوجه بدین شیخ فرمود که بدین
 نزد وی بروسه و با طعام فقر و ساکنین بر پر از می باید که از محبت امرا و قربان سلطان دور باشی سید سے مولد بدین رسید بلین پادشاه
 شده بود و سید سے مولد ها نقاب های عظیم بنامند و دست بندان گشاد و تمسک او را به کیمیای نسبت کردند و گرو سپه بولاتش اعزاز نمودند
 چون بلین در گذشت سید سے با ملوک و امرا اختلاط کرد و هر یک را مال سه و نو داد و گوشت نیز ازین آرزو جنگ بنده صرف مطیع او شد و
 هرگز امانی بخشید سے گفتی که فلان خوار و فلان خشت را بر گیر بریان هر چه غنی خا بر گشته چون سلطان خطیبی پادشاه شد سپه سرش
 خانانان سیدی مولد را پدر بخواند لاجرم رجوع خدایق پیش از عیش شد قاضی جلال الدین او را بخرج تحریف نمودی سید سے
 مولد فریفته شد و غم خیزم کرد سلطان او را بخواند و آگاه گردید و خواست که نفس رسا فرستد سے سوگفت مرا کس که بشیمان شوی
 اگر کلیمان غم برادرش خانانان فیلبان را اشاره کرد تا فیلب برادرانند سید سے مولد زیر پاسبی ملاک شد و صاحب دکه که در و علی حاضر بود
 گوید آن روز که آن کشید باوسه سپاه برخواست و همان تاریک شد و در آن سال در و علی تحبط افتاد و سپه بزرگ سلطان خانانان
 در گذشت و در شش صد و نو و یک هجری سپاه مثل رو بنید آورد و سلطان بر ایشان غالب آمد انون منحل متهر منولان با چهار هزار
 منحل بخدمت پیوست و سلطان شد سلطان دختر خود را با او در بغداد در و علی منقلب کرده آباد کردند سلطان سپه خود را کلیمان را
 حکومت پنجاب و ملتان داد و در شش صد و نو و دو هجری لشکر کشید و در حدود آن قلعه عمارت کرد و درین سال برادرزاده او
 علاءالدین از کرک که لشکر سبیل کشید و نظر یافت و در شش صد و نو و چهار هجری از راه چهار کشته متوجه دکن شد و با بلچور بزرگ رسید
 و را بدین صاحب دیو گنده که اکنون دولت آباد نام دارد ساخت و آواز هورا کند که از امرا سے سلطان جلال الدین ام و از بیم او
 که بینه پناه تو آورده ام تر سے بآن سخن میزدند علاءالدین ناگاه بدو گنده رسید و بر شهر استیلا یافت و دست تبارج کشید
 را ایدر در قلعه محض شد علاءالدین بمحاصره پرداخت چون نسبت و بجزر بگذشت راجه در صلح بکشید و سید من طلا و نفیست من
 مردار بود و من و هزار تن فقره مسلک دکن و چهار هزار جاوید و نفیست و دیگر نمایان بخدمت فرستاد تا با گذشت در او ایل سال
 شش صد و نو و پنج هجری سلطان جلال الدین متوجه گوا ایلیا شد و بنامه سرکار پرداخت دوران صد و دو و خیر رفیق علاءالدین

تلمیح سوم

دیوگنده یافت چون حکم او زنده بود در کارش متردد گشت ملک احمد چپ که مرده ستقیم ایسے بود گفت علاء الدین مرغی دار و در کار سلطان
چند بزرگه گرد و ناچار بنگام مراجعت بملازمت آید نگاه که او در رکاب باشد سلطان در آنچه کند مختار است جلال الدین گفت علاء الدین
را در کنار خویش هم درده ام از من نبی نکنند ملک احمد آه بر کشید و این بیت بر خواند و برخاست بیست چو تیره شود و روزگار
همه آن کند کس بناید کار به پس سلطان بدلی باز گشت و علاء الدین بکره مراجعت نمود و سلطان نوشت که متعاقب مع شغفیت
دیوگنده بخدمت میرسم و در تاریخ فرشته باومی آید که علاء الدین محضری از غنائیم دیوگنده بخدمت سلطان جلال الدین فرستاد
و مخالفانش گفتند که علاء الدین آنچه غنیمت یافته عشر عشر آن بخدمت فرستاد و مزاج سلطان را از طرف او منحرف گردانیدند و در
الیاس بیگ بعضی رسانید که علاء الدین از ملکه جهان و امرا متوسل گردیده میگردد که اگر سلطان از من برنجند قلندر شوم سلطان گفت
سعاد الله او مرا فرزند است چگونه باو بی اندیشم پس الیاس بیگ را امر کرد تا نزد او رود و او را من راضی گرداند و خود را از پل او
متوجه کرده شد علاء الدین از آب گنگ بگذشت و بمالکیو فرار گرفت سلطان با بنر از راه دریا بآمد و در ره رسید علاء الدین
الیاس را با استقبال فرستاد و سلطان گفت که علاء الدین از خداوند بر اسان است چون لشکر مسلحند همیشه منبیره بشود سلطان
امر کرد که کسی باو نیاید و با آمد و می چند بر کشتی بار دومی علاء الدین رسید و فرود آمد علاء الدین بخدمت پیوست و پهای او
افتاد و سلطان گفت که ترا تربیت کرده ام و بدوست رسانیدم چه شد که بدگمان گشتی پس دست او گرفت و خواست که بکشتی بریزد
جمعیکه علاء الدین در کعبین نشاندند بود بیرون آمدند و نقد سلطان کردند جلال الدین بجانب کشتی بدوید و گفت که ای علاء الدین
بد بخت با من چه کردی پس آن کافر نعمتان او را بکشتند و تومی آنست که جلال الدین در کشتی بود و علاء الدین از کشتی خویش با جامه ختنه
در کشتی جلال الدین رفت و در بوسی نمود و آفتاب سخن کسان علاء الدین جلال الدین بقتل رسانیدند چنانچه سمر او بدر با افتاد و تن او
بکشتی ماند و گفت شاه که که مجزوب راست گشت و بخت از ان و ضمن مالکیو در قوم شد ملک احمد چپ که از راه خشکی بگریه می آمد بدلی
باز گشت و در کن الدین سلطان بن جلال الدین خلیج را که در خان نام داشت و در غفوان شباب بالفانق ملکه جهان بخدمت دلی نشاند
پس علاء الدین خود را باد شاه خواند و بر آورش الیاس بیگ را الفغان خطاب داد و در روی بدلی نهاد و هر کجا مشرل گزیدی بر دربار گایش
منوچهرین منصب کرده و هر روز پنج بدر و در سرخ و سفید در آن نماده بر خلق پاشید پس چون علاء الدین به بد او ن رسید قدر خان
سپه عظیم بد فعه او فرستاد و سی از ایشان مجلوا الدین پیوستند و دیگران بگریه گفتند ملکه جهان ارکلی خان بن جلال الدین از ملتان
بخواند و از کل خان گفت که اکنون کار از دست من اگر بدلی آیم فایده نیست پس ملتان را امر بود ساخت علاء الدین بدلی
رسید قدر خان بعد از زرم بگریخت و با ملک احمد و ملکه جهان و دیگران بملتان رفت سلطان علاء الدین در آخر شش هند و نود و
بیست و پنج در بدلی بخدمت نشست و الفغان و ظفر خان را با جمیل هزار سوار بملتان فرستاد ایشان بر رفتند و از کل خان و قدر خان و الفغان
و ملک احمد چپ را بدست آورده باز گشتند و در راه نصرت خان بفرمان سلطان علاء الدین در رسید و این چهار بن بر او چشم سپل
کفید و بقلعه هانسی محبس نمود و سلطان علاء الدین استقلال یافت و قوا و سلطنت متمد ساخت و بر او بیت متوقف غنیمت اعلیٰ مسموم گردید
و چینی که بصیغه انطاع و او را دو و نطفه در تصرف مردم بود همه را بجانها ضبط کرد و هر کسی که زرد داشت بهر جمله که داشت از او گرفت و حکم کرد
که اسرا با هم اختلا و نکره و غیره منمانند و چنانکه بگردید و از شیخ شراب خوران با اطراف مالک فرستاد و نیز حکم کرد که در راه

سختن جلال الدین و علاء الدین

ساخت غله نصف محصول را از رجا بگیرند و دیگر از منو که جو و جوی و مقدم و غیره را بار عا بار و گزفتن بالو اچی برابر اعتبار کنند تا تسلط
 جو و جوی و مقدم بر رعیت نبردست نشود همچنین در قیمت غله ضابطه بنده اختراع نمود که با وجود اساک باران نقاوی و قیمت غله را
 نیاید دورا یا م سلطنت او همیشه گندم کمین سفت جیتیل سے خریدند یک جیتیل یک خمره است که بندی کویری گویند و چهار جیتیل را گنده و فصل
 جیتیل و غیره در بگا که شست با نخله کمین خود به پنج جیتیل و شالی و ماش و موته به سه جیتیل و در قیمت پارچه پسر بصاف بار یک به پنج تنگه پیش که
 نه فلوس باشد و ملاحتی اعلاکه گار نه نامند به چهار تنگه و کرباس کنده جیتیل گزیک تنگه در بازار خرید و فروخت می شد و ایضا در قیمت اسپ
 و غیره دو اب ضابطه و غیره مقرر کرده چنانچه اسپ جوان بے عیب و کلان بقیعت نسبت از پیه بقول و سیری و تخمزن و تسانه و کاسه کلی و غیره
 را نرخ نشاوه بودند یکجی بعضی رسانید که فوئیان و ارباب طرب را نرخ مقرر شده سلطان بخندید و آنرا نیز نرخی جرسته نهاد و امر فرمود
 که هر روز خزانه از قاضی ملک بدلی رسانند جمعی کثیر را امر کرده در محاکم لفظی شرح پروازند و بر او ایت مولف خلاصه التوا شرح واضح است
 و او که چوکی در هندوستان و و قلع نگارا و اختراع نموده و صاحب تاریخ صحیح صادق گوید که علا و الدین اولی که است که پشت پهل
 عماری نهاد و او اکثر بر سه خود عمل کردی و شتر قیمت التفات کمتر نمودی و عکهای زمان از جیم جان به جیب فرمان او فتوی دادند
 و جمعی قاضی حیب الدین را که از زبانه و محقر بود و بخواند و گفت که از تو سکه پرسم باید که جواب با صواب گوئی قاضی گفت همانا مرگ من نزدیک
 رسیده است که سلطان از من سکه پرسم باید که جواب هر آنچه دانی بگو و احق مگذر پس از و سخنان سے پرسید و جواب می شنید تا آنکه گفت مرا
 در بیت المال چه حق است قاضی گفت اگر موافق شریعت جواب گویم مرا بقتل رسانی و اگر نه باید که کم بخرم و گنگار شوم گفت باک ندارد و
 حق گوئی قاضی گفت حق سلطان در بیت المال چندان که حق سایر لشکریان سلطان در غضب شد و گفت انبیه مال صرف مردم حرم
 و الا است و بار نگاه و ادوات میکنم و اینکه جهت مراعات مراسم سلطنت جمعی را بقتل میرسانم تا شروع است قاضی تبرسید و بر جا است
 و قدری راه رفت و باز گشت و سر بر زمین نهاد و گفت همه شروع است سلطان بر جا است و رفت و قاضی را بخواند و صد جزیل بخشید
 با نخله در شش صد و نود و شش جوی و اخان صاحب باور البه سپاه پهنه و ستان فرستاد و الفغان و ظفر خان حاکم ملتان بر ایشان
 ظفر یافتند و بسال دیگر الفغان و نصرت خان را به سنجیر کجرات فرستاد و آنرا که کرن والی کجرات بعد از زرم منظم پناه بر آمد و والی دیو گنده
 فرستاد و در بجلایه مقیم گشت الفغان در کجرات نائب گذاشت و بدلی باز گشت و در او اخر این سال و در امان سپهر و فتنه ان را
 با و نیست هزار سوار بند و ستان فرستاد و ایشان مجبور شده کرده بدلی رسیدند سلطان با شش صد هزار سوار و دو هزار میل بزم
 او پرواخت و ظفر یافت فتنه ان بهادر البه که ریخت سلطان بدلی مرا بخت نمود و کبر و عجب شعار نمود ساخت و خواست که دعوی نبوت
 کند و خود را محمد رسول الله خواند و علا و الملک کو تو ان را که بیانات رسے مشهور بود و بخواند در این باب از او شورت سوخت علا و الملک
 گفت که نبوت بے دوی مجتنب است و آن بر محمد خاتم است سلطان گفت پس به تنبیر قیمت اعلیه بر در ابریم علا و الملک گفت که تنبیر قیمت اعلیه
 نیز مستعد است چه آنرا که در و بی گذاری چون باز کردی بدستور او اطاعت تو نکن سلطان گفت از ان غیریت در مگذرم علا و الملک
 گفت پس باید که در تنگگاه توقف کنی تا سپاه مغل در بند و در بنامند و سپاه بیلا و جنوبی هند فرستے تا سحر آنگاه که دکن صافی گردد و بعد
 از ان مختاری سلطان این رسے به پسندید و لشکر پیشو گزید و یک سال بهامره آن پرواخت و در سال هفت صد و سه جوی کشید
 و بدلی باز گشت در این سال سپاه منول در هند در آمدند و خرابی بسیار کردند و در هفت صد و چهار جوی علی بیگ نسل با چهار هزار

سوار از ماورالنهر پنجاب آمد سلطان غازی ملک را بحرب او فرستاد و روزه صعب کرد و نظر یافت و در مقصد و پنج سحری گنگ
سلطان از امر سه و دو دهان با تمام علی بیگ از حدود و دستان بگذشت و قصد سواک کرد و غازی ملک را همراه او بکشت
شکر با نیش از قلب راه بخان رسید نزدیک دیوار رفتند غازی ملک نوا کرد و گنگ را فرمان سلطان زیر پاشی فیصل پلاک ساخت
بار دیگر سپاه مغولی از بیم سلطان بسند نمودند آمد و او را ایل مہفت صد و شش سحری ملک کا نور و جہ سہارا کہ معشوق او بود
بامر استخار نغبت و ولایت دکن فرستاد و سر پرده سرخ که مخصوص شاهان بود با و داد و امر فرمود که خواجہ حاجی نائب محض ملک
یا صد ہزار سوار و بیس الملک والی مالوہ والپخان حاکم گجرات با و پیوند و ملک نائب چون بدکن رسید را بدیو صاحب دیو گدگڑہ
سپہر خود بر کل دیوار در قلعہ گذاشت و بخدمت او آمد ملک نائب او را با خود گرفت و بدلی با ز گشت سلطان چون ابتدا ہی سلطنت خود
کہ از ملل او چند گشت کہ در عهد جلال الدین خلجی از را بدیو گرفتہ بود از را بنخواست و تر سے رایان لقب نهاد و چتر سفید کہ خداوند سلاطین بود
بوسے داد و یک ملک جنگہ طلا انعام فرمود و او را بدیو گدگڑہ باز گردانید و در این سال قلعہ خانو مسیحی ملازمان سلطان مفتوح شد و بخت
صد و نہ سحری سلطان ملک نائب کا نور و خواجہ حاجی نائب عرض را بسوزن کل فرستاد و امر کرد و ان سفر بینی کہ اسب پر کہ سقط
شود و اسپی بہتر از ان با و دہند ملک باین روسے بدکن نهاد و را بدیو از دیو گدگڑہ با و پیوست لرو بو صاحب وزن کل در قلعہ محض شد و
عاجز گشت و شش صد فیصل و ہفت ہزار اسب و بسیاری از زرد و جامہ برداد و تاج و خراج پذیرفت نائب باز گشت و ہفت صد و سحری
ملک نائب بہ سحر و جادو و سحر بسیاری از کر نامک گرفت و قہتای بر این غنیمت یافت و در قاضی کر نامک کہ ہر گوشت اسلام در بخا
نرسیدہ بود و مسجدے مقصر ساخت و یگانگی محمدیے گفت و خطبہ بنام سلطان خواند آن سجدہ کنون بر حیت بندر امیشہ موجود است و کر آن
سابقاً در ضمن احوال سچا نگ گذشت بالجامہ چون ملک نائب بعد از پنج کر نامک در مقصد پانزدہ سحری بدلی آمد و شش صد و دوازہ
فیصل ہفت ہزار اسب و شش ہزار سن طلا بسنگ دکن و صد و قما سے جو اہر پیشکش سلطان کرد سلطان بسیار سے ازان بامر سے و
علما و مشائخ بخشید و دیگر طلا ہا را پیش خود بگذاخت و سکہ و خطبہ تمام خود و رعلا سے خواند پس ازان دولت سلطان روسے برا جح
نہاد و شہتہ ملک نائب گشت و در رفت صد و دوازہ سکہ دیو کہ بعد از فوت پیرش را بدیو والی دیو گدگڑہ شدہ بود نامہ مانی آغاز کرد
و ملک نائب بر وجہ امر سلطان بدکن شتافت و سنگ دیوار گرفت و کبشت و آملک صافی ساخت و باز گشت و بخدمت سلطان
آمد و شش ایش فیروز جنش تعرف کرد و سلطان گفت کہ سپہر تو حضرت خان و شہار بخان بانفاق ما و خود ملک بخان و حال خود را لپخان
صاحب گجرات قصد قتل تو دارند سلطان با و کرد و حضرت خان و شہار بخان را کہ مبلغ بودند بقلعہ گوا ایما جہ سہر و ملکہ جہان را بدلی بنام
و ملک نائب را بقتل او فرمان با و و ملک نائب اورا بدیو گدگڑہ خواند و کشت و کمان الدین را بفرستاد با نغبت و الدین برادر الپخان
را کہ والی جو پور بود بقتل رسانید لشکر بآن الپخان کہ در گجرات بود بدلی آغاز کرد سلطان با شہار ملک نائب سید کمان الدین
را حکومت گجرات داد و گجراتیان اورا بگرفتند و کشتند و چہنیں والی جو پور عبدالمنان در بید سلطان از استماع این اخبار بیمار شدہ و در ششم
شوال ۱۱۸۶ ہفت صد و شانزدہ سحری در گذشت گویند کہ ملک نائب اورا اسمہ م ساخت و او نیکے متابذ و عابد و سخی بود و اول کسبت
کہ عماری بر پشت فیصل نہاد و میر خسرو گوید ہمیشہ کسے در شاہی و دانگہ سوار سے بہ جز او نہاد و بز قبائل عماروں کو کہ تین ہفتاد ہزار
کس لے ارباب خدمت داشت و از ایشان ہفت ہزار کس ارباب عمار و بیلدار بودند کہ در سفر ملازم سہ کار بود و نہ سے و از شایخ کبار

در عهد او نظام الدین اولیا در دلی و شیخ علاء الدین نیزه شیخ فرید شکر گنج در اوجود بن و شیخ رکن الدین نیزه شیخ بناؤ الدین ذکر یاد
 ملتان برسند ارشاد و متکلم بودند و آرشه امیر خسرو دہلوی و آزا اطار بدر الدین و شیخ معاصر او بودند گویند بدر الدین دوستی در طبابت
 مسافر تمام داشت که اگر بول چند جانور در شیشه کرده نزد او بر ندیسه گفتی که بول فلان جانور است با جمله چون علاء الدین خلیجی بود که گفت
 ملک غائب کافور خواجہ سر انداز الملک بود و با اتفاق امر او ایمان مملکت شہاب الدین عمر بن علاء الدین خلیجی را که هفت ساله بود و تخت
 نشاند و خسرو خان و شاد و خان را امیر کشید و با وجود میلنگ ما در شہاب الدین که زوجه علاء الدین خلیجی بود بنحو است و تبر نام سلطنت بر بالین
 نگذاشت و مبارک خان بن علاء الدین در آجس کرد و مجداز سی و پنجم و زاز نون سلطان علاء الدین خلیجی بار بکان که حر است ملک رجرم
 سر سے ملک نائب سید باشند ملک نائب ایکشتند و مبارک خان را اجس بر آورد و بر تخت نشاندند سلطان مبارک شاه خلیجی در عمر
 سن هفت صد و هفتده هجری بر تخت نشست و در سن نامی که پهلوان گجرات بود عاشق شد و اقبال ملک نائب باو بخشید و خسرو خان خطاب
 داد و در ساخت و در هفت صد و هفتده هجری بر بالین بود و او را دیو گویند یعنی کرد سلطان بد کن شرافت واحد اگر رفت و دوست بکن
 و استجا سب سے بنام او بدلی باز گشت و بشر بر عمر پر و اخت و اعمال نگویند پیش گرفت و جیو جب بعضی از امر را بگشت و اکثر خود را
 بلباس زنان آراستی و در جمع حاضر آمد سے ولولیان و مسوکان در امر فرمود سے که تار کو شک نہا رستون عمران شدہ باستانند سے و بر امر
 کبار بول کر ندیسه باجملہ حرام الدین بر او خسرو خان را بجا کومت گجرات فرستاد و او تجارت و بی کرد و امر اسے گجرات اور اگر وقتند و بنگاہ
 فرستادند سلطان گناہش ببخشید و ملک جیو الدین قریشی را حکومت گجرات داد ملک مالک لکنے حاکم دیو گویند ہاشا زہ خسرو خان کہ
 یہ تمیز رفتہ بود و در کن مخالفت آغاز نما و سلطان لشکر سے عظیم بفرستاد و او را بدست آورد و گویش و بینی او سیر یا خسرو خان متوہم شدہ
 یعنی آشکارا کرد و او را ہم گرفت و بر بالین نشاند و بگا چند فرستادند و در ہر منزل حالان تازه پالکی اور اسبگر قندیرین موصوف و در هفت روز
 از دکن بدلی رسید و زار زار پیش سلطان بگریست و گفت کہ امر این حسد بر بند و مر این بی لیت کردند سلطان باور کرد و اعتیادش
 افزود و خسرو خان بست نہا مردم از قوم خویش جمع آورد و قصد قتل سلطان کرد و ضیاء الدین صدر جہان سلطان را آگاہی داد و سلطان
 باور نکرد و خسرو خان امر کرد و با شبی طاہفہ از موافقان او بکوشک نہا رستون اور آتند و ضیاء الدین را کہ کلی حرم با او بود بگشتند و
 بسطان نہا و ند سلطان خسرو خان را در برداشت و خفتہ بود بیدار شد و گفت کہ اینچہ غوغا سبت خسرو خان گفت کہ اسپان طویلہ
 رہا شدہ اند سلطان باور کرد و چون دید کہ قصد او از ندخواست کہ خود را بجرم سر افگند خسرو خان از پیے در رسید و موی سرش
 بگرفت سلطان بر سم عادت اور از بر افگند خسرو خان موی اور اور سر داشت تا آنکہ مخالفان در رسیدند و سلطان را بگشتند و سرش
 از بام نہا رستون نیز افگندند و مردم تحمل بدیدند و بگریختند تمام الدین بر او خسرو خان بجرم سر سے سلطان رفت پسران
 علاء الدین خلیجی کہ نور رسال بودند بہر اقتل رسانند و آنچه خواست با اہل حرم کرد و در بیع الاولے منہ ہفت صد و ہشت و یک سال
 ہجری روزگار غلبیان سپری گشت خسرو خان خود را ناصر الدین خسرو خان خواند و بر تخت نشست و حرم ہای سلطان را در میان
 برادران خود قسمت کرد و در مبارک شاہ را بنگاح خود در آورد و چون اکثر برادران او بودند و ندیسم بہت پرستی شیوخ پانست و
 امر سے بزرگ سلطان علاء الدین را چون عین الملک والی دکن و ملک فخر الدین جو یا ابن غازی ملک حاکم پنجاب
 پیش تخت خود بر پائی داشت پس از چند روز ملک فخر الدین جو یا بگریخت و نزد پدر خود غازی ملک بدیا سپورنت غازی ملک

لشکر جمع آورد و اکثر امرا که با خبر و شاه و در باطن مخالفت داشتند با غازی ملک در ساختند غازی ملک آنکاره نعمت را مع برادر او
 حاکم الدین بعد از زرم های صعب در سلطه رجب سه هفت صد و شصت و یک هجری نقل رسایند و دیگر روز غازی ملک بدلی
 رفت چون بوشک هزار ستون رسید بزرگوال خاندان علاء الدین خلجی بگرسبت و گفت که من یکی از بنندگان این درگاهم اگر کسی از
 اولاد جلال الدین باشد بیاید تا بر تخت بنشیند اگر کسی از ایشان نمانده هر که خواهد رسید سلطنت بر گردید اطاعت کنتم امر گفتند که
 کسی از ایشان نمانده و سلطنت تو که می خواهی از غازی ملک بر تخت بنشیند و خود را شهاب الدین تعلق شاه خواند و از غازی
 سلطان غیاث الدین ملین بود پدرش تعلق شاه نام داشت با جمله تعلق شاه بلکه جمله که مردم و محافل بود نماز پنجگانه بجاعت گذارند
 و از مسیح تا شام بدیوان ششست و بی نهایی عمارت مسری عظیم داشتی تعلق آباد و زوزو یکی و دیگری استه او بود و امیر خسرو دهلوی تعلق نام
 بنام او نظم کرده و در بدو دولت پسر بزرگ خود ملک محمد الدین جواری را بعد ساخت و الف خان لقب نهاد و در هفت صد و شصت و دو
 هجری الف خان را با لشکری عظیم به پلنگ فرستاد و در دیو صاحب در نکل رزمه صعب کرد و ضمن هم چهار روز نکل تحصیل شد الف خان
 بمحاصره پرداخت و از طول مدت محاصره در لشکر دبا افتاد و دیگر خوابه عبید که از اعیان بود بجان رسیده آوازه در افکنده که سلطان
 تعلق شاه در گذشت از شنیدن این خبر الف خان سرا سیر گشته بدو گزده رفت و بدلی شافت تعلق شاه بفرمود تا خوابه عبید را برادر کرد
 نقل است عبید بلطف طبع موصوف بوده وقتی که در دلی بنام شاه شیخ نظام الدین اولیاد رفت یکی از مردان شیخ از مرض بواسیر
 شکایت کرد شیخ مسواک میکرد و همان مسواک بود و او فرمود که چون مسواک کنی مرض زائل شود در رفت خواست که بان مسواک کند عبید گفت که
 بواسیر از مسواک کردن چه نفع شیخ مسواک را از آن خود داده است که بعلی مخصوص خود فرستی مر باور کرد پس از چند روز مرض زائل شد
 نزد شیخ رفت و عجل باز گفت شیخ شکر شد و فرمود اگر عبید مسواک در تو کرد پس بر سلطان و زان کرد مردم چنان شد که گفته بود با جمله
 سلطان دیگر بار الف خان را بسخر در نکل فرستاد و او بر رفت و محاصره بندر را که در تصرف لدر دیو والی در نکل بود بکشود و بدو نکل نشانی
 و لدر دیو را با فرزندان اسیر ساخته و در دلی فرستاد و از آنجهان راه بجای گشته و از آنجا والی بنکش گرفت بدلی باز گشت و سلطان
 تعلق شاه و در هفت صد و شصت و چهار هجری متوجه بنگار شد و الف خان را به نیابت و در دلی گذارند ناصر الدین بقراخان ابن
 سلطان غیاث الدین ملین پدر سلطان معز الدین کیقباوک در عهد خلجیان اطاعت ایشان میکرد و بدستور حکومت لکنونی داشت
 سخریست آمد و سلطان او را اجتر داد و لکنوته با و باز گذارند چنانچه در ضمن بنگار گذارند و تسخیر خوانده خود تا نارخان را بجاگوست
 سناگافون و تربیت با همخوان داد و با بلغار متوجه دلی شد الف خان حکم فرمود تا در سکر روز سکر و شهر سه کوهی تعلق آباد کوشک
 ساختند تعلق شاه در رسید و آنجا فرود آمد الف خان سخریست پدر پیوست تعلق شاه طعام خواست چون سفر بر داشتند الف خان دست
 به شسته از خانه بیرون آمد ناگاه سقف خانه افتاد تعلق شاه در سحر لاله و لاله هفت صد و شصت و پنج هجری بلنج تن هلاک شد و گفته اند
 که الف خان بقصد بد آن کوشک از طلسم نمانده بود چون خود بیرون آمد طلسم را شکست و پدر را هلاک کرد و آنرا آنچنین پیوست
 که چون سلطان از شیخ نظام الدین اولیاد بگریز داشت بعد نزول در آن منزل از شیخ پنجم داد که هر گاه من داخل دلی شوم
 شیخ از دلی بیرون رود شیخ فرمود که هنوز دلی دور است و این لفظ در میان اهل هند مشهور است با جمله تعلق شاه در دلی رسیده
 هلاک گشت و بعد از و پدرش ملک محمد الدین جواری که الف خان خطاب داشت بر تخت نشست و خود را سلطان محمد شاه بن

تعلق عبید و در آن کوشک
 از دلی فرستاد و او بر رفت
 و محاصره بندر را که در تصرف
 لدر دیو والی در نکل بود بکشود
 و بدو نکل نشانی

بناگشتند تعلق شاه

۱۰۰

تعلق شاه خواند و روز جلوس چندان زرو سیم بر اباالی شمر نشانی کرد که فقر او مسا کین با آخر عمر محتاج نکشند و او با و شاه می بحالی هست بود و سر سلطنت هفت تلمیح فرمود و در آن روز و اگر اسلام آوردی دعوی الوهیت کردی گویند و اخبار الامام است تمام داشت ز عالم شمس شاهر کمال بود و هر چه یکبار شنیدی بیاد داشته و هرگز نماند نقره کردی و ضعیفان را او طائف مقرر کردی و با انبیه در نو نریزی سبالغه کردی و از بریدن دست و پا و تنی و گوش و در تریل انگلندن و بردار کشیدن و پوست کردن و دوباره کردن و بعضی اعضای انسان را بخیع کوب کوفتن و این همه به اندک جریمه از تو به فعل می آورد و پدر حاجی از ادهان او بوده و دست شاعری قصیده گفت و مطلع آنرا خواند سلطان گفت پس کن که طاقت صلوات تمام ندارم پس بفرمود تا چندان زرو سیم بر او افشانند که زبیر آن جهان گشت و همچنین دیگری را به افشانند لکن تنگه غنایت نمود و در چهارم تنگه سکه نقره است که یک تنگه نیم روپیه باشد پس ششاد لکن تنگه نقره هفت هزار روپیه بود با جمله سلطان محمد شاه چون بخت شست همدان آوران ناصر الدین بقره خان صاحب لکنونی در گذشت سلطان بر ملک حاکم فرستاد و این عمر خود ملک فیروزی رخت را بارنگ ساخت و احمد ایاز را خواججه جهان لقب نهاد و بگوشت گجرات فرستاد ملک مقبول بر احماد الملک خواند و زبیر شست چون سلطان در علم تواریخ و حکمت و محمولات مهارت تمام داشت همچو است که ضو ابدا سلطان سلف را یکسها داده در سیاست و دیگر تواریخ ضابطه جدید اخترع کرده اند و احکام مجدد و احداث نماید و ضو ابدا سلاطین سابق را نسخ کرده اند چون احکام او ضلالت قرار داد سلاطین سلف بود موجب تنفر عام میشد و غلغلهای عظیم در ملک راه می یافت ایضا خراج ولایت و دوا بهر آنکه یکی بده فرزند او ازین امر زراعت معطل ماند و خرابی روی داد با جمله در غنبت و غنبت و غنبت مجری بزم شیرین خان والی باور الله نماند تا جلد و دویلی بخازی کرد سلطان در شتر دلی شخص شد و بسیاری از خواهر زبیر فرستاد با او از دویلی خوشنود شده برخواست حدود و حصار را عارت کرد و ملک خویش بازگشت صبا بر سر بقضای خویش بزرگان زمان آنجا کجاست را در تاج خود و کرد کرده با جمله سلطان محمد شاه بن تعلق شاه بعد رحلت بزم شیرین خان لشکر با بضبط ولایت و کن فرستاد و آن ملک را تا در میانی عثمان صفائی ساخت امیر نو روز و ابا و بزم شیرین خان با بسیار از نوازش امری نغینا با و پناه آورده سلطان معزور شد و غم شومیر نیست تلمیح کرد و آنچه بخواند داشت بسپاه و او و مشیری انبوه فرام آورد و سه لکنه و مقنات و هزار سوار را رسوم داد و خواهر از او خود خسر و ملک را امر فرمود که از راه کوستان هانچال که باین بند در ریاست چنین است بکشور چین و ماچین و ختایستن تپا تمام پیشانی لاکلام بر آرد و خود نمونند که کوی شد و در نتیجه مقصدی و هفت مجری تمام آفرم آگ بشود و خسر و ملک در کوستان هانچال در آمدن تمام آفرم ساخت و سجده و چین سید سلطان آند با زبیر خسر و ملک طاقت زرم نداشت برگشت اباالی کوستان راه بر گرفتند خسر و ملک با بسیاری از سپاه از بی قوتی در آن ممالک در گذشت و اندکی گریخته سلامت بدلی رسیدند سلطان در غضب شد و تمام ایشان را بقتل رسانید و دیگر از جمله کارهای او یکی آن بود که دو لکنه را از اوسط مملکت برداشته و در آن ممالک ساخت و دولت آباد نام نهاد و دویلی را خراب و ویران ساخت و متوطنان آنجا را امر فرمود که بدولت آباد روند و فرج راه و بهای خانه هر یک از خزانة داد و دیگر از راه کرد که عراق و خراسان را تسخیر سازد و چون خزانة باین اراده و فانسکرد امر فرمود تا شش ماه تا زبیر و سیم و نقره سکه زده رواج دهند چون دید که حکم پیش نیو و پیشان داد که هر کس که سکه کس داشته باشد بخیزد و آورد بوضع آن سکه زده نقره بستاند مردم اطراف عوض سس زرو نقره از خزانة بر بند و خزانة خالی گشت امر او هر گوشه باغی گشته فساد در مملکت برخواست سلطان بلبان رفت و بدو آید چهاب شتافت و در آن ایام از رعایا سس و دو آبرمال و حجات تپشد و طلب بگرداند

رنجایا آتش و رخساره ها و زحمت نرد و بگرینند سلطان برنجید و امر کرد که در آن ملک ده رگبار نود چندین هزار کس از رعایا بکشت و بدربلی آمد
 و هر که آنجا باقی مانده بود بدولت آباد فرستاد و لقب نوح آمد و از رعایا عالم عالم انقتل رسانید بمرزبنت شتافت و خلقی کثیر بکشت و رضای
 این احوال ملک فخرالدین سلاح دار و بنگاله قدرخان را بکشت و بران دیار استیلا یافت سلطان خواست که به بنگاله رود و سید حسین دالی
 معبر نفی آغاز نسا و سلطان بدولت آباد و خند و اعتماد الملک را بعبه فرستاد و بر سید حسین نظر یافت و بازگشت و سلطان قلع و قمع ساهوس
 افغان که در حدود بلتان ابنی می ورزید مشوجه شد و در آن سال محلی عظیم افتاد و ساهوسه ملک بنواد والی بلتان را بکشت و با افغانسان
 بگریخت چون تخط بود مالی و افزاز خانه بر باد و دوا و بزمراعت امر فرمود و او بلی بمرزبنت و تا از خلیفه عباسی نشور سلطنت بیار دایلی بمرزبنت
 و در هفت صد و چهل و چهار هجری ابلی سلطان با البلیان به ضرور آمد سلطان به استقبال شتافت و قومی چند در رکاب ابلی رفت و
 مشور بگرفت و خلعت خلیفه پیشیا و عرقینه تکلیف نوشت و ابلی مصر را با تحف و هدایا رخصت کرد و درین سال کسایس لدر و بود که در حدود
 و در نکل مسری بر و بانفاق بلان بود که اعظم رایان کرانک بود و مخالفت آغاز نسا و اتحاد الملک حاکم کرانک بگریخت و بدولت آباد
 آمد و در آن کرانک و در دیور سمنه که در تصرف سلسل نان بود بگرفتند و در هفت صد و چهل و پنج هجری سلطان از بلتان بدولت آباد
 آمد و بدربلی بازگشت و درین سال ابالی نواح و بلی از قوط جهان رسیدند و بسیار سے از ایشان به بنگاله گریختند و در هفت صد و چهل و
 شش هجری علی شاه خوانه برزاده نظر خان که از امر سے سلطان علاء الدین بود از دولت آباد تحصیل مال بکلیه گرفت و آن خود را
 خالی و دیده بانفاق امر سے صد و چون حسن کانگوبه و دیگران رهیت ابلی برافراشت فیلیخ خان والی دولت آباد را در امنم ساخت
 و چهارین سال بین الملک حاکم اوده مشو هم شده ابلی کرد و سلطانان تنجه می شد و بین الملک گرفتار گشت سلطان در سراج رفت و
 مرزا سالار سوسو و غازی را که در پانصد و پنجاه و هفت هجری در سمر که کفار شهادت یافته بود زیارت کرد و بدربلی بازگشت و فیلیخ خان والی
 و کس را که حوض فیلیور دولت آباد از آثار اوست بدربلی خواند و بر آورش نظام الملک عالم الدین را که حاکم سراج بود بدولت آباد
 فرستاد و عزیز چهار را که از ازل بود و بصیرت خواند و آیالت مالوه و او چهلین بسیاری از مردمان را با مارت رسانید ایشان ظلم پیش
 گرفتند ملک خراب شد و امرایان صد و گجرات ابلی آغاز نسا و سلطان مشوجه گجرات شد فیلیخ خان سلطان پیغام داد که حرکت
 سلطان به فتنه چنین مناسبت نیست سلطان التفاتی نکرد و در هفت صد و چهل و هشت هجری مشوجه گجرات گردید و در راه شتند
 عزیز چهار والی مالوه عزم رزم مخالفان کرد و گجرات رفت و در معرکه لقتل رسید غضب بر سلطان مشو گشت و در سیر سرعت نمود
 امیران صد و با مقدمه سپاه سلطان رزم کرده بنزیمت رفتند سلطان به بیروج آمد هر که یافت که در آن فتنه فی الجمله خلی و اشته بود
 بقتل رسانید و نامه کرانل که بچوب گنده مشهور است بگرفت به عالم الملک حاکم دولت آباد نوشت که امیران صد و حضرت را بدرکن
 فرستد عالم الملک حسام الدین و اسماعیل و مسیح حسن کانگوبه و غیره را که در کلکه که دست خود و قطع داشتند با جمیع احمد لاجپین که
 از خود ایشان امیر خسرو و بلوچی و امر سے سلطان بود روانه گجرات شد و امر سے صد و بجزد و گجرات رسیدند و از سلطان مشو هم شده
 بانفاق احمد لاجپین را گشتن جنانچه سابقا در ضمن اخبار سلاطین دکن و امر سے صد و باغی گذشتت صبا برکے گوید در آن
 او آن سلطان مرا گفت که مملکت را امراض متفاده پدید آمد اگر کی را علاج کنم دیگری غالب آید چاره چیست گفت سلطان مشوین
 را اگر چنین جاسے دست دادی سپه و پامپا و خود را که لابن سلطنت بود می بر تخت نشاندند سے و با افغانی که موجب نفرت خلق شد

ترک گردید سلطان گفت چنین است لبیک چنان فرزند منم ندارم که بجایشین تواند بود و ترک را پاست نمیتوانم کرد هر چه خواهد بود
 سپس متوجه گنج شد و از آنجا بسید شتافت از فرعون والی ماوراءالنهر که با سلطان دوستی داشت اکنون منحل را پانچرا سوار برد وافر سنا و
 ایشان در حد و وسند بخندست پیوستند سلطان بپارشد در سبت و یکم محرم هفت صد و پنجاه و دو هجری در گذشت مدت ملکش هفت و هفت
 سال محمد بن صدر الدین نشانین الابس را بنام او نوشته و بعد از او بن محمدش ملک فیروز مالک ابن سالار رجب که برادر تعلق شاه بود و بزهد
 و مع انصاف داشت آهالی هند را و اولیا شمارند و در ماه رجب روزه گیرند و علم بنزد با جمله ملک فیروز بن حبیب و سبت و سوم محرم در
 هفت صد و پنجاه و دو هجری در سندن بخت نشست و سلطان فیروز شاه مخاطب گشت و او ملکه عادل و با اول بوده و سلطان بنگلادیش
 عظیم داشته در آن با وسیل برسد و در پهل محمد آباد الخاطب بنجواجه جهان که از خوشان سلطان محمد تعلق شاه نائب و پهل بود سپر
 شش ساله امیر سلطان محمد خواننده و غیاث الدین لقب نمود سلطان فیروز شاه بدلی رسید و خواجه و تابانان
 سر بارینه کرد و در سار با در گردن انگلند و محمد دست فیروز شاه آمدند فیروز شاه ایشان را در قلعه هانسی بند کرد و در رجب آن سال در
 و پهل بخت نشست و هفت صد و پنجاه و سه هجری کوه سر نو بر رفت و زمینداران آنحد و در اسطیح ساخت و در هفت صد و پنجاه و چهار هجری
 بقلع و قمع شمس الدین بکره والی بنگاله که تا حد و دهنارس ضبط کرده بود و در سه به بنگاله نهاد بکره در آن که تصحیح شد و بعد از رزم شهرت
 رفت سلطان باز گشت و در هفت صد و پنجاه و پنج هجری آنجا حصار فیروزی تعمیر نمود و در آن سال ابوالمکارم باران خلیفه مرفشور سلطنت
 و خلعت بهر او فرستاد و در نامه سفارش علاء الدین حسن کان گوید بمنصف صاحب دکن مندرج بود درین سال شمس الدین بکره در گذشت
 و پیش اسکندر جهان شین شد سلطان ببنگاله شتافت و شیخ زاده نظامی از خلیفه خلعت سلطان رسانید و اعظم الملک لقب یافت
 سلطان بنگال در حضرت آباد و سبزو و آنجا شهر جوینور بناماد و آن سابقا در ضمن احوال جوینور گذشت با جمله سلطان بن بن بویه رسید
 سکندر در آنکه متخصص گردید و آخر الامم شیکش داد سلطان بجای کر شتافت راجه آنجا به پلنگ گریخت سلطان در هفت صد و هشتاد
 و دو هجری بدلی مراجعت نهاد و سر منهد که داخل سامانه بود جدا کرد و بیکر کو شتافت راجه آنجا بعد از رزم اطاعت کرد سلطان بنگر کو شت
 را محمد آباد نام نهاد و بنامانه هاس آنجا از خواب ساخت و ساجد و خواف بناماد و پیشد والی آنجا حامی مالی در قاعه تخصص گردید
 سلطان بجاهر مشغول گشت و چون بنگال در رسید کجرات شتافت و ظفر خان را و بعد از او سپرش در باخان را ایالت کجرات داد و
 دیگر بار قصد سندر کرد و تمام امان نخواست و سلطان او را بدلی آورد و بدستور ایالت سندر داد و ملک نظام فرج را فرحت الملک
 خطاب داد و بکجرات فرستاد و در هفت صد و هشتاد و نه هجری زمینداران اٹاوه بنی شدند سلطان خویش متوجه ایشان شد
 و بسیار اکتبست و هفت صد و هشتاد و یک ساله رفت و در هفت صد و هشتاد و دو و هجرت گومالی قوم کتر تنبویه شد و بی را کبشت
 و ملک داد و افغان را در سنبل گذشت و بدلی باز گشت و تا هفت صد و هشتاد و هفت هجری هر سال بشکال سنبل میرفت و آخرین
 نوبت در حد و و بداولن حصار سے بناماد و فیروز پور نام کرد و مکر فآخرین پور گفتند سے چه پس از آن سلطان توفیق بنا سے شهر
 نیافت درین ضمن ضعف پیری بر و غلبه کرد و از سواری باز ماندن جهان و زبر برد و نقش مستول شد چون سلطان اطاعت
 سواری نماند و فرمود و کلبوتان را گرفته و در خطه نگاه داشتند تا گر سندن شد منده آن گسان را در خانه شکا کرد می با جمله سلطان
 فیروز شاه در آخر وقت نور خان را ناصر الدین محمد شاه لقب نهاد و پشنت نشاند و غرمت کردید سلطان ناصر الدین بن فیروز شاه

در بیعت صد و بیست و نه هجری بادشاه شد و امر کرد که بنام او و پدر خطبه خوانند و بس بنور رفت و آسمان شنید که فرست الملک انقش
امیران صد و گزات سکندر خان را که بنیغری او حاکم گجرات شده بود بیعت مقرر رسانید و محمد شاه بدلی بازگشت و آنچه شنیده است
و امر که خود را بدولت رسانید و از امیران پدر حسابی نگرفت ملک بسا و الدین و غیره امر که فیروز شاه بی باغلامان فیروز شاه
ساخته فساد آغاز نمود محمد شاه بر ایشان ظفر یافت مخالفان سلطان فیروز شاه را که از غایت ضعف طاقت ندیست بر بالی کشانده
بیرون آوردند که بران چون علم فیروز شاه بی دیدند گمان برزند که با اختیار آمده لاجرم از محمد شاه جدا گشته بخدمت آمدند محمد شاه بگریخت
و بس بنور رفت امر که عاصی غیاث الدین تعلوق شاه بن فتحان بن فیروز شاه را بر تخت نشاندند تعلوق شاه دوستان
محمد شاه را بقتل رسانید و در سنه دوم رمضان سنه بیست صد و نو هجری سلطان فیروز شاه که عمرش از نود و دویم تجاوز بود در گذشت و وفات
فیروز شاه تاریخ اوست و او بادشاهی فاضل و عادل بوده بنای عمارت سرای عظیم داشته در مدت ملک خویش که سی و بیست سال و چند
ماه بود و پنجاه و سه و پنجاه مسجد و سی مدرسه و بیست خانقاه و چند کوشک و دو قلعه در باطوسی شهر و سی قلعه و چند حوض و پنج دار الشفا و
یک شکارگاه و صد مقبره و ده حمام و ده منار و صد و پنجاه چاه که از آنجا یک منار از سنگ در غایت ارتفاع که مردم آنرا لاش فیروز شاه
گویند اکنون در شاهجهان آباد موجود است و همچنین کبابه سرین در کوه فیروز شاه تعمیر و حاضر نموده و قلعه و چند باغ احداث کرده و صاحب
تاریخ فیروز شاه بنام ذی بیعت باجمده بعد از وفات او غیاث الدین تعلوق شاه استقلال یافت و بعد از او ابو بکر شاه بن ظفر خان بن فیروز شاه
بر تخت نشست امیران صد و سه ساله مخالفان آغاز نمودند و حاکم آنجا را بکشند و سرش نزد محمد شاه بنگر کوه فرستاد و محمد شاه بسا مانه
آورد و بیعت نشنید و مکرر لشکر بدلی کشید و بیعت نگرفت و آخر غالب آمد و ابو بکر شاه را بگرفت و بقتل رسانید و غلامان فیروز شاه بی
که هر لحظه فتنه می انگیزند همه را بکشت و اعظم همایون ظفر خان را بجا بگرفت و دلا در خان را با مالوه و نصر الملک را امیر الامرا
ظفر خان لقب نمود و ملتان فرستاد و بعد از او سپهرش همایون شاه النخاط بسکندر شاه و بعد از او برادرش ناصر الدین محمود شاه بن
سلطان فیروز شاه بر تخت نشست و در بد و سلطنت او در هندوستان سرچ و مرج و افغان افتاد چه سعادت خان بار بکی نصر خان
بن فتحان بن فیروز شاه را سلطنت برداشت ناصر الدین نصرت شاه خواند و در فیروز آباد بر تخت نشاند تیان این هر دو بادشاه
سه سال مخالفان امتداد کشید تا آنکه در محرم سنه بیست صد و یک هجری امیر صاحب قمران شاه تیمور گورکان روس بسند رسد و
اقبال خان با اتفاق محمود شاه در ظاهر دلی رزمی صعب کرد و در منزم بیرون شتافت و محمود شاه بگجرات گریخت و بدلی خراب گشت چنانچه
از بن قضا با در ضمن احوال صاحب قمران در الفلم ششم باید باجمده صاحب قمران بازگشت و سخا کو که را که از عهد تعلوق شاه در لاهور
علمی انراخته بود بقتل رسانید حکومت لاهور و سیال پور بظفر خان داد و نصرت خان که در میان دو آب مسبری بر دغیر فرآباد آمد
و بدلی که خراب شده بود استیلا یافت اقبال خان متوجه دلی شد نصرت شاه بمیوات گریخت اقبال خان در دلی مستعمل گشت
و امر که کبار در هر گوشه کوه انظمیری برداشتند اعظم همایون در گجرات و لاهور خان در مالوه ملک اشرف در جونپور و او در و منوج و کوره
ظفر خان در لاهور و دیبا پور و غالب خان در سامانه و تمشیر خان در میان و محمد خان در کالچی و متوجه سلطنت رسیدند و میان ایشان
مخالفت بوده و در بیست صد و چهار هجری ناصر الدین محمود شاه که بگجرات رفته بود و از دالی آنجا بخیجه مالوه شتافت و بدلی آمد اقبال خان
نام سلطنت بر او نهاد و بالاخر سلطان از او بخیجه پیش سلطان ابراهیم شرقی رفت و از او نیز بخیجه بفتوح آمد و گمانش ابراهیم شرقی را

انجام

از آنجا برآمد و استیلا یافت و بران اقتفا کرد و در شش همد و هفت هجری اقبالخان سامانه گرفت و بهرام خان والی آنجا با آنان نزد او آمد
و قتل رسید اقبال خان قصد پنجاب کرد و حضرت خان با درزم نمود و ظفر یافت و اقبال خان قتل رسید و دو و دو تنان و اختیار خان از امر
اقبال خان که در دلی بود و محمود شاه را از قنوج طلبیده اشته سلطنت برداشتند محمود شاه در شش همد و یازده هجری لشکر چهار هزار گزیده
از گماشته حضرت خان پیشکش گرفته بازگشت حضرت خان با تمام توجه دلی شد و محمود شاه را در نیر و زآباد محاصره کرد و بی نیل مقصود بازگشت و در
هشت همد و چهارده هجری دیگر باز توجه دلی شد اختیار خان و ادیس خان از امر سلطان با و پیوستند محمود شاه بقلمه سمری متوجه شد
و دران دیار مخط افتاد و حضرت خان بکلتان بازگشت و محمود شاه در زقیقده سینه هشت همد و یازده هجری در گذشت و دولت ترکان که
غلامان و غلام زادگان سلطان شهاب الدین محمد شام غوری بودند سپری گشت و بعد از ان امر دلی دولت خان لودی را
بران سلطنت برداشتند و سکه و خطبه بنام او کردند و ملک ادیس و مبارز خان از حضرت خان جدا شده بدولت خان پیوستند حضرت خان
در یوچیه سینه هشت همد و شانزده هجری در حصار سمری و دو تنان را محاصره کرد و در بیع الاول سینه هشت همد و هفده هجری دو تنان
با آنان نزد او آمده و در قلعه محبوس شد ریاست عالی حضرت خان بن ملک سلطان سلیمان بن ملک مردان دولت سلطنت دلی رسید
و خطبه بنام شاهنرخ میرزا ابن صاحبقران خواند و لفظ شاهی بر نام خود میخیزد و در او از خود ریایات عالی تغییر نمود و بعضی او را سید دانند ملک
مردان دولت از امر سلطان فیروز شاه بود و انارت ملتان داشت چون در گذشت سپرش ملک شیخ و بعد از ملک سلیمان
که سپه خوانده پدرش بود بگومت ملتان رسیدند و سپرش حضرت خان بن ملک سلیمان که سپه خوانده پدرش بود چنانچه در این اوراق
گذارش یافت و در دلی متولی شد و گویا در میان رفت و از حکام آنجا باج گرفت و بدلی بازگشت و در هشت همد و سبت و یک هجری
به کتبه و بدراون شتافت و قوام خان و اختیار خان از امر محمود شاه قصد قتل او کردند او در ریافت و بدلی بازگشت و در هشت همد و
و دو هجری ایشان را بکشت و بعد از دو سال میوات شد و قلعه کوپده را خراب کرد و گویا یار شد و مرغین گردید و در جمادی الاول سینه
هشت همد و سبت و چهار هجری در گذشت و بعد از او سپرش مبارک خان خود را سلطان ابو الفتح مغز الدین مبارک شاه خواند و
بموجب وصیت سلطنت شست و در محرم سینه هشت همد و سبت و پنج هجری بلاهور رسید و آن شهر را که در ان شده بود آبا و سبت
و ملک حسن را ملک الشرق نام نهاد و حکومت آنجا داد و بدلی بازگشت جسرت برادر سخا کو که لاهور را محاصره نمود کاری ساخت
و کللا پور رفت و بگوستان گریخت و درین سال ملک الشرق از امارت لاهور محضول شده در گذشت و ملک سکندر تحفه که وزیر
بود حکومت لاهور یافت و سرور الملک بوزارت رسید و ملک الشرق مخاطب گشت و سلطان با ناده رفت و جسرت کو که برادر
بیمبر راجه جو زرم کرد و او را بکشت و با ده هزار سوار کو که نواح لاهور و دیالپور را غارت کرد و ملک سکندر از دفع او عاجز آمد و بعد برین
سال سلطان هوشنگ والی مالوه گویا را محاصره کرد و سلطان مبارک شاه روسه با و نهاد هوشنگ پیشکش فرستاد و بازگشت
سلطان بدلی مر اجبت فرمود ملک رجب را بگومت ملتان فرستاد و مکرش که میوات کشید و در محرم سینه هشت همد و بی تنان
را حکومت سامانه داد و گویا شتافت و از امر آنجا پیشکش گرفت و بازگشت درین سال سلطان ابراهیم شرقی صاحب پنجور
لشکر کاپلی برود قادر شاه صاحب کاپلی از مبارک شاه استمداد نمود و سلطان مبارک شاه سلطان ابراهیم در حدود خند و از
تمام روز رزمه صعوبت کرد و شتب هر دو با شاه بمالک خود با برگشتند و در محرم سینه هشت همد و سبت و دو هجری ملک حبیب

حاکم ملتان درگذشت سلطان بچا سے اول ملک محمود بن ملک حسن و عماد الملک لقب نهاد و ملتان فرستاد و در شہت صدوسی و سبھی
 ایشیخ علی غنول والی کابل بفرمان پسر شاه رخ بن امیر تیمور صاحب قران روسے بنزد نهاد و عماد الملک را اور ملتان محاصره کر سلطان
 فتح خان بن سلطان بن سلیمان محمد شاه گجراتی و دیگران را با لشکر سے عظیم برزم او فرستاد و عماد الملک از قلعہ سیرون آمد و در شہ
 صعب کر و فتح خان بقتل رسید آابداد عماد الملک ظفر یافت و شیخ علی با بعد و دوسے چند کجاہل گریخت و در شہت صدوسی و سبھی
 شیخ علی با تمام از کابل بلا ہوا آمد و گرفت و وزیر اسوار بجافظت دران شہر بگذشت و باز گشت سلطان امارہی لاہور پشمن الملک
 عرف ملک سکندر تختہ و او شمس الملک بلا ہوا آمد و خولان بانان شہر سپردند و کجاہل رفتند سلطان لاہور را عماد الملک داد ملک اشرف
 مسرور الملک وزیر برنجید و بانفاق جمعی در رجب سنہ شہت صدوسی ہفت ہجری سلطان را بقتل رسانیدند و ایلیکے عاقل و باذل بودہ
 و در مدت عمر خود کبیرہ از و سر نیزہ و کتبی را او شتام نذا و بعد از او در زادہ اش جو نام محمد خان بن فرید خان بن ایات اشخ خضر خان کہ دادا
 سلطان شرقی بود و سبھی ملک اشرف وزیر بر تخت نشست سلطان محمد شاه مخاطب گشت سلطان محمد جو با عیارت از بسوت و در سنہ شہت
 چہل ہجری سلطان رو بلتان آورد و بسیاری از مملکت جہت کہ کو کہ خراب کرد و بدہلی مرا جہت نمود و پیش برد اذت لاجرم و مملکت
 نسا و برجاست و آہالی ملتان سر از اطاعت باز زدند ملک بہلول کووسی کہ حاکم سہند بود بلا ہور و ویلا پور استیلا یافت و بی در زید
 سلطان سپاہ بدفع او فرستاد و ملک بہلول کیو ہستان گریخت ہنگام مر اجبت سلطان و دیگر بار بر آن مشغول شد سلطان شہنوشہ دلی
 حاکم خان را بحرب او فرستاد و ملک بہلول برزم کرد و ظفر یافت حاکم خان منہزم بدہلی گریخت بہلول سلطان بنجام داد اگر حاکم خان
 را بقتل رسانانی اطاعت گنم سلطان حاکم خان را بکشت و حمید خان را وزارت داد و لوک اطراف طمع در دہلی کردند سلطان بر اہم
 شرقی والی جو پور بسیار سے از مملکتش گرفت سلطان محمود خلجی والی مالوہ در شہت صد و چہل و چہار ہجری ہنرم تخمیر دہلی تا وہ کرد و ہی بر شہر
 آمد سلطان محمد شاه ملک بہلول را بعد خویش خواند و اورا بدفع محمود خلجی فرستاد و خود از دہلی بیرون آمد بہلول با سلطان محمود خلجی برزم
 کرد و محمود خلجی ہنرم صلح نمود و سلطان محمد شاه کہ از شجاعت بہرہ منداشت بصلح رضی شد محمود خلجی مالوہ باز گشت بہلول اورا تعاقب نمود و مالوہ
 و افریدت آورد و سلطان محمد شاه بہلول را فرزند خواند و خانخانان لقب نهاد و بدفع جہت کہ کو کہ فرستاد و بہلول را ہوا ہی سلطنت در سر
 افتاد و با حرب در ساخت و روسی بدہلی نهاد و سلطان محمد شاه متعین شد تا آنکہ در شہت صد و چہل و نہ ہجری درگذشت و بعد از پیش
 سلطان علاؤ الدین محمد شاه جانشین شد و سایر امر سے بچہ ملک بہلول بچہت آمدند و ہنیت گفتند سلطان در شہت صد و پنجاہ
 ہجری متوجہ بیابان شد و شنید کہ سلطان ابراہیم شرقی قصد دہلی کرد ہے آنکہ ثبوت رسد بدہلی باز گشت و از ان جیو صلگی و شہتی تمام
 سجالش راہ بانفت و در شہت صد و پنجاہ و یک ہجری بہ بدلاؤن رفت و ہوا سے آنجا بہ پسندید و بچہ بدلاؤن دہلی و چند برگندہ دیگر و فیض
 نمازند بہلول لشکر بدہلی کشید و باز گشت سلطان با غوا سے سفیدان حمید خان را کہ وزیر بود جس نمود و در شہت صد و پنجاہ و دو ہجری
 از دہلی بہ بدلاؤن رفت و خواست کہ حمید خان را بقتل رساند اورا یافت و برادران و خویشان خود را آگاہی داد ایشان اورا پس
 بیرون آوردند و بدہلی رفتند و استیلا یافتند حمید خان ملازمان سلطان را از شہر اندر ملک بہلول رو بدہلی نهاد و حمید خان را گرفت
 و سلطان فوشت کہ حمید خان را حبس کردند سلطان گفت پدر من ترا سپہ خواندہ و تو مرا ابراوری من بہ بدلاؤن خناعت کردہ ام
 این شہر من باز گذار و در دیگر اصهار سپہ خواہی بکن بہلول شاد شد و نام اورا از خطبہ بیفگند و در شہت صد و پنجاہ و پنج ہجری سے

سکه و خطبه خود خواند و سلطان علاء الدین سالها در بدآون بود تا آنکه در شهبند و شهبند و سه هجری در گذشت و بدآون نیز در تصرف گشت
 بهلول آمد با جمعی از مغانعت که سی سلطان علاء الدین بهلول بودی بر تخت نشست و خود را سلطان بهلول خواند آوره اند که بعد
 بهلول ملک بهرام بودی در خدمت ملک مروان دولت والی ملتان بسر بریدی و بعد از او پسرش سلطان شبنم بهرام ملازمت جعفریان
 حاکم ملتان گردید و در زم آقبال خان را بایست خویش مکشبت خضر خان اورا بنواخت و اسلامخان لقب نهاد و حکومت سرسیند و اهلک
 بر اورا اسلامخان با او بسرست بر و وقتی خانه بر سرزن ملک کالافرو آمد پلاک شد زن حامله بود شکمش چاک کرد و پسرست زند پیرون آوردند
 و بطونام نهادند بهلول عبارت از اوست چون بسین گنبر سید اسلامخان دختر خود را با او و ولید ساخت و وقتی مابوسا مانده رسید آنجا و پیش
 بود که اورا سید امین گفتندی بجهت مش رفت سید امین گفت کمیت که ملک و بی بدو هزار تنگه بجز بهلول هزار و سیصد تنگه داشت پیش او
 نهاد و گفت زیاده بر این ندارد سید امین قبول کرد و اورا بشارت داد و بهلول در شهبند و پنجاه با سباه آراسته بد آون آمد چون حمید خان آنجا
 استقلال داشت نامبر شده اند و بدو در توره حمید خان را اشیافت کرد و بهلول افغان را گفت باید که در مجلس او شرکت کنی چنانکه
 کند ایشان بهوجب فرموده عمل کردند بعضی گفتش های خود را بر که بستند و برخی در طاقهای خانه نهادند حمید خان گفت آنچه عمل است
 گفتند بر سکه آنکه گفتشهای مایان را در دیر حمید خان بخدمت رسید چون گل و عطر مجلس آوردند افغانان آنرا بخوردند و بان را با چونه
 فر بردند چون در بان شان بسوخت اضطرار آغاز کردند حمید خان آنها را احمق شمرد و مجلسی کرد و بعد چند روز ملک بهلول نزد
 حمید خان شد افغانانی که بر در مانده بودند بهلول را دشنام دادند و گفتند که اگر بهلول نوکر حمید خان است ما نیز نوکر حمید خان
 هستیم چرا او بدرون رود و ما بیرون نمانیم حمید خان آواز ایشان بشنید به بر اندرون خواند افغانان در آمدند و حمید خان را گرفتند
 و بند بر آیدش نهادند و گفتند تک تر خود را و ایم لاجرم قصد جانست میکنم بهلول بر دلی استیلا یافت خطبه و سکه بنام سلطان علاء الدین
 خواند و پسر خود را بنیر اورا و دلی گذاشت و به پنجاب بازگشت چون از سلطان اجازت سلطنت یافت در شهبند و پنجاه و پنج سکه خطبه بنام
 خود خواند چنانکه گذشت امر سے مخالفت سلطان محمود شرقی والی جوپور را بخواند شرقی در شهبند و پنجاه و شش هجری بمحاصره دلی پرداخت
 و بهلول از دیپالپور بدلی آمد فتح خان امر سے محمود شرقی را نه بر حیت داد و نظر یافت محمود شرقی جوپور مراجعت نمود و بهلول بدلی استقلال
 و حیان سلطان محمود شرقی و پسرش سلطان حسین شرقی و بهلول بکر محاربه و مصالحه و قوع یافت آنا در زم هر با نظر به بهلول بوده آنرا
 ضعف بر سلطنت سلطان حسین شرقی را نمود و مندم جوپور رفت بهلول قصد جوپور کرد و سلطان حسین شرقی به قوع شد و از آنجا نیز از
 بهلول مندم جوپور مراجعت نمود و بهلول در قوع در انا و و کالپی تصرف شده بدلی بازگشت و با لشکری عظیم متوجه جوپور شد سلطان
 حسین در شهبند و نو و یک هجری بکر حیت و بگلینها بود باندک و کلابی که در حد و دیگاد داشت قناعت نمود و بهلول پسر خود را بکنشاه را
 بر تخت سلطین شرقی نشاند چنانچه در تخت جوپور مندم گشت و پسر خود اعظم هابون بن خواجه بایزید را حکومت کالپی و کسیر خود را کنان
 را کوزه مانک پور در آور از او که خود شیخ محمد قری علی عرف کالابهار را بر ارج و پنجاه خانان بدآون تفویض نموده و دلی و میان و آب و پنج آب
 به پسر سوی خود نظام خان را داد و آورا ولید ساخت و در حد و باندگشت به شهبند صدر و نو و چهار رفت از عالم نایب فوت است
 و آو ملکی صلح توفی بود و باصلی و مشایخ بخت و اشقی و بار و رسای افغانه بر اورا نه سلوک کردی و پیش ایشان بر تخت نشست و
 بر نظام خان نخوردی به پسر خود مواز شدی هر روز از بهرام و طعام از خانه امیر سے آور و نداری و بر اسب ایشان سوار شدی و گفتی

که مر از سلطنت نامی کافی است در حاجت و حرمت مغل بسیار کردی و ایشان را بر افغانان ترجیح نهادی و قلموس هبلولی با و سوسو
است بعد از در پیش نظام خان بخت نخست و خود را اسکندر رودی خواندند پس از امر انجوستند که عظم مایون بن خواجا با بنیادین سلطان هبلول
را سلطنت برگزیند بخواستند سکندر شاه عیسی خان را که دختر ایشان بود گرفت و ضمن نمود و تنوچه جوینور شد و در راه درویشی با او رسید و پیش
بگرفت و گفت ظفر تر است که سکندر دست از باز کشید درویش گفت خال نیک میترسم کرده میداری سلطان سکندر گفت منرا و است
که چون در میان دو مخالف بود ظفر بچکدام بخوانند بلکه گوهر نوح صلاح مسلمانان است پیش آمد با کجولو چون سکندر شاه بودی سجد و جوینور
رسید برادرش بانکشا و بانفاق برادر و دیگر مبارک صاحب کوزه کالا بهار حاکم سراج روی با و آورد کالا بهار که در شجاعت ثابت بود با فوجی
از استبر قلب سکندر شاه تاخت و زر سه صعب کرد و اسیر شد سکندر چون او را بعد از اسب فرود آمد و گفت ازین سیال بزرگتری خواهی
که مر از نندی قبول کنی کالا بهار مفضل شد و گفت کافات این احسان بخر جانداون توان کرد اکنون ای مراده نا آنچه گفتم از تو فعل آوردیم سلطان
سکندر ایسی با و داد کالا بهار بخت و بر فوج مبارک شاه حمله برد و ظفر یافت مبارک شاه بگریخت و مبارک خان گرفتار گشت مبارک شاه
ایمان خواست و نزد سلطان آمد سلطان سکندر او را بنواخت و بدستور حکومت جوینور داد و کالی رفت و آمد یار از ان عظم مایون بگرفت
و جوینور خان بودی و او مبارک خان را بدستور ایالت گره داد و بدی بی با گشت و با خرابکشا سهیم گشت و عزم مخالفت کرد و
سلطان سکندر کالا بهار و دیگران را جوینور فرستاد و او را جوینور آورد و در نه صد جوینوری جوینور رفت و در ان سفر سپان لشکر بان
بسیار تلف شد و سلطان خسان شرقی که در حدود بهار سمره بر و از پیشانی لشکرش آگاه شد روی با و نما و بعد از زرم منم به بهار رفت
و از اینجا بکافوشا رفت سلطان سکندر بکافوشا رفت و استیلا یافت و محبت خان را آنگاه کشت و تبرت رفت رهساز تبرت بخت
پیوست سلطان سکندر بنگاه نشاقت سلطان علا و الدین حسین شاه والی بنگاه که قلعه گوزان باهای اوست سپهر خود را سحر فرستاد
و با خرمخت و بدایای فرستاد و سلطان با گره شد و آشته شنگاه ساخت و اتجا عمارتی عالی بنام او در نهند و پانزده زن بظلمت حاد شد
و بسیاری از عمارت گره فرود بخت سلطان سکندر بگوا ایار رفت و بسیاری از سفندان آمد و در اکشت و در نهند و دست و تنه جوینوری در گشت
و او ملکه نیکو کار بود و بجای ظاهری و کمال منوی اشتهار داشته هر روز بارعام دادی و او در زیدی و نماز بچگان در یک مجلس ادا کرد
و به هر سه نفسی که گزیند و بصحبت فقر او در و ایشان رغبت تمام داشتی و ایشان را در هر زیستان جامه با دادی در هر روز در چند موضع طعام
پخته و به مینوایان دادی و به منصب اسلام مبالغه نمودی و امر را بر کسب فضایل تحصیل و از تعلیل و کثرت بگریخت و هر گاه لشکر
بجای فرستادی هر روز دو فرمان با میران لشکر نشستی یک صبح که کوچ کنند و دیگر سه شام که از خرم و احتیاط خامل نباشند و از اخبار او
آیند که وقتی دو برادر از اهالی گوا ایار در سفر رفتند و در محل و قدری از قیمت غنیمت یافتند یکی خواست که باز گرد برادرش نصیب خد
با و داد که تا باریش رساند او بر رفت و زرش زرد داد و از محل نام نبرد و بدین از کسب آن دیگر نیز نماند آنکه و از زن خود ملل خواست زن
گفت که کدام ملل آن مرد ملل را از او طلب نمود و گفت بزین تو دوادم مر و با و کرد و خواست که زن را در شکسته کند و زن بگریخت و نزد
حاکم شهر رفت و حال با و گفت حاکم هر دو برادر را بخواند و بار خواست که روانه ملل از میان برده بود و گفت که ملل را با این زن داده ام
و گواه دارم پس رفت و دو مرد را نامی داده بگو ایسی بیار و به موجب خواهش او گواهی داد و حاکم حکم کرد که ملل پیش زن است زن خود را
بدرگاه سلطان سکندر آنگاه داد و از کشته شد و او خواست سکندر را در پیش خواند و برادران و گواهان را طلب داشت و دست خواست

و ایشان را از هم جدا ساخت و هر یک قدری از آن موم داد که صورت لعل با بسازید گویان بموجب دلش خود صورتها ساختند و نزد
سلطان آوردند زن صورتی بساخت منقوش گویان مختلف یافت زن را بگفت تو چرا صورتی نساختی عرض نمود آنچه صورت ندیده
بودم چگونه تو نام ساخت سلطان امر فرمود تا خاین و گویان را شکنجه کنند پس چنان کردند و لعل بدست آوردند و بخداوندش رسانیدند
با تجمه چون سکندر سلطان درگذشت و سپه مترش سلطان ابراهیم لودی بر تخت نشست و بر خلاق جد کبر و نخوت شمار ساخت همانان
را گفت پدر و جد من با شما برادران سلوک میکرد و پادشاهان را خویش و قوم نباشد همه شر ایل و بندگی سجا آرد اما بزرگ بیشتر و مجلس مستند و
پوشش مجلس بر پامی ایستادند با اول و در گون کردند و جو استند که جلال خان بن سکندر خان حاکم کاپلی در جو پور بر تخت نشیند پس جلال خان
بجو پور رفت خان جهان لودی که از اعظم امر بود گفت دو برادر با دشا در یک ملک استقرار نمی یابند باید که جلال خان در خدمت
آید و اطاعت کند جلال خان تو هم کرده بنی خود سلطان ابراهیم بدر یا خان لوبانی والی پنده و مبار و نصرت خان حاکم غازی پور فتح خود و بی
از او ده و لکن سو پیوست که بقلع و قمع او بر و از بند جلال خان طاقت انعامت در جو پور ندید و بجای پی شتافت و سکه و خطبه بنام خود کرد و اعظم میاوی
سروانی که بحضرت قلمه کالنج مشغول بود با وساخت سلطان ابراهیم روی بجای پی نهاد و اعظم میاویون از جلال خان بگریخت و با و پیوست جلال خان
از راه دیگر با گره رفت ملک آدم که بفرمان ابراهیم حکومت اگره داشت جلال خان پیام داد که اگر خیر و غیره علامت سلطنت نزد من فرستی از
سلطان کاپلی را تو در هانم جلال خان با رضاداد سلطان ابراهیم که کاپلی گرفته بود بران راضی شد جلال خان سر اسیمه گویا رفت
سلطان ابراهیم با گره رفت و امیر الامرا اعظم میاویون سروانی را با ساسی هزار سوار و سه صد فیل به تسخیر قلمه گویا رفتاد جلال خان مابوه
گر سخت و از آنجا نزد راجه که بر کن شتافت راجه او را بگرفت و نزد سلطان ابراهیم فرستاد سلطان او را بگشت و از امر اسه پدر متو هم شد و
اعظم میاویون سروانی و ولدش و فتح خان را که بجا صوره گویا رفت استقلال داشتند بخدمت خواند و حبس فرمود اسلام خان بن اعظم میاویون
سروانی که از قتل پدر حکومت کرد داشت بنی آغاز نهاد و اعظم میاویون لودی و سعید خان که بعد از اعظم میاویون سروانی بجا صوره گویا رفت
مشغول بودند لکن شتافت و اتفاق اسلام خان مخالفت سلطان آشکارا کردند سلطان ابراهیم خان را که سحر ایشان فرستاد و در
حد و قنوج تلاقی زمینین دست داد اسلام خان بقتل رسید و سعید خان گرفتار گشت و آن فتنه فرو نشست سلطان با مراد و در گون
کرد و میان بجه و اعظم میاویون سروانی را که محبوس بودند بقتل رسانید و دیگران متو هم شدند و بنی آشکارا کردند و در یا خان لوبانی در سبار
یعنی کرد و در گذشت و سپهش سبار خان بن در یا خان جانشین شد و خود را سلطان محمد شاه خواند و سکه و خطبه بنام خود کرد و بسیار
از امر اسه سلطان با و پیوستند سلطان محمد شاه صد هزار سوار جمع آورد و مکرر بالشکر سلطان ابراهیم لودی رزم کرد و ظفر یافت و در
خللال انجبال غازی خان بن دولت خان لودی والی لاهور از سلطان متو هم شده بگریخت و نزد پدر بلاهور رفت دولت خان
لودهی از سلطان ابراهیم متو هم شده و ظمیر الدین محمد بابر شاه را به تسخیر هند تمهید نمود بابر شاه لشکر به سیکندریه در نزد صدوسی و سکه
بحجری در پانی پت با سلطان ابراهیم لودی رزمی صعب کرد و ظفر یافت و سلطان ابراهیم بقتل رسید تفصیل انجبال در حالات
بابری بقلم آمد یک چون انبیا شیر شاه و اسلام شاه از بقایای سلاطین الفارغنه بودند و در عهد میاویون بادشاه این بابر بادشاه
بر دلی استیلا یافتند و ذکر ایشان در آنجا مناسب می نمود و بعد از آن دیگر با سلطنت دلی و سایر بلاد هند بدو مان تیموریه کور کانیه
مستقل شد تا تم حروف بعد از گذارش احوال شیر شاه و غیره حالات سلطنت بابر و اولادش را پادشاه عالم نامی عالی گهر

بادشاه که تراقم در عهد زمان او حیات استعار دارد و تو هم خواهی ساخت با لای تقوی و کرم شیره شاه فریدالدین شیر شاه بن حسن بن
 ابراهیم افغان سوار جواد ابراهیم در خدمت سلطان بهلول لودی سپهر بیگ و چون در گذشت سپهرش حسن بن ابراهیم بعد میگذرد
 خدمت جلال خان گزیده و سواران خاص پور مانده جاگیر یافت و بدان جانب شنافت و با انصاری جمع آورد و او مشیت سپهر
 فرید و نظام را در ایشان افغان بود و شش سپه دیگر از گنیزگان بوجود آمده بودند حسن با فریاد که شیر عمارت از دست لطفی نداشت
 او از بندگی بگریخت و بجهیونور رفت و گلستان و بوستان و سکنند نامه بخواند و در میان افغانان بعضی را می شناسد که بعد چندی حسن
 بهجهیونور که خوشانش فرید را عفو و تقصیرات کنان بنده حسن دارد و غلجی جاگیر باو داد و فرید جاگیر بدی پرفت یکی از زمینداران آنجا با او
 مخالفت کرد و فرید را لشکری داشت از مقدم بر روی اسبی طلب داشت و پیاکان را سوار ساخت و بر دناخت بر دلفر یافت حسن چون
 جاگیر آمد ملک سمور وید فرید را بنواخت و جلال انجمن گنیز که که معشوق حسن بود گفت فرید بسیار را و غلجی جاگیر کرد و سلیمان احمد
 که از گنیز بود بداد فرید پیچید و بار بار در شش نظام گرفته و خدمت دولت خان لودی که از اکابر امر سلطان ابراهیم لودی
 بود پیوست و گفت پدرم پیر شده و بنامی کبر سنی گشته و از مملکت خیری ندارد و اگر جاگیرش باو بر آورد و مندی با انصاری پیوسته
 خدمت سلطان باشد و در قتلخان این سخن سلطان عرض نمود سلطان گفت با مر و سیت که از پدر شکایت میکند فرید را اگر بود که پدرش
 در گذشت سلطان مسیح دولت خان جاگیر او بفرید نظام داد و ایشان بسمرام آمدند سلیمان و احمد نزد محمد خان سوار جاگیر چو پیکر از قتل و شت
 یافتند پس چون ابراهیم لودی در محراب بادشاه قتل رسید فرید از محمد خان سوار تو هم کرده نزد پسران خان بن دریاخان لوبانی صاحب
 چنه و بهار که نمود و احمد شاه بنو اندر رفت و قهرت یافت روزی محمد شاه بشکار شنافت فرید با او بود شیر می از پیشه برون آمد فرید از کشت
 و شت بخان خطاب یافت و چند چیزی رضعت شد او هم در رفت محمد خان در غیبت او در خدمت محمد شاه عرض رسانید که شیر خان
 همه جاگیر پدر را متصرف شده و نصیبی از آن به برادرانش سلیمان و احمد نمیدهد محمد شاه گفت که جاگیر را میان ایشان قسمت کن محمد خان
 از سپاه پیش سلیمان فرستاد ایشان بخاص پور و باند رسیدند سکه غلام شیر خان که پدر خواص خان آنجا بود با ایشان دعوت داد و قتل
 رسید شیر خان را طاقت مقاومت نماند و بگریخت و خدمت سلطان چنین بواس که از قتل بادشاه با بر والی آنجا بود پیوست و مستطیر
 شده به سمرام آمد محمد خان سوار چو پیکر از کشت و بر بناس بگریخت شیر خان در سمرام استقلال یافت لشکریان چند را باز گردانید
 محمد خان سوار نوشت که نو مر اسجاسی عم و پدری مرا جاگیر نواختی حاجی شیت محمد خان شیت حدیب داشت چه بود امر حاجت نمود شیر خان
 برادر خود نظام خان را او هم در گذشت و بگریخت و نزد سلطان چند شویه اگر شد و او را با خود برد شیر و سفر خریدی ملازم رکاب با بر بادشاه
 بود و در دست با باران گفت که غلام را از هندوستان آسان بیرون توان کرد چه ایشان معاملات با مر باز میگذازند و آنست بمقتضای
 رشوت کاری کنند اگر خدایا اتفاق از انا غنه بردارم و استخوان را برانم روزی در مجلس با بر بادشاه کاسه باه چه پیش او نهادند شیر خان
 از خوردن آن عاجز شد با لآخر آزار بران ریخت و بکار در بزه بزه کرد و در کاسه انداخت و بقیاشق بخورد و با بر بادشاه با بدیدیکه را از
 مقر بان گفت که این افغان کاری عجیب و غریب کرده زود باشد که بدو ولعی عظیم رسد شیر خان این گفتند و بنوم شد و همان شب
 سجا گزید و گریخت و سلطان چند بر لاس نوشت که محمد شاه لوبانی قصد سمرام دارد و لاجرم به خدمت پنجاب شتایم پس چون سمرام
 رسید اطاعت محمد شاه بن دریاخان والی بنده نمود و باز پیوست در دهان ایام محمد شاه در گذشت سپهرش جلال خان بن محمد شاه

محمد شاه

جانشین شد و شیرخان به نبابت او کار میکرد و سلطان محمود صاحب بنگاله در ولایت بهار طبع کرد و قطب خان حاکم موگنیر را بدفع محمود عالم حاکم حاجی پور که از دوستان شیرخان بود فرستاد و هر چند در صلح زبید هیچ درنگ نداشت تا چهار بافتاق مخدوم عالم باور ز سر صعب کرد و ظفر یافت و قطب خان بقتل رسید و لوهایمان بر شیرخان حیدر زنده جلال خان را بر اینگونه تا قصد قتل او کرد و شیرخان در یافت و در محافظت خود کوشید ایشان از دفع شیرخان عاجز آمدند تا چهار پهنه و بهار گنبد آشتند با جلال خان به بنگاله رفتند و سلطان محمود والی بنگاله ابراهیم خان بن قطب خان حاکم موگنیر را با فیلان بسیار و لشکر بیست هزار خدمت جلال خان بدفع او فرستاد شیرخان ز سر صعب نمود و ابراهیم خان بقتل رسید جلال خان به بنگاله که گنجیت شیرخان فیلیخانه و توپخانه بنگالیان و لوهایمان بدست آورد و مملکت بهار صافی ساخت و در آن آوان تاج خان صاحب قلعه را چنانکه از امرای سلطان ابراهیم لودی بود بدست پس خود بقتل رسید شیرخان از ولایت تاج خان صاحب با بنحو است و بران قلعه دست یافت سلطان محمود بن سکندر لودی که بجان تاج خان در خونور سیرت برد و به پهنه آمد چون وارث ملک بوده انعامان اطاعتش کرد و شیرخان نیز لاچار بتا عبت نمود سلطان محمود بن سکندر و امرای او مملکت بهار را میان یکدیگر تقسیم کردند و سه بجهو نوپوسا و شیرخان از کبر و نخوت امرای عظام سلطان محمود و خجید و با میر سید و بیگ سپه سالار جهایون بادشاه به عزم رزم سلطان محمود نامه نوشت که بزودی به پنجاب آئی که از ایشان جدا شوم و تو پیوندم هند و بیگ در سیرت کرد و بهنگام تلاقه فریقین شیرخان بیگ روی از سر که بر تافت سلطان محمود و باقی و جمعی انعم گشت و به پهنه رفت و بالاخر با و دسیه افتاد و آنجا در هند و جهل و ننه جبرجی گذشت با تامل چون ابر سید و بیگ ظفر یافت جهایون بادشاه نامه نوشت و قلعه چنان خواست شیرخان عذر آورد و جهایون بادشاه متوجه چنان شد شیرخان سپه خود قطب خان را بخیرت فرستاد و اطاعت کرد و جهایون بادشاه شنید که سلطان بهادر گجراتی قصد اگر کرد که لاجرم بمصلح رضاد او و جم از راه مراجعت نمود و قطب خان مقرر شد به اردو رفت و بالاخر گجرات و به بدر پیوست جهایون شاه به رزم سلطان بهادر و فتح گجرات مشغول گشت شیرخان در آن ایام گشت که بنگاله که شنید و با سلطان محمود والی بنگاله مصاف داد و ظفر یافت و گوگرد گرفت سلطان محمود رضی شد و در جهایون بادشاه رفت بادشاه از گجرات بازگشته بود و به بلاد شرق آورد و فیلیخپار را محاصره نمود و قهر آفرید که بشود و متوجه بنگاله شد شیرخان گوگرد بگرفت از راه چهار گنده به بهار آمد و نامه بر احمد کبیر صاحب ریئاس نوشت و قلعه ریئاس بگرفت و فریب از راه گرفت و آن حکایت در ریئاس مرقوم است زنان و فرزندان و خزانین خود را در قلعه ریئاس گنبد آشت و جمع سپاه برداشت جهایون بادشاه مدتی در گوگرد سیرت برد و از فریب نداشت تا آنکه لشکر بانش بجهت عقوبت آب و هوای گوگرد بعضی شدند و آسپان سقط شدند جهایون بادشاه بالشکر به پریشان متوجه پهنه شد و جهایون گجرات را با پنج هزار سوار در بنگاله گذارشت شیرخان بالشکری آه استه در حد و جنوب راه بود گرفت چنانچه در احوال جهایون بادشاه رفته و کلک بیان خواهد گشت شیرخان ظفر یافت و اکثر لشکر جهایون بادشاه در آب غرق شدند شیرخان این بیت گفت **سپاه جهایون بهامی دسپه به فریدرسن را تو شامی دسپه به** و این واقعه در سینه منصف و جهل کوشش جبرجی اتفاق افتاد پس شیرخان خطبه و سکه بنام خود کرد و خود را فریدالدین شیر شاه خواند و به بنگاله رفت و جهایون قلی بیگ را با همراهمیانش بگشت و سال دیگر با پنجاه هزار سوار روی با گره نهاد و در روز عاشوره منصف و جهل بجهت جبرجی در حد و قنوج با جهایون ز سر صعب کرد و ظفر یافت و کارش بزرگ شد و خود خواص خان را که کبیر سسی او بطنو محات مخصوص شده بود امیر الامرا لقب نهاد و خوشه بر مالک محمد و سه را با قطع او داد و در منصف و جهل و نه متوجه بالوه گشت و از اهلوتاد در شاه والی مالوه آن مملکت را از تنزاع خود

و درین سال لمتان از فتح خان بلوچ حسن و سعید بیعت خان مفتوح شد و در او اعظم پهلوان لقب نهاد و در قصد و پنجاه هجری شمس شاهی
 رسید که پورعل ولد سلطه در اسپین زمان مسلمانان را امر کرد که در مسلک آنان رقاصه انظام داده و اجرام از این بیعت مقصود
 که در اسلام داشت با پنجانب شناخت و بجا صره برداخت و کلاز پورعل تنگ شد و با چهار هزار راجپوت یا بان از قلعه بیرون آمد
 و بقفقو ای عملا با سایر راجپوتان بقتل رسید تیر شاه با گره مر اجبت نمود و متوجه تسخیر ماژ و ارگشت رای مالدیو صاحب ناگور وجوده پور
 با پنجاه هزار سوار و پیاده و در راجپوت روسه با و آورد و یکماه هر دو لشکر در برابر یکدیگر کشیدند تیر شاه و نکومی اندیشید زمانه با امر اس
 مالدیو نوشت که نوشته های شما رسید باید که زود تر به لشکر ظاهر میاید آن نوشته با بدست مالدیو افتاد و بر امر اعتمادش نهاد و بکوبستان
 جوده پور گریخت که چهار راجپوت با و از ده هزار مرد دست از جان شست و بزرگ گاه شناخت تیر شاه با هفتاد هزار سوار صفت فیل مبارک
 راجپوتان ریشه صعب کردند آنواج شیر شاهی بهم بر آمد و نزدیک شد که به نسبت بروند جلال خان حلائی با فوجی از بهادران حمله برد
 و ظفر یافت راجپوتان با تمام بقتل رسید تیر شاه بغیر وزی مخصوص گشت و گفتی بهر شتی جو اس سلطنت بهند و ستان میا درفته بود
 چه در ملک مالدیو بجز جو را دیگر محبوب نمی شود با جمله بعد ازین فتح شیر شاه سچور زیت و پایان بگرفت و بر بهتور شناخت پسرش عا دلمان
 که بر بهتور با قطع او مقرر بود و بهانجا ماند تیر شاه قصد تیر شاه کا انجر کرد و سه آنجا محض گشت تیر شاه بجا صره برداخت روزی در
 موضع که از آنجا حقه برون قلعه می افکنند ایستاده بودند ناگاه آتش در حقه ها و کبسه های باروت که نزدیک او نهاده بود افتاد تیر شاه
 با مرگت خود و شیخ جلال و حوالا نا نظام و شتمند و در باخان سردالی بسوخت و با سخحال خود را بهر چاه رسانید سپاه را بجا بگ تحریف نمود و بجز
 گشت و هر گاه بشهور آمد ایستان را بجز تحریف نمود تا آنکه قلعه مفتوح شد و در آخر همان روز تیر شاه در گذشت و این واقعه در جمادی الاول
 شصت و پنجاه و دو اتفاق افتاد از آنس رو تا نیست و او ملکی عادل بوده ضابطه و قاهر بسیار بود هر روز چهار هزار مرد بفره اش طعام خوردند
 پنج سال با استقلال سلطنت کرده و پانزده سال با مارت گذرانیده و با ندرک زمانی از مکان تا آب سسند ضبط کرد و در هر گروه سوار و سوار
 و چاه ساخت و در هر سوار که کبسه سافران را طعام دهند و اسپ میا دارند تا در هر روز اخبار ممالک باورسانند گویند هر گاه در آینه
 ریش سفید دید که گریستی گفتی سلطنت بمن رسید لبیک بوقت شام نرود بخشود که در گذرم و آنچه در فوه است بفعلم نه در آید قوم سوار
 از افغانه اور گفتند باید که قوم خود را از دیگر افغانه بیشتر رعایت کنی تا از سایر طایفه ممتاز باشند گفتی اندیشید که پس گفت اگر چنین کنم
 مرا باد شاه قوم سوار گویند و اگر این همه عاقبت و عا طفت با همه بسزول دارم باد شاه جمیع افغانه با شتم تمجد او در بند و ستان است
 در فاسیت عظیم روسه داد و آورد میان افغانان بفضل و دانش امتیاز داشت و بهارسی شعر ضمیمه گفتی گویند جمیع کنش این سبب بود
 سبب سه آئینه باقی ترا یاد ایم به بان شیر شنه بن حسن سوز قایم به با بجهد شیر شنه در گذشت پسرش سلیم خان بر تخت نشست
 و خود را اسلام شاه خواند ابالی اور اسلمیم شاه گویند چون سلطنت رسید به برادرش عادل خان عریفه نوشت که خداوند حاضر خود
 بحافظت اردو پور در انجم هر گاه رایات عالیات متوجه این جانب گردد و تخت و تاج سجدا و بند سپارم پس با گره شناخت و عادل خان
 نیاید و از فراغت دوست بوده لاجرم اسلام شاه بر تخت نشست و مبارک باد گفت و در مجلس اول خصمت شد و میان به بجا گیش
 سفر گشت و عیسی خان تارسی و خواص خان باورفتند و بعد دو ماه اسلام شاه غازی نامی محله با زنجیر طلا نزد عادل خان فرستاد
 و عادل خان برنجید و زنجیر خواص خان بهوات رفت خواص خان همان زنجیر بر کعب غازی محلی نهاد و با عادل خان روسه

این
 تاریخ
 است

این
 تاریخ
 است

بجانب آنکه نه او و نه خاندان عیسی خان تباری بر سلطت ایشان میان برادران مصالحو اتفاق افتاده بود از شخص عمده اسلام شاه تومس
 شدند تا محل خان تومس خان بعد از آنکه رسیدند عیسی خان بجانب بفرمان اسلام شاه روی بزم ایشان آوردند و مقابل عظیم کرد
 و طرفیافت عادل شاه بهر محبت رفت و اما کارش معلوم شد خواهان و عیسی خان تباری میوات گرفتند اسلام شاه قطب خان را
 بتعاقب ایشان فرستاد خواهان خان بکوه کماون پناه برد اسلام شاه به قلعه چهار شد خزاین را از آنجا بقلعه کوا ایبار فرستاد و متوجه دلی
 و غم لامور کرد خواهان خان با اعظم مهابون سپهت خان تباری متوجه شد بانکه بگری عظیم روی با اسلام شاه نهادند و در حدود پیمان ملاقی
 فریقین اتفاق افتاد خواهان خان بیچیک گریخت و تباریان بعد از بزم بهر محبت رفتند اسلام شاه تا قلعه مهناس برآمد خواهان اولش
 سردانی را بتعاقب تباریان فرستاد و بکوا ایبار باز گشت شجاع خان حاکم مالوه در سده نصد و پنجاه و چهار هجری بمحبت پیوست متوجه
 بهمالش داره گریخت و اعظم مهابون سپهت خان تباری و تباریان بکشمیر فرستادند و کشمیریان قصد ایشان کردند و بعد از بزم طرف یافتند سرکار
 روسای آنایقه را نزد اسلام شاه فرستادند اسلام شاه از امر متوجه بود و تی در کوا ایبار سپهر و در او آخر عمر بدلی شتافت سبیرا
 کامران این بابر شاه از سیم مهابون بادشاه باو پناه آوردند و افغانان چون او را نزد سلیم شاه بردند گفتند مقدم مزاوله کابست چون
 سبیرا ریش تشرش داشت تسلیم شاه خواست که با سبیرا کامران مزاج کند گفت شمار سبیرا ترشید آتازان شما نیز چنین میکنند سبیرا
 کامران گفت که ایشان مانند شما سبیرا از سلیم شاه بر خرید سبیرا تو هم نمود و بگریخت اسلام شاه شنید که مهابون بکبار نیلاب آمده و قصد
 هند و اردنی الفوری متوجه لامور گردید و چون مهابون بکجا بل بر اجبت کرده بود بدلی باز گشت و از آن سده نصد و پنجاه و نه هجری تاج خان
 خواهان خان را که الهانی هند او را اولیای شمارند با اشاره اسلام شاه بگشتند و قتلش بر اسلام شاه مبارک نامند و در او اهل هند صحبت
 یک هجری و نیلاب بر قتلش برآمد و آن در گذشت و در بن سال سلطان محمود گبرانی و نظام شاه هجری وفات یافتند **والا خسروان**
 تاریخست و او ملکی شجاع و مغرور بود و بارها با سلوک نیکو کردی لبیک سپاه را از راه دشتی و تپتی گویز غایت غرور و در دم نزع شمشیر گفت
 که بیزه قتلے را بر خود چنین غالب نمیدانستم تو ز بالند من الخذلان و از قضا باسی زمان اسلام شاه واقعه شیخ غلامی هست که میان
 خویش سید محمد جوینوری را امدی بود و در آنست خلق را بان مذہب دعوت کردن گرفت و بر طبق فتوای علمای زمان اسلام شاه او را
 تازیانه زدن فرمود و در سوم تازیانه در سده نصد و پنجاه و پنج هجری در ولایت حیات سپرد و آنچه بعد از اسلام شاه سپهرش غیر از تازیانه
 ساله بود و بخت نشست و چون سده نصد و پنجاه و هشت مبارز خان بن نظام خان برادر زن اسلام شاه خواهر زاده را بگشت و بساطت
 نشست و خود را **سلطان محمدرعاول** خواند و او را عدلی گویند و اقامت همون اقبال را که در عهد اسلام در امور فعل
 بهر سبب آمده بود بکراچیت لقب نماده کار مملکت باو گذاشت و بشهرت مدام بر داشت و همیون از غایت عزت بجارهای بزرگ قیام
 نمود و در جنگ آمد و آواری اسب ندانستی و پیوسته بر فیلس سوار شدت با آنچه عدلی در خزاین بگشاد و دادند و خسته شیر شاه و سلیم شاه
 در اندک زمانی تلف ساخت گویند او یکلهای طلا ساخته بود در خانه مردم افگندی هر که آنرا بر گرفته بعد سکه بافتی و یکبار او است
 افغانان او را اندلی خوانند یعنی کور در بدو و قتلش احمد خان سوز حاکم پنجاب که شوبه خواهرش بود مخالفت آغا زناد و خود را سکند
 شاه خواند خطبه و سکه بنام خود کرد و همچنین ابراهیم خان سوز در بیانه و شجاع خان در مالوه و محمد خان سوز در بنگاله دعوی سلطت
 کردند عدلی و در کوا ایبار بود امر کرد که فوجی را از شاه محمد قمرلی بفرستد و با قطع مرستت خان سرسبی و هند سکند سبیرا شاه قمرلی گفت

در سده نصد و پنجاه و نه هجری تاج خان
 خواهان خان را که الهانی هند او را اولیای شمارند با اشاره اسلام شاه بگشتند و قتلش بر اسلام شاه مبارک نامند و در او اهل هند صحبت

باین سلطان محمدرعاول
 سبیرا را بگشت و بساطت نشست و خود را سلطان محمدرعاول خواند و او را عدلی گویند و اقامت همون اقبال را که در عهد اسلام در امور فعل

کار با نجاس رسیده که انقطاع مارا بشیر نیان سگ فروش میدهند تیر مست خان و شتر بان با او بیگ پیش آمدند کار بجز شمشیر سگند
و مست خان قتل رسیدند و تاج کرانی تو جمع نموده راه چینه و با پیش گرفت و بجد و چهار رفت و زبان دیار استیلا یافت و عدلی
قصه تاج خان کرد و با تاج خان رزم کرد و ظفر یافت و قلعه پنا نشین ساخت و عزم استقبال ابراهیم خان سور کرد و ابراهیم خان
نامه با نوشت که اگر حسین خان و بهار خان سردالی بیاید با ایشان بجایت آیم محمد علی ایشان را بفرستاد ایشان به ابراهیم خان
یا رفتند عدلی را طاقت رزم نماند و چهار بار گشت ابراهیم خان خود را سلطان ابراهیم خواند و در آگره بر تخت نشست سگند سور
عرف احمد خان حاکم پنجاب با اتفاق سیت خان و تانار خان و نصیب خان باده نزار سوار و ابراهیم خان با هفتاد هزار و در دست
ایر که اکثر ایشان خمیه مصل داشتند عزم رزم کرد و سگند را از آن پیشانی شده التماس کرد که پنجاب با او گذارد تا باز گردد و ابراهیم
از غایت غرور رضا داد و در روزه با آورد و در حمله اول سپاه پنجاب را شکست و لشکرش بجز سارست مشغول شد و سگند را از کعبین پور
آمد و بقلب تاخت و ظفر یافت و ابراهیم بسپهیل گریخت سگند در سستقل شد و از آب سگند تا کنگ فنیط کرد و ترشید که بجایون باد شاه
توجه میداد است لاجرم به پنجاب مراجعت نمود ابراهیم از بسپهیل بجایی آمد عدلی همیون را از چهار بیخ او فرستاد همیون ظفر یافت ابراهیم
بگریخت و زیز و پاد خود غار بخان بیامان رفت همیون بجا سره اش بر دست و چون سه ماه بگذشت شنید که محمد خان سور و اسب بنگاله خود
را جمال الدین محمد شاه خواند و قصد چهار دارد لاجرم باز گشت و ابراهیم او را تعاقب کرد و چند بار با او رسید و همیون باز گشت و رزم
کرد و ظفر یافت ابراهیم بنام سگند کرد و ان با سگند تا آنکه در قصد و فتنه و بیخ مجری سلیمان کرانی بر او رسیده سستوی شد و او را احمد و
بیان خواند و قتل رسانید با جمله همیون و زینا بعدلی پیوست و با محمد شاه سور صفات داده ظفر یافت محمد شاه قتل رسید با همیون
بزرگ شد سگند سور که بر پنجاب و آگره استیلا داشت چنانکه عظیم کرد و افغانان را جمع آورد و گفت من یک ارشاه ام سلول لودی مارا
بلند آوازه کرد و اکنون بجایون باد شاه قصد بنده دارد اگر مرا قایل سلطنت و انید اطاعت کنید و نفاق از میان برگیرید و اگر من شایسته
اینکارستم کی را باد شاه نو این را اطاعت کنم افغانان گفتند تو این عم شیر شاه و شاهزاده مانی پس صفح در میان آوردند و سگند
یاد کردند که مخالفت او نکنند و چون روز سه چنگل گذشت همان طایفه بجیت القاب و انقطاع نفاق آواز نمودند و همیون باد شاه
به پنجاب رسیده تا سرب و ضربه کرد و سگند را تا آنکه نفاق امر را امید داشت با شتا و نزار سوار توجه لاهور شد و در حد و سر منند با شتا نزار او
محمد اکبر ابن همیون باد شاه و بر ابراهیم خان خاستمان صفات داد و بهر بیت رفت و بگوستان سواک گریخت شتا نزار او به تعاقب بر حوت
سگند را گریزان به بنگاله افتاد و بعد از وفات بهادر شاه بن محمد شاه سور بر آندبار استیلا یافت و بعد از اندک زمانی در گذشت و بعد
از تاج خان گزرائی و برادرش سلیمان در چینه و بنگاله سلطنت رسیدند و نوکر ایشان در اجبا نیکو بنگاله مرقوم است با جمله از انزمام
سگند شاه همیون باد شاه بدلی رسید و در همان ایام در گذشت عدلی در چهار ابن اخبار شنیده همیون را با پنجاه هزار سوار
با قصد نیل شمشیر بدلی فرستاد همیون بجد و بدلی رسید و یازدی بیگ خان که از اکابر امر سے اکبر باد شاه بود رزم کرد و دستگیر شده و قتل
رسید و این واقعه روز جمعه دوم محرم سنه هفتاد و شصت و چهار هجری اتفاق افتاد و بعد از همیون کار عدلی ضعیف شد و خضر خان
بن محمد خان سور که بعد از پدر و بنگاله سلطنت رسیده بود و خود را اهدا و شاه بخواند با تمام پدر روی بعدلی آورد و عدلی در اول
نقص و شصت و چهار هجری با رزم کرد و قتل رسید و دولت انطا یفه سیری گشت و بعد از ولجایای افغانه در چینه و بنگاله

در حدیقه

در دولت برسد و همه ایشان را زنده زنده اکر با دوشاه بر انداخت اجبار سلطانین کور کانیه سخت کسبکه از ان سلسله بر بلا و پند
استیلا یافت و در آنجا بار خنکگاه ساخت فرودس مکانی محمد یار با دوشاه غازی بوده و او این عمر شیخ میرزا ابن سلطان ابو سعید میرزا ابن
سلطان محمد میرزا ابن میرزا امیران شاه ابن صاحبقران تیمور کوکان آو بادشاه شجاع و کریم و با مروت بوده و در فتنه حنفی و سنی و شیعه و
انسان و معاصی و داشته و پارس و ترکی شعر میگفت و بهند اتفاق نمودی و چون بر خصم ظفر یافتی بر و پیشش بودی تا آنکه عمر بجایه و مقاتله گذراند
نیش و عشرت از دست ندادی و در مرغزار کابل هوضی از سنگ تراشیده بود و در کنار آن این بیت نوشت **هریت** نور ز تو بوس از
تمی نور با خوش است به باری بعینش گوش که عالم دوباره نیست به و آنرا بر از شراب کردی و با ندما بخوردی دور روزهای مجبور
و اشتی گویند با منزه پاشنه و اجرتی به بر کنگره با و دیدی و گاه بودی که دو مرد در بر گرفتی و از کنگره بکنگره جستی طناب پیمایش بهند و سنان
او پیدا آورد و در وی قند طناب و طناب چنگل گز به گزی **هریت** مادر با بر شاه در فتنه تونس خان با دوشاه بنوستان بود و ولادت با بر در
سنه شصت و هشتاد و هشت هجری با دوجان اتفاق افتاده شاعری گوید **هریت** اندر کشش محرم زاد آن شده کرم به تاریخ مولدش
بم آمدش محرم به پدرش میرزا عمر شیخ صاحب فرغانه بود و در شصت و نود و نه هجری در گذشت میرزا ابا جهای بشین پدر گشت
اگر فاضل است و ای که در مملکت موروثی بر سر او گذشت به پدازیم این مختصر تحمل آن نشود و جباران آنچه در ممالک آثار سواد و مخالفان رسیده
منذی از ان بقلم آمده عثمان شیدیز قلم را بصوب قضا یا که در شیر سهند و سندان و قمشه مطوف میسازد و پیشده نماند که با بر بادشاه
با عمرش سلطان احمد صاحب سمرقند و خانش سلطان محمد با دوشاه بنوستان و با میرزا ابان شاعر میرزا ابو سعید و لندزاد خود و جهانگیر میرزا
و سنگیخان اوزبک از اوش خوبی خان بر سمرقند و فرغانه و اجی و اوش و دیگر اعمار مکر محراب و مصالحه روی داده و گاهی بهریت و
گاهی نصرت دست سید او و وقتی چنان شده که سپاه او متفرق شدند زیاده از دو نیست و چنگل کس با او نماند تا اینجا که قلیل جمع
سمرقند شد و در این شهر افکنده با می سمرقند را با می بستند و از او بکان هر که را یافتند بکشتند جهان و خامیر از ان سبب سنگیخان و سمرقند بود
منهم بکیریت و سنگی خان پوست و در شصت و هشت هجری مرتبه دوم سنگیخان از بخارا سمرقند نشافت با بر بادشاه با اتفاق سلطان محمود
خان و ابی بنوستان و نیز از جهانگیر صاحب اند جهان که آن زمان مصالحه و اتحاد میداشتند و بعد او آمده فوندر زمی صعب کرد و شهر سمرقند
پناه بر و سنگیخان بجا صر به پرداخت چون چهار ماه گذشت در شصت و هشتاد و از سنگ و گریه نشان نماند با بر بادشاه در اوایل سنه
نصد و هفت هجری بمشبه از شهر آمد و پیاسگند رفت سنگیخان از سمرقند روی با خنی نهاد سلطان محمود خان با اتفاق برادر خود سلطان
احمد خان و با بر بادشاه با اوزم صعب کرد و برادرش سلطان احمد خان گرفتار گشت سنگیخان پیاسگند گرفت و احمد خان برادر با کرد
و با بر بادشاه از سمرقند بر و ابی بنوستان رفت و چندی با سلطان محمود میرزا و انگاه بجمار شادمان و زنده نشافت امیر محمد
با قراولی آنجا بخدمت آمد با بر بادشاه غریمت کامل کرد تا از شهر بنشان امین ماند پس در نصد و ده هجری بجد و سمرقند در رسید
قوالی آنجا خسرو شاه با هشت هزار سوار بخدمت آمد با بر بادشاه لشکر یان اورا بفریفت با خود یا ساخت خسرو شاه آگاه شد و بگریخت
با بر تو صبحه کامل شد محمد تقیم ابن امیر و انون بیگ ارغون که کابل را از میرزا عبدالرزاق بن میرزا الف بیگ بن میرزا ابو سعید سلطان
افتزاع نموده بود و دختر میرزا الف بیگ را خواسته در شصت و هشت متحصن گشت و بالاخر امان خواست و قلعه بسپرد و با بر بادشاه در کابل
سلطنت نشست و برادر خود میرزا جهانگیر را غنیمین داد و برادر دیگر میرزا ناصر را بنوستان فرستاد و در نصد و سیزده هجری

باید چنان باشد که در
حجیب است و در
باید چنان باشد

او شش افغانان را غارت کرد و روس بقند هارنما و شاه بیگ و محمد مقیم سپدان ذوالنون بیگ زرم کرده بزمیت فتند شاه بیگ
بشهر شرافت و محمد مقیم زمین و اورشده نزد سنگینان رفت و بآب قند هار گرفت و حکومت آنجا نیز انامردا و سنگینان متوجه قند هار
شد و محاصره کرد و باز گشت و عبد الله سلطان را بمحاصره گذاشت عبد الله سلطان قند هار گرفت و محمد مقیم سپرد و باز گشت
دو ر شب سه شنبه چهارم ذیقعد سنه نصد و سیزده هجری شایزاده همایون بن یار شاه متولد شد (شاه فیروز قدر) تا کینست
در نصد و هفده هجری بابر بادشاه چون از قبل سنگینان بردست شاه اسمعیل صفوی آگاهی یافت روس بمحصار شادمان نسا و
خان سیزدانی و سلطان ابوسعید میرزا با پیوست بآب بادشاه بقند ز و سیزدانی را بهرات نزد شاه اسمعیل فرستاد و بدو نواست
شاه اسمعیل فوجی شایسته بدو فرستاد و بابر بادشاه با آوز بکان زرم کرد و وظرف یافت و مستقل شد و عدو سپاهش لشبخت خبر رسوا
رسید پس قصد بخارا کرد و گرفت و سمرقند رفت و مستولی شد و ناصر میرزا را بکابل فرستاد و سپاه شاه اسمعیل را بخراسان بازگردانید
و هشت ماه در سمرقند ماند تیمور سلطان و عبد الله خان و چالی بیگ خان از ترکستان با سپاه آوز بک روی به بخارا نهادند بآب بادشاه
در سنه نصد و پنجاه و پنج از زرم مننرم بمحصار شادمان افتاد و نگاه امیر نجم ثانی امیر الامرا سے ایران بفرمان شاه اسمعیل روس بمادر اندر
آورد و بآب بادشاه پیوست امیر محرم روی سمرقند نهاد و مقتبل رسید بابر بادشاه مننرم بکابل شد و سیزدانی ناصر الغزنین فرستاد و در
نصد و هشت و چهار هجری لشکر سوار و کوشید و سه هزار افغان برگشت و آن ولایت بخواجه کالان میگ سپرد و در نصد و هشت و پنج
هجری غزم تخمیر منند کرد و تاباره برگرفت و درین سال اورا پسری آمد چون غزم تخمیر منند داشت اورا منندال نام نهاد و آن زبان
ترکی معنی بیکر باشد یعنی هند بیکر و کابل بازگشت و در آخرین سال باز متوجه هند شد چون شنید که سلطان سعید خان والی کاشغر
غزم تخمیر بگوشن کرده اند با برگشت و سیزدانی امیر سلطان اورا پس بن سیزدانی نامه بن سیزدانی امیر شیخ ابن امیر حجاب
قران تیمور گورکان را یا چهار هزار سوار بجانب لاهور فرستاد و سیزدانی بلامور نرسیده بود که با بنخبر محبت سلطان سعید شنید
و در نصد و هشت و شش هجری نوبت سوم متوجه هند و ستان شد و سیالکوٹ برگرفت و سی هزار امیر بدست آورده با برگشت و در
نصد و هشت و نخت هجری بقند هار رسید و محاصره کرد و درین سال همایون سیزدانی را بگهومت بخشان فرستاد و در نصد و هشت و نخت
هجری قلعه قند هار را تصرف و برگرفت و سیزدانی کامران سپرد و امیر ذوالنون ارغون والی قند هار بسند بگنجیت و بابر بکابل بازگشت لیکن
لودی والی لاهور از سلطان ابراهیم لودی صاحب دلی تو هم نموده اورا تخمیر منند تحملین کرد و بآب بادشاه نوبت چهارم در نصد و سی
هجری قصد کرد و شش کرد و بی لاهور رسید و بهادر خان و مبارک خان لودی و دیگر امرا سے سلطان ابراهیم لودی زرم کرد و هجرت
رفتند بآب بادشاه لاهور برگرفت و بدیالپور رفت و قتلعام نمود و دو تنخان لودی با سپران خود علیخان و غازیکان و دلاور خان
بخدمت پیوست و جانند بر و غیره پرگنات جاگیر یافت و از طلب بابر بادشاه پشیمان شده قصد عذر کرد و سپرش دلاور خان بابر از آن
اطلاع داد و بآب بادشاه دو تنخان و غازیکان را حسب نمود و دلاور خان را خانشانان لقب نهاد و اطلاع ایشان با و او پس هر دورا
با کرد و بکابل رفت و لاهور بیدر عبد العزیز میر آخور و سیالکوٹ بخشید و گوکلناش و دبیالپور با با تشنه و سلطان علاء الدین عالم خان
بن سلطان سلول لودی که از بادر ازاده خود سلطان ابراهیم لودی گرفته بکابل رفته بود تقویض نمود و دو تنخان و غازیکان بکلیت
دلاور خان را برگزفتند و حبس کردند و بدیالپور شدند و با با تشنه و سلطان علاء الدین زرم کردند و وظرف یافتند و علاء الدین بکابل

با پیشقدم بلاهور زشت بابر علاءالدین را بازگردانید و دو تنخان و غازیخان بامر سے لاهور نوشند که علاءالدین سنا هزاره دست اور از نو
 مانرستی تار و بلی بر تخت نشانم ماسر سنده شها سلم دارم ایشان علاءالدین را بر فرستادند علاءالدین با اتفاق دو تنخان با سلطان
 ابراهیم لودی رزم کرد و نظر یافت و منترم بلاهور بازگشت و غازیخان بجلا نور رفت و از دست محمد علی بیگ چنگ نیک گماشته
 بابر انتراع نمود بابر ازین واقعات آگاهی یافته در غزه صفر سنه نهصد و سی و دو هجری بانه هزار سوار و سه هفتاد و ستان نهاد
 در سیالکوٹ علاءالدین بخدمت رسید و دو تنخان و غازیخان و علیخان که در کند آب را وی اجماع داشتند متفرق شدند و غازیخان نزد
 سلطان ابراهیم رفت و دو تنخان بخدمت بابر آمد بادشاه اورا رعایت فرمود و نزدیک خود نشاند و لاورخان خانخانان که در حبس
 بر او زشت غازیخان بود بحیثیت بگریخت و بخدمت بابر آمد و نوازش یافت و در میان ابام و دو تنخان در گذشت سلطان ابراهیم صدها
 هزار سوار و هزار فیصل از بلی روی پنجاب نهاد و لاورخان و حاتم خان را با بست و هفت هزار سوار در مقدمه روان کرد و بابر بادشاه
 حسین تیمور سلطان را و سلطان حسین بر لاس و دیگران را بفرستاد و بعد از بقابل حاتم خان نقل رسید و دیگران بگریخت
 رفتند سلطان ابراهیم متوجه پانی پت شد بابر بادشاه با دوازده هزار سوار و سه هزار پیاده روی با و آورد و در روز جمعه هفتم رجب پانی پت
 بگذشت و صف قتال بسیار است و نیمه شبانزده ماه یون سیرز او خواجہ کلان و غیره و پسر پسر احمد سلطان و دیگران سپرد و خسرو
 لاکلتاش و محمد علی چنگ جنگ داشت آن بر مقدمه گماشت پس مقابله بکلیه افتاد و نیمه شب نو تار بادشاه او عقب مخالفان آمدند
 و نظر یافتند سلطان ابراهیم بخش هزار افغان در کیمو صغ بقتل رسید تا پنج فتح آن واقعه این است قطعه تاریخ گشت در
 پانی پت ابراهیم را بادشاه با خسرو عالی نسب بدخواستم تاریخ بخش عقل گفت بد صبح بود و جمعه و هفتم رجب با بجمه بابر بادشاه
 مجاہدین را با گره فرستاد و در دوازدهم رجب بدلی رسید و خطبه و سکه بنام خود خواند و متوجه اگره شد و لاورخان کراچی و قیروز خان
 با دارا براهیم در قلعه اگره مستقر شدند و بعد از پنج روز امان خواندند و شمر سپردند و در واقعات با بری مسطور است که سکنه تن از اسلام
 بنند در ستان درآمدند و استیلا یافتند اول محمود غزنوی دوم شهاب الدین غوری سوم من و کار مرا با ایشان مشایبتی نیست چه
 محمود بود و از بعد نسبت هزار سوار داشت و خوارزم و خراسان اورا بود و در میند ملوک اطوار ایمن بود و در سلطان شهاب الدین حسب
 غزنین و بر او زشت بادشاه خراسان بود و با صد هزار سوار بند آمد و بخر ساخت و من اول بار که بند آمد و هزار سوار داشت و نوبت آخر
 دوازده هزار سوار و خراسان و قند هارند استم آن نسبت دشمنان مضبوط نمود و هندوستان از بهر تباها در تصرف ابراهیم
 لودی بود با صد هزار سوار و هزار فیصل رزم آمد و این فیروزی درسی و همت من نیست بلکه از عنایت ایزد نیست با بجمه چون بابر بادشاه
 در اگره نیز این افغانه دست یافت یکنانه در بسته و سکه و پنجاه هزار روپیہ بیا یون سیرز ادا و در و لک و روپیہ سیر احمد سلطان بخشید
 و امر از اعلیٰ الاختلاف علیهم اجمعین فرمود و سپهر قند و خراسان و کابل و کاشغر و کر بلا و تفت اشرف و مشهد مقدس و دیگر اماکن
 شرقیہ و درستان و سمنگان مالکهای فرزدان فرستاد و هر یک از ابالی کابل را یکین از شاهرخی که فی شاهرخی یک شغال آفره باشند
 ارسال داشت و آنچه بادشاهان هند در سالها اندوخته بودند بسیاری از ان در یک مجلس صرف کرد و با بجمه بعد از ان افغانه که در
 هندوستان بر پایشان بود مخالفت آغاز نمودند قاسم سمنهلی در سمنهلی و علیخان قرظی در سیوات و محمد ریون در بلوچستان و
 بن سارنگین در گوانیار و حسین لوبالی در زبیری و قطب خان در اٹما و عالم خان معروف سلطان عالم در کالی و

تاریخ گشتند سلطان ابراهیم
 از دست افغان شهبان بادشاه

نظام خان در میان دودستان و نصیر خان لوبانی معروف قبرلی در توجیح عمومی استقلال کردند و هندوستان شورشی بزرگی برپا آورد و در ایشان بسیاری از سپاه باری در آگره و دودیت حیات سپه در آنجا کمان یک با اتفاق امر گفت صلح در مرامت بجای است با دودستان و بنجید و فرمود هر که خواهد بود من شاهی هم سار مرا مانده مگر خواهم کمان یک که اکثر توجیح مسی او شده بود با بر شاه کابل و غزنین باد و او خواهم کمان یک رخصت شده بدین رسد و بر یکی از عمارات آن این بیت نوشتند و کابل رفت **بیت** اگر بخیزد و سلامت گذر کند گنم بد سپاه روسته شوم گر بوسه هند گنم بدتس بادشاه با باقلی را بر زم نظام خان والی میان فرستاد و نظام خان رزم کرد و بهر بیت رفت و بالآخر استغفار خواست بخندست آمد و دست لکه شکر از حاصلات میان دو آیه با قطع او مقرر گشت و همچنین بسیاری از افغانه بخندست آمدند و اعانت کردند در سنه هندوسی و سنه هجری تاکو ابراهیم لودی بطینی بادشاه را بفریفت تا او را زهر دود با دودستان در یافت بطینی را بکشتند و مادر ابراهیم را کابل فرستاد و درین سال را ناسا کبا اتفاق حسین خان میواتی و او را دودستانه ماکدی و میدی سبک راجه چندیری و محمود خان بن سلطان سکندر لودی با صد هزار سوار عزم رزم با بر بادشاه کرد و بادشاه روسی بایشان آورد و از حد دو میان طایفه از افغانه که در حدت بودند بگریختند و با مخالفان پیوستند و موافقان با بر اول از جایی بر رفت بعضی گفتند که به پنجاب باید رفت و برخی گفتند که سیکی از قلع و محصن باید شد تا بر سر دودستان بیاید و بجان کوشش کنیم پس از غریب خراب و جمیع معاصی توبه کرد و در روز سه شنبه نیم جمادی آل قرآن سال که نوروز بود و بسبت هزار سوار رزم گاه ششافت و با عماد الدین بن بملول لودی در قلع بایستاد و خمینه و شیره بسیار است پس قتالی فاش اتفاق افتاد و حسن خان میواتی که آجاسی او قریب به شصت سال ایالت میوات را شدند و او را دودستان چند زبان چو پان و تاک چند چو پان و گرم سنگه بقتل رسیدند را ناسا کبا بقیم و جمی بهر بیت رفت تا بر بادشاه نظر یافت و پس از آن او را در مین غازی نوشتند از شمع بادشاه اسلام تا بکشتند و در هندوسی و چهار هجری با بر بادشاه بغیر استقبال میواتی است متوجه چندیری شده میواتی متحصن گردید و چون عا گرفتند شمشیر بدست یکی دادند او را با سایر میواتان بقتل رسانیدند و با آنوقت خورشید هلاک کرد و پنج و از آنجا تاریخ است با بر بادشاه احمد شاه ابن ناصر الدین محمد شاه ابن ناصر الدین بانوی را حکومت چندیری داد و متوجه توجیح شد افغانان که آن روزی آب گنگ نبی بطرف سری نگر بلگرام جمعیت کرده بودند بگریختند با دودستان با گره ششافت و از آنجا روسی بگو ایار نهاد و در هندوسی پنج هجری با کشتند و درین سال نظام شاه هجری تخت و پدر یا فرستاد و از آنجا درین سال شاهزاده همایون را از کابل بخواند و سیرز ایندال را با آنجا فرستاد و در هندوسی و شش هجری بادشاه در لیس شد و شاهزاده همایون را به تسخیر قلعه کالنج فرستاده بود باز خواند و رسید کرد و در نیم جمادی الاول در هندوسی و هفت هجری در گذشت هشت روزی با و تاریخ است نش و اورا محبوب و بصیت کابل بر دودستان گردید و در ش پنجاه و یک سال بود بعد از آن حنت آشتیانی نصیر الدین محمد همایون بادشاه غازی در آگره برخست نشست لویه الملوک تا بکشتند و آو بادشاهی ملطف طبع و موصوف و نشاط و عیش مشغول بوده و شجاعت و سخاوت و مروت انصاف داشت و پیوسته با فضلا و علما صحبت داشتی و اکثر با وضو لودی و بیوضو نام خدا لودی بعضی اورا به تشیع نسبت کرده اند لیک اعتباری نادر و خوبی بوده لیک برغم سیرز اکامران منسے متعصب بوده و از و عثمان سر سیزده که ولایت بر تشیع میکرد و چهار چنگ که گویند ریزه با هم بر ای میزند سگ و دیند که بر قبری بول میکرد و سیرز اکامران گفت که همانا صاحب این قبر رافضی است همایون بادشاه گفت که شاید این سگ شنی است تا بجمه چون همایون بادشاه سلطنت نشست پنجاب و فیشتاپور و لمغان و کابل و باسیان و

تاریخ توجیح افغانه
 تاریخ توجیح افغانه
 تاریخ توجیح افغانه
 تاریخ توجیح افغانه
 تاریخ توجیح افغانه

حصه غیر نوره بر برادرش میرزا اکامران که نیرمان چرایاست قند با داشت باز داشت و برادر دیگرش میرزا امیندال که از کابل مجتهد آمده بود و تاجیون بادشاه اورامیوت و برادرش میرزا عسکری را سبیل قتل و کشتن نمود و جیشی نظیر کرم کرد و کشتی از مردم کشید که کشتی از کابل تا پنج جلیس او مست و در نوره و سی و نه شست مجری هایون بادشاه لشکر کابل کشید و حاضر نمود و چون کشید که سلطان محمود ابن سلطان سکندر لودی از بار قندهار مجبور کرده استیلا یافته از راجه کابل پیشکش گرفته مجبور شتافت افغانان بنه نیت رفتند و بادشاه کرده و مجبور بر ستور سابق سلطان جین بر لاس مسلط شت و با گره با گشت پس قندهار کرد و شیر شتافت شیر خان سپهر خود قطب خان را بنجست و ستاد بادشاه با گشت قطب خان از راه بگریخت و به پدر خود شیر خان پیوست محمد زمان میرزا که از هایون بادشاه گرفته به بهادر شاه گجراتی پناه آورده بود و در بدان سمت شتافت سلطان بهادر در نوره و چهل و هجری سی و نهم هایون بادشاه نهاد و منظم میبند و بگریخت اول هایون تاریخ شت و شیر این قندهار ضمن سلاطین گجرات مقوم است و بهدین اشتهاد برادرش میرزا عسکری از قطب نام هایون بادشاه یگان در کابل بزم نهاد و یگان بگریخت و توجه کرده شد هایون بادشاه در زندان خبر شنید آن مملکت را که در به اگر آند میرزا عسکری استغفار کرد و بخیرت پیوست گجرات و مالوه که بدست آمده بود از تصرف بیرون رفت و در سال نصد و چهل و سه هجری شتادها سبب صفوی بر رخ با متصرف شد و بازار و میرزا اکامران بگریخت و بخواجه کلان بیگ سپهر خود و با همرا آند درین سال سلطان جیند بر لاس فوت کرد و شیر خان افغان در حدود پتاس استقلال یافت و شیر لوی شیر خان افغان در استقلال او در ششم و بهار سبع بادشاه رسید بادشاه مدافع او در ایل نصد و چهل و چهار بچار آمد و قلمه آند حاضر ساخت و کن بر شت ماه استیلا یافت و منهدال میرزا منع فتنه سلطان مجتهد و غیره که در حدود آینه نوره فرستاد و نوره در ایل سنه نصد و چهل و پنج هجری توجه بنگال شت جلال خان و غیره که در شیر خان رفتند شیر خان بچکل چها کند گریخت بادشاه کور رفت و آند اجنت آباد نام نهاد و پیش بر داشت و سه ماه باز آمد از ناسا کاری بخوا بنگال که اکثر اسپان سپاه تلف شدند و مام ملک هم بر آند او خان حکم شیر خان از پتاس ایانار کرده بود نگیر سید و عا خانان لودی را که بفران بادشاه آند بجا بود اسیر کرد و در پتاس باز کرد و بد خانانان بفران شیر خان بقتل رسید و در جلال این احوال منهدال میرزا او را که شیخ بملول را که فتنه بادشاه بود کشت و قطب نام خود خواند و قصد رفتی کرد و هایون چها نگیر فی یک را با پنج هزار سوار در بنگال شت و متوجه آند گشت شیر خان در حدود چوانان سر راه بگریخت و سه ماه در برابر شت شیر خان هایون ایانان صلح در بدان آورد و او را غافل ساخت و ناگاه روی بر زم نهاد و بادشاه فرصت صف آرائی نیافت شیر خان غالب آمد و سپاه هایون بنه نیت رفتند و خود را باب گنگ زدند بسیار است از ان غرق شدند بادشاه بود شتقا از ان مملکت نجات یافت و بکنار رسید و انواتو در سنه نصد و چهل و شش هجری اتفاق افتاد پس بادشاه با گره آمد میرزا اکامران و میرزا امیندال و میرزا محمد سلطان که با نخی شده بودند مجتهد آمدند بادشاه نخواست که بانفاق ایشان خبر شت زمان منع کند میرزا اکامران بانفاق آغاز نمود و عزم لاهور کرد بادشاه به خیر و توقف او الصاح نمود و هیچ در بگریخت شیر خان قصد کرده بود که با دو کار میرزا و قاسم خان حسین سلطان مسکندر سلطان او را بس بفران بادشاه بحرب او رفتند و در نوره و در طرف با فتنه چیرش قطب خان بن شیر خان بقتل رسید شیر خان با پنجاه هزار سوار متوجه قندهار شد که سوار بقندهار رفت اگر گشت نانا نمود و مجبور گنگ نمود محمد سلطان میرزا از وجه آند و بان سبب شتاد و سپاه در شتاد شد و مجتهد بر شنگال در رسید و محال نزولت کرد بگشت بادشاه در روز عاشورا سنه نصد و چهل و هفت هجری کوچ کرد تا ایامی دیگر

ف
عبدوس
سختی از کابل تا پنج بود

ف
باز
نزل بهادر شتاد بود

فرود آمد شیرخان در رسید روزی صعب کرد و سپاه مثل باقی همی نهنم گشت و خود را در آب گنگ افکندند و پادشاه از سبب جدا
 شده در آب افتاد و با دشمنان الدین اتکه الحاطب بخان اعظم از آن مملکه نجات یافت و با گره رسید و مجال توقف نمیداد و بلاهور
 شتافت افغانان پادشاه را تعاقب نمودند پادشاه متوجه بپلته شد و درین اثنا برادرانش امیرزاکامران و امیرزاهدان و امیرزاعسگری
 و دیگر امیرزایان در کابل و قندهار و بدخشان فساد انگیزند و تصرف شدند و همایون بسبب سوان رسید و امیرزاکامران حسین حاکم سنده را با
 سد و ساخت سپاه پادشاه از قلیک عاجز آمدند پادشاه ناچار بگریختن از آنجا قصد پلته کرد و در آنجا امیرزاکامران و امیرزاهدان و امیرزاعسگری
 ملک راجه مالدی گشت راجه مالدی خواهست که او را بدست آورد و وزیرش خان برباد پادشاه دریافت و بسرعت تمام با مرکب شتافت و
 در آن راه اسپ خاصه سستی کرد و پادشاه بر شتر سوار شد و در راه محنت بسیار کشید راجه امر کوٹ لواز م خدمتگاری تقدیر میسازند و آنجا در
 یکشنبه پنجشنبه رجب سده هجده و چهل و نه هجری شانهزاده جلال الدین محمد اکبر متولد شد و پیرام خان که در کجرات بود و خبر دست پیوست پاد
 شاهی متوجه قندهار شد امیرزاعسگری خواهست که او را بدست آورد و پادشاه دریافت و در آنجا گذشت و با سبب و در سوار که پیرام خان
 از ایشان بود متوجه خراسان شد امیرزاعسگری را در دروغ غارت و شانهزاده اکبر را با خود بقندهار برد و پادشاه چون بحد و سیستان رسید
 احمدشاه ملو حاکم آنجا با استقبال شتافت و خدمتگاری کرد و پادشاه متوجه هرات شد شانهزاده سلطان بن شاه طهماسب صفوی با اتابک
 خود محمد خان شرف الدین او علی نگلو با استقبال آمد و در قنطیر و تکریم پادشاه کوشید تا بختیاج سفر رجوعی ترتیب داد که تا زمان ملاقات شاه پادشاه
 به پنج چیز حاجت یافت و پادشاه متوجه عراق شد و در راه حکام و اهالی منازل لواز م ضیافت موجب فرمان پادشاه طهماسب تقدیر میسازند
 چنانچه نقل فرمان در ضمن احوال شاه طهماسب صفوی که بدست خود خاص در باب تعظیم ضیافت همایون پادشاه بکام خویش نوشته
 بتوفیق الله مرقوم خواهد گشت با بجز در جادوی الاول سده هجده و پنجاه و یک هجری قرآن اسعدین اتفاق افتاد شاه طهماسب گفت
 سبب غلبه دشمن ضعیف چه بود پادشاه گفت نفاق برادران شاه طهماسب گفت سلوک برادران همچنان بناید کرد که شما کردید و یا محمد
 بعد چند شاه طهماسب پس خود شانهزاده مراد را که ده ساله بود با خود انجمن قاپچار و ده هزار سوار بکند و تعیین کرد و همایون پادشاه
 با ایشان متوجه قندهار شد امیرزاعسگری در قلعه تحصن گشت پادشاه در محرم سده هجده و پنجاه و دو هجری بمحاصره پرداخت و چون
 شش ماه بگذشت محمد سلطان امیرزاد الفغان و دیگران از امیرزاکامران جدا شده بخراسان پیوستند امیرزاعسگری امان خواهست
 و قلعه بسپرو و چون قهر شده بود که بعد از فتح قندهار را بشانهزاده مراد بازگذازند شانهزاده و بود انجمن بقلعه رفتند همایون پادشاه متوجه
 کابل شد و در راه شنید که شانهزاده مراد در کده گشت پادشاه بقندهار بازگشت ناگاه بقلعه درآمد و در انجمن عذر خواهست و بمراق
 فرستاد و قندهار به پیرام خان بسپرو متوجه کابل شد امیرزاهدان و دیگران و بسیاری از امرای امیرزاکامران بدرگاه آمدند امیرزاکامران
 بگریختن و بپلته رفت پادشاه بکابل رسید و شانهزاده اکبر را که چهار ساله بود بدید و در بنصده و پنجاه و سه متوجه بدخشان شد و یادگار
 ناصر امیرزاکه پیوسته نفاق سے ورزید پادشاه او را بکشت امیرزاسلیمان حاکم بدخشان بعد از جنگ بگریخت پادشاه بطایفان رسید
 کامران امیرزاکابل رسیده بگریخت و شانهزاده اکبر را بکولان سپرد و پادشاه باز روی بکابل نهاد و شیرانگن بیگ نفریان امیرزاکامران
 بزم پادشاه رفت و قتل رسید امیرزاکامران و امیرزاعسگری در قلعه کابل تحصن شدند و بالاخر امیرزاکامران ببلخ گریخت و با عادت
 پیرام خان والی بلخ بر مغلان تصرف شد و به شیر و دیگر بلاد بدخشان پرداخت قره چغان از امرای همایون بگریخت و امیرزاکامران

پس

حدیقه الامانی

پیوست با شاه متوجه بدخشان شد میرزا ابطایقان متحصن گشت و بالاخر امان یافته شصت مکه حاصل کرد و با میرزا عسکری متوجه حجاز شد
 و در آن سفر رفت و پیوسته با شاه و بازگشتند با شاه ایشان را انبوهت و کولاب با قطع عیسیزاکامران داد و بجای بل با گشت و در نصد و
 پنجاه و شش بعزم بزم میرزا محمد خان والی بلخ شتافت میرزا کامران و میرزا عسکری باز مخافت کردند با شاه از مبلغ کار ساخته باز گشت
 و نزدی میرزا کامران آورد و قراچه سلطان وغیره که از کامران گرفته نزد همایون آمده بودند و را بجوازند میرزا کامران روی بزم باوش نهاد
 و چون صفها آراست شد قراچه خان وغیره بگرختند و میرزا کامران پیوستند همایون در آن سحر که زخمی شد و بیامیان رفت میرزا کامران و دیگر بار
 بر کابل استبداد یافت میرزا اسدال و میرزا سلیمان در بیامیان پیوستند با شاه و با اتفاق ایشان متوجه کابل شد میرزا کامران با
 اورزمی صاحب کرد و بمنیت رفت و قراچه خان بقتل رسید میرزا عسکری اسیر شد و بشفاغت میرزا سلیمان نصبت مکه حاصل نمود و جزفت و
 در نصد و شصت و یک هجری میان شام و مدینه در گذشت این صرح تاریخت (عسکری بادشاه در بابل) با تجمیع میرزا کامران چون از مکه
 برگشت سروریش چون قلندران تر اسید و میان افغانان برفت با شاه روی با آورد و در نصد و پنجاه و شصت هجری میرزا کامران
 با اتفاق افغانان بر لشکر همایون باوشه شتون آورد و کاری ساخته باز گشت و در آن سحر که میرزا اسدال بقتل رسید (شونجان) تاریخت
 میرزا کامران که در آن بلا جورفت و سلیم خان بن شیر خان پناه آورد و چنانچه در احوال سلیم خان گذارش یافته با تجمیع سلیم خان بنام خواجه ای
 از میرزا کامران پیچید و خواست که اور اجس کند شاه محمد قمرلی از ندای سلیم خان بود خواست که میرزا کامران را آگاهی دهد و روزی شطرنج
 بهانت تیرزا کامران در مروه پای او در آمده بود و شاه محمد گشت متواتر میگفت نزد یک بود که او مات کند میرزا کامران گفت که حال شش
 در میان ما که تنها این چنین است تیرزا کامران آگاه شد و بگریخت و بولایت لنگه رفت سلطان آدم والی لنگه اورا گرفت و نزد همایون باوشه
 نزد شاه اور اسبل کشید و بکبروان کرد و در استیج کرد و در پانزدهم و بیست و شصت و چهار هجری بکه در گذشت این صرح تاریخت باوشه
 کامران بکعبه براهید بعد از کامران کابل و بدخشان و قند بار همایون باوشه را رضای شد و در نصد و شصت و یک هجری میرزا محمد کلیم
 این همایون باوشه متولد شد و در آن سال خبر وفات سلیم خان و نوشته های بعضی اهل دیلی باوشه رسید باوشه با پانزده هزار سوار
 رست بلند نهاد و میرزا حکیم منعم خان را در کابل گذشت و در نصد و شصت و دو هجری بیست و پنج اور رسید و پنج ایرام خان از قند بار بگذشت
 پوست باوشه از قند بار بگذشت سپاه افغانه بیجنگ در پنجاب بگرختند ایرام خان بطریق متقلا میرزا رسید باوشه شاه ابوالمعالی
 تیرزا بزمی را که فرزند سید ابد با اتفاق علی قلیخان زمان بدیع افغانه بدیباپور فرستاد خان زمان بر مخالفان نظر یافت تا نارخان و
 بیست خان بفرمان سلطان سکنر سوار باسی هزار سوار روی بزم ایرام خان آوردند ایرام خان مقابلت عظیم کرد و بزم بکوهستان
 سوادک گریخت تاریخ شمشیر همایون طلبیدم در لفظ شمشیر همایون تاریخ اینوا تهمه از تاریخ طبع ایرام خان است پس باوشه بدیبا آمد
 و بعد از پانزده سال خطبه در آن شهر بنام خود خواند و بیروزی بیگ خان را حکومت دیلی و خان زمان را ایالت سنبل و سکنر خان
 بزرگ را امارت اگره داد و شاهزاده اکبر و ایرام خان را بدیع سکنر بکوهستان سوادک فرستاد و در نصد و شصت و یک هجری ایرام خان
 شصت هجری از بام کتا بمانه افتاد و بعد از سه روز بگذشت (همایون باوشه از بام افتاد) تاریخ وفات اوست کجی یک عدد شمشیر
 باوشه سال بود بعد از وفات عرش آشنایی ابوالمعالی سلیمان بن محمد کلیم که در کلا نورا با اتفاق ایرام خان نماینده
 مبارز همایون در بیح الثانی آن سال بر تخت نشست (نصرت اکبر) تاریخ است و او از سلاطین اساطین روزگار بود و بشجاعت و

تاریخ عسکری بادشاه
رو بابل

تاریخ سون بادشاه در آن
بادشاه کامران کعبه بکوهستان

تاریخ ایرام خان
تاریخ همایون گریخت

تاریخ سون شاه و جلال
تاریخ بادشاه از بام کتا
تاریخ سون شاه و جلال
تاریخ سون شاه و جلال

شماست و دروغ عقل و در سیر و قوت باز و کشته تار در شسته و تعب و اسطنت هند را روقی عظیم بدید آمد و در بدو دولت اکبر بادشاه سیرام خان
دارالمهام گشت و با کبر بادشاه بقلع و قلع سکندر سوز متوجه و این کوه سواک شد سکندر رگر بخت و در آن آوان همیون وزیر عدلی با پنجاه
هزار سوار و پانصد فیل سست از چنار متوجه اگره شد سکندر را از یک حاکم اگره بدلی رفت و شاد و لجان افغان از اسرار عدلی کبنا را آب
ترتیب رسید علی تلخیان زمان با او رزم کرد و منزه گشت و همیون بر اگره استیلا یافت و روی بدلی نهاد و نزدی یک خان حاکم و بدلی
با اتفاق و دیگر امرا با او رزم کرد و همیون تلف یافت تروی یکیان سیرام گریخت با دوشاه در حد و سواک که از آن حالت خبر یافت امر گفتند که
صلاح دولت در آن است که بجابل باز گردیم سیرام خان خانانان گفت صواب آنست که رزم کنیم پس خضرخواجه خان را که از نشان او
مسئول بود اما دبا بر بادشاه بود حکومت امور و دفع سکندر سوار که تا سجد و درفته بود فرستاد و با دوشاه متوجه سوز شد و چنان در آن
از یک دو دیگر امرا بر اسم مستغلا و پیش روان کرد همیون با اتفاق شاد و لجان در حد و پانی پت صبح روز جمعه در محرم سنه نصد و شصت و
چهارم جبری قتالی فاش کرد و گرفتار شده بقتل رسید با دوشاه بدلی آمد و تجوید بر بخت نشست خان زمان را بجا حکومت جو پور فرستاد او
افغانان آنجا را دفع ساخته آن مملکت سوز ساخت و در آن آوان سلطان حسین سیرام نیزه شاه آسپیل صفوی بفرمان عیش شاه ملها سپ
بقند بار باز آمد و محاصره کرد و از ایامان از گشته سیرام خان بگرفت و در آن آوان خضرخواجه خان در حد و سواک با سکندر رزم کرد و
سنرم بلا مور رفت با دوشاه بقلع و قلع سکندر متوجه پنجاب شد تسک در بقلعه ماکوت متوجه گشت بعد از شش ماه شفاعت خان عظیم
پسر خورشید عبدالرحمن را بدرگاه فرستاد و قلعه بگذاشت و بدنگاه رفت با دوشاه در نصد و شصت و پنج جبری بدلی رسید و در محرم نصد و
شصت جبری با دوشاه به اگره در بین سال قلعه گوالیار که در تصرف سبیل تمام سلیم خان بود غنوج شده همدین سال خان زمان
غازی پور و نواح آنرا که افغانان گرفتار بودند سوز ساخت و در بین سال بهادر خان برادر خان زمان به تسخیر بالوه شتافت و با دوشاه در نصد و
شصت هفت جبری از تسلط سیرام خان به تنگ آمد و بهانه شکار از اگره بیرون رفت و با خواسی نامم آنکه داد هم خان از شکار گاه
بدلی شتافت و طایفه از امرا که با سیرام خان در اگره بودند از وجود است به خدمت میروند سیرام خان غریمت حج کرد و با خواسی مفسدان
غریمت حجاز متوف کرده هنگامه آگشت و در مرتبه با فوج با دوشاه هنگامه قله عظیم کرد و هر بار بهریمت رفت در جنگ ثانی از لشکر با دوشاه
سلطان حسین جلا بقتل رسید سیرام خان چون سزاوار دید بگریست و گفت نشاید که بهر من چنین مردم هلاک شوند پس غلام خود جلال خان
بدرگاه فرستاد و حقوق خدمات خود را شفیع ساخت پاشاه او را امان داد و در نصد و شصت و شصت جبری سیرام خان متوجه درگاه شاد
بادشاه او را اجازت و بجا نیکی پیشتر نشست بنشانند و گفت اگر خواهی که کالیبی و چند بری بجا که تو دریم تا آنجا آسوده باشی سیرام خان گفت
و تو اعدا خلاص فتور را به یافته همان بهتر که روم با دوشاه پنجاه هزار رومیه او را داد و بجانب گجرات گسیل ساخت و خود عزم بالوه کرد و باز
والی بالوه بعد از رزم سنرم گشت با دوشاه بسیار نیکو آمده او هم خان غنایم بالوه عرض رسانید با دوشاه با گره باز گشت و در نصد و شصت
نه جبری با دوشاه بزیارت خواجه حسین الدین حشمتی متوجه اجبیر شد و چون با جمیع رسید زمیندار آنجا راجه پنازل و خضرخواجه به بادشاه
و پیشتر سبکو انداس نوکری اختیار کرد و بزرگ شرف الدین حسین بن خواجه حسین که از احمقا و خواجه احرار بود و ابالت اجبیر داشت
سیرامه ولایت راجه مالد بود و فرستاد و با گره باز گشت میرزا شرف الدین بعد محاصره قلعه بانان بگرفت و بد اس و چهل راجهوت که قلعه
بودند بیرون آمدند و با نصد راجهوت بزرگه شتافتند و مقابل عظیم کردند و بقتل رسیدند و در بین سال سیرام خان شروانی حاکم مالد

بیجا نگه کشید و در آنجا ندین شناخت و بر بانپور برگرفت و قلع عام کرد و باز بهار و صاحب مالوه و میران مبارک شاه فاروقی و خان ندیسی و بقایان
 والی برابر با اتفاق یکدیگر روی به پیر محمد خان آوردند پیر محمد خان بعد از رزم منظم گشت بقایان فاروقی او را تعاقب کرد و پیر محمد خان
 هنگام عبور زنده غرق شد باز بهار و باز مالوه مستولی شد با دوشاه و عبد الله خان اوزبک حاکم کاپلی برابر او تعیین نمود و باز بهار برگزید
 عبد الله خان در زند و بکومت نشست و درین سال ایلچی شاه طلماسپ بدرگاه آمد لغزیت همایون بادشاه و امنیت مجلس رسایند
 در زند و هفتاد و یک مجری متوغلام عدلی قلعه چنار شکست کرد و پادشاه متوجه مالوه شد عبد الله خان اوزبک حاکم مالوه تسویم کجرات
 برگزید بادشاه از مبارک شاه خان ندیسی و ترگزفت و مالوه بقرا بهار و خان داد و با گره باز گشت و زند و هفتاد و یک مجری قلعه اگره بنامند
 درین سال خان زمان و برادرش بهار و خان حکام جوپور و اسکندر خان و ابراهیم خان اوزبک والی لکشو یعنی شده با فوج بادشاه رزم کردند
 و در زند و هفتاد و یک مجری ششم خان خانمان از پی مخالفان بقلع لکشو رسید اسکندر خان اوزبک از لکشو برگزید و جوپور ز خان زمان
 رفت خان زمان از آب گنگ بگذشت و بولایت بهار درآمد بادشاه جوپور رسید و جمع خان زمان خانمان را فرستاد و خان زمان
 بهار و خان اسکندر خان را با گره فرستاد تا آنجا فتنه انگیزند بادشاه بسیاری از امرار اسیر راه بهار و خان فرستاد پس در صد و لکشو و میان فرقی
 ز سر صعب اتفاق افتاد و بهار و خان طرف یافت و در خلال این احوال خان زمان مادر خود را از دوشاه فرستاد و صلح خواست بادشاه
 بشقاعت خانمان را گناه خان زمان در گذشت و جوپور بدستور داد و متوجه قلعه چنار شد خان زمان بخانپور آمد و در مخالفت همراه
 نمود و بادشاه خانمان را اسباب ساخت و روی بخان زمان آورد و اشرف خان میر غشی را جوپور فرستاد تا مادر خان زمان را حبس کند
 بهار و خان خبر یافت ناگاه شبی جوپور آمد و نزد بانسار قلعه نهاد و در آمد و مادر خود را از قلعه بر آورد و اشرف خان را گرفت و حبس نمود
 به بنارس رفت بادشاه جوپور مراجعت نمود و خان زمان دیگر بار عزت کرد و پادشاه جوپور باو گذاشت و با گره مراجعت نمود درین سال
 میرزا سلیمان حاکم بدیشان و رکاب آمد و فساد انگیزت و فوج است که لاهور گیه و در سنه صد و هفتاد و چهار مجری بادشاه سرعت تمام فوج
 لاهور شد و بسر بند رسید و آن فتنه فرو نشست و درین سال خان زمان و بهار و خان و اسکندر خان اوزبک و دیگر امرای باغی شدند بادشاه
 از لاهور با گره آمد و روی جوپور نهاد و خان زمان که پیرزادوسف خان مادر قلعه شیر گنده فتنه محاصره داشت جوپور باز گشت و برادرش بهار و خان
 که بمون فاسل را در قلعه با نگه محاصره کرده بود برادر خود پوست پادشاه متصل به سربلی از آب گنگ بگذشت و ابلیخار کرد و ناگاه با دوست
 خان زمان رسید و در غزه و بجه آن سال ز سر صعب کرد و بهار و خان مقابل عظیم نمود بادشاه که بر فیل بود و فرود آمد و بر اسپ نشست بهار و خان
 بچوب در است بساخت و مردی اندکیت تا آنکه اسپش از پامی درآمد و پیاده ماند فیلان بادشاهی روی بخان زمان آوردند بهار و خان همیشه
 بقتل رسید و خان زمان در پای پیل هلاک شد بادشاه جوپور شناخت و خان تلی بیگ اوزبک و غیره روسای اوزبکان و تیر شا بدیشی
 و دیگران از همین سباه خان زمان بودند زیر پای پیلان هلاک کرد و اسکندر خان اوزبک که در او بود و جوپور برگزید پادشاه حکومت
 جوپور به خان خانمان داد و در زند و هفتاد و یک مجری بلکه باز گشت و روی بر انا اودی سنگه نهاد و چون بکارون رسید سیر و
 امان از اسخا و میرزا امیر شنج ابن صاحبقران جوپور گورکان در دست که بادشاه بدیع خان زمان مشغول بود و بر سنده و استیلا داشتند بهار و خان
 اقامت در آن دیار ندیدند و کجرات شناختند و در آن مملکت چنانچه برادران مشهور اند و در ضمن کجرات احوال ایشان مرقوم است با محمد
 بهار و خان است بهار و خان حکومت مالوه بشهاب الدین محمد خان فیض پوری فخر فیض نمود و روی بدیدار انا اودی و قلعه جوپور را محاصره نمود

تعلیم سوم

فهر آقا گرفت و جیل که از ارکان دولت را بنا بود عیان و اطفال خود را گشت از اموال را بسوزخت و باوه نیز امر وقتا سه تا هفت روز
تا آنکه قتل سلیم با دوازده حکومت چنوب با صفهان داد و با گره باز گشت و امیرزایان از کجرات آمده قلعه ارجین را محاصره کردند و کار
ساخته کجرات باز گشتند و در نصد و هفتاد و شش مجری با دوازده توجیه قلعه تکیه میورث و محاصره کرد و چهار خان غلام سلیم شاه بن خنجاه
متحصن شد و بالاخر با مان بیرون آمد و قلعه سلیم نمود با دوازده هزارت خواجه معین الدین چشتی با جمعی رفت و با گره هر جهت نمود و بدین
شیخ سلیم بیکری رفت و آنجا مسجدی عالی طرح انداخت و در هفت و نیم ریح الاول سنه نصد و هفتاد و هفت مجری در منزل شیخ سلیم شاهزاده سلیم
مستول شد و پادشاه سبب نذری که کرده بود زیاد و بزبارت خواجه معین الدین چشتی با جمعی رفت و بدین شتافت و در آن آوان را حبه
را مچند که بعد از فوت سلیم شاه بن شیر شاه و قلعه کالجرا استیلا یافته بود آن قلعه را پیشکش نمود و در هفتم محرم سنه نصد و هشت مجری
در منزل شیخ سلیم شاهزاده و دیگر موسم محمد ادرع عرف بهاری متولد شد درین سال دیگر بار پادشاه با جمعی رفت که کلیمان را راجه
بریکان نیز خدمت پیوست پادشاه دختر او را بنخواست و پیشش بر سنگه را در ملازمت گذشت سپس با جودین رفت و بلا مورش در در
صدف سنه نصد و هفتاد و نه مجری با جمعی باز گشت و در آن سال پادشاه موضوع سبکی بر شهری عظیم ساخت و چون در آن آوان کجرات
سفتوح شده بود فتح پور نام کرد و در سنه نصد و هشتاد و شش مجری متوجه کجرات گشت و چون به پلین کجرات رسید شیرخان نولادی که عثمان خان
کجراتی را در احمد آباد محاصره کرده بود گرفت پادشاه حکومیت پلین را بسید احمد خان باره داد و چون بدو سزنی احمد آباد رسید سلطان مظفر
کجراتی و دیگر امایان کجرات بخیریت پیوستند پادشاه بچنگ برگزید دست یافت و چون میرزایان بر سر بیخ برود و وسعت استیلا
داشتند روی بایشان آورد و اجبار الملک امیر کجراتی از لشکر نظر انزلی گرفت لاجرم بر دیگر اسر کجرات اعتبار نماند و مجوس گشتند
ابراهیم حسین میرزا خوانست که از هشت کرد و بی اردوی پادشاه بگذر و در پنجاب رود پادشاه با پلشاه توجیه او شد از ابراهیم حسین میرزا با هزار
سوار که ملازم بودند مفاد بله عظیم کرد و در نهایت رفت پادشاه در خیره قلعه سورت در حرکت آمد گلایه میگفت میرزا لکا هزاران که در جبال ابراهیم حسین
میرزا بود قلعه را بر و جنگی سپرد و پیشتر مظفر حسین میرزا را گرفت و متوجه دکن شد پادشاه سورت رسید و محاصره کرد میرزایان با ابراهیم حسین میرزا
خیره و متوجه پنجاب شدند تا در آن بیارفتند انگیزند و محمد حسین میرزا و خیره میرزایان با اتفاق شیرخان نولادی روی به پلین آوردند و سید احمد خان
باره را در قلعه آن محاصره کرده خان اعظم از احمد آباد متوجه ایشان شد و در جنگ روی پلین را از دست صاحب اتفاق افتاد و میرزایان بینه نصد و هفتاد
اعظم شکست خورد اول بگشتند و نهارت پرده هفتاد خان اعظم و شاه با بیخ خان که در قلب بودند فرصت یافته حمله کردند و قلعه را فتح کردند
باین رفت خان اعظم مظفر و منصور و سورت با رومی پادشاه پیوست و قلعه سورت با مان مفتوح شد و آترو خان میرفتی در تاریخ فتح
آن قلعه قلعه گفته اند از آنجا است (تاریخ فتح شد که عجب قلعه گرفت) و در هفتم سنه نصد و هشتاد و دو مجری پادشاه با گره آمد و ابراهیم
حسین میرزا که در سنبل نقیته می گفت متوجه شد تا از آن راه کجرات رود و در آن بیون در دهان جهان حاکم پنجاب باور رسید بعد
از زخم سوچوسین میرزا اسیر شد و ابراهیم حسین میرزا انترم بلتان رفت و در دست والی آنجا بقتل رسید در سن سال با گره آورد و در آن وقت
او نهمین سوچوسین میرزا بگه ایلیا مجوس بود تا در گذشت درین سال پادشاه کب سکارا راجه مظفر سلطان داد و درین سال محمد حسین کجرات
و اعتبار الملک کجراتی در کجرات فساد کرد و در دهان اعظم را در احمد آباد محاصره کرد و پادشاه در هفتم سنه نصد و هشتاد و دو پادشاه در احمد آباد
که اکثر امرا و اعیان بودند شتر سوار متوجه کجرات شد و چون نزد یک کجرات رسید و بعد از ابراهیم حسین میرزا خان بن پسر صفهان و صاحب خان

گو که ز اور قلب باز داشت و خود با عدو سوار طرح شد و چون بطاهر احمد آباد رسید سید محمد خان با سپهر انقلابی ساخت و خان کلان را بر زمین
 و وزیران را بر سره گذاشت و چون بکنار احمد آباد رسید محمد حسین میرزا بکنار آب آمده و از بکرت یک ساله این سپاه که هست آسمان قلی از ملازمت
 بادشاهی گفت که پادشاه است گفت چهار روز پیش ازین کسان من بادشاه را در آگره دیده بودند و اگر بادشاه بودی البته خیلان همبره داشت
 آسمان قلی گفت بادشاه در روز سه شنبه از آگره با نیجا رسید خیلان اینهمه سافت در راه روز چگونه قطع کنند محمد حسین میرزا فوجی که در خیلان
 را با پنجه سوار بجافطت در یای احمد آباد باز داشت و خود با هفت هزار سوار عظیم زرم بادشاه کرد و با هزار و پنجاه سوار بر قلب خله آورد و سیمجان
 گو که را که سجای بادشاه در قلب ایستاده بکشتند و با آنرا اقبال اکبری غالب آید و محمد حسین میرزا از غمی شد و از سپه بقفا و او سپه شد و بقتل رسید
 اختیار الملک بزرگ پیش آورد و نه بریت رفت خان اعظم از شهر برآمده بکشت پیوست و دیگر بار حکومت کجرات با و فرستاد قطب الدین خان
 بموجب فرمان بدفع شاه میرزا که در برنج بود رفت و بادشاه با گره بازگشت و درین سال داود بن سلیمان کراتی صاحب سبار و نگار
 مخالفت آغاز نمود و در حسب فرمان شرم خان از خانخانان از جوینور قصد مکنه کرد و این قضایا در ضمن احوال بنگاله مرقوم است با کمال بادشاه از
 سید میرزا صفه مانی که در علم حضور است او بود رسید که انجام نمی داد و چگونه خود را بدو رسید برک در جعفر ملاحظه نمود این بیت بیرون آورده بود فرستاد
 بهیست بزور دست کبر از تخت سهایون بهر در ملک از کف تا دو بیرون به نقل است که شیخ محمد نقی که از شجاعان زمان و ملازمان داود بود
 بعد از زرم زخمی و گرفتار شد که بادشاه چون از شجاعانش بسیار شنیده بود و فرمود که اگر ملازمت ما اختیار نمائی ترا جان بخشی گویم محمد گفت
 من بیکه شویم پیش زنده باشد شویم دیگر تو اند که بادشاه فرمود که او را بگذارد هر گاه که خواهد برو شیخ به بنگاله رفت و باز داود پیوست و انجام کار
 داود در داود کس مرقوم گشت که بادشاه در سنه هشتاد و چهار هجری متوجه قلعه ریتاس شد شهباز خان کنوین قلعه ریتاس را محاصره کرد
 و با مان بگرفت و مظفر خان بموجب فرمان بدفع بقایای افغانه بر داشت و در سنه هشتاد و هشتاد و هشت هجری بادشاه روز جمعه بیست و پنج پور
 در برهم خلفا در بنبر برآمده قطعه خواند و این سه بیت بر زبان آورد اسپیات خداوند بیکه ما را خسروی داد و دل و انا و باز وی قومی داد
 بعد دل و او را را زمینون کرد و بد بجز عدل از خیال ما برون کرد و بد بود و صفش ز حد فهم برتر به تهاه شانه الله اکبر به و درین باب علم
 زمان تذکره نوشتند که سلطان الاسلام کرفت الانام امیر المومنین ابو الفتح جلال الدین محمد اکبر بادشاه غازی عالم و عادل است اگر
 بجهت تسبیل سببش نبی آدم حکمی بر خلائق کند بر آن عمل باید کرد و خلائق آنرا دعوی نبوت نام نهادند و من آغاز کردند سیسی لاهوری گوید
 بهیست شاه ما اسسال و علوی نبوت میکنند به سال دیگر که خدا خواهد بخواهند به و درین سال سیرزا محمد حکیم بن سهایون بادشاه از
 کابل عازم تخمیر لاهورش را میران لاهور در قلعه منحص شدند بادشاه متوجه لاهورش سیرزا محمد حکیم کابل بازگشت بادشاه مشهور
 شیرازی را که وزیر بود بهیست آنکه با سیرزا محمد حکیم در ساخته بقتل رسانید و روی کابل نهاد و سیرزا محمد حکیم با سفیر بادشاه زرم کرد
 نه بریت رفت و ایلیچیان فرستاده غدیر است بادشاه کابل را باو گذاشت و بازگشت و در رمضان سنه هشتاد و هشتاد و هشت هجری
 بلابور رسید و بفتح پور مرصحت نمود و هت دفع قافش لان که در نواح بنگاله فساد انگیزه بودند بکام تمبوسی و بیگ و جوینور و چندین افواج
 قاهره همین نمود و فتح شاهی مظفر و منصور گشت و در نصد و نو و یک هجری بادشاه به بیگ رفت و قلعه اله آباد بنا نهاد و در محرم سنه
 هشتاد و نو و دو هجری سید مظفر شیرازی و عدادند خان حاکم برار از صلابت خان منترم بدرگاه پناه آوردند بادشاه شاه فتح الله
 غنصه الدوله نام نهاد و او هر که در خان اعظم رسید مرتضی خداوند خان به تشمیر دکن پروازند خان اعظم متوجه باله شد حاکم باله و جوینور

اختراع نگار و
 نصرت بادشاه اکبر

خان اعظم از راه کندوانه داخل برآمد و آن مملکت را غارت کرد و محمد بنی نظیری و غیره امرای دکن باراجه علیجان خاندیس را روسه
 باو آمدند و در خان اعظم از راهی که گفته بود مراجعت نمودند و دیدستوجه سلطان بندهنند یار باگشت دور راه بسیاری اندر او ش بخت رفت
 خان اعظم با حمد آباد نزد خانانان می شد و باز در بار آمد و درین سال شاه رخ میرزا از غلبه سپاه عبدالقادر خان از یک بدخشان بگذشت و
 بدرگاه پناه آورد و در پیرین سال میرزا محمد حکیم میرزا بجا بل در گذشت راجه مان سنگه با یالت کامل رسید و پسر خود را آنجا گذاشت و فرزند آن
 محمد حکیم میرزا ایلدور آور و پادشاه متوجه کابل شد و میرزا شاه رخ میرزا و غیره را به کشمیر فرستاد و با آخورد سنه نمود و نو پنج هجری بر دست
 قاسم خان میرزا کشمیر مفتوح شد و درین سال ایلی عبدالقادر خان از یک راه که در لاهور آمده بود رخصت انصراف داد و حکیم مام و سید درین
 ساکن بهانی را با و روان کرد و در نو سنه و نو و هفت هجری پادشاه کبیر کشمیر رفت و دیگر از و یک هجری خان اعظم که کارزمیندار که مظفر گجراتی
 عرف بنو با و پناه برده بود رفت و مظفر آباد به دست آورد و متوجه گجرات شد مظفر در راه خود را با ستره کبکشت و آبن تضایا در امر آباد گجرات مرقوم است
 و درین سال شاهزاده مراد را گجرات فرستاد و حکومت آنجا داد و در هزار و دو و هجری خانانان به کشمیر دکن مامور شد و در هزار و سه شاهزاده
 مراد و خانانان از راه کجلا به بدکن درآمدند و احمد نگر را محاصره کرده و تا میرزا شاه رخ حکم مالوه و راجه علیجان حاکم خاندیس با ایشان پیوستند
 و در یک هزار و چهار هجری چاند بی بی بنت نظام شاه که در قلعه احمد نگر بود بر قصد بر روی انگلند و الهی قلعه ابر جنگ تخلص نمود و انبوا قعه در
 احمد نگر مرقوم است با محمد سنبل خان امیر الامرای عا د شاه با مقتدا میرزا کشمیری با پنجانب آورد شاهزاده مراد و خانانان به برار شتافتند
 شاهزاده انبیا شاه پور بناناد و اقامت گزید سنبل خان متوجه برار شد شاهزاده مراد با متصواب خانانان در شیه پور همانند و خانانان
 راجه علیجان با هشت هزار سوار متوجه سنبل شد و در آذربان گنگا گذشتند و در هزار و پنج هجری رزمی صعوب کردند فوج خانانان شهرت خورد
 و خانانان شب با سید قاسم بار سه و جمعی قلیل در آن محرم که با ایشان و تا صبح سه هزار سوار بر او جمع شدند و روی بجانان نهاد و سنبل
 با ایشان آورد و مقابله عظیم نمود و سنبل چند زخم خورد و از اسب در افتاد و یاد اشش او را از سر که بیرون بردند خانانان مظفر منصور و شاه پور
 مراجعت نمود و در یک هزار و هفت هجری شاهزاده مراد با فاطمه شرب نمر در شاه پور در گذشت این مصرع تاریخ است را و گلشن قبائل نهانی غنیمت
 او شاهزاده عالی همت بود و در تربیت ملازمان کوشیدی و بر گز سلاح نه دستی و گفت بیلاح سن امر او لشکر بایند با محمد شاهزاده مراد در دکن فساد
 خواست پادشاه شاهزاده مراد و انبیا را که حکومت آله آباد داشت بخواند و دختر خانانان را بنکاح او داد و همه خانانان بدکن فرستاد و در هزار
 هشت هجری خود از پی متوجه شد و درین سال شاهزاده سلیم که بموجب فرمان بدفع رانارفته بود حکم پادشاه به آله آباد که جایگزینش بود
 رفت و خود را با پادشاه خواند و شاهزاده و انبیا و خانانان و غیره با حمد نگر رفتند و بمحاصره پرداختند پادشاه بماندیس آمد و بمحاصره قلعه مشغول شد
 و در یک هزار و نه هجری قلعه احمد نگر بحسن اهتمام خواجه ابوالحسن و فوائب شاهزاده و انبیا مفتوح گشت همین سال خطخان المعروف به پادشاه
 ابن راجه علیجان والی اتریش متعین شد پادشاه بمحاصره مشغول گشت و با آخورد میرزا شاه امان خواست و قلعه استریه سپهر پادشاه به برهان پور
 آمد شاهزاده و انبیا و خانانان بخبر دست پیوستند و ابراهیم عادل شاه والی بیجا پور پذیرفت پس خاندیس و برار و دکن بشاهزاده و انبیا
 داد و خاندیس را و اندلسین نام نهاد و خانانان را با او آنجا گذاشت و در هزار و دو هجری با گره رسید و درین سال عثمانان افغان لشکر
 فرجام آورد و قصد اوزبک کرد و راجه مان سنگه والی بنگاله حضور بود که گماشتگان چاره کردن نتوانستند راجه بفرمان پادشاه قصد عثمانان افغان کرد و با
 مصاف داد و مظفر یافت عثمانان یا با قاصی بنگال رفتاد و در یک هزار و یازده هجری شیخ ابوالفضل که از دکن بدرگاه میرفت و در حد و دربار شاه

در هزار و دو هجری

شاهزاده سلیم بدست راهپوشان هر سنگه و بوندید بقض رسید باو شاه از شاهزاده سلیم پنجید بر عزم آله آباد کرد و خیر میاری ماور خود مریم مکانی
 شنیده مراجعت نمود و چون مریم مکانی در گذشت شاهزاده سلیم تقربیت او ای رسوم نام دار با گره آمد و عقیده کشت ببلند و آله در امان یافت
 در هزار و دویست و هجری شاهزاده انبال به برهان پور در گذشت باو شاه از شنیدن خبر فوت شاهزاده و انبال رنجور گشت و در روز چهارشنبه
 سیزدهم جمادی الثانی سنه یکینار و چهارده هجری در گذشت **حیث** فوت اکبر شاه از قضای آله به گشت تاریخ فوت اکبر شاه
 مدت ملکش پنجاه سال و چند ماه و عمرش شصت و چهار سال و چند ماه و بعد از او شاهزاده سلیم روز پنجم سنه سوم جمادی الثانی بر تخت نشست
 بابو مظفر نورالدین جهانگیر باو شاه لقب گشت نیم صرخ نامی گشت (ریشاه سلیم باو ملک ارزانی) او باو شاه می گریه و شجاع بوده و در انعام و
 احسان بسیار سیف و شرم و در جنگا شرمی عظیم داشت و در ملوک گوهر گانه چون خسرو پسر وزیر است در اکاسره در دیکه آن سال شاهزاده خسرو جهانگیر
 که بعد از فوت اکبر باو شاه اراد سلطنت داشت متوجه شد از اگره بگریخت و متوجه لاهور شد آهالی شهر در با پستند شاهزاده آنجا جمال
 اقامت نیافت متوجه کابل شد و بر کنار آب بروست محمد قاسم گرفتار گشت او را با هم اریان بدرگاه جهانگیر آوردند شاهزاده محبوبس گردید
 و عمر بیانش بعقوبت تمام بقتل رسیدند از آنجمله حسن بیگ را در پوست گاو کشیدند تا لاله کشد و عبد الرحیم خرد را در پوست خر گرفتند و بالاخر
 نجات دادند و در هزار و پانزده هجری شاهزاده پرویز را باو شاه و سعید ساخت و راجه مان سنگه را از حکومت بگال غزل کرد و شاهزاده
 جهاندار شاه را که یکساله بود باو تالیقی قطب الدین خان بگال فرستاد و متوجه کابل گشت و باز بسوار انمخاطب جهانگیر فیخمان را پند به بار
 داد و در هزار و شانزده هجری بکابل رفت و چندی آنجا بسر برد و مراجعت فرمود و در هزار و هفتده هجری زمانه بیگ انمخاطب بهماست خان
 بدفع مانا نافرود شد و در هزار و سیده هجری مانمخان بدرگاه آمد و عبد الله خان بجای او تعیین شد و شاهزاده پرویز باو تالیقی آصفخان و راجه سنگه
 به تخمین کردن مامور شد و درین سال باو شاه سلامت خان را از آنمخان لقب نهاد و فرزند خواند و بدکن فرستاد و درین سال باو شاه دختر
 غیاث بیگ ملهانی را که سابق در کج شیرانگن خان بود آورد و در بگال قطب الدین خان اتالیق شاهزاده جهاندار شاه بقتل رسانید و
 سخن است و نور جهان بیگم لقب نهاد و غیاث بیگ ملهانی را در بساخت و اعتماد اول و له خطاب کرد و درین سال چون خان جهان در کن
 کاری نساخت معزول شده بصفدر آمد و خان اعظم بجای او نشست و منصوب گشت و در هزار و هشت باو کار علی سلطان بفرمان شاه عباس
 بر سالت آمد و شهنشیت سلطنت گفت و درین سال شاه قلی الملی دیگر شاه عباس بیامد و التماس کرد که در کن را بدستور بکام آند بار با گال از اند
 باو شاه بفرمود که چون آملک سخن سازیم بموجب التماس شاه باز با ایشان دهم و در هزار و هشت و دو هجری شاهزاده خورم بهم ران تعیین شد
 رانا ام سنگه این رانا پرتاب سنگه این ادوی سنگه این راناسا سنگه بعد از مهاربات عاجز شده بخدمت پیوست و اطاعت کرد و
 درین سال اسلام خان والی بگال آن ملک را صافی ساخت و هزار و هشت و شش باو شاه بمند و رفت ملک عن و سایر بزرگان در کن
 باج نوبت پذیرفت باو شاه باز گشت و در هزار و هشت و نه ملک غیر مخالفت آغاز نمود شاهزاده خورم بفرمان پسر متوجه دکن شد سپاه
 ملک غیر از قندهار خورم بعد از زم زم بهر بیت رفت سپاه منصور مگر که رسید و آن شهر و بار بگذشت ملک غیر از کرده استغفار کرد و پسر
 از ملکات خویش بگماشتگان خورم باز گذشت و درین سال باو شاه بسیر شمیر رفت و بواسع آنجا موافق طبع افتاد و تقریر نمود که هر سال
 و فصل بهار بدان دیار شتابد و در هزار و سی و دو هجری شاهزاده خسرو که در حبس در گذشت و خورم از تسلط نور جهان بیگم که دختر خورشید با
 بن جهانگیر داده بود در ملک و مال استیلا داشت ملول شده بالشکر سے انبوه از دکن متوجه دلی شد باو شاه با عسکر بندر و

بفرزند زنده آورده و دودلی بکر با حیت شهید خورم با عساکر جهانگیری رزم کرد و قتل رسید و خورم چون معلوم نمود که با دشتا هنجس خویش متوجه است خود را از محاربه بدر باز داشته متوجه بالوه گشت با دشتا هنجس شاهراد و بر وزیران پند ما و پیوست و در سراسر روسی همه بموجبت بران ایامی صابت خان رسیده بمالوه نمود و حایفه از امیران خورم بدر و وزیر پیوستند خورم بر بر با پیوسته شانت و متوجه دکن شد و از آن راه غیریت جنگاله نمود و وزیر بطنه دکن پر و اخته روی به جنگاله نهاد خورم از دکن با واپس رفت و بجایانگیر کرد اگر پیوسته بجایان صافی ساخت و روسه به پند آورده گشته بر وزیر پند بگذشت و بجو پیوسته شانت و باله آباد رفت خورم از پند بجو پیوسته سید و عبد الله خان و غیره را به تسخیر آله آباد فرستاد و حاکم آله آباد و قلعه متحصن شد بعد از چهار روز شاهراد و وزیر و مهاجرتان در رسیدند عبد الله خان بجو پیوسته باز گشت خورم به بنارس شانت و از آب گنگ بگذشت و بکنار آب پونس اقامت نمود و وزیر و مهاجرتان بدر رسیده بقده اقامت از آن طهرانی را با طایفه آخا گنداشته از آب گنگ بگذشتند و خورم استند که از آب پونس عبور نمایند حرام میگردد الحاق طلب بخاندوران طهرانی خورم از آب گنگ روی به اقا محمد طهرانی آورد و چون نسی رفت خاندوران بمقابله شانت محمد زان طهرانی رزمی صعب کرد و خاندوران فضل رسید محمد زان سوار بر بریده بدر گاه بر وزیر فرستاد و آنجا بر نیزه کرد و در حتم خان که سابقا در خدمت خورم نبوده و گریخته به بر وزیر پیوسته بود گفت خوب شد که حرام خورم قتل رسید جهانگیر نینان بن خان اعظم نیزه که بکشتا سخنان حاضر بود گفت او را حرام خورم توان گفت چه در راه صاحب خود جهان داده و آرزین زیاد و چه باشد که اکنون سرش از تن بریده باشد تراست با بکل و در محرم سنه هزار و سی و چهار هجری در حد و وزیر آله گنده میان خورم و وزیر بقا بله عظیم افتاد و او را به پیوسته بر اول خورم قتل رسید سپاه بر آنگاه گشت خورم با التماس امر از سر که بیرون آمد و قلعوه به تاس شانت و جمعی را بهما نطق آله یار داشت و به پند شد و به جنگا رفت و به کن شانت شاهراد و وزیر و مهاجرتان منظر و تصویر به جنگاله شانتند و مهاجرتان خان سخنان لقب یافت خورم از دکن قصد بر بهان بود که وزیر او تن و در شمت متحصن شد شاهراد و وزیر و مهاجرتان خان از جنگاله بکنار آب نرید و رسیدند خورم از تسخیر با پیوسته در گذشت و بدکن گشت و در ناسک اقامت نمود و وزیر و مهاجرتان خان به بر بهان پیوسته در آن آیران نوزدهان میگردد که با مهاجرت خان عداوت داشت فرزند جهانگیر با دشتا هرا و وزیر و مهاجرتان و او را بدر گاه خواندند مهاجرت خان بالشکری آری استه جنگا سیکه با دشتا هنجس کابل بکنار چناب رسیده بود و سایر سپاه عبور کرد و بود با دشتا هنجس قلیل در آن طرف آب مانده بود و آله ملازمت با دشتا نمود امرای جنود که آن طرف آب بودند خورم رزم کرد و در مهاجرت خان برایشان نظر یافت و بر او ملوک و مال نظیر یافت و دستوری گشت و آنجا افغان را صعب نمود و در خدمت با دشتا کابل رفت و باز گشت و چون بهمان منزل که قضیه شده بود رسید و جمعی کثیر از لشکر نوزدهان میگردد از امور در رسیدند و ناگاه در جنگا گاه بخدمت با دشتا پیوستند مهاجرت خان متوجه شده به طرف ملک زان شانت و در شمت صفر سنه هزار و سی و شش شاهراد و وزیر و بر بهان پیوسته در گذشت و در شمت سسی و خلعت سال بود و او بکل و معلوم است و مهاجرت و سلامت نفس آنصاف دان و او یک تیره و یکد خورم داشت که در جهان شاهراد و دارا شکوه بن شاه جهان با دشتا بود و کسبش را احوال معلوم نیست و همدین سال صابت خان سخنانان عرایض بخوبت شاهراد و خورم فرستاد و آنها را امانت کرد و در دست و هفتم سنه هزار و سی و هفت نورالدین محمد جهانگیر با دشتا جنگا مرام حجت از کشته نیزه چنگر تپی در گذشت و نظر غزل تاریخ وفات او است و جنگا مرام وفات جهانگیر پیش شهر بار کرد و امانا نوزدهان میگردد بود و در لاهور اقامت داشت و خود را شاه شاهراد خواند و بر تخت نشست نظام الدین اسفغان بن انعمادالدو که مدار الملک جهانگیر بود و سلطنت را اشایب تر از شاهراد و خورم فرستاد است و در توسع و قلع شهر بار چاره اندیشید و با اتفاق امیران تار سیدن شاهرادان عرفت شاهراد و خورم از دکن تمام سلطنت بر دوش خویش بن خسر و

بن جهانگیر بادشاه همدان و روی بلامور کرد و شهر یار که از شجاعت بهر مدینه است نیز با بسفر من شاهزاده و انبال بن اکر بادشاه را بر زم او
فرمان داد و بسینگر بعد از زم نیز بهریت رفت نظام الدین اصفهان ظفر یافت و متوجه لاهور گشت شهر یار گرفتار شد و کجول و مجوس گردید
و او کج منظر و لطف طبع موصوف بوده لبیک از پنج بادشاهان رای با بدید برود است و مخلوب زن خود که دختر نور جهان میگردد و با جمعه اصفهان
با و از بخشش بلامور رسید و نام سلطنت برود نمود و خورم یعنی شاه جهان با و شاه از پنجتر متوجه گجرات شد و امرای آند بار بخدمت چو مستند را با
عمالیات موصوب آگره در حرکت آمد تا هم خان صاحب آگره با استقبال شتافت و قلعه بسپرد و اصف خان چون از رسیدن شاه جهان با آگره گاه
افت و از بخشش را از شجاعت بندهان فرستاد و مختصر چپ او را با برادرش شهر یار و ظمورث و توشنگ سپهران شاهزاده و انبال بوادی خاوشان
روان کرد و ابوالمظفر شهاب الدین محمد صاحب قرمان ثانی شاه جهان با و شاه غازی ولادت او در سنه هزار و چترم در لاهور از اقبیس مکانی
دختر راجه اودی سنگه ابن را و ولد بود واقع شده از شرب خرد و جمیع سنای تو بد کرده در سنه یک هزار و سی و هشت چتری در آگره تخت هندوستان
باین جلیوس انموضع است (وارث ملک سلیمان آمده) نظام الدین اصف خان و سایر امرای جهانگیری بدر گاه میبستند و توارش
یا فتنه در بدو دولت ندر محمد جان والی بلخ و بوخشان که بعد از وفات جهانگیر بادشاه کابل را محاصره کرده بود و منظم بدبار خویش باز گشت و
جوجبار سنگه بن هر سکه دیو بود یک که از عظمای راجه پوتان بود یعنی وزیرید همتا بنجان خا نشانان از راه گوالیار و خا نشانان بودی حاکم دکن از
جانب برهان پور و محمد الله خان فرزند جنگ از راه کالی روی با و نمودند و جبار سنگه از کرده استغفار کرد و اسیران بدر گاه میبستند و سی نگه گشت
که خا نشانان یعنی وزیرید و از آگره بجانب دکن گنجیت توجه بود کسین بوجوب فرمان او و اتفاقاً که در خا نشانان منظم میباید گماشت رفت با و شاه
روی بدکن آورد و بر برهان پور رسیده افواج قاهره را بفتح و فتح او فرمان او و خا نشانان بیجاقت شده و دکن نماند و از راه کپلانیه مالوه
شتافت حیدر الله خان بجا وزیر جنگ او و اتفاقاً که در خا نشانان بملک بودند بدید رسید و با سپهر جوجبار سنگه زرم کرده و منظم سجد و کالنجراقتار
تیر وزیر جنگ با و رسید خا نشانان با ظفر یقه قلیل زرم صعب کرد و قبض رسید با و شاه حکومت دکن بنجان نشانان همایت خان او و خا نشانان
روی بدکن آورد و در کینزاروسی و نه چتری قلعه دولت آباد را محاصره نمود و قهر آفرید و یکشود و نظام شاه فتح خان اهل ملک خنجر را بجهت آورد
بدر گاه فرستاد و بر با پور رسیده در گذشت و بعد از او پسرش خا نشانان بن نشانان ب حکومت دکن رسید و نظام الدین اصف خان
شاخ نشانان لقب نمود و در سال هزار و چهل و یک چتری فرنگیان در موگلی قلعه شین استوار کردند و نظام خانان نامم بنگاله نیز محاصره کرده
لقبباز و به باروت انباشته پورش کرده فتح نمود و چهار هزار و چهارم از زو کور و نمانت فرنگیان با سیری آمدند و ترمبده هزار تن از خاک
پرگنات آن فواج که به بند فرنگیان افتاده بود در نجات یافتند و از ابتدا تا آخر این قضایا نیز از کس از لشکر اسلام کشته شدند و چهارمین
سال محمد علی بیگ ایلچی از سلطین صفوی والی ایران بخصت انصراف یافت و از روز ملازمت تا هنگام بخصت استوای خلعت خنجر صعب و
فیل خاصه آما و فیل با و فیه سیمین و دیگر اجناس چهار لکه بخصت هزار و پند نقد انعام یافت و در سنه کینزار و چهل دو و قلعه دولت آباد
بجنگ و صلح بردست خا نشانان سپه سالار صفوی گشت و چهارمین سال محمودان موگلی بندر بعضی دین اسلام قبول کردند و بر سر
دو حبس با و به پهای عدم گشتند و در سنه کینزار و چهل و سه چتری حسین تر و و ظفر خان والی تبت اطاعت نمود و سکه و خطبه بنام بادشاه
مقرر کرد و چهارمین سال بادشاه مع شاهزاده با بربارت شیخ منیر لاهوری رفت و چون شیخ خنجر میگرفت آند کس بود و ساری مظهر
ایشان گذرانند و آندار فایلی نقد بجهت تقسیم فقر اگر شیخ فرمود که فقیر شیخ نمیدانست چه هر خدا دار و احصیان با سواد اندازد و در سنه هزار و

سایر جادوئی خا نشانان

چهل و چهار هجری بادشاه بروز نوروز که تحویل آفتاب بر برج حملست بر تخت مرصع که در هفت سال به صرفت یک کرور روپیه از آنجمله شتاب و نکته روپیه را جوهر و کینزاق و طلا سوامی اجوره تیار شده بود بیست و شش تامل آن تخت سته درع و عرض آن دو نیم درع و ارتفاع از پایه باشمین گاه یک درع و از آنجا مسافت پنجاه بود و آن تخت را در عهد محمد شاه ماد شاه دلی ایران از شاه جهان آباد بایران بر دو هجدهمین سال جو چهار سنگین بود ابن هر سکه دیوبندی کرد و از دست افواج بادشاهی بسگر گردگی اوزنگ زین آواره و شست اوبار گردید و با آنخر بقبل رسید و قلعه و پاسولی و او هر چه و غیره سخن ساخت و در جمله ضعیلی اموال جو چهار سنگ یک کرور روپیه بر دو صد فیل بار شده با کینزاق رسیده و هجدهمین سال عادلخان دلی چهار روز قصه نویه کرد و در ارض بدر گاه بادشاه فرستاد و سکه و خطبه بنام بادشاه کرد و پوشیده نماد و نگامیکه شاه جهان در وقت شانبر ۱۰۶۰ هجری در اشته باشکوه عظیم از بر بان پوز غنیمت ملازمت پذیر و جو جهانگیر بادشاه نموده بود و اهل نفاق نوع دیگر خاطر نشان جهانگیر بادشاه کرده بودند شاه عباس دلی بایران که از مدت خواهان قند بار بود فرصت وقت یافت چه میان پدر و پسر مخالفت در یافته غم مشغولند هر که در عهد العزیز خان که از پیش جهانگیر بادشاه ابالت قند بار داشت متضمن شد شاه عباس مجامعه او پر و دخت عجب العزیز خان از قتل زاد و نویدی گویم که در هزاره سی مطابق سنه هجده جلوس جهانگیر بادشاه از قلعه بر آمده قلعه را آغویض شاه عباس نمود شاه او را حضرت هندوستان کرد و قند بار را کینزاق علی بن سپه دره بایران بازگشت و چون شاه جهان بادشاه سلطنت نشست و از همه سو خاطرش جمع گشت در سنه هزار و چهل و هفت هجری بمصر قند بار از کینزاق و در پنجاب شتافت علیمر دان خان بجز است قند بار قیام داشت از شاه عباس طلب اعانت نمود شاه عباس انمینی را حمل بر دو کانداری او کرده سیاه و سخنان را که در شمشه بود نوشت که بیانه گویم خود را بقند بار رسانیده علمیر دان خان را بقتل رساند و خود از قلعه قند بار خیزد و در بادشاه علیمر دان خان بجز از اطلاع این راده از شاه جهان بادشاه اظهار سوخ و بندگی کرد و سیاه و سخنان نوشت که تا جهان در بدست گوید قلعه قند بار از توانی گشت و در قند بار سکه و خطبه بنام شاه جهان بادشاه نمود شاه جهان بسعید خان صوبه دار کابل حکم فرمود که با تمام لشکر کابل متوجه قند بار شود و هر گاه قلیچ خان ناظم لسان از بند و بست قلعه قند بار فرار گشت نماید علیمر دان خان را با توابع روانه هندو کند در جهان سالی سعید خان لقبه قند بار رسیده و کینزاق شیخ سپه زور او را قلعه گذاشته بایست هزار سوار و در مصاف سیاه و شت خان شما و در یک کروی از قند بار سیاه و سخنان زر می معصب کرد و منظم گشت سعید خان ظفر یافت شهر دهم و پنجمه سنه هزار و چهل و هفت هجری در آن خان از قند بار روانه شده بمانزست شاه جهان بادشاه انقصان حاصل کرد و سعید خان قلیچ اطراف قند بار را مستخر ساخت و مستقل گشت قلعی نماید که آنچه از قیست لاندن در آن اقلیم روپیه است همگی لشکر علونه خوا را ایران در آن وقت ستمی هزار سوار بوده و محصول ولایت ایران و در کرور و بست پنج کرور روپیه که در همه هندوستان است بوده با جمله زر سنه یک هزار و چهل و هفت شانزده محمد اوزنگ زین بخت تصحیه ولایت بکلی تعیین شده هجری زمین را از آنجا ملازمت آمد و قلیچ بکانه تسلیم نمود و بکانه مشتمله قلیچ که کانه که سالیه و سولیم و غیره قلیچ ستین اندسی و چهار پر گند و طی حاصل چهار کانه و هزار و یکقریه طلش صد کرده و عرضش هفتاد کرده و اندیکه از کینزاق چهار صد سال مرز بانی آن در سلسله بهر چه زمیندار بود در تصرف بادشاهی درآمد با محمد شاه جهان بادشاه بنا بتبئیه اهل و کن و دیار شرقی چهار سال در کینزاق آباد و غیره توقف نمود و شانزدهم ریح الاول سنه کینزاق و چهل و هفت هجری در صوبه دار پنجمه و هفدهم اس بر اقلیم دار کینزاق مقرر نموده بلا هوشتافت و در لاهور علیمر دان خان آمده ملازمت نمود و خلعت چهار تب ویراق مرصع و تصعب شش هزار می ذات تو دو اسب بارین طلا می مرصع و چهار فیل و جو بی ایتمه و الدوله سرانفرار گردید و بعد از آن بجلست خاصه نادری و ویراق مرصع و برنجی از اتمشده

در سنه

هندوستان و کشمیر و پنج لکده رویه نقد اختصاص بخشیده بصوبه داری کشمیر مقرر نموده شاهزاده اورنگ زیب را خصیت دولت آباد نمود
 و در شوال آن سال شاهجهان بادشاه با پنجاه هزار سوار بجانب کابل شتافت و چون خبر آمدن شاه ایران بر قندهار شنیده بود شاهزاده
 محمد داراشکوهر را با فوج دو پنجاه نعت انظرف فرمود و در همین اثنا بادشاه آب انگ عبور کرده و بیشتر و مقیم و مخیم سراق گردید و در جمیع احوال
 سینه کینزار و چیل و نه جبری متوجه لاهور شد و سعیدخان را بدشتور بصوبه داری کابل گذاشت و در هشتم جمادی الثانی آن سال داخل لاهور شد
 و علیمردان خان از کشمیر آمده ملازمت عطا نمود بادشاه حکومت پنجاب نیز با و تفویض فرمود و حسب التماس علیمردان خان برای آوردن آب نهر
 از دریای راوی شبه لاهور یک لکده رویه مرحمت شده عماران از موضع راجپور که تا شهر لاهور چیل و مشیت و دیگر ده جبری است شروع حفر نهر
 نمودند بعد از انجام کار چنانچه باید آب بنیاد صد هزار رویه دیگر حفر فرمود و پنجاه هزار رویه صرف شد کاری نتوانستند کرد و آخر اشارت
 ملا علاء الملک قونی از پنجاه راه نهر آورد و نهر علیمردان خان را گذاشته سستی و در کرده و نهر بریده آب وافر آورد و بعد درین سال شاهزاده
 اورنگ زیب از دولت آباد بصنور آمده بانعامات اختصاص یافت و بادشاه بمنزل اورفت شاهزاده با قسم جوهر و پنجاه فیصل پابراق
 فقره پیشکش نمود و در هشتم شوال آن سال آتش بکبر نگر راج محل افتاد و در اندک فرصت بمحارت شاهزاده محمد شجاع رسیده همه جا منتهی شد
 و هفتاد و پنج کس از خردوم محل سوخته شد و از جوهر خانه و غیره کارخانجات سوخته خاکستر گشت بادشاه فرمان مشتبه عوطف باد و لکده رویه نقد
 آورد و لکده رویه راجپور و آتش شده یک لکده رویه از پور سال نمود و حسب و پنج شوال آن سال بادشاه از لاهور براه پرنیال کشمیر شتافت
 و علیمردان خان را انعامت کابل داد و شاهزاده اورنگ زیب را بدولت آباد و خصیت فرمود و سلطان مراد بخش را کابل فرستاد و گفت
 که در موضع بیره توقف نماید و هر گاه فرمان رسد روانه کابل شود و پنجم و پنجم آن سال بادشاه مسواری کشتی داخل کشمیر گردید و مقیم جمادی الثانی
 سینه هزار و پنجاه جبری بادشاه از کشمیر بلا پور مراجعت نمود و بعد درین سال شیخ سعید را به لاهوری بسفارش موسوی خان صدر کل نظر
 گذاشت و پنجم طالع و چند سال او را وزارت رسانید و بادشاه یکد و سال بمنزل و نسق فواج لاهور و غیره پروانته پیر و پنجم شعبان سینه
 هزار و پنجاه و دو جبری از لاهور متوجه کبر آباد شد و چهارم و پنجم شوال آن سال از فواج پور به مسواری کشتی قلعه و عمارت دلی را که
 بنامیت رسیده بود تماشا نموده و در باره روز داخل قلعه کبر آباد شد و علیمردان خان ناظم کابل از پیشا و در حضور آمد و بخطاب
 امیر الامرا و انعام کرد و در جمعی اعتقاد و خان با و مرحمت شد و بادشاه بجان او رفت علیمردان خان یک لکده رویه پیشکش نمود
 بادشاه او را قبول کرد و او را بصوب کابل خصیت ساخت و در کبر آباد عمارت و مقبره ممتاز محل که در ابتدای سال پنجم جلوس شریف
 بر در بای همین که شمالی آن آب میگذرد طرح انگنده بود و آن در غایت وسعت و زیباییش مع چهارمینا رزینده دار که در هر چهار جانب آن
 بر کرسی سنگ مرمر با ارتفاع پنجاه و نوگرتیمیر یافته و عذربی مقبره مذکور مسجد عالی که در هر چهار کج چنانچه برج منمن سه طبقه عمارت کرده
 درین سال با تمام رسیده و طرح عمارت مقبره که در دوازده سال با تمام مکرمت خان و میر عبد الکریم با تمام رسیده پنجاه لکده رویه
 شده و سی موضع از کبر آباد که جمیع آن چیل لکده و ام و حاصلش یک لکده رویه تا و لکده رویه محمول سراها و دو کالین وقت این رو شده
 بوده و سینه یکین از پنجاه و سه در سلج بنجادی الاول بعد از هفت ساعت و هفت دقیقه از شب گذشته شاهزاده داراشکوهر
 از بصیرت سلطان پرویز ممتاز شکوه بوجود آمد و بادشاه برای جشن دو لکده رویه انعام فرمود و پوشیده نمائید که اختر شناسان هند روز و شب
 را خصیت گمتری قرار داده اند و یک نیم گمتری پیش از طلوع آفتاب و یک گمتری بعد از غروب از غایت گمتری شب کم کرده بر روز

افزوده اند چنانچه روز بطول دراکبر آباد و در شاهجهان آباد سی و شش و نیم گمسی و در کابل سی و هفت گمسی و در کاشغری و کوشمیری و هشت گمسی در دولت آباد سی و پنج گمسی باشد بعد از آن در ماه شعبان بادشاه بزیارت خواججه عین الدین حشینی به تبرک شتافت و حکم فرمود که در ویک کلان که اکبر باشاه وقت آن مقبره کرده بود تا اکنون که کینزار و یکصد روز و پنج مجری است موجود است و یکصد و چهل من بخته بوزن شاه جهانی در آن طعام خفته میشود و از گوشت و ترنج و مصالح و غیره و طبع نموده بقیه شهر بود و در پنجم رمضان آن سال از جمیع باکبر آباد شتافت و در اوایل سنه هزار و پنجاه و چهار مجری شانهزاده اورنگ زیب حسب الحکم به برهان پور و شانهزاده مراد بخش از ملتان سجدت پیوستند و شانهزاده محمد اورنگ زیب ترک منصب و دولت زده عزت اختیار نمود و تصویب واری و کن شانهزاده آن خان بهسار در محبت شد و شانهزاده مراد بخش را ابلتاتان خصمت فرمود و در جمادی الثانی آن سال اسلام خان را صاحب صوبگی هر چهار صوبه و کن نفوذیض نمود و در سنه هزار و پنجاه و پنج مجری را بجهت سنگه با نذرانته از حدود و دوران رسیده بود و از بجان بر او هجوم آورد و در وقتالی فاختش کرده بنرم بساکن خود را بقصد و نغز و بریح الاول آن سال بادشاه بکشمیر داخل شده بود و چهارم شعبان بلا مور مر اجبت نموده در اوایل ذی الحججه آن سال شانهزاده مراد بخش را با پنجاه هزار سوار و یکینزار و هفتصد امراده سوار قفقلی بکشمیر بدخشان و المان از لامبور روانه نمود و در پنجم صفر سنه هزار و پنجاه و شش مجری بادشانهزاده برای تسخیر بلخ و بدخشان از لامبور کابل شتافت و در پنجم ماه جمادی الاول شانهزاده مراد بخش بقصد رسید و در اجبوت را بقصد گذشت بیست و یکم جمادی الاولی بلخ شتافت و چهارم ماه جمادی الاول شانهزاده مراد بخش استقبال بے اطلاع داخل لشکر شدند امیر الامرا علیمردان خان تاور و دیوانخانه پیاده شده آمد شانهزاده اعزاز بسیار نمود و هر کدام را خلعت خاص و مخبر مرصع و آسب با زین طلا داده خلعت نمود و در بیست و هشتم جمادی الاول آن سال شانهزاده با امیران لشکر داخل بلخ شد و بعضی مدخل و مخارج آنجا پرداخت و به نذر محمد خان به پیام فرستاد که خاطر ما آرزو مند ملاقات است نذر محمد خان تشغیر و متوجه شده اشرفی و غیره هر قدر که بتوانست همراه برداشت و باد و سپهر شهمان قلی و قلی محمد و جنید اوزبک و غلام با خود گرفته راه فرار پیش گرفت شانهزاده فوجی بجاقب او فرستاد نذر محمد خان بعد از زرم منظم بجانب آمدن و شتافت و همچنان قلی با اوزبکان سنجار رفت و بدست شانهزاده مراد بخش و امیر الامرا علیمردان خان متعلقان و احوال نذر محمد خان که از نقد و جنس قریب هفتاد لک روپیه بود افتاد و بعضی نمائند که محصول تمام ولایت ملک بلخ و بدخشان و در تاسر ماورالنهر که در تصرف نذر محمد خان و برادرش بود همه وجوه مخصوص مال و جوہات و نقدی و نقد قریب یک کرو و هجده بیست لک خامی که سی لک روپیه هندوستان باشد بوده و سده الله خان در پانزده روز از کابل به بلخ رسید و اصالت خان و مبارک حسنان را صوبه داری بلخ و قلیچ خان در نظر مبارک و نور الحسن را الفاست بدخشان داد و همچنین دیگران را باطراف و قلیچ خان و بدخشان بهینه و شمرکان رسوس آباد و بانندان تعیین نمود و چهارمین اثنا شانهزاده مراد بخش از بید نشی قدم در راه نافرمانی نهاد و بنا بر آن بلخ و بدخشان تنگ مضبوط نیامد و سده الله خان از بلخ براه چمنان در چهارده روز بکابل رسیده ملازمت بادشاه نمود و بادشاه بیستم سوال آن منقصی المرام از کابل داخل لامبور شد و پانزدهم محرم سنه یکینزار و پنجاه و هفت شانهزاده محمد اورنگ زیب را خلعت بلخ فرمود و چون از اعزاز ایض سباز خان و غیره در بیانت شد که عبد العزیز خان والی بنجارا با جماع لشکر توران خرم بلخ دارد و بادشاه و پنجم بریح الاول آن سال داخل کابل گردید آلمانان با شانهزاده عبد العزیز خان با سباز خان و اصالت خان زرمی معصب کردند و سباز خان و اصالت خان منظم بلخ بقصد اصالت خان پنجاه گردشت نذر محمد خان پیش شاه عباس والی ایران رفت و طلب امداد نمود شاه اوراد لدراری کرد و چون دادن امداد بطول کشید نذر محمد خان کابل

لشاه عباس پنجم داد که من اینجای برای خوردن آتش و تماشای چراغان مانده بودم در خدمت خواست شاه اورا بسیار نداد اگر که توقف
 کند هیچ در گرفت آخر الامشاه ساروخان را با جمعی از سپاه همراه آورد و گفت که از هر ات میش بر و نذر محمد خان را بهرام گذارفته برامه تبارت
 بمشاهدت داشت و ساروخان را معادوت نموده و خدمت ساخت و خود را طرف مرور دادند و از آنجا بفرج باج آمد جمعی فرماهم آورد و قلعه سیمیه
 محاصره نمود و ساروخان تحصین شد با تمام محاصره تا سه ماه کشید در خلال این احوال نذر محمد خان شنید که شاهزاده محمد اوزنگ زبیب بالشکر سے
 آریسته در فوج بلخ رسید نذر محمد خان از باسی قلعه سیمیه و متعلق محمد پسرش که با پنجهزار سوار به شتیر بلخ رفته بود و شورت سعید قلماق روی سوسه
 عبدالعزیز خان شاه و محمد اوزنگ زبیب از کابل متوجه بلخ شدند و بموضع فراره رسیدند شنیدند که اوزنگ زبیب و امان با انبوه در تنگی دره کر زرد یک پیوسته
 شاهزاده محمد اوزنگ زبیب قبا قباغیان و غیره را با فوجی شایسته بر دره فرستاد و ایشان از دره بگذشتند چون فوج اوزنگ زبیب وارد شدند ایشان را
 احاطه کرد و جنگی عظیم میان آمد اوزنگ زبیب غالب آمدند که ناگاه هر اول شاهزاده نمودار شدند اوزنگ زبیب متفرق شدند از دره دیگر شاهزاده و پیوسته
 پیش شدند اوزنگ زبیب و امان فوج فوج از دره با نمودار شدند هنگامه زرم بر با کردند و حصب الحکم شاهزاده امیر الامرا بر مخالفان تاخت آورد
 و بهر میت داد و شش رجب اثنانی آنسال ساروخان مع فوج برکنار بلخ نذر محمد خان ملازمت نمود شاهزاده غره جادی الاول آن سال فوج
 از بلخ بگروه گذشته منزل نمود و تا دو مور سنگه و شمشیر خان را با جمعی بجا فطرت بلخ بگذشت و بعد سه روز از آنجا کوچ نموده و دیگر دره و فوج
 فرود آمد لشکر غنیمت از هر طرف هجوم آوردند ساروخان و امیر الامرا بر مخالفان حمله آوردند و اوزنگ زبیب حصب کرده روی بگریز نهادند فوج
 شاهزاده بالشکر گاه و قاتب نمودند و حصبه و دو اب قتل محمد و غیره غارت نموده باز گشتند و سعید خان فخر جنگ که محافظت جانب حصبه کرده او
 بود و او سبب بیماری صادق بیگ بخشی را تخمین نموده و گفته که نبات در زبیده مقهوران را بگذرانند که از آب بگذرد و مردم صادق بیگ از
 بی رویی ترود کمان مشیز رفتند مخالفان از کین بر آمده همه بقتل رسانیدند سعید خان خان زاروخان و کلف الله خان پسران خود را بکلی
 صادق بیگ فرستاد و اوزنگ زبیب قباغیان قباغی فاش کرد پس آن سعید خان بقتل رسانیدند سعید خان نیز بقتل رسید شاهزاده با استماع این خبر جلوزیر آنجا
 رسید و بی از ترودات بسیار اوزنگ زبیب را برانگه و بر ایشان ساخت و علمبروان خان نیز مساعی جمیله بجا آوردند از ترود صبح تا شام زرم
 شب همانجا مانده از دره دیگر هنگامه زرم زیاده از آن بر با گشت آخر الامرا اوزنگ زبیب روی بغیر از نهادند و دیگر خبر رسید که قباغیان و حبان کلمی
 غم تاخت بلخ دارند شاهزاده متوجه بلخ شدند از علی آباد بگذشت اوزنگ زبیب فوج از باغات بر آمده اطراف لشکر شاهزاده را فرو گرفتند
 شاهزاده صلاح در باخت ندر فیصل سوار نبات در زبیده از هر طرف که مخالفان هجوم می آوردند تبار از آن در وضع آنها سبکوشیدند هنگامه شام
 هر دو لشکر بمقبر خود باز گشتند دوران شب اوزنگ زبیب با اشاره عبدالعزیز خان زرتازی کرده اطراف لشکر را احاطه داشتند شاهزاده هیچ
 لشکر تمام شب سوار در مدافع کوشیدند و در دیگر فوجی از قباغی آباد و قباغیه بدو شاهزاده رسیده ملازمت نمودند و در دیگر وجه فیض آباد از غنات
 سواری تا انجام منزل اوزنگ زبیب چون محور بلخ برانگه گشت و از هر طرف حمله آوردند و قباغیان فتنه چتر سے از اهل اردو را مقبول گشته
 چند قطار شتر بار بر زبید علمبروان خان جلوزیر بر آمانا زده هر چه برده بودند باز گرفت و آن زرمی حصبه کردن اتفاق افتاد با آخو شاهزاده
 طرف بافت شاهزاده هم جادی الاول شاهزاده کوچ نمود باز اوزنگ زبیب اطراف لشکر را فرو گرفتند و تیر اندازی نمودند و چنچین شتر و هم ماه بند کور
 شاهزاده در ظاهر بلخ منزل نمود و امان و اوزنگ زبیب اگر در اردو بر آمده دست اندازی نمودند و قباغیان شاهزاده رسید که شش ماه ندر که سعید
 از دریا می چون گذشته و بسیاری از لشکر کبانش غرق آب شده هر کدام بظرفی پرانگنده شدند و پوشیده ماندند که چون شاهزاده اوزنگ زبیب

از شاه جهان شاه رخصت به تسخیر قلعه بلخ بنمایند هزار سوار که همراه شاهزاده مراد بخش تعیین شده بودند بایشان بمقرر شدند و جمعیت اوزکها
 بیک لکه سوار همراه عبدالعزیز خان و سبجان قلی بوده شاهزاده بایرج جمعیت قلیل با مخالفان محاربه نمود باجمعه جمادی الثانی بعرض رسید
 که لشکر اوزکیه اراده نداشت بدخشان داند بادشاه شاهزاده مراد بخش امر است کشمیر نفویض نمود و چون نذر محمد خان بعد از شکست بایران
 از شاه عباس آمد چنانچه میخواست یافت لاجرم بیخ مراد بخش نمود و بهر جهت عبدالعزیز خان و تمامی لشکر باورالمنه شنید از همه جانب نوبه شده
 مکتوبی مشتمله اظهار اطاعت بشاهزاده اوزنگ زین نوشته خود پیش ملاقات نمود و شاهزاده اوزنگ زین نامه نذر محمد خان را پیش بادشاه
 فرستاد بادشاه گروه های اوراناکروه امکاشته متوقعات او را قبول نمود و شاهزاده محمد اوزنگ زین نوشت که اگر نذر محمد خان شمار اوزکها
 کند بیخ بدخشان او را و ادبالشکر بادشاهی عازم حضور شوند بادشاه بعد از این سلخ خرب از کابل بلا مروت تافت و پنج شوال آن سال
 داخل لاهور شد با کبر آباد رفت نذر محمد خان بمبارضه بیماری توقف در ملازمت شاهزاده نمود و میره خود قاسم سلطان را با کفش کاری
 قلیخان پیش شاهزاده فرستاد شاهزاده اوزنگ زین او را اعزاز کرد و برین خود نشان داد و بعد از رخصت او امیر الامرا علیمراد خان
 بطریق صلاح ظاهر کرد که با وجود گرانی غله و عدم گاه قنبره و قرب زمستان توقف اینجا محاسبت و تا رسیدن جواب از بادشاه راه
 از برون سرد و خواجه گشت لاجرم شاهزاده قانع بلخ را تسلیم بخش قایمان کرده چهارم رمضان آنسال کابل مر اجبت کرد و بصوبت تمام
 بیست و دوم شوال آنسال کابل رسید مخفی نماند که از آغاز تسخیر سلطنت بلخ و غیره تا تاریخ مر اجبت شاهزاده اوزنگ زین دو کروز و دو
 در وجه موجب دو کروز روپیه در سر انجام ضروریات آن هم صرف شد و در محرم سنه یک هزار و پنجاه و هشت هجری عنبر شنب یک قطعه که بوزن
 مہفتصد توله قیمت ده هزار روپیه در سر کار بود و حسب اتفاق نیتا قندی شکل افتاد از اطلالی شنبک گرفته و مینا کاری بر آن کرده
 و بجوهر صیغ نموده و الماس بوزن صد سوز که قیمتش دو لکه و پنجاه هزار روپیه بود نصب نمود مجموع در تباری آن سه لکه و پنجاه هزار روپیه
 شده و آن بگل محمدی موسوم شده آنرا بطریق تحفه مصحوب حاجی محمد سعید بابک لکه شصت هزار روپیه خیرات لکه فرستاد و حاجی را
 بمنصب بالندمی ذات و انعام دوازده هزار روپیه سرفراز ساخت و بادشاه دوازدهم ربیع الاول آنسال از کبر آباد بشاه جهان باد
 مر اجبت نمود و عمارت نو اصدات شاه جهان آباد را تماشای نمود و بیست و چهارم ربیع الاول آن سال که یک هزار و پنجاه و هشت مطابق
 حملوس بود و داخل قلعه و عمارت شاه جهان آباد شد و شصت بر سر پر بارگاه چهل ستون که در پیش آن اسبک و لب اول بطول افتاد و در پیش
 چهل پنج درعه دردت مدید بفر یک لکه روپیه تیار شده بود چهار ستون نقره بار ارتفاع بیست و دو کروز بسی سینه هزار فراش ایستاده شده
 بود و زول فرمود و خاص و عام را بر مراد خاطر کاسباب گردانید تا نه روز جشن نموده و چهارمین سال از عرضدهشت امیر الامرا علیمراد خان
 بعرض رسید که عبدالعزیز خان والی بنجار لشکری از مادرالمنه بان بنام تسخیر بلخ بر سر نذر محمد خان فرستاده بادشاه راجه مستند اس و نذر زین در
 را با فوجی شایسته روانه کابل نمود و چهارمین سال از عرضدهشت نذر محمد خان قلعه ارتند بار بعرض رسید که شاه عباس والی ایران بعزم تسخیر
 قلعه بار از اصفهان بر آنده بشهر رسیده بادشاه ستوم ز قلعه آن سال را از شاه جهان آباد بلا مروت ساخت و دوازدهم ذیحجه داخل لاهور شده
 و در محرم سنه هزار و پنجاه و نه هجری از عرضدهشت قلعه ارتند بار بوضع پیوست که دهم ذیحجه سال گذشته والی ایران قلعه بار را محاصره نموده
 بادشاه سعیدالمدخان و بهادر خان و راجه جسونت سنگه و غیره را با پنجاه هزار سوار انعام مساعده و تخوا سه ناهیه پیشگی سرفراز ساخت و شصت
 سجانب قلعه بار نمود و حکم شد که شاهزاده اوزنگ زین از ملتان از راه بیر بر پیست این فوج برداخته بجانب قلعه بار برود و در ذیحجه سال

۱۱۱

آن سال از لامور کابل شتافت و دو روز در هم ماه مذکور از آب چناب عبور فرمود و در وقت کوچ عرضی سعد الله خان بنویسند رسید که ششتر
 صفی سینه هزار و پنجاه و نه مجری خود همان قلعه را فرستاد بار بولانی ایران باز گذشت و سایر قلاع متعلقه آن ولایت تصرف او را بدو شاه شاهزاده
 اورنگ زیب و سعد الله خان را بدو شد که اکنون که قزلباش بعد از تسخیر قلعه قند بازنه توجه دیار خود گردید بقرت تمام بقع با رسید و در تسخیر
 قلعه سسی نمایند شاهزاده و سعد الله خان از آب نیلاب گذشته منزل گزیدند بسبب کثرت برف از پشاور روانه شده و سببت و حکیم ربیع الثانی آنسال
 و خل کابل گردید و قحط غلام بدید آمد اما بنا بر تکیه رات باو شاه بعد از بازنده روز روانه قند بار شدند و نیز زمین رسیده عرض داشتند که در اینجا
 روپیه را و آثار قلعه نگاه نایابست و شیر برنج بهم نمیدرسد حکم شد که این قسم امور منظور داشته البته توجه قند بار شدند و تا راه رسیده و آنجا شاهزاده
 و سعد الله خان روانه پیشتر شد چه آرا و عجم جادوی الاول آن سال شاهزاده با لشکر با فاصله کم کرده از قند بار فرود آمدند و در گرفتن قلعه قند بار
 کوشش های مردانه کرد و در موسم زمستان نزدیک رسید صلح در مراد محبت و بدو در خلال آنجوال بوضع پیوست که از والی ایران سی هزار سوار عسکر رسیده
 بنا بر آن دو روز در شعبان شاهزاده در ستم خان و غیره را بدفع قزلباشان زرمی صعب نموده منصرف شدند قوج شاهزاده طرف یافت شاهزاده آن
 فتح را عظیم دانسته تسخیر قند بار را بسال آینده قرارداد و بجانب هندوستان شتافت و باو شاه از نیلاب عبور نمود و در چهار روز به پشاور رسید
 و بعد از آن امانا در محمد خان بعد یافتن بلخ و پشوران استغمای خلاصی متعلقان نموده باو شاه بر طبق آن متعلقان نذر محمد خان را با انعام هم فرستاد
 زحمت بلخ فرمود و محمد خان سلطان و بهرام سلطان و در سپر کلان نذر محمد خان برفتن بلخ رضی رضی نشاندند و بموجب عظمی سرافرازدند و در پشاور
 ماندند باو شاه و سلطه شعبان آن سال شاهزاده محمد و داراشکوهر را تا رسیدن شاهزاده اورنگ زیب و غیره لشکر از قند بار حکم استقامت و در شهر کابل فرمود
 توجه هندوستان شد و نیز در موسم شوال آن سال در خل لامور گردید باو در موسم و در آن سال اورنگ زیب و سعد الله خان از بقی قند بار آمده
 بنزدت پیوسته پیش ازین فرطت صوبه ملتان بشاهزاده اورنگ زیب بوده در نیوال صوبه پشمه و بکله و سومان نیز مرمت شده و او از موسم
 فریجه آن سال باو شاه از لامور کوچ فرموده و باو در موسم محرم سنه هزار و شصت هجری داخل عمارت شاه جهان آباد شد و شاهزاده مراد بخش و انظامت
 کابل و او در شاهزاده محمد و داراشکوهر پیش و پنجم سنه مذکور از لامور بجا بست پیوست چون سن باو شاه از شصت و چهار فرموده بود و باب شرح
 از روی کتب فقه فتوی دادند که اگر کار فرمایی زمانه بسبب ضعف بدن افطار نماید فریه بدید لاجرم حکم شد که در هر رمضان شصت هزار روز
 نفع داده باشند و بعد ازین سال بویض رسید که سلطان محمد خان والی روم سید محی الدین نامی را بر رسالت فرستاده و او داخل سورت گردید
 حکم شد از سورت تا اکبر آباد به شهر که رسیده هزار روپیه جهت خرج باو بدید فرمودیم محرم سنه یکینار و شصت و یک هجری بشاهزاده اورنگ زیب
 از ملتان بخیر بست پیوست غره ربیع الاولی باو شاه از شاه جهان آباد و سبب کشمیر روانه شده در آخر آباد منزل کرده و شاهزاده اورنگ زیب
 ازین منزل رخصت ملتان گشت باو شاه سببت و سوم جادوی الثانی آن سال کشمیر نزول کرد و بعضی روحان بحرطن رسید که میرزا همی که از
 حضور فرار نموده بولایت تبت متصرف شده بود باقبال باو شاه و نیز ای سطر فرار شده تبت را باقوان تصرف باو شاهی آید باو شاه روحان
 را باضافه منصب سرفراز ساخته ولایت تبت را که بنشاند مکه و ام محمد اردو بجای او برادرانش بطریق وطن مرمت فرموده و عمره رمضان آنسال
 از کشمیر توجه هندوستان شد فرموده که این همه تصدیق کشیده کشمیر آمدن محض فعل عیبت است بعد ازین هرگز بدین طریق نخواهم آمد و در راه
 شاهزاده داراشکوهر سپهر آن از لامور آمده بخیر بست پیوست و در موسم و بیقعه آن سال باو شاه داخل شد و سید محی الدین ایچ میفرمود
 بخیر بست رسیده و تا ماه قیصر باو و اسب صح ساز صبح و شبهای مرادید از جلالت چه نظر گزیدند و پانزده هزار روپیه انعام یافت محمد بن جمال

جمال

سال بعضی رسید که نذر محمد خان وائی بلخ کرده و آنکه معطر شده بود در نزدیکی سمنان سلخ مجادی الثانی سنه هزار و شصت و یک و در وقت حیات
 سپه و بادشا خسرو و برادر همسران خان محمود را اغریت کرده مرابانی نمود و عده و نخبه آن خصال حاجی احمد سعید را بر سلامت پیش قیصر روم فرستاد و
 دوازده هزار روپیه با و او ششتر مرغ و چینه قیمتی یک لک روپیه با نامه قیصر ارسال داشت و متاع یک لک روپیه بقصرای مکه معطر و در بنده
 سنه هزار سال داشت و سعید محمدی الدین بانعام با نوزده هزار روپیه سرفراز شده با حاجی احمد سعید خصصت یافت و ششم ریح الاول سنه هزار
 شصت و دو و چویشا بنابراده محمد اورنگ زیب فرمان صادر شد که شانزدهم ریح الاول ساعت کوی بجانب کابل مقرر شد و ایشان همین ساعت
 از لنگان روانه قندهار شدند بار ششصد روپیه لک روپیه نقد و پنجاه هزار روپیه را تاج و غیره و شش هزاره فرستاد و قوازش حسان و قلیچ خان در راجه پارسنگه
 بودند و غیره و بیست امرای نامدار با جمیعت بیست هزار سوار چند دست شش هزاره تعیین نمود و شانزدهم ریح الاول مذکور از لاهور بجانب کابل شتافت
 و در همین ساعت سعید الله خان ابا پنجاه هزار روپیه نقد بار روان ساخت و چو پنجاهم ریح الاول و نعل کابل شصت و پنجم ماه مذکور شش هزاره و شش
 حسب الحکم از لنگان بخریت پیوست و بعد از آن شش ماه بعضی رسید که شش هزاره محمد اورنگ زیب و سعید الله خان سوم مجادی الثانی قلع قند بار را
 محاصره کردند و در کوه گردن لقب و ساختن سلامت کوه و لقب و دره و آستان آن مستعد شده قلع قند بار در غایت استقامت شش ماهت
 بودی با ایشان رزم می کنند شش هزاره و سعید الله خان بنا بر لنگان کار می از پیش تو استند و در قندهار و قندهارستان بر سر رسیده بود و مجال توقف
 در آنجا نماند و بود و تاج و غیره و شش ماه دیگر داشته معاودت نمود و بادشا و تمام نظم نمود کابل محمد و در اشکوه نمود و آنرا لنگان محمد در اشکوه و کابل
 به پیش سلطان سلیمان شکره و غولین نمود و چهار صوبه و کن شش هزاره محمد اورنگ زیب مقرر شد و شش هزاره محمد شجاع خصصت بنگاله یافت
 شش هزاره و صفای آنسال که اورنگ زیب و سعید الله خان و غیره که دوازدهم شش ماه از قندهار روانه شده بودند چند دست چو سصد تا دویست هزار
 بادشا از کابل بلاهور شتافت و شش هزاره محمد در اشکوه ابا پسرش سلطان سلیمان و ستوری کابل داد و امیر الامراء علمیران خان و راجه
 جیسکه و غیره را با شش هزاره مخصس نمود و بیست و یکم رمضان شش هزاره اورنگ زیب بانعام ولایت کلان جمع کرد و ام سرفراز شده خصصت
 و کن یافت و با دویست و پنجاه هزاره و شصت و سه چویشا بادشا و شش ماه میان آبا در سید شش هزاره محمد در اشکوه محروض داشت که شش ریح الاول
 سنه هزار و شصت و سه چویشا ساعت روانه شدند لشکر و عهده مجادی الثانی سال بیست و پنجم چویشا تاریخ محاصره قلع قند بار مقرر شده اید و در
 خصصت است با و شاه و حفاظت نوشت که آن و دیگر کار مبارک ساعتی جهت بیست و شصت قند بار اختیار نمود و چهارمی در وقته تا بعد از امی بر اولنگان
 متوجه قندهار شد و در شصت قلع قند بار سعی نمود و کار بر بند و از حضور بر امی شش هزاره بدعوات از چهارم ریح اولات و شش ماه و نعل و یک
 لک و شش ماه و یک لک روپیه نقد مجموع بیست لک روپیه ارسال داشت و در قوب کلان یکی کشور گشا و دویست که چو یکی که هر کدام کین کولاسین
 سید محمد و بیست قوب هوایی و شش قوب خورد و هزار کلوله و پنجاه رهن باریت و با نقد من سرب و چهار هزار بان و سه هزار شتر خانه و قویشا
 و قند لک روپیه نقد رسول داشت و از امیران عظام بقندا و کس و پنجاه از سبب از مجموع بقندا و هزار سوار قلمی و ده هزار قند چویشا شش هزار
 بنیدار و با نقد لقب کن و با نقد شش ماه خصصت نعل و غیره که تفصیلش طریقه داشت همراه شش هزاره تعیین نمود و شش هزاره محمد در اشکوه بقند با
 شتافت و قویشا در شصت روانه قند بار نمود که بر در ساعت محمود قلع را محاصره کنند و دویست مجادی الثانی رستم خان و غیره با دوازده هزار سوار
 بقند بار رسیده و شش ماه مذکور محاصره نمود و شش هزاره تاریخ پانزدهم در باغ میزراگان امران که بیکروبی از قلع قند بار مرکز کلان واقع است
 محفل نمود و در پیش حصار کوشید و لقب دون در است کردن کوه چویشا و کوه سلامت بنیاد نهاد و متحصنان قلع کلوله چویشا الله در پیش

صدهای سال شمسی

و کشته لقب و کوه را خراب ساختند و جعفر سبب الامر شاهزاده در مدینه بطول بقیاد و پنج عرض پنجاه و پنج دار ارتفاع مسیت و بهفت درج تصرف کین
 کلمه روید و چهل روز برافراخته ده نوب بالای آن برآورده کار بزمه نمان تنگ ساخت و دیگر بعد از پنجاه برشش روز از هزار گز راه قلیح خان عبود کشته
 خان کینا زندیق رسیدند و مردم را جرد و دیوار برج را کاواک نموده در اینجا گرفتند و تنه انقدر توب و تنگ و چهاردهای توب او جرد را
 آتش زده اند و گفتند که مردم را جزوی ثبات نوری زیده بازگشتند و خلال این حوال قلعه بر دست رستم خان مفتوح گشت چون مدت محاصره
 قلعه تمام کرد و چهار ماه کشید سپاسمان با اتفاق یکدیگر زین با برودش گرفته سپاسی عصاره داشته یورش کردند و ترو دات نمایان کار و زور و زینا
 دست از جهان کشیدند و جهان کشیدند و بعد از آن مخالفان هم بجان کوشیدند اما حاصل هزار کس در آن یورش زخمی و قتل شدند و کاری پیش
 نرفتند بر دو چینی چند مرتبه یورش نمودند و انواع در ابر و غیره فایده آنکه چندی سیح فایده و مترتب نشد چون محاصره از پنجاه در گذشت نشان
 آغاز نمود و مردم را کوه و بارهات باختر رسید و در سحر اعلان دادند و در زمانه آنجا را نیز به هم تسخیر بسال و دیگر داشت با نژاد هم و یقین و نشان داده محبت
 نمود و بجزه و یکسان سال و بیست و دو کی رسید و رستم خان را با لشکر بجانب گداشته نمود بطریق ایمنار و در روز رستم خان در مسیلت و دیگر در بانگ
 رسیده بعد از وقت باز در روز پنج و نهم هزار و شصت چهار و نسل الامور شد و با و شاه شازده هم سینه هزار و شصت و چهار و نسل
 اکر آباد شد و در مسیحی جامع که درون قلعه مرا با از سنگ مرمر مبرین کلمه روید در عرصه غبت سال با و آخرین هزار و شصت و سه هجری با تمام رسیده بود
 و دو گانه شکریه آلوده و چهار روز در مغرب نخل قله شاه جهان آباد شد و باز در روز نهم مغرب شاهزاده محمد در اسکوه با سلطان سلیمان شکوه از قلعه بار کوه پاس
 متوجه تبریز گشت پیوست از نواحی سورت بعض رسیده که سلطان محمد خان با و شاه روم و و الفقار آقا براد صالح پاشا وزیر اعظم سلطان
 ابراهیم بر خود را بطریق رسالت فرستاد و بود به بندر سورت رسید حکم شد که از آن زمان بندر سورت محوطه ملازم شاهزاده اورنگ زیب و در برابر
 و او همین محکم کرد و دیوان شاهزاده محمد مراد بخش از جانب آن و الا که در آن زمانه اکر آباد مجموع پنجاه هزار روید با طبعی نیکو و دیوان ضیافت رسانید
 در ریح الثانی آن سال شاهزاده مراد بخش با پیش از و بخش ملازمت نمود و جهان وقت غنایت خلعت و دو به احمد آباد گواست بنحوی شب
 خان قاضی نامه هزار سی و سه هزار سوار منصب پانزده هزار سی و سه هزار سوار پنج هزار و سی و یک کر و روم پنج کلمه روید نقد بطریق
 انعام سرفراز شد و در وی نیز که از نوکران با و شاه بود از بیرون محرمین شمشیر آخته بجانب با و شاه و در تیب بین زین ایوان دیوان
 عام رسیده بود که فوتیجان کو قوال و خواجده رحمت الله میر ترک و ارادت خان بضرر خوب و بنشیند اورا کشته و هر سه کس با ضافه نفرار
 گشتند و و الفقار آقا ایلی روم که بواج شاه جهان آباد رسیده بود لشکر خان بخشی و قباد خان و طاهر خان تا کاندانه و استقبال کرد و بکار دست
 رسانید و ایلی عبدالوادی تو وضع نامه با کبری و مخبر مرصع و و اسپ روی نژاد با زین مرصع و عباسی مروارید و روز از طرف قندهار گزیدند
 بقضای خلعت و مخبر مرصع و سی هزار روید نقد سرفراز گشت و بجزه جمادی الثانی آغاز سال مسیت و بنشیند جلوس ایلی روم با انعام سی هزار
 نقد و در صد صد توکی و دیگر روید مجوزن آن و اسپ با ساز طلا از سر کار خاص و انعام حیغه مرصع و شصت هزار روید نقد و و اسپ با زین
 نقره از سر کار شاهزاده محمد دار اسکوه و پانزده هزار روید نقد از سر کار یک صاحبه پنج هزار روید از سر کار سلیمان شکوه سرفراز شده و پانزده
 هزار روید عمده الملك سعادت خان نیز با ایلی مذکور داد و قایم بیگ را که کو قوال اردو بود و بنایت جمیع مرصع و شمشیر و سپهر و عهد
 با ساز مینا کار و ضافه منصب و یک کلمه روید عوض جا که مقرر ساخته با نامه که قطعه مخبر مرصع و حقه بلور و عطر و کقطعه نیم مره و در
 پانزده قیمت و دو کلمه و پنجاه هزار روید بطریق بدیه حجت تبصره با و و الفقار آقا روانه نمود و در پنج آن سال نیز با حضرت خواجده طغیانی از

با جریه شتافت و هنگام بازگشت بعرض رسید که در زمان حیات مکانی مرست قلمی چنبره منیع بود اکنون در جبهه کت سنگه بان مرکب شده و سبب کلام
 سعد الله خان باسی هزار سوار بدینجا شتافت تا قلعه را منهدم سازد و ناچار نمود در شفا عمت محمد و در اشکوه انظار اطاعت و معروض شد
 حکم شد که اگر سپه خور با یمن پیشین حضور فرستاده با هزار سوار در دکن حاضر و در وقت تقصیرات او نموده آید بر آن قبول کرد و در وقت در چنبره
 آن سال سعد الله خان بطاهر حضور رسید و در هر صبح چهار گره روز پنج و باره آن را با خاک برابر ساخته و متوجه حضور شد تا حاجی احمد رسید که پیشتر بود
 رفته بود و آمده ملازمت نمود و سبب در چنبره مذکور امیر الامرا علیمردان خان از کشمیر تا بایران رسیده بود دست پرست اسپه را تا که شش ساله عمر داشت
 با هزار سوار بیست و یکم محرم سنه هزار و شصت و پنج هجری حضور رسید با و شاه او را با شصت کس از همرا میانش با تمام سبب و خلعت برافزاند و فرمود
 بیست و شش محرم مذکور در محبت پیل و اسپه نصرت و وطن فرمود و گفتند هم صفرا آن سال با برشته و در اصل کبریا بودند و شانشرا و در سلیمان
 خلف اورنگ زیب که از دکن برآه کمانی جاننده با شایسته خان همه پیشکش پذیرد و بلازمت رسیده بود و بطراحی خلعت و اسپه و از اصل
 اضافه بدو صد روپیه و پیه نقد سرفرازی یافته بود و فرمود هم صفرا آن سال با تمام مرسوم پنجاه هزار روپیه نقد سرفراز شده و نصرت بر این پور
 نش و کلمه روپیه از نذرانه بریا پور بنشان برده اورنگ زیب مرحت شد با و شاه در کبریا و بسوا سی کشتی در اصل قلعه شاه جهان آباد کردید و در
 ربیع الثانی سال هزار و شصت و پنج هجری مطابق سنه بیست و نوزده جاوسی حبش نوانین وزن میزان آغاز سال شصت و ششم قمری از
 عمر با و شاه زریب و زینت بانته و رسم داد و در پیش و آئین آرایش فرمود و نخستین شانشرا در محمد و در اشکوه را بعبانیت خلعت خاصه با نادره
 زنگار که بر گما سی آن قریبای صغیر الماس و دوخته بود و در وورش با درهای آبدار طرز بود و دو کلمه و پنجاه هزار روپیه قیمت داشت و در
 بقیمت یک کلمه و پنجاه هزار روسی کلمه روپیه نقد مرحت گردانیده و خطاب شاه بلند اقبال سرفراز ساخت و در جبهه طلا که متصل تخت گذار
 بودند نصرت نشستن و او در پیش شانشرا و در سلیمان شکوه را با اضافه و هزار سوار سوار سوار منصب دو از ده هزار سوار هفت هزار سوار
 شایسته خان بود و درباری ماهه کامیاب گردیدند و امیر الامرا علیمردان خان نصرت کشمیر یافت و سعد الله خان و غیره پنجاه و نه امرا
 عظام را از کار شانشرا برده با چار و قب و خلعت با نیمی آتش و نیز خلعت نقد عنایت شد و شانشرا و ده محمد شجاع پنجاه و دو اسپه و سلطان محمد
 سپه عالمگیر یک کرد و در ام از صوبه بنگال و او در پیه انعام شد و حکیم صالح تمام زریب مرحت شد و زریب عبارت است از خواجه که
 مشتمل بر اکثر فروریه اشیا چون تریاق و دو دار المسک و نوشدار و گوئی و زهر مکره و زهر بیانی و جوار و زهر طحالی و اشمال آن و صد شترنی
 صدر روپیه نقد معجونه و همه خا و حضور میا شد و نور الدین قلی دستور سی یافت که بیع طلا که سبب الالماس عادل خان منشور نواز
 او بر آن مرخص شد با بر نیمی آتش و خنجر صغیر بیجا پور رساند و در نیم و پنجاه آن سال با و شاه محبت دو گانه سعید الفطنی سعید کامیکه بیرون جهان
 شهر شاه جهان آباد و عرض یک نیم سال بعرض پنجاه هزار روپیه آخر و پنجاه آن سال با تمام رسیده بود وقت بعرض رسید که در وقت آقا
 ایلچی روم از سورت بر جهان رضائی سوار شده و چون بیجا می رسید که از آنجا بکوه منظر دو از ده منزل است اکثر اسباب خود را
 در آن جهاز داشته سجده روانه گشت و سی هزار ابراهی و مندر و پنجاه و سه هزاره گرفته با همی برآه مشکلی در شش روز داخل شد و چون
 جهان مذکور سه منزل جده رسید و آب غرق شد و زو الفقار آقا که میا بود از شنیدن این خبر بحسرت ازین منزل ناگام حلت نمود و در محرم
 هزار و شصت و شش هجری از نذرانه دکن کلمه روپیه بنشان برده و محمد اورنگ زیب مرحت شد محمد سعید مخاطب بیجا که در الماس
 قلب الملک دکنی بود و لایحه از کزنایک بطول صد و پنجاه و عرض سی کرده و مشتمل بر معادن الماس از کزنایگیان اختر و خ نمود

و بعد از اخذ این ملک در چهل کتبه در بیابان گدازشت تجوی ساندان مزاج قطب الملک از زوخر و ساختند از تخیلی او بر جمعی شده
 بنشانند و در نزد او رنگ زیب ترسول حبه انناس طلب جو بود و پشیمان شده فرمان بطلب الطاف و نصب پنج هزار بیوات و دو نیم هزار سوار
 پسرش محمد امین و وزیراری و هزار سوار مصوب قاضی محمد یارون روانه نمود و حاجی قولاد و پلخی عبداللہ خان والی کاشغر مشیت سپ
 بنظر گذار بندشش هزار روپیہ انعام یافت شری بہت زمیندار جو ار که سمت شمال آن بسیر حد بنگار و جنوبی ولایت کوکن پوسته و بندری دارد و جدول نام
 سرفسار و برودت اوزنگ زیب زمینداری آنجا بر او کرن داد و بیست و دو م جمادی الثانی آن سال سدا اللہ خان که از فنون علوم رسمی و
 فصاحت زبان از سایر اهل روزگار بر تہ عقل اول داشت بعارضه تویج در گذشت بادشاه ازین واقعه متاثر گشت و نوکران او را غنایات گوناگون
 شد و و لطف اللہ خان پسر شانزده ساله او را منصب بیست و دو م سوار و دیگر پسران و دختران آن مرحوم جو پیہ مناسب مقرر
 گردانید برای نگناتہ دیوان تن را حکم فرمود که تا مقرر شدن دیوان اعلیٰ جو مقرر ساندان باشد چہا و چند مرزبان گران و بخت آمد و و نسل و بعضی
 ایشای ریگیش گذارند با و شاه او را بعد از کچی و ترک و تجر بر تہ شیر و سپر باریق مینا کار و سرچ موضع و آلامی مراد برود دست بنار و تہ شیر
 دو بر کنه و غیره و دیگر جمیع دراز و لکنہ را مخطا کرده خدمت وطن کرد و قطب الملک محمد امین پسر محمد سعید پیر جلید را بقید کرده اسواں او را تصدیق شد
 اوزنگ زیب حسب الحکم بادشاه بگلکنہ منتانفت و پیہ خود سلطان محمد در مقدمه روانه کرد قطب الملک عند تقصیرات نمود و محمد امین را
 با و اندر اش روانه در گاه ساخت محمد امین برود زده کرد و بی حیدر آبا و بخدمت پیوست چون قطب الملک از نقد جنس بیہ خجایہ بیج و امین بخارہ بود
 بنابران سلطان محمد سعید آبا و کہ از گلکنہ بگوشہ کرده انیز منت است نزول نمود و قطب الملک سہ نقد جو اسرا ز حیدر آبا و اگر سینه بقلمه گلکنہ روانه
 روز و دیگر سلطان محمد تر آتر از نوکران قطب الملک حیدر آبا و را بگرفت و از تاراج و غنیمت شہر را محافظت نمود و شانزده اوزنگ زیب بعد
 شانزده بزرگ سعید آبا و سپر و غنیمت گلکنہ روانه و قلمه گلکنہ را محاصره کرد و در تفضیح حصار کوشید کار بر تہ حصنان قلمه رنگ شد قطب الملک
 زمینان جو بہت و پیشکش مقررری سنوات و اسباب پیر جلید نسبت و دختر خود سلطان محمد تسبول کرد و شانزده اوزنگ زیب مغوی سعید ایم
 قطب الملک کرد از گلکنہ بہ مراجعت نموده و اصل اوزنگ آبا و شد تجر و عا دل شاه والی بیجا پور در گذشت نوکران کہ اکثر غلامانش بودند
 علی نامی را کہ محمود عادل شاه بفرزندگی گرفته بود بجایش نشانید زند تہ شانزده اوزنگ زیب فرمان رسید کہ بالشکر دکن بدر آنجا نبشتا بدو
 بحدیرین شال بادشاه بخلیس بود کہ بر کنار دریای جہنم متصل و امان کوه شمالی کہ کبکہ سر نیچال است و در بفاصلہ بیس و هفت کردہ از شاه جهان آباد
 و در سال بیست و ہشتم جلوسی حکم احداث عمارت آنجا شده بود شانت آب و جوای آن موافق طبع یافته بغیض آباد موسوم ساخت و بعضی
 جمادی الثانی آن سال سلطان محمد بست بخشی دوم و نصب و وزیراری و پانصد و اوت و سہ صد سوار و خواجہ رحمت اللہ میر ترک کہ سابق سر بندگان
 خطاب یافته بود اکنون بخدمت آنتہ میگی از تغیر اسد خان سرافراز شدند و دوم رجب آن سال بادشاه از بغیض آباد بسواد می کشتی و نخل قلمہ
 شایع جان آباد شد و در وقت بیس بادشاه رسید کہ علمبران خان فوت کرد پسرش ابراہیم خان و عبداللہ بیگ باضافہ نصب و دیگر نوکرانش
 علی قدر مرآتیم سرافراز شدند و تہ کہ علمبران خان کہ از نقد و جنس یک کرد و روپیہ ضبط بود سی لکنہ روپیہ بہ ابراہیم خان بیست لکنہ سہ
 پسر و دو دختران مرحمت شد و پنجاہ لکنہ روپیہ بکوش حلاکہ کشمیر در سر کار ضبط شد و از او ہم بربح الاصلے آن سال شانزده اوزنگ زیب
 حسب الحکم بادشاه بر علی کہ بی فوت محمود عادل سلطنت بیجا پور رسیدہ بود بالشکر کشید و قلمہ بند با عاصره کرد سعیدی مر جان قلمہ ار کہ غلام
 ابراہیم عادل شاه بود و از سی سالہ بچہ است انقلوبی پر دانت متحسن شد اوزنگ زیب بیست و دو م جمادی الثانی آن سال بر قلمہ بند و دیگر نوکران

سیرجان قلعه دار که با هشت سپه و تمام حیت نزدیک برج آمده ایستاده سرگرم مقابله و دفاع بود درین اثنا شراره آتش از قلعه بان در جای که بارت
و بان متصل سیرجان جمع بود افتاد سیرجان با دو سپه و چند کس دیگر بسوی سوت مجاهدان از اطراف و جوانب حمله آوردند قلعه دار که هنوز از جان بیگشت
انمان طلبید و تیران خود را با کلید قلعه پیش شاهزاده همراه ملک حسین که پیشتر از آن نامیده بود فرستاد و نزد دیگر سیرجان در گذشت شاهزاده و حسین
از همان وقت قلعه و شهر بیدرگما شست از قلعه و جنس بسیت لکمه رو پدید آورد و سی توپ بقصد ضبط آمد شاهزاده سلطان محمد عظیم او قلعه بیدر
گذشته بسیت و سوم حبیب آن سال بنیبه سفاک شده و تسخیر قلعه کلیانی شناخت و بسیت و هم حرب مذکور قلعه کلیانی را محاصره نمود و لا در خان حبشی متحصن
شاهزاده و فریق حصار کوشیدند و بقیه آن سال که سنه یک هزار و شصت و هفت هجری بود و لا در خان با کلید قلعه بخدمت رسید و فرصت
سیرجان گرفت قلعه سطره و سیرت شاهزاده درآمد با شاه ولایت بیدر و قلعه کلیانی باضافات و قلعه رنگدیده با توابع که دو کور و دوام باشد
شاهزاده و انعام کرد شاهزاده و نظیر و مقصود باورنگ آباد مر اجبت نمود و هم تیران سال ناگاه با شاه رحیم بول و طبع دورم اسافل و پیر
و بعد هفت اندک فرصت از حاله اطبا حاصل شد شاهزاده محمد و ارا شکوه را باضافه ده هزار سی و ده هزار سوار و اسپه و منصب پنجاه هزار
چهل هزار سوار سی هزار و اسپه و انعام یک کور و دوام که از سابق و لاحق بسیت کور و دوام باشد سیرافرا ساخت و هفت لکمه و پنجاه هزار
رو پدید نکات سایر شاهزادگان آباد و معائن فرمود و حکم نمود که هر جا که باشم نکات آنجا معائن باشد هم محرم سنه هزار و شصت هجری بحیث تخفیف الم
از شاهزادگان آباد با کبر آباد شناخت و در راه از نورون مار اللحم فرصت تغلب حاصل شد و در راه صفرا آن سال داخل کبر آباد گردید و چون درین وقت
محمد و ارا شکوه و طایفه خدیو شکاری از غلگزارینده نفسی دوری فریادیدند با خبرم با شاه و با یاقین صحت در مقام تربیت و ادوی حق خدمت شده
با انعام کرد و رو پدید قلعه و در هیچ چیزه و کمر و خنجر صرع و باز در بند و تسبیح و در این زمانه که بسیت لکمه رو پدید بسیت بود و دیگر مرصع آلات بقصد حصار ده
لکمه رو پدید سیرافرا نمود و ده هزار سی و فوات سوا سی بر اصلی منصب که شصت هزار سی و چهل هزار سوار و اسپه باشد تخراب نموده تمام طلب با انعام که
مشتاد و سه کور و دوام و حاصل آن بقرار و از آلوده ما و دو کور و هفت و نیم لکمه رو پدید میشود باصوبه بهار و در اس اسب و حصیه سوار هم عظیم
و سیرت سلطان سلیمان شکوه و سلطان سپه شکوه را عالی قدر مر اتم انعام و از اضافه منصب و غیره عطا فرمود و جعفر خان در این حکومت وزارت
نگارنده و در سلیمان ابدار بود یکی توپخانه سیرافرا نمود و یازدهم جمادی الاول آن سال مهابت خان بصوبه واری کابل بخدمت شد با کجده با شاه
هر چهار سپه را ملکی وسیع از زانی داشت محمد و ارا شکوه را لاهور و غیره و مر او پیش را احمد آباد و گجرات و آوازنگ زیب را و کن و شجاع را
بنگاه تسلیم نمود و محمد و ارا شکوه را که از همه بسال و تیر کارا تیر بود پیوسته مجلسی محفل خویش بساخت تا آنکه غرضه بیماری با شاه بطول کشید
تجدیرین اثنا تجویز و ارا شکوه ابواب رسل و رسائل از و گیر شاهزاده با مسدود گشت با شاه دل از خلافت برداشته درین اثنا بعض
رسید که شاهزاده مر او پیش میر علی نقی دیوان باو شاهی را بگیا نه کشته و سکه و نظیه بنام خود کرد و همچنین شاهزاده محمد شجاع بنی نمود با شاه
بنابر رعایت خاطر شاهزاده کلان لشکری بسرداری سپهش سلیمان شکوه و تا ایاقی میرزا اراجه حبسکه و غیره مجمع بسیت هزار سوار و دو هزار
پیا و بند و قوی بخواه که محمد شجاع تعیین نمود و در بنارس تلاقی فریقین دست و او شاهزاده شجاع حیجگ از راه دریا پیوسته شناخت
عرض داشت متضمن بعضی تقصیرات بصفه فرستاد با شاه و غم جوایم او فرموده و معاودت سلیمان شکوه با سایر لشکر فرمان داد و در خلا
این حال بجای با شاه بالکل رفع شد و محاسبت که بشاه سپهان آباد روانه شود شاهزاده محمد و ارا شکوه امور سلطنت خود را در نظر داشته
عرض نمود که مر او پیش از جاده اطاعت پایرون گذارشته بود به گجرات را از و غیر کرده بجا گیر واری برابر نظر فرمایند اگر متوجه آن است شود

تاریخ سلیمان

قیام و الا تقیة کجند بر باد طلب و آرزو رنگ زریب را نیز تری اندر او برده اند چنانچه بانگش از آهسته سخیله عبادت رو کفنه و زواره و حواک آن است
 که در باب طلب سایر قضایان دکن و خزانة آنجا فرمان صادر شود من بعد بر آن کرده شود چنانچه خواه نخواه در طلب لشکر و سایر اول نعمت که باید
 زینت اولان و وقتیکه آوزنگ زریب مشغول تیبیه اهل بیجا پور بود رسیدند آوزنگ زریب با اهل بیجا پور صلح نمود و با آوزنگ آباد آمدند و در آن
 را بقلمه دولت آید و حبس کرد و شاه فوارخان در آن طرف بنموده اموال او ضبط نمود با ستیاج و خیر باد شاه ملول شده فرمان بخط خاص بشاهنواز داد
 که آن فرزند و رسیدگیکنان را تاجر یک بعضی ساده مران مجوس ساخته گسارنگه در اخلاص ثابت قدم باشند آنچه عالمه با نما باید سعادت باز آن است
 که هنگام غایب فوت غصبی عثمان اختیار از دست نداده مالک نفس خود باشند اکنون هم اگر عفو از ابرار مقام سبقت دید و بوجیب رضامندی از جانب
 است و فرمان دیگر بشاهنواز مراد بخش قلمی نمود چون آنفرزند مراد اسم او بر ایاد نسیمان داده و انواع بر سلوکی که اصله با این عقل نسبت شد
 آغاز نامه و مصدق تصمیر است شده و دیده و دانسته بمقام آتمام دینی آیم سه و شیشمار عفو فرموده حکم میفرمایم که بجز رسیدن فرمان روانه برار
 شود و هر یک شاهنواز با در جواب فرمان عمر ایض حضرت آسیر ارسال داشته شاهنواز در اشکوہ نسبت و دروم ریح الاولی آن سال مملکت
 حسونت سنگه را شور را صوبه مالوه و قاسم خان را صوبه احمد آباد و گجرات تفویض فرمود و حکم داد که بر دو در او زمین اقامت کنند اگر مراد بخش
 احمد آباد را خالی نگردد در اشلاص احمد آباد کوشند چون هر دو در او زمین رسیدند مراد بخش بانگش از آهسته بدو اعیان مقابل روانه شد بعد از
 وصول بمقام قرب تنها بانگش را و شاهای بر او بر دشمن صلح ندیدنی انقدر برشته باوزنگ زریب که بشیرت عبادت باد شاه با سایر کویگان
 و کن روی بدرگاه نموده بود پیوست تبر و شاهنواز و فوج او زمین رسیدند و تمام راه حسونت سنگه و خیره آماده حرب گشتند شاهنواز در آن
 زریب معصب کرد و در نظر یافتند راه حسونت سنگه و قاسم خان نیز مژند شاهنواز در کان به او زمین رسیده بعد از یک مقام بطرف اکبر آباد
 شتافتند باد شاه با ستیاج اخیر بیست و پنج شعبان آن سال از اکبر آباد فوجی بقدره روان ساخت پس از آن در اشکوہ و را بانگش بشمار
 رخصت فرمود و در اشکوہ بدو پیور رسید گذرهای در بای چنسل را مسدود ساخت آوزنگ زریب بکوه بره بمنورن زیندار احمد و در
 با سبب از عبور نموده بر لشکر در اشکوہ ریخت قتلای فاشش روید و در اشکوہ نیز مژند قریب شام داخل اکبر آباد گردید و زیاده بر یکپا
 شب در آنجا توقف نموده بلاجور شتافت و آوزنگ زریب نظر یافت و بطا بر اکبر آباد لشکر گاه ساخت سایر اعیان دولت باد شاه
 بطبع مناصب و افضافه بخدست آوزنگ زریب نشینتند با شاه از معنی ملول شده بشاهنواز آوزنگ زریب نوشت که زمان جویر با خراجهای
 اشتیاق دیدار و بالاگشته آن قره امین سخت حالی و کسست مری یکسو نموده بجنون نیایند و این معنی تکرار یافت بحال نامه جواب داد که
 خاطر از جانب باد شاه جمع ندارم و ظن غالب است که هنگام ملازمت قصد امر دیگر نمایند باد شاه از پیغام او بخیرید و ابواب
 قلعه اکبر آباد را مسدود ساخت آوزنگ زریب بمحاصره پرداخت و قوت و تفنگ بسیار آمد ملازمان باد شاه تاب محاصره که شش نیاورد
 بعضی جبان آب خود را بیرون قلعه افکندند و جمعی بوسله امان خواستند که بیرون آیند باد شاه چهار ناچار بصلایه کوشید و داخل قلعه
 را با کتوب با زفر ستا که آتومنیق الهی اگر کیفیت مطلع شده به پانچیزت کشیدیم سر رشته نظام سلطنت بهر که خواب باشد چه برین آهسته
 که باقتضای بداندیشی های غرض پرستان بخیال محال خود را بد نام و ملد اسبک میسازد و والد دعا آوزنگ زریب مردوم بادشاهی
 بالکل از آمد و رفت پیش باد شاه منع نمود و سایر کارخانجات را از بر سر خود در آورد باد شاه نظر نمیدخواست از آن گشتند از آن گاه
 بر باد شاه تلخ شده سلیمان شکوه که حسب الحکم باد شاه از نو گمیر دست از قعاقب شجاع باز داشته مرا جسته به جانب اکبر آباد نمود

با کبریا رسیده بود لشکریان با ستیغ خیر شکست دار اشکوه چشم از حق پوشیده نهاد و جنبش نشا نیز او را غارت کرده و برگزینان او را تسلیم کرد
 تنها بجزرت تمام داخل سری نگردد پناه بر زمین را آنجا برد و آوزنگ زب از رفتن دار اشکوه بلاهور فرسار هم کردن لشکر ضریافت
 متوجه جناب شد تا متصل تمام رسیده فکر در بخش پیش خاطر نما و در طلب او کس فرستاد آن سوده دل سید از آوزنگ زب آمد آوزنگ زب
 اورا بسخنان چاپلوسی خوشدل ساخت و بعد از تناول طعام که بهلول با سترحت ننهاد و بچواب رفت جنبه فرمانان آوزنگ زب از جناب
 بر حسب امر او بخش را بجز بقیه بظرف آورد و آوزنگ زب اورا مقید بشا جهان آباد فرستاد و روز دیگر در بنشاه جهان آباد آمد و بخدمت سلطنت
 جلوس نمود و گمان را با نماند و انعام متنوعه سرفراز ساخت و بعد از چند روز بلاهور شتافت و بر روی پای سلیخ بنا بر ایام برسات عبور نمود و بر
 بر سطح کشتیما طلبیده بخارن انجبال خبر رسید که در اشکوه بجانب ششمه رفت آوزنگ زب جریده سپه سے ملتان شتافت و از آنجا
 مشغول میر و دلیر خان را بتعاقب دار اشکوه بجانب ششمه رفتن خصمت کرد و خود بنا بر مقابل محمد شجاع که کفر من جنگ از لب گنگ گذشت از طرف
 آلا آبادی آید بر ساعت نمود و در کچه تلاقی فریقین صحت و آوسر و دشمنان او در صفت قتال آراسته زرمی صعب گردید و شب را بروز آوردند
 و در آخر جهان شب را چه صیونت سگ از لشکر آوزنگ زب بر آمده و لشکریان را تاراج کرده راه وطن خود گرفت آوزنگ زب عدم وجود و در
 مسعودی شمره و هنگام صبح صفت قتال بیار است در طرف دیگر محمد شجاع آواره حرب گشت قتال فی شش میان آمد و تزلزل از فوج آوزنگ زب
 او گنگ زب نیز سوار ثبات و زریه و طرفین و غیره را که از فوج شجاع دلیرانه میکوشیدند و سگ که در در چنین وقت بعضی سرداران نامی
 محمد شجاع بخدمت آوزنگ زب پیوستند آوزنگ زب قوی دل شده بر فوج محمد شجاع حمله آورد محمد شجاع مقدسه و گرگون دیده منظم
 به مشرق گریخت آوزنگ زب نظر یافت و سپه خود سلطان محمد بخت خان را با سی هزار سوار بتعاقب محمد شجاع تعیین نمود و دوپس از فتح شجاع
 قلعه آلا آباد و غره بیخ الا ایل ستم کین از خصمت و نه جبری مر حبت با کبر آبا و نوز و شایانزاده سلطان محمد ستم خان بتعاقب محمد شجاع
 متصل راج محل رسیدند محمد شجاع سلطان محمد را با چو پلوسی در ساز ساخت سادمان محمد پیش محمد شجاع رفت و بانفاق یکدیگر با مظهر خان
 زرمای هر دو اندر مظهر خان نیز ثبات و زریه پای یکی نگردید و شروع برسات محمد شجاع از مقابل سپه آمده و در حال انجوال سلطان محمد
 محمد شجاع متوجه شده بلشکر مظهر خان آید محمد شجاع آینه با بعضی از خوانین و پناه نفر کشتی سواره بجانب که مظهر روانه شد مولف
 شاه جهان نامه نیاید که تا انوم که سن هزاره بفتاد و مشقت جبری است بیگس از حیات و محات محمد شجاع نشان میدهد با بجه سلطان محمد
 سلطان محمد خان نظر بند بر بالکی کرده بشاه جهان آباد فرستاد آوزنگ زب اورا در قلعه نو گنده محبوس ساخت و فوجی بنا بر تهیه راه سوخت
 که هنگام جنگ محمد شجاع حرکت ناشایسته کرده راه وطن گرفته بود با جمیع فرسار و راجه صیونت سنگ از دار اشکوه طلب گو یک نوبه از اشکوه
 از ششمه مسرعت تمامز و یک ملک از جنبت رسید آوزنگ زب با ستیغ انجیر متوجه با جمیع فرسار و راجه را فرمان میدهد نوشت راجه مجرور سیدن
 فرمان مسرعت تمام از دار اشکوه بریده و وطن خود رفت و در سپه که میرزا راجه بیگ که بر بمن جمعیت دار اشکوه بود اطاعت آوزنگ زب
 نمود و چون خبر انبوا اقمه بدار اشکوه رسید با وجود هجوم لشکر آوزنگ زب تا سه روز جنگ توپ و تفنگ سرگرم داشت و هنگام شب
 احوال و حساب گذارنده با خدیجه محل از سمر که بیرون رفت آوزنگ زب مظهر و نعل شاه جهان آباد شد و بمیت و چهارم رمضان
 آن سال خطبه و سکه بنام خود کرد و جشنی عظیم نمود و بعد برین اتاخر گرفتاری دار اشکوه شنید چه در اشکوه برهه ولایت جام بجانب ششمه از
 رفتن کرد و بعد از آن بکسر نقد باور رسیده بوالی ایران پناه برد و درین ضمن زوجه اش بیار شده در گذشت دار اشکوه اندوه ناگردد

در این سال...

بقدر قوت قطع راه میکرد و فوج اورنگ زیب تعاقبش سرگرم میرفت دار اشکوه نمود در البسه حد و دها سر رسانید و با اعتماد حیون زمین را از
از انضام که مزین اجسامات دار اشکوه بود آنجا قیامت گزید و همراہان میونار ایمان زفاقت و جدائی ساخت حیون زمین را چشم از
حقوق او پوشید و با اتفاق جمعی او را دستگیر ساختن بمایجان جنب فرستاد و بہادرخان آنجا رفته دار اشکوه را با اہل و عیال دستگیر ساخت
تو پیش اورنگ زیب فرستاد و پنج و پنج آن سال موکلان شد دید القہر بر دار اشکوه تعین نمود تا اورا شیبہ ساختند و بہمان لباس و مقبرہ
ہمایون بادشاہ دفن ساختند گوئی کہ بدیشل دار اشکوه اورنگ زیب سر برداریش را کہ دار اشکوه با او اتفاقا وی تمام داشت طلبیدہ
گفت کہ تو دار اشکوه را با سلطنت امید و اوہ بودی اکنون کذب تو ظاہر شد کہ از قتل بسیار تو گفت کہ من اورا سلطنت امید
و اوہ بودم و آنک بر سر زمین تہلیلست بالجماعہ سلیمان شکوہ سپر کلان دار اشکوه کہ در کویہ سری نگر سہایت زمین را آنجا بسر سے بزر
تیز را از زمین نگر اگر بگفتن شاہزادہ فریب نمود تو زمین را نیکو شاہزادہ را مقید ساختہ بر گاہ اورنگ زیب بعد روز روز
اور اویدہ سعادت بخش اورا بقلعہ گویا محبوس ساختن چنددی سپہان علی نقی دیوان را کہ پیرش را امر بخش گشتہ بود و چون
قتضای شکر یکہ اوہ گویا نیز مستاد و امر کرد کہ از بوزہ احکام شرعی مراد بخش را بقصاص رسانید حبسیت و یکم ریح الشانی سند یکہ از
منہقا و دو و چہری سلیمان شکوہ باہل طبعی در گشت و سر در و قلعہ گویا مدون شد زید را تم حروف تبرہ و در اورا گویا زیارت
کردہ چون و سند یکہ از ویکہ و نو و چہا ہجری انگریزان بران قلعہ دست یافتند تو نیز ہر دو قبر را کہ از سنگ بود بر کنند آت
بگفتہ کنن چنانہاں اسکاٹ بجایش نہاوند اما تفاوت قدیم پیدا اوراستہ کہ درست کردہ بودند و شاہ جہان بادشاہ کہ سی و
و سال سلطنت کردہ چون فوت باورنگ زیب رسید شاہ جہان تا ہفت سال در قلعہ اکبر آباد و غرت گزین بود و چون سن او بقضاء
و شش سال و چہار ماہ قمری رسید بجارندہ بیماری حبس بول وغیرہ در گذشت و در روز و ظنہ ممتاز محل مدون کردہ اوقات با بزرگ
شاہ جہان بادشاہ کہ شاہزادہ اورنگ زیب بدستخط خاص یکی از فرزندان خود بنا بر آگہی نوشته این است اوقات
شبہا شرمی شاہ جہان بادشاہ خود بدولت بنفس نفیس چہا گہری آخر شب از خوابگاہ برآمدہ با بشارتوفیق وضو
کردہ بود و مخالفت می بردنقتہ و پیش از پنج ہماوق بعد باگ مملوہ باجماعہ نفعلا و علما نماز صبح او کردہ و چہرہ کہ شریف می آورد
و جب برآمد چہا گہری روز دیوان عام میفرمودند در آن مجلس جمیع منصب اراں خرد کل با بجز امانتہ دیوان اعلیٰ و ہر بخشی تجویز اہل
تدبیرات و عقابن حسن تر و در حیا نقاشی ناظران و قوجہ اراں و اہلینان و گزری بان صوبجات بعض رسانیدہ و آن امید کہ ام
خاصہ با سنج مرام پڑ ساختہ دل گرمی دیگران بنمودند و بعد از ملا حظہ معنا و نیلان و اسپان یکپاس و دو گہری روز بر آمدہ از دیوان ام
دیوان خاص رونق می بخشیدند و در آن مقام بخشیان عظام احوال نوسر فرزان منصب معروض نمودہ حکم عرض مکور و نظر ثانی حاصل
میکردند و انتخاب و قایع و سد رخ ہر صوبہ عرض کردہ فراموش ہر قندہ صدر احکام و فرامین را حکم ناطق میکردند تا قریب و ہجری اراں
معاملات در پیش بود و من بعد غربت طعام خاصہ کہ تا کی از بوجہ ملال مرتب بشد متوجہ شدہ ہر سے تقویت تن و قوت عسارت
و او گستر می بقدر سدر سق نوشجان فرسودہ خبر اکل و شرب وظیفہ خوانان کہ اکثر از ان نفعلا و علما و طلبہ علم و ساکنین و غربا و یتیمان
و ہجریان بودند و بسیاری از ہمار اور نظر کہ ہما اثر شتاب میداشتند استفسار نمودہ و در خوابگاہ شریف فرمودہ ساعتی مملو کردہ
بعد انقضای دو پاس و چہا گہری روز از خوابگاہ برآمدہ در تسبیح خانہ آمدہ و مکر کردہ تلاوت قرآن مجید مشغول میشدند و پس

انزادای نماز نظر آورد بلب و تسبیح در دست در اسب برج آمده می نشستند و دیوان اعلی در آنجا حاضر شده بعرض مطالب ملکی و ماسه
 پر و دست اکثر کاغذها و دستخط میفرمودند و چهار کثری روز بانی مانده باز دیوان عام میفرمودند و در آن وقت بخشی در دیوان نوسر اسرار
 منصب و طلبه داران جاگیر از نظر او میگذرانیدند و آنحضرت بجز تمام لغتیش احوال حسب و نسب و جوهر ذاتی و کاردانی هر که نام فرموده
 بر سر قشخیص منصب و جاگیر و تنخواه آن حکم میفرمودند و قبل نماز شام از دیوان عام برخاسته و نماز مغرب خوانده و خلوت که در خاصه
 می بردند و نماز عشا خوانده و جمله مکده استراحت میفرمودند و آنجا مورخان شیرین زبان و قصه خوانان فصیح بیان از توالات خوش الحان
 و ستیاخان عرصه همان حاضر شده از احوال اسلامی بزرگان و بادشاهان و عجایب و غرائب دیار و امصار هر یک موافق طبع اعلی میفرمودند
 عرض جوهر خود میدادند تا نیم شب اوقات شبان روزی خود باقیم تقسیم داده بودند و او در زندگی و کامرانی می بخشیدند و میفرمودند که سیر و شکار کار
 بر کاران است آن اگر با مو عبقی تواند پروخت ساختگی کارهاست و دنیاچه بد است که الدنیا فرموده الاخرت راقع است و از باک عقدا
 و بانک اران بادشاه میفرمودند در عصر اعلی حضرت شخصی بهر گام عبود سوار می خاصه بیابانک بلند بر خواند که عمر منیت از جمیع جمادات است
 عادل در زیر اعظم جزیرس در میان ستمین خلق الله مر فیه الحال شکرانه این عطا یای جناب از روی بر ذوات مقدس از جمله فیه رضات است
 آنحضرت بعد استماع اینجور و در سواری رانان کی مکث فرموده بنده های خاص را از در طلبیده دست بغایت بر او شتند و او را
 بعبادت خلعت بند اعتقد و بیماری ازین قبیل از خدا ترسی و اخلاق و تواضع حسن تدبیر و قسطن احوال عالم گیر تقریباً بیان کرده اند البته
 الله فی حق مقرر از بیاض شا همجان مرقوم میشود و چند چیز بهتر اعمال است بهر و ندان بمر دم بد به تخریدن بعد حصول مقصد
 از نجایندن مردم خوب مزاج به تنخواستن با وجود کمال احتیاج به صحبت و دشمن با اهل معا و بهتجرت و جو کرده بدست آوردن قابلان با استعدا و
 باز ندان پیش خود مردم جمال و آون بار باب استحقاق بقدر توفیق پیش از سوال به مکر و دشمن اهل فضل به استعرون نمودن مزاج بددل
 تبیل نکردن با قوال غیرت یاد تخریب و درون انصال اهل مکارید به متمم دشمن وجود یکا لگان که بیگانگان از خلق باشند به پیش دشمن جمعی که
 مصالحه آموز دنیا و عبقی شوند به عالمگیر این را بفرزند خود مرقوم نموده تینو لیسید که در عصر حال بهم مردم خوب بسیار اندا اول متفحص از توفیق پیش
 آوردن آنها گو ظاهر ابعدا زین بدتر ازین خواهد شد شما که داعیه دارید بچو مید و بخواهید دیگرید و نگا دارید بفضایا و دیگر می نویسد که روزی بسیار اول
 دیوان دارا شکوه فرود از نظر اعلی حضرت گذرانید که ده لکده رویه تفاوت ایام باین در سر کار و الا طلبست به تنخواه فرمان رور
 آنحضرت فرود حساب بسعد الله خان و او ند که از روی دفتر دیوانی تحقیق نموده بهر ضرر ساند خان مذکور فی الفود الناس نمود که چنین زها
 از خرافات تنخواه نمیشود و تانی الحال در طلبه و تصرفات نقدی محسوب خواهد شد و آرا شکوه بجای برخاست در بار با دیوان اعلی کلمات شد
 گفت چون از روی فرود سلسله مشرف غسلی اند در مجلس اسباع علیا رسید بهانوقت شفق خاص به سیر کلان نوشتت سیت با صاف دل
 مجاوله با خویش دشمنی است بهر کس کشد به آینه خنجر خود کشت بد و ریانت صدق و بطل خاصه انبار بلوک است بهار امل کفایت شما و
 سعد الله خان صیانت مال با تنخواه بهر گاه این فرود دفتر شما درست شده بود تحقیق با ایستی نمود که تنخواه از سعد الله خان قریب لاسرکان
 است بانه لول ساختن بنده با پادشاهی مثل سعد الله خان بد است و بدست آوردن دل ایمان خوب مصالح کاران شدین صاحب شعور
 و اسلحه افزایش نال و خوشنای و خوش نامی صاحب معامله اندا فرود چندندان مجروری یک رنگ بوته و از روز روزی بر اسعد الله خان
 مرحمت فرمود ابو المظفر محی الدین اورنگ زیب علی لنگر پادشاه غازی غره و لقیعه سنه هزار و شصت

شهرت هجری بر تخت سلطنت هندوستان نشینت سکه اش این بود که سکه زد و در جهان چو بدر نیز به شاه اورنگ زیب عالمگیر
 (آفتاب عالم تاب) تاریخ تولد آن بادشاه است و چون بخت نشست تاریخ جلوس خود بزبان خویش فرمود آفتاب عالم تابم با جمله
 عالمگیر در عهد سلطنت شاه جهان محمدی محمد فتح پادشاه و در آن چهر بود و در هنگام صوبه داری و کن قلعه دولت آباد را تصرف آورده شهر
 اورنگ آباد و بنام خود این حجاب قضا یا که با برادرانش محمد دار اشکوه و محمد شجاع و مراد بخش انبار شاه جهان گذاشته و ضمن سلطنت شاه جهان بادشاه
 مرقوم شده اگر اکنون تمام احوال زمان سلطنت عالمگیر بقلم آر و کتابی دیگر ترتیب شود بنا بر این بندهی از واقعاتش مرقوم ساخته با تمام کلمات
 طبعیه آن بادشاه کتفا نموده و آنچه بعد از حلت عالمگیر و آتشده بطریق اجمال رقم زده کلک بیان خواهد شد یعنی همانند که چون عالمگیر بعد از سلطنت
 خود در سنه بیست و پنج جلوس بدکن نشانت و بیجا پور و حیدرآباد و از اسلامین آنجا استخراج نموده تصرف گشت و بیست و پنج سال در تخریر
 ولایت و کن صرف نمود و آن مملکت را تا سبب بندر ایشتر که در دریای شورا از آئینه رام و لچمین ضبط نمود و به تنخواه ملازمان و خالصه قسمت نموده
 در بندر سلطنت خویش اکثر رسوم کوبیده و خلاف شرع بر انداخت و بجای آن آئین سپندیده نهاد از جمله است که جشن نوروز را که در روز جمعی
 آفتاب به برج حمل میشد ان با این جشن که سری مقرر داشته از عیدهای بزرگ بندر ایشتر رعایت رسم فشاط میکرد و تا عالمگیر سجای جشن نوروز
 هر سال در ماه رمضان جشن بادشاهانه ترتیب داد و بنحیض و عام از قبل و انعام بهره زیاده از اندازه عطا میفرمود و اندر آن سال که
 جلوس بر تخت نمود در قلعه اکبر آباد حصه شاهی حاجی که عبارت از قلعه مکرگوت باشد نیز فرمود و در پنجم و ششم آن سال دار اشکوه را که اسیر شده آمده
 بود قتل رسانید و در ضمن احوال شاه جهان بادشاه گذشت و در همین سال محصل را داری ممالک محروسه از سرحد غلات و سایر ارباب
 بر سیل روان معاف فرموده چنانچه از خالصه شریفه هر سال مبلغ بیست و پنج لکه روپیه بخشیده میشد و آنچه از ممالک محروسه معاف می شد
 از اندیشه ضبط بیرون بوده و بجای کوچ و آشام و کام روپ که در سال هزار و شصت و هفت هجری در عهد سلطنت شاه جهان خبر باری
 شاه جهان شنیده مشورش انگیزه بعضی از دیار بادشاهی سرحد ممالک خود را تصرف شده بودند در سنه هزار و هفتاد و یک هجری مطابق
 سال چهارم جلوس خویش همان زمان را بنا بر تنبیه مفا سید امر فرمود و همانان بد آنجا نبشتافت و مفسدان را بر انداخت و تفصیل
 این قضایا در ضمن بنگاله در تعلیم دوم گذشت و اینها در سال پانزدهم جلوس عالمگیری مطابق سنه هزار و هشتاد و دو هجری است و عجب
 خروج حسنی نامیان که آنها را موندید بر سر نامند و در دیار حیدرآباد باغچه زر که در و در گوناگون و صباغ و باغ و دیگر از ازل مغرب زمین میوات نگاه
 چون مورخ اتفاق نموده چو شنیدند و بعقیده خویش بنده اشتند که بازنده جا ویداریم و اگر یکی از میان ما گشته شود عیوض آن هفتاد
 و یک سویم رسد انقصه در لواح نار فلول و سب نمیب و غارت بر پرگنات و از گزند و حیدرآباد لول تاب مقادمت در خود ندیده بخصور آمده
 بادشاه بیست و هشتم و نهمه آن سال شاهزاده محمد اکبر را با برادران خان و حامد خان و غیره امر با فوج و توپخانه بسیار قتل جاه
 اشقیان فرمان داد و چون فوج قاهره متصل الگروه رسید اشقیان بعد مصلح کارزار رزمی صعب کرد و چون آنکه گشته شدن قبایل آن حرکت بطور
 رسیده اکثر امران را در آن گشته گشته و با آنرا پهل سترینان منفرم شدند توج با و شاهی متعاقب آنها پر داشت و ملحق کثیر از ان متهوران لقب
 رسانید که کسی از ان محکمه جهان بدر بر و آیتا عالمگیر در او اسطایام سلطنت خویش اخذ فرید موافق شریعت فرما اجرا نموده چنانچه
 در قلمرو او محمل آمد اخذ جزیره در هندوستان و در هیچ از منته و در عهد سلطنت هیچ یک بادشاه بوقوع نیامده و دیگر بسیاری از تجمانه های
 نامی خراب ساخته بجای آن مساجد تعمیر نموده تا در آخر سلطنتش فتنه و فساد اطراف و جوانب نمودار شد با جمله آن بادشاه

در استحکام مشرعیت خدا باینکه شید و اوقات شبانروزی خود را از مهم و معلوم و آوار و محصور میداشت و با ساسای غیر شرعی نمی پوشید
 بشمار رعایت شرع سرود و نعمتی شنید و بطرف نقره و طلا استمال طعمه و آشپزی نمی نمود و در کمال تقوی و پرهیزگاری اوقات می گذرانید
 حافظ کلام الله بود اکثر قرآن مجید را کتابت میفرمود و بگردن نه زوره تاخر این حدیث استحقاق و تحایف بر سهیل نذر ارسال میداشت و خط
 نسخ و شکسته بنایت خوب بنویشت و در انشا پروازی و سستی تمام داشت و چون پنجاه سال از سلطنتش گذشت تصحیح روز جمعه بیت و هشتم
 نویسد و سینه پنجاه و یک جلدی طبایع سینه هزار و یکصد و هفتاد و هجری در جمعی حق را بیک گفت از چهار قایم عالمگیری که در شانزده کان
 و امیران و غیره مرقوم نموده و آن کلمات طبعیه محرفه است مرقوم میشود و پیشا امیر او که اعظم شاه در باب پسرش نوشته است
 فرزند زاده خوب برآورد و نوشت روز پنجشنبه وصال از پیشانی او ایضا داخل بنام بود و خوبه مانده در صورت افعال مهم نیست و تهنیه همان بنام فرزند زاده
 سبب الی خواهد ماند قرآن تمام در دست که از او چو تان شکل را اجتناب نماید که بجز او در او و چونان و غیره اسباب حرب معلوم از قلم
 اکبر آباد و کبیر و ذوالقدر کور آن رسیده و در راه راست با سلام از حضرت تبرک در رقععه و دیگر طایفه از حواری جمعی جلد تهنیه
 سیر و نه چنانچه سابقان به نام ایشان از یاد افتاد و جان عزیز بود و در تنی و تنه و بعضی مانده طریق سواری پدر نیز دیده اند و چرا انقدر تند
 سیر و نه چیت استهضم تمام بلکه تمام به از بر قوست بنابر جهان است در رقععه و دیگر ترسین بیک میران کا و چکله کور بر نهایت نفس اصل
 معزول شد سگسکه آنجا و او ایلا و از نه و در سبک نیز نمند و سیکو نیز مصرع اگر قوی ندی و در روز وادی هست به تحاسن حقیقی ظالم اعمال بنام
 ما و شهادت و لیسند تجرای اعمال را حق دانسته با اهل سگسکه آنجا و او ایلا که جایگزین خواهد شد و تحویف نخواهد یافت رقععه و دیگر
 معلوم میشود و رقععه فی قلی و دیوان خالصه آن فرزند کار با بختی همی سر انجام میدهد بنیست است اتمامه نصیب و شتاب خانی اگر بنویسند
 داده آید آدم خوب مثل خلائی بنیش است قهر و آنچه جزیرم و کم دیدیم و بسیار است بنیست بنیست نیز انسان در نیال کم که در کار است و سینه
 روزی سعد الله عثمان مرحوم بعد فرسخ او را و ناوبر دست بدعا برداشته بود ندی گسنگ برسد که که ام آرزو باقی است گفت آدم خوب
 الحق حرف خوبی گفت هر چند چه بر بیانت و امانت در شفقت انسان جلیست بیک بهر که حقیقتی که هست کرده باشد اما بصمت و انصاف
 آقا را نیز خلقی هست که نوکر امر فرما همان و از وجود معاش فارغ البالی دارد و حاضر و باقیش غفل اندازند و مصرع که فرموده شد که کند
 کار بنیش رقععه و دیگر با طهارت با سوسان معلوم شده که شایراه از بهادر پور تا نجسته بنیاد خالی از بنی طریقه نیست قطاع الطریقین مال جواریان
 و سافران را بجزرت می برند و شتر و دین نمیدانند با نیت آمد و رفت کرد و در گاه در قرب لشکر ما و شما ایحال بوده باشد و آبی بر حال
 طریق دور دست تمام میشود که سنیان اجبار معبر آن فرزند نیز رسانند از آنجا که غفلت و بی پروایی خلایق را با ست در جهانالی است
 کاتبان شده و بعد بعد تعیین نماند جمله و جمله پیش به البزار رسانند و قوی مفرز سعد سازند که استیضاح غمدان ازین بین کرده شایراه را
 از جماعه حراسیان پاک سازند و تنگ در عملی را تا کی گوارد آنجا نهند مود رقععه و دیگر آنچه بنویسد چینی خوش قماش که اکنون با وجود
 تلاش هم میرسد بطریق نیاز آورده بودند درین زمین کرمی چگونه نیز نظر گذشت بر سه آن فرزند و لبند فرستادیم شکر بر و عطیه بجا آزند و در
 ای سال ثالی ابنه تلانی ما فات کوشند رقععه و دیگر روزی بخیرت میان عبد المطفی قدس سره فرتم در آشنای کلام گفتیم که اگر اجابت
 باشد چند ده از مصافات که کمون بر سهک مصارون خانقاه مقرر کرده شود و این بیت بر زبان صدق ترجمان خواندند بیت شاه
 ماراده و بی زنت سعد به رازق مارزق بی زنت و بدو گفتیم چنین است اما نقدی خدمت نقره اهل الله بر سه خیر و برکت و نبوی است

خود و بعد از آنکه در وقت تیر به سه نمود منت گفتند اگر فی الحقیقت نصیب اراده باطن چنین است نصف غلات را از رعایای بگیرند
 بلکه بطلان نیست کش یا از انان بگمانند و او را وظیفه بر سه گوشه نشینان شوکل که زبان سوال بسته در لویه یا و سیا بانها مسکن و از بدو قسری
 و بعد از آنکه در وقت تیر به سه نمود منت گفتند اگر فی الحقیقت نصیب اراده باطن چنین است نصف غلات را از رعایای بگیرند
 کوز این نقل چو آمده که بان فرزند و بلند فلم بندگر در وقت و او ر و نعه دار و نعه تو چانه و دیوان خانه را فوج را احمد آباد کرده اند و
 نهانجات با تیر با درخیش او مردان مکر و خور سپرده استغیثان بحایت و اردن و نعه نکور بعد است آن فرزند نمی یا بند جمعی مال مردم خود را و
 رفیق و اما در شش شده خلق الله را ایز امید بند خیر انم که در وقت جزای اعمال چه جواب خواهند داد حق تعالی عادل است اگر
 طالم را کار فرما کنم هر عدا یکم از ظلم ماورا و درها آید عدست بان سزاواریم که اظلم را مورد ادون و جدا داد خواه نرسیدن
 در معنی خود میوز بظلم بودن است فقر و گندم از گندم بر وید چه جوبد از مکافات عمل فاعل مشو بد ر قعه و دیگر زیاد با نضعیفه و بی
 سگتاه و کوم و غیره خوب خواهد بود بر ما و شما حق دار و لو سهایش آنچه گردن میجو آن دیدن متلف حق بیع حال نیاید بود با و داشته باشند نو کیم
 نیل فتمیلک خان بر آن فرزند جمله او در سپهر بزرگ الدین کار ستان کرده نیل را از شومنی باز داشت و خلعت عنایت لکونک که حق نماز ادکی
 بجای آوردم و خود را بگیرم بر سه خدا و خاطر ما کینه در بینید و از نروان ضعیفه را که غیر از شما دیگری ندار و شمول عواطف سازند و
 قد جان خود را بیفزای قدره که هرگز نیاید بر در و نعه در وقت در دوزی سعاد الله خان مرحوم در حضور پیر آغا علی حضرت سبب پریند
 عرض نمود که تقریر و پسند و بیاضی نظر آن نقل بر میدارم که بعضی رسام قیام بنیان سلطنت از عدالت و افزایش ملک و مال از سخاوت
 و شجاعت صحبت داشتن با علما و فضلا و محترم بودن از صحبت جلا نشان مخلص است عامل بودن بر عقاید و مستعمل بودن در عین شداید
 و تقصیر بودن در امور دنیوی از تدبیر و راضی و شاکر ماندن بر نقد بر و محتاج نشدن خود از کام روانی محتاجان انصرام امور ملکی بصلاح
 و او باید در آنرا و نظیر تصور بودن با ستما و همت فقر او تند دست ماندن از ثروت از او دور ماندن و امید رحمت داشتن از جناب
 حق یعنی خیر ایم خیرمان آن حضرت عملی مخطوط شده و سه بریشانی خان بر و دادند آخر و ز چند تومان محمودی زر دوزی حرمت فقر و ندر خاتم
 که با تقا متلا در تباشیم بان فرزند و بلند نو شتم توفیق بهنگان رفیق با ر قعه و دیگر فرزند سعادت نوم محمد عظم حفظ الله سبحانه
 و سلم ظاهر سپر ناظر و یوا سخانه آن فرزند عالیجاه و در قار خانه تمار میباز و حیف صدیغ با وجود دعوی جهانانی انهمه غفلت و سیا
 هر کاره با ز اجهت که غیر میسر اند یا فروشی خواهد بود کاتبان جدید مقرر سازند و تسدید نمایند ر قعه و دیگر خاطر ایشان
 یکس طرف را یکی ملک در رسید کنگ بسیر بر بند اگر چه شکار شلیست که هم تاشا و هم لکند سعید بر آما در صورت فراغ از سر انجام امور
 متعلقه که بنز لفرایض توان گفت خوشنا و خوش آینده تر است خصوص ادا می حقوق ریاست که شرعاً و عرفاً واجب آمده و
 خبر باز بر پس حق از اعداد بیت معتبره و توابع مستوره و غیره کتب سیر یافته میشود بر جمیع مقام باید دانست شما لاکه شیت امور
 یک موعده اگر اطمینان شش کلی حاصل شده باشد و به تنظیم و تسبیح معاملات متعلقه خاتمان و عاقلان و شجاعت حسبان
 و محمد نیک چنانچه بود از نمار اذوق قلاع شکنی و شمار اشوق سعید انگنی و خروس بچکان را که گزینی جهات بیات معاش
 یکی متعلقه که در هر یکی نا صبح بر سه و دیگران به نا صبح خود با فتم که در جهان به عظمیایت می گذرد و کار با از دست بچی آید
 خرد و خنده و احوال به باید و آنکه هر چه می کرد یا بخواهی در حال با ر قعه آن خمر کسی اگر چه آن فرزند جوان مشتاق بود بر سر نیتند با پر

میر...

مشفق سپهر جوان است مصحح سیاه و زرد که تمام عالم را در قلم خود از صفات صریح و کجرات توکل این عالمی بر ما سخن
رعایت سکنه آنجا واجب و آموختن و پیوستن می که از مدت فوجدار آنجا است مثال و سجاد از نزد حضرت مریدان عرض کرد که الان
فی قلوبهم مرض فرادهم انه مرض اگر نشان آنهاست در حق او نشوند فرو عنایت بر ضعیفان گوشه چینی دیگر داد و به هم برگشت
خود لطف و دیگر بهت نشان را بعد رقعته آخری فعل و عمل عامل محال جاگیر آن عالمجاه آرزو مریدان و آنجا که هر یک در
تحفقت از روز جزا چرا مصحح داد و داد از دست تحفقت داد و در رقعته آخری با دوام و بیگانه ای علی حضرت برادر او کجلی در کعبه
ولایت قدیم بجا نسیب مریض فرمودند و توان فوج مطلوب بود در حالت تجویز نیست کس از اهل کار و دیگر کار بر سید و جلال کس
همایه و توانی بیگانه که جلایه کار دانی و راستی آراسته باشد میجو استم که یافته میشود و از نابابی او کم کار آه ۶۰ رقعته آخری
روزی بمشهور علی حضرت مذکور شد که رونق خانه افزایش مال و آبادی محالات جاگیر سعید الله خان بر عبد العلی در ولایت
موصوف کرده خودش بجان و دل مصروف در امور سرکار و الا است هسته کنایه تاجان مذکور شد نمودند که مستفیده از اهرام کس که
و از یاد از نظر گذر آید عرض نمود که فلاسه را بصورت انسانی و صیغ زرافشان در اهرام حضرت کلمه الحمد بر زبان آورده فرمودند که با این
وصف با شمار اهرام موصوف میدانم و آراشته از زانی در ششم اهرام موش بار و پانت و از حد درس آباد آن کار کیاب خان مذکور کرد
تقصیلی بجا آورده و ذکر خوب را بنوازش امتیاز بخشیدن و بدر یکدیگر عمل رسانیدن عدل است انتظار جواب و از هر رقعته
خالصی از عالمی در حق خود قاتمه خبر خواست جواب داد که در بلد هسنگاران در آنجا مطابق خبر اثری ندارد و رقعته آخری او را محمد تاج میر
عرب در ویش را دیده اند البته با بر زنده و تکلام این شمرنده عقوبی و طالب و نیشارا ابلانح نمایند و خبر عواقب امور و سلامت این جوان
انزول بوجان مثلث کند و بگویند خبر و یکی با جلی دوری از حسن علی عمر آشفنا فل میاصل گذشت قدری که مانده نیز لایصل میرود و تمام
عجایات پیش نیز در ذکر تجارب پس سر فر و آنچه با کردیم با خود بیخ نماند که در در میان خانه کم کردیم صاحب خانه را رقعته آخری
اعلی حضرت از سعید الله خان مرحوم پرسیدند که اسباب توفیق خودی شایق و تیسرت عاقبت چیست عرض کرد عدالت و سخاوت که
حضرت آفرید کار و ذات اقدس آفریده رقعته آخری شخصی از راه گنایا بسعد الله خان مرحوم گفت که مرحوم حدیثی از اهل بیت
روزگار کند شاید که نظر شما آمده باشد جواب داد که زمانه از آن بر جوهر بیگانه خالی نمیشد و صاحب خرد باید که در یاد و آهنگ
بیر تراز و نگاه خود سازد و گوش بر اهل عرض در حق او که در رقعته آخری اعلی حضرت می فرمودند که مردم متدین آبرو طلب
و تصدی خوب غنیمت اند بر هر که اخه اجتماعی بر تندر علی فاز گره اند باید که نفس آنها نماید و جوهر قابل مایگان سازد و اگر چه بیگانه باشد
و از جابل چه بگردد خبر چند که او خود را بگانه دار و رقعته آخری با جراسه بی ادبی و نامهوری سر به بود که از رونق رکاب عالمجاه
مفصل بانکشان گراید بریت مولوی ممنوی سعدان حال اوست بیعت لطف حق با تو مواسا کند چه چون که از حد گذرد و رسوا کند
معاتب ساختن و از نظر دور انداختن اوست و جوب داشت که بر حق نادر بر می ناند و قول سعید می نماید و فر و منت مندر که منت
سلطان می گویم به منت شمار اند که بخدمت بداشت است به به تقدیر ملک نشان ایشان را بچهره فرود و خلعت خلق خلق کرده
اگر این جرم بگفته باشد خوب است مصحح که سخن گویم گنایا که از رقعته آخری روزی اعلی حضرت در وقت
دار اشکوه در شاه خود که در حق امیران با دشمنی که خلق و دیگر گنایا بنامند و جبهه اشملی عروفت و از حد عرض فرمودند

انوار

شرف زان در حق ما این جماعت نشنوند که این جرم و وقتی بکار خود آمدند از بسکه در میوز و حرف ناگفتنی میگویم نفاق با مردم کار
 ضایع کار است رفته آخر سے روزی اعلیٰ حضرت سمت المسلمانی تشریف آوردند و سید اعلیٰ حضرت و علمبرداران خان موجب ملال خاطر آفرین
 بسته نفسا نمودند و حضرت فرمودند که چندک از ناظران ملک و مال طعمه اجل شدند و مردم دیگر با فرود شکوه بالفعل بنظر نمی آیند که زود
 تحمل جنان امر خطیر شوند با و پیشه آنکه مباد از نظام آن ملک انبر شود و خاطر سرد است قلیج خان عرض نمود که رونق مهات خلایف از ل
 بنیاد و محرمیت شخص اقدس علیست با لیکلیز نوکران خانه غلام چنان تربیت شده اند که منصب والای با دشااهی و خدمات صوبیت
 سدا و از اندک خود استماع انجمن فرحت بهر لاج اقدس پدید آید و حکم شد که ملازمت بیار و تا سیر صورت و سیرت آنها کرده شود و چون
 باشد لگ کارهای خاطر خواه همیشه گرد و چنانچه بروقت بحضور بر لور آمد و بعد تحصیل دولت ملازمت عرض جوهر انسانی و کاروانی داده هر یک
 بعضا بابت و تمدد وانی خود و از این منصب لایح اختصاص یافتند و آن حضرت خان مذکور را نیز مشمول عطف خاص فرموده یک هزار سی ذرات
 سلسله ناز و داده فرمودند و در عرض ای وقت فرخوش که وقت مانعش کردی بدخان موصوف و در جنب شکرانه لایحی عرض خود و غفلت
 خداوند محنت یکبار از با ل و استحقاق بخش کرد و قسمت آخری سید خان سواد نظر منگ شخصی را از نظر اعلیٰ حضرت گذرانید که بنیاد کما حق
 در حق آنکه سید خان از این بخت عرض کرد که خوشحال سید خان که چنین آدم پیشکش میکند و عرض خوش کرداریش سید پدربزرگان مبارک
 اعلیٰ حضرت رفت که گویند گمانیدن کارش و امیش آوردن نوکر خوب کار ما صاحبان رساله این نعمت بر ما گذرانید که و سیر خوش تدبیر و تحریک و تقوی
 و حاصل آبادان کار و سباهی قیله در بسیار سیر خواهم سیر جا که باشد سیر ساند و از نظر اشراف بگذرانند سید اعلیٰ حضرت عرض نمود که آدم حضرت
 و در عرض اقدس عرض که سید خان را منصب در خود و عطفی خلعت فاخره میاید حکم شد که اینچنان جوهر لایح و خلعت لایق تجویز نمایند
 و سید خان بهادر و کفایت انیمه حسن فریق خود و آفاق ده هزار روپیه بفرمودند و صلوات و عیون تقسیم نمود و رفته آخری از اعلیٰ حضرت سید خان
 و علمبرداران خان را در خلوت غرض اختصاص بخشید فرمودند که رونق و فتی ملک و مال منحصر بر هم و لطف است نمودند با سید اگر بادشاه مجرب
 بر تبه خلایف رسد آخر سے قوزی سے بنی حسن را بر روی کار آمد و احتمال کلی در نظم و نسق بطار و دیدار و دور بر لای ملک بود اگر و دشمنان
 تیر با نظر و صلی صحبت داشته بعد نماز پنجگانه چه با و جانحه بسته باشد که یکقدم بدهی با زبان تار و زنی از اهل کوه کوه با زبان در شود
 بنویزفات خیر رونق شود و بعضی از اوقات اندیش سناط راه میاید که همین بود خلایف اگر چه اسباب شان و شوکت و وسایع عمل بر لای
 لیک صد و یکون در دست بدان چشم و مهر عدل آن یک با یکدیگر است و شعله عیاز سیر جنبی و صغی ندارد و در آرایش محمود الکبیریت با کل و
 شرب ساخته و اجم الخمر است مگر فلانی یعنی این عاقر فانی ذی غم و مال اندیش بنظری آید اقبال که تحمل از خطیر ریاست توانند شد
 سید خان این مصرع بر خواند مصرع مرد آخربین مبارک بسته است به آن حضرت فرمود که مصرع تا دوست گرانجامه اولی
 یک باشد رفته آخری گویند علمبرداران خان و ابوسید و سیر از قلیج خان روز چو کی سپاهیان را اول تو اضع قوه میکردند و وقت
 حاضر می حاضری و هنگام طعام و وقت رخصت خوشبو و بان سید و نند و بگردم خانه آنجماعه تمام طعام سیر ستا و نند
 میگفتند که اهل و مجال اینها بر تناسخوری این فرقه و کم مبنی ماطن نگنند و حضرت محمود رفته رفته و یکدیگر تفرقه میدینی توسته
 آید که حضرت پیغامبر صلی الله علیه و سلم از مکه حریس علیه السلام پرسیدند که کدام عمل بهترین اعمال است گفت خدمت مالک
 که نفع و سید در با ل حاجت رساند نیز اجم که در خدمت باشم و نصای حاجت مسلمانان میکردم با شتم فرمودم که لطفان نیست

رفته و دیگر مویز آنقدر خوش بود که مردم آنرا با کارد و چاقو میزدند و گوشت آنرا میخوردند و گوشت آنرا میخوردند و گوشت آنرا میخوردند
 نمیدانم مصراع که خبث نفس نگردد لبها را معلوم چه کجایی این است که هرگز احدی باید فرموده معنی متفحص او را بشناسد باید بود که این را در دنیا
 و را بتدقیق حس کند دست فریفته می نماید و باز اغراض نفسانی را که میسر یا نخواستن بدنی را با علاج تو نماند نمود و تا مرخصان
 اغراض را اغلب القلوب دو اکندر قعده اخری آنرا در واقع ببرد نفس معروض بارگاه والا کردیده که انان الله بیک دار و عده تو چنان
 آنقدر نزار جبهه شتای شیطان مبتدای شقی جبار شکست داد و پیروز با تمامه خود تا غلبه را تسلط آورد و در فی الواقع تلاش و جان فشانی او
 در قفایش نزار او را تحسین و آفرین است آسمانی که مناسب باشد نماید و بجزویم معروض و از نذر قعده حرمی بر جلال الدین که از آن فرزند
 جدا شده ظاهر همیشه و زاوه همت خان مرحوم است که بر شمشیری بودید آنکه گریه منسوب است و صحیح الحسب جزا بر آوردند سپهر ان شمشیر خان
 چرا جدا شدند استغفار انهایی سببی نخواهد بود قدیران را با ننگ حزن بر انداختن و از جدیدان توقع کار و آشنی منصف همین است ما آفتاب
 لب بام و ایشان در چنین خیالی بر حال اگر بجزو اقدس بیایند و منصب بادشاهی اختیار نمایند مضائقه ندارد که قعده اخری از
 ویر یاز مسیح میشد که در محالات جای شمشیر صریح بصل آید چرا که که بوانی نرسد و او در رفع ظلم از سران ننگند ظلم در دیوان قضایا
 می نویسد قهر و ترس از راه مظلومان که هنگام و حاکم کردن به اجابت از در حق بر استقبال می آید قعده دیگر بر روزی از اخصاسان از
 خوش فطرتی و مهربانی حرف خوبی عرض نمود که بیداری متفحص با ندهد نیست راستی را بخلاف در امر است و انمودن هم چنین
 خیانت است خوش گشتم و هیچ سفر بان ذابندت خود قدغن فرمودیم که احوالی هر کس بیانی کم و کاست عرض کرده باشند و پاس قهرت
 و خوشی و آشنایی و جگانه ای منظور نزار نذر قعده اخری است با جویای ملی لوبی بدایت کیش بیچینا که بر ضرر فالین الانوار شاه بنده نواز
 کینست در آخر خرد و در دست و وجهه خود را عرض و آنمصل از فرود و بیخ کار دریافت شد آن عالیجاه را باستی که هرگاه آن نابکار با چنان
 مشک در آن مقام رفته بود کسان خود قفس نمود و پیروزند که اولی است و قال که در میان بجزو میفرستادند ظاهر رعایت واقعه نگاری برین بنا بود
 از آنجا که در روز زمین نمودیم که آن زمین احوال که بیدار و ناگهان که بر روی کار آمدند چنین ننگند ما را در چنین تقدیمات رواداری بیخ یک
 از فرزندان نیست تا بنامیت الله خان چه رسد و او هم خدا نخواستند مجوز و در او از ارتکاب چنین امور بدست نیست سلامت سلام الله
 علیکم از کم قعده اخری سپری رسید و ضعف قوی شد قوت از اعشارت یکگانه آمدیم و بیگانه سیر ویم حیر از خود نداریم که چه کسی در چه
 کاره ایمن نفسی که بانی است نیز سیر و در آنسوس آن بانی میماند ملک داری و رعیت پروری از من بیایند و عمر عزیز نیست رفت خداوند
 در خانه فارغ بود و شبانی آن از چشم تاریکی نمی بینم حیات پایدار نیست و آن نفس لغت نشانی بدیدانه و از استقبال توقع مقودت و تب مغافرت کرد
 و پوست تنگ داشت نیز نذر کام بخش اگر چه چو بر رفت آمانزد یک است و آن عالیجاه از آن هم نزدیکتر عزیزان قدر شاه عالم از همه
 دورتر فرزند زاده محمد عظیم حکم الله اعظم بنده و ستان رسید تشکران همه بیدست و با و تر اسمیه همی منظر طرب که از اخبار و نذر و کما
 گردیده در حالت اضطراب است و چون سیاه بفرار نمی نهند که صاحب نعمتی دارم تسبیح با خود و بنام ویم شمه گنا بان با خود می برم
 نمیدانم که در چه مقومیت گرفتار خواهم شد هر چند بر الطاف و رحمت ابد قوی است اما نظیر افعال و اعمال خود فکر میکنم از
 چنان خود که بیشتر و دیگری که مانند قعده اخری است حرف چند روز است محمد اعظم شاه عرض نمود که کس دشمن جانی بنده اندر این
 خان و امیر خان و هم خان گفتیم امیر خان مرو ننگ ذات است و احوال اسم خان بر این مظلوم و مهربان بر مویز بتلایه خان صاحب دار

چشمه هم نباشد باری فکر بر او که حقیقت خان بخشی است خود کرده اند از احوال خود چنانچه داخل اند موت قریب است الموت اقرب من
 شرک الخصال فالقباست قریب الله اقرب من جبل الوردی قمر و گوی از دست و گاهی از دل و گاهی زبانم به بیعت بیرونی ای عمر میسر که
 زبانم نه اگر نشاسب دانند بجایجا بسیاریم و اگر که در فنی باشد صفایم تا در امانت باقی فانی خیانت نکند هر چه بنظر رسد بر نگارند با صفای
 رقص و دیگر مصیبتی که اجر دارد مصیبت نیت این گفت تا گین نشود و از جاده مستقیم عبودیت پایرون نگذرد اگر چه اختیار می نیست المواقف
 که در روز رفته شاهزاده سلطان انعامی سر رشته مصاربت از دست نداده و شاکلی از دست حق فراموش کنند و نهای ماسبق نشود و آثارند
 اما انی در ایوان کاتول و لا قوت الا بالله العلی اعظم رقصه و دیگر ابوالوفادیر و زحاضر بود که در ویش ساده در آمد و چیزی برک عیال نیست
 بنظیر از بهر می چه کار فقیر دل بریده و در بیان در برده می باید مردم فقیر فقیر میگوید نمی دانند که فقیر چیست و چه معنی دارد قمر و جهان آئینه
 و هم هست و این جوی پرستانش به نفس پرواز تقلید اند و میگوید الکی به اولی بنظر این قوم الغافلین آیین آیین آیین رقصه همین پوزخکانت
 یعنی بنادیر شاه عریضه کند که اعلی حضرت فرزند آشیانی را اگر قس و ولایت بلخ و خورشان و بخارا و خراسان و سمرات ملکیم بود و توجه فرمود
 مگر از نواح بادشاهی بانصوب فرستاده بود و چنانچه اکثر وقت هم فسخ شد یکسب که مصلکی را پیشکش طیاره بر سر آمد و با سلامت اکابر و اهلای آندیار فرستاد
 ملک تفرقه و فتنه دوست رفت و محنت و زرفضایع شست آن آنجا است گفته اند از سپهر تا خلع دختر بنظر جهان آیین فانی را هم این از رو با
 سر صبح اگر بدین تواند سپهر تمام کند به ندرش غیر از این بیت کنیز شهرت را با فوج شایسته و سامان بایستد بانصوب بفرستیم و دیگر از باجه آید
 با وجود تاکید از حضور بی نوبتند با هم نگاهگر فتنه ناچار این هم چه بر سر ظاهر کار ما از شما نیست عارف خود بر عارف است این مملودی
 خرد آفتاب سر کوه است به نیست آمد چه دنیا مد چه شما فکر بکنید که در اینجا هم در میچشان چه در خوا میید نمود و در اینجا چه عظم و حقیقتی که لا حول الا قوت
 ال بالله سبحی الله و کفی رقصه و دیگر شاه عالم عرفیه کن که از نوشته بیفرض مرض ظاهر شده که شهنش روزی سال بطور مردم ایرانی غول بیابان
 که نیکند کتف کرده اند عقاید خود و فضل الهی و بیست دارند این بیعت تبارکی از که آموخته اند ظاهر آن عرب که خود را سید میگوید با صبر
 بعد نام گفته نگونامی چند به تعلیم کرده باشد در حال جوانی از عیال و محوس است و در و کفار هند روز جلوس کبریا حیت لعین و سب در تار و نخ
 بن لعین و بیادین گویند بیعت بر کز افضل نگراید و بر بیعت جمالت کرده نشود قمر و گفته گفته من شد ملب یا گوید از شما یک تن نشد اسرار جوید
 دستفراشده بی من کل ذمب و اتوالیسیه روحه حرمی فقیر یکد امروز روح الله خان آورده بود دیدیم بطور اجلاان است بطریق سلطان بر همین
 عرون بند میدان عبداللطیف من همه شرفی یاد آمد که روزی بانعامی فرمودند شما فقرا زنده باشید گفته که ما دنیا داران عرق عصیان اگر
 بجهت دیدن فقرای صاحب کمان شغول حق شویم حال کویا رسد گفتن می از برای این است که در ویشان حال پرورش بزرگان باضی
 نماند اند چون ایشان را ببیند از آنها نیز به نطن شوند و این خوب نیست نمود با الله مننه آن فدوی با نغزیز گوید که حکم شده است ابتغاء
 لوجه الله العظیم و مشتاد الامریه الکبریم هر جا که باشد اختیار دارد و بعد از این با خود از ملاقات نیاز از و ذبطیه آنچه مقرر شده خواهد رسید
 و نشه الا با و اتوالیسیه و اسلام رقصه محو عزرا آید بن جواد عرفیه کند فرزند اینکه قاعده وان و مزاج شناس اند التماس اضافه برک
 و مزاج کاران و جمله داران نمیکنند اگر فرزند از او چرا التماس نمودند اینجا به اضافه دادیم تکبک من بعد بر یک یکی ازین جماعت نخواهند شد
 بن اگر و نشه سنی بود بر کسی مقرر کنند که این در بیان نگار و مزاج نگار نمانده قمر و چون غرض آمد بنظر پوشیده شد به صد حجاب از دل بسوس
 دیده شد به نغز نمانده بهادر میوب که فتح ملک غازی و شکست او موجب مجاری شما است تخمین فرمودن با خود جاری

گلخی جنگل آرد و هزار سوار و دو سپه سپه اضافه در جنگل روی آن مرحمت گشته است تا قب فرمان ششم از خبر و با خلعت و اسب و کلاه
 جوهر خا بد رسیده باید که پیش از پیش بر ملک گیری و قلع و قمع مفسدان ناشسته از پنج دین که بر سر انهای ملوک مست نوبه بگمازند و مظهر حکم و تیسریه
 سر کشان و متوقع اضافه مثل نوکران نشوند که ما خود آفتاب بر سر بام ایم مضرخ مرد از زمین سهارک بنده امیست به العاقبت الاقری و الاخرة
 خیر و اتقی و السلام علی من اتبع الهدی رقععه دیگر مایه مراتب پیش بنهرای ضابطه نیست که عنایت شود یک چون بخلع کس بکرتک مکره بر
 نصرت خان عرض کرده و کار دست بسته از و بنظر آرد و او بر آن همان مایه مراتب که از آنجا آورده یکی بگیرد و شکر اند این عطیه عظمی که نوب الزمعه او نیست
 بمصدق دل بجار و لکن مشکتم لایه دیگر رقععه دیگر نوشته است که حق خان یعنی نیست که خواه خواه بر و مثل باید که رنده و سبست از این چیزها سرود و گویا
 فانی خود هم می رود و در حال چون او نیز از خود میزار است مستحق بی یاری اگر با او آرد و خبر در باشد و دست ناظم از امور می توانی که در بیان ساساده و بهره
 در از نموده کوتاه کند و توانی لا مورد بگیرد و تجویز نماید رقععه آخری است عتیق الله خان که حسب الاتماس آن فردی بحال شده در و شرط
 بسیار است اول آنکه بیج بر گنده زیاده آرد و در دوم آنکه بر کسی ظلم نشود و در ویران نگردد و در سوم آنکه حدود و فرج داری خود بخان از قطع الطریق آن
 خالی و از امن بر گنده که مسافرن و حتر و دین بلا وسواس آرد و رفت کنند باید که خیر است با او بر نگار و اگر در قتل و کشتن آرد و بی باشد سند خود الم
 و کلیل او کند و الا لا خلیفه ثانی امیر المؤمنین عرضی الله عنه در خلافت خود هرگز ایسر ناچیه که میگردید یا نه چندین بار میگردید یکی آنکه بر در حجاب
 نگاه دارد و تا مردم بکلیف آید مطالبات خود با او رنج آورند کرد و دیگر آنکه اوقات خویش را در مصروف کار خدایند از دستم آنکه مکره و خیر
 کند چهارم آنکه بر سه خود در مجال خود چیزی از بیست الممال بگیرد و کسب کند و از وجه حلال فوت نماید اگر بگیرد پس یا عارضه تواند مشورت مؤمنین
 یکم بر م تا سده درم بگیرد و از این جایز ندارد و در پنجم آنکه بیست صد و در عدل دارد و در ضعیل تضایف عایت نمیدارد و بی آشنای خایه دیگر هم
 ششم و هفتم در کتب معتبره سیر و تواریخ مسطور باشد که پیر و ایشان سلم بقدر طا خود بگویشیم اللهم هذا یصلح الاستقیم و السلام علی اهل التکریم رقععه
 آخری است هم خان و کلیل شاه عالم بهادر که در جوانی مکر کار ایشان بهم یافته امر مذموم بی رخصت بیار و تا از دوعیه ناصواب اگر بگیرد با در ادا
 ایرانی غول بیابانی در برات قریب قندهار استقیمت به با شاره و والی ایران طینی می رود و انتظار تغذیه نامرضیه بکنند فرموده آید از بیست
 زرفت از اولم قول آشکاسه که به که میگفت با کاسه به نظر به ندانم که سنگ و جامی سپهر به تر است کند با امر بیشتر به و تدبیرش غیر از نیک
 سپه خود را گذارستن با فوج بزرگ معینی محمود عزال دین را در ملتان با سامان سترگ تا انفضال مقدمه یعنی بعد رفتن این فانی صلح نمودن و در رضی بود
 بی تقسیم ملک نیست بطریق قضایا گفته شود که با نارا ان صاحب و اعبه با فر دختن سمران اقبال دولت کسرت گذشته و عمر تلخی داده اند یکی از آن
 دارا شکوه بوده اگر رضایح اعلا حضرت می شنید روز بیتی را می دید حق بطرف او بود و جوی آردی را نمیگذارد که وی چند با سالیش بر آرد اللهم
 است محمد و ارحم است محمد و ریح علی محمد صلی الله علیه و سلم و بعد الحمد فی الادی و الاخرة و السلام رقععه محمد امین خان را نوبت بهم خواهد شد
 از قبول نشدن عرض امروزه دل گران نشود و در رضی رضای با باشد بهر پایه خوبیهامی ملازم رضی بودن از صاحب است در حال
 مال الحمد قد علی کل حال مضرخ و در خانه اگر کس است یک حرف بس است رقععه از نوشته عزیز می ظاهر است که محمد عظیم کسان البقری
 ذاک چه کی در راه نشاند چه معنی دارد و با آنکه افراد و قایح اکثر پیش او میرسد عجب که انقدر به بعضی مسانید شاید و باغ یاری نداده باشد
 چرا در مقدمه با و شاهی که نموده تا ملازمتگاه الهی است می آید با و بویبند که بدعت خانگی را که از راه چنده بر وارد و الا بر داشته خواهد شد
 استغفر الله ربی من کل ذنب و اتوب الیه بیست و بیست گنم من زیر کان این بس است به بانگ و در گروم اگر در ده کس است به

فرمانی ایسان سال اولی اندر فرستاد اکثر چیز با ضایع بر آمد با و نویسد که زود ارسال داشته باشد اگر چه در کار نیست مگر صرح کوی
 مادر کار و او هم اکثری در کار نیست رقعته دیگر ایسان در گذشت اگر چه بارها بد گذشت مگر صرح تا نفس باقی است راه زنده کی نمیرسد
 بدینا تا سلطنت را بگویند و دوست دارد و اول آن میرود بگوید که تمام که تقیر قطره دوامی و درمی فروزند آشت نشود و ضبط نماید و از خارج نیز
 هر چه خیر گرفت از استیجانه و محققه با میدویم هم متفصلاً نموده هر جا هر چه با بدور قید خود آرد که این حق عبادست چه شخصی را که خلیفه بصلاح وقت
 یا فساد در ای رعایای افزون از حد شرع نماید حق نمومین با مال کرده است و در ایام حیات او بر آن خاطرش این محصیت بر خود گرفته بود هم اکنون چون
 با دیگر فرقه گفتگو بسیار شد فاش شدیم به مسئله تسلیم کردم و دم زوم رقعته بخان فرزند رنگ از من بپوشید فرمود هر چه دل را فکر آن نیست
 امر بود و آنرا نیمه می گردون با نهم ساخته به بیدارند قلب با سلطنت مگر صرح کرد یعنی چو با منی پیش است از احوال شاه نوزی خود
 اکثر اطلاع میداده باشد نامو جلالت صوری نیز دست و بد خاطر از اجابت الله را اندیدم جای شما خالیست صرح شاخ گل سرجا که روید ام
 گل است به فدوی زاده اخلاص برور حسین فلجمان بهار و سیکوید فان تم غفر لنا و تو رسنا لکن ان من الحسنین رقعته آخر کسے
 ابو محمد خان را پانصدی خانه محبت شده پنجشی الملک حکم رس اندر رقعته و دیگر سر و بی بی به سپهر محمد خان و او هم بصاحب جمع جواب بنامه
 اطلاع حکم نماید که در رقعته نسبت مناسب آخر روز بنظر گذراند اگر چه ضابطه نیست سر پنج شخصیکه از چهار هزاری منصب کم داشته باشد عنایت شود اما
 چون طفل است بر سه و خوشی او چنین عطا مضایقه ندارد و اعلم حضرت بم بهر صادق خان بخشیده بودند وقتی که بسن همیز رسید و بزرگ گشت
 از بسن آن نمی فرمودند رقعته و دیگر حسن علی خان با فرزند زاده بر بزم در گه نموده بی اجازت برخاسته آمد چنانچه شاهزاده گلگه او نوشته می
 باید کرد و جای خیر با یه نمود تا دیگران را عبرت شود و فرقه کند تحمل بسیار مرور ایقدر به گمان چون بکشیدن و بدگساده شود به اجود باشند
 شده در انفسان من سیات اعمال قریحه افریحی نشانیکه فرزند از چند بان اخلاص چون نوشته بود بمطالع در آمد بر سه توه جایگیر خسته آخر
 که بیست بار زنده نوشته اند محال تجویز نماید و جهت نسلی با ایشان چیزی باید نوشت نه خانه خود ندارد آنچه طوری بر سر یافته اند صرح عمرش دراز بود که همه
 غنیمت است رقعته و دیگر نصحت فتح الله خان بجا بل شاید که خوب نباشد اول آنکه صاحب اولی است و دیگر جایگیر سیر و ارتقاء منقلب
 و زیاد گو روح الله خان همراه بود و همچو سلوک میگردو یکا که او متین است و با وجود آرزوست و ملاقات او کم منصفی و محبت خود و تاکید حضور باب
 اطاعت خان مذکور چنان حرفهای تند فرخ میگفت که او پیش مردم سبک میشد چنین عزیز است هزاری شده و خطاب بهادری یافته بجای
 و در دست رود تسل بهادر شاه با خود هوشیار سیرر باید دید یکا چه میکند اگر خاطر آنخلص ازین امور جمع باشد چه مضایقه والا چون او در کاب
 او نیست گلگه او الحال نوشته تا وقت نصحت مخاف سطور میدر اسم که صحبت این فصول میا و شاهزاده بر او نخواهد آمد چنانکه مارا بطور مانیکه زنده رود
 مطالب خود بر ام بکنند باری پانصدی منصب فتح الله خان و سه صد تا ایشان کم باید کرد و سیاه سبکی بر طرفی خطاب بهادری بد فر بخشی دوم
 رسانند و آن زیاد گو حسب انکم نوشت که تک حلالی همین معنی دارد که مرشد زاده را انگیس از نو آرزو کند و با بیاق عنت و خود
 فروشی که وضع سفایه رویان رسم مردمان حال جان با سوس ده است معین بود خلافت و ولی نعمت را سرگران نماید باستی باین وسیله
 بزرگ با تماس ایشان اضافه گرفت حالا اگر تلافی مافات کند خوب است و اول این ارشاد و در حق او بدید و بتیاد شاهزاده میند
 عرفت که آن رقعته و دیگر که بزبان از پس رفت با وجود سلامت نفس خان مذکور را چرا ناخوش گردند من در ایام شاهزاده کی با نثر امچو سلوک
 سبک بودیم که همه را منی بودند در حضور و غیبت خوش ولی تشریف و توصیف میگردند بل بچفته با وصف اقتدار دارا شکوه ترک رفاهت

او کیزه ملازمت ما اختیار کرده بودند و جمعی با شارت بر او زنا مهربان حرکات نالایم و فرمای بی ادبانه نمود و گفته بتا زنا مباح است
متنبه شده از سر انصاف اقرار با صاحب جوصلگی ما کرد و در تافش سرداری و بهادری ما بر لوح خاطر شرف اعلی حضرت مرسوم گردید و در کویا
دست بسته بود با او این ضعیف و ضعیف صورت بسته شامش فرج الله خان را بنجیده خاطر گردید و جو سپاهی جنگ و ارسامه کاوراک بجای خود نمایان
و نیاز من در دل شکسته گردید اگر در برابر گذشتند و بگوئی گفتد بهتر است و باصلاح کار بنجیده بر سریت نصیحت گنمت بشنو و بهانه بگیرد که هر چه با حق
مشفق گویدت پذیرد بهر پیشه بر چه رضاه و سلام علی من تسبیح الی ربی رقعته آخره غنایت الله خان زبانی محمد اخلص عرض نمود که
میین پوز خلافت مقروض اند و طلب سپاه بسیار گردید و جای که انقدر مناصب و مواجب بلا احتیاجت مردم شود و نیزه انعامات رعایا
بسیار بطور آرد چر انباشت حافظ قرآن اند و فاضل چهان لا بتدیر ایا و نازند و تفسیر این مکر کاهی سوا هم نمیوند و فرستیم باز و گوش باز و این کار
خیره ام و چشم بندری خدا رقعته و دیگر سید ابوالفنا عرض کرد که اسباب جانناز خانه مستعل و فرسوده شده و دیگر کارها سخبات تبار شنند
و همین کارخانه تیار و استثنی مندرس شود از مسلمانان بنجید است همان سامان زود حکم برسانند که هر چه در کار باشد با طهارت و ارفع مرانجام
نمایند مصرع حیف صد حیف که ما در خبر دار شدیم رقعته آخره سے فقیر شنبه بهر از علم ندر و وزیر نشک معلوم بشود شاید آن هم
بریا باشد اکثر افعال و اقوال او که یکی از آنها در فتوح است خلافت شرع اول اینکه خلیفه این بیت المانی است هر چه کسی دهر بر
خلافت و اگر محصول چند و دیده که بفتوا سے عمل ملت و مشورت امر او شریک ملک دولت بر است خود اختیار نموده و آن را صرفت
قرار داده و موت کند نیزه حلال خاصه بدر و پیش بی پروبال بطور حرام توان گفت و حبش بر سید اگر معقول گوید عرض نماید تا این مخلوب
نفس معقول کند و الا همچو بدعتی است که از خود چیزی تراشیده نسبت بشرع و بهندرتنبه باید کرد و سلطان محمود غزنوی که دست در میان
و مبتدعان را در مجلس راه نمیداد بل در ولایت خود و جانمید او تا دیگران آنها را بصورت فقیر دیده گزراه نشوند اللهم اهدنا الصراط
الستقیم رقعته آخره همین پوز خلافت میل بودن دار السلطنت ظاهر بنماید و در رفتن ایشان بقصد بار سنجواید باید دید ازین
بیان مصرع نادوست کرد انواید و پیش بکه باشد رقعته و دیگر از منم خان اینکار زود سرانجام نشد و چنانچه باید از عمده اش
بر نیاید نکرده کار است و بیوده گفتار تعلیم باید کرد و کجی مراتب مبتدیه نمود اگر چه من خود تربیت طلبم مصرع بر م و سرگشته و کم کرده
رقعته و دیگر این غرضه عرض رسید که همین پوز خلافت با وجود بی زری مردم پیش علوفه نوکر میگردد ظاهر اقصا قند بار داشته باشند
نوبت حسن نجیب بنزین است و با دو دیک التماس آمدن دار السلطنت نموده چه چیز است پانصدی حاضران
کم باید کرد و این چند وی غرض از چشم نمائی نمود ایشان را معنون آید که رقیه مثل الدین انخز و این و دن الله اولیا کمنل العنکبوت چیز
باید نوشت مع انما است همه نساو ای رقعته آخره سے ابو نصر خان در لایه و بنگامه بر پا کرده است و مردم اشهر را بجان آورده
بگیر سر جانیت او و بر او عمده است یا نیک بیک ویده مرتب اورا از بخشش نویساننده طلبید و آخر روز یا فردا عرض رسانند تا کمی
فرموده شود و تا بن هم پیش ازین پیش فرود آورده و باید نوشت فرقی خرازا بنجیب دست بیرون نهند چون قدم از کجروی راه رقعته و دیگر
زیر دست خان سپاهی است و در کار با دشایی به از هر روز دار السلطنت خوب عمل کرده و اکثر غنایان شهر و نواح را بنجیده کرده و حساب حکم
آفرین بجان مذکور بر نگار و جلالت مهربانی بر امی و در علوه کند مصرع که فرود نوشتند دل کند کار پیش به از اول این ملک یعنی
و کن در ظلم و فرمان دهان دینی بود و بنیان بخل از دست آنها بر آورده بودند ایشان را امدک و مستحکم لذات نفسانی متوجه بنده

بامور ملی دیده فرصت از دست نداد و تحت و تحت بر ای خود ساختند و هر چه کرده بودند مکافات آن از پیشگاه عدالت منضم حقیقی یافته اند یعنی بهمان
 بیوفائی و تک حرادی بولی نعمتان نموده بودند از نوکران خود بودند مصرح در باب کنون که دولت هست بهوست به مغرب خلیان را که به تسخیر
 بر نامه مامور شده حسب الحکم و رباب تسخیر کردن او باید نوشت و تاکید زد و در وقت بجان مذکور بر سرش در چنان وقت که آن سرست باد و غرور
 چهار مزاج به قوم ترکی جبریده گفت که رفتند ز روی تو تم نمود و غائب که بر دوست با بد آن سیر راه روئسله آزار را پانصد مکافات کند استغفر الله
 او چه میکند و بجزای کردار پیر ساند تمهید یکیدون کید او یکید یکید و فصل انکا فرین انهم روزی در رقعته اخری سے چنانچه محمد غنیمت شاه کاکم
 معامله نماید با بد بدوستی و نموده با هم صفاد او مصرح دنیا نمیتا عیست که از روزی اسعی به مخلص خان بیار است آن مخلص اسعی
 عیادت آن مخلص باید رفت و از مایز احوال پرسند آنم در غنیمت است و سابقه عرض که این حضرت را بسیار خوشی می آمد جای آن است که
 رویات و فویت چنانچه باید و آوند اشفا و با و پسرش امروز نیا مذم که است در چه کار است بطور او و از انجا که شست و تربیت باید کرد چندان
 سپاره هم حفظ نموده نشود که فراموش کند رقعته اخری سے انما اللدیحی فتمشدر و انامی مردود گر سخت گرفتن اور اجندان کار نبود آنا از انما
 گفته عثمان از دست رفت و چندی و کان سرودنی شان که ما بدانان الدین انما اللدیحی سینا غنیمت من ربیم و ذلالت فی المیوه الدنیاه
 کرد که خبری انفس من دنیا را بجزید پیش از آنکه شمارا بخورد رقعته اخری سے اعلی حضرت را در طروت باغ عیادت بخش و دیگر اماکن واقع و در آنجا
 از آنرا سنی انجا رو برورش انما در صفالی آنگیزه حیاض و ترتیب نمالان و انما رتبه به مفرط بود و تا ایام اقامت و ای الخالفت ابن مسافر
 برانها نظرمینور اگر محمد با رضان همیشه خورد رفته در تربت و خرمی آن بود که بوده است چه بهتر و الا حال باید یکبار بر روز خورد رفته که انبسی ترسیم و تصغیر
 باشد و جمیع کیفیات کم و بیش عرض دار و تقوییل باغات و عمارات قلعیه مبارک صاحب آبا و عجز آبا و نورباری و سهرنداری که تعلق بشیر
 عزیز القه یار و غیره و قیله و انما در اشجار از وقت بیرون آمدن ابن رفی و تا حال رنگار و بل نقشه لفظی در تحقیق با حسن و جود معلوم شود و زما
 در صورت شکست و ریخت آنما داده آید افسوس تمیز خاند دل نکردیم و همچو اطفال لمبولوب و خیال باختیر با سخی افسوس که عمرت و بهوشی
 نیست به و در او که امید بختن داری نیست با گفتیم که چو پیر بشوم روز شود به بهیات که روز رفت و بیداری نیست رقعته و دیگر قیله بدست
 خلاق شایع است این را از دست این پامی بنافیس ربانی داد و قاضی القضاات رجوع کرد تا موافق شریعت مقرر فیصل و در جمیع بر
 کسی نرود انما که قاضی امام متدین است و صلح و توفیق چشم بر این دان ندارد و در انفضال حق و حساب منظور میدارد و انضو حکم قضای القاضی
 رقعته اخری سے شجاع خان در گذشت انانته و انالیه را چون آدم کاروان بود در کجرات عمل داشت صوبداری آن ملک تجویز باید کرد
 و در آنکس دیگر بجای خود مقرر کرده عرض با یغیور و نایبها هم غیبت دارند اگر با شاهر او که را کافر نمایند از دیگران سرانجام قهوه نمود و توفیق
 من الودود رقعته اخری سے در باب دنیا داری تحقیق و حق از دلاور خان چه معنی دارد از انجا است که گفته اند قاضی تحقیقات مدقق و
 متعصب باید کرد تا بیک قرار و انکار یعنی تمام کند و در انفضال نضابا اصلا کوتاهی نمود و اعتبار به غائب را منظور دارد و ازین قسم مردم
 پیشه که بودند در این وقت که ایمان ضعیف و شیطان تویست خود کجا انقض غریبی که از زبان ایرانی راست گوش نیده بودیم نوشته
 می آید روزی در رمضان یکی از باطل ندیمان بجنوری سنی پاک عقاد در جناب حضرت خلفای راشدین حرفی مناسب حال تجویز گفت
 انعزیز حیرت اسلام غضب آمده خبری بکلموم او و او را آب خنجر میبک از سجا است پاک نمود و غرور او را از ان بخت است آزار اگر
 پیش شاه عباس آمد و در شاه اول بقاضی و بعد از ان بصدر شهر و در باب چشمها بسیار نمود و چون قتل بر نامت شد انما بفضیله

چندی

رفتگی از بزرگان حقیقی سیرت شفیق شد و شفاعت قبول نمیناد و آن یک جهان بیگ است و افضل الهی بر نوح هبل گوش غالب آمد و هنگام شب
از شهر بدرشته بخود خواندانی روم پیوست و در آنجا کرم مرشد بر یک کسین سخن بیکند از بر سه حق نیکنند بلکه بهین هیز است و حق یا در دست قمر و
این سعادت بزرگ با زو نیست بد تا بخشند اسی بخشند رقعته و دیگر بر سه دیوانی بر بان پوششی با نامت مطلوب است الا هم فلا هم
رقعه آخرت کرم خان در چه کار است با وجود اشتیاق زیارت حرمین شریفین نوقت از چه راه اولی ازین امر صیبت قمر و حج زیارت
کردن خانه بود و حج رب البیت مراد بود به اللهم از زقنا فی رقعته آخرت کرم خان رحلت کرد و دیدار و شفقی بود و ناخبر
هم هر دو تمام داشت آرزوی در حضور ایستاده بود و نمرد و لاتی در کرد و داشت خوشم آمد گفتیم که این خوش طبع است در جواب عرض کرد که نام
این به از طبع است پرسد هم صیبت گفت رافضی کوش گفتیم در سر کار والا هم دوسته همون طبع و نام قیاس سازند از کمر بر آورده نذر کرد و عرض
نمود که آنست تیار شود و این تیار محقر در سر کار اشرف باشد و رفته آداب بجا آورد احوال سپران او عرض دارد و مینماید از دنیا
بگوید تا بقدر هر یک رعایت کرده شود رقعته و دیگر خانجیان در گذشت انامه انا الیه را احجون سجانده آدمی چه قدر نفی سلامت و نفس
تا کجا غالب درین ایام صوبداری در کن میخواست و بچه دل کرمی آرزوی آن میکرد آدمی کار نفس بدتر ازین است ایست کشتن او
کار عقل و هوش نیست به شیر باطن سینه کوش نیست به عالمی را القمه در دو کوشید به معده اش نعره زنان بل من مزید به قوت ازین
خواهم و توفیق لافت به تا بسوزن بر کفم این کوه قاف به او تعالی کرم است کند و ازین روز بهای بخشید بجزمت محمد آل محمد رقعته آخرت
از عریفه و وضع شد که مهابت بسزا رسید احمد صد علی ذلک تهراری ذات بسزا سوار و تا بنیان اصفافه باید داد و خلعت و پیشه و آب
و کیسل ارسال باید کرد و بر سه هزار اسپان اصفافه نیز نمود و آورد ازین شمرده مسرور ساخت و د کیسل را هم اگر رعایت ضرور باشد باید
کرد و قلم المولی و قلم الوکیل رقعته و دیگر از عریفه فرزند زاده عظیم ظاهر شد که همین پور خلافت بسی ازان نور چشم آزرده شده تا نگیب که
از بیچم سپر شید بر خجیده خاطر شوند حسب حکم و بیاب باشند باید نوشت در نامه عفو نام که فی الوا تعینت عرض شد است نمود العبد
عند الله که میقبول رقعته آخرت کرم خان سعادت مند از آن حضرت شده اند اگر سجانده عالمیجا هم بر و ندر و حضرت شوند بهتر است
قمر و همواری ادب کن خصم سر کش را که خاک تر به بنی زیر دست خویش گردانید آتش ۱۰۰۰ این هموار بر گاک از جناب اعلی حضرت علیه
شراه حضرت شده طرینی را می شد بخانه برادر بزرگ میرفت و هر قدر که ایشان میگردد از جناب انکسار بطور میرسد اگر چه در آنوقت
آن موضع خوش نمی آمد انا الحال خوب نمیده نوازش حق سجانده فعالی بطیلس همون دیدار رقعته آخرت کرم خان امر و ز بسیار
لباس فاخره پوشیده و صغیر آمده بود و در من جامه القدر در از میرد داشت که با بنظر نمی آمد بچرخان فرمودیم که از دامن آن کوه عقل نگره
و در کند امر و زلفت بالباس شاید که خوب نباشد رنگ و بوی زیب زنان باشد تر و در می هم بگوید که آنچه در حضور دستور و من شده
همین قدر مگر کند و الا قدم در غسلمانه نگذارد و حرفهای دیگر نیز موافق مقام بطریق موعظه بکوشش او بجز رقعته آخرت که بان نمینوریم این کارخانه
هنگام دیگر پیدا کرده آید از خانه هم باب و تاب نیست هوشیاری و خبریسی دارد و نه متقاضی آن است که همه جامه وقت کار خانات
عمده خود تویزک و آراسته دارد و تا وقت کار مجرای او شود و است مزاج و با کینگی طبعش بر با خا هر کرد و هم مردم شنانش دیده
و دولت خدا داد معلوم نمایند تهمیبات دعوی فقر و انیمه مهابت متعاقب با اسراب در باب الایاب رقعته آخرت
سوخ او همین شب از نظر گذشت وزیر خان دیوان شام با علم بالارفت جوهر انسانی و کار دانی داشت حالایر تیار بر اینه

تاریخ

بر یوانی دار و باو بیدار و قوالا امیر عبدالواهب بنی بختی است که بیدار است محمد علیخان خانشان و دیوان بیجا بود و پیری و صدق سبب
فریفته حسین ربانت و جوهر الشانیم رفته است که آنقدر وی مدارالمام حسب الحکم قضا امضا بفرزند عالیجاه قلمی نماید که از نوشته
تیکنام خان بعضی رسیده شهابه پسران دیوان قدیم خود را آوردند و رقم دوکامی رسد او را بر بنیادید جلالا با فضایل خان و سایر با و می فرود نام
عنایت الله خان را واسطه المطالب ایشان کردیم میاود داشته باشند که گوگلناش در حین نظامت و کن در حین نظامت و کن در حین نظامت و کن در حین نظامت
حیدرآباد و صدق بعضی اندامی نامناسب شده بود و در صلیه چندی محتاب داشتیم آنرا نظر بر قدیم خدمت با آنها ساختیم از زبان اعلی حضرت شنیده ام
که عرض استانی اکبر باد شاه رفوی بیفرمود که نو در بل بر سه فقیر و طیار امور ملک و مال شود و زند در او آنا غرورش بخشش نمی آید ابو الفضل با و بد بود
شکایت گوید عرض نمود جواب یافت که فو اختصا نمیتوان اندخت کند با تو م کار چهار ناچار باید ساخت هر و خدا می راست شکم بزرگی و الطمانت
گویم شنید و نمان برادر امیدار و به خان جهان چه او ابا با مانکر و انا نظر بر جوق در بر نه او چشم می پوشیدم که گفته اند متکلف حق نماید بود قیدی اگر
شهرین و با خلاص مثل طلاق است و اگر این هر دو صفت ندارد و کار نباید داد و از نان نفقه محروم نباید ساخت انبوتت هر چه سنجاده که در فقرم خذ و در راه
رقعه اختر سے سببایت الله خان ز زمین نمک گوید که آیات در بیاضی که بشا بر او در کام بخش محمدت میشود خط خود بدید و قطعه بخش
بود دست خویش و در زمین خویش بدین خود زده ام چه نام از زمین خویش به کس دشمن من نیست دشمن خویش به ای کسی من دست من و من دشمن
رقعه اختر می گوید خدمت دادن کشتن غریباست و بید و دوخته از عمده باز پرس اختر بر آن مشکل جا گیر نباید داد و مخرج داد و احوال دست
غفلت داد و او در سفارش کتوال بر سه بجا که دشمن او به باخته نوشته بود در شبک انتادم مثل مشهور که چون سخن گفته آید قبول کردم چون باخته نمود
و خود خور و یقین دانستم که دروغ است هر چه بگویم و آید بزرگان حکمت و سعادت دوران در وقت نمازه است قدرت اوست و بید باید که بنیاد
دار الله الت داد و حقیقی هیچ دولت سپری نشود و یکس از آسمان عزت زمین نونی افتد و آدم که غوی بنک گشته سالک راه اخراج
نگرود تا بید است کسی خان فریبنده تر از دنیا و طالب جوینده تر از مرگ و فاضل عجب تر از آدمی است بر تو چه چرخ است که در بزم وجود
به سیم خوزه بر زمین خاشوش است و اگر چه دنیا امروز واقع است اما خود حکایت خواهد شد عاقل آینه را شده و اندوخته را رفته زیرا که
آینده را روی در پشت نیست و شده روی در رفتن هر و فرصت از رفت دل کاری نکرد و فسوس عمر و کاروان بگذشت و من در خواب
ماندم و ای من بهر آرزو اشکوه با سعادت الله خان خوب نبود و بختان نگر و کور آبرو برساند روزی گفت شکر نعمت بندگان اعلی حضرت بر شما بسیار
از که با کجی رسا بنده خان نگر و کور حجاب بود گفت الحق چنین است اما اول حسرت و بعد علمای شد الحال در دربار اعلی حضرت فرمودند فرم من
رقعه اختر سے انرا این بنیاد بعضی رسیده که در محاصره قلعو چینی بر و ذوالفقار خان غنیمت چرم آورد و در سید سید اگر کوک یک برسد کارش
از شدت با سالی نرسد بنام عمده الملک فرمان و دیگر به مخلص زینت ترتیب یافت که ایشان خود را عاشق پسر سبکبندی حال بود و در
شکست در زور رسیدن ترافی و تسایل جزاوارید است ملک الموت شبیه هسته ام به من کی بی زوال محبت ام + دعوی شدن دور
و عطای عاوق بر آمدن و دیگر چون بجای گفته بودند که با کاری بسته را موهوشیدیم نوهندید که ترکیب چه می باشد هر صرخ و دیگر نمودن از که
ترکی تمام شد رفته و دیگر فرزند را بر زمین قلعه بکنند و لول کنند از شقیبای ضلالت پیوند گرفت الحمد لله کارهای آن نورالعباس
سزاوار تحسین و آنرا بسیار است و شمشیر خان هم مدبر و پیشی کار خوب از آدم کار آید بر کند را شمشیر کند و رسوم کردیم یکبارگرفتن و دیگر بر
دعوی کردن قاصد عرض بیت المال عالیگیر است است کانه چشم حریفان پر شد و تا صدق و شافع و شد بر در نشد به

فرزند زاده و سعید و برضه اشت قلمی کرده که این قلمه با قبالی لایزال ابر انصال ستم شده بنویسد که در پیش جناب کبریا بی جمال این سیر الزوال را چه دخل و مجال انیمه از ناثر انفعال آن مفضل بر کمال شده و میشود غم نواله رفقه **آخر** که لبش از او محمد صیدار بخت قلمی نماید که دلدار می خان عالم نمودن بالفاظ مستین ازین سخن افتاد آفرین چندین بی باید کلام الملوک الملوک انکلام مول الملوک ملوک الافعال عبارات ازین است و تو کران بزول و بی کار جهان بید بند جانشانی و تلاش خان زمان مدرس لایق فرادان سخن آفرین است و پیشکش هم وقت کار بر اعتماد خودی افزاید چون از خارج پریشانی او عرض کردند فروختن فیل مصداق این تعجب است سی هزار روپیه مساعده میدهم و در حاوند جاگیر که حاصل مضایقه میکنم اگر آن نورالابصار هم نظر بر اینکه با ایشان بسیار روید و بعد باز زده بیست هزار روپیه نقد رعایت کنند حق پرور نیست و در جدولی حسن تر دو آن کا بکار آنچه مانی الضمیر است انشاء الله تعالی در اسمع الزمان مسر بطور انجلا خواهد کشید و اینده بیفتد شمایزید مصریح کار بار کار فراتاب و تابی بید بر رفقه **آخر** که افتخار خان در آیام خدمت خان مانی از نوش خلقی و همه دانی روزی خوب عرض کرد که هر گاه کسی پوشیده حسن دشمن منظور نظر بادشاهی میشود اول حسد و در خندان آن و بدنام ساختن او بقدر وسع میگوید با خودش باغراض از رتبه می افتد و در تقدیر باب کار والا اعتبار را هر اسان و در بیان و الحفیظ گویدان باید بود رفقه و دیگر غلام محی الدین بدر و پیشی متمم گردیده در لشکر عالیجاه و کانی بر جیده بر آوردنش ضروری است و این نیز در و اینها صورت اند که در آن اند و مرد و شهنوت اند به جهان ستمان مزاج مختال اقوال معطل و از در رفقه **بهمین** پور خدایت اجاره دادون جاگیر خود بود که آن بادشاهی پیش منسوب به معنی دار و مصریح گفته گفته من شدم بسیار گوید به جلالان اگر عذر نام سموح جل گفته شد یاد اگر مینم کرد کند آرا عالمین را چه کند نسبت کز با و از ایند میگویم که ما را در احقاق حق و رفع تعدی روید بر هیچکس از فرزندان نیست بجز عظمت زود و بکار و که این سودی خاص که عبارت از جنون محض است از که اخذ کرده اند نه حد شت و ارد و نه پدر شت شکر الهی میکنند و بیحد و وسع حاصل یافته اند که همه چیز از آن فرادان است **فرو** و ما خود خرم و منی فرو و شیم به آنکس که خندید و میفرودند رسم و آیین سلطنت نسبت ظن غائب ایشان از کتب و اجمال عهد الله خان بقا تب سگ بچه بی نام و نشان اطلاع یافته باشند اگر از کز که کمزیر و ترید یا شت خان زمان و شیخ نظام مند گردید سبنا چنان تلاش کرده بودند و این حق ناشناس و خدا نادر سن چنین عرض شجاعت دار و **فرو** و بد با تو کردی که بگویم و به آن بد تو بدان بجای خود کرده به خدا عاقل است که در مکافات آن کفران نسبت روزند و روی غم خواهد بود **فرو** و پیدا شت سکر که جناب ما کرده بر گردن او بماند و بر ما بگذشت **بهر رفقه** **آخر** که آن فرزند کارنگار یقین که جاسوسان متواتر فرستاده باشند اخبار آن آواز که کوی او باز زد و طلب و نویسد که کهارفته تا نظر بران بران کلک است که تو انم کبیر تیر از کمان بسته و وقت از دست رفته چه باید کرد و تیر باغی که از نور و داین مفدی دل ما را گرفته نمی توانم کشاید **بسم** گفت عیسی رایگی جویشا رسد به چیست درستی ز جمله صعب تر به گفت آنجا صعب تر شتم خدا من تا نزد و وزخ همی از و چرا ما به گفت از شتم حرف را چه در امان به گفت ترک شتم نویش اندر جهان **رفقه** **آخر** که فرزند عالیجاه طلبی که در بر کار و اولاد از اندالتماس برگزیده پا کوهی کردند چه طلب ایشان اگر خواهد ماند چه مضایقه در حساب بطلبه و نقدی قیمت جواهر و غیره و مسوب خواهد شد سودا سودا اگر این نیست آنحضرت زباده چهارم حصه از جاگیر باوشان برده و امر موقوف میداشتند و نیز صده بیضا بطلبه مضایقه شد **رفقه** **آخر** که خان فرزند جنگ یکدیگ من بجز شتم که بر سه عیادت آید و نخواهد بیایم ایچم رو و کلام نظر شایده نما چم کس

سازمان

سبادت خان را بنیاد افشاری نام نهادند و افشار نامی افغانی که در سمرقند از سبوت قورش که انچه با هم میرسد انگیز است اما اطبا می یوانی نامی است که آن
 عهد مخلصان خراجدان مشرک و سبوت نامی که در سمرقند و قندش بعد صحت کامل و شفای حاصل گنجیوریم فرم و بار بان
 آرزو سے من چه خوش است به تو بدین آرزو میرا برسان به با بملکه چون عالمگیر تبار شد شاهزاده محمد اعظم شاه سیم زینعه بصورتی
 مالوه دستور می یافتند و در حالت بادشاه را از بیماری سقیم دیده نظر بر قفا داشته میرفت بیست و هشتم زینعه و بوقت صبح جمعه عالمگیر در گذشت
 هنگام شام آرزو زینعه که کرده ایضا نموده با حمد نکر رسید و عالمگیر را تمیز و تکفین نمود و محمد کام بخش خبر حلت عالمگیر شنیده از پسرش اسیر کن
 ایضا نموده و بیچاره را سید چه عالمگیر قبل از حلت چند ساعت وصیت کرده بود که بادشاهزادگان بدین نوع عمل بیچاره عالمگیر در گذشت
 شاهزادگان عالمگیر را در کابل تانزدگی اکبر آباد و شاهزاده محمد اعظم شاه از اکبر آباد در بای همرا که در دکن مشهور است و شاهزاده
 محمد کام بخش در بیچاره کاسرانی نمایند و قندهار و سمرقند و بلخ و تخارستان و کابل و هندوستان و کابل و هندوستان و کابل و هندوستان
 روز سه شنبه بر تخت سلطنت جلوس نمود و هر یک سپران و امیران خویش را با امانت منصب و خطاب سرفراز ساخت چون بدست چیرس
 نداشت بشیرین زبانی و چالپوسی اجرسه کار میجو است در ملاذدان پادشاهی چندان اعتماد داشت و کم کسی را از ساعده و انعام
 بهره و گردانید و در اوردان و کفایت و سبکی عقل با و نموده و در شجاعت و دلاوری هم تر از وی خویش نمیدید و بومی کلان و نور در اورد
 احمد زکریا گزشت و با تمام پیر و بنگاه روانه هندوستان گشت و میگفت که جنگ تو بماند بازی کو دوکان است سوای شمشیر بگریه دیگر
 دست بناید بر دوشین باین چه بدستی سرگنی جنگ شاهی در ایانه الف آلی که در دست دارم انکا و پرواری یعنی بهادر شاه را اینتر نیم
 امر که کنی مثل سدا از زمان در سکه کانو غیره از اعظم شاه جدا شد به کام بخش بدستند و برنجی مثل اندر سنگر رتور و غیره راه
 وطن خود با گرفتند و بعضی فرار شده دست بهاراج ملک در از کردند با جماعه شاهزاده بیدار بخت ابن اعظم شاه از احمد آباد گجرات آمده بود
 مقدمه فوج اعظم شاه شد و در ملا مجبوشش کرده از ترور رسید و شاهزاده اعظم شاه ان ابن بهادر شاه که حسب الحکم و طلب عالمگیر با شاه
 از بگاره روانه هندوستان شد و تیر خود فرج سپرد اورا آنگاه گشته در انامی خبر حلت عالمگیر شنیده انواج اکثر قریب هفتاد هزار سوار فرستاده
 با کبر آباد رسید و مختار خان ناظم اتجار که در قورش در حال کجای بیدار بخت بود و با مختار خان میرش نظر بند کرد و همان اش را ضبط نمود
 و قلعه اکبر آباد را محاصره نمود و پانچمان قلعه از مختار شد و گفت که بهادر شاه از کابل و همین شب اعظم شاه از دکن می آیند هر کسکه سلطنت
 مستقل خواهد شد قلعه اورا باشد فوج عظیم ایشان دست از می صره قلعه باز داشتند اعظم شاه و ذوالفقار خان و خان زمان خان
 عالم دکنی و راجه دیب را در سنگه بوندید و راجه چتر سال و غیره پانزده امر را با جمعیت هفت هزار سوار در مقدمه پیش بیدار بخت
 فرستاد و راجه ساهاو این سپهنا این سیوا که در عهد عالمگیر نظر نمید و با حواله نصرت جنگ شده بود صبح رخصت دادن او را
 صلاح ندیدند با شاره اعظم شاه از دکنی دور آمد با چند سده مردم از نقای خویش فرار نموده راه ملک دکن گرفته پیشه خاد کوسه
 گرفت و جمعی فرادان هم برسانیده بیرون شهر اورنگ آباد بر یوره جات دست تقدی در از کرد و ذوالفقار خان به بیدار بخت
 پیوست اعظم شاه که بوجهای متواتر رسید و کوبال قانونی انجارا که غرور سے داشت بقتل رسانید در لشکر بیدار بخت
 که در بلا بک رسیده بود از حرارت هوا و باستان دسے آبی یک یکمال نرگا و بر آتبخوش بکل ولای بسیل بازو بود و پیر بهشتواری
 بدست می آمد در گرائی غلامه و بران اعظم شاه ان اکبر آباد مختار خان را حبت ان او گذرهای چنین تعیین نمود و او در و پهلپور

عاجل جاری عالمگیر
 ختم شاهزاده سعید
 شاه اورنگ زیب

حال جاری عالمگیر
 وفات امیران
 شستن تخت
 عالمگیر

رسیده گذرگاه و گورگه رسد و ساخت جبهه از سخت و گویا بار و سینه و سپهر و گاه را از آنجا گذر شد بر تنی از ملایک و سلطان از گورگه رفت که پهلوان
دریای چین را پایاب عبور نمود و نخست در شب شبگردی با کبریا پیش عظیم الشان رفت و در آنجا از سخت دور بود که رسیده از نظر عظیم شاه
در ضلال انجوال گویا رسیده سپهر و گاه با یکدیگر معاصره نمودم محال و اخیر الامرا اسدخان را در آنجا گذرانست و در آن پیشتر شد چنانچه در امور نمود
بیدار سخت و ذوق الفقار خان بگذشت پیوسته هر گاه با خبر حرکت عالمگیر در پناه در مسیبت نمود و بیکر بهادار شاه استیجاب یافت و بفرمودم بنام عظیم
دور کاب بود که فرمودم و تو هم محرم بر روی ای انگ رسیده حکم علی بسین پیشتر شده بود فی الفوق عبور انگ نمود و در دریای هلم و چناب را بر پهلوان
کشتی عبور کرده در فوج لاهور رسیده تو هم محرم خان نامت به پهلوان بخت پیوست و خزانه لا مهوره پیشکش نمود و جواهر شاه در دریای را روی
پل بسته بگذشت و شاهزاده مغز الدین با فوج شایسته از مانان بخت پیوست بهادار شاه با همی هزار اسوار پیشکش و بفرمودم شاه جهان
رسیده عراض شاهزاده عظیم الشان در سرعت سینه بنگر بگذشت بهادار شاه در فتن شتاب کرده بهنر رسیده و به نظر شاه بگذشت که
بغایت آبی از با و اجدا و اجدا و مالکی وسیع که متضمن چندین سلطنت است رسیده مناسب آن است که با هم شمشیر از این
بر نیایم و ملک را با هم قسمت نمایم هر چند که زمین برادر بزرگ ام آنا اختیار قسمت بشود بگذشت ام آن شمشیر و نیزه یعنی عظیم شاه و در جواب
گفت که منقریب جواب نمیفرموده خود آمده میبایم بهادار شاه ناچار از عظیم الشان را از تو باقیمان قلعه اندازد که تباد و فرستاد تا او را مشغول عنایات
ساخته بیارد و باز تو هم ریح الاول سواد شاه و باغ و بهره نزول فرموده شاهزاده محمد عظیم الشان بخت پیوست فریب یک لکنه و پنجاه
هزار اسوار جمع کرد و در تو هم محرم خان مع باقیمان قلعه از سخت پیوست باز تو هم ریح الاول بهادار شاه و چاچو را دست چپ گذارنده بفرمودم
ماه مذکور فوج را آراسته روانه جنگ شد تا عرض بهادار شاه رسید که محمد عظیم شاه عزمیت کبریا میدارد و بهادار شاه و همچنین متوجه چاچو شد
در ضلال انجوال عرض رسید که محمد عظیم شاه از چاچو مفاصله و کرده رسیده شاهزاده عظیم الشان بسبب تمام صف ارگشته بهادار شاه
شاهزادگان دیگر انگ عظیم الشان همین فرموده و فوج عظیم شاه پیشتر چنانچه بهادار شاه که متصل جواجی استاده بود و بخیند رستم و دستان که بر اسب
حفاظت پیشتر تعیین بود کاری پیش بر تو هم عظیم شاه بغارت و تاراج مشغول شدند و خبر این اتفاق فوج عظیم الشان نمودار گشت و ذوق الفقار
بر قایق نشانی فوجیکه تاراج مشغول بود همراه ذوق الفقار خان رفت سرشته تدریج دست رفت سرداران متعلق شده را و در لب جویند بلذ
رام سنگ باره و خان عالم و منور خان که در مقدمه بیدار سخت و ذوق الفقار خان بودند حسب تاکیدات عظیم شاه و اشاره نصرت جنگ عظیم
انتظار فراموشان جماعه تفرقه بکشد به بقایه فوج عظیم الشان بر دانه شد و آرد و نیت چیمیل نیل سواری خود را از یک نیل با زخان فغان
که بر اولی عظیم الشان بود رسانید و جنگی ستانند کرد و از شکست و بخت گاه که از خبر ک بر سر خرا و در لب رسید و از عقب پشت بگذشت و او کج
بقبل رسید و همچنین خان عالم و منور خان و کنی نیل خود را تحمل شاهزاده عظیم الشان رسانید و نیزه بر شاهزاده انداخت و اینگونه
در خواصی عظیم الشان بود و پامی خود را سپهر عظیم الشان نمود و نیزه بران خواص رسید عظیم الشان از نیزه کار خان عالم را تمام کرد و دیگر
رام که باره و غیره مردان بقبل رسانید و همچنین دیگران را و در وانگی داده خسته و کشته شد و نصرت جنگ ذوق الفقار خان ولی از
دست و او از عرصه جنگ نیل را تمییز راند و عقب سواری عظیم شاه و دور تر نشسته ایستاده شد و نیزه از عظیم شاه و فوج عظیم شاه
رو به او و با و دند و در شکست عظیم شاه و ز بدن گرفت از افراط کرد و در عین جهان در چشم عالمیان نیزه و تار یک گشت و او هم در این اثنا
به اولی عظیم الشان با زخان نام زخمی شد و دیگر امیران به زانوی بای شتاب مستحکم کرده و هم در آن گور و تاراج و جیب که گویا

باید از اینجا بگریزد
عظیم شاه

باید از اینجا بگریزد
عظیم شاه

وز فرج سوار شد او طغی شد تا چندان شعر از نیافت با کجمله چون خبر قتل امر او فرار زد و الفقار خان با عظم شاه رسید بای همت در جوار
 زرم انشور و هر قدم پیش میگذاشت عظیم الشان تنو از راه باد و شاه طلب گویند میزد و چهار شاه سردم سپاه تازه که یک عظیم الشان
 میفرستاد و هر ساعت سپاه عظم شاه قلیل و اندک میشد بیدار بخت و و الا جاها سپران اعظم شاه مردانه بگویند و نفی رسیدند و عظم شاه
 خبر قتل سپران شنید و بر سپاه دشمن زد و قتل رسید و این امر در سنه یک هزار و یکصد و ششده هجری در ماه ربیع الاول اتفاق افتاد با کجمله
 سوار شد و ظهور کرد و ذوالفقار خان که عقب سواری عظم شاه و سر اسیمه استاده بود و چند انفصال هنگام زرم بگو ایاریش پدر خود امیر الایرا
 اسد خان رفت قالی در آن زرم تلف شد و سب و فیل بسیار در آن زرم بکار آمد زیاده از دو هزار سوار در آن حرکت قتل رسیدند
 و تبار در شاه بود از دو روز که آید و شانت و فرمود که عالمگیر را خدیو کانی نوشته و در باغ دهر متصل آکبر آباد بخت سلطنت نشستند
 خود در آنجا جلسه با عظم شاه و شاه عالم با و شاه غازی مخاطب شدند و در مجلس جلوس جلوه
 غل آبی و تازی جلوس اوست با فزونی که بعد با آنکه در سنه یک هزار و یکصد و ششده هجری بخت سلطنت نشست امیر الامرا اسد خان
 با پسرش ذوالفقار خان از گوردلیار بدرگاه آمد و خطاب نصف اول و دوم و کالت و ذوالفقار خان خبر دست امیر الامرا یعنی ملک
 افتخار یافتند و هر چهار شاه را دوگان اول ایشان محمد سعید الدین بختاب جهاندار شاه و عظیم محمد عظیم الشان سوار و در رفیع العت
 رفیع الشان سوار و بخت با اختر همان شاه سوار و از گشتند و هر یکی از شاه را دوگان از اصل و اضافت بنصب می نزاری و هیت و چهار
 سوار و سوار شدند و هم خان بختاب خانمان سوار و بختاب وزارت رسید و یک که در روید انعام یافت و هر یک بدستور
 بختاب و اضافات سوار شدند حسین علیخان حسین علیخان سپران سید عبداللہ خان با هد اولین بنصب چهار هزار و دو یکی
 بنصب سه هزار و یک بنصب یک برادر خود در اجیسی که کچو اهد در اجیسی که سیر اهد مان سنگه را شور بنصب سه هزار و سوار از
 هشت صد و خلال ایحال اودی پوری باور کام بخش عمل عالمگیر از هکت عالمگیر و عبدالحی سیر و کشته شدن عظم شاه که لفرندی بود
 گرفته بود از غایت غم گذشت اسد خان را با یک زوجه عظم شاه بقرب نظم و نسق شاهجهان آباد رخصت نمود و او را صوبه
 الاهور داد و بیعت صوبه لاهور از طرف اسد خان سیر خان سپران سیر گشت و بیعت اسد خان به پسرش
 ذوالفقار خان نمودن نمود و بیعت باور از آنجا کرد و گویند تا ملک در عهد سلطنت عالمگیر با و شاه اسپر شده بجهت آمد و قتل رسید و
 چون به شاه سلطنت نشست سجاه نشین کرده حسب الحکم بکار بست پوست در بافت شد که طریق فقر و درویشی ندارد و غور سیر گری
 در سوار و چهار خان از راه آباء و خیرت پوست و خطاب پیش خانجهان سوار و اضافت بنصب سوار گشت اودی سنگه زمیندار و وجهی قلعه را
 در آری مال جلا قلعه را برادر امیر قلعه استاده هر چند قلعه را دیگر قلاع را احوال نهان کرده از دکن بنامه بعضی حضور دارند و در طول خدمت
 بنام و شاه حکم کرده تا سفر شدن صوبه دار دکن رستم خان و کنی از آن دیار سوار شدند و عاز الدین خان طلب حضور شد و قبول نکرد و در حورت
 صوبه داری دکن نمودند و پسرانش فرمان رفت که بصوبه داری احمد آباد گجرات برود و ملاز الدین خان بجهل میگذاشت رانید پسرش
 حسین علیخان و محمد امین خان از دکن بنامه آمدند حسین علیخان بطلب خان بطلب است آورد و محمد امین خان بصوبه داری آمد آباء
 بجهل رسیدند و هرگاه به سوار شاه افواج بسیار فراهم آمد و جزانه همه عالمگیر تصرف در آن بسیار از امر اطلبه را جایگزین خواهد ماند
 رستم خان خانمانان تدبیری نگینت و عرض نمود که ملک قطن را بجهت ان تصرف الا آورده باشد قسمت نموده شود و در دکن باید

از سید شاه اسد خان
 عظیم الشان
 اول بخت سیدان
 عظم شاه و بعد از این
 سوار از آنجا خبر
 جلوس و در آنجا
 منع و سوار عظیم
 جلوس و خطاب سوار

در سنه یک هزار و یکصد و ششده هجری

بجاء در شاه بدین غریمت از اگر آباد و در سنه احد جلوس می باجیه شتافت و زیارت حضرت خواجه معین الدین چشتی نمود و اسپیر را
از راجه جی سنگه برادرش جی سنگه و بعد فوت جسونت سنگه را اشو موجوده پور را انترع نموده بجایگه امیران داد بملک رانا شت
راجه سا بهو که از نزد محمد عظم شاه برخاسته بدکن رفته بود دوران ملک فساد و انکحت چه پور و جات ادنک آباد را آتش داده بسو
و نارت کرد و جمعیت ملکا و مال پر و اخت و در خلال این حال اجزش باد شاه رسید که کام بخش قلعه و اکن را اقمه اقمه آب شود و
گلبرگه را متصرف شد و سجد آباد رسید و قلعه گلکنده را محاصره نمود و غاز الدین خان که بگورات رفته بود با دیگره افرابا کام بخش
متفق است بهادر شاه جمهر را تا برود وقت و دیگره موقوف داشته متوجه و کن شد و جماله رسید چون اشو موجوده پور و وطن چیسنگه
و جمیون سنگه تبصره را چه پوتان مانند تا تو جبا نگا بدشته برکاب حاضر باشند برخاسته باولمان خویش رفتند بهادر شاه به اسدخان
نوشت که از شاخیمان آباد با کبر آباد آمده را چه پوتان استمال ساز و خود عبور در یای زبده نموده گرانی غله و گاه و بسیار واقع شد جماعه
کشید از شکریه و بنگاه فراوان برخاسته راه شاخیمان آباد و اکبر آباد گرفتند هرین اثنا بعضی رسید که راجه های کچوا به و آشور بار انا
متفق شده افواج بدین خود جمیت ناظمان با و شاه می فرستاده اند چنانچه که حسین خان فوجدار اشو بر با مخالفان حرکت مذبوی کرده و
محراب خان خود پو چیک جبا بار اگنشته بدر رفتند را چه پوتان مستقل گشتند و باغوا می رانا اراده باطل دارند بهادر شاه مکر به سبب
نوشت به تبصیره را چه پوتان پر داند و خود بدولت از برهان پور براد ملک برار متوجه حیدر آباد جهت تادیب کام بخش گردید جماعه که کام بخش
فراهم آورده بود و از آمد بهادر شاه از وجد اشند کام بخش با سه چنان بر سوار استمکال میگردانیدند آنکه بهادر شاه نزدیک رسید
و کام بخش نوشت که والد بزرگ نشینا ملک می پور داده بود و حیدر آباد و نیز بنما تسلیم نمودیم باید که نزاع نگفین کام بخش رفت و با جماعه
قلیل صف قتال میار است سپاه بهادر شاه او را زخمی بر فیصل اسپر کرده نزد بهادر شاه آوردند بهادر شاه او را بدید و مکر سبت و جبران
طلبید که زخمهایش به بندید کام بخش به بشتن زخمها را ضعیف شد بهادر شاه از شفقت گفت که ما نمیخواستیم که شمار از انجمنین به بنیم گفت
گرم می فرمایند لیک من اگر باین وضع نمی آمدم شما را چه روی بنمودیم جهان شاه گفت صاحب چرا رهنی بصلی شد گفت ما خطا کردیم شما بنما
با برادران خود و چنین بنمودند که بهمان حال تا سه پیر رستبر افتاده ماند و نگذشت که شما بر بنزند و آه و ناله اصلا نکرد و آخر شب در گذشت
با بجه بهادر شاه بعد از ان تمام بنگامه کام بخش از و کن بنا بر بنیمه ناکم گرد و میرد انشن سکمان که از مور و بلخ زیاده فراهم آمده بودند متوجه
لاهور شد و قوچی نبرگه و گی سلطان قلیخان بمقدمه روان ساخت سکمان بعد تا راج سر سندر و استیصال مساجد و مقابر و زنها بنسیدند
و سجال سکفه شما نیز می متوجه رسانیدند سلطان قلیخان از پانی پت بیشتر رفت سکمان زرمی صعب کردند و بهر نیت رفتن سلطان
قلیخان نظر یافت بهادر شاه بدو اح شاخیمان آباد و گذشت به سلطان قلیخان پیوست و در شاه و جوره نزول فرمود بارش کنده بهار شبت
روید و آنچه را که تا یکماه و چند روز آفتاب از نچاپ بر آمد گرانی غله بر تبه انم رسید آر و گندم مطلق نایاب و بیخ هیچ پرست می آمد و در
تلاش خود و مردم از خود بر رفتن نایاب بنیمه بنیکیشتمند چنان طماق و خنجر شدند و دیگره بار بایان از پد علفی الف دار خشک و لاغر گشتند و بهر
عدم شتافتند لشکریان در بگامی ولای از زندگی خود نیز از روزیکه باران رحمت گشت و او و سادعتی متوقف شد لشکریان بلا خوف
مانند ز نمایان از او پیشانی بقا کرده کعب بر آمدند و بنصاحه چند گروه بر زمین مرتفع بنیمه زدند تا ناک که با جمیعت سکمان فرست یافت
در لوبه گده ما و او سترال گزیده بود دست خنبت و تاراج پر و اخت روز سه بر فوج خانمنا ن که مقدمه سپاه بهادر بود بنیت روز می چیدند

و در

تقریب بود که فرج خان تاجان منزه شود نگاه رسم دل خان چون بلای ناگمانی خود را بر مخالفان زد و مقهوران عظیم ترین و صبی منزه بود که
 پناه بردند تا خانان بصره آن پر و خست نمانک مجال مقادست آنجا ندیده بغاری در زید ماموس او بر پیش دست مبارخان آقا
 و غنیمت بسیار وقت لشکر با آن شد چهارمین اثنانم خان تاجان در گذشت و سراغی از مخالفان پیدا نشد و در آن وقت پورش سگهان
 بر طرف شد اما در حد سلطنت فرج سید ماز سرفسا و برداشتند چنانچه در سلطنت محمد فرج سید ششم از آن مرتوم شد با کجمله بهادرتش و بلاهور صحت
 نمود و حکم فرمود که بنهوان بوی سبب بر کشند چه سگهان ریش دراز میدارند و از زمان دیگر منودان خصوص در ضلع لاهور هم ریش میداشتند پس
 تفرقه در منوره و سگهان یک یک معلوم نمیشد لکن از فرین ریش تراشی بنوران در ماک محروسه فرستاد و تباری جشن مجلس نمودیم و دل با لب
 که در عهد شاه جهان بادشاه تبارش بود و حکم بصب آن فرمود آن در عهد چند ماه ایستاده شد و چشم نظر گمان در شاهش خیره گشت بهادرتش
 در آن عرصه جشنی عظیم نمود و چهار شاهزاده معزز الدین جهاندار شاه و محمد عظیم الشان و نجسته اختر جهان شاه و فیض القدر رفیع الشان و سربان
 ایشان دوزد و او امر از خود و دیگر بگنوازش و عطا بای بادشاهانه از نقد و جاگیر و خلع فاخره و جوایز منی برافرازد گشتند و هنگام جشن تا
 ظهر در بر پا ماند بعد از انقراض نشاط جشن در مزاج بادشاه اختلال راه یافت اول در باب کشتن سگهان از در و شهر علم فرمود نگار سگ کشی کنند
 شد و دیگر در عهد پناز نماز میامع لاهور رفت و در آنجا وقت خواندن خطبه خطیبی وار و دیگر بر داد است ملایان پنجاب آنروز پورش سخت
 در میان آبر و سنگ و خشت از هر کنار میخفتند بالاخر بعضی در قلعه گویار و اکثری در لاهور مجوس گشتند و گویند که بهادرتش بهر جهت
 که در عهد شیش رار و نوح و بهر چهارمین اثنان چهار شد و در عرصه سده چهار روز و روز گذشت مدت سلطنتش پنجسال بود بعد از او هر چهار پسرانش یعنی
 معزز الدین جهاندار شاه و محمد عظیم الشان و نجسته اختر جهان شاه و رفیع القدر رفیع الشان بدو بوی سلطنت برخاسته شیش یا محمد لازم فواب
 امین الدوله مولف انشاء قلند که در آن واقعه حاضر بود میگوید که امین الدوله و دیگر مشیران شاهزاده عظیم الشان بعضی رسا میزدند
 که در انفقار خان سر مخالفت میدار و در آنجا نیز میگویند بادشاه فریاد کرد و میخواست با هر سیران زردا کنون که بریده است او را
 و سنگیر باید که در عظیم الشان قبول نکرد و در انفقار خان چینه بود رفت و از آنجا پیش شاهزاده معزز الدین شتافت و با جهاندار شاه عهد و پیمان
 در اتفاق بود که گرد آمدند نگاه شاهزاده نجسته اختر رفیع القدر با معزز الدین جهاندار شاه اتفاق ساخت بر سه برادران با اتفاق یکدیگر که در عظیم الشان
 صف قتال میار میزند جنگ قوی و بان آغاز شد و آن تا بهفت روز گشت بدین الدوله و نعمت الله خان و عزیز خان و راجه و دیاباد
 و آبر و باز خان و عمر خان و غیره عرض نمودند که فرمان شود مخالفان را بیک حمله منزم گردانم شاهزاده عظیم الشان فرمود که اندک باشمید
 تا مل عظیم الشان بنا بر آن بوده که خرنیم پیش با بسیار است و چون من جات و بجایه فضل ارزانی غایب شده اند و مخالفان مفلس اند و غریب لشکر
 آنها جلست گردانی غذا از گرسنگی هلاک خواهد شد پس قوت نیک میدانست و دیگر شرم بر آمان مرزا محمد رفیع سر مله خان که در موضع تپی فوج
 کور جا لشکر آراسته است تقاسم داشت و بداد و در پیش با سپاه بچیل و اساک می در زید با محمود و انفقار خان با فوج هر سه شاهزاده انفقار
 تفریحی تو بهای کلان که از قلعه لاهور آورده بودند فرار زید و نصب کرده در پیش گولر نامند و بعضی تپی او چار اتار در کرمی کم که از آن نگران
 میاید و در عظیم الشان تزلزل شده ماه لاهور که او بود بطریق نریمت عزیمت کردن میخواستند امیران بزرگ تنگدل شده باز عرض کردند که
 اگر حکم شود بر مخالفان نیز عظیم الشان همان فرمود که اندک باشند با وجود آن دلیران لشکر حکیم شاهزاده خود را از چشم خصم زدند و اهدار را
 بشکستند و برخواه تو بهای بر سه آورده از آن زمان هم شاهزاده بی نصیب را فوین حرکت رفیق نشد و کسی را بعد پیشبان فرستاد

سخت مبارک شاه

بیان حاکم در بیان
ایران با شاه

بیان حاکم در بیان
ایران با شاه

ملک بختی سرداران که قدم جرات بکام پیشینان گذارشتن میخواستند و اولان فرستاده آنها را از پیش قدمی منع فرموده چون در اتفاقان
دید که احدی بحدود این اجل گزندگان نمی آید با فوج کثیر بر سر آنها ریخت و بسیار بر انقباض رسانید و تقییه نسبت را به پامی شهرت گشتند
مجموعه عظیم الشان بصفاد و هشت هزار سوار بود و از زمان بخبر ده دوازده هزار سوار باقی ماند وقت شام عظیم الشان مجبیه داخل شد که با
توب بدستور در بارش بود و از لشکر کسی که بود در فکر رفتن سرگرم بود مگر چندمی از روشناسان منتظر ماندن بودند تمام شب میگذشت
و بعد با گردید و زاری گذشت و روز بفرست عظیم الشان بر فیصل سوار شد نعمت الله خان با ده هزار سوار تنها و با جهرام سنگه
بقرب هزار سوار و حقر یعنی امین الدوله من شیخ با کرم بخش غنایست علیخان و دو اسب علیخان و چندمی دیگر همه بجهت دو هزار سوار
همراه رکاب عظیم الشان بودند که بزرگراه رسید آنروز با و تند بر روی عظیم الشان در زمین گرفت و دیگر آب را وی در چشم فروم
خیلیدن و غبار مانع چشم کشاود شد بغیر از او از توب گوش نرسید تمامه او باش منایه از لشکر مخالف بفرست تا از خزان کربلا
تیر باران کردند از طرف هم سپاه شاهزاده چشم پوشیده ترست چند از شمسست کشاود تمامان مانند با و تند از پیش نگر نیند در این اشاک که در بکله
بر میگردد فیصل سوار عظیم الشان رسید یکبارش گرفت شاهزاده آن باش را بر زمین انداخت امین الدوله گوید که پرسیدم خیر است فرمود
که بگو گذشت چون شاهزاده را بدیدم که در و فغان بنیاد نهادم شاهزاده فرمود که از نقد بر بصری چرا عرض کردم که گشتی با قیمت مراد
من تبا شد اگر فغان کنم چه کنم سرخیز در باب عجله و تحمل عرض کردم خیر از اندک باشد از زبان نبرد آمد نقد بر همین بود که شد الحاصل صلاح
چنان هست که خود بدولت بر اسپ سوار شود و در ملک بنگاه شاهزاده یعنی محمد فرخ سیر و در دیار و کن داد و دهان پنه از فدویان
سرکار است هر جا که بخاطر بگذرد رسیده و اسباب جنگ فراهم آورد و تبه جندارک شوند فرمود که در اشاکه و محمد شجاع به جمعیت بود که
اگر سلطنت مقدر است بصدق آیت که من فی قلی علی غلبت و بی شک و تردید بافتن بعد نیست امین الدوله گوید بعد اندک فرصت مر تبه دوم
عرض کردم که حال امین مسیت و دو سوار همرا و مانده اند و دیگر تبه باز نماند فرمود که ده سوار همرا ما کنند که بر مغز الدین نیازیم و شمس
با و از ده سوار بقابلت خسته اختر روان شوند بدین گفتن تبه بزرگ نگاه دوستی از ان بیان گفت که اینک راه بنگاه میگیم می باید گفتیم که
شاهزاده زنده است نوازم گذشت چندین اشاکه که توب بر خرطوم فیصل سوار عظیم الشان رسیده روی از میدان بر گرد اندید
بقدم گرد بر طرف آب را وی روان کرد و فیصلیان بر زمین افتاد و تجمالی خان بودی که در خواهی بود و ایمان فیصل گرفته بر آمد و پیاده شده و رفت
فیصل به سرعت میرفت که گرد باد بگوش نمیتواند رسید اسپان سوار می نامم هر چند پیشه کوب میگردد و در زمانه نماند نگاه فیصل از ساحل
بلند خود را در آب را وی انداخت و بگرد آب افتاد و فرود رفت و غرق شد چون در آنجا رسیدیم دیدیم که کل و لاسه بلبشین بیایمی آمد
سعدی مرف که فیصل سواد غرق گردید با بجمه چون کار شاهزاده عظیم الشان با تمام رسیدیم به اختر همانا شاه با برادرش معز الدین
جهاندار شاه پیغام داد که تقسیم ملک موروثی و قسمت غنایم عظیم الشان پر دازند معز الدین جواب نامناسب داد و حجتت اختر لبش نید و
بشعبه و آماه پیکار گشت و شیخ یار محمد مولف انشا قلمند بنویس که چون خزان عظیم الشان بدست نجسته اختر افتاد و ذوالفقار خان
داوری و لشکر و سپاه تقسیم غنایم فرستاد و همین نجسته اختر گران آمد بر صورت ذوالفقار خان صفت قتالی بسیار است جنگ توب و تفنگ
بسیان آمد نگاه ستم جنگ و حالی خان و غیره اعزای نجسته اختر سپاه معز الدین حمله آورد و در دست روی عظیم الشان بودید معز الدین
سزایم شده مضطرب بر خود فیصل غلبه لشکر باش بر آگنده شدند معز الدین هم در پر آگنده که سبلت را این سو و آن نوزادت نجسته اختر

پشت کوب عقب سپاه خویش با داد و من آمد ناگاه از طرفی که او با منی چند بر اسی نامخت از زمین ایستاده و چون در کوه تنگ بمصلحت خود
رسیده در گذشت سپاهش بر محبت رفتند مردود الفقار خان و در بدو میل نمیکشیدند آخر با پیش گرفته آوردند و در الفقار خان سبی و تلاش
نسب سار مغز الدین را بدست آورد و نسبت فتح عرض نمود مغز الدین و ذوالفقار خان در عرض از نگاه شب شب بستر برودند و فرج القدر بود که
بلا حله شب تاریک و شورت نادر است شمشیر خان به طولن حصار قدرت شناسان در خاتمن در شب مغز الدین بیافت و شبانی و تا مل بالا که
فیل با میدان بودم شب را با خبر رسانند چون سپیده صبح بر سید روز ذوالفقار خان نصرت جنگش بمصلحت بر سر شاهزاده رفیع الشان شناسنت
و اطراف او را فرود گرفت شاهزاده رفیع الشان از قبل بر حسب دروازه شجاعت داد و در وقت شمشیر خان بقتل رسید مغز الدین بظن فریاد
مغز الدین جهاندار شاه ابن شاه عالم هر دو شاه بر سر برادران را کشته بر تخت سلطنت نشست و سید خان را
و کین بخلق و سپهرش ذوالفقار خان را وزیر الممالک ساخت و دو کلاتش خان کوکه امیر الامرا بخشی الممالک گشت و با استیجاب و الفقار خان
سلطان محمد که برادر فرج سیر ابن عظیم الشان را اولیاد می نامد امرای عظیم الشان را نسل رستم و نجان و مخلص خان و بدستور از امرای
دیگر شاهزاده بقتل رسانند و دیگر ارجان بسلاست ماند و اکثری مجبوس گشته مغز الدین خود را از امور ملکی و مالی معذور گشته و الفقار خان
را دارالمقام گردانید و خود با مصلحت کوزیت مخصوصیت خان از بیاریان تالیس که محبوبه او بود و پیش پرودت و سکه مغز الدین بن بود
بیت نزد سکه زدنگ چون مهر و ماه هشتاد و نه غازی جهاندار شاه به آن قصه خبر الدین با استیجاب ذوالفقار خان بعد از آن که
دسین علی خان سادات باز همه از امرای سیر عظیم الشان که حسین علیخان در عظیم آبا و همراه شاهزاده فرج سیر و برادر کلانش عبید الله
خان نظامت را آباد قیام میداشتند نوشت که سلطان محمد فرج سیر را مجبوس کرده باشا ارجان آباد میا بند و مورد تفضلات بادشاهی
شوند و الا به فضیلت خوانند که شید محمد فرج سیر از قتل پدرش عظیم الشان آگاه گشته با حسن علیخان و غاز الدین خان عرف احمد بیگ
کوشه در سر سارعت نموده به بنارس و ال آباد رسید و عبد الله خان را با خود منفق ساخت و تمامی شیوخ و عادات و آغا غنه و زیندار
در اجوت نمند و ال آباد را ملازم گرفت با وجود بی زری و لهای مردم را بتواضع و خلق بدام تسخیر کشید و آنم جردت از بزرگان خویش
کشیده که در موضع نبی از توابع کوره که جاگیر عظیم الشان بوده و سیر احمد رفیع سیر بلند خان لومی دیوان عظیم الشان اینجا قیام میداشت
بست سراسر او را فرام آرد و قصد غنیمت پیش عظیم الشان میداشت درین اثنا خبر قتل عظیم الشان شنیده متوقف گشت و در
خلال ارجح ال جبریلوس مغز الدین بگوشش رسید و بر مصل آن بر طبق فرمان مغز الدین و مکتوبات اسد خان و پیشتر ذوالفقار
از صوابید میچشان واقفانان غنیمتین بجانب مغز الدین روان شده و در راه فرامین محمد فرج سیر مشتمله بتابعیت خویش رسید
و ال در آنم جردت هر چند که عرض نمود که از مرشدان خود گنجین و دیگر کسی بیگسستن صلح و دولت نیست آخر با پیش نگه داشتند که
با فرج سیر میزند و بلبش که مغز الدین شناسنت و معرفت اسد خان ملازمست مغز الدین حاصل کرد و مورد الطاف گشت اسد خان
بعد چند سکه از راه و در اندیشی که سیر بلند خان رفیع عظیم الشان است بودن او در حضور مغز الدین معلومت ندید و چه هنگام نرم مبادا
ضاد و کند و شورش انگیزه و بنابران از راه دوستی با سیر بلند خان گفت که شمار او را بگم بجا بله محمد فرج سیر شدن مناسب نمی دانم
انگیزه خاطر مکنند و از طرف من بی نیابت احمد آباد گنجان هر دو از سیر بلند خان منت داشت اسد خان او را از بادشاه غنیمت
کجرات و پایند او کجرات رفت آنقصه چون خبر رسیدن محمد فرج سیر تا ال آباد رسید مغز الدین و ذوالفقار خان رسید هر گرم تا بمر

بجای که سیر الدین

گروه بنام شاهرزاده محمد سحر الدین ابن سحر الدین با حنف اندوران شوسه خواهر گوگلتاش خان و لطف عثمان صدوق پانی شی در دیگر
 احرا با جمعیت کثیر با شعیال محمد فرخ سیر تعین شدند و سحر فرسود که مال آباد و پخته بودند و بنا می این فتنه که هنوز سحر فتنه است پانزده
 و سحر الدین با دو انفقار خان و گوگلتاش خان و محمد امین خان و عبد الصمد خان و غیره سوزوران و خلیه توراتی مشورت نمودند
 عبد الصمد خان گفت که فوج شرقی را ز سر و صدا وقت با سپاه باو شاه نسبت مکر سادات ما زهره که بسیار است میگویند یعنی پیاده شده جهان
 میدهند فکر می بجار رود که اینها ازین نافت محمد فرخ سیر سید تپی کنند باید که بفرمان پیشین منصبی و امید انعامات و خدمات عمده بنام
 آنها رود تا اطاعت و رزق در این مهمل آمد لیک پیش نرفت با تجمیع چون خبر رسیدن فرخ سیر در آله آباد مکر سیر محمد فرخ الدین و
 ذوالفقار خان رسید و ذوالفقار خان سحر الدین را از لابو ریشا پیمان آباد آورد و بفراسهم آوردن سپاه و بدست آوردن قلوب
 مردم سرگرم گردید و گفت داد و دوش بکش و و لغو در این و اجناس همه در موای اینکار خرج شد بالاخر فوت بسفت و دیوان خاص
 عام شاه پیمان آباد که از فتنه و طلا بود رسید و آنرا شکسته نخرج آوردند محمد سحر الدین ابن سحر الدین با شکر می آراسته بجهوه رسید
 و بپورچال پر دخت محمد فرخ سیر از آله آباد بدایم جانب شناسان محمد سحر الدین جنگ هنگام شب از مورچال بگریخت و با کبر آباد رفت
 محمد فرخ سیر نیز یافت با ستماع اینخبر ذوالفقار خان سحر الدین را از شاه پیمان آباد بر آورد و مشعل اکبر آباد رسید و بر کلمات سوزان
 بر آب جمن جمعیت یک لک سوا خیمه و خرگاه زد و مساجد بر جمن را از مردم سپاه و توپخانه فرو گرفت و گذاره مسدود ساخت تا سوسان
 بحد فرخ سیر رسانیدند که بالاسی عبور سوزان کرده مسافت پنج شش کرده پایابست محمد فرخ سیر به جناح استمال بدایم نجات ولی سنا رفت
 عبور جمن نمود سحر الدین و ذوالفقار خان ازین ماجرا با خبر گشت و به تشریب افواج پرداختند عبد الله خان حسین علیخان و راجه
 جمعی را هم بر آوراده راجه دیاباد را گرفتار از الدین خان کوسه و غیره از اطراف حمله آوردند و گوگلتاش خان را که مقدمه سپاه سحر الدین
 خان و پیش روی ذوالفقار خان چون کوه آهن ثبات میداشت با او ز می صعب کرده و قتل رسانیدند از ثقات شنیده که ذوالفقار خان
 که از طرف گوگلتاش خان که دورتی در دل میداشت در مدوا و اعراض نمود و بطنه و سحر در آنکه چون کار گوگلتاش خان تمام شود البته سپاه
 محمد فرخ سیر بدست و ساند و گرد و آن زمان بدفع ایشان باید پر دخت همین که گوگلتاش خان از دست برود سپاه محمد فرخ سیر قتل رسیدند آن
 طبع ذوالفقار خان که گردید و قوت است بران جامعه زدن توپ و بان بانام سواد آن نماز نهاد و یکجانب در سر که بفرستد چون فوج از
 محمد فرخ سیر بعضی گویند که عبد الله خان صبحی از لشکر فرخ سیر با چند سوار بر آمده و گشت زد و قلیلی از در زمانه پس شیب سحر الدین در آمد
 آنجا محمد امین خان و عبد الصمد خان و غیره بمول توراتی می نفلت میداشتند چون خبر قتل گوگلتاش خان شنیدند و پوریش افواج محمد فرخ سیر دیدند و
 بدو رفتند گویند که توراتیان با عبد الله خان و فرخ سیر جنگی در شنیدند و الله اعلم الجا چون سحر الدین بوزش افواج محمد فرخ سیر ازین پشت شنیدند
 مضطرب گشت و در آن حرکت کمال نمود و مشوقه او بر سر بنه نیت نهاد و در راه بردست محمد یار خان ناظم دلی سیر شد سحر الدین سراسیمه
 گردید از قلنگاه بدرفت ذوالفقار خان چون خبر نرسید سحر الدین شنید دست مخالفین بر سر زده و نمر گشت و محمد فرخ سیر یافت سحر الدین که بود
 قلعه شاه پیمان آباد رسید و خود است که اندرون رود و مستحفظان سحر ام شنیدند سحر الدین پیمان اسد خان رفت اسد خان اورا محبوس کرد پس
 از زبانی ذوالفقار خان پیش بر رسید و گفت که سحر الدین امین و سپه دار ملک و کن مینه جمعیت فراسهم آورده و تدارک ملکات بدو بود
 اسد خان گفت از اینجمله فاسد بابای محمد فرخ سیر مدارت ملک است به حال من تفقد خواهد فرمود ذوالفقار خان ایضا این سخن خوب است

سختی
 از دست سپاه

الفهرست

که از پیش پدر برود در قس نیافت و بدستور مغزالدین مجوس گشت اسدخان سرد و محبوبان را حواله محمد باقران نمود و التماس بخشایش فرمود
 با نوید و سنگی ساختن جهاندار شاه بدرگاه محمد فرخ میر فرستاد محمد فرخ میر شایبجان آباد شتافت و فرم داد که جهاندار شاه بریده بدرگاه
 آرید اسدخان و پیشش ذوالفقارخان بگذارست رسیدند اسدخان نصحت مر حاجت یافت ذوالفقارخان بقضای سلطان کریم ابن
 عظیم الشان و مجلس خان همه بلاک گردیدند مدت سلطنت مغزالدین جهاندار شاه یکسال چند ماه بود بعد از محمد فرخ میر ابن
 عظیم الشان ابن شاه عالم باور شاه ابن عالمگیر در آموخت محمد فرخ میر در یکصد و بیست و پنج عجمی سلطنت گشت و سکه اش این بود
 سکه سکه از فضل حق پسر وزیر بود باوشاه مجور و فرخ میر بود و بر سلطنت او قحط افتاد و سید عبداللہ خان را خطاب قطب الملک و وزارت
 دربار درش بیستین علیخان را امیر الامرا بخشید الملک و محمد ابن خان حسین بهادر را خطاب اعتماد الدوله بخشی بودم و خان در آن سستی بخواب
 عاصم را در ونگی دیوان خاص قریه جلای دار و ونگی خوجان و چینی سربک را در ونگی و خدمات و رساله و مرتبه اش بلند ساخت و
 محبوبان ذوالفقارخان را که اکثر در آنجا آمدند و در آنجا نشستند و در آنجا نشستند و در آنجا نشستند و در آنجا نشستند
 ماند و بعد از آن با سوزات ملکی پرداخت و چون دخل بر خراج گفتا نمود باستغواب اباکاران در سال شش ماهه بخواجه و جاگیر با میران و
 ملاذ خان و در خلال اینجوال جماعت سکمان در لاهور با سید شورش گشتند عبدالصمد خان ناظم لاهور آنجا آمد را کجین تیر سیرت مل
 ساخته و اکثر از نهار آنچه کلاه کرده بر شتران سوار کرده بلی فرستاد این قضا با دشمن بیاید سمت تخمیر خود یافت و در سلطنت
 محمد فرخ میر سربلن جان بموجب طلب از احمد آباد گجرات بدرگاه آمد و حسین سید عبداللہ خان حسین علیخان عفو جرایم او شد و
 ملازمت حاصل کرد و امور و تفصیلات مشهوره گردیده نظامت او در شتافت و بعد از آن نظامت اله آباد رسید حسین علیخان
 بر احوال ماند رفت و موافق ضابطه قدیم و قری از اخفا در اجتهاد سگه را امور باز و واج باوشاه در آورد و این حکایت امیر عبدالعلی
 بلگرامی و وسط خطم آورده این بیت از آنجا است بهگامیکه محمد فرخ میر با لفظ خلوت کرده در ابیات گفته میرت باسلام آن صنم را
 چشمنا کرد و دیگره از رشته ز نار و کرد و در آن سلسله است گشت را حیوانان رسم از زمین برداشتند باجملا باوشاه
 سیر محمد را بنظامت عظیم آباد و محمد راجه دیر سوج پوریه که در حلقه تمدن بود و حسین فرمود حسین علیخان را بنابر نظم و نسق و کن تاویب
 و او در میان افغان نمی فرستاد سیر محمد ترخان محمد بانیسی که عمارت از بیست و دو امرای نامدار با فوج کثیر است از شاه جهان آباد
 بعظیم آباد شتافت و محمد میر از و سرانجام نیافت و بطلب حضور رفت فرخ میر سیر ملبنه خان را از ال آباد بنظامت عظیم آباد و محمد راجه دیر
 تعیین فرمود حسین علیخان بعظیم آباد شتافت و راجه دیر امیر دست و در اقم و شیخ عبداللہ غازی پوری بقبل رسانید و این فضا یا
 در ضمن عظیم آباد و احوال اقلیم و در سمران فرمود گشت بعد از آن سربلن خان طلب حضور شد و در وقت عبداللہ خان نظامت کابل و
 تفویض شد و در و رویه انعام یافت و ملک پنجاب از توابع لاهور ضمیمه صوبه کابل و بجایگزینش سمر گشت سربلن سید محمد کابل
 شد و باین شایبجان آباد و سربلن با نظاره اقامت مقامات فرمود پیش ازین غمازان خانیه بر انداز مزاج باوشاه فرخ میر از طرف سادات
 و طبع ایشان از جانب لیسنت مکرر ساخته بودند و آن در ضمیمه زفته و بالانشا مکتوبت عبداللہ خان متضمن بطلب حسین علیخان و سوز مزاج باوشاه
 باو رسید حسین علیخان بر شتافت و جمعی را نشان بر او فرار داده و عمارتی متعلق بر فیصل نشانید و بالکدر آراسته و مرسته با از کن متوجه شایبجان
 شد محمد فرخ میر از ایشانال گردید و سیر علیخان بر شتافت و سیر علیخان فرستاد و آن شور شیت آنچه بنایست از جانب باوشاه

ن
 سکه فرخ میر ابن
 شاه عالم سرب

ن
 بیخانی سادات باو
 در سوز مزاج

سجده علیخان رسانید و در ظاهر استقامت داده اورا بشاه سپهران آباد آورده حسین علیخان امیرالدوله است و در صلح یکدیگر کرده
 بادشاه عهد نخست که در سوخ قدومت مانده با از همه بندگان زیاده است آنرا حدودان و کسین آنها میدادیم که درگاه افغان از وجود ملازمان
 سرکار خالی شود و بندوبست غلام شود تا ببلای دست بر سر شاه کلید ابواب پیش او فرستاد و عبد الله خان و حسین علیخان آمدند ملازمت نمودند
 و بادشاه را مع خدمت محل از صغیر و کبیر به تبع ترین و جوی اسیر کردند و از انواقه ششم ریح الاول سنه یک هزار و یکصد و سی و یک اتفاق افتاد و یکی را
 از شاهزاده های محمود بر آورده بر تخت نشاندند بعد چند روز بر کلبه طبعی در گذشت و همچنین دیگری و محمد فرخ سینه در بر آن حال نمود
 مدت سلطنت محمد فرخ سینه قریب هفت سال بود و بعد از او محمد شاه محبته اختر جهان شاه ابن چهار شاه امان عالمگیر از
 زندان بر آورده و در قید سه سنه یک هزار و یکصد و سی و یک سجری بر تخت سلطنت نشاندند در سلطنت آنکه به انتظار آفتاب با زمین
 سر مندی بر شاه سپهران آباد و میگذازیدند طبع وزارت غریب و بی نمود و عبد الله خان فرمان محمد شاه بنام سر بلند خان فرستاد که بمبیل
 سمت کابل روان شود و سر بلند خان کابل شافت عبد الله خان حسین علیخان بدست محمد شاه بوزارت و امیر الامرای بنام
 محموده مدار الهام ملک گشتند در بدو سلطنت محمد شاه محمد امین خیان قورانی بکانات محمد فرخ سینه بود و بعد از محمد شاه حسین علیخان را که
 با محمد شاه بادشاه بنا بر تادیب نظام الملک بدکن میرفت مغرب و در گذشت چهار روز سی حسین علیخان از دربار بادشاهی نصبت
 شد و سواری پالکی بخیمه خودی آمد در راه و دو کوش از منوال منصب دار بادشاهی که یکی علیخان حیدر بیگ نام داشت فرود آمدند
 و آنکس محمد امین خان نمودند که زرتخواه مامور نمیداد یکی از ان بدست راست و در دیگری بدست چپ متصل با یکی حسین علیخان
 آمدند و یکی عرضی بدست حسین علیخان داد او بخواندن مشغول شد شخصی دیگر از انظراف پالکی پیشین نفس از گذر شد و زیر پهلوی حسین علیخان
 زد و زمین که حسین علیخان با و نگریست و دیگری از طرف دیگر پیشین قضی حواله او کرد و کارش تمام ساخت و این واقعه در آخر سنه
 هزار و یکصد و سی و دو و سجری اتفاق افتاد چنانچه شاعری در تاریخ انواقه گفته از آن جمله است مخرج قتل حسین که در پهلوی حسین
 یک از آنما قتل رسید و دیگری جهان سلامت بر و شورشی عظیم درش کرد و در او و انباشت حمید و بنگا حسین علیخان بتاراج
 رفت چه بوجب حکم محمد شاه هر یک از امرای و ضمیمه های متعلقان حسین علیخان تسلط شدند چنانچه سید سعادت خان برهان الملک
 بخیمه و احوال و افعال غیرت خان بشیر و زاده حسین علیخان متصرف گشت و از ان روزا قبالش روی تراج نهاد و با جمله بعد ازین
 قضایا محمد شاه و محمد امین خان بشاه سپهران آباد مراجعت کردند عبد الله خان که در دلی بود و محمد قتل برادرش بنده شاهزاده را
 از حبس بر آورده بر تخت نشاندند و با نوح میثمار توپخانه بسیار قصد محمد شاه کردند و زنی صاحب کرده اسیر گشت و در حبس ببرد و محمد شاه مستقل
 و سی سال سلطنت نمود و در سال بسیت و یکم جلوسی نادر شاه والی ایران بنه خیمه بند توجهی بنام حسین علیخان آمد و در محمد شاه با
 عساکر و توپخانه و افراز دلی برآمد و بیانی پت کر نال با امیران محمد شاه چو بی مهم جام الدوله و خانان سپهران امیر الامرا و
 و برهان الملک سید سعادت خان ناظم اوده و انواع نادر شاه و محاربه دست داد و خانان فاضل خان زخمی شد و بر گشت و
 همان شب در گذشت و سعادت خان را فوج نادر شاه سه فیل سواری او اسیر کرده پیش نادر شاه بردند و انواقه و سه سنه یک
 و پنجاه و یک سجری اتفاق افتاد و با جمله در بیکر بوجب طلب نادر شاه نظام الملک آصف جاه و عنقا و الدوله قمر الدین خان
 در بیکر و بیکر روز طلب ایشان محمد شاه بادشاه پیش نادر شاه و نادر شاه همه بار او لشکر خویش توابع نگاه داشتند

فصل پنجم در بیان تاریخ
 حسین علیخان

فصل پنجم در بیان تاریخ
 حسین علیخان

فصل پنجم در بیان تاریخ
 حسین علیخان

پس امان مدعی نادر شاه با محمد شاه موافقت کرده و داخل قلعه شاپورجان آباد شد هنگام شب مردم بازاری اموال خود را در شاه
 قصد محرم مردم محمد شاه خود قلعه میان مجلسه که باو شاهی اورا در قلعه بگشاید شورش عظیم برپا شد مردم شهر از سپاه نادر شاه هر کس را که یافتند
 در آن شب قتل رسانیدند در آن هنگامه سبک چهار هزار کس از سپاه نادر شاه کشته شد و چون سپیده صبح بدیدند نادر شاه از قلع برآمد
 و مسجد و خوشنود که متصل چنانچه چوک سمت رفت و شبست امیران محمد شاه بر کباب او حاضر بودند حکم قتل عام فرمود تا یکپاس
 هنگامه قتل عام باطلی کثیر در آن یک نفر قتل رسید و شمارات بعضی چهارمیدون شدند و ناموس اکثری بر باد رفت پس امان شش
 امیران محمد شاه مثل نظام الملک و قمرالدین خان و مبارز الملک سر بلند خان از قلع عام در گذشتند و همین که از زبانش امان برآمد
 فی القلوب آنکه شورش و جنگها بطرف نادر شاه در دلی جانان و از ابو منصور خان و اما و سید سعادت خان که در لکنوه
 نیابت خود بخاوه تمام داشت و سعادت خان در همان ایام از بیماری سرطان که داشت در دلی فوت شده بود و در و طلب
 نفرمودند چنانچه در نادر شاه پیشه او و نادر شاه سید جنگ برادر او و سعادت خان لکنوه پیشه ابو منصور خان فرستاد و مبارز الملک
 سر بلند خان را خدمت تحویل در لار مردم شهر دلی چه شریف و ذویل داد سر بلند خان چارناچار آن را قبول کرد و ابو منصور خان
 او کرد و در پیه نقد مردم نادر شاه تسلیم نمود و شفقت افران داد و نادر شاه از این نادر و اجناس محمد شاه باو شاه که انداخته اسلطان بود آنچه
 که یافت گرفت همچنین از محمد امیران نظام و سکنه بصدور دلی و افرینست اورا و آقا قمرالدین خان و نظام الملک و دیگر قورانیان
 مسیح نگرفت و بر ستود او مبارز الملک سر بلند خان که او هیچ ندانست و هنگام غریبت امیران محمد شاه را بیک ستود سلطنت داد و با این مرتبت
 نمود محمد شاه باو شاه سلطنت میراند پس چند سال محمد شاه و ابو منصور خان که آن هنگام در رفته تو چنانچه ابو منصور علی محمد خان رو سیکه که خود
 می چید از اتفاقات نزاع سبطان مردم او را ابو منصور خان واقع شده بود که کشید علی محمد خان رو سیکه در جنگها که از صفات او بود
 انواع باو شاهی خاصه بگفته بودند چند روزم تو چنانچه بسیار ماند و باو تو معرفت قمرالدین خان وزیر علی محمد خان رو سیکه بجهت باو شاه
 آندر آفرین در کوفت ملازم ابو منصور خان و تنبیه را جفون رسد در پرورش حاضر بود این تفصیلا در ضمن آنکه از توابع شاهجهان آباد
 مردم خواب گشت با جمله بعد از این واقعه از چند سال امیر شاه ابدالی و ابلی قند بار و کابل بنیم شخیر دلی بلاهور رسیده محمد شاه
 پس خود امیر شاه را با قمرالدین خان وزیر ابو منصور خان در راه امیری سنگه من سیلگه سوئی که ابو امیر را جبهه نگرد و غیره را جبهه
 جانان بمقابل ابهری فرستاد و در باچی راهه باین سر بند و لاهور ملاتی فرقیین دست و اور ز می صعب بمان آند قمرالدین خان
 در برابر لکه توپ و زخم کشته شد در راه امیری سنگه همان روز هر اسان گشته جینگ از او و دیگر سخت معین الملک عرف میر منو این
 قمرالدین خان وزیر ابو منصور خان قرار بر قرار اختیار کرده قتالی خاتش کرد و در روز دیگر امیر شاه ابدالی بجهت رفت
 امیر شاه عنایت فتح به پدرش محمد شاه باو شاه عرض داشت محمد شاه همین الملک را صوبه لاهور تفویض فرمود و در خلال
 این احوال محمد شاه برگی طبعی در گذشت پس امیر شاه احمد شاه ابن محمد شاه در سنه کینار و یکصد و شصت هجری سلطنت
 و ابو منصور خان را ابد و وزارت نمود و بشاپوران آباد آمد بعد برین انشار نظام الملک تصف جاه در دکن در گذشت ابو منصور خان
 در زمانت سید خانان امیر شاه باو شاه پیشه او مشغول عیش و عشرت گردانید و تقرب لطفت گشت و طرف و کار وزارت کردن گشت
 ابو منصور خان بگفته در نادر شاه را بگشت امیر شاه از ابو منصور خان مشور شد و سوختن کرد ابو منصور خان دوست که او را سبک کند میر شد

محمد علی شاه

محمد شاه

محمد شاه

محمد شاه

محمد شاه

محمد شاه

احمد شاه نظام الدوله ابن قمرالدین خان بر منصب امیر الامراختی الملک و قازال دین خان ابن نظام الملک را وزارت داد
 و ابو المنصور خان برنجی و مسوول جاث را با خود متغی ساخت و در بی راهی حاضر نمود تا از دین خان نجیب خان رو سپید را که در آن وقت چند
 گز و فرزند داشت و پیش و در میان و حافظت خان در سنبل مراد آباد و غیره بسر برود سخاوت و نجیب خان با جماعت کثیر از رو سپید با بر بی
 رفت و با ابو المنصور خان زرمهای صحب کرد و ابو المنصور خان بلکنوه مراد آباد آمد و مستقل گشت و نجیب خان در فاقست قازال دین خان
 بر بنه اعلی رسید و نجیب الدوله خطاب یافت و پیر کده قطع او مقرر شده و قازال دین خان که در آن وقت فوزه و با بیست ساله بود
 مقرب الحفرت و مدار المام گشت و با لاخر از احمد شاه مخالف شد و احمد شاه با ابو المنصور خان در ساخت اجیر شاه از شایمان آباد
 غریمت لکنوه کرد و بسکندره رسید و آنجا مقامات کرد و قازال دین خان مرید را بر احمد شاه بادشاه تعیین نمود تا قنارت کند مرتبه بار
 در سکندره با بشکر احمد شاه رسیدند و بتاخت و تاراج پرداختند احمد شاه منرم بشایمان آباد رفت و لشکر غارت گشت قازال دین خان
 او را بگرفت و بسیل کشید و نادمش او هم بانی را نیز در شیمان میل کشید و بزندان فرستاد و عزیز الدین محمد بن عزیز الدین بن سواد شاه
 را از حبس بر آورده در سنه کبیر او یکده و پنجاه و پنج مجری سلطنت نشانند عزیز الدین محمد خود را با عالم کبیر بانی مخاطب گردانیده
 برخت جلوس کرد و قازال دین خان وزیر و مدار المام ملک گشت در آن هنگام احمد شاه ابدالی و ابالی و ابالی قناری شیخ مندرستان نشانت
 قازال دین خان نجیب الدوله را با عساکر بسیار بمقابله احمد شاه ابدالی فرستاد و خود با پادشاه بنواست که از دلی بر آید
 لبیک بادشاه اجابت نمی کرد و گویند که بادشاه احمد شاه ابدالی را خفیه حبت تادیب غازی الدین خان طلب کرده بود
 با آنجه نجیب الدوله با احمد شاه ابدالی بساخت و بخدمت او بر رفت غازی الدین خان بخرانی و شجاعت یکدشت بر پایش
 سوار شد و تنها با لشکر شاه ابدالی بر رفت احمد شاه ابدالی او را بنواخت و خطاب فرزند خان او را بنواخت و مخاطب ساخت
 و با او بدلی آمد و با عالم کبیر ثانی دوستی کرد و عمارات عالیه آتشه را از اعلی دادند و بلند و مبالغ بسیار که نوبت از کرد و با گشته
 بسنگه رسید بدست آورد و در وصیه از احفاد تیموریه که یک ازان دختر محمد شاه بود و دیگر سے از عالم کبیر ثانی یک بنام خود
 و دیگر سے بنام مسیح خود طلبه کرد و عالم کبیر ثانی را بر دستور سلطنت هندوستان مقرر داشت و ولایت خویش بقندهار حبت
 نمود و شاهزاده عالی کبیر ابن عالم کبیر ثانی که در حبه و فواح آن بود مغزول شده بشاهجهان آباد رسید و در جوابی دار اشکوه منزل گزیده
 سپاه قازال دین خان او را محاصره کرد و شاهزاده بهتوریکه داشت از آنجا بر آمده بر آه سنبل مراد آباد با نوله و بر بی با حافظ
 رحمت خان دودو بنجان روسا سے رو سپید ملاقات کرده بلکنوه نشانت و بصوابه بشجاع الدوله باله آباد رفت محمد قلی خان
 سعرون بیزرا کوچک ناظم ال آباد ابن عم شجاع الدوله با شاهزاده متغی گشته متوجه شیخ احمد آباد شد راجه رام نراین که در قبل
 میر محمد جعفر خان ناظم ننگال ایالت عظیم آباد داشت در نصبه پهلوانی بخدمت شاهزاده آمد و هنگام شام سیمله آهرون کاغذ ملکی نصبت
 شده و جمله عظیم آباد داخل شده با ستمکار مریج و باره آن پرداخت شاهزاده عظیم آباد را محاصره کرد و رام نراین مخفست در ضلال ارجال
 شجاع الدوله باله آباد نشانت و بر قلعه و صوبه ال آباد استولی شد و گماشتگان محمد قلیخان را از قلعه خارج این خبر صد گشته از شاهزاده
 جدا شد شاهزاده ناچار از محاصره عظیم آباد برخاسته به بوندیل گشت رفت و محمد قلیخان نزد شجاع الدوله آمد و محسوس گشته بقتل
 رسید شجاع الدوله جماعه قنرلباشیان را که با محمد قلیخان مربوط بود و مذازاله آباد داده و خراج کرد و شاهزاده و دیگر با فواح منرم آورده

آید نجیب خان
 ابو المنصور خان

شهر مشران
 اوسه و زور کار شیدان

شهر مشران
 محمد عزیز الدین

بکمال کمال
 ابدالی در دوش از خاندان
 تیموریه بی عجزه و کبر و بر سر
 راه بسو فود

روسیه بضمیمه آباد نمود و محاصره کرده و در خلال این احوال خانزاده بن خان که با عالمگیر ثانی مخالفت داشت روزی پیش باو شاه رفت و گفت که چند نفر از جدویشان سحاب الدعوات از بلخ و بغداد و اور و در شاهجهان آباد شده اند غلام نربارت استان رفقه بود بسیار شسته یافته بود شاه از روی ملاقات در ایشان کرد و روزی سوار شده بمقام در ایشان رفت و بجزیره ایشان در آمد و ملاقات نمود و سواخته نیاسود این سفکان در بوسیرت کار و از بنام برکشید آن باو شاه فرشته سیرت را بشهادت رسانیدند امور سلطنت کلی برهم خورد و بعد برین آفت از احمد شاه ابدالی با مستصواب احمدخان بنگلش فرخ آبادی در وسای دیگر بار بار بنابر اتصال سواکس را و بسا و و کئی از کابل آمدند و در قشایزاده عالی گمرا که بجمعه عظیم آباد مشغول بود طلب نمود تا سلطنت نشاندند شاهزاده رفیق شاهجهان آباد مناسب وقت ندرید ابدالی در عهد و پانی پت باو کنین زر سے صعب کرد و نظر یافت چنانچه این تقضایا در اقلیم دوم در تحت صورتیه خاندیس بعد از حالات سلطین اشجایر قوم است با کله ابدالی بعد از نظر میرزا جوان نخبت این عالی گمرا بن عالمگیر ثانی را بر نیابت پدرش در شاهجهان آباد بر تخت سلطنت نشاندند و مجیب الدوله در امدار الهام ساخت و عماد الدین خان پیش سوره جل جات رفت و احمد شاه ابدالی بکابل حاکمیت نمود و بعد برین افتاد میر محمد قاسم خان با عانت انگریزان خسرو میر محمد جعفر خان را از امارت بنگاله خلع کرد و خود بجای او نشست و بظلمت آباد آمد و ارام نراین با کبیل مجوبین ساخت آن هنگام انگریزان با شاهزاده عالی گمرا سوخ و ریزیدند شاهزاده با مستصواب انگریزان و میر محمد قاسم خان و بظلمت آباد در رسد بکنز اربک همد و هفتاد و دو مجری سلطنت نشست و خود در ایشاه عالم ثانی مخاطب ساخت بعضی احوال این باو شاه در ضمن نیاب رود و بگرجا با مرقوم است با کله از عظیم آباد با و ده و کهنه رفت و با شجاع الدوله نسبت جهانشی و بر پسران خیر سال و نکهت نشاندت بعد برین افتاد میر محمد قاسم خان عالم بنگاله و عظیم آباد از انگریزان منضم با سبب استعانت ایشاه عالم و شجاع الدوله پوست شاه عالم و شجاع الدوله با عانت میر محمد قاسم خان بر سر انگریزان نشاندند عظیم آباد که بظلمت آباد که در آن سال کاری نساخته در گذشته در کسب جهادی کرد و انگریزان با میر محمد جعفر خان که او را پیش ازین از حبس بر آورده ابالت بنگاله و پند داده بود و کسب شتافتند و با شجاع الدوله در زم کرد و در نظر یافتند خواب شجاع الدوله با در و سو بجات خویش اقامت صلحت ندرید پیش احمدخان بنگلش فرخ آبادی و در وسای رود بیکه گامی رفت و باو شاه با انگریزان پوست انگریزان کوره و والد آباد و سمیت و شش لکه و پید سیالیان از بدخل بنگاله جهت تصرف باو شاه مقرر کرد و در باد شاه قریب شش هفت سال در والد آباد استقامت نمود چون مجیب الدوله فوت کرد با اتفاق کنینان باو شاه از والد آباد بنیاهجهان آباد و هفت فرسود از زبان کوره والد آباد از تصرف باو شاه بیرون رفت گماشتگان شجاع الدوله بران تصرف شدند و در سوم بنگاله که از انگریزان بیاد شاه میر سید موقوف گشت و تا امروز که سلج نوبجه س یکینار و یکصد و فود و پنج مجری پوست س سال از جلوس گذشته از ننگ سلطنت هندوستان را در شاهجهان آباد زینت بخش است و در عهد و سکمان از لامور تادریا انگ و سمت مشرق تا حدود و نواح شاهجهان آباد تصرف اند و از سورت بندر تا کلکته تمام ساحل دریای عمان را و از کلکته و بنگاله و پینه و ناپه تمپه گره و متصل دریاهایجان انگریز کوشی ساخته در لباس سوداگری بر حکام بنگاله و او ده والد آباد و غیره محیط و حکمران اند و والد آباد و او ده ناپه گره با امداد انگریزان نصف الدوله با در عرف میرزا امانی ابن شجاع الدوله و صورتیه اکبر آباد و در تصرف ذوالفقار الدوله نواب نجف خان بهادر است که تمام آند بار را از دست تصرف قوم جات بچوان مروی و باوری طالع بر آورده بحیطه ضبط خویش در آورده بجزیره محقر باو شاه را خدمت میبندد و از ننگ آنا و جدر آباد و دیگر سو بجات مملکت و کن و در خدمت نظام علیخان ابن

ن
 در خدمت شاه جهانگیر

ن
 در خدمت شاه جهانگیر

ن
 در خدمت شاه جهانگیر

اصف جاه نظام الملک است و احمد آباد و گجرات و مالوه و کنگ و اور سیه مانند و دیگر مهاباد و کن در تصرف و کنیان است
 و سینه بکنار و یکصد و نود و چهار چهری احمد آباد و گجرات را کنگال کاوڑا انگریز از گمشدگان رئیس پونا بقتل و جدال استخراج کرده و تصرف
 شده از پنج جا و امی و دومی بیاد شاه میر سید لیک تا هنوز خطبه رسیده و ستان بنام نامی اوست یا فی است از جا بیابا
 معروف است و توابع شاهجهان آباد است مزار شاه اشرف بود علی قلندر در آنجا است و قلعه اش آنجا مشهور بود و تمام
 شهری مختصر است و در نزدیکی آن جو نیست که آنرا گویند و بعد از آن است و در نزد کسوف و خسوف مرموم اقران و جنوب
 در آنجا میفرایند و نفس و غیرت بره از اند اکثر اماکن آنجا که در بایستی سستی نزدیک آتش میگذرد و پوست چوب و شفت کرده است
 بنام عابدان میبود و تقدیرین منسوب است و آنهمه سزیمین ۱۱ فصل ترازد و دیگر سزیمین میسند اند اعتقاد دارند که هر که در آنجا میرد از آمد و شد
 زمانه که تناسخ و زبیران میندی او کون گویند باز مانند آنرا که در آن و هندوان در آنجا جنگ مهابهارت کردند و آن زمین چهل کروزه
 از شاهجهان آباد و سمت مغرب مایل شمال است سرکار سنبهیل از توابع شاهجهان آباد شهری قدیم است در آن شهر سزیمین
 مکانی است مسجد میبود و با اعتقاد ایشان بعد از مرور و مور شخصی مظنه انوار الهی از آن مقام پدید آمدند که نمایان ایشان آنرا نمک کنکی اوتار
 نامند و عوام گویند که در حال از آنجا ظاهر گردید و بجایان جمیع مسکین که در حال از بند خجود متصل سنبهیل نامک مسته جا بست که
 معدن زر و نقره و مس و آهن و سرب و زینخ و دیگر در آنجا یافتند آنموی مشکین و گاو و اسب گویی و گرم پله و باز و شامین و غسل
 فراوان از آنجا از دور مینداران آنجا نهار صعب راه مطلع حاکم نهانند و بدفاصله قریب سنبهیل میراد آبلو نام آبادی است که در آنجا
 در عهد سلطنت تولیش اقطاع بران افزوده آنرا صوبه قرار داده و در عهد اکبر آنجا نخبه از شیوخ و سادات بکثرت قیام میداشتند
 در عهد سلطنت محمد شاه با و شاه کور کانی عظمت اند جان شیخ زاده لکنه و بنخواست آنجا از طرف قمر الدین خان وزیر الممالک قیام میداد
 و علی محمد بنان رو پهل و زر زمره ملازمان او بود و احوال او و اولاد او استعاش و فرزند آنورده مرقوم شود با جمله اولاد او و حقا و عظمت اند جان
 در آنجا کارهای بانام کرده اند و در آخر سلطنت محمد شاه شیخ محاسن بنو قاضی طبیب عمده که سوارم از توابع اله آباد که پیش ازین
 ملازم قریب مبارز الممالک سر بلند خان و آورده والد را قمر بوده و عاقبت بدار و غلگی تو سنان رسیده چون در شاهجهان آباد سر بلند خان
 پایدار است قناعت کشید شیخ محاسن بعد از چندی ملازمت خان دوران و بنی نادر شاهی ملازم قمر الدین خان گردید قمر الدین خان
 او را بنطامست مراد آباد فرستاد و بعد از چندی همان جا در گذشت و بالآخر الممالک تمام بقصد تصرف علی محمد خان رو پهل و در آمد امر و
 آبادی برجسته است اکثر قوم سادات در آنجا سکونت مباد از نظر وون کلی نقش بزرگ های گوناگون مطلقا گالک ریاسی طلائی لاجابت
 بار یک و نازک و صاف و لطیف میسازند چنانچه یک حقه با نوبه و جلیم سر پوش و غیره اسباب کلی قیمت یک اشرفی با و شده است
 می آید و آنچیزه و کات همچنین آنطور که شهرت نواصدا از انبیه علی محمد خان رو پهل از عمارات عالی و مساجد و غورق بسیار و هندو ساجد
 با گنبد های غلات مس بلخ کاری طلا بطور مساجد شاهجهان آباد که نظارگیان را از آن فرحت افزایدینی بوده آتش در درورش
 نواب شیخ الدوله را گویان که بر جافا حمت فلان شده خراب گشته با آن در وقت آبادی خویش انشای سرور بارود آنجا موجود بود
 را تم حروف در رقابت میر محمد قاسم خان آنکان بسیار نماشا کرده شهری کلان و پهلوئی بوده و سبیل و نخلان بسیار در آنجا
 و شمشیر و اج اسلام در آنجا با ننگ مصلوات و زکات بسیار بوده چون شماره انبال رو پهل و دوی به عزلی شاه و در مهابهارت است

میان خانیسرایان
 سربلند
 چو کت

و صف شهر او
 شه جزو

اعمال حسد تبدیل شد کہ چویتی که با اسردان فرخیز خوش شکل سیل کج سیکر و ندر و ستم است و طرازه شد ز و طره نقوش بجا عمت کج سیکر
 دخل ساخته بکاری بجز در دیگر ازین قبل بسیار بوده است چون غنیانی سیئات بدرجه انم رسیدن تناعل شجاع الدوله ابن اولمهور
 خان وزیر و اگر نیزان در ایران قوم و شهر تین نمود و در اندک فرصت آن شهر بل تاجی بسکن و میل و غیره بناخت و تاراج بغارت رفت
 اکنون آن شهر آبادی بلوی میندار و حکایت عروج علی محمد خان بدین منوال است که در عهد محمد فرخ سیر بادشاه تیمور کور کانی
 شاه عالم خان حسن خان و و مراد بود در از قوم تهریج از ولایت رود و مراد آباد و بدآون و بر پل که آن ضلع کبکبیر مشهور و معروف است
 گردیدند و جلاقه نوکری حیات ستار سیری بر دگر حسن خان چند سپرد داشت از آنجه از اطفال او و دو نیکان است که پیش علی محمد خان
 مقرب و منظم بوده و شاه عالم خان مراد و فرزند بود و یکی او و خان و دیگر حافظ رحمت خان و حافظ رحمت در عهد مراد باست بلیم خان
 نیز به مشور و وندی خان مکن دولتش بوده حافظ رحمت آن است که شجاع الدوله با جانان انگریزان او را در زرم بقتل رسانید
 با بجز او و خان نوکری زمینداران و دانشمندی ضلع کبکبیر میگذرانند نیز پیش راجه کماؤن بصیغه سپه سالاری مقرب و صاحب گشت
 و کارهای مشکرف از و بطور آند با آخر راجه از گفته نمازان از تو قوم گشت و او را بسیار است کبکبست و او و خان و دوسه داشت یک
 محمد خان و دومی علی محمد خان گویند که علی محمد خان از قوم راجهوت بوده که با سیری آمده و او و خان او را بجای سپهر پرورش و
 تربیت نموده بعد گشته شدن پدر علی محمد خان پیش علمت الله خان و در عصمت الله خان معروف بقاضی زاده گمنوه که در آن هنگام
 از حضور محمد شاه بادشاه بنامست مراد آباد و غیره کبکبیر می برد خست بذریجه رساله اسی نوکر گردید و در اندک عرصه ستاره اقبالش روی تیرتی نهاد
 همه گنات چند بگردد رساله از خوا بود سو آن پر گنات و دیگر با جاره گرفت در نتیجه سیولی استقامت و زریجه و بتالیف قلوب او شایسته شوی
 پر و خست و ضلال انجمن اول علمت الله خان مغزول شده بشا همان آباد رفت علی محمد خان و در کبکبیر متوقف شده تا که عامل از حضور بادشاه نیاید او
 در ساخت و تبلیغ اجاره تمام نموده و دیگر پر گنات اجاره گرفت و اسباب امارت و ابالت بقدری بجز رسانید و قوت گرفت و آنگاه عامل دولت
 را دست برداشته میداد و قود جاد بے استعداد را بلایت و عمل میداشت و بار اکین بادشاه نوشت و خوانه پیش نمود و تحف و هدایا و تودرات
 بدگاه بادشاه وزیر اعظم اعتماد الدوله تفراده برین خان از سال کردن گرفت چندا که خود را در مرده منصبداران بادشاهی منسلک ساخت و این
 شش تا خواجه بر از طرف عمده الملک امیر خان بنا بر انتظام متونه که بجا گرش مقرو و با جاره علی محمد خان بود تعیین شد قاعده سیولی معموله آفوله سنونه
 از علی محمد خان باز جو است کرد علی محمد خان او را بقتل رسانید و تو بچانه و غیره اسباب حشم و خدمتخواجه سر بکبکبستش افتاد و در آفوله و منون
 مستقل گشت و از امیر خان سیر بدو با تفراده برین خان وزیر پوست همیان ایام حیف الدین علی خان و غیره سادات بار نه افراسه
 عبد الله خان حسین علیخان بهر شورش افزوده بود تفراده برین خان که با سادات بار نه منصوبت میداشت غلیم الله خان از شایه همان آباد
 با نوح پیش از تو بنیاد بسیار بر سادات از بیکگاه خلافت تعیین نمود و به محمد حسین الدین علی بن علمت الله خان و علی محمد خان حکم کرد که شریک غلیم الله خان باشند
 در روز جنگ محمد حسین از بنجان علی محمد خان مراد کبکبیر بدین حسین الدین علیخان بقتل رسید غلیم الله خان ظفر یافت و جلد وی این خدمت گمرال بنجان
 وزیر الممالک علی محمد خان اخطاب اولی و غایت طوط و نوبت مایه مراتب منصب بجزاری ذات و بجز از سوار سرتانرا ساخت بعد که علی محمد خان
 سراناطاعت وزیر بازر و جده و آواب مالو حبس باین اجاره نمودن و در زیر راجه بر تفراده برین خان عامل مراد آباد شده کبکبیر سیولی محمد خان
 با اولی که در صلح گشت بر تفراده با کرد و در تفراده برین محمد خان با او مصاف داد و تفراده برینش مولی مسلم و عبد الغنی خان برادرش

بیاورد
 و در این زمان

حکایت علی محمد خان

در فرمان ابن سنجریان ساکن بلخ از قبیل رسیدند علی محمد خان ظفر پادشاه و غنایم بسیار از مصامت و مناطق و توپخانه و داف و دیگر آلات حرب بدست علی محمد خان افتاد و محمد الدین خان ازین ماجرا در غضب رفته متعین الملک عرب سرینو خلف خود را با لشکری آراسته بر علی محمد خان تعین نمود متعین الملک باشو لا پری مادر خود زوجه محمد الدین خان رنگات دارانگه خیره گاه ساخت علی محمد خان مجبور بوجاهت پیش کرد و بیایک بسیار سخت و بدایای بیشمار مزاج اعتماد الدوله در پیش شو لا پری و همین الملک را از باوه از سابقین بر خود ساخت و بر کشتی میان دریا گنگ بجز دست متعین الملک پیوست و در بییه خود را به برادرش میر صدر الدین ابن محمد الدین بکاخ داد متعین الملک بدلی مرخصت نمود و علی محمد خان با فرزند شافت و مطمین شپست و جمواره با جماع افواج سرگرم بود بر اراده آنکه بجوئی خون پدرش بر دل داد و در شان باراجه کماؤن میا و نیز چون اسباب حرب بوفو نیز هم آورد و پانده چنان راه اول دو فندی خان را سپه سالار و ملا سردار را بخشش و فتح خان را امیر سامان مقرر کرده با حشری انبوه از افغانان در وسیله عازم کماؤن گشت پانده چنان افواج ملک کماؤن مثل صوبه کاشی پور و در پور و غیره را که در دامن کوه بود همه آن را تاخت و تاراج نمود و تنگ و ناموس عالمی را بر باد داد و کشته آن فواج را قبیل واسیه کرد و چون علی محمد خان بمقدمه خویش بلخ گشت امر کرد که تمام فوج سپا ده شده و بر کوه بناؤنید و خود نیز تا تمامی اراکین پانده شده بر کوه کماؤن قدم بجهت سواد و تاختن اولی که تا جمال احمد بر از بلوشتان ماند دست قدرت بران زبید متصرف گشت راجه کماؤن منزه بر راجه سیدی مگر پناه بر و علی محمد چنان شفاعت راجه سیدی نکرد مردم و انا از دعوی خون پدر گذشت و پیشکش بسیار و اسودال شیار بطریق خون بها از راجه کماؤن گرفت و ملک بالاس کوه را که در تصرف آورده بود بعضی ضمه لکه رویه راجه سیدی مگر اجاره داد و کاشی پور و در پور و غیره ملک و امن کوه را به تصرف خویش گرفت و با توفیر حاجت نمود چون چاره بان برآمد بار و وسیله با مردم دار و نغمه میر عمارت صفدر جنگ ابو المنصور خان که آن وقت بداره غلکی توپخانه بادشاهی سزنگریا بار میشود و تبار سال خوب کور که در دامن کوه سزنگریا درخت بریده بشاهجهان آباد می بر و نند و شش خاست نوبت به پنج پنج خنجر سیاه و مردم طرفین زخمی شدند و در نغمه عمارت بشاهجهان آباد که نیت ابو المنصور خان بطلب رفت و محمد الدین خان وزیر را از ان ماجرا مطلع ساخت و اعانت خواست که بادشاه را متوجه استیصال رو وسیله با سازند که صلاح دولت است محمد الدین خان بطاهر متفق شد ابو المنصور خان عمده الملک امیر خان و قهرور جنگ غازی الدین خان ابن نظام الملک استحقاق آن و مصاصم الدوله ابن مصاصم الدوله خان ووران و دیگر رکن سلطنت را با خود بارسانته آری محمد شاه به استیصال علی محمد خان آوردند و بنا بر عمارت بادشاهی یک لکه رویه نقد و رنج و عیبه هزار رویه بفرهنگ خود و تقریر نمود محمد شاه با عساکر توپخانه بسیار متوجه شدند بر روی زمین و گنگ پلی شته است عمود فو خود بر ساحل بان گنگا لشکر گاه ساخت و ابو المنصور خان راجه نوری نام خود را از صوبه باوه طلب نمود و از مردم خود برگردان ابو المنصور خان بصیغه سالاری همراه راجه نوری در آن پوریش حاضر بود و قایم جنگ بن محمد خان پیش حکم بادشاه از فرج آباد و نعل لشکر بادشاهی تو علی محمد خان دست استیصال شد و بنگله که بامین نوره و بداون ازین بات و بوجوهی گزیده فوج هندوستانی تمام و اکثر وسیله با که بیره از علم سید شهنشاه بطبق نتوای علم که با بادشاه رزم کردن محب کمال عاقبت است از علی محمد خان جدا شد و دیگر اوس انا غرض ولایت مگر مهاباد شاه بدست حضرت داد و در بر کس هم امش بود و پسند با جماع بادشاهی مجاهره بنگله و بر دست کلب و آن سوچال شد و دیگر اطراف با خود انداخته چند روز جنگ بنامه میان با ملحق محمد الدین خان و قایم جنگ از محمد شاه بادشاه شفاعت خواستند بادشاه از تقدیر است او در گذشت علی محمد خان بجز دست بادشاه و پیوست

۱۴۰

با و شاه اور ایشا پیمان آبا آور و بهنگامیکه علی محمد خان از بنگده هر سه ملازمت با و شاه آمدن خواست را تمحروفت با چند سواران فونیه بطریق سیر از لشکر برد وانه بنگده آرد و فقط با ایستاد که هنگام بر آمدن خیمه علی محمد خان را تا شاکند و قیافه اش به بند مروی سفید پوست است قد و فرسبی و لاغری متوسط ریشش سته انگشت دراز و سیاه و بر دست تالمب تراشیده سر سه و شیمان کشیده پوشاک سفید پوشیده در خابیت قاف و تمکین که کروملال و غبار اضطراب بر گز بر چهره اش نه نشسته از خیمه که بر در گذر می بنگده زده بود زنده بر آمده بر فسیل سوار شده با بستاند تا خیمه اسپک و جوتر که و سر آنچه فرود آورده بر شتران بار که زد گفت که خیمه را بر مردم با و شاه داده رسید بگیند بر روان شد و خیمه است با و شاه به راه بر آرد قایم جنگ شتافت و قمر الدین خان و محمد فرید الدین حسان ابن عظمت الله خان را حکومت کشته داد و علی محمد خان را بر بند فرستاد و علی محمد خان آنجا بود در زمانیکه احمد شاه ابدالی بزم قتیق بنده بلا مورد رسید و محمد شاه پسر خود احمد شاه را به قباله ابدالی فرستاد و علی محمد خان فرصت یافته از سر بنده بلک خویش شتافت و بر تمام کشته از در آنکه و مر آو آبا و و تسبیل و آمو و به و بر علی و شاه جهان پور که جاگیر ات اعتماد الدوله قمر الدین حسان و ابو المنصور خان در خالصه شریفه بود و تصرف گشت و با آنکه مستقل نشست و بعد جنایه بر نفس استسقا مبتلا شد و پسرانش عبداللہ خان و فیض اللہ حسان را احمد شاه ابدالی بعد از انزاع از احمد شاه همراه خود بقتل بار برده بود با ضرر و پسر سومی خود سعد اللہ حسان را به نیابت عبداللہ خان و فیض اللہ حسان برست ریاست نشاندیده و حافظ رحمت را نائب مستقل سعد اللہ خان و دوندی خان را سپه سالار و ملا سردار ریشخوشی و شمیم خان را خان سامان بدستور سابق قرار داده سوم شوال سنه احمد احمد شاه بن محمد شاه مطابق سنه یک هزار و یک صد و شصت و یک هجری در گذشت و او شش سپه داشت سه ازان مرقوم شد و سه ازان دیگر محمد بازخان و اله یار خان و مر قتیق خان با محمد بعد از و پسرش سعد اللہ خان ابن علی محمد خان بحکومت شصت قطب الدین پسر عظمت اللہ خان از طرف احمد شاه ابن محمد شاه بوساطت انتظام الدوله ابن قمر الدین خان حکومت کهنه و مقرر شده با و سه صد سوار با نفع رسیده و دوندیجان و غیره با جمعیت بیست هزار سوار و پیاده با قطب الدین خان مقابله و مقاتله نمود و قطب الدین عبود رحمانی با آن سه صد کس رزم کرد و بقتل رسید و دوندیجان ظفر یافت و در خلال این احوال و برتصل آن قایم جنگ ابن محمد خان بگش بجا گفت سعد اللہ خان بر فراست و با انوش افغانه جمعیت نو نور کر بر استیصال رو پیله با بست سعد اللہ خان دو دیگر بوسا رو پیله هر چند که عجز و زاری کردند و تصحفت در فعل گرفته صلح و شتی و شکش و پرگنات سوا حل گنگ میدادند قایم جنگ بصوابه و بی محمد خان بخشی که مدار المسام او بود قبول نکرد و پیله با دست از جان شسته از آنکه کوچ نمودند و قایم جنگ از انست و حرکت آمد و در ساخت موضع دوری که از بد او ن سمت شرق مسافت چهار گره است تلافی فرقیقین افتاد و در می صعب بمیان آمد نه میت بر فوج سعد اللہ خان افتاد و سعد اللہ خان با حافظ رحمت خان و دوندیجان و دیگر روسای با مو روی چند ثبات و زربید و یک طرف ملاسه و در بخشی با جمعیت خویش ایستاده بود و قایم جنگ با سه صد فیل سوار بر سعد اللہ خان حمله آورد و ملا سردار اسپان آنجمنه بر پشت قایم جنگ کشته شد و کنگی فاحش سردانند فوج قایم جنگ منرم و پراگنه شد از قضای الهی بر فیل سواران زخم تفنگ کشته شدند و قایم جنگ از مرگ و جیات نشانی نیافتند سعد اللہ خان ظفر یافت و سجابت ابو المنصور خان میگذرا بند تا زمانیکه احمد خان ابن محمد خان بگش ابو المنصور خان را منرم ساخت و ابو المنصور خان با بلهار او و کنی بر احمد خان بتاخت سعد اللہ خان با احمد خان تفویق شده با و ابو المنصور خان رزم کرد و منرم کوه کماون پناه برد و این قضایا و ضمن فرخ آبا و مرقوم است با محمد جون خبر فوت علی محمد خان با احمد شاه

ابدالی رسید تا سفت خورد و تجدد الله خان و فیض الله خان سپهران علی محمد خان را اولداری کرد و بحسب استدعای ایشان از قندهار
 رخصت هندوستان نمود و هر دو برادر بکبکتر رسیدند بوجوب و نصیحت پدر و فرمان احمد شاه ابدالی از سعد الله خان خوابان ریاست شدند
 حافظ رحمت و غیره را کین محمد علی خان ملک سوروئی را تکه حصه کردند و با کینه او کلان یک برادر نور در انبار تربیت همراه دادند
 چنانچه بریک حصه عبد الله خان و مرفعی خان و حصه دوم فیض الله خان و محمد باقر خان و حصه سوم سعد الله خان و الله یار خان قایم
 شدند و حافظ رحمت و دوند بخان و فتح خان و ملا سردار بخشی مدارالمهام اینها شده ملک را متصرف گشت و حاصل هر حصه از ملک بنزد
 بوده با جمله عاقبت عبد الله خان بچکات لغوجان شیرین بر ارباب و فساد داد و چه اکثر اوقات تاران و کوزمان را در مجلس خود سردادی و
 با قسود آن را بدست گرفتگی رونق و اورا از کزید و رشتمه جاننش ببرد و فیض الله خان در رام پور سکونت کردید و سعد الله خان با هو و لعب
 پرد گشت حافظ رحمت و دوند بخان و ملا سردار بخشی و فتح خان میرسامان بر تمام ملک کمر متصرف شدند و شبست لکهدروید و بیسالیان بنابر احوال
 سعد الله خان و همچنین برای خرج دیگران مقرر کردند و مرفعی خان و الله یار خان اینهای علی محمد خان درگذشتند ریاست بر
 سعد الله خان و فیض الله خان فرار گرفت تا آنکه سعد الله خان در پنجم شعبان سنه هزار و یک صد و هفتاد و پنج هجری درگذشت
 و برادرش فیض الله خان ابن علی محمد خان در رام پور برسد امارت قیام داشت حافظ رحمت خان و دوندی خان و ملا سردار
 بخشی و فتح خان میرسامان بر ملک علی محمد خان مستقل گشتند و فیض الله خان را همچنین رئیس داشتند و در میان خود با اتفاق
 میگذاشتند چون دوندی خان و ملا سردار بخشی و فتح خان میرسامان درگذشتند شجاع الدوله ابوالمصروف خان طبع در ملک کبک
 کرد و مبالغه که در باب صلح مرشد و حافظ رحمت بر کینان بر طبق تمسک حافظ رحمت داده بود از حافظ طلب نمود حافظ مبلغ و خزانه بود
 خرج او بر دخل افزون بود مبالغه را از سپهران و دوند بخان و غیره طلب نمود ایشان در ادای آن موافقت نکردند و بعد از جوانی هر یک
 جز آنی از شجاعت خویش نسبت چنین بشجاع الدوله کرده دادند و نیز گفتند که تمسک بنام شما است سعد انجام کرده و هند حافظ
 گفت که ما که شما بار از تانست و تاراج و کینان حفاظت کرده ایم پس مبالغه بر ملک است و میدانید که من ز زندارم جوانان
 نشینند تمکین الله خان نیز محافظت گفت که ز شجاع الدوله داون و صلح نمودن اولیست چون حافظ رحمت سید است بود با نمود و آماده گشت
 شجاع الدوله بانفاق انگیزان با حافظ رزم کرد حافظ رحمت بقتل سید لشکر افغانه مندم و پراگنده گشت و فیض الله خان در امن
 کوه کماون بلال دانگ پناه بزرگ شجاع الدوله اولاد و بر اخفا و روسای رومیله را اسیر ساخته باله آباد داده فرستاد و خرابی بسیار
 در آندیا کرد و هر کسکه فرصت یافت بلال دانگ شتافت و پیش فیض الله خان اجماع شده شجاع الدوله در حالت بیماری از مسوولی
 بلال دانگ شتافت و راه رسد غلام بر فیض الله خان سه دو ساخت و چند روز که مرفعی زیاد شده بخر گشتن جبار بود و فیض الله خان
 هم از سوی طالع از تنگی غلام تنگ آمد بمعرفت جنرال خان کینان که بزرگ پیغام صلح بشجاع الدوله داد شجاع الدوله صلح کرد و تمام پور و چند محلات
 دیگر فیض الله خان واد و به او و مر اجبت نمود و بعد چند روز درگذشت آنکو که سنه کینان را یکصد و نود و پنج هجری است فیض الله خان
 در رام پور ریاست قیام بسیار و ملک کبک در تصرف اصف الدوله خلف شجاع الدوله است که با عنایت انگیزان استقلال بسیار کرد که او
 مملکتی علمی و بیرون از تصرف و مالک هند بقول نفع آیین اگر بی از توابع شاهجهان آباد است و انشهری است بر کوه داریه که محبت شمال چهار بند
 مثل بنگاله و شاهجهان آباد میگردد و گویند که کشمیر و دیگر اعمار مابین مغربی و شمالی درین کوه واقع است و بعضی گویند که مملکت چین و خاندان

درین مجلس است و فیصل که شہری است بنور آبادی و آنجا از خاک شونی طلا حاصل نمایند چندین کوه است شیخ بار محمد مصنف افشار گلسر
 بکماون رفته بود آنچه که در آنجا مشاهده کرده در آن افشامی مرقوم نموده است پس چند از آن بسبیل اخقمار تجریمی اردو آخرسنه سوم از
 از جلوس محمد شاه مطابق سنہ کینزار و یک صد و سی خط را بعد وی چند بار با در این را بعد حکمت چند بار با در مالک کوستان کماون منگلی
 پدرش در شکوہ عدم تبلیغ تعزیت نامہ بنجرت محمد شاه با در شاه فرستاد و بسید امین الدولہ از در گاہ محمد شاه با در شاه گورگانی خلعت و جوار
 و اسپ و یک زنجیر نسیل و نامہ منگلی نسیل حوالہ بند یعنی یاز محمد شد تا ایلی شده برسانند چنانچہ بندہ از شاه جهان آباد کوچیدہ عبور
 چون نموده بہار بہ آبادی سادات رسیدہ در پہلادوہ رسیدم و از آنجا بقبضہ اولان مملوکہ شاہ مرتضی رسیدہ شد و از آنجا کبکیش
 روز یکشنبہ پور کہ صوبہ آقسنٹ از توابع کماون و از کاشی پور راہ اسپ و نسیل نیست در آن طرف در آمدہ چہ بیان و دانگی از سکا
 را بعد رسیدہ بود من سوار سی جہان در نقاب روانکما سوار شدہ بر سپری کان را بعد روانہ شدیم اسپ و نسیل را در موم
 را بعد از راہیکہ منہر و ستانیان را بان راہ واقف نمی کنند بر بندہ از صعوبت و سختی راہ و بیخ صعود و نزول گمانی و صحت جہا
 و دانگی بریاسے خارستان بیابان دکوہ و فتر سے باید کہ بر تابد در عرضہ چہ بار روز کماون منزل گاہ شد را بعد در ہوا سے
 باغ کہ تعلق باغ شاہ ماردار الخلافت شاہ جهان آباد از کماون بقاصلا چند کورہ ساختہ و بنا گذار شدہ اسلافش است رفته بود
 ہانجامہ الطالبید و علی الصباح در آنجا رفتن ماث مرقوم در تیار می فروش و آرایش و تزئین و پیرایش باغ بند کورنگا پوسے کرد و ہمہ
 سکنہ کماون و وہیسات ان مید ویند و فتر و ریات بجلدی ہر چہ تماہتری آوردند و زبر و کجشی و تیر سا مان و مصاحبان و عمدہ با
 در رنگ بر از ان و فتر ووران و بیکاران و دہقانیاں و در و ستانیاں کرم و دیدن و بار بر سر انورون بودند تا شام تیار می آنجا باغ
 تا این تمام کردند آگاہ وزیر و کجشی و تیر سا مان و منشی و مصاحبان و جمعہ اران بلباس فاخرہ و فرشان متوا فرہ رسیدند
 نشستن و حرمت زدن سبالغہ و مصاحبہ سچ بظہور نیار و دند زار واری پیش آمدہ گفت کہ مہاراجہ انیمہ ارکان دولت را بر
 استقبال شما فرستادہ و خود راہ شہامی بنید سمان زمان روانہ شد بر چون بدروزہ باغ رسیدم ہزاران روسیلہ شمشیر علم کردہ نفس
 سر و وسیکر دند و ہمہ دیوار باغ باد کہ چسپیدہ دور پرودہ ہاکی و خورد ہمہ از تاش و باد و فترش از دروازہ باغ تا دیوان حنا تمام
 قالین ہای ولایتی تازہ و نو درختان بالکل از سر تا پانیاںش و باد کہ گزشتہ و محاذی منکما میش یعنی منگاہ برو و گوشہ حوض دو
 درخت بقامت ابنہ نونال کہ فتر و پیکلی از طلا دوم از فقرہ و برگما میش بنا کاری سبز و ہر شاخ بصورت طوطی و شارک و قباختہ
 و کبوتر و ذراع و عقن و بلبس و غیر ذالک جن انومان از طلا و فقرہ نشستہ و درینقار ہر یک بطیور فقیلہ ہا سے رنگارنگ انفر وختہ بودند
 و سبز پوشان و زر و لباسان و پیادہ ہای سپاہ و بان داران و خاص برداران و دیگر ہمہ تمہل و چشم بادشاہان بر جاسے
 خود ایستادہ و عقب سنگما سن رام جنی با و دیگر اہل طرب و لٹا ط در لباس و پوشاک ہندوانہ جلوه گر کوئی خیل پر بان است
 یا مجمع حوران باغ جهان متصدیان پیش پیش من ہر فتنہ و از اسلام گاہ مگر اگر دند چو بدار نام ہر کی را اگر فتنہ مگر اکتا بند من ہم
 بہ ادب تمام سلام کردم چو بدار ہمین قدر گفت کہ وکیل بادشاہ ہند بہاراج سلامت را بعد دست بر سر گذار شد و اشارت
 پیش آمدن کرد و ادب سجا آوردہ پیشتر رفتہ برابر حوض ایستادم گفت اتی شاہی یعنی صاحب پیشتر نیایب و نعل ہا سے
 معانقہ راست کرد و بہرستور و ضابطہ و بار ہاوشاہی و دیدم دوستہ بر قدش بر دم ہر دو دست من گرفتہ ہم آغوش شد

یک اشرفی پیش آوردم گرفت بعد از آن نامه بادشاه گذرانیدم گرفته در رومال دان گذاشت به تسلیمی و به غلبی بجای آورد
 آنگاه برای شستن بر سنگاسن فرمود بعد آداب شستم اول از خیر و عافیت من پرسید بعد از آن گفت که در راه نشد هیچ
 یعنی تصدیق بسیار کشیدند گفتم چنین دولت بے محنت در کنار نمی آید باز از کوا این بادشاه محمد شاه پرسید و شکوه بانو شستن
 خط ماتم پرسید سر کرد گفتم آنجناب از شما شکایت دارند در بر او سی رسم خاص و عام چنان است که هرگاه بخانه کسی ماتم رومے و پدر تمام
 بر او سی خبر میکنند شما درین معنی اهماال گردید گفتم فی الواقعه نقشی یعنی تقصیر شد بار گفتم خوش وقتی راج شما سجدهی دست داد که غم برادر
 فراموش شد بسیار خوشنود گردید و در و متصدیان کرده گفتم که مردم هندوستان چنین قابل می باشند که تا این بدت از و کلاسی بادشاه
 چنین کسی نیامده است همه اسی و بی تعریف کردند پس از آن فرمود که ضابطه خاندان ما این است که هر که بوکالت از منبدمی آید خلعت
 ملازمت می باید که تا می یعنی بے ادبی میدارم کند او زنگرم اگر نام خلعت بر زمان می آرم مناسب نیست و اگر این نشود ضابطه قدیم به بخورد
 گفتم شما کم از بادشاه نیستید خلعت شما موجب نخر است بخواهم که ضابطه بزرگان شمارم خورد و زیاد تر مبرانی فرمود و دیوان را گفتم بخواه
 خاص بر و خلعت خاصه پوشانیده میارید بعد پوشیدن خلعت بحضور آمده آداب بجای آوردم جو بداران را منع کرده بود که بدستور دیگران
 نام ایشان بر زبان نیارند بکوشیدیم بجای خوشتر و احوال بادشاه و راجه بی سنگه سوانی کچو اهد و اجیت سنگه راتور پرسیدگان
 کردم بعد از آن گفت که این راجه با شان و شوکت بسیار داشته باشند گفتم هر چند جابه چشم بسیار دارند لیک شما نمی رسند آنها نوکران پادشاهان
 و شما هم بسیار فرزندان گزید چون راجه به چهارده سالگی و حسن و جمال بے مهتا بود چشم بر رویش باز داشته تماشا کرد قدرت مصانع
 بے مهال بودم و در حال این احوال گلبنانگ مبارکباد و قول فرزند راجه از هر طرف بلند شد من یک اشرفی پیش بروم گفتم این حالا
 چرا گفتم نزد مبارکباد و قول کنو صاحب است گرفته بدیوان گفتم که خلعت از سر کار کنور هم پوشانیده مبارکباد خلعت سابق در سنگینی کم
 بنود باز این خلعت که پوشیدم در زیر بار این خلعت احوال تمیوشند نفس تنگی گرفت آداب بعد محنت بجای آورده شد باز بهمان دستور
 نشستم راجه از من شتاق شدند احوال میند بود من لحظه ملحظه میدارم که حال اطایر روح از نفس قالب نپرواز میماند شنگلی
 غلبه کرد بدیوان اشاره کردم او در آنجوره سیمین آب آورد و خودم آن آنجوره بخند شکار من حواله شد و پاندان گذاشت پیش
 من گذاشت و در بره برداشتم و بر خاستم آن پاندان نیز بستور آنجوره لعل آمد چون نزدیک آن انجمار شمع ایستادم راجه
 خود دست بر سر گذاشت و برخاست و گفتم فردا باز ملاقات خواهد شد چون اندرون رفت هر دو خلعت از بر خود جدا کردم
 و از آن سبکدوش گردیدم هنوز زلف و دوگاه نرسیده بودم که شعلما افزونته مردم بسیار می آمدند من قدمی چپت پیش آهنگ از
 پس چون بمکان من در رسیدند نظاره کردند که مهاراج پرشاد یعنی تبرک فرستاده اند نظروف سابق که بجز در رسیدن در آن
 مکان پر از انواع شیرین و شیرینهای خوشگوار آمده بود و این ظروف که پوری و پوری و دیگر اغذیه یکی از دیگر شیرین تر و
 لذیذ تر و آن آورده بودند با فقار تا کب که مردم که حواله آورده بانمایند آنها آن ظروف را چپارده خوان و چند گنوره و نهالی
 سیمین بود جدا کردند که از شما است و ظن درون حال را گرفته بردند پانزده رویه انعام و ما ندم نگرفتند گفتند که حکم
 نیست اگر بگیرم کشته شویم و زن و بچه همه بنارت روند ب در نقن اینانشی دو صدر روپ نقد در وجه ضیافت
 و خجاست و یک رویه بومیه بنام همراهمان آور و همین قسم تا نوزده روز و چهار مرتبه هر روز یکوان نوبت و شیرینی با

گوناگون و فواکد شک و تردید بقدر و ذوال می آید چنانکه از آنکه مقدور که نموده تمام او اندر خورد و تقییر آن و گدایان را اطلبیدم
 احدی سے نمی آید و نفسی از سکنه آنجا از ترس راجه مجال نمود که بیاید و رنجندم روز که بودیم هرگز از بیداران و خدیو نگاران و دیگر
 شت گرویش طلبیدیم یک کس هم نیامد بر ما سے حجام بر اجه گفته فرستادم آن زمان موی تراش میسر شد شبی صبح پنج ساعه
 رام بنی را راجه بر و انکی داده که بسه و دو رقص اوقات مهمان در خوشی سازند همه شرب بکار خود با عشرت انسانی کردند
 علی الصباح ببلخند و بانیم بم گشتند بدندان گذشتند و سر بر تا فتنه با کجما از کثرت اغذیه حیران شدیم که نمیشد از عین
 ناچار در پرده شب بوی بیار آنجا انداختن ناگزیریم افتاد ناچاره و پیری و پنکی بار یک و دیو رشکاری خریدن و پیش کردیم فرزندگان
 هجوم آوردند قیمت تعیین تمام میگفت سودار است نمی آید سوگند گنگا و مواد بود و رام گشتم و اسامی مخلطه که بندوان بکار
 آن را استی می ورزند با نمانا اوله میکردیم یک ممکن نبود که راست بگویند و قیمت مناسب فرود شد نه میرانته و نوازده روپیه
 بری چپاگر و پنج روپیه و پنکی سده روپیه و باز است صد روپیه و بیست روپیه بعد از نیم سوگند و درخواست نمودم همان حجام
 که بوی بر و انکی راجه و وقت هر روز آمد و شد داشت بگوش من گفت که ساکنان این دیار رام و کمپن و صاه بود و غیره
 را نمیدانند و هر دم و ادب هم در حساب آنها و احد است یعنی برابر است هر یکی بر تعلق یعنی تصویر راجه را پرستش نمایند آنانکه
 صاحب استمداد انداز طرف لاد لقره و گساینگه وسعت ندانند آنرا ترس و سرب و آهمن تصویر تیار نموده می پرستند تمام همین بگویند
 که قسم راجه بشما است راست بگویند روز دیگر همان مردم باز رسیدند و آشپزی آن ملک آوردند گفته بقره راجه است بگویند
 آن زمان قیمت ناکه دوز روپیه و پیری و دوازده روپیه و پنکی چهار آنه و باز شصت روپیه و بیست روپیه شش دست بریم
 میسودند و میگفتند که کدام بدخواه ما را نمی بشما سکر کرده و دیگر بنیم دیگر سمع شده که هر که اسجد است محال ماسور میسازند راجه
 که یاسی و دستار و قوط از همین جنس و یک را اس تا نگویند با و میدید یکی را چشم خود دیدم چنانچه تا بند زانود بر و دستار کند و هر
 و قوط شست بر کرد و حجام ناگفته بدست گرفته تنها پاره میرود و هم با آن گفته که تحقیق نمایند که این کیفیت معلوم شد که صوبه دار کاشی پور
 است بر گاب که تصور بکمان متعلقه میرود مردم و پیری آنحال تا یک دین و یک تعلقه جنرات با جماعه ساز سکنه آنجا پیش ترا نه
 درون کجری میرود و تصور راجه از سزا اول گرفته بر این تصور میگذازند و در کجری نشانده ماجرای کار با هر گرم بسیار در آن خور و را
 قید کرده همراه یک پیاده جماعه خود بخود میفریب و تصدیان راجه اورا قید مینمایند و زن و دختر و خواهرش را در فخر خانه می نشاندند
 تا مبلغی که بر طرفی مصاوره بر و مقرر نموند از زبانش روزمره بوصول رسد بعد یک سال یا دو سال یا زیاد برین بعد بیانی
 خلاص می شود و باز بر آن محال میرود و همین قسم بعد سه سال معزولی و منصوبی همون آن ملک است طرفه آنیکه هرگاه تقریب
 که فدائی سپرد کار دختر با مهدی در میان می آید تحقیق می نمایند که زناش چند بار در فخر خانه نشسته اند اگر معلوم شود که چنان مرتبه
 یا سه مرتبه نشسته معتبر و کلا شراعتا بر مینمایند و آنکه زیاد از یک دو مرتبه باین مرتبه رسیده اند اورا که تیرین مرتبه بشمارند و آنیکه
 یک مرتبه باین مراتب رسیده اند نسبت به آنها قبول نمیدانند و آنرا شایسته اعتنا نمیدانند و زنان آنها خوش نظر در آمدند و یک کس که
 و نسبت نمی و بی شرم انداخته و شایق تمام کو مرتبه دارند که هر یک عمل تمام که هر کس که فواید بکنند حاضر شوند و تحقیق میسازند و بگویند است که مردم
 بعد و شمان هر وقت که با چند سوار پیاده رسیدند زمینمانی باسی اسپان منی بچهار می هر قدر که بکنج بسته و اگر در نسبت داشتند

صاحب

حوال زمان آنجا
چند بار در فخر خانه

توضیح این است که...

توضیح این است که...

توضیح این است که...

توضیح این است که...

توضیح این است که...

و چو بیاری مشهوره میروند و موجب آنها علی العموم مقرر می نمایند همان زمان عمالان و فوجداران در سربال سپاهان درآمد حکم
 المغانگی بهر سپاهیند و در یک از سرکاتخواه میشود و بدست زمان بندگویی افتد بقدر قوت لاموت و گاه و دانه خرج بینا میدود و دیگر همه
 پنهان پنهان کرده و حساب مصاوه مقرره سرکار میرسانند بر آنهم گفتا نکرده راجه بهینه شکار کوچ بعدشش ماه
 می کشند جمال نیست که بقالی جنس خوردنی بلشکر برود مردم و بیات را تا نکند میرود که یک دانه بدست لشکر بآن نفر و چند چون
 خلق الله از گرسنگی قریب بسلاکت میشوند حکم آرد که عبارت بقدر کم از یک آثار یک و پیه از سرکار سپیدهند و چند روز
 مقامات سے نمایند و طلب با بنهاد در یک کوچ فایغ بسیار بدارا گرسه خواهد که خرج بخانه بغریب و ماحجان مانع است که
 بهند روی نویسد بقدر برون مجال احدی نیست آرزو نیک مردم رو بهید با مسلاط شه این رسم بر طرف شده نزد یک
 که رو بهید با آن ملک را بقبض و تصرف خود در آرزو آرزو م حروف گوید که آنچه از دست علی محمد خان رو بهید آرزو گذشت
 و دیگر رو بهی است روان طلا از میان آن برمی آید روزی سه شاسه آن آب رفته بودم دیدم هزاران مردم از بر طرف
 آن شغول بر یک پیچی اندجا بجا فرود های ریگ بدست خویش جمع کرده از آب میشوند تاریک گلجی در آب میرود و قریضه باسه
 ز فروری نشیند آنگاه سکه حصه کرده یک حصه سرکار و دو حصه آنا را ایسر طلا می صاف بر نمی آید مگر بعد گذاختن تاب و
 سه بقدر نصف طلای خالص حاصل میشود و چند تو لجه از آنها خرید کرده شده بوقت فروخت دو آنه منافع سر رو بهی
 بدست آید و دیگر غراب کی این نظر آید که خانه روز نما قسمیکه بدو بار قلعه میساند مشاهده افتاد غنچه الاستفسار ظاهر گردید که
 نشان شده است ز نوران غسل وقت گرفتن غسل حرکتی نمیکند و کسی را پیش نمیزند و تبر قدر که حصه گسبان در شه از قدیم مقرر
 است اگر کسی ناطع کند نا خوش شده راه صحرا میگردد مالک خانه جمعی را همراه گرفته بدینا آنها میدود و بیافسون و سلامت
 از کار افزون سوگند و قرار و عهود استوار باز میگردد و اندا وقت باز میگردد و در روزن با جا میگردد و در مقرر است که در کار غیر
 و خزان مردم آید باریک و نکاره یا دو یا زیاد و چینی میدهند و نکاره بدال فارسی بزبان هندی گویند پس سردار سرخیل با گویند
 القصد بعد نوزده روز رخصت از خدمت راجه حاصل گردید و بدستور آمد راه مصحوب تعدد بان در اسپران راجه کجاشی پور رسیده
 در اسپان مردم هم راهی کرد آنها گذارفته رفته بودم همه را با خود گرفته بدو روز در مراد آباد پیش عظمت الله خان ناظم آنها رسیده شد
 و از انجا ایشان همان آباد رحمت کردم هم منهد که شهنشیرش نامند سلطان فیروز در منهد مقصد و هشت هجری آرسا مانده ساخته سرکار گردید
 و همکار در آنجا بنا فرمود و موسوم بغیر ذاباد و ساکنان سر بند بچرخاندن و نوشتن شغلی دیگر ندارد و صنعت مصور انیکو میداند اما هموشهری است
 در بند و شان بر ساحل دریا گاو می بولف خنده تاریخ مینویسد که نبود آن آبادی آنرا آنجای رام چند که لمونانده است نسبت میدهند و ناما و لا باد
 و لومر کما و رو با و نیز نامند و چون بمرور ایام شهری آرزوی با مخطاط سازان حکومت شهر با لکوت مقرر گشت و چون سلطان محمود غزنوی آنجا
 نمود ملک ایاز با باوی آن کوشیده و شهری بجای بدو قلعه بچینه تعمیر ساخت و چون خسرو شاه از خلفا و سلطان محمود غزنوی از سلطان علاء الدین غوری
 جها سو نیز میند و راه سلطنت نشست و بعد از او پیشتر خسرو ملک کی بعد بگری تاسی و هفت سال آنجا حکومت کرد و چند آنچه احوال ایشان غرضین
 سر قوم است بعد از آن از سلاطین میند و آتش جلیس بسیار کرده و بنابر آن آبادی آنها از رونق یافتا و پس از مدت تا ناخان ایسر سلطان سلول بودی
 و از الحاکمیت دست و بعد از او میرزا کامران خلف با بلیشاه و در شهر قاسم گزید و پس از او محمد اکبر بادشاه محمد خوش قلعه خشی و شهر شاه دو تو تاج

تعمیر نموده و بعد از آن جهانگیر بادشاه عمارت عالی ساخت و شاهیجان بادشاه این جهانگیر بادشاه بنامی در ازای دو کوره حبت محافظت به نسبت او
 حسب الامتاس علیمرغان خان بنام آوردن آب دریا کردی بنام لاهور یک لک و دو پیم مرتبه شده سمازان از وضع راجه پوریک تا شته حمل و شست پیم
 کوزه جوی مسافت میدار و در حوض نمونو با بعد از انجام چنانچه بایده است اندر صیدار بر رویه دیگر و از دست چون بنیاده هزار رو پیمه از آن صرف
 شد کار می پیش زلفت حسب انگر تا شی لونی امر علیمرغان خان در ایضا صله پنجه کرده گذاشته استی در دو کوره راه نوب بریده آب وافر آورد در
 عجب آب المخلوقات مینویسد که در دو تبار استخوان از ان لونی آدمی در زمان سابق در لاهور افتاده بود متوطنان آنجا یکی را بنابر غله و دیگر را
 قطره آب ساختند با لجه لاهور بفرستد در آبادی است و کثرت مردم در تمام هند شهر به بدین عظمت نیست هر دوش در اکثر صناعات
 صارتی تمام دارند و برکنار در بیامازی عمارات جهانگیر بادشاه و جهانگیر بادشاه و مسجدی عالی از سنگ بنا نموده و مقبره جهانگیر بادشاه
 آنروی در بیامی را وی نزدیک شاه دره واقع است در حوضی آن با عنمای دلگشا فراوان است و از سیوه انگر و غیره و غیره خوب بسیار
 میشود در وقت خج نیز با فراط بدست می آید و شته لاهور این شاهیجان آباد و پیشاور واقع است چه از شته لاهور با نژده منزل است مشرف
 شاهیجان آباد و پانزده منزل است مغرب پیشاور مسافت دارد با لجه طویل این محبوبه از آب سلج تا در بیامی سنده صد و هشتاد و دو
 و عرضش از شته بدنا جوی که می آید و هفت کرده شرقی آن سر هند و غربی آن ملتان و شمالی آن کشمیر جنوبی آن دینا پور و شرق
 سرکار یعنی پیم و در آنجا شته صد و شانزده محال و هشتاد و دو کوره روسی و سه لک و هفتاد و دو غل میوه است و احوال هر چه دریا که عمارت
 از پنجاب است و آن در حقیقت شش دریا آنکه معروف به پنجاب گشته بعد از گذارش همواره متعلقه لاهور و قندهار کلک بیان خواهد کرد
 با لجه و آب جالندهر نام قصبه است قدم درین دو آب تجارده نیز قصبه است باستانی پارچه سری با من و وار و سه و دو در
 و جنوبی و چهره سفید و کمر شید طلا دار یک میشود و دیگر دو آب سبت پور یعنی برگنه است که اسب سراقی بقبضت ده بانزده هزار پیم
 آنجا پیدا میشود و چند کوهی پشاله قصبه است و لکشا و جوش آب و سوا گویند فوجی آنجا طوفان آب آمد که از در بیامی سلج تا دریا
 جناب تمام زمین باب غرق شد و ساکنان آنجا با لک گشتند بعد از نزع طوفان مدتی آن سرزمین ویران بود و اگر جای قدری آباد
 میشد از ترکشار منول بلخ و کابل آبادی خوب میشد در عهد سلطه سلول لودی برای بر ای را مد پرسی از اتانارخان ناظم لاهور تا منیر
 را ناچاره گرفت و آبادی گشتکار ساخت و در شته و بفتاد و هفت چهری با جازت تا اتانارخان ناظم لاهور قصبه پشاله آباد کرد و آن
 قصبه است معروف و وجه شمیمه آنکه در هنگام طرح بنا شگون بیک نشد تعمیر آنجا موقوف کرده در نزدیکی آنجاسی دیگر رسته بنای آبادی
 گذاشتند چون بر زمان پنجاب پشاله مباد را گویند لکشا شته پشاله موسوم گشت و از عهد محمد اکبر بادشاه هر عالمیکه آنجاسی آمد
 بمواقعت روسای آفته و متمولان نبود و مسلمان بزیادتی عمارت در رونق شته میکوشید و در او زده کرده از پشاله تا ساحل دریا
 را وی ارکان نانک کرده است که تا حال افعاد او آنجا سکونت دارند و جاده مسلمان از مریدان او بنید و گویند که گروهی مذکور در شته و شتاد
 و سه چهری در عهد سلطان سلول لودی در کان بلندی متولد شده و بس نیز رسیده شناخت کرد و حلقی کثیر متقدومی گشتند در پشاله آمد و گشتند
 و در وی از وجهات پشاله برب در بیامی را وی چنانچه گشت اقامت کرد و حلقی از اطراف و جوانب آمده متقدوم بر او گشتند و او را بابانان
 گویند و او مردان خویش اسکند نام گذاشت و نانک شاه طری داشت مردان نام که اعیان هندی او را بنام بر سر آمدی و نانک
 سامعان او در دام عقیدش کشیدی و سپهر نانک گویند اس چون از لعل باطنی بهر ونداشت بنابران نانک شاه امیر نام گشته

بیان لاهور و دیوارها
 حکم شاهان و بی

بیان پنج کوه
 پنج آب شته و آب

بیان باره کوه پشاله

بیان نانک گروهی
 او را سامان لود و بیان
 در سرب او

بر زمین بگردد بجا طلب ساخته و بعد از دو روز سلیم شاه بن شیر شاه در گذشت بعد از دو روز و یکصد و سی و سه سال سجاد هشتین مانده پس از او رام داس و اما در گذشت بعد از دو سال و بعد از او سرتین گرد و ارجن بیست و پنج سال و بعد از او پسرش گرد و پسر گونبد شتی و شبت سیال و پس از او پسرش گرد و هزار سی هفتاد و سه سال و بعد از او پسرش گرد و شت سه سال و بعد از او فرزند سجاد و پسر گونبد با دره سال سجاد هشتین مانده و بالاخرتاج جمع سکمان بر لهندا در داشت و در هزار و هشتاد و پنج هجری مطابق سنه هفتصد و جلوس عالمگیر بادشاه کورگانیه گرفتار آمد و بنشینان آباد و قتل رسید و بعد از او پسرش گرد و گونبد پسر سیر سجاد و شست و دگشت سکمان در آنوقت بسیار شد و در عهد سجاد در شاه سجاد هشتین نانک شاه گرد و با جمع سکمان مقدر شورش گشت و بسیار است از آنجا غنیمت و آبرو گشتند چون محمد فرخ سیر سلطنت گشت شورش آنجا زاده تر شد چند آنکه سجاد هشتین نانک شاه گرد و مسکه بنام خود کرد و و این بیت مسکو که بنویس که عظمت نانک گرد و همه غایب و هم باطنست به بادشاه و دین و دنیا دوست سجاد صاحب است به و گویند که شورش آنجا زاده در آخر عهد سجاد در شاه سیر شده کمان رسید بعد از مدتی از نظر لامبورن و جبهه انتیصال او شد و او قلعه لوه گده متعین گردید و بعد از مدتی از آنجا با همراه پرورخت و آمد نمود که اطراف قلعه را با مصالحه نگاهداری تمام تعمیر کند و این طرف دیوارها لشکریان با و مخالفان باشد هر گاه سکمان از قلعه بر آیند تیر و تفنگ برینند چون ذخیره قلعه آخر شود با چار شوند و نقصان گردید چون ذخیره نماند سکمان مخالف شده هر روز کرده کرده از قلعه بر آید خود را با کشتن میدادند تا آنکه از بے توشکی سجان رسیدند و بی سلاح از قلعه بر آید و در هر گشتن از نفاق شنیده که در تکیه مبارز الملک سربلند خان بنطاست صوبه کامل سیرفت و آن سنه احد محمد شاه بود بعد از مدتی از آنجا با سربلند خان ملاقات نمود و با اتفاق یکدیگر بر آن جماعه و قلعه نامخت و خاکی کشتند و پس از او سیر ساخت با محمد عبدالصمد خان بسیاری از آنجا آمد را بنیچه نگاه کرده بر شتران سوار کرده در نگاه بادشاه فرستاد و گویند که این قضایا در وقت فرخ سیر بوده بهر حال بر آنجا همه هلاکش کردند و هیچ یک از آنجا نماندند و بعد از آنکه از آنجا رفت و یک صد و نود و پنج هجری است سکمان غلبه دارند و از رویای آنک با نواح و بی تصرف اند و در همین دو آبله مضافات لامبور کوستانی است و در همه به نگر کوٹ قلعه بنامت فرسج دارد و در آن این کوه پایان نگر کوٹ گندی ساخته اند و سهندوان آن را به حیوانی نسبت میکنند و اندرون سنگ پاره است از کلهف ساده محضه اش میبودت افتاد و سهندوان آن را به عقدا و تمام پرستش می نمایند و در سالی دو مرتبه خلق کثیر از صغیر و کبیر و غنی و فقیر سر و پا بر زمین بارشش آیند و صاحبان آن زبان خود را به دست خود میزنند و بعضی را در چند ساعت و بعضی را در چند روز میمان اعتقاد استقیم زبان تازه میروید و دوه گرد و بی نگر کوٹ جو الالمی نام جا مشیت که چند جا شده اش سر بر آرد و آن بعد از سهندوان است و توکف هفت قلعه می نویسید که کوه نگر کوٹ بر شمال سهندوان است و از نگر کوٹ تا کوچ که بعضی ولایت بنگاله است زمینداران اند که هر کدام زمین سه چهار روز راه در تصرف دارند و جمله سهندو باشند تحقیق کرده اند که یک کلمه و نسبت و چیز از کوه متصل این کوه است از نخبه اهل هند تا از اسوالک بر بت بنحو اند و همین کوه است که نامهایت ولایت خطا رسیده و همچنین از هند گذر شده بکابل و پنجشان و خراسان شده از شمال پیشاورد گذشته و تبری و قزوین و طبرستان را در دو آن هفت اقلیم در تحت مایه مظهر اظهار می بانگوه کرده و کوه مذکور رسمی بحیل بود است که در مکه مظهر گذشت و کشمیر و قسمت درین کوه است و آب بسیار ازین کوه بود ولایت سهندوستان جریان سے پذیرد و مانند سلیج و تپا و در آوی و چاب بخت و نیلاب

بیان برین سکمان و سجاد شاه

بیان گونبد سجاد و شبت سیال

غلبه عبدالصمد خان سکمان

بیان خانه نگر کوٹ

بیان جنبانی جوالامی

روانی و بار باره ولایت پرست

این انمار در نوچی لمان با یکدیگر پیوسته در حوالی ششمان میریزد و ایضا آب گنگ و جمن در تربت و توچی موازین کوهستان آمده
 جابجا یکجا شده در ولایت بنگالہ ملحق میشوند سیالکوٹ و آج پنجاب که مسابرس گویند شهری قدیم است مولف خلاصہ تاریخ ہندوستان
 کہ آریسا لکوٹ نیز گویند چہ آبادی آنرا راجہ سالطنای پانڈوان منسوب میکنند و بعضی از اہمندیہ سیالساہن زینددار کہ راجہ کبریا جتیا
 کشتہ تب اند قلعہ کاروان با دگا راوست و آن در زمان سابق دار السلطنت پنجاب بودہ و دوسہ گروہی آبادی داشت اکنون
 بسیار لکوٹ شہرت دارد و سلطان شہاب الدین غوری چون مرتبہ پنجورد پانصد و ہشتاد ہجری لاپور را محاصره کرد و بر آن دست
 نیافت بسیا لکوٹ آمد و قلعہ کنہ آن را مرست کردہ جماعہ کثیر از عساکر خویش آنجا گذشت و بعد از امتداد ایام راجہ مان سنگہ اکبر شاہ
 فوجدار جوہر سیالکوٹ ہمت برآوردی شہر و ستانہ قلعہ گماشت و قیس از ان صفدہ خان کاشی فوجدار جوہر قلعہ از روغ تعمیر ساخت با جملہ
 در سیالکوٹ کاغذبان سنگی و خرمی و جہانگیری نیکو میشود و کار چکن از ابریشم و کلا بتون و از اسلحہ مخمور بندوان کہ جہر ہر دکنار
 گویند و جہمی بہر جہاں زرد جوہر کان قلعی است کہ سکرزہ از در بای لوسی کہ پایاں جوہر سگنڈر برآوردہ میگنڈر اند و قلعی در غایت
 سفیدی و محکمگی ہے آمد لود ہرہ قصبہ است معروف شش لکھہ در پورہ عمارت باغ آنجا خارج شدہ و ایضا درین دو تہہ
 کجرات قصبہ است و در عہد محمد اکبر بادشاہ آباد شدہ چند ویسات از ہر گنہ سیالکوٹ جدا کردہ ہر گنہ علمیہ نمود و آن شہر مشہور
 کجرات شاہ دو لاس تہہ ہزار شاہ دو لاس متصل آن شہر است و اسب عراقی آنجا پیدا میشود کہ بعضی از انرا قیمت تلبہ ہزار
 روپیہ رسد و در دو تہہ سندھ کان نمک سنگ متصل شمس آباد از دامن کوه برمی آید نمک لطیف و شفاف کہ بنگلہ ہوست
 است تدار و در آنرا نمک سندھ گویند و در آن مذکور تمام کوه از نمک واقع شدہ کہ طول آن زیادہ از صد گزہ نشان میدہد
 قویجیکہ نمک برآوردہ انمار آلاسہ گویند و در دامن کوه فقہی زیادہ از دوسہ صد روغ عمیق برکنندہ ہر کی سرو پا برہنہ چرمی در دست
 و کلید سے برکتف نہادہ در عقب میرود و کوفی مقدار سے من از نمک کندہ ہر پشت نہادہ بیرون آرند و بسیاری از زمینگان
 آنجا از نمک ظروف طبق و چکالہ و شمعہ ان میسازند و بالای آن کوه قلعہ رہتاس بنامی مال نامتہ جو گیسٹ کہ آنرا بلکہ گویند
 و جہاں گزہ بلندی میدار و در بر اندر و ستان ششی کہ ہنودان آنرا منسوب بہ ماد یو کنند و آن روز را شیورات خوانند خلق کثیر و
 گروہ جوگیان در آنجا جمع شوند و پرستش نمایند مولف خلاصہ تاریخ کہ متوطن بپالہ است ششمہ از احوال اماکن مشہورہ پنج دو تہہ و شش
 در یاسہ اینصوبہ کہ معروف بہ پنجاب اند ہندوستان اول دریای ستلج از کوه بہوہت بر جوشد و از حدود ولایت و کلوہ شہر میگنڈ و
 و بعد از ان در کوه سرکنڈ برود کمپور رسیدہ و فولایت را از سہ طرف احاطہ کند و در شہر شدہ از پایاں ناکودان سنگن
 گرو گویند را سہ گذشتہ تاریخ سیدن قصبہ روز یکجا میشوند و از آنجا پایاں قصبہ ماجھی دارہ گذشتہ نزدیک لود ہیما نہ پیرس در دنیجا
 شاہ بگذرد واقع است و از آنجا نزدیک ملول و بہارت گذشتہ متصل موضع کوه کڈہ از اعمال ہر گنہ نبت نور پنی بدریاسہ
 بیاسہ می پیوند و میان این شہر و ریاد آہہ است جب الندر کہ شہر اول نامند وومی حدیاسہ سیاہ و آن نیز از کوهستان
 بہوہت از میان تالاب بر جوشد و از قصبہ لکو گذشتہ در قصبہ سندنی میرسد و از حدود ولایت کبست و بجتی و
 جملہ سے جاری شدہ پایاں شہر بندوان کہ مکان پورن فوجدار کوهستان است میرسد پس از آنحد و در موہال و سرور
 و گوالیار میگنڈر و از آنجا از دیہات نور پور گذشتہ از کوه برمی آید و بر زمین سطح رسیدہ از پایاں کالواہی کہ شکار گاہ

بیان سیالکوٹ و راجہ کبریا
 شہاب الدین غوری کشتہ

بیان قصبہ لود ہرہ و کجرات

بیان کوه از نمک سندھ
 و کوه فقہی زیادہ

بیان کان نمک و سنگن
 در کوهستان و قلعہ رہتاس

بادشاہ است و قصبہ المیہ گذشتہ نزدیک موضع کوہ گدہ بدریاسے تسلیم اتصال سے یا بدو کی سے شود و از قصبہ فیروز پور و محمد رو
 سے گذرد و از آنجا در حدود محال سکر کاروینا پور رسیدہ و در ایام بزرگسال سپہ می شود و بعد گذشتن از دیوان پور کو مشہور
 شدہ کیے بجانب جنوب رفتہ و دو می بطرف شمال برودہ میول و کیادی و بلندی انحراف در زیدہ سیاہ نام سے پذیرد و این
 ہر دو شعبہ پس از چپت فرسوخ باز ہم پویندند و از حد و دہلوچان بدریاسے سندنہ کہ راوی دچناب و ہنٹ نیز در داخل
 است منہی سے شود و از انیمہ در یاسے سندنہ نام ہا شدہ سوم در یاسے راوی است در میان سیاہ دورین دریا و آب ما شجہ
 مشہور است و در اسے از کوہ منجس نالغ دلاست جہتہ کہ مکان مشوب بہا دیور جو شہر و پاپان شہر جہتہ سے گذرد
 و اتق ولایت دارالحکومت مرزبان آنجا است و از بارشش ہر ہوا سے کشمیر و کابل دارد و اکثر سیوہ لطیف و شیرین
 پیدا میشی دارد و راجہ انجی بونو جمعیت فوج و تہذیب و م استقلال میزند و این در یاسے در راہ لشکر بادشاہ است
 بعد بر آمدن از جہتہ سجدہ ولایت نسوہلی گذشتہ تا میان قصبہ شاپور تاج نو پور میرسد و در شاہ نمر و در باغ
 شاہ مار واقع لاہور میرد و در سوم در پرگنہ سمان و سوم پرگنہ قبیلہ و پنجاہم پرگنہ سمان سے چینی پور چینی
 میرد و از نزدیک شان پور از ان دریا نمر سے بر آوردہ اند و غیر زوہات آب و ہنٹ و این دریا از آنجا از ان شاہ
 از حد و دو سال و کا ہونمہ و کلان نور و تپا لہ و بر سر و در زمین آباد و دیگر محال گذشتہ با پور و در پاپان شمارت شاہی
 را بگذارد واقع شود و از آنجا بر آمدہ سجدہ و سندنہ ہون و تہذیب آباد و در یک دلمہ گذشتہ قریب ستر سے سندنہ ہون مشہور
 گر و ہنٹ لغتان بدریاسے چناب کہ کیجا میرد و داخل میگرد و در چناب نام سے یا چناب نام در یاسے چناب میان در یاسے
 راوی و این دریا و در چناب شہرت میدارد و چناب را در کتب ہندی چند بہا کا نویسند و بر آمدن چناب از ولایت
 چین نشان میدہند چون از حد و ولایت چین گذشتہ بکشتوار کہ عرفان آنجا مشہور است برسد و در یاسے ہما کا
 از جانب تبت آمدہ با وطنی شود و چند بہا کا نام میگرد و از آنجا براہ سال ز ہونہ سرور کردہ پایان قصبہ بہ انبار بان
 اگر در جانب از کوہ بدر سے آید از نزدیک کوہ برکت نالغ جمہو کہ مکان مشوب بہ ہوانی است و پس از گذشتن آنجا نیزہ کشت
 شدہ میرد و در سجدہ پایان ہلون پور سافست و از زہ کر وہ بانگی میگرد و در آن دیہات پرگنہ سبلاکوت پایان
 سو و ہر گذشتہ نوزیر آباد میرسد چوب سال وغیرہ را سو و انراں براہ چین دریا از کوہستان جہتہ وغیرہ نوزیر آباد سے آید
 و در مکان وزیر آباد شاہ گذرد واقع است پس از ان پایان جا کوہ نا گذشتہ بہ لوہ میانہ و ہونہ و ہزارہ میگرد و از آنجا نزدیک
 شہر نہ پوت از میان کوچیہ جاری شدہ متصل قصبہ جنگ سیلان سکون پیر دور آنجا کہ حکایت عاشقی و عشوقی ایشان مشہور است
 بدریاسے ہنٹ رہ اتصال یافتہ منیتیر سیر و تہذیب در یاسے ہنٹ پایان چناب و درین دریا و آب جو ہنٹ مشہور است و بدریاسے ہنٹ
 از کوہستان نہت از منوش برچو شد و در شہر کشمیر رسیدہ از میان بازار و کوچہ ہا میگذرد و در جا بجا در کشمیر برین دریا و دیگر دریایا
 بہ ہنٹ اند و بعد بر آمدن از کشمیر در حد و ملہکی در یاسی کشن گنگ و درین رود داخل سے شود و از آنجا پایان قصبہ در ملکی
 سہرگروہ ملہران سے رسد پس از آنجا از سیر پور وغیرہ حد و ملہران پایان قصبہ جہلم کہ درین محال شاہ گذارد واقع
 است در یاسے جہلم نام یا بدو و از آنجا از کوہ جہلم و ہنڈ بہ و گرس آباد و بہیرہ و جوشات و نور و خانہ گذشتہ او یک قصبہ

در یاسی راوی و زیاد
 و چناب و غیرہ

نام چناب شہر شاہ شہزادہ
 شہر چناب و چناب نام

پایان نیز آباد و ہنٹ

چناب

جنگ سبلان آب خناب سے پیوند و پنجاب نام سے پانچ شہر دریائے سندھ مابین سیٹ و این دریا ولایت لومہ و لوہا کو رو اور آہ
 سند ساگر مشہور است و این رود در میان ہندوستان و کابل و زابل جلمے است کہ چشمہ آن ظاہر نیست اما بقول سیامک
 از ولایت قلماق برجوشد و از حد و کاشغر و کافرستان و حد و ولایت کشمیر چکی و زونور گذشتہ باولکندہ یوسف زئی میرسد
 و پابیان قلعہ انگ در باسہ نیلاب با چند رود دیگر از جانب کابل آمدہ اتصال سے یا بد چون آنجا عرض کم دارد و ماہران بس یا تہند
 میرود و درین محال شاہکدز مقرر نیست بسبب تہذیب آب کشتی بیک چشمزدون بآن ساحل میرسد و جانب مغرب بر لب دریا
 سنگ سیاہ است کہ جلالیہ نام دارد و بعضی اوقات کشتی بآن سنگ خورد و بشکند و اہل کشتی مخرق شوند عوام گویند کہ بر آن
 سنگ قبر بزرگ بودہ کہ جلال نام داشت و دیگر وجہ تسمیہ آن در تواریخ چین بدیدہ کہ در عہد محمد اکبر بادشاہ جلالیہ نام مغز آن
 سفید و رازن مشہور بودہ تہذیب محمد اکبر بادشاہ ہنرمیر کابل ازین دریا عبور سے کرد و ناگاہ کشتی جو اسہر خانہ بسنگ کور
 رسب و شکست بر زبان بادشاہ گذشت کہ این سنگ ہم جلالیہ کہ دید از آن زمان جلالیہ نام یافت و نزدیک آن
 سخاات رجب ہو ولایت کہ در ایام سابق حاکم ولایت بودہ و بر ساحل مشرق قلعہ انگ واقع است کہ دار و صدار را بھر
 اندرون آن قلعہ رہے دیگر نسبت و این محمودیہ مستدل العواد مابین ہندوستان و کابل چون بزرخی است کہ این رود کے
 طرز زبان ہندوستان و این طرف آب سکون افغانان و این زبان افغان است باجمہ دریا از ان مکان برآمدہ از کوبستان
 افغان و غیرہ گذشتہ رود و افغانان بر زمین سطح میرسد و از آنجا از حد و بلوچان و ملتان سیکند و در پنج دریائے پنجاب
 کہ انکلم برآمدہ تہذیب از کوبہ شمال برآمدہ و آن طرف ملتان تہذیب یکدیگر در حد و بلوچان باین دریائے پیوند و تہذیب کے
 شود و دریائے سندھ نام سے یا بد و دریای عظیم کرد و از آنجا پابان قلعہ بکندہ و ولایت شدہ قلعہ را در میان گہر و از آنجا
 براہ سیوستان از اعمال ہند سے در آید و آسی گروہی بلدہ ششمہ کہ بہ بندر لاہور مشہور است بدریائے شوشمتی سے شود
 باجمہ صوبہ لاہور تہذیب آب و موس خوش دارد تا بستان بسیار گرم و درستان نسبت بہند سرد است و تہذیب و انکور
 بستان ایران و توران و آئند مانند ہندوستان و تہذیب از ان و تہذیب خوبتر از ہنگالہ و تہذیب خوشتر از دکن پیدا شود و
 درین صوبہ اکثر مدار زراعت ہر آبشار سی چاہ است کہ دو لاسے از کوزہ ہای چہمین ساختہ بزور زنگادان آب از
 چاہ سے کشند و تہذیب زراعت سے و ہند مدار فصل خسرین و از اننے غلات برابرش است و بر دریائے
 میاہ از بیک شوی طلا بر سے آرند و در کوبہ شمالی بعضی جا سعدن لغرہ و کس و روئین و تہذیب است
 اووہ شہر نسبت بزرگ بر دریائے گما گہرہ کہ کہ جو تہذیبش گویند و ان شہر را در کتب ہنودان ابو جود تہذیب
 نامند و گویند کہ درست جگ آن شہر شنگاہ راجہ رام چند عرف رام بودہ و پہل بستان رام بہرہ است و در تہذیب
 درین جگہ مرقوم است و بعد از رام آن شہر را در دور کلجگ کشن بن پورپ بن ہند بن جام بن فوج عمارت نمود و
 در سواد شہر اووہ در زمان پیشین مردم جنگ بیزی سے کردند و طلا سے ریزہ سے گرفتند و در نزدیک شہر
 سمت مغرب بمفاصلہ یک گروہ قبر حضرت شعیب بن آدم و ایوب پیغمبر زبارت گاہ خاص و عام است و قبور انہما
 درین مقام از تواریخ اصلی ندارد طول صوبہ اووہ از سرکار گور کہ پور تا قنوج یک صد و سی و دو گروہ و عرض از شمال

باین دریای است
 ولایت لومہ و لوہا کو رو
 چکی و زونور

باین دریای است
 از سنگ و تہذیب کابل

صفت شہر لاہور و تہذیب
 بیوہ جات آن

باین جو صوبہ افغان
 بیکاد نسبت را در کابل بستان نام
 اور کابا تہذیب از حد و بلوچان

بستان بن لوب
 بن حوام بن کوش

بیان حکایت

شجاع الدوله قویلو

بیان آمدن بادشاه
باروت

کوه ناسر مهر صالح آله آباد و دود و پلنژ و کرده شرفی صنوی بهار غزنی قنوج شمالی کوهستان جنوبی تلک پور سرکار است
 اینصوبه گورکپور و سراج و غیر آباد و لکنده ازین جمله شملکه بکصد و نود و هفت محال و مسیت و شش کروردام و محال اینصوبه
 است و در عهد سلطنت محمد فرخ سیر سلاطین کورکائی بنظامت صنوی نذکور بسیار الملک سربلند خان بوده آتمیه واران و
 وظیفه خواران آنجا بجای رنج آمد و رفت کچری موافق منقول حکم عام معافی داد و در عهد سلطنت محمد شاه نظامت صنوی بوده
 متبصری راجه دیبا سادر ناگر بر برهان الملک سید سعادت خان شده او در دوست گروه بطرف مغرب شهر اوده برکنار در پاس
 گما گره شهر سے طرح انداخت اگر چه دریا بعد چند سے از ان بقفاوت رفتہ افشهر البقیض آباد موسوم گردانید و عمارات عالیہ و
 بناجات متعلقہ و ولکشادر آن احداث کرد و نظم و نسق اینصوبه از کوه شمال مغناطیسی کما می بینی کرده وزیر الممالک ابوالمصعب خیان
 صفدر جنگ داماد و پیشرو زاده سید سعادت خان در ایام امارت خویش بر عمارات و آبادی آن شهر معجز و در چون نادر پور
 سید سعادت خان نیش پور است بنا بر ان در تعلیم چهارم در ضمن نیش پور سطر سے چند از اجرائش مرقوم است باجمعه
 شجاع الدوله خلعت وزیر در امارت خویش در آبادی فیض آباد سی مؤفوق بود و عمارات مطبوع ساخت و مباحثا استقامت گزید
 و آن شهری گشت در کمال معموری و شجاع الدوله وزیر شجاع ثانی المعروف تعالی که بوده وقتیکه در یک از انگریز
 برکیت یافت و با بصلح بر صنوی اوده و آله آباد استقلال یافت و شتمت و شوکت زیادہ انصاف بر سر ساند و آمد و وظیفه در
 خواران بر دو صوبه را که از عهد محمد اکبر بادشاه تا عالمگیر ثانی جاری بوده یکم ضبط نمود و آنجا محبت و سخاوت سلاطین موجود
 را بجای مناسب قیاس باید کرد که در تمام مملکت بند چه قدر از خوان انعام آن عالی متمان بر و مباحثا است شجاع و سعادت
 و دیگر قوم از مسلمان و هندو بهر میرس باجمعه شجاع الدوله که در آخر ایالت وزارت خویش با اتفاق انگریز منوج بر بی ناوله
 و بار رو میلہ باشد حافظ رحمت با او محاربه کرد و شجاع الدوله در رزم اور القتل رسانید آن مملکت را از انقباض بحیان
 و پس ان علی محمد خان رو میلہ استخراج کرد و بعد از فتح پس از دو سه ماه در گذشت و خلفش آصف الدوله عرف نیز از ان
 بجای نشست و اجرائش در ملن از تقریبی و ضمن حکایت انگریزان گذشت سرکار گورکپور شهر سے متوسط
 است از اوده آن رود سے دریائے گما گره سمت شمال بسافت چهل گروہ متصل کوه مداریه واقع است آب هوا پیش
 نیک و خوشتر است و نواح آن بجايت وسعت را دار و در پنج و دروغن زر و مرغ و چاچ و امثال آن انجا از ان باشد
 و اعلام و کثیره کثرت سهل و آسان بدست سے آید و آنجا مردم را بنا بر از زانی غله و خودش و پوشش نوعی از آسایش
 است که هر که در آنجا در آید کمتر آید و وقتی علی قلی خان شش انگشتی وار و غه خواص و میر نوک دول محمد شاه بادشاه بارجم
 حروف فرمود که چون نادر شاه والی ایران مرتبه ثانی غریمیت هندوستان نمود محمد شاه بادشاه از امیران خویش مثل قمرالین
 خان و بربر و ابو المنصور خان که آن وقت بیزانش یعنی وار و غه تو چنانہ بود و دیگران بصلحت خواست که از دست نادر شاه چگونہ
 در مان باید ماند و بر گرفت که ساکنان شاهجهان آباد را بدبار دکن که ملکیت وسیع و قلاع متین دارد و کوچانیدہ میسر جم چون نادر شاه
 عازم دکن شود و قلع چناه گیریم و انبار غله ذخیره را آنچه از ذخیره قلاع افزون شود آتش ز نیم و گیاه و گاه را همچنین ظاهر است که نادر شاه
 زیادہ از گیاه مسات یعنی ذخیره و عساکر میبارد چون غله از بیرون لشکر رسد از قلاع تا کجا سرزند تا چهار بر گرد و ابو المنصور خان

نفت که درین تمبر میرساند کثیر بخرج آید و ازین ملک یک قلم بیرون بنمید و درکن بنمید اما سفت است فکر آنسترا آن است که
 قلع این ملک مثل نامور و کبر آباد را است حکم باید کرد مردم چند از سکنه شایع میان آباد باید گرفت در رعبه اوده آنرو سده در پاس
 گما گره در سر کار گور کپور که شمال آن کو هست طویل و رسیع فرود آمدن آن از شرق تا غرب بنگل و میشه های جوانان که در و در پاس
 سمنگ است تا در شاه و بنابر صورت راه مخالفت آب و جو اسه آنچه توانید رسید و در گرفت که در او به از ده خود و چند است و انور آن
 گور کپور که پیش از سر کار بنا شد ممکن نیست که شکوه شایع را تحمل شود و محمد شاه بادشاه فرمود که صنعت آن بنمید آنم که چون نادر شاه
 دین شهر گذر و جبهه پیش او بودیم هر چه بنا بر سر ما کند و خلق را از قتل و غارت نه آزار در چون جمعه امر از سران آمدند من یعنی علی قلیخان
 گستاختر را اول تصور خان گفتیم که خلی بیاد هم از شیرازی برضی کین کرد و فرسی دید و از بیست شیر پادشاه اگر بر سرست گشت با
 خود گفت که اکنون صلاح آن است که گوش در سر انداخته دم جنبان پیش شیر روم آنگلب که بر سیکانی من بر تم کند تیر آن است که
 من گویم و بجزت بادشاه رسانید گفتند آن چیست گفتیم که فرود آئیم بیرون آئید و تا سر نهد هیچ خانه استند و بنا بادشاه بنویسند
 که غم ما بدولت بولایت ایران بود تا بعد از آن و تلافی خرابی شاهجهان آباد بر واروم در آنجا بسبع مایه یکد که فقه و بظرف ما
 دار و از اینچه بهتر باد دولت و اقبال از سر نهد متعرب بلا جو بر سر هم اگر سرخ گشت در نهما و الا تلافی در کابل و فندهار خواهد شد و
 البته که ازین جرات بادشاه هر اسی در دل از شاه خواهد آمد غالب که در غنیمت این است در نزد او افتد و در گذر و آنا بادشاه
 تا با حسن ابدال برود و چندی بانتظار آنجا بر سر بر که بادشاهان چنین کرده اند مصریح تر گرگان بگرگه تو انیم برست به همه با
 بنسبم کردند و آفرین گفتند به هر آنچه بنسبیت قدیم بر ساحل در پاسه سر و طرف شمال از ایند راجه به راج و در آن شهر از
 که بستان که سمت شمال واقع است مردم کوهی از طلا و مس و سرب و عسل و موم و جوجک که از آب لیمو و شیخ چوشتا بنده
 سے سازند و او در بغایت ترش میباشد و در کبزر بنا که کپور نامند و زرد و خوب و در کبجیل خشک و زرد و آنرا دانه و انگور و کمر با
 و مشک و دانه و فلفل در از دانه و پشمینه و زرد و شیشه و جانوران شکاری چون باز و جزیره و شایم و امثال آن دیگر شایا
 بسیار می آزند و از آن در آنجایی فروختند و میر از سر زاسا از مسعود غازی که از بنویش آن سلطان مسعود ابن محمود غازی
 غزنوی که بر او است مولف صبح صادق در پانصد و پنجاه و بیست و هجرت هجری در مسکه که کفار شهادت یافتند آن شهر است و صاحب ات الاله
 سے نویسد که سال از مسعود غازی ابن سپه سالار میر ساهو ابن عطاء الله غازی که سلسله شش محمد بن علی بن علی سے چونند
 و تا در سال از مسعود غازی شیر علی نام داشتند و او خواهر سلطان محمود غازی غزنوی بود و سال از سال ساهو او را در جبال کجاست
 و سال از مسعود در سنه چهار صد و پنجاه و بیست و یکم شعبان روز یکشنبه بد وقت طلوع آفتاب در امیر از و بنو شد و غزا
 بسیار کرد و چاراد هم جب در سنه چهار صد و بیست و چهار هجری هجری بر غم بر کفار و در هر راج شهید شد چنانچه ازین بیت تولد
 وفات او ستفاد میشود و بیست و چهار صد و پنجاه و در آمد بود و در چهار صد و بیست و چهار رحلت فرمود و در هر راج مدون
 گردید و در تحویل آفتاب بسج تور که بنودان آن را مانده بنیامه سے گویند خلق کثیر از نزدیک و دور با علیا سے مختلف
 اللون بربار نشن سے آئید و برور میگذرانند و مرا حجت سے کنند و میگویند که بنکار و مسکر نیز گویند بر ساحل کوهی
 قلعه نامور و در و نزدیک آن حوضی است موسوم سرتوب و آبش به چنان قلیان گند و بگرد که آدمی در آن فرود آمد

بیر از کشتن بر باد شاه

نقد سر کشت

صلاح برین کشت و بنا

با حسن ابدال که کجاست

بیان شهر سرخ و فندهار

حقیقت نسل حضرت سید

سال از مسعود غازی و در اوردن

نقد سبک و در کجاست

و در حیر و اندازند بیرون افتند بقول منوچهر ان وقتی از گردش روزگار و انقلاب اودار کتبها سے علوم ہندی مستند گشتند
 و در آستان ان پیش بران حوض جماع کرده بشت شدند و علوم رفتہ را بحدت طبایع از سد فہم غصہ ظهور آورند و در متصل آن
 کلاسیت کہ شکار و ہیرا سے گوشتی پیوند و یک گز خرف و چہا نکشت زرن دارد و ہر جہ از بیخ و مثل آن در و اندازند
 اثری از ان بنامہ چون بر ہیمان بیہ خوان پرستش کنند ناگاہ از ربک پیکر مہار پو پدید آمد و مردم مشاہدہ آن کنند و زود نا پدید
 گردند و ہر پوست آن یعنی است کہ از آویزنی نامند و در شین چو بی خودی جو شعلہ آتش از آستان ہر می آمد ہر کار خیر آبا و شہرت
 بریانہ و طبع طبایع کہ در کونہ سفید رنگی با اوان گوناگون معروف و پندار بود در اتم حروف در خدمت عارت باسد حاجبا
 صفت اندر غیر آبادی کہ بخت و سبب معروف بود رسیدار و در یاد ملاقاتش بندہ می در سبب دلچ محفوظا کہ تالیف را اتم حروف است
 اوست کہ گو پانچو تصدیق نام متصل بہانی ترم آنجا بصفت تو اضع و نما ندر می معروف اند تو اب سید تصدیر جہان ساکن
 بہانی در سبب شہادت شا جہان بادشاہ خرد میگردد انند و بر سالمت پیش بادشاہ تو ان رفتہ وطن خود و نواح آن مشہل
 کہ پانچو غیر و چا گیش سید اوست و با قاضی گو پانچو استخامی کہاں داشت ہر گاہ سیر گمان متصل گو پانچو سیر سید سنانہ
 ام شہ سے آمد و تالیف ان نیکو کردیم ایش را بطعام ہای متنوعہ مہمانی میکرد و چند انکا پسند بود سید صدر جہان بنگرہ دراز
 افتاد کہ قاضی چنان حاصل ہزار روزہ کما کہ من بر بارش سیر و مگاہی نشدہ کہ مادہ خام کشیدہ باشد بنا بر امتحان بر سبب بعد
 از آنست کہ عامر بدین سبب نام نہان ایش از بر شہت تہر ساعتی قاضی گفت کہ خوان در ایوان کشیدہ اند چیز سے تناول باید
 فرمود و بر خاست ہر مایہ و شہت و تہم کہ گوناگون از لطیف و کسین مشاہدہ کرد و چند انکہ مہر ایش از درون و سیر در بہرہ یافتند
 تہہ تہہ ان از قاضی سوال کرد کہ ہرین چہ چہ نامے است ما امروز بنا بر امتحان وقت آمدہ بودم قاضی گفت مارا صابطہ است
 کہ ہر سیر در شہر کونکہ نامہ تہہ اسما و ذوال اسبیل کہ غنیمت آنجا داشتہ باشد بغریب خانہ جازند تا دو پاس روز
 کونکہ کہ ہم تو روز و پنج آغہ ایش را طعام دادہ و نیز ہم ہر گاہ کہ شام متصل گو پانچو و شکار گاہ بسیار نہ جاسوسان تعیین کنم
 تا کہ ان کہ جو ہر تہہ است فرمایند و نیز من سبب آن زمان بہتر سے بخیر ہم امروز وقت طعام گذشت و شما بخورید و بعد سبب
 جاسوسان تو ہر انکہ کہ تہہ تہہ آید من سبب آہ ہر من ضیافت شما است امروز ہم آسان گذشت و اینکہ طعام متنوعہ است کہ
 ان روز و بقول سادہ ان با فراطی میں سببش ان است کہ خانہ من در سبب عقب اردو کہ ان راہ سخن نہ یک بر اور توان
 رفت و چہ چہن خانہ ان ہر روز در سبب سے دادہ کہ ان سخن نہ دیگر ان توان رفت و بہر سبب تہہ خانہ ہا سے خویش
 و است با سے ما و سبب با سے دادہ کہ مردان و زنان بہر سبب نہ بے تکلف آمد و رفت سے و ازند و ہر اور ان مارا قاعدہ
 است تاکہ من بخورم چہ پاس از ان و سوسا سے طف لمان صغیر کسے دست بطعام نہر و پس ہر گاہ کہ شما مہربانی بغریب خانہ
 کہند پید طعمہا از حنہ ہر اور ان و شہانان ہر کہ درین شہر است گو نہ کہ نہ ہر چہ ایش ان را سیر آمدہ و سبب اند
 ہر دست کہ تہہ کان و غلامان از در سبب با سخن نہ من سیر ساند و آن بنظر مبارک شما سے در آمد و چون طعام فرستادہ
 شد و دیگر بار بسعت در سخن شنول سے شوند و گرم گرم سے فرستد تاکہ پسند بود تو اب گفت ازین عظمت و کمال
 ہر اتفاق بر اور سبب کہ بوقوع سے آمد لقصہ ضیافت و مہمانی گو پانچو و مشہور و معروف است کہ بکشت و در پیشانی خدیجت

حقیقت اجتماع بر ہیمان
 گزشتہ و حوض جماع
 صورت مہار پو پدید آمد
 بیان ہر کار خیر آباد

گو پانچو بہانی و
 حال صدر جہان

حقیقت حال مہمان
 ضیافت طعام متنوعہ
 صدر جہان بخانہ قاضی

ممالک کشند راقم را با شیوخ و فضیات آنجا برادر بست زیاد برین نوشتن نمایش خود و تطویل کلام می داند در کوبا مؤد و قبیل
 کلان از شیوخ اندکی شیوخ فضیات که بقضایاره معروف اند و دیگر شیوخ قنوج آمد مسکن گزیده اند و در میان این
 هر دو قبیله توبیت دارنده و اولادین جن گو با موسی که بنزد از احوالش در آرکانه گذشت از قبیله شیوخ قنوج است
 و او از مسکو قبیله و مغلائی چهار سپه داشت محمد محفوظ خان و توبر اسلام خان ابنای نورالدین خان و توبر اسلام خان
 اکثر بانایب نوجدار سے فیروز آباد و شکوه آباد و انا و ده وغیره قیام داشته و سپه اوست صدر اسلام خان ابن بدر اسلام خان
 که مفلوح شده در گذشت و سپه اوست محمد اسلام خان ابن صدر اسلام که اکنون در قید حیات است و سپه دوم
 محمد محفوظ خان در آرکانه با محمد علی خان ابن نورالدین خان سپه برود و آخر از وجد شده بچیدر نایک والی میسور پست
 و دیگر سپه ان نورالدین خان از شکوه سنکلی عبدالوہاب خان و محمد علی خان ابنای نورالدین خان اند و محمد علی خان ایسے
 باسرت و قبیله پرور است که برانم رسید که از روی آن داشت کسی از اینا شیخ الدیار و روح الدین خان بگرمی اگر بچنور من رس
 چندوش باشد جغیرا چند با نوزایش خاطر با کوشید اما شیخ با نقوب مکثید بیست بر کران از عمل خویش خود و بد منت جان طانی
 نیز و با محمد انشد علی کل حال با محمد علیخان بعد فضل بدیش بنیاست از آرکانه رسید و بالآخر از سپه ان آصف جاہ انحراف و طاعت
 در دیوبند گزیدان در ساخت و تا اکنون بر سندا ایامت آرکانه ممکن است و بنزد از احوالش در آقلم و دم در ضمن آرکانه مرقوم است
 لکن شوہ شہری است بر ساحل دریاسے گومی در دیابلط شمال شہر گذر و آب و موافقش وار و قند و اولو شیرینی و کمان آنجا
 معروف بوده اما اکنون کمان بان خوبی ساخته نشود در آخر سلطنت و نمد محمد اکبر بادشاہ قاضی محمود از اسلاف راقم حروف دیوبند
 لکن وہ بوده اکبری در و از ۱۷۹۱ هجری که اکنون قضا بان بران می نشیند تعمیر کرده اوست
 اما الحال و کبر سے تعمیر در و از ۱۸۰۱ هجری کرده و بل کمنہ بنور موجود است و زبر الممالک آصف الدولہ میرزا المانی ابن شجاع الدولہ در کرد
 و نواح بیچ محلہ وغیره عمارات کمنہ برانداخته کاخماے وسیع و باغهای بیوج مغایرت شگفت در کمان وسعت و زیبائی احد است
 مشورہ مشهور است کہ ہر کس خانہ در و بنائے ساز و آمانی حوصلہ و بنا در خانہ ساختہ بناسے امام باڑہ و مسجد بساحل
 در یا متصل مسجد عالمگیر چنان بنا دہ کہ بیچ ملک را از الممالک ہفت تسلیم بانی آن در رفعت و متانت و وسعت
 پبہ نیست راقم حروف در ہنگام نوکری ابوالمنصور خان مہراہ راجہ نول را سے نائب صوبہ اودہ در لکنو
 بسیار مانده و بازرگان آن وقت مشمل مولوی نظام الدین کہ در علم و فضل ثانی نداشت و شاہ عبدالعزیز
 وغیرہ ملاقات داشته بہفت گروہ از لکنو سمت مغرب راجہ نول را سے شہر سے مشمل بہ عمارات و لکشا و باغ فرج
 انشا و عمارت ہشتی تعمیر نموده و چند جریب بیرون اطراف حصار گذاشته منت مدق بعضی چمن در ع محفر کرد و جادوی
 ہر چہ در دروازہ از خوب و گل پل است کہ بہ مردم وغیرہ بران باشد و آن غنم را بنول گنج موسوم کرد و این دو
 ہر دو طرف آن شہر در راہ گذار نایک گروہ دور و بہ در جان بر نشاند و صراطے استوار از پشت و کج و شنگ
 بر تہر سی زیر قبیلہ مویان کہ یک گروہ غری نول گنج است بنا کرد و خواہست کہ بچیا و شہر فاطمہ ان را
 با حسانات و متعلق را ضعی کرده در آنجا آباد است از دینا بچہ لغتہ بود و او را راقم حروف حویلی از پشت و کج در غایت

بیان شیوخ و فضیات

بیان شہر کمنہ

بیان آصف الدولہ

بیان مولوی نظام الدین

بیان آبادی و باغات وغیرہ

بیان برپا دی نول گنج
و تلبی در زمین

بیان قصبه بلگرام

بیان ولادت راقم و تاریخ و نام

و سعیت که حسن باغ و چاه و چینه داشته اند در آن شهر پناه چینه متصل در واز و جنوب از جوبلی و گدھی را جبه بطرس
مشرف و کتیره خام بیرون حصار بر پشت جوبلی معه چهاونی مردم بر ادبی تعمیر ساخت در اندک عرصه آبادی از شهر پناه
پسینه بنجا کرده بطرف مغرب متصل سوبان و از سمت مشرق با قریب خوشحال گنج که دو کوره از نول گنج بنام پسرخود
خوشحال رس با عمارت پرزبیب و باغخانه و لغزبیب تعمیر کرده بود رسید بحکم آنکه آنچه زود بر آید در بنیاد چون راجه نول رس
در جنگ احمد خان ننگش فرخ آبادی کشته شد زمین را آن فواج آن شهر را غارت کردند و بعد از آنکه قلیلی از اهل حرزدوران
آبادت رند شجاع الدوله بنابر عداوتی که با راجه نول رس داشت چه او غیر از ابو منصور خان کسی را اینجا نرسد آورد
حصار بند نول گنج خراب ساخته مابین نول گنج و لکنه آبادی بنام داده بوزیر گنج موسوم گردید و ساکنان نول گنج را
اتجا آباد ساخت و اتصال حصار نول گنج را نقل کرده در تعمیر وزیر گنج صرف کرد و بعد فوت پسرش آصف الدوله میرزا المانی
نظر بر حقوق راجه کرده وزیر گنج را ویران ساخته نول گنج را عمارت نمود و بنیادش بیست و یک بود بکوالی آن کشید و آن با تمام
راجه جهاد لعل با نهرام رسید اکنون آبادی آن از اهل حرزدیو پاریان در ترقیبست و از عمارت راقم غیر از چاه و چینه
در اینجا هیچ باقی نیست بلکه انور در زمان پیشین سری نگر نام داشته مولف خلاصه تاریخ و دیگران سے نوبند که لکیر انور
قصبه ایست خوش آب و هوا در اینجا همیشه هر که چهار روز آب آن بیاشا در کج نظری و خوش الحانی است از ایدر طرف
آنکه بخلاف آن در عوام مشهور است و آبجیاست که منقل در زمان پیشین ندانم که کدام وقت در حکومت فوجداری آنجوش
آن چاه منقر کرد و آن چاه سهجن نام دارد و ظاهر او علت آئینه داشت و یا منقل بوده اکنون آئینه و رونده بطریق مزاج
از آبکشان و غیره خصوصاً از زنان سے پرسند که چاه سهجن کجاست او پرسند که او شناسای منقل میدد و سابل سے خند
با تجله قصبه بلگرام فوج مسبت شمال مایل بشرق بمفاصله پنجره واقع است و در پاست گنگ بسافت دو و نیم کوره و در
وسط آن هر دو شهر گذر و آن وطن مالوفه راقم حروف است و تولد غیر در ایام صوبه داری کابل که در بدو سلطنت محمد شاه
بسیار از الملک سر بلند خان لولی بوده در قلم محرم سنده کنیز و یکصد و سی و سه هجری و در پیشا و روی داده غلام نبی تاریخ است
و نسب مادری خیرخواجده عبداللہ احراز قدس سره سے پیوند و در بر و نجات نشود و نمایافته چون جعفر در آن قصبه ایست
گزیده تبار آن سطر سے چندتکلیف بر احوال اجداد و اسلاف خویش و بر غمی اخبار از مردم شاهیه اتجا که در زمانه راقم بوده اند
فیض ترتیب و حسن آداب از ایشان یافته بر صفحہ روزگار بنابر یادگار تیرتیم سے آرد و پس شجده مانند که چون جد راقم عبد العزیز
عثمانی را در انبوت مدینه منوره در فارس آمد و بکافرون اقامت کردید و بعد از او پسرش خالد بن داؤد و بعد از او عاصم بن
خالد سب سے اوشست بهگامیکه در سن چهار صد و نه هجری سلطان محمود غازی مغز فوی غریمیت هندوستان نمود و تا فوج
بکشود و قلاع آتر مفتوح ساخت محمد یوسف بن عاصم بن خالد بن داؤد عثمانی جد راقم را که در خدمت سلطان سبر سے برد
حکومت ریاست قضا سے سری نگر که بعد از دیر گاه موسوم به بلگرام اوشده و فو فیض فرموده حضرت نمود محمد یوسف مستطه یعنی سلطان
گشته بسری نگر بلگرام اوشده و اسی اسلام و حکومت قضا و قضا حکام شریعت عزایر امر داشت و بر سبلمات و کواغذ بطرف اسی خود را حکم قصبه
سے جاگری نوشت تا آنکه در کورشت راقم حروف در سنده کنیز رود و صده هجری بر زمین زمین که بنامه سید محب الله و سیه بر آمده بر آن طعرا

۱۵۶

بدستخط قاضی محمد یوسف چنان نوشته بود که بقره محمد یوسف بن عاصم بن خالد بن داود حاکم سری نگر و تحریر بیخانه مذکور تاریخ چهارم
شهر جمادی الاول سنه چهارصد و هشت یک بجزی بوده و تعلیق صبح صادق سال وفات سلطان محمود غازی غزنوی شش هجرت
سبت و سیوم ربیع الاخر سنه چهارصد و هشت بقول مولف مرات الاسرار چهارصد و هشت و یک بجزی مرقوم است پس تحریر بیخانه
در بنام سال وفات سلطان و با بعد یکسال از فوت سلطان محمود مرقوم شده باشد و میر غلام علی آزاد بن محمد لوی به بنده ساکن محله
میدان پوره در بلگرامو ماثر الکلام و غیره تالیفات خویش مینویسد که مملکت هندوستان محمد قاسم ثقفی و خلافت ولید بن عبدالملک
مروانی از سنه تا فتوح مفتوح ساخته و بر او ایت مولف صبح صادق فتح مملکت سند بر دست او شده چنانچه در سیستان و بلتستان
رقم زده کلک بیان گشت و چهارم تاریخ و روضه الصفا مسطور است که از سلاطین اسلام محمود غزنوی در سنه چهارصد و نه هجرت
فتوح بکشود معلوم نیست که میر غلام علی آزاد از کدام تاریخ فتح قنوج بر دست محمد قاسم ثقفی نوشته و ایضا چهارم کتاب است نویسد
که در سنه ششصد و چهارده هجری در عهد سلطنت شمس الدین التمسید محمد غزالی که جبرسات و اسطی ساکنان محله سید واره است
و سلسله نسب خود را باور ساند و می فرماید که رواج اسلام در بلگرام او داده اگر مینوشت که در بلگرام او اسلام که مندرس شده
بود او تازه گردانید بزمندیده بود که نه بر تحقیقات او مجال تعجب است و دیگر مینویسد که حکومت قضا از قبیله شیوخ فرس و ریگان بوشیخ
عثمانی رسیده درین سخن محذور است چه آنوقت اسناد و گواغذ پیشین مردم شهر بلگرام که سبیل و بطغرا بدستخط قضات عثمانی اند نظرش
نرسیده با جمله بعد فوت قاضی محمد یوسف اولادش بطنائی بطن با مور قضات بلگرام قیام نمودند چنانچه غلام حسن و اما و قاضی محمد ان
از وقت قاضی محمد یوسف تا اکنون بقید اسامی از روی اسناد مرقوم بطغراسی قضات احمد قاضی محمد یوسف را بنام موعود بنده از احوال
آنها بدقت تمام تحقیق کرده رقم نموده از آن برین است با جمله یا آنکه امر قضا از انبنا سے محمد یوسف بطنائی بطن بنده کی عبدالکریم رسید
و او سته سپرداشت قاضی کمال و عبدالحمی و دشمن و محمد بار بدیز و ولی و آن عبدالحمی را خرقه خلافت داده بر سزا ارشاد نشاند عبدالحمی و
بعد از او اولادش چندی بر شد و ارشاد پر دختند و لب تشنگان با دوشوق راسیاب یگر و انیدند و سپردوم محمد باز بدر امر برار رس
علم ظاهری فرمود و تا طالبان را از آن علوم بهره مندر سازد و امر قضا بعد فوت قاضی عبدالکریم بموجب وصیت به سپردش قاضی
کمال رسید و بعد چندی المداد صدیقی فرسوری از حضور محمد اکبر بادشاه شیرازی قاضی کمال بر سزا نشاندست قاضی محمود ابن قاضی
کمال بحضور محمد اکبر بادشاه شتافت و در فترت روز شتاس گشت و بعد چند سال قاضی المداد را تغیر کرده سزا قضا از درگاه شاهی بنام قاضی کمال
حاصل کرده فرستاد قاضی کمال باز بر سزا نشاندست مدتی مصروف قضا یا بوده تا آنکه در گذشت و قاضی کمال از دختر قاضی
سحروف قدوائی از احمد و محمود ابی تمشید را بگری سته سپرداشت قاضی به کمار می و قاضی محمود و قاضی بدو و احوال ایشان
مرقوم شود قاضی موصوف بعد فوت منکوحه اول دختر نبرد که شیخ عبدالرحیم ابن محمود مصباح العاشقین صاحب ولایت قصبه ملائوه
را در نکاح آورد و از او قاضی عبدالصمد و قاضی سدن ابن قاضی کمال بوجود آمدند قاضی سدن لا اول رفت قاضی راجب
ابن قاضی عبدالصمد بقبیله اهل المدور حم اله و امیر المد انبنا سے محمد افضل و غلام علی و غلام امی و کریم الله و عطلت الله انبنا سے
غلام صفی برادر فرزند محمد افضل است و قاضی سها بن جد القبیله محمد حیات و دوست محمد انبنا سے عبدالواحد و نور الله ابن
عسکیم الله و محمد عارف و برادرش ولی الله است و قاضی حسین ابن قاضی عبد الصمد که در عالم سا بگری طفل در شت

برست آورد و محمد ابا واحد نام گذاشت و به سپهر خواندگی گرفت و عبد الواحد سلسله سپه داشت از او سپهر عقب بانده سوسه
 محمد الحمید ابن عبد الواحد را اولاد بود و ازین یکی عبد المکرّم محمد فرزند محمد سر فرزند از ابناست عبد المکرّم انداز محمد نواز عقب تب نامند
 محمد سر فرزند ابن عبد المکرّم را ایک سپه و دو دختر وجود اند و دختر کانش در کج حاجی رزم علی ابن صدر میا و دختر دیگر در کج محمد علی
 برادر زاده حاجی مذکور است و دوم عبد الرحیم ابن عبد الواحد را ایک سپه از نسلکوهناش اسد المد عرف اسد و او از سر
 خیر المد که لا ولد رفت و ضیا و المد که بدکن داشت و گنجد اشد و وطن گزید اما قاضی بیکساری ابن قاضی کمال و او از نیمه در سبب
 بزرگ بود و جد القبیله قاضی محمد حسان و قاضی بهوسه است و سراسی قاضی بهوری در بلکله اوسکن اولاد او است و دوم قاضی محمود و سوم قاضی
 بنده و چهارم فوت قاضی کمال سپهر دوش بنده برسد قضا گن گشت و پس از چند س با هم دو اب قاضی محمود قضا احوال برادر کلان خود قاضی کمالی
 محمود و این روایت از کتاب غلام حسن است و واضح است که قاضی بنده تبرک قضا گفتند تمام عمر آن برودند و عبد فوت قاضی بنده سپهرش
 قاضی محمود بیشتر گشت قاضی بیکساری با مر قضا پر دخت و این سخن از روی کاغذی است که محمد یوسف عرف بنده سپهر کلان قاضی محمد جهان
 آن کاغذ را از خان زانم وقت تسلط خویش برده و تفصیل این احوال آنکه چون راقم حروف بمشرق زمین بوده و والده را تم اورا سپه خوانده کرد
 و در حویلی جاد و کارهای دیجات و غیره محمد یوسف عرف بنده متعلق گشت در آن هنگام آنکاغذ از اسناد پر آورده گرفت با محمد قاضی بیکساری
 امور قضا را با استقلال و امانت تمام سرانجام میداد و بعد از او دادش بر آن متعلق گشتند تا آنکه فوت قضا بقاضی محمد حسان رسیده و احکام
 قضا را بشوکت و شجاعت جاری فرمود و در زمان او حد یک کسان او را نیز کرده اسناد حکام مصر حاصل کرده و صلوات قضا نموده قاضی محمد حسان
 آماده جنگ شد و بیکساری داخل نداد و آنقدر قاضی مذکور بر آن حروف شفقته تمام سپه شده از آنجمله است و قتی که راقم بنو کرمی میگردد این جهت معلوم
 کار از ناظمان وقت بلشکرمی آمد و نیز بنیانه استقامت می فرمود آنچه و برادران تکلیف استقامت دیده های خود می نمودند می او جواب داد
 که این خانه رس شما باشمول خانمید است هر چند که فعلی خوش نداشت اما از غایت شوق صحیح بخار سے رانام کتابت کرده و آن بزرگ
 از دست خلف ارشد خود احمد المد عرف محمد عثمان را و بعد گردانید و با راست قضا را بقبیله افتد ارا و نداد خانه نشین گشته سش
 از پشتش و بجاد کرده و حواس غمسه ظاهری و باطنی تا وقت حلت صحیح و درست داده و دیگر در عمارت غابری نقصان پذیر آورده بود
 قاضی احمد المد عرف محمد عثمان ابن قاضی محمد حسان اکنون که تاریخ نسبت و ششم محرم سنه یکزار و یکصد و نود و شش سپه است پسند
 قضا متکلم است و او بکلیه علم آراسته است مخصوص در فقه و مسائل شرعی و حدیث در بلکله او دوم ندارد و مرده سلیم الطبع است قاضی
 محمد یوسف عرف بنده پس بزرگ قاضی محمد حسان هم حسن تقریر بکلف و سپاهی وضع است با تجمل مروت و مہبت بهمی دارد
 محمد صدیق ابن محمد حسان از علوم بهره میدارد و در علم رانیک حاصل کرده بنا بر جوایجات اتفاق عمل در حضور عامل بانفتاده
 با وجود این عمل دسته رسا دارد و تجایت راست باز و راست گو بر طبع است بنظر عوام شوره در و باغ میدارد و در حفظ کلام الله است
 و با کسان خوش می خواند و در شعر سخن مخلص میکند و بنامیر شسته و بر جسته و نیکومی گوید و صاحب دیوان است غلام حسن
 بهشیره زاده و داماد قاضی محمد حسان از عشیره فرزند شورش مخلص بنی بود رنگ حقیر است و همبر ای حقیر در نو کرمی گذر بنده
 مرز بست بزور دانش و نیش آراسته و در شعر مین مخلص سے کند و او کتابی مشتمل بر احوال قاضی محمد یوسف جد القبیله
 شیوخ شماریه بلکله اسلاف و احفاد او از محمد عثمان ابن عثمان رضی الله عنه تا زمان خویش تحقیقات تمام معده

عبد الواحد علی ابن قاضی

بنده و او از سر

بنده و او از سر

بنده و او از سر

قبول فرمایند در تقویض سیاست تغافل و تقویض مهر سر یک از فضیلت تالیف موده و اقوال هر یک را از حسب و نسب
 دخل ناکرده درج نموده و مثل دیگران طبع آزمائی و بلند و صغلی نکرده و بر خود مجبیره و از غایت خرم از زبان واقع کثیر نوشته فغلام است
 از اخفا و قاضی بهنگامی در احمد آباد و کجرات همراه فاعل را تم ملازم مبارز الملک بوده از آنجا بجا ز شناخت و مناسک حج سبب آورد
 و مبارز آمد و در آله باد همراه غیر بود که پادشاه نواز خان ابن مبارز الملک نامه مرسوسه منقح و پزیر کار بوده قاضی محمود پسر دوم قاضی کمال
 است و او پدر گاه محمد اکبر پادشاه زنت و سند قضا بنیری شیخ الذی اوصد بقی قمر شوری بنام پدشورش فرستاد و چنانچه گذشت و در
 است محمد سلطنت محمد اکبر پادشاه بخدمت که در گزین صوبه او در بیوانی سرکار لکھنو فوج داری پر گنه بلگر انور رسید و در حاکم
 سلطنت جهانگیر لغایت تنبیر گشت و در آخر عهد او بدیوانی لاهور رسید و در عهد سلطنت شاهجهان بگو البار در گذشت است
 اکبری در دروازه متصل نخاس بنام اکبر پادشاه و کل نصاب بزیر ناله که در شهر لکھنوی بود از اینجاست است آنا اکبری در دروازه و پل که بنابر
 آنگلی از هم رشته و شکسته بود اکنون و دیگره تعمیر نموده و باغ و جویلی پنجه بر زمین زر خرید و لاهور از تعمیرات او نیز هست علی اکبر
 نیز پسرش وقتیه همراه لشکر ابوالمصوفان بهنگام منظم شدن احمد شاه ابدالی با او رفت و بر گسانیکه بر جویلی و بلخ متصرف بوده
 دعوی کرد و ناما کاغذ مبری قاضی محمود و بدستخط او که تا بنف ترک و عمل بخشیده بود و بر آورده و بدستش داده علی اکبر بدید و بگریست و
 بیوسید و بر سر و چشم نهاد و گفت که من از کاغذ مطلع بودم آنا عرض من آن بود که اندام آن کاغذ پیش شما هست بانه و بدتر نوشت
 شان مهر و دستخط بران کرده داد و با تقرین نقل سے فرمود با کجمله قلع و مسجد جامع خشکی بالاسه حصار و تعمیر گاه بیرون شهر
 سمت شمال در بیلگه او با تمام برادرش قاضی پدیه از بناهاست است قلعه مذکور بنا بر دست حاکمان فی الجمله با منور حاکم نشین
 است و از جامع سبسی غیر از دیوار غری آثار باقی نمانده و عید گاه را در سنه هزار و یک صد و نو و یک هجری انگریزان از یاد آورده و نوشته است
 آن را در عمارت کتب که ما بین بلگر انو و ملائنه طرح انداخته بوده صرف کرد و در آن نیز بعد یک سال منظم و منعم گشت و اکنون از
 عید گاه غیر از یک در و نیز باقی نمانده با کجمله قاضی محمود و جدر القبله محمودیان گشت و از اول او شش که بصره آمدند و غیره آنها را ندیده اند
 برگزیده گسانیکه در وقت تعمیر روزگار میگذرانید بدو تمیض تربیت از ایشان یافته بقلم سے آرد علی اکبر نیزه احمد علی ابن قاضی
 محمود است حافظ کلام اللہ و قرأت بنامیت درست با داسه مخارج حروف سے خوانند و خط ثلث نیک سے نوشتت چنانچه صمیمی
 بنو شمت و در ب و مجلد ساخت و او سران و حوصله و صاحب سلوک و قسح کل بوده در هنگام صوبه داری کابل که مبارز الملک مریدان
 بوده نه نیابت روح الامین خان بکوست مال پور در اوجون و غیره و حال چناب سے پر و اتمت آتمارام ساکن آنجا که بعد
 از آن بیادری طالع بدیوانی برهان الملک سید سعادت خان ناظم صوبه او در رسید و اولادش در این زمان رام نواب
 در پرتاب نواب در دیگران در سر کار او چون اولاد کوند که در عهد کهنه و در حیط سلطنتش بوده در وفات گشتند هر نوابین در
 راهون با علی اکبر است او سے داشت و بصیغه الگداری سر انجام زربانی برود و شوار گردید روح الامین خان با نوشتت
 که هر نوابین را ستمه تعلقان گرفته بجنوبه بفرستد علی اکبر از ایش بدیده داشت و شب خفیه بدیده او متنارفت و او را گریز آمد
 روز و دیگر سوار شده بدیده شتافت و دبه گریخته بود و سخا عرضی کرد که او گریخته رفت از آنجا که دانا بان گفت اندر هر
 در حالت توانائی کوفی گشت در وقت بینوانی زحمت نه بیند از انفاست علی اکبر از صد دینه انعت لاب ناما

بیان فتح اکبری در دروازه و
 بن نصاب که در کتب است

بیان حاجت مسجد و عید گاه
 در بیرون بلگر انو و ملائنه

بیان خدی از دیوان
 شرح نواب بلگر انو

بیان خدی از این سامون
 در کتب و او با علی کلک

بیان زینب کبریٰ علیہا السلام

بیا کردن زنده دار
بانی سرکار را

عذارون و سباحت
نقاب سکار فیض و خلاق

عجب کردن حرف و سخن
بی بی جان خود

مور وقت عمده کے ہر نرین تراودہ پیش اونف ہر نرین اور انبابت موزد اشت عملی اکبر بحسن سعی خویش در یک سال تا آنکہ
ابو انصور خان مخالف روح الامین جنان بودہ بردانہ سبب سعادت خان در باب طلب روح الامین خان معرفت او شیخ نماز پور
حاصل کرد و جنان موصوف بر طبق آن ملازم سعادت خان شد و روزے با حقیر نقل کرد کہ در مجال متعلقہ ما در فصل انہ ارباب
کچہری گفتند کہ ضابطہ انہجاست کہ حاکم وقت انہ ہاسے باغات اہالی شہر را فرق میکنہر کسانیکہ باغ داشتند طلب کردم و باغات
بارشان و اگذا شتم و معاف کردم چون انہ ہا ہر اہمراہ خویش منجبتہ شد ہر روز از خانہ ہاسے ہر یک انقدر می آمد کہ عملہ کچہری را حرف آن
دشو اگر شست گفتیم انہ خوردن بہ بدنامی بہتر یا بہ نیکنامی دیگر گفت و ضابطہ پنجاب زمیندار نیز بود کہ من اور اسوب ہا مارے خواندم بعضی مبلغ
پانصد روپیہ بابت باقی ذمہ خود ہا بر ناداری در قید بود با اولگتتم کہ نساط آخرت روتامم برگشت بیباق گردید مبلغ سرکار از تو رسید
گفت کہ اکنون مارا بگذارید تا بندہ بر سر انجام دم ضامن طلبیدم گفت ندارم مگر سپرے جوان دارم عیوض من در زندان باشد
قبول کردم و سپر اور اہمراہیش در زندان داشتیم چون وہ روز بگذشت پید اوہ بنا بر تقاضای مبلغ پیش او فرستادم زن سپر ش
خفیه بہن پیغام داد کہ مارا سپر فلان کس دو ماہ می شود کہ نکاح کردہ و او در قید شماسست و من بمفارقت او میگردد انمراہ شتندین
این سخن دردی بدلم رسید روز دیگر زندانی را طلبیدم و زنجیر از پایش گرفتم و رہا کردم عملہ کچہری فریاد کرد و نہ کہ زبردست نحو اہدا کرد گفتتم
اندکیش نیست من از پیش خود در سر کار خواہم داد سپر کہ بخانہ رفت پدرش پرسید کہ چگونہ آمدی گفت ندانم اما حاکم زنجیر از پامی من
برداشت و رہا کرد و گفت کہ من زرا زہد کو خواہم گرفت همان وقت پدرش پیش من آمد و شمسست و پامی خود را پیش آورد و گفت
چون سپر مارا رہا کردید اکنون بندہ بر پامی من نمیدگتتم کہ من ترا نیز رہا کردم برو و بخانہ بیارم اگر بخاطر آید ز ما بدہ ان سر بسباگت
کہ بجای سپر بہت قبول نکردم روز سوم آن زن از خانہ پدر خود پانصد روپیہ نقد سر انجام کردہ و چہری شیرینی بطریق ہدیہ بگفت
شوسہ خود پیش من فرستاد و عذر خواست و وقتی راقم حروف اور اور سعادت و نیوی امین و منفعت کرد اور از طرفین محکمہ گرفتہ حکم نمود
چون خسارت کلی حقیر کردہ بود سر باز زد و از راہ جوانی حرنی چند بے ادبانہ با و نوشتتم جواب بر پشت خطا من بہت نوشت و
تبر زانم کہ خواہی گفت آئی ہا کہ دانم عیب من چون من ندانی ہا ہوش آدمم و دانستم کہ بزواج مبارک گرد مال نشستہ روئے
بخانہ اور فتم و گفتم بہر چہ نقصان مارا روا داشتہ اما عفو نقصیر اینکہ در خطر رفتہ التماس میدارم التفات نکرد و گفت کہ ریاست عبارت
از غمخواری و بردباری است و زبا بدہ برین نیست کہ فیصلہ مارا قبول نکردید تا مل کردم و دستار از سر خود گرفتہ پایش افتادم
و گفتم اگر معاف نشود سر بر ندارم بگرہ سبت و سہم در کنار گرفت و عفو کرد و بوسہ چہنہ بر پیشانی داد ہر چہ او فیصلہ کردہ بود
بپذیر فتم اکثر احوال آنجناب را سہہ فرزندانش غلام حسن در تالیف خود مرقوم ساختہ و این مختصر تمحل آن نباشدہ او دو پسر
داشت ہر دو حافظ کلام آئندہ بودہ ہمراہ را جہ فولرے کشتہ شد زندہ رفتے حسین المصطب بالہ بار این الہ بار نام راقم حروف است
چون در کمال پراگندہ گی خاطر بہت بر تالیف این نسخہ گماشتہ بمقتضای حال احوال خود را تقریباً در بعضی از بلدان و اصحاب
مرقوم ساخت و چون از ان کیفیت حاصل نبود بتکرار نیز خست التماس از صاحب طبعان آنکہ بر بے ترتیبی این نسخہ نظر نکنند
و سائر عیوب باشد مذکور و در باغ عقل تخم ترتیب کاشتند ہا صحرایے عشق بین کہ چہستانہ رستہ است ہا محب
سبحان سپر و یک دفتر نام حروف از دفتر سبب عظمت الشیخ ہمیدہ و آن خدمت در کجای بشارت اللہ فروری بود در گذشت

و دیگر محمد شیخ و لطفان که نامش از تاریخ تولد اوست و ایضا غازی الدین محمد که ان نیز بحساب جمل خیر از تاریخ تولد او میسر بود و در نظر کام بخش یعنی
 غازی الدین محمد کام بخش ایراد کرده صاحب راقم حرف کتبان جو نامان اسکاٹ است که خطاب کام بخش بنشیده یعنی غازی الدین محمد کام بخش
 و دیگر موجب شد بدو را بنشیند جمال الدین علی جنونه انصاف مکید و تشیخ جمال الدین جنونه بی که دو کاست تاریخ تولد جمال الدین است که ریاض
 الدین محمد کام بخش سر تاریخ تولد اوست و مولوی محمد علیم اسم محمد ظاهر تاریخ او یافته و در قلمه آورد و **الهیات** الله تعالی پوشش آید باره
 فرمود عنایت پسر نیک اختر بدین فرود شنید بانف غیب و کفایت به نام وی و تاریخ محمد اعظم به این چهار پسر و دیگر خیران جزو
 و دیگر ان از لطف منکوحه صبیبه افغان لودی ناسن یک هزار و یک صد و نود و هشت هجری بوجود آمدند و دختر موصوف در جبال کجک شیخ
 رعایت الدین شیخ علیم الله قدوائی ساکن بوضع ایراوست و نسبتش بقاضی سعید از اجفاد و خواهر برزاده محمد دم اخی حبش بدیهی
 میرسد و رضی الدین محمد ابن محمد سبحان نمبره راقم اسمش نیز تاریخ تولد اوست اکبر آما و در سابق ایام اگره
 نام ویسی بوده از توابع برگنده میان سکنه رودی ممت باشد و فی آبادی آن برگشته و تخته گاه ساخت و آن شهر
 بادل گده مشهور گشت شیر شاه و پسرش سلیم شاه افغان سو نیز در زمان سلطنت خویش با با دومی آن کوشیدند بعد از ان
 محمد اکبر بادشاه و بعد سلطنت خویش از حاق وسط ممالک هندوستان تصور نموده تخته گاه ساخت و آن را اکبر آباد نام
 نهاد و در سده نهم و هفتاد و دو هجری قلعه سنگین تعمیر نمود و آن در عرصه چهار سال اتمام یافت مہفت کرد و تخته گاه
 که بحساب سی و پنج لک روپیه باشد در تعمیر آن قلعه خرج شد از صفات اکبر آباد یکی آنست که در ریاض همین با چهار کرده
 از میان شهر بگذرد و هر دو طرف ساحل حین عمارت و بناغات بازیب و زینت تعمیر یافته اما اکنون بحکم کمال دیرانی
 سے دارد و کار ز رچوب و دیگر پارچه با نخ اینک بین زند و گل تون و کناری و گلاب و عطر آن شهر بنامیت پسندیده بود
 از میوه های خربزه آن شهر مشهور بجای بسیار شیرین و برگ تنبول بهتر هم میرسد و موایس آنجا بسیار و گلشاد و روح افشا و
 موافق ابدانست و مزار اکثر اولیاد آنجا واقع است و مقبره محمد اکبر بادشاه و پسرش شاه جهان بادشاه متصل آن شهر در موضع
 سکنده واقع است و در آن مقبره نسبت لک روپیه صرف شده و در نسبت سال عمارت شده راقم حرف همراه مبارز الملک
 سر بلین خان در عمر نود سالگی بمید محمد شاه آن شهر را دیده فی الواقع آبادی داشته و اکنون که بس شصت سالگی در عهد شاه عالم
 ثانی در سن یک هزار و یک صد و نود و دو هجری در وقت نظامت امیر الامرا امیرزاد نجف خان بعد استیصال جاثان تقریب
 آنجا رفته تماشا کرده قلعه جا سجا ریخته و عمارت آن شهر اکثر شکسته یافته از دروازه قلعه تا پهل پستی و کنار سے بازار آبادی در وقت
 نیکو میداشت و بعد از ان درجه بدرجه کمتر اطراف و جوانب آن شهر همه خراب افتاده و با نفلس امیر الامرا نجف خان حکومت آنجا
 قیام میداد و او آن صوبه را از تصرف جاثان بسالما سے دراز بیرون آورده و با لجه شرقی صوبه اکبر آباد گما پور تا پهل اول عمده صوبه شاه جهان
 یکصد و هفتاد و کرده و عمرش از قنوج تا چند پسرے مضاف صوبه مالوه صد کرده سرکارش الورد بخاره و باری و ایرج و کالجی و سانوان
 و قنوج و گول و رسیدن پور و گوالیار و غیره همارده سرکار شملبر و بعد و شصت و نسبت محال و نود و هشت کرد و هر دو لک و شصت و هجزار
 و هفتصد و ام داخل این صوبه است که دو کرد و پنجاه لک روپیه سری کم باشد و اندرین صوبه دو در ریاض نامور اندیکه همین دو دو پنجاه
 سده پنجاه پنجم از مقام حاصل پور تا پنج مالوه برآمده در هشت کرد و بی از اکبر آباد از حد و بعد از گذر شصت نزدیک اکبر پور تا پنج سرکار کالجی

تاریخ تولد راقم تاریخ

جان کعبه شاه و شاهان

جان شهبان اکبر شاه و کنده

جان اسمعیل کلان از اکبر آباد
شهر کوه ایلیا و غیره

بدریای چین میریزد و چنانچه در قدیم شهر بزرگ بوده و قلعه محکم داشته و اکنون جز نامی ندارد و تها و تمل آنجا خوب میباشد و دیوہ انہم
 قریب یک آثار عجیبہ ہمہ گیر سیکری از توابع میانہ میباشد دوازده کرہ از کبر آباد و سمت جنوب واقع است آنجا کبر آباد
 باشد از بندہ الاولیاء شیخ سابق چینی قلعه سنگین و عمارات و تختین و مساجد و مدارس و خوانق تعمیر نموده و فتح پور سیکری ہونوم
 گردانیدہ و تہ در آنست تعمیر آن کجرات مفتوح شدہ بود و تہ اسخ پور نام کرد و ہوسطان تالابیت بزرگ در عرض و طول دو کرہ
 و نصفہ الاولیاء و عالی و دایرہ گاہ بیلان بادشاہی و عرصہ چوگان بازی در غایت وسعت بر کناران تالاب واقع است و در نزدیکی
 آن معدن سنگ شیخ است کہ کار عمارات صرف می شود و چنگہ گو الیاء از توابع کبر آباد است و چهار سرکار و در توجہ سرکار
 پو او ان و کروی و زور و غیرہ اکنون رانا بہر سنگ لوک اندر بہا در راجہ گو بہ چند خیال اذان سرکار در تصرف خود دارد و گو الیاء شہرے
 منقصر است و شہر نہ سنگین پیدا رانا اما خیال جاہی شکستہ و از ہم ریختہ است و در گو الیاء چند جامعدن آهن باشد و گل یا سہین آنجا در غایت
 از زنی میباشد و تمل خوشبو از ان بسیارند و بطریق سخیفت بجاہت برند و ساکنان آنجا در غنمہ پر دازی مشہور اند و قمر میان تان سین
 کہ در زمان خود در غنمہ پر دازی و سرانندہ کی معروف و معاصر محمد اکبر بادشاہ بود قریب آن شہر منقل مقبرہ زبدرہ العارفین شیخ محمد غوث
 گو الیاء می است و عمارات مقبرہ شیخ و کشتا و لغایت مطبوع واقع است و اولاد شیخ اکنون در آنجا سجاد و نشین اند و صاحب سجاد
 آنجا شاہ سلطان بخش نام دارد و تہ پور علم اراستہ پیر استہ است تہ حروف را با اولیاء ملاقات است و قلعه گو الیاء از امید قریب است
 و آنرا راجہ سورج پال ہاشمارہ گو باصل در ویش صاحب کمال تعمیر نموده و چنانچہ در گو الیاء نامہ مسطور است بر فراز کویچہ در غایت
 متانت با عمارات رفیع و کافہ اسے منبع مثل بان بندل کہ از اینجہ راجہ بان سنگ و کنوت محال رنگ نمل تعمیر ہر آہن اسے بدلیع
 واقع است و در آن قلعه افزونی آب از چاہ و بادلی و کولاب بسیار و جودت و تطلبت در آن قلعه بہر تہ است کہ در غنمہ
 محبوبت ماکو زباز از یکسال بجال نھے ماند و جیرون پیوست آن مکانیت معروف بہ اور اسے و گویند کہ از اینجہ جاگیر بادشاہ
 است و آنجا نیست کہ بہت مغرب قلعه اندک مائل جنوب بر روی زمین دیوار اسے کشیدہ و طرفین آنرا بقلعہ پیوستہ و آن بسیج
 در می شمارد و آمد و رفت از درون قلعه باشد و در گو الیاء نامہ مسطور است کہ سلطان شمس الدین الہمس در شش صدوست
 ہجری قلعه گو الیاء تعمیر آتش و چون آب در آن قلعه کتر دیدہ بفرمان سلطان مکان اور اسے تعمیر نمود و در بان قلعه ملحق ساختند
 و در مکان مذکور بہت جاہ کامان شیرین و خوشگوار واقع است و ایضا سمت شمال مایل بمشرق مکانے دیگر است معروف
 بادل گدہ بر روی زمین کہ کبوتہ و قلعه ملحق میشود و گویند کہ از میراثات محمد اورنگ زیب عالمگیر است و این لقول ضعیف است
 صہ بادل گدہ از اینجہ قریبست کہ دروازہ شتر از طرف قلعه بر روی زمین بانہام معتقد خان قلعه عالمگیر تعمیر یافت و ارتقا
 دیوارش کتر از دیوار قلعه است و آب و ہوا اسے آن قلعه بنیابت مسازگار ابدان است و آن قلعه در زمان پیشین تعمیر یافتہ
 تہ در گو الیاء نامہ می نویسد ہنگامیکہ صدوسی و دو سال از عمہ سلطنت براجیت گذشتہ بود راجہ سور سین کہ از و ہسورج پال
 تعمیر کنند از توہم راجپوت کہ ہوا بہ دردت سہ ہشت سال ہاشمارہ گو الیاء نامی شدہ و تہ گئی با تمام رسانند و اولاد اتبا عیش
 در از محکومت آن برداختند تا آنکہ در شش صد و نہ ہجری شمس الدین الہمس والی دیلی نشکر گو الیاء کشید و بعد از چہ
 یک سال مفتوح ساخت و نامت دراز بہت سلاطین اسلام مانند تا آنکہ در محمد محمد شاہ غازی از سلاطین تیموریہ کور کافی اور تصرف

بازن تہ جہا در تہا

بازن تہ جہا در تہا

بازن تہ جہا در تہا

بازن تہ جہا در تہا

پروان رفت و تصرف و کمینان آمد و آن تقریبی در ضمن احوال که بدو اجداد را ناچار سگه مرقوم گردید و بالجملة چهل سال در تصرف
 و کمینان ماند و در سنه یکم از و یک صد و نود و چهار سحری انگریزان بر آن قلعه سقوط شدند را فرعون در رفاقت صاحب
 و الامتاع که پتان چونان همان اسکاٹ بود و مشا بد نمود چه سحر نام هم شمس لشکر انگریز که با دادراناسه که بدو بنا بر تنبیه و کمینان
 با ستم عا سے رانا از حضور من رفتن گورنر صاحب کلان کلکتہ تعیین شد و بود و بر همه استوار و کمینان را از ملک رانا کو بد بر اند
 با انهمه رانا از سحر نام سو فزان شده سخن فرصت بمیان آورد و سحر باقی مبلغ سموده طلبد نیست و در غنیه کرم محبت بر سحر گو ایاز نسبت
 و در نطق افتاد که پیش ازین یعنی مو اتمان ملازم رانا چند مرتبه از طرف اور و الی بخیل در شب تار بر اسه و زدی بدرون قلعه رفتن
 و بر رانا این احوال منکشف بود و اسر چند که خواستش تسخیر قلعه بجا طر سید است و پس این سخن کار سه از خود پیش نبرد و زدی رانا
 سنگ گام مو موفقیت حکایت و زدی از سحر نام بمیان آورد و سحر مو اتمان را طلبیده استفسار نمود و بانعام امیدوار ساخت و بنابر است
 احوال و تحقیق راه مصوبه بر قلعه جاسوسان را همراه کرده فرستاد و راستی آن هوید شد چه طرف اور الی جاسه بود و که دیوارش
 چندان بلند نبود اگر بر کوه چیده رفتند بر کنگره اندازند رفتن بالاسه قلعه میسر آید سحر نام پنهانی بر تباری اسباب قلعه گیری از کنگره
 نردبان و غیره و کوشید و از محبت که کوه چیده بود موضع راسه پور که رسه پور نیز منس گونید و از گویا چهار چنگ و ده سمت جنوب
 با ل بشرق سافت داشت لشکر گاه ساخت و چند بی سیر و در شب غره شعبان با چند انگریزان فیه نیز فیه چهار باد و پانچ سپاهی که کینار
 داشتند صد تا ننگ باشد چیده از لشکر بنا بر سحر قلعه گویا سیر نامت چون شب تاریک بود کسی در راه ملاقی نشد مگر یک کس مقافی که با گاو ان
 فایرانی نیز غنیش سیرت و بهقان با احتیاط هجوم مردم بگریخت و او از برکت سید و غلامی که در چند کس از سپاهیان بدو دیدند و او را بگفتند
 از بار چه بر سبت و تمهرا که رفتند و پهای قلعه رسیدند آنوقت همان طرف اندرون قلعه طلسمی که روش کرده سید بود چه شعاع روشنی مستعلما نظری
 و صد افکاره و بقر نسع ساعیان بر سبب آنجا توقف گردیدند تا آنکه طلسمی سیرت کینفر مو اقی بر نردبان سید چند کس با انی کوچی رفت
 پهای دیوار سید و کنگر با را با لنگره استوار کرد و فرود آمد و گفت که کسی در قلعه انظر و سیدار نیست بعد از ان کاوان که کده کپتان بود
 چوبی در سنی بر کوه نهاد و سپاهیان که کفش با از نپه و پارچه در پا داشتند بر آن نردبان بر آمدند و قائده کفش پنهان بود که پهای روز و کلان
 بر نردبان ستم کشیدند و در کینر گام شش آواز با ظاهر گردید و با جمیع سپاهیان و صاحبان انگریز از نردبان گذشته کنگر با رسیدند و از ان
 با نردون قلعه آتش دار و آمدند و جمیع دانه و دانه و غره روس صاحب اهل شدند و دیگران پس ایشان سرگرم رفتن بالای قلعه بودند
 دو سه کس از قلعه در ان نجواب شیرین آنجا خوابیده بودند و سید کس از سپاهیان انگریزان از انانی بند و قماش خود را بر ان خوابیده کان
 سر او زد و قلمه خوابید را بیدار کرد و بعد از او از جنود و سکاٹان قلعه بیدار شد و در جوق جوق بر سر سپاهیان انگریز رسیدند آنوقت سید انگریز
 که پروان قلعه مانده بود و کوشش وضع و یکدیگر چند انگریز با نردون قلعه در ان سپاهیان انگریز ز می صاحب گردیدند تا گاه که گفتند که پهای کوشش قلعه
 بود و رسید و کمینان اورا گرفته کشان کشان روی گریز نهادند یعنی بطرف رنگ محل و بر می پروان رفتن از قلعه بدو و چندی از غایت خطر
 خود را از دیوار فصلی قلعه بدو نشان بر نردان کشند آنجا پیش از هم سحریت و با بود و در حال کشش با دیو پهای عدم گشت و نوشم از خود در قلعه بود و سید انگریز
 آمد و کوشش و اکثر سیر کشند سحر نام محسن سبی کپتان چونان همان اسکاٹ استوار شده و به با بود و دیگر زنان و کمینان سوار می رزاد راه داده بطرف
 مانده و حضرت الفراف و اورا فرعون نیز در باب سبائی اسیران پیش صاحب خود ساعی کار بود و بالجملة فنی چنان و سحر خیرین از جمله

بیشتر کردن صاحب
 تو ناسان اسکاٹ
 منصف قلعه گویا

نقص در سبب
 فیه سحری مو اتمان

فتح یافتن انگلیس با
 رگ گویا در بالای اولان
 در وقت دوران باور شده
 طه بلندون

تاریخ فتح قلعه گشت

بیان کوه و بلندی آن

حقیقت حال از کوه گشته

تاریخ غیبی است راقم حروف که میچکاه میل بگفتن نظر و شمارنداشت صاحب مملکت تاریخ انبیا گفته کرد و ناچار طبع را خود از رطب و یاقوت تاریخ صوری سرانجام داد اسیات کعب محمد دوم شعبان چهارم از گشت به میجر باجم نموده فتح حصن گوایار را در فاقنت کرن و برویس دیگر صاحبان به سعی و کسب و بهر کجی کردند اندر کار و زار به منبع جو و سما اسکاٹ صاحب با حقیر به گفت تاریخ بگو در فتح این سنگین حصار به حسب ارشادش بپای تاریخ صوری فکر کرد و به بانق از غنیمت گفت ای بنده الله بارید در هزار و هفتصد هشتاد سال عیسوی به شد چنین فتحی عظیم از دست آن عالی تبار به گرتو برسی سال هجری راز من اسی مهربان بود هزار و یک صد و بیست و نوبت و بالاایش چهارم با بجمه اکنون که شکر کوه سینه هزار و یک صد و نود و پنج هجری است میجر باجم در قلعه گوایار ریاست آنجا قیام سیدار و صاحب مابهر امی کلین گنگ ار صاحب کلان کلکته مامور شد و کلین گنگ نیز در رسید و رام سنگه می بت جنگ اندر بهادر آجه زور را با خود گرفته و دیده ساخت و سپاه انگلیز بشیو پری فرستاد یک حمله که بعد از دو ماه یک بیک واقع شده قلعه شدیدی پری را از غنا که از طرف و کمنیان لوای حکومت می افزاشت اعتراض نمود و شیو پری را همه توابع از حسن سعی صاحب بار ابرام سنگه بخشید و خود نایب بود و دیگر و بعد روس رسیده عازم مالهو شد و تفصیل رفتنش در ضمن هوبه مالهو بعد از احوال سلاطین سلف رقم کرده بیان گشت گو بدیش ازین دیه بوده و اکنون شهری مخمف فو احدات است را انچه تیر سنگه لوک اندر بهادر از قوم جات ریاست آنجا سیدار و با حشمت میگذر اندر راقم حروف وقتی همراه میر محمد قاسم خان ناظم مغزول جنگا که آفشر را تا شاکر کرده نظرون و دیگر کلات سنگ آنجا بسیار بسیار دراز آنجا بسیار با فراط میشود و کفره انیکه تمش آنچنان تلخ که نتوان خورد و گوشت و پوست او استعمال است میر محمد امین نامی دستکار آنجا خوشباش که هملش از مردم است با راقم حروف بنایت دوستی سیدار و وقتی نواره از پنج ساخت آنگه از نواره میجو شید و در طشت می افتاد و باز همان آب در خزان نواره میرفت و از نواره میجو شید همان یک آب عروج و نزول میکرد و آینه تفنگی ساخت که بار و دو گد بعد ای خفیف ازان بر می آمد چه بکمت علمی در خزان تفنگ هو ایند نموده بود و گله بر آن سواره هر گاه حرکت میداد از هدمه هوسه سرد و گله از تفنگ بر میجد و بهر که میر سید کار میکرد و زخم می نمود و دیگر چیزها ازین قبیل بسیار ساخته بود که بشا به رفته دور ریختن قوب و تماره و دستی عظیم سیدار و با بجمه چون راقم حروف همراه انگلیز در آنضلع بسیار سیر کرده بنا بر آن سطره چند ازان دیار بسبیل اختصار بقلم می آرد و گو شیده نماند که گو بد سابق ازین دیه بوده از پر گنه کنونی از چنگ گوایار صاف صوبه اکبر آباد و اکنون شهره آباد است بهم سنگه جات ترو لیا عوی رانا جیر سنگه زمیندار که بود و آنگه ایش از رانا سناست

این خطاب از طرف بادشاه است و رانا اودی پور که خود را از اولاد نوشیروان عادل میداند تحقیق در هندوستان رانا ایشان را میگویند و از تمام راجه های هند جلیل القدر و اجداد رانا جیر سنگه را که رانا می نامند چنین میگوید که در اجداد رانا جیر سنگه شش بود که بیستم و از نور سیره نداشت و آن گانا مشهور بود و زره راجه آنوقت بشکار رفت و شیر می قند او کرد گانا بدستی کرده شیر را بر زخم شمشیر کشت راجه را و نقش خوش گشت گفت که این گانا نیست رانا است ازان بود و او را رانا گفتند و آنخطاب تا اکنون در اولادش سمر است و گویند که اجداد رانا جیر سنگه بعینه نو کبری بادشاهی میگذر ایند تیره راجه میر بر اکر شاهی در جنگ افغانان کامل بقیش رسیدند و پس ازان مره ازان بر زمینداری گو بد رسیدند و بر نفسا در بداشتند حال آنضلع ایشانرا اخراج نموده تا آنکه رانا بهم سنگه در وقت خوش به باجی را و کوشی پسر راجه سامو پیوست و اعزاز یافت و با عانت او زمینداری موردی قیام نمود و مستقل گشت و در گو بد قلعه تعمیر نمود و اقبالش بر سره رسید

که جز قلعه گو ایار متصرف گشت بر در قلعه گو ایار قلعه ارباد شاهی قیام ده شته و دیهات اطراف بجا که پیش بوده در عهد سلطنت محمد شاه بنا بر ضعف سلطنت عمل قلعه را مستعد شد راههای اطراف و دکنیان بر دیهات متصرف شدند قلعه را بنا بر احوال حاجات عاجز گشت در خلال این احوال دکنیان قلعه را بنیام کردند که اگر قلعه را بنیام گنند در عرض آن مبلغ کثیر بنامادیم قلعه را قبول نکرد و همچنین رانا بهیم سنگه جاث زمین را که بر از قلعه را گرفت که اگر قلعه را بنا بنیام سازند خدمت و پشت بر پشت بان اقدام بنامادیم قلعه را بر بندید بنا بر آنکه دکنیان مخالف باد شاه اند قلعه را با ایشان تسلیم نمودن مناسب نیست در رانا بهیم سنگه که زمیندار این نواح است قلعه را با او باید چنانچه قلعه را تسلیم رانا بهیم سنگه نمود بهیم سنگه با قلعه را سلوک نماید آن کرد چنانچه تا اکنون اساع قلعه را را چیزی محقر را ناچیز سنگه وظایف مقرر داشته باشد بالجملة چون رانا بهیم سنگه بر قلعه گو ایار متصرف شد و دکنیان با او نزاع کردند بهیم سنگه در یکی از محاربات امپهل را و غیره دکنیان بقبل سید بلوچ برادر رانا بهیم سنگه در قلعه گو ایار متحصن شد و دکنیان شتر قلعه متعذر رویدند و هر نامه سنگه را که از طرف بلوچ فرستاده کوید بود محاصره کردند مدت محاصره ناهشت ماه کشید و از بلوچ امداد هر نامه شد و عاخر گشت دکنیان بنیام دادند که اگر قلعه گو ایار بر بندید دست از محاصره کوید بازداریم و صد و بیست و سه آباد در عرض قلعه بریم بلوچ قبول نمود و قلعه گو ایار را تسلیم امپهل را و دکنی کرد و دکنیان صد و بیست و سه بلوچ داده و از محاصره کوید دست کشیدند بلوچ کوید متقل گشت و او سه سپه داشت سپه کانش بر ناپ سنگه را بر رانا مخاطب ساخته بر ریاست نشانند رانا پرتاب سنگه بعد از یک سال در گذشت بلوچ سپه دیگر خود چتر سنگه لوک اندر ربا در و لیر جنگ از درگاه شاه عالم ثانی عالی گمرا و سا خطاب است اقبالش چندان یاوری نکرد که علو مرتبه اش از آبا و اجداد در گذشت گویند زنی جمیله از اقر باه رانا بهیم سنگه در قتل و غارت موضعی با سیری در دست سوچ مل جاث رئیس دُک و کهنه افتاد سوچ مل شیفته جمال او گردید و باز دواج کشید از ان هنگام مرتبه رانا چتر سنگه بنا بر نظر رعایت سوچ مل روسه سراج نهاد را تم حرف این را تحقیق کرد اصله نداشت و تحقیق آنست که راجه سوچ مل را اگر مرگ امان میداد از رانا چتر سنگه نشان نمیدادند مرگ سوچ مل را از انقبال رانا سیکویند اکنون سَنیک هزار و یک صد و نود و پنج جبری است رانا چتر سنگه در ریاست استقلال میدارد و در آن سر سن مذکور سیر ماک حکم صاحب کلان کلکته قلعه گو ایار را رانا چتر سنگه تسلیم نمود و باله آباد و بنارس شتافت کلیل کلک که برهم سَنید و غیره دکنیان والی مالوه بانفاق چتر سنگه تعیین شده بود بجای او کلیل سمور را مور شد چون رانا از پیشتر حرکات مخالف عمد نامه سیکر و تا آنکه قلعه گو ایار بهیم باد سپرده شد لیکن از هب را آمد کلیل سیکر با سَنید با صلح کرد و نام رانا در صلح نامه داخل نکرد و از صلح کوید و زور مر اجبت کرده عبور چمن نمود اکنون شنیده میشود که سَنید با رانا بر قلعه گو ایار نزاع میدارد و چنانچه هنگامه رزم در پیش است بجهت رقصه ایست قلعه متصرف سنگین بر فرار کوچه وارد و راجه انجبا هندو پت نامی از قوم جاث است و بار رانا چتر سنگه قراحتی وارد و داخل ملکش یک لک روپیه است کچر و ره پرگنه ایست از جهنوز سمت مشرق مایل شمال و قسمت در راجه انجبا از قوم جاث سبار نامه سنگه نام از هم فریاد رانا است و در آنجا قلعه ایست مستحکم بر فرار کوچه و اطراف کج و ره عمل رانا است اناسی جبل موضع در دُک عمل سبار نامه سنگه است و داخلش قریب هفتاد هزار روپیه تخمیناً باشد و در آنجا مکانیست در دامن کوه از درختان سمحات و عمارات مرغعات و آب ریز و حوض پر از آب بسیار و لهندی و سیر گاه نیکوست و برج کج و ره امام است بهتر و او سیر

قلعه سنجیده دارد و حاصلش قریب سی چهل هزار روپیه است در احوال آبادی میان داری و عمارت اش اکثر خام است از
خان پور را در با پنج ششش کرده سمت جنوب واقع است و قلعه سنگین است و در آنجا پنج کلبان سنگه نامی از قوم
راجپوت کجوا آمد بود اکنون فوت نمود پس شش سیمای او متکثر است و بر گشته کجوا کنار و کنار و تعلق و تصرف او بوده و کمنیان
از و استزاع کرده بوده میجرایم بانفاق را ناگو بود در سده یک هزار و یک صد و چهار میجرای قلعه کنار را تا کمنیم ماه محاصره داشت و
با کمنیان که از بیرون جنگاه آرا سه رزم بوده زرمهای مردانه کرد و بالآخر نقت زده برخی را از آن انداخت و پورشش کرد
رزمی صعب میمان آمد ساکنان قلعه رزمی سخت کرده و آخر سیر وقتیل گشتند و پور را در پست که رئیس آن قلعه بود با سیر
آورد آرم حروف در آن رزم حاضر بود کمن سیمای کمنان چون اتمان اسکات صاحب را قلم حروف بلوغت و سیران ربانی یافت و بهانه
را از در راه و لباس داده حضرت انصاف فرمود و بهر در او را از اجناسه آنجا از قوم راجپوت چوبان را حبه موروثی و از
منصف داران بادشاهی بوده و ایشان را راجه بنیاد بر بنامند گویند که پیش ازین در ملک بس در قطع اطریق ان
تا مفتح گرفت اقبالش باور می کرد و چندی از انجمت بتاراج و غنیمت بدست آورد و دست پانزده اسپ بخرد و پیاده گان را
سوار ساخت و بر قطع اطریقان نیز و تا که قریب صد و صد سوار و پیاده فراهم آورد و ناگاه رئیس قطع اطریقان را بدست
آورد و یکشت و آند بار را از راجه بنان صافی ساخت و مورد الطاف بادشاه عمر گشت و مستقل شد و اکنون او لادش در آن
ضلع راجه اندا تا بنا بر انقلاب زمانه از چند مدت ضعف بحال ایشان را و یافته چه بسیار از ملکش در تصرف راجه است اطریق
است بر ملک قلیل قناعت میدارد و در ششمین گاه ایشان است و بهندرا نیز در تصرف میدارد و گویند که چون همت سنگه چوبان
راجه شد او را سپه نبود که بجایش بنید ظفی از هم قوم خویش بخت سنگه نامی را به سپهری برگرفت و او بعد خویش گردانید اکنون
بخت سنگه بکوه است آنجا بر پرواز و بانفعال انظر طرف دریای چین را و در آنرو که چین طرف شمال عمل اصحت الدوله
ابن وزیر الممالک نواب شجاع الدوله است و بطرف مغرب چین عمل میرزا انجمن شان است و در حد بدو در بطرف جنوب
ما سردار راجه که بد متصل همه کاوان که خج کرده اند که بد است اتصال سے دارد و اکنون انچه از ملک بس را و در تصرف راجه
بس را و است قریب هشت و نند لکه روپیه زمینها بد متصل آن باشد او و چوه سابق آبادی کلان داشته شمارت
جب نگینگر و تالاب مشهور است بد باره از آئینه زرنگه دیو است و احوال زرنگه دیو در ضمن دیتا رقمه کلک بیان شود
بندیل کمنه عبارت از او و چوه و دیتا و غیره است اکنون راجه او و چوه را راجه در آبه دیتا را او سے نامند و ما انفعال راجه
او و چوه بکر باجیت بندیل نام دارد و بجایت را و ستر جیت بندیل حاکم دیتا بر قبلی از ملک او و چوه تصرف است مدخلش سی چلی هزار
روپیه باشد و اکثر از ملک او و چوه در تصرف بکر باجیت است و اکنون این بر دو بلج گذار و کمنیان اند و میتا شهری مختصر است و چشم
و قلعه از آئینه زرنگه دیو است اما صح است که را و دلیپ ابن سهرکن ابن بگوان ابن راجه زرنگه دیو بندیل تعمیر کرده و حکامی عجیب در
تعمیر آن بر انداخته و عام است چه وقتی را و دلیپ میل شکار نمود و کجگی که اکنون دینا در آنجا آباد است رسید و باهی از سو رهنی
بیرون رفت سرکان شکاری قصد روبا که گردن سگ شمشل روبا رسید و روبا برسگ حمله کرد و سگ از بر پیدر و روبا جان بسلاست بر کوه
او دلیپ آن موضع را به پسندید و کجگی را بر پیدر و روبا شکار نمود و قلعه و حویلی و باغ احداث کرد و این را و دلیپ است که در کجگی عظیم است

ابن عالمگیر مغزو مغرب بود در محاربه محمد بن محمود شاه و محمد اعظم شاه پسران عالمگیر بر او سوار اعظم شاه زر سے صاحب کرد و بقتل رسید
 با آنچه سرحد شمالی و قبا مایل بمشرق دیهات کو بد است و نهر سپید در میان آن فاصلست و مدخلش قریب است و پنج لک روپیه
 شصتینا باشد و اکنون راه سترجیت آنجا بریاست قیام میدارد و احوال راجه نرسنگه دیو بنیمنوال است که کاشی راج تاسے جسد
 کلان راجه نرسنگه دیو در سنه پانصد و پنجاه هجری از بنارس آمده در کمره آگه کنت در عمارت کار اربل مصان صوبه الہ آباد استقامت گزید
 در کتب متصل میرزا پور بختانہ است سے بہ بند با سنی دیوی بہ پرستش آن قیام نمود و کہہ و ارفع یافت و از کاشی راج تانرسنگ دیو سبت
 کیس میشود و ایشانرا بندیدہ نیز نامبر وجه شمیمہ آنکہ از افتاد کاشی راج سہر دیو نامی کہ اورا سہر دیو و پرتاب رور و پیرش گویند چون ریش
 فوت کرد کینز کے در خدمت خویش لگا بدشت آرد و ختر سے بوجہ و آدابہ چند سے با دختر کینز کہ از کمره آگه کنت راجه نرسنگه با
 دیگر اقبال خویش در کردہ گزار کہ اکنون و برانست از توابع اور چہ رخت اتامست افگندہ اور از ان کینز کہ آنجا پسر می آمد و مدہ کر شاہ
 نام نہاد و آن بہ بندیدہ مشہور گشت یعنی زائیدہ بانجی چہ کینز کہ از زبان ہند بانجی گویند اما بندیدہ بانجا بر افتخار و عظمت خویش میگوند
 کہ چون جسد کلان با کمره آگه رسیدہ بہ پرستش بند با سنی دیوی قیام نموده بود و با بران مارا بندیدہ لقب افتاد لیکن این قول نزدیک
 راجہامی آن ضلع مخصوص راجہ تپتہ پوار اعتبار ندارد بلکہ ہر دور ملازم راجہ کردہ گزار کہ از زمان از قوم کنگار و راجہ دور و کشت
 مسمع راجہ رسانیدند کہ ہر دور در بس پردہ و ختری در کمال حسن و زیبائی سب بار و راجہ اورا خود متکاری نمود ہر دور آبا کرد و گفت کہ از
 قوم راجہوت و شما از مرہ کنگار خوشی فحما میں صورت نہ بند و راجہ با او رشتی نمود ہر دور وید کہ ناموس بر باو میر و از راجہ فریب در رشتی
 کہو رفت و گفت چون بر و اجہ نعمت این خاندان ام خدمت کنم نسبت عروسی قبول کردم بشرطیکہ در مجلس شراب و طعام مینوالد و ہم پیالہ
 نشوند راجہ قبول نمود ہر دور اسباب شادی میساخت راجہ در ساعت سید با خویش و اقربای خود در مجلس عروسی آمد و طعام و
 شراب خورد و در خلال این احوال با شازہ ہر دور و دانش و شراب زہر آمیختہ با شراب راجہ کنگار و غیرہ و اورا راجہ کنگار غیرہ
 اقربای او در عالم بدستی از ان خوشی دید کہ با ساعتی زہر در ایشان اثر نمود ہر یک را و باغ مختل و اعفاس گشت و از
 مدوشی بجان کشدن افتادند ہر دور ہبہ ایشان را طبع تیغ میدید رنج ساخت و بر جناب استعال آتش و از اندرون قلعہ گزارند و آمد ہر یک
 آنجا یافت بقتل رسانید حتی کہ بر زنان کو دکان شیر خوارہ بہ بچہ و در آن قلعہ ستولی شدہ ہر یاست انضلع رسیدہ بعد از
 پیرش بد کرد شاہ بجای او مستقل گشت و چون او در گذشت پیرش نرسنگہ دیو بجایش مستقل گشت و در ایام شازہ ادگی
 جہانگیر ابن محمد اکبر بادشاہ نوکری شازہ جہانگیر اختیار نمود و حسب الامر شازہ ابو الفضل را کہ اکبر بادشاہ از دکن طلب شدہ
 بود در اثناے سارہ دیار خویش ہر سوار می کشتہ و اموال و امشہ کلی غارت کرد و از ان جمعیت تمام ہر رسانید و چون عمده سلطنت
 جب انگیر بادشاہ رسید نرسنگہ دیو در جلد سے آن خدمت بمنصب نچیزاری و خطاب را بجگی آغاز ابتدا یافت و تاک بندیدہ کشت
 از تقیری برادر کانش رام سنگہ سجاگیر بہتر گشت و او در بنیل کنت راجہ کلان بودہ و بر تعمیر عمارت و تملع شہر ہی عظیم داشتہ قلعہ
 جب انسی و قلعہ دہامولے و کبرہ و سبہ و قلعہ ہرولے و غیرہ قریب پنجباہ و در قلعہ تعمیر نموده و نہ مرتبہ سلع شدہ ہر سم
 ہندوان خود اور میزان کشید و ہر مرتبہ نہ من طلا موزون شدہ را خیرات نمود و زدن و ماچین مثل غازیبان شازہ خویش
 ساخت و بدنگہ مشہور گشت و دنگہ زبان ہندی را بہرن را نامند و اکثر جاہا از توابع الہ آباد را بدنگہاے متصرف گشت

از او در جهت شمال تا ساحل حقیقی در جهت شرقی تا سرحد پیگ آله آباد و طرف مغرب تا سرحد نرور و کرولی و جانب جنوب
 او رجه تا که مندره ضبط کرد و بر سر حد کده مندره قلعہ دها سولے بنا کرد و او را هشت پسر بوده مملکت خود را بر اینها
 تقسیم نمود و در گذشت آنرا بجز یک ز قلعہ دها سولے و دیگر بر اسپیده و دیگر بر اوتیا و او بر ستور ملک و کمانی که عبارت
 از آن نندی و همدان و مهران که در سرکار اربل از توابع صوبه آله آباد است و آن ضلع را از ناخت بدست آورده بود برادرزاده
 خود و جیت را سے تقویض نمود جیت را سے و در کمانی مستقل گشت و پسر اوست جتر سال بن جیت را سے که بعد او بجایش
 نشست و احوال او و احوال او در ضمن صوبه آله آباد مرقوم است سمت جالیست مختصر پیشتر از توابع و بتا بوده قلعہ مستحکم از
 سنگ بر روی زمین دارد و آن از ازابیط بن سنگه گوچر بن بدن سنگه بن لولے شاه است و درون قلعہ قریب دو کوه تخمینا باشد
 و دو کوه از اطراف آن از آب و اشجار نشانی پیدا نمیشد و قلعہ طبعی که یک کوه از سمت طرف مغرب بر پله رفیع واقع است و اطرافش
 قنصل و اشجار جنگلی بسیار دارد و تیر آن ناله ایست که آتش همیشه از آن جاری است و اکنون لشن سنگه مذکور که پدر و جانش از
 رفقا و ملازم معتبر راجه دیتا بوده حکومت سمت میاد و در میان او و راجه دیتا سیر جیت نام مخالف است گویند که لولے شاه پیش راجه
 دیتا رام چندر نام عظیم و منتهی بوده چون رام چندر فوت کرد و پسر او اش اندر جیت بن رام سنگه بن رام چندر در سن چهار سالگی بمات
 لولے شاه و راجه دیتا بن پوار و دیگر کار پردازان بجاکوست نشست و بالاخر کار پردازان مخالف لولے شاه شده لولے شاه را
 بکشتند پسرش بدن سنگه ابن لولے شاه سمبته آمد و طوعاً و کرهاً راجه اندر جیت بساخت و بعد چند روزه در گذشت پسرش بدن سنگه
 بن لولے شاه در سمت سجای او نشست هنگامیکه شجاع الدوله باناوه رسید کسی از راجهای عمده مثل راجه دیتا و غیره بملازمش فرستند
 لشن سنگه خبر دست شنافت و اعزاز بانند از آن وقت مخالفت راجه دیتا که اکنون سنجیت بن اندر جیت است آشکارا کرد و کمینان
 باشاره راجه دیتا با او نزاع انگینند بداخل راجه سمبته قریب دو لکه رویت تخمینا باشد و قتیکه سیند سپید وانی مالوه با کلیل کک مقابل رسید
 لشن سنگه راجه سمبته با سپید در ساخت و با او متفق گشت بر گنده ارج و بهادر و کوچ و جالون و جمانسی اینجمله پیشتر خالصه شریفی بوده
 یعنی صرف خاص بادشاهی و در وسط سلطنت محمد شاه راجهای اطراف بنا بر ضعف سلطنت بر آن پرگنات تصرف شدند و از ایشان
 و کمینان انتزاع کرده بر آندیا بر سلط گشتند و نصف از هر یک مکانات و بعضی با اهل در قبضه خود داشتند و بر نصف دیگر راجه تصرف اند
 گویند که قلعہ جمانسی از اینه راج اندر گرگشالین است و این سخن مردود است چه قلعہ جمانسی از کمین راجه نرسنگه دیو است چنانچه گذشت
 و قلعہ مونه که تعمیر راج ایند گرگشالین است مشهور است و موضع مونه را و کمینان بگوشتالین داده بوده بعد چند روزه او لینی کرد و کمینان
 بمحاصره آن پرداختند و آخر از او انتزاع کرد و در راج اندر گرگشالین باله آباد شناخت در آن هنگام احمد خان فرخ آبادی در قلعہ آله آباد
 را سے پر تاب سنگه دیوان وزیر الممالک ابوالمنصور خان و ضابطا بقادر الدخان و علی قلی خان النخاطب سجید رقی خان را
 که از جانب وزیر نظامت صوبه آله آباد مسید است دو ماه در محاصره داشت را قم حروف بهرامی دیوان نیز در آن قلعہ متحصن بود و در وقت
 راج اندر گرگشالین بارای پر تاب سنگه متفق شده رزم های مردانه کرد و پیش را سے موصوف سوز گشت و بالاخر پیش وزیر فرست
 و کارهای بانام کرد و در یکی از سارک شاهیجهان آباد که ابوالمنصور خان وزیر با احمد شاه ابن محمد شاه بادشاه یعنی نموده بود و نماز
 نمیداد و هفت ماه نظام المملک که بوزارت رسید بود و قتل رسید چله های راج اندر گرگشالین امر او کرد و او پسر که بهت بهادر خطا برد

بعد مفضل گشایین پیش شجاع الدوله ابن ابوالمنصور خان وزیر بغایت معزز بود و قریب بوده و اکنون پیش بخت خان باعتبار رشونت
میگذرانند و قلعه موند در تصرف میدادند یعنی همانند رقم حروف که کوچ و جانون و جهانسی را و وقتیکه از جانب سیر محمد قاسم خان برایت
پیش رام چند گزینش میشد و او بواسطه ایشا بی بندت رفتن بود در آن شهر با منازل کرده در جهانسی تالابی است مقطع و بخت آوشت
کج از ایند بهراج اندر گزینش که اطرافش عمارات میدارد و مسافران در آنجا منزل و مقام میکنند بزرگه ایچ و همانند تعلق از جهانسی سید
و اکنون در گناتمدار و کنی حاکم آنجا است و در گناتمدار و کنی کالی را رنگا و سهرالاسیر گویند بندت که فوج احمد شاه ابدالی آنرا بقتل رسانیده
بود و وقت سیدار و سرکار کرولی شهر سیت در این کوه بانگ فاصله و قلعه تین وارد و تمامه عمر را رقم حروف در آن شهر شده شهر
دید در بغایت آبادی از دگور و اناث آنجا اکثر صاحب جمال و عشوه پروان اند و هر سه بمفاصله یکدیگر کرده از شهر مرور دارد و گویند هر که از مرور
آن آب را نبوشد عادی و علمی شود و آنجا مانگ پال راجه است و راجه آنجا اختاب پال است چون مانگ پال و فلان پال
و از قوم جادو است و در شهر اکثر جادو و ان مسکن دارند و نسب جادو و ان به بلید بر او را کرشن که کنیا بن باسد بو است
بالجمله راجه مانگ پال با جگذا را امیر الامرا و اولفقار الدوله بخت خان است و بعضی از ملکش را و کنیا و همچنین بر اناچه سنگ جات و وقت
خود با میدارند و پرگنات نه ده لکه رویه تخمینا در تحصیل راجه مانگ پال است سرکار مرور شهر سیت و این کوه و شهر نیاه سنگین از
راجه چتر سنگ که پورا هست و دیگر آبادی بر قلعه میدارد و در قلعه تین بر من کوه واقع است و از دور راه بر آن کوه و قلعه توان بر
و طرفین آن راه را پائین کوه تا منبع آن متصل بقلعه دور رویه دیواری سنگین کشیده و قنک انداز و تیر کشا در آن گذاشته و دستی ستم
بر آن نصب کرده مابین آن هر دو دیوار راه آند و شد مردم باشند و اگر در بند کنند راه مسدود کرد و در طریق دیگر بدستور است و بر کوه
اندرون قلعه شهر و دیگر آباد است و شهر سیت تفاوت یک کوه از زور سمت شمال و بدستور سه چهار کوه بطرف جنوب میگذرد
و هر طرف آن دریا صراطی از سنگ بر آن بسته اند و گویند محراب از نگ زیب عالمگیر بادشاه تعمیر نموده و اکنون آن هر دو صراط
شده اما راه آند و شد میدارد و سیاهان گویند از سر و خ سمت جنوب بمفاصله پنج شش گروه طوطی است سیمی بکر سیاه آن طرف
موضع تالابی است از آن تالاب نهر سده میجوشد پوشیده نماند بزرگ مندوان نسب راجه زور در این برادره پنهان که در سمت جگ
فرمانروا اوده بوده و چون در راجه زور و انبر در برادره حقیقی اندر جگ خرنیا اولاد رام از انقلاب زمانه از او جدا کرده و در
بنارس رسیده بریاست آنجا قیام نموده و بر زور و دیو بر بناس گده علم ریاست بر افروختند و بعد از آن بگو ایار آند و بگو
پر افروختند و قلعه گویار بر دایمی تعمیر نمودند و از آنجا تقریبی در این بر رسیده بریاست نشستند گویند که در اینجا و ایشان در برادر
حقیقی بوده برادر خورد کلان را ترغیب داد که پدر را بکشتم و بر من حکومت بخشیدند او ابا کرد و آخر با غوغا برادر خورد پدر را بقتل
رسانید آنگاه برادر خورد کلان را گفت که از تو کار شنیدم واقع شده باید که بر پرستش بجهد با و تیر تمام بروی تا زگناه باکی شوی
آنگاه بر من حکومت نشینی برادر کلان بران اقدام نمود و سیر سفر اختیار کرد و برادر خوردش بکومت نشست برادر کلان شش
از پرستش و زیارت بجهد با فریخت کرده باز گشت برادر خورد و او در ریاست دخل نداد و او بجمعی بکومت گویار رسید
و بر آن قناعت کرد و بعد مرور دیوار از او لادش همشیره زاده خود را در گویار بریاست نشاندند بقیه از آنجا آمده
به زور رسید و بکومت بصلح تمکن گشت اکنون که سیکه از او یک عدد و نود و پنج بجهد راجه رام سنگ صیبت جگ

راجہ پتھر سنگہ کھوجا سپہ بریاست فرود قیام میدار و در اوج پتھر سنگہ نشست کہ حکم محمد شاہ سپہ سالار مبارز الملک سرایند خان گجرات احمد آباد
 شمشیر شدہ رفتہ بود با والد راقم حروف انجا سے میداشت و اخصا در اور خرد و در انبر کوس بریاست شمشیر نوازند و آن در ضمن
 بی نگور قوم شود و مقصد در بدو حکومت رام سنگہ و کمینان بر ملکیش تصرف گشتند و پانچمین از ان صلح کردند از ان جنگام رام سنگہ بر نیجے ملک
 بلکه کمتر از ان فایز گشته از قلہ گوہ و قلہ فرود مے آید راقم حروف در آخر سنہ یک ہزار و یک صد و نو و چہار ہجری سپہ سالار کپتان
 جوانانمان اسکاٹ انگریز از طرف کھیل گنگ برسالت پیش راجہ رفت و معرفت سابق اور اطمین ساخت و بلا تات کھیل گنگ
 ترغیب نمود و کسب سی کپتان جوانانمان اسکاٹ فریقین رالمافی دست داد چون کھیل گنگ و کمینان رار ر سیری و گلکوس
 سر و پنج بر اندار سیری نانشاہ و پورہ تسلیم رام سنگہ نمود اما بنا بر پورش و کمینان از تصرف اور بیرون رفت سبھے فکر
 شہر سیت کلان متصل آنپور در غایت خوبی بار اٹلی تمام از ان پیشیے سنگہ سوانی بن جسے سنگہ از اخصا در اور خرد کہ احوال شہر
 ضمن زور گذشت و او از قوم راجپوت کھوجا سپہ است و سوا جسے نگرا کتر سپہ و جاجا انبشار ہاجاری و شہر پناہ سنگین میدار و در وقت
 در ان شہر از ان پیشیے سنگہ سوانی است اما با تمام سپہ راقم حروف در آن شہر تقریبے یک روز منزل کرد و چہ فایز در سر ساعت
 کرد اتفاق دیدن آن شہر نہ وقت اور اوج جسے سنگہ سوانی مردے با تدریر و پور فکر در زمان ریاست خود جملہ گوہ ہاسے قلہ و خویش را از
 برج و بارہ و قلہ متین محکم دستوار ساخت و عمر و کمینان از اخصا خود و نو و تاکہ ماند و کمینان بر آن ملک دست نیافتند
 اکنون شاہدہ رفتہ کہ بر آن گوہ ہا غیر از دیوار ہاسے شکستہ اثری باقی نماندہ و کمینان بر آن ملک دست یافته بر نیجے
 از ان صلح نمودہ و بالجمہ چون جسے سنگہ سوانی در گذشت پس ان امیری سنگہ بریاست شمشیر و او نشست کہ در عہد سلطنت
 محمد شاہ بحسب فرمایش سپہ سالار احمد شاہ بن محمد شاہ وزیر الملک عماد الدولہ قمر الدین خان و سپہ سالار ابو المنصور خان
 بمقابلہ احمد شاہ و زانی والی قندہار و کابل عازم شد و در روزیکہ قمر الدین خان وزیر بعبزب گلہ توپ احمد شاہ در آنے
 و ولایت حیات سپہ و در ہمان روز امیری سنگہ مضطرب شدہ از لشکر احمد شاہ بن محمد شاہ ہلک خویش مراجعت نمودہ
 بعد چندے در گذشت و بعد از و بر اورش ما دیوسنگہ بن جسے سنگہ سوانی بر بند حکومت نشست و پس از و سپہ پیش پرمی سنگہ بن
 او دیوسنگہ چندے حکم راند و ہانڈ اکنون کہ سنہ یک ہزار و یک صد و نو و پنج ہجریست بر اورش پرتاب سنگہ بن ما دیوسنگہ بر بند
 ریاست و جسے نگور قیام میدار و مشہر اشہریت بر ساحل دریاے جمن مشہر چنانہ ہاسے عظیم دریاے جمن سمت شمال آن گذرد
 و مولد کشن بن باسدیو کہ اورا ہنودان کنیا گویند و اورا محل حلول واجب توہاسے میدانند کہ بزبان ہند او تار گویند اسباب بود و در
 ملک نے بجایک سیر مشہور بودہ محمد اورنگ زیب عالمگیر بادشاہ در عہد سلطنت خویش قدری از ان لشکست و باقی راجہ چنان گذشت
 مسجد تھر فر فرمود و بر ساحل جمن عبد البنی خان حاکم آنجا زینہ سفقت تعمیر نمودہ و در وسط شہر مسجدی عالی احداث کرد تا ہنوز سبھے
 عبد البنی خان مشہور است راقم حروف وقتی آن شہر را دیدہ بینا طرفین مسجد با نثر تبار قلعاع میدار و کہ کتر کس را یار اسی صعود
 بر آن باشد گویند عبد البنی خان در شفقت و مرحمت سر آمد روزگار خویش بودہ و تغیر و لغاسے ہنودان شہر مرتبہ کردہ بود کہ چنان
 در گذشت مردم ہنود تا ہنوز میسر ہیں حج بینی جی نم بن تہر اسونی + بالجمہ آنجا اکثر ہنودان مسکن میدارند و شہر کہ قسمی از شہر
 است معروف در لطافت و لذت پیشہ و از شہر سمت شمال اندک مائل بہ غرب مسافت سہ کردہ بر کننا راجہ چنان ہند بر این

نام جانے است با عمارت آراسته و پيراسته و بازاری منظم که نسبت به آن نوزده دکانين بقال و پان و کلفروش و شل آن دار و وا کشر
 در و پيشان نبود اهل کمال در کجايے بندر ابن و تليلی از فقر اسے اسلام در حجره با استقامت ميدارند و مشهور است که آن مکان سبک گاه
 کشتن بوده و کور و انانث آنجا هم در کمال خوبصورتی ميباشد هر گسے که آنجا سير و تماشا کند بے شبهه سوزش عشق و شوق مجازي و حقیقی بحسب
 استعداد و دود بالا گردد و آرام حروف در سين بازده سالگی مطابق سن یک هزار و یک صد و چهل و سه سحری موافق سنل سين و هم از جلوس
 محمد شاه همراه شاه نواز خان ولد مبارز الملک سر بلند خان که از دلی ناظم صوبه آک آباد به نيابت پدرش شده سيرنت و ابرو تهر گردید
 و با شاه نواز خان بسير بندر ابن رفت تماشاے عجب و غریب و حسن بدیع که بيرون از توصيف حاطه عجيبه شد و گروه چه بر روز سه چهار
 گتری روز مانده از مردان امر و کسبه و آغاز دزدان نوحه نزار پستان با بين سينه و نسبت ساله در حسن و جمال چون حور و غلمان بازيست
 آراستگی تمام پوش رباے مردم در جائے محمود که عرصه گاه فرخ دل کشاود است حاضر آيند و نایک گتری شب چچا بايه بسره و در نيمه
 و چندينه مجازي بايکدیگر گيرے بر بند بعد از ان مجلس تمام شود و زنان چار و پيه و دور و پيه خود را بدست گرفته به مقام خوش
 مرا حبت کنند و مردان نیز با شملما بخانده خود روند و اين مجمع را کيان گدري نمانند و تواریح مسطور است که لشکر باين سلطان محمود
 غازي غزنوی شهر شهر ارا غارت کرده بخاندار آتش دادند و یک بت زرین که بفرموده سلطان شکسته وزن گردید و در وقت
 هزار روپيه و سه صد و چند شقال زر بود و یک پارو یا قوت بافتند که چهار صد و پنجاه شقال وزن سید اشت با جمله در سلطنت
 محمد شاه جاتان در شهر مهر او غیره بر باست مستقل بودند و ايشان از احفاد چوراسن جات و مدن سنگ اند چنانچه سورجل و سیرش
 چو ايسر سنگه روزگار شمشيت و اقبال گذر آيند سورج مل همراه ابو المنصور حسان وزیر چيگ احمد حسان فرخ آباد سے آمد
 و با ابو المنصور حسان شرم گشت و چون ابو المنصور حسان وزیر از احمد شاه بن محمد شاه اجی کرد سورجل بر فاقت ابو المنصور حسان
 پر و اخت و تمام شهر کند شاه جهان آباد را غارت کرد و عمارات عالیه را بکنند و آخر بدست نجيب حسان روپيله در زرم بقتل رسيد
 پسرش جواهر سنگه جاسے او شست و مرتبه اش و حرمت و شوکت از آباد و اجداد در گذشت و آخر بدست در وضعی کيمياگر
 جله مننای تعلیم صنع کيميا بر جم کار و شيش کشته شد و بعد از و برادرش نول سنگه بن سورجل بر باست شست و آن را امير الامرا
 ذوالفقار الدوله نجف خان بر له ملے نوای از ذک و غیره قلاع معجزه جاتان دفع کرد چنانچه اکنون ملک متفرقه جات از
 نوان اکبر آباد در قبضه تصرف نجف خان است کالپی شهر نسبت بر ساحل در باے حبن و مصری و اوله کالپی که قسمی از شیر نبي
 است با نام بود اکنون آن ملک را الکا و هر بن گو بت دینت و کسبی متصرف است شاه سيد محمد ولد ارشدش شاه
 سيد احمد کالپی در زمان فولپش با کمال ذوق و درج آن حال با خرق عادات و کرامات کوس شهرت می نمودند
 و اکنون اولاد او احفاد و سلسله در کسانے از نوان کالپی ابن روسے در باے حبن جانب شمال بر سجاده ارشاد و شکار اند
 قنوج شهر نسبت قدیم در زمان پيشين شنگه را بان هند بوده و از آيينه راجه سورج است از احفاد و هند بن جام بن لوج
 چنانچه در حقیق و علی اندر احوال راجه ساسے اولاد هند بن جام مرقوم است با جمله شهر قنوج بروایت مولف خلاصه تاريخ
 بر ساحل در باے گنگ واقع است و اکنون از ان در باے مذکور خصوص در نالستان بکد و گروه فاصله سے دار و
 در موسم پشکال متصل آن شهر بسره در تاريخ روضه الصفا مسطور است که بر نوج شل بزرگ پنج قلعه داشته چنانچه اکنون

از آن قلاع بخبر تل بانی نمانده و آن هر پنج قلعه را سلطان محمود غازي مغز نوي قهر آق قهر آق بشود و در زمان سابق در قنوج بر سر راه
 نور خاک بود و بجنگش آله آباد بود و معاخصه کند در ذالقرنین بوده و اسکندر با او زم کرد و او را بقتل رسانید چنانچه
 نوابه نظامی گنجوی سیکندر نامه بری بفرماید فرود و جو فارغ شد در کینه توریان به کمر بست بر کین مغزوریان به و آن بقریبی در آله آباد
 مرقوم است با جمله قنوج بر و ایت مولف صبح صادق در عصر چنان آباد بوده که سی هزار دوکان بان فروش در آنجا بود و آن
 شهر آب و هواست نیک میدار دانا اکنون چندان آبادی ندارد که تعریف توان نمود و بسیاری از سادات تجاری از آیام
 قدیم آنجا مسکن دارند سیرت الدین ساکن آنجا در سزگار صامت جنگ علی و رویان ناظم بگلگه رساله دار عمده و جلیل القدر بوده
 و اکنون پسرش رحیم الدین علی عرف به نیکایه بزبور علم آراسته و بکلیه ادب پیراسته است بوسيله صاحب ماور خدست بجهت
 پایم صاحب در زمره نشان مسلک و دستر بود استعفاء نوکری داده و وطن رفت گنجه قنوج که قسمه از شیرینی است در طبقه جون
 طباشیر صبح مشهور است مکن پور تاج پرگنه بطور سرکار قنوج فرار از نواد میر الدین شاه مدار آنجا است که هر سال در عشره
 در دوم جمادی الاکمل حلقه کثیر از دکن و بنگاله و دیگر امصار بنده با علیها سے رنگارنگ آنجا جمع آیند و بعد از اختتام عرس با وطن آن
 خویش روند و آن جماع را بنده شاه مدار نامند فرخ آباد و شریعت جدید از امیه مفضل جنگ محمد خان نیکش که در عهد
 محمد فرخ سیر نام بادشاه طرح انداخت و در بایه گنگ از شمال بمشرق آن میر و دو آن شریعت در غایت کثادگی و وسعت
 بو نور آبادی متناسه هر کس در آنجا موجود بود و کنار پیوندی در آنجا غایت پسندیده بود محمد خان نیکش در ابتدا به بجهت
 سوار و پیاده نوکری میگردد و بنگاله یک شاهزاده محمد فرخ سیر ابن عظیم الشان ابن بهادر شاه از عظیم آباد و بنده میر الدین
 ابن سب در شاه خرمنج کرد و متوجه سرب گردید محمد خان نیکش با چهل هزار سوار ملازمت محمد فرخ سیر نمود و منصب بهت هزاره
 بهت هزار سوار و پنجاب غضنفر جنگ سرفراز گردید و در جنگ شاهزاده اعتر الدین ابن میر الدین ساعی جمیله بطهور رسانید
 و از حضور محمد فرخ سیر در جلدوی آنقدر دست پرگنه شمس آباد و بهیچ پور و مهر آباد و غیره جاگیر یافت و بفاصله دوازده کرده از قصبه
 شمس آباد که آبادی افغانه است در حدود پرگنه بهیچ پور بر لب در بایه گنگ شهر عظیم بنا نهاد و فرخ آباد موسوم ساخت
 و دیگر آبادی قایم گنج بنام پسرش تمیر نمود و تمدن از سر حد کول با شاه پور اکر پور که مسافت صد کرده تخمینا باشد اهاست و در
 مثل محمد آباد و دریا گنج و حد گنج و بی گنج و علی گنج و باقوت گنج و شمشیر گنج و کاسکنج و غیره آباد ساخت و بعد چند سده اکثر ازین
 آبادیها بر دست ابوالمنصور خان و نایبش راجه نول راسه خراب و ویران گردید و تعمیر درین بهنگامه بار اجد نول راسه
 بوده الفصه محمد خان نیکش بعد شهادت عبداللہ خان حسین علی خان سادات باره در عهد سلطنت محمد شاه تغیری کرد و بهادر
 ماکر بنیاست الہ آباد رسید و از خلافت بمناصب پسران و همراهمیان سرفراز گردید و در اسنہ عوام به پنجاه و دو هزار سوار شصت
 و پیش ازین اجهت ستر سال دکه و بوندیلد نیزمش گویند کالپی و موبه و دوده و سنده و غیره محلات جاگیر اورا در تصرف آورده بود
 محمد خان نیکش با بست هزار سوار از الہ آباد عبور چین نموده متوجه حیر سال گشت چتر سال با جمعیت شصت هزار سوار و یک لک
 پیاده و توپخانه بسیار بر زمین پیش آمد و نزد یک موضع اجمعی کلمه پرگنه موبه قتالے فاتحش نموده متنرم بکوهستان کرخت
 غضنفر جنگ ظفر یافت و آخر الامر چتر سال از راه مکر و فریب اطاعت اختیار نمود محمد خان نیکش تا دو سال قنوج حیت پور را

در
 قنوج
 حیت
 پور

حیدر گاه ساخت و در خلال این احوال چرسال باجی را و خیر و نوح دکنیان را طلب داشت و خود از آنکس مبلغ شصت و سه سکه
 سر انجام سفر که همراه محمد خان ننگش پیش بادشاه روانه شود و خدمت شاه به بسکن خود رفت ناگاه باجی را و دکنی با منصب هزار سوار
 در رسید و بوندلی با از سوار و پیاده برقرار کرد و نوستند باجی را و را انداد کرد و بدینطورش عظیم بر باشد محمد خان ننگش آماده جنگ گردید
 در اکثر روزها بر نوح مخالف نظر یافت باجی را و تاب صفت جنگ نیامورده در انداد راه و در سده غله کوشید و بر ایام گرانی غله در
 لشکر ننگش بهید آمد و فرخ جنوب ماکوله فی آثار بدو رو پیه کشید ازین معرکه فرسواران راه بیدلی سپرده متفرق شدند و قلیلی از سواران
 ثبات و رزیدند محمد خان ننگش ناگزیر برگشته بقلمه حیدر پور پناه برد و مخالفان بجایه قلمه برداختند محمد خان ننگش متعاضدان تصویق
 حصار سهی بلوغ نموده غله حکم عقا گرفت غیر از آب در آن قلمه خیره نبود و آن بدل با تجمل ابدان حیوان کس شد ابدان و بیان تخلف
 گرفت مردم بیرون قلمه شبها مخفی زیر دیوار قلمه آمده از جنوب ماکوله آرد و نوشش با سخوان بهاسم فی آثار تقیست و در رو پیه
 سو و اسیر شدند و آنچنان بود که مردم قلمه ندر رو پیه در فوطه بسته از دیوار قلمه زیر آو میخندند و تجاران صدر رو پیه میگرفتند و چون
 آن در همان فوطه یک آثار آردست بستند تا مردم بالا سیکشیدند و این گرمی بازار زیاده از سه چهار روز ماندند سلسلایان گوشت
 اسب و سایر روزگار سیکندز ایندند تا آنکه موسم برسات بر سر رسید باجی را و ملک خود مرا حجت نمود و بوندلی با همچنان قلمه را
 محاصره داشتند در خلال این حال قایم خان خلف ارشد محمد خان ننگش که قایم جنگ خطاب داشت باسی هزار سوار
 یکیندر در باسے جن بکیم محمد خان رسید بوندلی با هر اسان گشته در مصالحه روزند یکی چهار صد پانصد کس از قلمه بر آیدند و نیک
 درین قضا یا حاضر بود و راه قمر حروف انجکایت از کنا لبش مرقوم نموده بالجملة محمد خان ننگش بعد از ان بصومبارسی مالوه رسید و در
 سال آنجا بسر برد و بدلی آمد و در خلال این احوال نادر شاه والی ایران اکثر ممالک ترکستان را بضبط و آتورده بقندهار رسید
 در یکینیم سال آنرا از افغانه گرفت و متوجه هندوستان شد محمد خان ننگش در آن وقت حسب الحکم محمد شاه در دلی سبقت
 محله اقیام میداشت بعد از قتل حمام دلی و مراجعت نادر شاه از محمد شاه رخصت شد بفرخ آباد آرد راه قمر حروف از ان آوان
 براف فرخ آباد بدلی میرفت سعادت ملازمتش در یافته راهی شد و غرض منفر جنگ محمد خان بعد چند سبک طبعی در گذشت بعد
 از و پش قایم خان که قایم جنگ خطاب داشت در فرخ آباد بجای او شمس او شکار دوست بود با سعد الدخان ابن
 علی محمد خان رو سیدله مخالفت آغاز نمود سعد الدخان مصالحه خواست قایم خان از گفته محمود خان بخشی که مدار المهام او بود
 نه پذیرفت سعد الدخان آماده حرب گشت قایم خان با او مصاف داد و قتل رسید و این قضا با در ضمن آنکه در صومبارسی همان آباد
 در احوال علی محمد خان رو سیدله مرقوم است بالجملة بخش قایم خان را بنیان نهند تا مدتی در از شهر زندگانی او در آفاق ماند و شخصه جهان
 بهیت خود را بان نام مشهور کرده چند سال گرمی بازار خود نمود و راه قمر حروف او را دیده بود بالجملة بعد قایم خان وزیر الممالک هندوستان
 بفرمان احمد شاه بفرخ آباد روانه او را ضبط کرد گویند که از نقد و جنس شصت کلمه رو پیه سر انجام یافت و تمام اولاد و احماد
 و چیلد های نامی محمد خان ننگش را اسیر کرده بقلمه آه آباد فرستاد و آنجا بقتل رسانید و بر ملکش متصرف گشت و آنرا بر اجداد
 تفویض نمود و احمد خان بن محمد خان ننگش را که معمول و مفلوج پیدا شده و از ان حاسے گرفته رها کرده بود او با غواهی افغانه
 شومس آباد که سرگروه آن رستم خان نام داشت خروج کرد و بار اجداد نول رسته متصل سعدن رز سے صعب نموده او را

بقتل رسائید وزیر الممالک ابو المنصور خان با امیران شایجان آباد و جاث جمعیت یک لکھہ دسی ہزار سوار کہ اندھلی خاں ہر عاماد
 راجہ نول رسے برآمدہ تا بھرہ رسیدہ بود خبر قتل نول رسے بشنید بر سر احمد خان رسید احمد خان با ذہنہ ہزار سوار پیادہ
 یازدہ ہزار سے جمع نمود و دسترخوان افغان کہ باعث این شورش و ہنگامہ بود از دست افواج جاث و اسمعیل خان رسالہ دار و وزیر
 مجبور گنجیت جاثان و اسمعیل خان تانواور انقاب کردہ بقتل رسانید و خلال این احوال احمد خان فرصت یافتہ فرار برقرار اختیار نمودہ
 مردانہ بکوشید و بر وزیر حملہ آورد آسمان خان کہ با جمعیت آراستہ پیش روسے وزیر ایستادہ بودہ اور بقتل رسانیدہ بر وزیر الممالک
 رنجیت خجیز از غلیہ کلاہ پوش کہ با فلنگ با از اسپان پیادہ شدہ اطراف فیل وزیر ایستادہ بودہ یک قلم رو بگریز نهادند احمد خان
 بر فیل وزیر رسید وزیر زخم فلنگ خوردہ در حوضہ غلطیہ آفغانان رنجیت افتادند فیلیان بہ یکا فیل را از حرکت بر آوردہ رو بگریز
 نهادند وزیر شایجان آباد آمد احمد خان با فتحے چنان سطر شدہ مستقل گشت و سپہ خود محمود خان را با جماعہ افغانان بلکشو او دہ و
 شاد و بجان نامی را بالہ آباد فرستاد تا بر ملک وزیر متصرف شوند رسے پرتاب نراین و خان عالم بقار اللہ خان کہ در لکشو نراین
 و ہر اسان سے گذر ایند از آستانہ خبر آمد آدر راجہ نول رسے جمعیت ہزار و صد سوار از لکشو بالہ آباد مراجعت نمودہ و بچھو نسی رسیدند
 راقم حروف درین قضایا رفیق پرتاب نراین بودہ علی قلچان گری نامب صوبہ آلہ آباد کہ خطاب حیدر قلچان میداشت ہلاقات
 رسے موصوف و خان عالم آدیون شنید کہ شایجان با جمعیت ہست ہزار سوار و پیادہ شہری انبوہ از فرخ آباد متوجہ آلہ آباد
 بصوابد رسے مذکور بانوج خویش و قلیلی از شاہ رسے موصوف بمقابلہ شایجان شتافت متصل کوڑہ جہان آباد تلانی فریق افغان
 افتاد شاد بجان بعد از زرم نہنم بفرخ آباد رفت و علی قلی خان مظفر منصور بالہ آباد آمد محمود خان ابن احمد خان کہ از جانب پدرش
 بلکشو رسیدہ بودے منازعہ یعنی استقلال یافت احمد خان از ہر جمعیت شاد بجان ہم ہر آمد و باعث کرب یار از سوار و پیادہ متوجہ آلہ آباد
 شد رسے پرتاب نراین و خان عالم و علی قلی خان در قلعہ آلہ آباد در آمدند و ہر دیر سے جمع متصل نبی دروازہ قلعہ پل کشتیا بستند
 و لشکر آرزو سے جمع بجنوب قلعہ فرار بر استقرار دادہ احمد خان بالہ آباد رسید و راجہ پرتی بہت ابن چتر دہاری ابن سے سنگہ
 سوم ہستی راجہ پرتاب گڑہ اور اطاعت کردہ بخدمت پیوست و تسمیہ قلعہ آلہ آباد را ہر زمرہ خود گرفت رسے پرتاب نراین و
 قلعہ متصل شد احمد خان بجاصرہ پردخت و حسب الحکم راجہ بلوند سنگہ بنارسی از بنارس بچھو نسی آمدہ استقامت کرد و پیشکش و شتافت
 بہ احمد خان ارسالہ داشت و بخدمت آمد و بعد چند روز فرصت بافصاف حاصل کردہ بہ بنارس شتافت ہمدین اثنام محمود خان ابن
 احمد خان حسب اطلب پدرش از لکشو بچھو نسی آمد و خمیہ زور راج اندر گرفتارین کہ در آلہ آباد بر سے عیش گنگ آمدہ بود رفیق رسے پرتاب نراین
 شدہ و زرم مساعی جمیلہ بطور رسانید و خلال این احوال وزیر الممالک ابو المنصور خان شگتگیاسے شکست را درست نمودہ
 و ملہار او دکنی را مبلغ کثیر قریب شصت لکھہ روپیہ دادہ بعد خود و خواند ملہار را و با شصت ہزار سوار بخدمت وزیر پیوست وزیر از
 شایجان آباد با لشکر سے آراستہ بفرخ آباد شتافت و خلال این احوال شیخ ہنزالدین خان باشمخزادہ ہا و ملک زادہ ہاسے لکشو و
 کاکوری اتفاق کردہ گماشتگان محمود خان از لکشو بر آمد احمد خان از استماع مراجعت وزیر بعد از پنجاہ و چہار روز از پامی قلعہ آلہ آباد
 برخواست و ایلغار کردہ بفرخ آباد رسید و ہر متصل آن وزیر الممالک ہم بفرخ آباد آمد احمد خان توقف در فرخ آباد و صلحت ندیدہ در
 کشل گنگ کہ بہر فاصلہ دو کردہ از فرخ آباد است لشکر گاہ ساختہ آمادہ جنگ گشت وزیر متصل سنگین رام پور ہر دیر سے گنگ پل گشت

است و مله را و غیره و کمینان با فوج خود حکم عبور فرمود و خود با جماعه قلیس پس بدین بایست و سعد الله خان ابن علی محمد خان که بظاہر
 بی استصواب حافظ رحمت و دینار بخان و غیره روسا بکبک احمد خان آندہ بود با و کمینان روزه صعب کرده منظم گشت و همان شب
 احمد خان با جماعه خویش از دریا گذرته مسجد الله خان پیوست و با یکدیگر یک کوه کماؤن پناه برده و حافظ رحمت خان بگرگ آشتی پیش وزیر
 آمد و در لشکر سنان وزیر بنجاب افغانستان و روسیه شافته بحاصره آسمان پرداخت و با آخر بپوشید ماه فیما بین مصالحه اتفاق افتاد و وزیر نصرت
 ملک احمد خان را بد کمینان بخشید و دیگر از ان با احمد خان تفویض نمود احمد خان بفرخ آباد مستقل گشت بنیکنا می تمام امارت نمود و در
 سلطنت عالمگیر ثانی معرفت عاز الدین خان وزیر پیر کوه صفت جاه نظام الملک از پیشگاه خلافت امیر الامرا بخشی الممالک غالب جنگ
 احمد خان سبادر خطاب یافت هنگامیکه در آخر عمر سلطنت عالمگیر ثانی احمد شاه ابدالی تبریک حافظ رحمت خان و غیره روسا می روسیه و
 بخشی الملک احمد خان نگیش از قند بار و کابل بسند آمد و بها و کمینی را بقتل رسانید و دیار مابین گنگ و جمن از کمینان انتراع نمود از آنکه
 چنگه کوزه بشجاع الدوله و انا و سمان حافظ رحمت خان و ملک احمد خان که از وقت مصالحه وزیر الممالک ابو المنصور خان و بخشی الملک احمد خان
 شده و وزیر روضون نصرت ملک احمد خان را بمله را و کمینی داده بود آنرا با احمد خان تفویض نمود چنانچه بندر سے ازان تبرقی در اقلیم دوم
 در ضمن آخر صوبه خاندیس در احوال بها و کمینی هر قوم است بالهله او امیر سے عالی مهبت و قدر دان شجاع و مردم خاندان بزرگ بود و در مر و
 شجاعت و سخاوت و پاک اعتقادی و بصر خویش ثانی گذرته در زمان امارت او اکثر امیران و پهلوی که از دست بر و احمد شاه ابدالی که در
 شاه جهان آباد واقع شده بود مثل غاز الدین خان ابن نظام الملک آصف جاه و امیر زاده گان عظام و بسیار سے از درویشان و فقیران
 نامور و مخانان و غیر بنان از شهر دور و نزدیک او از سخاوتش شنیده بفرخ آباد آمدند و مقیم گشتند و بهره و تعبیه باندازه خود با از خوان فتمش
 می یافتند و بدستور خادمان هر دو گاه تبرکات می آوردند و نذورات گرفته می رفتند و او را اضافله با بوده که هر چه از ملک تحصیل می آمدند از آن یک
 حقیقه شتر خانواده و ساسله مثل قاور به و مهر و دیه و حشمتیه و غیره و زخریطه با می علمیده نگاه میداشتند و از هر جا که خادمی می رسید سے پسید
 که خادم کدام درگاه و از کدام سلسله است او را ازان خریطه بهره میداد و دیگر هر چیز از ناگول و مشروب و ملبوس و اسنال آن بنظر او
 می در آورده اول ازان یک چیز سے بنام الله بر آورده بفقیران می رسانید وقتی بر سے خود لباس جامه بساخت و از اتفاقات حق نظر
 فراموش کرد و هنگام پوشیدن بیادش آمد که حق نظر ازان جامه نداده خیاط را بخواند تخمه از آن جدا کرد و فرمود که این تخمه ما را هر یک
 فقیران برسانند روزه را تم حروف در مجلس نشسته بود عرض شد که درویشی از جو پورا آندہ او را بخواند درویش بیاید و مصافحه کرد و همیشه
 روغن خوشبو پیش نهاد و بسیار خوشوقت شد و گرم پسید و سجد فرمود که بنیبه ازان تر کرده و در روزه بنام الله بدرویش رسانند
 و بعد ازان خود پوسه کرد وقتی در شب برات آتش باری بسیار پیش او آورده فرمود که ازان بنام خدا الفقرا بدهند تا طفلان درویشان
 تماشا بینند و اکثر بار سیر و تماشای شتر فرخ آباد سوار شده و خیرات و نذورات بدست چیله هاس عمده مثل خمر الدوله و صربان خان و رحمت خان
 و غیره میداد و میفرمود که تا طفلان محله و مقام میرویم و شما فلان فلان طرف بروید و هر یک درویش و سایل این نذورات رسانند و دیگر
 شخاصه قهریح طلب بود که آتمش ز رفعت و کجواب در موسم سرما ساسله و اسنال آن از سیر سامان نخته با لبسته با می طلبید و آنرا بر فرمش
 پر آگنده میکرد و ساعتی میدید و بر خاسته بظهارتخانه میرفت خدمتگذاران و فرانشان و چیله هاس عمده و دیگر اهل خدمت هر کس که بیجا
 ازان آتمش میگرفت و پنهان سے نمود چون از ظهارتخانه سیر و آن آتمش بفرمود که آتمش را بدستور در لبسته با نخته با بگذر آتمش پیش

میرسان بریدید و هیچ از کم و کیف آن چیزی نمی گفت و گاههای مهملغ بز فرزند میرنجبت و باسیبجا میرفت مردم دست ایشان گشاده چیب و حسین خود را بر سیکرند و چون باز می آمد چینه بفقیر میسایند و باقی را همچنان ناشمرده با ندر و ن محل میفرستاد تا صرف کنند راقم حروف از رقابت میرمحمد خان عالیجا و ناظم مغزول صوبه نیک از کوه بدر خاسته با کمال بس سامانی بوطن شمسیت لشکر و سله استد عاصی راقم بر و طلب بدست میورده فرستاد راقم حروف این کس کی از سجان محمد میر راقم دو دگر بکس غلام محی الدین ابن غلام قطب الدین میره روح الامین خان و امام علی ولد مصطفی حسین برادرزاده حمیر و حمیر بخش ابن سعد الله برادرزاده رضاعی راقم نجفی احد الله از زمره برادران شیوخ و مہمہ بر اسپه در کمال شستگی بر پا کی گشته بخدمتش رفت و هنگام ملازمت بتقریب مبارکباد شاد می گفتند ای پسرش مظفر جنگ که در جهان ایام شده بود پنج کله قند لکنه پنج نیر و پیه نذر گذرانیده هجانشب سو پنج خوان طعام مرحمت فرمود مردم گفتند که پانصد روپیه حبت ما هو اسه مقرر شد چه بر خوان اسارت پانصد روپیه است و همچنان شد که خرید پانصد روپیه نقد بر دست چو بدار سے فرستاد حال آنکه شرح یک سوار خوش اسپه در سر کارش نسبت و پنج روپیه بود یکسال اتفاق افتاد است آنجا افتاد چون شورش مر سبه بصلح انجامید هر یک رؤسار ادو شاه با انعام داده رخصت نمود راقم نیز رخصت شده بوطن آمد و او بعد از یکسال بسره آخرت خرامید و بعد از و پسرش مظفر جنگ بهادر ابن امیر الامرا بختی الملک غالب جنگ احمد خان بهادر ابن مظفر جنگ محمد خان جنگش در فرخ آباد بر سرند امارت شمسیت و از پیشگاه سلطنت شاه عالم عالی گمر باد شاه بختاب امیر الامرا بختی الملک فرزند خان مظفر جنگ بهادر سر فرزند دست جو دو کرم بکشا و دو سر اعانت علما و فقیران مصر از سلیمان در روزینه و اسماوت بداد و روزی در مجلسش درویشی مجذوب آورد و پانصد روپیه نقد و لباس فاخر از دو شاه و فرخالی اشک آن نذرش کرد و بدی عرض کرد که مجذوب است و خبر نداد و فرمود که میدانم اما عزت نمیخواهد که محروم رود و جنگا سیکه شاه عالم عالی گمر باد شاه سوچیب عرض سماجی سیند پیه بسل و کمنی از آله آباد نسبت بدلی بر فرخ آباد و نصفت فرمود امیر الامرا بختی الملک فرزند خان مظفر جنگ بس اور باستقبال شتافت و بجلازمت رسید همان روز بجلوفاخره ملبوس خاص و چینه و سپر و صحن و شمشیر و زنجیر فیصل و اسب اعزاز یافت و همچنین عزت او پیش خردمند خان ابن خدا بنده خان و بعضی از برادران بجماع شاهی ممتاز شدند و بادشاه را بفرخ آباد آورد و گویند که چو تیره یک لک نسبتا پنجبر روپیه که تبارت از چو تیره سوا لک روپیه است به نسبت بادشاه بر آن جلوس فرمود و از فیلیان کوه پیکر و اسپان تناور و جوهر آبدار و قمشه اسلحه و دیگر تحائف بسیار بفرستید و یکروز منزل همراه رکاب بادشاه رفت و رخصت انفراد حاصل کرده بفرخ آباد مراجعت نمود و اکنون فرخان احسان بر حاضر و عوام گسترده بجامرانی بسیر بر و انگریزان با او اختلاطی عظیم دارند خدا بنده خان ابن مظفر جنگ محمد خان جنگش با برادر خویش امیر الامرا احمد خان بختیت و شوکت تمام بانفاق بسره برود و در وجود و سخاوت و متانت رسه معروف بوده و صبیبه اش در حاله صلاح بختی الملک فرزند خان مظفر جنگ ابن غالب جنگ احمد خان است چون برادرش امیر الامرا احمد خان درگذشت خدا بنده خان بس از یکدو سال بدلی شتافت و از پیشگاه سلطنت شاه عالم ثانی عالی گمر باد شاه بختاب و ضلاع و فیصل و اسب و شمشیر و همچنین خلعت ارشدش خردمند خان اعزاز یافت و فرمان جاگیر از پرگنه سکندر آباد و بارگنه آبرو نے مجموع نسبت و دو مجال بنام برادرزاده خویش بختی الملک فرزند خان حاصل کرد و بفرخ آباد مراجعت نمود و بعد از خلعت ارشدش خردمند خان ابن خدا بنده خان بهادر بر جنگ افتخار یافت و اکنون مدار الامام و مختار کار سرکار امیر الامرا فرزند خان مظفر جنگ بهادر است و در اخلاق حمیده و صفات پسندیده کوسه از فرمان ربوده از جمله آن دستگیر سے ضعف و قدر و انجی و آرا گلی عساکر دستنی قومی دارد و از راه حق پرستی و خدا ترسی سبب

بختی

سجدت آزاده گان بستانه و برود و گمانشسته و اردو و صا و از سحر حسانش بهره یاب و کاسیاب اندک کفون گمیت فکرم در صهار انظار احوال املاک
 پیغمبران و سرگذشت ایشان سبکخان سازد پوشیده نماید **شام** و لایق است وسیع حق سبحانه که آن را ارض مقدسه خوانده
 و محمد صافرموده که نیکویی و قسست و نه قسم آن بشام است و یک قسم در تمام جهان و از خواص شام کجی است که هرگز از وی خالی نموده و ابدان
 که بهفتاد تن اند در شام میباشد و مولف عجائب المخلوقات می آرد که یک ارش زمین در شام تابند که چیرمیل علیها سلام به آنجا نزول
 نکرده و یک صد و هشت و چهار هزار پینیا سمران از آن دیار برخاسته اند و در کتاب ساک ممالک آورده که غرنی شام روم سیاه به با قمر
 میگفت که از شام چهل منزل قسطنطنیه که دارالملک روم است سافت میدارد و اکثر منازل آب و آبادانی ندارد و شقی آن بادیه است
 تا فرات و جنوبیش سرحد مصر و تیه نبی اسرائیل است **قمر** و جسم است زمین بهفت اندام به نانش غرب است و هشتاد و شام
 و بهترین ولایات شام فلسطین است و ابتدای شام نیز از دست و در زمان سابق شد و بعد برادر خود شد و بد سلطنت شام رسید
 و بهود علیها سلام ایمان نیارود و او آنست که هشت ساخت و جواش در تعلیم اول گذشت و دارالملک شام بیت المقدس است
بیت المقدس مبطوحی آسمی و محل وطن انبیا بنی اسرائیل بوده و گویند که از بیت المقدس شهر مصر هفتاد روز سافت است
 و آب در آن منازل نیست مگر یک چاه در منزل ششم و چاه دوم نزدیک بیت المقدس که ازین چاه بیت المقدس شکر و هه مانده
 بالجملة آن شهر مصری المیا بنو انده اند و در کتاب عجائب المخلوقات مینویسد که در آخر الزمان تمام عالم خراب گردد و لایکه و مدینه و
 بیت المقدس در قیامت حشر آدمیان در آن موضع کنند و نبی اسرائیل از والد خود کنعان هجرت کرده و بیت المقدس وطن
 گردیدند و او در وقت خویش با نفاق عظمای نبی اسرائیل مسجد اقصی را بنانند و چون دیوار آن بقدر آدمی رسید بر طبق وحی که ختم
 آن بردست دیگری حکم رفته دست از تعمیر باز داشت و چون سلیمان علم برسد نبوت نبشست در تمام مسجد اقصی و تعمیر لایه بیت المقدس
 اهتمام نموده شهره بساخت مشتمل بر دوازده سوره و بنا به آن شهر را از سنگ رخام بنا و گویند که هر روز صد هزار سنگ
 تراش در آن شهر کار میکردند و اندونگی هزار کس از جبال سنگ را بریده اند و هفتاد هزار نیل در شتر سنگبار کرده و بیشتر می آوردند و بعد از
 اتمام آن شهر دیوان مجاور و بجزر شام فاند جوهر موفور و در غیر محصور بیت سجد آورده و در آن قعبه نمودند مسجد اقصی در شرقی
 بیت المقدس واقع شده و طول آن مسجد هفتصد و هشتاد و چهار ذراع است و عرضش چهار صد و پنجاه و پنج ذراع و شصت و هشتاد و چهار
 استوانه دارد و بر شیب چهار هزار فندیل روشن میکردند و اندونهار که هر صبح هر سال صرف فرش آن می شد و هفتصد فراش در حد
 آن مسجد بوده و پنجاه تخم از نیجه آب کردن در آنجا گذاشته بوده و چهار صد نبرد داشته و در حین سجد علیها است که ارتفاع آن پنجاه ذراع است
 در میان مضطبه قبه عظیم است شمن که آنرا قبه الفخره گویند و درون قبه سنگیست که از مقدم محمد صافرمیل طرف آن ظاهر است و آن حضرت اسر
 از آنجا مراجعت و رفته و کایف آن سنگ بوانقت رسول صافرمیل در آنجا بود که آنحضرت فرمودت همچنان مجال خود ماند
 محراب مرتب فکر یا که نماز آنجا میکرد و در کرسی سلیمان علیها سلام که در آنجا خدایا یاد میکرد و در بیت المقدس است آنحضرت مسجد اقصی اول
 سجد نیست که در عالم ساخته شده و چنانچه کعبه اول خانه است که بر روی زمین عمارت یافته و از بن عباس مر و بیت که در تمام مسجد
 اقصی گذشت زمین نیایی که بران پیغمبر نماز نگذارد و باشد یا آنکه فرشته مقام نکرده محراب داود علیها در بیرون شهر است و مقام خلیل و
 پیغمبر هجلی واقع است و گویند که در و فرسنگ بیت المقدس دینی است که آنرا ناصر مجلس خوانند و لایه عیسی مر و بیت المقدس است

از بیت المقدس است متولد شده و جمیع از آنجا با آسمان رفته قبر ابراهیم و ائمه و یعقوب و یوسف و سگده آنجا است حدیقه اول در عهد
اسلام محراب سجدت کعبه است ساختن در چو پانصد و هفتاد و نهم هجری فرنگیان بر آن شهرت می شده و محرابهای اهل اسلام
را خراب ساختند و نود و پنج سال در تصرف و هشتاد و نهم تا در پانصد و هشتاد و پنج سال هجری اکبر آنجا خورده اسلام در آورده و شعاع سلطنت
آشکارا کردند و او را و کوسلیمان و یونس و اشعری و انبیاء و کنگر زید و کنگر با و سخی و عیسی و مد و دیگران در بیت المقدس متولد شده با جمله
خوت سلیمان و اولاد آنجناب در بلاد شام حکومت کردند و ایشان در میان نبی اسرائیل چون خلفای راشدین آمدند اسلام اول
آن طایفه رحیم بن سلیمان بن ابراهیم است و بعضی او را زبیر بن اندود و بعد از او پسرش اقیما بجایست نشست و بت پرستی گزید و بعد از او
پسرش آسا بن خلفت رسید و بدین خدا باز گشت و گویند که پیغمبر بوده و خلق که در عهد پدر او بت پرست شده بوده بدین حق خوانند
ایشان ملک هند را بخوانند ملک هند از راه دریای بیت المقدس رسید آسا بن زبیر نگاه نشانت هندوان بر تبر که انداختند ایشان
باز گشت همه بگرنجینه و کبشتی یاسی خود رفتند از دنیا گشتی بار اغرق کرد آن محاد بل همه بمردن آب آنها را با خواسته ایشان بیرون
افکنند لشکر آسامان را بدست آورده و ظفر و نغور باز نشستند و بعد از او پسرش و چند دیگر از اصفادوسی یک بعد دیگر نشستند
تا آنکه احدی بموختن خلافت رسید از جمیع آنها احدی بموختن صدوسی و چهار سال سلطنت کردند و بعد احدی بموختن عرش سلیمان بود دولت
رسید و بر کینزک ساحره عاشق شد کینزک بر ملک او استیلا یافت و بسیاری از ورثه سلیمان بعد از اقبال رسانید عرش سلیمان و هفت سال
سلطنت کرد و در عقبه و هفتاد و هشتاد از وفات موسی عم و گذشت و بعد از او برادرش لوش چهل سال و بعد از او پسرش اصفادوس
بیست و نهم سال و بعد از او پسرش غزیا بن نجیاه سال و بعد از او پسرش لوم شانزده سال خلافت کرده یونس عم در زمان او مسجوت
گشت و بعد از او پسرش احد شانزده سال و بعد از او پسرش جرقیا بجایست نشست و شیعا عم و جی یونس در عهد او مسجوت گشت و
در سلطنت او سحارت و ملک مائل لشکر بیت المقدس کشید و با حر قیازم کرد و حر قیاسیر شد و سخبات یافت مدت سلطنتش
نهم سال و بعد از او پسرش نوشاه پنجاه و پنج سال و پس از او پسرش امون شصت و یک سال و بعد از او پسرش لوشاسی و یک
سال پس از او پسرش سونا بن جیون که او را فرعون پنجم از مصر نامند اسیر کرد و بعد از او برادرش سونا بنم در بیت المقدس بر تخت نشست
و پانزده سال سلطنت کرد و بخت لهر از بابل لشکر بیت المقدس کشید و او مطلع گشت و باز نافرمانی کرد و بخت لهر او را اسیر کرده
ببابل فرستاد و بعد از او عیش صد قیاسیر نشست و طبع نخب لهر گشت و از مبادر عم او مسجوت بوده صد قیاسیر نهم سال مح الففت
سخت لهر آشکارا کرد و بخت لهر با کشتن صد هزار بیت المقدس آمد و قتلعام نمود و صد قیاسیر را اسیر کرد و بیت المقدس را خراب ساخت
و دولت ملوک نبی سلیمان عم سیری گشت و انبوا عمه در نصد و نود و نهم از وفات موسی عم اتفاق افتاد و بعد از بخت لهر و اولاد او دیگران
بجایست شام رسیدند تا آنکه نبی عثمان از آل سیا که چون ببلاد یمن ببلاد سیل مبتلا شد بنی طایفه از آن بشام افتادند و قومی شدند
و با بسطور کش که حکم قیصر روم دالی شام بود مخالفت کردند و بر شام سوسه شدند و اول طایفه عساکان ما السماعا مر بن حارث
و احزان طایفه جلد بن العم که سی سوم ملوک از ما السماعا و بست حیل بعد از بست و چهار نفر به بود عمه می بودند و چون سه سال
از حکم تنس گذشت سلیمان بر دیار شام استیلا یافتند و بعد از شام بمدینه نزد عمر فاروق شانت و ایمان آورد و آخر لقبه طایفه
تیره روم رفت و بر پیشتره و آنان کرده است حسان بن شند غسان که ملک العرب و شام بود ایمان آورد و در شام و کعبه

و در شام و کعبه

نخرا می روم در گذشت و بعد از او یار شام تبصرن سلطان در آمد و بنی گنڈشت که بنی اچیته و بعد ایشان عدید سیان بر آنجا رسیدند
و امیر سے از امر ایشان بشام و مصر حکومت کرد و چنانچه در خدمت خلافت بازن در شمشیر تلوان حکومت مصر رسید و در مصر بسیار بود
حکومت یعنی از شام بسلا حقه رسید و اول ایشان تاج المدین پیش است که در چهار صد و هفتاد و هجری افران برادرش ملک شاه
سلجوقی حکومت یعنی از بلاد شام بالجلد چون زاد بوم اکثر انبار ملک شام است بنابراین اخبار انباریا عمه پسبیل اختصار در ولایت شام
بقلم سے اردو جمع می نماید که فوج عمه از شوق السامین پس رنج و شام عمه سا که در پیچید او را از انباریا سے مرسل بوده ملک شام و جزیره و عراق در
فارس و خورستان که بهترین جمانست قفقاز پس نمود و اولاد او ابتدا بصحت او حکم کرد و در عمان نمود و اکثر انباریا و اولیا از نسل او باشند و
اونه پس داشت اول ابوالانبار محمد و در ویم ابوالملوک گیومرث که احوال او در ضمن اقلیم اول نوشته شده سیوم اسود که میر فوج شام و
روم و احوار و بلوچستان و او نیز در فارس پس بلوچستان چهارم لویج و بعضی بر اینجه که گوران او ساخته پنجم اولاد و که فرامی برادر اولاد او و
ششم غیلان که خراسان و ممالک سپران او نیز و عراق سپر خراسان است و گریان و گران پس ان ممالک نیز خورشید و ششم نور که
آذربایجان و از ان دو معان سپران او نیز هم ارم و او اول کسیست که باغ ارم ساخت و باغ ارم با و مشوب است و آن بطول و شوق بوده
و شاد و این معاد که نسب عادی نیز بشام سے پیوندد و بعد از ان مقام شمشیر بنامند و لاجرم از ان نیز باغ ارم گفتند و نام بن شام ارم نیز گویند
و چهارم ارم نیز از بنات است و او یازده پسر داشت خلق نمود و از ان جمله اند و شام ششم صد ساله شده در گذشت و بعد از او پسرش محمد
بن شام لویج عمه بارت و قوم پرورخت و علوم افلاک که بعد از بطوفان مطوس شده بود ظاهر ساخت و شمر حمران بنامند و چهار صد و شصت و
پنج سال عمر یافته در گذشت و بعد از وفات او فرزندانش صورت او همچو کوزله سے و آن رفعت زنده است بهت پرستی کشید و بعد از وفات او
اورا سرح نیز گویند چنانست و چهار صد و سی سال عمر یافت و پسر او است چهارم و پنجم عمه و او را عابری نام بوده و کنت عبری با و مشوبست
و پیش از ان بسد بانی سخن گفتند و جمهور مورخان گویند بعد از لویج و شام پیش از ابراهیم حمران و بعد احوال یعنی بیست و شش ساله را تمام کرد
گوید که صاحب تاریخ صبح صادق دو افرینین اکبر را بعد صلح از انباریا سے مرسل نوشته اند و گوید که از اولاد او باقیست بن فوج عمه است که از
اولاد شام بن فوج و آن در اولاد یافت مر قوم شود و با جمله نمود بر قوم عادی و شاد او این شاد که آن وقت با و شاه بود و شاد گشت
و آن نخواه و اورا منکر شاد بن و بطوفان با و بلاک کرد و بدگر قلیله که ایمان آورده نجات یافتند و شاد او بن عماد است که همیشه
ساخته بود و او است در ضمن اقلیم اول در تحت ولایت یمن گذشت و در حضرت اقامت نمود و پنجاه سال دیگر بر زمینت عمرش
چهار صد و شصت و چهار سال بوده و گویند که بکه در گذشت و بر زمینت ابده مد فون گشت و انتخاب بر بند و زیانست که شمشیر سے
و تصدیق بسیار فرموده و تجارت معاش کرده و آنحضرت دو پسر داشت قانع که نور محمد عازم بود یا او انتقال کرد و دیگر که
که اعم راب یمن که ایشان را محطای گویند از اولاد محطان و محطان پدر سلاطین یمن است و احوال ایشان در یمن
گذشت و اعراب حجاز که ایشان را عدالی خوانند از اولاد قانع اند قانع در شام اقامت کرد و در صد و هجرت و سیل و سه
بزمیست و بعد از او رعون قانع و بر و ابیت سیر لاسعین شروع بن قانع جالسین پدر گشت و نور محمدی با او انتقال کرد
و او شاد و پنجاه سال عمر یافت و بعد از او بر و با و شاه شاد و بعد از او پسرش سارح بن ارم و بعد از او ناصر و پدر
پس تاریخ است و آذر عبارت از و شست و با و مقرب و ندیم نمود و بوده و آذر چون بغبت او ساله شد بر علیه بود و شمران

از وجود آمد و نور محمدی از اذن ابراهیم و از ابراهیم اسمعیل علیهما السلام انتقال کرد و ابراهیم خلیل السلام برین آفرید بقول اولوا العزم دوم و
 برو استی اولوا العزم سوم است و او اول کسیست که رسم ضیافت نسا و دوسکه بر در ابراهیم و دنا نیز نزد و سر او میل و فعلین پوشید
 قصه سارغ یعنی بریدن موسی بر دست و جنبیدن ناخن و کندن موسی بغل و ستردن موسی عانه و سواک و مضمضه و دستنجا
 باب و ختم کردن از سنتهاست اوست و اول کسیست که غنیمت را قسمت نمود و اول کسیست که در راه خدا هجرت کرد و اول
 کسیست از فرزندان آدم که موسی او سفید شد و او حاضر نمود و بوده و بر و سبوح گشته و قصه در آتش انداختن نمرود و انتخاب او
 قربان کردن آنحضرت اسمعیل را و فدیه آمدن گو سفند از آسمان و غیره اخبار در کتب آسمانی و تواریخ منسب است را فرمود آنچه
 موعظه از صحیفه آسمانی که بر روی نازل شده و تجربه آری پس آدم آفریده ام از بره چشمتماست نو پوشش که عبادت از ملک است
 ما چون چیزی نماند یعنی در پیش تو آید فی الحال چشم خود را پوشی و همچنین از بره که دهان تو طبعه ایانت عزیت داده ام که از سخن با گفتنی
 لب بر بندگی آری پس آدم چون در دل خود نسا و نه یابی با در بدن خود تیار می و یا در مال خود نقصان یا در روزی خود قصور
 مشاهده کنی بدانکه همه اینها از شامت سخن لایعنی است که بان محکم کرده ام پس آدم رزق مقسوم است و حدیث محروم و بنیاد
 مذموم و الرزاق موبح القیوم و دنیا را هم شکر نیست آری پس آدم گرامی دار همان مرا آبراهیم گفت حن ایامان تو کسیست
 وحی آمد که فقیر و حقیر که نزد تو آید آن کس همان منست و دیگر ای پس آدم چون غضب بر تو ستولے شود مرا یاد کن تا ترا یاد دهم
 بر حمت خود در وقتیکه غضب و نمر بر من ظهور کند ای پس آدم مرا بعد نماز با دعا و عصر ساعتی یاد کن تا ما بین این دو وقت را
 از بره تو کفایت کنم ای پس آدم - بویند با کسیکه از تو برود و عطا کن با آنکه ترا محروم کند و سخن کن با کسیکه از تو سخن گوید
 و نصیحت کن کسی را که با تو خیانت کند و عقوبت کن از هر که در حق تو ظلم کند و نکوی کن در حق کسی که با تو بدی کند تا اگر
 سابقان باشی در حبیب ابراهیم ۴ روزی گفت خداوند چیست جز آنکه متکفل پستی و بیوه شود و فرمود که او را بر روز
 نیاست زیر سایه عرش جایی و هم و انتخاب روزی میگفت با کریم العفو جبرئیل علیهما السلام گفت معنی آن دانستی که حبیب است
 بگو گفت آنکه بر سینه که جو کند حسنه بر جای او ثبت کند عمر آنجناب دو سبت سال است علی اختلاف روایات در آن
 مؤلف روضه الصفار و روضه الاحباب بفتاح در گذرشت و بقول بیار شت در رحلت کرد و در کیمیا سعادتی نوب کرد
 مرگ منافجات راحت مومن است و مسرت فاجره و ایضا گوید که در خیر است که مومن را در جات مانده بود که بدان بعمل خود
 نرسیده بود جان کند بر و دشوار کند تا بدان در جات رسد و فاجر که نیکوئی کرده بچویش آن جان کند بر و
 آسان کرده است آنکه اگر نیکوئی او درین دنیا دارد و در عقبی از بهشت و در جات او را نصیب نداد و محروم است
 لوط را در زادگاه ابراهیم بوده و بر ابل مولفکات سبوح گشت و بقول مولفکات پنج شهر از دبار شام بوده و قوم او عزم عمل لوط
 و عن لام برهنه بلین بی بردند و تا الاخر آنمه لشومی عمل قبیح بلکه گشتند با نحمد ابراهیم ۴ روز است که اسحق و از هاجر
 اسمعیل بوجود آمدند و لغت اسمعیل ذبیح الله است و از جد نبیره محمد است و اسمعیل - حق سجان تعالی لونا می و غیره ستوده را
 ۴ روز اولیاء دوم در ضمن آنکه مظهر مرقوم است و پس دوم ابراهیم ۴ روز است که اسحق است و یعقوب سپران اسحق
 نیز در دوم بوجود آمدند و وقت ولادت دست یعقوب بر ناسب یعنی بوده با سینه را علیه حضرت گویند نام او یعقوب گشتند

و در وجه اسرارش گفتن اورا این است که چون آنجن که در گذشت یعقوب بوجیب وصیت او همان شب از کنعان بیرون آمد و بر قریه ای
از دیار شام نزدیک خمال خود پستان رفت و چون از وطن هجرت کرد با اسرارش موسوم گشت و آنجا دو دختر خمال خود را که در
سر آنجا بهم جمع بین الاممین درست بوده بنکاح آورد و دو کیزیک که خمال او داده بود بر آنها نیز منقوش شد و او را دو نوزاد پس کرد
جبار از منکوه اول و دوازدهم ثانی که یکی پوسف و دومی ابن ماین نام داشتند و سه پسر از آن دو کیزیک بود و آنرا اسباط در
قران مجید عبارت ازین دو نوزاد تن است و از اولاد عیص بن اسحق ایوب پیغمبری رسید یعنی گویند که از اولاد عیص کس به
پیغمبری نرسید و عیص پدر ملک روم است و بعضی خضر صر از اولاد بود و دعای برخی از اصفا و عیص بن اسحق دانند و دیگر شعیب
یعقوبی از اولاد بن ابن ابراهیم است که ابراهیم بعد از وفات ساره زنی از کنعانیان بنجو است و از او شش پسر بود و آنرا
اندازان میگویند نام نبوت یافتند و درین جد شعیب از آن جمله بود و با جمله همه پیغمبران نبی اسرارش از نوزاده پسران و فرزندان یعقوب
بود و آنرا دو اولاد و اصفا و یعقوب را نبی اسرارش گویند و کثرت تواریک در ایشان بسیار شده چه هنگام خروج موسی از مصر بطرف
رود نیل وقتیکه فرعون را غرق کرد و فرزندان یعقوب مانوق نسبت ساله و مادون پنجاه ساله بلکه که رسیدند و چون پیغمبری
پوسف نام نهادند و پانصد و شصت و هفتاد و نوزده و از دیگر پسران یعقوب نام علی بن ابراهیم و مجموع قوم از نسوان و میان نبی اسرارش زیادند
بر آن بوده و این جمله بر دین و شریعت ابراهیم بوده اند و دعوت میکردند اما آنکه بر موسی تورات نازل شد و او شریعت حسب
موافق تورات بدیاد آورد و موسی کلیم الله بن عمران اولوا الغریم موسوم و یعقوبی چهارم است و آن جناب در راه رخش بارون
بن ولید بن مصعب و ابی مصر که فرعون چهارم است جهوش گشت و کعبان جوانان اسکات از کتب خویش با ششمی گفت که در حال
یک هزار و چهار صد و نود و یک پیش از پیدایش عیسی مسیح در مصر خروج کرد و در ترجمه انجیل نویسد که از بر آمدن پیغمبری اسرارش
از مصر و شرق شد بن فرعون در رود نیل یک هزار و پانزده سال گذشته بود که عیسی مسیح تولد شد با جمله بعد غرق شد در نیل
بروز نازل شد و بشریعت و احکام جدید که در تورات بود مردم را امر فرمود که بعد از او چون بوضع و در مسلی و الناس و اسح و دو اولاد
دو اولاد صاحب کتاب زبور که در آن جمله تمجید و موعظه است و از احکام شریعت در آن هیچ نیست و سلیمان و دونس و سعیا و ربا و انبال
و عزیز و ذکریا و یحیی و غیره همه بر شریعت موسی عمل نمودند و بر آن عمل دعوت میکردند و هر کس که با شریعت عیسی مسیح دعوت
و عمل میکرد و مقصود همه انبیا در قران و فوارخ مثبت است نقلست روزی موسی در مناجات گفت ای خدای من چون بود
است در خزان پادشاهی تو نیست خطاب آمد که تو چه داری که مانداریم گفت من همچو تویی دارم تو مانند خودی نداری را نعم خدای
را با عی حساب حال بیاد آمد **متر** اول همه چیز را امتیاز کردم و دولت این است به آخر همه را ترک میگم اگر مردم به همت این است
او همچو خودی نکر و پید آقایل به مقدر و بد است به من خوب تری خویش پیدا کردم به قدرت این است به تو قیامت آنجناب گفت
یارب الغرث کجا یا هم تر اندا آمد که هر گاه قصد کردی رسیدی کعبتان جوانان اسکات بارانم میگفت که سیودان قابل شایسته
اگر خواهند که شبیه خدا بکشند نزدیک تصویر آدم سر برایش سفید بکشند و گویند تصویر خداست و این خلائق تورات است و نیز میگویند
که موسی در کوه طور رفت و کلمات چند بر خنده نوشت و آن دو یا سه ختمه بود و چون از آنجا فرو قوم آمد قوم را که ساله است و بد در
غضب شد و آن انواع بنید ختم و یک با دوازده شکست و تورات بر آن ختمه منقوش بود و آن زیادند از ده کلمه نبود و بعضی

آنرا طویل گردید و از آن وفات برداشتند و آن کلمه باین است اول آنکه من آله هستم و بجز من خدا بی نیست و بیت بسیار نیز بشکل چیزیکه در آسمان
 و زمین و بیابان زمین و با در آب باشد آنرا قسمت ال نساوند و پرستش آب بکنند که من خدا هستم و گناه شمارا تا پشت سوم ترا خواهم داد و
 آنرا که از افران بردارے شوند نعمت ما خواهم داد و هزاران سال در دوزخ بودم شب که غنچه است آنرا بعد بدستند که من در آن روز آرام گرفتم از
 سناستن دنیا و رفتن روزهای قاتل را ساقم سوم پدر و مادر عزیز دار تا عمر دراز با بند چهارم دردی بکنند و پنجم خوزی بکنند ششم زنا بکنند
 هفتم سونند و دهم محو کند ششم گواهی دروغ ندهند ششم مال و فرزند دیگران آرزو بکنند یعنی طبع در آن ندارند که مالک آن شوند و هفتم
 عقرب سینه عیسی روح القدس مریخ چون او متولد شد بجای آن بزرگ در روسیه کبرای بافتاد و در ترجمه انجیل که در عهد عیسی جمع
 شدند و چیز مخالف که خدا است و آدمیت باشد و بر توست اولوا الغرم چهارم و بر دومی اولوا الغرم پنجم است و سب از آنش گفتند
 که شفای بخندم و مبرهن سبج اومی شد و احیاء موتی از حشرات او بوده یکی این ذکر یا در آخر عمر خویش بسبب عیسی میل فرمود و عیسی
 اینایت فرزندک و خداوند و شادان بود و یکی برخلاف آن روزی عیسی علیه السلام را گفت که ترا پیوسته گریان می بینم مگر از
 رحمت خداوندی است که همیشه خداوند از من می بینم مگر از غضب خداوند آگاه نیستی درین اثنا دومی بر سر دوازده شد که سبب
 عیسی است ان الله غفور الرحیم و دیگر واقع است ان رحمتی سبقت علی غضبی بالجمله بود ان که بر دین شریعت موسی انداختند
 دشمن اند بر دین تو لطف صبح صادق صافن بخوار یا که گاذر بود کسی دیگر با آنجناب در سابق نگزیده اند و ایشان از آنجناب مجوز بودند
 عیسی با جملات ایشان در یک چشم فرو برد و در آرد و هر یک بر یکی ایشان ایمان آورد و حواریان بقولے ذوالقرنین
 بود و در آن روز از جمله خود بانی و صهی آنجناب و صهی آنجناب و بطور شریف مسیح علم بوده و باب لقب داشته و باب لقب خلفان
 مسیح است بالجمله عیسی از تنه و شامی بجهت نده و در ماصره از اعمال ارون انجیل متکلم احکام شریعت جدید بر نازل شد از ان
 تا بعالمش را نصار است نامند که زبان خوانمان اسکاٹ بار اقسام می گفت که صوم نصار است روزیکه نیت صوم کنند آنروز
 گوشت نخورند و دیگر هر چه خواهند بخورند و زنده داشته باشند و اکثر مشد حلال و حرام و امثال آن برخلاف احکام تورات
 در آن مندرج است و آنجناب بقولے در عمر حمل و دوسالگی مرفوع گشت و نصارے گویند که عیسی با عوایس مخالفان گشته
 شد و بعد از ان با سماں رفت و روسته کپتان جوانان اسکاٹ کتابے بخط وزبان انگریزی میخواند و ترجمه آنرا بزبان فارسی
 پیش راقم میفرمود که عیسی عمر ایهودان بردار کرد و لعش او را تا بعالمش و فن کرد و عیسی از قبر بر آمده بشهر کلکه رفت
 تا بعالمش شنیده آنجا رفتند و او را آنجا دیدند عیسی چهل روز در آن شهر ماند و بمردان و عوط و نصایح گفت و احکام شریعت
 بیان نمود و در جمعی و یکم ناگاه از آسمان بیاید و عیسی را در خود چسبید و از جامعه میدان بسبب آسمان برود و سلاطین
 از اخبار گویند که ایهودان عیسی را با چندے از مردان او مجوسس کرده و او را نصب نموده و عیسی از ایهودان در زندان
 رفت تا عیسی را گزافه بجا آورد و بردار گشت حق سبحانه تعالی عیسی را پیش از ان با سماں برده بود آن بود چون در
 زندان رسید حق تعالی شبیه عیسی را بر خواند امنت او عیسی را در زندان نیافت بیرون آمد و با ایهودان گفتن گرفت
 که عیسی را در مجوسان میافتم ایهودان گفتند که عیسی توئی باین جمله میخوانی که از دست ما راهائی بابی نگذاریم و او را بردار
 کردند بعد از ان که سیران را بشمردند با خود را بنیافتند حیران گشتند و نفسان از اول تا آخر آمده و لاکن حسد لعل

چنان میبودی را کردن چنانچه گذشت اما پیش را رقم حروف جاسے نظر است با جمله بعد از رفع عیسی پس از شش صد و سیست سال ولادت محمد معلوم اتفاق افتاد مریم بعد از شش سال از رفع عیسی در گذشت و در ترجمه انجیل که در عهد سلطنت محمد اکبر پادشاه زیر سیتمو ششویر یا وری کرده می نویسد که مریم از اجناد او دو نام بود باندا احمد که ده که شوهر نگذرد که با و غیبه و بانجام کار او متر و بود که ناگاه بالمام الهی لم شردند که رضای خدا است که مریم را انتخاب کنند پس قرار بر آن افتاد که مردان اولاد او در راجع کنند و عصا بردست هر سیکه سیر بشود و گل آورد مریم را با و عقد بنده از اجناد او دو پوست ناسے که در ده گوی سیکه در عصا در دست او سیر شد و گل آورد پس مریم را با پوست عقد بستند و پوست هم باندا احمد کرده بود که زن کنند بانبران با مریم مباح شدت نکند و با مریم معاش و خدمت بر او راندست نمود و حکمت الهی در انتخابی مریم آن بود که اگر او را شوهر بود سے بزنا بستان کردند سے چون عیسی پیدا شو ابد شد در طفلی اور ابا مادرش محبت هجرت از وطن خواهد رفت او پس ناگزیر بهجت مرد احتیاج خواهد شد و همراهی زن با مرد دیگران مردم را خوب نمی نماید با جمله چون از عمر مریم سیزده سال و ششماه گذشت خبری از پیش خدا بر مریم آمد چنانچه مفسران و مورخان میگویند همچنان در ترجمه انجیل است و نیز سطر است که ناگاه عیسی ساله شد یعنی بن کرد با با اولاد قاتل مکر عیسی مخلق بدین خویش دعوت نکرد و تنبکه سخی زانید شد از صل مریم سه ماه گذشته بود دنیا اسلامیان گویند چون احمد ظهور کند و مجال خروج نماید عیسی مازول کند و مبتا محبت شریعت محمدی یا اعدا سے دین محمدی محاربات کنند و چن سال زندگانی باندوزن کند و از فرزند آن آید پس بدین حالت فرماید در قرب و جوار قبر محمد که جاسے یک قبر بانی است مدفون گردد و بعضی گویند که روح عیسی در عهدی برود کند و نزول عیسی عم عبارت از آن برور است الخیب عند الله کینن جو نامان اسکاٹ میگفت که من درین انجیل خوانده ام که عیسی نوشته است که بعد من بسیار دعوی پیغمبری خواهد کرد و آنهمه دروغیان باشند و سن لایق را از دین زمین برگردانند و هنگام سیکه من باز خواهم آمد بار دیگر دین زمین تازه خواهد شد نقل است که عیسی هم فرمود من از سما لجه مکر و ابرص عاجز نامند و از سما لجه احمق عاجز نامند و آنجناب را گفتند که صعب ترین چیزها چیست فرمود خشم خدا گفتند بچیز از آن همین توان شد گفت اغر و بردن خشم خود آنجناب را گفتند که اشرف الناس کیست و در مقصد خاک برگرفت و فرمود که ازین دو کدام اشرف است پس هر دو را بسج کرد و بیندخت آنجناب و متعنه و متعنه گفت میخواهی که ترا چیز آموزم که در دنیا و آخرت نفع بانی گفت نخواهم فرمود که چرا گفت هیچ کلید را بکار بسته ام فرمود که آن چیست گفت تار است باشد دروغ گویم و تا حلال باشد چرا هم نخورم و تا حاتم در خانه خدا باشد از دیگر سے نخواهم و تا حسد را احسا فرمے بینم بصحیان او نمنے بر دازم و تا محیب خود را سے بینم لمیب و بگر سے مشغول نمنے شوم از سنجان عیسی علی است که اگر کسی بر خن ساره نور نادره کرده طمانچه زند بخر ساره دیگر پیش او داشته کن که بر آن نیز زند در ترجمه انجیل سے نوی که سوتے حصے عم خود را بنیت ریزه میسر کشید و چهل شبان روز در عبادت بسر برد و سبج خورد و شیطان در لباس پیری پیش او آمد گفت اگر تو پیش خدا هستی همه چیز در دست قدرت هست چرا خود را از گرسنگی بلان میکنی عیسی گفت که آدمی همین بیان میزند سخی که از زبان خدا بیرون سے آید انسان را سبب زندگانی سے شود پس شیطان عیسی را بدینت المقدس برود و بر کنار برج میگی که بیخایت بلند بود ایستاده کرد و بر یاد هجوم مردم بود و گفت که بیگ شکی که خود را از مردم پوشیده میداری و اگر کسی

خداست خود را برین انداز تا فرشتگان ترا بر دستهای خود گرفته بر روی زمین گذارند و ترا آسمی نرسد عیسی گفت که نوشته اند که صاحب
خود را انداز تا می شیطان شرمند شده همان صحر او را بر دو بالای کوه بر آورد و ملک در بناید نمود و گفت انیمه ملک از من است و
این جمله ترا میدهم اگر مرا سجده کنی و میدانی که من کیتم من ابو سقرام یعنی آرمده نور تمام عالم عیسی گفت که بروای ملعون چرا که نوشته است
که سجده و پرستش بخیر خدا می رالایق نیست و او را شریک بندگی باید کرد شیطان در حال غائب است و عیسی عمار همان صحر با
ماند در همان زمان فرشتگان خودی بر آسمان آورده باید دانست که عیسی در همه حال آنکه گذشت مامور مرام نمود که اگر در حال
خوشی محتاج بچاره شیطان نشوم خدا علاج مامیکند بالجمله چون روزه تمام گشت عیسی از صحر با بادی آمد و بجا اینکه بخدمت
مهدا و گذر کرد و سخنان بلند گفت بچی بخدمت نیست آنکه شمارا سیگفتم که در میان شما میگرد و شما نمیدانستید و خدا را کس
ندید و اما پس بگانه او خبر میدهند و نیز در ترجمه مذکور مرقوم است که انتخاب با هووان گفت که راست باشا میگویم چرا که پدر من
یعنی خدا می کند ما نیست که سپر میکند همچنان که پدر مردگان رهس انگیز دوزخه میکند سپر نیز همچین زنده میکند و پدر بر کسی حکم میکند
تبه پرست سپر داوم مرقوم است که انتخاب در ابتدا موافق دین توبیت زندگانی میکرد یعنی دین خود را بطرف دین موسی که از توبیت متعلق است
یعنی دین بدست آورد و نیز موافق و نیهای دیگر هم ظاهر بسیار است که پتان جوانان اسکاٹ میگفت که این سخن مرد و است چه عیسی است
این گروه دین خود را ظاهر ساخت و مولف صبح صادق گوید که عیسی در ابتدا بر دین مجوس میگرد تا آنکه دین خود را ظاهر ساخت و الله اعلم سلاطین
گویند که ابو لیبته خلیفه است و خلف معروف است و اولاد سر لایب مشهور هم من هم بالجمله بروایت مولف صبح صادق اصحاب و خلفای
عیسی مدح و آری و باب لقب میدهند و اول حواری شمعون نام داشته و او وصی عیسی عم بوده چون عیسی عم و عروج نمود چو در ایران
فرستادند و در آخر حکم ملک و م شامیان اطاعت او کردند و بعد از مشاهدت عجزات بوی ملک انطاکیه با سه روزه چند ایمان آورد و بعد از
شعبان فی طبرستان از حواریان عیسی عمار انطاکیه باب بوده و بز و میدهند مازون اکبر قیصر روم او پیش کج بلاک کرد و بعد از او دلسوس
باب گشت و کردارش را در میان سحر گفتند و بلاکش کرده و بعد از او هر که جانشین گشته باب لقب او بودی و از ایشان ملک بطول
بعد از او طاس قیصر باب شد و او کرد و با حصاره موسی سردیش ترا شدند بالجمله هر گاه که قباصره بملت مسیح در آمدند هر که بقیصری گشته باب
تاج بر سرش نمودی و در تاریخ بنا گیتی مسطور است که در بقصد و هفتده هجری مطلق کوس باب بوده و خلیفه صدر دوم است و او حاضر
قیصر که صدر قیصر است از ایشطوس پیش از طوس بن اطلعس بوده و اطلعش معاصر غار اخان بوده اکنون خلفای مسیح باب لقب است
بالجمله بیور مؤرخان اسلام گویند که بعد از هشتاد و یک سال از زنی عیسی عم با سامان تومش بگفتار یونس بودی که خود را امکا نصرانی کرده بود قابل
تفاوت شد و حکایت آن قدر تواریخ و تثنوی مولوی روم شرح و بسط بر من است و این مختصر تحمل آن نباشد که بر سر خضار حکایت میکند یونس بود
سه اصحاب بوده یعقوب و ملک و بطور قوم نصابیسه بعد از یونس سه فرقه شدند یکی یعقوبیه و ایشان گویند که کبوشت خون میل شد یعنی خدا
عیسی عم ظاهر کرد و دوم ملکانه گویند که لاهوت و ناسوت عیسی الباس خود ساخته و بعضی از ایشان گویند که چهره می از لاهوت و ناسوت در
عیسی فرو داده بطور به فالیند با شراق تالی در عیسی عم چون اشراق ممش در رذن و نش در روم راقم حروف آنچه که کبوش خنیده است
که گویند عیسی عم را اگر خدا گویم هم کفر است و در تثنوی مولوی روم است که نصاری بعد از فوت یونس و از زده فرقه شدند و مشوق از بلاد شام است
سخت از من سام بن لوح عمار محمد و باغی ساخت و آن باغی از م موسوم گشت راقم حروف گوید که باغی از م که اکنون در عوام مشهور است

در

و آرد و گسایان همو که ارکات فمیلع دکن بار اقسام نقل می کردند که در آن نواح بلخ ارم نام همیشه ایست در عرض و طول
 فرسنگها که انتهای آنرا کس نداند پرازا اشجار میوه دار و غیره و آن در بعض جا کثرت درختان بر تپه دارد که آفتاب می
 نمی شود فقیران و سیاحان در آن همیشه روند زبانی ایشان است که بعد پانزده و شانزده روز از قطع مسافت فقیری نمی
 در آن همیشه دوچار میشود و از رفتن بیشتر منع میکند و گوید که بیش ازین گذر و مسکن دیوان و پرنایست و راهی است و میگویند که غذای
 آن در ویش غیر از میوه آن همیشه نیست و چشمه های آب شیرین بسیار در آن موجود است الهده علم الروائی باطل کرده و گفته اند که
 بن فال بن مالک بن ارض بن سلام بن نوح است که بهمت بر آبادی آن شهر گماشته و بقولی پیدا بر اسپه آباد نموده اما اسکندر می
 در صد و آبادی آن کوشیده و نزد جمیع از محدثات فحاک است بهر تقدیر بیشتر مردان لطافت کس نشان نداده محمد صیقل کت از
 نزدیک دمشق گذشته و قدم در آن شهر نگذاشته و فرموده که دمشق بهشت است و قدمت من از آن سپهر و لقمه دمشق در الملک
 معاویه بن ابی سفیان بوده و در آن شهر بادشاهان بنی امیه عمارات رفیع و کاخهای بدیع بنا نهاده اند و در آن شهر هیچ منزل
 و بزن و رواق و اسواق بے آب روان نیست و عمارات و اسواق بی تکلف و حماست نیکو بسیار دیدار و از جمله عمارات مشهوره
 آن شهر یکی مسجد و دیدن عبد الملک است از خلفای بنی امیه که در پشت او هفت حجره ای از بنا نهاده و بعد از ساختن مسجدی بدو نظر و لطافت
 مسجدی ساخته نشده بعضی پنجاه ساله و برخی هفت ساله خارج شام را نوشته اند که مرث آن مسجد شده و آن مسجدی در طبقه است
 و تمام فرش دستونهای آن از سنگ رخام است و سقف و حذاران را با اجود و طلا منقوش و منقوش غنیمت و تصویرات عجیب
 گردانیده اند و حاصل اوقات آن هر روزه در اوقات هزار و دویست و نینار ز سرخ بوجه و دویست و نینار هر شب حرف
 روشنائی آن همیشه و هوان دمشق بگرمی مایل باشد و اندک عفوئق دارد و آبش که از طرف بلبلک می آید اکثر در سایه درختان
 حریان میبارد و گوارا نبود و در بهار چنان عریض شود که گذرانان بد شواری میسر گردد و طول آن نهر بزرده فرسخ باشد
 و در نظام دمشق کوهی است مملو از مقابر انبیا و اولیاد را آنجا مناره ایست که آزاره خانه الموح خوانند و گویند که چیل پنجم
 از کرسنگی در آنجا فرود اند و زعم بعضی بر آنست که قابیل سامیل در آنجا کشته و این روایت ضعیف است چه صح آنست
 که قتل با بیل در سر اندیپ واقع شده و ابوب پنجم در یکی از مضائق دمشق متولد شده و آن موضع الحال پدارتو با
 شهرت دارد و چشمه که از آن فرود میسر پیدا شده امروز جاری است محمد بن حمید طبری آورده که من در سال سه صد و سی
 هجری بدان چشمه رسیدم و آن آب آنشامیدم و هر بیمار که از آن آب بیا شاد صحت یابد و بار باب مسالک الملک گفتند
 که از دمشق تا مصر صد و بیست و شش فرسنگ مسافت است پوشیده نهانند که ملک شام و دار الملک دمشق
 در عهد خلافت عمر رضی الله عنه بر دست ابو عبیده بن الحجاج مفتوح گشت و چون او در گذشت معاوی بن جبل
 بجای او نشست و عنقریب در گذشت پس بنسرایان رضی الله عنه بزیاید ابی سفیان بامارت شام
 رسید و بنزیره و رده و حیران و نصین و غیره مفتوح ساخت و گویند که بر دست سعید بن وقاص
 فتح شد گویند که یک سال بمجازه نصین پرداخت و کار ساخت بالآخر کوزه های پراکنده و منجیق نهاده
 بفرماند اخیت کزوم باد صداران او بخت ایشان لاچار شده سفر سپردند و باطله بطلت بنید بن ابی سفیان و انعام شد و کا

و عسقلان و طرابلس و غیره بکشود و پسر خود یزید را بالشکر کے عظیم بروم فرستاد و اوبسطنطنیہ رسید و باغنائم بسیار بازگشت معاویہ بن ابی سفیان اول کسی است از بنی امیہ سلطنت بخود مدت سلطنت نبی امیر بسیار بلا و اسلام ہزارہ کہ ہفتاد و سہ سال و چہار ماہ دیفود نود و چہار کس از بنی امیہ بخلافت رسیدہ اند و معاویہ بن ابی سفیان صحرا بن امیہ بن عبد الشمس بن عبد مناف از مؤلفۃ القلوب است و در روز فتح مکہ مسلمان شد و خواہش ام حبیبہ زوجه محمد بودہ و معاویہ بر بیت و جبل شغفی عظیم داشتہ اول کسی است کہ اسلام ہزار درم بیک کس بخشید اول کسی است کہ پو خوشتر غالیہ خواند و اول کسی است در اسلام کہ بنام پسر خود یزید جمعیت رساند و اول کسی است کہ در مساجد بقصور و مساجد ساختہ اول کسی است کہ در اسلام خواہ بہر ایان را بخود مخصوص گردانید و اول کسی است کہ خاتم بدست چپ کرد و یک با معاویہ گفت کہ خلافت حق تو بود یا علی گفت حق علی گفت پس چرا حرب کردی گفت الملک عقیقہ ہر کہ بادشاہ جوید بہ اینما بنگرد ستمہ از ذکر لغیان او در احوال علی و امام حسن گذشت و گفتہ اند کہ معاویہ سجود و علم معروف بودہ و در غدر و مکر نظیر نماستہ روزی عمر عاص با معاویہ گفت کہ در غدر و مکر چون من نتوانی بود معاویہ گفت ظاہر کنم کہ من از تو ماہرم پس خلوت شد معاویہ عمر عاص را پیش خواند تا در گوش او سخن گوید عمر پیش آمد معاویہ گفت اینک ترا بفرایتم گفت چگونه گفت در نیانہ کسی نیست و میدانی کہ خلوت است و نہ استی کہ چون کسی نباشد سخن بگوش گفتن حاجت نباشد و از سخنان معاویہ کہ اگر میان من و اہل عالم بکتار موی ماند و ایشان خوانند کہ اورا بگسلانند نتوانند زیر آہ اگر بکشند فرو گذارم و اگر بگذرند بکشتم و سیکے از غدر او جمعیت یزید گرفتن از امام حسین است و آن مرقوم شود و دیگر از غدر او آن است کہ در خلافت علی بنی کرد و گفت کہ عثمان را با اشارہ علی کشتند و من کہ خویش عثمانم خون از او باز خواہم نقل است کہ ہمدان آوان دمشق و مشقی ہر کوفی دعوی شتر سے کرد و قصد معاویہ رسید و مشقی ہنجاہ گواہ از ابالی دمشق بیاورد تا گواہی دادند کہ این تارہ و مشقی است معاویہ حکم کرد تا شتر کوفی را بمشقی دادند کوفی گفت اصلک اللہ این حمل است یا تارہ معاویہ گفت ہذا حکم تہ قضی پس کوفی را در خلوت بخواند و گفت کہ بہاسی شتر چند است او گفت صد و دینار معاویہ مضاعت آنرا با داد و گفت برو علی بگوئی کہ با صد ہزار کس کہ تارہ از حمل نماند و نشناسند با تو جنگ خواہم کرد و فی الواقع اگر شامیان اینقدر دانش داشتند کہ با علی رزم نکرند و معاویہ با جماعہ معاویہ در جہل و یکس جبری امام حسن را از خلافت خلع کرد و در جہل و دورا شدین عمر یفرمان معاویہ ببلاد سندن شد بسیار سے از کافران را بگشت و در جہل و چہار ہجری زیاد را ایالت بصرہ داد و ضبط بحرین و عمان و خراسان و سجستان تا حد و دسند با و مقرر نمود و در جہل و شش ربع بن زیاد حارثی امارت سجستان یافت و با والی کابل رزم کرد و غالب آمد و در جہل و نہ معاویہ پسر خود یزید را بالشکر کے عظیم بروم فرستاد و عبد اللہ بن عباس و ابو الیوب الصامی و عبد اللہ ابن زبیر در ان سہلہ بودہ ایشان بقسططننیہ نرسیدند و باغنائم موفور یازندند و در ہنجاہ و چہار ابن زیاد حکومت خراسان یافت و با و لاکتہ رفت و بسے بکشود و درین سال محمد بن مالک بخوہ روم رفت و خبری اورا بگرفت و در ہنجاہ و شش ہجری پسر خود یزید را و بعد ساخت ملی و افرید یا اسلام فرستاد تا روم را بخوش شود و بدست یزید رسانند و بدست ان کل را بگرفتند و بدست یزید نمودہ و اہل حجاز آن مال را در کردند معاویہ و زان حجت ہرگز بن عمر

که از بزرگان مدینه بود مشورت نمود و محرم گفت یزید را در حسب و نسب نظیر نیست لیکن باندیش که بر امت محمد کر او ای میکی درج
گفت تو نیز خواهی اما اکنون هر که از اصحاب رسول ماند بنا بر کبر سن سزاوار اینکار است و او را صحابه بر شایسته این کار نیستند
اما من پس خود را از پس ان ایشان دوست تر میدارم و با هزار سوار رومی بجزان نهاد و محمد بنه آمد امام حسین و عیبه الله بن عمر
و عیبه الرحمن بن ابی بکر و عیبه الله بن زبیر و معاویه رفتند و باز نیافتند و رنجیده بگشتافتند دیگر روز معاویه بر بنه بشد و گفت یزید
و عیبه که روم با او بیعت کنی و اگر حسین فلان و فلان مخالفت کند با ایشان آنچه باید بود بن عباس را در خلوت بخواند و نظیرم و کرم
رو گویند و گفت تا و شما آل عبدمناف ایم پیش از نیکه خلافت در قبیله کنی یعنی ابوبکر و عدو یعنی عمر بود راضی بوده
و چون عثمان را بکشند از بنی امیه اعراض نمودند چون این کار آرسیده شمارا بمال بنواخته و مخالفت ابن عباس
گفت چنین است لیکن حسین را مر سجان که ترا امامت کنند معاویه تمیز رفت و بگم شد و بهر کس صلح فرستاد
امام حسین آنرا رد کرد معاویه آنحضرت را بخواند و گفت شایسته خلافت جز یزید نیست امام فرمود که یزید فاجر است
باند من باشد معاویه گفت یزید و باز کرد و از شامیان پیر صدر باش پس عیبه الرحمن بن ابوبکر را بخواند عیبه الرحمن
پیشین آنرا که معاویه سخن گوید گفت باغوا ای تو با یزید بیعت نکن معاویه گفت من سفاقت ترا شنیده ام بر خود
بخشایم و از شامیان تیرس پس عیبه الله بن عمر را بخواند عیبه الله گفت بیعت یک خلیفه با آنکه پسران فلان
داشته اند و بعد خود با و بیعت نکردند و من با وجود آن مخالفت مسلمانان نکنم معاویه او را سختی نمود و باز گردانید
پس عیبه الله زبیر را بخواند چون او را ملا زد و در بدید گفت این رو باه است که بر او بر بند از راه دیگر آید
پس گفت ای پسر زبیر بر جان خود بخشای و مخالفت مکن عیبه الله زبیر گفت اینک من مخالفت مسلمانان کنم
لیکن ترا باید که فتنه بجوی و این کار بشورس با ندازی معاویه او را نیز بدستور باز گردانید و دست بانعام کشاد
و مالی وافر بقریش داد روزی مکرری و عدوی الله یزید و بر بنه رفت و اهل قریش و امام حسین و عیبه الله بن عمر و عیبه الرحمن
بن ابوبکر و عیبه الله بن زبیر را بخواند و در باب بیعت یزید سخنان گفت و ایشان را از شامیان تمیز نمود و خطبه خواند و گفت در
شنیدم که جمعی میگفتند حسین بن علی و عیبه الله بن عمر و عیبه الرحمن بن ابوبکر و عیبه الله زبیر خلافت یزید راضی نیستند این چهار را بخواند
و از ان استفسار نمود لطف کرد و بیعت یزید بی پذیرفتند و این سخن حضور ایشان از ان میگویم که کس را شکی نماند در دین است
شامیان تینها بر کشیدند و گفتند این چهار را اگر بیعت با یزید آشکارا کنند قتل رسانم که بیعت خفیه راضی نیست معاویه گفت سکن باشین
بنام کشید امام حسین و عیبه الرحمن بن ابوبکر و عیبه الله بن عمر و عیبه الله زبیر از معاویه به تعجب گردید و هیچ نگفتند دیگران گمان بودند که ایشان
به بیعت یزید رضاداده اند پس معاویه از بنه فرود آمد و بشام بازگشت و در شصت و هجری بمعرض لقیه گرفتار شد و بنه را بیعت
کرد که حسین و عیبه الرحمن بن ابوبکر و عیبه الله بن زبیر را تو بیعت نکرده اند و نخواهند کرد حسین را را عایت کن مگر مخالفت کند
بتمیز که عیبه الله بن عمر و عیبه الله بن عمر را بملک حاجت نیست و بعبادت مشغول است و عیبه الرحمن بن ابوبکر را با نا
حرضی بمبارت شریعی نیست او را مالی و افروده که از تو راضی گردد و عیبه الله بن زبیر غافل مباش که بر تو خروج کند و عیبه
شامیان کنی که دوسته او تواند و ایشان را بهر کجا فرستی چون مطلب حاصل نشود باز خوانی و اگر جای نماند خلاق تمیز کرد معاویه

بعد چندی درگذشت و بعد از او پسرش یزید بن معاویه بجلافت نشست و از طرف او عبد الله بن زیاد امام حسین را
بکربلا بشهادت رسانید و مسلم بن عقبه مزی را حجت اخذ جمیع بدمینه فرستاد بدینان با عبد الله بن حنظله بیعت کردند و گفتند
که مروان بن حکم و سائر بنی امیه که در مدینه اند قتل رسانند عبد الله بن حنظله بیذیرفت اما از سائر بنی امیه قسم گرفت که ایما
حرب نکنند و از مدینه بیرون گردند مروان با بنی امیه بشاسیان پیوست مسلم با مروان در کار جنگ مشورت پرسید مروان گفت
ما را سوگند داده اند که سخنی درین باب نگویم لیکن پسرش عبد الملک را سوگند نداده اند مسلم از عبد الملک پرسید او گفت
که در فلان موضع فرود آیند و از پنجاب مشرف قتل کنند که آفتاب بر روی مدینان باشد مسلم بدین رسید و با عبد الله بن
حنظله رزم کرد و سه روز مجاربه صعب گردید و عبد الله بن حنظله با جمعی کثیر از مدینان بشهادت رسید مسلم مدینه را تاراج کرد
و بمسجد رشد ابالی مدینه را جمع کرد تا بیعت یزید کنند عبد الله بن ربیع بنیره ام المومنین شده نزد او آمد مسلم گفت یازید
بیعت کن گفت بمقتضای کتاب خدا و سنت رسول صلی الله علیه و سلم بیعت کنم مسلم گفت چنین بیعت کن که خلیفه هرگز
که خواهد در اولاد او اموال شما کند عبد الله بن ربیع ابابکر و شهادت یافت مسلم عمر بن عثمان بن عفان را بخواند و یک یک
موی از محاسن او بر کند و بشفاعت عبد الملک بن مروان از سر خویش درگذشت و مسلم امام زین العابدین را بگفته یزید
اغزاز و احترام کرد چرا که مدینان اول خواسته بودند که بیعت با امام زین العابدین کنند و آنحضرت قبول فرمود و در او اهل سال نشست
و چهار حجری مسلم متوجه مکه شد و در راه بمرد حصین بن تمیم سکولی را امارت داد و وصیت کرد که حرمت حرم بیل بگیرد و محاسن
نصب کنی و از ویرانی و خرابی کعبه پاک نداری حصین بگه رسید و عبد الله بن زبیر را که بگه بود متحصن شده و در بیخ افتر
آنسال یزید بن معاویه در حالت مستی شراب رقص میکرد ناگاه به فقیاد و سرش بر زمین آمد و بگنم رفت دست از محاصره
باز داشت و لشام شتافت و بعد از او پسرش معاویه بن یزید بجلافت نشست و بعد از چهل روز بزرگان شام
جمع آورد و بر مغیرت و گفت مردی عاجزم و پیر و حدین آنچه خواسته اند کردند اکنون خلافت حق زین العابدین است
باید که او را اختیار کنید و گرنه هر که را دانید بجاگومت برگیرید پس بجانم رفت و بیرون نیامد و درگذشت
و بعد از مروان بن حکم بجاگومت نشست پدر او حکم بن ابوالعاص بن امیه بن عبد شمس بن عبد مناف بود
نقلست که زین حارث از دوستان نجح بن قیس بعد قتل نجحاک که مطیع ابن زبیر بوده از مروان بگنجیت و تقویا شد
و عیاض بن مسلم دالی آن قلعه پیغام داد که مرا قلعه راه ده او بیذیرفت زرفگفت مرا چند آن خصمت ده که قلعه در آیم پیام
عسل کنم و بر آیم عیاض او را سوگند داد و بقلعه خواند زفر آنروز آنجا ماند و گفت فردا بجام روم و بیرون شوم پس ایامی قلعه را
که خوشیان او بودند بفریفت و دیگر روز گفت من سوگند خورده ام که بجام روم و بیرون شوم و اکنون بجام روم و نماز قلعه بیرون شوم
و عیاض از قلعه برانداخت و استیلا یافت با جمله مردان عبد الملک بن مروان بجلافت نشست و اول کسی است که از اسلام زد و نفره را سوگو
کرد و اول خلیفه بسیت در اسلام که بخل و زید لاجیم عطای او را از شیخ الحو خاندندی و دیگر خلق از کلم پیش خلفا مانع اند بیشتر چنان بود که هر
هر چه خاستی بگفتی و بدستور محاسبات دیوانی را از پارسی بعربی نقل کرد و او بگفته که اگر مشورت کنم در خطا کنم و در ستم دارم که بر عقل خود
کار کنم و گویند که چون عمر بن سعد اسدی که از بزرگان بنی امیه بود بدمشق خلیفه ساخت و خود قصد تسخیر عراق کرد عمر بنی نمود و عبد الملک از

راه بازگشت و در راه در دمشق نماز کرد پس به مصالحه اتفاق افتاد و مقرر بر آنکه خلافت در میان ایشان مشترک باشد و هر
 شاه و پادشاه در آن آمد و در عهد الملک او را با خود بخت نشاند و پس از چند روز با او گفت من در ایام محاصره سوگند خورد بودم
 که غایب برگردن تو نخواهم اکنون چه زبان دارم که سوگند من راست شود پس غلبه برگردن او نهاد و سوگند خورد که از ما برگیرد و بجای
 عمر بر او برساند شکران در هر نفس آمد و داده حرب گشت عبد الملک سر عمر را برید و از بام در میان ایشان گذاشت و صد هزار
 درم فروختند و در هر یک پدید آمدند با هم پدید آمدند و سر خود برگزیدند نقل عبرت انگیزه و تکیه عبد الملک در قصر کوفه نزول کرد تا می
 عبد الملک نمی در اینجا حاضر بود و در حضرت زباید در عهد و پیش عبد الملک نهادند تا غنی گفت یا ابن زیاد درین قصر بودم سر
 امام حسین شمشیر را پیش او دیدم و با خنجر بودم و سوزن را یاد را پیش او دیدم و با مصعب بودم و سر خنجر پیش او در هر یک کان
 دیدم اکنون با تو ام و در عهد و پیش تو می بینم عبد الملک بر خلافت و امر کرد تا در الامارت را خراب کردند و مانان عبد الملک
 پیشترش عهد نهاد بهر و حاجت بن و حضرت نوح میراثین و در عهد بنجر اسان و در هشام بن اسمعیل مخوف می بدیدند و موسی ابن الصرمی با
 با فرقیه و عمر بن مروان بجزیره و پس از عبد الملک پسرش ولید بن عبد الملک بخلافت نشست و بر عمر شامیان افضل
 خلفای نبی امیر است بر من بعد از انامی و بر بنا بنیانی را فایده می داد و مجذوبان را از خلق جدا ساخت و بهر ایشان و در هر یک
 تعیین نمود و در ایام شامی تمامه داشت و در دمشق مسیحی عالی بنامه و چنانچه در ضمن احوال دمشق گذشت و در عهد
 او شهر اندلس منتهی شد و درین سلسله باطنی و علی بن ابی طالب را شکر بن ثوران کشید و بسیار کیشود و بعد از او برادرش
 سلسله ان بن عبد الملک بن خنث بن شمس بن رومی عمر عبد المجرور گفت چگونه در سلطنت گفت سوسلیت اگر نباشد
 غرض از اینست که هرگز نمی تواند با خلیفه بنشیند که در وقت حیات او را بخورد و در طهارت و تقوی بخواهد بود و در حد اقل در هر یک
 علاوه بر این که با هم نشینند و با هم در هر یک از این احوال که می توان با هم در هر یک از این احوال که می توان با هم در هر یک از این احوال
 یا صد و بیست هزار نفر را بر او جمع تعیین کرد و از آنرا با بجان و آرزو که والی آنجا بود و آنجا نبشتافت و انون را که از
 بزرگان روم بود و با در با بجان بسو میروید و با انون که در ملک روم در آن آدان در گذشته بود و مسلمة قسطنطنیه رسیده محاصره
 کرد و فله بسیار روید آورد و امر کرد تا از آنجا که در و بهر خود منادان زید امالی قسطنطنیه بجان آمدند و صالحی خواستند مسلمة سیدیت
 رومیان بالنون گفتند اگر مسلمة را باز گردانی در سلطنت روم و هم انون مسلمة گفت رومیان بسبب آنکه غلبه می کنند
 نسبت میکنند باید که در زمانه ایشان تا شوکت تو ایشان را معلوم شود مسلمة فرقیته شد و آتش در ابناء باز و و پس از آن شوکتش
 نامند و مقارن آن خبر وفات سلیمان شنید و بشام بازگشت و بعد از سلیمان عمر بن عبد العزیز بن مروان بخلافت نشست
 و از او مروان دین بود تا سه روز گفتن علی و ابلیس طاهر بن را و در خلافت خود مردم را منع کرد و آن بدعت شنیع را از میان
 برداشت و او در خلافت خود عمر بن مسلم را جزای سببش نهاد و او بعضی از آن را گرفت و طایفه از ملوک سندی مسلمان کرد و ایشان
 در زمان مسلم بن عبد الملک مرید شدند و بعد از او عمر بن عبد الملک و پس از او هشام بن عبد الملک بخلافت رسیده و در خلافت
 نوح بن عبد الملک می بعد از او سوسلیت عمر بن حریسی انچه در آن احوال بود که در حدیث اتفاق افتاد و در هر یک از غایب مسلمانان را و در هر یک از
 هشام برادر زاده اش ولید بن یزید بن عبد الملک و پس از او یزید بن ولید بن عبد الملک بخلافت نشست و خود را ایشان

تفصیل

الاقالم المد لقب نهادند و مذہب فدویہ گزید و او را نیز پیدناقص گفتندی زیرا که آنچه ولید بخلق داده با او ستمند بود و او را
 ابراهیم بن ولید بجلافت رسید و بعد از مرغان حمار بن محمد بن مرغان بجلافت رسید و او را مرغان تمام از ان گفتندی که هر
 صد سال راسته الحیر خوانند با نیمی که حمار غریب صد سال مرده و پس از ان نماند شد و از ابتدای دولت بنی امییه تا حکومت ستم
 بعد سال بود اقران امخلاق می گفتند از سخن ان اوست اذ انتهی المده لم یفیع المده و در بعد خلافت ستم او و ولست
 بنی امییه سپری گشت چه شفای عباسی بسطنت رسید و او را بکشت و بعد از و طایفه از بقایای بنی امییه یا بنی سلطنته نماند
 و از جمله وجود بنی امییه خالد بن زید بن معاویه بن ابوسفیان از علمای زمان بوده و در صناعت و کیمیا طلب سخن ان گفته اند
 فرمود تا کتب یونانی بعربی نقل کردند اگر چه پارون و دامون عباس در قیابا باصلی عظیم بوده فصل نبی انجا حوالی عجیب از
 امر اسی بنی امییه از ان جمله زیاد بن امییه که سپه اوست عجد المدین زیاد که بفرمان زید بن معاویه امام حسین را در کربلا بکشت
 رسانید و دیگر ابو محمد حجاج بن یوسف ثقفی بزرگترین اجزای عبدالملک مروان و پسرش زید بن عبدالملک بود و او
 در ظلم و جور اخبار یادگار گذاشته و او را در سفک و ماوراء قریات اختراعات بوده از جمله که زندانش سققت نداشتند و او را
 دشمن علی و اولاد امجاوش بوده و چون در گذشت صد و پنجاه هزار کس در زندان او بودند و در مدت عمر خود سوا بیست و پنج
 قتل رسانیده صد و بیست هزار کس را بکشت و من کلامه اکبر الکذبات سفاک الدمار تکاب امور الا تقدیر علیها غیره و قتال جور
 السلطان شیرین معقه و قال سلاطین الشیاطین شیخین شیاطین السلاطین حجاج روزی با ندها پرسید چه چیز مانده گی با
 دفع می کند هر یکی سخنی گفتند حجاج گفت چیزی که در طلب آن مانده شده باشی چون بیای با مندی را دفع می کند هر روزی
 و کین خود را گفت ملل مرا کسی بدید که از من ترا نمهند و کین گفت آنگاه باشد که تو مال از من توانی گرفت گفتند آنکس که
 نفس بود از او چه گیرم و او اول کسی است که سفایین را بفرماند و او اول کسی است که مروان را با زن انان در یکجا نماند
 کشید و اول کسی است که محل ساخت و اول کسی است که در جنگ بستر بر نشست و نهایت در زید و اول کسی است که هزار
 مانده بکیار در مجلس اومی نهاد و بر بر مانده و کس نشاندی و گفتی بکول من آفتاب است چون سر زندان فرموده و او اول
 کسی است که بر جروت نقط نهاد و گویند که چه سال بعد از ان که عثمان بن عفان قرآن را جمع کرد و قرآن بسیار شد
 و در ان تصحیص پدید آمد حجاج نقاط پدید آورده تا حروف از یکدیگر متمیز شد و در شهر واسط از بنای اوست و سفاک که
 زمره سادات بعد از مرگ حجاج در ان شهر سکونت گزیده باشند که اکنون واسطی مشهور اند ابو سعید مصلوب ابن
 ابی صفره از اکابر امرای بنی امییه بود و جز دروغ گوئی عیبی نداشتند و در سخاوت و سخاوت نظیر وقت بوده و او اول
 کسی است که رکاب از آهن ساخت و پیش از ان از چوب ساختند و از سخن ان مصلوب است که الخیار خنجر
 من الموت و ان الحسن خیر من الخیرات و گفت مروان کسی عجب است آید که بندگان را با مال من خسر نمود از او گنا
 بخلق خوش نماند پسرش ابو جلال زید بن مصلوب در حدود سناعت و سخاوت با او مشغول زینتند ابن طلحان گوید
 مروان متفق اند که بعد بنی امییه اکرم از همه الی و بعد بنی عباسی از همه انکه کسی نبود از عثمان الو خاله است که در وصیت
 داشت می که کاسه خمر بنام او بود و زن جمیل در پیشانی شیر را بر منجمد و کس شیخ و ذلیل کورسے مگر شیخ را و او را گفتند

چهار خورشید خاندان از می گفت خانه من آماده است گفتند کجا است گفت اگر منصوم دارا لاماره و اگر معزول امیر زندان
 و قتیح کج رفت و مجامعی سردار تیر اشید نیز تیر نمود تا او را از دردم براند و مجامع تخریب نماید و گفت این از زرد ما و خود برم که از تو میست
 مرا داده نیز بدین غیر بود تا بر از دردم دیگر با و دادند مجامع گفت کافر با شتم اگر بعد از این سر دیگر می تراشم نیزید او را بر از دردم دیگر داد
 ایضا عبد الملک بگفته حجاج نیزید از از خراسان عزول کرد و حبس نمود حجاج او را معذب ساخت و گفت اگر روزی
 صد هزار دردم دهد آن روز نعتی بکنند در دستش صد هزار دردم جمع کردند و نزد او بردند تا عذاب یک روزه خویش
 بخورد و خطی شاعر آمد و قصیده در مدح بر خواند صد هزار دردم باو بخشید حجاج لبش نید او را بخواند و گفت در سبالت نیز چنین
 بخششها میکند پس انفرمود تا او را که عذاب بکنند گویند که چون از حبس گریخت زنی پیر او را بخواند بر دو گو سفندی جهت او
 بپشت نیزید پس با او با و گفت وجه خراج چه داری گفت صد دینار گفت باین زن ده گفت این زن را با نیک چیزه
 را منی توان کرد و ترا منی شناسد گفت آمان خود را شام سپرش ابو حداس مخلص بن یزید بن مقلب در جود و گرم
 نظیر نداشت بسا بودی که صد هزار دردم بیک کس بخشیدی یکی نزد او رفت و صله یافت و دیگر باز رفت و جائزه گرفت و چون
 سوم بار حاضر آمد مخلص گفت ترا دو نوبت جائزه دادم شاعر گفت آری و این بیت بر خواند بیدیت فاعلی ثم اعطی ثم
 اعطی فاعطی ثم عدت ثم عدت ثم عدت مضاعفت آنچه بیشتر داده بود و باز بخشید و بالآخر مخلص در عهد خلافت یزید بن عبد الملک
 خروج کرد و بر بصره استیلا یافت و در موضع عکر که او را بلای نزدیک است بردست سپاه یزید بقتل رسید و گفته اند که بنی آ
 بر او که بلا دین بر انداختند در روز غم بنیاد گرم و سخا را منهدم ساختند و ایضا آنکه در عهد خلافت بنی امیه خروج کرد و به بصره
 ایذا رسانیدند و از آنجمله یکی مختار بود و دیگری صاحب الدوله عبد الرحمن بن مسلم مورمی که دولت بنی امیه بر انداخت
 در عباسیان را بسلطنت نشاند بعلبک در زوز یکی دمشق است و قلعه در غایت حصانت دارد و بعضی از مورخان
 گویند که آن شهر را یک نام بوده و در زمان الیاس مغیره پادشاه آن شهر را بستت بود از طلا موسوم به بعل
 پس از آن بعل را یک ترکیب کردند و بعلبک خواندند و عرجه شهری است بطافت آب و هوا و نصارت کوه و صحرا
 از اکثر بلاد است نام رجبان دارد و در وصف آن شهر محمد صلی الله علیه وسلم فرمود که شمار ایشانست دادم بدو عروس
 یک عرجه و دیگر عسقلان و امام شافعی از عرجه است طلال عراقی گوید که حداس قواسی بچهار نفر منت نهاد
 یکی امام شافعی که فتنه از حدیث محمد صلی الله علیه وسلم استخراج نمود و دوام امام احمد حنبل که در خلق قرآن مجت
 بسیار کشیده موسوم بحی بن معین که کذب از احادیث محمد دور کرده چنگارم ابو عبد بن قاسم طرسوسی
 که شمر اب احادیث را تفسیر کرده حلب از بلاد مشهور شام است و هوا س تنگ دارد چون
 این مسیم حنبل الله علیه السلام در روزه با سه جمعه گو سفند ان خود را در ان موضع سه دو مشید
 و شنید آن را بقتل اضممت می کرده هر آینه بکلب موسوم گردیده و در لغت عرب حلب
 بمعنی دو سفیدن باشد گویند که در نواحی آن شهر چاهی است که آب آن سگ گزیده اگر بیا شید شفا
 باید و در سال شش صد و نسیست و چهار هجری اولهای در حلب پیدا شد که در او ده فرسنگ از لغت و حار

نمیدانست تا آنکه بقدرت خدا تعالی ایری پیدا شد از دیوار درسم چینه و از نظر مردم غاصب ساخت فتح میان
 حلب و فرات واقع است نوشیروان آنرا آباد ساخت و بارون رشید نیز در آن کوشیده محسقلان شهر نسبت
 بر ساحل بحر روم گویند که کشید در زمان امیرالمؤمنین علیه السلام است و در آن مقام که کنون زیارتگاه خاص عام است و محمد صلی الله علیه و سلم
 فرموده که از محسقلان بگذرد و بعد از شصت سال بمیرد و در جبهه ایافته باشد هر دو شصت و شصت است بر ساحل اقلیمی مشایخ
 در سال صد و شصت و هشت هجری مهدی عباسی آنرا بنام داده و از پنج شهر که در این سیکو است یکی بجز شام است که آنرا
 بحر روم و بحر فرقیه و بحر الکبیر گویند و طولش هزار و شصت فرسخ است و در بعضی جا عرضی در صد فرسخ باشد و چون بحد رود
 شام رسید و لیسیت و شش فرسخ باشد و پاراندلس بر شمال و بلاد مغرب بر جنوب آن دریا است و اکثر رودها که از روم آید
 بدین بحر میروند و دو شعبه ازین دریا بمیان این اقالیم در آمده یکی را خلیج اندلس و دیگر را خلیج یونان گویند و درین بحر دو لیسیت
 و شصت و دو جزیره منور است و مسافت این جزیره از روم فرسخ تا پانزده فرسخ است و دیگر از شهرهای شام است که
 و آن نیز بر کنار رود تیل واقع شده تمام عمارت آن شهر از زخام الوان است و حصارش چهار دروازه دارد که یکی همیشه مسدود است
 و دیگر بر ایاب الرشید و سوم را باب البحر گویند از آنجست که بجانب دریای روم بازمی شود و در کنار آن دریا نیز حصار
 در کمال متانت ساخته اند که سقلین مغرب و روم و شام بدین بند آید و شد میدانند و از امتیاز آنست که آنچه که خواهند
 درین بند یافته میشود این دریا بقسطنطنیه که از خشکی است سیصد راه است و پنج فرسخ در جای مواضعی مانند کس کم و بیش
 میرود و دروازه چهارم را باب سدره گویند چون درخت سدره هم پیش آن دروازه واقع است و این درخت از زمان
 اسکندر رانده و در آن تاریخ صریح صاوق میگویی که ذوالقرنین را که کشید سال سلطنت کرده و دستیا حوج و با حوج از آن
 اوست و آن در اقلیم فرات نوشته آید و ذوالقرنین که بعد اتمام شد متوجه شمال گشت و بنزد خلد و باز گشت و باراضی اسکندریه
 رسیده شهر ماقده و بنه عمارت کرد و در صد و پنجاه سال آن شهر را تمام رسانید و در آن شهر سوریه از حصار و گشتید و در آن
 شفاف و براق بوده که ساکنانش جهت محافظت چشم بدین نقاب می بستند و آن شهر تا هزار و پانصد سال مهور بود
 و هزار سال دیگر خراب ماند پس از آن سکندر رومی هم بر آن صفت که تا بیخ او اهل معلوم کرده بود آنجا شهر می بنامند و
 در اسکندریه نام کرد و اکنون آثار از آن باقی است بلیناس حکیم افزوده اسکندر رومی در یک گوشه شهر مناری پار قلع
 است شصت گز ساخته و بقدر هفت درع آینه در آن نفاذ و بقوله در آن مناس و در آنجا که برده یا نگاه میکنند در آن آینه
 نصب کرده که هرگاه لشکر عازم شهر میشد ایالی آنجا بیدند می مطلع شدند می وقت هفت اقلیم بدین سید که هر گشتی کرد قسطنطنیه
 بر روی آب حرکت کردی در آینه پدید آمدی ایالی آن مطلع شده آماده حرب گشتندی و از خواص آن شهر بود که موزایت مثل مار
 و گزوم در آنجا باشند و هر صباح که اهل آنجا بر میباشند منبزل خود را با کمر بست و در باده ملاحظه می نمودند و گوید که هر وقت
 کردی از آن مرئی تشدی در تواریخ منقولست که خبر و گشتن آن شهر از فرج کشی نمایان که از آن نماند و بگید با خود آینه می بر هم فرنگ
 و شومری آمد که دست حضرت ایشان بر آن شهر رسید آخر الامر اعیان فرنگ جمعی را با سکنند جزیره ستاد تا در ایامین بد وقت می خود را با خلیج
 و چون ایشان را در خاطر با قبول پدید آمد آوانه ۱۰۰ که اسکندر درین آینه نمی نماند است که خاص با این همه دانشندان منظره شده فرموده تا

از کینه را از اهل نوح برکنند چون بجز از کرم و میل چیزه می یافتند باز آینه را بموجب اصل نصب کردند اما آنجا نصبت نکرند که این
 جز آنجا است اسکاٹ می گفت که شمارندگور از اشته بنویس سپه سالار روم است و بران تاریخ استیلاي خود در اسکندریه پیش
 سقوط مملکت است و آن منار تا اکنون موجود است و آنچه در تاریخ شمال آفریقا و غیره مینویسند هم خلاف است و وقت تاریخ صحیح در
 مدیونیت که چون عمر حاضر اسکندریه فتح نمود کجی خوبی زود آمد و گفت که کتب خانه لک که آنجا مراد است سفید شوم هم گفت بآن
 خلیفه مملکت بدید و آنرا بنام ابن الخطاب نوشت هم گفت اگر این کتاب با موافق کتاب خداست بان حاجت نبود و اگر مخالفت
 باشد بنیاد عمر حاضر چنین بنام کتاب که از عهد اسکندر رومی در آن شهر جمع بود گفت بنا بر کتابها اسکندریه قسمت کردند مدت
 شش ساله و آنجا بان پرداخته شد کپتان جزا نمان اسکاٹ از تاریخ فرنگ میفرمود که در سال ششصد و چهل عیسوی بفرمان
 عمر فاروق خلیفه ثانی کتبخانه اسکندریه در آب غرق کردند و دیگر جزایر شام که در دریای شام از بسیار اند از آنجا چیزی برقیله
 است و در آن نود و فرسنگ باشد و ساکنان آنجا که سیه الخلق است و ذمیة الاوصاف جزیره اطراف لقیه جزیره مبارک است
 و در یاسی شام دود راوسه صد فرسخ باشد و بخار از آنجا مهر شهر سیست و سبع و اندر نیه چهل و زده راه مسافت دارد و همه
 بر است مسافر آن آب و دانه همراه میدارند اما چاهها در جایکه مکان وقفه و منزلت واقع است و امتداد مسافت بقدر
 که یکت یا پس شب مانده روان شود و در دو پاس روز بر آمده بمنزل رسد و شهر مذکور بمصرین اهر بن جام بن نوح مشهور است
 و از ندرت زمین یک روز و نیل است که از جنوب بشمال میرود برخلاف دیگر آبها و ابتدای رود نیل از پیش خط است و است
 من جبل القفر و بحر روم منتهی می شود و در وقت سیلاب آب نیل که سبب ارتفاع و بجان آب نیل است
 که بر رود نیل منتهی میماند و از موضع خود مرتفع گشته در پیش آب نیل چون سد باشد و بگذارد که آب نیل در وی ریزد
 هر کینه صحبت نماید دیوسف در آنجا مقیاسی وضع فرموده که بان مقدار زیاده و نقصان آب را معلوم کنند و آن مقیاس
 نیل بر نوح است و بر آنجا خطی چند است و چون آب بخط شازوم رسد خیر و منفعت بسیار در آن شهر حاصل آید تا
 زیاده یا نوره خط بود و هر گاه آب اوین بیشتر بود در مصر خزانی بسیار پدید آید و دیگر از عجایب است و آن عبارت
 از سه گنبد است که حکما و سلف ساخته اند و گویند که عمر المویلی آنرا بنا نهاده و در مدت هفتاد و سال ساخته شده و هفتاد
 هزار مرد و آنجا کار می کرد و بعضی گفته اند که در پس از ابو حنیفه طوفان نوح علیه السلام معلوم شده بود که همه عالم را فرو
 گیرد و قبر جنس از آباد اجده او خود را با زوجه و اهلش بسیار در آن مکان دفن نمود و بر زیر آن قبا ساخت
 گویند که در آنجا در آنجا که باد شامی بطبع نرد در آنند ام آن سعی موفوره نمود و آخر
 سبب نیل مملکت با زمانه و با عقدا و بعضی آن بنا از ظلم است کپتان چون نمان اسکاٹ بار قسم می فرمود
 که بر اهل تمام سبب قبا مثل قبا سبب ساخته اند و آن مانند که مدور می شود نیست و اکنون عمارت
 اعمار نامتقیه در آن یک فرورفت در آثار البلاء گوید که شخصی را در مصر طلسم کشانی بدست افتاد و در جمالی
 قبا کلال زمین را حفر کرد و چاه عمیق در آن نظر کردی خند از او با نظرش مد آمدی او چیزی در آنجا افکند نکرید
 پس باوه کش بدرون چاه رفت چهار صدفه نظرش آمد و در هر صدفه ده خم زمین نهاده بودند و بر سر چشم شیر از او

لشسته هر که دست پیش آن خم بردی شیر آنرا بمرح ساختی و همچنین در هر صدفه جواهر بسیار افتاده شخصی از آن کرده طایفه
از آن برداشت فی العفود در نظر انطا که غائب شد پس از سماعی دیوار خانه شکافی بهم رسانیده برایشان هم رسیده
آنم در ظاهر شد و آنجا همه چون طریق تصرف آن نمیدانستند بجزومی تمام گشتند بولعت تاریخ الفی گوید که در عهد ملک عادل
بسال پانصد و هشتاد و هفت هجری در مصر نوحه افتاد که در عرصه یکماه در دست هزار کس لوگر سنگی بموردند ملک عادل
همه آنها را از مال خود کفن پوشانید آخر کار بجای رسید که در مصر سنگ گریه نماذ چه همه آنرا خورده و بعد از آن مردم فرزندان
خود را خورده و بعد از آنکه فرزندان نمادند شروع در خوردن اطبا نموده چه به بهانه بیماری هر طبعی با که آنجای بودند آن را
میگشتند و گوشتش را میخوردند و در تمام مصر آب روان نیست مگر رود نیل و بروت اصلا ناپاشد و باران نیز احیانا تاباد
و هر گاه بسیار بار و علامت قحط باشد زیرا که حیوانات در زمین بیست و شود در مصر حوضی است و چشمه که آب آن چشمه به انخوش
آید و هر گاه زن حالیض و جنبی است آن چشمه کند آب چشمه با آب سرد و آب حوض بدل گوید و تا آب حوض با بیرون نمکنند
آب چشمه روان نشود و در یکی از ناحیه مصر فرجه که دو عدد آن را بر یک شتر بار کنند و سرے پیچیده دارد و به بیست مار
قریب بر نیم گز و دنباله او بر کشیده است چنانچه میان دنبال و شکم فرق بسیار است و بر زمین مهر دریاچ اسپت که آب
آن شور است هر گاه رود نیل غلگه کند آب آن دریاچه شیرین گردد چون رود کمی نهد باز شور گردد و از حد این دریا تا ولایت
شام همه ریگ روان است و آن مابین راجنار ملان گزیده و جنبد بسیارند که جهت محل سوار را بگیرند و گزیدن آن باران
مملک باشد و حصار حدی بدریایمی روم و حد سے به تیره بنی اسرائیل دارد و مسافت تیره بنی اسرائیل چهل شصت
و تیره مابین فلسطین و بابل و ایرون و مصر واقع است و تیره آن مقام است که موسی بعد غرق کردن فرعون از مصر بقصد
تسعیر شام که آن هنگام عمالقه در تصرف داشتند بموجب فرمان الهی بدینجا رسید و بنا بر نام فرامانی قوم تسعیر شام در غرق
افتاد و آنجناب مع قوم با آنجا ماند و من سلوے در آنجا فرو آمد و بقوله موسی او بر او ریش بارون در تیره گذشتند
و بر وایت اصح یوسف بن نون خلیفه موسی مملکت شام را مفتوح ساخت و عوج بن علق که بدرازی قاسم
مشهور بود در جماعت عمالقه بسرے برد قبضل رسید اقصه طول عرض مصر شعبان زوزه راه بست مخفی نماید که مملکت
مصر در زمان پیشین فراغند در تصرف داشتند و فرعون لقب ملوک مصر است و ایشان از اولاد عملیق بن ملاد و بن
شام بن نوح اند و فرعونیان پنجکس بوده اند اول ایشان سنان بن ملوان و او فرعون بن ابراهیم
خلیل است چه وقتیکه ابراهیم از بابل بقوله بعد فوت نمود و هجرت کرده بمصر رسید آنوقت سنان با و شاه
بود شینه که روی با زنی جمیله بمصر آمده پس آن ابراهیم که ساهه نام داشت آنرا بخواند و بقوله آنکه ابراهیم از بابل
سزواج شهر مصریده بود ساره را جای کند امشته برای سزیم رفت با و شاه مصر که از نظر کار رحمت کرده بود با آنها رسید و شاه را خود
گرفت و بمصر برد و خواست که با ساره دست درازی کند و دستش خراب گشت گفت آن زن سحر کردی ساره گفت اینقدر است این
کرد و دستش در دست شسته نوبت آنحال نگار یافت بالاخر سنان نو عهد بنو است که کنیزکی با او پیشید و گفت با او کنیز طحتره را جرم
کنیزیک با جرم موسوم گشت و او آنست که سانه از ابراهیم پیشید از ابراهیم از با جرم این حد پیغمبر با موسی القدر علی سلم

۱۹۴

مشاور چند با مجله بادشاه ساره را از موافق ابراهیم فرستاد امر کرد تا از مملکتش بدون رود با مجله ساره خواست که حال بازگویی
 ابراهیم بیعت کرده بگفت چرخ تعالی حجاب از پیش ابراهیم بر داشته بود تا آنچه میان ساره و بادشاه گذشت به یوسف شاهده
 نمود پس ابراهیم بقتلین شد و در بیابانی مقیم گشت و بنام ابراهیم آسجا آبادانی روید اودوم آسجا آنحضرت را رنجاندند و رنجاب
 از آسجا بر حاشه میان رمله و ایلیا که بیت المقدس خوانند اقامت فرمود تا اکنون آبادی اول بموضع ابراهیم آباد ثانی
 بقدرس حلین موسوم دشتار دارد و فرعون دوم ابان بن ولید که فرعون یوسف است در عهد یوسف را رنجاب
 و غیره که آن زمان لقب و خطاب دزیر غریز بود با اشاره زلیخا یوسف را خریداری نمود و قصه یوسف در قرآن مجید و تفاسیر
 و تواتر تاریخ از دیدن خواب یوسف که آفتاب و ماه یازده ستاره در آسمان دیده می کنند و گذاردن قعبه آن یعقوب و جسد بر
 برادران بر یوسف و سجا افکندن بر اوردن او را از چاه و فرودتن آنجناب را بر دست بازگان پدری چند صد و ده
 در مدون بازگان یوسف را در مصر و خریدن عزیز مصر باستصواب زلیخا آنجناب را و بیعتت زلیخا افتادن در
 زندان و خواب دیدن ملک زنان و تعبیر گفتن یوسف آنرا و بیرون آمدن از زندان و بوزارت رسیدن یوسف
 و بخت دادن مملکت مصر از حسن تدبیر خود از قضا هفت سال در بازواج کشیدن زلیخا آنجناب و آمدن اوردن
 یوسف همه خواستگاری خریدن مملکت مصر با از رفتن و بار دیگر آمدن مکه یوسف بن پاپین بر اورد یوسف را در مصر پیش یوسف
 گذاشتن در سراسیمه بکنعان پیش یعقوب رفتن و باز بموجب حکم یعقوب چته مخلصی این باین پیش یوسف آمدن و بموجب
 امر یوسف باز بکنعان رفتن و یعقوب را بر متعلقان بمهر آوردن و زنان بن ولید بادشاه مصر یعقوب استقبال نمود
 و دیگر واقعات همه شرح و بسط قیوت است بالجمه ابان بن ولید بر یوسف ایمان آورد و فرعون سوم قابول
 بن مصعب است که بعد از ابان بسلطنت رسید و کفر و زندقه و بی سیرامیل را اعمال شاقه فرمود و فرعون چهارم پادشاه
 ولید بن مصعب که فرعون موسی بود دعوی خدائی کرد و موسی و برادرش هارون بر مصعب شدند و موسی معجزات
 نمودند و ایمان نیاد و بالاخر او موسی با تو ایمان دعا کرد و رود نیل عرق نمود و آن نیز در قرآن مجید مبرهن است
نقل است که هر روز راتبه خوان فرعون چهار هزار گوسفند و چهار صد گاو و دو سیب شتر بود موسی در شتاب رفت
 که زود بپلاک شود و مناجات کرد که الهی وعده بپلاک فرعون دادی و سالها گذشت نذر رسید که هزار هزار از بنده همت
 میخورند و او را زود بپلاک نکنم تا که او خان و نعمت بر خلق فراخ دارد بپلاک نشود پس چندی بگذشت فرعون با مان زیر
 خود را گفت ندانم که کار من و موسی یکجا کشد اکنون از خزانه ناچار لیست با مان گفت نیمه انداخته کم کنم و بر خزانه
 افزایم پس چنان کردند و هر ماه و هر روز چیزی از آن کمتر می کردند تا آنکه روزیکه
 فرعون محرق شد در مطبخ او بود و پیشه کشته بودند مخفی نماند جماعه فرغانه که گذشتند
 بیچ یک از بلیک جسم و غیره را منطبق نمودند و باستقلال سلطنت داشتند تا عهد کج شد
 بن کیکاؤس کتانی با جمله فرعون جسم و نقل است که تخت مصر که از طبرست
 ملکه کشتا سپ بن سکه هر اسپ ملک فرس ایالت شام دهم شده و در القبل میبند تخت قهر و اولادش

بطلایه در مصر بسطنت رسیدند چو وقتی که سکنه رومی بر پوتان دست یافت و غوس بن اغوس را دیونان خلیفه ساخت و القیاس
سکنه غوس متقل گشت و بر مصر بتی شد و آنرا دارالملک ساخت و خوزرا بطلیوس خواند و بطلیوس یونانی بادشاه
بزرگ باشد و کتاب مجسطی در علم هندسه از تصانیف اوست و گفته که او نبادشاه بود و احوال بطلیوس که در ضمن حکما
مرقوم است بالجمله بعد از بطلیوس پنج ششکس از پی یکدیگر بحکومت مصر رسیدند تا آنکه اعسطوس قیصر که اول قیام
از روم شد که مصر و یونان کشید و گرفت و دولت بطایه سپری گشت و اعسطوس قیصر معاصم ساپور بن اسکانگ اسکانی
بادشاه فرس بوده و احوال و در ضمن روم و مسطظنیه و قضایایه شاپور در ایران و فارس مرقوم است و مصر در
خلافت عمر رضی الله عنه بر دست عمر ماضی مفتوح شد و در عهد بارون رشید عباسی طولون نامی ابن بنده با
عباسیان بموجب فرمان بارون رشید بحکومت مصر رسید و در و صد و چهل هجری در گذشت و بعد از او پیش احمد
طولون بحکومت نشست و در سخاوت و تواضع کوشید و هر ماه هزار دینار تصدق کرد که روزی که کلبش که بر
صدقه بود گفت زنی از من تصدق میخواهد و آنگشتری طلا در دست دارد و او را صدقه توان داد و او گفت هر که دست
در از کند او را صدقه توان داد و ایضا هر روز خلعتی نو که قیمتش هزار دینار بود که پوشیدی و شام آنرا بخشیدی و کلام
از راه کفایت همان خلعت را بقیمت کمتر از اول میخریدند و در خزانه می داشتند و بعد از چند روز رومی پوشیدند احمد
چون ازان کار آگاه شد هر جامه که پوشیدی انگشت سیاهی بر آستین آن کشیدی تا دادند که آنرا پوشیده است
پایه احمد روزی طعام بخورد و درویشی حاضر آمد غلام بموجب امر احمد درویش را طعام و آنچه در درویش گنج است و او را
پیش خواند و سخنان پرسید پس گفت راست گوی که جاسوس کیستی و نامه با ظالم کن درویش گفت چهار
چوب میگوی احمد باز نامه و خطش خواست و درویش اقرار نمود و نامه بار داد و گفتند از چه استی که او جاسوس است
گفت چنانچه پیشوای درویشان است در گرفتن طعام تبخیر نکند و رقم حروف گوید همچنین بابر بادشاه هنگام خوردن
طعام شیر شاه را بیا بر حرکتی که از صاورش بد نظر سنجیده بود و آن در ضمن احوال بابر بادشاه و شیر شاه اتفاق
مرقوم است بالجمله حکومت در و صد و نود و دو و هجری از تصرف طولونیه بدر رفت و بعد از آنک زمان ایالت مصر
بلوک کشید بر رسید و اقل ایشان ابو بکر محمد است که خلیفه الراضی بالله عباسی در سه صد و بیست و سه هجری
امارت مصر و شام و جزیره و جزین شریفین به محمد داد او رشید لقب یافت معنی رشید لغت فرغانه ملک الموت باشد
او بلوک فرغانه می بود و وظیفه ایشان در سه صد و پنجاه و هشت هجری سپری گشت و پس از آن خلفای استغلیبه
که بعد از نیر گویند و تقوی نسبتش با امام خضر صادق می رسد بحکومت مصر رسیدند و گروه اینجماعه آمدند که بر محمد استغلیبه
هر گاه که الفوادین با کلبه از اولاد همدی خون در همدیه بجای بدیشست غلام خود ابو الحسن جبر جاد را به شمشیر
فرستاد او تا ساحل بحر اوقیانوس جزایر خالذات بر آید و مصر کشود و المعرفه را فریقه ثابت گذاشت و با مال و جمال
متوجه مصر گشت گویند در آن سفر با نوزده هزار شتر و ده هزار استر اسسکوک او را می کشیدند نقل است که چند
صندوق پر از نیر روز در پیش بارگاه او نهادند می و اجازت داده بود که هر محتاجی چند آنکه صدیک کند شش کعبه از آن

برگیرد و بعد از دو خلیفه پنجم است از اولاد او المستقر بالله با ابو تمیم مع دواج او را بسلطنت ملک و کثرت
اعوان و انصار میرسد هیچ کس از پدران او نبوده و بعد از او در ستمه چهار صد و شصت و هجری در مصر زاده عظیم افتاد چنانچه
ما سیان در قمر دریا مضطرب شد و بعد از آن سال قحط و روزه نمود و هفت سال کشید و قیمت یک عیفت یعنی گردو
نان بی پنجاه دینار رسید بالجمله مستقر بپس بزرگ خوزار را ولایت عهد داد و ابو مصطفی الدین الیه لقب نهاد و این زمانست که صاحب
نوشته اند مستقر از نزار برنجید و پس خود احمد را ولید ساخت المستعلی بالله خواند المعز الدین الیکمال اسمعیل از فضیلت
مغرب فراغت حاصل کرده ابو الحسن جوهر بن عبد الله را باقی بلاد مغرب فرستاد و چون به ساحل اریای اوقیانوس جزایر خاند
که انتمای معموره جهانست دانست و انتمای اقالیم را از انجا گرفته اند متصرفت آورد و مصر را نیز متصرفت شد و نام عباسیان از
خطبه افگند اسکندریه و دیار معبد و مناط و مکه و مدینه و فلسطین و دمشق را از تصرفت عباسیان بیرون آورد و چهار
سال سلطنت راند و در سه صد و شصت و یک هجری نزار پس خود را ولید ساخت و در گذشتت العزیز بالله القدر بن
درت عمرش چهل و دو سال و ایام خلافتش بیست و یک سال و بعد از او پسرش الحاکم بالله جانشین گشت تا که عادل بود
و در امر معروف و منعی منکر مبارزه نمود و در حکومت او در واره حصر و دکالین گنبد بکوه و سه شبها در بار و روشنی
بنیامت مستقل بود که گویا جشن کرده اند و شب پس ریخاستی زمان حکومتش و پنج سال و بعد از او پسرش الطاهر بالله الدین
باوشاه شد در زمان او قیصر روم با ششصد هزار و دو متوجه شام شد و در حدود عرب از حرارت هوا گریز بجایز قله آورد
حلبیان بر ایشان شجون زده بسیار را بقتل آورد و رومیان به همت رفتند زمان حکومتش شانزده سال و بعد از او پسر المستقر بالله
در عمر هفت سالگی بخت نشست قریب یک سال و بعد از او خطبه خود خواند در عدا و مبصره ظاهر شد مقارن آنحال هر روز قریب
صد هزار کس از فقدان تان جان میدادند از ذلالت بسیاری خرابی رونمود ناخبر و حسن صباح در خدمت حاضر بوده
در عهد خود پس دوم المستعلی بالله احمد را جانشین ساخت بعد از فوت او اسمعیلیه دو فرقه شدند المستعلی بالله
بر طبق وصیت جانشین گشت همراهِ خود نزار را بقتل رسانید بعد از هفت سال و دو ماه حکومت نمود در سنه اربعین
و اربعه مائت و دوست هواداران نزار کشته شد الامر بالا حکام بالمدین مستعلی بالله در پنج سالگی بخت نشست
در زمان و حسن صباح بمرتبه اعلی رسید و در سنه خمس و عشره هجری بمکه فدا نیان ملک افضل که لایق امور سلطنت
بود کشتند و احوال او را که بحسب اب بود متصرفت گشتند بعد از آن سال در سنه اربعه و عشره هجری فدا نیان امر را
گشتند پس از او الحاکم بالله الدین بالمدین مستقر بالله بخت نشست وزارت با حمد پسر ملک افضل داد او نیز بدست
فدا نیان کشته شد بعد از آن مافظ پسر خود حسن را وزارت داد او را نیز کشتند حکومتش بیست سال
بوده در پانصد و چهل و چهار در گذشتت پسرش الطاهر بالله سجای بدست نشست و بانس و نیز میل
به هم رسید وزیر او را در خانه طلبیده بجان کشت بدت خلافتش پنج سال و کثرت بوده و بعد از او
پسرش الفایض بنصره الله بر وقتل بد پسر بد نشین گشت در پانصد و پنجاه و پنج انتقال کرد بدت سلطنتش و شش سال
در چناه بود المعاضد الدین بالمدین بخت نشست در ایام او کار فرنگک تبخیر معز آمدند خاصه در ایام او که اولی مسلم بود

ادا نمود نورالدین اسدالدین سرکوه را با بهشتاد هزار سوار بدیاجانب فرستاد و فرنگان انجیر شنیده معادوت نزد
 سرکوه در پانصد و شصت و چهار سرانجام امور ملک عاصد را از پیش خود گرفت و در شصت و پنج روز خیل شده بمرد پس
 از صلاح الدین برادرزاده اش خلعت وزارت پوشید در خلال این احوال عاصد در پانصد و شصت و هفت فوت شد
 صلاح الدین خطبه بنام المستصر بالله عباسی کرد بعد از آن مملکت مصر گرفت پس از هفت نفر از اولاد سلطنت کردند مدت
 دولت ایشان دو بیست و شصت و شش سال بود اول آنظرافه که سلطنت رسیده ابو القاسم محمد بن محمد بن عبد الله که او را بجای
 منسوب با اسمعیل بن جعفر صادق ماضی کردند بنعم اسمعیل که نفر از ان عبارت از محمد بن عبد الله مذکور است در سنه بیست و شش
 و اما نیتن در ولایت افریقیه خروج کرد گشت تا آن خلیفه را از ان ولایت خارج کرد مملکت اندلس و قروان و طرابلس و
 مغرب سفر ساخت در شصت و شش روز در قلعه مهدیه در گذشت و شش شصت و دو سال بود بعد از او پیشش القائم بالله امر الله
 احمد بن محمد بجای پدر شصت در ایام او ابو یزید جمعی را بنجد مستحق ساخته مجاریه نمود قائم بقبله مهدیه منزه گرفت اسمعیلیه را
 عقیده است که وصال کنایه از ابو یزید است و گویند که وصال مهدی خروج کند اما پیش از آنکه ابو یزید منقطع شود قائم در شصت و
 چهار درگذشت امر او فائش را همان شصت و پانزده سال سلطنت نمودند قائم در از ده سال سلطنت است منصور و تقویت اسمعیل
 بن قائم بجای پدر شصت و فاطمه بر آمده با ابو یزید صفات داد و او را بدست آورده بقتل رسانید عده و ششصد و هجده و یک هجری
 منصور در گذشت هفت سال سلطنت گشت سنی اسمعیل بن محمد بن محمد بن عبد الله او پیش از آنکه ابو یزید بجای شصت و پانزده سال
 از ولایات تسبیح نمود در پانصد و شصت و نه در گذشت و حبیب الدین که در ملک صلاح الدین ساوی نام داشته در زمان منصور و سلطنت کرد
 محراب بوده پس از فوت باوی پیشش نجم الدین ایوب بجای نشست با اسد الدین برادر خود بموصل آمد نزد نورالدین لپچاد این
 هر دو را منصبی لایق سرفراز ساخت و بهر سبب سالاری فرستاد در انجا وزیر عاصد گردید و بعد از او برادرزاده اش صلاح الدین
 بجای او قیام یافت از جمله سوغات عاصد عصای زر و دو صد هزار کتاب بدست صلاح الدین افتاد در پانصد و شصت و نه
 نورالدین در گذشت صلاح الدین بجای او استلال یافت و بادشاهی عادل بوده و مملکت شام تصرف آورده باران قنقلیا
 رزم با کرده و امان داده در پانصد و شصت و نه فوت گشت پیشش را عثمان نام بود سه برادر داشت یکی ابی بکر دوم محمد بن
 علی بعد از ملک غریز ابوالفتح عثمان روزی چند ملک را ندور پانصد و نود و پنج در گذشت پس از او پیشش ملک عادل بنی
 با سپاه بسیار دمشق رفت و متقل گشت ملک کامل پس خود را در مصر گذاشت و دمشق را بملاک معظم سپردم و جزیره را بملاک شرف
 سپردیم و او مملکت احدی بطرا بپیر چهارم ملک او حد که ایوب نام داشت سپرد و در پانصد و نود و شصت در گذشت ملک کامل
 بن ملک عادل بادشاه شده با علما و فضلاء گذر ایندی و دمشق را از ملک معظم ناصر الدین بر آورده بملاک انوف داد
 حلم و علم بسیار داشت و عادل بود و پیشش صد و پنج در گذشت و همدین سال ملک اشرف نیز در گذشت ملک عادل
 در مصر سلطنت رسید بعد یکسال عمر او در اطاعتش نگذرد برادرش ملک صالح که ایوب نام داشت بادشاهی برپا داشتند
 از مصر فرایغ شده بدمشق شتافت عم خود اسمعیل را که بملاک صالح مشهور بود محابه کرد ملک صالح نیز بیست بجانب برگ رفت
 صاحب کرک قید نمود و ایوب در پیشش صد و هجده و هفت و فات یافت بعد از او پیشش ملک معظم را

قائم مقام پدید ساختند در خلال این احوال غلامان صالح بروی نعمت زاده خرمن نمودند قبضه سیانند و معز الدین طرکمانی را
 مقدمه سپاه ساخته و ملک ناصر حکم کرک از تغزیه وقت گشته لشکر به آنجا بنام کشید امرای مصر استقلال کردند بعد از جنگ بمبوت
 یافتند ملک ناصر بقاهره آمد و خطبه بنام خود خواند غلامان ببار آوردش ملک صالح که حکومت دمشق میکرد در آنوقت مستقل
 گشتند ناصر انجیر شنیده بمجد و ولایت شام شتافت در سال ششصد و پنجاه و دو امر معز الدین ترکمانی را که از ملوک ملک صالح
 ایوب بود بسطنت برداشتند و از آن تاریخ ببادشاهی تعلق انجلمان گرفت و علامی چند که در عصر حکومت داشتند
 معاصر جنگی بودند و با او شان محاربه کردند اول ایشان معز الدین ابیک بوده و ابتدا بر ملک ایشان ششصد و هفتاد و دو
 مدت ملک ایشان دو بیست و یک سال بوده و سیزده نفر حکومت کرده اند تا در سنه و بیست سلطان سلیمان سلیمان سلطان
 با نینید و حوالی حلب با قاصد مغوری که آخر سلاطین حبراک است صفت قاتل آریسته و انصوب اکثری از امر گشته گشته مصر و شام
 بتصرف سلطان سلیمان در آمد و از آن زمان تا حال هر وقت آل عثمان است از هفت اقلیم نومشسته شد قسطنطین و مدینه از زمان
 دار الملک مصر بوده بر شمال نیل واقع است و درین شهر کوچهای و محله های عالی است که مردم کثیر از هر قبایل بدان می باشند
 و عمارتش جمله سه مرتبه و چهار مرتبه است و مزار امام شافعی در قسطنطین است صاحب مسالک و ممالک آورده که قسطنطین مستقیم بود
 علمای آنرا صید و سفلی را از وقت خوانند و در غرائب الاسرار آمده که صید در جنوبی قسطنطین واقع است و در صحرا می آید
 که مردگان در آنجا افتاده اند و اموات مراد کتابهای سطر کرده اند و در او دیده بداران مالیده که پاز پا و پوسیده نشوند گویند
 نویسنده بمانند را از آن مردگان باز کرده اند اصلا تغیری به بدنش راه نیافتند بود اثر خندا در دست و پایی آن
 میست باقی بود و در عجب است البلدان آمده که مومبانی مصر از آن مردگان حاصل می شود گویند آن بهترین مومبانی است
 و نیز در اتم آنچنان نیست و اثر خندا در پایی میست نیز از قبل محال است در نزدیکی قسطنطین است که آقا منظم خوانند از آنکه
 زیرا جدا حاصل می شود قاهره بمصر و مومبانی حال دار الملک مصر است و حریب اسپر آمده که در زمان المعز الدین الیید که نایل خندان
 که در ملک غلامانش انتظام داشت در سال سه صد و پنجاه و هفت هجری مصر را تصرف آورده میان قسطنطین و مدینه
 شهری بنام ساد و آنرا بقاهره بمصر بموسوم گردانید و در سن سه صد و شصت و یک هجری المعز الدین القدر از لغتیه بقاهره آمد
 و آن بلده را دار الملک ساخت و چون نوبت بآل ایوب رسید و در آن بلده بقلع خیر و عمارت عالی
 بسیار ساخته شد و قاهره بر یک کناری نیل واقع است و عمارتش چستار طبقه دارد و متعش
 و ملون مشتمل بر طاقهای بدیع و رواق های دلکش و فرسج و اقسام عمارات از رخام الوان است
 و دیگر از شهر های معروف مصر عین الشمس است و در جنوب قسطنطین واقع شده و دار الملک
 قزحون و بوسفت علیه السلام بوده و قصری که زکریا جبرئیل است ساخته بود درین شهر است
 و درخت بستان در باغ قزحون درین شهر بوده و گویند که اکنون نامید است
 عطاران اینوقت بهای حب بلسان و محمود بلسان حب خوب بشام را که کن نیز در قریه استعمال میکنند در غن بلسان
 نامیده است و از نفع مسج شده که در سلطنت حاج کاتومرم کوی درین قریه است و گویند که غن بلسان است پس بدو درخت

دران نواح پیدا است میدارد و بالجملة از عجایب آن شهر مناره ایست از یک پارچه سنگ سرخ که قطعا دارد و طولش زیاد از
 صد فرسنگ است و بر آن صورت انسانی است از مس در بر همین میسار و صورت دیگر است و پیوسته آب از آن تمثالها
 ترشح کند و بهر جا که رود سبزه از آنجا بدو گویند که دیوان در زمان سلیمان ساخته اند و در الملک انبای طولون که از نظر
 یارون رشید عباسی حکومت مصر داشته بود و خرابی آن شهر بانام ست و ایضا فراماس شهر کسبت کوچک اما نهایت خیرت
 و آبادانی دارد و از فراماس تا تلکس و فرسنگ است تلکس بر زمین مرتفع واقع شده و بر یک قطره آن تلی است بر کوه نام و با
 و رفعت را ذات است که بر بالای یکدیگر دم را و فرسنگ کرده اند این رسم گویا پیش از زمان موسی شایع بوده قتی که جمعی شهر کسبت
 در عربی نیل از نواح صعیده زمینش مسطح است افیون مصری در آنجا حاصل می شود و ششاش آن سیاه است و بدست
 سورنجان مصری و شقایق مصری و اغلب مصری که خضیله اشک نامند از آن دیار بانام بوده و قند مصر نیز بانام بود و ضمیم در بیان
 واقع شده و اطراف او رنگ و خاکستان بسیار است و ارتفاعاتش نیک بحصول می پیوندد و ذوالنون مصری از آنجا
 فصل نیزی از احوال فرنگیان قلعه انطاکیه را محاصره کردند بعد از یک سال قهر اقامت یکشود و در سال چهار صد و نود و دو هجری
 تقدس و در سال چهار صد و نود و سه هجری بر اکثر سواحل شام و در چهار صد و نود و چهار هجری بر قباریه استیلا یافتند ملک
 ابو القاسم شایه پادشاه پدر جمالی در مشغلی قصد فرنگیان کرد و از دفع ایشان عاجز آمد و بمصر مراجعت نمود و در عهد خلافت
 الامیر حکام الدوله متعلی شایه پادشاه قصد فرنگیان کرد و شمس الخلافت بابت عسقلان که از شاهنشاه نوه هم داشت با فرنگیان
 عسقلان در ساختن شهنشاه روی بعسقلان آورد و شمس الخلافت با اتفاق فرنگیان باورزم کرد و قبضل رسید شایه
 ظاهر یافته و بمصر بازگشت و کشته شد و در سال چهار صد و نود و هفت هجری فرنگیان عکا گرفتند و در پانصد و دو هجری
 طرابلس و در پانصد و هشت و دو هجری صور و در پانصد و هشت و سه هجری سروب را گرفتند و در پانصد و هشت و چهار
 هجری سمر و نیل فرنگی که امیر فرنگیان بود با لشکر عظیم قصد مصر کرد و شهر فرمان یکشود و مساجد آنرا بسوخت و در راه
 مرزین شده و در گذشت قبر او در میان مصر و شام واقع است و چون اذآل الیوب ملک ناصر صلاح الدین یوسف
 بن الیوب باسلطنت مصر رسید و فرنگیان از استقلال او خبر یافتند گفتند او البته قصد ما کند همان بهتر که پیش دستی
 کنم آنگاه سال پانصد و شصت و پنج هجری روی ببلاد اسلام نهادند و با لشکر بسیار بر در قلعه و میال نزول کرد
 صلاح الدین متوجه مناط شد و با فرنگیان رزمی معصب کرد و ظفر یافت و در پانصد و هشتاد و سه هجری رو بفرنگیان
 که بر سواحل شام استیلا داشتند نهاد و بحسب طریقه محاصره کرد و یکشود و فرنگیان جمع شده گویا آورده صلاح الدین همه شایه روز
 با ایشان رزم کرد و ظفر یافت و اسیر بسیار بدست افتاد ملک فرنجی که پادشاه فرانسس بود و برادر او برنس ارث والی کر که
 و لو تک که شاور بطرابلس است و دوتن دیگر از امرای فرنگی گرفتار شدند و صاحب طرابلس کسرترا بلیس گویند از مکه بگریخت
 و بیشتر خود رسیده و در گذشت و صلاح الدین صاحب کر که را بخواند و اسلام بر او عرض داشت بپذیرفت و کشته شد و کلبان
 اسکاٹ از تاریخ فرنگی بار اقم می گفت که برنس ازت قافله حاج را اسیر کرد و برندان داشت و صلاح الدین جهت
 خلاصی اینها با و نوشت برنس ازت بپذیرفت صلاح الدین برنجید و سوگند خورد که اگر برانت دست بیایم او را

۱۰۰

بقتل رسانم چون برس ارتط والی کر که و دیگران در زم با سیری آمدند صلاح الدین برس ارتط را بقتل رسانید و دیگران را اعزاز کرد و این واقعه در قریحه اتفاق افتاد که حضرت شعیب همدانی استیجاب بود پس صلاح الدین بکاشان برگرفت و طرابلس و قیصریه و صفوریه و نامریه و صیدون و سندوت و رطه و عسقلان گرفت و استیلا یافت و در حین آن سال تقدس رسید اهل شهر خراسان و شهر بسج و نند صلاح الدین در شب السبت و هفتم رجب که بر توله سراج است کشته شد در آمد و سجد رفته غلبه رسکه اسلام خواند و که برس که شاید قرص باشد که فرزگیان آن را متصرف شدند بودند باز در وقت مسلمانان در آمد و فرزگیان عوض براسیر از مروے السبت و نیار دهبز زنی پنج و نیار و هر کودکی یک و نیار فدا دادند و اسیران نجات یافتند صلاح الدین بصورش شد و محاصره کرد چون در استان در رسید اطراف صورت را سوخته بکاشان رفت و در پانصد و هشتاد و پنج هجری بقلعه کر که شد و کار سے بساخت و بد مشق شد و پنچ روز بسیر بر کشید که فرزگیان با جماعه عظیمه روے بریار اسلام آورد و عیسی تا کنیز دوروے بالیشان نهاد و عماد الدین والی سجاری و مظفر الدین گوکیوری حاکم اربل با وی پیوستند و عم الدین مسعود فرمانرواے موصول سپاه بسیار بعد او فرستاد صلاح الدین چند شهر بگرفت و انطاکیه را محاصره کرد و فرزگیان صلح کردند و اسیران مسلمانان را بگذاشتند صلاح الدین بکلبان گشت پس سها شد برادر زاده کوش تقی الدین تعمیر نیافت که صلاح الدین از آنجا به بلبلک رفت و در رمضان بد مشق شناخت و بعد صد که از بلاد کفار بود کرد و بانام بگرفت در آن سال قلعو کر که بردست امر سے صلاح الدین مفتوح گشت صلاح الدین بقلعه کر که شد و کاشان و از آنجا به حکارفت و بسا و الدین فراموش را استیجاب گذاشت و بد مشق آمد تا بیح الاول سال پانصد و هشتاد و پنج هجری آنجا بود فرزگیان حیرت انبوه جمع آورده و عکاسا محاصره کردند صلاح الدین بکشت بسیار بکارسید و فرزگیان در تحقیق حصار کوشیدند و ایشان زباده از چهار صد سزار مرز بودند و عکاسا کابریه باؤ الدین فراموش سوخت الدین تنگ شد و صلاح الدین را از بیرون کار پیش گرفت و برین قصد دو سال بگذشت کپتان جوانان اسکاٹ از توابع فرنگ بار اتم حروف میگفت که چون فرزگیان دانستند که شورش مسلمانان بسیار است به اندیشیدند و تمام پادشاهان فرنگ با اتفاق یکدیگر بر دفع فتنه صلاح الدین و غیره مسلمانان کمر بستند و مملکت فرنگ را از آسیب صلاح الدین و غیره نگاه داشتند و این قضایا تا دو سه سال کشید باجملا در روز جمعه مغترب هم جمادی اول سال پانصد و هشتاد و پنج هجری عامه مسلمانان از عکاسیرون آمدند و حو استند که مصالح گشتند بر آن موجب که آلات و ادوات حرب و شهر گذارند و در ذیست هزار دینار و پانصد نفر آهسته فرزگیان و هفتاد صلاح الدین منکر صلاح گشت و در تریب کار بود که ناگاه فرزگیان بشهر درآمد و لغارت پر دوختند و فراتوس را اسیر باختند و بسیار خرابی و شمش کرد و صلاح الدین شهر عکا در باخت و برده آمدند فرزگیان قصد عسقلان کرده صلاح الدین از ایشان توبه عظیم نمود و بیت المقدس شد و از غایت بر اس امر فرمود که شورا آن را خراب کنند و در خرابی آن مبالغه تمام مینمود و بزار محنت یک شب آنجا بسیر بر در اتم حروبون گوید که این قضایا بعین قضایا محمدی استخوان و صاحبان انگریز بود و آن در ضمن بیسار گذشت باجملا ملک عادل برادر صلاح الدین که در برابر فرزگیان بود

بصلاح الدین فرشت کہ بالکلنار ملک الملوک فرنگ ملاقات کردم بصلح رضی است بشہ یکدیگر بعضے بلاد از سو حاصل
شام بایشان گذارم صلاح الدین منت داشت و در شعبان سن پانصد و ہشتاد و ہشت ہجری مصالحوہ با تمام رسید
صلاح الدین بہ آبادی بیت المقدس پرداخت ملک عادل بکہ اگر دملک طاہر سحاب و ملک افضل بدمشق رفتند پس
صلاح الدین شنید کہ کلنار قصد دیار او کرده لاجرم بدمشق شد و بہ بیت المقدس بازگشت و بمصر رفت و
قلاع و الابات خویش محکم ساخت و بدمشق مراجعت کرد و در پانصد و ہشتاد و نہ ہجری در گذشت و در شش صد و شانزده
ہجری فرنگیان و مناطحاہرہ کردند ملک کامل را کہ دالی مصر بود کار سے پیش رفت فرنگیان در شش صد و ہترہ ہجری
و میا بگرفتند و متلعام کردند و قصد مصر نمودند ملک کامل با فرنگیان صلح کرد و در شش صد و ہست و شش ہجری
بیت المقدس بایشان داد و در سال شش صد و چہل و ہفت ہجری در عمد ملک صالح ایوب بن ملک کامل دالی دمشق
روسے بدیار ارمنا دند و مناطراقہ اقمہ آکبشودند و چون ملک اشرف صلاح الدین خلیل بن یوسف الدین فلان
غلام زادہ علاء الدین شامی سلطنت رسید لشکر بطرابلس کشید قمر اقمہ آکبشود و بسیاری از فرنگیان در آن رزم کشتند
پس بکاشافت محاصرہ کرد و روزے فرنگیان یکی از مسلمانان را کہ دعویں بود در کفہ منجیق نہانہ و بر تاب کردند آخر آن
ہجیرہ در مواسے پارہ پارہ شد ملک اشرف و غضب شد و در قضیق حصار کوشید و کبشود و نسی ہزار فرنگی اسیر کرد
و این واقعہ در سال شش صد و نو و ہجری افتاد چون در سال نہ صد و دہ ہجری ملک اشرف فاصو غوری غلام ملک
طاہر چرک و مصر و شام بادشاہ شد سامری و الی ملیار از توابع مملکت دکن چتہ دفع فرنگیان از واسطاد و خاست ملک
اشرف فاصو پیزدہ غراب بساحل ہند بہ ادا و او فرستاد چنانچہ در اقلیم دوم در ضمن احوال ملیار گذشت ملک اشرف
فاصو غوری و ساہر چرک را سلطان سلیم صاحب روم در قصد و بست و دو ہجری بقتل رسانید و بلاد مصر و شام و تعرت
بادشاہ روم رفت سورجہ از آثار ملک اشرف فاصو غوری است پوشیدہ مانند کہ چون برخی از احوال بلاد شام بطلم آمدہ
انکون باحوال اصار عراق عرب کہ نبرد اقلیم سوم است سے پرواز و عراق و عرب ولایتی است در غایت ہیبت
حد و دوش از کوسبتان نابادیہ گوئہ دیار نبی سلیمان تا بحر فارس و بصرہ و خیر و قاسیہ پیوستہ است و محالین نیز دخل
عراق است و در عمد خلیفہ ثانی عراق را چیمہ دہ اندلغیر از بیا بانماوزمین نامزروع شش بار ہزار ہزار جزیب بحیطہ ضبط
آمد و طلموع شہرہ از عراق یکے بغداد و است گوئند کہ در زمان پیشین باغی بود کہ نوشیروان آنجہ بعدالت نشستی و
بسباغ دادشور بودہ چون منصور بود العی در سن یک صد و چہل و پنج ہجری آنجا شہر سے بنانما دیکثرت استعمال الف از لفظ باغ
حذف شدہ بہ بغداد و شہر گرفت گوئند کہ چون منصور و الفی شہر بغداد را بنانما و خواست کہ عمارت مابین و طاق کہر سے
را بشکند و مصالح آن را بہ بغداد نقل کند و ز پرش خالہ بر کے گفت زشت باشد گوئند کہ بادشاہ سے خواست کہ شہر سے
نمانندنا شہر سے خراب نگردد و شہر سے نتوانست ساخت منصور پذیرفت چون دید کہ انچہ ازان حاصل سے آید بخرج
نقل تا بہ نہاد و وفا نمیکند آن را ترک نمود و خالہ گفت چون در آن باب شروع کرد سے باید کہ با تمام رسائی
و گرنہ گوئند بادشاہی عمارتے ساخت و ملک دیگر آن جنرا ب نتوانست کرد منصور بدان نیز عمل نکرد و در عجب است ابلدان آن ہجری

و گرنہ گوئند بادشاہی عمارتے ساخت و ملک دیگر آن جنرا ب نتوانست کرد منصور بدان نیز عمل نکرد و در عجب است ابلدان آن ہجری

کہ چون مجسم در وقت تعمیر بنیاد ملاحظہ نمود آفتاب در برج قوس بود و این دلیل است بر آن کہ بیچ خلیفہ در آن شب
 نمیدرد و همچنان شد کہ او گفته بود چنانچہ از جملہ سی و ہفت تن از خلفائے نبی عباس یک تن در آن خاک پس لو
 بر بسند ملاک نماند و همچنین دیگر سلاطین کہ در بغداد بجاگوش نشستند کسے آنجا نمد و مگر سبز اسبند برادر جهان شاہ
 از اخفاء قرا تو ملک کہ در پشت صد و پنجاہ ہجری در بغداد در گذشت در مجمع الحکایات آورده کہ در بغداد کمنہ و خمر ما
 بشوہر دادہ بگام زخاف شوہر فوت کردالت مردان از میان فرج او ظاہر شد بعد از ان کتخذ اشرف فرزندان
 از وجود آمدند همچنین محمد مادی ہمیشہ زادہ والدر اقم حسرون پدر نظام الدین احمد المتخلص ب نصاب مطابقت مشاہدہ
 و دیدن خویش بار اقم میگفت کہ در عمد محمد فرخ سیر بادشاہ گورکانینہ در دہلی شخصے عمدہ را دیدم کہ آلت مردان ہوزن
 ہر دو یکار داشت جبہ او شوہر سے داشت و از ان اورا فرزندان بود و یکی را در حضور من از پستان خود شیر میداد
 متعجب گشتم و سوال کردم گفت قدرت حق سبحانہ فعلے است کہ با این ریش و بروت شوہر وارم و این پس از
 شکم من متولد شدہ و همچنین در پس از زنان میبارم کہ بسن تمیز رسیده اند و دوزن در نکاح خویش میبارم
 رجعتا ابی المطلب گویند کہ دور بغداد چہار دہ فرسنگ بودہ و عرض احمد اشرف چہل گو تین نمودہ بودند و حمام و ساجد
 بسیار در آن شہر بودہ و عمارت کہ بخلفا و توابع ایشان تعلق داشتہ و فرسنگ بودہ اما الحال از ان بغداد اشرفے
 نماندہ چنانچہ سباع و وحوش و طیور در آن بقاع آتش یا نہ نمادہ مؤلف لب التوا سنج گوید کہ امیر شیخ حسن ایلکانے بر
 آوز با بجان استیلا یافت شیخ حسن جو مانیے بروے خروج کرد و میان ایشان محاربات بسیار واقع شدہ آخر
 میر حسن ایلکانے بمراق و عسب رفتہ بغداد فوراً بنانسا و دور اندک زمانے چنان مہمور گشت کہ
 بسبب آبادانی آن کوفتہ خراب گردید از ان زمان تا حال بہمان ضیق آباد سے دار و اگر چہ ہوا کے
 بغداد گرم است اما صحت تمام با اوست و قحط و غلے از روے ندرت اتفاق آنتد و مردم نیک از ان یاد
 بسیار بر خاستہ اند گویند بر کہ در آنجا بیدر عذاب قبر برنشود و بالجملة آن شہر دار السلطنت خلفائے عباس
 بودہ چہ منصور و ہذا فی آن عمارت کردہ نمکگاہ مقرر نمودند سے از احوال خلفائے نبی عباس در تحت بغداد مرقوم قلم
 میگرد و اول آنطایفہ ابو العباس عبدالعزیز بن محمد بن علی بن عبداللہ بن عباس عم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 است و اورا سفاح گفتند سے چرا کہ خون بسیار سے از نبی ائبہ بر نجت و تسع در نعت خون رنجتن با شدہ و آخرین
 خلفائے نبی عباس مستعصم است و از سفاح ما مستعصم تہی و ہفت تن بودہ کہ بخلافت رسیدند و سفاح اول کسے
 است کہ در اسلام نام وزارت نماندہ و در عمد نبی ائبہ کس را وزیر نگفتند سے بالجملة چون ابو العباس بخلافت نشست
 مسجد جامع رفت و بر نبر استادہ خطبہ خواند بر خلاف خلفائے نبی ائبہ کہ شستہ خطبہ خواندند سے القصہ قبل ازین تر
 متصل امر سے خراسان و دیگران در چہار دہم ربیع الآخر در سن یک صد و سی و دو ہجری با سفاح صحبت کردند
 سفاح عم خود عبدالدین علی را بالشکر آراستہ بر زرم مردان حمار کہ آخند بن خلفائے نبی ائبہ و مردانیان بود و ان
 او با مردان حمار زرم کرد و وظرف یافت و مردان را بالآخر در سن یک صد و سی و دو ہجری در آخند و کچھ قبل رسانید

پس چون سلاج از قتل وغارت مروان بن فرخنت یافت برادر ابو جعفر را در یک صدوسی و چہار و بیست و شصت
و بعد از سلاج برادرش ابو المنصور بالقد ابو جعفر عبداللہ بن محمد بن علی بن عبداللہ بن عباس معروف
بمنصور و واقعی بخلافت رسید اورا بظلم و ستم نسبت کردند و از ان اورا و الفی گفتند کہ از ہر کس دو اسفنی
گرفت و در جعفر خندق کوفہ صرت کرد و دو اتنی سدس در ہم است و قیراط نصف آن باشد و اسب چوکی بہ نوبت
بر در قصر مہب داشتند اورسم نمادہ چہ وقتے جماعتے قصد قتل او کرده منصور پیادہ از قصر بیرون آمد و چون اسب حاضر
نہود ہر اشترے سوار شد و پس از ان اسب بتار بر در ہمید آفتند و شہر بنداد از اینینہ اوست چنانچہ گذشت منصور
در آن عمر روزے بر بام قصر بود و مراشی پیرا دید کہ جوانی و اطردان قصر را آب نیزد اورا بخواند و گفت چہ را
سلاطین کوتاہ عمر باشند و شما عمرے در از یا باید گفت از ان کہ ایشان روزی خورد ایکبارے خورد
و ما بتدیج بکار میریم منصور بخندید و اورا استہ صد درم بخشید و بعد از ہفتہ کودکے را دید کہ بآن کار اشتغال داشت
گفت تو کمیتی گفت پیران پیرام و او در گذشت منصور گفت ہر ت راست گفتہ بود و بسے گذشت کہ منصور
در یک صد و پنجاہ ہجریے در حدود کوفہ در گذشت و اورا اسر بر بندہ و روسے کشادہ دفن کردند بر اکہ احرام
جج بستہ بود و بعد از و ہر شش ابو الہمدی بالقد بخلافت نشست و زندانین ان را نجات داد او تلکے
کریم بود و نقلست کہ ہمدی در شکار از لشکر جدا ماند و شب سبحانہ اعرانی رسید اعرانی حاضرے و کوزہ مشہ بہ
حاضر آور و ہمدی چون کاس را بخورد و گفت من یک از خلیفہ ام و چون کاسے دوم در کشید گفت از امر کے او بچ
و چون کاسے سوم بچزد گفت من خلیفہ ام اعرانی کوزہ را از پیش برداشت و گفت اگر کاسے دیگر خوری دعوی نبوت
کنی و دیگر روز لشکر بر جمع آمدند اعرانی از ان گستاخی نہر رسید و بگریخت ہمدی اورا بخواند اعرابی حاضر آمد اورا
دید بر تخت نشستہ بود و دیگران نیز او ایستادہ گفت اسلام علیک یا اللہ گفت من خدا سیم گفت رسول اللہ گفت
من پیغمبر سیم گفت خدا سستی و پیغمبر سستی چرا بر تخت نشستہ فرود آئی و در میان دیگران نشین ہمدی بخندید و اورا
صلہ داد و القمہ ہمدی پنج شتافت بزرگان کہ گفتند ہر کہ از خلفائے نبی ائیمہ و نبی عباس پنج آندے کعبہ را جامہ پوشید
اکنون از لباسارے انواب دیوار ہا گران بار است ہمدی بفرمود تا آن جا سہ بار الفقرا و ساکین دادند
و دو لیست جامہ زر بفت در خانہ پوشیدند و ہشک و عنبر و گلاب دیوار ہا بہ بندند پس پنج بگذار و و ہما نیز
رفت و ستہ صد ہزار درم و دو مسیت ہزار و نیا بخشید و بہ بغداد شتافت و در یک صد و شصت پنج ہجریے
ہمدی دختر را و خود زبیدہ خاتون بنت جعفر بن منصور و الفی را بعتد پس خود ہارون رشید کشید و اورا ہجرتے
روم فرستاد ہارون ہر دم شتافت و اسیر بسیار گرفت تا باز گشت و در یک صد و شصت و ہفت ہجری
ہمدی دیگر بار پنج رفت و زمین بسیار داخل مسجد حرام ساخت و بعد از و ہر شش الہاموی بالقد کوی
بخلافت نشست و او ہنאות قلب و شتافت طبع و شتافت نفس و شجاعت و سخاوت انصاف داشتہ
روزے در باغ چتر سوار شدہ بود و بہر سیکر یکے از خواجہ را حاضر ساختند خارے چون برابر او رسید

و

شمشیر کی گرفت و بروی باو نهاد و مدو وی چند که با هادی بودند بگریختند هادی از مرکب فرود آمد چون خصم نزدیک رسید
 آواز بر کشید که گرویش بزین خارجی بگمان آنکه از عقب کسی با سینه باز پس بگیرد هادی خود را باو رسانید شمشیر از دستش
 بگیرد آورا بگشت از آن پس سوار شد و سلاح از خود برداشت هر سه بن امین گوید روز سه
 هادی مر از نزدیک محله ساری در خلوت بنوازد و گفت می بینی که این سگ ملحد یعنی می برکی با من چه نوع
 معاشن میکند و میخواهد که هارون را بخلافت نشانند هم اکنون بر دو سر رشید را نرو من آری پس بزندان شو و آل
 ابی طالب را که آنجا اند بقتل رسان پس بکوفه رود و کس را در اینجا سیان یا بی با تا با یغان بکش و آتش در کوفه زن
 گفتیم یا امیر المؤمنین این کار سے غلیم است گفت از آنچه گفتیم چاره نیست اکنون درین مقام باش و فلان وقت
 برو و خود بساری عورات رفت و در همان شب بر دو در پیمان شب هارون رشید بخلافت مقرر گشت و خصم بن
 هادی که پدرش را در محله عمد ساخته بود مخلوع و مامون متولد شد و یک شب خلیفه بر دو خلیفه جانشین گشت
 و خلیفه مخلوع و خلیفه متولد شد با بجمه بعد از هادی برادرش المرشید با بعد هارون بن مهدی در عمر بیست و
 دو سالگی در سنه یکصد و هفتاد و هجری بخلافت نشست و وزارت به سچی برکی داد و او اول خلیفه ایست که در میدان
 گوی بازی کرد و او اول خلیفه ایست که شطرنج باخت و اول کسی است در اسلام که خمر بر اسب افکند و او را بصحبت علما
 و فضلا و شعر شری تمام بود بغایت متواضع بود یکی او را گفت با چنین تواضع مسابقت خلافت نمایند گفت منابتی که تو وضع پیل
 شو و مرا باید روز سه جوانی را که زوسی کرده بود و فرمود تا دستش بر نهد و در جوان اضطراب کرد و گفت دستم را که خدا
 به او داده قطع کن گفت بفرمان خدا میکنم زن گفت قوت از صناعت دست اوست هارون گفت که اگر دست او را نه برم از
 گناه کاران باشم پیر زن گفت امی خلیفه تر آنگاه بسیار است این را نیز از انانکار و دست ازین بیچاره باز دار هارون بخندید
 و پسر را باو بخشید با بجمه در سن یکصد و هفتاد و هجری محمد امین بن هارون رشید از زبیده خاتون بعد از بیست ماه ولست روز
 از تولد مامون بود و آن در یکصد و هفتاد و پنج هجری هارون محمد امین را ولیعهد ساخت و در یکصد و هشتاد و دو هجری مامون
 ولیعهد ساخت و امین را در آن تقدیم نمود که مادرش زبیده بود و مادر مامون کینزک بود لیکن مامون بعلم و فضل انصاف
 داشت و امین را از آن بهره نبود هارون امر کرتا سحله بنو لیسند و گواهی اکابر و علما و وجوه بنی هاشم و بنی عباس
 و سایر امرا بر آن ثبت کردند که از شرفی حلوان که عبارت است از کرمان و نهاوند و قم و کاشان و ماورالنهر و ترکستان و
 رمی و قوس و طبرستان و جرجان و حرسان و کابل و زابل مامون را باشد و بغداد و واسط و بصره و کوفه و شام و موصل
 جزیره و حجاز و مصر و افریقه تا اقصی مغرب امین را و امین به بغداد نشیند و مامون قزوین و تخنگاه سازد و اگر یک پیش از دیگر
 و یا آن مملکت نیز دیگر را باشد و پسر سو سکه تایم نام داشت بعضی از ولایات جزیره که بر دم متصل بود با و داد او را
 مومنان لقب نهاد و هیچ شتافت و مدینه رفت و سه مرتبه الهامی آن دیار عطا داد و الهامی مدینه آن سال را عام الاعلیه التلیه
 خوانند گویند که هارون رشید امین مامون را در خانه کعبه سوگند داد که با هم مخالفت نکنند و یکی را امر کرد که تا آن سحر را که
 نوشته بودند از خانه کعبه بیاد بر نهد و وقت آنچنان که خدا دست دادند به یقینا و خلق آن را بفعل بدگر فتنه با بجمه

چون مارون در کسبه بکشد و هشتاد و نوبت هجری که از زیارت مکه و مدینه بیرون آمدت بعفور نایب عطر و زوجه قیصر را
 که فرمان فرمای روم بود گویا نشاند و خود سلطنت نشست و آنچه هر سال عطر بارون میفرستاد و بار گرفت با این
 همدینه بر فلج سید و قتل و غارت کرد بعفور چراغ به پذیرفت و عهد کرد که یعنی نوزد و چون مارون برگشت با غی شکر
 و لشکر پدیدار اسلام کشید و بسیاری از مسلمانان را اسیر کرد و مارون در کسبه و هشتاد و نه هجری دیگر بار روم
 بروم نهاد و بعفور اسیران بگذاشت مارون باز گشت و در کسبه و نو و هجری دیگر بار بان و یار شتافت و با کسبه
 و سی هفت هزار سوار سوامی آنانکه به رعیت و خواستش بغیر آمده بودند همدینه بر قتل رسید و قمر آقا آن شهر کشید و
 و سپاه بقدر فرستاد و ایشان زده هزار اسیر از آنجا بیاوردند و اسقف در میان ایشان بود بعفور مالی وافر بازن خود
 بخد مت فرستاد و عهد کرد که دیگر بر فلج آبا و نسا زد و هر سال سه صد هزار دینار بخزانه رساند مارون قبول نمود
 و باز گشت و دیگر بروم لشکر کشید و در کسبه و نو و سه هجری بطوس در گذشت محمد امین بن مارون در بغداد
 بحکومت نشست نامون بن مارون رشید در رم و شکست قرار گرفت گویند که محمد امین در ابتدا در بغلامان غنی
 عظیم داشت مادرش زبیده لباس مردان در زنان پوشانید تا رفته رفته با ایشان مایل گشت القصد امین روزی
 چند با نامون بصلح گذرانید و با آخر مخالفت گشت بر دست طاهر و امین که امرای نامون بود در محرم کشته
 نمود و هشت هجری بود قتل سید ابو العباس عبدالمامون استقلال یافت و او ملکی عادل و عالم و بلند
 بوده و قرآن حفظ داشته و گفته اند که پیش از وزیر عثمان و علی کسی از خلفا حافظ قرآن نبوده گویند که یکی نزد ما مون آمد
 و گفت از عرب ام گفت عجب نباشد گفت خواهم که حج روم گفت راه کشاده است گفت چیرنه مدارم گفت حج از تو
 ساقط شد اعزانی گفت من آمده ام که از تو چیزی بگیرم نه اگر فتوی خواهم ما مون بخندید و او را عطای خریل داد گویند
 ما مون در خرد سالی پیش پدرش می کرد می روز می مارون او را گفت یا ابن لزانیه ما مون این آیه بر خواند از لزانیه
 لایکما الازان او شکر یعنی زانی نکاح کرده نمی شود و گویا زانیه یا شکر که روزی یکی را پیش مارون آوردند که دعوی
 نبوت میکرد مارون بعفور موثرا و از زانیه زند مدعی زاری آغاز کرد ما مون آن آینه بر خواند و هر یکا صبر داد
 ابو العزم من المرسل یعنی صبر کن چنانچه کردند ابو العزم از رسولان مارون از لطف طبع او تعجب نمود گویند که در عهد
 خلافت ما مون یکی دعوی نبوت کرد و او را جان آوردند ما مون او را گفت تو کیستی گفت پیغمبرم در روح موسی در من
 حلول کرده ما مون گفت موسی اعصای خود انداختی ما را شد می تو نیز چنان کن گفت عصای موسی آنگاه مار
 می شد می که فرعون انار یکم الا علی گفتی تو آن گویی تا بر معجزه که خواهی نمایم ما مون گفت خواهم که همین لحظه بریزد
 از زمین بیرون آری گفت سه روز تو مرا مهلت ده گفت هم اکنون خواهم گفت که این دو عالمی با کمال قدرت
 خود در سه ماه آخر بیرون می آرد تو مرا مهلت ده روز نمیدهی ما مون بخندید و او را توبه داد و از نما می ساخت
 با بحد در عهد خلافت او در هر گوشه علویان خروج کردند و مملکت پر آشوب گشت فضل بن سهل وزیر او با ما مون
 گفت تدبیر است که یکی از جگر سادات را ولیعهد کنی ما مون بپسندید و در سنه دو صد هجری امام علی موسی رضای از مدینه

۱۰۱

بخراسان طلبیداشت پس صغیر و کبیر اولاد عباس را بمر و خواوندان ایشان سی و سه هزار کس جمع آمدند اتفاق امام را
و بعد کرد و امر فرمود که رایات و کتابس سپاه که شعار عباسیان بود بر رایات و ثنبات سپهر بدل کردند فتنه و فساد
بر طریف شد و آخر آنجناب را در آنگور زهر داد و مامون قوی خلق قرآن ظاهر کرد یعنی قرآن مخلوق است گویند
که مامون روزی نزد زبیده خاتون رفت و او را دل تنگ یافت گفت ای مادر مگر بهر فرزند عزیز خویش محمد امین دل تنگ
هستی که او را بکشتمند گفت نه ولیکن از کرده خود پشیمانم گفت چه کرده گفت اگر گویم دل تنگ شوی مامون گفت بگوئی زبیده
روز سه با پدرت شطرنج می باختی پدرت ببرد گفت عریان شو و گردن قصه طواف کن و دوران بابا اصلاح نمود باچار
چنان کردم پس دیگر بار با او شطرنج باختی و به بروم گفت بطبع رو و با جاریه خرق نام که آنجا است جماع کن و خرقاق
کنیز کے قبیح منظر بود پدرت هر چند زاری کرد سوخت داشت و چندان اصلاح کردم که ناچار با او گرد آمد و تو بوج و آمدی
و رسید بن و پس آن من آنچه رسید مامون گفت لعنت بر اصلاح که اصلاح کردی این چه لیت انگاه محشمتی با بجای زبیده در آخر
بجای لسانی در سنه و صد و دو هجری در گذشت و او ملکه عاوله و عاقله بود هارون را بنحیرات دلالت کردی و در راه ما
و بادیه با بر کما ساخت و از بعد و تا کله مغلطه دیوار سے کشید تا نایبمان دست بران نهاد و سحر رفتند و بر جنبه جان شد
باجله مامون متوجه بلاد روم گشت چهارده قلعه از آن دیار بخشید و مراجعت نمود و در رقبه در گذشت گویند وقتی مامون
بنحو اب و دید که مردی سرنج روی با جامه زر بفت بر کرسی نشسته بود پیش رفت سلام کرد نامش پرسید گفت منم
ارسطا طالیس گفت رخصت دهی که از تو هموائے کنم گفت به بر سر گفت خوب چیست گفت آنچه نزد عقل
خوب بود گفت و دیگر چیست گفت آنچه نزد شرع خوب بود گفت و دیگر چیست گفت آنچه در عرف خوب بود گفت
و دیگر چیست گفت و دیگر هیچ خوب نباشد مامون بیدار شد و معتقد او گشت و بعلم حکمت رغبت نمود و در سولی
نزد ملک روم دستا و و کتب یونان بدست آورد و دو علما را فرمان داد تا آن را بر عربی ترجمه کرده و آن علم را رواج
داوند و بعد از مامون برادرش المعتصم بالمدین هارون بخلافت نشست و او عادل و شجاع و
بقوت بازو اشتهار داشته و امی بود و از آن هارون او را در شمار پسران نه آورده و عجب تر آنکه بخلافت رسید
و در اولاد او بماند گویند صد و سی هزار اسپ در طولید او جو خوردند و چون شهر شامه بنا نهاد امر کرد تا توپره های
اسپان را بر از خاک کرده در موضعی ریختند پیل بلند پیدا آمد معتصم بر آن کوشکی ساخت روزی معتصم علی
در پیش خود گردن زد و فرمود مجرم گفت اسے امیر سحر خدا و رسول مرا یک شربت آب ده معتصم فرمود
تا او را آب داوند مر آب بنجور و گفت ای امیر المؤمنین با این شربت ممان تو بودم اکنون اگر کما کن
کشتم واجب بود بفرمانا مرا بکشتم معتصم گفت حق ممان بزرگ بود او را اطلاق من فرمود و در
سال دو صد و بیست و سه هجری قیصر روم کلیطه را غارت کرد و بسیار سے از مسلمانان اسیر ساخت
معتصم با ولایت هزار سوار که از آن جمله صد و سی هزار که همه اسپان ابلق داشتند متوجه روم شد
و با قیصر معصاف داد و طعن یافت و عمویہ را محاصره کرد و گرفت و متوجه قسطنطنیه شد

قیصر ہر کہ را از مسلمانان گرفته بود خدا و مقتصر بدیار خویش بازگشت و در دو صد و بیست و ہفت ہجری بساگر مرہ
در گذشت و او را خلیفہ مثنیٰ خوانند زیرا کہ ہشتم خلیفہ است از بنی عباس و ہشتم اولاد عباس است و ہون مقتصر بن رشید
بن مہدی بن منصور و الفی بن محمد بن علی بن عبد اسد بن عباس و در مدت سلطنت ہشت شہر فتح کرد و ہشت تن از بزرگ
زادگان عجم در خدمت او بسر بیرونند و ہشت پسر و دختر داشت ہشت ہزار غلام ہشت ہزار کنیزک ہشت سہر ہشت قہر بانا ہشت سال غلام
کرد و ہشت سال عیال ہشت ہزار دینار و ہشت ہزار درم میراث ماند و این از عجایب اتفاقات است و بعد از وی سرش
الواقف با اسد بخلافت نشست وجود و اخلاق ستودہ موصوف بودہ و با علما بسر بردے و در تعظیم علویان
کوشید می وقتی زنی نزد او آمد و گفت من پیغمبرم و اثنی گفت رسول صلی اللہ علیہ وسلم فرمودہ لایسے بعدی گفت
آری لیکن بفرمودہ لایبیتہ بعدے و اثنی بخندید و او را توبہ داد و خورد سند ساخت گویند و اثنی در قول خلیق قرآن
سبالغہ نمودی یعنی اورا شیعہ و گروہی مغربی گفتندی و در سند و صد و ہشت ہجری و اثنی خواست کہ بر حقیقت
سد یا ہجرج و ما ہجرج اطلاع یابد پس سلام تر جان را با پنجاہ نفر بشرق فرستاد و اتم حضرتین ائمتہ را در ضمن اقلیم بفرستد و احوال
سد یا ہجرج و ما ہجرج مرقوم ساختہ گویند و اثنی بطعام خورون شہر ہی عظیم داشتہ لاجرم در جوالی با ستقامت مبتلا شدہ
طلیبہ تور گرم کرد و انگہ را با پیرون آوردہ و اثنی را آسختا نشاند تا رحمت زایل کشد چون دیگر بار آن مریض عارض شد
و اثنی بفرمودہ تا تنوز را پشت ترا فتند پس بدستور در آن نشست و از غایت حرارت طاقت نیاورد و پیرون نہ آمد
و در گذشت و در ستہ و صد و سی و سہ ہجری بعد از نو برادرش المتوکل علی الامر بن مقتصر با اسد بخلافت نشست
و او زشت ترین خلفای بنی عباس بود و بالاولاد علی عداوت و زبیدے و در سال اول از جلوس او در دمشق زلزله
افتاد و تا ستہ ساعت بماند خلق کثیر ہلاک شدند و ہجینج برخلافت او اکثر زلزله در شہر ہامی وی دادے و مردم بسیار
تلف شدند وی در صد و سی و نہ ہجری مسلمانان سجوالی قسطنطنیہ رفتند و ہزار ہزار قریہ از مصافات انولایت ہمار
کردند و درین سال متوکل امر کرد کہ اہل جزیرہ جزو ہشتر سوار نشوند و درین سال آب جلد زرو شد و بعد سہ وز سرخ گشت پس بحالت
اصلی باز آمد متوکل پوستہ ہنرل میگذا رانیدی بسیار بودی کہ باندامی خویش ظرافت های کیک کردہ و شیرینی طلاوہ مجلس ہر دو
و گاہ ما کسے در آستین یکے افکندی و چون اورا بگزیدی بہ تریاق علاج کردے و موافق این قضایا اسچہ را تم صرف
دیدہ آنست کہ عبد اسد خان ابن علی محمد خان رو میلہ با بازی کران مار و کتر دم میلے تمام داشت و از اینان
افسون مار و کتر دمے آموخت و بسا بودے کہ در مجلس خویش ماران را سر وادے و بدشت گرفتے
و بگردن آویختے و ندیمان اورا از ان منع کردندے و او نشنیدے و ندیچی را کہ مار گزیدے او از افسون نج ہمار
را دفع کردے ناگاہ روزے اورا مار گزید و ببرد و حشر خند با فسون و افسانہ پرداختند و بیح حاصل نشد
با بجز در شبے کہ متوکل بچشتند و بعد از وی سرش المستنصر باقند بن متوکل بخلافت نشست و او بصبور و عاقل و تاثیر انجیر بود و دوستی
باہل بین رسول میدشت و شش سال خلافت کرد و در گذشت و گویند کہ باشارہ اتراک اورا بنر ہلاک کردند و بعد از
المستعین باقند بن مقتصر باشارہ امرای ترک بخلافت نشست و او بعلوم و فضل معروف بودہ و در اخبار انساب ہمارت

تجارت

داشته خلافتش رونق نیافت ترکان المعتز با بعد بن متوکل را که مجوس بود و بجلافت نشانند و او اول طایفه
 که بر زمین مذہب سوار شد با بجملة ترکان از مرسوم طلبیداشتند و شورشی عظیم نمودند و او را بگریزند و آفتاب گرم برپا داشتند
 تا خود را از خلافت خلع کرد و بعد از او المعتز بن و اثن بن معتصم خلافت یافت و زاهد و عابد بوده و او در بنی عباس
 چون عمر عبد العزیز در بنی امییه و او آوانی و ظر و ت زرین و سپهر را بگذاخت و سکه زد و دستور تا که بر بساط بود و سحر کرد و سیاح را
 که در زنجیر بوده کشت و امر کرد که زیاد از صد درم خرج مطبخ کنند و پیشتره هزار درم هر روزه در مطبخ خلیفه صرف شد
 و در دو صد و پنجاه و شش ترکان بگریزند و قتل رسانند گویند که در خوابگاه او منند و قتی مقفل یافتند گمان برده که گنج است
 چون بکشاند غلی یا جامه پیشین دیدند و از خادمش پرسیدند و گفت او آخر بامی شب بیدار شدی و این جامه پوشیدی و
 غل بر کردن نهادی و تا صبح نماز گذاردی و بعد از او المعتز با بعد بن متوکل بجلافت نشست و بسامه و بسیم جبر و دو بار با
 موسیقی مجالست میکرد و بعد او دولت عباسیان دیگر بار رونق گرفت ترکان بر گاه خود استند می خلیفه بکشتندی بود و گیر
 بجای او نصب کردند مغلوب شدند و در دو صد و شصت و یک بجزی معتد پس خود و جعفر را و بعد ساخت و افرقه و بصر
 و شام و جزیره و موصل و ارمنه و آذربایجان و حلوان او را داد و برادر خود ابو احمد موافق را بولایت عهد مقرر نمود و بغداد و
 کوفه و سواد و طبرستان و مدینه اهواز و فارس و عراق و خراسان و جرجان و طبرستان و کرمان با و تفویض نمود و یعقوب
 لیث که در عهد او بر بعضی دیار استیلا یافته بود برادر معتد موافق او را بر سمیت داد و بعد از معتد برادر زاده اش المعتصم با
 بن موقوف الملقب بسفاح ثانی بجلافت نشست او امیر سے ضابطه و شجاع و سفاک و بخل مفرط داشت و بگناه یک
 خلق را بکشتی و در بنیاد عمارت حر لیس بود و علویان را محترم میداشت و سبب آن بود پیش از آنکه بجلافت رسد
 بنحو اب دید که مردی بخار و جله نشسته بر گاه دست دراز کرد و آب تمام دجله بدستش آمدی و چون باز کرد
 بجای خود رفت معتقد را گفت مرا می شناسی گفت نه گفت منم علی بن ابی طالب چون خلافت تو رسد باید که با
 فرزندان من نکوی کنی و بعد از او المکلفی با بعد بن معتد بجلافت نشست و بعد از او برادرش المقتدر را بعد
 بن معتقد در عمر چهارده سالگی بجلافت نشست و او سجد و کرم موصوف بوده و بعضی از مورخان حادثات
 خلافت او را در هزار ورق نوشته اند و بعد از او برادرش القا هر با بعد بجلافت نشست و در عهد او در جزیره
 ظاهر شدن گفت روح فاطمه زهرا در من حلول کرده و یکی از مردان خود را علی و دیگر را جبرئیل بنحو آن
 قاهر ایشان را بتازیانه نخواست تا تو به گردن با بجملة ترکان مخالفت قاهر آغاز ننهند و او را بگریزند و سیل کشیدند
 و او زندگانی دراز یافت اند سائر کوربان حبا مع مسجد بیغداد گدائی میکرد و فاعتمر و ایما اولی الالبصار
 و بعد از حنعل او برادر زاده اش الراضی با بعد و بعد از او برادرش المتقی با بعد و پس از او بن عمش
 المستکفی با بعد از پی بگدگیر بجلافت نشستند و در عهد مستکفی معز الدوله و علی از اضطراب و انقلاب مملکت
 بغداد و آگاه شد و روسی بد استیلا یافت مستکفی او را نخواست برادرش رعا الدوله کن الدوله و او را معز الدوله
 لقب نهاد و با آخر معز الدوله از و بر جمید و او را بگرفت و در سنه سه صد و سی و پنج بجزی او را میل کشید و بعد از او طایفه با بعد

نفرمان مغزالدوله بخلافت نشست مغزالدوله فرخاست که ابو الحسن محمد علوی را بخلافت بنشانند چه خلافت حق طاعت است از غیرش گفت
آن را که خلافت دمی اطاعتش کنی یا مخالفت گفت مطاوعت وزیر گفت اگر گوید دست از حکومت باز دار
چکنی مغزالدوله گفت اگر نفس با من مسامحت کند نفرموده عمل کنم و اگر عصیان و زرم بدوزخ روم وزیر گفت
پس چرا نام خلافت بر شخصه باز بگذاری که با اسمی قانع باشد مغزالدوله پذیرفت و از آن غریمت در گذشت
الفقه بعد از بیماری مطیع پسرش الطالع با محمد نفرمان پدر بخلافت نشست و بعد و ماه پدرش در گذشت
و در عهد او ترکان با مغزالدوله و یکس محاربات کردند و عهد الدوله به بغداد رفت و استیلا یافت و طالع
علیفه بود تا آنکه به او الدوله بن عهد الدوله بسطنت رسید و طالع را خلع کرد و آنچه داشت سپرد و در سنه صد
و شتاد و یک بجزی القاه نام درین مقتدر نفرمان به او الدوله بخلافت نشست و بر طبق خوابیکه علی را دیده بود
در تعظیم علویان میکوشید و از من بود فرجاستش کی آن است که طالع مخاوع را پس و جلس نمود ساخت و بعد او
چندی در خراسان بدستور خطبه نام او و طالع خوانندی چون سلطان محمود غزنوی در خراسان استیلا یافت خطبه
تمام قاور کرد و فاورش تا دوشش سال عمر یافت و یکسال و چند ماه خلافت کرد و بعد از او پسرش القاسم با محمد خلافت
نشست و در عهد او دولت و باطله منقرض گشت و بسا سبزی که مقدم اتراک بود و خروج کرد و بر بغداد استیلا یافت
و خطبه نام منصور با محمد علوی عبیدی صاحب مصر خواند تا پیر به ابو الحارث پناه برد و نامه بطغر بیگ سلجوقی
نوشت و او را القلع و قمع بسا سبزی تحریر نمود بطغر بیگ بیاید و بسا سبزی را متاصل ساخت و دیگر باز تا سیم را به بغداد
خواند و بخلافت نشاند و بعد از او پسرش المقتدر با محمد خلافت نشست و او بزبده و دروغ انصاف نشست
بعد خویش کبوتر خانه منهدم ساخت و امر کرد که ملاحان زمان و مروان را در یک کشتی بنشانند و در چهار صد و شستاد
بجزی مقتدی و ختر سلطان ملک شاه سلجوقی نجواست او را از دختر سلطان پسر سے بوجود آمد موسوم با ابو الفضل
و در چهار صد و هشتاد و پنج بجزی سلطان ملک شاه به بغداد آمد و بمقتدی پیغام داد که پسر خود مستظهر را که ولیعهد
کرده خلع کن و ولایت عهد به ابو الفضل جعفر ده و بغداد با و باز گذار و به بصره رود و اقامت گزین مقتدی طوعاً
و کرهاً قبول کرد و ده روز را مهلت خواست سلطان اجازت داد و مقتدر سے دران ایام روزی گرفتگی و منگام
انظار بر خاکستر شسته و سلطان را دعای بد کردی و هنوز آن مدت بسر نه آمده بود که سلطان در گذشت
و مقتدر سے به بغداد ماند و بعد از او پسرش المستظهر با محمد خلافت نشست او با خلاق حمیده انصاف
داشت و خط خوب نوشتی و شعر نیک گفتی بعد او ستارگان سوامی رطل و در برج حوت جمع آمدن ابن عمیسی نجم
گفت اگر زحل با ایشان بود سے طوفان چون طوفان نوح اتفاق افتاد سے اکنون باید که در فطر سے
از انظار عالم سیلی عظیم آمد پس چنان شد که گفته بود چه دو ایست هزار کس از قافله حاج در مر سیل فرو
آمده بودند و سیل بیاید و همه را به برد و او دریا نصد و دوازده در گذشت و بعد از او پسرش المستظهر
بخلافت نشست و از سلا جقه حسابے گرفت و در پانصد و بست و نه بجزی طایفه از سلطان مسعود سلجوقی

سلجوقی که مقتدر را در روز شنبه در کشتی بنشانند و در چهار صد و شستاد و پنج بجزی سلطان ملک شاه سلجوقی نجواست او را از دختر سلطان پسر سے بوجود آمد موسوم با ابو الفضل

با او مصیبت داد و ظفر یافت لشکر باین مستتر شد بختش را بخود ایستاده بود درستی مصحف و در دستی شمشیر داشت و جمعی از کتک
 با وزیرش علی بن طرار با مانده بود و مسعود از وقار و کعب نمود و جمعی بفرستاد تا او را بگیرند مسعود سلجوقی بهمدان رفت
 و برو ایشی در غیبت فدائیان ملاحظه مستر شد را بکشند و بعد از و پسرش المر اشید با مسعود در بغداد و بخلافت نشست
 و بالشکر سلطان مسعود سلجوقی ژم کرد و ظفر یافت داود بن محمد بن ملک شاه از آذربایجان و آتابک عماد الدین تکی صاحب
 موصل بر اشید پیوستند و را شد نام مسعود را از خطبه بر افکند و نام داود را در ویست نام خویش ساخت مسعود به بغداد آمده بجهت
 پرداخت آتابک بموصل گر سخت و داود و را شد بر آمد شتا فتنه سلجوقی بر بغداد مستولی شد و را شد باصفهان شتافت
 و در آن دیار بر دست فدای ملاحظه قبعل رسید و گمان ذلک فی پانصد و سی و یک هجری و بعد از و المقتضی الامام احمد
 بن مستطبه با اشاره مسعود سلجوقی بخلافت نشست مسعود با پیغام داود که باستیحاچ تو اتباع تو چند هست که موازی آن معین کنم
 گفت هر روز چهل استراب کند بار اختلاف می کشید و دیگر چیز با برین قیاس باید کرد مسعود سلجوقی گفت مرده عظیم القدر را
 بخلافت نشاندیم خدا شتر او را و فکند و گفته اند که از هنگام ظهور و یا مملکت آن زمان هیچ خلیفه با استقلال از حکومت
 نکرده و تا مسعود سلجوقی زنده بود و خلافتش رواج نیافت و بعد از و مستقل گشت و سلجوقیان را در بغداد راه نداد و بعد از و
 پسرش المستخر با مسعود بن مقتضی بخلافت نشست و بعد از و پسرش المستحقی متور احمد و پس از و پسرش
 الفاضل الدین احمد بخلافت نشست و در ستم ششصد و چهارده هجری سلطان محمد خوارزم شاه با مسعود
 غلاؤ الملک ترندی بیعت کرد و لشکر به بغداد کشید ناصر شیخ شهاب الدین سهروردی را بر رسالت نزد خوارزم شاه
 فرستاد تا باز کرد و شیخ در حد و همدان لسلطان رسید و بعد از محنت بسیار اجازت ملاقات یافت و چون سلام کرد
 سلطان جواب نداد و بجلوس نیز اشاره نکرد و شیخ خطبه بر خواند و ناصر را بست و خوارزم شاه گفت ناصر چنان نیست
 که تو گفتی چون بغداد رسم آن را خلافت دهم که چنین باشد پس شیخ باز گفت و خوارزم شاه بقصه جلوان رسید بر نه
 سخت بارید و اکثر و اب بنیاه سلطان تلف شد خوارزم شاه تا چار از عزمیت بغداد و در گذشت و ناصر با اشاره لعیل الدین
 طوسی هببت استقبال خوارزم شاه و چنگیز خان را طلبیداشت در ظاهر خوارزم شاه را و در معنی خاندان خود و تمامی مسلمانان
 بیاد نیستی و فناد و او گویند که چون ناصر خلیفه خواست که نامه بمحمود و بلوای وزیر چنگیز خان بنویسد تا او را بر خوارزم شاه
 تحویل دهد گفتند فرستاده را باید که تا چهار ماه در ملک خوارزم شاه برود اگر نامه بدست کسی از خوارزم شاه همسان افتد چگونه
 باشد پس از سر مرده می ترسیدند و به استره آنچه خواستند بر آن نقش کردند و او روی بران مالیدند و چون روی
 بر آمد نزد چنگیز خان فرستاد و چون آنجا رسید سر او را ترشیدند آن نقوش نمایان گشت تا مدعا و یافتند با بجمه ناصر در
 شش صد و بست و دو هجری در گذشت و بعد از و پسرش الطاهر با مسعود و پس از و پسرش المستصبر با مسعود طاهر
 بخلافت نشست و او بحد و انصاف داشت و وزه با یکی از ندای عمر بن خزانه می بود و بر سر حوضی رسید که پیران زوایب
 مستقر گشت با چندان مملکت ایام که این را به بخشیم ندیم بخندید مستقر سبب این باز پرسید گفت فوتی با جد تو ناصر الدین احمد
 بر سر این حوض رسید مقدار می تهی بود گفت ای چندان زندگانی یا بجم که آنچه خالی مانده است پر کنم با بجم بعد مستقر خراغ و بجم

بفرمان او کتای قان بن چنگیز خان قصد بغداد کرد و منزه بازگشت و مستم در شش صد و پهل هجری درگذشت
و بعد از او پیش المستعصم بایمده خلافت نشست و او آخرین خلیفه خلفای بنی عباس است و او به تجربه و تدبیر
معروف بوده و از ملوک جهان کس او را مجلس بازجوئی بر آستان ایوان او سنگی چون حجر الاسود انداخته بودند
و یک اطلس سیاه بر پشت آستین از مخربه فروگذاشته هر که بدرگاه آمدی آستین را زیارت کردی و بر سنگ بوسه می
دیدی و بیست و چهار هزار سوار در دیوان او علوفه داشتندی و خدام امر اغیر ازین بود و در سنه شصت و پنجاه و شش هجری
بلاکو خان بن بویخان بن چنگیز خان بفرمان برادرش ملکوتخان متوجه ایران شد و بسی نگذشت که لشکر به بغداد کشید
و بعد از زرم و محاصره بر بغداد استیلا یافت و معتصم را با پسران و چندین هزار کس بکشت و دولت بنی عباس از بغداد سپری
گشت و بعد از معتصم کسی از عباسیان در بغداد نام خلافت نبردند مگر چند نفر از ایشان در مصر نام خلافت یافتند و اول
ایشان مستعصم بامدین ظاهر شد و با سواد الوجه بود و چون معتصم بر دست ملکوتخان قتل رسید مستعصم بگریخت و بمصر رفت
و چند روز صاحب مصر و شام در سن شصت و پنجاه و نهم هجری نام خلافت برد و گذشت و مستعصم بامد که سلطان محمد
تغلق شاه با و شاه هندوستان در بلخ و خوارزم نام او خطبه خواند و همچنین دوازده تن دیگر از عباسیان کی بعد دیگر
خلافت یافتند و آخرین آن گروه دوازدهم فرمتوکل علی آمد است که در سنه نصد و بیست و دو هجری به اتفاق سلطان
قانع صوی غوری صاحب مصر و شام با سلطان سلیم خود کار و م زرم کرد و اسپه گشت و نام خلافت از خاندان بنی عباس
برخاست با بجمه گویند که چون ملکوتخان در بغداد قتل عام فرمان داد و مغولان هزار هزار و شصت هزار مرد قتل رسانیدند
بازمانده را پیش ملکوتخان بردند ملکوتخان گفت از اهل حرکه ناگزیر است و ایشان را بگذاشت بنهار روز و تا بهر تجارت
کنند و هر چه و آن گفت قومی مظلوم اند و سحر به از ایشان قانع شد و قصبات و مشایخ و صوفیان و حاجیان و واعظان و
مصرفان و گدایان و قلندران و کشتی گیران و قشاعان و قصه خوانان و بازی گران و سخن گان و امثال ایشان را جدا کرده فرمود
که در آن فرمایش زیاده اند و نعمت خدای را بر زبان می برند پس امر کرد تا همه را در شرط خرق ساختند و خلیفه گفت که ما اینم بر زبان می قیام
خلیفه مالی حاضر ساخت ملکوتخان گفت بر آنچه ظاهر است از منقبات پیر و ده خلیفه بصحیح از الخلافه اشاکه کرد
آنرا بکنند و حوضی پراز طلا یافتند پس نام ملکوتخان طعام از خلیفه باز گرفتند و چون نبایت گرسنه شد طبقی پراز زر و جواهر
او بردند خلیفه گفت این را چگونه خورم گفت آنچه توان خورد و چرا فدای جان خود و چندین هزار کس نباید کرد و ملک از بیگانگان
گاه نباید داشت پس امر کرد تا او را قتل رسانیدند و گفت نشاید که خون خلیفه بر زمین افتد نگاه او را در نهم حمید چندان با میدند
که درگذشت پوشیده ماند که بعد خلفای اشعری سیه خلافت با و لا عباس عم رسول صلی الله علیه و سلم رسید چنانچه گذشت و در هر دو عباس
اکثر طبقه از مسلمین اهل اسلام چون طایفه و همین همفاری چون یعقوب بن لیث سامانیان حکومت خراسان خزنویه که سلطان محمود
ازان گروه است و سلا جقه و خوارزم شایان غوریان و طلیان امثال ایشان بسیار و همچنین بلوک پند و در متابعت بعضی در مخالفت چون
حسن صباح و دیگران سلطنت رسیده اند احوال هر یک بجا های مناسبه مرقوم است **فصل نهم** از احوال
وزرای و خطمای خلفای عباسیه موسی عباسی شیخ عباسیان بوده گویند سنه سیصد و هشتاد و هشت روزی با او گفت اگر از

ماہ نیکو تر باشی طائفے زن در حجاب شد و موسی از گفتہ شیمان گشت دیگر روز تیز و منصور و والی رفت مجال بازگشت
نقدار جمع آورد و از آن سوال کرد همه گفتند آن مطلقاً است مگر یکے از ایشان گفت نہ چنین است زیرا کہ آدمی از ماہ نیکو تر
است و قال اللہ تعالی و لقد خلقنا الانسان فی احسن تقویم موسی شاد شد مالی وافر بفقیر داد ابو ابولید معن بن زاید
شعبانی از مشاہیر اجواد است در عهد نبی امیر حکومت آذربایجان داشت چون دولت نبی امیرہ بسر آمد بخدمت منصور
و والی رفت و اعزاز یافت صاحب ابن عبدا گوید یکے معن را گفت مراسم او را کن و غلبت در من پوشان من بفرمود تا شتر
و پیسی و احقرے و دخترے و کینر کے اور داد و اندوا نگاه جامہ و کرتہ و روسے و کنبیلے و موزہ و چادرے و کنگے باو عطا
فرمود و گفت بخدا سوگند اگر خزان مرکب لباس میکندم آن نیز ترا می بخشیدم جعفر بر یکی لقب جعفر است و بر انداز
اکابر و وزرا و سخیا بودہ اند و اجداد او وزراے سلاطین عجم بودہ اند و جعفر است کہ زرقہ را صافی ساخت و ز جعفری
باو منسوب است و در باب لقب ہر یک جہات بسیار گفتہ اند از انجمله آنست کہ چون سلیمان بن بزرگ رست و از مجلس بر اندیزی
گفت کہ جعفر با عاز طلبید و از مجلس اذن سبب چہ بود سلیمان گفت کہ او بدر دلیت کہ با خود زہر سپیدار و نیکو گفت
کہ اگر فرمان ہی بفحص کنم سلیمان خدا داد ندیم پیش جعفر رفت و استفسار نمود جعفر گفت راست است نیز نیکو گفتی من بہت
بہر احتیاط داشته ام کہ اگر کسی بہ امانت ما را تنگ کند از آبرو مکم و از مذلت بر ہم ندیم حال با سلیمان گفت پس سلیمان جعفر را
بطلبید پس از آن او را بر یک خواندند گاہ سلیمان از مہر او تعجب نمود و او را وزارت داد وقت خلوت جعفر گفت کہ
خداوند چگونہ دانست کہ با من نہ راست گفت و مہرہ بر بازوی منست و خاصیتش آنست کہ چون بومی زہر بدورسد حرکت
پس چون پیش می آمدی مہرہ باو حرکت آمدند از آن دستم کہ زہر واری با بجلد بعد چندے سلیمان و پس از جعفر در گذشت
پس بر شش حسالدریکے در ضمانت را می چون او در آن عمر نبودہ و او آنست کہ ہنگام خراب کردن قصر کسرے
بتنات را می منصور و والی را از آن منع نمود و این حکایت در ضمن بعد او مر قوم است پس ابو علی شکر
بن خالد بر یکی از مشاہیر اجواد است و او چہار پسر داشته کہ ہر یک در کار خود نظیرند است تذ فضل در خود و سخا و جعفر در فصاحت
و بلاغت و کتابت و محمد در عنا و سرور دنیا و موسے در شجاعت و شہامت از سخنان یحیی بہت نلشہ بدل علی عقول
اربابا المدینتہ و الکتاب والرسول قال لکنوا احسن بالنسجون و احفظوا احسن بالکتبون و نجد لوالحسن با یحفظون و گفت
ہر کسی کہ عیار موکب من بروشنید بر من واجب است کہ عیار احتیاج از او بردارم روزے خواست کہ با معاویہ بن مسلم مصافحہ
کند معاویہ دست باز کشید یحیی گفت چہ واقعہ شدہ معاویہ گفت ہسبج واقعہ نشدہ لیکن تر رسم کہ کف من خو سے
گفت تو گوید و آنچه دارم از دستم رود اسحق ندیم گوید یکے از غلامان یحیی را در خدمت آواز داد و او جواب نہاد و یحیی
بدل علی علم النصاب سوسے ادب علمان منقول بہت کہ مد سے عباسی بعد خویش یحیی را بنواخت و پسر خود
بارون رشید را کہ زن شکرے و ایہ او بود با و سپرد تا تربیت نماید یکے ہارون را تربیت کرد چون خلافت بہادی
رسید چندان سے نمود کہ بعد از ہارون خلیفہ شد و او را بنواخت و در یکصد و ہفتاد و ہجری وزارت داد و یحیی
بر ملک و مال مستولی شد و او دبیرانش دست سجود و عطا بر کشا وند و رسوم حاتم طائی و معن بن زاید را احیا کرد

اطهر نوم

اسحق ندیم گوید میرا پسر سے آمد عبدالسدین ملک چراغی وہ نہ از درم ہر من فرستاد و مرا بجا اند نزد اور رقم شرا اب
میںخورد و گفت اسی اسحق سرودے بگوئی چون ہرگز با من گستاخی نکرده بود و استم کہ از بہر آن ہزار درم است
بتکلیف سرودے آغاز کردم بانذیران گفت اسحق سرودنیک پیش بر یکیان گوید و بر یکیان ہر چند کہ حالا
مسلمان اند اما از اولاد کبر اند کہ تم چہین مگوے کہ انچہ در کوشش ایشان را بود و دیگران را بنہوہ اکنون یک کرم
از ایشان باز گویم گفت بگوئی کہ تم مرا خانہ تنگ بود خواستم کہ خانہ ہمسایہ ہر ہم ہمسایہ رہند اور ہر صبح فرستادہ می آید اور ہر خود
کہ میخواہم صبوحی بکنم خواستم کہ روانہ شوم ہمسایہ باید و گفت کہ کار سے ضرور دارم اگر خواہی ہمیں لحظہ خانہ مرا بجز والا
بدیگرے فروشم یکپاش بجزید آن مشغول شدم پس بخریت شدم گفت ازین بہتر رعایت صبوحی تو انکرو حال باز
گفتم گفت ازین خبر می از حال تو شرمندہ شدم پس صد ہزار درم و اسپہی گران بہا بمن داد و یکی را گفت کہ بخانہ ہجرت
برو و بر بام شوہر خانہ کہ گردوست بجز و معماران را جمع آرتا خانہ عالی بنا کنند و دیگر وزیر و خواجہ احمد و کیل بھی بیاید
و سینہ و خانہ دیگر را کہ اطراف خانہ من بود بجزید و ہما مضاعف داد و در اندک زمانے خانہ عالی ساختند و
فرش در آن افکندند و از قمشہ و خدام انچہ در سر ای بزرگان باید با بجا فرستاد و صد ہزار درم ہر خبر آستخا
نما و انگاہ مرا گفت اسی اسحق وقت آن رسیدہ کہ مرا اضیافت کنی پس با پسران و ندیمان بخانہ آید و تفضل و جعفر گفت
ہر یک اسحق چہ ساختہ آید ہر کدام از ایشان ہزار دینار دادند بھی با ایشان تمام روز آستخا بود چون برخاست کہ بخانہ روایت
دینار دیگر مراد و اسحق گوید چون این سخن تمام کردم عبدالسدین مالک بر پای خاست و انصاف داد کہ باہر انکہ ہمسری
تو انکرو وقتے تھے با ہارون رشید سوارہ سے رفت غلام سے از غلام ہارون عرض کرد کہ اسپم سقط شد ہارون
گفت کہ یا نصد درم با و وہمید تا بہر خود اسپہی بجز و با و اشارتے کرد ہارون و خیاغت یس خلیوت شد و گفت انچہ شہادت
کہ کردی گفت تو خلیفہ زمانے نشاید کہ بر زبات عدد سے کتر از ہزار رو د ہارون گفت چون خورم ہم کہ بہای
اسپے کہ یا نصد درم ست بگرام و ہم چہ باید گفت گفت باید گفت کہ بہر این غلام اسپے بجز گوئی کہ چون بیچے
چند سے وزارت ہارون کرد از ان شغل استغفا خواست ہارون گفت اگر خود آن کار کنی پسران تو تفضل و جعفر
ہر دو شایستہ اند ہر کدام را خواہی وزارت وہ سے فضل را اختیار نمود فضل بن یحیی بر کلی رضع ہارون رشید
و اگر مہر یکیان است و گفتہ اند کہ جوہر یکیان از و شہرت یافتہ و اور احاتم اسلام خواندند سے
با گمان جوہر نیابت متکبر بود و گفتی اجل و اجل مع التواضع ازین بالرجل من الشجار و العلم مع الکبیر از و منقو
کہ گفت کہ من کبیر و سخا از عمارہ بن حمزہ آموختہ ام گفتند چگونہ گفت پدرم وقتے عامل سوار س بود
در مطالبہ ہر چہ داشت بدادشش صد ہزار درم ہر و باقی ماندہ دادا سے آن تخبہ گشت و با من گفت با انکہ
در میان من و عمارہ و حشمت خاست لیکن جبزو کہ سے مرا اعانت نخواہد کرد پس من بجا کہ عمار رفتم
اور صد روپوان برسند شمشتہ بود سلام کردم جواب نہاد و قصدہ باز گفتم لحظہ خاموش ماند پس گفت
در کرم تا چہ شود من ملول از پیش بیرون آدمم و از قایت اندوہ در مسجد سے بختم چون بیدار شدم

بنحایت گشتانستم استمرے چند پر زردیدم کہ بر در خانه ایستاده بودند حال بہ پرسیدم گفتند زرتیست کہ
 عمار بہر بھی بر کی فرستاده اندیدر از ان آگاہ کردم تعجب کرد و آن بدیوانیان و او پس از اندک زمانی پدرم قشغری بزرگ
 یافت و مانی وافر دست آورد مرا گفت کہ آن وجہ بہار برسان نرود او فرستم و او را بر وجہ اول نشسته دیدم سلام کردم
 جواب ندا و گفتم آن زرا آورده ام برنجید و گفت باز کرد و دیدرت ابگوی کہ من صرف نیستم کہ ہر گاہ خواہی مال از من بستاننی
 و باز وہی پس گفت از پیش من دروشو ناچار با مال باز گشتہ از آن گاہ کہ جو و طبیعت من جامی گیر گشت یکے نزد فضل آمد فضل
 گفت چہ حاجت داری گفت در ہمسایگی تومی باشم و نام من ز تو کیے است و ولادت من و تو در یکشب اتفاق افتاد
 فضل گفت چہ عمر داری گفت سی و پنج سال گفت راست گفتی پس در افادہ ہزار درم و اسپہی بداد و معتبر نمود
 کہ ہر سال دو ہزار درم باورسانند و تھے پیش از آنکہ وزیر شود با جمعی آمدند تا بشکار رفت و از صید گاہ مراجعت نمودہ بمنزل
 می آمد اعرابی بزرافہ سوار پیش آمد چون فضل را پایاہ دید پادہ شد و گفت السلام علیک یا امیر المؤمنین فضل گفت من جلیفہ نیستم گفت السلام
 علیک یا ہر ایاوزیر گفت من وزیر نیستم گفت السلام علیک یا امیر المؤمنین فضل گفت من جلیفہ نیستم گفت السلام
 از قبضاعہ گفت آن ازینجا چند فرسخ است گفت ہشت صد فرسخ گفت ای نعمتہ بہر چہ آمدی گفت از آنکہ بخت بر ابرام و از سخانی ایشان بہر اہم فضل گفت بہر چہ
 تو از ایشان کرا اختیار کردی گفت من ہوا طولم با عا و مجہنم کفا و اشہد ہم کہ گفتم آن کیست گفت فضل بر کی گفت فضل
 مرد سے بزرگ است چون بار و ہر جزو علما و فقما و شعرا بہ مجلس اوراہ نیابند اگر از ایشان خوش آمدی والا نہ درار سخہ
 داشتی اعرابی گفت من نرود آورده ام و در بیت و مدح او گفتم ام فضل گفت بر خوان اگر تا بل آن باشد کہ در مجلس
 فضل خواندہ شود و ترانہ او برم والا از مال خود ترا پیڑے ہم اعرابی این دو بیت بر خواند رہا عی الم تر ان الجود من نظر
 آدم بہ سجد رفتی جبار الملک لفضل بہ فلو ام طقل مضاجع طفل بہ و ندبہ باسم الفصل الاستعصم لطل ب فضل گفت
 نیک گفتی لیکن اگر فضل گوید این دو بیت را شاعرے دیگر در حق من گفتہ چگوئی گفت دو بیت دیگر از ہشعار خود بر خوانم
 و بر خواند فضل همان سخن گفت اعرابی بر خواند و ہمین فضل سیکت و اعرابی شعر میخواند تا آنکہ بلول شد فضل گفت اگر بعد ازین
 گوید کہ این را دیگرے گفتہ چگوئی گفت چہار بیت دیگر گفتم ام کہ سچکس گفتم بر خوان اعرابی
 گفت آن چہار بیت این است کہ چہار دست و پای نافہ خود را در فلکان ماد فضل کنم و غایب خامر
 بنفسا عبد باز کردم فضل منفعل شد و سر بر زیر افگند پس سر بر آورد و گفت من فضل کمومی کہ چہ میخواہے
 اعرابی گفت وہ ہزار درم فضل لغز نمود تا اورا بہیت ہزار درم دادند ما بر اعرابی حسد بردند و گفتند
 معلوم نیست کہ این اعرابی شعر تو اندگفت و گمان آنست کہ اسخہ خواندہ شعر دیگران است فصت لکان
 پر گرفت و نیزہ دران پیوست و گفت بیک بیت مناسبین را از خود دفع کن اعرابی بہیہ این بیت بر خواند
 بیت نفوسک تو س الجود والندے و بذلما ب و سهمک سهم الیہر فاعلم بہ عہدے بہ
 فضل بہ پسندید و بیست ہزار درم دیگر با و بخشید و ازین قبیل حکایات جود و بسیار است با سلسلہ
 چون فضل و وسال وزارت کرد و ہارون خواست کہ برادرش جعفر بن یحے وزیر باشد پس نامہ بہ ستھے

نوشته که آنکس تری مرا از دست راست بدست چپ کنی در یافت بقتل نوشت که قدامیر المؤمنین بجزیل
 الخاتم بن مینک انی شما لک فضل آگاه شد وزارت به برادرش جعفر باز گذاشت و در یکصد و هفتاد و هشت بجزی
 بفرمان هارون به ایالت خراسان و بخراسان و بخراسان رسید و برادرش موسی بن سحج با مارت سندر رسید و بالاخر
 فضل از مارت خراسان مغزول شد جعفر بن یحیی بر یکی عالمی و فاضله بوده و در فصاحت و بلاغت
 نظر نداشت و از دکامی او آنتست که میبودی گفت که هارون درین سال بمیرد هارون بشتید و مفهوم گشت میبودی
 حاضر کرد و فخص نمود میبودی گفت که درین شکلی نیست آنچه از مرگ خلیفه گفته ام همچنان شود و جعفر گفت سخن در
 معتبره توان داشت و هر چند ازین قبیل سخنان گفت هارون شاهان شد جعفر گفت اے میبودی بگوئی که
 از تو چند باقی مانده گفت چندین سال جعفر گفت یا امیر المؤمنین او را بقتل رسان و ظاهر شود که کذاب است
 و ازین اندوه ربانی یابی هارون بجنید و میبودی را بقتل رسانید روزی جعفر با فضل بن ربیع در امور دنیوی
 مناظره کرد و با او سخنان درشت گفت فضل بن ربیع بر بنجد و روی به هارون آورد و گفت یا امیر المؤمنین
 گواه باش که جعفر با بن ربیع میگوید جعفر گفت امی اسد فلیک به گاه امیر المؤمنین میان من و تو شاید باشد
 حکم که خواهد بود هارون بجنید فضل بن ربیع را گفت چه با کسی مناظره کنی که از جواب او عاجز بانی سخت ندیم
 گوید روزی جعفر در خانه خود خلوت کرد و لباس هریر پوشید و حاجب را گفت کس را بدرون نگذار
 مگر عبد الملک را و ابن عبد الملک ندیم او بود و حاجب گان برو که عبد الملک بن صالح هاشمی را میگوید
 پس جعفر بشرب مشغول شد ناگاه عبد الملک بن صالح در آمد و در سے با شرع بود و خلیفه مکر او را تکلیف شرب
 کرده داد و از آن ابا نموده چون جعفر عبد الملک را بدید رنگش متغیر گردید عبد الملک دریافت طیبسان
 بتلام داد و صحبت را گفت مراد کار خود شرب گردان پس جائه هریر پوشید و شرب نوشید
 جعفر از آن حیران ماند و گفت حاجت خود باز گوئی که شرب سارم عبد الملک گفت خلیفه را با من سوز
 مزاج است خواهی که آنرا دفع کنی جعفر گفت امیر المؤمنین از تو خوشتر نوشید گفت چهار هزار درم و ام
 دارم جعفر گفت آن از جانب من حاضر است گفت لیکن از خزینه خلیفه اولی باشد گفت پس مرا بر امیر
 بعدفات حمیده آراسته است خواهی که خلیفه دختر خود او را و بد جعفر گفت امیر المؤمنین و دختر
 خود عالیله را با او داد و مارت مصر با و تفویض فرمود و سخن گوید از آن سخنان تعجب نمود و
 برستی حمل کرد و شب بخانه شدم و صبح بدار انخلانه شت تا فتم قاضی ابویوسف و محمد بن حسن بن علی
 را آنجا دیدم ناگاه ابراهیم بن عبد الملک بن صالح بیاید و بدرون رفت و با خلعت و لوا و منشور حکومت
 مصر بیرون آمد و عالیله دختر خلیفه را با او عقد بستند و چهار هزار درم با و بخانه اش بردند تعجب کردم و سخنان جعفر
 رفتم چون از دار انخلان رفت باز آمد حال پرسیدم گفت صبح مرا خلیفه شدم و آنچه دوش گذشته بود بچشم
 و آنچه نقد نموده بودم رخصت او و بالاخر با اینمه اقدار و اعتبار هارون جعفر را بگشت و موسی و محمد

در آن

و محمد برادران جعفر را قتل رسانید و پدرش سخی و فضل بن سخی در حدس در گذشتند و سبب قتل ایشان و در تواریخ مذکور
 است و پانچانندان را بر انداخت چند آنکه زمان بقوت ششیند عاجز شدند محمد بن عطیان گوید روز عید سخا شدیم
 زنی در لباس سوگواران دیدم از ما دور خود پرسیدم که این کیست گفت ما در جعفر بر یکی است از حالش پرسیدم گفت
 در حیات پسر من گذشت که چهار صد متعنه گران بها داشتیم و درین عهد و دوست گو سفند دارم یکی تیر و یکی کتی
 منست بر حال اورم کردم و پانصد درم با و دادم گویند که چون سخی او پسر من فضل به زندان افتادند سخی قدرت آن نداخت
 که بهر وضو آب گرم نتوان کرد و فضل ابروی پر آب بر آن کشید خود نهادی تا بقدر گرم شدی و سخی بآن وضو کردی با بجله چون
 بارون رشید بر آمد دستا صل ساخت امر کرد که سخی یک نام بر آنکه نبرد جوانی نجانها می بر آنکه که خراب شده بود میرفت
 و زاری میکرد و بارون این را بشنید و آن جوان را بدست آورد و گفت از من نترسیدی که خلاف امر من کردی گفت یا
 امیر المؤمنین بر آنکه را بر دوش من حقوق بسیار است اگر فرمانی کنی از آن عرض کنم گفت بگوی گفت من مندرین متعیر و مستقیم
 از خاندان بزرگ مالم و او در اشتهم از دوشتم بر رفت به آوازه بر آنکه قصد بخدا کردم و چون بر رسیدم زنان و فرزندان را در
 مسجدی فرود آوردم و ایشان را گرسنه و تشنه گذاشتم و بسجی دیگر رسیدم جمعی نشسته دیدم برخاستند و روان شدند
 من از پی ایشان بر رفتم بدر سر می رسیدند و درون رفتند من نیز رفتم سخی بن خالد بر یکی را دیدم بر تخت عاج نشسته من
 با هم ایان نشسته نامان را را شتم و ندیکید و یک تن بودیم یکصد و یک محمد با عود آوردند و ما را معطر ساختند پس جوانی خوبتر
 و در گوشه بنشیند سخی قاضی را گفت دختر من عایشه را بر این پسر که این عم دست خطبه کن قاضی عقد بستن تارا
 کرد پس صد و یک خادم بایدند هر یک با طبقی از نقره و در یک نذر و نینار پیش هر یک طبقی نهادند هم ایان من یکان یکان بر میخواستند
 و طبقی مع زر گرفتند بیرون میرفتند من تنها بماندم خادمی گفت طبق بر گیر و بیرون رو چنان کردم
 و هنگام رفتن هر لحظه باز پس می نگریتم که مبادا کسی از پی بیاید و آن نرا از من لب تا ندی سخی مر ایان حالت بدید
 باز خواند پس گفت بنشین بنشینم گفت بیکانه و غریب می تنهایی حال باز گفتم پس پسر خود موسی را بخواند
 و گفت این مرواز دو دومان بزرگ است بخانه بجز با و نکونی کن موسی را بخانه خود به برد و خطه فاضل
 در من پوشید و آن شب در روز با او بعیش پسر بروم دیگر روز بر او رشش محمد بدستور با من سلوک کرد
 و همچنین هر روز یکی از بر آنکه ضیافت ما میکرد تا ده روز گذشت و در آن ایام ندانستم که بر سر من زندان
 من چه آمد و هر چند میخواستم که بیرون روم رخصت نمی یافتیم بعد از دو روز خادمی بیاید گفت
 بر خیز و ترو عیال خویش برو یا خود گفتم اگر فایده توقف و در روز همان طبقی و زر بود کاش
 همان روز رفته بودم پس برخاستم و روان شدم خادم پیش پیش میرفت تا بسجی خویش
 رفتم به فرشتهها و پرده ها آراسته چون بدر و درون رفتم فرزندان خود را دیدم که با هماس
 اطلس و دیبا پوشیده بودند و در صحن سرد میخرا میدند متحیر ماندم ناگوار صد هزار درم و چند نخوت
 و قبالة آن خانه ترو من آوردند و آنچه آنچه آنچه بود نوشته تسلیم من کردند خدمت بر آنکه زیدم و از عطا کاهی ایشان ضیاع

و عتقار خریدیم چون ایشان درگذشتند عمر بن معدّه خراج کران بران نهاد و لاجرم هر گاه دل تنگ می شوم باین
ویرانه می آیم و ساعتی بگریه و زاری مشغول می شوم و روزگار را به بیوفائی نگوشم میگنم بارون چون این حکایت
بشنید رفت کرد و عمر بن معدّه را بخواند و گفت هر خراجی که دران مدت از او گرفته بود باز بده و خراج بدستور عهد بر او
گرفته باشد جوان بهای پای بگریست بارون گفت با تو احسان کردم موجب گریستن چیست جوان گفت نه ایضا
من برکات البر که چنین هست که ایسالمونین منیر ماید لیکن اگر من ایشان را یاد نکرد می مریانی تو شامل حال من نشدی
بارون به پسندید و او را حمله داد و گفت بهرین شیوه باش که وفا مبارک است و حسن العهد من الایمان -
ابو عبّاس فصل بن سهیل ذوالرباعین سه شنبه از اکابر روزهای نبی عباس است اول دین کبریه داشت
و خدمت یحیی بر یکی گزید و بردست او سلمان شد و او اول کسی است که عنوان رسایل نوشت و پیش ازین
نوشتندی که من طان آبه طان کوفه نیز از تو اوع بغداد است چون بگذرے از حد و بغداد بگذرے کوفه
شمرے سعادت آباد بد دراز مننه سابق از بنا پای هوشنگ پیش داده بود بعد از آنکه شکرش بریزد و بمش
بمهموم سبدل گشت در سال هفتادم سعد و قاص بفرمان خلیفه ثانی عمر ابن الخطاب بنا نموده چون از تخت از آنی بود
مسائل ترتیب نموده بودند کوفه شهرت یافت چه عرب آن نوع باسے را که فقه گوید امیرالمومنین علی علیه السلام
بعد از فوت فاطمه زهرا و کوفه اقامت می نمود و خط کوفی اخترع آن حضرت است همیشه از آن خط معقلے شایع بوده
و قول اهل کوفه اعتقادشان بدینچه گفته اند الکوئی لایوفی نجف اشرف در و فرسنگ کوفه بفرسنگ
واقع شده و هزار علی علیه السلام آنجا است و در سنه سه صد و شصت و ششم هجری بر زیر قبر آنجناب عضدالدوله
دیلمی عمارتے عالی ساخت و پس از وفازان خان عمارات بران افزود و در من را س شهوه بسام و از انبیه
مقصر عباسی است و سبیش آنکه چون مقصر در تربیت غلامان ترک کوشیده از ایشان ایانت بسیار بل بغداد
رسید روزے جمعی سر راه بروی گرفتند و گفتند که از شهر بیرون رود و الا با تو حرب کنم مقصر پرسید که کدام قوت
گفتند درون شب با حیشه ترو و لها می ریش مقصر از شنیدن این سخن متاثر شده و در موضع قاتول شهر خست
و عمر من را س نام نهاد یعنی هر کسکه آنرا بیند سرودگردد و تا تدریج بسامه مشهور گشت و در زمان مقصر هفت فرسنگ
طول و یک فرسنگ عرض آن شهر بود و مسجد آن شهر در غایت وسعت و رفعت تعمیر یافته و جوضی از یک پارچه سنگ میان
مسجد ترتیب داده بودند که قعرش بیت و سه گز و در تفاعش هفت گز و فضا استش نیم گز بود و در جنب آن مسجد مناری
بطول صد و هشتاد گز بر آورده و دران شهر اکثر خلفای عباسی مسکن میداشتند و اکنون گویند که بقدر دسے مانده
و گویند که نصبت ایام مهدی آخر الزمان در سر وایه سر من رای شده مداین از شهرهای معروف عراق عرب است
اول طبرست دیوبند پیش از آنرا بنا نهاده گرد آید خواندند اما بمشیدین طبرست به اتمام رسانید و از آنکه معظم ترین این
سبزه بوده و شش گز گیر تا وسیع دروسیه و جره و بابل و حلوان و نهران و هر هفت شهر امر روز خراب است و مداین سالها
دار الملک اکابر بوده عمارتیکه نوشیروان آنجا ساخته بود و منصور و الفی عباسی و در شرف ساختن بغداد خواست

که اثر اعراب کند و متصله بغداد را بسازد و وزیرش سلیمان بن خالد مشورت آن مرد و آیین حکایت در ضمن بغداد
 در احوال خلفای عباس گذشت که در مسمیه بقول مولف تاریخ صیغ صادق در عراق شهر سے بود و از این مسمیه نوشیر وان مانند
 اطلالیه که شهر سیست در زوم و احوال بنامی رومی در اقلیم ششم بود قطن طیفه بقریه سیه مرقوم گرد و آن بهرین خواهد شد
 بابل از مداین سیئه مذکور است و در میان عراق واقع شده و همچنانکه عراق در میان جان واقع شده و اول فیسان
 نیزه شبث آن را آباد کرد و پس از آن طهموت تجدید عمارت نمود و بعد از چنگا که در ملک ساخت و قلعه دروسی بنا نهاد و موسوم
 بشک و رک که اکنون اثر آن باقی است و در و در شهر سالها بسیر برود و ذکر هر دو بقریه مجمل در عراق گذشت و پس از وی رفته رفته خراب
 گشت و کثرت دیگر ذوالقرنین اصفه که اسکندر رومی است آن عمارت کرد و الحال باز خراب است و از توابع جمله است و در ضمن هم رومی
 دو از ده فرسنگ عرض آبادانی آن شهر بوده و وازده هزار قصر رفیع داشته و در اینجا چاهی است که بنام دانیال خوانند و بقوله
 باروت و ماروت در آن چاه محبوس اند و در آنکه جمیع در زمان ایالت خود محاهدانی را فرستاد و تحقیقت آن معامله را معلوم گرداند
 از محاهد نوشنت که با شخصیکه دلیل بود بدان چاه و آیدیم ایشان را و دیدیم که هر یک بر مثال کوهی سرنگون آویخته و بندهای آهن برای
 ایشان نهاده گفتم المدوا که چون این بشینند اضطرابی عظیم در ایشان پیدا شد چنانچه نزدیک بود که بندها را پاره سازند و دیگر قصه
 ایشان در اخبار و تواریخ مبرهن است که در تاریخ صیغ صادق گوید که چون منوچهر بنیر ابرج بن فریدون بر مسلم و تویر بن فریدون نظر یافت
 و پادشاهان باز گشت که اینان بر بلاد روم خروج کردند و اول اقلایفه کوشش بن ارم بن شام بن نوح است که بعد و ششم بسری
 خروج کرد و در آن دیار استقلال یافت و بابل تحت گاه کرد و دولت پرست بود و بعد از او پیش کشکان بن کوس و پس از او
 پیش کش خرو و بن کنعان با و شاه شد و بر بسیاری از ربع مسکون مستولی گشت و دعوی الوهیت کرد و ایتر و سجامه ابراهیم را
 با و فرستاد و خرو و ایمان نیاورد و بخش می گوید که بعد خرو و در بابل هفت طلسم ساخته بود و اول عذریکه صورت جمع بلاد و خرو و در کنار
 آن نوشته بود و هر گاه ایامی شهری نافرمانی آغاز نهادند می جوی از آن قدر برانجامند بر آمدی و در آن سال بان و یاریل آمد می مخالف
 غرق ساختی دوم دعوی بود که هر سال خرو و بر کنار آن جشن کردی و اکابر و اصاغ شهر جمع آشتی و هر که دم قدمی بر از گلاب یا شراب یا غسل
 و یا سر که و یا شیر و امثال آن در آن خون ریختی ساقی جامی از آن خون به کس نادی سهم هر کس آن بودی که در آن ریخته بود ستم طبعی بود
 که احوال غایب از آن معلوم می شدی چه دست بر آن زوی اگر آواز بر آمدی غایب زنده بودی و گرنه وفاتش بوضوح اجامیدی چهار
 آینه بود که از حال غایب خبر دای چه در آن نظر کردندی غایب بهر وجه که بودی در آن نمودی را قهر ووت از عجایب بندگان که عمل
 است مینویسد چه بعضی از زنان قدری روغن تلخ و یا کنجد در تابه آهین بطرقت اندرونی اندیاز بر نیز می و دیگر که از آتش و در میانند باشند
 و نسبت میکردند و در خانه مار یک جمعیت هر اس تماشا شده در آن یکد و ساعت در آن نظر میکنند صورت غایب را بطوریکه هست
 نیک مشاهده میکنند و از آن پرسنده خبر میدهند اکثر آن در شب باشد و بعضی در روز و ناخن انگشتان ابراهیم چراغ دست سیاهی مخلوط کرده
 به مالند و چراغی برافروزند و در خانه تار کن شسته انگشتان او مقابل چراغ کرده و بر ناخن ماکه بر و متصل گذارشته اند می بیند و این را بر زبان
 ایشان چندی گویند و مولف هفت اقلیم گوید که از طبع مذکور احوال بسیار معلوم میشود چه اگر آواز میداد و بیمار صحت می یافت و از افلاک آواز میشد
 احوال غایب چنانچه گذشت و پنجم بطی از کس ساخته بود که هر گاه غریبی بدان شهر آمدی آواز دای و بقول مولف هفت اقلیم هر گاه

با صومسی دوران شهر آمدی آواز از آن بطور آمدی و آمدن غریب و مسافر بیخ نه نششم غدیری قاضی شهر بر کنارش
 نشست و مدعی و مدعا علیه گفتی که پامی در آتش نهند هر که بر باطل بودی غوطه خوردی و هر که بر حق بودی باتش فروزتی
 بهنتم در حتی بود امس که بر نزار نس سایه انگندی و اگر یک بر نزار زیاده بودی همه در آفتاب بودندی و استحکام سلطنت
 نرو و به آنها بوده و چهار صد سال ملک اند و ابراهیم علیه السلام را مبطع نشد و آنجناب را در آتش افکند و او علیه السلام
 سالم از آن آتش بر آمد چنانچه در قرآن مبرهن است القصه بالاخر شبیه بدایغ نرو و رفت و بعد از چهل روز و بقوسه بعفت
 سال پلاکش کرد و بعد از او اتوشش و بس از وی و یک تن از بنی یکدیگر سلطنت کردند و بعد از ایشان سجاد
 پادشاه شد و لشکر به بیت المقدس کشید و بسیاری از بنی امیه را کشت و بعد از او منو سیا و امی شد آنگاه چنانچه
 به ایالت با بل سید بخت نصر بقول مورخان عبارت از هام بن گورز بن کشواد بن کاوه اهن گرسهت و دیگر وزیران
 نیز سیدار و با جمله کے کهر اسپ و کے کشتاشب در عهد سلطنت خویش او را سپه سالار ساخته با بل فرستادند و
 آن مملکت را برگرفت و بیت المقدس را بعد از محاربه کثرت و وقتل عام کرد و خرابی بسیار در آن دیار کرد و زمره بران هستند که
 بخت نصر از ملوک گذرانیه بوده و بعد از او پسرش قومو و و ج و نه تن دیگر از بنی یکدیگر حکومت رسیدند که آخرین ایشان
 اقطیس است که فرمان سکندر رومی چندان پیران سلطنت کرد و در عهد او اسکاتیان غالب آمدند و در ایران سلطنت
 رسیدند همانگاه قیامه بران مملکت مستولی گشتند و ذکر قیامه در تحت اقلیم ششم در قسطنطنیه سا بد بصره شهری معمور است
 در حبیب السیر منقولست که عفرانوق عقیده را که یکی از اصحاب رسول صلی الله علیه وسلم سیانب ایله فرستاد و در آن نامه یلده
 بنا کند که لیان بادشاه عجم ملک بمنظریق است و از یکدیگر بگریزد و در وقت و در سال هفتادم هجری شهر نماناد و دو سوم بعصر
 گرد آید و گویند شط العرب بر کنار بعصره واقع شده و در شبان روزی دو مرتبه مدو صر یافته اطراف و جوانب بعصره را از باغ و بوستان
 سفی کند از آن سبب اطرافش همیشه سر سبز باشد و صاحب تاریخ گزیده آورده که چون معاویه مشفق را دار الملک ساختند
 بنیاد بن عقیده او و گفت که در آنجا شطرایط سیاست بقدر ساند چنان سبب فرغانه مهندسان تا بمن بود چون زیاد بعصره رسید
 فرمود تا منادی کردند که هیچ کس در شب از خانه بیرون نیاید مگر که را بنیند بکشید در شب اول یکله از او هشت صد کس در شب دوم
 چهار صد کس در شب سوم سی کس قتل آوردند بعد از آن کس را زهره نبود که لشب با می از خانه بیرون نهند تا سی اعوانی را
 بگرفتند گفت من بر زردین شهر آمده ام و منادی را شنیدند فرمایاد گفت که راست میگوید اما گذشتن موجب خلل سیاست
 است و این بگشت بعد از آن فرمود که شب سیامی و کا کین نه بنند و هر چه برود من او را جواب گویم همچنان کردند و خوش نگار
 بعصره آمده و در و گانه اخباری میگردند فرمود که حق کشیدند از آن وقت رسم حق کشیدن پیدا شد انبله البصره زهده بار و جده لام شد
 به با می کرده شهر بیت بر چهار فرسخ بعصره و یکی از سلاطین عجم نهری از شط العرب جا کرده که اطراف بل بسبب آن آب تمام دارد و باغ و بوستان
 و مزارع آن همیشه سر سبز و خرم میباشد مخفی همانند که از بغداد تا ابل عراق عربی بود که هر قوم گشت کنون از شهرهای عراق عجم تحریری آید و عراق عجم
 پوشیده ماند که عراق عجم ششک است میان اقلیم و چهارم اکثر بلادش مؤمنه است بدانند حدوش بولایتها در ایساجان کردستان خورستان فارس و جلالت
 پیوسته است و طولش از سفیدرود تا نهر و جند و شصت فرسنگ عرض از آنجا تا نهر خورستان صد فرسنگ است

ایران مملکت است در ضایع است و در زمین وسط اقلیم بوده فتاوه شرقین و لایات سند و کابل و ماوراء النهر و خوارزم است تا جده و سینین
و بلغار و غیره پیش از لایات و دم و گنوز و پوشش مشام و شمالیش و لایات شام و سوس و نکش و جزیره طاس و دشت نمورگ که آنرا دشت بجمان خوانند
و آنان که فرنگستان گویند فارغ میان این دو طایقت است و ایران زمین طایفه کهنه و جزیره است که بجز گیلان و زوزان نامند و جنوبیش میان است که بر او گفته شد و جزیره
بیمورت بنسویا باشد اند و گفته اند که او را ایران نام بوده و برخی بهوشنگ بن سیامک بن کیومرث که او نیز ایران نام داشته نسبت
میدهند اما اصح آنست که ایرج بن فریدون منسوب است و مردم عراق بدین نام صحیح و اخصای سلیم دارند و صاحب
عقول صحیح و رای صدایند و در تحصیل اسباب حشمت و بزرگی جد و جود تمام بکار می برند و بوفور فطنت و مکیاست
از دیگران برتر اند مخفی نماید که چون ابتدای شهرهای ایران ازین اقلیم است بنابراین احوال سلاطین محم را در ضمن ایران
مقوم میسازد و پوشیده نماید که مویف صحیح صادق و دیگر مورخان ملوک محم را چهار طایفه مقرر کرده اند شدادویان و کیان
و شکانیان و ساسانیان و طایفه شدادویان اول کیومرث است پس بهوشنگ و طهموت و جمشید و ضحاک تازی
سفاک نزد ایشان داخل شد لویان است و را قمر حروف از تاریخ احوال کیومرث تا جمشید و بیورسپ که سوادى ضحاک است
و پیش از طوفان نوح بوده اند تقریبی در اقلیم اول در ضمن احوال سرانند بیان کرده و احوال ضحاک تازی و فریدون غیر
از گروه شدادویان و دیگر طایفه کیان و شکانیان و ساسانیان را انجام قوم میسازد بدانکه سلاطین محم از عهد ضحاک
تازی و فریدون تا نزد جبر و شهریار که آخرین ملوک محم است در شهرهای عراق عرب و عراق عجم مانند اصفهان و غیره حشمت
داشتند و در تاریخ دیده که بعد طوفان پس از گذشتن هزار سال ضحاک تازی بجز بیورسپ لقب اوست نه نام او
تا در نسل جام بن نوح مبروه سلطنت نشست بر بسیاری ربیع مسکون مستولی شد و در آن سال یک در کم سلطنت نمود و در همان
روایات در باب جمشید و بیورسپ و ضحاک و قتل نمودن فریدون ضحاک و احوال گیسو طین مد اقلیم اول مرقوم است باینکه
چون ضحاک سلطنت نشست پس از فوت حال خود شداد بن عاد بر مملکت شام و دیار عرب استیلا یافت و بایل تختگاه ساخت
و کرشپ سپهسالار خود را که از اجداد رستم بن زال بود و جد و مدارج ملکشند در ستاد آن زمین ملوک هند و ستان گذشت
روزی ابلیس پیش ضحاک آمد و گفت بحسن سلطنتی تیر پیر من سلطنت رسیدی اکنون مرا بر خود متوکل ساز تا ترا طعامها
گذراند خور انم ضحاک پذیرفت ابلیس هر روز طعامهای جدید و تازه به او ساختی تر کیبیا قسام اغذیه از ابلیس پدید آمد تا آنکه
روزی خاکینه و کوکو و شش رنگ بساخت ضحاک بخورد و شاد گشت و در صدد آن ابلیس سبب استعدای او بوسیدن
کتفهای خود را فرمود ابلیس کتفهای او را بوسید و ناپدید شد و دو داسیاه از کتفهای ضحاک پدید آمدند که مفر سر
ان غنای ایشان گشت و خلقی کثیر بدان سبب در سلطنت او با دیده پیمای عدم گشتند و دیگر جور و ظلم ازین افزون تر
باشد تا زبانه زدن و بردار کشیدن و شکسته نمودن از اعتراضات دست و بقول مولف تاریخ رفته الصفا بر این مخلص آمد
وزران او میبوت گشت هم دوران تاریخ است که نمودن کنعان بن کوس بن ارم بن سلام بن نوح ع جباری بوده و بایل از
گناشتگان ضحاک پس اصح نزد اتم حروف آنست که چون ضحاک را فریدون بگشت فرود در شام قتل شده و بایل را تختگاه
ساخته باشند و در عهد فریدون اطاعتش کرده باشد و بعد از گشته شدن ایرج بن فریدون که در مملکت ایران آن اتفاق افتاد فرود

هرگز از اطاعت عیدیه در شام نبایت مستقل گشت تا آنکه دعوی الوهیت کرد و ابراهیم علیه السلام در آن وقت
 بوجود آمده بر وسعت گشت کس در منصورت میتواند شد که ولادت ابراهیم در عهد نمرود هنگامی که گاشته ضحاک بود
 شده باشد و بعثت بعد از گشته شدن ضحاک استقلال یافتن نمرود در بابل واقع شده باشد الغیب عند الله اما
 این قیاس اقرب می نماید لیکن این سخن مخالفت قول صاحب تاریخ صبح صادق و آن تاریخ است چه وقتی که نمرود
 پیراهن ابرج تور و سلم را گشته بایران باز گشت کوس بن ارم در بعد از ونگنان سلطنت شام رسیدند و پس از آن نمرود در بابل
 رسید و بابل تختگاه ساخت چنانچه در بابل گذشت و ابراهیم در عهد نمرود متولد شد و در تاریخ دیده که آنجناب بعد از
 هزار و دو سیست سال پس از طوفان نوح متولد شد و آن عهد سلطنت ضحاک بازمی بود الغیب عند الله و تفصیل احوال
 خروج کردن کاوه آهنگر بر ضحاک چه ماره که آهنگر آن جهت محافظت شرار آتش بر کمر نهند و یا چه مردم و عداوتی
 بر طریق علم بر چوبی بستن آن ل علم بوده که در جهان بسته شده و بدست آوردن کاوه آهنگر فریدون را که پس از شش
 و سلطنت ابرگر رفتن او را گشتن فریدون ضحاک در تواریخ مبین است با جمله بعد از قتل ضحاک فریدون
 سلطنت نشست و او اول کسی است که قبیل سوار شد و قبیل را حرب فرمود و اول ملوک است که نجوم نگریست و طبیبان
 گرامی داشت و از کیفیت مزاج بحث کرد و او عادل و باذل بوده کاوه آهنگر عظیم و مجتهد است و فریدون نیز
 رفت و دست ساخت و تا بحال او قیاس صافی کرد و عراق عجم که صفهان و غیره است اقطاع یافت و کربش سبب
 از نظر را که از اجداد رستم بود به نسیم بلبل و شترق فرستاد و او آن طرف شده سعد و کوچ که از ولایات بنگال است
 رسیده بر نهر عظیم که آنجا بود سیکله بست و آن بود و در عهد محمد مختیار خلی خراب گشت با جمله کربش است
 بستان باز گشت با جمله فریدون آن علم حرم را بر خرد مبارک دانسته بزر و جوا بر مضع ساخت پس از او هر که
 از ملوک عجم بحکومت نشستی چینی از زرد جوا بر آن افتند و در ندره و درفش کاویانی عبارت
 از است فرود می طوسی در معرفت آن در شاه نامه گفته شد و هو اسنخ و زرد و کبود و نقش
 زتابیدن کاویانی درفش : فان درفش کاویانی در فتح تا دسیه بدست مسلمانان افتاد عمر رضی الله عنه
 خلیفه ثانی زرد جوا بر آن را کنده و شکسته بر مسلمانان قسمت نمود و آن سپهر و جوب را بسوخت مشهور است
 که در لشکری گان درفش بود سه طغنه شدی چه میگویند که بر آن سپهر پاره از شرارهای آتش و دو که بر آن نشسته بود
 شکل سعد در صد نقش بسته بود چون سپاه عجم بان درفش قصد زرم مسلمانان کردند علی نقش صد یک
 صد صد یک نوشته خلیفه ثانی داد تا نزد سعد بن ابی وقاص که سپهبد فوج اسلام بوده فرستاد و آن را برایت
 اسلام بستند و طغنه یافتند نقل است که فریدون وزیر عسندیده داشت زرد نقش من مردم داد و
 داد ای آنی بر مرگ نمریدون اقرار گرفته فریدون بشنید و بر بنجد و عتاب فرمود وزیر گفت مشر و
 چه مرگت بود و عده سپهر من : بقا پیش خواهد داد سپهر من : چه خواهی که مردم بعدق و نیاز چه مرگت نمر
 خواهد شد عمرت بعد از چه فریدون به پسندید و قدرش بفرمود : الله فریدون را که دختر ضحاک و پسر سلم تور

زندان

و ازین در سینه یک پسر ابرج نام بوجود آمده بود چون بسن تمیز رسیدند فریدون ربیع سکون را بر زمین کرد
و نواح روم و دیار مغرب و مملکت فرنگ بسلم و بلاد چین و باچین و دیار شرف و تمام ترکستان تور و او و بلاد ایران
که عبارت از کناریب قراط و وسط سمور عالم زمین عراق است تا شطاب چون و هجد و لبره و واسط و بغداد و ابرج
تمام فرمود و او را و بعد ساخت سلطنت فریدون پانصد سال بود سلم و تور بد بار باسی خویش رفتند و استقلال یافتند
تور با سپاه موغوز از راه دشت قباق بروم رفت و سلم پوست هر دو بر آوردن بر ابرج حد بر زد و بر تقسیم بد
نارسان شده نامه بفریدون نوشتند ابرج پیشین در آن رفتن خواست فریدون منع کرد ابرج نشنید و بر نیت
بر آمدن سلم و تور او را بقتل رسانیدند و سرش را بریده پیش پدرش فریدون فرستادند فریدون با تمام
و شخص حال سیستان ابرج کرد کنیز که از ابرج باز داشت فریدون او را مخاطب نمود و دختر می زارید
هنگام بلوغ او را به نیک از اجناس و بسک از دواج کشید و بقولی فریدون با او کرد آمد که در شرع ایشان جائز بود
و ازو پسری آمد و بر سر گویند که بهمان کنیز که از ابرج باز داشت پسری زائید فریدون آنرا منوچهر
نام نهاد و به پرورد چون بسن تمیز رسید کین ابرج با سلم و تور محاربه کرد و هر دو را کشت و سرهای ایشان بریده
میش فریدون فرستاد منوچهر بن پشنگ در ایران سلطنت نشست و فرودوسی گوید بهمیت ندانست
بر آمد ز هفت آسمان به منوچهر شاه است شاه جهان پد فریدون بعبادت پرداخت و احوالی سلم و روم و ذکر
تور و ترکستان رتورده کلک بیان خواهد گشت بروایت مولف روضه الصفا شعیب موسی و در وسط سلطنت
منوچهر سبوت گشتند و منوچهر را ملوک شام و یمن تا مغرب سوای سلاطین مصر که فراعنه بودند از عهد ابرج خلیل اللاد
یوسف تا عهد موسی و بطبع بودند بدستور سلاطین مصر از عهد فریدون هیچ یک باو شایان را فرمان بر داریه و ند
در وقت بعثت دعوت موسی و منوچهر به مکار به افراسیاب نیر تور تا سالتای و راز مشغول بودند و آخر الامر فرمان
اصالح واقع شد بر آنکه این طرف روم و چین منوچهر را و آن طرفت چین که عبارت از ماورالنهر است فرستاد
بن پشنگ را باشد و چون در میان مملکت هر دو جدی فاصل باشد و در آخر سلطنت منوچهر پو شع به پیغمبری رسیده
گویند چون منوچهر از حرب افراسیاب عاجز شد و چهار طبرستان پناه برد افراسیاب تا ده سال بمحاصره
آن پرداخت همه چیز آنچه می بایست در شهر طبرستان تا ایام محاصره موجود بود که حاجت از بیرون آوردن نبود و
پیل که از بند و ستان می آوردند و یکی نهاد و آن شکر مشرف بدیاست هوای در طبردار و پیل را در دیگها و
پیشی با کردند تا از طوبت معقوبات نازند منوچهر باره آن از حکما پرسید گفتند که درین شهر تره ایست که آنرا
زرمبیل خوانند و تاثیر مانند پیل منوچهر شاکشت با استعمال آن فرمود و منوچهر اول کسی است که حفر خندق کرد اول کسی
است که صبح و شام ققاز زون فرسوده را آفر حروف گوید که نصاری جای آن نقاره صبح و شام بکفر توب سر میدهند با جمله
منوچهر صد و بست سال سلطنت کرد این چند کلام از وصیت نامه و دستور العمل اوست که شنیده بخند منوچهر است خشت
ابتدای خطبه خدا چنان سپاسداری کرد بخلاوت گفت که ای مردمان آگاه باشید که باو شایان را بر لشکر این و سپاه در

حق بود و رعیت و سپاه را نیز پادشاه اهل حق بود اما حق ملک بر سپاه نیست که جمله پادشاه را مطیع باشند و با او
او جنگ کنند و بر نوع که باشد دشمن و مخالف پادشاه را دفع کنند و پادشاهی بر او نگاه دارند و حق سپاه و
رعیت بر ملک نیست که ایشان اهریج در راهه و وظیفه مقرر کنند بر وقت محمود برسانند بی تاخیر و رعیت غیره تابعین را
باید که ملک آبادان و آرد و زراعت و عمارت کنند و درخت بنشانند و در خراج و آون خزانه سر کار پادشاهی رسانند
تا آخر مکنند و حق رعیت ملک نیست که بر ایشان داد و عدل کند و خراج واجب از ایشان بستاند و زهار و در گرفتن خراج
سختی و درشتی نکند و ستمگاران را بر رعیت ننگار و اگر رعیت را بر کار آبادانی و زراعت حاجت آید پادشاه ایشان را
از خزانه خودش بدو کند و اگر سالی از آسمان باران بر آید خرج نایب خواستن و بدانکه ملک آید و ن باید که سه خصلت در او بود
یکی راست گوی بود که دروغ آبروی بس بود و دیگر سخاوت و سوم خشم نگیرد و بر آنکه خلق زیر دست و اندر دست است
و هر چه سلطان بخواد بر ایشان تواند کرد و ن پس نباید که خشم او خوشترین راه دید چرا که هر چه خواهد بی خشم تواند کرد و نباید که
هر چیز که ملک را بود از نعمت خواسته و فراخی همه از بر رعیت و مدتا رعیت آبادان و آسوده باشند و آن چیز که ملک را باشد
و رعیت را بکار نیاید چون اسبان و آلات حرب و جوهر که خبر لوک را بکار نیاید و باید که عفو ملک بر عقوبت ملک یاده بود
چرا که اگر جانی عقوبت باید کرد و ن فاعلط عفو کند تواند که آنرا بکار عقوبت کند و اگر جانی عفو باید کرد و ن فاعلط عفو
کند آن از دست رفت و تدارک آن تواند کرد و ن خصوص در قتل نفسی و اگر کسی از رعیت پیش ملک تظلم کند از کار و
که بر وی ستم کرده باشد ملک را باید که آن ظالم و تظلم را حاضر آورد و اگر ظلم آن کار و ثابت شود البته او را سزا دهد و اگر
چیزی بقیه ستمده باشد بفرماید که باز و هر آن کار و آزار که پادشاه از خاصه خود بدد و بدتر هیچ از عامل بستاند تا و دیگر بار
چنان نگذرد هم او را بد استماع باز بفرسید تا هر تباهی که در آنجا کرده است او خود نیکو کند و اگر عامل نفسی را بقتل رساند
است ملک را باید که بفغان او قصاص دهد و هرگز ویت از او نستاند بلکه و از آن مقتول او را عفو کند و راضی بدست
شوند و بد ابتدای خلق بعد که پادشاهی توانگر دیگر با عقدا و درست نزمان بر داری خدا و هر گاه پادشاه راه راست
و سپاه و رعیت او را فرمان بشوند و بی شک دشمنش شکست گردد و اگر نه ملک از دشمن نگاهداشته باشد و در میان
شما که کار و داران و عاملان اند باید که بر رعایا داد کنند و ستم نکنند چرا که این رعیت سبب خورش طعم و شراب شماست
و شما هر گاه که داد کنید رعیت آبادان باشد و خراج من زودتر حاصل شود و روزیهای شما از سر کار پیش بایش برسد
و هر گاه که ستم کنید رعیت از آبادانی دست بردار و ملک یران شود و خراج من تاخیر شود و روزیهای شما نیز تاخیر افتد
و شما با مفلس گردید و دشمن بملک در آید و از بدلی و ضعف شما دست بیاید پس ملک بر ملک مانند قتیبه ستم کردن
بر رعایا این شمره و بد لازم است که رعیت را نیکو دارید این است راه و سیرت من که منوچهر ام و شما گفتن همه برب
دادند که سمنیا و اطمنایس منوچهر بکسان را طعام و شراب داد و بعد از آن سپاه را بفرستاد تا پادشاه ترک را
نهر رعیت داد و من کلامه عقوبت الملک بقا و ملکه و بعد از او سیرت تو و بر منوچهر بکومت رسید و بر دست فراسیاب
پادشاه تران بقتل رسید فراسیاب و از ده سال در ایران بماند و خیرات بسیار کرد و خطاب بن طماپ

از آنکه فرمودند با نفاق زلال بن سام قهر فراسیاب که پس از نذران متوجه بود کرد و هفت ماه در لشکر و در بار
 نگه میگردید در لشکر فراسیاب قحط افتاد و ناچار بعد از رضا او و با او از انهر بازگشت و زاب در ایران حکومت
 نشست و هفت سال خراج از رعایا برداشت تا آن ملک آباد شد و سی سال ملک ماند و بعد از او زاده اش
 گرشاسپ که بروایتی مادر او دختر این پادشاه بن یعقوب بود و حکومت نشست و در گذشت و او آخرین سلاطین
 شد و این بوده و چون او نهاد فراسیاب لشکر ایران کشید پوشیده نمایند که بعد از زاب که او را در زمینش گویند کیتباد
 که از قلیف نوم و از سلاطین گیان است و که بلقب پهلوی چهار را گویند و اول ایشان کیتباد است که بگویند لبر
 سکونت داشته کیتباد و نسب او بنویسند و در دستم بن زلال با شماره پدر او را از کوه آورده و سلطنت نشاند کیتباد
 بزرم فراسیاب شتافت و در دستم دران معرکه دست برد می عظیم بود و فراسیاب صلح خواست کیتباد تا آنکه دستم
 و غیره را رضی نبود صلح کرد و بفارس شتافت و مطمئن نشست فرود می گوید قطعه از آنجا سومی پارس لشکر کشید
 که در پارس بد گنهار اکلیدین نشست که آنگاه اصغر بود و بیگیان را بد آنجا که فر بود و کیتباد اول کسی است که
 فرسخ نمود و در دستم را سپه سالاری داد و صد سال ملک راند و کیکاؤس اول بعد ساخت و در گذشت و ایاس
 و السبع و شمویل و خرنیل بقولی بعد او بیعت گشتند و دولت ایشان پذیرفت و من کلامه العمارت کالجیوات
 کلمات و بعد از او پسرش کیکاؤس بر تخت نشست و او قوی و بکل خوبی و درشت خوی بوده و تلوسه
 و طبعیت و اشتی و محاسبات او با فراسیاب و دیگر احوال در تواریخ مرقوم است و او و سلیمان در عهد او
 بیعت گشتند و آن هنگام مملکت عجم کیکاؤس را و ترکستان فراسیاب را و ناحیه حجاز و سیستان و یمن تا حد عرب
 سلیمان علیه السلام ابووه و کیکاؤس از سلیمان دیوان اطلب کرد تا شهر و طلاع سازند آنحضرت دیوان را با و
 کیکاؤس دستم بن زلال را سلطنت اعلی و کابل و او و جهان پهلوان و همجنین او را لقب ساخت فرمود که چون
 سلطان تاج بر سر نهاد و بر تخت نشیند و کارهای شگرف دستم در جنگ غیره از عهد کیتباد و کینخس و تا سلطنت
 گشت تا سپ بن مهر اسپ که اسفندیار بن کشتاسپ را کشته و در شاهنامه فرود می طلوسی مثبت است از سخنان
 کیکاؤس است که نیکوترین چیز با صحت است و بیخترین چیز با عاقبت و تمام ترین اشیا امن و لذیذترین چیز با غنا
 و بزرگترین چیز با دین ایمان و اخفا با عدل است و گفت نیکوترین رفیع بلیات است و کار با مرمون است به او تمام
 کیکاؤس را پسر بود سیاوش نام کند زن کیکاؤس از پدر بر شخند نزد فراسیاب به ترکستان رفت
 فراسیاب با ستغواب ایران و لسه که وزیرش بود و دختر خود فرگیش را با زواج او کشید با آخر بجزای می کشید
 بنا و در خود سرش از تن جدا کرد و مشهور است که چون خون سیاوش بر زمین افتاد خون سیاوشان که
 بعربی دم الاخون نامند از زمین بر آمد و فرگیش از سیاوش باز داشت پسر به آورد و کینخس و نام نهاد فراسیاب
 او را بدشت و صحرای از دشت تا میان نهبانان و جمبولان تربیت پذیرد و چون خبر قتل سیاوش به پارس گشت
 رسید ماتم داشت و فتنه خوانیده از سر نو بیدار شد کیون گوید زاده اولاد کاوه آینه که تبار هم تختا توان زنت

تقسیم شود

و بعد از شش سال با کینخسرم و ملاقات کرد و او را با مادر او فرستاد تا بیرون آورد و گویند که کیوشش سال در قلع کینخسرم
 بتوران میر برود ششم در نیامدی و بعد از شش سال بر روی چون کینخسرم گشته و بوسه شکر کینخسرم را به اختراع طبع ترید
 و کیوشید نام کینخسرم کیوشش است که اکنون بکثرت استعمال کینخسرم نامند و بهترین کینخسرم از پوست خرباشد
 با بجمه کیکاکس بعد از مناظره و در دو بدل کینخسرم و را بسلطنت نشانند کینخسرم و یکین پدرش سیاوش با افراسیاب
 کمر محاربات کرد چنانچه شاه نامه فرودوسی طوسی از ان مملو است بعد از مدت اولاد پوروشش که هیوز و قاتلان سیاوش
 را بدست آورد و در قصاص خون سیاوش قتل رسانید و همین بن افراسیاب بسلطنت ترکستان و لهرسپ اولایت محمد
 خویش داد و خود ترک سلطنت نمود و لغارے رفت و ناپدید گشت و بقولے چون سلیمان م قصد مملکت او کرد و کینخسرم بلخ
 گریخت و آنجا پلاک شد جام جهان نما از اختراعات اوست گویند که کل صافی او جام جهان نما بود و از سخنان کینخسرم است
 که آبادی و زراعت چشمه ناله است و بند دست ملک بسته مال است چه گردانیده است حق سبحانه تعالی مال را
 اسباب اصلاح معاشش آبادی و گفت بزرگ ترین خطایا آنکه کارزار کس با کس که صلح خواهد و گفت سعادت رسالت
 قضاست و این سخن بلند است و بتوکل گراید پس از نوکے لهر اسپ از اخفا و کینقا و است بموجب بصیرت کینخسرم
 بسلطنت نشست و او اول کسے است که سر بریده وضع کرد و او اول کسے است که اصحاب یوان چون ستونی حاضرین
 و مشرف و غیره تعیین نمود و در هام بن گو و زر که نسبتش بجاوه آهنگری میزند و سپ سالار ساخت و بقولے بخت لهر اسپ
 خراب کرد و قتل عام نمود و عبارت از ز هام است و لهر اسپ و را به بنخیر با بل فرستاد و چنانچه در سخن با بل قورم است از سخنان
 لهر اسپ است نیکند تخیمت انسان را که آنکه او خود معیوب است و گفت عمل کن در نهانے چیزے که آنجا میسختی
 از ان چیز در ظاهر و گفت که بادشا و در عذاب گهگاران و مهربانی برایشان چون بلبیب مشفق است که از بر دفع مضرت
 اعضا عضویر اشکاند و باز بدو و بعد از لهر اسپ پیرش کی گشت تا سبب بسلطنت نشست و در عهد او در وقت
 ظهور کرد و دعویے پیغمبری کرد و معجزه داد و درین آتش پرستی و ملت مجوس را تازه ساخت و کتاب اوست زنده و شرح
 آن بازنما است گشت تا سبب با و برگردید و پیر گشت تا سبب است اسفندیار که از کنا یون دختر ملک و م متولد شد بود
 و او است که مانند رستم براه هفت خوان برسم تجارت ترکستان رفت و همشیره های خود را از بندار جاسپ دالے
 ترکستان برانید و جاسپ را قتل رسانید و مظفر و منغور پیران آمد و بموجب عهد از پدر در خواست سلطنت کرد و دیگر
 پدرش گشت تا سبب بر دست رستم بن زال قتل رسید چ گشت تا سبب با سفندیار گفت اکنون مثل تو بهلوان نیست
 که خواهران خود را از جسار جاسپ بشاه نجات دادی حالایک مخالفت که رستم است باقی است با کیکا و را در بنخیر
 کشیده بیاری آن زمان مطلق بسلطنت شستی اسفندیار تا از موده کار بطبع ریاست پیغمبر پیش رستم آمد رستم اولاد
 کرد اسفندیار بار رستم گفت که دست بسته همراه من بیایا با ایران بخد مت گشت تا سبب بر رستم و عفو تقصیرات نسایم
 و بوزارت خویش برگزیدم رستم باین امانت ذقن قبول نکرد و در نیاب الحاح نمود اسفندیار شنید کار مقابل انجامید
 اسفندیار بر رستم تیر کرد که رستم پیشانش زده خسته گشته شد رستم لهر اسپ و همجن را با یوان خویش برد و تربیت نمود

ک

نخست است بهر آنکه طلب داشت رستم او را با خواسته بسیار پیش گشتاسب فرستاد و بهمن بخد مت پرست گشتاسب
 اول گشته است که شکل آتشکده بر یک طرف دریم و دواتیر و طرف دیگر صورت خود نقش نمود و از سخنان او دست
 میست کسی که دین ندارد و برابر است گفت مناسب نیست مر بادشاه را آنکه کند بر بادشاهان مگر نیکو می خصلت
 و بعد از گشتاسب بهمن بن اسفندیار بن گشتاسب سلطنت نشست و بهمن یعنی نیکو باشد رستم بن زال
 در عهد سلطنت بهمن کند برادر خود شقاو بن زال در کابل سچا به افتاد و شقاو را در حالت تزعج یک چوبه تیر پود
 چنار که شقاو پناه بان درخت برده بود بدوخت این مصرع از شاه نامه بیامد آمد مصرع شقاو و چهار و بهم بر
 بدوخت بهد انماصل شقاو و رستم هر دو از جان قالب تپی کردند بهمن بقصاص خون پدرش اسفندیار شکله
 به نمر و ز کشید و فرزند این رستم را بقتل رسانید و آسمان را از آرزو بدخت و زال را بعد از عقوبت نجات داد و چون
 اول کسی است که نام در اول مکتوب نوشت عنوان نامه اش چنین بوده که نامه آرد و خیر بهمن بنده خاص خداد
 حاکم شمل اول کس است که بدرگاه خود بزبان در می سخن گفتن فرموده و پیش ازین به پهلوی سخن گفتندی دختر خود
 بهامی را که از حین بداشت چه در دین زروشت و مجوس نکاح با دختر و خواهر در بست بوده پناهنده اکنون نیز در
 مجوسیان شائع است و لیعهد ساخت و پس خود ساسان را از سلطنت بی نصیب گردانید ساسان قتلگ
 گزید و دیگر تفرطیس و بقراط معاصر بهمن بود و از سخنان بهمن است ذکر نیکو شمره عمر است گفت که انصاف نیکوترین است
 است و گفت تبریزه الجور جمع العمر یعنی از سوخته را باز آرمودن ضایع کردن عمر است گویند که بهمن هرگاه عالی
 بجای فرستادی منتی بر گماشتی منتهی اگر از عدل او بار عایایان کردی عامل را پاییه اش بلند ساختی و اگر نه
 جزوایش دادی و در سال یکبار عایا را بدرگاه خواندی و از تخت فرود آمدی و بر زمین نشستی و گفتی کیال شد
 که میان شما حکومت میکنم اگر امری از من صادر شده باشد که آن را نمی نیتند اعلام کنند پس موبد موبدان
 یعنی قاضی القضاة بر یا خاستی و گفتی خاص عام از نور منی اند پس سفره عام کشیدی تا بخورند پس چون
 فارغ شدی شخصی با او از بلند کردی که عمارت و زراعت کنند و از خدا ترسند و گرد نیانت نگرند و بعد
 از آن رخصت شدیدی و گفته اند که از کیان بیج بادشاهی افضل و دانش او نبوده و بعد از تهنن بهما سنے
 بنت بهمن سلطنت نشست و چون از پدرش بهمن حمل داشت پس سنے ز امید و از مردم بهمان داشت و از
 حسب سلطنت او را بودند و تی کرده در آب انداخت آن صندوق بدست گانده افتاد و چون کشت و پس
 نیکو روی دید او را به پرورد و در آب نام نهاد و چون بسن تمیز رسید سر بگازدی و خود را آورد و ملازم بهامی گشت
 و کاری بزرگ کرد و بر تیر عظیم رسید و بالاخر بهامی او را دانست که پس دوست لاجرم ملک با او باز گذاشت که
 و ارباب بن که بهمن حکومت نشست او را و ارای الیگر گویند و او دختر فیلقوس را خواست و آخر بعد چند می پیش
 پدرش بروم فرستاد و فیلقوس تاج گذار او بوده و هر سال هزار مینه طلا که وزن هر یک چهل تان بوده بخواند
 میرسانید و بعد از و ارباب پسش کی و اراکه او را و ارای اصغر گویند و شاه شد و او آخرین ملوک طبقه کیان است

طبعاً ناخوش داشت و با اسکندر رومی مصاف داد و در دست ندیمان خویش نعل اسکندر را قتل رسید اسکندر قاپلان و را
 کبشت دولت طبقه کیان منقرض گشت سکنند و اسکندر رومی بن فیلقوس و دیکتان چون اتمان اسکاٹ میگفت
 که فیلقوس نام داشت و معنی آن امیر لشکر باشد بالجمله اسکندر را و القرنین اصغر نامند بر تخت ایران نشست در
 تاریخ الحکما مسطور است که اسکندر را بزبان یونانی اخشید روشن گفتند و اسکاٹ موصوف می فرمود که الگ
 ز عمرش بفتح الف و کسر لام بکاف تازی زده و فتح را بنون زده و فتح وال و ضمیر را به و او زده و فتح سین مهمل میگویی
 یعنی محب حکمت اسکندر بود پیش پادشاه روم بوده و اسکندر را اسطو وزیر بوده و اسکاٹ موصوف میگفت که
 در میان فرنگ وزیر بودن اسطو اسکندر را قول مرو و دست چه زمانه اسطو پیش از اسکندر بوده و آن گفته آید
 القصة اسکندر رومی یونان آورد و ملوک آن ملک بر انداخت و مغرب فت و کشت و و بمصر رفت و مسخر ساخت
 و شام شتافت و بگرفت و اخبار بیوردی گفت که تاریخ موسی را ترک کند و از زمان ناگزیر قبول کرد و در آن
 سال است مفتوح بود از عمر اسکندر و اکنون که به تسوید این اوراق هزار و یکصد و نود و پنج جوهریت و هزار و پنجاه سال
 از آن گذشته بالجمله اسکندر بنشد آمد را چه فورسج و دسر میند با او مصاف داد و قتل رسید و گفته اند که فور اطاعت
 اسکندر کرد و حکیمی که بدانش معروف بود با دست و کانه که بر گاه آن را بر زمین نهادند پس آب شد و نزد اسکندر
 فرستاد اما قول اول اصح است چه مؤلف تاریخ روضه الصفا گوید که اسکندر فور را قتل رسانید و کید میندی که ملکی
 بود و در اقصی بلاد هند و قریب صد سال عمر داشت سکنند و را با طاعت خواند کید میندی و دختره و را که در حسن و جمال
 شهره آفاق بود با فیلسوفی و کاسه نزد سکنند فرستاد و در اسکندر نامه مینویسد که فور در زم گشته نشد زهر خورده
 مرد این مصرع شاید بمعنی مصراع زمره انگلی فور کافر خورده و بالجمله چون اسکندر و انامی بر مینان میند
 شنیده بود پیش ایشان رفت دید که در بیابانها شسته اند و بکناه روزگار میگذازانند پس سوال کرد و جواب ما
 شنید و بفصل ایشان اعتراف نموده باز گشت و روسی بلدا چین نهاد و چنانچه در اسکندر نامه گوید و فر و جویان
 شد از کینه فور میان به کمر بست بر کین فغفور میان به ملک چین غلامی و کینه نه و یکدست پوشیدنی و طعام
 یکد و زه و اسپه بر او فرستاد سکنند حکما را ازین معنی سوال کرد گفتند اشارت است به آنکه اگر مالک همه جهان
 شوی هر آینه ترا کانی است جاریه بر دفع فتنه و غلامی که خدمت تو کند و جامه که پوشی و طعامی که خوری اسپه
 که بران سوار شوی پس چرا طلب یادی کنی و خود را و جانیان از شجه میداری اسکندر گفت مرا بند داده و متعصن او
 نشد و گفت هیچ پادشاه برین غالب نشد مگر خاتان چین و صاحب سکنند نامه گوید که آن کینه کینه یعنی در زم
 روس جنگی عظیم نمود و بردست و لوروسیان اسیر شده و اسکندر بر اسپه که خاتان چین داده بود
 سوار شد و بر زم و کوشتافت و او را اسیر ساخت و بالاخر آن ویلکونینک را بطریق بدید پیش اسکندر
 آورد و اسکندر بر روسیان ظفر یافت بالجمله چون سکنند نوبت دوم با ایران رسید فرمود که تا کتب فرس یونانی
 نقل کردند و شروع شتافت و بر سوسه نزد نرسه نوشت به نام حکم برود و رفت نوشا به و را بشناخت سکنند را

۱۱۷

ابا نمود نوکشا به سکندر را گفت مصرع به ابروسه خود آسمان را بپوشس بن و تصویر او را که کاغذی نقش کشیده
بودند بدستش داد سکندر چیران گشت نو شا به خدمت کرد و او را بشوهری قبول نمود و بعد از آن سکندر بطلب
آبجیوان شناخت و نیافت و گفته اند که آن ذوالقرنین البر بود که اخبار او در قرآن مجید مبرهن است و ذکر او بسیار
از عجایب المخلوقات نقلست مؤلف صبح صادق از وزیر مینویسد که آدم آبی نزد اسکندر آورده بود و مذکوم در دست
و بخش مفهومی نمیشد زنی را با او دادند و پسری متولد شد گفتند که پدر تو چه میگوید گفت میگوید که دم حیوان نرسد
و این مردم را چیست که دم بر روی میدارند و ایضا اسکندر خواست که بر ساحل بحر محیط مطلع شود پس گشتی
با تبار فرستاد یکسال رفته و هیچ ندید پس بجایه دیگر رفتند گشتی دیگر دیدند دوران مردم بسیار و زبان ایشان فهم نمیشد
زنی از ایشان بدست آوردند و پیش سکندر برزند و سکندر آن را بر روی داد و فرزندمی از او بوجود آمد که هم زبان مادر و هم زبان پدر
آموخت و را گفتند از اورت پرس که از کجا آمدی ماورش گفت ملک ما را فرستاده بود تا حال اینجا بیایم ما معلوم کنیم گفتند اینجا
عموری هست گفت آری ملکیت ازین عظیم تر خلقی ازین انبوه تر پوشیده نماند که آنچه اخبار سکندر از زبان کیتان اجزاتان
شنیده در اینجا هم مینماید چیزی گفت شخصی که همراه سکندر بر سر سفر مانده بود کتابی شستبار احوال سکندر را لیست نموده آن در میان ما
معروف و مشهور است چه سکندر ملک ایران را از دارا انتراع نموده در هیچ بلاد از چین فرسوزنگ غیره نرفت غیر از تسویر ایران
نا درست میگفت چه در کتب فرنگ قوم نیست نیز تمام ملک یونان را تسویر نکرد و بلکه بعضی از بلاد یونان را بخشود و آنکه در میان ما
که تمام دیار یونان را آب غرق شده این را نیز غلط میگفت بر فرمود که بعضی از شهر یونان را آب برده و دیگر اکنون موجود است با دیناها
است و آنکه سکندر گشتی برای تحقیقات ساحل بحر محیط فرستاده این هم نمیگفت ما میگفت که قریب سه صد سال است که صاحبان
مانند این دنیا پیدا کرد و آنچه آنها رفتند با آخر باد شاه آبخار بارانها رفتند دوران ملک خرتیر و گمان و شمشیر و امثال این بود و از توب و قتل
و تفنگ و دیگر آتش بازی بر ترو واقف نبودند و اسپ نیز دوران دیار نبود و فرنگیان با سوار دیار و توب و تفنگ آبخار رفتند چون مردم
انقره سواران را دیدند که گامی ندیده بودند دانستند که مردم کلکی میسب میدارند که چهار یا سه روز و اسپ سوار را حیوان و اینها
و گمان بردند که این بلا نیست که از آسمان فرود آمده و یا از دریا بر آمده هر گونه ترسیدند و دیگر فرنگیان با توب و تفنگ آبخار رفتند و
دست بر روی نمودند آن جماعه نه زخم گشتند فرنگیان ظفر یافتند و آن ملک استصرف شدند و آن را دنیای نو نام گذاشتند و آن
از فرنگیان سه کرده اند که آن دنیای نو را در تصرف دارند یکی با دیناها اسپین و دیگری والی بزرگتر و سومی با دیناها آن دنیای نو
در کلانی و طولانی زیاد از منفی اقلیم است آید بار را مرده نامند و میگفت که امر قه جنوبی امی از خط استوا بطرف جنوب یعنی ما بین مغرب
و جنوب در تصرف با دیناها اسپین است همچنین دیگر از جاها در قه جنوبی والی بزرگتر است و امر قه شمالی امی از خط استوا اجانب شمال
ما بین مغرب شمال در تصرف با دیناها اسپین است هر چه درین هفت اقلیم پیدای میدارند زیاد بران دوران دنیای نو پیدا میشود
و مردم آنجا اکثر است و لئون باشند و روی بین بینی است فرمان فرمایان و فریب چشمان سیاه و کلان موسی سیاه دارند و زنان اموی سر دراز
و سیاه و در حسن و جمال زنان آنجا برتره افزون تر اند و تمام آن گروه بت پرست اند و از روز را و امر او عمده های آند یار و دیگر
هر کسی که نذر کند دخت و دوشیزه و پسران نوخیز خود را بجهت خدمت بتخانه ما میدهند

آن زمان بی شوم و مردان بجهت زمان عمر را سر میزند و هر گاه از اتفاقات زمانه در جاه خود متجان و واقع شود و مردم از آن آگاه شوند زن را زنده در گور کنند و مرد را بسته در آتش اندازند و اکنون فرنگیان اسخار سیده اند و اسپ ابراهیم اسپ انداختند اسپان خوب بسیار پیدا شدند با جمله اکنون یا ست بران گروه فرنگیان است متعمر من برسم و این جماعه میستند و آن نیای نوادگان انگریز و شهر لندن که تختگاه انگلیز بشرط موافقت هوا از راه دریای سه ماه راه مسافت دارد در اتم حروف کتابی پیش کیتان موصوف دیده اند در آن نقشه و تصویر مجمع ملکه و شهرهای امرقه و نامهای امصار امرقه و آنچه در سر امصار انداز از جنوب ماکوله و اجناس بطعمه و تمشیه و نباتات و حیوانات و غیره پیدائی میدار و مردم قوم است گفتند نیشک و انبه و دیگر میوه های هند و ولایت مثل انگور و سیب و غیره آنجا پیدا میشوند فرمود که همه با فراط و از اسخار چندان بفرنگ میرسد که همه فرنگ از رسیدن چیزهای اسخار از دیگر دیار مستعمر است و ایضا اندران کتاب دو دایره مقابل یکدیگر که هیچ کجی از آن کم و بیش نبود کشیده دیدیم یکی را دایره و نیای گفته که عبارت از نصف قمر است نامهای امصار اقلیم و بعد و دوری آن از کجی بدگر بکس و بسیار چیزها مثل این سخط انگریزی مرقوم بود و دور دایره دیگر که کلت امرقه است و آن بونیای نو نامند و در آن بدستور نامهای شهرهای و نیای نو سخط و زبان انگریزی بطریق اجمال مرقوم است و بعد از آن تفصیل هر یک امصار مع ساخته آنجا پیدائی دارد مرقوم است در خود ستم که جمعی از احوال دنیای نو به فارسی ترجمه نمایند تا اطلاع در عالم و عالمیان نماید قبول فرمود اما تا هنوز بنا بر عدم فرصت از توفیق نیامده که حاصل میشود بعد از بیان بهفت اقلیم گفته این خواهد نوشت و بالذات توفیق و دیگر سخنی غریب از زبان کتاب پیش امر مرقوم است و در سال صد و سی و یک پیش از پیدایش عیسی علیه السلام سکندرا را پادشاه ایران را بگشت و در سال نصد و سی و دو پیش از پیدایش عیسی علیه السلام از سطویم و در وقت وزارت سطویم سکندر را بتوب نمیرسد تا پیش ازین چندمی بوده باشد بالجمله سکندر اول کسی است که سوبق ساختن است و عذرا عاشق و معشوق بعد از او بود و گویند که سکندر در باب ملک زاوگان بران از سطویم شورت خواست و در آن باب نامه با نوشت فرستاده برودم نزد سطویم زفت ارسطو او را بیامی برود و درختی چند سال خورد و بر کند و بر جا های آن زمانانی است فرستاده باز گشت و حال سکندر را باز گفت سکندر در ریافت و طایفه از امرای دارار بحضت و اقرابای دارار انیامت خود حکومت فارس داد و ایضا وقتی نامه از مادرش با سکندر رسید مضمونش آنکه ای عجیب سخوت را بنموده راه داده و از سخل پیتر و گنجهای که بدست آورده با مردی جلد بر اسپ زنده نزد من فرست سکندر نامه بخواند و با حکم گفت چندین گنج و خواسته بر اسپ چگونه توان فرستاد ایشان را سخنی نماید سکندر گفت آنچه بدست آورده ام بر کاغذی نویسد و بر روی و سپید تابه اسپی جلد بر نشیند و با و رساند که مراد او همین است حکما بر وانش او آفرین که روز وقتی سکندر را سطویم بر سپید که در باب فلان بحر م چگونگی ارسطو گفت اگر گناه نمودی صفت عنف که بهتر من فصاحت ظاهر نشدی سکندر بحر م را به چشم دیدم از ارسطو پرسید که عفو در چه وقت نیکوست گفت در وقت قدرت سکندر را گفتند لذت سلطنت در چیست گفت در سه جزه مغلوب ساختن دشمنان و تربیت و ستان و روا کردن حاجت محتاجان و مخز این هر چه بود آن را اعتباری نباشد وقتی بگشتن و زودی اشاره کرد و او گفت هر اکنش که درین کار گاه بودم گفت اکنون نیز در گشته شدن کاره باش شخصی با جامه های کهنه با سکندر سخنان فصیح گفت سکندر او را گفت که لباس خود را چون سخن خود کن گفت مرا بر سخن قدرت است

در کتاب

و پادشاه را بر لباس سگندرخندید و او را ملتی ملوکانه داد و روزی از و شاعر میوه نزارد و بنا برخواست سگندرخند گفت این مال از قدرت تو بسیار کمتر است سگندرخند و شد و مضاعف آن با و را سگندرخند گفتند که چگونه است که تو عظیم و ستا پیش از عظیم بد کنی گفت از آنکه در سبب حیات فانی است و ستا و سبب حیات باقی بد در اثر آسمان بزرگین آورد و او ستا و مرا از زمین آسمان بر روزی و مجلس شسته بود کسی از و حاجتی بخواست گفت ام و از ایام سلطنت خویش نمی شمارم و وقتی خود با یکی گفت و در محافل آن مبالغه نمود و آن را زافاش شد سگندرخند پلیناس حکیم را گفت ترا می آنگرد از سلطان فاش کند حیات عباس گفت از و مرخ که افشای سر خود را خود کرده باز اسرار خویش خود نتوانی کشید اگر دیگری نتواند کشید عجب نبود یکی از اعدای افسوس بد نگاه آوردند سگندرخند است که از و عشق کنیدی از امر گفت اگر من بجای ملک بودم و او را بکشتمی سگندرخند گفت اکنون که بجای من نشستی بشکر آنکه او را بخشیدم عالمی درست کرد از نزد او و در سخنان دلبری کرد و گفت از من نمی ترسی گفت ترس بند از خیانت او باشد و با از ظلم خداوند تو و من ازین دو عیب مبر ایام از سخنان سگندرخند درست که چه بیخ است گفت تن فنا کردن چه جمیست کردن پیش از گفتن و گفت احتیاج آدمی بقتل بیشتر است نه سال گفت خدام سلاطین چهار گروه اند چنانچه تقایم بدن بے چهار عنصر است نمی آید سلطنت بے ایشان تمسکیت پذیر و اول اهل شمشیر امر او تشکران و ایشان بمشایخ آتش اند و دم از باب قلم چون و زرا و کتاب و ایشان بمنزله هوا اند سوم اهل معامله چون بازرگان و اهل خر و و ایشان بمسابه آب اند چهارم اهل زر و و ایشان بمنزله خاک اند گفت صاحب کم کم بود اگر چه در ویش باشد و بیچل خوار باشد اگر چه تو نگر باشد چون سگندرخند بسیار شد و دانست که مر من موت است نامه بسوی ما و خویش روز فاش نوشت چون مادرش بر خواند نوشته بود و طعنا میکره تمییب کنی زمان بزرگان را سخنان و با جمعی غرامی من کن و از ان طعام نصیب کسی راده که با و مصیبتی نرسیده باشد و فتنای خان که در میچاکس دست بطعام بر و همه گفتند از ما کسی نیست که مصیبتی گرفتار نشده باشد و فتنای گفت که مرا و عظم کرد که در مصیبتش صبر کنم با بجمله سگندرخند بقول مؤرخان ما برشتا و دو و طبقه که یک را با و شاه می جدا گانه بود غالب آمد و عدو سپاهش که همراه او بودند از شنش صد و بیست هزار مرد زیاد بود و در شمار آنانکه در اطراف ممالک بودند حشامی بهتر میداند و تبار رخ صبح صادق صادق میدنویسد که عمر لشکر خلیفه خان هشتاد هزار سوار بود پس هشت صد هزار سوار که بزبان هندیشت لکه باشد در رکاب چلیک خان بودند که با او در تسخیر بلاد سیاه و نیزه با این کثرت عساکر و منفک و ما تسخیر هفت اقلیم توانست که و بیست از تو وضع میتوان کرد و من مستخر غاسطه پن خاتمی ملک سلیمان می پیشت تا است بد با بجمله بعد از فوت سگندرخند در میان خواستند که پسش روس بن سگندرخند را سلطنت بر نشانیند نه پذیرفت و القطار گزیدم و سه و عوس نام در روم پادشاه شد و بطلمیوس لقب یافت یعنی ملک بزرگ و او یونان و مصر و شام و مغرب تا کنار و جله ضبط کرد و در مغرب بود و میداشت بعد از او قیانوس پادشاه شد و او دانست که صحابش اند و بگریختند و در کیفیت بیا سووند و قصه اصحاب که گفت بیاید و نزد برخی و قیانوس بعد از اعسطوس بوده و ذکرش در روم بیاید مخفی نمادند که بعد از طبقه سلاطین کنانیان اسکاتیان که طبقه سوم اند از ملوک بهم در ایران سلطنت رسیدند اما چون اینجا احوال سگندرخند را بدو آن پادشاه جم جاه کمت

دوست ہو بنا بران مناسب نمود کہ سطرے چند در احوال حکما و برنخے از مشاہیر ہر دیار از ابتدای آفرینش
 آپیش از ظہور اسلام و بعد از اسلام کہ بودہ اند در و فضل مر قوم ساخته بعد از ان طبقہ سلاطین اسکاٹیان
 بتحریر آری و بالذات التوفیق و فصل اول در ذکر حکما و برنخے از مشاہیر کہ پیش از ظہور اسلام بودہ اند
 آغانا و میمون مصری و او از قدمای حکماست و او را اورپای ثانی خوانند و گویند از انبای مرسل بودہ
 و بہ اہل مصر مبعوث گشتہ و گفتہ اند کہ او ششیت علیہ السلام است و در تاریخ الحکما مسطور است کہ اورپای
 اول ششیت است کہ آغانا و میمونش نیز خوانند و او استاد ہر مسالہ را مہ است کہ عرب اورا اورپس گویند
 و معنی آغانا و میمون بیکجہت باشد واضح آنست کہ شاگرد ششیت و او ستاد اورپس بود و ولید اہل علم بالصواب
 صاحب پس اورپس است و صابی با و منسوب اند از سخنان او ست گفت کہ کسی کہ صاحب عقل نیست غضب
 مغلوب نیشو اند کرد و گفت کہ بادشاہ عاقل برفق و مدارا میرسد بجائی کہ بجز و صولت نتوان رسید
 خصوصاً بانیکان و برگزیدگان و گفت کہ طریق با و شاہ صاحب رای اینست کہ اعتبار کند مردان را بکردار
 ایشان نہ بر جہت و بزرگی جسم ایشان و گفت با کسی کہ قدرت و نفع آن مدارای مخالفت ظاہر مکن -
 اسفلینوس از اکابر متقدمین حکماست وطن و مسکن او شام بودہ و شاگرد اورپس بود بقول
 جالینوس او پیغمبر بودہ و بروایت و اصح علم طب او ست و تعلیم آن بالمشافہہ نکر وی جز بفرزند ان
 خود دیگران را نیا موحی تا آنکہ در علم بطریق بیگانگان را نیز امر ممتنع و اکثر علما از اولاد اسفلینوس اند از
 سخنان او ست کہ بسیار روزگار باشد کہ ان را مذمت کنند و چون روزگاری دیگر پیش ایدستایش نمایند و گفت
 قوت حاجت از ان بہتر است کہ منت ناما لکشند و گفتہ سزاوار احسان آنکس است کہ کافر نعمت نبود و گفت
 عطا بر فاسق تقویت او ست برفسوق و گفت و دشمنان شمان نامحشمانستند و گفت عابد بے معرفت چون
 گا و آسیانیست کہ میگردد و در جہای خود ایستادہ در ویشی گفتہ زاہد بے علم مسخرہ شیطان بود و گفت تعجب
 دارم از ان کہ با احتمال ضرر از طعام مضر برینزد و بسبب ہم آخرت از گناہ خود را پاک نماید و لقمان حکیم
 بقولی پیغمبر بودہ اکثر ہر اتند کہ حکیم بودہ ہر گونہ در عمد او بودہ و او غلام اعرابی بود و گو سفند پیچہ اعرابی
 او را بدست اسرا نیلہ بفرخت اسرا نیلہ او را ہینرم کشی فرمود گویند کہ خداوندش او را روزے گفت کہ گو سفند
 بکش بہترین اعضا می او نیز دمن بیار لقمان برفت و دل گو سفند را بسیار و در خواجہ گفت بدترین اعضا
 بسیار لقمان برفت ہمانرا بیاورد و خواجہ تعجب نمود و از سبب ان سوال کرد لقمان گفت ل بہترین اعضا ست گردان حکمت بود و بدترین
 اعضا ست اگر بخلاف این باشد خواجہ بر دانائی او نتیجہ جان و آراوش کرد گویند زوی خواجہ او را گفت در فلان مزرعہ کججا کار و جہت و
 نہ کام در و خواجہ بسیر مزرعہ رفت بجای کججا دید گفت نہ ترا گفتہ کہ کججا گفت جو کاشتم بجان نہ کنی با آرد خواجہ بخندید گفت چگونه کند آرد
 لقمان گفت تری ہم ہم کہ اعمال کو ہمیدہ بہشت بخوابی با جو گفتہ گر ای این اعمال بہشت سہ تو اند نمود کہ کنی با آرد خواجہ بروتا گفت از او پرس کہ
 حکایات دیگر در باب آرد می لقمان نیز نظر رسید با بجا چون لقمان آرد شد خواجہش او را مایہ داد و دلن کبیتی عظیم پیدا یدر لقمان مالدار شد

۱۰۰

و بعد از آن دو دو پیوست و در حرکت کامل گشت روزی لقمان ترو داد و رفت دید که او و حلقه های آن می آید
 نه پرسید لیکن تعجب نمود و او را از اتهام که در برخواست و در بر کرد و گفت نیکو زهی است لقمان بی سوال حال
 بدانت و گفت نصیحت خیر الحکمیہ و را گفتند ادب از که آموختی گفت از بی ادبان که هر چه از افعال ایشان در نظر
 ناپسند آمد احترام زدیم نقلت که لقمان صاحب مال بوده مردم فرمن داد می و گفتی که بگیر این امانت خداست و و بحال
 او کن و کتبان جو ناتمان اسکاٹ از کتب فرنگ بار اتم میگفت که لقمان هرگز مالدار نبوده و در غایت تنگدستی میگذری
 در حبیب السیر مینویسد وقتی رئیس بی را وام داد چون کیسالی بگذشت پس خویش را طلب آن وجه فرستاد و هنگام
 وداع گفت در راه زیر فلان درخت چشمه ایست آنجا فرود نه آئی و رئیس فلان موضع اگر ترا پدما می قبول کند
 قبول کنی چون رئیس بی یون برسی در قصر که کینار دریا دارد دست نجیبی سپ گفت اگر در راه پیری رفیق تو شود از فرود
 تخلصت جائز نداردی پس بر رفت و در راه پیری همراه او شد چون پیشه کرد و درخت رسیدند گفت اینجا فرود آئی گفت
 پدرم از آن منع کرده گفت این نیز گفته که سخن پیر نشنوی گفت آری پس فرود آمد و بخت پیر او را خواست میگردد کار
 از درخت قصد پیر کرد و پیر او را عصا بگشت و چون جوان بیدار شد پیر گفت دانستی که لقمان ترا از نزل اینجا منع
 کرده بود پس همراه او از آن جدا کرد و با خود گفت در وان شد پس بموضع رسیدند رئیس آنجا ایشان را سخا
 خود برد و خواست که دختر به پسر لقمان دهد او را نمود و یا آخر با شاره پیر قبول کرد و پیر آن ستر را در شرف فافت بدین
 و گفت پیش از بیبا شرت این را بر آتش نه وزن را بگویی که تن خود را بر آن محبوس کند و دو با سفلی بدین سید پیر فرمود
 عمل کند و دو بموضع مخصوص بنشیند رسید نعره بزد و بیوش شد و گرمی مرده از فرجش در افتاد پیر گفت هر که باین
 دختر گرد آمدی گرم تفسیب او را بگریز تا اهلک شدی لقمان از آن ترانغ کرده بود پس روزی چند در خانه رئیس
 بانند و بدیده رئیس مدیون شدند او پسر را احترام کرد و خواست که شب در قصر کنار دریا بسیر برود پسر لقمان
 بموجب وصیت پدر با نمود و بدستور با شاره پیر قبول کرد و شب چون همه بخواب رفتند پسر پسر لقمان را بیدار
 ساخت و گفت عادت این رئیس آنست که چون فرمن خواهش آید او را در کنار دریا بخواباند و شب با معده
 چند بیاید و آن بیچاره را با سیر بریکه بر آن خفته است برادر و در آب افکند اکنون بر خیز پسر لقمان برخاست
 پسر با اتفاق او سیر برداشت و بموضع برود که پسر رئیس در خواب بود و نگاه سیر او را بگرفت و آورده
 بیجا خود نهاد رئیس شب بدستور آنجا آمد که پسر لقمان را بجای داده بود و سیر بر پسرش را بجان پسر
 لقمان برگرفت و در آب افکند چون روز شد از حال آگاه گشت و متحیر ماند و مال بداد پسر لقمان را
 مختصی المرام باز گردانید کتبان جو ناتمان اسکاٹ می فرمود که در توریست هرگز مردم نیست که لقمان تمون
 ویشا گرد و او بود و او بعسرت و فقر روزگار گذرانید و بعد از او دو و چندین سال بوجود آمد و از
 جمله نصایح لقمان است که بد پسر خود اخلاق مردم بیجا و بد بخت و اخلاق مردم سعادتمند نمود و گفت
 اسے پسر تقع کہ یہ از چہ نہ یکا حق تعالی ترا امانت داده است بدرستی کہ دانا جابل نیست گفت

اسے پسر من بیک تیکه خوش گویندہ چیتا و بد بخت است اگر سخن گوید بان اور اور سو اسکو تروا اگر سکو تروا
 سو آنکو دو اگر عمل کند بد میکند و اگر فعلے کند ضائع میسازد و اگر استغنا ورزد و ناکسیند و اگر مخالفین سے شرم و یاس
 میگردد و اگر کسی برو قدرت می یابد خوار و حقہ میگردد و اگر خوشحال شود باقرطامی شود و اگر خرمین کرد و اسپر میگردد و اگر
 بر کسی قصصت یابد بے اندامی میکند و اگر سوال کند ابرام و جانہ مینا بد و اگر مسلک می شود بخل می ورزد و اگر خند میکند
 مثل آواز فر میکند و اگر مکافات کند جور را و امیدار و اگر جز میکند عنف تعدی میکند و اگر کسی باو جز میکند چشم
 و غضب میکند و اگر عطا میکند منت می نهد و اگر کسی باو عطا میکند شکر نمیکند و اگر ترسے باو سپاند خیانت میکند
 و اگر کسی ستری سپارد و تمت می بندد و اگر تبه اش پائین تر است از تو ترا نیب میکند و اگر بالاتر است
 غلبه میکند و اگر معاصبت ترا کند و رسی می اندازد و اگر ازو کناره کنی ترا نمیکند و ازو جز برسان استراحت نمی یابد
 تعلیم باو جز نمی رسد و اصل او ازو خوشحال نمیشود و از ایشان بدی را دور نمی سازند و اگر بزرگ از ایشان است
 همه ایشان را دور رنج میدارد و اگر خور و تراست بزرگ را در آزار میدارد و راه بندگی نمی یابد و اگر راه ناپاید لطافت
 نمی کند کسی که باو معاشرت کند خوبی نمی بیند و کسی ازو گوشه گزیند سالم نمی ماند و اگر سخن گوید صواب نمی گوید
 و اگر باو گویند نمی فهمد و سیان روی در فراخی نمی کند و در بلا و تنگدستی صبر نمی نماید و در سلسله تامل و توقف
 نمی رود و آنچه معروف و نیکو است بفعل نمی آرد و شکر گذاری خود را نمی کند و غابازی ترک نمی سازد
 و قبول نصیحت نمی کند با حکما موافقت نمی نماید و علم اولاد و عجب میدارد و اگر موافق علماء در رای نباشد چنین
 میداند که نیکو کار است اگر چه بدکار باشد و قوت خود را شکر می بیند و شر خود را خیر می پندارد و تقریبه خود را خرم
 و بخل خود را علم می انگارد و هر چه نفس او را خوش کند فرامیگیرد و هر چه شمش نه آید ترک می کند و خود را نیز بدان
 ستوده میگردد و اگر مخالفت اقتد حق را تکذیب میکند و اگر محتاج سخن شود باو میل نمی کند و اگر از حق سوال
 کنید منع کند و اگر حاضر شود اصل حق را باره سے نمیدهد و اگر از ایشان غایب گردد در ابطال حق کوشد و اگر با علما
 مجالست کند ادب و تعلیم ایشان نگارد و اگر بازیردستان خود نشیند بر ایشان فخر میکند و سخن حق که
 از ایشان سرزند نشنوده میزند و مخالفت ایشان میگردد از قمان پرسیدند که کیست از مردمان و انانتر گفت
 آنکه از علم مردمان بعلم خود می افزاید و گفته عجب در سخن خیر از عقل میدهد پس نظر کن آن چیز را کم میگردد گفت بجهلے
 که در آئی بالاتر از همه پیشین و گفت حسن نیت از عبادت است و حسن اسماع از حکمت خوشخوی از کرم است
 و حسن جواب از دانش است و گفت اگر کسی را سجا حتمے فرستی مکیبی را محبت و اگر حکیم را نیابی خود برود و گفت
 سنگبار از جای خور تقبل کردن آسان تر است از آن که بکس چیزی سے فمانیدن گفت و در شوید از مردمان به
 تا سالم ماند و لها می شما و راحت یابد بیک یا سه شما و نیکو شود و نفسها سے شما و گفت صبر و قسم است بکے
 صبرست بر آنکه مکروه داری آنرا مثل نقیضان مال و ضیاع و عقار و قوت اطفال امثال ان و حکم صبر از آنکه
 دوست داری آنرا و در تحصیل آن اضطراب میکنی و می یاید که صابر باشی و در تحصیل آن و گفت شکر گذاری کن

حکم

کسی را که بتواند نام دهد و انعام ده کسی را که مشک گذاری تو کند بد رستیکه بقای نیست در نعمتی که کفران کنی زوان نیست
نعمتی را که مشک گذاری و گفت شریف به گاه که بر میز کار کرده و متواضع میشود و خیس چون بر میز گاشد و متکبر میگردد
و گفت مرا و کلید حاجت است و بجا حاجت کلید گناه است و گفت علم بهتر از گنج است گنج تر از نگاه باید داشت
و علم تر از نگاه میدارد و گفت در تفریح مال خود و اصلاح مال دیگران بکوش که مال تو آن بود که ذخیره آخرت سازی
و آنکه میراث دیگران گذاری از آن دیگران بود و گفت احمق هر چند صاحب جمال بود با او صحبت نباید داشت که شیر
هر چند خوب رخصا است زشت کردار است و گفت سه کس را در سه حال توان شناخت حلیم را نزد غنمب
و شجاع را بر و خوف و برادر را نزد حاجت و گفت چهار هزار کلمه حکمت جمع کردم و چهار از آن برگزیدم که دور از فراموشی
باید کرد و دور پیاد باید گرفت خدا را و مرگ ایاد باید داشت و نیکی را که با مردم کنی و بدی را که با تو کنند فراموشی باید
کرد و گفت در خوشنوی یعنی خوشی خوش خویش بیگانگان است و بد خویش یعنی خوبی بد بیگانه خوشی از خویشان سعد گوید
و شرف بنده حلقه بگوش از بتواری برود و بد لطف کن لطف که بیگانه نشود حلقه بگوش بد و گفت اصل عقل بیان
مشکلم جاہل اسما و فلیس و انما و فلیس نیزش نامند از اکابر حکماست حکمت از لقمان و سلیمان بشام
آموزخت و بقوله از داؤد و تعلیم یافت داد مجرد و متوکل بود و هر چه از قوت یکروزه اش زیاد آمد
تصدق کرد و ذخیره نهادی و ابو یونان رفت و از کیفیت خلقت عالم سخنما گفت نه پسندیدند
از شهر برانند و در تاریخ الحکما مسطور است که حکمت و حکمت پیغمبری بوده که مزوج بفلسفه بود و او اول
کسی است که جمع بیان معنی و صفات احد تعالی کرد و همه را جمع بیک معنی ساخت و گفت که نیت حق تعالی
را معنی متعدد و تمیز از یکدیگر که هر یک از آنها مخصوص بنامی باشند بلکه او یک نیت فی الحقیقت جمع من الوجوه
بمخلاف موجودات دیگر بد رستیکه مجردات عالی را بکثرت و تعدد فارض می شود و یا به اجزای ایشان و یا بجماعت
و نظایر و ذات حضرت باری تعالی نثره مقدس است از همه اینها و بسیاری از بزرگان حکما و بنیاب با او متفق اند و علو
علیه السلام بصری و جماعه معتزله همین بد رستیکه از پیشها غورس حکیم اول کسی است که حکمت را فلسفه نام نهاد و علم شنا
پدید آورد و بعضی او را حکیم خوانند و گروهی بر آنند که پیشا غورس معاصر له اسپ و وزیر او بوده حکمت از اصحاب سلیمان
آموزخت و می توان شد و علم هندسه و طبعی ظاهر ساخت و موسیقی اختراع نمود و دو ویست و هشتم کتاب تصنیف کرد
و به بقای نفس بعد از تنای بدن جمایل گشت و اینکه بعد از نیکه اگر از اهل ثواب است ثواب می باید اگر از اهل گناه است
عذاب با خواهد رسید بر برای حکمای الهی و او هر روز بهر خود غذائی ترتیب داده بود که هرگز بیمار نشد و نگاه فریه و نگاه لاخر
نمود و نگاه شاد و نگاه غمگین نگشتی و خنده و گریه نکرد و در تاریخ الحکما مینویسد که طعام صباح او شیر گاو و غسل نمود و وقت
شام نان و آب و پیغمبری او طعام مطبوخ او قریبانی کابنهای بود که بر اینها قریبان می نمودند و هر گاه که رئیس کابنهای شد غذا
خود از پیغمبر ترتیب آید که گرسنه نشسته شدی و او مطلوب و ستان را بر رقصه و خود مقدم داشتی و گفتی که مال و دوستان
مشترک است بهایان ایشان و او بشهر فر و طویا شتافت فلون از مال می آید که بکثرت مال معروف بود نزد او آمد پس

نحوستائی آغاز نهادن و فیثا غورس اور اعلیٰ است کرد افلون برنجید و قصد فیثا غورس نمود فیثا غورس با اتفاق شاگردان
 با او نرم کرد و وظیفه یافت افلون با چیل تن بقتل رسید حکیم از ابائی آن شهر متوجه شده فارانو نیارفت و از آنجا بشهر فارس
 شناخت بزرگان آن دیار نژاد آمدند و گفتند که قتل چیل تر بار و او را در مسکن نمود اکنون بشهر دریا بار کرد و فیثا غورس
 بشهر رسید دیگر رفت جمعی قصد او کردند فیثا غورس بجای رفت آفراسیبل گفتند که دشمنان او را مامور نمودند
 و آتش در میان زدند فیثا غورس با اصحاب بیخوت از سخنان او مست هر چیزی بعقل محتاج است لا دولت گفت خند
 بیوقت این غم گریه است او را گفتند تو حکیمی گفت فیلسوف یعنی دوستدار از حکمت تو هر حرف از کیتان چو ناتمان
 اسکاٹ تحقیق این لفظ فرمود که فیلسوف لفظ یونانی است مرکب از دو لفظ فیلو یعنی محبت و عاشق و سوف یعنی علم
 و کثرت استعمال و او فیلسوف شد فیلسوف ماند با بجهل او را گفتند شیرین چیز با چیست گفت آنچه کسی را با آن میل باشد
 گفتند فلان ترا بد گفته گفت از آنکه راه خوبی نبرد و گفت شرم در او با چیز نامل و گفت خاموشی موجب سلامت است
 از دست و گفت باید که شرم از خود بیشتر کنی که از دیگران یعنی در خلوت نیز با و ب باشی و گفت عتاب با خود بهتر از
 عتاب دیگران و گفت جدم کن تا ما کردنی در دل گذرامی و مر آن کنی که شاید تا آنچه خواهی و گفت مدح خود بچو خود
 و گفت سوگند سلامت خوردن نشان دروغ گوئی است گفت اگر از کسی خطا سز زنده چه نیکو بود اگر سز زنده و بر آن مطلع
 شود چه مفید باشد گفت بدترین مردم کسی است که مال بر دیگری جمع کند و گفت نگار داشت آنچه در دست است
 بهتر است از طلب آنچه پیش تو نیست و گفت آنکه مداح خود را مال ندید مالش برود که او را بدگوید کی را دید که لباس فاخره
 پوشیده بود و سخنی با مصواب میگفت گفت با سخن با چون لباس خود کن با لباس را چون سخن و گفت سخن را از است
 که بقی ناسی وقت را که سخن گفتن در آن خوب است یا سکوت و زریدن و گفت طبیب کسی است که بدن خود را از
 بیمار بپا نگهدارد و کسی که محتاج بعالجی غیر شو و طبیب نیست و می گفت بیشتر افتما که بر حیوانات میرشد تا بر بی زبانی
 است و اکثر کلفتها انسان را که روی میداد از باعث زبان است و گفت کسی که نفس خود را در سازد از چهار چیز برگز
 کردی به او نرسد و آن اول مجبالت است دوم بجاخت سوم عجب چهارم کاهلی چه شتره تعجب پیشانی است و شتره بجاخت
 حیرت است و شتره عجب منقصب شتره هستی دولت و خواری و گفت حکیم محافظت نفس خود نخواهد چنانکه دیگران نفلت
 بدن خود مینمایند و گفت نفس میان نیکان در لذت و نعمت است و میان بدان در کلفت و اگر گفت کسانیکه گرفتار
 شتمت بدنی اندرند کاندو اس را و از باب فضائل موافق اند عقل را و گفت حد کننید و رینعا کم از کسی که بی باکان
 حیوب خود را بشمر و گفت فکر را پیش از عمل بعین آرند و گفت با همه کس بکشاده رومی و تملطت به پیش آئی نه بگرفتگی
 و کرامیت و گفت پیش حق تعالی فعلها و کردار با معتبر است نه قول با و گفتار و گفت چه نافع است انسانرا که
 سخن گوید بچو بای نفیس و اگر ممکن نباشد گوش کند از کسیکه آفرانگوید و گفت پیش از آنکه کاری کنی فکر کن در کار زیرا که
 کار بدر شقیع و مدو کاره نیست و گفت محافظت و صحبت بدن خود به میان رومی از طعام و شراب کننید و کاج
 در یافتن چندان کننید بلکه طلب کننید صحبت نفس را و گفت ملاحظه کننید از کار یک در کردن آن نفس شما حدی سب کننید

وگفت طبع مدارید از مردم بدوشه برنگویی را وگفت ز او تو سخته خوب از برای زندگانی خوب اینست که بمصاحبان گفت
 دیدی برساند وگفت که اعتقاد کنی که معجز کردن و همچون نمودن و بخشیدن و سخیل و زیندن کسیکه معرفت ندارد و لایق خنده
 مسخر نیست که شمار استایش جاهل تنگ و عار است وگفت چه کنی که لوده میسازند زبان خود را بدین گویش خود را ضائع نکنید
 بشنیدن آن وگفت شخصیکه بر خاکستر شسته باشد و تو کلاش بر خد باشد بهتر از آنست که برنجی از طلا سنگین باشد و تو کلا
 شکستی سستی باشد وگفت نتیجه ترس خدای تعالی رحمت است چه هرگاه که ترس غالب باشد خلاف رضای او سبحانه
 نخواهد کرد از اینجا است که مولوی روم گفته مصرع مروتر سنده مبارک بنده ایست چه وگفت آرام دهید و عادت بخشاید
 نفس را بقول حالات تا از آنچه باعث خوشحالیست منبب که همین سرور نشوید و رنج نکشید وگفت که واجب است بر تو که
 ابقناب سنائی و دور کنی خود را از آراشهای دنیا که تیره و گمراه سازد و فکر را وگفت چون بنحانه خواب در آئی پیش از آنکه
 بخواب روی تامل گفتار و کردار آن بزور کن اگر باقی چیزه ناشایسته را که کرده و لایق آن بود که آنرا نمیکردی پس باید که
 نفس را ملاست کنی و اگر چیزه یافتی که سزاوار کردن بود و ذکر دی در قوت آن انوس کن و پشیمان شو اگر بدی بفعل آید و
 عمل ستوده نیرفت شده خوشحال باش و خدای را شاکر گویی پدیرستی که این طسرت نزدیک میرساند برای بفضل رحمت
 وگفت هرگاه که ابتدای کاسه کنی او را تبصرع و اقتادگی بیداعه رجوع کن تا تامل و کند وگفت باو شاه را باید که از
 مملکت خود اهل فضل و دانش و ضعیفان عام را بهره مند و محفوظ دارد و حاجات ایشان را بصحلول رساند تا حاجات او نیز
 از درگاه عزت بصحلول بوند وگفت شخصه را که بدوستی اختیار کردی بعد از آن او را اهل آن نیافتی با او نوسه
 سلوک کن که دشمن تو نشود وگفت دورتر از خوبی و غیر آنکس است که قساور نباشد بر ضبط خود وگفت که بر اطوار
 مردم نظر کرده بدوستی بگویند و نظر بر گفتار او کرده اختیار کن چه بسیاری از مردمان با اخلاق مذموم و سیرت بداند و
 سخن گفتن بے عیب و بے نقصان اندگفت کسیکه با دینار ساندین تو از روی حسد عادت کرده چون بران قدرت
 یافتی با تمام آن سرعت ینمائی وگفت اگر خواهی که زندگانی تو خوش گذرد و مخلوط یالم نباشد باید که راضی شوی
 از مردمان با نیکی ترا احمق گویند بجای آنکه ترا عاقل نامند وگفت هرگاه که نفس خود را ستوده ساختی بعد از مرگ بیگانه تو عالم
 ملکوت است و اگر رجوع نیکنی با اخلاق انسانه مرگ بر تو روان نیست یعنی باز می آئی ازین سخن بوی تماشخ
 می آید وگفت ظاهر مکتب فرود کسی را که از روی قهر ترکب بان شده زیرا که او در حقیقت نیست فقر او فرود است
 از او پرسیدند که چه چیز معرفت بسیار دارد وگفت زیادتی مال وگفت پنهان چیزه از نیکیهاست پوشیده و دشمن فاقه و افلاس
 و مصیبت و اندوه دور و صبر و وقت قوت و دوستان گفت طریق باو شاه آنکه حذر کند از عجب تنها بودن در راهی تیر
 و قتیکه بسیار از لشکر بمان مخالفت شوند راهی او را و حذر کند از راهی که نماند آن راه و حذر کند از سواری در شب تا یک برگاه
 میان لشکر خود در آید باید که بر اسپ آرزوی تنگین خوب شسته باشد باروی کشاوه و نگاه خوش بگردان کند و در سلام ایشان
 بزبان دست نماید و بد ایشان چه نظر با بطرف اوست از دشمن دوست اخل نشوند بر اهل حرم او زمان خدنگاران مگر آنکه
 مدت مدید مثل پنجاه سال دیار زیاد از موده باشند و اگر محتاج شود در حرم ببرد می که در خدمت ایشان می بوده باشد باید که سخن

و در سال دیگر به منظور وین دار و امانت گذار باشد و چون باد شاه بخواب رود و پاشغول پهنر سے از لذت شود
 باید که اعتماد کند بر وزیر بان و نگهبانان تصریح و صذر کند ز خردون و آشامیدن از دست زبان که نزدیک اویند و همچنین
 لباس از دست ایشان پو شود و استشام رایحه و تجورات آنانه نماید که نهایت اعتماد برود داشته باشد و گفت بهتر است
 انانث را نسوان و ذکور را مردان تعلیم کنند تا لیس ملیطی از حکماء کبار پیشین بوده بمهر شد و علم آموخت و جلیطه بازگشت
 و او اول کسی است که در این دیار فلسفه ظاهر ساخت و از سخنان اوست که سید اول آب است و هوا خاک آن
 متکون شده و از صفوت آن آتش پدید آمده و از دور و بخاران آسمانها ترتیب یافته و که اکب از شعله های کوه تیزخام
 گشته و این قول موافق تورات است و در قرآن شریف است قال الله تعالی و کان عرشه علی الماء و ایضا شریفی
 الی السماء و هبى دفان از سخنان اوست عاقل کسی است که زبان خود را از مذمت نگاهدارد و گفت فاضل ترین بر کلام
 ملاقات است بر وجه نیکو گفت صورت روز از ضمیر خبر میدهد و گفت بنجاموشی عادت کردن مورچه مستی است و
 گفت بجابت دور میکند راسی و عقل را و البواب سبکی میکشاید بسوی لجابحت کند و گفت لایق نیست ترا کردن چیز
 که هر گاه ترا بان سر زشش کنند و خشم شوی و گفت اگر خواهی که غنی شوی شہوت را مغلوب و مقهور سازید رستی که فقر کسی
 است که زیر دست شہوت است و گفت ایشان نیکو کار بهترین چیز است که بر روی زمین است از سایر حیوانات
 و گفت که مردم سه طبقه اند یکسویوم به نیکی و دیگری به موسوم به بدی و سوم عاقل که نه خیر شناسد و نه شر گفت بخرابانی
 بسیار باعث انحسار قدر است و گفت کسیت که بداند که حیات موجب بندگیست موت باعث آزادی و گفت اگر بر
 حصول غرضها صبر کنی هر آینه سعید شوی و گفت کسی که احسان کند بر کسی او بزرگتر نماید تا آنکه اری آن کرده است
 و گفت کسی که شغل مصیبت نامی سخت شود او مرد است و گفت بسیار ضرر با که مردم میرسد بجهت ترک شہوت است
 و گفت ملاست مکنید احدی را که پیش از آن که نفس از کار او کنید و گفت چیز نامی ظاهر را ترک مکنید و طلب چیز پنهان
 نباشد مکنید و گفت که ادب باعث انس همه چیز است و گفت بگریزید از شہوت مرد و شہر و اگر شہوت عمل مکنید
 و برسد و شمارا مفرست پس تحقیق شما سزاوار مضر است همیشه و گفت از کلام مرد دانسته میشود مذہب او و گفت
 عاوان آن نیست که طلسم بکنند بلکه عاوان کسی است که اگر تقویت دهند و بر سر می کنند او را نظام طلسم کند و گفت آن کسی
 که بیگرمیزد از جنگ پس باز میگردد و جنگ میکند او مرد است و گفت دوستدار زنده مال را آزادی نیست و گفت شقی
 زندگانی میکند باز و آرزو و گفت سخن خوب نگاهدارنده غضب است و گفت عمر آنست که به فرح میگردد و آنچه بر رخ گذرد
 زندگی زندان است و گفت جمیع مردمان می مانند و آنچه در اندیشه ایشان است چنانچه حق تعالی جزا میدهد ایشان را
 موافق عقیده ایشان و گفت عمر یک عمر غیر گذرانید عمر اوست اتم حروف را حسب حال بیامد مصرع هر کس که بکلام
 دیگری زیست که او شنید و گفت بدستیکه زن عمر در او کوتاه میسازد و اگر نباشد تر از زنی پس زندگانی کن به بهترین مسجی
 و گفت زینت هر زن سکون آرام اوست پس آن صاحب سالم میدارد و منزل را و گفت هر گاه منزل را تجویز کردی طلب
 کن زنی را یاری دهد ترا در کار با و گفت عاقبت نکل خداست است و گفت زن نیکو کار سهل و آسان بدست آید

۱۳۱

وزن قان و کله باعث سلامتی شومر است و گفت زن اگر دهن کرده شود بهتر است از اینکه تویج کرده شود و گفت زبان بطبع
 میل دارند با قراط فقط و گفت نکاح کنید زنا زانه چار ایشان بدرستیکه مردمان ترویج میکنند چهار نه بزبان و گفت طبیعت اخلاق
 بزرگی بر زنان نمیکند و گفت هرگاه اراده تویج کنی پس نظر کن بهمانه صدمان زن که نمی پوشند چیزی را که در آن صلاحی باشد
 و گفت زن قدرت میدارد بر آنکه چیزی از تو فرگیرد و گفت کسی که در یک چیز با غلط کند حکیم نیست و گفت اگر بدی
 صاحب ولت و کرم را چیزی اندک فراگیری از او بسیار و گفت ایشان قاورترین حیوانات است بر حیل و گفت از
 دشمنان انتقام بیدمی کن تا از مضرت نرسانند و گفت آماده ساز آنچه بری که محتاجی بآن از بسوی ابامهری و گفت
 که سنگی و فلسی عشق را بر طرف میسازد و راقم حروف گوید شاید عشق مجازی را بر طرف سازد و نه تحقیق را و گفت مرد نکوکار
 در آرام و سکون است و گفت کمتر یافت می شود امانت در زمان و گفت بعضی از مردمان باشند که رامی بادی بدین
 و کردار بادی شان خوب است و گفت اگر عمل بقول دشمنان کنی مضرت کشی و گفت کسی که صاحب سکوت شود بیسبب
 آن ماست پیدا میکند و گفت بعضی از مردمان دشمن میدانند و کسی که احسان کند بسوی ایشان و گفت صالح از مردمان
 کسی است که نیکو باشد ظن او را قلم حروف گوید از آنجا است ظن المؤمنین خیر او گفت خوبیا حاصل نمی شود و نمی توان کرد
 مگر بهشت و گفت نیکو میشود و زندگانی تو اگر مغلوب سازی غضب را و گفت عاقل مرگ را بر زندگی ترجیح می نهد و
 گفت بدرستیکه از بد میباید آماده نمیکرد و برای فاسق و حریص و گفت بگریزید از قوی بد و از ترویج زن بد و اگر زن میکند
 پس نگاه دارد و او را از اخلاص رویه و گفت سکوت بهتر است از سخنانیکه نترس او نیست و گفت پدر ما در اقدار قدر و منزلت
 پیش عاقل است و صد غالب است بر اکثر طبائع و گفت نیکوی کن بر کسی که قدرت بر نفع تو نداشته باشد و
 گفت یاری کردن بدان را بر بدی کفر است بجهت تعالی حکما بس ملطی از کبار حکمای ملیطه است صاحب
 مذیب بوده و او گفته که اول مخلوقات هواست و چون هر چه است از آن متکون شده است حکما غورس ملطی از اکابر
 حکما بوده اول کسی است که کون و ظل و قابل گشته و از سطو قول او را در کتب خویش آورده و آنچه موافق خود نیافت
 رد کرده و مذیب او است که اصل اشیا جسمیت که همه جسم و قوی از آن متکون شده و او پیوسته در تعب و مشقت
 بود و گفتی اگر نفس بیروست می باشد از آن بهتر که من زیر دست او باشم و هر که او را ستایش کردی الحاح نمودی
 که از آن نگوید بشهر او انقلاب پیدا آمد و خلق مضطرب شدند او بود چنانچه بود گفتند درین حالت چگونه آرامی گفت اگر
 مثال این در جواب بنده اضطراب کند باینه گفتند گفت مرا همان خواب است که کارهای اینجائی را خوابی و خیالی میدم
 وقتی ریش با او سخنهای درشت گفت حکیم تحمل نمود زن از تحمل حکیم در غضب شد و در آنوقت رخت شست بر سر
 و عالم بر سر حکیم رخت آن وقت حکیم کتاب مطالعه میکرد و سر برداشت و گفت مرا مهمانی کردی و طعام خود را بیا
 و باران بار آبدی و چیزه دیگر گفت زهیون اکبر از اکابر حکمای یونان است معاصر انکیا غورس و بنظرش
 و استاد لاد قوس سو مستطامی بوده پادشاه او را گفت مرا وعظ بگو در کانه آب بیا برد و گفت اگر تشنگی تر تو بیا
 این را بنیوی معمری گفت نصف مملکت خویش گفت که چیزه که بشربت آب برابری نکنند خسته توان کرد روزی

جوانی دید که کباب دریا از غایت فقر مخزون نشسته بود گفت چنان انکار که تاجر سے صاحب مایه بودے و بعد از
کشتے و اشتی و بر این دریا میرفتے و ناگاه باوے عظیم برخواست و لویان راضی گشتی که کشتی باغرق شوند خود بیلاست
مانی چنان شمار دوست از فکر معاش بدار جوان شاد شد و خدمت گزید گویند که او را دوستان بسیار بودند پادشاه محمد
گمان برد که سر فروج وار و پس گرفتار خواست که نام موافقان خود باز گوید ریخون بگفت اورا شکنجه کردند زینون
زبان بریده پیش انداخت و در شکنجه گذشت از سخنان اوست که ترس از مردن بدن و ترس از مردن نفس و گفت
که اگر چیزی سے بدست شما افتد بگویند که از ماست و اگر از شما برود و بگویند که ما را بود چنان عاریت بوده که اگر ملک شما بود
از شما بود می و از شما بدگیرد و از دیگرے بشما منتقل نشدی گفت شکل ترین چیز ما آنست که نفس خود را شناسی
و سر خود را نمانداری و گفت زبان مرد و فیض از شمشیر بریده تراست و گفت حکیم شراب بمقدار که مست سازد نخورد
اورا پرسیدند که خواب چیست گفت لذت است از مشقت مناسب است برگ و گفت سزاوار نیست
مردان را که کلاه کنند زن صاحب جمال چه بسیار میکنند با شتر ما و او آن باعث ضعف است او تکمیر کنی
هر مرد و گفت خواب مرگے است کوتاه و مرگ خوابی است دراز و بیهوشی طیس از کابری شامیر حکماست معاشرت
بن اسفند یار بود و اسطوخون اورا بر سخن او ستاد خود افلاطون ترجیحی نهاد و از سخنها سے اوست که تا شهورت را تعلو
نوز کنی خود را از افراد ایشان نشامی و گفت چنان شیرین مباش که تراف و بر بند و چندان تلخ مباش که از دانت
بیرون آفتند نقاشی اورا گفت که خانه خود را بچ بندی تا آنرا مصور کنم گفت اول تصویر کن تا آنرا بچ سیدانم اورا
گفتند گوی دست بردمان نهاد گفتند مشنودست بر گوش گرفت گفتند مبین چشم پوشید گفتند بدان گفت این
فتا و زبیرم او هم کس شاعر اقدم فضالی شعرا می یونان بوده بعد از موسی پانصد و نود سال خلا شده
ارسطو و یوان شاعر اورا از خود جدا کرد می وقتی با سیر سے او فتاد و یکے خواست که اورا بخرد و گفت از کجائی گفت از
ماور و پیدر گفت ترا میخرم گفت توانی خرید زیرا که خریداران بود که آفریننده بود و دیگری اورا بخرد گفت بچه کار می آئی
گفت بکار آزاد می پس چندی بنده مانند نگاه آند و گشت صد و هشتاد و سال عمر یافت از سخنان اوست الاخر فی
کثیرین لکوسامی و گفت خاموشی بسیار گمراهی آرد و بسیاری سخن قدر سخن زایل میکنند گفت عاقل آن بود که بزبان
خولیش قادر بود آنچه یعنی نشاید گوید و گفت حیات موجب بندگیست و ممت موجب آزادی سقراط از اکابر فلاسفه
است شاگرد همیشه غورس است و افلاطون بود نام سقراطیس است و سقراط مخفف آنست بعضی برانند که او وزیر
بهمن بود دل از همه برداشت و تجربه گزید و در طریق عبادت مخالفت یونانیان نمود و لهما از حکمت طبیعی برگردانید
حکمت عملی را نیک سر اسبام داد اورا گفتند که خدا شومی زنی را که بسفاست میل بود چو خواست و گفت این بهر آن
که دم که بصیر و تحمل عادت کم کبتان خناتمان اسکاٹ بار اقم میگفت که نام زن سقراط از آن چینی بود و در فرنگ
هر زن که زیادہ گو باشد اورا ران تنی تا مندر فرسے سقراط از زیادہ گوئی آن علی بنده اندر خانه خواست که بیرون
آن زن و یکی پراز بول از بام خانه بر سر اور ریخت مردم بخندید و از حکیم پرسیدند که این چیست حکیم گفت که بعد از عدد

آزاد

بلوچن می آید نمنا می یاوه آن بدن مانند رخ بود و لونی کجا می گردان است القصد سقر اطاعت را عز و شستی و در صفا لعلت
 ثبت نگردی و گفتمی که حکمت پاک عدت و در لهای پاک با یخه دیدوست حیوانات و گفته اند که همین سبب هیچ کتاب نصیفت
 نگردی گویند که در ابتدا اینچنان از او ستاوشنید می نوشتی او ستا و گفت که اگر یکی در راه تور رسد و سخن پرسد ما چار بنجانم روی
 و در کتاب نگردی و جواب گویی سقر اطاعت بنده غذا آنچه نوشته بود بختت و پس از آن آنچه آموختی بیاید گفتمی آورده اند که سلمان
 یونان هر گاه بحرب رفتند س حکمتی را با خود بردی یکجا از ایشان سقر اطاعت را با خود بردی در زمان سخت بود و سقر اطاعت شب
 ان شدت منرا با خراب پناه بر روی و روز در آفتاب شستی و گفته اند که در جسم بس بر روی روزی با شاه در آن حالت
 او را بدید گفت چرانز و مانه آئی گفت از آنکه مشغولی دارم گفت بر چه مشغولی گفت با آنچه مرا زندگی بخشید ملک گفت نزد
 ما آئی که آنچه خواهی هست گفت اگر چنین دستمی در خدمت تو بس بر روی ملک گفت حاجتی که واری بخواه گفت حاجت
 آنست که باز گردی که سپهای شما مانع رسیدن پر تو آفتاب شده اند و سر ما میخورم ملک خواست که او را
 خلعت و بد سقر اطاعت گفت که وعده کردی که مرا چیزی ندی که زندگی را بر باری دارد اکنون لعاب کرمان بسیدی مرا
 حاجت نیست آورده اند که سقر اطاعت همیشه از بیت پرستی بر می نمود و لاجرم یونانیان که بت پرست بود و بعد او تشش
 برینا ستند و باز ده تن از قصات ایشان لقبش فرمان دادند ملک را مخالفت آنجا عبد بسیار بود و لقبش فرمان داد
 او را گفتند چه مرگ اختیار میکنی سقر اطاعت گفت جوهرم طلاک کنیدی ملک او را حبس نمود و فریطون و شاگردانش نزد او آمدند
 و گفتند اگر فرمانی ترا شب از حبس بیرون آریم و برو میبریم رسانیم گفت این شهر وطن منست آنچه بمن میرسد مستحقم از
 بهر نعمت دین حق است اگر بدمیدم و تصرف دین کنم آنجا نیز همین اقدام پیش آید پس شاگردان را وصیت کرد و
 کاسه نهر که به او فرستاده بود و در فریطون را پیش خواند و روی او نهاد و گفت پس خود را بفالین نفوس حکما
 سپردم و در گذشت گویند چون شاگردانش برگ او متفقین شدند گفتند ای او ستاد ترا کجا دفن کنیم گفت اگر مرا بیاید هر جا که
 خواهم دفن کنیدی یعنی آن نه منم بلکه کالبد من است گویند او سخن مرگ بسیار گفتمی و هر گاه از سخن پر سپیدی زنانه
 سر به پیش انگذدی آنگاه جوان گفتمی او تنها می دوست بود و کتخور و بسیار عباوت و کم سفر بود و صاحب تواریخ الحکا گوید که
 سقر اطاعت که سخن مرز گفتمی چنانچه گفت طرفنا پر سازند از بویهای خوش یعنی پر سازند نفس خود از ملکست و با خلعتی را که بمن
 گردانید و گفت حوصن مثلث از سر کوبید با هر کس یعنی حوصن مثلث که عبارت از ترکیب مدیج انسانست چه از آن او که مرگ نیست
 از نفس نیاتی و حیوانی و انسانی میفرماید که حوصن مثلث قابلیت انسان را از سادگی عالی که بنیاد عقل اندازد که کوهنا
 که عبارت از ذوا بهر جوهر و لالی آبدار تحاق است پر کن و گفت مخوریدر گد و شیر یعنی خد کنیدا از گناهان که گناه مثل
 شیر و در گسست که می خرد و گفت وقت مردن مخور چه نباشد یعنی در وقت کشتن نفس التفات بر چیزهای خواستش کنیدی و گفت بجای
 سیاه و بذر وید سفید را یعنی گر به را بکارید و خوشحالی و سرور را بذر وید و اگر گفتند مثل نیاصیت گفت وینا از آن تغییر تر است
 که به او شبلی زند و گفت هیچ کس بهتر از من نیست هیچ غری بهتر از من نیست هیچ پیریه بهتر از من نیست و هیچ دشمن بدتر از من نیست و گفت
 با دشمن مشورت کن تا پاینده دشمنی او را بدانی و گفت هر کجا و اما مشورت کند از رسوائی امین باش و گفت سعی در کار گیر نشاید و شود

از کبابی بدتر است و گفت اگر خاموش شود آنکه بداند اختلاف بر خیزد و گفت کسی که علم نداند چون چیزی است که لوح نهار و گوشت حکمت آنگاه بجالسد که از ستایش خود خورم نشوی و از زندست عکلمین نگر دی و گفت نیک و کس اند عالم گویا سخن من مانده شنوای حق روزی بر کشتی سوار بود و طوفانی عظیم بر خاست ملاح را گفت از کنار آب تا کشتی چه مانده گفت مقدار دو انگشت گفت کشتی بسا حل آن که میان ما و مرگ دو انگشت مانده او را گفتند چرا ترک دنیا کردی گفت یقینم آنم که مراد اگیرا از آن بیرون بزند خود بر غیبت ترک کرده ام تا حسرت در دل نماند یکی نزد او آمد و گفت جامی سقراط کجا است جامی خود با و نمود مروا سبچار رفت و چون دانست که سقراط اوست و باز گشت و گفت چرا نام خود نگفتی گفت تو مرا از جامی سقراط پرسیدی نه از سقراط جواب مطابق سوال باید یکی او را گفت بدان تو از ازل از اول بیت شری نیست گفت تو عاقل سبب خودی و اعلیست من مایمن اند و گفت جوادت دنیا ملاک طایفه ایست و عظم ظایفه و گفت تو نگر می صحبت تو است علم صحبت مزاج و گفت اگر کس را سبب کباب بر مراد بود و عفتش را نگیرد و گفت پدرو ما در چنان باش که پدرو ما در چنان با خود خواهدی او را گفتند و شنوای مرگ چیست گفت ندگانی به بطالت گذرانیدن گفتند چرا باد شاه خود را استحقاق کنی گفت او چگونه باد شاه من باشد که بنده بنده من است چه شهورت و غضب هر دو بنده من از طوفانده آنهاست گفت طالب دنیا چون سوار کشتی هست اگر غرق شود و خطا کرده باشد و اگر نه ترک خطا باشد و در هر حال او را صایب توان گفت و گفت نزدیکترین چیز با مرگ است و دورترین حصول آرزو و گفت مرگ نیکو کار است و نیکو کار است و نیکو کار است و نیکو کار است همانان گویند که سقراط در شهر علم موسیقی می آموخت گفتند شرمنداری که با این همه فضل و دانش شاگردی میکنی گفت از آن فتح تر باشد که درین جا اهل باشم و گفت اگر خاموش نشود دیگری او را خاموش کند و گفت اگر ساکت شوی تا دیگران سخن بگویند از آن بهتر است که سخن گوئی و خاموشی کنی یکی از و شورت خو هست که کدخد شود و گفت هذر کن با منی در و ام است میل خروج دارد و آنکه بیرون است هوس من خول و گفت خواب گیس که ماه و مرگ چیست مراد و گفت بهترین کرد و ابا قناعت است او را گفتند فلان دشمن تو چه بر و گفت اینجو استم که گویند که که خدا شد وقتی با تو نگر می برای میرفت این زمان در رسیدند تو نگر فریاد بر کشید و میگفت ای وای اگر مرا شنا سقراط میخندید و میگفت ای وای اگر شنا سقراط و گفت آغاز و سستی نیک گفتن است آغاز و سستی بد گفتن او را گفتند آد سه و عیب باشد گفت آومی اگر بی عیب بودی هرگز با و راه بند می گفت اقرار و اعتزاز یگانگی حق تعالی و آبرهن خانه دل از بیور اخلاص او و پوشیدن بدن و اعضا پلاست طبیعت و اعمال بشریعت خلاص است اهل جور و مگر ای را از کشته تکی و بی راهی و گفت در هرگز کسی که داند و شناسد فنا و زوال را دنیا چگونه او را یاری می دهد و غافل میگردد و انداز چیز بیکه زوال فنا را بران راه نیست نقلت که سقراط روزی پیش پادشاهی که او را کشت در آمد پادشاه گفت ای سقراط تو میگوئی که بت پرستی خوبی نیست سقراط گفت آری این سخن گفته ام و میگویم که بت پرستی خوب نیست که از خوب است پادشاه پرسید که اگر از خوب است سقراط جواب داد که سقراط از خوب نیست و ملک از خوب است از برای آنکه کسی که شناخت احدی تعالی را شناخت حق شناخت است احتیاج نیست او را بچیزیکه از بدیها نگاهدارد و برساند او را و این از لوازم واجبات شناخت پروردگار است که شناخته حق تعالی از بدیها و ترسها دور و محفوظ می ماند و آنکس که خدای را از شناخت محتاج است بچیزیکه او را نگاه دارد و باز در آن گناهان و کردارهای بلند ترس

چنانکه می پرسند آن را پس چون برستند بهت از ترس بت از کردارهای بدیاز میماند بنا بر آن گفت با و شبانه رات برستی
 خوب است و هر کسی که اعتقاد و خدای آنرا و آنکس را از بتها فایده نیست بجهت آنکه جسد بامی مرده اند و تاریخ الحکما مسطر
 است که سقراط را گفتند که ترا کتخدا یابد شد گفت اگر لابد است پس آن بد روی و بد خلق از برای من بهم رسانند گفتند
 فائده این چیست گفت بد رویی است آنکه مرا بر نزدیکی او بسیار میل نشود و بد خلق بنا بر آنکه تا بسیار است و ملکه و تحمل
 بهم رسانم گفتند چرا نزدیکی بر بسیار شتر مکرده میداری و حال آنکه در بسیار شتر از لی است بی پایان گفت بسیار شتر را
 از برای بیماریار و چه خوش نمی آید اول آنکه دانا و عاقل ابا و در آن اینکه پرده خود را بشکافد یعنی عورت خویش را مکشوف
 کند و شتر غیر می شناسد نه نماید و دوم آنکه در آوردن و انداختن چیزی باشد در جامی نحس یعنی الت را بفرج فرود بر آن باشد
 سوم آنکه ضعف قوت است عاقل محافظت قوت را ضروری دانند چهارم آنکه هم سو گند و معاصب شدن است تا در
 مرگ اگر آن زن می زید و زندگانی یا بد این کس مرهون دوست و اگر می میرد این کس مخزون میگردد و عاقل نفس
 خود را مرهون چیز غیر میسازد و سقراط را گفتند که مال و منال حل عاقل را تعمیر میدهد و گفت آنکس که چنین باشد عاقل
 نخواهد بود و گفت شخصی که علم نداشته باشد صید است که روح نداشته باشد روزی با و شاه بر سر او ایستاده و گفت
 از من نمی ترسی گفت تو نیکی یا بد گفت نیکی گفت از میکان چرا ترسم و گفت نفس خامیست همه چیز یعنی همه شیا
 در نفس حاضر و معصیت کسی که شناخت نفس خود را می شناسد همه چیز را و گفت از سبطه اندوه و غم جدا نمیشود و یکی حسود
 که در فکر آنست که نعمت از آن شخص ناپسند شود و با و رسد و دیگر حقوق و عنا و کسی را در دل خود محکم ساخته همیشه در فکر
 آنست که او را بکشند و سوم تو مگر می که از فکر و اندیشه فقر و پریشانی ترسد و خواهان رتبه باشد که او را قدرت آن رتبه باشد
 و گفت بهتر از بهتر آن کسی است که عمل کند به بهتر و تدبیر از تدبیر آن کسی است که عمل کند تدبیر و گفت عقول مو پستی است و علم
 کسی و گفت سعی را کار غیر موقع بدتر از کمالی در کارهای کردنی و گفت کامل نشوی تا آنکه این نشود و از تو دشمن تو و چگونه
 کامل توانی بود هر گاه که دوست از تو در امن نباشد و گفت هیچ غیر خوبی در دنیا نیست الا دوست عالم گویا سخن خاموش و
 شنونده سخن و گفت دنیا و فرخ است کسی را که برتر کند از آن و جنبش است کسی که دوست دارد آن را و گفت چه عاقل
 است کسی که گویا شود بر فتن و بازگشتن از دنیا و سعی و اهتمام راند در آبادانی دنیا و گفت کسی که ترک کرد دنیا را اثر محنت کرد از
 مشقت با و در بنجا او و دوست دارند او را اهل دنیا و امین شود از خوف عاقبت بعد از مفارقت دنیا و گفت که
 واجب است تا اهل کند عاقل و درین که بجد نباشد در عبادت چیزی که بگذارد او را از مراسم دیگر گفتند سقراط
 ایکی بغفلت میگذرانی گفت اگر شما شناسید نفع عزلت و بچشیدن لذت را هر آینه وحشت کنید
 و بگریزید از خود چه جای دیگران پیش سقراط حکایت نبوت موسی علیه السلام مذکور شد گفت
 ما گروه یونانیم احتیاج نیست در تنذیب اخلاق ما را بغیر خود و بنا بر آنکه ما اختلاف خود را پاکینه
 ساخته ایم و گفت بدین گفتن و در باب چنینی که در رک مفهوم نباشد جل و نادانی است و سباحت
 و مناظره در چیزه که بحقیقت او توان رسید خطاست و گفت دنیا همچو طورت باست در طومار کسی پیچیده

هر گاه کشود و بشود و بعضی پیچیده گرد و گفت در شکم زمین است و مرده بر پشت زمین مقوم است و بسیار وقت بود
 خوب است ششوتنهای مباح و چه بیخ است ششوتنهای بد و گفت ما نمیدانیم و برین بنویسند سخن مینوی اگر چه درست باشد
 از سقر طایر سیدند که چنبری دشوار تر از مرگ هست گفت زندگانی زید را که در بستن غم است اندیشیدیم چارهی و صحت منفرد و بیخ و در مرگ
 آسایش و خلاصی است از همه آفت ها و گفت عاقل سزاوار است که هر گاه سخن گوید یا عمل نموده که طیب است سخن بسیار
 و گفت طلب نیا خالص نیست از زنده و فقیهه میانه است او را و طلب آن اندوه میکشد و هر گاه که یافت او را زنده می رود و آنکه
 چگونه گاه در مرگ فوت نگردد و اگر ایمن باشد از نیکه فوت نخواهد شد یقین میداند که از برای غیر خواهد گذشت پس در غم نیست
 همه حال و گفت شاکر و خود را ای پس من قناعت کن از دنیا بجز راک روز که بتورسد و گفتا کن از شکر و بات بجز نیکه کشکی نباشد
 و راضی شواز پوشیدنی با بجز بکرم بر او که در دنیا و از مسکنها بجا ای که در آن گنجی و خود عاقد باش و مستغنی شواز و سلامت بغیر
 و تعلیم بر مرکب ساز و زمین را بخوابگاه و ماه و ستاره را چراغ و مشعل و علم و دانش را مطلق و عمل را از ادب و شعار و سخن
 حکمت را شیوه و دینار که مینوی فاضل ترین اهل زمان خود را حق میگردد که به نیکان که پیش از تو بوده اند و گفت طالب دنیا
 همچو مینده سر است که تشنگی آن را در نظر او خوب و مستحسن مینماید پس خود را در جست و جو در سیدن آن در تعب می اندازد و چون
 رسید بان زمین معلوم او شد که گمان او بخیانت کرده است و مقصود را فوت نموده و از آن تشنه است و حسرت او زیاده شده
 است و رنج او ضایع گشته و گفت دوستی دنیا مورث ریاکار است و کاشتن تخم حسد زنگار استن بدینا و بار آوردن از نیکها
 و گفت ایشان در دنیا بجمع احوال در عذاب و ملاست آنچه با و میرسد از نعمتهای آن مملی در عرض تغیر و زوال و بهره
 از لذات آن کم و گفت دنیا فریب میدهد و رسوای سازد طالب خود را چنانچه می بیند از تغیر آنکه برای دنیا واقع میشود
 از نیکه ساعتی لذت چشاند و در عقب آن فقره تلخ در کام نهد و می گفت جامعه حکما و اهل دانش همه مخدوم اند و
 کسی که غیر خود را خدمت کند او بنده است نه آزاد و گفت مرگ حق است و مکرده نمی دارد آن را اگر آنکس
 که بسیار شده باشد جو رستم او دم باشد عدالت او و گفت فضیلت مرگ همین پس است که باعث فعل است
 از عالم خواری و ذلت بعالم عزت و از عالم فنا بعالم بقا و از عالم جسد بعالم عقل و دانایی از عالم تعب بعالم
 سرور و گفت کسی که خوب گذر است زندگانی او خوب است مرگ او و گفت در محالست نیکوان
 سعی کن و دور باش از صحبت بدان اگر چه تو نیک باشی و گفت مردمان را چرا دو گوش و یک زبان داده اند
 از برای آنکه شنیدنهای او زیاده از گفتنهای او باشد و گفت نفس برین چیزها که جوانان باو رغبت گیرند است
 چه کمترین نفع اولین است که انسان را باز میدارد از چیزهای رویه و گفت سلوک اسلام است از برای آنکه سخن بسیار
 بے خطای بسیار نیست و گفت آنکه خطا کسی را در سخن عارض میگردد که نداند که چه میگردد و گفت اگر جاهل سخن اندک
 گوید که بیخطا نبود و گفت نفع سکوت زیاده است از نفع سخن گفتن و ضرر سخن گفتن از حد زیاده است از ضرر سکوت
 و گفت که عاقل دانسته میشود و بسیار می خاموشی و نادان و جاهل دانسته میشود و بسیار گفتن و گفت کسی که سکوت
 می ورزد و منسوب میگردد و بسته و کاملی اما سالم میباشد و سخن منسوب می شود و بیفصول و گفت سکوت کننده را

همین بس که الم مجادله گفتگو نمیکند و گفت حکمت طب نفوس است و حکیم علاج نفوس گفت سخن فلوک نموده است ما و ام
 که از زمین تر نیامده است و چون از زمین برآید از ملکیت برآید و گفت کلام کلید بدیهاست و سکوت فخل است و گفت خاموشی
 ستوده است و اکثر جاها و سخن گویمیده است در بیشتر مواضع و گفت هرگاه سخن گوید دانسته می شود و کمال نقصان او و اگر سکوت
 ورزود دانسته نمی شود و حقیقت او چه بجالش حکم توان کرد و نه بقصالتش و گفت سخن را از نفس خود تامل اندیشه او کنند تا کلام غیر
 شما را مانند شیهه باز از زنی که معروف و مشهور بود میسخره گی سقراط را گفت ای شیخ چه فریب است صورت تو سقراط گفت اگر
 تو آئینه زنگ گرفته نمی بودی هر آئینه روشن میشد بر تو سخن خوبی صورت من و گفت مستی بر طرف سازنده نفس عقلست
 و نفس چون بیو لے بے نفس و صورت سگ و اند یعنی نفس و عقل بے پوشش و بی زینت مینماید گفت اگر دوست نداری
 که دیگران سر ترا بپوشند سر دیگران را بپوش و گفت هرگاه ترا سینه تنگ آمد و حفظ اسرار خود نتوانی کرد سینه
 دیگران زیاد تر تنگ خواهد بود پس نیند که چرا عاقل در کار مشورت میکند گفت از برای آنکه رای خود را از سوا او بپوشد
 ساخته است و مشورتش از جهت آنست که مبادا آلوده بپوشده باشد گفت فرق میان بنده و آزاد آنست که
 آزاد بالطبع محافظت و حر است حق میکند و بنده بجهت غرض مایه نگاهداشت حق مینماید و گفت کسی که زیاد به احتیاج
 خود طلب میکند عاقل میشود از فائده و منفعت آن و گفت فضا عتد شیوای کفایت است و گفت بدی و بکر زمان بسیار
 است هرگز آن پاکست تو آنست شمر دوم و شهوت پاک پشیمان است در آخر کار و مذموم است الحال و مخالفت
 شجوات در امن و سلامت است از روی عاقبت ستوده است الحال و گفت کسی که از خواهرش بانفس خود
 بار میدارد و این میشود از بدی های روزگار پرسیدند که آب دریا پر آشور است گفت شما در بیان کنید که از آن بشمارید فائده
 میرسد تا من بیان کنم که چرا آشور است و گفت آدمی از سید خیر عاجز آید اول بے پروا ماندن و تربیت مصالح و صلوات
 نفس خود دوم مخالفت نکردن با شته و تاویل با که وار و شوم سخن زن خود شنیدن در هر چه میداند و نمیداند سقراط
 نظر کرد بر تنگ بوی خوشش زینت بکار برده بود و گفت آتش است که بهیزم بسیار بر آن ریزد تا تیر شود و شعله آن دو چندان
 ضرا و گفتند که تو چه وقت متوجه کسی فضا بل شده گفت و قتی که ابتدا این زینتش نفس خود کردم و گفت هرگاه که
 احساس کنی در دریا بیدار از نفس خود که در تحصیل حکمت کرامت از مدت مردمان نداری تحقیق که حکم می شود و گفت نفس
 فاضل و شریف در مرتبه اول آنست که طلب فضایل و کمالات بخواهدش نفس و اراده خود کند و نفس فاضل در مرتبه دوم
 آنست که چون از دیگران فضایل شنود و رغبت و میل کند یکسب کسی که داخل بیج یک ازین دو قسم نباشد از در غیر می
 ساقط است چه نیست است ثنی از سقراط را گفت که چه فریب است صورت تو گفت خلقت من بقدرت من است
 پس ملاست را سزاوار نیم اما آنچه مقدور من است آنرا بکمال رسانیده ام یعنی خلاق تندیب لیکن آنچه در ملک
 تست بنفایت نیست و قبیح ساخته آنرا آن شخص گفت که چه چیز است آن گفت زینت مایه ظاهر با رشتی نامی شهوانی
 باطنی که در تحت و قعر است و آنچه که من بر زینت مایه ظاهری بران قادرم و از آن معموری و آبادی خاطر است
 این است که حکمت مصلو روشن ساختن عقل است با ادب و بر کردن خال و بن غضبست از ریاض و دل تبدیل

حرف است بقناعت و کشتن حسد است پر مهر گاری و تهر یک مزاج است بسلوک ساخته در ریاضت نفس ست نا آنکه
بسر حد طبعیان رسد و از رشتی پاک که خود را از آن پاک و زدوده گردانیده ام معطل گردانیدن ذمین است سوا بی زیاده
کردن حکمت پوشیدن عقل تضاع گردانیدن ادب یعنی عقل را از ضائع گردانیدن ادب باز داشته ام چه عقل من
ادب را ضائع نمیسازد و قوت و ادب غضب کشیدن انتقام یعنی غضب را قوت نداده ام و قول نفس باز نکاشته و سها
چو است یعنی نفس خود را به این ذلت نیاورده ام و گفت مبر قلعه انسانست و عجلت و تند می مروت افا سرد و نابود میسازد
و بسر حدیشیانی میرساند حتی مره که هست و حوض یادنی بدترین شهوتهاست و گفت کسی که با همه کس در مقام صلح باشد
عزیز الوجود است و خوبی زندگانی بفرای خلق است و گفت برای ابتباه اهل بصیرت گردن روزگار کافی است و گفت
تنگ تنگی و کشاده روی می باشد و میباید شاد لباس محبت صاحب خود را و بد خوبی و کرد به روی لباس قبول از صاحب خود
بر میزند و گفت فائده میندکس است که بجای سینه نفس خود پر و از و زریان کار کسی که خود را ازین غافل سازد و کسی که صبر کرد
عنیمت یافت و کسی که تحمل نکرد نامت کشید و کسی که هوش یار شد خمید و کسی که خمید دانست و گفت قناعت باندک
مال عزت است و حرص بسیار مال ذلت و گفت مصاحبت دروغ مردود است و مصاحبت عاقل فائده مند است
و مصاحبت نادان از اهل خیران و زیان است و گفت عاقل کسی است که داب و روش خود را پوشیده دارد و
و التفات و توجه نکند بفریب نفس خود یعنی فریب نخورد و جاهل کسی است که تقصیر خود نداند و اگر از آن آگاه گشتی بفریب نصیبت
با صحت نشنود و گفت شرم دار از آن که حق را قبول کنی از هر که باشد اگر چه نکو بیده صورتی باشد چرا که حق از نفس خود
غظیم المیزانست یکی از شاگردانش پرسید که ما هرگز اثر حون در تو نمی بینم گفت از برای آنکه من مالک چیز نیستم که اگر
فوت شود مراد را تمام نازد و مرد می را که از هر میگردد سخت سقراط گفت که اگر بقیضه شخص گفت الموت شدید من کفیفه
یعنی مرگ بدتر است از صیحت سقراط گفت زندگی بهتر است از مرگ اگر در آن کسب فضائل و تهذیب نفس و دوری
از گناه بیسر گردد و اگر زندگانی ناستوده باشد مرگ بهتر است و گفت زن خورا و وقتی از زندان بر آوردند با بختند
که زن بیکر و گفت چرا گریه میکنی گفت چگونه گریه نکنم و حال آنکه ترا بنا حق میکشند بخندید و گفت اگر مرا بحق کشند قوت
جایی گریه است نه این وقت و گفت جانیکه شراب و لگو باشد عفت و حکمت از آنجا که میزان است بلکه شراب بر روان
سازنده است و بعضی از سفیهان سقراط را و شنام داده برخی از اصحاب گفتند که ما را رخصت ده تا دفع کنیم گفت
حکیم نیست کسی که رخصت شر دهد بعضی از امرای پادشاه او را دیدند که گیاه صحر میخورد و گفتند اگر خدمت پادشاه
اختیار کنی مستغنی خواهی شدن از گیاه خوردن گفت اگر شمار قدرت بر گیاه خوردن می بود و پرستش مثل خودی
برگزیندندی و گفت هر گاه اراده کنی که در باب نفس با کسی مشورت نمائی نظر کن که او چگونه است در کار نفس خود اگر نفس
خود را بصلاح نیآورده است و کسب خیر و خوبی نکرده بطریق اولی نفس ترا از خیر و خوبی نخواهد رسید و گفت کسی که
تجربه بر عملش زیاده شد و کسی که نفیس زیاده شد زیاده میکند سعی و اجتهاد در او کسی را حرم و خواهرش عمل باشد قولش
زیاده میگردد و کسی که توکل میکند زیاده میشود خوبی می آید و گفت همچنانکه جمیع احوال از هر من که بیرون افتد بدن را بی اندر مرغ می

۱۳۷

بدنی را و چیزها که بیرون از طبیعت اند مانند سخنان غضبناک و فعلهای دشوار که ظاهر میشوند از نفس تا بع اندام هر نفسانی را
و گفتند که از علم حاکم که یازمی مخورید از مصلحتی علم او بدرستی که درخت صندل تا آنکه طبیعت سرد است اما چون با بدن
می درود شاخها را با یکدیگر میساید و از آن آتش بر میخیزد و میسوزد و آن درخت را شخصی پیش سقراط گذاشت فلان شناسم سید پترا
سقراط گفت اگر او گمان برده است که از دشنام من اول فایده خواهد رسید گو دشنام بدیدار و در غمیت را دشنام داد و تو
اکنون بر روی من دشنام میدی شخصی در مجلس بزرگی از بزرگان آنوقت بر سقراط رفعت گزید و بلند نشست سقراط
از آن در خشم نشد سبب پرسیدند گفت این دیوار که در برابر است بلندتر از همه مردم مجلس است که در آنجا جمع اند یعنی بنیم
کسی را از این جماعت که در خشم باشد و من از کسی وقتی در خشم شوم که همهش بلند از همهت من باشد چون همهت من بلندتر از همهت
اوست در منعی من در مجلس از وبال تر نشست و ارم را تم حروف را مطابق این حکایت نقلی بیاورد شخص در مجلس بر حکیم
خاقانی بالا تر نشست خاقانی فی البدیهه گفت قطعه کز فرو تر نشست خاقانی بدنه مرا عیب و نه ترا ادب است
قل هو الله که وصف خالق ماست بد زیر تبت پیدا ای لمب است بد سقراط جامه کهنه پوشیده بود که بعضی از اصحاب
او برهنه نظری آمد شخصی سخفارت بطرف او گفت که این است سقراط که شریعت و سخن وضع کرده است سقراط با او گفت
سبب و علت ناموس و شترانج حق جامه تو نیست سقراط در وقت مرگ خود چند وصیت بشناگردان خود نمود و از آن جمله است
که گفت طبایع خود را عادات و سپید بقناعت و بگوئید شکر را در وقت زیادتی نعمت تا خوش گذرد زندگانی شما و دیگر کار خود
و حقیر که شما را پیش آید از آخر مدارید که قابل یادتی است تربیت دوستان و مخلصان خود بکنید بحسب چنانچه تربیت
اطفال میکنند و اظهار محبت و دوستی بیکدیگر نکنید زیرا که هر گاه از شما تقیری مشاهده نماید بدشمنی خواهد برخاست اجتناب
کنید از پس این سه که ایشان خوار میکنند مرگ را تازه می سازند بر دبار سلو و شرف فضیلت را ضائع میسازند و محبت را محفل
می آرند با همه کس از روی حق و حساب معاملات را با انجام رسانند تا نقوش شما سالم ماند از اثر او و نزدیک شوید بیکدیگر
و زجر و عتاب بکنید کسی را به فعلی که مانند آن از شما سر می زده باشد تا که اجتناب از آن فعل بکنید نیز نش با اولاد از نیست
را تم حروف گوید مثل مشهور است خود نصیحت و دیگران را نصیحت و گفت از حکمت و داناییست که هر کس ایشانرا نفس خود را
که از او که کاری آید و قابلیت چه خبر میدارد تا بآن کار او را بدارد و گویند که افلاطون بسقراط نوشت که سپهر از تومی پرسم اگر جواب
گوئی بشناگردی نزد یک تو آیم سقراط نوشت سوال کن از هر چه خواهی خدمت یاری و بندت افلاطون نوشت که من او را تر خرم
کیست و کار مردم که ضائع شود و کس به چه چیز به نعمت رسد سقراط جواب نوشت که من او را تر خرم کس از ندی که محکوم حکم بدی شود
که او همیشه با مجاورت او خیرین و عمکین است از آنچه می بیند و می شنود و عاقلی که بد پر او جا بلی باشد که در هنگام روزگار من بخیب
میگذرد و کرمی که محتاج الهی شود که تمام ایام در خفوع و خواری است و کار مردم سه وقت ضائع میشود وقتی که برای صواب باگفت
داو نه پذیرفت و سلاح و آلات حرب همراه داشت کار نتوانست فرمود و مال پیش کسی بود که فایده از آن مردم نرسد رسیدن نسبت
بسر بر پیش از آنکه سقراط وفات یابد بشری دیگر رفت و اقامت وزیر و در آن هنگام که سقراط در گذشت حاضر نبود و دیو جانس کلپی

از قدر یہ فلاسفہ است حکیمی فاضل و بافطلاح اکل بود و ذخیرہ نہ نماوسی و بمنزل التفات نکر دے و ہر جا کہ شب گذشت
 ہما سجا بسر بردے و از وی پوشش باخوہتر عورت کند گفت کفایت کردے و چون گرسنہ شدی ہر جا کہ طعام
 یافتی بخوردے روز سے بدوکان تجازی نانے بگرفت و بخورد پس ہر گاہ گرسنہ شدے آسجا برفتی و نان خورد
 روزی چند بگذشت خبازت گفت چند روز شد کہ نان سیخوری قیمتش نمیدہی گفت چہ کنم ہر روز من گرسنہ میشوم
 تو نان میدہی اورا گفتند چہ راہ خود نانہ سازی گفت اگر وسعت خانہ مرا بداند این سخن نگویند یا ملی یونان اورا بر رسالت فرود
 ملکی فرستادند ملک چون اورا بدید گفت چہ چیز یونانیان را از من خوشنود سازد گفت کھانم آنست کہ جز بمرگ تو از تو خوشنود
 نشدند شاعری درآمد مہج بادشاہ خواندن گرفت و یوجانس نان پارہ و انباش بر آورد و خوردن گرفت و مقربان
 گفتند نان میخوری و مہج بادشاہ نمی شنوی گفت نان خوردن مافع تر است از شنیدن سخنان دروغ گفتند ترا چرا
 کلی گویند گفت انا کہ باینکان تعلق میکنم و بر بدان بانگ نیز نم گفتند طعام کے پدید خورد گفت غنی را ہر گاہ گرسنہ شود و
 فقیر را ہر گاہ کہ بیاید گفتند چہ را ہر بمان نیک قیمتی گفت باینکان از انکہ بدان را وعظ میکنید و بدان انا کہ بدانند وقتی یکی را پدید
 کرکتند ہمیشہ گفت راحت اندک است و تعب بسیار روز سے مردے خوب صورت و بیدارش دید گفت خانہ خوب است
 و صاحب خانہ بدیکے اورا دشنام داد جواب نگفت گفتند چہ تحمل کردی گفت اورا ہمین بدی پس کہ دشنام میدہد کسی را
 کہ اورا دشنام میدہد اورا گفتند دوستان کیانند گفت نفس اندر جسم متعدد ہوتی کہیں دوست یکدیگر بودند یکی تو نگردد و دیگری درویش
 بود گفت کیان ایشان و دوستی نباشد چہ اگر دوست بودندے یکی تو نگردد و یکی درویش نبود می روز عید وقتی زن نیکو روی او پدید
 کہ بہر نظارہ از شہر بیرون رفتہ بود و یوجانس گفت این زن از خانہ پدید آمدہ است برای نظارہ کردن بلکہ برآمدہ است برای
 تماہیدن خود و ہر و مان اورا گفتند چرا علما بدرا اعتیاب میروند و فقہیا سبائہ علما نمی آیند گفت علما منافع غنی را میدہند
 و اعتیاب از تو اعد علم آگاہ نیستند از علما فاضل اند و در حمی مسکن داشت و پیوستہ میگفت مرا خانہ ایست متحرک و درستان
 آنرا و بشرق می نهم دور تابستان رو بہ غروب و در جہان کس چنین خانہ نباشد کہ نیکو کار داشت کہ در ان آب میخورد و روزی
 پس سے را دید کہ کف دست آب میخورد و کاسہ بزرگین نزد وی نشکست چون سکندر بشہر او مستولے شد نزد او رفت حکیم
 خفتہ بود سکندر سر پای برافرو و گفت چہ خفتہ کہ شہر ترا بگرفتم گفت شہر کشودن کار بادشاہان و لکذون کار خزان از سخن
 اوست کہ چون آتش خشم شعلہ کشید اول در خداوند خشم افند و پس بدیگران ازان شرار سے رسد و گفت سگی از خداوند خورد
 بہ برید و عقب تو گرفت اورا بران دور کن کہ روزی ترا نیز بگذارد و پے دیگری گیر و روزی اسکندر بر سر او رسید حکیم گفت
 مکرہ سکندر گفت ای دیوجانس ترک کار دمی و اعتیاب سمانداری گفت مرا چہ اعتیاب ست از بندہ بندہ خود پس نہ جواب او
 سکندر گفت چہ گونه من بندہ بندہ تو ہستم گفت بنا بر آنکہ من شہوت را مغلوب و بندہ خود ساختم چہ خواہش او یکی بر رضا
 من ست و شہوت بر تو غالب ست یعنی تو مطیع شہوت خود ہستی پس تو بندہ بندہ من باشی سکندر گفت اگر با ما
 صحبت داری ترا از اسباب دنیوی مستغنی سازم گفت چگونہ مصاحبت کنم با تو کہ من
 غنی تر از تو ہستم سکندر گفت بچہ چیز سخن شن شدے گفت بکلمت آنکہ

گفت بجهت آنکه براندگی که دشمنان اعتماد من زیاد و اعتماد تو در بسیاری که داری از جای آداب و دیوانه است گفت مرد آنکس که خور را از شهر
 نگاهدارد اما نیک مرد کسی است که عمل نیکو کند و اگر گفتند باو شاه ترا دوست نمیدارد گفت بزرگترین از خود را چگونه دوست دارد و در
 عیال او دید که در روز را چه میزند گفت بسیار عجیب است که در و پنهانی در روز طاهر میزند روزی اسکندر را گفت که ای ملک فخر کن
 به جمال خوبی و لباس خود و جسد گه و روزی اسب خود و دیگران باید که حریفان باشی بر اینکه فخر کنی به لباس گردانیدن آنچه که در
 طبع تست از نیکی باو بخشش با مردمی از و خواست و سوال کرد که نفع از حکمت برساند حکیم گفت اگر میل تعلیم و درس گفتن میدهم
 البته ترا فایده میرسانم گفتند او را ترا خانه هست که در آن استراحت کنی گفت بلی خانه بجهت استراحت است و هر جا که استراحت
 میکنم خانه نیست و گفت زیادتی و کمر زیادتی در سخن عجیب است وقتی جوانی دید که روی خوب خلق نیکو بیدار
 گفت او را که جمع کردی فضایل نفس را با خوب روی روزی مردی بی اوب خوب بصورت را که بر کرسی سنگی نشسته بود دید که گفت
 سنگ پر سنگ است در زمان او مردی مصور ترک مصوری کرده طیب گشته بود او را گفت خوب کردی چون دیدی که
 خطا و عیب تصویر را چشم می بیند و خطای طیب با خاک می پوشد ترک تصویر کرده طیب اختیار کردی گفت من نمی تر و براحت ترا از
 باو شاه فرسزم گفتند چگونه گفت بجهت آنکه اندک مرا بسیار است و بسیاری او کافی نیست و من محتاج نیستم با جدی او محتاج است به عالم
 ما فیدرش و یو جانس را دید بر کنار جوی آبی که تروی چید می نشست و میخورد او را گفت این است طعام تو گفت اگر ممکن می بود
 ترا که طعام خود را ازین می ساختی نمی رفتی بر دریا و یو جانس را پرسیدند که چرا انگشتری در دست راست کردی گفت تا چشم
 عضو راست از چپ وقتی بیمار شد دوستان یساروت او آمدند و گفتند او را صبر کن و اضطراب کن که امر خداست و این
 چاره نیست گفت این سخن شما پیش من سخت تر از بیماری است پرسید که ریش خود را زنگ کرده بود گفت او را که سفیدی را
 بسیار است خضاب پوشیدی ضعف و ناتوانی را چگونه خواهی پوشید اسکندر بطلب او کس فرستاد او پیغام داد که آنچه مانع است
 از آمدن پیش ما همان مانع است مرا از آمدن پیش تو شخصی او را گفت که ما سخن نمیگوئی گفت نه از برای آنکه شما ظاهر میسازید
 چیزهای پنهان مرا و من پنهان میسازم چیزهای ظاهر شما را گفتند او را که بلا حظه باش درآمدن بشهر که مردمان جمع اند تا ترا
 بزنند گفت از آن حالت مقدار حلم خود را معلوم خواهم کرد و نگاه کرد و چشبی پرسید که خود را راسته میساخت گفت اگر خود را
 براس مردان می آرائی خطا کرده و اگر براس زنان سیکنی پس خود را در بلاکت می اندازی وقتی زنی را دید که زینت خود میسازد
 بجهت زنده با میبایمی سازی پس تو دام فریب و گیر می زنی زندگان بدام تو اسپند و اگر آماده میشوی از برای مردگان
 پس زود باش مسخره با او گفت طعام نمی خوری گفت آنچه از شما باقی ماند گفت چون گفتی این را و گفت از برای آنکه
 شما میخورید هر چه من می خواهم گفت پیش کس سخن گو تا بشنوی سخن او را و آنچه در دل اوست از علوم باقیاس کنی
 با آنچه در نفس تست پس اگر باقی او را زیاد از خویش ساکت باش و نشنوی سخن او را و اگر از خود کمتر باقی او را نگاه زبانه
 بجایا بهر چه میخواهی او را گفت چرا به نفس خود مباهرت جنگ نمی شوی گفت بجهت آنکه مال من نفس من است هر گاه
 آنرا ضائع کنم پس بر چه چیز باقی مانم ازین سخن بوسه هوش زندگانی این جهان معلوم می شود او را گفتند کیفیت
 از مردمان مالک تر بر نفس خود گفت کسی که او را شهونش دیوانه و مسرور و ناساخته باشد گفتند او را فلان طالب زیادتی

شان و بزرگی خودت گفت پس او ہمہ اہل زبان را بر خوشترن و شہنشاہی سے سازد و او را اعتبار کرد و نہ سرتراک زمان گفت مر
یا نعمت محبت ہستی شہوت را آسان تر تر و خود از میلہ کردن با بخت نفع و تربیت عیال جامعہ از اہل تنعم عیب بیکر و نہ
زندگانی دیو جانس را او گفت اگر ارادہ کنسم کہ زندگانی خود را مثل زندگانی شما بگذرانم قدرت دارم و میتوانم و اگر نخواہد
کنیب کہ مانند زندگانی من زندگانی کنیب قدرت نداید و گفت مانع زیادہ تر از عقل نیست و نصیب سخت تر از اہل
نہ و ہنغینی بہتہ از خلق خوب نیست و گفت ہرچہ بخت پناہی و وافق و معتد ترا مشورت نہ و بیج را بہری نیکوتر از
توفیق نیست و میرانی بہتر از ادب نیست و گفت بیماری زندان بدن است و غم زندان روح گفت احوال خطا فرود و
گو شمای اوست و خط غم او و روزبان شنید کہ مردے او را بہ بدی یا و مہم کہ و گفت احوال ماحق تعالی میداند زیادہ
از ان است کہ آن مرد و سیکو پد پر سید از مردے کہ بچہ چیز و دشمن خود را نمکین سازم گفت با اینکه بودہ باشی و رعایت
فضیلت و کمال و گفت ہر گاہ ارادہ کنی کہ در چشم مردمان عظیم ایشان باشی پس خود را بغیر خود و معظّم بدان گفت بسیاری
از مردمان را مردان از زلیستن خوردن است و مردمان از خوردن زلیستن یعنی آن قدر باید خورد کہ زندگانی بر ما میدارد
و مطلب حکیم از زندگانی عقل است پرسیدند او را کہ دوستان کاکے تو ان شناخت گفت شدت و سختی و شخصی اورا
و شنام داد و گفت اگر راست گفتہ چشم بے تقریب است و اگر دروغ گفتہ بطریق او بے درخشم نباید شدہ بود جانس
بر سر مغلس گذشت گفت اورا با تو چیزی کہست کہ تو ان خورد و گفت آرس پس فرود آورد و کینہ خود را دکا و دید
آزاد نیافت چیزے را حکیم گفت بچا شد آنچه کہ گفتی آن مرد و سیدہ خود را و اگر و گفت اینجا نیست کہ من تہرت
بر آوردن آن ندادم دیو جانس و دیدن کہ بر سیدہ اش آتش را پس گفت کہ بردارند آتش زیادہ میدارد
ازین آتش شہر و فساد کچت ان جو نامہان اسکاٹ از کتب فرنگ نقل سے فرود کرد دیو جانس اکثر اوقات
تغیب خود راست و استاودہ کردہ و بازار ہامی گشت و زلیق می زد و منی از ان برے آورد و سیک گفت کہ
این جہت آن سے کنم کہ انسان چنانچہ می باید پیدا نمی شود و او اینکہ پیدا اند انسان نیست پس بہتر آنست کہ
پیدا کے انسان سدوم شود و دیگر اینکه گاہ گاہ شعلہ با فقر و غنت در کو چہ ہاست شہرے کہ دید و مردم از ان حال
پرسیدند ہی و سیک گفت کہ من انسان را میجوایم ازین قبیل و نظام حرکات ناپذیرہ اکثر از و بو نوع سے آمد
سندا اورا یونانیان تعلیم کتر سے کردند سو کون حکیم از کبار حکما کے یونان است از کلسا سفر علیہ آموختہ و بقباہ
و ہفت سال زندگانی کردہ و او از کما سے ہفت کا دست کہ در یک عہد بود ان شش دیگر تا لیس بلیطی و
بسٹا قوس و با ماندروسن فیلیون و قیانتوس و شمشی سلسن بعد ایشان جیبی ہر دے رسیدند کہ ما ہی
سیکرفت درے چند اورا دادند و گفت نہ بہر اداسے پیدا از ہر جہ بر آید ما را باشد صیاد و رہا بر گرفت و دام
انداخت و بر کشید ز یوری از طلا بیرون آمد صیاد و گفت من ما ہی بشما فرودختہ ام نہ ز یوری و ان مراست سیانہ
ایشان دخت خاست نزد ما لیس شدند و قضیہ باز گفتند او ایشان را بہ حکیمی دیگر اشارہ کرد کہ از منی افضل است
ایشان نزد او رفتند و او ہم چنین بدیگرے حوالہ کردند تا باز تا لیس رسیدہ بفرمود تا آزاد و سجد سے منادند

و سخنان

از سخنان سولون است گفت دوست آن بود که در هوا و هوای سوس مخالفت تو کند و در زیر و می عقل بپای
تو کند و نیز گفت جواد آن بود که نان خود بدرد و از آن دیگر آن نگاه دارد خود را یعنی از کسی چیزی نگیرد و
گفت جاهل و خطای خود مذمت خویش کند و طالب ادب مذمت خویش و آنکه ادیب بود مذمت
بسیج کس نکند و گفت دوستان آنند که چون حاضر شوند یکدیگر را اگر اسمی دارند و چون غایب شوند جنوبی
یا داورند او را پس در گذشته که نسبت آغاز بهنای گفتند از آن فایده نبود و گفت سن نیز از آن می گویم
و گفت که زن اصیل و آزاد را نکاح کنید تا اولاد خویش و از زل بهم نرسد و گفت اگر خواهی بپشتانی
نیکی کار را پس بپسین که در چه چیز اطاعت تو می کند و در چه چیز نافرمانی می نماید اگر تابعیت
در کار باشد خیر نیک است و الا فلا و گفت بزرگان خرد را تعظیم نمایند و ملاحظه کنند از کسی که شام
بزرگ ایشانند تا تعظیم کنند شما را و گفت در وقت ضرورت دروغ را استعمال توان کرد و چنانچه
استعمال کنند و در وقت احتیاج پرسید از و شخص که نکاح کنم یا نه گفت اگر بکنی پیشانی و اگر نکنی بر
پشمانی و گفت نسبت میان خالق و مخلوق فاصله حسب زبان بلکه جبرانی و دوری با هیست است
که یک عادت است و دیگری معلول و علت مرگ عالمیان این است که همه بفاسد و ایسے یا مندر اعم
حروف گوید بنود آن و کسانی که قابل تاسخ اند گویند اگر روح ایشان در بدن انسانه کمال حاصل کرد و بقا کرد
و ابدی یافت و با ذرین عالم در ابدان عظمی سے آید و اگر در بدن انسانی به کمال نرسد و انسان بمی روح آن در بدن حیوانات
می افتد و دیگر وقت می شود که با بدن انسانی بیاید و این مرتبه اگر حاصل کرد و از آمد و رفت متوقف ماند و الا با بدستور
آمد و رفت میدارد و با بدن این آن تا آنکه بدن انسانه رسیده به کمال رسد و هر گاه همه عالمیان به کمال رسند و عالم تمام شود
یعنی معنی این عالم و عالمیان مناسبت را می عالم فانی مع عالم باقی متبدل شود و همچنین مجوسیان
گویند که چون عالم السفلی نوز است و قیامت عبارت از آن است نزد مجوسیان قیامت این باشد
و در احوال کیومرث مرقوم است هر عمل که ایمین سازد و ترا از ترس مکر و حی او گنجی است از گنجهای و گفت
کسی که کارهای نیک کند باید که اجتناب کند از خلاف انکار تا او را شر برود و کار نکند پس بد
از و که طفل را حیاست و توده تر است یا ترس گفت چنانکه دلالت می کند بر عقل و ترس دلالت میکند بر زبانی
نفس پس بداند از و که دشوارترین چیز با بر ایشان چه چیز است گفت اینکه نفس خود را بشناسد و اسرار خود را
پوشیده دارد و در نسخه دیگری است که عیب نفس خود بشناسد و آنچه لایق گفتن نباشد بگوید و گفت کسی که
صنای یک نفس نتواند نمود و ضبط نفوس بسیار نمیتواند کرد و گفت از شاگردان خود را که مزاج ترک کنند که آثار
کینه است پس بداند از و که حکما چرا در آداب و سنن خود عقوبت کسکه بد را بکشند بیان کرده گفت منی از آن سخن
امر نمیتواند بود و گفت کسی که طلب چیزی کند که نهایت ندانسته باشد جاهل است و آنکه او را نهایت نیست آن است
و گفت نفس فاضل بلندتر از آنست که منموم و مسرور شود و جهت آنکه خوش حالی و وقتی غرض میگردد که نظر کند

و خوبیهای چیزی نه در دیدن آنها و الم گاهی بهم میرسد که ببیند بدیهای چیزی را بفریبها و نفس قاضی تامل مییابد
 در کلیت چیزی که در عالم عقل موجود است تفصیل نزول آنها را که درین عالم مجوس موجود است شاد میسندند
 پس غالب میگردد و بران یکی ازین دو چیز سوای ذخیره ثروت زیاده از یکدیگر در احلال میسند است گفتند او را که
 بادشاه ترا دشمن میدارد گفت که ام بادشاه دوست میدارد باو شاهن را که غنی تر از دوست افلاطون حکیم
 آلمی اشهر حکمای یونان و حاتم حکمای اشراق است او را افلاطون و فلاطون نیز گویند و معنی این لفظ بزبان
 یونانی برینصفت و بسیار علم باشد نسبت او به اسقلینوس اولی پیوندد و ماودیش از نسل اسقلینوس است که صاحب
 شریعت بود گویند چون فلاطون متولد شد تا یکسال یکسان انگبین در دهنش میگردید در ابتدا انجم لغت
 و شعر اشتغال نمود آنگاه سجدت سقراط بوست و در انواع علوم ماهر گشت و نسبت و مجال با او بسیار بود
 آنگاه بمصرفت و یادگشت وقتی در سفری جمعی از شاگردان را بمنکام طمسافت و رس میگفت لاجرم آنها را
 مشائین خوانند ارسطو و یاران او از ایشانند آورده اند که اسقلینوس اول در علم طب مجرب و تنها عمل نمودی مینوس لباس را
 بران مضم کرد و در بر میندس لقیاس تنها عمل نمود چون نوبت با افلاطون رسید هر دو را با هم مضم ساخت و پنج نفر از شاگردان خود
 را بهر تدبیر امور معالجه تعیین نمود متر اوس را بهر تدبیر ابدان و فوارس را بهر علاج نامردان و یکی را بر علاج خراجات و سبب بر
 علاج چشم بنفوس را بهر بستن استخوان شکسته و بعد از افلاطون ابطا بر سنت او رفتند تا نایب و تصانیف افلاطون بسیار است از جمله
 است کتاب ما وون النفس غیره و آنچه که ارسطو تصنیف و تالیف نموده است از ادنی تا اعلی خلاصه و مخره آنچه است که افلاطون
 کاشته افلاطون خبر یافت که در مصر جماعتی هستند از اصحاب فیثاغورس متوجه مصر شدند تا از ایشان آنچه نمیدانند فراگیر و پیش از آنکه
 سجدت سقراط را رسد اعتقادش موافق رسا بر فلیطس بود و پسند کرد و چون بصحبت سقراط رسید برگشت از نزد سقراط فلیطس
 اما تاج بود او را و در چیزهای محسوس پس از فیثاغورس بود و در چیزهای مقنول و بیعت سقراطی نمود و در تدبیرات دینوی عبد الحمز
 چندی مولف میراث الافرور رسا امرات المخلوقات میسید که افلاطون قایل تاسخ بوده و شاگرد کونتم و جمن حکما س هندس
 و جمن کونتم موصوف و در زمره هنود از حکمای هنود و قایل تاسخ اند با جمله افلاطون بسیرت خود را بنایت پسندیده گرداننده بود
 و هر که بعد از افلاطون آمده از حکما و علما افلاطون به پیشوای مسلم میشوند و اگر کسی خواهد که مشا به کثرت علوم او کند بسعت
 علوم ارسطو که هم عصر اوست شیخ شهاب الدین مقنول در تلویحات ذکر کرده که ارسطو را بخواب دیدم که روح افلاطون میگفت
 که هیچ کس از فلاسفا اسلام بمرتبه او رسیدند گفت نه پس جمیع که فیثاغورس مضم کرده اند منتقد نه شد چون ابو یزید بطلانی و سبب نستمی
 و امثال ایشان را نام برده مضم شدند و گفت ایشان فلاسفه و حکمای بحق اند و از علوم رسمی گذشته اند و بعلم حضوری و تقال
 شهود رسیده اند و سخن ایشان از اجناس است که سخن است گویند در عهد افلاطون در شبی اسیر سل بائی پدید آمد ایشان را
 ندیجی بود که ب شکل وحی به پیغمبر ایشان رسید که فرمانگاه خود را و چند سال زندان با واقع شود ایشان چنانچه دانستند زمین
 میفرود نیج اثری نکرد و وحی بان بنی رسید که قربان گاه و چند نشده ایشان نیز در افلاطون شدند و در حال
 باز گفتند او با شکل بندی زمین برابر قربان گاه بران میسند و در با مرفوع گشت افلاطون گفت حکمت بران بود

که از اول کتاب

شمارا آگاهی گشت که حکمت را منترقی عظیم است شما از آن متنفر اید با عمای فراطون و عظم بسیار گفتی از آن جمله آنست که سعی نمودن و طلب
زیادتی خود را همیشه در تعیب و رنج انداختن است پس باید که گفتا نمائید آنچه خدا بقایای انعام کرده است شما را در خبر میم
بشما از روی راستی که من نیامدم و در خودم و روز خوشحالی و در وقتیکه طلا و نقره نه ارم آسپندان اسروری که نمی یامم در وقت
زیادتی این طلا و نقره بلکه عمدتاً زیاد می گردد از انقطاع و توجیه با تمام نگاهداشت آن و من می خواهم از این خوشحالی حکمت و
رسیدن بآن تا آنکه ذهب و فضه را فضیلت است اصلاً بجهت آنکه من می بینم جامعیتی را که زر و نقره را تبدیل می کنند با دانا آن که
مس و نقره هستند اگر زر و نقره را فضیلتی بود بستی که در هر جایافتگی شود مرغوب و مطلوب باشد چنانچه حکمت در اقطار عالم
پسندیده است و چهل و نودانی محو سپیده و گویند فراطون تنهائی دوست داشتنی و در صحرا بمس بر روی آواز گریه اش بدو میل
رفتی و بان او را راه بر و ندی که او شتاب و یک سال عمر یافت از سطر گوید روزی او را در کوهستان دیدم آنخوانی چند بسپیده
در چپ و راست نهاده میخندید و گاه می گریست گفت خنده برای آن می کنم که بدینا مغرور بودند و بازی خوردن اینها از دنیا
و گریه از آن می کنم که در زک دنیا متفکر اند بعضی از علما بر آنند که فراطون با سایر حکمای سلف در مسئله قوم عالم مخالفت
نموده و بر آن رفته که عالم حادث است و این سخن بسیاری معتبرند و اندو در تاریخ حکما مسطور است که فراطون تصریح کرده
که عالم را ابتدائیت اما ابتدای زبانی نیست از سخنان فراطون است که نام آنست که تو بر خویش نهی و اینکه
پدر و مادر نهاده اند نشان است نه نام و گفت خصلت کوهسپه عمل را فاسد و ضائع می گرداند چنانچه صبر عقل را و گفت
با و شاه آنست که مالک آزادگان شود و مالک بندگان بد شاه نبود و گفت جاهلترین مردم آن بود که عجبش بیشتر بود گفت عاقل
و قبیح آن کرده شود که با جاهل سخن گوید و گفت مردان از سده کس بهتر است ز مال داری که محتاج شود و از عنصر بزی که ذلیل
گردد و از طبعی که جاهل بر مستلط شود و گفت هیچ در چون نادانی نیست و بیخ ذل چون ذل سوال نیست و گفت بدترین
بجراحت آن کس که بریم از لایتم حاجت خواهد و نیاید و سخت ترین ملالت آن بود که بزرگی بر در سفله رود و با زنیاید و گفت
تحمّل اعفو کردن گناه آسان تر از بار کافات نیکی که یاد کند و گفت چون صیتی بشمارسد باید که صیتی بسبب تر از آن در دل
گذرانند آن بر شما آسان گذرد گفت بزرگترین فخرها آنست که فخر کنی و گفت لازم است که دوست دوست را دوست داری
و لازم نیست که دشمن او را دشمن جاری و گفت چون عقل شما تمام شود و در صدمت نماند گردد و گفت جو پیش از خودت من و او نیست
و بعد از خودت خواستن مکافات خواستن است گفت هر که نیکی از تو نماید و دیده شکرت گوید و بر سخی کردن بجای غایب شکایت برساند و گفت
هر نفس نظار بر او دیگران را خفای نیکی ایشان کند چنانکه کس همیشه بر جای مجروح نشیند و در دست نه و گفت نفس زاننده روزگار کند و
عقل روزگار را بنده تو کند و گفت آنکه فضیلت با سپ و جانه حاصل کند جاهل باشد چه فضیلت آنست و جانه راست راست بر
ایمان و جانه ما و دیگر نه او را بر مردم دیگر و گفت مردن مال بدشمنان گذاختن بهتر از زلیستن و بدوستان محتاج شدن و گفت ضعیف
ترین مردم کسی است که از پوشیدن سر خود عاجز آید و گفت کمال مردم بآن باید شناخت که اگر رای صواب از او سرزند بآن افتخار نماید و
هنگام ندمت او را بغیر از جای نبرد و هنگام روح نخوت با و راه نیابد و کار خیر به تکلیف نکند و گفت کسیکه تعلیم کند
مردمان را بخیر و خود کند بدست از آن شخص است که چراغ را در دست دارد و جهت روشنی دیگر می و گفت غنی کسی است که

و عقل صفت کند و نگار دارد و نه یکسکه جمع سازد و حضرت نه نماید شخصی پرسید از فلاطون که بچه رسیدی و یا فنی علم و حکمت را گفت سوختن روغن چراغ را پیش از شرب آب آشامیدن تو شخصی او را دشنام داد و فلاطون گفت چون کار تست شمر و بدی پس بگو و بمن آنچه میتوانی بگی او را گفت که فلاطون را دیدم که ترا شناسه گفت فلاطون دل تنگ شد و بگسیت مر و گفت ترا ازین چه ریخ رسید گفت ازین هزل تر چه باشد که جاهلی مرا ستایند اندامم که کدام کار کرده ام که بطبع او نزدیک است و او را خوش آمده که ستایش من بنابران کرده مروی بعد از فوت پدر و ارث ملک مال گردید و در اندک زمانه تلف کرد و فلاطون گفت زمین مروا از فرزند بی پروا این جوان زمین را فرمی بر دوازده فلاطون پرسید که چه قسم مردم لایق و احمق اند بتدبیر شهر گفت کسیکه نفس خود طریق ستوده باشد فلاطون را پرسیدند کیست جاهل ترین مردمان در کردار خود گفت آنکه هکلی تابع تدبیر خود باشد و ترک مخالفت رای دیگران نماید و در تدبیر کارهاست خود سخن ملن خود مغرور باشد پرسیدند فلاطون را کیست که سالم باشد از سایر عیوب که در ارباب ماستوده گفت آن کس که عقل خود را امیر ساخته باشد و پرینرود ز را در بر و مو عطر را حمار و صبر را ربه و ترس خدا را دوست خود و ذکر مرگ را مصاحب خود کرده باشد پرسیدند کیست که ضایع ساخته باشد نفس خود را و خوار کرده باشد قدر و منزلت خود را گفت کسیکه تواضع کند کسی که آنکس اگر آدم نکند او را قبول بکند ستایش کسی که او را شناسد فلاطون را گفتند آیا کسی هست که ترا خدمت کند گفت آنهاست که شما ایشان را خدمت و بندگی می کنید یعنی توای سببی و سببی و شهوی که شما را مغلوب خود ساخته اند ما مورد محکوم من هستند و گفت متلذذ و محفوظ نشوید از چیزهای عالم تا آنکه میان حس و عقل مصاحبه کنید و با یکدیگر موافق سازید یعنی اگر نخواهید که از لذت حسی بهره گیرید باید که رجوع کنید عقل که عطف بر کند و رخصت دهد و عمل آید و الا هرگاه که مصاحبه کردید میان حس و عقل هر چیز را چنانکه هست در واقع می بینید نیک را نیک بد را بد و گفت هر چیز را بقدر و اندازه آنچه ستایش کنید زیرا که بعد از آنکه مانی حقیقت آن در روشن خواهد گشت و نادانی تو هم از وقت معلوم میگردد که تو ستایش محرومی بلکه میان خدمت خود و نمودی پرسیدند که عاقل کی آزاده می شود گفت و قتی که در ابره زبانی نادان بداند و گفت هر جا که عقل بصورت کمال شود و اجناسهوت بیمار است وضعیف و گفت هرگاه که حاکم دوالی در عمل خود قوت پیدا میکند آنچه که در تحت و تصرف اوست بطبع خود اگر خیر است خیر و اگر بد است بد و قبیح است قبیح و بجز راست گفتن رغبت کسی حرنی نیاید گفت که استیجاب و گفت ممنوع است نیک گرفتن معذور را در غدی یعنی کردن بر کسی که عاجز است از سواحل طلب و غلبه کردن بر کسی که از شما او ایمن باشد و گفت سعادتمندترین مردم آنست که خود را از تسلط عادت و رسوم بر آورده باشد و بر زبان برداری غضب بخند و مشغول بگرداند فکر عزیز را که در زکون میها او را است بر بدی و گفتنهای که برودار و دشود و گفت هرگاه نفس انسانی قوت پیدا کرد و برای کسی تابع نمیشود و اگر ضعیف باشد یا لسان سبخته می گردد و گفت علم بهت نمی شود کسی را مگر و قتی که قدرت دفع بخته باشد و هم چنین زهد گاهی منسوب می شود به کسی که ترک کند آنچه قدرت دارد و گفت باری مجوز کسیکه مثل صحبت تو کند تا آنکه بدانی عرض و لا که صحبت محبت صفات ذواتی است بخانه او برود و اگر برای چسبندگی عارضی است با او هم نشین کن چه این دستی یا آن غسر من است و هرگاه

غرض بر طرف بنود و بزرگ شود و گفتند درین دنیا الا آنکه در شرم و گفتند از اوست که از طلب مده علم یابی زیرا که عمل قوی تر از حیاست برینند
 که نافع ترین مردم کمیت از روی علم گفتند آنکه نعت کند تحصیل آنچه تحصیل کرده است و گفت هر گاه کامل شود بر چندین مجلس نمودن را تا تربیت باغ حاصل آید و
 العالم قولاً از من مرکز و الافلاک کلاماً و السلام والانسان از الاهی هو الله سبحانه المفرد فال نظر الی وجهه فی المرات لو کان حسناً فاعمالاً یا سیه ولو کان
 قبیحاً کسب من الختین یعنی برین طرف و وجود آئینه اگر است ترا صورت خوب پس کار با کسب مناسب صورت خویش اگر است صورت بد پس جمیع کسب صورت
 بد را بکار نای که جمع کردن است و بدی پسندیده یعنی اگر بد صورت هستی کار نای نیک بکن تا کار نیک صورت زبون ترا شود
 و نه با نماند و گفت واجب است دو چیز را بسیار ذکر کردن یا خدا و موت و دو چیز را فراموش کردن واجب اول احسانیکه
 در حق کسی کنی دوم بدی که در حق تو کند گفت اذا علمتم علی الکریم فعلیکم تخفیف الکلام و تقلیل الطعام و تعجیل الیقام یعنی وقتیکه
 و اجل شوید بر کریم پس بر شماست اندک گفتن و اندک خوردن و کتابت بر خاستن از پیش کریم تا ایامت نه انجامد و گفت
 هر یکن ترین همه کس است و قانع ترین عنکبوت است پس قدرت خدای که مستولی که در حق تعالی قانع را بر هر نفس کس
 طبعه عنکبوت است آنچه کلمه از جمله آنست که افلاطون بجهت ارسطو الاما نموده انصح بشناس خدا را و حق او را و همگی توجه خود را
 مصر و بی تحصیل علم نافع پیش از آنکه مصروف میداری بگذاری بدن خود را بر روز طلب مکن از خدای تعالی چیزی ترا
 که نفعش در ای نیست اگر از روی طلبی باید که نعمت دایمی به طلب که همیشه با تو باشد و بیدار باش همیشه که نعل و اسباب بیجا
 بسیار است مطلب که چیزی را که منرا او را کردن باشد نباید کرد و ایضا طلب زندگانی خوب بهترین مکنست دولت نباید کرد
 بلکه طلب مکن مرگ خوب را و خواب مکن تا محاسبه نفس خود کنی بر سه چیز اول آنکه برافروز خطای یا صوابی کرده است یا نه
 دوم آنکه منرا او را بود ترا که کنی در آن روز آن عمل ترا و ذکر دمی آنرا سوم آنکه در نفس خود تا مل و اندیشه نانی که من چه چیز ام
 و بجا آدم و کجایم روم و شتی و بدبخت کس است که هرگز عاقبت خود را با دینار و ای بس بر بر کرد و آنکه چیز اول کاری مکن که
 بسبب آن گمراهی مردم شود دوم آن کسیکه استحقاق کند یا او کلمه حق نکند و در آن مجلسی مکن سوم همیشه در ذکر و کسب مشغول
 باش بد آنکه حکیم را خوشنمای این عالم بفرج نیارد و مصایب آن او را عینک نسا زد و از بسیار بی سخن در چیز مگر ضرر و ریش
 و جنر دادن از چیز مگر از او پسندم عقلی گویند به است بسیار در اندیشه نانی و بعد از آن بگونی درود خشکین مشوک چون عادت
 شود چشم بر تو غالب گردد حاجت امر و مستحمان بفرز امینند از چه دانی فرود چه حادث شود بگذران تقصیر کسی را که بلای
 مبتلا شده باشد اگر چه آن بلا از بدی کردار او باشد و دوست مدار کنیز که خوش خوروی را که ناچار دو و میشوی دوستی و نزدیک
 مشوی یکی از بدی بار بر می کنیزک موصوف و تنها بر سخن حکیم باش و ناظر بعل حکیم شو چه حکمتی که با عمل باشد از دور عالم آتی
 ترا فایده خواهد شد پیش حق تعالی سخنان حکمت نسجند و کما یکنونی بمماند اگر در تحصیل کجونی رنج بخشی عنقریب آن رنج بر طرف
 می گردد و نکونی منماید همچنین اگر از گناه نسیابی آن که زود تر برود گناه بماند و یاد آر روزی را که فراموش کنی زبانهایی
 گویا در آن روز لال گردند و فکر با باطن چشمها تا تاریک شوند و اعضا در خاک پاشیده و کهنه گردند و آگاه باش که بمکاسنی
 باید رفت که آنجا دوست شناسی نه دشمن و برابر باشد آنجا صاحب بنده جمیع ارادت و ریاضت را که تو میدانی
 که چه وقت سفر خواهد کرد و بد آنکه باز دارد وجود را از شرم تا همه وقت محفوظ باشی و بکار خود تعقل کن و بیکم مکن بر چیز عالم

و در مشوا نخیلات و نزدیک مشو بیکی از بدیهای اینجهان فانی و بجهت سرور زبان بی ثبات ترک شادمانی عالم تقابلی
 بجهت که هر طرف مساز در هیچ وقت آداب نیکو فرمان بردار شو سلطان را و کمن چیز را در عمر وقت خود اگر در وقتش کنی از روی
 نغمیدگی کن و تباد سخن گفت که در آن نفعی نباشد و اگر سخن نافع خواهی که بگویی فکر کرده بگو و لایق نیست که تکبر کنی در وقت
 آواز بلند ساز در مصیبتها و بچشم حقارت حیران را بسین بلکه بدگاری کن بر چیز که عیب نباشد و سخن مشو کسی را و سزاوار
 است ترا که کنی آنچه لایق است بی آنکه تحریک نمایند ترا بکردن آن و باز دار و خود را از کردن هر چه که ناکردنی است بی آنکه ترا باز
 و گفت سزاوار است عاقل با که تکلم با آن نفس خود باشد و خطای او را اگر چه خرد باشد بزرگ شمر و مواب او را خرد و اند
 اگر چه بزرگ باشد و گفت نظر کن بمراد آن بسبب موضعی و مکانی که در زمانی آن امر تب ساخته لیکن نظر کن بامر محمندی او
 حقیقت زیرا که نیت مکان طبعی او گفت کیسه که بجانب فکر که آید او ضعیف است بحسب هدایت و بحسب عقل و کسی که طلب ممتنع کند کربان
 و ناقص فکر است و گفت غضب شہوت و سایر اخلاق نفس مقدار و اندازه است که با آن اصلاح حال آن شخص که
 اینها در و اند میکند و اگر از آن مقدار زیاد شود بیرون می آید آن شخص را بر بدی او و بزرگاتی زیرا که غضب غلبه است بر تکلیف عام
 که می اندازد در آن اگر با اندازه است مصلح طعام است و الا ناسد می از طعام را و همچنین است سایر قوتها که در بدن است و
 گفت اویب و معلم را بر بسیاری علم و دانش و بیاز مایه بلکه نبودن شتر و بدی در و باید از نمود و گفت مباحث از کساست که در خوشگین
 شوند که عادت سفینا بی عقلان بر تو مسلط خواهد گشت و گفت خوبان مباحث بر طالت و گفت کسیکه عار و خوار آید کرده
 سزاوار نیست او را که در بلند سخن نام کوشش نماید و گفت سزاوار نیست اویب را که غیر اویب را خطاب کند
 بدستی بلکه بروقی و مدارا چنانکه اهل هوش مستان را بلامیت و نرمی خطاب کنند و گفت سعادت مند ترین آزادان و سزاوار
 ترین ایشان ب تفصیل است که خود را از تسلط عادات و رسوم بر آورده باشد و دور ساخته باشد خود را از زلف
 برداری محض و فکر خود را که در نکو تها مسرون میدارد و آنرا مشغول نگردد و آنچه که وارد شود او را از بدیها و کفها
 و گفت هر گاه به بند کسی را که کاری که او را نافع نباشد تو پیش خدا می کنی پس او را داخل نبرنده ما از خدا بد اند و گفت
 شگفتگی و بی گفتی عورت است از عورت تو او را تغییر نباید نمود و اظهار نباید کرد و اسطاطالیس شیخ حکمای مشایخ است
 و نسبتش به سقلمینوس اول می پیوندد او را اسطو و اسطاطالیس نیز گویند و معنی آن یونانی فاضل و کامل باشد و
 پدرش لقبو با جشن گذاشت و در طلب ماهر بود و معنی لقبو باه جشن مجاب قاهر باشد و او در خدمت جدا اسکندر سردی
 و چون اسطو هشت ساله شد او را بشهر حکما و استاد اسطونه سال اینجا نام و در لقب سفر که یونانیان آنرا علم محیط
 گویند ماهر شدند پس بخدمت افلاطون پیوست و دست سال را او بسر برد و میشانده علم آموخت گویند هر گاه از فلاطون سخن
 می شنیدی گفت صبر کن تا عقل ما را آید و گاه گفتی که صبر کن تا عقل حاضر نیست و چون اسطو حاضر آمدی گفتی هر سید که در ما حاضر شد
 و ازین هر دو امر اجضوری اسطو بود و همچنین روزی افلاطون گفت اگر سامع فایم و خوشگین گفتند از اشک در خدمت اند و گفت خواهی که چیزی
 و یک بود و اسطو بود و اسطو و اسطو و اسطو است و اسطو را در مغزش روحانی گفتندی و او طریق نظر پیش گرفت و گفت
 را تا درین ساخت و او را معلم اولین گویند و فلاطون را در عقل خواندی حاتم علمای حکمای یونان است و ایشان بر

اسطاطالیس
 سقلمینوس
 لقبو

چ

اینجا فلان فلان فلان فلان
و فلان فلان و اسطو

بر قول شهسود میراج تن اندام اجتهاد فلس و فیثا محوس و سقراط و فلاطون در سطی پس جز ایشان یونانیان کسی را ندانند
تو اندندی و دیگر آنرا طبعی که در آن مهارت داشتند نسبت دادندی چنانچه بقراط را طبیب و میرس را شاعر و ارسطو را
راهندس بدو و دیوجانس را کلبی بدو و پیتر اطلیس را طبعی چون جالینوس در حکمت تصانیف بسیار کرد و خواست که او را
حکیم خوانند یونانیان زمان بخت کثافتند و گفتند کار تو ترتیب مرهمها و مسهلها و علاج آسناست نه او را نباشد که ترا حکیم خوانند
که چون ارسطو تدوین حکمت کرد و فلاطون او را ملامت نمود و گفت چه حکمت ظاهر ساخته گفت آنا را که خواهش حکمت آنرا و ارسطو
که از آن بی نصیب ماند و منکران را بان که ظاهر ساخته ام از آن اصلا بهره نبرد و ارسطو بسیار متواضع بود بسیار مگذار و با او سخن
نغمه می عظیم داشت و در رعایت جاست و ستان جهدی بلین میگردی و اکثر با اهل یاخت بس بر روی و انضافش چندان بود
که در عین مناظره با خصم خطا متعرف میگشت و گفته اند که او پیغمبر بوده و بشهری رفت تا خلق را از بت پرستی باز دارد و قوم بجای
برجاستند بازگشت و با قدر تیره شد نقل السیست که هر خاص نزد رسول صلی الله علیه و سلم گفت و قتی که با سکن در ریه فتم و جمعی را
دیدم که بر ارسطو طالعین لعنت میکردند آنحضرت با فرمود که بدیدم و زدن چنین گوی که ارسطو پیغمبر بوده قوم او را کذب کردند از ایشان
بجز خجیت با جمله ارسطو بعد از فلاطون با قدر و مرتبه شده و تعلیم سکن در بر داشت متابعان ارسطو را مشایخین خوانند و در طبعین بزرگترین
اطلازه افلاطون بود و بعد از فلاطون بجای او شست و با فاده علوم اشرقیان شنید گشت و ارسطو قریب بعد کتاب در منطق
حکمت الهی و طبیعی و سیاست و اخلاق تصنیف نمود و پنجاه و سال بزیست از سخنان ارسطوست که رغبت بصحبت آنکه از نوازش
کنند خواهیست و اغراض از آنکه بصحبت تو رغبت کند کم هستی و گفت سلطان چون بزرگ است و ارکان دولت چون با
کثر از آن جدا شده هر رنگ طعم آب رود را بود آب جوی را نیز چنان باشد پس پادشاه را باید که تیرت خود پسندیده کند
تا دیگران نیز نیکو شوند و گفت سعادت گویند که شنوند و می بفرم بود و گفت هر که از مردمان شهرم دارد و از خود شرم نکند
نفس او را پیش او قدری بنود و گفت مزاج نباید کرد که اکثر با بزرگ کنی کینه درون گیرد اگر با او کو پاک کنی دیدم کرد و گفت هر که
بچشم خرد و ماتمبت کار را تو اند دید چون بان بسد اند و بپن کرد و بی او را نعت شنیده ام که رعایت میکنی گفت نزد من
چندان قدر نداری که دست از عمل صحیح و فکر مسایل حکمت باز دارم و تو پر دازم او را گفتند مال جمع میکنی و اس از حکما پسند
نه باشد گفت حکما از آن مال جمع کنند که محتاج لیتمان نشوند و گفت هیچ فساد بدتر از حاکم ظالم نیست و گفت تو نگه می نفاعت
است و آنرا که نفاعت نباشد مال سیر نشود هر چند که بسیار بود و گفت لیک حکیم نباشد همیشه سقیم بود و گفت طلب کنید تو نگه بر
که فانی کرد و دوزندگی را تغییر نباید و ملی را که زایل نشود و گفت آنکه بر مردم بگردد خوار می خود را دوست دارد و گفت لیک
به طلب منبشت مشغول بود از حکمت فایده نیاید و گفت شکفت آید سر از آنکه او را گویند نیکوست و نباشد و نشاد شود
و از آنکه گویند نیکوست و بود و غضب رو و و گفت جاهل چون غرقیت او را از دود و در نصیحت کن و نزد یک و هر که اگر پاک
شود و ترا بخود بر و سکند بار ارسطو و دیگر حکمای زمان در کار ملک رای نیز و هر کسی سخن گفت ارسطو بد پیر اسکندر
پسندید گفت در رای او چه دیدی که برای چندین حکم نگزیدی ارسطو گفت مال کار معلوم نیست اگر نقد بر نیز بر وقت
تدبیر بود بازی بنسب موافقت او از عتاب ایمن باشم و گفت کسی که خنده زدند ترا بحق بگردانند ترا باطل بخنداند و کسی را که

باری تعالی بی انهم آفریده باشد موعظه حکم او را فهمی خواهی ساخت و گفت فرماننده بخیر سما و تنه ترا از فرمان پذیرند و نیست
و آموخته اند بهتر از آموزنده و نصیحت کننده از مجتهد تر از نصیحت شنو آموزنده گفت و در شود و گفت از حرم من پذیرند و
پذیرند گاری چه بر میز گاری و زهد مصلح نفس بدن است بدانکه زهد و پرهیز گاری یقین است و یقین بصیرت است و بصیرت فکر
است و هر گاه فکر کنی در ما و دنیا لائق خواهی یافت و نیار آنکه بخت خواری آخرت او را بر خود لازم داری زیرا که دنیا خانه است
منزل بهر سایندن اسباب راه است گفت باطل مگر و ایند مال خود را در کار یک نفعی بران مترتب نباشد در غیر حق و صرف
سازت قوت خود را بغير فائده و ضائع کن رای خود را در چیز طلبی که رشد مصلح کار تو دوران نباشد پس بر تو با و حفظ آنچه که بر تو است
آن آوردند و علی الخصوص در حفظ عمر خود که دوران حیات است مگر عمر که در هیچ حال نشود اگر نچهار ترا امبا شتر لایق باید که در آن
در عجز بانی علما و درس کتب حکمت باشد و گفت عدل تر از وی خداست بر زمین که بران تر از وضعیفان از نظامان حاکمان
یا بعد از حق از بطل محتاج میگرد پس کسیکه باطل گرداند بران حق را آنکس بجهل بزرگ مرتکب می شود و گفت سه کس را سر زده
باید داشت تا خیر نشوند زن و فرزند و بنده گفت طلب علم طمع رفعت و بزرگی رسیدن کرده ام آیا چون اجل مرا خوش نیاید لهذا
به تحصیل علم کوشیدم و گفت فلان او در چیز نسبت در وقت احتیاج بود که آنکه برساند خود را به استحقاق بقدر طاقت پس کسیکه کفاوت
و تجاوز کند از این اندازه او مضطرب است و از خد تجا و زیر و ن میرو و واسکنند را پسری فوت شد در سطو درآمد و گفت ترس از
چیز نیکو را نباشد صفت کسی است که عقل ندارد و گفت کسیکه بگریمکت در مردمان دوست می دارد و دست خود را او کسی که او را
کند در سر زدنش و ماست مردمان دوست می داند مرگ او را گفت بادشاه که با اهل بازار مناقشه و مناظره کند پرده خود را
ببرد و گفت کسیکه محبت و نیار با فراطرساند فقیر و مفلس مرد و کسی که قناعت گزیند غنی مرد و کسیکه اصراف کرد در آشناسیدن شرباب
پس از بلون ترین مردمان است از روی طبیعت بخشن آبر و پیش مردمان خرد و بزرگ و گفت کسی که قدرت برگردن نیلته نداشت
باشد باید که همتش مصروف دارد بر ک نولیتی او گفت حکمت نیز همه علوم و ادبست و با او گرداننده تنهاست و بنا سله
آرام سهل آسان بشود و مطالب و تفکر صحیح یافته می شود و رای پوشیده و بزبان خوش و ملاطفت می رسد و مودت صفت
و دام نمی پذیرد و مخلق وسیع پسندیده میشود و عیش و زندگانی به جمال می رسد و خوب می گزرد و سخن خموشی بزرگ می شود
از روی صیت و سخن و راستی بزرگ قدر میشود و ترقی می کند از روی شرافت با انصاف می رسد به مومتری و تواضع و محبت بسیار
می گردد و بصفت و عصمت علمای پاکیزه وقت میگردند و بعد از غایب شود بر دشمن و حکم زیاد می شوند بار و مدد کار و بعد از
رفیق طلب خدمت و لهامی توان نمود و بصفت بدن و دنیا را مستوجب نام جوادی کرد و را کم تحریف در سخن و تفالسل الفتون دیده
که اگر کسی نخواهد که دولت بهر سبب نیاید که ایشا ر کند و گفت سرعت نمودن در جواب مسودت لغزش است و گفت ریاضت بسیار
طبیعت را و گفت بنشینه احمق عذاب روح است و گفت آنگند را که صورت خوب عشر است صاحب صورت را فائده مند است
بیتد به ارسطو دید شخصی نامه را که از بیماری بر آمده بود و طعام بسیار میخورد و ارسطو گفت ای فلان زیادت قوت
بجز وزن بسیار نیست اما قوت جنود ادیان بدن است یعنی قوت آن زمان حاصل میشود که بدن غذا یا بد را قوت حریف
گماید که عرض حکیم آن است که طعام آنقدر باید خورد که غذای بدن نشود نه آن قدر که با صند زان عاجز آید و چون با صند

هر چه یک گنده غذایی بدن نشود پس قوت حاصل نگردد بنا بر آن است که گفته اند که اندک کرسنگی داشته دست از طعام بکشید
 و گفت سکه چیر بخیزد و اندیش میان رساند کار کردن با اعتماد و نیروی تن و بسا خوردن با اعتماد و محبت و تکلیف کردن با اعتماد و قدرت
 و گفت که دفع بدی به بدی جلالت است و دفع بدی به نیکی فضیلت است و گفت میسر میسر از مشورت است بدیستیکه بر طاعت کننده عقل
 و صانع سازنده های محبوب کننده مطلب و غرض است و مشغول میسازد و تریبازی و هر گاه بازی آید کوشش برخواست و اگر نخواست
 نمکند نفس تو در مشورتها و خواهشها تحقیق راغب میگردد اندر تریب بدترین منازل و گفت سعادت سگ گون است سعادت در نفس
 آن معرفت و حکمت و شجاعت است و سعادت در بدن و آن صحت و قوت و جمالت و سعادت سوچی خارج از نفس بدن است
 و آن مال جاه و حسب است و گفت هر که تیرسد از چیزی میگردد از آن و هر که تیرسد از خدا میگردد بسوچی گفت سخن عاقل قوت است و جواب
 جاهل سکوت است و گفت عشق چیزی است که که میکند جن را اندر یافتن عهدا و مشوق و گفت حکمت برای ارواح مانند طب برای اجسام و گفت
 نیکویی ادب میوشد بدی و زبونی نفس را و گفت فضیلت بعلم و ادب است باصل لب گفت شغل کردن و مشغول شدن با آنچه که وقت تیرد
 از تو خارج کردن و تیسست و قال الجویل حکم من طبیعتی حرکت الاقبال طبعی حرکت الابداء و رسله لایان المقبل کا القاعد و المدبر کا المقدر و من کل
 اسفل قال اذا اعطاک الله ما یحب من النظر فاعلم ان حب الله فی العلم العفو تا مگر مستطیس صرطیش نیز نظر رسیده پس فاله اسطو و خلقه
 او بوده از سخنان اوست که حکمت یعنی کننده بدن و غنی النفس ممد و و غنی المال مجر و و سخن از اکابر است بین و صحاب
 اسطو بوده از سخنان اوست هر تیر که سنگی رسد بازگرد و همچنان از رسته بد چون بروی نیک گویند در و کار کنند و کمو سپیده باز
 گرد و گفت سلسله را با جاهل گو که طاقت پوشیدن آن ندارد و قدرت تهمان بر حکیم راست از او پرسیدند که چه چیز مجال است
 گفت چیزی که صورتی از دور نفس نیست اسجلموس و اشخاوش نیز نامت بزرگ ترین شاگردان اسطو بود اسکندر او را
 تعظیم کرد وی وقتی بحسب فرمان او بزندانش بر دند زندانان تفحص کردند که اگر با او رسته باشد ستانند بخت نادان سبید
 اینجا بهر تجارت پناهند ام که با من مالی باشد انجیدیت با سکندر رسید بخنید و به اطلاقش فرما داد او را گفتند که چرا از آن نمی گفت
 باصلاح نفس خود در مازده ام باصلاح دیگری نتوانم پرداخت یکی او را گفت تو جاهلی گفت در ذبح گفته جانمی شتم نیست زیرا که
 چنان است و اگر راست گفته اند نتوان بر خنیدیش حکیم از اکابر حکمای زمان و تلامذه اسطو بوده و اکثر با سکندر
 بسبب برده بقول مورخان سواره اسکندریه از آثار اوست اسکندر را قزو می از اکابر حکمای یونان است و معنی کت اسطو
 بوده از سخنان اوست اگر خواهی که حقیقت دانش کسی را بدان عیالی در انشای سخن گفتن مجال بگو اگر انکار نکند اجمعی باشد و گویند
 او معاصر جالینوس بود فلوطر حیس حکیم از عظمای پیشین بوده اول کسی است که فلسفه مشهور گشته معبر شستی بمبلا نظیر لیلطان
 حکمت از او آموختند روزی الهی شهر از سهر تیان نویش فرمان میگردد فلوطر حیس کاوی از گل ساخت و قربان کرد
 مردم با او خطاب کردند گفت جا نذر هر چیزیکه جان ندارد و قربان توان کرد با سلیموس از اکابر حکمای یونان بوده
 از سخنان اوست لباس پاکیزه و تن چرکین نر و عقلا قبیح بود پس نفس حق در با نفاق ذمیمه گد اشتن و تن را از غیرت کردن
 نیکو نباشد شیخ سعدی گوید صرع تو در بند آبی که خیر و روی و گفت نفس در دنیا غریب است و غریب را اگر آبی باشد
 اقلیدس صورتی از اکابر حکما بوده و در هندسه نظیرنداشته اقلی یونانی کلید را گویند و در هندسه را خوانند

بازو شستن بسیار

پایس حکیم اسکندر افروز

مردم پیش حکیم

بپایس

تعلیمت برای

اولیست که سینه را بدون ساخت و کتاب مشهور است و نام او و من کلامه الخط بند ستر و مایه نظرت با له حساب است
و قال بعض العلماء الخط لسان البدن و قال بعضهم الخط عند الفقیر مال و عند الغنی جمال و عند الاکابر کمال و از سخنان اقلیدس است
که بدترین مردم آن است که بنا بر سوزن بر کسی اعتماد نکنند و کسی بنا بر سوزن عمل بر او اعتماد نکنند و گفت میان دو دوست خصوصیت
میکنند که ایشان اگر با یکدیگر صلح کنند ترا ملامت حاصل آید و گفت هر آنچه از دست ببرد اگر بخصم آن قادر باشی بهین
بناید خورد و اگر باشی آنرا فایده نبودی و اگر گفت بعد گفتم تا ترا نیست گفتم حکم گفتم تا غصب ترا نیست گفتم ارشیدش
مهندس از اکابر حکمای بوده از مختصرات او میرالی است مشهور بنام او که آن غش از صافی شناخته شدی و از حکمای اسلام
ابو عاتم عیلم بعد سلاطین سبزه از انبیا است که تنان جو انبیا اسکا از کتب فرنگ میفرمود که تولد ارشیدش در شهر مکه است
در جزیره سیله در دریای فرنگ بوده ارشیدش عیلم میگفت که اگر بای مقدار ایستادن سوای ایجهان بیافتی ایجهان را بر هم زنی یعنی وارثان
گردنی همانند حریس از اکابر یونان بوده و گفته اند که در علم ریاضی بعد از ابطلیوس چون کسی بر سخنان او است که بسیار
زندگانی بدن است و نم زندان روح را بقراط طبیب از مشاهیر حکمای یونان و المهای بهنگامه و بقول میجو بعد از اسکندر بوده و بشتر
به قلیوس اول می پویند و او مردی خدایر است و عابد بود و معاجبه بهر رضای خدا کردی و از فقر او و ساطا الناس هیچ مگر فنی و
از اعتیاد طوق و تاج و یاد دست برنجین گرفتی آورده اند که چون استقلیوس ثانی در گذشت بقراط بخانه او نشست نزد یک شکر که علم
طب مند رس کرد و چهار قلیوس اول وصیت کرده بود که این علم بیگانه را تا موزند تا مشرف در خانه ندان او بماند و فرزندانش نبود
وصیت عمل میکردند تا آنکه از ایشان کم ماند و اما آنکه بودند ملاحظت نهشتند بقراط مسائل طب را بدون ساخت و امر کرد
که هر که خواهد این علم بیاموزد جمع کثیر بدان مشغول شدند و از بقراط پیشش تا تالیس آنرا در آفاق منتشر ساخت از
سخنان بقراط است که حاصل من از فضل علم از است که در جمل خود مطلع ام و گفت چهار چیز با صره را زیان آورده طعام شور خوردن
آب گرم بسیار بر سر ریختن و در آفتاب نگرستن و روی دشمن دیدن و گفت سله چیز لاغری آرد آب بنیاشا آتش بسدن و بر
زمین سخت خواب کردن و آب و از بلند سخن گفتن و گفت معاجبه بدن کرده می شود و پنج قسم آنچه در سر است بجز غره و آنچه در
است یعنی آنچه در بدن است با سهال و آنچه در غلاف است بعرق و آنچه لعین و درون رگهاست بر آمدن خون و گفت با آنها پاره
نمانند و از اخلاط در هر چند غذا داده شود زیاد میشود و روپ و بدی آنچه چینی است نفس بهای قیاس بغدادی او که حکمت است
و گفت چهار چیز است که بدن را خراب میسازد ویرماندن و حمام و جماع با غلا و معده و خوردن گوشت قد خشک شده و آشامیدن
آب بنافشا و گفت جمع میشود و امراض شبش چیز یعنی سبب پیدای بیماری شش چیز است کثرت غذا و کثرت جماع و اندک خوابیدن
و ریش و زیادتی خواب و روز و زیاد خوردن آب و خوف نهار و بند داشتن بول و گفت که انسان است که نواضع کند در
دولت و عفو کند نزدیک قدرت و بخشش کند بجزمت و گفت که محبت میان دو عاقل واقع میشود و محبت مناسبت و مشا کلت
هر دو عقل واقع نمیشود میان دو احمق از باب مناسبت و رحمانت بجهت آنکه عقل جاری در آنت و بر ترتیب و وضو
پس اینها در عاقل خلایق بر تیان واقع نمیشود و رحمانت را بر تیبی نیست که در ان موافق اند میان هر دو احمقان و گفت که نواضع کینند
بقوت که شما اگر زیاد او در دور کنید از خود حاجت را تا باشد مری نشا حق تعالی چه حق تعالی متعالج نیست بجزی پس چند

میکند
بقراط
چهار چیز

۱۰۰

و بیست و شش سال زیاده است الحق دور تر آید و بگریزید از خوشحالی باو گناهما بعد از آن طلب و از یاد از نیکبها و غایات آنها را و گفت
 بدل کم باید از به از بسیار ناید او گفت لایق است که ایشان در دنیا بچو کسبی باشد که او را بمهمانی طلبیده باشند اگر کاسه پیش او
 بنهند بخورد و اگر از و بگذرانند توقع نداشته باشد و خواهش نکند و همچنین خود را نگاه دارد و از مال و اهل فرزند یعنی اگر بیست
 بهتر و اگر نه خیر او را پرسیدند از زبان سکوت و زبیر گفتند چو این بی گنت بجز از غایتی است گفت کم خوردن از چیزهای مضر است
 از بسیار خوردن از چیزهای فایده مند گفت اگر مردمان مخلوق و آفریده میشدند از یک طبیعت هرگز نیامیختند نسبت به عدم ضدین گفت
 هر نفسی که من و تو و مرض سه چیزیم اگر سخن من عمل کنی هر آنینه غالب می آیم بر مرض از برای آنکه دو بر یک غالب است
 و اگر یا ششوی مرض را پس من مغلوب شوم زیرا که بدستور دو غالب است هر یک و قال انفا مثل الحیوة و الصحة فوقه و الفقر
 مثل الموت و المرض فوقه و قال ثلثه ان فطلم غلظم غلظم و ارک و عبدک و زواج جالینوس عظیم شیخ حکمای زمان و
 خاتم اهل بایستی گفت گاه است و اسامی آن هفت دیگر است استقلینوس اول و عورس و مینوس و برمانیدس و افلاطون و
 استقلینوس ملی و یقراط و جالینوس سیر و سفرب یا کردی و رساع و الحان شوقی عظیم و شتی روزی در صحرا یکی را دید که زبان
 در چشم کار کرده و هلیسید و گفت چرا چنین کنی گفت همراه سفیدی در چشمم این بدیدی آید و شکو میشو من آنرا تسلیم نایل شوم
 جالینوس رمی چند او را داد و او گفت ای مزه مرا فایده در طب سایندی و بعضی گویند که او در خدمت فیلسف رسیده بود و جالینوس
 بشناود و هفت سال عمر یافت و گویند او باسهال در گذشت بزنگام مرض او را گفتند چگونه عاجز شدی از علاج خود با کجما لیکه دار
 جالینوس طشتی پر از آب خواست و در او دوران افکنند آب بنجهد گشت و هر چند از آن وارد و بخورد بیخ فایده نداشت پس گفت
 علم و تجربه با تقاضای آلمی سودی نکند روزی جوانی جو بر و لادید از سخن پرسید و جوانی درشت نشند گفت ظرفی از زهر است
 و دوران سر که است وقتی ابلهی را دید باوشمندی در او ریخته بود و گفت اگر و انابودی کارش با نادان تا با بنجایز سیدی و گفت که آنرا
 که عقل نباشد عماش فایده ندهد و گفت مریض را که اشتها باشد او صحت نزدیکتر است از نندرت سیکه در اشتها نباشد روزی
 مرد را دید که خلق باو تعظیم میکرد و گفت چه کرده که او را تعظیم میکنند گفتند گا ویرا از زمین بروشته گفت گا و نیز او را از زمین
 بر سیدار دو او را فضیلتیست گفت صاحب علم شونا بمقام عالی برسی موجب سببش تا خوار شوی گفت هم زوال است و عمر با سنی ل
 را تم خرون گوید که فرق میان هم و عمر آنست که صاحب هم در طلب چیزی باشد و آن او را فرسد و صاحب هم را چیزی از
 دست رفته و قوت شده باشد و گفت سیکه از خوردن بمیان روی در تدبیر بدن عادت کند حرکات شهوات او همه بیخ عمل
 خواهد بود و سیکه عادت کند بمنع کردن شهوات خود از نشن قصبی منع کند نفس جو مورا از بدی و شرارت آنکس سخت میشود
 و قوت بیاید بعمل ناشایسته و فعلهای بد که او را عادت میشود و گفت بد تدبیر بمیان بیجا تیز ایشان است پس سزاوار است
 که طمع اصلاح نداشته باشد البته و آنکه بدترین میان بیجا است از اصلاح او نهایت مانوس نمیداید بود و گفت چنان رسیدن
 صاحب بیجا است از تقصیر که واقع شود پیش سیکه او را فضل اوست گفت انسان کسی است که قدرت بر جور و تقم داشته باشد
 و نکند و ماقبل سیت بنفاسد هر چیز که در طبیعت انسان است از حقیقت ان قال الطبیعة کالمدری و العلقه کاخصم و الطبیع
 کا قاصی و سبیل عن الاخطا و فقال الدم عبد ملوک و ایما قبل العبد مولاه و الصبر کلب عفورنی حدیقه و البعلم الما حکما علی

بنا فتح بانا اجرا و انشودان الاض اذا حرك ما عليها قيل من سقى الانسان ان يموت يقال اذا جمل بالقره مما يفتح عن لغو رس و اى
عالم و طبعى منظم بوده بعالم لاهوت بوده و پیش از ظهور اسلام بانذک زمانى در گذشت از سخنان اوست مخالفت دوستان و
نیکان بهتر است از گرامى و دشمنان و دشمنان و بدان گفت اعتقاد کن بخود آنچه هستى پدريست که هلاک میگردد و گفت همه چیز
را تصور بعلل کن پس از آنما آنچه نمر او است بعمل آر و گفت هر گاه سپرد سفر گشتى ترا خوش آید ملاحظه عن سرق شدن
بکن و گفت نفس خود را محافظت بکن و خوشحالى تو بخوبى که داری و گفت آخر جنبشایش با و منانیه است این است که جب
بجز نى تبرى و دولت و خواری این است که حسود باشى و گفت هر گاه که قادر شدى براقتضام کشیدن از دشمنانم بر بنده پس
بدقت تمام تامل نمائى در آنچه که عمل مورث عجب است از دشمنانم و گفت نزدیکی زمان آتش شهوت رامى افروز و چنانچه غوز
چراغ را در استماع سخن زمان شهوت بزرگ میشود سخن حکمت بگوئى می آر و علم را و علم جمع میگردد و اندک است و آداب فریفتند
آتش حد را قصه از حکمای هندی و واضح شطرنج است و آن را بهر شهر ام ملک ملک بهند وضع کرده در شاهنامه
فردوسى طوسى در رضایای کیو و ملخند بنا بر تفهیم معاملات رزم باین هر دو مبادرتش نقل نموده و آن لقب را از آن
شطرنج خوانند که چون نزد نوشیروان بر دندشش رنگ خوانند چه مهره نامى آن بر شش گونه است و شاه فرزین و اسپ
و رخ و نیل و سیاه و این نام را بر زچهره نموده است و شطرنج معرب شش رنگ است اما در هند مشهور است که شطرنج را
بجلج ساخته بهر کیفیت از روی شاهنامه فردوسى طوسى در عهد کتو و ملخند ملوک هند ساخته شد و حکایت ایشان شاهنامه
معتوان عجیبى غریب است با جمله چون شطرنج را مصعبه وضع کرد و نزدیک ملک برد از جای در آید و گفت چه حاجت و آید
گفت خواهم که در خانه اول شطرنج یک جبهه طلا منى در دووم دو و در سوم چهار و در چهارم هشت و همچنین مضاعف ساز تا آخر
پس آنچه جمعبنده بشمار ادهی شهرام گفت آنچه خواستى قدرى ندارد و چیزى دیگر خواه گفت حاجت مرا هست نه ترا شهرام
گفت تا چنان کند ظاهر شد که اگر محمول جهان را جمع آرد نماز عمده آن بر آمدن نتواند شهرام تحریر باید و صفت را بخواند و گفت
حاجت تو استن تو از وضع شطرنج بهتر بود پس او را بناخت و شطرنج بایران فرستاد از دانش حکمای و یار خویش خبر داد و چون
بفرمود تا بر زچهره منى در برابر آن وضع کند بر زچهره نرود پیدا آورد و گفته اند که واضح نرود آرد شهر یک است و از نرود شیر گشتندى
بر با هم نیز از حکمای هند بوده و گفته اند که بر اسم با و منسوب اند و در طل نقل مسطور است که بر اسم را با براهیم علیه السلام است
و مند و این صحیح نیست چه ایشان منکر نبوت اند و گویند آدمى پیغمبر نتواند بود و ایشان منسوب اند به بر نام داد و بنده و
بود و گفت که آنچه بتى را بوجى معلوم شود اگر معقول بود عقل او را که ان را کافى بود و این سخن مردود است چه مسلم
نیست که عقل او را که هر معقول را کافى باشد و شمع ان در کتب مبسوطه است را تم حروف گوید که لفظ معقول خبر میدهد
از معنی که هر چه آنرا عقل درک کند چه معقول معنی در آمدن بعقل باشد پس در صورت پیچ معقول از ادراک عقل خالى باشد
صوفیان گویند که کار انبیا معقول است و شاهد این معنی این است که در مثنوى مولوى روم است بیت کار معقول کار انبیا
کار معقول است کار انبیا معقول است و شاهد این معنی این است که در مثنوى مولوى روم است بیت کار معقول کار انبیا
کچند نبر عقل خویش و نذر در دست صاحب ملت مجوس است او را زرد داشت و زرد داشت در زرد

نیز گویند و بعضی بر آنند که زودشت بسریانی نام ابراهیم علیه السلام است و گفته اند که او را در زمین امامان ملت ابراهیم اند و گفته اند او را او کیست که نذیب کسری بنهاد و وزند و پازند از مصنفات اوست تا باغانش را ز نذیق خوانند و پیشش منوچهر میبویند و او شاگرد افلاکوس حکیم و او شاگرد فیثاغورس بوده و جوس او را بهیمیر خوانند و پادشاه تا بلند و نوز ظلمت یعنی خاق خیر و زمان شمر و از آن یزدوان و اهرمن تعبیر کنند و در صبح صادق مرقوم است که بعضی بر آنند که او ایل عیسی علیه السلام خلق را بدین زودشت میخوانند و راقم حدوت بومی آزان در ترجمه آنچل نشنیده آورده اند که زودشت در آفرینان بایجان بزیر زمین خانه است و سادیکساره خود پنهان در آنجا بزیودیس خود را بر بخوری انداخت و هست که چون در گذر هم از آنجا دفن کنند انگاه تن بزرگ نهاد و پس دم نمود و همان سرداب و قش کرد و چون سال باخر رسید زودشت یا سلی که آنجا نشان کرده بود زمین را سوراخ کرد و پیر و آمد و کتابی با خود آورد و گفت من رسول خدایم و این کتاب وصیت و از زودشت منقول است که سردی بودم از آوز بایجان و در بخران یکجایی رسیدم و چند با او بسر بردم و بعد افتادم که اجسام فلک اجسام مرکزی را چگونگی تدبیر میکنند پس بر زمل رسیدم بوزی بدلمن رسیدم و رسیدم با پی رسیدم پس با او بایجان باز گشتم از شرف منج صدر بود و هر دو ملک را بر فلک زمین تخلیف نمودند کجوبی تاریک زرقم مدتی بعد از مشغول بودم پس نزد ستم بن زال رفتم و دین خود را بر او عرض کردم گفت بزرگ بادشاهان گشتاسپ است در رای مخلص کند زواد و القصد زودشت تبلیغ نزد گشتاسپ رفت و باز نیافت روزی گشتاسپ ایوان نشسته بود مصنف ایوان بیگانه گفت زودشت از آنجا فرود آمد گشتاسپ گفت تو کجایی گفت منم ز زشت رسول خدا علما و علما با او مناظره کردند ز زشت بر همه غایب آمده علما گفتند مس که از خبر مروری زودشت آید و گشتاسپ و علما با او بگردیدند و آشنخانه با مساحتند گویند او در روی بر تن ماییده بود که از زودشت مس که اخته مصون ماند با جمله زودشت در عهد گشتاسپ متفق میباشد اکابر و اصاعر بود تا آنکه در گذشت و جوس گویند با آسمان رفت جا با سب حکیم مدبر امور گشتاسپ بود گویند که جا با سب علم از لقمان آموخته بود و در نجوم مهارتی داشت و از طلوع اسکندر و عیسی و محمد صلی الله علیه و سلم و اندک ملت جوس خبر داد و از سخنان اوست که بدترین نصیحت کریم ترک عمل اوست و بهترین نصیحت کریم ترک عمل او گفت عوام چون انعام اند و تو تو بخران چون کوران بطلمیوس از شاهیه حکمای یونان است و بعضی او را از ملوک بطا که شمرده اند که از طرفت میکنند بمهر و یونان سلطنت کرده اند و گذشت مولف تاریخ احکما مینویسد که بطلمیوس از ملوک بطا که گویند است و حکیم بطلمیوس دیگر و حکیم بطلمیوس در ریاضی نظیر داشته و اکنون محیط کتاب مشهور است و از سخنان اوست که حکمت در محنت که در دل برود و از زبان ستم رود و گفت آنکه بوجوایح دیگر بود و او بود و گفت نیکی نیست آنکه از حال دیگران سپرد گیرند و محنت آنکه از حال او سپردند و میگویند که در میان کسب که قول و فعل او موافق باشد و گفت خمت نادان چون با عیبت در مزید و گفت ستم از آن است که جز حق تعالی اگر در ضمیر تو گذرد از پروردگار خود شرم کنی و گفت شادی کردن بنا کردن تا صواب بهتر از شادی کردن و گفتن صواب و گفت مردمان دو صنف اند یکی آنکه یافته و دیگر آنکه نخواهد و نمیباید و گفت حاشا حال نعمت دیگر از نعمت خود میداند و گفت زوال ملک بادشاهی شش چیز بود سخن رزق کارگی خزانة با فطرح باران مداومت سلطان بر لیس و لعب و گفت هرگاه یک چشم آبی هر سان چشم را بر سر حد گناه او گفت عفو کن هرگاه که ترک اتقسام از روستی بخیر

نباشد و گفت هلم غریب اند و جماعه نابان و گفت مباحثه کن با من صحت و جواب مده کسی را که از تو را بهمنونی نخواهد و رز از خود را
 بکسی سبار که حافظ آن باشد و گفت کسی که قبول کنش و عطا از تو کند بدستیکه ماری داوه است ترا گرم و کاه فیض چو از تو اگر
 قبول کند به بخشش نباشد عطا بخشش ظاهر نگر دو وقت همچنان که بدن هر گله که پیغم و بیمار شود شراب و طعام آن رفیق
 میکند همچین دل نیز هر گاه جب دنیا و ارا غافل سازد و پند و مواظط او را نفع ندهد و گفت رفیع و بزرگ ترین مرمان کسی است
 که مغلوب دنیا اهل نشود و گفت هیچ چیز بهتر ازین نیست پیش خدا تعالی از روی حرکات که بد کند و با مسکافات کمنی با حسان
 با وجود ادم بدی او اسکندر زو و القیر بن بن فیلقوس اکثر از عواش و منمن سلاطین ایران مرقوم است چون بر طریق
 حکما محب حکمت بود و اینجا نیز سطر ی چند از و فقه مے آرد و سکندر را بر سپیدند که چرا گنج جمع بنیاسازی و همه با صاحب می بخشی گفت
 تقوی بی گنج بزرگان که اصحاب باشند بهتر است از آنکه هر دوگان سپارند چه خانه و زمین حکم میت و مرده میدارد که در آن
 می نهند و خینه کنند گویند چون سکندر وفات یافت در با نومی صحیفه یافتند که در آن نوشته بودی دنیا باعث سلامتی است و کجی
 قضا و قدر سبب رحمت و حسن من موجب سبب اعتبار یعنی از من نیک غیر مخالفت مطلع میشود مالی نقاش از ازمیه دین مجوس است
 اتباع او را مانو به گویند و انسان و واصل قدم تائب بکنند زمانی را به نغمه خوانند در نقاشی ماهر بود و با کشت و ابره کشیدی
 که نظر آن گنج گز بودی و اصحاب و این را معجزاتش شمر و زدی چون عیسی مروج کشت مانی شنیدند که او اصحاب خویش گفته بعد از من
 قار قلیطاسعوث شود و مانی بز خود گمان بر و پس دعوی پیغمبری کرد و در راهی ساخت که هر گاه آنرا پوشیدی کسی او را
 ندیدی و کتابی ترتیب داد و گفت که از آسمان فرود آمده و نزد شاپور پسر اردشیر نیک رفت شاپور با او مکر دید و پشیمان شد
 و قصد قتل او کرد مانی بهند گریخت و از اینجا بختا و سخن رفت و بلغاری پنهان شد و بعد از یکسال بانو حمی مرتب که ساخته بود
 از اینک تنه او را از غلایق تجوشند و از خود او پندندانی از تن این شایر ام بن اهرام هر مرز پور بادشاه بود و بخواند و موبدان را بهت نظر او
 فرمان داد مالی مغلوب شمع تابعانش حکم بهرام شاه بقتل سپید مزوک نیز از ازمیه دین مجوس است تابعان او را بر و کیه
 گویند و ایشان و واصل ثابت میکنند عظمت هر دو را قایم دانند لیکن گویند افعال نو بقصد و اختیار است و افعال عظمت
 بحیثه نفاق و گفته اند که او اول کسی است که ندب معطل پذیرد و در نجوم نیک میدانست از آن دانست که سردی آمد
 و دینی آرد که تا قیامت ماند با خود گفت که آن مندریس پنهان بکنند چنانچه سر سوراخ پاشکده رسیده و دعوی نبوت
 کرده و گفت خدا سزا فرستاد تا دین رز و شت تازه کخم قباد و این فرزند و پدر نوشیر و ان عادل بادشاه بود معجزه از او
 طلبید گفت آتش را بنجمن ارم که آن قبک شما است موبدان گفتند این از قدرت آدمی میت پس روزی مزدکی موبدان
 پاشکده رفتند مزدکی کسی را در آن سوراخ فرستاد چون بجا آتش سپید مزدکی آن را بخواند رز و شت را شنید گفت از میان
 آتش آواز بر آمد که سخن مزدکی بشنودید قباد و موبدان با او مکر دیدند مزدکی گفت مال همه کس از خداست و همه بندگان خدا اند
 باید که مال خدا در میان همه بندگان خدا بیشترک باشد تا یکی تو مکر دیدی در ویش منازد عوام بآن را صنی شدند و ندیدند
 گزیدند مزدکی گفت زمان شما نیز چون مال شما اند زن هر کس را از خود شناسید تا از لذت بی نصیب نماند از آن او رجوع
 آوونند و کجا بجای رسید که اگر مردی نیست مرد را بخانه خود و همان بروی همه با زن او کرد آه ندی و عیب ندانند سی

و عادت چنان بود که هر که بجهان شاهی تابا زنی زن کند گلاهِ بر در سنادهای تاهر که اسخاَل دیدی باز گشتی نوشیروان آن بر مرد
 منکر مزدک شد و موبدان را گفت چه ابوالمنافره نمیکند که مال و ناموس خلق از دست رفت موبدان نزد قباد شدند و با مردک
 منافره خواستند مزدک گفت آنچه من می گویم در زنده بودی است لیکن شما تفسیر آن نمیدانید و اگر باور نداشتید از آتش بپرسید
 پس ایشان را با تشکله برد و چنانچه خواست جواب شنید مزدک قباد را گفت نوشیروان در زهد من آمده قباد و نوشیروان را تشکله
 گرفت نوشیروان گفت کسی زنده است از چنین تفسیر منکره که مال و زن یکدیگر مباح باشد و این طریقه بهایم است قباد
 گفت سخن مزدک را اگر توانی باطل کن و الا ترا سیاست کنم نوشیروان بپل روز ولایت خواست و از فارس موبدی و نا
 طلب داشت و حال باز موبد گفت اکنون پیش از آنکه مزدک خبر یابد مرا پیش قباد ببر و نوشیروان موبد را نزد قباد برد
 موبد قباد را تشکله گفت که یک مزدک را در بزم خلعتا داده و ندانستی که پیغمبری ظاهر شود و درینما تو باطل کنی انویست چو آن
 عرب باشد و منکر ز رشت بود و مستزک عجمی و معتقد ز رشت است و میخورد با دشاهی از فاندان بیرون بر و قباد را سخنان
 موبد پسند افتاد و دیگر روز مجلسی با راست موبد مزدک را گفت تو سائل خواهی بود با من مزدک گفت تو آنرا که کعبین مرد باطل کنی
 سائل باید بود موبد گفت مرتبه محبت است پس اندک کسی زین منبره و آواتر نام من آنجا نشستم و تو بجای من نشین
 مزدک مجلس شد و گفت مرا اینجا ملک نشانیده است هر چه خواهی پرس من موبد گفت رباطها و پچا داد تشکله را که میسازند بهر ثواب
 آنجهان است تو مال مردم را مباح کرده هر گاه کسی را مال نباشد چگونه تعمیر کند و زنان مباح کرده چون بیت مزدبازی کرده اند
 فرزندی که آید که باشد مزدک را سخن نپا موبد گفت حاشا که بموجب حکم تو با زن قباد که با در شاه است و سلطنت بارش دارند مزدک
 مباشرت کند و فرزندی که آید آن از نسل که باشد ناچار نسل ملک بریده شود پس نوشیروانی که فاندان ملک براندازی قباد گفت ای مزدک
 جواب آن بود مزدک گفت جواب است که قبلیش فرماندهی قباد گفت محبت کسی را نمودن گشت مزدک گفت از آتش بپرس که از تو جواب تو نام گفت
 پس بران مقرر شد که دیگر روز با تشکله و روز مزدک بخاند رفت و روشن از دوستان خود بخواهد و گفت بزندان دویشتر کرده و با تشکله را به
 کوی پیکس با نشیتم در تشکله بنیاید چون قباد بیاید او را بقتل رسانید و دیگر روز قباد و نوشیروان متوجه تشکله شدند موبد نوشیروان را گفت
 زود مردم را فرمائی تا با تشکله همراه تو با تشکله در آیند اگر مزدک مری سازد کارگر بنیاید نوشیروان چنانکه و پس چون با تشکله شدند مزدک بپوش
 را گفت تو از آتش سخن پرس موبد هر چند سخن گفت جوابی نیافت مزدک گفت آبی آتش رو جان با من کن او از آمد که از سر با نیست نشیتم
 مرا از دل و جگر قباد زور و تهدید سخن گویم و مزدک بهنما و شماست مزدک گفت آتش را زور و تهدید موبد با بیغمای کشیده و آهنگ قباد کرد
 نوشیروان آن و مرد را بفرمود تا ایشان را منع کند پس قباد در شب موبد را بخواست که موبد گفت مزدک در بیت ملک است تا آنکه
 است تو نوشیروان را خبر و سال در آن سخن گفتن آتش با مزدک بر تو ظاهر شود پس موبد نوشیروان را گفت همه که تا یکدیگر از آتش
 مزدک را قبرستی و حال آتش را معلوم کنی نوشیروان یک را بفرست تا از لقب سوراخ آنگه یافت و قباد را آنگه و از
 و قباد موبد گفت اکنون تدریس هر ملک او چیست موبد گفت اما بد که آنگاه نشود پس من بار دیگر بار و مناسکتی من
 مقرر آیم و بیایم شوم آنگاه آنچه نوشیروان موبد بنیاید همان کند قباد دیگر روز بار و او موبد با مزدک گفت مرا بپوش
 از سخن گفتن آتش با مزدک گفت این را من نمی گویم بلکه یزوان می کند موبد برخاست و گفت کسی از آتش و یزوان سخن گوید جواب منم

گفت پس بر خاست و راه فارس گرفت تباد و در کشتن مزدک بانوشیروان سخن گفت نوشیروان گفت کشتن مزدک آسان است
لیکن تا بیان بسیار اند ما و بعد کشتن او خروج کنند و در ملک نخل اقتدار آن باید کرد که همه یکبار کشته شوند قبا و گفت که آن
چگونه شود و گفت چون مزدک بیاید گوی که نوشیروان میخواهد که توبیگر دو قبا و چنان کرد مزدک شاد شد بر نوشیروان مهربانی
کرد و نوشیروان گفت که نزدب تو فرستم کن من فی ترسم که اگر آنرا قبول کنم مخالفان جنس روح کنند تا نزد پس اگر دادم که عدوانم
و برین مذرب اند چه است ایشان سلاح و هم و دین را اشکار کنم پس هر چه بکن مزدک بنوشت و دو از و ده هزار مرد و بودند
مزدک از دو هزار و یک هم را بخواند و جمع نمود نوشیروان سه صد بیل را را راه کرد که چند هزار چاه آتش که عمق هر چاه یک گز
و دو گز باشد در سخن سرای بگفتند و چار صد مرد مسلح در سخن باز داشته و گفته که هر سبت مرد را یا ارا ن مزدک که از مجلس سب
فرسیم آنها گرفته بر سینه کرده سرنگون در چاه کنند تا مات و پایهای ایشان را بر او بود با چکل چون مزدکیان فرا هم شدند نوشیروان ممالی مزدک
مزدکیان کرد و قبا و نوشیروان مزدک بر تخت کردی و اگر نهند چون انعام فاع شد و نوشیروان با مزدک گفت که اصحاب شما را خلعت میدهم و چون هم
که در سرای تدریج رفته همه را خلعت پوشید و بنشینند تا با دشا و و شام با نظاره کنم مزدک شادی نمود و قبول کرد و بیست بست
کس سب را میفرستد تا آنکه همگان سر از تخت سب برای اعمال خود رسیدند آنگاه نوشیروان پدر را گفت همه سر مردم را خلعت
پوشانیدم بر خیزید و نظاره کنید قبا و مزدک در لرزشند و سر اسر سخن سر را پایهای در هوادیدند نوشیروان مزدک را
گفت لشکر بیا که پیش رو ایشان تو باشی خلعت ازین بهتر نتواند بود پس مزدک را بست و در چاه سرنگون فرود بردند
آنگاه فرمود تا در سر را بکشند الهامی شهر از زن و من بر بیایند و نظاره کردند زن مزدک بگرینت و بر و ستای رفت
و خلائق را بذهب شوهر خواند جمعی باو بگردیدند ستیا و محوسی از احفاد ایشان بود که عهد منصور و و اعلی خروج کرد منصفه
فوجی شالیند بنوع او فرستاد و ستیا و سعد و ساوه با او زرم کرد و هفتاد هزار کس از یاران نقل رسیدند ستیا بگرینت
و بالاخر سیر شده با اولاد و اقربا و اتباع بقتل رسید و این واقعه در ابتدای سال کعبه و چهل هجری روی داد و دیگر
بابک حرم دین مردی بود از الهامی حرم فارس بجلال و حرام ایمان بنی و روی و خدایرا انکار کردی و پتاسخ ارجح
تقابل بود بعد مامون عباسی خروج کرد و بر سپاه مامون ظفر یافت و بالاخر بدست عبدالعزیز ظاهر و امین بعد زرم
بگرینت و دیگر با قوت گرفت و در عهد معتصم عباسی از آتش سبب معتصم فریست خورد و با معینه افتاد سیس بن سفیاد بطارقه
روم و الهی آجا بود او را مینانست کرد و در خدمت با ستیا و هنگام طعام خوردن بابک بر مانده نشست بابک بر خنجر
گفت بزگی رسد که با من بر یک خوان طعام خوردی سیس بر خاست و عذر کرد پس چون با یک از خوردن فایز گشت
سیس آهنگار بیاورد و گفت پای مبارک در آن کن که عذر گناه خویش خواهم پس بند بر پای او نهاد و تر و شین فرستادین
او را بندگان و تر و معتصم فرستاد معتصم بفرمود تا دست و پای بابک ببردند بابک در آن حال دست در خون زد و بروی
خود مایید معتصم گفت چرا چنین کردی گفت چون خون از تن بسیار زد و برود در رنگ زرد شود از آن روی خود را منخ
کردم اگر گفتندی از بیم ملک و دیش ز روشد پس او را بر و ار کرد و دوکان فولک فی رمضان سال و صد و نوبت و سه هجری گویند
بابک در ایام تسلط خویش هزار سوار مسلمان کشته بود یکی از اجملا و شش سیر شد بابک چند هزار کشته باشد گفت و از چند بجای بود

۱۲

یکی از آنها نموسی هزارگشته ام بزرگچهره بن نجنگان سردی از اکابر حکماست پانزده ساله بود وزارت یافت آورده اند که
نوشیروان شبی بخوابید که پیش تخت او درختی بزرگ تنی هرگاه جام بدست گرفتنی خوشی پدید آمدی و آنرا در کشیدی چون
بیدار شد از معبران تعبیرخواست ایشان عجز نمودند نوشیروان جمعی را بطلب معبری ماهر فرستاد و آزاد معبری نامی بمرد رسید
و نزد معلم رفت و گفت از علم تعبیر خبر داری گفت ندانم بزرگچهره کودکی بود و پیش معلم میخواند از او سواد گفت خواب را با تو
استاد و با یک بر زود آزاد او سواد آمد و خواب نوشیروان بگفت بزرگچهره گفت که تو میم من این نکته جز نزد شاه پادشاه که
نشاندم پیشگاه او آزاد او را با خود گرفت و پیش گشوی آورد و نوشیروان از او تعبیرخواست بزرگچهره گفت خلوت کن چنان
که گفت و شبستان خداوند غلامیست که با یکی از اهلرم به نال شایسته قیام مینماید نوشیروان بجرم رفت و او فرمود تا همه
کنیزگان بر سینه شون پس چنان کردند صبح غلامی پدید آمدند میان او پس ظاهر شد که او را دختر طالع از خانه پدر همراه آورده
و در لباس کنیزگان میداشت نوشیروان غلام را با زن کشت و بزرگچهره را تربیت کرد و چون پانزده ساله شد وزارت
او بزرگچهره را الحاق زیر بود بالاخر دین کسر بگذاشت و ملت عیسی گزید و خلق را بدان دعوت کردن گرفت و اینست جمعی
علیه وسلم خبر داد و فرزندان و شاگردان را بقبول ملت اسلام وصیت کرد و نوشیروان برنجید و حسن فرمود و حسن با پنا
شد دوران آوران ماه او ملک روم رسید کسی خواندن آن نتوانست نوشیروان از بزرگچهره چاره خواست بزرگچهره که نوز
با مرد داشت تدبیر کرد چه بگر باه رفت و امر کرد تا طبعی بر اینچ بنیاد و رتد و اشکال حروف نامه را بر اینچ بر پشت او نوشتند
او حروف را با خط میگرد و چون تمام شد ترجمه کرد و نوشیروان میجو ماند و او را اطلاق فرمود بزرگچهره نوذکا که بعد از او بر وزیر درگذ
و گویند که بفرمان نوشیروان به قتل رسید از سخنان بزرگچهره است که بزرگترین پادشاهان آن است که از او امن نهند و گنگان
ترسان حال نشینت بعد از رفتن عمرالرفیع بعد از شدت تولی گفت اگر بالای حیات چیزی بودی صحت بودی و اگر مشکل
نیات چیزی بودی تو نگری بودی و اگر بالای هرگ چیزی بودی قرض بودی و اگر مشکل خیر بودی در یوشی بودی او را گفتند که در
عالم چه چیز ایتمه که از آن حسم شده گفت قوت و قدرت بر مکافات آنکه با من احسان کرده باشد و گفت پنج چیز بفضا و قدرت است
و سعی بنده در آن میفد نیست زن موافق خواستن فرزندان آوردن مال یا فنن و موت و حیات پنج چیز بود و همه حاصل شود و علم
درب و شجاعت یا فنن بهشت و رستن از دونخ و پنج چیز موروئی است روی خوب و خوبی خوش و بهت بلند و مگر می سفلی پنج چیز
طبعی و توانا و مدارا و تواضع و سخاوت و راست گوئی پنج چیز عاوی است رفتن و خفتن و جلع و بول و خالیط کردن و ستغنی
نوشیروان حکما و موبدان را جمع آورد و گفت بعد از دانش خویش کما چند در مصالح پادشاه بگویند بزرگچهره گفت پادشاه را
دوازده چیز باید به میراث مروت و صدق گفتار و شجاعت پادشاهان اگر ام با علما و شخص زندانیان تمهید بازاریان و تادیب
رعایا و جمع آلات حرب و اکر ام اولاد و اتا رب و اسباب جو اسین تلفقد و زرا و خیل و حشم نوشیروان از جامی درآمد و گفت
این باب زرنوبیند که جامع سیاست ملکست نوشیروان او را گفت علم چیست گفت بلخ خوان اخلاق علم را اگر بگردند علم
شود و چنانچه پنج طعام بسیخ مرز و ندر و پنج نخل بی علم نیک نماید نوشیروان گفت شجاعت چیست گفت قوت دل گفت چرا قوت
دست مخفی گفت اگر دل قوی نبود در دست قوت نماند بزرگچهره گفته که از استاد پرسیدم که از خدا چه خواهد تا همه چیز خواسته بآیم

گفت پس برخاست و راه فارس گرفت قباد در کشتن مزدک بانوشیروان سخن گفت نوشیروان گفت کشتن مزدک آسان است
لیکن تابان بسیارند قباد بعد کشتن او خروج کند و در ملک غل اقتدار آن باید کرد که همه کبار گشته شوند قباد گفت که آن
چگونه شود گفت چون مزدک بیاید بگوی که نوشیروان میخواهد که تو بگری و قباد و چنان کرد مزدک شاد شد بر نوشیروان مهربانی
کرد و نوشیروان گفت که نذیب تو دوست کلین من می ترسم که اگر آنرا قبول کنم مخالفان جسور می کنند تا بنده پس اگر دادم که عذر تو بکنم
درین نذیب اند چه دست ایشان مسلح و هم و دین را اشکال کنم پس جریده بکن مزدک بنوشت و دو از ده هزار مرد بودند
مزدک از دو روز دیگر همه را بخواند و جمع نمود نوشیروان سه صد بیل را را امر کرد که چند هزار پناه امشب که عمیق هر جا یک گز
و دو گز باشد در سخن سرای مکنند و چهار صد مسلح در سخن باز داشته و گفته که هر سبت مر و رایاران مزدک که از مجلس سب
فرسیم آنها گرفته بر بنه کرده سزگون در پناه کنند نامت و پایهای ایشان هوا بود با کله چون مزدکیان فراهم شدند نوشیروان مهربانی کرد
و مزدکیان کرد و قباد نوشیروان مزدک بخت کردی و اگر گفتند چون نظام فایز شد نوشیروان با مزدک گفت که اصحاب شما را خلعت میدهم و میخواهم
که در سرای تدریج رفته همه با خلعت پوشید و بنشینند تا با شاه و شام و انظاره کنم مزدک شادی نمود و قبول کرد و بیست بست
کس بسز میرفتند تا آنکه بهر ان سز از قندهار و سرای اعمال خود رسیدند آنگاه نوشیروان پدر را گفت همه سزوم را خلعت
پوشانیدم بر خیزید و نظاره کنید قباد و مزدک در سز شدند و سز را پاهای در هوا دیدند نوشیروان مزدک را
گفت لشکر بیا که پیش رو ایشان تو باشی خلعت ازین بهتر نتواند بود پس مزدک را بستور در پناه سزگون فرود بردند
آنگاه فرمود تا در سز را بکشند الهامی شهر از زن و مرد بیایند و فطاره کردند زن مزدک بگر سخت و بر و ستای رفت
و ضایق را بنذیب شوهر خواند جمعی او بگریه دستیا و محوس از احفاد ایشان بود که عهد منصور و وانی خروج کرد منصور
فوجی شالیند بفتح او فرستاد و ستیاد و سز و دسا و باو زرم کرد و هفتاد هزار کس از یارانانش بقتل رسیدند دستیا بگر سخت
و بالاخر سیر شده با اولاد او قریبا و ابتلاع بقتل رسید و این واقعه در ابتدای سال کیصد و چهل هجری روی داد و دیگر
بابک حرم وین مروی بود از الهامی حرم فارس بجلال و حرمان ایمان نیار و روی و نه ایرا انکار کردی و تپنا سراج
تغافل بود بعد مامون عباسی خروج کرد و بر سپاه مامون طفر یافت و بالاخر بدست عبدالعزیز نظام دوالمیثین بعد زرم
بگر سخت و دیگر بارتوت گرفت و در عهد معتصم عباسی از آتشین سپید معتظ نه سبت خورد و با مینه افتاد همیل بن سفیاد بطارقه
روم و الهی تجا بود او را مینافت کرد و در خدمت با ستاد نظام طعام خوردن بابک بر نامه نشست بابک برنجید و
گفت بزرگی رسد که با من بر یک خوان طعام خوردی همیل برخاست و عذر کرد پس چون بابک از خوردن فارغ گشت
همیل انگار بیار و گفت پای مبارک دراز کن که عذر گناه خویش خواهم پس بند بر پای او نهاد و تر و شین فرستاد این
او را بنجارد و نزد معتصم فرستاد معتصم بغیر نمود و دست و پای بابک بریدند بابک در احوال دست در خون زود بر روی
خود مایه معتصم گفت چرا چنین کردی گفت چون خون از تن بسیار زود پرود و رنگ زرد شود از ان روی خود را سخن
کردم اگر گفتندی از بیم هلاک ویش زود پس او را رو کرد و زد و کان فلک منی رمضان سال و صد و بیست و سه هجری که
بابک در ایام تسلط خویش هزار نفر اسلمان گشته بود یکی از اجلاد ایشان سیر شد بابک چند هزار کشته باشد گفت او را چند جلا بود

۱۲

صدیقه اولی القلم

یکی از آنها نموسی هزارگشته ام بزرگچهر بن نجنگان سردی از اکابر حکماست پانزده ساله بود وزارت یافت آورده آمد که
نوشیروان شب بخوابد یکدک پیش تخت او درختی بزرگ تنی هرگاه جام بدست گرفتنی خوشی پدید آمدی و آنرا در کشیدی چون
بیدار شد از معبران تعبیر خواست ایشان عجز نمودند نوشیروان جمعی را بطلب معبری ماهر فرستاد آنرا سر و نامی بمرور رسید
و نزد معلم رفت و گفت از علم تعبیر خبر داری گفت ندانم بزرگچهر کو دک بود و پیش معلم میخواند از او سر در گفت خواب را با آن
استا و با یک بر و زو آنرا سر و نام آمد و خواب نوشیروان بگفت بزرگچهر گفت که نکویم من این نکته جز نزد شاه پادشاه که
نشانم بنگاه از او سر و او را با خود گرفت و پیش گشوی آورد و نوشیروان از او تعبیر خواست بزرگچهر گفت حکومت کن خبان
که و گفت و شبستان خداوند غلامیست که باجی از اهرم بعین انشایته قیام مینماید نوشیروان بجرم رفت و امر فرمود تا همه
کنیزگان بر سینه شوند پس چنان کردید صریح غلامی پدید آمدند میان پس ظاهر شد که او را دختر حاج از خانه پدر همراه آورده بود
و در لباس کنیزگان میداشت نوشیروان غلام را با زن بگشت و بزرگچهر را تربیت کرد و چون پانزده ساله شد وزارت
داد بزرگچهر را الحما و زیر بود با لاخر دین کسر بگذاشت و ملت عیسی گزید و خلق را بدان دعوت کردن گرفت و اینست که
علیه وسلم خبر داد و فرزندانش را و شاکردان را بقبول ملت اسلام وصیت کرد و نوشیروان برنجید و حسن فرمود و در حسن نامینا
شد دوران آورانگ سه او ملک روم سیکه کسی خواندن آن نتوانست نوشیروان از بزرگچهر چاره خواست بزرگچهر که نوز
با هر دوازده ندر بری کرد چه بگر با به رفت و امر کرد تا طبعی بر اینچ بنیاد و روند و اشکال حروف نام را بر اینچ بر پشت او نوشتند
او حروف را در بط میگرد و چون تمام شد ترجمه کرد و نوشیروان میجو بماند و او را اطلاق فرمود بزرگچهر فوجی انگاه که بعد از او بر وزیر گذشت
و گویند که بفرمان نوشیروان به قتل رسید از سخنان بزرگچهر است که بزرگترین پادشاهان آن است که از او این نهند و گنگان کاران
ترسان قال استیت بعد از رفتن شرفی بعد از شدت قول گفت اگر بالای حیات چیزی بودی صحت بودی و اگر مثل
نیات چیزی بودی تو گوی بودی و اگر بالای هرگ چیزی بودی قرض بودی و اگر مثل خیر بودی در یوشی بودی او را گفتند که در
عالم چه چیز یافته که از آن حسم شده گفت قوت و قدرت بر مکافات آنکه با من احسان کرده باشد و گفت پنج چیز بفضا و قدرت است
و سعی بنده در آن مفید نیست زن موافق خواستن فرزندان آوردن مال یافتن و موت و حیات پنج چیز بود و بعد حاصل شود و علم
را در و شجاعت یافتن بهشت و رستن از دوزخ و پنج چیز صورتی است روی خوب و فوی خوش و مهت بلند و سبکی و سفلی پنج چیز
طبی و وفا و مدارا و تواضع و سخاوت و راست گویی پنج چیز عاقلی است رفتن و خفتن و جلع و بول و خایط کردن و ستی
نوشیروان حکما و موبدان را جمع آورد و گفت بعد از دانش خویش کدام چند در مصالح پادشاه بگوئید بزرگچهر گفت پادشاه را
دوازده چیز باید همیشه شنود و صدق گفتار و دشواری با دانیان اگر با علما و شخص زندانیان تعهد بازاریان تا دیب
را بیا جمع آلات حرب و اگر ارام اولاد و اقارب و اسباب جو اسب و تفقد وزرا و خیل و حشم نوشیروان از جامی درآمد و گفت
این پنج باب رز نبوسند که جامع سیاست ملکست نوشیروان او را گفت علم چیست گفت بلخ خوان اخلاق علم را اگر بگردند بلخ
می شود چنانچه پنج طعام بسیخ مره ندر هر پنج غلغله علم نیک نماید نوشیروان گفت شجاعت چیست گفت قوت دل گفت چراتو پت
است یعنی گفت اگر دل قوی نبود در دست قوت نماند بزرگچهر گفته که از استاد پرسیدم که از خدا چه خواهیم تا همه چیز خواسته بآیم

گفتند همه چیز تدرستی و تونگری و کینی گفتند در جوانی و پیری چهار بهتر است گفت در جوانی دانش آموختن و در پیری کار بران
گفتند از جوانان و پیران چه چیز بهتر است گفت از جوانان شرم و در پیری از پیران دانش و شکی گفتند بهتر چه باشد گفت آنکه نیک از
بازد و کار بکاروان و در گفتند سخن ترین مردم کیست گفت آنکه به بخت و شاد شو و گفتند نیک کردن بهتر یا از بدی دور بودن گفت از بدی دور
بودن هر دو نیکو میباشد گفتند از زندگانی کدام ساعت ضایع تر گفت آنرا نیکه بجای کسی نماند کرد و نکند گفتند کدام چیز است که گنجه
بجویند و کسی محکم بنیاد بگردد گفت آن چهار چیز است تدرستی و راستی و شادای و دوست مخلص گفتند کدام راست است که نزدیک مردم
نماند گفت عرض منبر خود گفتند از دوست نماند است چگونه باید بر بد گفت بجهت بدیدنش فرفتن و حالش نپرسیدن و از او آرزو و باو سخن
گفتند کار با کوشش است و یا تقصا گفت کوشش قضا را سبب است گفتند بهتر از زندگانی چیست گفت فراغت و امن گفتند بهتر از مرگ
چیست گفت در دوشی و هم گفتند چگونه تا بلبیب حاجت باشد گفت کم خوردنم گو خواب باز از هکن و خود را بهر کس میا تا گفتند از
مردم کدام عاقل است گفت کم خوردن بسیار روان گفتند دل از چه چیز و گفت از نیاز گفتند نیاز از چه چیز و گفت از کابلی گفتند کم سخن تر کیست
گفت آنکه تنها تر گفتند تنها تر کیست گفت آنکه بر عیال تر گفتند کم چه چیز است که جمعیت را بر و گفت صلح گفتند درین جهان چه بدتر
گفت تندگی از بادشاهان و خجلی از نوگانگان گشته بادشاه همیشه بچه چیز حاجت افتد گفت مردم و انا و گفتند درینجهان که یکا تر
گفت آنکه نادان تر گفتند عبادت چند بهتر است گفت استیجی بهر متن عمل کردن و بهر زبان ذکر کردن و بهر دول فکر کردن
گفتند نیکویی با که باید کرد گفت با عاقل و خداوند سبب گفتند چگونه تا زندگانی سلامت بگذرد گفت بهر چیز کن از استخفاف کردن
بر بادشاه وقت و علمای دین و دوست صادق گفتند نیکویی با که نباید کرد گفت با ابله و بدگوی و بد فعل گفتند چه چیز است که زندگانی
بلان آسان تواند گفت بر بهر کاری و بر داری و بی طمی گفتند چگونه تا مردم مراد دوست دارند گفت در معامله تمکن و در بی عملی
و بزبان کسی را بر جهان گفتند چه چیز است اگر چه نخورده اند تن را سود دارد و گفتن جاست مردم و در اینک و صحبت بیکان و یکی دیدن از دست
و گر با به عقل و بوی خوش گفتند هیچ هست که وقتی عیب شود وقت سخاوت که با سست باشد گفتند در پنجهان چندند بهر گفت حق خویشان
بگذاری و توشه آنجهان بر داری بخش اسود مردمی مستجاب الدعوات بود و بهر موعظی بنای اسلام و فی حوط افتاد و موعظی بر عار استقامت
باران بناریه و ندر رسید که ای موسی نزد منخ روموسی نزد او رفت مردی بخینتید گفتند در کان تا باران بار دوی اسود روی با سمان کرد
و گفت خدا یا بهر چه باران بنیفرستی تا چو بیانیان از محنت نجات بیابند در حال باران جاریه و دمی بوشی رسیدن یکله بهیت و او را جز یک
عیب نیست که نسیم سحر را بسیار دوست میدارد و بر صید ما حاید بعد از مسیح علیه السلام و پیش از محمد صلی الله علیه و سلم بود که نیکو نیتان
سال عبادت کرد و در آخر ابلین بکر و دیده از راه بر آورد و در کفر بعد از اوستادی حاتم طائی اشتر حرامی بود و گفتند که در
که بیم نری دیدی گفت بے زوزنی در خانه غلامی یتیم فرود آمد او را گو سفند داشت یکس ابرو و یکشت و بخت و نزد من
آورد دل او را بخوردم و گفتند و اند که این بسیار است غلام بیرون رفت و یک یک گو سفند را میاشت و دل او را می بخت و
بهرین می آورد از آن آگاه نبودم چون بیرون آمدم که سوار شوم بر در خانه اش خندان بسیار دیدم که یکس از آنها گفتند چه چیز است
او چه گو سفندان خود را کشته او را ملاست کردم که چرا چنین کردی گفت سبحان الله شراب بی نری از او شنیدم و من را کاسان
باشم دوران بخوبی کنم پس حاتم را گفتند که تو دوران معامله او را چه دادی گفت سکه صد شتر و پانصد گو سفند گفتند پس تو کرم حرامی

گفتند غنای او هر چه داشت داد و آنچه من دادم آن بسیار نماند بود و هم او را گفتند از خود بلند است تر و دیده گفت آری بود
چهل شتر قربان کرد و بودم و امرای عرب را بیاختارند و بگوشه سپارند و من هم خاکش را دیدم پشته بنیرم فراهم آورده گفتم
پدر بهمانی ما که گفت هر یک از عمل خویش خورده است حاتم طائی نیز برده وانی شام او را خواست بیازماید
صدیق سرخ موئی سیاه چشم بلند کوهان از او طلب نمود و ما هم از چنان شتران بودند از قبایل عیسای قرض کرده و بهر او فرستادیم
شام گفت ما او را می آموزیم و او بهر ما خود را در قرض افکند پس شتران را بامتنه و تحایف و بار شام باز کرده پیش حاتم فرستاد
حاتم بغیر مو و طلا در دانه که هر که شتری می خرد باید و همان شتر را با بار یک بر آنست بستاند پس شتران را با بار با کمال انباز داد
و قبیله قومی از خلسه میان بغارت قبیله علی رفتند حاتم بر اسپ نشست و نیزه بدست گرفت و با اتفاق قوم خویش
حمله برد و وظرف یافت رئیس مخالفان در حالت هزیمت روی باز پس کرد و گفت یا حاتم بیست بے رجحک یعنی ای
بربخش بمن نیزه خود را حاتم نیزه او انداخت او نیزه برگرفت قوم او گفتند ای حاتم تو در هلاک کوشیده بودی چه خبر نیزه
سلاحی نداشتی و اگر او با گشتی و بهمان نیزه ترا بقتل رساندی همه را اسیر کردی حاتم گفت این را امید انتم لیکن چرا نگ
کردم چاره ندیدم چه اگر نیزه با تو بخشید می جواب سخن او چه گفتی گویند که چون حاتم در گذشت او را بموضع دفن کردند که میل
بود و وقتی میل بیاید و نزدیک آن شد که قرض آب به بزوه پسرش آنرا کبشو و تا آنرا بجای دیگر برود همه اعضاء حاتم ریخته بود
گر دست راستش خلق ازان در تعجب با نماندند کی گفت عجب ارید که باین دست عطا کرده و ستمت رسول علیه السلام
طایفه اصحاب بقصد ستم فرستاده ایشان جمعی کثیر اسیر کردند و بخدمت آوردند رسول القبل اسیران فرماند او بر من
از ایشان گفت من دختر حاتم را رسول فرمود که او را را بکنید و دیگر آنرا بقتل رسانید دختر حاتم گفت مرا نیز با ایشان بخشید
که مرگت بناشد که من به تمنائی که می یابم و دیگران بقتل رسانند رسول فرماند او تا آنکه قوم را بجات دادند که از فرزندان حاتم
صدی بن حاتم طائی که اصحاب رسول علیه السلام طرد و رستان علی علیه السلام بود فضل دوم در ذکر بعضی از حکما که بعد از
اسلام بودند حسین بن اسحق ترجم و او اول کسی است که گفت یونان در زمان خلافت مامون عباسی معتقم عباسی بود بے
نقل کرد از سخنان او است سیکه از خواری و ذلتهای وینا ترسد کسب سعادت آخرت نمیتواند کرد و گفت در فرغ همه به دست
و گفت تا ترک حرحه البتة میرسد با مور علیه محمد بن ذکر یا رازی و او ایل حال رنگ زبر بوده بعد از ان بعلم کثیر مشغول
شد تا آنکه چشمان بجهت بختاقر آمد آشوبی پیدا کرد و در پیش طیب رفت تا معاویه کند طیب گفت تا با نقد وینار ز زندی علاج
کنم محمد ذکر یا مبلغ با دو و طیب گفت کیمیا این است تا بخر تو آن مشغول شدی و بر برگزافنا کشتی پس عمل کیمیا ترک کرد و
مشغول بطب گشت و دوران فن بجای رسید که قضایع را سلف را مفتح ساخت از سخنان او است که اگر انوار سلف
بعده اسعاجه کنی زمینار باد ویر مکن و اگر بداری مغر و توانی بر کس التفات کن مع رفعت اقلیم منقول است که امیر منصور بن
بن نصر شامی را عارضه افتاد که مزمن گشت اطبا عاجز آمدند امیر کسی بری فرستاد و محمد ذکر یا بجواند حکیم چون دید
گفت من در کسب نغمه که از حکمت بنا شد آنکه بطلب و بفرمانه بجار نونشت و حال از بنو و امیر منصور فرمود که اگر بعد از ان آید
سینه کشتی افکند و بیاید فرستاده چنان کرد پس از آب بگذشت مردم پادشاه دست و پا بکشد و ندو و عذرش خود استند

یکم چون بجای رسید امیر منصور را معاویه آغاز نمود و فائده از آن مهربان نشد روزی نزد پادشاه آمد و گفت علما و بزرگان را
 که فلان اسپ و فلان اشتر را بمن بخشید و آن دو مرکب معروف بودند که در زخمی چهل فرسخ راه رفتندی پادشاه تحمل کرد و هر دو را
 روز دیگر او را بجهایمیکه در بیرون شهر بود و آن دو مرکب را برود داشت و امر کرد که بچکس از خدمت حاضر بنماید و هر دو را بکس
 پادشاه را بفرستد تا خطاطی برید آید پس پادشاه را بکس گفت که با فلان تو فرمودی همه را بفرستی و گفتند تا اگر مکافات آن
 از تو حکم سپرد که یا نباشم پادشاه نمیکن شد عظیم دید که اثری برید آمد و در وقتا نزد پادشاه از جادو آید و هر دو را بفرستد عظیم کار بفرستد
 و فرستد پیش کرد امیر از بیم جان و غایت چشم بر پای بر فرستد عظیم چون امیر را بر پای و دید بازگشت و از حمام بیرون آید با کلام
 خویش سوادش در راه چون گرفت و از آب بگذشت و تمام وجه جان آید و پادشاه چون بر فرستد عظیم کرد چون بهوش آمد یکی را
 آواز داد که طیب کجاست گفتند برفت پادشاه توانا از حمام بیرون آمد روز فتم نامه عظیم در رسید و اسپ و اشتر با آواز و در
 نامه مستلزم بود که چون هنگام علاج بی ادبی کرده بود و صواب ندید که دیگر در خدمت پادشاه بکس لاجرم خود را ببرد و ساینده پادشاه بهر حکیم
 تشرف نرساند و چون موضع زوری او را سیورغال داد ایضا شغف را منفذی بسته شده بود هر چه خوردی می کردی اهلای از معاویه و عابز آمدند
 محمد ذکریا فرمود تا ستم درم سیاه بخرند از مجرای طبی او بیرون آمد و در من زایل گشت ابو عثمان موسی از افاضل زمان بوده
 کتب پیشینان را خوب بیروی همینو بعد از حنین و پس از ثابت بن قریه کسی در من طلب مثل او نبود و ولینت عربی دیوانی فصیح انگلی
 بود و از عثمان اوست هرگاه چشم بر مشهورت بینا شد چشم دل از دیدن نیکی و نیکوان کور گشت و کسب ختم از آرزو در زودت و محروم آرزو دور
 می بیند و کسب چشم عقلم در برت می بیند نزدیک میدانند و کلمت عقل سبب مغفای نفس است و جمل باعث کدورت ابو انجیر من تمام طلب
 بهای رسیده بود که او را محمود الارض میگفتند و از خصومیات او آن بوده که هرگاه او را فقری طلب میداشت پادشاه بیست رفت
 و می گفت که این فقر را کفارت درهای لوک میازم و اگر سلطان طلبی نمود سواره با چشم و خدم میرفت گویند که پادشاه و عمر
 اسلام بر عرض کرد او ابانوشی محمد علیه السلام را در خواب دید که میگفت ای ابو انجیر مثل و جمال علم صحیح که سنگ نبوت بشت
 همان بنظر بروست حضرت سلمان شد چون از خواب بیدار شد اظهار اسلام نمود و فقه آموخت و قرآن حفظ کرد و اسلام
 خود را نیلگو گردانید موسی بن یونس حکیم مترجم بقرآنی بود و کتب اسطوره اشح کرده و از سخنان اوست که سعادت ستم است
 نفسانی و بدنی و خارجی نفسانی عبارت از اخلاق ستوده و فضایل پسندیده و سیرت حسنه و سعادت بدنی کمال اعضا است که
 که است اند و خوبی تالیف و ترکیب است و سعادت خارجی ای بیرونی عبارت از حسن کتاب و دنیا و تحصیل آن و در من آن
 و نفقه آن در موضعی که عقل مشرع تجویز کند این سعادت با تمام در یک کس جمعی نشود مگر بنا بر حکیم ابو نصر فارابی
 از کمال حکمای اسلام و با اتفاق جمهور مسلم اول اسطوثنانی ابو نصر فارابی است آورده اند که ابو نصر به مشق رفت و در مجلس
 سیف الدوله سمرقانی شام حاضر آمد و بایستاد سیف الدوله گفت نشین گفت بجا بشینم گفت جایم که سزاوار تو بود و با سزا
 پیش رفت و بر سر سیف الدوله در پهلوی او به نشست سیف الدوله بر بنجید لیک از حکم سخن نگفت ایما زبان خاص این سخن
 گفت این مرد رعایت ادب کرده چون برون رود سزا و اینفارابی گفت ای امیر تو خود مرا گفتی که جایم که سزاوارت است
 با سزا کردم مرا گناهی نیست سیف الدوله گفت این بان تو چه دانی گفت من بهتفا و زبان میدانم پس با علما که حاضر بودند در سزا

و...

و غالب آمد نگاه مطربان و راوند ساز نو آهنگن گرفتند تا با بی بره بر کی خطای گرفت سینها را و گفت توانی سخت نترسانی
گفت آری و از کسیت خود چند پارچه خوب بپوشان و آورد و آنرا بر یکدیگر فصل کرد و سازی ساخت و بنواخت که اهل مجلس تمامی
بمخندیدند پس اجزای اجداد که در ترکیبی دیگر ساخت و بنواخت که حاضران بگریستند پس دیگر بار جدا کرد و سازی دیگر ساخت و
بنواخت حاضران بجز آب رفتند غارابی بر کلمه بر بطونوشت که خواص الغارابی غارابی بر غاست و برون رفت و در راه بروست
قطع اطریقان زرم کرده بقتل رسیده گویند که در دمشق در گذشت و از سخنان او است که تمام سعادت بکارم اخلاق است
چنانکه تمامی در جهان بوجود میوه و گفت کی که علم و اخلاق او را هذب و پاکیزه سازد نفس او در آخرت سعادت بخوابد یا نشت
گفت کی که نفس خود را فاق رتبه و اند نفس او از رسیدن کمال خود باز میماند یعنی خوب بن اسحق کند می شنود سی ما هر بوده و گویند که
از پیوستن یا نترسانی بود و مسلمان گشت از سخنان او است گفت کی که بهتر بن اعضایی خود را فاسد سازد و از نوم است و دانش
اعضا و مانع است و از دست حس و حرکت و سایر افعال ستوده پس کی که استعمال مسکرات کند و اهل میگرداند فساد را در او رخ خود
و هرگاه کسی بی در پی روی نمود و بخش میار و نصیحت شد آنگاه قوتی که مدافع افعال نفسانی است از او دور میشود و گفت کی که مالک
نفس خود شد بر ملک عظمی و ارث میگردد و از موت متنهی میشود و گفت که نظر در کتب حکمت نزدیک نفس ناطقه است و گفت که
فلا طهون شهوت را بخون تشبیه داده است و قوت غضبی را بنگ نسبت نموده است و قوت عقلی را بملک منسوب ساخته پس کی که
شهوت بر و غالب است و خوست و کی که خشم بر و غالب است و کی که قوت عقلی بر و غالب است فرشته است
و هرگاه یک فرشته باشد از روی مناسبت نزدیک است بحق تعالی از برای آنکه چیزهایی که بحد نسبت میدهند و او بجهت موصوف است
آنها آن حکمت است که قدرت و عدل خیر و کرم و احسان و فضل و انعام بخشش و غیر نیکو میباشند و انسان آنوقت صاحب
فضیلت و شرف میگردد که باین صفات متعین شود و این صفات حاصل شود و بر و غالب گردد پس از این مقدمات معلوم شد
که عاقبت و بازگشت هر دو مان در میان عالم کون مناسبت صفات است یعنی صفات زوایه بصفات حسنه مبدل شود و
گفت از اینجست است که بعضی از قایلین تاسخ نفوس گفته اند که نفوس بر دو قسم اند یکی مالک یعنی تاجیه که موصوف شده اند بصفات
ذکوره ایشان را دیگر رجوع به بدن نیست و از غذاب تعلق بدن بجات و رشکاری یافته اند و قسم دوم نفس ساکبه و آن
نفسی اند که صفات مذکوره را ملکه خود ساخته اند و او ام که ناقص اند بعلقات بدنی گرفتار اند تا کمال جسم رسیده و فلاطه
گفته است که هرگاه نفوس عقلمه را قدرت و تمکین و تجرد و بر سر می چنانکه قدامی فلاسفه میگویند که اخلاک را پس پشت خود گذاشته
بجالم ربوبیت که آنجا مقام بار استجای است خروج بینانیه و نیت اینچنین که هر نفسی که از بدن مفارقت کند همان ساعت بان
محل میرود از برای آنکه در بعضی از نفوس بعد مفارقت از بدن چیزهای خسیس باقیست بعضی از اینها بر فلک عطار و صعبو بنیاید
در اینجا مدتی بیهوشند هرگاه که متقی و پاکیزه گردد بجالم عقل ترفنی کند و در بزرگترین محل از آن قرار میماند و هیچ چیز از او پدید
نماند و او اصل میگردد و بنور الهی و تصور اشیا از قلیل و کثیر میکند همچون علم انسان نیک بخت خود و جمیع راشیا مکتوف او میگردد
پس درین هنگام فایض بگرد و بر او امید و باقی چیزها از سیاست و تدبیر عقلی متلذذ میشود و اینها بعقل و تدبیر آنها میکنند
عظیم البوالضحیح بعد از او بود و میگفت که من از اولاد تو نوس سپه خواهر جالینوس همچون عیسی علیه السلام مبعوث شد

جامینوس پیر شده بود کتابی بدست قونوس میشد و نشناخت که ای بلیب قونوس و فی خدا بسیار است که مرغین بکثرت عوارض بدن را بر
 میشود از خدمت طلبید و بان رسیدن نمیتواند فرستادم قونوس شرمی خود را بخدمت رسول بانفس و را با آداب نیوی مبالغه کنی السلام
 قونوس چون بخدمت شیخ رسید فرموده از خواران گشت و شیخ بانینوس نوشت کیسکه از علم شیخ خود از روی انصاف بانفس خود معامله
 او احتیاج طلبیدند و دیگر در حفظ صحت بدنی و بعد مسافرت انخ نفوس از قونوس ابو جابر بن اسحق اسطراسی حکیم متقی فریاد
 نمایان بود و از سخنان اوست که علم شیخ تعالی بانکه فقط حاصل است و الفاظ بسیار و بی است بر عدم علم و گفت غلط میگوید
 غلم تجویز کند مستجاب الدعوات است و گفت در خوشحالی و شگفتگی بمانده و افراط را در اهدارید بدستیکه این شیوه به بیعتان است
 برینکه محکم گوی از پنجه است ابو علی همیشه معلوم ریاضی و محمولات و انا بود از سخنان اوست که انسان محمول است
 بر اینکه در شود و از کیسکه نزدیکی او خواهد و نزدیک شود کیسکه دوری جوید او گفت موعظت نبیوت حکما اگر چه اندک باشد شرفست
 او بسیار است ابو علی مجوسی ملت بود از سخنان اوست که عقل نیست و زعربت و گفت لذات عقلی شغلی است که در وی لاحق آن
 نیکو در و صحتی است که بیاری لازم آن نیست و گفت کیسکه علوم عقلی را بیاموزد و متعلق باخلق و آداب انعلوم نشود و جاهل حقایق علوم است
 و گفت هر حکمتی که زیاده بر حاجت خود طلبد او اعلم و حکمت حاصل نیست و ذوق از نیافته است ابو انصوار حسین بن طاهر عالم بود
 بر ریاضات و در طبقات شفا اختصاری کرد و در صنعت موسیقی ماهر بوده و در سن است و دوسالگی در گذشت از سخنان اوست گفت
 که در آموزاننده مگر ممنوع و در گذشته لایفح دور حال که موجود است در آن چه فایده حاصل است سفاری نیست پس اصل معنی آنکه خود را از فکر بر
 و نیوی باز داشته بخود پاسی باید گذریند حکیم ابو القاسم عبد الرحمن نیشابوری بن ابوصالح در حکمت بمرتبه اعظم برین خصوص
 در طب مهارتی کلی داشت و لقب به بغیر الاثنانی است از سخنان اوست که بلیب شیعی محبت که معالجه نفس خود کند بغضایل و محال است است
 و بلیب مرتبت خود را در امور دنیا نمیخواهد بعد از آن فرود آید معالجه اجسام پس کیسکه معالجه نفس نکرده معالجه بدن مشغول شود یا عقل یا نفس
 فرود آید وقتی او را ملک محمد بخدمت خواند پذیرفت و گفت آنکه قناعت کند قابل خدمت ملوک نباشد و آنرا که باکراه بخدمت آرد
 از وقتی نیامید ملک آن حدیث بشنیدند از آن غریمت حد گذشت ابو الحیض بن ابوالحسن در هند و سه دستگاهی عظیم داشت از سخنان
 اوست بهمت عالی و راست گویی مردم مطلوب خود میرسد بیکدیگر و بدشگر در آن خود را میگفت اصحاب صنعتها باشد تا وجه
 محشیت از آن حاصل کنند و از سوال کنندگان بنامند که ایشان سیر نشوند هرگز قاضی زین الدین عمر بن سبهران
 ساوجب حکمت و شریعت با هم ترتیب داده و ترک قضای شهر نموده عزت گذرید از سخنان اوست کیسکه از خدا ترسد
 از همه کس میترسد و کیسکه از خدا ترسد از هیچ کس نمیترسد ابو القیس حکیم نواز در فلاسفه را از همه یاد میداشت او میگفت که
 بعضی از حکمای پیشین گفته اند ما بجهت بقای زندگانی محبوب است هرگاه قوت حیز نفس سستی پیدا کرد تو هم بقا و عالم
 او باعث طلب مال میشود و گفت تمیز و تیزی قوت مطالب است و در طبع نقصان مراتب مورعجب حیرت نماید
 و میگفت امیدواریم که خدا تعالی ما را بخشد آن مقدار عقل که بشناسم بان نفس خود را و آن قدر آرد که بماند
 کنم با بنی نوع خود را و آن مشابه کفایت که غمی سازد ما را از اگر مردم مردم در ایام با و آنقدر رشکر که سخن شویم با و عزیز
 نعمت را از پروردگار خود و آنقدر صبر که کثیم بان علمی از دنگار را بهما و الدین محمد حرم از حکما و وقت بود از

سخن اوست کمال نفس ناطقه او را که معقولات است و جمال او هیئت و صیقل آن موسیقی و هندسه است محمود حکیم از سخنان
 اوست یکسکه متابعت و هم را در جمیع احوال خود خواهد میجو شنوانیست که از کز خبر برسد یا همچو گسیت که گوش شنوا آخذ ابو یحییان
 محمد بن احمد سیرونی میرون بکده ایست و رسد از سخنان اوست که از اخلاق حکما و علما زنده میسار و سنت را وی میسارند
 بر عهده را در منتهای مصالحه و نیکو علمای خیرست و آنچه لایق امر و زست در آن روز حاضر و آنچه بر لبه فرد است بفرود آاده
 ابو الحسن لوقی در تقسیم موجودات رساله لطیف میدارد از سخنان اوست فضائل سیدار چیز آنست و تر و زایل نبای شود
 گفت خاموشی بهتر از آنست که سخن برگویی و از آن بدگروی و گفت اقدام بر عمل بعد از زمانی و قائل بهتر است که بعد از اقدام
 بر آن عمل خود را از آن بزداری و گفت بمشورت عقلها یک عقل میشود ابو الحسن بن بارون الحرامی حکیمی فیلسوف
 و طبیبی ماهر بود از سخنان اوست که گفت مشورت نادانانای غیبه خود باید کرد و گفت مرد ترسناک ای راضیعت میکند و گفت
 بنجل بر بنایت مطلب نمیرسد و گفت در بعضی میخواهد که اشکال کار با بغیر اشکال آلات اسباب کند سید امام زین الدین
 بن حسن خرقانی اخبار علم طب و سایر علوم نمود و او را رساله ایست و از آن جمله است که ای بر او برین چیز است ترا و مرا که آرام
 و سکون نموده و باین بنیامی فانی نفس را بطبع ساختی بقوت بعضی وسیعی که کی تر میگذرد بسببیت و دیگری بسوی اهرمه و
 و دشوار گردیده اجابت نمودن قوت عاقله را که میرساند تر به بهشت و بدرجه عالی پس بازی نخوری از دنیا و خود روشوی
 بسیار است لذات آن که فی الحقیقت همه آلام اند و چه آلام آیانمیدانی که همه لذات دنیا به که خوردن چیزهای خوب و
 آشامیدن مرغوب و پوشیدن لباس برزنیست و سوارگی اسبان برین قیمت و غالب شدن بر دشمنان بسوی حشمت و
 و تلذذ زنان و اشغال آن انجمله نیست که مطالب لذت بدنی و این اعتیادات که گذشت بنفسه خوب و لذت نیست و در لذت
 همه حاجات آلام اند پس لذات نیست که عالم جوع تشنگی و تعب سافت و رفتن راه بخشد و از که را در مسرتا نشوند
 و عیش و زندگانی را بقصبت مضطرب کند و رسد و تحقیق که من صاحب شرم کسی را که چون گرسنه میشد به بسیار میفرمود
 و چون طعام حاضر میساختند گریه میکرد و بعد از آن معجور و میگفت که خداوند خلق کردی و تو مرا محتاج گردانیدی پس
 بنحس مرا آنچه وعده کرده ابو الحسن محمد بن یوسف عامری در خزانه حکمت آموخت و بدیندار رفت و کتب سلطه را شرح
 از سخنان ابو الحسن است عال زبردگی است که فایز سازد و ایام خود را از برای اداسه آنچه نیک از برای آن مخلوق
 شده است و زیا نیکار گسست که همت او مصروف باشد بچیز که مشغول دارد و او را چیزی مطلق و جمیع آنست که در خود
 از شهرت یعنی گذار می یکسکه لاف بسیار نیزند او فاسد میگردد و اند خلق خود را در گفت و در صفت با رتجالی ظهور و اولی از
 او را که اوست مانند آفتاب که در لنگ و دیدن آفتاب سوای شدت شعاع کثرت نور آن نیست ابو الفتح لستی حکیمی شاعر بوده و
 از محمد بلوک سامانیه باروزگار سلطان محمد بن محمود غزنوی زندگانی کرد از سخنان اوست که گفت هر کار را لوقی است
 مقدر را برای انکار که در غیر آنوقت صورت نمی بندد پس در طلب چیزی که مطلوب است شتابی عن که بچینه شدن با و
 پیش از بجان ستوده نیست پس شارت با و ترا که ریاض فلفله نو لغزات سر سبز و شاداب ابو علی سینا و مفسر
 زیاده بر آفرین و شایسته داد و در تمام فنون ماهر و مسرآمد روزگار خویش بود گویند که حکمای پیشین سزاوارتر

ابوعلی سنا ترک سنت ایشان کرد و شب و روز بمطالعه مشغول بودی و هرگاه خوابش غلبه میکرد وضع مزاج روی میداد
قدحی از شراب کشیدی و هرگاه در مسئله بشه روی نمودی و موضوع ساختی و دور کعبت نماز گذاردی و بجنبش و خضوع کشف آن از
درگاه ایزدی سلامت نمودی منکشف گشتی در شانزده سالگی تدریس پردهخت و کتاب مابعدالطبیعت را چهل بار بخواند و
و ایوس شد و مطالعه آنرا ترک کرد و روزی در بازار صحافی گفت کتابی میفروشم ابوعلی رعیت نه کرد صحافت گفت کتاب سببه
در رم می آرزو و قیمتش چندان نیست ابوعلی بخرد و چون نیک نظر کرد کتابی دید از تصانیف فارابی در حل مشکلات مابعدالطبیعت
ابوعلی عظیم شد و در آن فن نیز بنی نظیر گشت وقتی امیر نوح بن منصور سلیمان میمرض شد ابوعلی او را معالجه کرد و معالجه نعل
ایش را امر کرد که ابواب کتبخانه را بر او مفتوح دارند ابوعلی بجد و جهد بمطالعه کتاب اشتغال نمود و فوائدها درخت پس از چندی نقش کتبخانه
تا همه بوی پیچیده از دستش میزد و او را هم بپوشند با کله و کتبخانه آتش زدند و علم حکمت او را نیز نباشد با جلد در هر سه سالگی کامل گشت و بعد از آن ملک
رسید و وزیر او گشت و با ما با بنامزدان محبوب گشت و ربانی هم یافت گویند ابوعلی جمیع شایه عظیم داشت بسبب آن نظیر
شد و لقب بلیغ مبتدا گشت و کاری بجای رسید که در یک روز هشت بار صحنه کرد با آنرا هر همان مرض در گذشت واقعه او در چهار صد
هشت و هشت هجری روز جمعه غره رمضان رویداد و در ماه صفر سنه صد و هفتاد و سه هجری متولد شد و از ابوعلی سنا منقولست
که چون بزردم چنان دیدم که در غلتمی ز فتم پس بزشتامی با زادم از مادرش حال پرسیدم گفت چون در از بادم کسی نبود از
بیم گرمی در زیر شستی که پیش من نهاده بود او را آنتان کردم پس بیرون آوردم از سخنان ابوعلی است گفت دوستان زمانه
چون شمع یک شبه اند و بگروه چون لاله و یک ساعت چون خواب و بگذرند چون آب در بر قند که بجهت نمائید و در عدانده که گویند
و بنامند از وی پرسیدند که فلان کس چگونه است گفت که یک عیب اردود بگره منتهی گفتند آن که ام است گفت آنکه عیب
ندارد و نکست که ابوعلی قتی در سفری بمومسی فرود آمد و اسپ را بر درختی بست و گاه پیش او رخت و سفره پیش خود نهاد
تا چیزی خورد و روستای خرسوار آنجا رسید انخر فرود آمد و خر را در پهلوی اسپ ابوعلی بست تا در خوردن گاه شربک را
شود و خود در شنج نهاد بر سفره نشیند شیخ گفت خر را پهلوی اسپ مامند که همین م لکد زند و دستش نکند روستای آن سخن نینده
انگاشت و با شیخ تیان خوردن مشغول گشت ناگاه اسپ لکدی زور روستای گفت سپتی خر را انگ که در شنج دم در کشید
و خود را لال ظاهر نمود و روستای او را کشان کشان نزد قاضی برد قاضی از حال سوال کرد شیخ همچنان خاموش بود قاضی بر روستای
گفت این مرد لال است برو چه دعوی میکنی روستای گفت این لال نیست بلکه خود را لال ظاهر ساخته تا ما و ان خر را بندد و
ازین بهن سخن گفته قاضی گفت با تو چه سخن گفت گفت خر را پهلوی اسپ من مبنده که لکد زند و دستش نکند قاضی بجنید و بر نظیر
شیخ آفرین گفت مثل شهوست که روستای لکد رو که بزبان خود اقرار کند گویند شیخ در مدت عمر از هیچکس چنان ملزم نشد که از
کناسی روزی در مهران با کوبه وزارت میرفت کناسی را دید که بکار خود مشغول بود و میگفت فرود گرامی و اتم ای کناسی است
که آسان بگذرد بر دل جهان است شیخ بجنید و گفت افتخار همین بشد که کناسی کنی کناسی گفتان شغل نفس خوردن بر که نیست
ریس بر او شیخ بروا فرنگ کرد و خاموش گشت وقتی در مهران فقها و را تکفیر کردند این باعی ایشان نوشت رباعی کفر
چون س امی کذات آستان نه بود و محکم تر ز ایمان من ایمان نه بود و در هر چو من کی آن هم کافر پس در همه دهر حکیمان نه بود

پس می رانند آنست که او بجز در شرف جاهل نبوده و این سخن نیست چه در شفا و نجات آن تصریح نموده و گفته نجیب آن معلم آن معاونه
 ما به معقول من الشرح و الاکسیر الی اعیان الاسیرین الشریعة و تصدیق خیر النبوة و هو الذی البدن عند البعث و
 ذات البدن و سرور معلوم لا یتحتاج الی آن تعلیم و قلیبنا الشریعة اتمتها سید مولانا محمد علی التمد علیہ و سلم حال استقامت
 و اشتقاوت و ان کان الاوامر من المناقص عن المتصور بها الآن یعنی کفایت میکند آنکه توبه بانی بدستیکه معا و ازان چه نسبت که
 آنچه معقول است از شرع نیست راه سبوی ثبات آن که از راه شریعت و تصدیق خیر نبوت و آنچه نسبت برای بدن نزدیک
 بر آنچه از بدن و خواب شدن بدن و سرور او معلوم محتاج نیست بی آنکه بدنی بود و تحقیق که کشاده که مردم من شریعت حقه را که آورد
 با سید با محمد علیہ و السلام بحال سعادت و شقاوت و اگر چه هست او نام تا که تصور میکند از تصور آن هر دو حال
 برود و دیگران را قسم با از شیخ رساله بنظر رسیده که عقایدش و ایمان دریافت میشود و آن این است
 بسم الله الرحمن الرحیم + سیاس خداوند آسمان و زمین ستایش مهنده جان دین و در دو بر پنجم گزین را محمد مصطفی
 صلی الله علیه و سلم المبعود و صیت میکنم که آنچه کلمه در تحقیق شرع میرود و از اغیار نامحرم در بیخ دارند که مدت از ظهور این کلمات
 بکلمه خط مخرجه بودم که الامور اعمو منا عن الاغیار واجب بحسب آنکه سخن آشنا با هر و بیگانه موضوع از سر را نزدیک باطل خطا بود
 چنانکه رسول علیه السلام فرموده لا تطرح الذواتی اهدام الکلمات اما منع معانی از غافل ناشتوده بود و همچنین خاتم الانبیاء بنی
 علیه السلام فرمود یا علی علیه السلام اذا قرب الناس الی خالقهم بانواع البر القرب البر انواع العقل تنبهم و از برای این توانست
 گفت علی بابو کشف الغطاء لا بدت یقینا بهشت آرزوی از این عظیم و سبیل او را که معقول است و در شرح بعقاب و اغلال و
 اشتغال جسمانی بود که در میند بود و حجاب خیال بناید و بند خیال و اشکال معلوم زود تر بر خیزد و از آنچه بعمل زیرا که عمل حرکت
 بدن است و علم قوت روح چنانکه فرمود که قلیل العلم خیر من کثیر العمل و نیز فرمود که نیت المؤمن خیر من عمله بهره مند و بر خود
 مباد و آنکس که این رساله را که هر دوئی و سبسی میوزد و یادید و هر که مخالفت بود سخن ما را خاین بود و از پیوسته قال من غیظ ظمیر
 مناد و عدینیا عیننا و بین القوم الظالمین رساله شرح بی صدری سیر بی امری و احلل عقده من سانی یفقهوا حق فی الفصل
 مدار و در حال ۵۰۰۰۰۰۰۰ حقیقت کلام ربانی و مجزه و تشریح بدن بدانکه نیز و تعالی آدمی را از دو چیز مختلف بیافرید
 یعنی جسم و حی روح اول جسم را از اجتماع اخلاط و ترکیب از کان فراهم آورد یعنی آتش و باد و آب و خاک و قوت عقل
 فعل بد و پیوند و ادانگه چشم را بیار است با اعضا و دست و پا و سر و صورت و حواس یک چیز با آنکه سعه عضو شریک است و
 بر گزید و در هر یکی قوت روحی نهاد روح حیوانی را و روح طبعی را و در جگر و روح نفسانی را و در دل و هر یکی را از آنها
 بیار است و بقوه تناسلی روح حیوانی را بشهوت و غضبیت و روح نفسانی را بحسب خیال و روح طبعی را بقوت جاذبه و سلب و
 و جاذبه بدانکه جاذبه قوتی بود که ماکول اکل را جذب کند و ماسکه طعام را نگاهدارد و باصنعت هم کند و واقعه آنچه منتضی بود
 با ناز و در روح نفسانی را بقوت فکر و بزرگ و حفظ نیز اما روح حیوانی و طبعی و نفسانی بر شرف و ذوال اند و نفسانیر و روح
 انسانی را ذوال فغانه و یاتی بود همیشه بدانکه روح ناطقه و روح انسانی را جان بخوانند زیرا که جان جسمی لطیف است و نجار
 از لطافت آتش و باد اما روح انسانی قوت است آنچه منبغ علم و خیر و شکر و آدمی منبغ ناطقه بود و در کمال است

ظاهر مرکب و آلت نگاه باید داشت و قوت باید داد و تقدیر حاجت نادر ناچاکی و هلاک نیستد و کار با نماند پس سبک است
 روح طبعی را در جگر بنا و او را قوتها داد تا از غذا درون خواهد و مرکب را تمیز کند و طبیعت آنها با اعتدال با اعتنا فرستد و پاره نشود
 روح حیوانی نیز او را بقوت معنی هر چه ناموافق خاطر باشد دور کند و بقوت شهوانی هر چه آن موافق طبیعت است نزد یک
 سدا رد و قوتهای حواس ظاهر پنج است اول سمع و دوم بصر سوم ششم چهارم ذوق پنجم لمس و قوتهای حواس باطن هم پنج است
 متفکره و حافظه و تخیل و وهم و شمس شکر و هر چه بچو حواس ظاهر پیدا شود و حس مشترک رساند که از ظاهر به باطن خبر کند و از باطن ظاهر
 اثر کند و صورت پذیرد چه چیز باوست تا آنچه متفکره را باید بد و رساند و آنچه عقل را باید بد و بدتها را و را بد و فکرت در خزانه حافظه
 نیز ترنگر و اندازد تا بقوت عقل را بکار آید قوت متفکره را از حافظه طلب کند و بذا که رساند آنچه مطلوب و مقصود است پس معلوم
 شد که در آدمی سه روح ستاده است و تفاوت او میان از غلبه قوتهای این روح پیدا آید آنرا که قوت روح طبعی غالب بود هر چه
 بطبیعت حس تعلق دارد و کاروی کند و هر که روح حیوانی غالب شد تشبهوت و غضب و حسد و حقد حریص بود و کار او کند و آنرا
 که روح نفسانی غالب بود آنچه بعلم و خرد و تفکر و تمیز و تقیاد را در او ظاهر شود و بد آنکه حواس ظاهر شاگردان حواس باطن اند و حواس
 باطن شاگردان عقلند و عقل مهتر است که مدرک همه چیز است و قابل همه صورتها و هر علمی که به نفس انسان رسید و هر سعادتی
 در او پیدا آید تربیت عقل است و عقل همیشه روی به بالا دارد و از شرف و خضیف منزه آید اما روی داده است نفس را که
 مصلحت عالم زیرین و احوال محسوسات را ترقیب کند و از عقل کتبخانند پس شرف آدمی بد چیز بود یکی نفس ناطقه
 و دوم بعقل کتب و هر دو از عالم علوی است منصرف بدن بساکن بدن و در حقیقت هر دو یکی اند اما تمیز در الفاظ و ترتیب
 ظاهر است شود چنانکه روح حیوانی در پوست است حقیقتش است هر وقتیکه اثری از ان قوت بعضوی معین ظاهرا شود
 دیگر پذیرد چون پذیرد صورت شود نور خوانند چون شتو اشود سمع خوانند چون شمیدن در محل بینی ظاهر شود ششم
 و چون پذیرد طعم شود ذوق خوانند و در حقیقت در قوت تمیز ظاهر آید و همچنین قوت ناطقه نیز باعتبار
 مختلفه نامحسوس دیگر پذیرد و نفس ناطقه جوهر است قائم بذات خود از لطافت جاسته نزارد و موضوع نمی پذیرد و
 آنچه را در باید بصیرت خوانند و چون در ادراک رود و نهایت ادراک طلب کند آنرا تفکر خوانند و چون بدر از
 یک جدا کنند میسر خوانند و چون آن جدا کردن را قبول کند آنرا حفظ خوانند و چون بظهور نزد یک
 آنرا ذکر خوانند و چون ارادت کشف مجرب شود آنرا علم و نیت خوانند و چون بزبان بپزند آنرا قول
 گویند و چون در عبارت آید آنرا کلام گویند و بیشتر آنقدره را اطلاق گویند و فصل عقل روی در عالم خود دارد
 و ناظر مهتران خود است تا چه بد و رساند که از آن واسطه مصلحت ظاهر و باطن پیدا شود و انتظار عقل را که بد و علم
 حاصل شود و از شوق همت خوانند و ارادت گویند که بروی حیرت و اضطراب روزیت در شناس علوم
 است و دیده بصیرت و اگر ده است باختیار مداومت می طلبد و آن مداومت را شوق میخوانند و آنچه که بصیرت
 او کثاده است و در حس بصیرت پوشیده آنرا عیب گویند و این عقل همیشه دیده علم از حدقه بصیرت کثاده است
 و ترتیب در او نه بهتر آن خود می طلبد و همیشه از عقل مغلناغه می شناسد تا قوت او عقل کل دهد و محسوس او متلاشی شود

و حرکت و سکون او از شرع پاک شود با اختصاص بامور واجب الوجود که دو امر الاول بروج او از خود جدا شد و آنرا تقدیر خوانند
 کما قال العود ایدناه بروج القدس الگناه خود را بدو نماید تا تمیز معاملات را در یابد زیرا که بکل چون وقوف افتاد و معلوم آخر تبصیر حاصل آید
 و این روزگار مصلحت یابد کما قال النبی صلعم او بنی زنی فاحش تلوثی و ایزد تعالی چنان یاد کرده که علمنا هارنا عباد و روح القدس
 که بر ترا روح است جبرئیل من است نظیر خود پیوگرداند بد انگس که نظیر بر سر روحی است و حرکت و سکون او را نهنگ نیست و بد چنانکه
 حق سبحانه تعالی فرموده صعبه ان ومن حسن من المصعبه و آنچه از روح القدس لعقل میوید و نبوت است و آنچه از عقل ظاهر است
 و آنچه نبی گوید و دعوت است و آنچه از دعوت پیدا شود و شریعت است و قانون و می ملت است و قبول انجیل ایمان و آتش در یافتن روحی است
 و روح القدس خود را بوی کشاده گرداند تا پاک عالمی و کرم طبع و بجهت و سجد گردود و هر چه کند از قوت روح القدس کند چنانچه در خبر است
 اسلک ایمان دنیا سرفی سپانین لایل واضح روح القدس شرفی بر روح است و همه ارواح تبع تقلیدی روح القدس و واسطه او است
 سیان واجب الوجود و عقل اول ایمان قوت نبی است که کشیده فیض قدسی است چنانچه صاحب الشریعت خبر داده که ایمان الایمان
 و الحکمة ثمانیه و مدد القوت از روح القدس کشید چنانچه فرموده الی لا نفس الرحمن من قبل الهمین و روح القدس قوتیست الی جبرئیل
 یقرص امر نیست ایردی الاله الخلق و الامور کسانیکه رواندارند که روح را اثر خوانند از برای آنکه از حقیقت سخن باشند و الا شرف
 ازان بیشتر نیست که روح با امر از تعالی مصاف است چنانکه گفت قل الروح من امر ربی پس امر مطلق جز این نیست که نبی حقان
 در راه شرع آورد پس امر از وی ان قومی است که عقاش نفس کل خواند و عمرش جبرئیل او در شرف با جمله عقول ارواح برابر است
 و از راه مرتبه چنانکه حق سبحانه تعالی فرمود که یعلم الروح و الملائکه صفا و چون این معدمات معلوم شد بیاید دانست که لظن در زبان
 حقایق بود بحد و نبوت و دعوت ما عقل آنچه خواهد از مغانی بحس بر اندوس از اید است ذکر و هد تا آنرا بشکل و حرف آورد و قول
 پیوند و تا سمع و بیاید همچنین ۵ ب ۴ ت نیز خواهد تا امر بر و جلق رساند قوت رسالت را اجازت دهد تا آنمغانی را بجای آورد
 و مجسم کند پس زبان دعوت با امت رساند لاجرم دعوت چون قول نبوت چون لظن و رسالت بی نبوت شد و لکن رسالت بی نبوت
 بود کما کان صلعم کنت بنیاد آدم بین الماء الطین و بدانکه روح قدسی چون لظن است و رسالت چون صلح و نبوت
 چون خط و دعوت چون جوهر و ملت چون جسم پس همچنانکه ملت نبوت بود جسم عام و نقطه خاص و جسم محمود و معنی نامحسوس
 قال الله تعالی لانه که الالباب پس ابتدای همه چیز یا نقطه است و ابتدای همه کار روح القدس سلطنت نقطه موجودات معلوم و
 نفس قدسی بر عقولات ظاهر چنانکه حق تعالی فرموده و انما عرف فوق عباده و این در وهم نماند زیرا که خیال در حال اشکال می افزاید
 اما عقل نزدیکیه ازان است که انجیل یقین وضع باشد چنانکه فرمود سخن اقر بالیمن جبل الوری و عبادت و کفایت و هو علم انما کفتم و
 همه چیز با محتاج فیض قدسی است و از همه فارغند با روح متعلق است و نه با جسم مشغول چنانکه گفت من الله وقت لا یسعی فییه
 و ملک مقرب و لاینبی المرسل و چون دانسته شد که قوت فیض قدسی است بیاید دانست که نبی کلان نام فرود است از برای که قول نبوت
 و صورت نماند بود و آنرا که داند ان و شنش و تقبوا و محارج حروف نباید و آنچه در اسم بود و این نشان بار تعالی خطا عظیم
 پس بیاید دانست که اثبات قول ایزد تعالی از جانب کون محال بود پس کلام ایزد می گوید که روح القدس کون

بوسیده عقل بروج دست می پس آنچه نطق مجرب است جمله عین کلام این دست حکم خود باطل گرد نام قدس بر او افتد
 نامش قرآن بود آنچه گویند نیز حقیقت گوید بلکه باجارت امر گوید چنانکه فرمود است الرحمن علم القرآن و چون کشف نطق را
 مستغرق خود گرداند حقایق معنی محل نبی گیرد لیکن هر کس را بران اطلاع نتواند بود که خواستند ایشان باشد و از برای مصلحت خلق
 نبی را اجازت اند تا خیال دروهم را در کار آورد و آنچه که در آن هم بود بوسه بسیار و فیض او در عمل آورد و قوت قدسی او را کارگزار تا قوت
 متخیله را مجسم کند و آنرا بنامه نامعجزه باشد و آنچه عقلی باشد بخیا ل سپارد و تا ذکر در وی متصرف گردد و آنرا در کتاب کرد
 و آنرا مصفا کند که کتاب الله چنانکه ثبت الله و رفع الله پس آنچه در یابد از روح معقول محض بود و آنچه می گویند محسوس باشد بتخیال
 دروهم آراسته چنانکه گویند سخن معاشقه الانبیا و کلام الناس علی قدر عقولهم پیش طایف انبیا آن است که معقولی را در محسوس تعبیر کنند
 و در قول آرند تا است آن محسوس است متابعت کنند و دروغ غیر امید با با فرزند تا شرطها بکمال رسند تا قواعد و ناموس در شیخ
 و اساس عبودیت مختل نشود اما چون باطنی رسد و عقل خویش در آن کند داند که گفته های نبی همه رموز است گفته معقول و آنرا
 غذای روح الحمد لله بل اکثر هم للعقولون فصالی الله علی محمد خاتم النبیین از اشعار ابوعلی سینا است فروع الطیب فی البین و فی
 و حس القول فی قصر الکلام به فقل ان اكلت و بعد اكل به بحسب فاسقانی الا انضمام به و لیس علی النفوس اشیای بر حق
 الطعام علی الطعام شیخ شهاب الدین مقتول سهم و روحی در حکمت مشائیان و اشراقیان یکانه محصور و مشغول بوده و در کتاب
 مفهومی میشود که در اشنامی سیر و سفر با جماعه مدونیه نیز ملاقات کرد و صحبت داشت و بعد از آن تفریط کرد و بر ریاضت و خلوت بکار نفس خود
 مشغول گشت آنکه رسید بجای که رسید و آنرا عبادتش گرسنگی میداد و فکر و تامل در عوالم الهی بود و قلیل التفات کثیر السکوت و شوق
 بود و نیز انقائت دوست میداشت و بعضی بر ایندسوب لبیبیا داشته اند مؤلف تاریخ الحکما متذکر همین است و صفا هفت
 اقلیم از مردم حکایت میکند که در وزی شیخ با جماعتی از دمشق بیرون آمد و بر بره گوسفند رسید آنجماعه گوسفندی گرفتند و در دم
 نیز گمان که صاحب گوسفندان بود و اصح آنکه وی را ضعیف نیست شیخ اصحاب با گفت شما بروید من را و با خوشنود میسازم ایشان پیش رفتند
 شیخ او را بسوزانست چون اصحاب از نظر غائب شدند شیخ نیز خواست که برود و در مکان در وی ریخت دست شیخ را گرفت و منی گذاشت که
 برود تا کمالا خطه کرد که دست شیخ از شان جدا شده بنیست ترکمان همانچون رفت ترکمان تبر سید و دست میرا بینداخت بگریخت شیخ نیست
 برداشت و بیاران پیوست و در دست او بجای دست شکسته جز بندیل چیزی نبود و در تاریخ امام باقی می نویسد که در بعضی فتوای عمر زندقه بود
 و او شافعی مذہب بود و بعضی او را صاحب مقامات و کرامات شناسند اما علمای ظاهر قبل می فتوی دادند و او را کشتند قتل او در پانصد و هشتاد
 هجری است ملک طاهر بن صلاح الدین بن یوسف بن ابویقین سنه از سخنان او است هر گاه نفس خود را از جانب امور ضروریه بدن
 معطوف گردانیدی خود را بر تبه کمال علم رسانیدی و اکثر عثمان لوجه را از اشتغال نامر ابا نگاهه دشمن بقیق بدلیس از فضایل رسید
 و گفت در کار آخرت بیشتر بدی با مشغول و مغموم باید بود و بطلند از دنیا چیزیکه از شما جدا نشود و با شما باشد تا آنکه بسید و خود وصل شوند
 و گفت سخن بکن پیش از آنکه معنی هر چه که خواهی بگویی او را بل کنی بعد از آن بگویی و گفت در شگفت مباحث از حالات خود بدستیکه حقا
 قوت منتماهی است و بر تو باد بقراءت قرآن چنانچه گویا نازل شده مگر در شان لوس انصیلتها را در نفس خود جمع آر که از سنگاران کردی
 و گفت حقیقت یک آفتاب است که متعدد و یک نمود متعدد و مظاهر از در یکجا و روزنها و شگافها و گفت اول شروع حکمت بر آمدن است

از دنیا و سیاه آن مشاهده انوار الهی هست و آخرش سفر ختمی است و گفت صاحب میرورت ننگ ناله سوس است اگر برساند سخن بجز
کسی پس آنرا بصورت صدق و راستی بخواند و اگر در صده کنی البته از آن سخن میگردد و بجا می آرد و گفت ترا این علوم حکمت میدارم و سیاه از آنرا
دو مخلوق نشدی ز برای آنکه در مسلک فردوسی افتت سواهی مسکین پنج کس دشمنان خود و مصو کس الساطه و نسین امید هست که نه بینی پروردگار خود را
بر او راست و گفت باید که امر تو بهتر از او برود تو باشد والا تو از زبان کارانی و خوشحال فرخنگ مسارون خود را از آنچه گران است بر تو کفایت
و گفت صاحب غم باش بدستیکه غم مردان محرک ایشان است و گفت نیکو و رفیق از کسنگی بیداری که تو از شیطان و حیوانی را نصیحت سازند و گفت
فقیر تا زیاده خداست که بان میراند صدیق را بعد جات فاضله و غالیه و گفت اگر عبادت کند حق را از روی محبت و دوستی بهتر
از آن است که بر روی ترس و بیم بدستیکه پرستش از روی ترس و برین ایمان است و گفت از برای خود کار را تحقیق هر که محتاج شد بشنید
بیشک خوابد گشت و گفت شکر گفته نشد بر در دگار را چیزی دیگر از صبر و راضی نساخت او را چیزی همچو رضا حکیم ناصر المشهوره صاحب
بن شهر و سید حسنی است یگانه و هر بود و محبت تخلص میکرد و بعضی او را مود و عارف دانند و بعضی او را طبعی و دهری و قابل تناسخ نشناهند
و برخی گویند او بدو اند قابل بود آورده اند که شیخ ابوالحسن خرقانی روزی اصحاب خود را گفت فردا دردی چنین چنان بدد خانقاه آید
اگر ام کنند و اگر از علم سخن گوید چو پیش ندهند و زدنش آرد و دیگر روز ناصر خسرو بدد گاه خانقاه شیخ رسید اصحاب فرموده عمل کردند و او از شیخ
آوردند شیخ او را خواندند و گفت خوابم که ازین قیل و قال مدغم و باطل حال سپاه برم شیخ گفت تو با من چاک و صحبت داری که سالها از عقل
ناقص خود بوده ناصر خسرو و گفت که اول با خلق الله العقل و اقصت شیخ فرمود آن عقل انبیاست دلیری مکن که عقل ناقص
و پور سیناست و دلیل بر آن قصیده ایست که دوش گفته و مطلع نیست بیت بالای هفت طاق مقرر نس دو گوهر اند که کانیات
هر چه در دست بماند به ناصر خسرو از کرامات شیخ ستیجیر بماند و عظیم معتقد شد شیخ فرمود که سخنان تو بسیار بلند و خوشه و طیار
خراسان قصد تو دارند بایکه خود را بگویند رسانی ناصر از خراسان بیخ رفت و از آنجا که بوستان خورشان شافت و منزه گشت تا در نزد
صاحب هفت اقلیم گوید که در وقت تحریر کتاب رساله از وی بنظر آمده که احوال خود را با التمام در آن ذکر کرد که همگی بود ابو العین ناصر حسری
بن حارث بن علی بن حسین بن علی بن محمد بن موسی بن جعفر محمد بن علی بن حسین بن علی بن ابراهیم که در آن طفلولیت و سن تخریر تحصیل کمال است
مشغول بودیم تا در سنه سالگی بجز طفران مشرف شدم بحجاب دیگر لغت و صرف و نحو و عروض و قافیه و اشتقاق و مسائل حساب و بیان مایه
پس در سنه سنال در نجوم و مدیث هندسه و رمل ما بر گشتم و متبع طرق مختلفه در لصبه و روم و هند و یونان و بابل کردم پس بفقیر جدی
پروا ختم و نهم صد جلد در آن فن بدستم و آنچه می بالیست از توفیق و تجلیل و زبور بیا و اگر نعم تا کارم بجای رسید که هیچ علمي نماند که در
و هیچ مشکلی نماند که نشود و بعد از چند وقت بوزارت مصر اتفاق افتاد با افتخار آنجا ساجسته کردم و از ایشان سبق بر رقم از راه
مر اگفر نسبت کردند و فتویٰ هفتادم دادند آگاه شدم تا بر ادرم سعید عم در میان نهادم و در شب تاریک توجه نمودم و التماس بلامان
امرا المؤمنین اتفاقا در بالند آوردم و در خدمت او بوزارت رسیدم پس از مدتی مر اید یا ملاحظه فرستاد تا از ایشان معیت او ستانم
حاکم ملاحظه طالب من بود چون ملاقات هست داد گفت نام تو چیست گفت نامم خسرو و علموی هستی گفتم او امر حکم است من آن
نابستم گفت ترا از علمای ما هم پس کتابی حاضر ساخت گفت این از تصانیف نامم خسرو آوردم در یکی از علمای منم چون نیک نظر کرد
اگر غیر عظیم بود از مصنفات من در منطق درین اثنا شخصی از دور آمد و سلام کرد و نعره برود و بدوش شد چون نیک دیدم تا طلوع می بود

در بابل مرا تکبیدی میکرد چون بهوش آمد حاکم گفت مگر این شخص سامی شناسی گفت آری این نام خنصر است و دست مرا
 ببوسید و گفت الحمد لله که طالب بطلب رسید کسین جوان نامه القادر باند و اجازت مراجعت خواستم ابا و ائمه انعم نمود و نامه قادر را پاره کرد
 و تکلیف وزارت داد و مبالغه کرد ناچار مرکب آن شدم و در آن اوقات بر آن بودم که خود را یکبار کشم تا آنکه گریه کنم بعد از چند روز
 مرا یافته نزد او بردند گفت ای ناصر مرا تنها بود که ترا در خواب بنیم اکنون که در بیداری یافتم ممکن نیست که جدا گشته از من خلاصی آبی
 پس بنیدر بیا من نهاد حاکم را پیوسته بود که در مدت شادای سیکروی گفت چاره نیست از تصنیف کتابی که موافق ملت پدرم باشد
 که استخوان تو در آن می بنم چون چاره نبود کتابی تصنیف کردم موافق رای ایشان چون علمای و علماء است که مذنب و معتقد من بنیان بود
 آن خود سبب خلاص شد و کتاب در آن فاش منتشر گشت مرا یکفرودت و نسبت کرد من چون گواه هست که من بصحبت حاکم ملاحد را صنی
 نبودم برادرم سعید گفت چه سود که التماس بر و جانان بری پس در نیکو شدم و نزد حاکم رفتم و گفتم عمر من با خنصر سید و مرا ضعف پیری
 دریافت اگر بنام تو در غرض او مرا بکنی من را او را برود و او را رحم آمد و بنیاد من گرفت من به تسخیر و کفایت پرداختم و حاکم را تمییز
 کرد این نام مرا طلب نمود و از علاج پرسید گفتم در و شوق گیاهی هست که دوا می این مرض است من با برادر بروم و آنرا شرط
 اخذ کنم گفت بکنو باشد پس بیچاره سوار جنگا هبانی همراه من کردند چون سیزده فرسخ بر فتم عملی از اعمال مریخ ظاهر ساختم که از ایشان
 با دواب بسوزند چون خاورم جمع شد با برادرم سعید و یکی از شاگردان به پیشاپور آمد و نفس خود را که پاره شده بود بگریه و بدو گوا
 کفش در زمی زخم بر آوردم و شاگردان حال آگاه بودند ناگاه شوریدند و پدید آمد و برادرم تنامی آمد کفش در فتم جبین باز از رفت
 و باز آمد بر سر و فرس پاره گوشت و اشک گفتم آنچه پیش من است و این کیفیت چیست گفت جوانی از شاگردان ناصر سو بافتی
 بحدت کرد سخن ناخبرم در صحبت آوردن آنها او را پاره کردند و از گوشش تبرک بردند من نیز فیصله بدست آوردم تا انواب با هم
 گفتم ای برادر کفتم مراد ما برود که در جای یک نام خنصر و بر نیک نیست پس غم خندان کردم و نزد حاکم آنجا دو سال و فری بودم و خنصر از
 جای مبارک یافتم همه مسلمانان در آنجا اهل بیت بودند مگر جمعی از فقهای تعصب که دعوی ایمان میکردند و بهره ازان داشتند
 هر دم بهتان در حق من میکردند من هم شده بقریه بجان از نواح بیخشان آمد اهل آنجا بگریه و دیدند مگر اندکی اندیشه کردم که مباد
 از ایشان بمن آسیبی رسد و به لسماتی که واقع ملاقات ایشان باشد مشغول شدم و بسبت سال حرمین بعبودم و خدا را
 عبادت کردم تا حال سجانی رسید که بمبوی از طعام قانع شده و بسبت و پنج و یک نوبت طعام خوردم و الحال قریب یکصد
 و چهل سال از عمر من گذشته و عمرم با انجام رسیده که بمبوی از طعام قانع شده و اهل کوتاه شده عقل نقصان یافته و تحقیقات و ادوات
 واقع شده ای برادر صبح روز جمعه و از دهم ریح الاول درین بار روح از بنم مفارقت میکند با ایمان از انزان باید که هیچ کس را خبر کنی
 تا وقتیکه مرا غسل می چون من مشغول گردی و در فقیه از علمای می باید داد تو آئین متعرض ایشان مشکوک تر ایاری من به پس تو امامت کن
 در بین نمازگذار آگاه مراد من کن بعد از این درین بار میباش و کتاب مرا که در علم یونان است یا کتاب دیگر من که در سحریات ملحد است
 بسوز اگر چه مشهور شده اند و قانون اعظم را نزد پسر عم من منصور هدیه فرست و کتاب مرا که نزد المسلمان است پیش سید الحاکم علی
 بن اسد علوی فرست و کتاب دیگر مرا که در فقه است و دستور اعظم نام دارد و بقیه نصیر بالله قاضی بن خشان بده و کتاب شماره را بر
 شاه بن کیسوم بکافی و نانی موقوف بر رای تمام شد آنچه شاه ناخبر سر و هنگام وفات پاره فرس گفت برادر من گوید دیگر روز

چون در گذشت آنچه فرموده بود عمل آوردم و اینکه در پیشگاه کرده من سپرده بود برور غار میاستیدم و بر فتم و باز گشتم در غار بجای
 عظیم حکم نموده بود گفتم ای ناصر توئی که در هر چیز حلیه چاره پدید آوردی چه حاصل که مرگ اچانه نگردی و اینوا فقه در جهان صد و هشتاد و
 یک کجری از دیدار و فرود آمدند و پیوسته شدند و نبود عیال مرگ نکردند احتیاج نبود چون احوال بعضی از لشکرها و مشاهیر که پیش از
 اسلام و بعد آن بودند قبل آمده تا بقیمه از آنجا آمد در شهر خاتم را اقلیم سوم است اکنون بکرتبکه سلاطین اشکانیان می پردازد و پیش
 نمائند که طبقه سوم ملوک عم اشکانیان اند و ایشان املوک طوالین نیز گویند اول الطالیفه اشکان بن کی دارا بن کی دارا است
 و او اشکان لقب داشت و اشکانیان با در فرسود اند چون اسکندر برابر آن دست یافت مملکت فارس را بر او داد و ملوک فرس
 قسمت نمود و تاجیه ازان باور رسید اسکان مستقل گشت و بعد از فوت اسکندر بر الطخش رومی که از بنندگان ولت اسکندری بود و بر
 عرب فارس استیلا داشت خروج کرد و او را گرفت و گشت و تخت نشینت بهین قیام از ملوک طوالین خوشنود گشت که نام او را بر بالای نام
 خود نویسد و الی روم از قتل الطخش آگاه شد و روی بایران نهاد اشکان با اتفاق با دستانه دست حور دو ملوک طوالین و یونان
 رزم کرد و طغر باعت و بعد از و پیش اشکان بن ارد و بعد از و پیش شاپور که او را شاپور بزرگ خوانند از پی کبک
 بساطنت رسیدند خسر اسمن بر وجهه از آثار شاپور بزرگ بوده و آن تا زمان نوشیروان بر وجه بود و پس را امین عاشق و معشوق
 در عهد او بودند و گویند که عیسی بعد از گشت از و پیش شاپور بزرگ و پیش بللاس بن بهرام بادشاه شدند و در عهد بللاس جمع از
 بی امرا نیل بن امروصیت بصورت بوزنه مسح شدند و بعد از هفت روز بلاک شدند و پس از و پیش سهر فرین بللاس بن بهرام حکومت
 نشست و به قولی او پس در عهد امروصیت گشته گویند که هرگز در شاکا گاه گنجی از نگا بداشت فریدون یافت همه آزار بسیار همتت کرد
 و خود هیچ نگرفت و بعد از او برادرش الواس بن بلاس و نژد جمعی بعد هر مزارش فرسعی بن بلاس بادشاه شدند
 و این همه عادل و باذل بوده اند و بعد ازان فیروز بن بهرام بساطنت نشست و ظلم کرد در عایا او را سیل کشیدند و پیش
 بللاس را بخت نشاندند و بعد ازان خسر و بن بلاس بن نرسی بادشاه شدند و او شهنشوت پرست بود چنانچه از نادر و خواهر
 در نگدشته و پس از او بلاش بن بلاس بن فیروز بجا حکومت رسید و سمعون عابد بقول صابر بود و بعد از او اردوان
 بن بلاس والی گشت و در زمان او اردوان بن اشع که هم از ملوک طوالین بود و خروج کرد و او را بگشت و بر مملکت استیلا
 یافت و اردوان بن اشع و اولادش را اشغانیان خوانند و در شاهنامه داخل طبقه اشکانیان اند و ذکر اشغانیان
 و نسب اشغانیان فقر سزین کیکاؤوس بن کیتقادمی پیوند و اول ایشان اردوان بن اشع که هم از ملوک طوالین بود
 که خروج کرد و اردوان بن بلاس را بگشت و بر مملکت استیلا یافت چنانچه گد گشت و در تاریخ جغرفی مسطور است که در زمان
 وی تمامی ملوک طوالین بت پرست بودند حقتالی جز پیش ابر رسالت ایشان فرستاد و بعد از خسر و بن بلاس
 بن اشع از پی بکد بگر بادشاه شدند و عیسی بعد بلاش بن اشع متولد شد و اصح اقوالست و بعد از او گو در ز بن بلاش
 که او را گو در بزرگ گفتندی بادشاه شد و کین بجی از بنی امرا نیل او خواست و پس از او نرسی بن گو در ز و پیش مشرق
 بن نرسی و نرسی از پی بکد بگر یا زده سال بادشاهی کردند و بعد ازان اردوان بن نرسی بخت نشست و او آخرین ملوک
 طوالین است آردشیر بابکان بر و خروج کرد و او را بقتل رسانید از سخنان اردوان است که من و نصیحت ای نصیحت با همه دولت

ملوک طوایف سپری گشت و کرسی ساسانیان که طبقه چهارم اند از ملوک عجم و ایشانرا اکاسره خوانند آن طایفه را ساسانیان
بنامین این ساسانیان بنسب اند و ساسان نامی دیگر داشت چون پدرش همین دختر خودهای سلطنت او ساسان برنجید و در پیش
گزید پس از آن هر که نامش بر سپیدی و نام خود را ساسان گفتی چندان سان بزبان گدی با شد اول ساسانهایان اردوشیر با کبان
است و او را ساسان الاصله خوانند و بقول ابجد چهار صد سال و بر دایمی پانصد سال و بقول خن لیس از دو سیست سال بعد از اسکندر
ظاهر شد و نخستین گشت اسپکه بشه شاه مخاطب گشت با دوشاه عادل عالم با بطنه بوده و کارنامه و آداب همیشه از صنفاست اوست
فعلت نیز در مختصات اوست و آنرا در شیر گفتندی گفته اند که او اکثر رنج مسکون ابگرنت و عیسی در عهد او مبعوث گشت و سیزده هزار
فرستاد و اردوشیر دین عیسی پذیرفت و از سخنان اردوشیر است و تنگباد شاه رغبت کند بعدل خواهش کند رغبت اطاعت اوست
ملک و با دوشاه هیت قائم نماید مگر با جماع مردم و کثرت و اجماع مردم موقوفست بر مال و گرد آمدن مال موقوف بر عمارت را با دوی
ملک و موقوفست بر عدل را موقوفست بر کجای جماع و کثرت و اجماع مردم موقوفست بر مال و گرد آمدن مال موقوف بر عمارت را با دوی
مهرگان و در روز نوروز بارعام دادی و پیش از آن چند روز منادی فرمودی که آنروز را نسا زنده هر کسیکه شغلی داشته نساختی و بخت
خود بدست آوردی امروز سهوده اردوشیر قصد مردان بگرفت و یکیک بنگرستی و اگر آنجا کسی اردوشیر نظر کرده بودی از تخت زده اند
و بدو زانو نشستی و موبد موبدان گفتی که اولی او نیر دیده پس موبد بنگرستی اگر حق بجانب داد خواه بودی که داد او بدست و اگر
دعوی باطل کرده بودی ادعای خودت بزرگ کردی پس چون از آن وادری بر داختی با و بخت سندی و تاج بر سر نهاد و بر گزار
گفتی که از خود ابتدا مردم تا شمار اطع بریده شود و بر کسی ظلم نکنند و این رسم از عهد او تا آخر زمان دولت ساسانیان مستمر بود و در
پسر خود را دید که جاه طلبی پوشیده بود گفت ای سپهر چنین جاه طلبی بسیار فایده می شود سلطین اجامه باید که در هیچ خزانه نباشد پس
گفت آنجا همه چگونه است گفت نارش از نیکو کار نیست و پودش از بدو باری بعد از او پیشش شتابور بن اردوشیر با دوشاه
و از سخنان اوست که لا عصمته الا بالوفق و لا الا بالنافذ و لا راجی الا بالوت مانی نقاش در عهد او ظهور کرد و شاپور
که او را بقتل رساند مانی بنده بگریخت و بگریخت و بعد از او پیشش هر هزر بادشاه شد و از سخنان اوست که بادشاه اچا خصلت باید
ذکا و سخاوت و سخاوت و صدق و گفت کسیکه میباید با ملوک پس لازمست او را صمت و لگا هشتن آواز یعنی سخن
با همتی گوید و امر از نگاه دارد و برست عمل و فار کند و گفت هر که در یک عیب باشد آن عیبش مردمان باشد او را هیچ عیب نبود و بعد از
بهرام بن بهر بریاست رسید و من کلام الامور الامین لالذة الامع العاقبة و بعد او مانی نقاشن تا بران آمد بهرام
او را بگرفت و کشت و بعد از او پیشش بهرام بن بهرام که پیشش از غایت محبت او را بنام خود خواندی بادشاه شد و از سخنان اوست
الدنيا فانيتها والمال عاريتها و بعد از او پیشش نرسی بن بهرام سلطنت نشست از سخنان اوست الحمد افضل النعم و الحمد جليل فضل النعمی
و المموده افضل القراجه و بعد از او پیشش از نرسید و پس خود هر مزار از بخت نشاند هر مزار بن نرسی ملکی بلند همت و سخنی بود و دختر بادشاه
کابل را بخراست و بخی خواست که خلوت کند دختر مانع آمد برنجید و کس نزد وزیر فرستاد و پیغام داد که من از آنکه از مانی بادشاه گند پیست
وزیر در خانه نبود و پیشش جواب داد که چنین کسی اجبا بقتل هر مزار فرستاد خشم بقتل دختر فرمان داد و دیگر روز پیشمان شده
و همان مسئله از وزیر پرسید وزیر گفت آن شخص مستوجب قتلست مگر آنکه زنی باشد و او که و یا مست ملک گفت سزای آنکه

خون بگناهی را معاف گردانند چیست در بر گرفت او را بیايد گشت هر جزا که کرد که لیسر وزیر البغلی سیانند لیسر را پای می اربوند و زیر آنجا برید گفت
ای لیسر تو کیم با کسی که در دنیا و آخرت طاقت مقاومت ندام چه در دنیا بال هست و در آخرت حق بجانب اوست اینجوریش هر جزا رسید
و او را بخواند در دفترش بنیفر و دو بعد از او پیشش نشانیور و الا اکنا ف با د شاه شد و او ملکی شجاع و قاهر و ضابط بود آورده اند که چون
پدرش هر جزا وفات رسید زش عالم بود اعمیان بر جیب و جوماتش تاج بر سرش آویختند و بعد زمانی اندک شاه پور متول بشاه سلطنت
موسوم گردید بزرگان عرب خصوص بنی عبیدسیس خبر یافتند که در ملک فارس کودکی بگمراهه بسطنت موسوم است لاجرم ملخ بر پا
کردند و فساد آغاز نهادند شاه پور چون بمشاهده آنها رسید از اول ظهور سید از جمله آنکه وقتی از غوغای خلق بیدار شد و سبب پیدا گفتند
از دحام آید و روزی دست بر خیز گفت جسری دیگرند تا ایندگان جسری باشند و روزندگان جسری دیگر پس چون شاه پور پاره شد
با چهار هزار سوار روی با عوایب نهاد و جمعی از ایستان که بعد و فارس سیده بودند شکست با هم چون تعاقب کرد و بسیاری از اعراب گشت
چون از کشتن ملول شد فرمود تا شانه نامی ایشان سوراخ کند و در میان در گردن کندهای افکنند لاجرم او را فو الا اکنا ف خوانند
که چون شاه پور در تهیصال اعراب کوشید بمالیده از بنی نیم جلا می و شان اختیار کردند و بگنجینه عمومی تمیم که از اعیان ایشان آورده
سال عمر داشت و قبیله بماند شاه پور چون پیشین بنی نیم سید جزا و کسی اندید از حال باز پرسید گفت نفس خود را داده ام و از موا
اصحاب باز مانده ام اکنون اگر رضای کلمه بپذیرد فرستادم شاه پور را جازات و او عمر گفت سبب این همه خونریزی از چیست گفت
ایشان در مملکت من فساد و خرابی بسیار کردند و مکافات بطلبید ما هم است عمر گفت اکنون ایشان بسزای خود سیدند
شاه پور گفت از علما شنیده ام که روزی اعراب بملکت استملی شوند از ان ایشانرا قبیل میرسانم عمر گفت بجز در گمان خلقی که تیرا
چگونه توان گشت شاه پور گفت اینگمان بلکه ایتمینی است عمر گفت بجز تقدیر صوابی نیست که ایشانرا رعایت کنی یا چون سبب
یابند پادشاه آن محل آید شاه پور سید و از تو عرض اعراب در گذشت و بعد از او آمد و مشیر بن هر جزا در شاه پور فو الا اکنا ف پادشاه
ولس از دست پور بن سا پور فو الا اکنا ف بسطنت نشست از سخنان اوست لیسر شعی حسن من الی و الا کنا ف حسن بعد از او بر
پهرام بن شاه پور فو الا اکنا ف بریاست رسید و بعد از او بر او زاده اش نیز و جرد بن شاه پور بسطنت نشست و ظلم پیش گرفت
و گفت بلیه از زمان الهج و انار و السلطان و بعد از او اعمیان بجز کسری را که از احقاد آر و شیه بود بسطنت برداشتند لیسر گشت
که بهرام گور جانشین پادشاه منقول است که بر او خرد را بر فرزند که تولد شدی بزودی در گذشتی چون بهرام آمد بنحمان گفتند
پادشاهی بزرگ شود لیکن باید که در غربت نشویم ای بد لاجرم نیز جرد و او را بنحمان بن امرفیس ملک خیسره سپرد و نعمان
او را بملک خود مجبور و مسمار را که بینه لبش مشهور بود از روم بخواند تا به او دو قصر ساخت ملی را خورق و دیگر را اسد بر نام نهاد خورق
منوب خورق و نگا داشت و سریر از ان باین نام خوانند می که مشتمل بر گنده بود و آنهارت صبح از رزق و هنگام استوار سفید بود از
زرد نمودی با لجه بهرام گور در بلا و خیره لبس تمیز رسید و چون نعمان مملکت بگذاشت و در ویشی گردید لیسرش منذر بن نعمان
جانشین گشت و او تبریت بهرام پر داخت و چون نیز جرد در گذشت عظمای فرس که از ستش بنحمان رسیده بودند گفتند شاید
که لیسر او را سلطنت و بزم کرا و نیز چون بر ظلم کند چون پس کسری را بسطنت نشانند بهرام خرم نشو مملکت و رفتی کرد و منذر
بن نعمان لیسر خورق نعمان را با او روان ساخت بهرام چون بکسره نزد یک شد میان او و کما بر فرس معارضات اتفاق افتاد

بالاخر میان مقرر شد که تاج میان دو پسر گرسنه نهند تا هر آنکه برگردد و با شاه باشد اسپهبد بسطام تاج را با شیران میدان آورد
 بهرام کبیری گفت پیش و تاج برگردد کسری گفت من صاحب تاجم و تو طالب آنی ترا باید که نخستت باینکار قیام نمائی بهرام
 پیش رفت و هر دو شیر را بگریز بکشت و تاج را برگرفت و بر سر نهاد اول کسی که بیادشاه بود و بهرام کرد کسری بود و بهرام گورین برید و خبر
 بسطامت نخستت و او از اکابر سلاطین و زکا بود و بصید گور شوقی تمام شده از آن بهرام گور شوقی خوانند و بشفاعت نعمان از
 سندر از گناه ایرانیان بگذشت و بعمل و داد پرداخت نقل است در آن آوان که بیاد و عرب بود در زمی در شکار قصد آه سو کرد
 بگریخت بهرام از پی براند چون بهرام شد آه و ملاقات نماید بکنار قبیله طی رسید و بقیه قبیله اعرابی داد و بقبضه ادر برگرفت و بسطام
 بلبست بهرام در رسید و بز و گمان نهاد و گفت شکار من اینجا آمده از این ده قبضه گفت از روی نباشد جانوری را که بمن نپا
 آورده بدست تو بدستم تا کبشی بهرام در شستی آفاذ نهاد و قبضه گفت تا باین تیر که در کنار می مرا کبشی این آهوترا رسید و چون
 مرا کبشی مردم این قبیله جمع آیند و البقاص کشند بر جان خود رحم کن و از مغز میت در گذر و این اسپ تازی که بر در پیش من
 بسته است در عوض آهو بگیر و با گرد بهرام را این حمایت خوش آمد و با گذشت و چون بیادشاهی رسید قبضه را بخواند و تربیت
 و او را در عرب فخر الخوالان خوانند یعنی زنده رهنده آه و بهرام گور اول کسی است که شتر با پرسی گفت فدای بهرام از غایت
 حمود او جنگ آمدند و بر ضررسانیدند که قاعده دولت خزانه است چون از مال متی گرد و اساس ملک پایدار نماند بهرام گفت
 اگر دلمای آزادگان را بخود صید کنم چگونه صید تو انم کرد و آنچه میگویند من نیز میدانم و اگر مال جمع کنم سپاه متفرق میشوند و اگر
 و اگر سپاه جمع کنم مال نماند اکنون چاره چیست ایشان گفتند مال جمع کن و اگر صبح متفرق شوند چون حاجت آمد دل ایشان
 عرض کنی شام حاضر آید گفت بر این دعوی و دلیل است گفتند آری در اینجا نه هیچ گسخت بفرماناطرفی بر عسل بسیار آیند
 بهرام بفرمود ناچنان کردند گس لب با جمع آمدند بهرام گفت راست گفتند و شنب زومن آید که در نیکار اندیشه کنم ایشان
 نزد او رفتند بهرام بفرمود تا طرفی بر عسل بیار و در هیچ گسخت میدانشد بهرام گفت چون است که در نیوقت کسی هم نیاید
 و ازین ظاهر شود که بسا باشد که بسا حاجت افتد و هر چند مال یا ایشان عرض کنم جمع نشوند و زرا منفعل شدند بهرام دیر درختی
 خفته بود مرغی آواز کرد کشید بهرام او را بر تیر زد و گفت ما حسن حفظ اللسان بالاطراف و الانسان اگر خاموشی گزیدی می هلاک گشتی
 و در نی معنی در امثال آمده که ملک فارس دروم و چین و هند جمع آمدند و از حکمت سخن گفتند ملک فارس گفت هرگز بنا گفتن چیزی
 پیشمان نشده ام ملک روم گفت برو عوی آنچه بگفتم قادرترم از آنچه گفته ام ملک چین گفت هر سخنی که بگفته ام ملک آنهم چون گفت
 او مالک من گشت ملک هند گفت عجب میدارم از کسی که سخن بگوید که در گفتنش حضرت باشد و در ناگفتن منفعت گوید بهرام پیش
 بعیش و عشرت بسیرومی و چون آوازه عیش او بملوک اطراف رسید قصد مملکتش کردند خاقان چین با او صدمه و بخواه هزار سوار
 بمرو آمد و گرفت اعیان مملکت بهرام را بجز بخر یعنی آوند و برگرفت پس با هفت هزار سوار از جنگگاه برون رفت و بر او زد
 ز سخی بپدید پاشین ساخت و با در با بجان رفت ز سخی اطاعت خاقان کرد و خاقان بخاطر جمعی تمام مجبور در می رسید و بعیش
 پرداخت بهرام از آذربایجان متوجه رمی شد و در شب تار چون ملای ناگهان بر خاقان زد خاقان که مست غرور بود
 بمنزیمت رفت و بالاخر فرار شده قبضه رسید بهرام منظر و منصور را بگشت آورده اند که بهرام پیش میرسد که در آنها با سخنان

شکافت و در روز ارملک هند میفرستد پیوسته بسیر و شکار می پردازد و احوال هندوان از نیز انداز می چابک سعاری او
تعب نمودند و شمر از آن ملک خود بازگفتند در آن ایام پیله راه مسافران میگرفت و هر چند سپاه برقع اوجی رفت
منظم بازمی آمد بهرام این حدیث شنید و بجنک فیل رفت و او را بتیر بکشت و سر او را از شمشیر جدا کرد و از بشبه
بیرون آورد ملک باحضار بهرام فرمان داد و جانشین پر سید بهرام گفت از اعیان فرس هم و از بیم
بهرام تو بنیاد آورده ام ملک او را ندیم خویش ساخت و در خلال این احوال دشمنی قصد ملک کرد ملک
خواست که بلخ میزیر و بهرام مانع آمد و ملک با برز مگاه برود و مقابله عظیم کرد و طرفی را یافت ملک و خضر خود را
بهرام داد و خواست که ولیعهد کند بهرام گفت که مرا ای ملک حاجت نیست منم بهرام گور پس خضر ملک هند
با بران بازگشت و تریزینی را که جانشین او بود بروم فرستاد و تسلطین بگرفت و در زمین رفت و استیلا
مراجعت نمود و هفت منظر بنا نهاد و هر کدام از آنها مخصوص یکی از بنات ملوک بوده هفتگی شب بهر
منظر بسیر و عیش کردی تا آنکه روزی در شکار را رپی گوری تاخت و در چاهی افتاد و ناپدید شد مدتی آن چاه را
کهند و از بهرام و از اسپش نشان نیافتند فرود آمدند بهرامی بنگلن جام جسم در کفش بد که من میبودم
نه بهرام است ولی گورکش بد و بعد از و سپرش نزد جردون بهرام تسلط شکست و یزد جردو را و سپر بود
فیروز و غیره و ز را بگجومت خیزد فرستاد بهر مزار که کمتر بود و لیعهد ساخت و بعد از و سپرش بهر مزار
یزد جردو بادشاه شد چون برادرش فیروز از قوت پدر آگاه شد نزد خوشنوار صاحب بلاهت باطله رفت
خوشنوار سی هزار سوار باوردان کرد و فیروز با داد او بهر مزار غالب و تسلطت رسید فیروز بن
یزد جردو بادشاه شد و سپاه باطله را بازر کرد و ایند گویند برادرش هر مزار بعد خدیش با یکی از امر گفت روزی با تو
در میان منم باید که شبی مگویی گفت میجویم که برادر خود فیروز را بقتل رسانم امیر آن حدیث بغیر و شربت
فیروز بگرفت نزد خوشنوار رفت پس چون بیادشاهی رسید بقتل آن امیر فرمان داد امیر گفت ای ملک
مرا بر توحقی است عظیم چه اگر خرمیکم دم بقتل میر سید فیروز گفت ترا بسبب همان بقتل میر سامن چو تورا
برادرم که با تو احسان کرده بود فاشش کردی هر آینه برادریز فاشش کنی او را بقتل رسانند و
چون یک سال از سلطنت بگذشت قحط افتاد و هفت سال باران بنارید و در همچون و جلد نم نماند
و بیج گیاه نرسست فیروز خسراج بر غایا بخشید و تو انگران را بر عایت درویشان امر نمود
و مفت کرد که در هر شهری کوروشی از گرسنگی بمیرد در عوض او یکی از اعیان را بقتل رسانند
از حسن تدبیرش در آن مدت جز یک کس در تمام مملکت او از گرسنگی بمرد و بعد از هفت سال باران بارید
فیروز قصد بلاهت باطله و روم خوشنوار کرد و از کفران نماند بشید خوشنوار از نامه با و نوشت
و حقوق خدمت خود بر شمر و ایسج در گرفت خوشنوار از متحیر بماند که از سبب گانش گفت
مرا دست و پاکی و سرور غلمان موضع که ممر سپاه فیروز است انداز تا کار او بسازم خوشنوار

چنان کرد و فیروز چون آن موضع رسید او را که پیشتر در خدمت خوشنواز دیده بود و شناخت و از او خواست
 پرسید سر بنگ گفت اگر قصد استیصال خوشنواز داری باید که از راه سیابان که نزدیک است
 برو تا خستن بری و من لیسلم که از قلم او سخنان رسیده ام فیروز بگفتار او فرقیته شد و راه سیابان
 پیش گرفت و در زنا هر چند در آن باب سخن گفتند در مکر رفت و در آن میان بی پایان آوازی شنید و با هم
 بلاگ شدند فیروز با سواران خود خلاصی یافت و از خوشنواز امان خواست خوشنوار او را امان دادند
 و مناری در میان ملک و خود نینامند و او را سوگند دادند که از آن منار روزی که از او حجتی موافق این وقت
 امیر خان تھوکیه امیر دکنیان بارام حروفت سر گذشت خویش می گفت که حالو جی بهوسله
 از جنگ پور که نشین او بود در سکر او از احقاد با جی را که در یونیا استقامت می داشت لشکر کشید
 لشکر را با و زرم کرد و لطف یافت جا لوجی بگر سخت لشکر را با سواران متعاقبش و اخت چابو
 منترم خود را در پیشه عظیم نگذشت لشکر را و از راه او را نیز در پله او در پیشه شناخت اعیان
 لشکر ما گفت کردند پذیرفت و پانزده روز براند جا لوجی در سیر مسارعت کرد و چند کرد این
 آن مورفته بر اینکه جاسوسان او میدانستند از پیشه بیرون رفت لشکر را چون روز دیگر در آن پیشه
 لنگان آنکه متعاقب جا لوجی سیر و براند بشکر او گفتند که کجا میرود گفت متعاقب جا لوجی میروم گفتند
 که آثارش پدید نیست شدند سه روز دیگر رفت و بجای رسید که از کثرت درختان عظیم آفتاب بنظر نمی آید
 و حیمه پانزده که در آن پیشه بگری بود و چاکت یافتند هیچ تشنگی برگر سنگی غالب آمد آن زمان پیش
 فوج مضطرب گشت از رهیکه آمده بود غرمت باز گشت نمود و در دوسه روز آن راهم گم کرد و در آن
 پیشه شش روز سرگردان گردید و آذوقه مطلق نماند و برگ درختان و گوشت اسب و شتر غذا مقرر شده
 و مرکوب از غایت توانائی فرزند سواران پیاده شده قطع مسافت میکردند و نمیدانستند که کجا میروند
 و بسیاری از لشکریانش تلف گشتند و ساری لشکر از تدمیر آن عاجز شدند پنج روز دیگر از صبح تا شام
 در آن پیشه پریشان حال براندند ناگاه بر ساحل دریای که عبور از آن بجز گشتی میسر نبود رسیدند و هوش از
 سر باختند که اکنون گذاره اذین دریا چگونه میت شود مشورت نشنند و از ما گفتند که شمار و کهن سال
 و آرموده کار و همراه با جی را و دیگران بسیار واقعه دیده اید تدمیر چیست گفتیم پیش ازین سخن ما شنیدیم گفتند که
 اکنون ملامت شودند و بالفعل صلاح آنست که ساحل این دریا را بگذرانند چه بالیقین این دریا پاتین شهر
 و یومضعی آباد گذشته بود تا جوسل ساحل بالی برسم پسندیدند و فرود تمام در کمال بے برگی و ناتوانی
 قطع مسافت کردند و روز هم بدی محقر رسیدند و هم با خود را در آن دیده اند و غله انجار بقیبت و غنیمت بلند
 و یک روز آنجا می بودند و سیاه را بر سر زدند و ده هزار گرس بشمار آمدند و آن موقع از توابع جا لوجی بوده اند و مردم
 تفحص حال جا لوجی کردند و گفتند که قریب یکماه میشود که جا لوجی در غلان قلعہ استقامت میدارد و اینها با بجا فرود

پادشاهان خود رسید و دیگر بار که فران قیام و زبید و با لشکر انبوه قصد خوشنوا کرد و موبدان هر چند تقوی عمدتاً کردند و پیش
 بنویسند و رسید و مسرور گردید و مناسب گداخته بران ریزند تا آن چهار بکناره شده پس آنرا بکند و برابر با جاکر و پیش مشرک
 میرو و دو گفت سوگند خورده بودم که ازین بنام در بگذرم خوشنوا از قصد او آگاه شد خندق نریض و عبث عقبش
 خود بکند و آنرا بچوهای ضعیف پریشید و عهد نامه فیروز را بر نیزه کرد و روی بزرگراه نهاد و بچوگ روی اندو که بر تافت
 و از راهی که میان خندق گذاشته بود بگذشت فیروز از و القاب مؤرد و با عیان فرس در متناک هلاک افتاد خوشنوا از
 بخت و غنیمت بسیار یافت و در ختر فیروز را پسیری خبر و چون جنر هلاک فیروز بسوز که از اولاد منوچهر بود و فیروز از راه
 یلا اس قباد پسران خود در تنگگاه خویش گذاشته بود رسید با خوشنوا اصلاح کرد و یلاش بن فیروز را بر تخت نشاند و متب و
 بشکرستان گردید و بعد از و قباد بن فیروز سلطنت نشست و چون دو سال از ملکش بگذشت مزدک ظهور کرد و در بچو
 مروت کرد و قباد با و بگریه جهان بر و بشورید اعیان پاک بر او بش جا ما سبب را جامه خواب پیچیده و قباد را جگر
 خوابش بملت مزدک از برادر کام حاصل کرد و بود بهمانه بزدان رفت و او را در جامه خواب پیچیده بر دل آورد
 قباد بگریخت و با و با طله رفت و از دالی انجامد و یافته دیگر با سلطنت نشست و پس از چندی مزدک را با استصواب
 پس خود نوشیردان قتل رسانید و بعد از قباد پسرش نوشیر و ان عا و ل بر تخت نشست و کسری لقب اوست و بعد
 از او هر که از انطاق سلطنت نشستی او را کسری خوانند و اولاد محمد در بهمان جهلم از سلطنت او اتفاق افتاد و آنحضرت او را
 بعدل ستوده و او مملکت را بچهار قسم تقسیم ساخت و بر هر قسمی معتمدی نصف گذاشت قسم اول خراسان و سیستان و گلستان قسم
 دوم عراق و عجم و آذربایجان قسم سوم فارس و ایلام و چهارم عراق و عجم و هر دو در هر دو و چون او پادشاه نشست بلاد با طله بکشود
 و با و را انهر شد خاقان صلح کرد و نوشیردان بدشت قبادی شناخت و حامل آنجا را تهر کرد و روی ببلاد روم نهاد و با قیصر رزم
 کرد و طفر یافت با فلان که رفت و کسری آن شهر و نظرش غمخس آید و بصورت آن شهر در عراق شهری بنا نهاد و رومه نام کرد
 و با بچی بنده دستا و ملک هند را اطاعت نمود و در آخر عهد او سیف ذی ایران از زمین بجهتش آمد و بعد دست نظر گشته پس
 و آن مملکت از دست مخالفان متخلص ساخت و نوشته آن بر ما و را انهر و خراسان و طبرستان و جرجان و آذربایجان و
 فارس و کرمان و بعضی از هند و جزیره موعان و عراقین و بحرین و تهمینه و هر چند روم و شام استیلا و مملکت و بر و ایت
 روضه الصف و تینکه نوشیردان مزدک را بکشت از و زار را نوشیردان خوانند و چون این لفظ جدید الملوک نوشته است
 دور زمان دولت نوشیردان که با کلیل و دمنه و شطرنج از هند و شان با ایران آوردند و دیگر جناب آسود که محروم بود
 جناب بندی در آنوقت از هند بجز آوردند و آن جنابی بود که چون بر سوی سفید میاید بخیج روی را چنان بیاید میگرد که سو
 از ان میرفت در آخر ایام سلطنت نوشیر و ان غمال بندی نیال گویند از بلاد ترکستان در بلاد عراق ظاهر شد روم که او از ان
 در پادشاهت حال نرسان شدند نوشیر و ان متعجب شده از موبدان پرسید که سبب ظهور سباع درین سرزمین که امر تو تواند بود
 سوید گفت که از اجساد و لسن کوش سن رسیده که چون در مملکتی ظاهر بر عدل غالب آید سباع متوجه ان ممالک شوند نوشیر و ان
 مملکتان متوجه و جاعه هلاک از قلم خوشین است و دره بزرگ را باند و انالی با تو میگفت که در عرب شمال نباشد و در عجم شمال هند و عراق عجم شمال

عراق عجم خوانند قفلاً مار که نید پیش از آنکه نوشیران بعد از مشهور گردود در لباس از رگنانان بجان مردی که کرم معروف بود رفت با او
سالمش آگاه گردید زبان او را شناخت لیکن بر عادت خویش بجهت نفس پرداخت وقت زحمت نوشیران گفت که گوی تا بهر تو
چه تحفه نشم نیز بان گفت قدری انکو گفت در باغ تو انکو بسیار است چرا از آن بخور می گفت با دوشاه مردی غافل است انکو
مار سیده او و بهنوز کس ندیده که ده کعشر شامد و من حاج سلطان ترسانم انکو رنخورم چه اگر چنان کنم دیو پستی کرده باشم نوشیران
بگفت و گفت آن بادشاه غافل منم و بسبب دیانت تو از خواب غفلت بیدار شدم و از جمله حکایات عدالت او کی آنست که حکم
آورد بایجان از پیر زنی که پاره زمین داشت خواست که تقبیل بستاند و اقل سرای خویش نماید پیر زن فرخست ماکم نظیم گرفت پیر زن
میافت و دو سال برین بگذشت پیر زن بچ سفر کشید به این آمد و چون بدگاه نوشیران رسید با خود کوی را در سرای محکم
آورد ایجا که چاکر نوشیران است نیم گدازتند درین سرای چاکر نگذارند پس روزیکه شبکار رفته بود پیر زن راه نوشیران گرفت و جان
گفت نوشیران فراشی را گفت که پیر زن را بدیده بسرو و مهر داده را بگویی که تمارش نیکو دارد و چون بشهر روم او را بشهر آورد
و خلاعی معتبر را گفت که با در بایجان برود بگویی که طلب غلامی که تحفه آمده ام و از هر کس پیرسک در فلان پیر زنی بوده چشده و آن
پاره زمین که داشت چه کرد با جمله غلام باور بایجان رفت و حال معلوم کرده باز گشت و بعرض رسانید نوشیران و دیگر روز او را
با او دو دینار کان گفت سختی از شمس برسم باید که برستی جواب بدید گفتند فرمان برداریم گفت امیر آذربایجان چه دستگاه دارد
گفتند چندین چندین نوشیران گفت کی که تمهید نهد داشته باشد و ستم رود او دست و جیب هلیت گفتند مستوجب عقوبت است
نوشیران گفت هم اکنون خواهم که پوست او را بر آورند و گوشتش را بکمان دهند هفت روز منادی گفتند که هر که بعد ازین ستم کند با او
کنم پس پیش ازین بفرمود تا پیر زن را حاضر ساخت و غلام را گفت باز گویی غلام حال را گفت پس امیر آذربایجان را به توی
فرموده بود لقبش رسانید و این سیاستی که بود از وصا در گشت پس پیر زن را گفت آنرا که بر تو ستم کرده بود من را دم و ستر او را
که بر زمین تو در آنجا است بگو بخشیدم آنگاه او را بنواخت و با در بایجان فرستاد گفت که چرا باید که سرای ما برتنگاران کشا و بوز
و بر مظلومان سبه رعایا دهنده اند و لشکر یان ستاننده واجب چنان بود که سزا بر دهندگان کشا و تر بود از ستانندگان اگر پیر زن
اینجا راه یافتی او را بشکار رفتن حاجت بنودی پس بفرمود و سلسله ساختند و جرسها در آنجا بستند چنانچه دست هفت ساله پیر زن
نزدت مظلومی که بدگاه آید او را بساجب حاجت نباشد سلسله بچینا بند جرسها با او زد و آید و حال معلوم شود پس امر آنحال
پدیدند و خصمانی در آن خوشنود ساختند روزی نوشیران در دیوان منظم نشسته بود ماری پدید آمد خواستند که آنرا
بکشند مانع آمد و گفت گمان من نیست که این مظلوم است چه اگر مظلوم نبود می صحیح حاضر نماندی پس امر کرد که با او آورد و در مردمی را گرفتند
مار بسر جای رسید و ایستاد نوشیران را خبر کردند امر کرد تا یکی بدرون چاه رفت ماری مرده دید که عقربتی بر لب آن نشسته عقرب را بگشت پیر زن
دیگر روز نوشیران در دیوان نشسته همان را بنامد و سخن در میان داشت و برابر نوشیران بگذاشت و برقت نوشیران گفت گمان من آنست
که چون سخن را لقبش رسانیدم بهر من تحفه آورده است پس آن تخم را بکاشند بایجان برود پیش از آن کس بایجان بود نوشیران آن زن را پیر
نام نهاد و چون گفت ز کام و حج و مانع داشت و شغال نمودن می یافت گویند که چون نوشیران دیوان بدین با تمام رسانید حکم داد او را بخوانند
و گفت که این عیاری بی عیبی ندارد و بعد از آن ملاحظه تمام گفتند بی عیبی ندارد که نزد بایجان دیوان خانه مختصر است که دو آن پیر و حج آید و دیوان

خبره میسازد و نوشیروان گفت آنخانه از پسر زک است اول گفتیم بهر یکدیگر خواهی ای خانه را بفروش رفنا نداد و گفت که من با بنامه اش
گرفته ام و من همه عالم ترا توانم دید و تو ایقدر خانه خود را دیدی تا شرم و هیچ نگفتم چون ایوان تمام شد با پر نیام وادم که چون چه می کنی
گفت چیزی می بینم شب خواب را راسته بهر او فرستادم و گفتم هر چیزی از خوابی بر تو فرستم آتش در کلبه خود میفرزد گفت بسبب خویش میخوردم و نان
مفت میخورم و این کلبه مرا بر تو داد که زینت ایوان است و سواد و خوش ایوان ترا از علی الهکمال نگاه دارد این سخن از او بلند بر من نهی کنش رضا
وادم گویند آن پیرزن گاوی را غر داشت هر روز به جوار خود و با ز او روی گا و از پیش ایوان آمد و رفت کردی هر مردن را گفتند که حسین کن
که شکست ناموس سلطنت است گفت شکست ناموس سلطنت بظلم است نه بعد از وقتی رسول نصیر خود نوشیروان آمد چون طلاق کسری را بدید بر زمین
گفت آفرین کرد و چون چشمش بر آنجای میدان پیش ایوان افتاد سبیلان باز پرسید گفتند پیر زنی ای بنام مقام دارد و حال با ز گفتند رسول
تلفان از جوارج بعد از استقامت بظلم است بعد نوشیروان مردی پویرانند در آمد یکی را دید که افتاده بود در سرش بریده و کاروی بر سینه
نمانده و میخوردند همان زمان ملازمان شخمه در رسیدند و او را بگفتند که کشنده تویی هر چند انکار نمود و سوخند داشت دیگر روز او را پای دار کردند
تا بقتل رسانید جوانی از نفاذ گیانش آمد و گفت این شخص میگناه است و آنرا که در ویرانه افتاده بود من کشتم شخمه او را حبس نمود حال
نوشیروان باز گفت نوشیروان گفت اگر او کی را کشند بسبب حیات دیگری گشته با طلاقش فرماندا و گویند رسم ساسانیان آن بود هر پیش
ایشان سخن نیکو گفتی و با که ایشان تحسین کردی خزینه دار هزار درم آنکس دادی روزی نوشیروان بشمار رفت و بر روی گذر کرد پیر را که
پنود رسیده بود دید که درخت خرمای میکاشت نوشیروان عجب آمد از بهر آنکه دو از ده سال می بایست که خطا با آرد گفت آب بر چندان خواهی
زیست که خرمای این بچوری میبگفت کشیدم خرمای کارم خوردند نوشیروان را خوشش آمد گفت زره در دم خزینه هزار درم با و سپرد پیر زن گفت آ
خداوند هیچ کس در ترا زنده از خرمای بر نخورد که گفت چگونه گفت اگر خرمای خسته خداوند به تو بخشگفتی و مرا صلواتی نوشیروان از اینجاست خویشش گفت
زاده خزینه دارد و هزار درم دیگر در دامن پیر زنیست هر روز بعد نوشیروان با در آوری و گفتم سینه سخن گویم اگر کسی هر سینه را از آن
هزار دینار بخورد اینجندت نوشیروان رسید او را بخواند و از آن سوال کرد هر گفت اول آنکه در مردمان خیر نیست دوم آنکه با چای ایشان
باید بود سوم آنکه هر گاه چنین باشد موافقت با ایشان باید کرد بعد حاجت نوشیروان بفرمود تا او را سه هزار درم بپندم هر چند فرست
گفت عرض من نمی شود بلکه سوز آسم که بنگرم که کس حکمت را با مال بخرد و بی فطرت کس می از نوشیروان پرسید که ترا بعد از که منونی کرده است گفت
شکار گاه پیاده را دیدم سگی میزاخت و پای سگ شکست و چون گاهی چند برفت سواری رسید پیش لکدی نهی پای پیاده شکست چون قدری
راه رفت پایش بسواری فرود شد و مکانات یافت لاجرم تا شرم و عدل گزیدم مردی کوتاه قد نزد او آمد و تقلم نمود نوشیروان گفت
در وضع میگوید که کوتاه قد جمل و متکرر باشد پس چون تحقیق کردند چنان بود که گفت دینی کوتاه قاسمی و یک پاید نوشیروان همان سخن بزرگ
آورد و گفت ای ملک ز کوتاه قاسمی من فرقی نیافتم بر من ظلم کرده است از من بیا که تا هفت نوشیروان بچید و در داد نصیر را
نوشت که بجای بادشاهی تو در چیست گفت من هرگز کار بهوده نفرابم و هر می که بان امر کنیم با نام رسام یکی نوشیروان نوشت که بادشاه با
انج نیست و این بودی را عاری عظیم بود نوشیروان در جواب نوشت که آنچه در خزانست سخن مستحان است اگر ایشان بر ساسانم عار بود گویند
نوشیروان را گفتند چرا مردم با بزرگان را توانند در داشت و محفل چیست که ایشان توانند کرد گفت هر آنکه با بزرگان را اعزاز است و در
معا صاحب خاص بر روح او را گفتند خدا فلان دشمن ترا بر داشت گفت بیخ سبیدی که مرا خواهد که داشت او را گفتند رشت باشد از سوزید

چیزی آموزد گفت هر که داند که چهل و پانزدهم است در هر که عمر یک باشد یا موز و دوازدهم است که در ولایت متعلقه است که اگر
 ویران شود و روزه گو سفندی بران بگذرد و پای گو سفندی بسوراخی فرود و در قیامت از عهده آن بیرون باید آمد حکایتی است
 آن سخن بیاد آمد هنگام وفات عمر رضی الله عنه پسرش عبدالمتنب بن عمر از عمر پرسید که ترا کی بمیم گفت با بجمان گفت زود تر خواهی
 شب سوم مرخواهی وید در خواب عبد الله بعد از دوازده سال عمر را خواب دید گفت ای پدر گفته بودی که شب سوم مرخواهی وید که
 دوازده سال بگذشت گفت مشغول بودم که در سو او عراق ببرد من بی ویران شده بودم گمانشگان چاره آن نکرده بودند
 گو سفندی را بران دست و سوراخی فرود شده بود و حال خواب آن میدادم نوشیروان راست که گفت فاضل ترین پادشاهان از
 وزیر و فاضل ترین زمان از مشهور بهترین اسپان از نازیانه و نیکو ترین شمشیر را از میصل بی بیاز بودند و آیینا گفت آنکه مال ندارد
 آبر و مهار و آنکه فرزند سعادتمند ندارد و دشمنی چشم ندارد و آنکه برادر صیغ ندارد و قوت بازو ندارد آنکه زن فرمان بردار و عیاشی و سرور
 ندارد و آنکه این هر چهار ندارد پنج نعم ندارد و گفت روز بلوهر خواست روز را بر مهرشکار و روز باران بهر شراب خواران و روز
 و آفتاب بهر باره و گذاردن جهات را تم حروف گوید و زکیه بر و پنج قطرات باران و هوادر رعایت اعتدال بود و او رنگ رب
 عالمگیر پادشاه گورکاینه که بغایت مشتاق و پرین کار بود از راه سرور و تفریح خاطر آرد و لو بجمان که از نریمان طرف بود فرمود که امروز
 هو که بجمان است یعنی خواران آرد و بجمان خدمت کرد و خاموش ماند بر متصل این حوال روزی پادشاه بشکار سو او افتاب گرم
 گشت و هوادر رعایت حرارت و زمین گرفت مژجهای که گشت آرد و بجمان خدمت کرد و عرض نمود که امر و نه هوای نیک بجمان است
 تبسم نمود الفقه از سخنان نوشیروان است که گفت چه مردم از کار می شبانی بزند که در می شبانی برده باشد و گفت چگونه خدک که پادشاه
 آنگاه باشد و گفت چون زنده شمار و خود را کسی زندگانی او بر او نباشد و گفت پرنه از کسی خود را داد و اندانند آن باشد و گفت حق بگوی
 اگر چنین باشد و گفت اگر خواهی که کسی را ز تو نداند بگوی و گفت مرگ بهتر که نیازمند هیچ خودی باشی و گفت از گرسنگی مرن بگو
 بنان و زمان سیر شدن و نیز گفته اند که در گرسنگی مرده به که حاجت پیش کسی بردن و گفت فرقیته آن مباحث که یافته نماینده دهد
 گفت اگر خواهی که مردم ترانیک گویند نیکی ایشان گوی و گفت اگر خواهی که زیانت نباشد کوزاه دست باش گفت فاسق بجمان جو
 به از راه سالی بجمان جوی و من کلا الیک بینه بالمال و المال بالخرج و المخرج بالعمارة و العمارة بالعدل العدل بالصلاح الاعمال و اصلاح الاعمال
 با ستقامت انوز رای و راس کل تفقد الملكا لاد و قال صلاح الرعیة الضمن المجنود و قال ایام السرور کلمة البصر و ایام الحزن کلمة
 و یکن مشهور و قال الاساس مثل النقل و الاحاسس مثل العدل و قال اربعه قبایح و هی فی اربعة ابطل فی الملوک
 الکذب فی القنات و الحسد فی العمار و الوفاحت فی النساء و قال الرجب یا قوت اصغر علی زهد اصغر من لو لو اصغر و ان صلاح
 نوشیروان است بخوانی غمزه شوند و از دیر و شاعر کینه میجوید و کار ناکرده کرده شمارند و طاعت ناکرده کرده انکار پذیر و کار امر و
 فقر و بیگنید و برید و در نختند و زنگانی اگر چه در آن بود یکروز و انید و از مردم کینه و در تمسید است و دیوانه را پند میید و از نکر زمان
 نباشید و بر مرگ خشنان غم نخورید و نان خود را بر سفره دیگران تناول کنید و میان تان و خود هر کینه منهنید و از آموختن ننگ ازید و خوا
 همان کس نشوید از موده را میاز ناید و با خداوندان دولت کینه ندارید و از پادشاهان پر حذر باشید و بر مرگ دشمن شاد شوید و
 تندستی بهترین است و انید و در خشم پدید رود و فرزند و اندک خوزید و کم گویند گویند که چون نوشیروان در گذشت بموجب وصیت

نوشیروان

تا یونش در قلم او بگردانیدند زنده در داند که هر که ابر ماحتی باشد و یا توری از من رسیده بود باید که حاضر شود بیج کس را نیاستند که برود دعوی کنندگی از علما گوید در مجلس مامون عباسی حدیثی روایت کرد که جسد ملک عادل در قبر متفرق نشود و مامون گفت خواهم که نوشیروان را به بیمم که باوشاه عادل بود رسول او را بعدل ستوده پس بهدین رفت و ضمراش بکشاد و او را تا دو دید خفته بر تخت و سه انگشتری در دست داشت و بر هر یکی پندی نوشته بودند اول آنکه با دوست و دشمن مدارا کن و دوم آنکه بر پیشورت در کاری مشروع کن سوم آنکه رعایت رعیت را فرود مگذار نقل است چون بیعت ذی الیزن با جماعه فلیسل از نوشیروان بگردست نظر شد گفت که با بیطایفه اندک بچاه هزار مرد را نتوان شکست نوشیروان گفت کثیرا کثیرا بطلب نماند طیل من اینا یعنی بنیم بسیار را اندک آتش کفایت میکند وقتی نوشیروان در نیکار از سپاه جدا ماند تشنگی بر او جلیه کرد دیدی رسید و بدر خانه شد و آب خواست زنی جمبله با کوره آب بیرون آمد نوشیروان آب بخورد و در دیگر کتیه مفقون شد زن دریا و بدرون خانه رفت و کاغذی بیاورد و بدست آورد نوشیروان بر خواند کلمه چند نوشته دید از زجر ارباب زبنا و عند آب ایشان نوشیروان منفعل شد و باز گشت شوهر زن بخانه آمد و از حال طبع شد ترسید و از زن دوری گزید چه در آن زمان رسم جهان بود زنی را که باوشاه خواهد دیگر ابر از سرسد دست و برین قصه بگذشتت خوشیان زن آگاه شدند و آن مرد را بگریختند و نزد نوشیروان بردند و گفتند ای بادشاه عادل اینم و بیست از اجاره گرفته از بهر زراعت دعوی آنرا زراعت کرده اکنون معطل گزاشته است نه زراعت میکند و نه میگذازد که آنرا بدیگری و بهیم نمازراعت کند نوشیروان شوهر زن را گفت چرا از زراعت نیکنی گفت شنیده ام که شیر می بان سر زمین آمده و مرا با بشیر طاقت مقاومت نیست لاجرم زراعت از بسیم آن شیر نمیتوانم کرد و نوشیروان دریافت و گفت زمین تو قابل زراعت است آنرا زراعت کنی شیر آنجا خواهد پس بفرمود تا ایشان را صلح دادند و باز گردانیدند نوشیروان را گفتند درین شهر دو بازارگان اند و پوسته پشیر خنصر اشتغال دارند نوشیروان گفت اگر کسی را از ایشان ربجی باشد هر که خواهد امتد ایشان بسبر برد نوشیروان را گفتند که با محمد و چند آمد و شد میکنی مبادا از اعدا چشم نهی رسد گفت نگاهبان عدل ست یک نوشیروان نوشت که فلان خازن شکمه هزار درم از مال تو تصدق کرده در جواب نوشت که هر چه با بل استحقاق رسیده از ما ست روزی در مکره که در سخته رسید پس می از لشکر بان را دید که سلاح افکنده بد بخت بر آمده بود و از غایت بیم میل زدید گفت من جنگ میکنم و تو اینحال ای شه لشکر گفت اگر چنین نمیترسم هرگز با بن عمر نمی رسیدم نوشیروان بخدی و گناش من بخشید بعد از نوشیروان هر مهر باوشاه شد و ما و داد دختر خاقان بوده و او در سیاست مبالغه بسیار کردی گویند در نهم سال که بادشاه بود سیزده هزار اسنخا بر عجم بگشت خلائق از و مطلق شد و ملوک دیار قصد او میکردند قیصر پشتماد هزار سوم پشتمین و امانی دشت حرز آباد را بیجان و اعراب کبابا فرات آمدند و خرابی بسیار کردند و شاه بن هان کحال هر مرز بود با ستمد هزار سوم اوجیون گذشت و بیاد عیش رسید بهر مرز در باب دفع مخالفان بالفیه اکابر مشورت نمودند گفتند قیصر روم ترسای متدین است اگر آنچه نوشیروان از مملکت او گرفته باز نگذارد باز گردد و او اهل حرز را کشودن مملکت مطلب نیست میخراهند که امانی چند از قبضت اضافه مالهای خویش کنند اگر الهامی آرد با بیجان بهیست اجماعی روی بدیشان منهد از بیلم مال که بدست آورده اند بدست بازگردند و اعراب با گر مالشاد کنی مطیع تو باشند

پس دین ملک پسر خاقان است که طبع نسیخ ولایت ایران متوجه بدین صوب است هر مزر بران را سه عمل نمود و در دفع سادست ه پسر خاقان
 سیر خراست یکے از امر گفت پدر من تدبیر این نیکو سید اند هر مزر بد را و را سجز اند پیرس کمن سال یا بد و نشست و گفت
 نوشیروان بجهت نگاری دختر خاقان که مادر خاقان است مرا تبرکستان فرستاد خاقان از نخبان حال دختر باز پرسید گفتند
 از بادشاه بجز او را پسری آید کوتاه قد فراخ چشم بزرگ سیر و بعد از پدر بادشاه شود ملک این دیار قصد نسیخ مملکت او کنند و مرد
 بلند بالا بزرگ پیکانی عبود موسی پر گوشت روی پهنه ابرو گندمگون خشک اندام بر شکل راجوب او فرستد تا او را بکشد بهر مزر
 و طلب مروی چنان ساعی شد و بالاخر بهرام جوین را که از اولاد کرکین میسلاد و ملک زادگان سید و مر آمد مبارزان عجم بود دست
 آورد و او را بر سیاه شاه فرستاد بهرام جوین با دوازده هزار سوار پیاده و بر گزیده از چهل ساله تا پنجاه ساله با ساوشاه زرعی
 کرد و نظر یافت ساوشاه را افضل ساینده و غنائم سوخور بدست آورد و چند شتر با باران از تقو و فطرت بهر مزر فرستاد و وزیر
 بهر مزر عرض نمود که بهرام محقری از غنائم بدر گاه فرستاد هر مزر این سخن موثر آمد و علی و مغربی که چرخه با ساند و دو کدانی که در آن
 ریسان تینده و پینه و خسته سینه جهت بهرام فرستاد بهرام غل در گردن کرد و چرخه و دو کدانی پیش نهاد و بان بهیت سپاه
 بار واد و گفت خلعت ملک است دایره قچی که کردم همین فرستاد اعیان سپاه آنصوب را سکه شمر و ند و در مخالفت هر مزر با بهرام اتفاق
 کرد بهرام نام هر مزر از خطبه بر افکند و بنام پسرش خسرو پرویز سکه و هر مزر بر لب بدگمان شد خسرو و پسر سید و بار من بگرخت و دختر
 ملک آنجا شیرین را سجز است و با او را به بجان رفت هر مزر بندوب و بسطام خالان خسرو را جس فرود ایشان اتفاق جمعی است
 بیرون آمدند و هر مزر اگر فتنه میل کشیدند خسرو و بدین بازگشت و بر تخت نشست بهرام جوین از خاسان روی بداین آورد و بر
 کتا رنطه نروان با خسرو پرویز رزمه معب کرد و نظر یافت خسرو و بدین بگرخت و از آنجا قصد روم کرد و بهرام جوین در این
 بر تخت نشست و او را از آن جوین گفتند که بنایت خشک اندام بود گویند چون به بنادی و دستخا از گدازشی نخبهای او از نوبش
 که دشمنی و از جمله سخنان بهرام است سردار سپاه را که به صفت از صفات کیوانات متصف باشد چون شیر قو و دل و چون پلنگ با
 خصم مبار و چون خروس شجاع که کجیح خواجه خود حرب گفتند و در حمله چون خوک که بازگشتن نداند و در فارت چون گرگ که
 از از جای تا امید شود بجانب دیگر شتابد و در برداشتن سلاح چون مور که اصناف مضاعف وزن خود بردارد و در زلفا
 سگ و در صبر چون خرد زنگاریانی چون کلنگ با جمله چون خسرو بروم رسید قیصر او را گرامی داشت و دختر خود میرم با او داد
 بعد چندی خسرو پرویز بهد و قیصر متظاهر شده با بهرام جوین رزم کرد و نظر یافت بهرام جوین بگرخت خاقان او را مغز بهشت داد
 کارهای شگرت انجام کرد خاقان دختر خود را با او داد و پسر عظیم نسیخ ایران فرستاد خسرو گفت بر زین نام را بر سالت نزد خاقان
 فرستاد بر زین جوین مروی فلون نامی را بفرقت و نامه باه داد و گفت که نزد بهرام برو و بگویی که این را دختر خاقان فرستاد
 و او را بقبل رسان فلون برقت و در حد و دختر اسان نامه بدست بهرام داد و او را بکار د ملاک کرد و این زنگه خسرو بوده که پسر زین
 تعلیم نموده با جمله چون بهرام منزه جوین افتاد خسرو پرویز و پسر بادشاه شد نظر پرویز متراوی منظر مست خسرو و شکی قیصر راجعت دهد آیا
 با او که دایند خسرو پرویز از سایر ملوک عجم موری ملک کثرت خزاین ممتاز بوده و او شستن گنج داشت از آنجا که با او دست که نصیر
 در کشتیما کرد و بجزینه میفرستاد با د از آنجا یعنی گفتند که گمانشگان گنج را سجز بودند خسرو و آخر گنج با او داد نام نهادند فردوسی گوید

فرود گنج باو آورش نخله نامده در محزون خاصه رانده اند و هفتاد و هشت هزار زین مرصع داشت و پنجاه هزار اسپ
در غولده او جو خوروندی و در آن دو هزار شتر بارخانه خاص او کشیدندی و هفتاد و هشت فیصل داشت و در زمان او پانز
فیصل بچه آورد چون خسرو و سه ارشدی و دولت کس با جمعه با و حوالی او رفتندی تا بوی خوش باو رسیدی و هزار استقامت پیش
آب پاشیدندی و فعل سب خاص را اندر ساختی و پنج جوین بران زدی تا زود تر بنفتادی و هر که یافتی برگزینی و کاشه داشت که چون
او را پرآب کردندی بر خندانان بخوردی حتی نشدی و دوستی از علاج داشت با فتح انگشت که چون او را فرزند میخواست متولد شد
آزاد را ب نهادندی و پنج و ده سالگی او چون فرزند تولد شدی انگشتان بهم برآمدی و موم طلوع گرفتی و قدری طلای دست افشار
مانند موم داشت هر چند سالی از آن بساختی و در او هزار کینه کردی و شبستان داشت و در آنی چون شیرین و درم برای بود که در آن
بجشن و جمال او کس نبود و زوی خسرو شیرین را گفت خوش چیز است پادشاهی اگر همیشه بودی شیرین گفت اگر چنین بودی
ترا ز سیدی باز که در موسیقی باو مثل زنده مطرب خسرو بود و وقتی غلامی باو سپید نامد و مطرب ماه شد خسرو را بنام عنایتی عظیم بدید
بارد از غایت حسد غلام را کشت خسرو بشنید باز بدید را بخواند و قبالتش فرمان داد و گفت لذت من از نغمه تو بود و همیشه از غلام تو
او را بگشتم و حتی عیش مرا مستغنی ساختی باز بگفت تو همه آنرا منقش میاوی خسرو آن سخن شنید و از خوشش در گذشت مهربانی
عباسی از خدمتین غلذین السن بن ملک برسد که ملوک فرس بگو خواند کشتندی گفت نیز خاله بر سر خوان خسرو آوندی که چهار
هزار درم خرج آن شدی گفت چگونه گفت نه غلام از رنگ ازرق چشمش پرورده باستی و از آنجا بدید بگلاب کشندی به معطر
کردندی و نون و عیسین بعود یافتندی و شکست از عفران بران مایندندی و چون بریان شدی بکار و زین آنرا پاره کردندی
و آنرا در طبق زین کشیدندی و گوهر قیمتی مایندندی و بران پاشیدندی پس آن کار در طبق زین و نون و عیسین بفرود آوردندی
دیگر روز از سر فرسواختندی گویند که خسرو مرض سل شد و در غار کچکان دولی او بود و وقتی غلامی طبق آس بچاش خسرو آورد
و شش بلزید و قدری در او منس و ریخت خسرو بر بنجد و قبالتش فرمان داد غلام باز گشت تمام طبق در کهنار شش ریخت خسرو
در شش عظیم شد غلام گفت که ای خداوند با بنقدر که قطره در دسه استی نیست رسیده استحق فعلی نبودم اگر مرایان قدر
جرمی بگشتمدی ترا بطلم نسبت کردندی روانه اشتم که لای نعمت من و بطلم منسوب شود این بآولی از آن کردم که
تا گناه عظیم شود و در وقتل من ملامت کنند خسرو گمانش پیش کشید و او را از مقربان گرد امید وقتی بسبع او رسایندند که غلام
سپه سالار را مرضا دست خسرو گفت چاره چیست گفتند او را چاره باید کرد خسرو بر اسب ایشان فسرین کرد
روز دیگر سپه سالار را منزلت بفرود داد که بچسبش آساره کرده بود و در تمام کام خلوت از آن سوالی کرد و گفت گفته بودی که
او را بند کنم خواستم که محکم زین بندی بروم هیچ بند حکمته اقیه احسان ندیدم گفتم هر بند بعضوی معین است خواستم بر شش
بند کنم که سلطان احسان است پس سلطان نا بایه که مثل خود بخوابد کند و قتی یکسکه بظلم نزد خسرو آمد که غلام حال
تو خفیه ای مرا غصب کرده خسرو گفت که چند سال است که در آن تصرف میکنی گفت چهل سال گفت اگر یکسال عامل من تهر
کرده بودی گفت تو چرا ملک بر نه برام چون گمانشستی خسرو بر بنجد و غلام فرمود تا او را بسبب چند بند نزد معلوم گفت یک نخله بدید که
آدم بود اکنون بدید نخله از دیگر دم خسرو بخندید و او را بنواخت و او فرمود تا بیاید و باز که گفتند از سخنان خسرو پرور است

که بزرگان را فرمان برتاوردان فرمان تو بر بند باجمعه چون چهارده سال سلطنت خسرو بگذشت رویان قیصر را با سپه سران طوس
یکشند و هر قل را بر نحو و بادشاه ساختند پس دیگر قیصر خنجر و پناه برد خسرو او را با سپاه عظیم بروم فرستاد سپاه عظیم
تا قسطنطنیه برآمدند و در دم خرابی بسیار کردند و هر چند خواستند که رویان سپهر قیصر را بسلطنت بپذیرند قبول نکردند هر قل از خود
سپاه عظیم شکست خوردند ای تعالی بنامید و سپاه بزرگنده جمع آورد و با مخالفان رزم کرد و نظر بایستد و اشاره باینست
در قرآن مجید الم غلبت الروم فی اونی الارض لا ینصع سین القصد چون سی و هفت سال از سلطنت خسرو بگذشت فعال
خسرو او با همان سپه بگشت بد نام رسول علیه السلام را که با نوزده هزاره ساختند چنانچه در اخبار رحمة علیه السلام گذشت
ایزد و تقاضای پسرش شیرین را بر او گماشت تا بقتلش رسانند و در رزم پسر خود که شیرین نام داشت طبع کرد
و در نیابت السخام نمود شیرین بکینه خود را بدختر خسرو رسانید و آنرا بختی بلاک کرد و با جمعه بعد از خسرو پسرش
شیرین و پسر بن خسرو بسلطنت نشست مادرش دختر قیصر بود و بعد از او پسرش ار و شیرین شیرین پس از او بعد از
یکسال و نیم شهر را حاکم سرحد روم او را بگشت و به باوشاهی نشست چون از فاندان ملک بنو عظمای زوس از دستش
خار داشتند با اتفاق یکدیگر او را بگشتند جوان شیرین خسرو را که از کرد و پسر او هر چه چوین متولد شده بود بسلطنت نشاندند
او یک سال ملک را نماند و نماز و بعد از او تو را نخواست بخت خسرو بسلطنت نشست و رسول علیه السلام فرمود و قتل
تومی که دالی ایشان زنی باشد و او در عهد خویش باها و باطما عمارت کرد و در زمان او رحلت فرمود و او یکسال و چهار
ماه سلطنت کرد و در گذشت و بعد از او خواهرش ار زومی و تخت بجاوست رسید و او زنی تمیله و عاقله بود پیوسته برائی
خود عمل کردی بعد از فرخ زاد که از زمان خسرو بر وزیر سر و سله خراسان بود پسر خود در ستم را بجاوست آفریدار گذارنده بر این
آمد آرزوی دخت را بدید و عاشق شد و خواست که او را بخواهد آرزوی دخت گفت که بادشاهان را شوی کردن چار
بود که فلان شب به قصر ای نایب کامرسی فرخ زاد شد و در شب مسموده بیله قصر آمد آرزوی دخت با سپاهان
بفرمود تا او را بقتل رسانند پس ستم کین پرورش کرد بدین کشید و زومی دخت را بقتل رسانید مدت یکس
چهار ماه و بعد از او کسر که را که از اصف و آ و شیرین بایکان بود و بعد از او فرسخ زاد بن خسرو و چند ماه
سکه بعد از یکس حکومت کردند و بعد از او وزیر و جمر و شهریار بن خسرو و وزیر که آخرین ملوک عجم بسلطنت نشست
و تاریخ عجم را که از زمان جمشید بود بگذشت و از عهد خود تاریخ جدیدی گرفت و آنرا اکنون که تقویم منیولند در ستم
بن فرسخ زاد که او را بر تخت نشاندند بود در المهاد گشت و در عهد نیز و جرد میان عرب و عجم محاربات اتفاق
افتاد و آن از زمان خلافت عمر فاروق تا خلافت عثمان بن عفان بوده با جمعه جزو است سپاه اسلام بخراسان
گرفت و در آن شهر بانو دگیهان بانو غیره با سیری بر دست مسلمانان اقتادند شهر بانو بیکل با حسن بن علی علیه السلام و کسان
بیکل محمد بن لبه بگور آمد و بالاخر در جزیره در آخر سال سی و یکم هجری در عهد خلافت عثمان بر دست آخیزان و در
گشته شد و روزگاری مسلمانان سپهر گشت و مملکت ایران تصرف مسلمانان در آمد و در ملوک بنی محمد که در خراسان مسلمانان
بودند و جزیره موصل حکومت کردند چون از اتفاق آن جوان موصل درین نسخه بقلعه آمد که در تخت آن احوال ملوک

آنجا می نشست بنا بر آن بعد طبقه ساسانیان بطریق اجال سطرې چند شتر احوال ملوک آنجا مرقوم سلمه گرد و پوشیده مانند
 که ملوک بنی عمیر را ملوک بنی نصر و ملوک خیره نیز خوانند و دل ایشان مالک بن قحطیه است از احفاد کلمان بن سیا آورده اند
 که در آن آوآن که اشکانیان بر ابران سلطنت داشتند این دو قاعه آل سبا را بسلسله عطف گرد و پندیدند و بطریق سبب و ملکیت
 مالک بن قحطیه را جمعی از قبیل خود برگزیدند و بجهد و در بنیارسید و بباد اذ قبیله آرد که در آن ترویجی قیام داشتند بر آن بنیامین
 و بعد از و برادرش عمر بن قحطیه و بعد از و خدیجه بن مالک بن ابرس یکی بعد دیگری بحکومت رسیدند و خدیجه مبروص بنو آذین
 ابرس گفتندی دانگ زبان پیش از نظور عیثی بوزه و جگر و یک موزون بود و هرگز با کسی شراب نخوردی و گفتی ندیم من جز ستارگان
 نشاندند لاجرم او را ندیم افرقین خوانندندی چون مشغول گشت او از خوشن عدی بن نصر بن میده از وی که در زندگان بنی اذین
 بشیند و او را طلب داشت نصر قبول نکرد و فرمودید یار او کشید نصر خواست که با او خوب کند مصلحتاً در میان آمدند و عدی را نزد خدیجه نزد خدیجه
 او را شراب دادی فرمود از فاس خواهر خدیجه او را بدید و عاشق شد و بکام رسیده از او حامله گشت این سخن خدیجه رسید هر
 متوجه شد و قبیل خود برگزیدند و بخت پدرش نصر در گذشتند بود عدی ریاست یافت و در کربن آتازنه بر او عاشق شد و شبی نزد او چنان
 آمد برادران زن آگاه شدند و عدی را در شکار گاه بکشند از فاس خواهر خدیجه سپری آرد که در حسن و جمال مانند پدر
 بود خدیجه او را عمر نام نهاد و پس خواند چون بسن تمیز رسید خدیجه او را و بیعت ساخت عمر بعد از خدیجه بحکومت رسید
 و چون بعد از وفات داشت او را و اولاد او را ملوک بنی نصر خوانند با جمله عمر بن عدی که بن نصر از وی
 در اعمیاریا و بنشاه شد و شهر خیره بنا نهاد و بزریا نام زنی که بر جزیره حکومت داشت و کشید زبانه غیرت خود از بر ملاک کرد
 عمر بر جزیره مستولی شد چه آن شهر بحسن و تدبیر خدیجه بن سعد حلی که ابن عسّم خدیجه بود و سوگشت و قیصر اول کسی است که غزاه
 و عمر بسیاری از توابع جزیره بکشند و جزیره تنگگاه ساخت و در عهد او آرد و شبیر یا یگان خروج کرد و ملوک طوالبت را بر انداخت
 عمر بن عدی آنچه استنابت آرد و شیر کرد و دو صد و بیست سال ملک ماند و بعد از و پسرش امر القیس بن عمر بن عدی
 بادشاه و پس از و عمر ابن امر القیس و بعد از و امر القیس بن عدی بادشاه شده و بعد از و پسرش
 نعمان انخور سلطنت یافت اعراب در ایام او زبانه خوانند و ذکر و پسر خود بهرام گو را با و سپه و نعمان عمارت خود نقاوسد بهرام
 و آن که مشقت نقل است که چون سی سال از سلطنت نعمان انخور گذشت زوری با وزیر خود عدی که دین عیسی داشت در کوهستان خیره
 عنوان میکرد عدی گفت وانی که اینجا بود بگویند بگویند گفت که با چون شما بودیم شکر می نکرده که چون ما سوید نعمان ملک شد است و دین عیسی
 گزید و موصوعه بنا نهاد و محکم گشت و گفته اند که نعمان روزی بر خور ققائسه بود وزیر را گفت این بگو تو معنی در جهان هست وزیر گفت نه ولیکن
 عیسی نیست که باقی نخواهد بود گفت آنچه بقیست چیست گفت بهشت نعمان متاخر شد و پلاس سبیا پوشید و پس ازان از و کس
 نشان یافت بعد از انقطاع نعمان پسرش منذر بن نعمان سلطنت نشست و او آن است که بهرام گو را با و او سلطنت رسید و بعد از و
 اسود بن منذر و منذر بن منذر و نعمان بن اسود ابوالقیر بن علقمه از خویشان نعمان زبانی بگردید بحکومت کردند و بعد از ایشان
 منذر بن امر القیس شهر بر این امر القیس شهریور بن امر القیس است و در است رفابت حسن ان تاشخ خوانندندی
 و قحی که نزد وی نمود کرد و در مملکت منذر نیز و ناست و حارث بن عمر بن حجر گندی بر و فالتب منذر برگزیدند و در عهد نو شیردان بجای آوردند

با سلطنت رسید بعد از پدرش عمر بن عبدالقویس بن منذر و منذر بن سلطنت کرد تا هنگام سن ستمده حکومت یافت و او
 آخرین ملوک خیره است و شقایق نعمان با دینوب است گویند وقتی سیر رفت و بمنزلی خورم رسید شقایق بسیار آمد کرد که هر که شامی از آن بخند
 دستش بر سر لاجرم آنرا شقایق نعمان خوانند و گفته اند که نعمان محمی خون است و شقایق نعمان که گویند آنرا در سنجی بخون نسبت دهند بگله
 نعمان با خسرو پرویز در مخالفت گشت خسرو سپاه را در کوفه شکست داد و بعد از او با اس بن
 قیصر طالی بفرمان خسرو پرویز بکویت خیره رسید و بعد از او را و ما هسان همدا را از امرای عجم ایالت خیره یافت و بعد از او پس بگشت
 که مملکت خیره بر دست سپاه اسلام کشا گشت و پس از چندی منذر بن عثمان بن منذر که بغیر و رشور بود بفرمان پرویز و خسرو پرویز
 آمد و سقیلا یافت خالد بن ولید در بحر این با او مصاف داد و منذر در سنه ۱۰۱ هجری قتل رسید و دولت بنی نصر پسری گشت پرویز
 شهرت از عراق عجم در غایت لطافت و در مفاصله روز و کوه پاهانش آتشگسرت و مسروری پروازند و انا آتش تمام طبعش میخشد و با
 در غریب و غارت برزید و در اشط بسیار است خصوصاً در نقب که از جا می تپد برداشت و بسیار و از مردم قابل گاو گاو هفت را با نقب سجد
 و مقابل داشته اند اما هر یک را تمنا نیست که دیگر بر اینست اول که کپتون کاو کاو از دیک شهرت و از پسران آبچکان تا سهر بن نعمت آبا که ابتدای خیابان کاو کاو
 است تمام نیست و دیگر کاو کاو که است و در طرن دیگر گشاده است و تعلق آنرا با شهر پرویز بود و گفته اند بر همان وقت که از پرویز تا آنجا از رنگ است در میان دو کوه
 نشانی شده اما بگفت حارت سول نشین بانها گشت این تریح بر کاو کاو دارد و در و خان در میان نعمت نافع شده که اکثر وقت خشک است که اگر آنرا آب بودی
 نعمت را بروی نیز بخسب بودی و در مکه هر دو طرف آن رودخانه و قنق است که بی را گرم سپرد و دیگری را سرد سپرد و گویند تفاوت آب هلو میان دو مکه است
 آیدست که هر دو مکه مکه گرم نیز در مکه سرد و در مکه سرد و در مکه سرد و در مکه سرد و در مکه سرد و در مکه سرد و در مکه سرد و در مکه سرد و در مکه سرد
 که داناش در غیرت درش موه است پوشیده مانده که در نیز در اما بجان که اول آن قوم آتا بک است مسام است که بنی است و قتران علاءالدوله
 ولعی والی شده و او علم بسیار داشت و سیاست اندک بنا بر آن حکومت برادر خود عزیز الدین لشکر باه داشت و عزیز الدین در بانصورت
 و چهار عیری وفات یافت و بعد از او برادرش آتا بک علاءالدوله بن مسام بکومت نشست و عمری در ایالت و چون سلطان طالع
 این خوارزم شاه از بنه دستان بازگشت با پیوست سلطان او را پدر خواند و ایالت مغان داد و همچنین ایالت نیز در او داد اما بجان مانده
 تا آنکه در عهد آتا بک یوسف شاه امرای مغول بکومت یزید رسیدند و بی نگه گشت که امر مظفر طغرل خاراخان بکومت یزید رسید و فرزندانش
 بیاه شاهی رسیدند آن مظفر خیار از ایشان ست طلیس که یک چون فضل این تقدیم است در جواریز و واقع شده لهذا اینجا ذکر کرده و طلیس
 و فضل تقدیم چهارم است و در بحث فاین مرقوم شود و طلیس که یک شهرت است که یک قلعه اش رفایت استوار است ابر قوه سابق
 و فضل فارس بوده و اکنون تعلق بخراسان دارد و در نزهت القلوب آمده که اول آن شهر را بر زیر کوهی ساخته اند ابر کوه می
 چون خراب گشت پس از آن دیزین که اسما مهورست ساخته اند سبب گفتگوی عوام ابر قوه قرار گرفت گویند که کاس
 ابر خود بسیار خوش را در ابر قوه از هوش گذراند و مال بزرگی که اسما اینجا است همان خاکست و ولایت فارس طالعی است آباد
 و فارس بن اشور بن مسام بن نوح علیه السلام آباد کرد و مردم آنجا را از اصحاب محمول کامله دانند و صاحب مساک
 اما که روه که شرفی فارس حد و گیان است و غربی خورستان و صفایان و شمال ایان نهری زنده و در آن جنوبی ایان است و در فارس
 جزایر بسیار بود و پنجم جزیره مشهور مرقوم گشته اند جزیره خار که بحر فارس است و لو بود در آنجا نیک می باشد جزیره وال

بجزایر

در بحر فارس بود و گاه گاه چون این دریا بکند باهی عظیم در خشکی ماند و در آن سال مردمان جزیره بعیش گذراندند بدان ماهی را بکنند
 و بچو نشانند و در ضمن آنرا افکنند تمام سال مردمان بخوار کفایت کند اهل دول را حجت سوختن و محتاجان را حجت خوردن بکار آید و
 این در ضمن را در ظرف چوبین کنند و الا در سحر که باشد شرح کند مجیب ضایع کرد و جزیره سوسور یا در بحر فارس است و ساکنان
 آنجا قومی باشند بر ملت ابراهیم خلیل الله القصد فارس و در زمان قدیم سنج کورده داشته که کثرت زمین آن اطراف بوده و مصنفات آنرا
 از صنعت فرسنگ گرفته اند و احوال زلزلک است و معظم ترین ملوکات شبانگاه است و در الملکان خردست دار البحر و شهرتی است
 در رعایت نزهت و حضرت در تاریخ بیابانی مسطور است که در بحر و بنا کرده رشید و زیر در آب بن های بن همین است و بعضی گویند
 که همین بنا کرده است و یکی از قبایل ابراهیمی است که در نهایت فصاحت دارد و در سالی از زیست متقال زیاد یعنی شود
 و این در عهد فریدون پدید آمده گویند که یکی از دوسای فریدون کیش کوی را به تیر زده چون شب بود کیش زنگار کوی متوار می شد
 اتفاقا ازان شگاف زنی متفاطر بود چون کیش ازان انجور و شکسته او درست کردید صبح همان شخص آن کیش را بدست
 نزد فریدون آورد و کیفیت را باز نمود فریدون فرعی شکسته بال را ازان آب خوراند تا مرغ نیک است ازان هنگام در خمر بطاقت
 و اطراف دار البحر و بوفور اشجار سایه گسترده و انار و جوج پرور و ترنج بر بسیاری از شهر کشور دارد و یک از شهرهای مختصره بحر
 است و ساکنانش اکثر صنعت کارانگاری اشتغال می دارند و از مصفا فاش موضعی است برده نام که در غلش نادر گفته اند
 اصطخر نامها دارالکعبه بوده و بلیقی آید که می خرد و استخر او را احما شمر سلیمان بهیاح و بعلبک و شام و در شهر شیراز
 و آتشکده که فرود آن از جمله علامات ولادت محمد بوده مهران بلده بود و کید مرث که آغاز باوست ای همان
 برد است اول شهر کوه جهان بنامند اصطخر بوده و طول آن شهر باقی مانده که فتنش چون مهبت که میان بلند تر در راه شمس
 نظر خورده و میان مار بکتر آورد و کوه که حبشید در آن شهر قصری بهیچ ساخت و بر وز تحویل آفتاب سحر حل که روز نوروز
 است بعیش و جشن برداخت و احوال ازان آنا چهارده ستون باقی است میرضا و از زمره سابقه شهری معروف بود
 و نزد بعضی از بجا که گشتا سب است و برخی گویند که چنان بفرزده سلیمان بنا کرده اند و در حد و آن فرزنداری بوده و زده فرسنگ روه فرسنگ
 در کمان حضرت لطافت آب و هوای سوده در کمان لیسگی کج بود بی پوست چوب و بویا نفع دهه و جب بوده اما احوال آن خدا
 بر طرف شده و عو من آن زده که با عمل آمده و قاضی ناصر الدین صاحب تفسیر میضای ازان شهر است گاه خورون بر اوست
 صحیح صادق از ابله قبا و بن فرزند است که پدر نوشیروان بوده بجا تازه طراوت است خصوص در فصل ربیع از کثرت گل و بهیچ گلخانه
 است جدرافم حرون از مدینه سنوره بگادرون آمد و معتم شد شیراز بحسب تعافت آب و هوا از باغ ارم آبی داز و ننده زمین
 کنایه است محمد قاسم این عقل غمزه و جلیج آن شهر را در هفتاد و چهار حجری بنا کرده و چون در تصرف عمر ایست در آمد بوسجدی و بجا حجت
 و موسوم بقیق گردیند و در زمان عضدالدوله طبعی معموری موفور بهر ساینده و او سور و باره بگرد و شیراز گردیدند و ملکا شرف و بجزیره
 در ربیع و باره آن سعی بقدم رسانید و بهترین آبها شیراز آب کار بریز کن اند و بوبه و طبعی است که آب رکنا بود و کفی استخوان پزیر
 و نزه ترین جابا شیراز فصلی زمین است که اکثر سیر گاه خاص عام است و در زده فرسنگ شیراز چشمه ایست موسوم باطلی است که در
 فصلی از آب چشمه خاصیت جلا بخت بخشد و در آن ایام از خاص عام چندین هزار آدمی بدان موضع رفته و سه روز صبح و شام ازان

آشاییده و دفع فضلات بینها نبیسه طیکه در وقت خوردن باید که در دل بگذرانند که از قصد ویما از زبان یعنی از طرف اعلیٰ واقع شود
 و اگر بیج در دل بگذرانند یعنی در شکم پیدا شود که بهم هلاکت بدهد و فضلات دفع نگردد و در فارس و شیراز امیر شیخ ابوالسختی انجو حکومت
 و امیر مبارزالدین محمد مظفر که آن مظفر مشهور است آندیا را از انجا استخراج نمود و ذکر آن مظفر در سخنان که وطن اجداد است نوشته شود اما انجو
 شیخ ابوالسختی انجو است که پدرش امیر محمد و شاه انجو از اعیان اکابر فارس است و اسطره بخواجه عبدالقادر انصاری می پیوندد
 و شیخ خرمچند اصفهان که کوفان شصتی فارس شده و چون منول خاندان انجو گویند لذا باقی هشتاد ریافت و شیخ
 ابوالسختی انجو امیری با سخاوت و عیاشی در طریقه دوست بود هنگامیکه امیر مبارزالدین محمد مظفر ابوالسختی در شیراز بنظر سبب خرمچند
 مظفران مشغول می بود تا آنکه امیر محمد بن شهرزاد و در آن حالت شیخ ابوالسختی مست بود و گفت آنچه آشوب است گفتند صدای کوه
 محمد مظفر است که نتوانم بزرگ گرانجام ز فرقه است لار از شهرهای قدیم است اما اینکه در چه عصر و زمان بنا شده و که نام یک از سلاطین
 همت بر آبادانی آن گذاشته بنظر نرسیده بود و در تاریخ صحیح صافی می نویسد که آندیا را بعد ملوک عجم با قطع لارین گرگین میلاد و در آن
 در یافت میشود که از اینپس لارین گرگین بن میلاد باشد با آنکه قلعه لار از بناهای او و بنام او مشهور است و بعد از او اولادش بر
 سلطنت میکردند تا آنکه جلال الدین ابرج از اولاد گرگین میلاد و در عهد خلافت عمر عبدالعزیز مروانی امارت یافت و اسلام آورد
 و بعد از وفاتش در اندیا حکومت میداشتند تا آنکه ابراهیم شاه وانی شد و در سنه یکترار و ده هجری شاه عباس صفوی بر اندیا استیلا یافت
 و دولت اولاد گرگین بر گشت خورستان ولایتی بر نعمت است اما هوایش فاسد و دانش سیدار و در وقت او ولایت عراق عصب و کردستان بر
 و فارس بیوسته صاحب طبقات محمود شاه ای آورد که در سنه چهارصد و پنجاه هجری بخورستان و تولج ان زلزله دست داده که غنای کوفته
 شدند و کوهی متفطح گشته از میان آن مردبانی از اجزای ظاهر شد که گوید در میان چنان کرده بود و نتیجتاً ولایت ما چنان نوشته اند که
 الویسره بفرموده فاروقی لشکر بر سر هر مرغان که حاکم آن اصحاب بود کشته و هر مرغان با وی صلح کرده همراه او بگردیدند و مسلمان شدند
 بروایتی تسخیر خورستان سببی شهری شد و در آن زمانه سابقه اهو از ولایت خورستان را که ره معتبر بوده و هوای آنجا در غایت
 بدی و گرمی بوده آورده اند که هر که سالی در آنجا مقیم شود و در عقل خود نقصان بیند و باعث آبادی آن شهر کرد و شیر با بکان بود و پیش
 از شهرهای معروف خورستان بوده بروایت ابن مقفع اول سورگی بعد از نونفان فرخ علیه السلام در جهان بنا شد سویش و در ده و ساهم
 این فرخ همت بر بنای آن گذاشته و ابو موسی اشعری در عهد فاروقی آن شهر را فتح کرده و مسلمانان در آن یافت پس از آن خانه دید که
 هر چه در آن آویخته بودند قصد اندرون کرده غازن گفت که در آن خانه مالی نیست گر تا بوقت و نیال پیغمبر چون در آن بکشد و سر
 دید که شخصی بران خفته و اصلاً غلی در جسم او راه نیافته موسی اشعری بفرمود عمر یعنی آنده عنده و اینال را در نعرانی دفن کردند
 عسکر کرم شهری با نام بوده اول لشکر بن طهوت دیوبند در آنجا شهری بزرگ گشت و آنرا لشکر شهر بعد چندی ویران گردید و شاپور
 ذوالانگلیتجه بر تعمیر کرد و موجب شاپور خواند و بار دیگر ویران گشت کرم و فنیکه حکم حجاج بن یوسف ثقفی بخورستان رفت و فرخ تراود
 را بکشت آن شهر را آبادان ساخت و موسوم بعسکر کرم گردانید و این سلسله شهر که مذکور شد احوال خراب است و از شهرهای سابق
 خورستان که حالاً در قریل شهر و غیره است بزرگانه می بود و در قول از امیر امیر مبارزالدین است و در کتاب دور و در وقت انقباض
 گوید که شهری کوچک است اما مسافتات بسیار دارد و در حوالی آن مرغانی است نیم فرسنگ رینم فرسنگ که نام نرگس نام خود است

در آن زمان

و هم برین حدود درختان اند که آنرا ازین گویند و شکر و نخل است و بسیار نخلهاست تا آخرین پیشتر نیز تعبیر کنان دارالملک
خوستان است بعضی گفته اند که بنا کرده شاه پور بن شاه پورست و در زرتشت انقلب گوید که تخت پوشک نشا و از آن تغییر کرده و بلبلان
ار و شیر یا بلکان تجدید آباد ساخت و بنای آنرا بصورت هب بنا نهادن شهر کنار شهر اشرفان بر زمین مرتفع واقع شده و قلعه اش
در رعایت محکم است که مان ولایتی است و صحیح دلی با بیان شرفی آن نگران و غریب آن فارس و شمالی آن خراسان است و کرمان بن
فارس و بلقوی کرمان بن نیبال آنرا آباد کرده و در تاریخ گوید که چون اردو شیر یا بلکان بر ملک الطولیت دست یافت متوجه کرمان
شد و در باخماروی بود و مفتوح او نام و او گرمی داشت موسوم تخت کرم کسی را با او تاق نهادند و بعد از او شیر بر جی بود
از شیر یا جنگ کرد و مغلوب گشت و بالاخر بجیلکی از پنجیکاران آن کرم را بخریدند تا در کام آن کرم از زین گدازید بجای شیر تخت
و آن پلاک گردید این حکایت در شاهنامه فردوسی طوسی شرح و بسط مرقوم نموده و گفته آن کرم از سبب متولد شده بود و کرمان را
منسوب است القعه بعد گفته شدن تخت کرم از شهر شهر کواشیر را تعمیر کرده و آن شهر سالها دارالملک کرمان بوده و از شیر از کنگا جلوه
بعد از آن در چون سخن ساخت حمد الله مستوفی و زرتشت انقلب آورده که کرمان ده شهر دارد و اکثر شهرها را هوای معتدل است و
شهر کلان چر قب و سرعانت و در بعضی ایکنیکرمان خرماد و نیرسالی آناه بار میدرد و در حوالی کوه تابان شپت است که خاک آنرا مردم عجیب
صا بون بکار می برند و در عجایب البلدان گوید که در جبال کرمان سنگهاست که چون آنرا بر هم ساینند باران آید و این سنگهاست
که مانند مهنرم میوزد ابو علی محمد بن ایلیاس شهسوار ایلیاس لاری میز نهرین لید سامانی بود و در سنه ۳۱۲ هجری بمغزالد ولد وین
قصد کرمان کرد امیر علی مقصدش روز با و باله رزم های صعوب کردی و شب بهر ایشان میوه و طعام فرستادی مغزالد در گفت
اگر دوستی جنگ چیست و اگر دشمنی مینانست چرا گفت بزور دشمن سپید باشنا جنگ میکنم و چون اینمکلاست و شما غریب نیامید
و از فی نیا شد که همان را بنان تواضع کنم مغزالد و لهجی شد و دست از کرمان برداشت و دیگر از ملوک کرمان فرخنا بنان اندر اول
براق صاحب است که در عهد سلطان محمد خوارزم شاه مسلمان شد و سلطان بجن تهر او بر کورخان غایب مد و چون در
در عا و شکر خانی را که گشت متوجه کواشند تا از آنرا به بند زود و سلطان جلال الدین منکر بن سلطان محمد خوارزم شاه چون در
ابو القاسم زوزنی والی کرمان در زمان براق حاجب که بخجروئی مشهور بود و در طسح کرد و راه بروی گرفت براق را چندین
سپاه نمود زمان را باس مردان پوشانید و عقب خود نگاه داشت و بانموددی چند از مردان آنچاری برزم آورد و نظر
یافت و بکرمان شد و گرفت و در بیعت صد و نوزده هجری سلطنت نشست و با و کنای تقان این جنس کزغان متصل گشت و
مقنن من طالب یافت و چند کس از اولاد او حکومت کرمان کردند و آخر این طایفه شاهجهان است که حکم غارا خان وانی کوش
خلق سگ کو او را محمد و مر شاه نیز گفتندی ما در شاه شجاع ابن مبارز الدین محمد بن مظفر دختر شاهجهان است طایفه
از شهرهای محکم است و آب و هوا ناخوش دارد و قلعه اش در رعایت محکم است سیستان ولایتی است که حدودش از
خراسان است در مغازه کرمان و جانب غزنین و اطراف افغانستان هند و در از من سابق نوعی آبادان بود که
بسیار بین با وجود قلت آب بهزار وینار کنگی قیمت نموده و غور و اسقرار و راول حال داخل سیستان بوده و آن ولایت
را سیستان نیز گویند به سیستان بن فاکس تعمیر کرده و بنا به سیستان و نیم روز نیز غمزهت وار و اهل آن دیار را شکرستان

نیز خوانده اند و عرب معرب ساخته بخیزی خون بزرگترین نهر سهند است که اکثر وقت از آن بگشته عبور می نمایند و خاکش در بجزر می ریزد و در زره دریا پور ایست سمنه فرسنگ دور میان آب جزیره ایست مزروع و مردم نشین و مولد مبارک است
گوید که در همه شبستان یک کبی است بر در شهر بام و ماری که از بهشت برآمده بران کوه افتاده و از عجایب آن دریا رنگ آن است نزد یک اوق و قلعه گاه آن کوه است که قریب نعلب فرسنگ بلندی دارد و یکروی او را یک گرفتند و در آنجا چند هزار مترک است که مردم شبها آنجا زیارت روند چون بسکه کوه رسیده خود را بر روی رنگ با کرده میل پایان میکنند و در آنوقت آواز نغاره و ففر بسیار و بغایت شدید و سخت در گوش آید و عجب آنکه چون پهای کوه می رسند بر یکی که پایان آمده باز میگردند و بر سر آنجا می ایستند و در عهد پیشدادیان و کیانیان تخنگاه زوال و رستم و استلانیان بود و ذکر رستم و اسلامش رستم بن زال بن سام بن نریمان بن کوزمک بن اطهر بن ششم بن طورک بن شید اسپ بن جمشید چون جمشید از بیم سحاک گرگینت سخاک عبور بر کاغذ پاره با نقش کرده باطراف جهان فرستاد که تا او را شناسند و بدست آرند یکی از آن عبور تمام بستان سید ملک سیستان و خنری داشت بحسن جمال و بقل و یکاست موسوف بوده و گفته اند که تیر و کمان از مخترعات آن دختر است بزواج رغبت نکردی پدرش رضا داده بود که هر که خواهد شوخ کند دختر آن صورت بدید و عاشق بشد جمشید بلباس درویشان بستان رسید و در بانعی که دختر ملک در آنجا بود سیرکنان رفت دختر جمشید را بدید و شناخت و خلوت کرد و آن صورت پیش نهاد اسدی که بدقت و بشه خانه آن نیلگون برینان بسیار در دنیا اندر میان جمشید بعد از انکار و سخنان بسیار دختر او را کرد و جمشید بمنم جمشید دختر باخو است دختر او را در قصر خویش بنیان کرد پدرش آگاه شد بنا بر عهدی که با دختر کرده بود در محالقت جمشید که جمشید چند بیتان بسیر بر دو او را پسری آمد بشید اسپ موسوم گشت و چون حدیث جمشید فاش شد اینک بگرگینت حکمین افتاد و قتل رسید ملک سیستان شیدا اسپ را پس خود میخواند چون او در گذشت شیدا اسپ بجا کوه نشست و بعد از او پیشش طورک بن شیدا اسپ والی شد و لشکر کابل کشید و منجاک او را بنواخت و سپه سالاری داد و بعد از او پیشش ششم بن طورک و پس از او پیشش لوط بن ششم بجا کوه نشست اطهر را اول پسری آمد او را گرگینت نام کرد و پس دیگر لوط بگرگینت موسوم گشت و گرگینت کاپی بزرگ بنام و منجاک و را بخواند و سپه سالاری داد و چهارم ملک است که از نامی خود که بر خروج کرده بودند تقلم نمود سخاک گرگینت اسپ را با دو از ده هزار سوار از راه دریا به بند فرستاد که در همتان سراج ملک است تا نزدیک پرفت و نظرف و منصور از راه لاهور بستان بازگشت و بفرمان سخاک باز نیمی و بلاد خود بخشود و مستولی گشت و مراجعت نمود و چون فریدون بر تخت نشست او را بدستور جهان پهلوانی داد و بدین صورت مشرق فرستاد و گرگینت اسپ ملک آنجا ملک را بر انداخت و برادر زاده خود نریمان بن کورک بن لوط را که پسری خود است بجهن فرستاد تا منصور را متاصل ساخت پس با گشت و بجد و کوچ از تنگ رسیده بر نهری عظیم که آنجا بود پسته و این تا زمان محمد بنختیار غلبی بود آنگاه بستان بازگشت و بعد از او برادر زاده اش نریمان که او را نیز خوانند بن کورک بفرمان فریدون والی سیستان شد و جهان پهلوان گشت و در عهد منوچهر لشکر کوه سفید کشید و آنجا نهر سنگ بپاک گردید و بعد از او پیشش سام بن نریمان بفرمان منوچهر والی سیستان شد جهان پهلوان شد و سوار لقب یافت و

و سپاه بینه بر روی کلبه و در حکام هند خراج نهاد و بارگشت و او را پسری آمد که موسی او سفید بود و سام برنجید و از جنگ بصحرای هند
 میخیزد او کینا م خورشید بر روی رود و گفته اند که میخیزد نام زاهدی بود که سام فرزند را با او سپرد و میخیزد او را زال نام نهاد و تربیت
 نمود و چون زال بزرگ شد سام بر رفت و او را بیاورد و زال را با او به دختر وانی کابل را با زواج کند و سام در زندگی خویش حکومت
 سپستان بزوال داد زال بن سام حکومت نشست و او بیعت و دانتش و تدبیر موصوف بود و در کتاب ذخیره ذکر
 کرده که زال بصحبت کے از اصحاب سلیمان رسیده بود زبان مرغان آموخته بود و در شجاعت بعد از پدر نظر نداشته
 زد و دوستان لقب اوست و چون چندی از حکومت او بگذشت پسرش رستم از زود او متولد شد و او نیز چون پدر
 بعلم و فضل اقصا داشت بعضی او را از حکما شمرده اند و در قوت و شجاعت با او مثل از نزد و در فرزند یک رشید کے
 مینویسد که او در زهنت صد فیل داشت و گویند که هر یک فیل زور صد کس میدار و پس حق سبحانه تعالی رستم را
 روز غنایم کرد و او بود چون رستم بن تمیز رسید شبی فیل سفید سواری پدرش را مشاهده رستم برخاست و گرز جانش
 برگرفت و فیل را یک زخم گرز از پا در انداخت زال او را امر کرد که بکوه سفید رود و از ساکنان آنجا کین حدت نرنگ
 باز خواهد رستم گرز خود را از ننگ نمک بخان کرد و بر رسم بار زگان بجهت و چون شب شد با هم زبان روی بلخ
 و اسل قلعہ نهاد او را بکشت و بر قلعہ مستولی شد و در آن آنجا منوچهر در گذشت و پسرش گو در ز سلطنت رسید و در
 اوایل دولت تو در ز سام وفات یافت و زال بر تریب سام مقیم گشت و تقییر او چینه بر و اخت افسد سباب و آن
 توران سپاه با ایران کشید ایرانیان بز آل پناه بردند زال با اتفاق ایشان زاب بن طلماسب را که از احماد
 فریدون بود سلطنت برداشت و افراسیاب را از ایران براند و بعد از اسب کرش اسب و پس از او کیتباد را
 سلطنت برگرفت کیتباد پس را و بعد خویش رستم دستان را جهان به سلوانی و او رستم بعد از کیتباد به پسرش کیتباد و کیتباد
 کار با نام متهین لقب یافت و در شانها فرود سی طوسی بسیاری از احوال او مرقوم است و او و پسرش در وقت پسر او فرزند زاب پسر
 خود رستم قبل رسید بعد از رستم مقیم با در سهراب یا شهر سیمکان نجا اند و از فرزند وجود آمد و فرزند بگیاست و شجاعت موصوف
 بود و چون لهر سب بعد از کوش و سلطنت نشست رستم از اطاعت او عاود داشت و باید امن کشید و بیستان مقیم گشت و او را
 برادری بود و شقا و نام رستم خود دختر ملک کابل را بهر او بجز است شقا و کابل فرست و با اتفاق شاه کابل در دفع بر او
 کوشید و در شکار گاه چاهی چند بکند و در آن شمشیر را و خنجر تعبیه کرد و بطاهر از شاه کابل برنجید و بیستان آمد و از
 رستم و او خواست رستم با برادر دیگر خود زوان کابل شتافت استقبال نمود و وعده گناه خواست و او را در شکار گاه
 او برونا گاه رستم سچایی و زواره بچایه دیگر در انقاد شتا و بر سر چاه آمد و شتات آغاز نهاد و رستم مجروح شده بود
 با و گفت اکنون با من خد کردی نیر و کمان مرا بده تا اگر جانور سے قصد من کنند تا زنده ام خسر او دفع تو اتم کرد
 شتا و تیر و کمان با و داد رستم کمان برگرفت و خواست که شتا و تیر زنده شتا و پس درختی نمان گشت چنانچه فرود می
 فرمود و لطف درختی پدید آمد بر او چنانچه بر او برگزیده بی روزگار در شتاتش تھے بود برگش بچایه در نمان شد
 پس مر و نا پاک را سے چچ رستم چنان دید و فرخت دست چچان خنده از تیر بکشتا و شست و درخت

و بر او بر هم برید خمت و بنگام رفتن و لشکر فروخت و شتاد از پس زخم او آه کرد و دست بر او دست کوتاه کرد و فرزند
 رستم چون از حال پدر آگاهی یافت با سپاه روی کابل نهاد و غش رستم و زواره بسپستان فرستاد و شتاد را با درخت بسخت
 پیاد شاه کابل نرم کرده اورا بگشت و بسپستان بازگشت بهمن بن اسفندیار یکین پدرش که بسپستان کشید فرامر بر نرم او شتاد
 و پنجاه سال حرب کرد و ماقت اسیر شد بهمن او را بر دار کشید و زان را اسیر کرده با خود برد و دوستان دودمان سپری گشت
 بهمن بعد چندی بشفاعت بشوکتی کج غمش بود زان را که در فرودسی گوید قمر و لغز بود پای وستان زنند که کشادند و دادند و بسپان
 تال در دابه در غم فرامر ز بسپستان میگردد تا آنکه کسهای بنت بهمن بعد قوت بهمن بسپنت کشید زان و روایه را تغزیت کرد
 و از کرده های بهمن غم خواست فرودسی طوسی گوید نظم بزال در دو دایه پیغام کرد که بهمن بی کار پس خام کرد و بدان خانه
 بزال سام سوار پی نپاست کردن چنان کار و زار و از تغزیت و غدرگی های زان و دو دایه را غم فرامر تازه شد فرودسی گوید
 نظم از ان پس همه رو کرد که بایان شدند و جو بر آتش تیز بریان شدند و بز ناری بگفتند با یکدیگر که دیدی که ما را چه آمد پس چه سود
 اکنون بگفت های بدلی می با زمانه بجای همان چون فرامر بر دار شد همه خواسته پیش ما خوار شدند و چو ده روز بگذشت بر
 رنج زان بنی که بگردید رویش ز حال بدادار در اندیشه گفت آن زمان که ای بر ترا ز جان کون مکان پیش ما نام از هر چه کردیم
 بدین گفت بلیم تو هستی گواه بگفت این وجان را بزدان سپرد و ز کشتی بجز نام نیکی جز بد و چو روزایه ان دید شد در موند چو عیوش
 بر آمد بحسب بلند و سر انجام مرغوشتن را بر نه بر بگشت از غم شوی و بیمار دهر بد بد خنده نهادند پس شوی زن که بر ایشان گویی
 گوت کفن و و از ان هنگام از ان مردان مردی نامور بر نخاست معتبر که همراه آنگریزان میی و کلاس را اسیر و تماشاکرده بود با
 راقم حروف می گفت که اکنون اولاد رستم زان در می و مدیس سکونت دارند در بدین مجوس و طریق زردشت اند و
 تشنه بر پیشانی میکشند و با من ملاقات میدهند و اکثر از ایشان تجارت میگردد البته علی الرادی و در عهد خلفای سینه عباس عقوب
 بن لیث صفار بگومت بسپستان رسید گویند عقوب بن لیث صفار یعنی ردی گر که پدرش در بسپتان بود که می کردی عقوب
 سرانجام فرودینا و و و با اتفاق چندی براه زنی پرداخت و بالاخر بگومت بسپستان سید منتول است که بعد ظاهر بن عبدالله از اولاد
 دو امین و الی خورستان هم رنج بسپانی خرج کرد و ظاهر با نزار اند و متعلق گشت عقوب بیث شبی خود را بخزان در هم رسانید و در
 و دینار بسیار بست آورد و بدین آثار نظر بر جوهر آید ارافتاد و بگمان آنکه در می گران بهاست در دمان انگندان خود کج و عقوب
 گفت تک ای فرود خورده ام رعایت آن ضرور افتاد پس اموال را با تمام بگذشت و بر رفت دیگر روز خازن از روی نجیب آقا توجه بهم
 رسانید و هم امر کرد تا ندانند و او ندانند که دادان را امان است باید که حاضر شوند عقوب نیامد و حال بازگفت در هم را خوش آمد و او
 ملازم گردانید و حاجب ساخت و بالاخر سپه سالاری داد و عقوب جز نام بر در هم نگذاشت امیر خراسان بحلیه در هم را مجوس کرد
 و بعد او فرستاد عقوب در دو صد و پنجاه و یک بجز جانشین در هم شد و در همان سال هرات و قوشج بگرفت پس که بان
 شتافت و ایستلایافت و الی فارس را بگشت و پنج بگرفت و عظیم متعلق گشت گویند که چون عقوب بدو مت رسید بالیکه
 از اخیان بجز بسپان پس زان او را بدید گفت حالت چون است گفت چنانچه دیر و ز حال تو گفت دیر و ز حال من چگونه بود گفت
 چنانچه امر و ز حال من است عقوب متاثر شد و ما نش بد و باز داد و در دو صد و پنجاه و سه بجز می قصد خراسان کرد و در محمد بن طاهر طاهر

تاريخ سوم

خراسان بکرمیت و پناه بداع کبیر بر عقوبت بر خراسان استیلا یافت گویند رسم یعقوب لیث آن بود که ہر کہ اولیٰ گشت
آدمی یکسالہ بایستاج باو دادی و اگر پیش از انقضای آہنت دیگر چیزی طلبیدی آنچه دادہ بودی تو باز گرفتی و او را
بلندی و ہرستہ ماہ سپاہ را یکبار صوم دادی و از شکر بانہش کسے راجمال بنود کہ دست بتاریخ بردی و دو ہزار ہر ہر گزیدہ بود
و بدست ہر کچھ پتانی دادی ہزار زرین ہزار سیمین و در خیمہ او چن پلاسی کہ بران نشستہ بود چیزی نبود ایچی خلیفہ اورا گفت کہ وہیم
پیشوای داری و چہن پلاس نشینی و چہن سلا حیکہ پوشیدہ چیزی نداری گفت سردار را بود کہ چنان معاش کند کہ شکر بیان نیز بر
نیج زندگانی تو ماند کرد و بعد از او برادرش سحر بن لیث جانین شد و او ملکی قہار بود و در دو صد و ہشتاد و ہفت ہجری خلیفہ
بعد از وفو را یالت خراسان فارس کرمانستان ج ماورالانہر و ستاد و عمر غنطا ماورالانہر فرغانہ و امیر سہیل سامانی صاحب و را از ہر بادہ ہزار سوا
از چہون بگدشت ہم با ہشتاد ہزار سوار توجہ او شد چون ہمنما بیآ راستند اسپ عمر لیث کہ بغایت سرکش بود و در جوان آہر
اورا بعت سہیل ساند بے آنکہ کسی قبل سدا میر سہیل ظفر یافت و عمر را در خیمہ و جس نمود و عمر باکی از فراش گفت کہ منہ نام فرا
قدری گوشت در شغل کرد و وزیر او آتش افروخت و بکاری رفت گی در آمد و سردر شغل کرد و ہانش سوخت و بچیل مہر بر
آورد و دستہ شغل در گرفتہ سگ مید و بدو غلط را مید و عمر از ان حالت بختدیدی از نگاہ بانہش گفت چہ وقت زندہ ہست گفت
امروز باد را خوان سالار من شکایت میکرد کہ صد شتر آلات مہلج را بخت جی کشند اکنون مے بنیم کہ سگے آرا بسہو سیت مے بر پس
معتقدہ غنطہ او رہنہد او طلب داشت ہیر سہیل لہر نمود و عمر بے بعد اورفت و مجبوس گشت و در جس غنطہ مرفین شد و در
جس بگرسنگے عمرو از عجایب نگہ بچکے از سلاطین راسفرہ و شیلان مانند او منوہ و عاقبت از گرسنگے ہلاک شد و کسی از مردم
خلیفہ ہزار و نگہت از سخنان اوست کہ دراز گوش با خود برید کہ اگر بار شمانبر و باری راہ شہا ہما بود جامع عنق شیر از از
آمار اوست و بعد از ولایتی امی از صفاریہ در سینان حکومت کرد و قراہ ولایتی ہست مختصر و در یک فرسخی قراہ کہ ہوی ہست کہ از
ماندی گویند درین کوہ طاتی است از سنگ کہ ہمیشہ آب از انجا سچکد و مردم از انجا دست برداشتہ بدعا طلب حاجت مینمانند کہ
چکیدن آب زیادہ شود و برداشدن مطلوب ہمد میدارند و الامروم باز میگردد قند ہار شہر بندی دارو کہ در میان طلوع
پہا ہست عمیق رنگ را کہ در ان خوف کہ اند آب آنرا جاری دیدہ اند و در وقتیکہ از انجا آب یکشد بر گماہی در
و شاخہای گماہ برنی آید و یکی از مضامین قند ہار زمین و اورست کہ دار الملک سوری بودہ کہ جد سلاطین غورست و دیگر
ہست کہ شہری لغت بودہ و دوران ناچہ گنبد نیست و در انجا دہ قہرست کہ ایشان را شہزادہ ہائے گنبد مہر باز میگنید کہ سقف
ان گنبد پوشانیدہ اند و صباح آن شکافتہ یافتہ اند چنانچہ از ان گل خاک در درون گنبد بافتادہ و بیہوق شہر چہ است از
ضامیم قند ہار نزدیک بفلات و آنرا قہر نیز گویند و دیگر مہمنہ است کہ اسحال بقدر و یہی مانذہ و در جنوب کوہستان جبل
کہ نزدیک زمین و اور واقست موکت تا سچ صبح صادق گوید کہ امیر ذوالنون یک انعون از امرائے سلاطین
گور کاینہ بودہ و لفرمان سلطان جہن مرز آگور کاینہ در ہشت صد و ہشتاد و چہا ہجرے حکومت و اور وغور یا نشت پس قند ہار
و قراہ گرفت و زمین و اور نشین ساخت و بعد از او پسرش شجاع بیگ کہ بشاہ بیگ شہورست و محمد مہتمم در قند ہار و کر مر
بحکومت رسیدند شاہ بیگ فلان شجاع و مشہور بودہ و در روز زم پیش از مہ شکر بیان مہا شہر تہال شدی اورا گفتند

سر ۱۰ را چنین تصور سازد و این بنا شد گفت که چنین بنامش در نگاه اعتبار من از دست میرود و گمان می برم که هیچ کس در پیش من نخواهد
 و اول بعد از پدر بقصد باسبب ایل یافت و لشکر بند کشید و شمشیر و انگشتر از جام فیروز گرفت چنانچه در اقلیم دوم در احوال سیستان
 مرقوم است و بعد از او پسرش شاه چین بن شاه بیگ از عنون بکومت رسید و سندیته در تصرف داشت و بعد چندی ملک ترخانیه رسید
 و او از امرای شاه بیگ بود اول ایشان میرزا علی بن فرخان است و از احفاد او مرزا غازی بفرمان محمد اکبر پادشاه ایلالت سنده
 و در عهد جهانگیر پادشاه حکومت قندهار نیز یافت و بعد از او کسی از ترخانیان بکومت نرسید و در بدو سلطنت محمد شاه گورکانیه
 افغانه قندهار شرح کرد و از آن گرده بود سلطان محمود خان غلزیه که پیران شتافت و استیلا یافت و پنج و بن سلاطین
 صفویه از آن بیاورد و احوال او و دیگران در اقلیم چهارم در ضمن نیال مرقوم شود و دیگر احمد شاه ابدالی در انی در قندهار
 سلطنت نشست و ازین پیش ملازم نادر شاه بوده و بعد او پنجم طالعش ترقی کرد و در عهد سلطنت محمد شاه و غریز الدین محمد عالمگیر
 ثانی گورکانی مکرر لشکر به شاهجهان آباد کشید و کرد و آنچه خواست بندی از قضایای او در ضمن شاهجهان آباد دلی بگذشت و
 اکنون تیمور شاه بن احمد شاه در رانی ابدالی بر قندهار استیلا میداد و کابل تنگکاه اوست و ششم از احوال او در ضمن کابل بنیاید
 عثمان زمین مولهت تاریخ مبارک گشای گوید غزنین در عهد سلطان محمود غازی چنان آباد بوده که هر روز هزار خرد و از تنگک
 صیادان به شهر می آوردند و غزنین آب و هوای نیک می و او و او میفینده در جنابش بسیار یافته می نمود و کزوم و
 دیگر موزیات در آنجا که می باشد و در واقعات باری آمده که در زمان پستان غزنین قندهار را از بلستان گفته اند
 را قمر حرون گوید که در آخر عهد محمد نوح شیر و بدو سلطنت محمد شاه گورکانیه انالت کال مبارز الملک سر بلند خان بوده
 همراه مبارز الملک انلی و ال در اقامت بخدمت بخشی گری قیام میداشت مبارز الملک خلف بزرگ خود خانزاد خان را با نوح
 سوسه و ال در اقامت کابل فرستاد خان موصون بکابل رفت و از این غزنین شتافت کسانیکه همایش بودند و
 می گفتند که الحال آبادی غزنین پیش از او یعنی نمانده و قبر سلطان محمود بگتکین در آنجا است بر بالین قبرش صحن
 مجید و پهلوسه قبر گری قبیل و گران از هفت جوش نهاده و با بجز غزنین نشین گاه اپنگین و تنگکاه سلطان محمود و قندهار
 و پدرش بگتکین و اولادش بوده و در تاریخ مرقوم است اپنگین ورم خریده اسپه شهید احمد اسمعیل سامانی
 بوده و در عهد عبد الملک بن نوح بن نصیر سامانی امارت خراسان یافت و آنجا کارهای بزرگ کرده و چون عبد الملک
 در گذشته امر از آنجا نامه با نوشتند که مراد سلطنت عم عبد الملک و پاپر اور عبد الملک منصور بن نوح است
 اپنگین در جواب نوشت که منصور نوجوان است و بعد از پنج شش روز شنید که منصور در بخارا بر تخت نشست اپنگین
 کسان جمعی فرستاد که قاصدان را بازرگ داند ایشان از بخارا گزشته بودند چون نامه اپنگین بخارا رسید منصور که پادشاه
 شده بود دل در گور کون کرد و بدنگاهش خواند تا بقتلش رساند اپنگین هر چند خواست بجای نرسیده امر خراسان را
 بخارا رفت و گفت مرا خوانده اند که بقتل رسانید چاره چیست گفتند خوارزم و خراسان غیر و زحمت خود را سلطان خوان تا
 اطلاع کنیم گفت بخوارزم که در پیرانه مسرک فرستاد شوم شما که ان او تید بگناه آورید تا که من بنید وستان میروم
 تا خند اکثر پس مرا و اولی کرد و مبلغ آمد و روز سه چندا قامت گزید منصور آگاه شد و شاهزاده پاپر اور را برین افر

و سپاه چون خبر رسید ایتکین سبلیج رفت و ملیح و در تنگ است و از پنج چهار فرسنگ مسافت دارد و آنرا محکم کرده سپاه
منصور توانستند گذشت دو ماه چنان مشتند ایتکین سه هزار سیرده داشت از جمله دو هزار و دویست غلامان او بود و در
ایتکین در طلائیه بود با سه صد غلام بر طلائیه سپاه منصور آمد جمعی را بکشت و باز گشت ایتکین گفت مشتاب روی کردی
اکنون که بشوید تدبیر کار باید کرد پس مشور نمود بانام حضرتن کوچ کرد و جنگاه از دیر به بیرون بردند ایتکین لغز را با
هر دو سبکتکین را با هزار مرد و در ریانهان کرد و خود با هزار تن عبور دریا کرد و بمیدان ایستاد و روز دیگر لشکر منصور رفتند
که او در سختی وقت تعبیل بر آمد چون از دریا بگذشتند ایتکین را در میان ایستاده دیدند ایتکین روئے با ایشان
آورد و طغان و سبکتکین از دو جانب دریا بیرون نهند و از اطراف تیغ در مخالفان نهادند اسپه سپاه مطوع
بقتل رسید ایتکین نفس ریافت و بیابان رفت امیر بابایان رزم کرد و اسپه گشت و پس ازین نوادشس بنت و
حکومت کابل بر سر جوهر آوردت و بغزین رفت و محاصره کرد ابوعلی کوچک در غنچه زمین بود ایتکین فرمان داد که
کس از لشکر آن چیزی از کس نه ستم نشاند روزی غلامی را دید تو بزه گاه فرعی بقتل کرد و بجهت ایتکین گفت که این
را که گرفته گفت خریدم ام ایتکین تحقیق کرده چون او را از روشتانی بجز گرفته بود امر کرد تا غلام را بد و نمیش کرد و در
سیر زده با تو بزه و مرغش آویختند و منادی کردند که این سزای آنکه مال کس را بجز و بستاند پس در سینه صد و پنجاه
و یک بجزی شهر غزین را فدا آفر اکتوبر کس را منج او و سنده و ستان تاخت بزر و غنیمت بسیار آورد و چون سپاهش شش
رسیدند پشاور بگرفت ملک مهندگر قصد ایتکین کرد و رزم نمود تا اطف ایتکین را بود و در حد و دیشاور در گذشت چون
سپاهش در ملک جنگا بود می ریش گذارد معتقد بودند پس ایتکین را امیر ساخته و بخش تدبیر او سلامت بغزین رسیدند
و باسحق بن ایتکین که بغزین بود دیو ستمند استحق بن ایتکین بجای گشت و اطاعت منصور بن سامانی کرد و بعد استحق
که او فرزند می داشت اعیان ملک کاکامین را که مقدم امرا ابو امیر خوانند و چون نماند سپهر که از غلامان معتمد سبکتکین
بود با است غزین رسیده و بر سلوگی آغاز نهاد و سپاه عمرش کردند سبکتکین را امارت دادند امیر ناصر الدین
سبکتکین غلام ایتکین بود و ایتکین درم خریدم امیر رشید ابو نصر احمد بن اسمعیل سامانی بوده بعضی گویند که نسب
امیر ناصر الدین بنزد جرد شهر ریاست چون دو و بغلامی افتاد با جمله امیر ناصر الدین قبل از حکومت روزی بصورت و او
با بچه بچراوید و است را بر این گشت آمو که بخیتد بچر گفتار شد سبکتکین راه شهر پیش گرفت آمو بجهت بچر از بی میروید و بچرا
میگر و سبکتکین را بر و رحم آمو بچر را بگذاشت مامورش او را پیش گرفت و سر با سامان کرد و بر رفت سبکتکین همان شب
رسول را بخواب دید که فرمود بان شفته که روی اینز و قعالتی هر گرا پادشاهی و م باید که با خلق خدا شفقت کند و قتی
ایتکین دوست غلام را بهر تحصیل بایست نزد غنچهان و ترکمانیان فرستاد سبکتکین از ایشان بود ترکمانان و راوی مالی تمام
کردند غلامان عزم رزم کردند سبکتکین گفت خداوند ما را جنگ فرستاده اگر جنگ کنم ما را بکنده حشمت خداوند ترا و ایمان آفریند
و مخالفت ترکمانان ایتکین گفت در جنگ کردید غلامان گفتند سبکتکین گفت ایتکین امر گفت چرا چنین کردی گفت خداوند
ما را جنگ فرموده بود اگر بغیران جنگ میکردیم هر یک خداوندی نبودیم نه بنده ایتکین را خوش آمد و در نظرش نیز بود چون

بسیگین در گذشت کار بسکلیگین بزرگ بود و شب چشبنده و هم محرم سده صد و شصت و یک چرخه خواب و بیدار که از میان آن سخن خواند
در ختی بیرون آمد و بزرگ شد و سر نیز گشت چون از خواب بیدار شد که از خادمان خبر تولد پسر او رسانید بسکلیگین او را محمود نام نهاد
و حتی پسرش محمود را غنی ساخت و بسکلیگین را آنجا نیت کرد و بسکلیگین از چنان گران هر که خواب باغی چنین تواند ساخت ملوک با پد که
چنین باغی سازند که دیگر نتواند ساخت محمود گفت آنچه نگفت نهال احسان نشان تا با دخزان را دوران نقره نباشد
بسکلیگین در سده صد و شصت و پنج هجری بر بست مستولی شد ابتدا سه سلطنت غزنویان ازین سال اعتبار کنند انوس حاجب
گود چون بسکلیگین بست گرفت روزی یکی از فیلبان اویش را با پای درخت خراب برهست خزانچیده گرفت مالک خزانان
بدرگاه آورد او هست بسکلیگین تنها بود آواز شنید و برخاست باسن و یک غلام دیگر سوار شد و با آنجا رفت و فیلبان بست بوفیلان
را دید که بر درخت خراب بر آمد و پیچید مرگفت که بر درخت خراب رو و پیکر گمان فیلبان بخلق میا و بر بر قوم و بفرموده عمل کرد و مس از ان
کس را مجال تمام نماند در سده صد و هفتاد و پنج هجری چیدال صاحب هند با شکری عظیم مغز غزنین از بلخان بگذشت بسکلیگین
کر باوزم کرد و پسرش محمود با وجود صغریس آثار جلالت نظهور رسانید گویند نزدیک فکر چیدال چشمه بود که هرگاه نجاست
افکنندی رسد و برق سرمای عظیم بر آید و باد های مخالف وزیدی بسکلیگین امر کرد تا قازورات دران ریخته عد و عقاب
و سر با عظیم بر آید هندوان عاجز شد چیدال تضرع نمود و بسکلیگین صلح راضی شد چیدال هزاران هزار درم و نجا و قیل قدی
قبول کرد محمود تاج آمد چیدال گفته فرستاد که در هندوان رسم است که هرگاه عاجز آیند زنج و زنند را بکشند و اموال را در آتش
سوزند و جنگ کنند تا کشته شوند و حال اشرت سر ما و باران و احوال با بن مرتبه رسد اگر صلح بکنند آن پر دازیم بسکلیگین با محمود گفت
که صلح اصلاح است چه هندوان عاجز شده اند و دست از جان شسته محمود خاموش ماند بسکلیگین رضاد چیدال هزاران هزار درم و نجا
قیل قدی داد و مقرر کرد که چند قلعه با و سلم داد پس چندی از اعیان امرای خود پیش او فرستاد و بسکلیگین طایفه با و را در آن
قلاع استقرت شوند چیدال بینه بازگشت و فرستادگان بسکلیگین را حبس فرمود و گفت تا او را که هرگاه پیش او بنده بار بر نشند
شماره ای نیاید بسکلیگین آگاه شد و روی به هند نهاد و لیکن بگرفت و بازگشت جی پال با انجام متوجه غزنین شد بسکلیگین باوزم کرد
و نظریات جی پال تضرع نمود و مجوسان را را که در بسکلیگین غزنین مراجعت نمود پس با سده عالی پسر نوح بن منصور سامانی
با در این شهر رفت لکن خراسان کشید و ابوعلی و فاق را منظم ساخت امیر نوح امارت خراسان با پسرش محمود داد و او را سیف الدو
لقب نهاد محمود به نیشابور مقیم گشت بسکلیگین بیخ نشتافت و متوجه غزنین شد و در سده صد و شصت و هفت هجری در راه در گذشت
بعد از و پسرش اسمعیل بسکلیگین که از دختر اینکین متولد شده بود بموجب وصیت در بلخ تخت نشست و از ضبط ملک عاجز آمد بر تخت
محمود از پشاور قصد او کرد اسمعیل غزنین رفت محمود بهرات آمد عیش غنیمتی و بر او رش ایستاد بسکلیگین با او پیوستند محمود غزنین متوجه شد
و بعد از محاربه بر اسمعیل طفر یافت و منگوشت و باو گفت که اگر من هست تو گرفتار میشدم چه میکردی گفت ترا قلعه میفرستادم و باو
عیش بر تو مفتوح میداشتم تا بغرابت تو کار میگذرانیدی محمود امر کرد تا با و همان کرد و بعد از و سلطان ابو القاسم محمود
غازی غزنوی و غزنین بر تخت نشست و در همان روز بخت بنده خراسان متوجه بلخ شد و از خلیفه قادر عباسی بن اهدو
لقب یافت و اول بیت از سلاطین اسلام که او را سلطان گفتند و بادشاهی شیعی و غازی مجاهد و در خلیفه و دن شیب و تعصب

تمام داشته گویند محمود کشیده روی او کوسه بود روزی در حجه خاص چون از نماز غایتی بگشت و کلاه بر سر نهاد و در آئینه بگشت
و تسم کرد و گفت ترمیم که خلق بر او استند از نیک روی نیکو ندارم و زیرش حسن مینماید حاضر بود و گفت این راجه است
گفت بگیت گفت از نوز و دشمن و از تار او دست دارند پس محمود چنان کرد و گویند انعامش نادوست و نیار نبود و بظ
میخشدی و ما درش دختر ریس اهل بود از انش زبانی گفتندی در اجزای امور شمع مهانده بسیار کردی بشی با نذریان شراب
نور و باد او صیوحی که وصله پوتگین از اکا بر امرای در آن مجلس حاضر بود و او را در شجاعت برابر هزارم و نهادندی و پنجهزار
مرو در خیل او بودند چون روزی بچاشتگاه رسیدند که بنامه رو و سلطان گفت در حالت مست برود خانه رفتن صلاح نیست
اگر محتسب تر با خیال در بازار بیندلی آبر و کند علی پوستگین نشیند و گفت البته بروم بر خاست و بر سب بر نشست و بانوبه
عظیم روی بجان نهاد و در راه محتسب با صد سواریش آمد و او راست دید بفرمود تا آذانه آپش در کشیدند پس مست خود را
چهل تا زیاده زد و بجان رفت و دیگر روز بخدمت سلطان شتافت سلطان گفت از دست محتسب چگونه خلاص یا فاضی طاعت
بر خسته کردی محمود و مثل شاخ شده بود و گفت این سنزای آنکه فرمان سلطان بنامه محمود بخدمت و گفت کوب کن که دیگر بار در حق از خانه
بیردن نزدی بکی تر و محمود و تلم کرد که در هزار دنیا یکسره سر سبت بهر تقاضی شهر پادمانت و او هم و بفرم رنم اکنون که باز آدم
انچه سپرده بودم همچنان که هر قسم چون سر کیسه مکتوبم در سینههای من یا فتم تر و قاضی رفت و جان از گفتم گفت کینه
سر به سر می سپردی و همچنان گرفتاری دیگر چه خواهی سلطان تعجب نمود و آن کینه از او سببید بر چند نگاه کرد و اثر شکار خن نیافت
با خود گفت شاید که فرود کرده باشند پس شب بر خاست و چار و زهیب که بر نهانی افکنده بود و یکسره بگفت با ما او ان را فراموش دید
تر رسید و بگریه افتاد فراش دیگر او را با حمد رفوگر نشان داد و فراش رفت و دیناری با او داد و رفوگر ان را چنانچه می پائیت
رفوگر و فراش آنرا بر نهانی افکنده سلطان از لشکرا باز آمد چار و درست دید گفت این دریده بود فراش گفت ندیده بود
سلطان گفت تهرس آنرا من دریده بودم فراش مقصه باز گفت سلطان رفوگر را بخوازند و گفت تهرس چنی که بر سر
ست گویدین ان هیچ کینه سر مهر رفوگر کرده گفت آری بنامه قاضی گفت آن کینه را شناسی گفت آری محمود کینه آورد و رفوگر گفت
جان است گفت بخار رفوگر ده رفوگر نمود و سلطان تعجب نمود قاضی را بخوازند و گفت تا نزد صاحب کینه رساند آنگاه او را گرفتاری
کودن ساز بیا و بخشند قاضی پنجاه هزار دینار فدای داد و از قضا مغزول شد و از جان مان یافت حال ناصیاع هر دو
را بگرفت مرد و بفرین شد و نظم نمود سلطان بنامه ثبوت که صنایع بد بد عامل بفرموده کل نکر و مظلوم دیگر بار بفرین رفت
و نظم کرد سلطان در آنوقت عکس بود گفت بر من نامه داده است اگر فرمان بکنم مظلوم گفت من علمم گفت بفرود خاک
بر سر کن گفت ای بادشاهه عامل تو بفرمانی کاسته کند مرا خاک بر سر باید کرد و در رعیت
امر کرد که عامل را از ان بفراندند و آن نامه بگردنش آویخته گرد و شهر گرد اینند پس قتلش رسانیدند برزگی از سینه پستی
بنامه در ویشی رفت و او را بر اند و در زنش تصرف کرد و در ویش نزد سلطان شد و خال باز نمود سلطان گفت اگر دیگر
بیاید مرا خبر کن بگردد شب ریخته در ویش آمد و در ویش محمود را گاه کرد محمود و بچندی بنامه در ویش رفت و او را
بفرمود تا چراغ خاموش کن پس بزرگ را بقتل رسانید آنگاه چراغ طلب نمود روی مشغول بریده و سجده شکر بجا آورد و در ویش

را گفت خردنی هر چه دلمی بیار در دیشقان جو و سر که پیش آور و سلطان بخورد چون خواست که با آن خرد و در پیش گفت چرا
 امر کردی که چراغ خاموش کردم گفت باخورد گفتیم که جز قره زمان من کس این جزات نمواند کرد شاید در پیشی بخت پدیری از
 قتل او مرا مانع آید پس چون روی بدیدم دانستم که بجای نه است سجده شکر کردم و از آن روز که استیضه مرا گفته بودی هیچ نخورد
 و سوگند یاد که ده روز تا داد تو ندیدم چیزی نخوردم چون اورا بکشم عظم گرسنه بودم لاجرم چیزی از تو نخوردم روزی در باد و عین شکار
 اشتغال از سپاه جدا ماند و شب بخانه مخومی رفت و دیگر روز خواست که سپاه پونده عجزه را گفت من سلطان ام فردا بسر خود را
 تر و من فرست تا او را خوشنود سازم دیگر روز بخانه پسر را بدرگاه فرستاد پس هرگاه آمد حاجبان را گفت مرا سلطان خوانده
 گفتند محظوب کن که سلطان بنامش شوق است پس عجزه باخورد گفت سلطان نیز چون در تحصیل مرادم خود محتاج به بگری
 است بهتر آنکه حاجت از کسی خواهم که بکس محتاج نبود پس او نزد او در شد و حال باز گفت و بدستور دیگر روز تشریح را گفت
 و بهیتم گشای بصر رفت تشریح بر سنگ آمد آنرا بر گرفت کجی طیار شد نزد او رفت و حال باز گفت ما در گفت نزد محمود بود
 حال باز گوی پسر جانان که محمد و تمام آن مال را بدو بخشید و وقتی محمود بر قصر خود نشسته بود هر طرفه سے گرگیت بی سر دپای
 دید که جنتی بسنج در دست داشت و با او اشاره میکرد سلطان او را پیش خواند و حال باز پرسید گفت مردی مقام
 امروز بشکرت سلطان نزد باختم و دو جنت مرغ بر دم یک جنت خداوند است سلطان هر که در تامل غما از دست بیدار
 دیگر روز بیامد و دو مرغ دیگر میاورد و روز سوم بدستور با گو سفندی بخندت اسیر چهارم روز تیرید است باز آمد سلطان او را اول
 و در حال باز پرسید گفت امروز بشکرت خداوند قیاس باختم هزار دینار از من ببرد سلطان بخندید پانصد هم باید داد و گفت
 از منی پس تا حاضر باشم بشکرت من قمار مبارز سلطان روزی بر لگانا گفت باه ترین مردمان پیدا کنسید بعد از تجسس
 مردمی آوردند که بر شخ درختی نشسته بود و آنرا می برید سلطان گفت که ازین آبله تر تواند بود گفتند که گفت این
 آبله تر بادشاه غلام است که چو روز روینیت را براند و سیستان در کار خود در ماند چون این تنها در خون خود سعی میکند و آن
 خون خود چندین هزار گوس روید که نقل است که چون سه چهار صد و شصت و شصتی بر روی سیتلایافت مجدالدوله من محض الدوله
 و ملی و نالی رمی را محسوس لغزین فرستاد و هر آن جوان زنی را و زوان کوچ بلوغ در عهد دوری غارت کردند زن تنظیف
 نزد محمود رفت محمود گفت مال را بگله بردند گفت بر بابا و بر کچین محمود نام آنجا نشینده بود گفت آن بجاست زن گفت لایه
 چند آن کبیر که بدانی چه اگر داری حج آن ترسی در قیامت از عهده جواب آن بنیاتی گفت راست گفتی محمود کاروانی را
 بر اینکه زوان کوچ بلوغ آنجا راه نسی میکرد و در سنه شصت و شصت با عهده و بنجاه سوار بر قرداد و شیشته زهر قاتل با و سپرد و گفت
 ده خرد و سبب بخاک آردان پسر چون نزد یک گون مزدوان برسی در تمام آن زهر تحسین و ششتر آنرا که سبب باز آرد
 پرانگنده ساز چون در زوان در کاروان افتد جناب کن و در عقب کاروان مرو که گمان آن است که پیش از رسیدن
 تو بیشتر تر هر بلاک شده باشند امیر بفرموده عمل کرد و در زوان کوچ بلوغ از کاروانان خبر یافتند و چهار هزار تن برایشان
 نقد کاروانان بگریختند و زوان بار با شکانند چون سبب رسیدند جز درون بگریختند پس یک بی می افتادند و میزدند
 چون ساعتی گذشت اسیر میامد و بسیار برآمده دید و بقیه آن محاذیل را لنگر کرد و کاروانان بکشتند عادات زما و سلطان

بسیارست چون رزم با ملک خان والی ما در انهر و ظفر یافتن بران در بلقان و طهمنه استیلا یافتن و کمرشک بر بند کشیدن چنانچه
در سه صد و نود و یک هجری لاهور از بی پال گرفت و در سنه سه صد و نود و نه هجری چند قلعه از هند گرفته بغزنین بازگشت و چنانچه
در چهار صد و نه هجری بعد از محاربات توجیح گرفت و پنج قلاع آنرا تخریب و مفتوح ساخت و بدستور در چهار صد و شانزده
هجری رومی بسومنات آورد و کبشو و حکایت و ایشیم والی سومنات که از عجمت سوزگارست در اقلیم دوم در ضمن سومنات
مقومست در هفت اقلیم می نویسد که هفت و هکت برهند یورش نموده آورده اند که چون سلطان در سنه سه صد و نود و هفت
هجری ملک خان بادشاه ما در انهر را که از جیون عبور کرده برزم پیش آمده بود و بنزیمت داد پس ازان سلطان محمود و
عباسی خلیفه بغداد نوشت که ما در انهر مراده تا آنجا روم و آن مملکت را بشمشیرستانم خلیفه گفت و ما سلام از ایلانی و انهر
که مطیع تر نیست اینکار کنیم اگر بیفرمان من قصد آن دیار کنی عالم را بر تو شورانم محمود نیزه شد و رسول را گفت خلیفه را بگوئی که
من از ابو سلم کمتر انیک یا بنز اریل می آیم و دار الخلافه را از پاسه ویران کنم و خاک آنجا را بر پشت بغزنین
آرم رسول بر رفت و باز آمد و باندازه بگفته کاغذی چیده پیش سلطان نهاد سلطان نامه بکشاد و اول نامه نوشته بود
بسم الله الرحمن الرحیم آنگاه سطره چین مقلعات ال م ال م ال م و سواى این چینی دیگر نبود در آخر نامه
اینکه الحمد لله رب العالمین و الصلوة والسلام علی رسول محمد و آله اجمعین سلطان حیران ماند و از کتاب معنی آن سوال
کرد و در هر سوره از قرآن که الم بود بخوانند و تفسیر کردند جواب نوشته سلطان بنویسد که قمتانی که مرتبه بدینی و انوش
دران مجلس پای الیتاده بود گفت خداوند خلیفه را تهدید کرده بود که بر نیلان از دار الخلافه خاک بغزنین آرد خلیفه در جواب
آنسوره الم ترکیب نوشته است سلطان بیسبب گریست و از خلیفه عذر خواست و ابوبکر قمتانی را خلعت داد و ندیم ساخت و
اخر کرد تا در دیدمان بشیند و چون در شب پنجم شبست و سوم ربیع الآخر سنه چهار صد و هشت و یک هجری سلطان در گذشت
پسرش ابوالاحمد محمد بن محمود و غزنوی در غزنین و پسر دیگرش مسعود بن محمود و غزنوی در ری سلطنت نشست
مسعود بنجر اسان آمد و برادر خود نوشت که غزنین و خراسان تو باز گزاردم و بلاد عراق و جبال طبرستان قناعت کنم بشرط
آنکه در جنبه نام مرا بر نام خود مقدم داری محمد قبول نکرد و بالاخر امرایش او را مجوس کرده بخدمت مسعود و در هرات آورد
مسعود برادر خود را میل کشید و کسانیکه او را مجوس کرده بودند اینها را بکشت مسعود ملکه سخی بوده و با علما و فضلا مجالس می
و قتی تیپ دق بهم رسید علاج هیچ یکی از طبایا مفید نافتاد حکیم ابوبکر باقلانی فقه حمزه را شتر تیب داد تا آنرا پیش او خواند
گرفتند آن علت زائل شد بنا بر آنکه از شنیدن فقه حرارت غریبی مسعود بخوش آمد و حرارت عارضی را مغلوب و فانی
ساخت و در مسعود سلاطه غالب آمدند و بعد مسعود پسرش مودود بن مسعود و حکومت نشست و بر غزنین و بلخ و لاهور
و قند با رستوی گشت و در چهار صد و سی و پنج هجری سپاه بدفع سلاجقه فرستاد و آن از الپ ارسلان بن چنگیز یک سلجوقی
منزوم گردید و لشکر دیگر تعیین نمود که طایفه سلاجقه را از حدود قندمار برانزند و هدرین سال رایان هندوستان با اتفاق
یکدیگر لاهور را محاصره کردند مودود و لشکر عظیم بدفع ایشان فرستاد و هندوان منزوم بازگشتند و هر قلعه که گرفته بودند سلطان
باز دادند و در سنه چهار صد و هفت هجری مودود با دلوک اطراف بغزینت آنکه خسر اسان را که سلاجقه متصرف شده بودند

در سنه

تقریب

استراغ نماید یک منزل از غنم زمین بر آید و بقولنج گرفتار گشت و بغزینین مراجعت نمود و در بستم رجب سنه چهارم در و جهل ملک
بغزینین درگذشت امر السیرش مسعود بن مود و در آنکه خرد سال بود با سلطنت نشانند و بعد بنجر و زغال که فد علی بن مسعود
بن محمود را بحکومت برگزیدند و او بدون همتی است رأی معروف بود و سعید بن عبد الرزاق بن احمد بن حسن سیندی مجد الدوله
عبد الرشید بن مسعود که در یکی از قلاع حدود سیستان بمؤمن سلطنت گشت و روی بغزینین نهاد علی بگریخت عبد الرشید
استقلال یافت طغرل که از امرای مود و بود بغزیمان عبد الرشید در حدود سیستان با امرای سلما جقه رزم کرد و نظر یافت دور
سیستان منتقل گشت و بعد الرشید نوشت که سپاه بغزست تا خراسان بکشایم عبد الرشید اکثر سپاه خود را نزد او فرستاد
طغرل همه را با خود متفق ساخت و متوجه غزینین شد عبد الرشید متحسین گشت طغرل شهر گرفت و مود و در با سایه محمودیان قتل
رسانید و از ایشان جز ستم تن که در قلمه محبوس بودند را نمی یافتند پس طغرل که فرستاد ختر مسعود بن محمود را با چهار بنخواست در
تخت نشست و جرجیر والی لاهور را نوشت و بتابعیت خویش خواند جرجیر او را تهدید کرد و بد ختر مسعود و امرای غزینین نامهها
نوشت که در افتنای طغرل سعی نمایند چندی از لشکریان متفق گشته روزیکه طغرل بار داده بود بر تخت نشست پیش رفتند
و تیغ در و نهادند و بعد از قتل طغرل جرجیر از لاهور بغزینین آمد و فرخ زاد بن مسعود را که در یکی از قلاع محبوس بود
بخواند و بر تخت نشانید جمال الدوله فرخ زاد بن مسعود سلطنت رسید و دوستان طغرل را کشت و بعد از آنز ما با سلما جقه
صلح کرد و وایان که معشوق محمود غزنوی بود در عهد فرخ زاد در سنه چهارم در و جهل و نیز بجری دفات یافت و فرخ زاد در
چهارم در و پنجاه و یک بجری درگذشت و بعد از او برادرش ظمیر الدوله ابراهیم بن مسعود بادشاه شد و او ملکی عادل
و صاحب وزاره بود دولت یار بود و در سالی ستم ماه رجب و شعبان و در سنان روزه داشتی و خط خوب نوشتی هر سال
یک مصحف با تمام رسانیدی و با ملل از او ان بگرفتند او را قتلیم بسیار کردندی و بزرگ نوشتندی در دست
سلطنت خویش که لشکر و متفرقه ساخت و قریب چهار صد خانقاه و مساجد در باطنیا و نهاد و در و دولت و سلطان
ملک شاه سلجوقی غم غزینین کرد ابراهیم آگاه شد نامهها امرای او نوشت که شما ملک شاه را بران داشته اید که متوجه اینجانب شوید
خدمت شما متحصن افتاد باید که سعی نمایند که زودتر بدین ملک در آئیند خاطر از وفاتش کرده ایم و چنانچه عهد کرده ایم مود
شمار امضا کنیم پس مکتوبات بکسی سپرد تا بر لشکر ملک شاه رود و چنان کند که در لشکار گاه گرفتار شود ملک شاه
چون با سفر رسید و عزم لشکار کرد تا مدین خود را بشکار گاه رسانید و گرفتار گشت را و را تزد سلطان بر و در سخته چند
پدر ایشان گفت سلطان امر کرد تا او را تباریانه نوانند قاصد مکتوبات آنها را کرد ملک شاه بر خواند و صلاح در خطاب
امر اندر پاره ازان عزیمت درگذشت و بالآخر میان هر دو صلح اتفاق ملک شاه نخست خود را به پسر او مسعود بن ابراهیم
در چهارم در و نود و ده بجری درگذشت و بعد از او پسرش علاء الدوله مسعود بن ابراهیم بر تخت نشست و در پانزده
بجری درگذشت و بعد از او پسرش ابو الملوک سلطان الدوله ارسلان شاه بن مسعود بن ابراهیم بادشاه شد
او برادران خود را حبس نمود و برادر دیگرش مهران شاه بگریخت و نزد حال خود بجز سلجوقی رفت سجز روی بغزینین نهاد و
ارسلان شاه با او مصافح داد و منفرم بغزینین متحسین شد و او را که خواهر بنجر بود با او بیعت هزار دینار و تحف و هدایا

ز نو او فرستاد تا با او بیاید و در گرفت ارسلان شاه با او مصاف داد و منزهم بنده گرفت سلطان بنجور پانصد و دویست
 نفر رسید و چهل روز آنجا توقف کرد و خزان غنم نوایان بدست آورد و آن مملکت را بهرام شاه داد و باز گشت و سفر
 نمود که هر روز هزار هزار دینار بخزان رساند و بالاخر ارسلان شاه در پانصد و دوازده گرفتار شد و بجزایان بهرام شاه
 نقل رسید و بعد از او پادشاه معتمد الدوله بهرام شاه بر سر و بن ابراهیم استقلال یافت و او علی باشه گشت
 و خدمت بوده و علما و فضلا را بعبایا موختی یک از دست عامل با او فکرم کرد و بد است ه نام بجمال نوشت و مملکت را
 مظلوم نزد عامل رفت عامل برنجید و امر کرد که تا آن که بنوب رایا به پادشاه بنده بجزایان غنم داد و مظلوم بیکار بود بهرام شاه باز آمد که
 بباله نویسی در آن گرفت تا در آن مظلوم گفت برای خدا فرمان را بر گانندی بنویس و آن خواند که مژده بیستم بهرام شاه بنده مظلوم گفت
 اگر ترا عیب بودی بر گانم میگفتی که عامل تو زمان ببرد و بهرام شاه متغیر شد و در دم بر فاست و تیغ بر میان بست و بان تا حیدر رفت
 و عامل را کشت و او در عهد خویش مکرشکر بنده کشید و تا بنامس کشته و در پانصد و چهل هفت هجری در گذشت
 بعد از او پسرش خسرو شاه بن بهرام شاه غزنوی پادشاه شد و ورید و دولتش سلیمان علا و المیه و چون بنویس غوری تصدیق
 کرد و خسرو شاه بنده گرفت و آن مملکت بر تصرف علا و الدین غوری درآمد و خسرو شاه در لاهور سلطنت نمود و در پانصد
 و پنجاه هجری در گذشت و بعد از او پسرش خسرو ملک بن خسرو شاه در لاهور پادشاه شد چنانچه در ضمن لاهور در گذشت و او
 طرب دوست بود و بعیش می پرداخت و در پانصد و هشتاد و سه هجری سلطان غیاث الدین محمد بن محمد بن سام غور
 مملکت از او استنطاق نمود و خسرو ملک از لاهور با مان نزو او آید غیاث الدین او را بجز من فرستاد و چون تمام غورتی
 را بدست آورد و همه را نقل رسانید ملک لانا نام داد و اما در بعضی از امرای و وزرای سلاطین غزنوی خواجه ابوالعباس
 در ابتدای عهد سلطنت محمود وزارت رسید و آخر سلطان از او بجنیده احمد بن حسن میندی را وزیر ساخت نقل است که
 چون سلطان محمود از ابوالعباس قرض خواست و گفت مرا مان نیست سلطان از او بجنیده و گفت در مملکت آنچه بطلب
 جمیع است و آن تمام حاصل نشده هر چه باقی مانده است آنرا جواب گوید کار بکار بکشد ابوالعباس آنچه داشت داد
 و در بی نیافت سلطان گفت سوگند یاد کن که دیگر هیچ نداری ابوالعباس بجان و سر پادشاه سوگند خورد که هر آنچه
 مانده سلطان او را بیک از قلع محسب نمود و بعد چند روز علی خورشید و نذ که ابوالعباس شنید بود با سلطان گفت
 که او را مال بسیار است از جمله آنکه قبضه خنجر صغیر است پادشاه گفت اگر فرمائید آن را بدست آریم سلطان بان رضا
 طلب خویش و ندان خنجر او را پیاورد و اگر از خزان ملک بدست آورده بود و از بیم سلطان ظاهر نمیکرد
 با خود گرفت و بقلعه برد و ابوالعباس سخنان گفته باز آمد و بعضی سائید که او را تا بنویس مژده شد و قفس این و در جزای
 داد سلطان آن هر دو با او بجنید و امر کرد که ابوالعباس را در شکبه کشید و هر چه او داشت با او نوشت و نذ و در
 ملک ساخت احمد بن حسن میندی بعد ابوالعباس بجزایان رسید و پادشاه او سلطان را شیر داد و بود با احمد وزیر کاف
 بود چون هر سال از وزارت خواجه احمد بدست شاه بنده محمد بن محمود که ولی عهد بود خواجه احمد را دوست
 میداد نسبت و انوشاه صاحب و علی خورشید و نذ و جنگه نکال و سایر امرای در گاه بران متغیر شد که مزاج سلطان را

از خواجہ تغیر سازند ایک جہایت حرم سلطان که دختر خان ترکستان بود و بخواجہ احمد عنایت داشت کاری پیش نمیشد
 و دختر خان ترکستان را در عزین مہدی چکل گفتندی و جمیلہ قندھاری از خدمتکاران او در حمایت خواجہ بنایت کوشیدی تھی
 کاروانی تبرکستان میرفت خواجہ ظرافت عنین سیکے از مستدان داد و بان کاروان روان ساخت تا تبرکستان بر بند بچو
 آن پوستین آرنجک نکال اینچریٹ بالنوشاش حاجت رسانید کہ عرض سلطان رساند کہ خواجہ احمد حسن باخان ترکستان
 متفق است و اینک بہر او تخت و ہدیہ فرستادہ خواجہ احمد از خیال ایشان آگاہ شد و جمیلہ قندھاریرا آگاہی داد و جمیلہ زو مہدی
 چکل رفت و حال از گفت مہدی چکل باشارہ جمیلہ نامہ بوالدہ و خواہران خود نوشت و اینچہ خواجہ فرستادہ بود بطریق محبت ہدیہ
 قیمت کرد و چند چیز دیگر از بلبلت زمان بران افزود و در نزد خواجہ فرستاد و النوشاش کسان بفرستاد تا از پی کاروان
 برفتند و آن مرد را حاضر آوردند و بزرگاہ سلطان رسانیدند فرستادہ چون بدگاہ رسید موجب مواضع فریاد بر آورد
 کہ فرستادہ مہدی چکل ام و مکتوبات بہر او باز نمود و مقننہ و جمیل و غیر آن برون آورد و النوشاش منفضل مہدی چکل با سلطان
 عتاباً آغاز نمود و گفت اینمہ ملامت بفرستادہ من رسیدہ و مقننہ و جمیل بر سر دیوان نمودند سلطان بقتل شایبان فرمان داد
 مہدی چکل شفاعت نمود تا نجات یافتند و بالاخر بلبلت و دیگر سلطان محمود و احمد بن حسن بنمیدی را بقلعہ کالجہ از قلعہ منہ و ستان
 حبس نمود و جنگ نکال را وزارت داد و چون سلطان مسعود سلطنت رسید او را بجات داد و وزیر خویش ساخت ابو علی
 حسن معروف بجنک نکال از آن نکال بود و سلطان از روی خواہش او را جنک خواند گویند سلطان محمود را بمشایخ
 کرامیان عقیدتی عظیم بودہ و جنگ دران باب پیوستہ با سلطان مناظرہ کردی وقتی محمود قصد رزم علی سبجو کرد و بگرد
 جام رسید و بزیارت زاہدی از کرامیان کہ معدود بود رفت و گفت چیزی از من بپزیر گفت ہر آسمان حاجت مینست و دست
 در ہوا کرد و مشتتی زر گرفت و بدست سلطان داد سلطان آترا بجنک سپرد و جنگ بنگر لسیٹ نوشتہ دید کہ ابو بکر بن اسامہ
 ابو علی سبجو پیش چون سلطان از پیش نہا ہر بر خاست جنگ را گفت این کرامت را بگویند منکر شوشہ جنگ گفت منکر نیستیم لیک
 خداوند را بچوب کسے نباید رفت کہ بر آسمان سکہ بنام او زنند سلطان بجنید و پس از ان منکر کرامیان شد را رقم حروف
 را و آ کہ آباد فقیر می ہند و دو چار شد و مجلس داشت روزی زنی با دو بختی چند می برد او را طلبید و یکدہ با با بختان در دست
 گرفت و گفت درین باب بختان چہل خر مہرہ است چون بشکا فتم ہانقدر خر مہرہ کہ گفتہ بود از ان بر آمد چون ادو فمصلوم
 گفت کہ ہر چہ طلبہ از ان بکار خود صرف کنیم اگر چنین کم عمل از دست برود و او بر طلبیدن تا یکفلوس داد بودہ و آن
 غیر از بدام آوردن چرم بنیہ و فمصل در ذکر برخی از مشاہیر اقلیم سوم جنید بعد اومی شیخ المشایخ عالم و امام امیر بود
 ابو جعفر حداد در حق او گفتہ کہ اگر عقل مردی بودی بصورت جنید آمدی سیکے از وی پرسید کہ دل کہدام وقت خوش بود گفت
 آن وقت کہ دل بود شخصے بالعدد دینار پیش جنید آورد و گفت غیر ازین چیزی داری گفت دارم گفت دیگر سسے باید
 گفت یکدہ بر کہ تو بپن دینی تری کہ من بیچ ندارم و مرا بیچ بناید از سخنان او ست ملا چراغ عارفان ست و پدید آکنندہ
 میدان و ہلاک کنندہ عاقلان گفت کہ غایت صبر تو کل ست و صبر خوردن لہنمانی کامی رمنان آن ست کہ بلا نیت شمری
 بر گفت کہ میان حق و بندہ چہار و ریاست تا از آسنا گذری بمقصود نرسی سیکے دنیا ست و کشتی آن زہد و یکی مخلوق و کشتی آن

چہا

خوت و دیگر ابلیس کشتی عبادت با او دیگر هوا و کشتی آن مخالفت با وی شیخ ابو محمد بن احمد رویم بغدادی از بزرگان
وقت بوده و مذہب ملائینان و زینشاپور از او منتشر شد گفت توبه آنست که توبه کنی از توبه بگفت رضا آن بود که اگر دروغ ببرد
که از بزرگان گوئی که از سوی چپ جوابی و گفت اخلاص در عمل آن بود که به هر دوسری عوض آن چشم باری سمنون محب مقبول زمانه بود و محبت را
سه داد چه پیشه این طایفه معرفت را بر محبت تقدیم دانند و زود را تو حروف بهمین پسند است که محبت است
است بر معرفت چه اگر محبت و ذوق معرفت و شناخت نباشد معرفت چگونه حاصل شود از شننان سمنونست که
تصوف آنست که هیچ چیز ملک تو نباشد و تو مالک هیچ چیز نباشی ابو عبد الله المدقلا نسبی از اگر حم نوم و بزرگان
طایفه است و گفته که در بعضی مساجد خود در کشتی نشسته بود و پای بر خاست و طوفان عظیم شد اهل کشتی بدعا و آواز
دادند و نذر با کردند و گفتند تو نیز نطره بکن گفتم نذر کردم که اگر ازین تهلکات نجات یابم هرگز کسی گوشت فیل نخورم گفتند خبر
نداریست هرگز کسی گوشت فیل نخورد است گفتند اینچنین در خاطر من افتاده ناگاه کشتی شکست و با جماعتی بخارا افتادیم چند روز
گذشت بود که از خوردنی چیزی نمانده فیل بچه پیدا شد ویرا بگرفتند و کشتند و بختند و گوشتش بخوردند و استخوانش بر انداختند و هر چند بر من عرض
گفتم من نذر کرده ام که گوشت فیل نخورم و من هر چند الحاح کردم نپذیرفتم چون هنگام شب در خواب شدند ما و فیل بچه
بیامد و بوی کردن گرفت و استخوان بچه خود را بیافت پس از آن آمده اند و مان را بوی کشید از هر که ام که آن بوی بی یافت
ویرا در زیر دست و پای خود میمالید تا همه را بلیت و من ترسان درازان دیدم پس بسوی من آمده و ما را دیر می بوی کرده
بوش از سرم رفته بود از من هیچ بوی نیافت پشت بجانب من کرد و پای با دراز نمود و گفت که اشارت لبوار شدن میکند
شادان و تو کل گمان بر شستم نشاب تمام روان شد و در شب بموضع آبادان رسانید و بجز طوم اشارت کرد که فرود آئی
فرود آمد و وی باز گشت چون با ما شد با ادا فی رفتم زبان من کس نمی فهمید و نه من زبان ایشان را ترجمان از احوال
من باز پرسید قصه خود و گفتم گفت از اینجا که ترا آورده اند تا اینجا چند راه است گفتم که کدام گفت هفت هشت روز راه
است اینجا کایت را سلوی روم و رشنوی خویش نقل کرده است نه بر عیایوم آمد مصر ع و شکار فیل بچکان نگردید و از پیل و سچه اراوه بگرد
داشت شیخ ابو بکر کتانی بزمانه بوده از سخنان اوست که معونی کسی است که طاعت او نزدیک او نیانست بود که از آن
استغفارش باید کرد و میگویی که شی بچاه و دو بار محمد علیه السلام را در خواب دیدم گفتم که چه دعا کنم تا خدا بیغالی دل مرا ببرد فرمود
هر روز چهل بار بگوئی یا حی یا قیوم یا لا اله الا انت یکی از سوی درخواست و حتی کرد چنانچه فرود آمدی ترا خواهد بود امر و تو او را باش
و گفت تصوف همه خلق است هر که اخلاق بیشتر تصوف بیشتر ابو العباس ابن عطاء سعدان حکمت ربانی بوده از سخنان اوست که اگر کسی
بست سال در شیوه قدم زند و در بندت یک قدم برای نفع برادری برد از فاضل تر است از آنکه شصت سال عبادت کند با ش
و گفت همت آن بود که در دنیا بنویسد و عیاس بن یوسف اشعری از شاخ قدیم بغدادی بود وی گفته که هر که حضرت خدا بیغالی مشغول
از ایمان وی نیاید برسد ابراهیم بن ثابت شخصی از و صیتی در خواست گفت کاری کون که از آن پشیمان نشوی ابو العباس
بن زید البرد در سخن و نعت امامان بوده در یکی از نایعات خود می آرد که منصور و واقفی یکی را مقرر داشته بود که هر جا بنا بنیستی
و عورت بی شوهری باشد جمع ساخته از احوال ایشان با خبر باشی عرق طبع یکی از بغدادی در حرکت آمد نوز

آن شخص رفت و گفت مرا داخل آنورت ساز و نفقه مستقر گردان شخص گفت تو مردی چگونہ ترا در عورت نوسم گفت یاری در ضمن
 تا بنیایان نسلک گردان آن شخص گفت قبول کردم چه اگر چشم خاطر تو پوشیده نیست آنا بنیائی دل میداری ابوالمسلم
 الصوفی الکوفی اول کسی است که او را صوفی خوانند و اول کسی است که خانقاه جهت صوفیان ساخت ابو عمر شیخی کوفی حلی
 دارالعلم بوده اند و از آنکه عبدالملک بن مروان او را برسالت نزد والی روم فرستاد و صحبت شیمی ملک روم را خوش آمد
 مدت نگار داشت هنگام رخصت کنونی مهر کرد و بدو سپرد که در وقت خاص بعاصب خود می شیمی وقت خلوت آن را بکنند
 خلیفه آنرا بخواند و دست شیمی داد نوشته بود که عجب از حماقت قومی که در میان ایشان اینچنین مردی باشد و دیگر بر او
 بادشاه سازد شیخی گفت بخدا که من بر مضمون این نامه اطلاع ندارم عبدالملک گفت خاطر مطمئن دار که والی روم بر تو
 رشک برده و میخواهد که تو با من باشی و این را جهت آن نوشته که من ترا قبل سالنم چون والی روم این ماجرا شنید و آنچه
 خواسته بود بنظهور نیاید بر حنّ رای خلیفه آنسین گفت طفیل بن بلال آزاد کرد و عثمان بن عفان بوده بکوفه نهفته
 از سمنان اوست که میخواهم بکوفه بکوبی باشد و من بالای آن نشسته باشم تا هر جماعتی ایضا یافت دوستی شوند آگاه گردم و آنجا روم
 او را گفتند چرا ننگ تو ز روست گفت از بیم آنکه مبادا طعام زود آخر شود و طفیلان با دستوب اند و ایشان جماعتی گمانند بر
 خوانند و از ایشان ست بنیان طفیل و او از نظر فای عصر بود او را گفتند از قرآن کدام آیت دوستم داری
 گفت کلمه پشید با گفت که ام آیت بود و اساحتی گفت بنام نزل علینا ما نذره او را گفتند روزه چند بار طعام مجوزی گفت
 اگر داشته باشم یکبار و اگر نذره اند گفتند چگونه است گفت از آنکه اگر چیزی نداشته باشم معلوم نیست که چند بار بست آید و
 اگر داشته باشم از نفع تا شام خوام خورد پس بخار باشد ابو بکر صحابک معروف با خفت کوفی از کبار تابعین بوده یک چشم از نو
 بهره داشت و یک پایش کم بود از انشل خفت گفتندی گویند که چون ابن زیاد جانشین گشت اخفت را و قمر سے بنهاد
 ابن زیاد و شام نزد معاویه رفت و روسای عراق را با خود برد چون بزرگاه معاویه رسانید امر کرد که ایشان را حاضر سازند
 اخفت را بعد از همه بیا در وند معاویه احترام او کرد و ابالی عراق شکر این زیاد را گفتند اخفت سخن گفت معاویه گفت چرا سخن
 نگویی گفت اگر سخن گویم معنی گفت ایشان کرده باشم معاویه گفت ابن زیاد را از امارت عراق عزل کرد پس و چو ساس
 عراق آورد و گفت بروید و با هم مشورت کنید و امیری بهر خود اختیار نمایم و سلا و زشمار احوالت است ایشان بر رفتند و چند
 دران میان امارت عراق بهر خود میخواستند سخن بطول کشید معاویه با خیف گفت توجه کوفی اخفت گفت اگر کسی را هم از این است
 خود امارت خواهی داد این زیاد را که غالبترین کسی است از اهل بیت تو امیر کن اگر دیگرے را امارت میدی اختیار کسی داری
 معاویه این زیاد را امارت عراق داد و در خلوت با بنیاد گفت قدر اخفت را سخن شناسے باید که در تعظیم او کوشی این یاد
 بعد ازی ز گشت و اخفت را محمد امیر خود ساخت او معز نئے بود تا آنکه در ایام حکومت مصعب بن امیر در
 شصت و هفت هجری در گذشت و او بنیایت حکیم بود و روزه بر لب میرفت مردی همراه او شد و او را و شام میداد
 اخیت چون بقیله خود نزدیک رسید گفت اگر چیزی باقی مانده است بگو که مبادا بقیله نزدیکتر شود و ستمهای ایشان را
 جواب گویند یکی را با اخفت عدالتی بود مردی را هزار روم داد تا نزد او رود و سفاست کند سفیه چنان کرد اخفت جز آنے

بنا

گفت سفید زانم زیادہ گشت سے گفت تا آنکہ وقت زوال رسید احتضن گفت امروز زحمت بسیار کشیدی بیا کہ با ہم طعام خوریم
 و اتم کہ از غایت غضب تا حال صبح بخور و با شکی و از سخنان اخصیت است کہ زیادتی خندہ سپوشیت را و افزونی مزاج می بود و موت
 ز گفت عاقل آن است کہ پیوستہ شمار کنند با خود کند و گفت شرفیقترین آدم خیانت نکند و عاقل دروغ نہ گوید و مومن غیبت
 نکند ابو محمد سلمان کوفی بن مهران الغنی از دانشمندان بودہ و ہمارہ میان او و امام اعظم کوفی ابواب طیبہ مفتوح بودہ
 روزی امام پدید آمدن سے رفت و از روی طیبہ پرسید کہ بہر کرا حق تعالیٰ میناسے از چشم باز میگردد و در عو من چیزے
 بہتر از ان میدہد ترا چہ چیز در عو من او داد و گفت نادیدن کرمان و از انجملہ خواجہ حسن بصری از چکان زمان بودہ
 از سخنان او دست کہ گو سفندی از مردم آگاہ ترست از انکہ یک جنان چندی از ایشان را از چاکرون باز آورد و مردم را چندین
 سخن خدا از او باز داد و گفت کہ سنگین فرزند آدم را مضمی شدہ کہ حلال آن حسابست و حرام آن عذاب روزی بجا مئی بگذشت یہ
 بود کہ عجب از کسان میدارم کہ پیچندند و حقیقت کار خود نمیدہند و گفت ہر چہ بندہ برادر و پدر نفقہ کند آن را حساب بود و گر طعام کہ
 پیش صمان مند را بچہ بصریہ نے بودہ کہ در محبت و معرفت حق تعالی گوی سبقت از مردان ربودہ و تہتہ بیکہ میرفت در میان راہ
 کعبہ را دید کہ با استقبالش آمد گویند کہ ابراہیم او ہم در عرفہ چہار روزہ ساکن کعبہ رسیدہ از انکہ در ہر قدم دور کعت نماز میکرد و چون
 متصل کعبہ رسید کعبہ را ندید گفت آہ چہ حادثہ است مگر چشم را غلظی رسیدہ و انقی آواز داد کہ چشم ترا غلظتہ رسیدہ است کعبہ با استقبال
 ضعیفہ رفتہ است چون ابراہیم او ہم از رابعہ ملاقات کرد و گفت انچہ شورشست کہ در جہان افکندہ گفت شورش تو در جہان انداختہ کہ
 در عین چہار روزہ سال این راہ را طلی کردہ فرقی کہ دست این است کہ تو در نماز قطع کردہ و من زنیارابعہ را افکندہ حضرت پروردگار
 را دوست میداری گفت دارم افکندہ شیطان را دشمن داری گفت نہ گفتند چہر گفت از محبت رحمان پر داسے عداوت
 شیطان ندارم از سخنان او ست اگر صبر مرسے بودی کہ یم بودی وقتی چہار درم سیم بیکے داد کہ مرا لگیے بختر کہ بر ہنہام
 آن مرد رفت و باز آمد کہ چہ رنگ بخرم گفت چون رنگ کہ در میان آید بن دوہ و آن سیم سیر و در و جلا انداخت حارث
 بن امد الجاسسی البصری عالم معلوم ظاہر و باطن بودہ از دوست کہ خدا یرا باش و الا خود را با باش ابو کبیر محمد بن سیرین
 امام معتبرین بودہ و در باب تعبیر خواب حکایت غریبہ از ان نقل کنند چنانچہ مردی روز سے آمد و گفت چہل جنم در خواب
 دیدم کہ بیانشم گفت فردا ہما بختر اچھل چوب بزنتد و ہجنان شد ہوسال دیگر جان شخص آمد و گفت کہ امشب روا تو نمودم
 کہ بر در سہرایی سلطان چہل خسہر با با فتم گفت چہل ہزار درم مالی یا رسال تعبیر این خواب بگو تہ و دیگر نمود خواب داد کہ یا رسال
 خواب خود بنور قبول آن چوب بودہ اسال خبر برستہ تعبیر این خواب بگو اولی آن کہ گفت در خواب دیدم کہ کبوتری سیند بر کنگا چہ مسجد منیہ نشستہ است
 ناگاہ ماری پیداشد و کبوتر را بر بود ابن سیرین گفت کہ حجاج و دختر عبد اللہ بن جعفر طیار را ترویج کند گفت بچہ دلیل انجیم ماند
 گفت کبوتر در تعبیر زن ست و سفیدی حسن است و لنگرہ بزرگے او امر و زنج چرتے خوبتر و بزرگتر در مدنیہ از دختر عبد اللہ
 نیافتم و در مار تامل کردم سلطان عالم یا فتم و از سلاطین بچ کس عالم تر از حجاج نیافتم ابو اھی ما لگے نیان از انانی بصرہ است
 و از اصحاب حسن بصری ست گویند کہ چون احمد میخواست از منی بہ باک نعبہ و باک شتین سیدی زانہ را بگریتے و گفتی اگر نہ از کتاب خدا
 بودی بختر از منے چہ میگویم ترا می پرستم و نفس خود پرستش سے کنم و از تو یاری سے خواہم و بر سلطان میدوم اورا گفتند بگو تہ

گفت نان خدا میوزم و فرمان سلطان میبرم وقتی مر ویرا دید که خانه میساخت و مر دوران را اجرت میداد مالک دینار دست پیش کرد
 مرد در سے باو داد مالک آنرا در گل انداخت مرد گفت چرا درم در گل انداختی گفت چرا ز راهی خود را بگل سے اندازی یعنی صرف
 عمارت می کنی را تم حروف گوید و ای بر آنکه تنه شود چه برای بود و باش فلان از راه طول اهل عمارت سے ساختم اگر چه بیت و چشم
 که نوعی فائده مبروم نرسد که این حکایت بنظر آمد آیت کاوین سے آیت فی السموات و الارض مجرد علیها و هم عنها معر ضون یعنی
 بساطا هر سے شوند از نشانه و دلایل در آسمان و زمین که میگذرند بران و ایشان از ان نشانیها روگردانند یعنی تعقل میکنند
 درست آمد چه بیچاره انسان چقدر در طول اهل گرفتار است اللهم مننا عن قومنا انما فلین مالک دینار روزی کے همراه بود و گفتند
 باسگ محبت میداری گفت این بهتر است از همنشین بد ابو و ابله ایاس بن معاویه بن قره بن ایاس بن بلال مبرنی بصری
 از بزرگان علما و مضامی عصر بوده و در زکا و فراست باوشل ز مندا و را گفتند ترا با بن همه دانش است عیب است اول آنکه جواب
 بی فکر گوئی و دوم آنکه با دونان سے نشینی سوم آنکه جامه کم بهائی پوشی گفت سگ گفتند چرا گفت چرا و در تعجیل گردید گفتند دین
 جواب بفکر حاجت نیست گفت جو ابهای که من میدهم نزد من همه از ان قبیل است و با دونان از ان نشینم که عزت من میداند
 و خدمت میکنند و در کاسایم و اگر با بزرگان نشینم مرا خدمت ایشان باید کرد و در زحمت باید بود و جامه کم با از ان سے پوشم
 که جامه باید که گمبان من باشد نه من گمبان او او را گفتند که براه رفتن تعجیل سے کنی گفت به این طریق رفتن از تکبر درست
 و بقضای حاجت نزدیک شیخ نسری سقے مرید معروف کرخی و او ستا و جیند بغدادی و سایر بغدادیان است از سخنان او است
 هر صحنه که بشهوت صادر شود امید عفو است و مسیقت که از تکبر متولد شود امید مغفرت نداد که ذات آدم از شهوت بود و گناه آید
 از تکبر بود و بیه سهل کوفی از اکابر علمای محدثین بوده گویند چون مارون رشید از علمای زمان قهوی خواست که امام
 موسی کاظم را بشهادت رساند سهل خود را و بود انظا هر کرد تا از فتوای خود بپند روزی مارون رشید او را برید که چون
 کو و کان بر اسب نی سوار بود و با ایشان سے دید مارون بر و سلام کرد و پند خواست سهل گفت نه نه تصور هم و نه نه تصور هم
 یعنی مشا هده تصور هم و تصور سلاطین را بندی عظیمست مارون گفت حاجتی از من بخواد گفت که حاجتم این است که از من دور شو
 و ازین پس نتو مرا بینی و نه من ترا پس با اسب نی در حرکت آمد و گفت و در شوی که سپ من لگد میزند مسری نظمی گوید سهل را در
 گورستان دیدم بر قبری نشسته تا خاک باری میگرد گفت بیشتر در گورستان بسر سے بری گفت آری با جمعی بسر سے برم که
 ایذا می رسانند چون از پیش ایشان میر و غلبت سے کنند روزی مارون رشید او را گفت حاجتی از من بخواد گفت حاجت
 من آنست که گناهان مرا بخش و مرا به بهشت رسانی گفت اینکار نتوانم کرد گفت هر گاه آنچه خواهم نمنه نتوانم کرد
 از تو چیزی نخواهم وقتی جمعی را دید که بد عای یا ران میرفتند و اطفال با خود میداشتند گفت اینها را بجایه برید گفت شاید
 دعای ایشان ستجاب شود گفت اگر چنین بودی یک معلم زنده نماندی و سقے بحکله مجلسی رسید که نذاکره حدیث میگردند
 سقے از عائشیه روایت کرده که گفت او او در کت لیله القدر با رسالت ربی اللغو و العافیة یعنی اگر میانم من شب قدر را سوا
 نمنه کروم من از رب خود بگو عفو و عافیت را سهل گفت نصف ازین خبر اموش کرده اید گفتند آن چیست گفت
 اللفظ فی الجمل سهل و سقے نزد مارون رفت و در آن وقت که در آنجا ساخته بود گفت برین چیزی بنویس سهل قلم برداشت و از ان نوشت

بنا

رفعت الطین ووضعت الدین در نعمت اخص ووضعت النص ان کان من مالک فقد امرت واند لا یجب المسرفین والا کان من مال
غیرک فقد ظلمت واند لا یجب الظالمین یعنی بلند کردی گل را و انداختی دین را و بلند کردی گنج را و انداختی نص را یعنی ما
اگر هست از مال تو پس تحقیق سراف کردی تو و خدا دست نهدار و سرخان را و اگر هست از مال دیگر پس بدست ظلم
کردی و خدا دست نهدار و ظالمان را و اگر گفتند دیوان را بشمار گفت از شمار بگردانند اگر گویند عاقلان را
بشمارم که سعد و دوی چند پیش استند محمد ادریس مشهور بشافعی از غره است نسبتش به ششم بن عبد المطلب بن عبد المناف می پیوندد
او صاحب مذہب متفلسف است و اول کسی است که و اصول فقه تصنیف کرده و ولادت شافعی در روز یک امام ابو حنیفه در گذشت
بصره اتفاق افتاد و در یک صد و پنجاه هجری مذہب امام شافعی معروف و مشهور است و او از امام چهار گانه است و دیگر ابو حنیفه
و مالک و احمد بن حنبل باشند از امام احمد حنبل که شاگرد شافعی بوده نقل است که عقل شافعی را اگر وزن کنند بقل یک نمبر جهان
راج آید و قتی مامون عباسی در دود صد و یک هجری شافعی را گفت که غلبت قرآن قابل شو شافعی بر منبر رفت و کشتان
شمر و گفت صحف و تورات و زبور و انجیل و قرآن این هر پنج مخالفند یعنی پنج انگشت پس این جلد را می یافتم و بصر
رفت و توطن گزید و روز جمعه آخر رجب در دود صد و چهار هجری در گذشت و از سخنان اوست نزد دوست بود آنکه ترا با د
دارا بایر کرد و گفت هرگز فریب عاقل ندیدم و گفت که در تورات است اگر کوتاهی بینی که جنبت نباشد بلکه صورت او را سخ
کرده اند و گفته اگر دراز عاقل بینی او را سجده کنم یعنی دراز عاقل نباشد ابو الحذیل بصری رئیس طایفه است از معتز که
ایشان با بنی نینوا انداز و منقول است که وقتی بر سر هر فل پسیدم مروی است بخا بدیدم گفت تو معتزنی گفت آری گفت پس
لافنی و تو ابو ذریل بنی شامی گفتتم هاجم گفت خواب را ندانی هست گفتتم آری گفت آنرا که توان یافت اگر گویی در حالت
خواب این درست بود چه چیزیکه نیاید است لذت نتوان یافت و اگر گویی بعد از آن نیز راست می آید چه در چیزی که گذشته
لذت نبودن از خواب عاجز آدم و گفتتم تو بگو گفت یکی اینست و چون خواب آید آن مفسد و در دفع الم الذب باشد
یعنی کسی که گریه میکند بر مونی و چون خواب آید آن گریه و اندوه و سوختن شد پس رفع الم و اندوه لذت باشد مگر گریه کنده را
ابو سعید معروف به معنی شیخ بصری و صاحب اخبار و نوادری بود و او گوید اعرابی دیدم و صد و بیست سال عمر داشت گفتتم
چه در ازت عمر تو گفت چند را ترک کردم ملامت باقی ماندم و گفت از نشان های احمق آن باشد که پیش از آن سخن شنود و خواب
مشغول شود روزی زیر درخت جوز بوی کرد با وی از و صادر شد اطفال عرب با زنی میگرددند معنی خواست که با ایشان
مزاح کند گفت غمراه این درخت چسبیت یک از اطفال گفت پارسال عربی بود و امسال عجب شد چه جوز معرب کوز است
و معنی در عهد مومن خلیفه در گذشت ابو معن شمامه بصری معتزلی فاضل فاسق بود و ندیم مامون خلیفه بود و هر دو
شمامه را گفت مرا با تو حاجت است خواهم که بر آری گفت مرا نیز تو حاجت هست سخت حاجت مرا بر آرت حاجت ترا بر آرم
گفت بگویی که چیست گفت حاجت من آنست که از من حاجت نخواهی ابو عبد الله محمد بن کرام سستانی فرزند کرامیسان مشهور
اند محمد بکه ستول شد و علم آموخت و بوطن شتافت و همبھی جدید پیدا و بر گویند او از هر نوبی چیزی اختیار کرد و در کتاب
خویش نوشت و بعد از او در عهد سلطان محمود غزنوی آن مذہب لغت یافت و ایشان بسیار شدند و از مقولات

از ایشان است که بر چه درخشش حجت بود معدوم بود پس خدا را تشبیه دهند و گویند در حجت است و این آیت متمسک شوند
 الرحمن منة العرش استوی وینا نولوا انتم وجه الله وید الله فوق ایسهم وگویند این در تعالی جوهر است لیکن واحد الذوات
 و واحد الجواهر و بر عرش قرار دارد و در اشتغال و تحویل و نزول بر و جایز است و اکثر سخنان ایشان به سبب نزد مشتمه و محراب کوه
 موسی بن شاگرد زین العابدی حکمای زمان بوده و دوسه سپه داشت و آن سپه در علم قدیم هندسه و موسیقی و نجوم مهارت
 تمام داشتند و به نبی مشهور بودند برادر بزرگ ابو عبد الله محمد گفتندی و دیگر را احمد و حسن نام بود و در زمان اسلام
 عجایب حکمت از ایشان ظاهر شده علمای سلسله دارباب رسد که پیش از اسلام بوده اند یقین کرده که دوری
 کوه زمین بست و چهار هزار میل است و هر سه میل یک فرسخ است چون این حدیث بامون خلیفه رسید خواست که آن او را
 محقق شود از ایشان تدبیر خواست گفتند آن را ظاهر کنیم چنانچه شک مانند پس اراضی مسافر آنجا بس که دزد صحرای
 بنجار و کوفه را در غایت استوایافتند تا بنی موسی البصره استنار شدند بامون جمعی همراه ایشان کرد ایشان در موضعی
 از ان صحرا ارتفاع قطب شمال گرفتند و آنجا سنجی در زمین فرود بردند و در سیمانی بان بستند و روی بچنانب شمال نهادند
 و بسی بر رفتند پس ارتفاع گرفتند ارتفاع قطب بیکدیجه از ان بیشتر شد که در موضع سابق گرفته بودند آنگاه در سیمان
 را مساحت کردند شصت و شش میل و دو ثلث میل بود و از ان معلوم شد که مقابل هر درجه از آسمان شصت و شش
 میل بود و ثلث ضرب کنند بست و چهار هزار حاصل آید بنی موسی بموضعی گشتند که میخ در زمین نرسد و برده بودند آنگاه
 در جنب نهادند و شصت و شش میل و دو ثلث بر رفتند و ارتفاع گرفتند کمتر آمد از آنچه که پیش گرفته بودند بیکدیجه
 پس آنچه گذشت بر ایشان راستی شد بامون لبس نمود تا در صحرای کوفه نیز همان عمل کنند هم اینچنان ظاهر شد پس
 ایشان را عطای جزیر دوا ابو معشر خویف بن محمد عمر بنی ان اعلام علمای نجوم است از احکام او آنست که وقتی آنجا
 نقره در خانه ملک نذر دیدند ابو معشر گفت نقره خود را گرفته است ملک تبس نمود و ظاهر شد که آنرا کفری که فتنه نام دزدید
 ایشان ملک میخواست که یکی از امرای خود را بقتل رساند امیر دریافت و پنهان شد و آنست که هر نوع که باشند ابو معشر او را
 پیدا کند پس حیلته اندیشید و طشتی پر خون کرد و دانی از طلا در میان آن نهاد و هر روز ساعتی چند بر آن نشسته ملک او را
 هر چند حجت نیافت بالاخر ابو معشر را گفت بنگر که حاجت ابو معشر نامل کرده گفت نویست از طلا در میان آن نهاد چون پهلوان تقیمت در خیزد در آن با نیال
 که گنم خدایش خیزی نمیبایم ملک نرسد تا نذر او دادند که امیر حاضر آید که کس متعذر نخواهد شد امیر بیاید و حال عرض
 نمود او شاه شاد شد و او را ابو معشر را نوازش نمود ابو القاسم سمعون بغدادی از سخنان او است که گفت است
 محبت بنده را صافی نشود تا ز شمشیر بر همه عالم نه نهند و قال اول رسال العبد للحق جبرانه لنفسه و اول حب ان العبد لله
 بنفسه ابو سعید خدر از بغدادی از اجله مشایخ صوفیه بود و وقتی در عرفات بود خواست که دعا کند تا قلی آواز داد که پس از
 وجود حق دعا کنی یعنی پس از یافت ماجزری میجوی ابو الحسین احمد بن محمد بغدادی المعروف بابو احسین نوری از
 سادات مشایخ صوفیه است و او از ان نوری گفتندی که چون شب تاریک سخن گفتی نوزاد زبان او تا فنی چنانچه
 خانه روشن شدی روزی بر کنار و جمله میرفت روزنی ویدی خم و در نهاده ملایح را گفت و رانده پهلوت گفت تو مردی

ترا با آنها چکار گفت باری بگو گفت شد ایست که بهر حضرت غایبند بر من شیخ خوب گرفت همه را بشکست او را بگرفتند و زوز فیل بر نبرد
تخلیفه برید و با یک بر روز و گفت چرا چنین گستاخی کردی گفت من غمخسبم گفتم ترا که محتسب کرده گفت آنکه ترا خلافت داده
معتقد نیز در پیش افکند پس گفت ترا چه برین داشت گفت شفقت بر تو و بر رعیت تو اگر شتر اب خوری ایشان را بشو
و مرا درین عرصه جانی نبوی جز خوشنودی خداست و گفت یک کردی پس ازین چنین کن ابو عبد الله محمد
سائلی بسری از بزرگان صوفیه بوده او را گفتند او یارای چه چیز توان شناخت گفت با طایقت زبان و حسن اخلاق
و سخای نفس و قلت اعتراض پذیرفتن خدا ابو محمد سوسیل بن عبد الله شتری و شتر را شتر نیز گویند از اکابر مشایخ و
علمای صوفیه بوده ریاضت شکر و کشیده سالها در هر چهل روز یک سفر با دوام خوردی سوسیل بن عبد الله تاسیخ اوقات کسوت
از سخنان اوست نشان بدیختی آنست که ترا علم دهند و توفیق عمل ندهند و اخلاص ندهند و گفت شیطان از گرسنه بگریزد و چنگ
ین ابو العورد از بزرگان مشایخ عراق بوده و گفته که چون جمع تعالی در کس سرخیز افراید او نیز سه چیز میفرزاید باید که او در تو
و سر دینی میفرزاید و چون در مالش میفرزاید باید که در اجتهاد و عبادت میفرزاید مولانا جمال الدین محمد روانی گزودنی
از اکابر علماست از سخنان اوست که یک عینست که اگر در اجزای ممتزج ظاهر شود عتدال مزاج نامند و اگر در حرکات
بود شیخ مولانا که بنید و اگر در اعتدال باشد حسن خوانند و اگر در کلام بود فصاحت نامند بقول شاعر که یک ذات واحد است
برنگ جدا جدا گفت از دلایل تو چند آنست که در کلمه لا اله الا الله چون ملاحظه کنی عجز از تکرار حروف الهی در نظر در ناید
شاه شجاع کرمانی از اکابر مشایخ صوفیه بوده گویند چهل سال نمک در چشم کرد و سخت روزی بخواب رفت خدا را
بخواست دید گفت آلمی ترا بیدار می بختم با تمه ای که آید که ما را در خواب از آن میاداری یا فنی روزی در مجلس نشسته بود
در پیشی بیاید و دو من نان خواست کسی نداد شاه شجاع گفت کیست که بخوابد و دو من نان او را بدید فنی گفت
ایها شیخ با شرم عیب استخوان من کنی گفت هرگز خود را فنی ندهند او را که در خود را چه نیست خمر سینیان بن علی
مصری از محدثان مشایخ مصر است که از مریدانش خواست که تجویف سج بر او شیخ گفت اول دل را از سهود و غفلت
و نفس را از هوا و زبان را از لغو و مجرک کن تا بجزید حاصل آید انگاه خوانی دینا دارد و خواهی دید ابو سلیمان اربابی
و شقی ابو بزرگان مشایخ صوفیه است از سخنان اوست که چون آدمی سیه شود همه اعتنائش شبهوت گرسنگرود و گفت هر چند
که در دنیا ذوق ندهد در آخرت ثمره به سخته و گفت افضلترین اعمال مخالفت نفس است و گفت مفتاح الدینا التبیح و مقبول
ابوع یعنی کلید دینا سیرت و کلید آخرت کرب است ابو جعفر معروف باین کرسی از اجامه مشایخ ائمه اوست چنانچه گویند
هنگام وفات عین بر سرش نشسته بود عیند سر آسمان برداشت ابو جعفر گفت بعد است و دوری و گفته اند یعنی درین
مستی آن الحی اقر بلسه العبد من انشا الله من صحبت شیخ ابو محمد خفاف از بزرگان مشایخ شیراز است بیشتر کفش روزی کرد
لاجرم او را زانها گفتندی وقتی با مشایخ شیراز در مجلس نشسته بود در مشاهدت بمن میب رفت گفت حقیقت مشاهده آنست
که حجاب منکشف گردد وقتی در بادیه تنوک بودیم ناگاه حجاب منکشف شد خدا را بر آسمان نشسته دیدیم و سجد کردیم
قوم خاموش ماندند موبل خصام شیرازی گفت بر نیز تاسیخ شهر را زیارت کنم پس او را بخانه ابن سعد محدث برو

وگفت خواهم کہ حدیث ان الشیطان عرشا الی آخره روایت کن ابن سعد ان گفت حدیثی فلان بن طعان ابن ابی العاصی علی التعلیہ سلم قال ان الشیطان عرشا بین السماء والارض اذا اراد یعد قتلک کشف له عنہ ابو محمد ان حدیث بشیند وگرسیت و برخواست و برو ن رفت دروزی چند کسی اوراندید پس ظاہر شد وگفت درین ایام نمازهای که در آنوقت گذارده بودم قضا میکردم زیرا کہ شیطان را پرستنده بودم پس گفت چاره نیست آن را بجهان موعود که او را سجده کردم باز کردم و برو لغت کنم پس برو ن رفت کسی از د چیز می نیافت سعید بن ہارون فارسی حکیم شاعر و فاضل فصیح بود در خدمت امون عباسی بسر برود در بخل با و مثل زندقہ و عیال خراعی گوید روزی نزد او شدم و فحش شستم و از گرسنگی عاجز گشتم غلامش باید و کاسه بیاورد و خردوسی پخته و ران بود سعدون گرسیت سرخروس را ندید گفت سران بجاست غلام گفت آنرا بد و راندخت گفت من نے خواهم کہ پای او را بد و ران کند چه مہلی سرکہ آن ریتس اعضاست و خروس ان آواز می کند تا خلق بیدار شوند و نماز گذارند و تلج او نمودار باد شامان است و مراد و امی درم دل و گروہ است و پچشم او شعر امثال زندقہ و گویند کج عین الدیک یعنی شراب مانع چشم خروس امی سرخ چشم خروس ان بہترین شراب است و پنج استخوانی در زیر دندان از ان خوش تر نماند اگر تو مہنڈاشتی کہ من آنرا خاتم نوشا یلمر عیال اطفال و مہمانان میخوردند اکنون راست گوی کہ آنرا چه کردی غلام گفت دانستہ کہ بد و راندختم سعد برنجید وگفت رت فی بطنک فالک است یعنی مے بنم و رشکم تو قتل کند ترا خدا پس برخواست و بر غلام آویخت پایشن کاسہ خور و دشور با سرفہ ریخت و خروس بر زمین افتاد و گریه و کلیم بود آن را در روبرو مناسبا بین مقام است پس خواہ بخیلی و انکی بدوش او پدیشیند با سپر عتاب کہ در سپر گفت من و فلان کتاب خواندہ ام کہ ہر کہ مرگی خواہد باید کہ ہر چہ باہر انیمار کند از ان این کار کردہم خواہ گفت غلط کردند و تصحیف خواندہ گفتہ اند ہر چہ بیایی باید کہ انبار مخمی نہ انبار گویند کہ در بصرہ بخیلی معروف بود و بخیلی از کوفہ زیارتش رفت و چون او را بدید گفت بہر دیدن تو آمدہ ام گفت از راہ و و را مدہ ناچار ترا عیانت باید کرد و باہر چہ خواہی گفت نیز بریان برخواست و بدو کان پنیر فروش رفت و پنیر تازه خواست پنیر فروش گفت ترا پنیر سے دہم چون زیر و بخیل گفت از پنیر زہد بہتر است جان بہتر کہ آن را بر مہمان برم انگاہ بدو کان مسکہ فروش رفت مسکہ فروش گفت ترا زہد صاف دہم چون رونغن زیت بخیل گفت چون رونغن از زہد بہتر است جان را بر مہمان باید برد انگاہ بدو کان رونغن گرفت و رونغن خواست رونغن گرفت ترا رونغن صاف دہم چون آب زلال بخیل گفت پس آب بر از رونغن و آنرا در خانہ دارم انگاہ باز گشت و کاسہ پر آب پیش مہمان نهاد وگفت تمام بازار بصرہ بچشم بہتر از آب نیافتم و نقشہ باز نمود مہمان بخندید و او را برتری قبول کرد و کبوفد باز گشت خلیل بن احمد واضع عرف دست بیخ ابو الحسن کرد و دید صاحب علم و تقوی بود از سخنان او ست کردہ از انجا بہشت کہ از بار خود فراموش کنی و از بار خود پرسبی کہ از کجای آئی و کجا میری و در چہ کاری گفتند نصرت چیت گفت و فاجہد ابو بلکہ شتانی صاحب کرامات بودہ او گفتہ کہ وصل فیصل است و چون فصل آمد وصل نہمان گفت کہ عاقل است کہ سخن بر قدر حاجت گوید و زیاودہ نگوید وگفت ہر کہ را خاموشی وطن بہت او در فضولیت وگفت زندگانی در بہت یعنی حیات را ولی در مک نصیبت ابن مقلہ بنایت زیرک بودہ فاطمہ خلیفہ عباسی دیگر خافا را وزارت کردہ و راضی خلیفہ حکم قطع بد او کردہ پس از ان ابن مقلہ ظلم را بر سا عدسہ کہ نمانت میکرد و او گفتہ کہ جمیع کنایات ام رنج مسکون از شرق تا غرب

۱۰۱۱۱۱

دوازده نوع است - عربی - حبشی - یونانی - فارسی - سربانی - عبرانی - رومی - قبطی - بربری - اندلسی - هندسی -
چینی - راقم گویند خط انغوری را که ام اینها شامل دهمته و اول که است که خط مثلث را از خط کونی است تا نمود و قطب محلی
و زسلاست نظم و نشر پیدا است در مکتوبات خود می آرد که شور در جهان افتاده عالم پر غوغا است مردمان چنانچه میشوند
مگر که از او با کرمی که برانند و با کرمی و انگاند و با کرمی و کوری و دنگی دیوانه اند نه از خدا بیگانه اند و هم او گویند
سبحان الله ازین من چنین ساکن و نمالک چنان در حرکت و آسمان چنان در کار و آدمی چنین بیکار شیخ نصیر الدین خلیفه
دوم شیخ نظام الدین است از سخنان او است که نفس آدمی بمنزله درخت است که بعد از او در ذات آنگس قرار میگردد و محکم
سے شود و اگر آدمی بزور عبادت هر روز از آنخت را بچسباند بچ او سست می شود و قابل قلع میگردد و انواج مصری
از اکابر صلحا و اولیا و صاحب خوارق کرامات و عبادات بوده اکثر این عباد را از نزدیک می شناسند و بعضی در کار او متحیر
بودند تا وفات نکرد کس واقف نماند او نشد از سخنان او است دوستی با کسی نکرده که بتغییر تو متغییر گردد و او را پرسیدند تو
چیت گفت توبه عوام از گناه است و توبه خواص از غفلت و عبودیت آنست که بنده او باشی همه حال چنانچه او خواهد
خواست در همه حال شخص از وی در میتی نخواست گفت همت خود را باش و بس مقدر است گفتند این را شرح باید کرد گفت از
هر چه گذشته و از هر چه بیاید اندیشه مکن و نقد وقت را باش و نیز از گفته که در بادیه البلیس دیدم که بعضی روز سحر بخوابد
که بر نداشت گفت بعد از بزمی و است این بر همه عبادت چیت گفت که ذوالنون اگر من از بندگی معزول آوا از خدا
معزول میست از سخنان ذوالنون است تو گل ترک تدبیر باشد از پرسیدند از او که بیشتر گفت بنده ترین مردمان را
گفتند دنیا چیت گفت هر چه ترا از خدا غافل سازد و گفت در سفری زنی را دیدم غایت محبت چیت آن را نهایت بنود
از آنکه جهان محبوب را غایت بنود او و شعوب المقتنه به تمام چیز پیاوه کرده گویند درج آخرین گے را از تشنگی زبان از
دندان بیرون افتاده بود و بدیدم فریاد بر آورد و گفت که کیست این فتاحی که یک شربت آب بجز شخصی یک شربت آب بگوید
و او آن را لیک داد و البو که ولت شیخ مصری از اکابر مشایخ صوفیه است و در سنه سده صد و سی و چهارم حبشی در گذشته و حق
مبصری رفت تا نماز گذارد و کودکان و پیرستان آنجا بودند و مان میخوردند و کودک نزدیک او نشسته بود ندیدی تو نگردد زاده بود
و قدری حلوا در زنبیل داشت و دیگری در دیش زاده و او بخرنان خشک نداشت از تو اگر زاده حلوا خواست تو نماز زاده گفت
سگ من باش تا ترا حلوا دم گفت من سگ توام گفت بانگ سگ کن بیچاره دو تا شد و بانگ کرد و حلوا یافت شایع را ایشان
نظاره میکرد و میگفت گفتند این شیخ ترا چه افتاد گفت در گذر که طبع خلق را بچه میرساند اگر کودک در ویش بنان خشک تعبت
کردی و در حلوا طبع نکردی او را سگ همچو خودی بنایستی شد او گفتند فرق در اولیا و انبیا چیت گفت بنیا را بر احوال
مسلط کردند احوال را بر اولیا یعنی انبیا بر احوال غالب اند تا بخلیج رسالت میکند که بند و سبست عالم بان مر لوبط است و اولیا
مغلوب احوال خویش اند که ایشان را بجز حق پرستی کاری نیست ازین کلام علوم بدشود که انبیا ابو الوقت و اولیا ابن اوقت
باشند لهذا گفته اند رباعی گویند بنی و جبتین از نیست ما روی بخنی دار و در روی بجلیت ما روی که بخلق داشت آنست بنی
روی که بخلق داشت همان روی علیست ما البنی روی بخلق و الوالی روی بحق زفتوحات یک شخصی میگفت که می الدین سخن

گویم من وقتی بمقام خضر علیه السلام رسیدم ما را در آن مقام حشت نبی است چه دیدم که کارخانه نبوت بسیار بزرگ است و نیز کلام بزرگ است که گفت چون عقل کمال رسد بامبری ولایت یعنی امتدای عقل ابتدای ولایت باشد و ابتدای ولایت امتدای نبوت است غنی را برین آرم الا که من که بودم گفت آن بود و منی گناه کسی را امر زید را باشد و دیگری زبانه گناه عذاب نکند چه گوید که این گناه است که من فلان بنده خود را بخشیدم و من کلام من عبد الله خوقاسم النار فانه عبد النار و من عبد الله بشوق الی الجنة فانه عبد الجنة لان من خان شیئا او رجا فموجبو فی کسی که عبادت کرد و حق تعالی او را جزوت آتش پس تحقیق او پر تیند آتش را کسبی که پرستش کرد و خدا ایراجبت بهشت پس تحقیق او بنده بهشت است پس آن کس که سرش چیزی دبا امید چیزی پرستش نمود پس چون پرستش دبا امید معبود است که حسابش نول بزرگی بیارم آنکه گفته اگر ما قدرت باشد و فرخ و بهشت یکسلفه کرده فرود بریم تا مردم خدا را بی ترس پرستش کنند شبانه راست که عبارت از زبان علم است و اشارت از زبان معرفت و گفت علامه یقین است که با سید و از زبان مرسل و عین یقین است که خدایا عزوجل ما را رساند ان نور برایت با سر از قلوب و حق یقین است که در آن انبیا را را به نیست از شبلی پر سید ز که انست است گفت آنکه ترا از تو حشت بود شبلی هنوز زنده بود که مردم برای نماز خوانند او آمدند شبلی معلوم کرد و گفت عجب که مر جان آمد از نماز زنده نماز کند از نماز او گفتند بگر الا الله که گفت چون او غیر نیست نفسی که گویند شبلی عزیز شبلی را پس از هر که بخواب دید پرسید که ایانا آخرت را چگونه دیدی گفت دل خسوع و جای سوخته را هر چه منند و هیچ چیز دیگر القات نمیکند موجب صد و بیار صد که شبلی گفت ترا ایمان نیست صدقه را سودی بود و بوسی بزیست و آسمان مگر سیت رفته از آسمان افتاد و این دو بیت بران نوشته بود شعر مکافات الساحت را ز رخ باد یعنی خوش جو از غمزی خوشتر است با دامن من مخافت بوم بوسن ای چاه است آن بخش از زو ستمی با و ما را بجز تو جز او بد نیست آتش آنکه بسوزاند سخی را بد و انکان الجواد من الجوس با اگر چه باشد حتی از جوس با جوسی آن باد و ایمان آورد شبلی گفت ترا دوست درم چند درم نکات باید داد گفت ترا از دوست درم پنج درم و مرا از دوست پنج گفتند این در دوست و آن پنج چیست گفت دوست بر هم پنج و یک درام کنم و بر هم از شبلی منقول است که گفت وقتی از بغداد آمد نظر علاج روان شد مردم جوانی دیدم خلیلین مع دریا و دستار سبزی بر سر کباب بر خود پیا شدند و خوش خوش میز آمدند گفته ای بر ناچار است گفت بخانه گفتم که مردم خانه گفت بخانه که گفته را آوار کرده میرود تا در گرم که اینجا گرامی بنید گفتم کار با بن تنم سیر نشودم خوانده اند خوستم که با او بافت گفتم تو مرغ پوشش و من جرقه نوبل همراهی راست نه آید او را بگذرتم چون بگر رسیدم در راه او را زیر میزب نرفته دیدم ترا زو بجز و امنم بگفت و گفت مرا غما سی گفتم آری این حال چیست گفت بمشوقی آرند و عاشق کنند اول گفتند مشوقی و چون بیاد رسیدم عاشق خوانند و بفرات نداد اند که گفته چون بخانه رسیدم گفتند تا محرمی حلقه بر در زدم گفتم انما طلبنا منک الذی ما محبوب ازین تفکر بیمار شدیم و لم بر زاری او بسوخت گفتم با من بی گفت بگدا که درین حسرت سبزی دارم از بگدا شتم و شب و روحانی مسجد عبادت گذاریندم صبح دیدم که از کنار حطیم جوان را مرده برگرفتند و بدین بر دند حال او را از حرمان را ز سوال کردم و گفتند بیت عاشقان که تکلان معشوقند با بر نیایه ز کتکان آواز ۲ و منی شبلی از میان مردم چند روز نهان و غایب شد اصحابش طلب او افتادند بالاخر در محنت خانه یافتند این نه جانیست و این حقیقه لایق توبه است گفت جای من همین است محبت آینه در اند و نه زمان من نیز در کار خود نه مردم نه زن پس عشقت

حال من ایست ابو بکر محمد بن و او در شقی رقی ذمیری الاسلامت از ان کا بر میشد موفیه بوده و در سه نهد و پنجاه و نه در گذشت از سخن
اوست مسده محل طعامت اگر حلال در دنگنی قوت طاعت یابی و اگر شب بود راه حق را بپوشد و اگر حرام باشد از ان محبتت باید
ابو یحیی محمد بن احمد بغدادی معروف به ابن مسعود درو غلط سخن عیارت و حیدر عمر بوده روزی در مجلس غنابزبان آورد
سبحان من الشفق باللحم و البقره باسح و اسبح بالخط یعنی پاکست آنکه گویمای نهاده است در گوشت یعنی زبان و مینائی نهاده است در
چسائی یعنی چشم چه گوین چشم از چربی است که طبعه شحینه و غیره باشد شغوفائی نهاده است در استخوان چه سوراخ گوش در استخوان است و این
از لغات اشارت است و از سخنان اوست که هر سخن که از ذکرت خالی است لغوات است و هر نظر که از غیرت خالی است لغو و هر خاموشی که از
فکرت خالی است لغو قاضی ابو بکر محمد بن عبد الرحمن بغدادی معروف باین فرقیه از افغانس زبان بوده بحدت فهم و سرعت برین بود
مثل زوندی و زیر این جملتی او را احترام کردی و ممکنان بر اشارت وزیر از دو مسایل تنگ و سوان کردندی و قاضی بریده جوابان
گفتی کی او را گفت مردی گو سفندی بخیرید گو سفندی بیکه مینداخت بر چشمیکه آمد و کور شد زو نب بر باغ شد ما بر شتری قاضی گفت بر
باغ از آنکه هنگام فروتن گو سفندی بگفت که در مقدمه بن تحقیق که مردم را کور میکند بشیر نام مردی از نظر فای کونه بود و قاضی بگفت
شد اعرابی را در بازار دید که شتری را فروخته بهای آن در دست داشت به پیش رفت و گفت چه نام داری جواب گفت نوزده
وینار نوز و تو دام دارم مرابده اعرابی گفت من ترا نمیشناسم بشیر در او نخواست نوز و قاضی این فرقیه رفت دعوی کرد قاضی گواه
خواست بشیر گفت گواه من ایزد و قاضی است ال جلی که نواخته ابر علیا انت عشر قاضی بخندید و نوزده دینار از نوز و خود به سپرد و داد
دور همان مجلسی جمیل نوز داد و از شوهر شکایت کرد که حق مرا ضایع میکند و بجهت پندار از شوهرش گفت مرا پنجه من قدرت
دارم او را بر نیست زن گفت که ترا پنجه نوبت راضی نشوم مرد گفت مرا قدرت زیاد از سه نوبت نیست قاضی بخندید و گفت عجب سخا
است پنجه دعوی واقع نشود که مرا از نوز بهتری نباید داد پس زن را گفت باز کرد که از بهر قطع خصومت شما میان و نوبت دیگر را به
خود گرفت ابو عمر عبد الرحیم اعرابی از کبار راویان بوده و بجهت او هم وسیل بن عبداله سیری و غیره از شایخ رسید که گویند احوال خود پوشیده
داشتی و بهمان عبادت پرداختی پدرش مردی مالدار بود چون در گذشت بست هزار درهم از او بر زنده مردم قرض ماند عبد الرحیم
ایشان را گفت ده هزار نقد بمن دیدم ده هزار دیگر بهما بمل کم بمانند قدرت و بجانم برد و شب در دهوسه افتاد گاه گفتی آبا به تبا
کنم و گاه گفتی بر فقر اوقت نایم پس غاست وزیر بام برد و پشت مشت بهر جا انداخت چون صبح شد مسایگان گفتند که شب
درم باریده است عبد الرحیم کیسه بقیه نده و نیم درم بقیه با صاحب گفت بشارت باو که نان و باطلا بجزم مردم گفتند این دیوانه را
به بینه که ده هزار درم تلف کرده و به نیم درم شاکتیه ابو جعفر این ابوبه از ملوک سیستان و حکمای زبان بوده سخنان از یونانیان
بسیار پیا و داشته شکی گفتگو شد که سخن راست است که چون گفته شود و کس را عطسه آید حکما گفتند که عطسه از آثار ترطوبت است آن
مبالغه اخلاط بود و انواع خیر می را دخل در راستی و کذب نیست گفت نه چنین است چه نفس بر سخن راست اطلاع است چون گفته شود
و طبیعت با اشاره او خواهر که آن را ظاهر کند لاجرم عطسه بر شیخ ابو اسحاق ابراهیم بن شهریار کارزونی شیخ عمده بوده در چهارم
و بسند مجری و گذشت گفته که رسول را جواب دیدم گفتن با رسول بعد تصوف چیست فرمود ترک ادعا و کتمان المعانی
گفتن جمعیت فرمود ان تنزه عن الشک و الشک تعطیل یعنی اینکه منزه شود از شک و شک و تعطیل گفتن عقل چیست فرمود

ادناه ترک الدینا و اعلاہ ترک اتفکری ذوات اللہ تعالیٰ یعنی کمتر او کند اشتن وینا و بزرگ ترین او ترک کردن نکرست در ذوات باری
کی را با او عقیدتی مطیع بود خواست که چیزی از وی نپذیرد و بقبول نکرد و بالاخر شیخ نوشت که چنانچه از من چیزی نپذیری وقتی صد
بنده آزاد کردم و جواب آن ترا بنحیثم شیخ گفت ندب با آزاد کردن بنده گمان نیست بلکه بنده ساختن آزادان است بر بنده
روزی دانشمندی در خدمت ابو اسحق بود بخاطرش گذشت که علم من از شیخ افزون است چون است اگر اوقات من اجرت میکند و اوقات
شیخ بقراعت این را بسبب چه باشد در حال شیخ را نظر بر تقدیل افتاد و گفت آب دروغن بهم منظره کردند آب گفت باروغن که
من از تو مشرف و عزیزترم و حمایت همه چیز من است چه کل شیئی حتی من الا و واقع است چون تقوی تو بر من چو است که پیوسته بر سر
من طبعی روغن گفت از برای آنکه من بجهاد و یدیه ام و محنت با کشیده ام در دزدیدن و کوفتن و از انجام اخذ رومی افکند و اینگونه کوفتن
سیاهم و بالین همه آتش در من میزنند و مسوزند و من همه را در دستان من رسانم چون سخن آن دانشمند شنیدم در صفت کتبیله بود
پس تو بگردا بر اسیم من و او دستانی بزرگ عهد بود از سخنان او است که آنچه کفایت است بتو میرسد و هیچ تو در زیاده طلبیدن
است و گفت راضی آن که سوال کن شیخ ابو سعید ابو الحیر می سلطان وقت بزرگ عهد خویش بوده و وقتی شیخ ابو سعید ابو الحیر را
باشیخ ابو علی سینا صحبت اتفاق افتاد چون جدا شدند از هر یک یاری دیگری پرسیدند ابو سعید گفت آنچه من به بنده و سیدانند ابو علی گفت آنچه
من میدانم او می بیند و فاش شیخ در چهار صد و پنجاه جری اتفاق افتاد عمرش هزار ماه بود یکی در محاسن او گفت لاخیری الا شراب
شیخ فرمود الا شراب فی الخیر و فقیها محاب برای میرفت بجای رسیده که چاه مزبله پاک میکردند ماران بگریختند شیخ بالسناد و وقت میداد
که این بخاست چه میگویی گفتند ندایم گفت میگوید که ویر و زور بازار بودم همه کسبه های خویش بر من می افتادند تا مرا به است آمدند
یک شب با شما صحبت داشتم بدین صورت کثرت مر از شما باید که خجیت یا شما را از من او را گفتند این دو تنی خلائق را از بهر چه آفرید فرمود
که بهر شیز قدرتش بسیار بود و نظار کی میخواست و چشمش بسیار بود و خورد به صحبت و در چشمش بسیار بود و گمناک بر سبطلبید از سخنان شیخ ابو سعید
ابو الحیر است که امتد بس و ما سواد هوس انقطع النفس و زنی زیر و خجی برکش زرد شده بود و بدست و این بیت برخواند
فرد تو از مهر زرد و من از مهر زرد و تو از مهر ماه و من از مهر ماه با او گفت موفی است که آنچه در سر دارد و بندد و آنچه در کف دارد
بداد و از آنچه بر آید بجهاد او را گفتند که فلان بر سر آب میرود و گفت سهل است نزع و قاز بر روی آت زود گفتند که بر بنوی بود گفت فلان
در لحظه از شهری بظهری رود و گفت شیطان در یک نفس از مشرق بمغرب رود این بار اقیمتی نیست مردان بود که میان شهر شنیدند
و او است با خلق کند وزن خواهد و با خلق در آید و از خدای خود غافل نباشد آورده اند که وقتی در خوالی غافل شیخ جمعی نفر میخیزند
و باگت سرود میکردند اصحاب شکایت بظرفیان شیخ عرض کردند گفت ایشان بر باطل اند و چنان مستغرق مزاج خود اند که بر داینها
ندارند و شما که حق آید چنان مشغول حال و کار خود نمیشناسد که بر دایم اطلب ایشان بکنید محمشا و دینوری از بزرگان میشیخ عرض
دیگانه عصر بوده در علم ظاهری و باطنی و کرامات یگانگات از کمک مریدان شیخ جنید بغدادی است از سخنان او است که
اجسام مختلف اند و از حد بیرون یعنی کسان النفس انسان تبست و بعضی رازن و بعضی را فرزند بعضی را کسب حرفه و بعضی را نیا زود
و همچنین بیان بسیار اند و هر کس سببت است را تم حرف بجای در ترجمه هم دو و دیده که همه کس موت حق دارند بعضی در دنیا و
شوند بر حقیقت حال بعضی بعد از موت در پابند که معروف و دوستی مال وزن و فرزند و غیره همه موت حق تعالی بود اما اسم خلق

ج

بر آن جناب بود و در آنست که از او در روز نایب پنجم بعد از موت بر من ظاهر شد که در پرسیدم که حق تعالی را که سنی بود بلات و غیره و بسیار
و غیره این باشد معنی لاله آخره فهم من فهم از اینجا است که شیخ محب الله آباءه آبادی در سنه سی و یکم که احمد لحن جبار کجالم ما وجد و کج
کحل با سجد یعنی پایی نشانی و محنت و اخلاص حیاتی و خدمت و طاعت ارکانی مردانی راست که موجود باشد موجود و بر موجود و طبع کسبت
چیند راست طلبی فی الصفا و صده فی الکدریه بیت عزت شخیص در جهان کجماشت ملاجرم جمله عین آسایشده و گفت طرفی
حق بعیدست و میر بران رشدند از زبهران مصری معروف بر روز بهمان کبیر از اکابر علمای مشایخ زمان بوده از شیخ بنام کبیر
کبیری منقولست که گفت سمعت روز بهمان بمبصر بقول قیل لی مرانا انک انزلنا الصلوات فانک لا یحتاج علیها فقلت یا ربانی انزل
و لک کلنی شیئا اتمنی لیسئد من روز بهمان را که میگفت گفته شد برای من کز که ترک کن فلح را پس پرسید که تو نیستی محتاج به شی
نماز نیستی من اخذای من بر بستکه من نمی دارم طاعت این را که تکلیف نهی مرا بشی آخرای تبرک علیه یعنی من میخواهم
که تبرک نمازم تکلیف رهی پس اگر تبرک امر چیزیست و گیرم کنی قبول دارم و نماز را ترک منم میسخت صدقه از اکابر مشایخ
زمان بوده و مخی بر بابا شیخ عبدالقادر گیلانی مشایخ بزمبر رفت و منبوز چیزی نگفته بود که مریدان او در وجه شدند صدقه گفت
این نیست شیخ عبدالقادر فرمود که سیک از مریدان من از بیت المقدس یک گام اینجا آمده و بر دست من توبه کرده مریدان در زمان
اوین شیخ صدقه گفت اینک یک قدم از بیت المقدس اینجا آمده او را از چه چیز توبه باید کرد و سخش چه حاجت شیخ عبدالقادر گفت
او توبه میکند آنکه در روز پیر و نماز است او بمن آنست که او را محبت حق رسانم شیخ سعدی شیرازی از بزرگان نهوفیه و اکابر شیعی
عجم بود معروف و مشهور و بیرون از توصیف است و کتاب گستان و بوستان که از احوال سیاحت خویش نوشته و در سخن
اوست و کس مرند و دست بردنیک آنکه داشت و بخورد و دیگر آنکه آموخت و عمل کرد و گفت سخنان در میان دو دشمن زبان
گویی اگر دوست کردند شرساری ببری و گفت هر چه زود بر آید و بر نیاید و گفت هر که نصیحت نشود و بلاست نمندی کی از صامی
باشی عدالت می در زیر پشی جناب دید که در نای آسمان کشاده و جمعی از روحانیان بلقیهای نورانی بر زیره آینه گفت کجا
میرود گفته بدست می آید گفته دین بمانست عابد سیدار شد و روی بصومعه شیخ نهاد بد رسو مع شیخ رسید و از درون زمزم شیخ
شنید که رخ از خون بر جگر بر میزد و با خود این بیت مکرر نمود فر در برگ درختان سبز در نظر هوشیار به هر دورتی و در حریت موفت
کرد و کار به زاهد پهای شیخ افتاد و معتقد گشت را تم حروت میگوید که حکایتی بیادم آمد و قبضی براد شیخ ابو الفضل در شهر کوفی همایش
حاصله کرد من حسرتی بهتر از بیت شیخ سعدی گویم و از جناب کبریا امیدوار صلوات روی بصومالی رفت دعائی بر بنویسید
کرد و وجد نمود یعنی گفت فر و هر گویا بی که از زمین روید و در حده لاشربیک له گوید با کجوش و حضور ساعتی مراقبه نمود و سر بر
داشت و با امید صلوات روی بسوی آسمان کرد و در پیش بازگشت زغنی از بالا پینال نمودید من او افتاد قبضی گفت شرفی علیا معلوم
شد و این ضرب المثل است القصد کلام شیخ عزوبت بسیار و گویند مخفی خضر علیه السلام در مجلس شیخ نظام الدین اولیا حاضر آمد
امیر خسر و دهلوی استمدار کرد که دعا فرماید تا کلام من موزون شیرین شود خضر علیه السلام فرمود این سعادت نصیب سعدی شد
بدگری مکن نیست شیخ نظام الدین محمد المشهور شیخ نظام الدین اولیا از اکابر اولیا و بزرگان مشایخ هند است صاحب عبادت
و مقامات و خوارق عادات بوده و در شیخ فرزند شیخ کجنت شیخ فرزند شیخ قطب الدین بنامی را که کسبت داد و منسوب

انفسه

خواججه معین الدین حشمتی است چشمتی مرید خواججه عثمان هارونست و شیخ نظام الدین را از آنچه از قنوج حاصل آمدی بر مریدان قسمت کردی
 و هر روز پنجمین هزار مس برخوان احسانش طعام خوردندی و گفته اند که هر روز هفتاد و من نمک و در پنج او صرف شدی امیر خسرو و
 از مریدان او بود و سلطان علاء الدین خلجی با او عقیدتی تمام داشت لیکن هرگز زیارتش نمی رفت و چون قطب الدین مبارک شاه
 سلطنت رسید با شیخ و شمنی پیش گرفت و منب کرد که چو یکس بدیدنش نمیرفت و در او آخر عمر گفت باید که ما یکی با شیخ مبارک ماهه ماسه آید
 شیخ قبول فرمود مریدان بران انکار کردند گفت چون یک ماه بگذرد و او زنده باشد بدرگاهش روم پس چون روز سوم رسید شبی
 سلطان بر دست خسرو خان کشته شد و خسرو خان در دلی دعوی سلطنت کرد و پنج لکه بگیه بهر شیخ دانی و افره هر دو یکم شیخ فرستاد
 دیگران توجه نگاه داشتند شیخ هم را صرف نمود و چون تغلق شاه با او شاه شد بازخواست آنال کرد و از دیگران سبده و چون شیخ چیزی
 بداشت از بونجی ساسیان فرصت یافته عرض کرد که او متبوع و کافرست و مرکب سلع میشود و سماع در نزد سبب ابوحنیفه که فی جایز
 نیست سلطان شیخ را بتخلق آبا و خواند و علم را بمنافره او امر فرمود تا نگاه مولانا علم الدین از احضار شیخ بجا و الدین ذکر مای
 ملتس که سلطان مستقدا و بود و در آمد سلطان او را استقبال کرد و علم الدین آن حال بدید گفت قال رسول الله السع الامله
 حلال تغلق شاه چاره ندانست و شیخ را بجانفاه بازگردانید پس چون بسفر نکال باز رفت و عمر من حاجت نمود و گفت چون سم شیخ
 را اخراج نمودند شیخ رسید گفت هنوز دینی دورست و هر گشت که آمد سلطان من گفت چچین من فرمود تا آنکه از احوال
 سبده کروی و دلی رسید و بلاک شد این من مشهور گشت مولانا قطب الدین محمد علامه ششیرازی از اکابر علمای جهان بود
 و علم از خواججه نصیر الدین طوسی آموخت و در فنون علم کامل گشت و در خدمت سلاطین عمدا اعتبار یافت که نوبه مزاج بر دو عالم
 بود و پیوسته با شیخ سعدی شیرازی مصلوبه کردی روزی با هم سجده فرستند یکی از شاهزادگان که سخن معروف بود آن را
 عمارت میکرد اندک گلی بر خسرو شاهزاده رسیده بود مولانا گفت یا اینتی کنت ترا یعنی ای کاشکه من می بودم خاک نماز
 گفت چه گفتی گفت بقول الکافی یا اینتی کنت ترا با مولانا سعد الدین از تلامذه سیاه جرده بود شبی شیشه سیاهی بر جاسه اش ریخت
 سعد الدین دیگر بار با همان جامه بدرگاه رفت حاضران بخندیدند و گفتند اینچیز رسوایی است مولانا گفت رسوایی نیست عرق خونا
 است و تنه بیادوت بزرگی رفت و گفت چه حالی داری گفت تپ میکنم و گردنم درد میکند لیکن امروز من شکست دادم و گردن
 باقیمت مولانا گفت دل جمع دار که آن نیز بشکند روزی پیش بیودان رفت و گفت و ایند که عالم مسلمانم اکنون و لم از سلمانی
 گرفته هر اهل روز خدمت کنی که بدین شاد در آیم ایشان شاد شدند و خدمت جهل روز قبول کردند مولانا در آن ایام دوستان
 جمیع آوری بیودان الوان اطعمه و اشربه حاضر آورندی و گمان بر وندی که آنفایقه نیز بموافقت او بیودی خواهند شد چون
 چهل روز بگذشت مولانا گفت تا منما با بعشره یعنی تمام کنیده روز دیگر ده روز بران میفرودند پس علمای بیود جمع آمدند
 که مولانا بیودی شد و گفت شما زنده مردمان پنجاه سالت که طعام و شراب مسلمان میخورم هنوز مسلمان نشدم چگونچه روز که طعام
 شما خوردم ام بیودی شوم و فی پیش امیری نشسته بود امیر کعبه در دست داشت کعب گفت براندا زیم هر که شک کند دیوش باشد امیر
 برانداخت شک کرد مولانا بنده اخت شک کرد امیر گفت تو دیوئی مولانا گفت آری من دیوشام باشم که تو دیوئی میشکند ارخان
 زانوی مولانا ناکیه که ده بود با وی مزاج میکرد گفت تو دیوانان را چه باشی گفت من کجا خواججه شمس الدین محمد حافظ شیرازی نازم

در نحو جهان بوده و در قرأت نظیرند داشته چون امیر تمیمور صاحب قرآن گورکان فارس گرفت خوابه را بخواند و گفت بنام سکون را
ویران کرده ام تا سمرقند و بخارا را آباد کند و تو ان را بخانی من بخش میگوئی بعینت اگر آن ترک شیرازی بدست آرد دل ما را با
به خال منهد و شش چشم سمرقند و بخارا را با ما بخواجه گفت که ازین بخشید گیهاست که باین روز افتاده ام صاحب قرآن بنمید و او را
بنواخت اینها چون شاه اسمعیل با منی به شیراز رسید خواست که به ستور دیگر اکابر بجا سنت جماعت قرار بوسوز دیوانش بران
نموده بود و گفت آنجا بخانی من هر آنچه بر آید از آن بقتیده اش بپریم چون باز کرد قفسه و بیرون آورد در باغی جو را سپید نهاد
حمال بر ابرم بدین غلام شام سوگند من خورم بد نام محمد است و علی حزر جان من بد در این دو نام نیک بر اندام مظفر بد شاه
او محاسبان است بود پس مرغی بر فرازش گفت کرد دیوان حافظه استدلال است و اکثر مردم باو فال گیرند و بسیار درست فقه ابو منصور
شیخ جمال الدین حسین بن یوسف بن علی ظفر حلبی از اکابر مستعدان فقه است در علم و فضل سر کبر عصر بود و گویند چون انجا به سلطان
مسلمان شد خواست که نیمی اختیار کند علای هر طائفه را بخواند تا با یکدیگر مناظرات کنند اهل شیعه شیخ جمال الدین حسین را اختیار کردند
و اهل سنت جماعت رسید که ان الدین را که دافیه و شرح کافیه از صناعات اوست و مولانا قطب الدین محمد شیرازی را انجا که ساختند شیخ
جمال الدین سپیدرکن الدین غالب آمد چون امامت علی ابن ابیطالب را بنیوت رسانید بصلوات و سلام بران جناب مشغول شد
که الدین گفت مستحق صلوات جز نبی نتواند بود شیخ جمال الدین گفت فخر از جناب ثابت شده و این آیت بر خواند ان الدین از او اسما بتم
منع بسته تا او نامسد و انامیتر را چون اولی علیهم الصلوات من بهم سید رکن الدین گفت نه تعیبت بشده و اولاد او رسید
که برایشان صلوات میفرستی شیخ جمال الدین گفت که من تعیبت ازین زیاد بود که فرزندی چون تو ایشان را سپیدرکن آمد حاضران
بخدمت یزد و رکن الدین بنظم منم فعل شد انجا که سلطان از مولانا قطب الدین که تمام بود کیفیت بخت سوال نمود و قطب الدین گفت
شیخ جمال الدین از سید رکن الدین میگوید که پدر تو علی از همه افضل است و سید میگوید که همه از پدر من افضل هستند چون سلطان
از ان بحث نبود و از علم بهره داشت طبیعی شاد و مذہب مایه را روح و او شیخ شرف الدین ابو علی قلندر کرازا کا بر شیخ است
پیر ستمتغری بودی دشمن گشتی و از دستقول است که رسول علیه السلام و سنت خود را بر بخشید چهل سال فریضه بی سنت او اگر دم
پس فرمان در رسید که حبیب من سنت خود را ترا بخشید و ما نیز فرض خود را بخشیدیم یعنی از خواجه سرایان سلطان علاء الدین خلجی
صاحب دلی در پیشی را بر بنیاد شیخ بنیید نامد بعلاوا الدین نوشت برین موجب علاء الدین خلجی خطه دلی را اعلام آنکه خواجه سرانی
پیش بریده پس دریده فقیر خود را طبا بچه زده که عرضش از ان لرزیده اگر او را منزداد بهتر و اولاد دلی را خطه دیگر خواسته شود
خطه بزبان دلی ریش ده باشد و هم از رقعات اوست که بطمان علاء الدین نوشته علاء الدین خلجی خطه دلی چنین بال بنگران
رساند که روز قیامت زیر عرش مجرا خواهر یافت سلطان محمد تغلق شاه وقتی این رباعی بشنخ فرستاد رباعی که راست کند شد
مردی وزنی بد که بشکند این طلسم جانی و تنی بد کس نیست که اوستا و قضا را پرسد بد که بر چه سازی و چراست شکسته بد شیخ بهر یارین باغ
در جواب گفت و نه نوشت رباعی شط است که در امر قضاوم زنی بد زین گوئد که گفتی تو مردی زنی بد کل را به جماعت که پرسد
از کلان بد که بر چه سازی و چراست شکسته بد شیخ جمال الدین خطیب المسموی شیخ عمده و عقیقه شیخ فرید کج شک بود شیخ نظام الدین اولیا
مردی که چون شیخ فرید را خلافت داد جمال الدین بهر من قیام نکر و پیش از ان بر پای خواست گمان بردم که مگر خلافت من

موانعی مزاج او نبود و شج بکرامت و ریافت گفت همچنان است که تو نوشته چون محبت در میان پدید آید در رحم و دوری بر خاست و خود را تغلیم کردن
 رو انباشته امیرالوالممالی صدرالدین محمد شیرازی از اکابر سادات فارس و اعظم فنمهای جهان بود و فنی بخدمت محسوب میگ آن نویسنده
 رفت او را کفایت صدارت کردند با نمود و گفت اگر صدارت بپذیرم دین از دستم نبرد و گفتند چگونه گفت اکنون مرا میر صدرالدین میخوانند از نگاه
 مرا میر صدر چون خواند و دلدار شد او امیر نعیات الدین منصور از اکابر افضل جهان بوده و در سایر علوم و دستگاه داشته او را بعضی حاوی غنچه گفته
 گویند او علوم عربیه نیک دانستی و شیراز نزدیک وینجی داشت چون نقاشکار و دیدیون منکشد میر گواه انداشت پس او چند روز در بیون را
 گفت باغی بر میوه دارم اگر خواهی بقبول بفرم و غم پس او را از شهر سپردن کرد باغی خوش دید گفت قیمت آن چندست میر جهان مبلغ گفت که
 از دویست تا انگاه رستید و باغ او را داد و دیگر روز در محراب آمد از باغ اثری نماند چه آه اسپهاساخته بود و مرد زود رفت و حال باز گفت میر گفت
 حق مرا برین بنیادوی باین وجه از تو بستم مردی سخالی نزد او رفت و سخن از سخا گفت معر فرمود تو معمای قوی دانی اینسخا گفت معمای سخا
 کدامست میر بر پای الیتاد و بر کوع رفت دست نوبت دست بر ریش زد و گفت این معایت به هم دور پس گفت آن را نمیدانم پس گفت
 ترا و میمانی و سستی نیت مرا و از ایستادن است است و از زخم شدن دال دست نوبت در روش دست برون اشاره دست یا آنکه نقلها مانده
 شاه عبد کللیل که نوی در پیشی صاحبستال و کمال بوده مزارش بر لکنه هوزیارت گاه نامه نامست بهر جلیب شتار و در از سخنان او
 که معروفست بر سوزات را هم حردن از آن سطر چند بر چند هر قوم بسیار در موز طریقت بجهت معنوی راه رفتن میشد و خود رفتن آری باغی
 خدا و خود دست نه که در آسان و زمین از آنجا است که گفته من عرف نفسه فقد عرف ربه یعنی هر چه گوید از او گوید گفت تقوی آنست که بر زمین کنی از خود نه از طعام و شیر
 ایضا گفت در بیان حق کریم یعنی کرم و در همه حال سیر طالع گویند و بر معنای دانا جویند این معنی دوانا دکان را به نیکی یادی و حاضران
 را بهر راه ادوی فرو و باخیران چند و بختان سیم با خرد و ان بلفظ و با بزرگان خدمت پذیر که باین کرم کریم باشد هو الزین الرحیم از آن
 کرد و نیز از آن بزرگست مدتی رفتی و خود شناسی بود چون خود را شناخت هیچ نیافت و گفت معانی ساله در طلب حق بود چون حق را شناخت
 هاشم گرفت غیبت آمد و گفت هر که جوید میابد و هر که گوید نداند و هر که بوید نرسد و گفت در سای بسیاجی لایان کرد و بر سپیدم که از بختی و بختی
 رسیده و بختید و گفت که از ملک عدم بیرون آید و بولایت رسیدم هر چند که حتم با زینا فتم نیست معنی لا اله الا الله ایضا روز در میان طلب
 که در غالب است گاهی حاضرست و گاهی ناظر و گاهی غایبست و گاهی قادر و گاهی عاقلست و گاهی ذاکر و گاهی غیرست و گاهی شر و گاهی
 جابلست و گاهی عالم و گاهی با او و گاهی بیرون از هر دو و از آنجا است که محمد صلعم گفته مالیت رب محمد لم یخلق محمدا هر که این کور در یانت که قلب
 معنی کرده است یعنی بر یک حالت نماند و آن دلست که بجزنی طلب گویند روز در میان بهشت بهشت در یگانگ است یعنی یکی بیرون
 و یکی دانستن و یکی شنیدن و یکی گفتن و یکی شدن چنانچه جنید بغدادی گفته ایس فی صبی سوی الله یغیر صلعم فرموده لانی البقیة خور الله
 و لایین ولا عمل ان محلی رب شما حکم هر که درین مقام رسد او را همیشه لذت مشهور و رست که عبارات از حور و قصورست و گفت
 و در سخ عبارات از مجوسری و میکا گنیمت چون سالک یگانگی را بهشت یگانگی از درخ کند تا به یکدیگر که تملک معنی نماند از چه دست نماند خود را
 در تملک مفهوم کند و دیگر روز در بیان عزت یعنی عزت از علم خلق نماند از خلق چه صبح آید یا دانیاد و خلق نمودند معنی در خلق نیز در گفت که در
 نامینا بودم چون چه نذریدم بینا شدم و گفت بنده آنست که از بند خود بگذرد مولانا علی احمد مکران بلوی از ارباب عال بوده او را قصیده است درین

چرا

اکبر بادشاه طاعتش نیست صورت معنی گرد جمع در هر بادشاه بد بادشاه صورت و معنی است اکبر بادشاه در روزی در خدمت تاجران
 محمد جهانگیر بادشاه تو الان این بیت میخواندند بیعت هر قوم راست را بی دینی و قبله گاهی با من قبله راست کردم بر طرف کج کلای
 برخی از حاضران گفتند جمعی از اهل هند خود را صوفی خوانند و بزرق و تلبیس و جادو کنند مولانا علی احمد گفت نه چنین است بسا باشد ایشان
 را در وجود خالی دست دهد که در گذرند طایمان افکار کردند مولانا را حالی دست داد و بوجد درآمد و آهی بر کشید و در گذشت و این واقعه
 در هر از دست و شش هجری اتفاق افتاد ابو عبد الله سالی از خلفای سیدل شری بوده از او پرسیدند کسی بچه چیز او دید اند
 بشناسد گفت بلطائف زبان و حسن اخلاق تازه روی و قلت اعراض و پذیرفتن عذر ابو عبد الله سخوی بسیار در دیده و دهن و دوزبان
 بوده که از وی تیر جو و مزاج نخورده روزی پیش موسی بن عبد الرحمن بلالی رفت موسی چون از احوال او نیک واقع بود و بغلامان
 تقید نمود در کمال حرمت و رعایت احوال او کوشید قضا را وقت آتش کشیدن چند قطره شور بار بر او من او ریخت موسی از آن بهم برآمد
 از راه معذرت گفت خاطر جمعه یارید که در عوض ده قباخذ مت کرده خواهد شد ابو عبیده گفت باکی نیست چه آتش شما بجزندان چه چیز
 گذاشت که از آن نقصانی بجایماند بجانب رسته شین بن منصور صلاح کاری عجیب غریب داشت و از شهر بیضا بوده و شاکر و عمر
 بن عثمان که در تنگه الاودیا آمده که وی نه صلاح بود بلکه او را دوستی بود صلاح نام و روزی منصور وی را بجاری فرستاد و بنظر
 رسید که کار وی را خود بکند بر انگشت اشاره پند کرد و دانه از پند کسوشده از آنچه او را صلاح گفتند مشایخ در کار وی اختلاف کرده اند
 بعضی چون ابن عطاء ابو عبد الله حنیف و شبلی ابو القاسم بکشتن او فرستادند و تقوی بنوشته شیخ ابو سعید البصری شیخ ابوالقاسم سرخا
 و امام یوسف همدانی در کار او متوقف بودند و بعضی او را سحر میدادند و برخی از اصحاب فخرتوش میثا زنده یا جمله او در مقام اظهار
 شد لاجرم او را صلاح الامر گفتندی پس سخا د شد روزی برای جنید رفت جنید گفت کیست گفت من جنیدم گفت حق تا بر حق ازین پایا کند چه
 گفت مرا سجده کنند که خدایم و بسبب قتال او آن شد که سطرپی چند سجده او یافتند نوشته بود هر که آرزوی حج بود در سرای
 خود خانه مرغ سازد و آن را پاک کند چون امام حج برسد طاق آن نماید و مناسک حج بجا آورد و سه نیم را بخانه آورد و نیکو تر طعامی دهد

این بجای حج باشد حامد بن عباس وزیر مقتدر عباسی از علمای مان فقه اس قتل او حاصل کرد و حکم خلیفه قبل
 رسایند ابو ذر کاجی بن معاوی را زنی و اغظ از مردان دین بوده او را گفتند که قومی گویند که با بجای رسیده ایم که ما را ناز
 بناید که گفت رسیده اند اما بدو شیخ ابو الحسن شیرازی صاحب علم و تقوی و بوضوح سال مضای
 نغسه ماند و جز با دای نامز جمعه و عیدین بیرون نماند او را پرسیدند تصوف چیست گفت وفا
 معبد شیخ ابوسلیمان عبد الرحیم و مشتقی از ای یگانه عصر خود بوده از سخنان او دست که چون
 آدمی شیرو همه اعضای او بشوید گرسنگرد و گفت رضای آنست که از خدا
 تعالی بهیست نخواهی و از دوزخ پناه نظر کنی گفت هر جا که در دنیا دوزخ پناه
 در بخند ابو عمر از جمله شیخ شام بوده وی گفته چنانچه فرضت بیغمبران
 اظهارات و چنانچه چنان فرضت بر او دیدای پنهان
 و آن کرامات با خلق در فتنه منقده بد بد بد





ایلیم چپارم

تعلق بافتاب دارد و در وسط مموری عالم نوسکن باشد. ان اولاد بنی آدم است و بعد اول این نسیم از آنجا است که روز چهارم ساعت در بی باشد و وسط آنجا که روز چهارده ساعت و نصف سه و بعد دوم آن آنجا که ارتفاع قطب سی و شش درجه بوده و ابتدا سه این نسیم از مشرق و شمال بلا و چین بود و بر بلاد میت و خنز و قحط و چین و کشیم و بر خشان و جنوب بلاد یا چوچ و ماجوج گذر و پس بر وسط بلاد ترک و شمال بلاد هند و وسط بلاد کربان و فارس و بلاد خورستان گذر و پس بوسط عراق و دیار یکر و زبلجه و شمال بلاد شام گذشته است آنجا بحرا دم را قطع کند و بر جزیره فرس و سفله و شمال بلاد مصر و اسکندریه و بلاد فرنگ و ایچ گذشته بسا حل بحرا و قبا نوس که بحر محیط گویند منتهی شود و درین نسیم دولت و پانزده شهر نسیم و چهار صد شهر کوچک و بیست و یک شهر بزرگ باشد و ساکنان این نسیم اگر بحسب صورت و سیرت و بوفور حسن خلق و لطیف طبع منظر اصناف فضل و هنر اند و درین نسیم اکثر شهر های عراق عجم چون همدان و اشال آن و بسیاری از همدان خراسان و چند شهر از اناور نیز داخل این نسیم اند و در اسم حروف درین نسیم ابتدا از شهر عراق عجم می نماید تا بر آنکه چون خانه نسیم سوم بر همدان عراق عجم واقع شده تا سر رشته بیان شهر های عجم سیخته نگردد و بعد از آن احوال همدان خراسان و ماوراء النهر و بقلم خواهد آورد و باشد انور

اصفهان از بلاد معظم ایران و در عراق عجم است و بعضی حکما آنرا بحسب طول عرض از نسیم سوم شمرده اند اما صحیح است که داخل نسیم چپارم و در انبای همدان اختلاف بسیارست بعضی گویند که همدان بن و لوح بن بوطن بن لومان بن نیش بن نوح علیه السلام بنا کرده و برخی از بنی اصفهان بن شام نوح علیه السلام می دانند و این در بده آورده که اصفهان لفظ مرکب است از صهب که شهر است و مان یعنی سواران یعنی شهر سواران و بعضی گفته اند که همدان نام تمام شهر است و مولف عجایب البلدان گوید که این شهر را در قدیم الایام دار الیهود خوانند باعث آنکه چون بنی اسرائیل از نجات نفر گریختند باره از خاک بیت المقدس را گرفته کرد و عالم می کردند چون خاک همدان را موافق خاک بیت المقدس یافتند در آن زمین شهر می

بنیادہ موسوم بہ اراہو و گردانیدند و صاحب آثار البلاد از ہذا سکنہ گرفتہ و صاحب نزمیت القلوب آوردہ کہ ہنمان کہ
 ابتدا سے چار قریہ بودگران و کوسک و جو بیار و دوسیت و چند فزارع نیز داشتہ کہ بعضی ازان را اطمینت و دیوبند پیشہ او و چند ہزار
 ساختہ بود چون کیقباد کہ اول کمانیان است اوراد الملک ساختہ آن چارہ در آبادی سے ہم پیکہ شہرے بمجھول انجامید
 و اکنون بہ چارہ موسوم کہ چہاگر دیدہ و چون رکن الدولہ جن بن بوسہ دینے بر آن شہر استیلا یافت فرمود تا روزے کہ فرود نوسر
 بود سوران را بر کشیدند و نامہ وز آن بجال خود است و دو بار بست و یک ہزار گام است و در تمام ملک ایران شہرے بزرگی و کھور
 اصفہان نسبت و اصفہان بکنار آب رندہ رود کہ بعضی بر آئندہ رود گویند و قسمت و از رندہ رود دو ہزار یک ہزار ہشتاد و بست
 ملوک را کفایت کنند و آب فاضلش بر زمین رنگے فرود از کرمان کہ شیخ نصرت فرسنگ است بیرون مے آید و بعضی ازان
 ولایت را نیز نصرت رساندہ بدربار می شود یعنی شود در اصفہان بنا بر نفاس آب و جو امار و کز دم کم باشد و در گرما گوشت
 رود منقض نشود و سیوہ اشلی باو تر نماز وہ مانند و ہر چہ از قسم غلہ در آن خاک و فن کشند نیکو نگاہ دارد و زلزلا و صاعقہ و باد و ہوا
 مفرک است رود ہر عمارت و حمامات و باغات نیک در آن شہر بسیار باشد خصوص باغ نقش جنان کہ از باغات نیک است
 و مردم نیک ازان دیار بیرون از حد شمار بر جا ستانند و اصفہان بنگاہ ملک سلجوقی بود

قطیف ولایتے با تھو و با طروت است شمشک انہا روان و عیناس و اشجار فراوان و قریب سی پانچوہ درہ دار و روارہ
 سے پانچوہ درہ دار و دروارہ برادر رستم بن زالی قسمی میخوردہ

اروستان واسطے است متعفن بر پنجاہ پارہ وہ چون زمین آئندہ ریگ است از رقاعا آتش جو بہم می شود یا نوا کہ
 آتش بیک خصوص آثار کہ بہ صفات موصوف است حمد بقدم مستوفی و ز نزمیت القلوب آوردہ کہ بہمن بن اسپند یار در اینجا آتشیانہ
 ساختہ بود کہ مردم از اطراف عالم آمدہ بعبادت آن قیام می نمودند

کاشان شہریت است عمارت آن چون عارض جوران پر نور و شواق آن چون دامن خردسان پر کجور و از انہذا تھو تھو
 سنگوہ بارون رشید است کہ از ابلحاح سنگی بنا ستادہ متوطنان آنجا در ہفتہ سہ روز صرف سیر و صحبت نمودہ با نشاء بقدم
 ابنا بقدم شباطی شمرند و دیگر در سال دو مہتر شخص دارند اول در فصل ربیع از سیر و برناو و ادنی از شہر بر آمدہ قریب یکماہ
 بر کنار سنبہ و صحرا خمیہ اقامت بر پامی کنند و صحبت می دارند و دیگر سیر گل فتن است و در فتن چہ نسبت عظیم کہ از یک سنگ
 برنی آید اکثر زراعت و باغات کاشان برین آب است و متوطنان آنجا کشتہ بعضی مشغول مے دارند و از قسم سیوہ آنجہ در
 زمستان آن شہر مدیر است بیچ شہرے رشیت و جزیرہ را نوسے نگاہ می دارند کہ بعد از نوروز را گر ہزار سن امتیاز اخت شخص سالانہ
 نماید و از حرات عقارب قنار و غیرہ در آن شہر بسیار است اما طوقہ آنکہ نوب و سا فرقت نمی رساند

حیدر باوقان ہماست نسبت بن اسپند یار است گویند کہ چون ہماستے آن شہر را با تمام رسانید موسوم بہ موسوم کہ انہذا
 چہ نام ہماستے سمرہ بود و ذکرہ بعد از آن کہ آبادان شدہ کلیا مکان شہر را یافت و عرب و مغرب استہ جہا باوقان خود تھو تھو
 کس در ہماستے متھو تھو اندکن و انتفاغش نیک حاصل مے شود

خوانسارده است قریب چهار فرسنگ که تمام باغ و باغچه است و کشتی فراخ خوب می شود مخصوص سبب که آنرا اخلاطی نامند و دیگر شند که در آن کوستان بسیار بشود

فرایان ولایتی است آبادان و در زمان سابق از مصنفات قم بوده و بعد از آن جوگشته و آب و زمینی نیک دارد و اقسام غلات آنجا نیک بصورت می پیوندد

فروش ولایتی است که اطراف آن کوستان است و از هر طرف که بدینجا روند بکریه باید رفت هوای آن معتدل است و آب از چشمه های و کارزارهاست همه وقت در آن ولایت ارزانی بوده و از میوه و انگور و امرود و شفتالو خوب می شود و در یکی از کوستانها او شماره است که کس به نهایت آن پرسیده و مردم آن شهر گویند که وقتی گاو و گوسفند بیرون آن شماره رفت و در فرایان بیرون آمد بنا بر آن آنرا شماره کاو می گویند و اصل سگ گوندی حاصل بزبان آن ولایت حوران می گویند

قسم از شهرهای مشرف عراق و عجم است اکنون چندین صومری بندر مولف عجائب البلدان گویند که از اینجایی است و چون قم معتدل و کار میوه انار و خربزه و انجیر نیک می شود و گویند در آن ولایت عود و قند و زعفران از بیابانها می رسد و آب آنش از رودخانه مرو فاق است و قنات نیز بسیار دارد و از میوه انگور و انجیر و انار و سیب و بی بی نیک می شود اما خود گاه آنوقت به چهار یا پان سارگاز نبود گاه قمر بهتر از خوشاوه گرفته اند و اتم حروف گویند که همچنین گاه بلگرام که وطن مولف است هرگز به سپاره سازگار نیست هر چند که فربه آرنه لاغر بر ندرت مجرب بر آنکه قصبه سندی که از بلگرام پنج کرده است بطرف شمال مائل مغرب واقع است این پانز اسپار سازگار است و در چهل روز هیچ لاف فریبی نمی شود با بکل در سوابق ایام برکنار شهر دوسه بوده که احوال علات آن طایفه است گویند و در شب ولادت پیمبر مصلی الله علیه و سلم خشک شده و اینست در یکی از مصنفات ساده گوئی است و در آن کوه فارسی بر شمال ایوانی و در شفق آن ایوان چهار سنگ نشان پستان آدمی بیرون آمده که همیشه آب از اینها متقاطر است مگر یکی که آنرا دوتنی کاوسه بکنده و از آن مانع خشک شده

همدان شهر است قدیم در آثار البلاد آمده که آن شهر احمدان بن شام بن نوح علیه السلام بطالع نور بنامند و در کوه مشرف به طالع جمال تعمیر نموده چو آن شهر است و آنش از کوه است و اطراف آن همیشه سبز و شاداب باشد گویند اگر بنگینی در آن شهر و آید شادمان شود و لهو طرب بر مردم آن ولایت غالب باشد و کوه الوند بر یک فرسنگی همدان بجانب غربی واقع شده و دور آنرا دوازده فرسنگ دیده اند و گویند که دوازده هزار چشمه روان از اطراف آن باشد و هیچ وقت برف از زیر آن کوه خالی نباشد

در آن ولایتی است بانام در ممالک و سالک آورده که از خراسان و عراق غیر از بند او پنج شهره بزرگ تر و آباد آنرا از سر راه بوده مگر نیشاپور که بعضی نیز واقع شده آورده که الری و حسن الدینا دور بناست شهره اش اختلاف بسیار کرده اند بعضی برین اند که سی رازی بن بقلان بن اصفهان بن فلوح بنا کرده و برنی گویند که رازی بن خراسان ساخته و جمعی میگویند که سی رازی بن بقلان بن اصفهان بن فلوح بنا کرده که شهره اش اختلاف بسیار کرده اند و در زمان مهتدی بالمد عباسه عمارت شهره بدین منوال بوده مدائرس و خوانق و شمشیر محمد هزار و چهار صد حمام هزار صد و شصت من مسجد چهل و شش

ہزار و چہار صد عاوند نہ ہزار و دو سو بیست کاروان سہ ای و دوازده ہزار و ہفت ہزار و پانزده ہزار و ست و بیس چار صد و پنجاہ عصافانہ ہزار و ہفت صد قیامت عازنہ سینزدہ ہزار و نو و دو یک رو و خانہ نیز بسیار بودہ و محلات نمودنش و در ہر محل چہل و شش کویہ و در ہر کویہ ہزار و سجد و در ہر سجد ہزار چہل و آن از زو سیم و غیر ہر جا بودہ و ہر سب روشن می کردہ اند و مجموع خانہ ہشت ہزار ہزار و سجد و نو و شش بودہ و اصحاب تاج پختین نوشتہ اند کہ کرات آن شہر بقتل عام و زلزہ ویران شدہ و باز عمارت یافتہ تا آنکہ در زمان خلافت جعفر و اسنے عمارت بر اصل بافتہ یا زرمادہ و تہ چنگیز خان دیگر بار بقتل عام خراب گردیدہ شیخ نجم الدین دایہ در کتاب مصادقہ لہباد کہ از تالیفات اوست آورده کہ درین ایام از ہمد رس کہ مولد و نقیاشے این قصبہ است ہفت صد ہزار مردم صاحب مبتلا بقتل رسیدند و مولد ہفت اقلیم کہ امین احمد زارے نام دارد از ان شخص بودہ و اگر ضروریات فردین کہ قریب چہل سال اقامت سلاطین صفویہ بود از زری کجھول پے پوست و اعیان غلہ و سامان علاوہ مردم کاشان از زری سر انجام می شدہ اہلے رسم دود و ساوہ و قم را نیز از ان شغفت بودہ و انواع میوہ در ان دیار نوبت و فراوانست خربزہ و انگور و انار اہلے کہ رگے سرخی با اوست و انجیر در رو بود و امر و دو وقتا لور غایت شا د اہلے کجھول پے پیوند و اماندست آن شہر نیز گفتہ اند چہ در فصل خزین کہ ابتدا سے اختلاف آب و ہوا می ست مردم آنجا بنا بر رسوم و عادات میلادہ ناما ر میوہ بسیار بکار بر بند و در تپ و لرزہ گرفتار سے شوند و این تپ و لرزہ در شبانہ روزی از دو ساعت زیادہ نیست بعد از ان بزفاستہ ہر چہ می خواہند سے خورند و بکار خود سے روند چہ مشہور است کہ جمے از دوستان بابک و دیگر ہر اہلے می فرستند یکے رات بآبد بیاران گفت کہ شما سعی توفیق نمائید تا من رفتہ بلزیم و بیایم لقصہ قضیہ ظہر کہ در خانہ و تہ چنگیز خان چنانچہ گذشت نوسے خراب کردند کہ نقش آبادی بکلی از وی محوشد و بعد از ان دار الملک ری طہران مقرر شدہ طہران در زمان سلطنت شاہ ہما سب صفوی کجس کثرت حد اول انمار و انجار سایہ و از ہزار انمار ممتاز از ہمسار و دیار بودہ و بر شمال رویہ آن کوہستانی است موسوم میوان کہ قطعہ است از قطعہ مے جنان و در زمان پیشین این کوہستانے را شمع می گفتہ اند و در مصافحاش میوہ با فراط کجھول پے پیوند و خصوص کیلکس چمنین کوہستانی است و در فستک مشہور بکند و سلفاس کہ آن نیز از بسیار سے آب روان و کثرت درختان و میوہای ایوان غیرت بوستان جنان تو اند بود و ماوند اول شہریت در عالم تعمیر شدہ و ماوند بود و کیومرث و ریام حیات خود شہر بنامند و اول و ماوند دوم صخرہ سوم پنج و ماوند کوہستانے است و بیچ منزله بی آب روان و سر استان نیست از فواکہ سیب و امر و دنیامی شود و چیل و ماوند کوہ سے است و رعایت بلند سے و رفعت کہ ہرگز از سر آن عالی سے شود و از صد فرسنگ پدیدار بود و بیغے گفتہ اند کہ سلیمان علیہ السلام صحرا پیمنی را در آنجا میجوہس کردہ بر سے گوئید کہ فریدون صحا کہ را درینجا مقید ساختہ و نیز گفتہ اند کہ برین کویہ سعد بن کبیرت امر است چنانچہ در عجائب البلدان از محمد بن ابراہیم مزاب نقل سے گفتہ کہ پدرم خواست کہ چیرے از ان کہ رحبت امر بردار و دو معرفت اساخت کہ دنیا لہ آن در از بود چون معرفتین نزدیک آن می رسند گذرمتہ می شد و گفت شنیدم کہ مردی از خراسان بیامد یا او معرفت بودہ از وہا اند و وہ از ان کبیرت چند انکہ خواست بر گرفت محمد بن ابراہیم گوید در خدمت امیر موسی ابن حفص بودم قاصد ما مولد ہما سے رسید و گفت حکم چنانست کہ کویہ و ماوند خود می و احوال مجوس و ماوند را معلوم نمائے امیر برخواست و بدان موضع

برفت و از احوال آن مجوس پرسید سیری بیامد که او پیش از نوکال بود گفت این مجوس را نتوان دید اما اگر خواهی درستی
آن شمار معلوم کنم امیر پسندید آنگاه پیر بر کوه رفت و مردم از پس او تا بجای رسیدند که گفت این مکان را حصر کنند چون حصر
کردند ضایع پدید شد از سنگ کنده و در آنجا شالے بر صورت عجیب دیدیم بر دست او مطرقة و در پیشین بسندلی او پیر بود ساعت فوت
آن مطرقة را بر آن سندان نیزه آنگاه فرمود تا آنجا بر بطریق اول مسدود ساختند و گفت این طبع سم است و جهت همین ساخته
که با دام این طبع باقی باشد. همراه این مجوس مندرج شود و بعد ازان فرمود تا نزد بانمایا آوردند و بر یک دیگر نشستند تا مقدار
صد گز شد آنگاه آنرا بر آفرشتند و بر آن برفتند و روی از زمین پدید آمد و بر آن نوشته یافتند و بر این قلمه کوه هفت در است
و سه دره چهار قفل و بعضی داده نوشته بود که در اینجا حیوانی است که شرح آنرا نهایت نیست باید که در آب نشاند و هر گاه این
در کشوده شود این تعلیم را آفتی رسد که دفع آن ممکن نیست امیر گفت بچنین بخلیفه باید نوشت مامون در جواب نوشت
که متعرض شیئی نشوند **سمستان** بکثرت آنجا رساید و در او همانا خوشگوار از نو که چون انگور و انار بسیار است از شهر و دیار
رجحان دارد و **طبرستان** از تحت تربت و طیب هوای او افزونی آنجا هیچ وقت از سبزه و هوای زمین آنجا از ترنج ناله
نیست و صحرایش شینر گل و ریحان و لاله و ضمیران دارد و سیوه گرم سیری و سرد سبزی در آنجا می شود و در ایام سابق تنگگاه
خرجان بود و اکنون ازان شهر جیلے باقی نیست **طبرستان** ولایتی است در غایت تربت و طراوت و در نهایت صفا
و هوای از خرابی خرجان و حد و دوهان ناگوستان ری و طایفه آن همه **طبرستان** است و استمدار و کور تعلق **طبرستان** دارد
و تخر **طبرستان** را دریای گیلان و بحر گرگان و دریای باب الالباب و بحر خزینر یا مند و طول این دیار از مشرق تا مغرب
دویست و شش فرسخ است و عرضش دویست فرسخ و این دریا بطرف دلم و نارستان و باب الالباب و شیروان
و دیار خزر یکدرد و زمین شسته شود و درین دریا در چیز بموقع نماند و این بحر هفت جزیره دارد که ازان جزائر لفظ سپاه و
سپید حاصل می شود ازان جمله جزیره **پرس** بن از جزیره دریای **طبرستان** است که تمام سنگ خار است و مسافت و
ساعت آن جزیره چهار صد فرسخ است و اکثر غذای آنجا خیز و **طبرستان** اکثر بسیار موسی و پوسته ابرو
باستا و سخن شبتاب کنند و مرغ و ماسه و ران و یار بسیار بود و احوال ملک **طبرستان** صاحب مهنّت تعلیم می نویسد که
بعد فوت سکندر اعیان ممالک عجم را بر بلوک طواعت تقسیم نموده و حکومت **طبرستان** بیکه از اولاد بلوک خنس رسیدند و اولاد
کامران بودند تا آنکه آروشیر با بجان بلوک طواعت را بر انداخت حقیقت شاه نامه از اولاد همان شخص حکومت رسید و
احفاس و دویست فرسخت و پنج سال بریاست پرورفتند چون قباد بن فیروز باو شاه عجم شد آن دیار پس خود کیومرث
تفویض نمود او اولاد حقیقت شاه را متعاضل ساخت و حکومت رسید میان کیوس و برادش نوشیر و آن مجاهلت
خواست کیوس بر دست برادر سپهرش تقبل رسید نوشیر و آن شاه پورین کیوس را حکومت **طبرستان** عنایت نمود و بعد
از او پورش یا و ندر بن شاه پورین کیوس حکومت رسید و ایشان را بروایت مؤلف صحیح صادق یاوند نخواستند و ماندند
نیز در تصرف داشتند و بلوک یاوند نیز فرقه اند در فرقه اولین کیوس اول شخص است چنانچه گذشت و آخرین فرقه اول
است پس در ستم بن شهر یار است که در چهار صد و پنجاه و هجرت سبیس علاء الله و له کالگوید در گذشت و فرقه دوم پورین ازان

فرقہ سوم از ماوند حکومت رسیدند اما اهل طبرستان در سال سبست و دوم هجری ایمان قبول کردند و بروایت ہفتاد و پنج ہشتاد و نود و پنجاه
 کسے کہ قدم جہاد در راهی آن ملک نهاد اما حاکم بن علی علیہ السلام است و این واقعه در زمان خلیفہ ثانی رو سے نمود پس
 از چند وقت امام حاکم از شولطان اسحاق صلح نموده مرحبت فرمود و در خلافت منصور و اسیف عباسی ابو کثیف بر سر باب بن
 نہروان بتاخت سر جہاد خود از بہر ہلاک کرد و ابو کثیف استیلا یافت تا آنکہ حکومت اسحاق کسین بشورہ و اسع
 کبیر بن زید بن محمد بن اسمیل بن حسن بن زید بن امام حسن علیہ السلام رسید چو یو اب ظاہر بہ
 کہ در خراسان سلطنت داشتند در طبرستان حکومت کردند و بر انانی طبرستان علم نمودند ہی اشیان داعی کبیر را از رے
 بخوانند و در نیمہ ہشتاد و دو صد و پنجاہ ہجری با تو میت کردند و از زید نبود و نہ مہب تشیح مثل کسافت بعد از زو بر ادوش محمد بن
 زید بریاست رسید و او اول کسے کہ قبیلہ مرقد علی علیہ السلام ساخت و بعضی اور اداعی صغر گویند و از جملہ فرمان روایان طبرستان
 امیر شمس المعانی قابوس بن وشمکرت کہ از افتاد آل ابازین و روان شایعہ ایلی کہ یکے از عیان و اکابر وہلم
 بوچو خبر رفتے کہ قتیون بن وشمکرت صد و شصت ہجری در گذشت قابوس سلطنت رسید گویند کہ قابوس با کمال فضل و کرامت
 و سیاست افراط نمودی اقرار اور قابوس کردند و در آن سہ راہ کہ اور قبیلہ می ہنزند یکے از امرای عاصیان کہ بزندان اور
 سے برودہ قابوس رسید کہ قتلہ کہ انجنت گفت کہ چون تو در قتل و سیاست افراطے کردی یکے من و پنج کس دیگر از امرای نو
 قابوس گفت انچہ نمی رسیدند از افراط قتل بود چہ اگر تراوان پنج کس رہا شستی و بہرگز با این بلا گرفتار شستی پس چون قبیلہ رسید
 امرای عاصیہ تبعی را قبیلہ فرستادند تا اورا بکشند و حضرت المعانی کی کاوس بن اسکندر بن قابوس امیری عادی و
 عالم بود چنانکہ سلطنت رسید و خدمت سلطان محمود غزنویے سر بروی از و منقول است کہ چون از جہاد با کشتن غم غم غم غم غم
 کردم و کتبہ ہر قسم امیر ابو ہریرہ و بنی نصر با دشاہ غنیمہ دے خریدند و عادل و شجاع بود و مرا اگر می داشت روی از عجائب
 جهان سخن نہایت گفتیم کہ در خرابان و سوی است و چشمہ تہیے وارو و زمان اسحاق اطلب آب روند و دوران زمین گرسے است ترا کہ ہاے
 یکے دوران گرم سرد گرم نیردان آب کہ در سوہ است کندہ شود و عجب بر آنکہ سبویامی کہ از نے زوندنیز متعیر کرد و امیر ابو ہریرہ
 روی ترش کرد پس از چند روز با من نہ بر حال سابق بود یکے م گفت امیر از تو رنجیدہ و می گفته کہ فلان چہ ہا من سخن چنان گوید
 کہ باکو و کان گردید من درین باب مخفیری از روسای خرابان طلبیدم بعد از چہار ماہ محضر من رسید بگوہے سعادت آندہ بار و روز
 و محضر المعانی را تعینے است و علم اخلاق سے و شہور بقابوس نامہ و آنرا در نصیحت فرزند خود کیدان شاہ نوشتہ حکایات نیرہا
 و فقر ہاے مفید دوران مندرج است از انجملہ حکایت یکی از ملوک فارس بر روز پنجوشم گرفت و اورا غزل کرد و گفت بہر خود جا ہے
 اختیار کن تا اسجاروی و قر اگیرے گفت چندہ ویران مرا بختش تا آنرا چنانچہ خواہم آباد کن کنم ملک گفت چندہ
 ویران با و دہ پس در ہر مملکت بخشید بیج جا رہیے ویران نیافتند ملک را خیر کردند و زیر مغول حاضر بود گفت ای ملک
 می دانستم کہ چین است اکنون ولایت چین از من باہر رفتہ بہ ہمتس دہ کہ ہر گاہ از وی باز خواہی چمنان تو بار نہ پارد ملک از پو
 عدز خواہت دیگر بار بخش و نہارت داد و اینما از ان کتاب است کہ دو صوفی بر اہے میرفتند یکے مجر بود و بیاک نہفت و ہر جا کہ
 رسیدی بختے و اکتس نانہ شہری دو دیگر سے پنج دینار و شہت باری موافقت کرے لیکن در ہم بودے نے قتیابے رسیدند

کہ درر بسیار بود و محبت آن دیگر پاس محبت فقره ششم بود چو کنم چو کنم می گفت مجربید ارشد گفت ترا چه رسیده گفت پنج دینار دارم و از دزدان می رشتم گفت آن پنج دینار چه بود تا بدیدم کہ صوفی پنج دینار از او دزدید و در جاہ آنگندہ گفت اکنون از بیم رستی این پیشین پنج سبب ایضا مردی صد سالہ کوزہ پشت بر عصا نگاہ کردہ می رفت جوانی باو رسید بر سبیل آستہ گفت کہ این گمان را بچند خریدہ تا من بخرم گفتم اگر عمر ما بے رایگان بنویشد این چند فقرہ نیز از ان کتاب است زبان را خوب گفتن آموختہ کن و بر بلا اندر بنمای دتا نخواہد کسی نصیحت کنن و کسی کہ بکے بر آمدہ باشد گرد دست گردن او نگردد و بچ مردم شادی کنن تا دیگر ان بچم نوشا دے لکھند خوب گوئی تا خوب شنوی نیکی سزاوارینکی درین مدار بر شادی بازگشت او بچ است آراشادی شمر پنج سبب پیش فضل مگردان ہا اگر از بچروی و بے ہنری نام و نان توان بہت آوردن بچزد و بے ہنر سباش دانش از نادان باید آموخت از انکہ ہر گاہ و ہشتم دل نادان نگری و نصارت عمل بردگاری انچہ از وی ناپسند آید آن کننی از سکندر سے آرد کہ من شغفت اندہم از دوستانہ شے یالم کہ از دشمنان نیز سے یالم از انچہ اگر در من فعلے رشت بود و دوستان بوجیب شفقت پوستند تا من ندانم و دشمنان را مفاہرہ کنند و من افضل را از خود دور کنم سرمایہ بکوسے و در دانش و ادب نفس تواضع در دست گوئی و بے آزاری و شکر گینے است و جاسے باشد کہ شرم بر مردم و بال گرد و باید چنان نکنے کہ از شرم کنے در ہمت خود تقصیر کنے و فعل در کار تو راہ باید کہ بسے سبے شرمی باید کرد کہ تا فرض حاصل شود چنان کہ شرم کنی نتیجہ ایمان است بے نوری نتیجہ شکر گینے است و چنان نرم سباش کہ از نرمے بخوردت و نیز انچنان و رشت سباش کہ از ذنانت بیرون آنگندہ و بکس را بدی میاموز کہ بد آموختن بجای بد کردن است و کس ایسا زار کہ اصل مردی کم آزاری است و خوشتر است از نادان شمر کہ تو دانا آنگاہ باشی کہ بر نادانی خود وقت شو سے و اگر خواہے کہ از تو دشمن بد اند با دوست مگو از کہ سنگے مردن بہ کہ بیان فرود ما یگان سیر شدن مردم بے ہنر بہ دوستی را شاید تو شوقی را از ان کسی نبود کہ کسی صحبتے آورد او رو نکنند اگر خواہے کہ کم دوست نباشی کینہ دار سباش کہ زندگانے او بکام نباشد زندہ اش شمار اگر خواہے کہ بی اندوہ باشی خود سباش اگر خواہی کپا از پوشی پیش کن اگر خواہی کہ شرم زدہ نکر دے انچہ نہادہ بردار اگر خواہے کہ قدر بجای باشد قدر دیگر ان شناس اگر خواہے کہ برتر از دیگر ان باشی فرار شدہ باش اگر خواہے کہ آزاد باشی طبع را در دل جاسے مدہ ما ز ندر ان ولایتی است نامیرہ دیار طراوت بسیار و در بعضے چیز ہائے سہندے دارد و ما ز ندر ان راہ ہای سخت و بضمی ہای پر و خت بسیار دارد و او را چند قلعہ در عایت مضامت تیوہ گرم سببے و سرد و ببری اکثر در ان دیار پیدا سے دارد اما انچہ قابل ایزاد باشد تاریخ نویست و عاصم شمشیر برنج و ایر شیم است و در ان ما ز ندر ان شمشیر ہر چند شہر است و در زمان سلاطین ما ز ندر ان ملوک ماوند بود چنانچہ در بطبرستان معروف است و از تملک ما ز ندر ان بسیاری شہرے است در عایت خوبی و عموری و بر یک طرف شہر غذا رست قریب بد و میل و نہایت حضرت و فرے را دارد در ان زمان قدیم تا اکنون آبادانے بسیار دارد و تراسی از انہما رویہ ابوہ است و بست سار و نہ بکار و بارہ سے چونند و وجہ تسمیہ کا و بارہ آنکہ خلیل بن فروز بن زبسی بن جاسپ عم نوشیر و ان حکومت رسی داشت قصد تعمیر بطبرستان کرد و بصورت مجول کا دے چند اطلاع رسی باز کرد و بطبرستان شتافت و ملازم و اسے اتجا آورد کاس شد و بر مدخل و خارج ملک اطلاع شد و مرمت نمود و سپس سپاہ حج آورد و در وی بہ آمدنارنما و اوروکاس از زو فر و خنہ بار

که با شاه مجبور بود و خواست از او گرفت قلیل این عم من است باید که اطاعت کنی او را و کس بجز من است و نیندازد از آن زمان
در گذشت قلیل در طبرستان استقلال یافت در سال چهل و چهارم در گذشت و او در و پسر داشت النوبه و با دوستان و اولاد و ملوک رستم
اند و النوبه بعد از پدر در طبرستان و مازندران حکومت رسید و نیز با او ست ساروید بن فرحان بن انور که شهر ساروید از انبیه است
و دیگر باره فرسویه که شهری نایزده و با اطاعت است و بنای آن درین زودی شده اهل از جمله بلاد قدیم است بعضی گویند
که محبت پیدا بنانوده و بقول برهنه فریدون و در زینت القلوب از عقیقه طهورت دیوبندی نوبه و مؤمن کن بسالک ممالک گویند
که از روزگار فریدون تا عهد بهرام گور و تنگگاه مرغ مسکون اهل بود و در اصل شهر گنبدی که قسم پنجار بران رونیده گویند که فرایح بن
فریدون در آن گنبد است و قریب شهر رودی است که آنرا انزهره می خوانند و مردم آن شهر نیز با از آن جدا ساخته بر زراعت و عمارت
خود بر بندنابران پنج منزل بے آب روان و سر ایستان نیست اسعد از قریب صد باره ده دار و ولایت آن مازندران
و گیلان و در بای اطرف و کوهستان زمی متصل است و حاصلش بیشتر برنج و آهین است و قلاع معتبر بسیار دارد و ساکنانش اگر چه
کسب کمال کمتر متوجه می شوند اما بعضی که موافق می گردند نهایت خوبی و دینداری را دارند و ملوک رستم از اولاد و با دوستان
قلیل اند و ذکر بعضی از ایشان در ساری گذشت و از آن طایفه است فرالدول نامور بن شهر گنبد ملکه عادل و متسع بوده و در ملک
فرشیدند او را و در کتب معتضای آئینه گریه یا ایها الدین آنوار اذ النودی اهل ملوک است من یوم بحیثه فاسوا لے ذکر الله و در این پنج سال
در روز پنجشنبه کار دینوسه نه پر دازد و همه مسجد حج آئینه صفای محرفه بوض رسانیدند که کعبت کثرت عیال بار اوقات نیست اگر بان
پنزدانیم و چه عیشت آن در در بست نه آتش شاه امر کرد که بر ایشان وظیفه مقرر کنند تا مالانے روز جمعه شود پس چنان کردند و قوی محتسب
یکے از ایشان را که بے وضو نماز کرده بود گرفت و خواست که صد کنند گفت که مرا از خداوند بر ادا می نماز وظیفه مقرر است اگر خواستند
که وضو غیر کرده بران باید افزودن در این حدیث ممالک رسید بوجو تا بهر وضو نیز وظیفه مقرر کنند و درین مقام صاحب صحیح صادق
نظمی نویسد که عبید الله خان اوربک دانی باور نهمه پیوسته نماز بجاعت گذارد و سایر سپاه طوعاً و کرهاً بان برداشته
و بسا بود که وضو نماز کردند و عبید الله خان آگاه شد خواست که معلوم کند که آنها که کم اس اند پس امام را گفت چون اذان
گویی فریاد کن که چه کرد و نشو نباشد باید که بجانب چپ آید امام چنان کرد جمعی از اوگان که بجانب راست ایستاده بودند چپ
میل کردند عبید الله خان بے بخت دید و ایشان را سیه کرد و نوبه داد و بعضی تفقات بار اقمی گفتند که وقتی عالمگیر با شاه محروم
بسیار از پیشتر هجوم آورد و شسته بودند که شمشیر مردم باوشانی چندان شد که جامی ایستادن نیافتند باوشاه بیدار شد
خامنهان بسیار بوض رسانید که اگر فرمان شود و خوش طبع از دحام خلایق را که سفید به نماز شسته اند و جامی بر نام در منگ کرده
نق سانیم باوشاه حکم داد و خامنهان بهادر با او از طبلند گفت که حکم باوشاه همان است که مردم بے وضو از دست راست به دست چپ
آیند و بعضی کثیر از دست راست به دست چپ رفتند خامنهان نیز مو که ایشان را از اتهام بوجوب سلطان از اینجا بزند فرشته در مکان
پیر بر بند باوشاه بخندید و فرمود که چه رسیدید که در می و اینها را هم حروف از بزرگان خوش شنیده که سید مبارک محمد است با کن
بلکه مردم دیگر هم جمله خوش سجد و سرانے غیر خود و در ساری قوم جولا به و غیره مردم رعایا که اکثر مسلمانان بودند و اما او سخت و بیچاره
نماز هر چه وقت با ایشان عقید که ایشان گفتند اگر نماز تمیز و شوم از کسب معاشن باز نیایم و عیال از کسب میسرند امیر گفت

گفت کہ ہر روز ہر پنج وقت نماز رانی فخریک فلوس زمین گیرید و روز نماز حاضر شدہ باشند چون چندی بران برآید بعضی بسبع میرسانند کہ جو راجہ
 بود و نماز میگذاردند ایشانرا بطلایعینا بگو گفتند کہ میر چون بریک فلوس دو کا یعنی نماز و منو پیشو و میر بخند و سمر فلوس بران فرزند و تا آنکہ سیر
 زندہ بود و رونق مسجد سجال بود و اکنون آن مسجد موجود است اما کسی بغلط ہم آنجا نمیرد کیلان ملائقی است شغل بر خیال دوران دیا رقیبیا با بر
 می بار و طول آن از رشتہ از تا موغان و عرض آن از ویلمان تا ولایت مازندران و عراق و عجم و آذربایجان و بحر خزر پیوستہ بہ بطن ساحل
 آذربایر سپیدرود و اب را گویند چون سپیدرود از میان ولایت کیلان جریان میدارد و ہم آئینہ کیطرت آب ان را پیشہ پیش طرفت گیرد پس گویند
 دوار الملک پیشہ پیش لہ جهان است کہ شہر ہی حمور و آبادان است و از ان پیشہ شہر رسیدہ است کہ زشت نیز گویند و حاصل آن بیشتر آب شرم
 و برنج بود و دختران آنجا در عایت طنزازی خود را بازار خود فروشی جلوہ میدهند و بندتسان در دست متاع خود بزم کتابت بیشتر بان سخن
 مینمایند تا کہ شخصی بنظر خواستگاری یکی از انہا را دید دیگران دختر بازار نمیرد و چنانچہ درین باب مولانا شاکلی گیلانی گوید سہ دختر است کہ
 ساکن رشتہ اند بہ سچو طاوس مست در گردانندینہ طلب مشتری ہی بہ بازار بی بند تیان بدست میگردد بد پرشیدہ نامند کہ لو کہ
 گیلان را از وی بغلط کار کیا گفتند سہ و اول آنطا کفہ علی کیا ابن کیا است و نسبت آن با نام بن العابدین میرسد چون در اول
 ملوک گیلان نقلی عرب و عجیب بنظر نرسیدہ بنا بران حادثات زمان ایشان را بنوشت دیلم و دیلمہ مان پیش گویند و مؤلف غتیم
 آن را بنوشتہ را تم حروف از فرہنگ جہانگیری مینویسد کہ شہر سیت از شہر ہا سہ گیلان و موی مردم آنجا مسجد باشد
 و اکثر رہبا سہ ایشان روئین بود و سلاطین و یا لہ کہ ایشان را آل بویہ نیز گویند متوطن دیلم و از انجا ملوک اسلام اند
 کہ بشہر ہا سہ عراق مجسم و عرب و غیرہا حکومت کردند و از آنطائفہ است عضد الدولہ بن رکن الدولہ دیلمی و اولاد
 سلاطین دیا لہ بود و اول کسی است کہ اورا ملک الاسلام خوانند و اول کسی است کہ اورا در اسلام شہنشاہ گفتند
 و اول کسی است کہ در بغداد بعد از خلفائام اورا بر مہر برودند و فرارس استقلال یافت و اول بفضل و علم موصوف بودہ
 بزرگے نیز و اورنت تا کار سیکے بسازد و عضد الدولہ انخامن نمود آن بزرگ ہر چند سخن گفت ہیچ و زنگرفت و بالآخر
 عضد الدولہ بر بنجید و گفت عجب مرد سہ بود این ہم آمدن و گفتن کارت نساختم و باز سہ آئی و مرا و خود را رنجیدار
 گفت کار من رضائے خدا بود و آن ساختہ ش اما کار تو ساختہ نشد کہ در ہم مسلمانے استقامت کردی عضد الدولہ
 بگریست و کار او بساخت منہی با و نوشت کہ بیرون شہر جو انے نزد چہرہ دیدم گفتم چہ ایستادہ گفت جنہا میجویم تا
 لشہر سہ روم کہ در ان پادشاہ عادل و قاضی و متعصفت باشد گفتم پادشاہ از عضد الدولہ عادل نروا و قاضی یا متعصفت
 ہر کیاست گفت اگر پادشاہ عادل بود سہ در کار ہا بیدار بود سہ گفتم از غفلت او چہ دیدی گفت پدرم ماسے
 وافر داشت چہ در گذشت بیمار شدم و نذر کردم اگر صحت یا بحم حجی و غزوی کنم چون شفا یافتم پنجاہ ہزار دینار تصدق
 و ہست ہزار درو آفتابہ سین نماوم و نرو قاضی بروم و بہ امانت گذاشتم و سہ ہزار ہرگز مفرزاد سفر کردہ از عمد و عمد آدم
 و در غزوہ اسیر بویان شدم و چہا رسال در بندماندم قیصر بعین شد و اسیر انرا آزاد کرد و من نیز غلامی یافتم اکنون باز گشتم
 و تا امانت از قاضی بستانم نرو اور فتم جو ابے نگفت مگر یہ سخن گفتم سجا سہ نرسید اگر عضد الدولہ بیدار بود سہ قاضی جنین
 بیدار و کرد سہ عضد الدولہ نامہ بر خواند بنہنہی و جوان را بخواند و گفت و جوان را با صدفمان فرستاد و گفت آنجا باش تا ترا

اقلیم چهارم

طلب نمایم پس شبنمی قاضی را بنخواستند و گفتند که از عاقبت من اندیشم که ملک را بقا سے هست ترسم که در گذرم و ملک یک گیرم
 و اطفال و عیال من بیچاره باشند از تو بپاسا تر نمی بینم میجو اهرم که دو هزار دینار را پیش تو بود و بعثت نم قاضی گفت فرمان بر او اعم و بدل
 شاد شد و عضد الدوله خام را با فرمود تا صد و چهل آفتابچه در دو سه فرایه مر و اید و امثال آن و رفاهت قاضی نند قاضی را دل از شادی
 در بر بطییدن گرفت که این هر بعد فوت عضد الدوله مارا باشد عضد الدوله جوان را از هفتاد و پنج سالگی فوت گاه می بود و بگویی که در مرا
 بره و اگر نه لیفند الدوله نظر برم جوان چنان کرد قاضی با خود و گفت اگر او نوز و عضد الدوله رو و مقدمه و مگر گون شود و بی اعتبار گروم بر آن
 که مال جوان باز بر هم آن همه مال بستاتم پس هر دو آفتاب به جوان داد و جوان بعد از الدوله حال باز گفت عضد الدوله بنخندید و گفت
 تا قاضی آمد و با بر بنه و دستار در گردن افکنده حاضر ساختند پس آنچه داشت از دستند و شفاعت جمعی از قبلاش و گذشت و از
 قضا مغرولش کرد گویند عضد الدوله خواست که چنانچه اجمد ملوک عجم سلاطین روم به ایشان تحف و هدایا میفرستادند بهر او نیز
 بفرستید پس تاجر سے معتدرا مایه و افرواده و گفت بروم رو چنان چنین کن تا جبر بخدمت قیصر شتافت و مال وافر پیشکش کرد
 و چنین نمود که نظر فی ست و هر بار که نزد قیصر رفتی تحف و هدایا گذرانید سے تا آنکه معتبر گشت و در موعنی که قریب سزانه او بود و صدیقه
 که عضد الدوله با او بود و فن کرد چون مدتی بگذشت بقیصر گفت نزدیک خانه من خرابه ایست خواهی که در آن خود
 کلیسای بسیاره قیصر رضاد اوتا جبر حق آن مشغول شت تا اساس بنیاد نند و دوران هنگام کردن معدن و قیصر قیصر با نند از فولاد و کنگر
 بسته آنز تر و باز در گامان و در بن بازگان چنان نزد قیصر بر و قیصر گمان بر کرد که گنج نامه ایست سر شت بجنا و آنجا طبار سے وید از کاغذ با
 قدیم که بخط قدیم نوشته بودند یک را بنخواستند نوشته بود که فلان تاریخ موافق سال جلوس عضد الدوله بشیر از پادشاه
 بر شت نشیند که صفات او چنان و چنین ست و القاب او این و آن و چون سکندر جهان گیر شود قیصر توجه نمود تا جبر را گفت
 توبه فارس رفته گفت آر سے گفت صفات و القاب او شاه سی باز بگویی تاجر بگفت و قیصر گفت با او شناسایی واری
 گفت آر سے قیصر سوتے با تحف و هدایا پیشمار همراه او بفارس فرستاد و عضد الدوله جبر یافت بر رسم شکار از شهر بیرون
 و بر گمار رو و سے خیمه زنگام شام رسول و تاجر جلانز میتش رسیدند عضد الدوله یا رسول در تکلم آمد و از آواز و روح اطهار لال
 کرد یکی را بفرمود برو باور خان بگویی که حکم عضد الدوله ست که خاموش باشند فرستاده رفت و بنابر مواضع رود و حی چند
 از گوش سپندان پر باو کرده در آب ریخت و در خان آنرا باز تصور کرده خاموش گشتند رسول قیصر معجب شد بر آنکه
 حیوانات نیز در دریا از حکم این پادشاه تجا و ز نمیکنند پس چون بروم باز گشت بعرض قیصر رسانید قیصر حزم کرد که
 آنچه در طو مارت موافق واقع ست پس در آن و با و او کو شید نقلست که در بد دولت عضد الدوله کینز کے از کینز کا
 اورا بالشکر سے سر و کار پدید آیشکری رو ک بشکار رفت رو با سے بسور استی خیزد لشکر سے فرود آمد و سوراخ را کا فتن
 گرفت به نزد بانی رسیدن بران رفت خانه یافت و در آنجا چند خشم پر از زر قدر سے ازان بر گرفت و ملاستے بران
 نصب کرد و بشهر باز گشت و در حالت مستی حال بمشوقه باز گفت کینزک نزد عضد الدوله رفت و گفت گنا ہے کرده ام
 اگر ان شبنمی گنجی ولالت کم عضد الدوله اورا ان داو کینزک حال باز گفت عضد الدوله اورا گفت که از لشکر سے در خوا گنج ایتونما
 کینزک چنان کرد مقرر نمود که شبنی با هم بر سر گنج نوز با و شاه و قدر کا غنچه با و او و با هنگام رفتن مرا به پیشان کینزک بالشکری بر سر گنج رفت کاغذ

۳۳۸

در راه پیش از عهد الدوله برابر ایشان شناخت تا بسر کج رسید لشکر او را بدید عهد الدوله گفت من پس کنیک بایک خم زرباو داد و باقی را بنوازد
و بدان برتوت علی علیه السلام عمارت عالی بنامنا و نقل است که چون در سنه سه صد و هفتاد و یک هجری در استان عهدی در عربی بغداد اتمام رسانید
و تماشای آن رفت یوانه را و دید که بزرگوارش نماوه اندر رسید که چه کرده که زخمی و پایت کرده اند و یوانه گفت ای امیر محب حالتواست که دیوانه تونی بند بپیک
چه است مال از عالمان گیری و حرف از دیوانگان برسی ترا با این چه کار شفا و راحت خدای راست و تو دارا شقایب ساری بر تر ازین بودی چو باشد
عهد گفت نه ای سرانیده و بد سخن چو عاقل گفت از توبیه بد و وفات عهد الدوله در سنه سه صد و هفتاد و دو هجری و در بغداد اتفاق افتاد و دیگر
از سلاطین و یالمه فخر الدوله بن کن الدوله است که در می بهدان باو تعلق بود و وزیر با تبه ابو القاسم اسماعیل المعروف بصاحب بن عباد که در فضا
و مکارم از تعریف مستغنی بوده نقل است که چون زمان وفات صاحب و یک سید فخر الدوله بیباوت رفت صاحب گفت بمنایت خدا و خداوند
با خلق نبوی بسر بروم که نام باو شاه من در جهان به نکلونی مثل است که بعد از من همین شیوه مرعی باشد همه آن را از پادشاه دانند و اگر جز
بود از من و انید و نام خدا و ندید می مشهور گرد و چون صاحب فوت کرد و فخر الدوله بر وصیت صاحب عمل نمود و دیگر م و بذل سلطنت
تمود و دیگر از ملوک و یالمه مجد الدوله بن فخر الدوله است که بنحو و سالی در رسته بگجومت رسید مادرش صیده که دختر ماکور عم امیر
عنه المعانی یکا و حسن بن اسکندر بن قابوس بود و بدبیر ماک پر و اخت و او عورتی عاقله و عادل بود و وقتی محمود غزنوی به او پیغام
که خطبه و سکه بنام من کن و مگر نه جنگ را آماده باش سیده و در جواب گفت تا شوم هم فخر الدوله زنده بود ازین انانیشه منند بودم
که اگر سلطان چنین گوید چه کنم اکنون ازین نعم رسته ام به سلطان عاقل است و اندک چون او پادشاهی را بجنک نمی بیاید آمد که
شیر هم نر بود و هر ماده اکنون اگر آمد بنحو هم که بخت و جنگ را ساخته ام حال از دیوان نیست ظفر و یانه سمیت اگر مرا ظفر باشد با
نامه نویسم که محمود شکستم و مرا ظفر بود و نام تو بید سے بر آید که زنی محمود را نه سمیت و او اگر ظفر بود و جز این چه توانی نوشت که زنی را شکستم و این
بج فخری ز نامی باشد چون جواب محمود در سیدانان غریمت در گذشت و تا سیده زنده بود قصد رسته مکر و چو سیده فوت کرد و مجد الدوله از
تدبیر مملکت عاجز آمد و امر اباقرماتی آغاز نهادند سلطان محمود غمازی آگاه شد و در شش صد و بیست هجری قصد رسی کرد و مجد الدوله از امیران
شکایت نوشت و استمداد نمود محمود غزنوی بر سه رسید مجد الدوله بخدمت او رفت سلطان گفت شاهنامه خواند و دستور پنج باخته گفت
بلی گفت هرگز دیده که دو پادشاه در یک مملکت حکومت کنند و دو پادشاه در بساط شطرنج و یک همانند باشند گفت نه گفت ترا چه برین داشت
که مرا سبک خود خواندی و اختیار خود کسی و ادسی که از تو قوی تر است آنگاه او را با سپهرش بغزنین فرستاد و در اینجا هر دو در گذشتند
سلطان مملکت به پسر خود مسعود و او باز گشت و آخرین ملوک و یالمه ابو علی کبیر و بن عز الکا کابا بنجاست که بخدمت سلطان پارسان
رفت و اقطاع لاق یافت و در چهار صد هفتاد و هفت هجری در گذشت و بعد از او آنال بویه جزنامه و دیگر س مانند بنمندی از احوال
وزر او امر و یالمه ابو الفضل محمد بن ابی عبد الله حسین کاتب معروف با بن عمید و رکن الدوله ویلمی بود از قایم
و انش که داشت او را حافظ ثانی گفتند و سخن که گفته و پر گو سے عیب کرده حافظ او چنان بود که بنویسند ششده
یا در گفته و صاحب عباد و صحبت او بسر بر سه ابو القاسم اسماعیل بن ابی الحسن عباد و طایفان س قزوینی مشهور
بصاحب ابن عباد در مکارم و فضائل نظیرند داشت و نادره عصر و مجوبه و حسد بود چهار صد ششتر کتاب خانه با سه
سے کشیدند و بعد از ابو الفتح بن عمید وزارت مویا الدوله یافت و بعد از وفات او برادرش فخر الدوله را

القلیم صلوات

بسطلت نشانی نقل است که قانوس و شکر و قایت و غیره با فرمان امیر نوح بن منصور سامانی روی بجز جان آور و نود و دو روزم
 موبدالدوله کردند صاحب عباد و جاسوس سپاه دشمن فرستاد او برفت و باز گشت و گفت لشکر خچندان است که توان شمر
 و چندین قبیل در آن سپاه است گفت بگو چند سیر با ایشان است گفت آنرا ندانم صاحب گفت از ایران را می زن می ترسم ندانم چنانچه چون فایز را
 بفریفت تا در خگ بنزیمت افت آنهمه سپاه بگت بر ایشان شد نوح بن منصور از فضل او آگاه شد و نامه باو نوشت که بدین جانب کتاب که در دستت است
 صاحب جواب نوشت که مرا چهار صد شتر به نقل کنایه ماند و دیگر چیزها برین قیاس باید کرد و بخودت سیدن چگونه میسر کرد و گویند روز سه شنبه
 و بدیوان شست فرادولت پیغام فرستاد که اگر کوفته عار من شده بخدمت برای عبادت آید گفت کوفته نیست که خداوند را تصدیق بکشد
 و دیگر روز روز دوشنبه در اول روز از حال سوال کرد صاحب گفت فر من در کاشغریست نوشته بود که خاقان با فلان سپه سالار سخن گفت
 ندانم که چه گفت این معنی آزرده شد که چه خاقان با فلان در کاشغری سخن گوید که من را نم شب نوشته دیگر سیر که سخن فلان بود و حرم قبض ببط
 تبدیل یافت ربیع بن ظفر عندی کاتبی با هر دو فاضلی بر بسته لیکه در اول سبزه خوب نوشتی صاحب آگاه شد و از بسبب فنیابی که داشت ملاک
 روزی را بخوردید ربیع با عیادت او آمد و نشست و گفت عجب ناتوانی پست پیوستی صاحب گفت از آنکه تو میسازی یعنی ترو بر ربیع دانست
 که او چه گفت گفت ای خدایگان جهان و سر تو که دیگر گنم گفت از آنچه کردی عفو کردم ربیع تو بچو و از آنچه میگرد گشت که تری است صاحب آن بود
 که بر روز قریب سینه را کس بر مانده او طعام خوردندی روزی صاحب عباد با همی بر بنه نشسته بود مردی القمه بر گرفت سوی در لقمه بود صاحب بد
 و گفت موی از لقمه بیرون آرد و لقمه از دست بیرون بنماید و بر دست درختن خواست صاحب گفت
 چرا نیم خوردی و از خوان من برخاستی گفت مرانان آنکس نباید خورد که موی از لقمه من بیاید صاحب نخل شد
 و عند خواست و گویند صاحب ابن عماد و مخرج را ندانست او را گفتند بگو می امیر الامراء ان میختر سراسر ای اطریق
 لشرب منه الصاد و او را و گفت خشم حاکم الحکام آن یمن فلیبانی النیل لنتع من العادی و لنادی
 قهر الملک ابو غالب محمد بن علی بن تعلقت واسطه گویند که بعد از این عمید و صاحب عباد و نیز گتر من در ایامه
 است و او اول کسی است که در شب برات حلوا بر فقر استمت کرد و آن رسم اکنون نیز شایع است یکی
 رتعه با و او فقر الملک بر خواند ساعت مردی دید بر نظران نوشت العایته فتجبه و الکانت صحیحه گویند هر ماه هزار
 در و کیش را جامه و دهنه فقر قوین از شهر باسی قدیم است مولف تذکره گوید که آن را شاپور بن اردشیر
 با بکان ساخته و صاحب لب التوارخ گوید که چون شاپور و والاکانات از زندان قیصر سید و کنیز که که برین
 عاشق شده بود دیگر سخت و تازمین قزوین بهیچ جا نایستاد و در آن وقت غیبه از باغی که چکله همو معه بر و آن
 پرست چسبند و دیگر نبود چون در آن سرزمین لشکر بدو پیوست آن جا را مبارک است شهر سه و در آن سرزمین بنا
 و عمره اصفهانی را اعتقاد است که اول در زمان بهرام نباشد بود و بعضی گفته اند که از ملوک اکاسره لشکر سه
 جنگ دیلمان فرستاده بود و در صحرا بر قزوین قتل واقع شده سپهبدار اکاسره در لشکر خویش غلبه
 دیده سیکه را گفت مصلح عمر که آن کس دین یعنی آن گنج لشکر است کن به چون از آن جانب فتح
 و عا و سیرا مینه در آن موضع شهر سے بنا کرد و موسوم بکیسویں گردانید عرب آن را قزوین خواندند

و در زمان خلیفه سوم یعنی عثمان رضی الله عنه ولید بن عقبه که دالی عراقین بود سعید بن خاص را فرستاد تا قیصر آن شهر نمود و چون
 با وی عباسی خلیفه شد شهر را دیگر در جنب آن بساخت و مدینه موسی نام کرد و آن شهرستان داخل محله درج و جوسق گردید
 و بارون رشید سجدی در آن شهر بساخت و تازه بنیاد نهاد و آن به اتمام رسید و بود که بارون وفات کرد و وزیر سلطان سلطانی
 سلجوقی صدر الدین محمد آنرا باخر رسانید اما در قمرت مغول اثری از آن نماند و بهترین قزوین چهار باسی و چهار باس نیز اید
 متوکل بود و در پانصد و هجرت بنامی این کار بر نهاده و شاه طهماسب صفوی قریب سی سال دار الملک ساخته و شاه عباس
 کاریز بر آن افزوده و در قزوین سجد است که آنجا دعای سجاد و از غراب دنیا معامله باغات انگور آنجا است که در سال
 یک مرتبه زیاده آب نیخورند و از سیوه پاس انگور و خمر نیز همتی نیک تر شود و مردش در روشن و گرمی اختلاط بی انبار اند
 اکثر آنرا علم موسیقی با خبرند و بی ترحم آهنگ حسن صوت بستند چنانچه شاعر گفته شاه را باید که باشد چارصفت از چار شهر تابان
 ممتاز در آنم بر سر مروری از خراسان مطرب از قزوین آید پس همزمان از صفایان عامل از تبریز مردی لشکرچی
 شهر است قدیم از انبیه کخیس بن سیاوش بن کتیباد و در این داراب آنجا قلعه از گل بنا نهاده آنرا اسکندر رومی با تمام
 رسانید و بقول شاپور و الاکناف بنا کرده مواج آن شهر سردست و پیش از دو خانه است و غله و سیوه در آن نیک
 بوصول می پیوندد و ولایتش بست پنج باره دهت ریگان شهر که با نام از انبیه آرد شیر با بکان بوده چون در
 قمرت مغول خراب گردید و کنگال اصلی باز نیاید الحال شهر که کوچک و صد باره ده دارد و هوای آن بسوی مائل است
 حاصل بربح آن از آب کاریز در حریف آن از آب رود بوصول می پیوندد و سیوه پیش خوب نمیشود و نقل کنند که در قمرت
 یکی از اکابر اولیا ساکن ریگان بود ویرا گریه بود که هرگاه جمیع هممانان بخانقاه شیخ آمدند که گریه بعد و هر یک از هممانان
 با نگی کردی خادم بهر بانگی از یک کاسه آب دردی ریختی روزی بعد و هممانان بر عدد و انگهاس گریه زیاده آمد تعجب کردند
 گریه در میان آنجا در آمد یک تیک را بوسه میکرد تا هر یکی از آنها بول کرد چون تفحص کردند از دین بیگانه بود دیگرستی
 خادم بطیخ براسه اصحاب دردی شیر برنج می بخت خادم برای کاره برتصل رفت ناگاه مارے از راه دود گذار و دردی
 افتاد که با آنرا بدید کرد یک میاشت و بانگ میکرد و اضطراب می نمود خادم چون از معنی اطلاع نداشت و بر راه جز کرد و در
 می انداخت چون خادم میجو چه بنده نشد گریه خود را دردی انداخت چون شیر برنج را بر بخند ماری سیاه از آن ظاهر شد شیخ
 بفرمود که چون این گریه خود را فدای درویشان ساخت ویرا در قبر کنند و زیارتی سازند گویند که بنویز آن قبر ظاهر است
 و مردم زیارت آن کنند و قسم حروف گوید در خانقاه برانشین یکی کوچک بود هرگاه موزن بانگ نماز میگفت آنسگ
 محقب موزن آمد نیز بانگ میکرد تا آنکه موزن اذان را تمام میکرد و در پنج وقت بیچکاه نشد که آنسگ بمواقت موزن
 نیز داخت بر جا که بعضی بودی شنیدن اذان دو بد و عقب موزن حاضر شد و سخا و شش و سهر و و اول دو شهر بودند
 در نهایت سموری و در قمرت مغول خراب شده بود از هر یک بقدر وی می مانده و ولایتی سرد سیر است و حاصل آن غل
 و اندک میوه باشد و زیاده رصدا باره ده توابع دارد و پنج و در مصافات شهر در دست در جنوبی سلطانیه یک
 روزه راه افتاد و مغول آنرا بمغولین نام کرده و کخیس و لیاسی آنرا آباد کرده و در آن موضع سر لای است بزرگ و در صحن سرا

چشمه آب است بقدر دریا هر چند سمی کرده اند بهوش رسیده اند و دو جوے آب بزرگ که هر یک بقدر آسپاگرد است
 باشد از آنجا بیرون می آید چون پیش آنرا می بنزد آب حوض زیاد نمی شود و چون سیکس مانند برقرار خود جاری است و در
 سطح موسم کم و بیش نمی باشد طارم محل با تیره و با طراوت است و در جانب شمال سلطانیه یک روزه راه واقع شده و اکثر
 قوا که آنجا خوب تر میشود و زیتون بجهت حصول می یونند سلطانیه از انبیه الجانیو سلطان است آنرا مربع وضع کرده و چون
 بر دیوار کان آن بالنصرت قرار داده و دیوار قلعه را از سنگ تراشیده نوعی عویض ساخته که چهار سوار بغراغت بر آن راه رفته
 و منبج آن باد شاه گنبدی بر آن صورت و قطر شش صد گز و ارتفاعش صد و بیست گز و پنچین گنبدی تکلف در عرصه جعل و در
 به اتمام رسانیده گویند که چون آن عمارت به اتمام رسید سلطان با حضار جماعه افاضل ممالک محروسه امر فرمود تا اکابر و افاضل
 و سادات و مشایخ هر بلاد جمع آمده در آن گنبد مجلس سازند تا بیکت قدوم و نفس آنجماعه در آن بقعه بجهت حصول پیوند و اجماع
 حضرت آنکه در آنحضرت حاضر بود نیکو شیخ صفی الدین اردبیلی و دیگر شیخ علاءالدوله سمنانی بوده که هر کدام در یک طرف بادشاه
 مسکن نموده بودند چون سفره طعام گسترده شد شیخ علاءالدوله بطعام میل نموده شیخ صفی الدین میل نمود بعد فراغ تمام سلطان گفت رزبرگی در وقت
 شام دروغیزان شکی نیست اگر این طعام حلال بوده شیخ صفی الدین بر اسب نکرده و اگر کرام بود شیخ علاءالدوله چون میل نمود شیخ صفی الدین گفت که حضرت ایشان
 بخانه بجز ملاقات هر نیز از تخریب نمی آید شیخ علاءالدوله گفت که حضرت ایشان شایبنا از اندو شایبنا بر طعمه نمی نشیند بادشاه را بسیار خوش آمد که آن دیو بزرگ
 یکدیگر استمایش کردند و از برای بایجان ولایتی است مثل بر بلاد و قصبات و از انبیه ملک آذربایران بن هود بن شام بن نوح علیه اسلام
 است صاحب تکره گوید که بعد شاپور ذوالاکتاف مردی آذربایران و در آذربایجان دعوی پیغمبری کرد و بسیاری از اهل
 آن دیار با او ایمان آوردند سالها او را بگرفت و بعضی از غارات را بر سینها او گذاخت ضرب او را و رسید مردم شهر معتقد او شدند
 و او مردم را بشباب تحریص نمود و اباحت میفرمود بعضی آبادانی آذربایجان را به نام او میخوانند و نه را رس در میان ولایت
 آذربایجان جریان دارد گویند هر کس که پناه بر آن بگیرد و دو یا چوبی بر شکم زن باردارند و وضع حمل بر او آسان شود و نه سرگر
 یکبار آن ولایت افتاده و فارق است میان گرجستان و خروان و آذربایجان و در آن چشمه است که چون آتش بر آمده اند
 راهی جریان می ماند سنگ شفاف انعقاد می یابد که آنرا مردم خوانند و اکثر هوای شهر آذربایجان بسردی مایل است
 و حدودش بولایت عراق عجم و موغان و گرجستان و از من پیوسته طوش از نا کونه تا شهر خلخال و عنصخش از مروان تا کوه
 سینا پنجاه و پنج فرسنگ است و در الملک آذربایجان اول مراغه بود و باز تبریز گشت تبریز منظم ترین شهرهای آذربایجان
 ملک ایران است بریده خاتون زوجه بارون رشید در تبریز یکصد و پنجاه و پنج شهر را بنا کرده بروایت مولف صحاح از انبیه بلاس نبره
 فیروزشکامی است شاید بنا بر بلاسل زلزله خراب شده باشد و در عهد بارون زوجه اش پیغمبران پرداخت القصبه تعمیر
 زبیده خاتون بعد از چندین سبب زلزله خراب شده بود و در زمان متوکل عباسی باز عمارت یافت و باز ویران
 شد و پنچین چند مرتبه خراب و آبادان گشت تا در عهد و اتقی بالله عباسی حکم ماسا و الله مصری بطاع عقب انشهر بنانها
 گویند از آن زمان انشهر از زلزله خراب گشت و بعضی گفته اند که چون کار بر بسیار در اطراف شهر ساخته شده و منافذ زمین
 کشا و گشته هر آنجا بارات القصبه متوکل گزید که زمین را در حرکت آورده شهر را خراب سازد و تبریز در عهد سلاطین پیش از این

تایم چهارم

و از الملک بوده بنیج عمارت بسیار از مساجد و مدارس و اسواق و حمام و غیره ذلک ساخته شده و غار خان عمارتی عظیم
 جنت مجمع خود در آن شهر ساخته و خواجہ رشید الدین بموضع لبنان کوه و پورا و نیشات الدین محمد و دیگران بمبئی نفع و مساجد عالی
 بنا نمودند و اکثر سیوه ہا سے اینجا خوب تر پیدا میشود مخصوص سبب و امرود و زرد و آلو و کیلو پوس و انگور و آب نرنگان رود کہ از کوه
 سندی آید یا نقد و اہر کار بہر از ان اخراج نموده اند تمام در باغات و از لغات تبریز صرف میشود و ستوطنان اینجا سپید
 چہرہ و خوب صورت و صاحب نخت باشند و معاشران لطیف و صاحب جمال در آن شهر بسیار لودہ اند شستہ از مصافات تبریز
 اردو پارہ از شهر ہا سے تیرہ آذربایجان است و برکنار رود ارس واقع شدہ و مقدار و چند چشمہ از میان معمورہ آن آن
 می پذیرد و مردم آنجا در عبادت نہایت وقت را بکار سے بر نہر مردم اردو بار را خانہ پرست و اہل تبریز از ان پرست نماکنان
 بنحوان راز پرست بخوانند در اردو پارہ سیوہ سبب سلطانی و امرود نیکوتر سے شود ہر آنہ حسب وسعت و فصاحت و لطافت
 کوه و صحرا و کثرت سیوہ روح افزا بہر بسیاری از بلاد ایران از بلاد ایران در امان و مادران و پارہ بسیار اتفاق سے افتد و در تمام
 ایران جنت بستن رسد بہر از انہ اذیثہ لہذا خواجہ نصیر الدین طوسی بعد از تفحص بسیار در اینجا در صدد بستن خلیج خالی شہر سے حضرت
 سیوہ در اینجا فروان سے باشد و در یکی از دیہات آن چشمہ است کہ آتش در تابستان خج سے بند و بر طرف منارہ تیرہمست
 کہ در آتش بقیہ مرغ بختہ میگردد و در یک فرسخ خلیج کوب سے است بچون دیوار کم و بیش دوست گزار ارتفاع دارد و بہر فراز
 بشکل حرجہ کوب سے تخمیناً پانزدہ گز بیرون آمدہ ہمیشہ از ان مخرب قطرات فرومی ریزد کہ نرغ آن بر این آب است اردو میل بہت
 در نشان و آب ہای روان از بسیاری اصهار ایران ممتاز است و ہواش در غایت سردی است چنانچہ در بعضی مکان غلکہ
 بہ در و اند خورد نتواند کرد و از سیوہ ہا سے قلیل چون سبب و امرود چربے دیگر حاصل نمیشود اما بنا بر قرب و جوار تبریز ہر چند کہ
 خواهند میر است و صل سیلان کہ از عظم جہاں جہاں است در چہار فرسنگ اردو میل واقع است و بہر زہر کوبہ قلعہ بودہ موسم
 بدر بہن کہ روئین و تیرش خوانند چون میان کبیر و بن سیاوش و فراتر سیاوش بن کیکاوش کیانی جنت سلطنت ہم تراغ
 رسند سر آن سیاہ قرار دادند کہ ہر کہ فتح در بہن نماید پادشاہ سے اورا باشد نخست فرایزہ باطوس کسم بود در اینجا رفت و
 کارنا ساخته باز گشت چنانچہ فرود سی در شاہنامہ بیان آن نمودہ پس از فراتر کبیر و ویاکو و زردکیو و غیر ہا فتح نمود کیکاوش
 اورا بہ پادشاہی نشانند و خود را تہرگز گزید و کبیر و فرمود تا اردو میل عمارت کردند و گو بند چون ارموغان و قراباغ بیرون آیند
 درنتہ باشد و آن گیاہ ہے است کہ ترکان آنرا بوستان گویند ہر چہاں ماہی کہ آنرا بخورد البتہ میرد اما تقدیر زمین کہ از اینجا
 کوبہ سیلان را توان دید آن زمان کار نہ نباشد شیخ صفی الدین اردو میلی کہ نسبش بہ امام موسی کاظم علیہ السلام میرسد
 از آن شهر است صاحب مقامات و کرامات بودہ سلاطین صفویہ کہ در ایران سلطنت رسیدند از اولاد اویند و بنبرہوش
 خواجہ علی کہ بہ ستور جد بزرگوار خویش بودہ امیر تیمور صاحب قران چون از سفر روم بار دو میل رسید خواجہ علی را بدید
 و مستقداوشد و بحسب خواہش او سیران روم را کہ در محبس داشت نجات داد ایشان مرید شیخ شد بنیج خویش ابتدا فتند
 چون سلطان جنید بن شیخ صدر الدین ابرہیم بن خواجہ علی بر سندان شاد نشست و مرید بسیار جمع آورد مرزا جہاں شاہ
 بن قراوسف والی ایران توہم نمود و پیغام داد کہ از مملکت سن بیرون رو سلطان با جمیع کثیر از مریدان بکلب رشتافت

اما بدیاری بگریخت ایبر کبیر ابو النیر حسن بیگ اقا قویلو صاحب دیار کردی و از او کرام او کوشید و خواهر خود یکم را با او
 در سلک از دواج کشید سلطان حیدر از دست او شد پس سلطان جنید با میدان بغرای گریه شتافت و بسیاری از کافر از آنرا
 بهشت و چون بگردش روان رسید امیر خلیل شروان شاه قصد او کرد میان ایشان از سر صعب اتفاق و سلطان جنید
 شهادت یافت میدان او معتقد پس از سلطان حیدر شدند و با او پیوستند سلطان حیدر بجای پدشست و لشکر
 بشروان کشید شروان شاه با او رزم کرد سلطان حیدر کشته شد چنانچه در شروان مرقوم است بانجمله سلطان حیدر با جمعی از
 قهرمزی شتمل برد و از ده ترک بر تارک نهادی و هر که مرید او گشتی با جمعی چنان با او دادی و آن طایفه را قتلهاش گفتند
 یعنی منخ سر پس چون وقتی حسن بیگ اقا قویلو دایه دیار بگریخت خواهرش خدیجه بیگم مادر سلطان حیدر بود جهان شاه
 والی ایران را بکشت و بر آذربایجان و عراق استیلا یافت و دختر خود علم شاه بیگم بمشیر شاه زاده خود سلطان حیدر داد از او سه پسر
 متولد شد سلطان علی و شاه اسمعیل و شهید ابراهیم ولادت شاه اسمعیل در دوشنبه لبت و پنجم جب سینه بهشت معد و نود و دو
 اتفاق افتاد و دولت قزلباش تاریخ است گویند که سلطان حیدر بر دست شروان شاه شهادت یافت یعقوب بیگ بن
 حسن بیگ اقا قویلو فرزند ان سلطان حیدر را القلعه اصطخر محبوس نمود چون رستم بیگ اقا قویلو با سلطنت رسید دشت معد
 و نود و بهشت بحر می ایشان را نجات داد و سلطان علی مرزا که از بزرگترین فرزندان سلطان حیدر بود نزد او رفت و در مسکن
 رستم بیگ را ناما با سفر مرزا واقع شد مرادم شجاعت بقلمور رسانید رستم بیگ ظفر یافت و از او توهم نمود و ندر اندیشه سلطان
 میرزا دریافت و به اردبیل رفت رستم بیگ خوایه تعاقب ایشان فرستاد و در یک فرسخه الاذیل میان ایشان محاربه پیش
 سلطان علی میرزا شهادت یافت و شاه اسمعیل با برادرش سید ابراهیم گیلان شتافت کار کیا مرزا علی صاحب گیلان
 در اغاز و اکرام او کوشید رستم بیگ هر چند نامه با دوشش که شاه اسمعیل را بخصور لغیرت هیچ درنگت شاه اسمعیل در پانزدهم
 محرم سه منصد و پنج بحر می بسن سیزده سالگی لغرم جهانکشاے با چهار صد صوفی از کار کیا میرزا علی مرخص شد و در بهار تالش
 بجد و دار بیل رسید و در صد و آذربایجان و از ریجان از طوائف استخوان و شامو و رملو و القدر و اثار و قاجار و غیر
 قریب هفت هزار کس که میدان سلسله عالی بودند بر جمع آمدند در سینه منصد و شش بحر می او بشروان نهاد و شروان شتافت
 با بیست و شش هزار سوار قصد او کرد روزی صعب اتفاق افتاد و شروان شاه بقتل رسید و پیشش شیخ شاه بکنار در با می خرد گریخت از
 گیلان رفت ابو انظر شاه اسمعیل صفوس بر شد و ان استیلا یافت و خطبه با همیش خواند قاتلان پدر را بکشت کار کیا
 بانام کرد و به بعد در سیده بر تخت منگن شد و نزهت امامیه را در لاج دادند به بیگ اقا قویلو و در منصد و بهشت بحر می
 متوجه عراق عجم شد و مغنوح ساخت و محمد خان سیستانی صاحب ماوراءالنهر و ترکستان و طبرستان و خراسان لغرم
 رزم شاه اسمعیل از بهرات بمرو رفت شاه اسمعیل از مسجد مقدس متوجه او شد مقدمه سپاه سینک خان با مقدمه شاه اسمعیل
 در لواحی قریه ظاهر آباد رزم کرد و منهرم بمرو رفت سینک خان در مرو متحصن شده شاه اسمعیل روز سه پند بظاهر مرو متحصن
 کرده بر سیل بنزیمت گوی نمود امیر خان موصلی را با سه صد سوار بر سیل محمود و گذشت و مقر نمود که چون او زیکان قصد
 او گفتند روی بنزیمت نند سینک خان آزار بر ضعف عمل کرد و با پانزده هزار اوز بکس بیرون آمد غرم تعاقب کرد امیر خان او را

از زندان

پدید و بگنجت سینک خان از نهر محمود بگذشت چون قدره سافت طی کرد با شکر شاه رسید که در صحرا سے کسب مستعد قتال استیاده
 است پس زرمی صعب اتفاق افتاد سینک خان بنزیمت رفت و هنگام فراز از غایت اضطراب با بالند کس بجمار دیواری در راه
 که راه بیرون شدن نداشت سپاه شاهی در رسید و آن محوطه را احاطه کردند و بسیاری از او زبکان را بگشت و سینک خان را
 در میان کشتگان حبسند و در زیر جیفه یافتند سرش را بر بند و نزد شاه بردند فتح شاه دین پناه تاج این واقع است و در نصد
 و نصد و چیرمی عزم بخیر اورا نهم ز غیر نمود و از خراسان و محج کرده با صغمان بازگشت و در نصد و نصد و نصد و نصد و نصد
 صاحب روم بعزم رزم شاه روی بایران آورد و در موضع خالداران که نشت فرسخی از تبریز است تقاتی فریقین اتفاق
 افتاد سلطان سلیم بادوست هزار سوار روی به رزم آورد و دوازده هزار توپچی پیش خود یار داشت و پیش ایشان دیوار
 از ارابه کشید و آنرا از زنجیر یک و دیگر بست محمد خان استاجلو والی دیار مکر بعض شاه رسانید که صواب است که هنگام حرج
 با رومیان صفات و هم که در الوقت دیوار را به ترتیب نتوانند و او شاه بصلح دو بر نش خان بان رضانه او و بالاخر مقابل
 عظیم اتفاق افتاد و بسیاری از رومی سپاه شاه و امر اس قزلباش بر خرم توپ و قنک رومیان بر خاک هلاک نشاد
 شاه حال پذیرنوال دیده باشا خان قزلباش فداس و از بر رویان حمله آورده و بار آنها رسانید و زنجیری که از آنها
 بدان بسته بودند لبر تیغ بر نمد و میان مخالفان درآمد و دست بر عظیم نمود چون اکثر سپاهش بقتل رسیده بودند
 شاه برگشت و بدر کین رفت و سلطان سلیم به تبریز آمد و بعد از هفته مردم مراجعت نموده شاه به تبریز آمد و در آخر
 این سال حکومت خراسان به شاهزاده طهاسب مقرر شد و شاه از کثرت شرب خمر مرخص شد و در گذشت طاب مضجعه
 تاریخ است و بعد از دیورش ابوالمظفر شاه طهاسب بن شاه اسمعیل در سن یازده سالگی سلطنت رسید لفظ حمال تاریخ
 است و او بادشاهی و نیدار پهرینه گار بود ابالی ایران بعد او آسودگی تمام داشتند در محرم سنه نصد و سی پنج هجری
 عبید خان با سایر سلاطین او نیکه باشاه طهاسب زرمی صعب کرد سپاه شاه بنزیمت رفت شاه بجمع قلیل رسیدن
 بانند و در خواب بشارت فتح یافت صبح دیگر روز با جمعی قایل بر او زبکان که بشارت شغول بودند حمله برد و غلبه یافت
 عبید خان زخمی شد و بگنجت شاه طهاسب بنیسا پور شد و خراسان مغبوط ساخت و بعراق بازگشت و بعد از نشت
 و در نصد و پنجاه هجری لغیر الدین جلیون بادشاه فرمان رواه هندوستان از شیر خان افغان منهنم بایران
 آمد و از جمله تحالفت که گذرانید قطعه الماس بود که چهار مثقال و چهار دانگ وزن داشت در کتابی دیده و گفته که
 جلیون بادشاه از قند با رغبت ایران نمود و این چند ابیات به سخط خاص بشاه طهاسب قلمی نموده فرستاد
 بیت خسرو اعلم بیت با عنقاس عالی همم قایم کوه قناعت را نشین کرده است طانم شیر است عمری پشت
 بر سن کرده بود این دم از کین و عداوت روی بر سن کرده است روزگاری مغله گندم نماند و جو فروش بود
 طبع مرا قانع بارزن کرده است التماس از شاه آن دارم که با سن آن کند پنج با سلمان علی در نشت از
 کرده است شاه طهاسب شعره چند در جواب آن انشا نمود و فرمان بنام محمد خان حاکم هرے شتمل بر همانند
 و لواضع جلیون با شاه قلمی فرمود و رابعی امزده ای پیک صبا که خبر مقدم دوست خبرت راست بود و در عین حال

تاریخ

باشد از روز که در بزم و مجالس یکدم به نشینیم براد دل خود هم دوست به اقدام آن بی لال توجه آن بادشاه حم جا
 فرستاده است غنیمت دانسته شکرانه با بجا آورده و فرمان که بنام محمد خان بدستخط خاص نوشته این است ایالت پناه شوکت
 و ستگاه شمت الا ایالت والا قبایل محمد خان شرف الدین اوغلی بکواله و فرزند احمد ارشد و حاکم دار السلطنت هرات و
 میر دیوان با انواع اعطاف و الطاف بادشاه سرفراز گشته اند آنچه در باب توجه رایات عالیات نواب کامیاب بهرگاه
 خورشید فقاات گوهر دریای سلطنت و کامگاری دو نیمین آراست فرمان دمی و همانداری نور عالم افروز ایوان سلطنت
 و جلال مسرور سرفراز جوایه سعادت و اقبال گاشتن شوکت و عظمت خود شجره طیبه خلافت و نفقت بادشاه برین غمناک
 نیز عالمتاب فلک کامرانی بدر بلند قد راج خلافت و جهان بینی قدوه و قیامه سلاطین عدالت آئین مهر و تهر خواقین صاحب ملک
 شهریار عالی منصب تحت سروری خاقان معالی حسب ملک عدل گسری سلطان سکندر نشان جم جاہ علی مان سلیمان
 قدر تحت نشین صاحب هدایت و یقین جهان بان وارث تحت و تاج صاحبقرانی مصباح شکوت گور کانی نور شیم سلاطین
 روزگار تاج فرقی خواقین نامدار المومنین عهد الله لغیر الدین محمد هالیون بادشاه غازی خلد الله تعالی حسب الامال
 انی یوم المال مبتلق نوشته بود چه گوید که چه قدر سرور حضور روی نمود و فرموده امی یک صبا اقدام اندانکه این خبر خبر اول
 سردار را از ابتدا عمل پوشفان نبل به آن ایالت پناه مرحمت فرمودیم می باید که مقصد بیان خود آنجا فرستند که مال و جیب
 و وجوبات دیوانی آنجا را از ابتدا سه سال حال تصرف نموده بموجب شکر طفر اثر و ضروریات خود صرف خود نماید بگویند
 نشان مذکور شد فصل فصل روز بروز عمل نموده از مضمون مطاع و تخلف نماید بالقدس از مردم خاقل روزگار
 دیده که یک حسب کتل و یک استرکاب براق در خوران داشته باشند یقین نماید که باستقبال آن شاه صاحب قیام
 رفته با صدر اسب خوشترنگ که از درگاه معلی معزین طلاجهت آنحضرت فرستاده شد و آن ایالت پناه در
 طوایل خود سی راس اسب قومی جنت آسوده که لایق سواری آن شمسوار معرکه دولت و کامرانی بوده باشند انتخاب و
 زین باسه لاجوردی منقش با عنادها سه زر لغت زر و در که لایق سپان سواری آن بادشاه حم جاہ باشد بالاسه
 اسپان نهاده هر اسب را بدو نفر از ملازمان خود داده روانه گردانند و کمر و خنجر خاصه سرفیه نواب کامیاب مرحومی مغفرت
 علیین پشیمانی انار الله برمانه شاه بابا ام به نواب هالیون ما رسیده بجواهر نفیسه مکلل است معه شمشیر طلا و کمر بند مرغبت
 تاج و نفرت و شگون آن بادشاه سکندر آئین فرستاده شد و موازی چهار صد توب و تحمل و طلاس فرنگی مر و میل شد یکصد پنجاه
 جامه بجهت خاصه آنحضرت است همه ملازمان بجهت کامیاب و قالیچه تحمل دو خوابه طلا بافت و نگر تکیه کرگی که با استر طلاس
 و سه زوج قایلین دوازده درمی کوفتالی خوش قماش دوازده جاد و رقرقر سبید فرستاده شده بطریق حسن ساینده روز بروز استر زنده
 سر برده نموده با مان های سپید که باروغن و شیر خمیر کرده باشند از پایه خنجرش نوشته باشند مکل نموده بجهت آنحضرت فرستاده باشند بجهت
 مقربان مجلس حضرت عالی و دیگر ملازمان فردا فردا ارسال نموده باشند و آنچنان قرار دهند که فردا در منزل و سقا که نزول فرمایند جانوز
 چادر با الصفا و طبیعت و منقش شامیانه های طلاس تحمل زر و روزی بر آورده در کارخانه مطبخ جمیع کارخانهای ایشان از مرتب ساخته نصب نمایند
 که هر کارخانه فردوسی آن میتا باشد چون ایشان بدولت و اقبال نزول فرمایند شربت به آب لیمون گلاب خوش طعم ساخته و ببارف و بخورد

۳۴۴

بکشند بعد از شربت مر با پای سبب مشکانی و مشمدی و هندوانه و انگور و غیره میوه های لطیف با نانهای سفید به دستور که مقرر شد حاضر سازند
و سی کنند که تمامی شهر به در نظر آن سلطنت پناه آید گلاب و عنبر و شبنم قند نمایند هر روز با الفصد طبق طعام الوان با شکر به خاک و نم در روز بزرگ می کشند
باشند و ایالت پناه بگلبرگی بگی برات و ایالت پناه جعفر سلطان فرزندان و قوم خود را با هزار کس که بعد از سه روز که آن
با الفصد کس رفته باشند با استقبال فرستد در آن سه روز لشکریان و امیران مذکور رنگ برنگ در نظر آید و اسبان
لو بخاق تازی مقرر دارند که بلا زمان خود برهند که هیچ ضرر نیست سپاهی به از است خوبیت مر با پای آن هزار کس پاکیزه و دلچسب
کرده باشند و چنین قرار دهد چون آن امر بلا زمت آنحضرت رسد زمین ادب و تقار و کمین بوسیله یک یک خدمت نماید
اقتیاط کنند در سه سواری و غیره میان ملازمان امر ملازمان آنحضرت گفتگو واقع نشود و هیچ وجه از وجوه آنزدگی بلا زمان
آنحضرت نرسد در وقت سواری و کوچ لشکر از امر او دور دور خدمت کنند نوبت کشتک هر یک از امر ای مذکور که باشد
در محل و مکان آنحضرت کشتک داده باشند و بنوعیکه در خدمت بادشاه خود خدمت می کنند آنچه تمامه نظر ادب است
منظور داشته عمل آید در هر ولایت که برسد همین فرمان بواسطه آنجا روانند مقرر دارند که آن امیر خدمت شایسته
نماید مهمانی بدن دستور نظهور آورد که مجموع طعام و حلاوه و شکر به کمتر از یکمیزار و با الفصد طبق نموده باشد و خدمت
ملازمت آن سلطنت پناه تا بشمار علی هر کی تعلق ایالت پناه محمد خان بیکر بگی دارد چون امر آن مذکور بلا زمت رسد
هر روز یکمیزار و دو دست طبق ایوان که لایق حال بادشاهان بوده باشد در مجلس آن بادشاه گرامی باشد هر یک از
امر آن مذکور در روز مهمانی نرسد اسپ پیشکش نمایند که سه اسپ فاصله باشد و یکی با میر غلظم محمد میرام خان بهاد
بیج اسپ دیگر با میران مخصوص بهر کس که لایق باشد بهر یک فرآور حال بدهند اسپ تمامی از نظر حجت اثر گذارند
اگر نمائنی که کدام اسپ از نواب کامیاب و هر یک که قبل گذشت قرار یافته باشد که از فلان امر باشد بگویند و این حکایت
هر حین بدیناست لایق خواهد بود بدو بهر دستور که مقدر و باشد ملازمان رکاب ظفر انساب را مسرور دارند
و آنچه نهایت کجاست و سخاری باشد نظهور آورند و خاطر انجاعت را که از گردش و زنگار عذار خجاست دارد بدلداری مهر است
که درین نوع اوقات لایق است مسرور گردانند که خوشتر است بدین دستور همه وقت منظور باشد تا بحضور یارند و بعد از آن آنچه لایق
باشد از جانب ماسمول خواهد گشت بعد از طعام مفرجات و حلاوه و پالوده که از قند و نبات طبع نموده باشند مر با پای مطبوخ و در سینه
تطانی خاصه که گلاب و عنبر و شبنم مشک معطر باشد مجلس برزند و حاکم بعد از مهمانی و خدایات مذکوره از ولایت آنجا خاطر جمع نموده
تا با سلطنت برات بگی فریق خدمت بوده دقیقه از دقائق خدمت نامرعی نگذارد و چون آنحضرت بدو از خدمت فرسخی ولایت مذکور برسد آن
بگلبرگی کی از ادبایق کاروان خود را در خدمت فرزند ارجمند گذارد که از شهر و خدمت آن فرزند ارجمند خبردار باشد بانی لشکر ظفر قرین از
شهر ولایت و مسجد را از هزاره و کدر سه و غیره تا سی هزار کس بشمار صحیح رسد از ملازمان ملک آن ایالت پناه همراه برود چشمه استقبال نماید
و چادر و سائبان و اسباب ضروری را بیشتر و استر قطار همراه برد چنانچه اردوی آراسته بظن آن بادشاه در آید
چون بلا زمت آن بادشاه سفر از کرد و پیش از جمع حکایات دعای بسیار از جانب ماساند و همانروز که بلا زمت تمام
کرد و تیموزک و قاعده لشکر نزول نماید ایالت پناه در خدمت ایستاده رخصت مهمانی سه روزه طلبیده سه فردان منزل مقام کنند

روز اول جمیع لشکریان پادشاهی را بجلعت فاخره که از اطلس و کجواب بزمی و دار اینهای جامی و شمشدی باشد خلع سازد
و مجموع را بالا پوشش نخل بدهند به نقر از لشکریان و ملازمان و دو تومان تبریزه یوم الحرج بدهند و طعام های الوان
بدستور که مقرر شد سر براده نموده مجلس ملوکانه بدارند که زبان با بختین و آفرین گویند و آوازه بگوش عالمیان
رسد تفصیل لشکریان را داده روانه درگاه عالی گردانند و مبلغ دو هزار تومان تبریزه از تحویلات خاصه شریفه بدارند
مذکور رسید باز یافت نمایند و صرف ضروریات خود کنند و آنچه نهایت بندگی و خدمتگاری بوده باشد بجان منت داشته
بطبوع آورند از منزل مذکور تا شهر چهار روز بمانند هر روز مهانی طعام بدستور اول میداده باشند باید که در روز مهاسنه
اولاد آن عظیم ایالت پناه مانند چاکران و خدمتگاران که خدمت بر میان بسته آداب خدمت بجا آورند لشکر آنکه این نوع باونها
که بدیم است از برای ای آله همان باشد در ملازمت خدمت آنچه نهایت خدمت باشد بجا آورند و تقصیر نمایند هر چند انواع
جان سپاری و خون گری نسبت با حضرت میر باشد پسندیده تر خواهد بود چون فردا بشهر خواهند رسید امر و نه درون باغ
عیدگاه سبز حیابان چادر بار درون اطلس قرمز به کرباس سفمانی که درین ایام اتمام داده عرض کرده بودند تزیین
دهند و ملاحظه نمایند که هر جا خاطر خاطر آن عظمت مسوز باشد در هر گل زمین که در آب و هوا نیز هست لطافت تزیین
داشته باشد رفاجوی آنحضرت نمایند و در خدمت ملازم و از دست برسینه نهاده پیش رود و عرض نمایند که از دو
لشکر و اسباب تمام پیشکش نواب کامیاب است در راه کوچ و میدم خاطر اشرف را بجز بانی که در کمال استحکام باشد
خوشوقت سازد و خود از منزله که فردا بشهر خواهد آمد رخصت طلبیده روانه خدمت فرزند ارجمند کرد و علی الصبح
آفرزند را بعزیمت استقبال از منزل بیرون آورده سزا پاک در نوروز یا رسال بدان ارسال داشته ایم بیوشاند
و یکی از پیش سپیدان ادباق بگوید که معتمدان آن ایالت پناه باشد در دار السلطنت مذکور که استمه فرزند
ارجمند را سوار کند در وقتیکه بشهر برود ایالت پناه تر اسلطان در خدمت نواب کامیاب باشد و چون فرزند ارجمند
بیرون آید قدغن نمایند که جمیع لشکریان مقرر سوار شده متوجه استقبال شوند و چون نزدیک آن بادشاه عظمت سترگاه
رود چنانچه میدان میاید ایشان و بادشاه یک تیر پرتاب باشد آن ایالت پناه پیش رفته التماس نماید که بادشاه
از اسب فروتر نه آیند اگر آنحضرت قبول کنند در ساعت باز گردد و آن فرزند بر خور دار را پناه کرده به تعجیل تمام روانه
گشته ران و رکاب آن بادشاه سلیمان بارگاه را بوسیده قواعد خدمت و عزت و حرمت آنچه مقدر باشد
بطبوع آورده خدمت کند و بار اول آنحضرت را سوار کرده دست نواب کامیاب را بوسه داده فرزند ارجمند را متوجه سواری نمایند
بدستور سوار گردانند و متوجه اردوی خود شوند و آن ایالت پناه خود نزدیک فرزند ارجمند باشد اکبر بادشاه سخنی و حکایتی از بر خور دار
نیکی و خصال پرسد و آن فرزند بواسطه حجاب جواب نتوان داد آن ایالت پناه جواب لایق عرض نماید و منزل مذکور آن فرزند باونها
را همان نماید بدین دستور چون چاشت گاه رسد فی الحال سه صد طبق ماخضر بجایس بهشت آیین آورد و بین الصلواتین عشا بکند و
دو دست طبق الوان بر طبق های نقره و لنگر که مشهور است بجز آن طبق های نقره و لنگر سیاه طلا چینی و مغفوس با روش با نصف طلا
و نصف نقره و لنگران با تمام صص کاری بر سر آن آنها بجایس آرزو سفرهای قلمکاری و طبق کاشانی و بعد از آن بیات لذیذ آنچه موافق حال است

سجده

بمعل آرندهفت راس اسپ رعنا از طریق اول از طوبایه آن فرزند جدا سازد و جگمانه محل پوشانیده و پنک با سه نصب
 و در پیشه برین عمل پنک پدید بر جل محل سرخ پنک سباه بر جل محل زرد و کاشد باید که حافظ صاحب حافظه صوت محمد قاسم قاقچه
 و اساد شاه محمد سزاسی استادیوسف کمانچه و دیگر گوینده و سرانیده و سازنده که در شهر مشهور اند همه وقت حاضر بوده اند
 که اوقات خسته ساعات آن بادشاه بعثت گذرانید چه هرگاه نواب کامیاب خوابد بنغمه و ترنم آنحضرت را خوشوقت
 سازند و کورت از ایشان بردارند هر کس که قابل آن مجلس باشد از نزدیک و دور بوقت حاضر الوقت و از نیت
 باشند و دیگر از شکار باز و یا بشه و شاهین و مرغ و بچه در سر کار موجود باشد از نظر بگذرانند هر قدر خوش کنشکاش نماید
 ملازمان ایشان تمام نعمت فاخره ابریشمی از هر جنس رنگ برنگ فراخور حال هر کس از الوان محل خار و کلمه کلا بتوان
 دور و طلا یات پوشانیده و چون بمنزل خود روند ایشان را یک یک از نظر خسته اثر آن فرزند از جنبه در آرنند و آن فرزند
 از خلق کریمی که از آبا و اجداد و غیرت یافته با ایشان تملط نماید و بهر یکی از ایشان جدا جدا فراخور حال اسپ را پاره
 و انعام زیاده از سه تومان تبریزه نبوده باشد و از ده تو فور پارچه ابریشمی از مخمل و طلسم و کجانی زرنگی و مردوس
 بافته شامی و غیره که بغایت لطیف باشد پارچه فیضی که در سر کار خارج میشود با سه صد نفقه که هر سه کسبه بخواه تومان باشد
 بر سه خرج سرکار عالی بدین هر روز تا سه روز در سر خیابان و کافز کاه سر سیر موده باشند و درین سه روز در باغ
 چهار باغ که منزل بادشاهانه است میر خیابان که در باغ عمید گاه است و اصناف چهار طاق و آئین بندی خیرین بنز
 و بهر صنعت گری کی از امرای مذکور اخیر یک سازند تا به تقصیب یکدیگر بر صنعت خیرین کاری که دانسته باشند بعمل آرنند چون
 پادشاه آن مرز بوم را بقدر موم فرخنده از موم شرف سازد آن شهر از غبار سندان بادشاه آن مرز بوم رنگ فردوس گرد و از
 مردم خوش طبع و لطیفه گو که در شهر هستند تمامی در نظر کیمیا اثر در آورند که باعث سرور باشد روز سوم که ازین چهار طاق
 خیابان شهر و صفاداون چهار باغ فراغ خاطر نموده باشد در شهر و محلات حدود و نواضع نزدیک شهر مقرر دارند که
 چار نمایند که تمامی مردوزن صبح روز چهارم در سیر باغ خیابان حاضر گردند و در هر دوکان بازار سه آئین که بسته باشند
 قالین و پلاسل فرش انداخته عورات بیکدیگر داد و ستد میکردند و باشد چنانچه عده آن شهر است از هر کوه و محله تعمیر و از
 بیرون می آمده باشند که شل ایشان در بلاد عالم نبوده باشد تمامی آن مردم را به استقبال فرستند و بعد از آن پادشاه
 را بغزت و ادب گویند که پامی دولت بر کاب نهاده سوار شوند فرزند از جنبه در پهلو سے آنحضرت چنانکه سرگردان
 است بادشاه پیش ما باشد براه روند آن ایالت پناه خود از عقب ایشان نزدیک میرفته باشد که از عمارات و منازل
 و بسا آئین هر چه پرسند جواب سنجیده عرض دارند چون سعادت در شهر در آیند چار باغ را گشت فرمایند در باغچه که هنگام
 آمدن سکن نواب هاجون ما بود جهت بودن خواب کردن و نهند و نوشتن تعمیر یافته و بحال بیاض شاهی مشهور است
 تر و فل فرمایند و حمام چار باغ و حمامات دیگر اسپید و پاکیزه ساخته بشک و گلاب و غیره خوشبو سازند تا هرگاه که میل
 فرمایند بران آسایش بوده باشد روز اول فرزند از جنبه بطعام و افرممانی نمایند خوان مسلمانان باشند چون ایشان
 بغیر اقبال متوجه خواب شوند آن ایالت پناه خود بستانور تمید ممانی کند که مذکور خواهد شد چون ایشان بشهر در آیند هاجون

عرضداشت روانه درگاه معلی نمایند قوام الدین حسین کلان ترور بلده فاخره دار سلطنت هرات مرد خوشنویس صاحب
وقوف است تعیین کند که از روزیکه آن پانصد کس با اتفاق ایالت پناه قرا سلطان همانند بشریت ملازمت مشرف
گردیده تا روزیکه بشهر درآمده روزنامه منتج درست کرده از روایات و حکایات و مطایبات از هر قسمی که در مجلس عالی
از مستندان و خوش طبعان ظاهر کرد و نوشته در آن طومار کرده بدرگاه غرض اشتباه میفرستاده باشد که بر جمع انواع
نواب جایون ما را اطلاع حاصل گردد و بدستور معانی آن ایالت پناه از اطعمه و حلاوه و میوه با سه هزار طوق کشیده
شود تا بودن آن بادشاه در دار السلطنت عراق یراق ضروری بدین دستور سر برآه نماید اول پنجاه چادر دست سانبان
و چادر بزرگ موافق خمیه پاک بر سه دو تخته که میسازند و شامی که لاجوردی و فغفور سه میت گزی و پنجاه گوی یک چوبه
خاصه بر سه ماتر قیب و او قالمین با سه چهل گزی میت و دو دانه گزی کرمانی که صد قطار شتر و دست و پنجاه طبق
فغفور سه چینی بزرگ و کوچک و طباق و دیگها سه ضروری با سه پوش با هر چه هست پیشکش نمایند امرای دیگر بدین تفصیل
بمعل آنند از طعام و حلاوه و پانزده یک هزار و پانصد طبق و سه سبب خاصه و یک قطار شتر و یک قطار شتر که آن ایالت پناه
اول آنزادیده و پسندیده باشد پیشکش نمایند حاکم خوربان و توحیح گویند در ولایت با حزر معانی نمایند و حاکم با حزر و حاکم
و حاکم خاف در بر شتر در راه و محولات در محال سراسر فرماد که پنج فرستاده شد است ازین مقولات که بقلم درآمده در بیان
تفاوت نماید بطریق که ذکر کرده شد که باعث عتاب خواهد شد امر او و ساسی بر محال همین فرمان دستور دست عمل آورد
باجمله شاه طهماسب در تعظیم و تکریم جایون بادشاه کوشید چنانچه گذشت و بعد چند سال شاهزاده سلطان مراد میرزا
با دو هزار سوار با او فرستاد تا بر رفت و مملکت موروثی بدست آورد شاه طهماسب در قصد و مشتماد و چهار بجای در گذشت
پانزدهم شهر صفر تاریخ است بعد از او پسرش شاه اسمعیل ثانی بن شاه طهماسب بر تخت نشست و از نزدیک
تشیخ تبر آورد و خود را از اهل سنت جماعت ظاهر ساخت چون در سن تصعب داشت و برادران و خویشان خود را
رسانیده بود اعیان ملک از او برنجیدند تا آنکه بقصد خواهر خود سموم گشت شهنشاه روس زمین تاریخ جلد اول است
و شهنشاه نیز بر زمین تاریخ وفات اوست و بعد از او برادرش سلطان محمد بن شاه طهماسب پادشاه هند سلطنت
رو با اختلال کرد و بالاخر تلخ از سر خود برگرفت و بر سر پسرش عباس نام نهاد شاه عباس صفوی بر تخت نشست
و کارها سه باتمام کرد و مملکت ایران که بهم برآمده بود ضعیف نمود و عراق خوب و حد و دروم که رومیان گرفته بودند از ایشان
انتراع نمود و سالها با استقلال سلطنت کرد و در سنه یک هزار و سی و هجری لشکر لغند مار کشید ملک را از عمید الغریزان که
بفرمان نوز الدین جهانگیر پادشاه هندوستان حاکم قندهار بود انتراع نمود و هر ان سال امام قلیخان حاکم فارس را
فرمان داد تا جزیره هرمز را با اتفاق انگریزان بگیرد و جمیع کثیر را از انگریزان بکشت چنانچه جزیره هرمز بکشت و
ساکر روم را که با انتقام آن روس بدان دیار آورده بودند مکر زهر میت داد و او را مکر با سپاه روم بحاربات اتفاق
افتاد و غالب آمد و در هزار و سی و هشت هجری درگذشت و از ان دو دمان است سام میرزا ابن صفی میرزا ابن شاه عباس
انخاطب پادشاه صفوی سلطنت رسید و بعد از او پسرش شاه سلطان حسین صفوی سلطنت رسید

تبر ازین خان

میراویس خان غلزئی قندباری شاه نوازخان حاکم قندبار را کشته بر قندبار متصرف شد و بعد از آن پورش شاه سلیمان صفوی بسند حکومت رسید و ضعف سلاطین صفویه دیده دست تعامل برعمور بهای ایران دراز کرد و شاه سلطان حسین صفوی را در اصفهان محاصره نمود و چون ایام محاصره طول کشید و کار بر شخصان تنگ گردید شاه سلطان حسین بانزدیکان و مقریان خویش پیش محمودخان رفت و پانزدهم محرم سنه یک هزار و یکصد و سی و پنج هجری محمودخان داخل اصفهان شد و بر عراق عجم ستولی شد شاه سلطان حسین را بانزدیکان و مقریان مجبوس نمود و خود را محمود شاه ملقب ساخته بر تخت نشست در خلال این احوال ملک محمود سمنانی ولے نیمروز که بعد از محبس شاه سلطان حسین اکثر بلاد خراسان از تصرف عمالان محمود شاه بر آورده متصرف شده بود و نادر قلی بیگ که بالآخر نادر شاه عبارت از دوست طایع ملک سمنانی گشت و ناوقت الامر از وجود اشده او باشی چند فراهم آورده قطع الطریق بکشکوک ملک محمود سمنانی بسته آمد و شاه طهماسب بن شاه سلطان حسین بن شاه سلیمان صفوی که پیش از غلبه محمود شاه غلزئی از اصفهان بفرط مازندران رفته اقامت میداشت حسب الطایب نادر قلی بیگ متوجه خراسان گشت و ملک محمود سمنانی را به اتفاق نادر قلی بیگ امر کرد و بر بلا و مقبوضه او متصرف گشت و نادر قلی بیگ را بخطاب طهماسب قلیخان و بخدمت تورچی باشی سر فزاد فرمود محمود شاه این سیراویس خان غلزئی قندبار سه سال بر تخت ایران سلطنت کرد و سکه انجبار با انواع ایند بر بنامید و اولاد سلاطین صفویه را از صغیر و کبیر بنفادتن سوامی شاه سلطان حسین که او را امان داده بود بقتل رسانید و خود نیز بچشم ایشان درگذشت و بعد از او اشرف شاه غلزئی که ابن مسلم بود بسطنت ایران رسید و به اشرف شاه مخاطب شد و در خلال این احوال افواج قیصر روم بر هر وقت او رسید تا شاه سلطان حسین را از زندان بر آورده پیش ولے روم بردند اشرف شاه سلطان حسین را بقتل رسانید و باروسیان صلح کرد و با عساکر موفور از اصفهان متوجه خراسان شده شاه طهماسب و طهماسب قلیخان پنج شهر صفر سال یک هزار و یکصد و چهل و دو هجری بمقابله اشرف شاه شتافتند و قتالی قاتل نمودند اشرف شاه منزه باصفهان رفت و آنچه از خزاین و اسواول توانست برداشت بسمت فارس شتافت شاه طهماسب بن شاه سلطان حسین بسطنت رسید سلطنت ایران بعد از هفت سال باز بخاندان صفویه مستقل گشت نادر قلی بیگ انخاطب طهماسب قلیخان بتعاقب اشرف شاه شتافت و او را بار بار ساخت چه عبید الله بلوچ اشرف شاه را با سع و دی چند اسیر کرده بدرگاه شاه طهماسب فرستاد و طهماسب قلیخان بعد از این قفدا یا متوجه مهران شد و پروا انجا ظفر یافت و حدود عراق عجم از مخالفان صافی نمود و شاه طهماسب از استیلائے طهماسب قلیخان بخاطر اندیشه داشت بهر حال طهماسب تبریز در تصرف اولیا استخلص گردانید و الوس بر کمان و افانغه را متاصل کرد و افانغه ابدال را در دست محاصره کرد و بعد از هشت ماه قلعه هرات را مفتوح ساخت و بخدمت شاه طهماسب آمده و بنا بر بعضی اطوار که لاحق بنمود در خاطر غل شاه طهماسب را منقر نمود و بالآخر او را بلطائف امیصل از سلطنت خلع کرد و باستقواب شاه طهماسب پسر او را که کودک دو ماهه بود نام سلطنت بر او گذاشت و به شاه غیب ساس موسوم ساخت و شاه مغزول را بخراسان فرستاد بر جمیع ممالک متصرف و مستقل گشت و لشکر لغز و کشید احمد پاشا حاکم بغداد متحصن شد و طهماسب قلی خان بخاک

پروا داشت ایام محاصره قریب بیکیال رسید نوبال پاشا از طرف ولای روم بمرد احمد پاشا رسید و طها سب قلی خان بعد از رزم از تعبد ابدان و نوبال پاشا ستم بهمان شد و در عرض چهار روز لشکر آنگه در جمع کرده به مقابل افواج روم که نوبال پاشا تیما قبش فرستاده بود برداشت و در یکمزار و یکصد و پنجاه و شش سواران غفر یافت افواج روم ستم بر موضع مگر که نزد نوبال پاشا رفتند طها سب قلی خان تعاقب او نمود و نوبال پاشا از کربشکریه جرابه بیرون آمد و صفت قتل بسیار است طها سب قلیخان قتال فاش کرد و نوبال پاشا بقتل رسید و میان ستم شد ند غنیمت پیشا بر دست سپاه ایران افتاد طها سب قلیخان اندیشید که در حالت مالداره سپاهیان در خود داری و حفاظت مال خود با خواهند بود و تن در رزم نخواهند داد حاکم فرمود که غنیمت را جمع آرند چون فرسود شد همه را آتش داد و بسوخت و دلها بی سپاه کیاب شد و متوجه بغداد شد و آنرا باز محاصره کرد احمد پاشا تحصن گردید و در خلال این احوال خبر رسید که محمد خان بلوچ حاکم دیار فارس یعنی کرد طها سب قلیخان از احمد پاشا صلح کرد و با محمد خان رزم نمود و غالب آمد و او را اسیر گردانید و پشیمان او را بکار و راه حقه بیرون آورد و خاطر از مخالفان برداشت و شوکتی عظیم بهم رسانید و در سنه یکمزار و یکصد و هشتاد و شش هجری بر تخت سلطنت ایران نشست چنانچه انجمنه موقع تاریخ جلوس اوست و خود را به نادر شاه مخاطب ساخت و او را پیش ازین در سلطنت نیز میگفتند و او از قوم افشار بود پیش ازین نادر قلی بیگ افشار پسر امام قلی بیگ از سایر الناس عده اسیر و بوده و بخلاف احوال و تنگی معیشت امام سیم سوره بابا علی بیگ که رئیس جمعی از افشار اسیر و بود و بعد از فوت امام قلی بیگ زن دوم او را که نامور نادر قلی بیگ باشد در عقد خود آورد و نظر بر وفور شعور نادر قلی بیگ نموده دختر خود که از زن اولین داشت با و منسوب نمود یعنی سبب رفاه احوال نادر قلی بیگ گردید و شد شده رسید بجا نیکه رسید یعنی نادر شاه شهنشاه گویند با انچه بعد از جلوس بر تخت ایران بسمت قندهار شتافت آمدت نعت قندهار را محاصره کرد و در جنب آن شهره آباد کرد و دنیا آباد موسوم گردانید و بالاخر قلعه قندهار را مفتوح کرد و اثره از آن نگذاشت و حسین خان برادر محمود شاه و والی قندهار را محبوس نمود و متوجه کابل شد نادر خان که از طرف محمد شاه پادشاه هند نظامت کابل داشت بخدمت پیوست نادر شاه کابل گرفت و غنیمت هند و ستان کرد و در سنه یکمزار و یکصد و پنجاه و یک هجری با فتح محمد شاه پادشاه هند که آن افواج بهرمان الملک سید سعادت خان بهادر و مصمصام الدوله خاندوران خان اسپه الامرا بودند در پانی پت رزم کرد و غالب آمد و بعد ازین واقعه محمد شاه بانادر شاه صلح کرد و بانادر شاه پشاه جهان آباد و بنا بر بدخونی مردم شاهرهان بود آفتقر را قتلعام نمود و بالاخر امان داد و فرزین موفور را از انجا برگرفت و از اسپه ان توراغی مثل شل قهق جا به نظام الملک و اعتماد الدوله قمر الدین حسن خان بهادر و دیگر از سباز الملک سر بلند خان که او بیخ نداشت و از ملکه زمانیه حرم محرم شاه پادشاه و غیره خدمه محل بیخ گرفت و بدستور محمد شاه را سلطنت هند داده بایران فراغت نمود و مردم شتافت و آنرا ازین دیار گرفت و به پیغمبر دیار لوران و دیگر اصهار پرورخت و متصرف گشت و در سنه یکمزار و یکصد و هشتاد و شش هجری بر تخت ایران خود بقتل رسید پس از و چندین از اولاد او سلطنت رسیدند تا آنکه کریم خان نامه والی ایران شد و خود را نائب امام آخرا زمان خواند و اکنون شنیده میشود که او هم نماند و دیگری بجای او نشست هنگام تحریر این وقایع کتابی که مشتمل بر احوال

نادر شاه

نادر شاه واحفادش و افغانه محمد بار و کریم خان و غیره باشد حاضر نبودن بابران بر یاد خوش و سماعت باختصار مرقوم نمود
 ظاهراً هنگام سلطنت اولاد نادر شاه شاید در وقت شاهرخ میرزا ابن نادر شاه بعضی از وی را ایران از تصرف اولاد نادر شاه
 بیرون رفت چنانچه در بعضی مصداق احمد شاه ابدالی در آنی متصرف گشت و احوال احمد شاه ابدالی در کابل مرقوم شود کپتان
 جو ناتمان اسکاٹ زبانی محمد قلیخان ایرانی بار قسم میگفت که چون نادر شاه بقتل رسید و بعد از او برادرزاده او عادل شاه
 و پس از او برادر عادل شاه ابراهیم شاه نامی و بعد از او شاهرخ میرزا ابن نادر شاه سلطنت رسید بعد چند سال
 او را مجبوس و محکوم کرد و یکی از اولاد صفویان با اسم نسا و سلیمان صفوس را بر تخت نشاندند و بعد از حیل روز او را
 مجبوس نمودند شاه رخ محکوم را بر تخت نشاندند علی مردان خان که کریم خان که از امری عمده بودند میان خود زم کردند و علی مردان خان نظریات و مرتضائی
 کریم خان بر علی مردان خان معرفت شد و مرتضائی علی مردان خان کریم خان غالب کرد و کریم خان پنجم شش سال در کوهستان بسر برد و سپاه بسیار
 آورد و با علی مردان خان مقابل کرد و در اول نظریات و بر باست رسید که کریم خان که ایران شد و خود را با نام مهدی صاحب اختر از زمان خود
 و سکه بنام صاحب اختر از زمان خود و اکنون که سکه کثیر رو یک مدون و نوین بجای سکه کریم خان و غیره شاه رخ میرزا ابن نادر شاه و در
 مقدس و تیمور شاه ابن احمد شاه ابدالی در کابل و قندهار سلطنت میکنند و پیشه نماند که معاصر عراق مجسم بنجام رسیده اکنون خراسان شهر کابل
 که تعلق از ایلم چهارم میدارند بروایت متوفی هفت ایلم قبله آرد خراسان ولایت است که در همه رومی زمین
 عرصه ازان و سلجوقی ترویج ملک و ناحیت بطول و عرض خراسان نیست گویند در عهد مامون عباسی روم را بمیروند
 بنامت خراسان بر نیامده و مثل اچبار و امانا رو یا حین نما خراسان ریح تلیسه نشان نیندیند و شهبان از بلاد و نظم خراسان
 است بقول از بنای اسکنر رومی است برخی از اجدادش پور و در لاکتاف میگویند اما صح است که طهورت و یو جند
 نموده در عهد سلطان محمود غزنوی در چهار صد و یک حجری در خراسان نخط افتاد و از سگ گوی نشان نهاد
 و مردم یکدیگر خوردن گرفتند با بجمه خراسان سالها دار الملک سلطان سلجوقی بوده چون عاق بر سلطان ستمی
 شد و شباه روزان شهر غارت کردند ازان جهت خرابی بسیار بر راه بافت و پس ازان تدریج آبادان گشت تا در آن
 زمان که چنگیز خان از قتل و غارت بلخ باز پرداخت پس کمتر خود و لویخان را با خشتا و هزاره را بطرف خراسان روان ساخت
 لویخان آتش را محاصره کرد و بخر الملک از امر اس سلطان محمد خوارزم شاه حاکم مرو با پیش کشهای فراوان بخدمت
 لویخان شتافت بعد ازان لشکریان لویخان آتش را محاصره کردند چهار روز متوطنان مرو را بجز ارانده چهار صد نفر از
 محرقه و پسران و دختران کوچک را بجان امان داده بقیه سیف را بقتل رسانیدند و مادت آتش را بچنان خراب بود تا
 در زمان سید ز شاه رخ ابن صاحب قران تیمور گورکان فی الجمله آبادان گردید و مردم در زمین هموار واقع شده و توهم
 بسیار وارد و آرش آرزو داشت که عبارت از غراب باشد و مرغاب در موشه میشود و از میوه باس انگور و خرما نیک
 و وافر میشود اما هونسه بیدار و بیماری بسیار در آن دیار بود سلطان سلجوقی را در عهد سلطنت خود در ممری آن شهر
 سعی نمودند تقدیم رسانید و مدینه جدیدی ساخت و کنه هم از اینیه او بوده که در آن تصرف کرده و او دو مدینه دارد مخفی نماند
 که سلاطین بزرگترین ملوک اسلام اند سلجوقی بن و قاق که آنطایفه با و منسوب اند از امر اس بزرگ بود و نوب اور چهار پشت

چهار سیماب می پیوندد و پیرش ده قاقی در نهدست بیغولک خرمین لے عظمه داشت و چون بفرموده پیش را که سلجوق بود توفیق نمود بالاخر میان ایشان و شمش بناسست سلجوق کوهیم نمود باغض سوار و هزاره باغض شتر چاه بزرگ سپند روسته به ما و زار پهنه نما و در فوایه چند با انعام ربانی سلمان شد قوم متابعت ما و گردید سلجوق در صحرا اقامت کرد و بسایه است از قنبدیه آمو که در شمش خرمین آمد و با او پیوستند در آن آوان کفار چند هر ساله خراج گرفتند و با ایشان نرم کرد و غالب آمد سلجوق را پسران بودند از آنکه یکی بیگانی نام داشت و بیگانی را دو پسر بوده که طغرلیک بنجرلیک نام داشتند چون بیگانی در محاربت بخارشته شد سلجوق پسر خود را تربیت کرد و چون سلجوق چند روز در شمش طغرلیک و بنجرلیک بریاست قوم رسیدند طغرلیک اول سلاطین سلاجقه است که ملک خراسان را از مسعود بن سلطان محمود غزنوی انتراع نموده و آن یار در چهار صد و سی و یک بجزی سلاجقه را صفی خود و غلام نیز گرفتند و در کتیر انکیان سبعاوق عجم شمش گشت در چهار صد و هجده شش بجزی آذربایجان بشنود و بجزی سوم رفت و طغر باز آمد و در چهار صد و هجده شش بجزی باغده کاظمی بنی بگذشت و ملک رحیم دیه را محسوس کرد و در بقره و اکثر عراق عرب خطبه و سله بنام طغرلیک خواندند و در آن کتیر در شمش طغرلیک صاحب خراسان و در چهار صد و پنجاه و یک بجزی فوت کرد و پسر او الپ ارسلان بن بنجرلیک بجای پیاد نشست و از مرو و بقره آمد بنس بنجرلیک پیوست و چون طغرلیک فوت کرد و از عقب نماند الپ ارسلان در باوشنگ مستقل گشت و او بسجوات و شجاعت و شمش و شوکت موصوف بوده و محاسن دراز داشت و طاقیه دراز بر سر می نهاد از سر طاقیه تا نهایت بجه او دو کر نظر آمد س سلطان الپ ارسلان و بر بد دولت خود عبد الملک کندر س وزیر طغرلیک را بکشت و نظام الملک را وزارت داد و در ایام جهاندار س خود از حیوان تا فرات سخر ساخت و قصد بلاد شام کرد و از فرات عبور کرد و او را کس است از بلوک ترک که از آب فرات بگذشت و حلب را محاصره کرد و حلب اطاعت نمود و آورده اند که در چهار و پنجاه و شش از جا لوس قیصر روم با سده هزار سوار فرنگ و روس و ارمن و غیره تا عزم تنجه بلاد بغداد و عراق عرب کرد سلطان بزیارت غلیفه متوجه بغداد بود با شملع این هزاره هزار سوار که لازم دکاب او بودند متوجه تنجه شدند و بنا بر اعیان تنجه را بعبه نون آید که می که من فته غلیفه غلبت فته کتیره باذن الله تعالی گردانید و فرمود که جنگ در روز جمعه که خطبای اسلام زبان بگله اللهم الفرائس نصر دین محمد و اللهم النصر حیض المسلمین کشاده باشند و خواص دعای شب باین برداشته آنوقت حمله باید کرد الغرض روز جمعه هر دو بادشاه صف بر قتال تیار داشتند قیصر با سپاه خود که بیست و هجده برین فوج اندک حمله آوردند پس بزرگ صعب الفاق افتاد و از صبح تا نیمه روز بازار قتل گرم بود سلطان با طایفه از خواص در کمین ایستاده انتظار وقت نمود می کشند چون آفتاب نصف النهار رسید با دس که از آتش و دوزخ نشان میداد بر روس مسلمانان و زمین گرفت اسلامیان بی طاقت شدند سلطان در گریه آمد و سر بر منبه مناجات قیام نمود و بگریست معارف لشکر بواقفت سلطان در گریه افتادند ناگاه آن باد متوجه مخالفان شد و سلطان بر اسب نشست و خود را بر مخالفان زد جنگی صعب نمود و طغرلیک فوت و قیصر سیر گشت و خواست که بقتل رساند قیصر گفت اگر مرا بقتل رسانی رو میا دیگر س را بسطنت بر نشانند و اگر مرا بکشند متکار باشم سلطان لورا بختید و دختر او را بهر پسر خود را ارسلان بخوانست و بعد از طوی قیصر از نصرت فرود و و بقوه این واقعه در چهار صد و شصت و سه بجزی س الفاق افتاد و باطله سلطان بدیاز خود

بجزی س

مراجعت نمود و بر اکثر معمره عالم فرمانروا گشت و پسر خود سلطان سلجوقی را در لے عهد گردانید و بر فارس و عراق مستولی گشت
و به دستور دیگر مملکت را بر پسران دیگر تقسیم کرد و بخراسان مراجعت نمود و بنیاد پدید کرد و دارالملک او بود و رسیده در آخر عمر متوجه
رزم حاکم ما و اوله نهر شد و چون از حیوان بگذشت طایفه از غلامان بقلعه که بکنار آب بود شیخون بردند که توال آنجا یوسف نام
را امیر ساخته بخدمت سلطان آوردند سلطان از دستخمان می پرسید او برایشان گفتن آغاز نهاد سلطان در غضب شد و فرمود
که او را بیرون بزنند و سیاست رسانند یوسف دست از جان بگشاید و کاروسه از میان بیرون آورده قصد سلطان کرد
استادگان درگاه خواستند که او را بقتل رسانند سلطان مانع آمد چه خواست که او را بدست خود کشد چون تیرش می گز خطا
نمی کرد پس تیر سے بجانب او نهاده انداخت خطا کرد یوسف پیش تخت رفت و سلطان را بشهادت رسانید گویند سلطان از
رسد باقی بود که مردم بر جمع آمدند گفت من در عسر خود جز امر فذ خود بین نبوده ام چه امر و صبح بر بستر آمده ام و سواد شک
دیدم و با خود گفتم که بعد از این کس را با من طاقت مقابله نباشد بنا بر خود رسید آنچه من رسید و این واقعه در چهارصد و
پنج هجری اتفاق افتاد باجمه یوسف که توال قاتل سلطان را فرستاد که بر سرش زد و بگشت و بعد از سلطان
السلطان پسرش سلطان ملک شاه سلجوقی بر تخت نشست و از کاشغریا بیت المقدس ضبط کرد و اصفهان
مختار کرد در سایر بلاد اسلام بجز دیار مغرب و مشرق خطبه و سکه بنام او خواندند و او بر بر صید رفت تمام و شش هزار
که بدست خود افکنده و نیاری تصدق کرد و عدد جانورانی که بدست خود افکنده بود از ده هزار زیاد بود و در عهد
خوشی بگردد مملکت برآمد و در راه با منازل و در باطنها بنا نهاد و در هر شهر سه حاکمی عادل فرستاد هر ساله الملک خاصه او بیت
یک هزار تومان از رکنه بود و هر ساله بیت هزار دینار خرج داشت و چهل و هفت هزار سوار پیوسته ملازم رکاب او بودند
و عدد سایر سپاه را خداوند روزی برای میراثش تخصیص دادید که گریه میکرد از بسبب آن سوال کرد گفت خزینه کیاست
من خزینه بد منی خرمه بودم سه غلام ترک بنامند و آن از من بستند سلطان گفت صبر کن تا آن هزار را تمام پس بفرستی
گفت مرا خزینه میل شده در لشکر نیک اگر خزینه یابی بیاید و فرانش رفت و خزینه نزد غلامی دید صاحب غلام ملازم
بودند گفت سلطان را میل خزینه شده است او خزینه از غلام گرفت و نزد سلطان برد گفت از کجا آوردی گفت غلام
من آورده اند سلطان گفت ایشان را حاضر کن امیر غلامان گفت چنانکنم پس رفت و غلامان را پنهان کرد و باز آمد
و بعضی رسانید که ایشان گریختند اند سلطان بصاحب خرمه گفت این امیر غلام من است او را عوض خرمه بچودام
صاحب خرمه دست او گرفت و بیرون آمد امیر خود را از لبه صد و نیا باز خرید صاحب خرمه بخدمت سلطان آمد و گفت
غلامی را که من بخشیدی لبه صد و نیا بفر و ختم سلطان کن اکنون راضی شدم گفت آری پس او را خلعت داد و قیمت فرمود
و قتی زنی مغینه نزد او آوردند سلطان خواست که با او گرد آید و گفت ای سلطان مرا عاقله آید که روزی چنین را با خویش
در دوزخ برم میان حلال و حرام بجز کلمه تفاوت نیست پس سلطان او را خطبه کرد روزی بکنار زنده رود اصفهان شکار میکرد
زمانی بهر متر است فرود آمد غلامی بدی فرود رفت و گاو سے بگشت بجزره که صاحب کا بود بر سر پل که در در سلطان بود
باستاد و چون سلطان از شکار بازگشت عنان مرکب او گرفت و گفت اگر برین سر پل دوامی ندی فرود بران بدل از تو

و او ستانم اندیشه کن و ازین هر دو سر پل یک افتبار نمائی سلطان از منابت این سخن از اسب فرود آمد و گفت ای مادر مرا حالت
 آن سر پل نیست مجزوه غلام سلطان نمود سلطان غلام را سیاست نمود و وقتا که او در غرض آن مجزوه داد و بعد از فوت آن
 سلطان آن پیرزن شبی بر سر قبر سلطان رفت و گفت ای آن بنده تو دقتی را دامن داد و در مانده که ز دست من گرفت و اکنون
 او در مانده است اورا دستگیر کن کی از اولیای سلطان را خواب دیدی گفت خدایه با تو چه کردی گفت که غلامی پیرزن بود
 خلاصی دشوار بودی و در بعضی کتب این حکایت را سلطان بنیامین نسبت داده اند گویند که او در غرض توئی صاحب کرمان غم
 سلطان ملک شاه غم نرم ملک شاه کرد ملک شاه بر و طفرافت و او را اسیر کرد و خلیفه مرسلات امرایان ملک شاه
 بقادر نوشته بودند در سباب قادر و بدست آقده سلطان امر را جمع آورد و در خلیفه بنیامین نظام الملک وزیر و او تا
 بنیامین بنیامین را در شفق که پیش بود انداخت تا بسوخت سلطان در غایت شب آن باز پرسید بنیامین گفت
 سار امر ایقا و زانما نوشته بودند اگر از اسطالع میگردم از بیم مخالفت می وزیر بنیامین را جرم در حضور ایشان بسوخته ام
 در مخالفت دیر نشوند آورده اند که برادرش شمس ابن ابی اسلان در قیقا پور خروج کرد سلطان روی با آورد
 و بطوس رفت بشهد امام علی موسی رضا علیه السلام شرافت نظام الملک بدعا رفتعال نمود سلطان بعد فراغ
 بنیامین گفت از خدایه خواسته آنکه برابر برادرت ظفر و بد سلطان گفت سن آن خواسته که حق سبحانه تعالی از ما بخواهد
 هر کدام که از مسلمانان رافع و صلح باشد ظفر و بد پس قیقا پور رسید بر شمس ظفر یافت گویند قیصر مخالفت ملک شاه
 کرد و روسه بدیار اسلام آورد ملک شاه متوجه او شد و در آن اثنا را جمعی قلیل از غلام بشکار رفت و بردست و میان
 گرفتار شد و با غلامان گفت مرا توفیق کن که اگر در میان مطلع شوند مرا زنده گذارند نظام الملک وزیر سلطان نگاهد
 شب غلامی چند را بخت و منزل سلطان فرود آورد و آوازه در انداخت که باد شاه نزول فرمود و بر سر رسل نزد قیصر
 قیصر طالب صلح شد نظام الملک بان رضاداد قیصر گفت طایفه از لشکریان شما گرفتار شده اند نظام الملک گفت بجز
 خواهند بود و این فرودار و روسه ما بود قیصر ایشان را با و سپرد نظام الملک سلطان و غلامان را سخنان درشت گفت
 و چون از اردوی قیصر گذشت از اسب فرود آمد و در کاب سلطان بوسید و گفت اگر تندی نگردم شاید در میان محل دیگر
 میکردند سلطان به لشکر بی نیوست و دیگر روز با قیصر معصات داد و ظفر یافت قیصر را اسیر کردند و نزد سلطان آوردند
 قیصر سلطان را گرفت و دشناخت و گفت اگر بادشاهم بخش و اگر باز گانم بفروخت و اگر قصاصی باش سلطان گفت آه
 پس اورا امان داد و گفت از ان با تو تجارت کردم تا قوت و عجز خودیدانم آنگاه او را بروم فرستاد و بسوی بگشت که
 قیصر گذشت سلطان حکومت روم بسلیمان بن قیلبش و حکومت شام به برادر خویش شمس داد و قتی که سلطان ملک شاه
 بنیامین نظام الملک را با صفهان فرستاد تا دوستی هزار دینار فرستاد و او را بر روی با صفهان آورد و شب بزی فرود آمد
 رئیس ده بگذشت آمد و اسب سحر آگاهی یافت و گفت دوستی هزار دینار فرستادم آورده همین جا هم بشتر آنکه از ان خواهند
 که پس بن علم سابق آموزد و سلطان ما را در نیکار شمع کرده و از بیم او با و ستاد و نیاریم بنیامین نظام الملک سلطان
 سلطان در غضب شد و با او نوشت ندانی که ما را بمال و میراثان امتیاج نیست تا از هر حال مال او ستانم و پیشتر فرصت بیکدم

دوازدهم

و از نو کارها سے ناپسندیدہ آید و مرانکو برکش کنند و از جہد سلاطین سلاطینہ سلطان سنجین ملک شاہ است کہ بعد از قضایا
وفوت برادر او بر کیا رقی بن ملک شاہ بر تخت نشمن شد اما یک ایار و صد تو بموجب وصیت بر کیا رقی پسر او ملک شاہ
بن بر کیا رقی را در اصفهان بر تخت نشاندند سلطان غیاث الدین محمد موسی ملک شاہ آورد و در روز زم بر سر ملک شاہ
فوج ابروے بشکل از دہا پدید آمد و آتش از دہان باریدن گرفت لشکر ملک شاہ از ہول آواز قہ بہریت رفتند و ایار
و صد فہ بقتل رسیدند سلطان غیاث الدین محمد بر ہما ملک بر اور فرمان رو شد و در عند او احمد بن عبد الملک عطاس
ارد غاب احمد بن عثمان قلعہ در کوه را بفریفت حارثان بہ بیعتش رفتند سلطان از ان آگاہ شد و در کوه را محاصہ کرد
و ایام محاصرہ بطول کشید و ذجا بر قلعہ بہ اتمام رسید احمد بن عبد الملک وزیر سلطان محمد کہ دوست او بود حال باز نمود
سعد الملک گفت ہفت توقعت کن کہ سلطان از بقتل رسام گویند سلطان را حراست مہمطرط بود لاجرم در برہاہ یکبار قصد
کرد سے سعد الملک ہزار دینا بقضایا و سلطانرا بہ پیش زہر الود قصد کند حاجت وزیر از انحال آگاہ شد و حال باز
باز گفت زن را مستحق بود با او تفریح نمود و از فاسخ شد و سلطان رسید سلطان قصدا در انجا آمد تا قصد کند
قصدا خواست تا پیش نزد سلطان بفرسود تا قصدا در رہبان پیش قصد کرد و نہ در ان دم و گذشت سلطان سعد الملک
وزیر را با فرزند ان بکشت و زن حاجب را مستحق او و او ہم در ان ہفتہ احمد قلعہ پسر و سلطان امر کرد تا اورا بر سر
تختان نزد باصفهان بردند و آن روز زیادہ از ہزار گرس بہ استقبالش تماشیا آمدہ بودند و ستر گین و جاکشش بر سر
شار میگردید و یکی او گفت تو سنجی ماہرے در زلیخہ طالع خود انحال را ویدہ بوسے گفت دیدہ بودم کہ درین سال با خلق
عظیم باصفهان در ایام لیکن باین کیفیت ندیدہ بودم و ازین قبیل مشہور است کہ سنجان حکم کرد کہ طوفان باد شود پس
چنگیز خان ظہور کرد و ایضا حکم کرد کہ طوفان آتش بود پس تنگ ظاہر شد با جملہ سلطان احمد و شیخ و جہے بکشت
و در نگارستان مرقوم است کہ سلطان احمد قریس ہند رفت و تہی بزرگ بدست آورد و نمود گفتند اگر باز دے بعضی
آن مردار بد باز دیم و وزن آن بت دہ ہزار سن شرعی بود سلطان گفت چنین کنیم کہ بعد از سن گویند کہ آذرت بر سر
بود و محبت فردش پس آن بت را باصفهان بردند و استہائہ بمقبرہ پدرش انداخت احمد از و بر او و ش الود تمام
بن محمد بن ملک شاہ سلجوقی از سلاطین سلاطین اسلام است ملکی با دوہ دین ہودہ و بکرم و زہد ہستہار داشتہ و
چند ان ملکیت داشتہ کہ بعد از وفات او تا یکسال در اقامت ملکتش خلیہ بنام او سنجان ہر چون مادرش در گذشت و
سادات عسلاہ نماز خانہ ہش حاضر آمدند سلطان گفت کسی از شما امامت کند کہ بہت المعمر عمہ نماز قضا نکرده باشد
بہیج کس مقصدی امامت نشد سلطان بپشرفت نماز گزار و از ان ظاہر شد کہ ہرگز نماز عمہ قضا نکرده بود و وقتے
بہ نجر و زہ بخشش اور احساب کردند ہفت صد ہزار دینار نقد بود و شمار اسپ و خلعت خداوند گویند چند ان شفقت و
کہ وقتے خیمہ زدہ بود و بختیک بالاسی ستون خیمہ شیمانہ کرد سلطان ہنگام کوچ واقف شد امر کرد تا خیمہ را ہما بنجا داشتند
چون بہا سے بختک پر بر آوردند پرواز کرد تا خیمہ را بر کند نہ روزی سلطان بر انی گرفت خر قہ پوشی بر سر راہ ایستادہ
بود سلام کرد سلطان خیمہ سے بخواند سر در صبا نند و جواب نداد و در ویش گفت سلام سنت است و جواب فرض سن

و غیاث الدین محمد

و سلطان سنج

بجا آوردم تو بر اثر ک فرض کردی سلطان گفت بشکر شغول بودم درویش گفت که اشکر میکنی گفت خدا سے را گفت چگونگی
 میگفتی گفت میگفتم الحمد للرب العالمین درویش گفت شکر بقدر نعمت است الهی باید بر هر چه که دارند فکری مناسب بجا آورند
 سلطان گفت پس کجا بودیم شکر سلطنت بر عالمیان عدل است و شکر فرستی ملک طبع ما کردن در املاک رعیت است
 و شکر کثرت محمودی غزانه صدقه و اورا است بختمان و شکر قوت و قدرت بر عاجزان بخشودن است و شکر کثرت محمودی
 غزانه و سپاهما کین را از نزول حرم چشم معاف داشتن سلطان از خوش آمد و خواست که از اسپ فرود آمد چون
 یک درنگ نیست درویش را ندید و قتی هم رسید و بر آب بروه بگذاشت پس از مدتی باز بران نهر رسید و پیاده شد
 از بل بگذشت گفت خداوند تویی بر آب ده سواره بود این پرچم پیاده شده از بل بگذشت و گفت آن نت جوان بودم
 دولت محافظت ما میکرد و اکنون بر شده ایم ما را محافظت دولت باید کرد و اتفاقات ملک ستانی سلطان بسیار
 و اکثر اورا فتح و لغت قرین حال بود چون خدمت اقبالش بروی مبعوث آورده و رسد پانصد و شش هجره از
 کورخان بادشاه فراماس منزه گشت گویند که مقابل عظیم روی داد و سوی هزار کس از سپاه سلطان شهادت رسیدند
 تاج الدین ابوالفضل و لے سیستان سلطان از گفت بعد کن تا از هر که بیرون روی سلطان با سینه سوار بر صفهای
 کفار که در میانش گرفته بودند رو با پانزده تن کات یافت و در آن معرکه ده هزار کس از معارف اصحاب سلطان بقتل
 رسیدند و بر کان خاتون حرم سلطان و تاج الدین ابوالفضل اسیر شدند کورکان بعد یک سال ایشانرا باغرا زمان
 بخراسان فرستاد و نقل است که ترکمانان ما غرقیم بچهل هزار تن باندار معدود و جیلان و بلخ آقامت و پشتند و هر سال
 بیست و چهار هزار کس سپید بلخ سلطان میرسانند و تھے بی این پیشخان سالار سیان ایشان رفت و جو را فانه نهاد و چون
 طاقت نیاوردند و او را بگشتند خوانسالار از تیم سلطان مدتی آن حال پنهان داشت و گویند ان از خاصه خود در انجام
 نمود چون والی بلخ بمرو آمد خوانسالار باو بازگفت اسیر تمام والی بلخ چون بلخ بازگشت از عران گویند ان طلب شیت گفتند آخر سلطان کس نشناسم
 والی بلخ بمیرنجید و با عران مصاف داد عران او را بگشتند سلطان خبر یافت و از مرو بیج شد عران رسوے فرسباده
 و عذر خواستند و صد هزار غلام و صد هزار دینار بقتل کردند سلطان قبول نکرد و روسے بنانزل ایشان آورد عران مان
 و فرزندان پیش رانند و زاری آغاز نهادند سلطان از حرم آمد و خواست که گناه ایشان بخشد امیر محمد الدین انبیر
 میرز نقش سردری سلطان گفتند اگر چنین کنی حل بر ضعف سلطنت کنند اما چار در معرکه باند عران دست از جان کشند
 و زرم کردند اسیر موبد بر نفس که با خود اتفاق داشتند در جنگ سستی کردند سپاه سلطان نیز بیست رفت و این واقعه
 در پانصد و چهل و بیست هجره سے رو داد و بالجملة عران معاقب سلطان پرورفتند و سلطانرا بدست آوردند و بر تخت
 نشاندند همیشهش زمین پوشش کردند و در رکاب او بمرو شدند و استیلا یافتند و دست تاراج برکشادند و به نیچا پوشیدند
 و ایجاد بار بگذاشتند تمام خراسان از ظلم عران خراب شده و سلطان چهار سال سیان ایشان بماند و در زاور تخت
 نشاندندی و شب در قفس آهنین کردند سے کار سلطان دران اوان بجای رسید که هر گاه چیزی سے بافتی قدری خوردی
 و قدری ذخیره نهادی چون حرمش سرکان خاتون با او بود و خود را از ایشان خلاص کردن نتوانست و چون تمکان خاتون

عراق

درگذشت سلطان امیر سے را کہ بجای قتلش با مور بود بفرغیت تا اورا بشکار برد سلطان شکار کنان تا کجمن رسید امر احمد بن قناع کشته با مرتب ساخته بود سلطان را در بود و از آب بگذشت در و بر و نهاد گویند سلطان را گفتند در سلطنت تو مختل شد گفت از آنکه بزرگان را کار با سے خود و خسران را کار با سے بزرگ فرمودم خوردان از عهدت کار بزرگ بیرون نیامدند و بزرگان را از کار با سے خرد عار آمد و به آن التفات نکردند و هر دو تیا شدند و از سلطان ملک شاه با سلطان سخر در دفع حسن صبلح کوششها کردند و استیغاش میزند چنانچه ششمه از آن در ضمن قستان در احوال حسن صبلح مر قوم گردد و بالجمله بعد از سلطان بنجر محمود خان خواهر زاده اش در خراسان بر تخت نشست و در عهد او دولت سلاطه از خراسان سپری گشت و بخوارزم میان رسید و در خوارزم نوشته آمد و از جمله سلاطه که در عراق عجم سلطنت میکرد یکی ابو القاسم محمود بن محمد بن ملک شاه است و بشکار شتر ہے غلم داشت چهار صد سگی تازے با قتل دها کے مرصع و جل با سے زر بخت داشت و اکثر افسر سے زمان نشسته و معاشرت و معاشرت مشغول بود و با وجود آن از حال ملک سپاه غافل نبود و روزی در شکار پر سے وضعف را دید که پشتاره، نیزم بردوش میداشت بر او جسم آورد و گفت اگر خواهی هزار دینار سے چندیم و با در از کوشی بار سه گوسپندی با بانی رحمت ربانی یا بیے پر گفت ای سلطان زنده تاد در میان بندم و بر در از کوشش سوار نشوم و گوسپندان پیش کنم و باغ روم و ترادعا گویم سلطان بخندید و چنان کرد و بعد از و چند نفر از سلاطه سلطنت رسیدند تا آنکه طغرل شاه بن ارسلان شاه بادشاه شد و در پانصد و نود و بحری در معرکه کس خان والی خوارزم بردست قتلخ اناج که از طغرل امرای طویل و موافق کس بود کشته شد و دولت سلاطه از عراق عجم سپری گشت و خوارزم شامیان در آن متصرف شدند گویند که در عهد طغرل سبعمه ستاره در اول در بجه میزان که برج هوامی است در یک دقیقه قران کرد و پنجمان حکم کردند که این واقع با و سخت کجبال الله بکنند و طوفانی عظیم از اوشل طوفان قوی علیه اسلام که از طغیان آب بود در و در و درین باب انوری گوید که در یک سلطان بود و بانده بسیار بیکر و حسب اتفاق در وقت حکم پنجمان چهلن با و نوزده گشامی و یا بر کی از در نسیه مجبید کذب سبحان بر خلائق ظاهر شد شاعرے گوید انور سے سگفت انور که از سبب یا و با سے سخت و درین اهل شود عمارت که سار بر ساری و در روز حکم او نوزید است بیج باد و یا مرسل الیراح تو دانے و انور سے و اما انور اهل سیر در خلال این احوال جنگیز خان در ولایت ایران رسیده خلقے را قتل عام نموده حرس زندگانی عالمیان را با و نیستی یوفنا در داد العرفس سلاطه که بروم سلطنت میکردند اول ایشان سلیمان بن قتلش بن اسرائیل بن سلجوقی این قسم سلطان طغرلیک سلجوقی است که اب ارسلان بن جواریک چون بادشاه شد بنا بر سر کشی قتلش که در حیات خود کرده بود خواست که اولادش را قتل رساند خواه نظام الملک شفاعت کرد و گفت سزوار است که نام شاهزادگی از ایشان برگیرند و ایشان را سپاه سالار سے اطراف ممالک بفرسیند سلطان رسے خواجہ را پسندید و طلبید داشت و سلیمان بن قتلش را و شکر بعضی از خام فرستاد و او در چهار صد و هفتاد و هفت بحر ی الطاکیه را که پیش از آن نیکان گرفته بودند بکشود آورده اند که شرف الدین طاک که از قتل سلطان ملک شاه سلجوقی و لے حلب بود فرنگیان با و خراج میدادند از سلمان طلب آن وجه نبود سلمان گفت اکنون که ملک را مسلمانان میدارند خراج بجا میدخواست و

آخرین ملوک از سلاطین روم کیقباد بن خلام است که حکم غاراخان دانی روم شد و یعنی کرد و بر دست لشکر غاراخان
 در جنگ کشته شد و بعد از او اماسه ملوک خان بجگوست روم رسیدند و بیسیه بگذشت که ملوک عثمانیه بران دیار استیلا
 یافتند و گروهی از سلاطین بکرمان نیز حکومت کردند و اول الطالقه عماد الدوله قاوردین جبریک است که در چهارصد
 و سی و سه هجری بفرمان پدرش جبریک از خراسان متوجه کرمان شد و آن دیار را از بهرام که از قبل مالنجی ابن
 سلطان الدوله دلی آنجا بود و اتراغ نمود و آخرین آن گروه محمد شاه بن بهرام شاه سلجوقی است که از مخالفت
 عوان بخدمت سلطان قسطنطین غورسی پیوست و بود تا آنکه در بالغد و بمقتاد و سه هجری در گذشت و
 بعد از او کسی از سلاطین بجگوست کرمان نرسید لعل است که در عهد طغرل شاه بن محمد شاه بن ارسلان شاه
 بن قاور و سلجوقی که یکی از ملوک کرمان است در سنه بالغد و پنجاه و هفت هجری در برج قرا آفتاب را کشت
 واقع شد و چند آنکه تمام آفتاب منکسف شد و جهان تیره و تاریک گردید طغرل شاه از مبول آن واقعه مرعوب شد
 در گذشت را قمر حروف گوید که در سنه هزار و یکصد و هفتاد و پنج هجری در برج جوزاسه چهار گنبد روزنامه تمام
 آفتاب منکسف گشت و جرم ماه بر جرم آفتاب از هر سو منطبق شد اما از هر طرف جرم آفتاب برابر یک جو و طول بر آن
 مانده بود و عجیبی تیس از آن حالت نمایان گشته و از آن دریافت شد که جرم آفتاب از جرم ماه زیاد و تر است
 القعه جهان تاریک شد نه مثل شام ملک سلیمان که از شاد به دن در ظل حرف می آمد و آن حالت آنک بماند پس
 از آن جرم آفتاب از زیر جرم ماه بر آمدن گرفت و آن بتدریج زائل شد پیوسته در دوازده شهر و ولایت خوار
 بوده و طعام باوردی اترغ آتش شهر است و آب و هوا آتشگیر است نساج بک و هو اجاسه با تره و
 و کشاست چه شهرت تمام وارد که در آتش و ولایت دوازده هزار چشمه و دوازده هزار چنار است و نیز مشهور است که دوازده
 هزار و لے آتزان ولایت برخاسته اند و بدین سبب نارا شام خرد و خوانده اند سیر حوس با بین مردم است واقع
 است و امتعاش نیک معمول می پیوند و قلا عش از قلا ع معتر خراسان است و وقتی که محمد خان سیستانی فتح
 خراسان نمود و بمقتاد هزار خانه در هر جس بشمار آند و چون شاه اسمعیل با نضر بعزم مقابله او بجانب خراسان
 در حرکت آمد محمد خان مردم نیکان ولایت را کوچانیده با و راهزنی فرستاد بنا بران هر کسی روی لیرانی نهاد و دست
 پنج سال خراب ماند و در زمانه که شاه طهماسب دانی ایران در عبداللہ خان واسطی خراسان حیره کرد و در صدر
 معموری حرس کوشید از وقت تا حال آبادان است تلخ از اینجه کیومرث است اما کیلوس کیانی آب سلج زود و در زمان
 اسلام بدست اصفیابن قیس خراب گردید و تا فرسیا بفرمان کی از خلفا سے ہی امیه کرت و دیگر آن شهر را آبادان
 کرد و چون قلعه آتش را غلامان نفیر تمب کردند هر آینه بقلعه هندوان موسوم گردید و از عمارت عالی بن علی بن ابی
 بوده گویند خلیف نام کیمه و عظمت آن شنیدند هر آنکه اندر داسا سے آن ملک بود و نیز بخانه مقابل آن بنا نمودند و
 برزیر آن قباسته علم با برافراختند گویند از نسل آن خانه صدر اس بوده چون نوبت خلافت عثمان رفیقی افتاد
 لشکر سید خالد که صاحب ایتام آنجا بود مسلمان گردید و خود را عبداللہ نام نهاد و مردم را از عبادت لعل آمد لاجرم

تاریخ

ملک خلیفہ شمس آمدہ لشکر بروے کشید و اورانا فرزند ان ہشت بزرگ پیر شمس کہ بزرگ نام داشت کر خیمہ بکشم رفت و بعد
چند وقت آمدہ بجایے پرزیر شست چنانچہ بزرگین منسوب با و اندر در حینت ایس کو یکہ چون جنگیز خان ببلخ آمد وقت
بلخ در موسم سے نمشا بچوہ کہ در شہر و قریہ ہزار و دہلیت جانما جمعہ سیکڑا لاند و ہزار و دہلیت عام بانام و ہشت جنگیز خان
ان شہر را متعل عام نمود و باز بتد ریج عمارت یافت و ما اکنون آبادان است و قلعہ در غایت حسانت وارد و بیونہ کو
و غیرہ و بیونہ و انہ انجانیک سے خود چ مشہور است کہ چہار ہندوانہ آنجا باریک فخر است و در ہشت صد و ہشتاد
و پنج ہجرت سے کہ مرزا نادر از جانب ہزار و خود سلطان حسین میرزا اور بلخ انامت و ہشت ہجرت سے شمس الدین محمد نام
و نسبت او بہ ابو یزید بطاسے میرسد انہ کابل بلخ شتافتہ تا سیکے ظاہر کرد کہ آنرا در زمان سابقہ عند سلطان سخر
سیلوئی تصنیف نمودہ بود و در ان کتاب سطور بودہ کہ مرقد شاہ ادلیا علی ہر قلعے علیہ اسلام و قریہ خواجہ بران
و سلطان موضع است بنا بر ان مرقد انانہ نذر آنجا کہ از شہر سد فرج است شتافت و در موضع چنانچہ در کتاب
مترجم بودہ عند کندن گنبد سے و اندر ان قبر سے یہ یاد ہوا چون ان کے دیگر خفر کردند و سے از سنگ سفید ظاہر
گشت کہ بر ان منقوش بود ہذا قبر است اقدس رسول اللہ علی و سے اللہ عز و جل سلطان حسین میرزا نوشت سلطان
نادر از طرف ہزار و پنجانب شتافت و عمارتے در غایت و محنت طرح انداخت یکی از انہا کہ نمبر شاہی منسوب است بر ان
عزاردقت کرد و بعد ریج بجایے رسید کہ ہر سال مردم قریب صد تومان کھلے بلخ نقد و جنس ندر سے آور دند تا انہا
بجعتان زیار نگاہ است و سلاطین سامانیہ از بلخ اند سامان موضعے است ہذا استعمال بلخ مردم سے از آبامی سامانیہ
انجنا شمسے و او ہذا سامان خدا سے خوانند سے و مولف صبح صادق گوید کہ انے کہ از سامانیان سلطنت رسیدہ
انہ حکیم عنقر سے در ذکر اسامی ایشان گوید سے نہ تن بودند ز آل سامان مشہور ہے ہر یک بامارت خراسان مذکور
و سید علی و احمد سی و نفر سے ہے دو فرخ دو عبد الملک و دو منصور ہے و نسب سامان یہ ہرام گور سے پیوند و سامانیان
بر و منسوب اند و در تاریخ روشتہ العفام قوم است کہ ہرام چین میرسد بالجلہ بعد از سامان پیر شمس اسد بجایے
پیر شمس و اسد چہار پیر داشت فرج و احمد سے کھلیاس ارشان و فتحے کہ مامون عباس سے بخراسان بود خدات لایق
کردند و بر تہ اعلی رسیدند امیر ابو بکر اسمعیل محمد بن احمد سامانے کہ اول سلاطین سامانیہ شمار اند بر سایر بادشاہ ہنر
استیلا یافت و بخارا را محکاہ ساخت و در دو صد و ہشتاد ہجرت لشکر بکستان کشید و مظفر باز گشت و دیگر ہجرت
را بگرفت چنانچہ در اقلیم سوم در صحن سیستان بگشت آوردہ اند کہ امیر اسمعیل بہرات رسید و از خزلین عمر ویت
چینے نیافت سپاہش بعبث بتلا شدند و اعیان دولت گفتند در بہرات صدر ہزار گس یا ہشتند کہ مرکت دینا
توانند و ایشا ہزار زیادہ زمانے نرسد امیر گفت چون سلیمان را وادہ ام خلاف کلم و بسر عبت از بہرات روان
شد ہزرگان دولت باز ہمان گفتند امیر اسمعیل گفت خدا سے کہ سبب عمر ویت را این و اینہ بران قادر است کہ بی حکم
جمع مفلوم لشکر بان مارا برگ و ہر در بحالت کینہ ہے کہ از گنیزکان امیر اسمعیل حامل مرصع بقطعا سے لعل چہار ہزار
بنو صرافت غیلو از ان را گوشت پنداخت و برگرفت نزدیکان آگاہ شدند و سوارہ از بے آن شتافتند غیلو از جمیل

از حلب بیگند در جہا افتاد و یکی را بجایہ فرستادند تا حامل سیردن آرد از ان بجایہ دیگر آہ بود و در ان خزانہ کوشش
 کہ سام آنرا بہمان کردہ بود پس امیر اسمعیل بہ سبب نیکبختی دو چند از اینجہ از مردم ہرات جمع کردہ شدند بہ دست آورد کہ
 وقتی علی پیش اورفت امیر اسمعیل در تعجبش کہ شہید و ہنگام ہوا جہت قدم از پیش رفت اورا نصحت کرد کہ شب
 رسول صلے اللہ علیہ وسلم را بخواب دید کہ فرمود پس اسمعیل یکے از علما است مرادوست داشتی و ہفت قدم از پی
 اورفتی تا بجہ کہ سے ہفت پشت از بس تو باد شایہ کتہ گویند کہ قبل از سلطنت بموضع دوستان مبالغہ کردی
 و ہنگام سلطنت بچنان کردی اورا گفتند این نہ لایق یا دشمنان ہست گفت رعایت دوستان در دولت بہتر
 است خدا سے در جہا را بلندتر ساخت من نیز فریبہ ایشان نماند کم ہاش کہ نعمت گذاروہ آمد و بعد از وفات اورا
 گفتند بہ دستور پیش امیر ابو نصر محمد بن اسمعیل سامانے را بعد از وفات امیر شہید میگفتند چہ اورا غلامان شہید کردند
 پیش امیر سعید ابو الحسن نصر بن احمد سلطنت رسید و او امیر کرم دعا دل و غافل بودہ در ابتدا سے جوانی
 از مردم تجربہ و غرور سلطنت زد و در چشم شد سے وہ اندک گناہی عقوبت بسیار کردی روز سے وزیر خود را گفت
 در من چہ غیب سے بینی گفت خشم و ستیگار سے کہ خاندان بزرگ از ان برادر و گفت راست گفتی پس امیر فرمود ہر گرا
 بسیار فرایم سے روز موقوف دارند و سے بار عرض کنند و نہای سے را از گنہگاران کہ جو بہ عقوبت باشند شفاعت کنند
 و دیگر از ان دو دمان فوح بن منصور نامیت کہ طالع عباس سے خلیفہ اورا نواد او سلطنت رسید و این فوح دوم است
 چہ فوح اولین را امیر سعید فوح نام نہادہ بالجملہ فوح بن منصور سامانے را ملک اسپنجاب اپنی ہند سے فرستاد کہ دو سپہرود
 پاو و دو برداشت و آن طران سے کرد و پدر سلطان محمود غزنو سے کہ ناصر الدین سبکتگین نام داشت درم خریدہ آچہ
 غلام امیر شہید احمد بن اسمعیل سامانے بودہ بالجملہ آخرین جماعہ سامانیان امیر اسمعیل بن فوح سامانی است و سے
 کہ عبد الملک بن فوح سامانے در زلیقہ سے صد و ہشتاد و نہ ہجر سے بردست الملک خان گرفتار شد الملک خان
 در نجرا منتقل گشت و عبد الملک امیر سامانیان چہو کسین را در کتہ فرستاد امیر اسمعیل بن فوح سامانے کہ در این سہر ز گونہ
 کشش و کوشش سے بسیار کرد و بالاخر در سہر و لوز و پنج ہجر سے بقتل رسید و بعد از ابراہیم سے از سامانیان بہ دولت مجسید
 و غنیمت از احوال و زرا سے سامانہ ابو الفضل بلخ سے وزیر امیر اسمعیل سامانے بود و وقت سے سہیل مجتہد سے را دیوانے
 سمرقند را وسیل بود اع اورفت و غلبت خواست و گفت چون سہر قندر سے زمین فرمانبر سہر قند راوند یا بندہ نشان نہ
 کہ کدام فرمان درست باشد کہ پیش باید برد و کدام نباید برد ابو الفضل گفت ایک گفتی روز سے چند توقف کنی تا جواب
 کنم سہیل بچاند رفت ابو الفضل سلیمان بن یکے اصفہانی را دیوانے سمرقند را و بہ آنجا فرستادہ سہیل امر کرد کہ یک سال
 از خانہ خود بیرون نیاید سہیل یک سال در خانہ بنزد ان بود ابو الفضل پس از ان اورا بچاند گفت ما را چہ وقت دیدہ
 بود سے بہ و حکیم قرمان یکے راست و دیگر سے دروغ فرمان ما یکے باشد در ما چہ حق دیدہ بود سے کہ بخت آن تا فرمانے
 آموزیم لغز ایم بچہ مجوا حسد و نظایم آنچہ نخواہیم کہ ما را کس ہم نیست دعا فرستیم دیگر امیر ابو علی محمد بن الیاس است
 کہ حکومت کرمان داشتہ و در کرمان مرقوم است و ایضا بکتلیکین و سبکتگین پیش سلطان محمود غزنو سے ہست و ذکر ان

در

در نزد من گذشت چکنو و سمیته دو ناحیه محمود است و مرز ارباسه با تیره و طراوت و محاربه بر صنعت بسیار دارد
و متوطنان آن صاحب ربه و قبایله و اکثر و محراب بر سر بر نماند وجود ولایت بر صنعت است و مرآت را از آن قطع
بسیار است و بعضی سینه را داخل اند وجود و اختصص ما که مستان باقره است و نگور و انار آنجا نیک می شود و در آن ملک
حصار شادمان است و مرز کاپ از عظم انار آن دیار است بر یک طرف آن شهر جریان دارد و قطره شمل بر طاق بر آن
آب بسته خندان بوفور فراوان مکان با نام است و انتفاعش نیک محمول می آید و اسپان خنک بن انگور مشهور اند و در
آن شهر بر نرد در جماعت و بیکار ثالث کسرم و سپند یار و در الملک آن کولاست که حصارش در قایت استوار است بد نشان
بکثرت مزارع و وفود مزارع و زیاده انار و بسیاری اشجار و افزونگی انار رنگ افزای کثیر و غیرت بخش خند بار است
و اهل آن دیار اکثر کوسن و اشام اند و بنا بر لطافت آب و هوا کثرت بزره همیشه در صحرای بر سر بر نرد و اسپان قوس
قوایم فراخ کفلی همان لاغور در میان ایشان بسیار پیدا می آید از بسیار دلان دیار باشد اما لاغور و لعل کانی آنجا
با نام است در جنوب اقلیم آورده اند که شاه ناصر خسرو وقتی که در مکان از اعمال بد نشان بر سر بر دحامی ساخت
از عجایب عالم چنانکه جا نماند آن جا در هر بی بی بود که نیست و چهار حلقه داشته و هر حلقه که یکشاید و اندر می باز همیشه تیره
پیدا می آید بر مثال جانی که اول الا آنکه بر دیوار خاناسه این خانه یعنی حلقه بوده و باز هر حلقه را که ازین هفت خانه
غیر حامی دیگر نبوده و اگر غیر حامی دیگران معب حلقه یکشاید خود را در جامه خان اول می پدید می آید دیگر آنکه همه خاناسه این حسام
بیک جام روشن می نموده گویند بنور آثار آن عمارت باقیست و در هفت اقلیم می نویسد که شب سلطان سلطنت
و بد نشان با ساند و بیافوسس میرسد و سالها حکومت در آن سلسله بوده و پنج کس از سلاطین مزاحم احوال ایشان
نمانده اند و بزرگ فراج و باج از ایشان فالج گشته آن ولایت را با ایشان مسلم نمانده اند چون سلطان
ابو سعید گورکان با سلطنت رسید طبع و زراعت و طراوت بد نشان کرد و در صفت استعمال بنامی شاهان بد نشان
گروهیده سلطان محمود را که آخرین سلاطین آن مملکت بود بدست آورد و پنج اولاد و اقر با قتل رسانید و
در جان نزدیک بکافات آن او نیز بقتل رسید ترند داخل ماوراءالنهر است و در آن طرف همچون واقع است
چون از معانیات این اقلیم است و بدین سمت واقع شده مرقوم گشته و ترند در زمان سابق شهره بانام و نشان
بوده چون چنگیز خان بر آن استیلا یافت آن شهر فوس خراب گردید که دیگر بر رونق نرسید الحال بقدر شهر جا آباد
دارد اما همواره مردم عالی همت و صاحب ثروت که از ترند برخاسته اند کابل از شهر باس قدیم است مؤلف
خلاصه التواریخ می نویسد که کابل بنا کرده پشتگ بن توپن بیرون است قلعه استوار دارد و کوه نخی که آنرا حصار عقابین
نامند شرف قلعه است و در دامن آن بانگاسه مطبوع است از آنجمله باغ جهان آرا که پناه لالان مشهور است
و آنرا بابر پادشاه در نصد و هفت و پنج جوی طرح انداخته و دیگر متصل آن باغ جهان آرا که جهانگیر پادشاه مجا بکر پادشاه
در سال بزار و شانزده جوی احداث نموده و آن در گذرگاه بر لب جوی مقبره بابر پادشاه و بر شش بندال سیزده
حکیم پسر جاپون پادشاه واقع است و در حوالی آن شهر دو دریا اندکی از کلندری آید و از میان هر دو باغ مذکور که چنانکه

جوسه سلطان سے نامند و دیگر سے از جانب غزنین دلو کو کہ آسودہ از تنگی دره شدت گذشتہ از پیش و درازن لاجور سے
 یکگزرو و از نوجوی بلستان ہی نامند آتش صامت و خوشگوار است بجان و اس کوه که از پنجاب نامند بسیاری و لکشا و خرنه
 جست باواید و غاصد کمان و کاه و دره و فیروزه و دلسر مرغ و اشتعال که ذکر این هر دو باید اکثر بر گاه سلطان است و بجانب بلخ
 تومان غور میر و واقع است دریا صین بسیار و دره و مساقام لاله انجا میر وید و قصبه از لاله نوی کل مرغ میر و دوکان لغره و
 لاجور و نزد یک است اما بلخ سے آرد و دیگر کوه ریگدروان غور یک است و از نواح ریگ روان گویند و در تابستان
 ملو و لغره و درین ازین ریگ زانست بریکه صین تومان بر روی گذشت که تومان و در بلخ سدی حکم است و دیگر تومان فوک
 و باسیان است و دراندره نیز از فرخ دوران تومان نشان میدهد که در میان کوه جابجا کنده و بلخ اندر و دره اما کن ساخته در
 موسم شقان مال و انقال دران نگاه میدارند و در موضع سخن خبر است گویند که در عهد چنگیز خان شمشیر شده تا حال اقصا و
 در تابوت درست است این تومان بر روی در نشان انجا است و بجانب کندی کار تومان غزنین از نواح بلخ گویند
 در زمان سابق تختگاه سلطان خراسان بود مخصوص ریاست تخت ناصر الدین سبکتگین و پسرش سلطان محمود غزنوی که
 سلطان شهاب الدین غوری بودی و در حکم سنائی در انجا است برکت و شدت سردار انجا بسیار مانده سمرقند میشود و در
 نزدیکی آن چشمه است اکثر قار و زات در و افتد غور شش بار و برف و باران بدید آید و این تومان بر روی قند است
 و از نواح و از دره اتران گویند دیگر تومان که کوه اسرافان نشین است و نزدیکی آن موضع ماده جبلت است که
 از انجا کوه کوه کوه در کتب منو و آن از نواح کل گویند و با و اعتقاد دارند و دیگر تومان زمین دارد علی یک بر روی کافستان
 بوده و از نواح کافر گویند و دیگر تومان هزار جبه در کافرستان است و چلوغزه انجا مشهور است و چراغ مردم آن
 ملوک از غن چلوغزه است که چون شمع زوشن میدهد و درین کوهستان رو با است که میان هر دو دست
 و هر دوران پیروه است به شبیده بال غیب بره که از درستی بد زحمتی قریب بیک گزاند از میر سوسه بر و از نواح برانی
 و انجا موش میشود از روی بوسه مشک آید و دیگر تومان شگهار در قدیم بر غن شاهی مشهور بوده و بقول مولف بغت فلیح
 بیخ گندم نارنج و کباد و لیمو و نیشکر در تومان خوب می شود و در عهد اکبر پادشاه برکنار در ریاست نیلاب شهر طلیل آباد است
 که نوساخته و در وی آن باغ سفانت که چهار باغ استهار دارد و دیگر بلخ و فا از آثار پادشاه است انار بید انجا
 مشهور است و درین حد و برف بار و در بسیار می شود کافر دزه و کوه کافران از انجا نزدیک است و دیگر نواح
 بحر جانب کاشغر است بولس آن گرم است و سرد و یکی شدان نواح مسکن افغان است و در حاشی قلع بچور مردم
 مسکن دارند و آنها خود را از قوم عرب قرار دهند و گویند که در عهد سکندر رومی اسلاف با انجا اقامت کرده اند و انجا
 بر تمانی افغانه غالب آمد و این تومان بست و پنج کرده طول و دره و دره عرض دارد و دیگر تومان سواد چرخ جانب کاشغر است
 و از تومان کر بلو تا حد و بچور و سواد رسم است که چون زنی میر و اورا بالاسه تحته انداخته از چهار طرف بر گیرند و اگر
 آن زن عمل بد نکرده انجا عصبی و غمناک است و در حرکت آید و اگر عمل بد کرده مردم حرکت نتوانند کرد و اگر دشوار
 یا محله کابل دره بسیار دارد و کوه سواد انجا اکثر واقع شود برف و باران بار و زیاد از سه ماه روز نماند و در کوه سواد

تمام سال بماند رستان و بهار و باران مانند هندوستان بود و اکثر میوه و گیاه و بنفشه و ترگس خود بود و شغلا لودناست
 نیک میشود باز و چون نیز به رسم رسدگان این آنجا باشد همیکل پور جائے است حاکم نشین و این تومان چهل گروه طول و میزده
 گروه عرض دارد تمام یوسف زسے در آنجا سکونت دارند مگر تومان بگرام شهر است نیشاپور بر جانب هندوستان است
 انگور و شغلا لود و خربزه بسیار میشود و گرام و سد ما و بارش مانند هند شود و پرنج سکندر س که قسمی از پرنج است بهتر از بنگاله
 بود و غله افزون شود و تمام این تومان مسکن افغان هستند و غیره است نیشاپور شهر است قدیم و در کتب قدیم پیشا
 و پرتشاد و فرشا در نوبند تولد رتسم درون در عهد نظامت کابل که بمبارز الملک سر بلند خان بوده در شهر پیشا و رنده
 و یک ساله بود که سر بلند خان ازان صوبه معزول شده بشاهجهان آباد رسید القصد متصل نیشا و رگور که نام محمود به سیدگان
 جوگیان بود و آن در عهد شاهجهان بادشاه مندم گشت اما بیخ جان بود غسل میکنند و آذر از زمان ایشان تیر تیر میگویند و جوگی و
 سناسی و بیراگی و غیره رسم درون تیر تیر با در حواشی تالاب که چشمه سار است عمارات ساخته سکونت میدارند
 دیگر تومان نیکستان بجانب ملتان واقع است افغانان بسیار در آنجا میقیمند و زرع بسیار خصوص شالے و کان
 آهین نمک آنجا بود رستان در سیوه به شدت بود و درون پوشش نتوان بود و برف بدستور توران بسیار باران اما
 نیک و پسندیده آب و هوای آنجا بن میوه سرد او ان و انگور قسم باشد اما صابن و حینے و قند ما رے که اقسام انگور
 اند لغایت پسندیده بود و گندم و جو زیاده پیدا شود و رسم مالگزارے آنجا در عهد جهانگمر بادشاه و شاهجهان بادشاه
 و عالمگیر بادشاه چنان بوده که از زرع جو بیار سوم حصه و از نباتات هم حصه میدادند و از سیوه نقد داخل میکردند حال سردستی معانی نموده و از
 کل معصفر چیزی میدادند که در آن معصفر اسوم حصه می دادند و در فواج کابل سمول سکونت دارند و ساکنان این صوبه یازده رئیس بشاری آمدند و سول
 و اشفاق و ترکی و اسی و عونی و غیر هم رعیت گشتری میکنند و عورات این قوم بر مردان غالب اند و در وقت عقد بستن کابین نوشتن امر محال می نویسند
 بعضی زنان از شوهر طلاق گرفته شوهر دیگر میکنند مگر غلاصه التواریخ گوید که شاهده رفته یک زن بچین تاسبت شوهر نمود و در سیوه قوم
 بزرگ هزاره و افغان است هزاره خود را از نژاد جمعی است خان بن چنگیز خان میگویند و از غزنین تا قندهار و از
 تومان سیدان ماحد و بلخ در محال جهال مشکله سکونت میکنند و افغانان خود را از اولاد سنی اسرائیل شمارند و موسلف
 خلاصه تاریخ فرشته گوید که ایشان از اولاد قبطی اند و هنگامیکه موسی علیه السلام فرعون را در رود نیل غرق کرد
 بعضی از ایشان از مصر باین نواح افتادند و سکونت در کوزده سلیمان گردیدند و رفته رفته گروهی عظیم شدند با جمله
 افغان نام بزرگ ایشان بوده و در باب اسم افغان و جمعی دیگر نیز بنظر رسیده الغرض افغان سه پسر داشت
 یکی مر بنی و دوم عوعف و سوم سسے و ازین بر سه پسران بوجود آمدند و هر یکی از قبیله بنام یکی از بناکان خوش روشناس
 و الوس جدا جدا گشت چون کاغی و جوتیک و همنند و یوسف نئی و آفریس و لو هاسے و غلرسے و غلیل مانند ان بسیار
 اند اینهمه افغان از دریاے سند تا کابل یکصد گروه و از حد و قندهار و ملتان تا تومان سداد که یکصد و
 کا فرستان و کاشغر میوند و زیاده از سه صد گروه مسافت دارد و بقویت کسار و ذره هاسے و شوهر گذار با نامهم
 صوبه مطیع نباشند و کمایبغے مالگزار سکونت چون شاه راه با اختیار ایشان است مبلغ خیر بطریق انعام از صوبه

بصیحه را هارس از تجار بگیرند و بعضی اوقات بزور و تعدی دست تطاول بر مال کاروان مسازان دراز میکنند و در
سلطنت محمد شاه بادشاه صوبه کابل بسا از الملک سر بلند خان مغویض شد لوزاب بنیشا پور رفته استقامت کرد و بسپ
بزرگ خود خانزاد خان با فوس سنگین سمت کابل فرستاد و افغانان گذر بلیغی که بطریق انعام از صوبه دار
بگیرند طلب داشتند عقل خان که مدار الممام صاحب زاده بود بان رفته نش چون خانه زاد خان اکثر دریا
عسور کرده بود افغانان قانونا فتنه خانزاد خان در کابل و غزنین رقت و خور ساخت به گام مر اجبت افغانان له در بار استند
و جنگ در میوستند و در دوزه کلدک رزمی صعب اتفاق افتاد و فوج خانزاد خان بهر میت رفته بنا گشت
و جنگ راه افغانان غارت کردند و صاحب زاده با پانصد کس از روساے لشکر اسیران غنمه شد افغانان اول
بجاست و حرمت نگاه میداشتند چون این خبر بشیر بلند خان رسید آله یار و والد رشم را بان مهم تعیین
نموده و والد رشم افغانان میت مکررا قتل عبد الصمد خان با والد رشم دستار بدل بود ابو سعید خان
و بزرگ رستمی و غیره روساے افغانه را با خود رفیق ساخته با ده پانزده هزار کس سوامی فوج سر بلند خان بدان
سمت شتافت و بعد از کوششهاے بسیار و رزمهای متواتر تا بدره کلدک رسید و آنجا از رزمی صعب اتفاق
افتاد افغانان بعد از رزم منظم رفتند و پیغام صلح دادند پنجاه روز و پیه بطریق انعام با نجام داده خانزاد خان را
سعد اسیران بدست آورد و بنیشا پور مر اجبت نمود رشم گوید و قتلک در عهد سلطنت عالمگیر ثانی احمد شاه ابدی در آبی
شاه جهان آباد آمد و بی نماز تخته مسخر کرد و عبد الصمد خان در سر بند گذاشته متوجه قندهار و دیار خویش شد فقیر
خواست که پیش عبد الصمد خان برود در خلال اینحال سکمان و دکنیان و غیره با مسنده لاهور و عبد الصمد خان
را بقتل رسانیدند که بجز میت توقف افتاد بعد از چند سال که دوباره شاه ابدی به هندوستان آمد فریض طلبان
پور عبد الصمد خان احمد گے تمام همراه او بود در اتم رفتن آن طرف خواست کرد که درین اثنا شاه ابدی از
عالمگیر ثانی هم سست برگشت و آن آرزو از موه بغفل نیاید با جمله از پیشا و سر راه کابل برود یکے راه
کیاب است مسافت بعید دارد و لشکر سختی گذر دوم راه که به که جلال آباد و شاه راه می چونند و این
طریق نیز از تنگی در با و قلات آب و دست برد و افغانه صعوبتی دارد سوم راه دره علی است و چهارم درین
راه ارد که تا بکه قریب سی کرده کوه و کریوه اضلانیست و از بله تا کابل چهل کرده هر چند کتل دارد اما چندان
دشوار نیست و کابل از نیشا پور پانزده روز راه دارد و کابل از هر چهار طرف که کوه بلند دارد و یکایک در آمد عساکر
مخالف دشوار است و صوبه کابل چندان حاصل ندارد و آنرا در واژه هند قرار داده اند لهذا واسلے هند
سبایع بسیار بخرج سپاه آنجا میفرستاد تا مدد و ایران و توران محافظت نمایند و از عهد نادر شاه آن صوبه
از تصرف سلاطین دلی بیرون رفت اکنون دران دیار تیمور شاه ابن احمد شاه ابدی در آبی متصرف گشت و کابل محکمه اوست و نادریای
انگ در زمان اوست از اتفاقات مهم سفر سینه کبیر اردکصد و نود و پنج مجری مطابق پنجم ماه ذوری انگریزی سنه یک هزار و هفت صد و هشتاد
و یک عیسوی مغولان تجار از کابل آمده بودند در موضع میر سبے تعلقه سرکار روز مهفان صوبه اکبر آباد هنگام بودن

۱۰

جراه کپتان جو ناتھان اسکاٹ انگریز کہ برفاقت کاتل ملک متوجہ مالوہ بود بار اسم اتفاق ملاقات افتاد از
یوسف بیگ نامے استفسار احوال آند یار نمود و گفت که حال تیمور شاه ولسے قندھار بر صوبہ کابل فرمان رواست
و خلایق بعدل و داد او باینی میگردد رانند و سکه اش این بیت است فرد خراج سے آرد طلا و نقره از خورشید و ماه بپاکند
برجره نقش سکه تیمور شاه به طرف دیگر جلوس سنیت مالوس طرب دار السلطنت سندھه بالجملة طولی صوبہ کابل
از انک تا هند و کوه صد و پنجاه کرده و عرض از کره باغ باحسان سر اصد کرده شرقی کابل دریا سے سند و غربی خور
و شمال اندران و بدیشان و مند و کوه و جنوسے و بل و بر هر چهار طرف کوستان اما همه حاضر روغات است
و مہنت سرکار شکل بر سے و شش و پنجاه و چهار تومان و دوازده کرد و شصت و پنج لک و مہنت و نہ ہزار دام و بل
آن صوبہ است و صاحب ہفت اقلیم گوید کہ شرقی کابل لمعات و پسا در و بعضے ولایت ہند است و غربے او
کوستان است قوم و مکد زسے و ہزارہ آنجا سکونت دارند و شمالے آن ولایت سرر و اندراب است و کوه
ہند و کش فاصلہ واقع شدہ و جنوب میں فرمل و بفر افغانستان است ولایت کابل طولانے افتادہ و اطراف
آن تمام کوه است و از کابل در یک روز بجای توان رسید کہ ہرگز آنجا برف نبارد و از آنجا بدو ساعت بجای
میتوان رسید کہ بیچ وقت برف از آنجا خالے نباشد و کابل چہار دہ تومان دارد و پنج تومان داخل لمعات
است کہ سر فرو بہ کابل واقع شدہ سیزدہ فرسنگ و معظم ترین توغات سکھار است برنج و گندم و تارنج و کیلہ و
لیمون و نیشکر در آنجا خوب میشود و گدشت استتالف و اشتر مرغی کہ در لطافت ثانیے دوم ندارند
و میرزا الف بیگ بن میرزا سلطان ابو سعید ابن دو موضع را سمرقند و خراسان سخن اند و ازین دو موضع گذشتہ
قریب یک فرسنگ درہ است موسوم بخوجہ ماران کہ از خانہ نیک آتشہر است و محل خواجہ شہ یاران چشمہ است کہ برابر
آن بسیار نهار آمدہ و بر زمین و بار آن چشمہ درختان بلوط است و در پیش چشمہ ارغوان زار است زرد
و سخی کہ در یک وقت شگفتہ میشود ابو حنیفہ کوفی ازین شہر است کشمیر جنبت نظیر از مشاہیر بلاد جہان است
از لاہور بود و مہنت کردہ سافت دارد و نظیر نامہ گوید کشمیر ولایتی است قریب سحاق وسط اقلیم چہارم و سہارم
و انشا تہار و اسپے سواری از ما سیاست جیل پیر امون آن کشیدہ کہ اہلے آنجا نسبت آن از تعرض اعدا و
دارند و تمام کشمیر حکم یک باغ دارد و بقول مولف ہفت اقلیم آبادانے کشمیر منسوب بحفرت سلیمان علیہ السلام
است و در جہان کتاب است کہ برخی گویند کہ عابد سے بود آکاش نام جہت عبادت کردن خود از خدا سے تعالی
خلوتے طلبیدہ حکم او سجانہ فرشتہ زمین زمین کشمیر را از زیر آب بر آورد و آن نسبت نام عابد کشمیر موسوم گشت
و آنکہ تمام کشمیر حکم یک باغ دارد و چہ در الوالات جمعی باشند کہ ایشانرا ریشے گویند و کار آنجا عت است کہ باہل
عیال خود در محل دیرانے اقامت گیرند و اطراف خود را سخر میازند و چون نوبادہ آنجا سے برند کوس
رحلت کوفتہ بار اقامت بر زمین دیگرے کشا بند بنا بران از بسیارے ریاض و حیاض و انہار و بار و شکار
تمام کشمیر حکم یک باغ دارد و در اصل شہر دو ہزار کاخانہ شالبافے است کہ نہایت مہارت درین شیوہ کاری بند

و اکثر مردم آنجا خیمه و سرودمان اند اما در خورش و پوشش نهایت بی تکلفی را به عمل آورند و اکثری از ایشان در سالی یک جامه شال قناعت کنند تا آنکه کهنه و پاره شود نمی شویند و چون در آنجا همیشه تقاطر و بی نظمی ترشح می باشد سکنه آنجا بلبس لباس شال اند و اکثر خوراک ایشان برنج خالص است و آن نسبتاً خوب باشد و نمیشود و نمخوردند و رسم خروف گوید که مردم کشمیر از زن و مرد سلیقه عجیبی طعام نیک میدارند و نهایت لذت می برند هر چه که بپزند و بروایت مؤلف خلاصه التواریخ مردوزن آنجا همه خوب صورت و بیج باشند غنی کشمیری و زیاده گوید نسبت حسن سیاه آنجا که است حال حال است و کشمیر در صحبت روشنگر جمال است و بهر مندرک هر کسب و فضلا و علما در آنجا سکونت دارند و خانها و عمارات با همه از خوب و از هر چهار منزل افزون سازند منزل بامین دو اب و در منزل دوم اسباب و در سوم محل آسایش و در چهارم رحمت خانه میدارند و عجبت آنکه برق از سقف لاله و ریاحین کارند و مار و کژدم در آن شهر نباشند و یک و پشه در آن شهر بسیار بود و کس و پیش همچنین و در زمان پشین دار الملک کشمیر سری نگه بوده که چهار فرسنگ تا در بازار آبادانی داشته در بایستی و بارو کج از میان آن در گذر و دیگر نزدیک شهر کولاب است بدرازی چند فرسخ و آب شیرین دارد و یک طرف آن پرگنه پهاک پیوسته مدار کار و بار مردم آنجا کشته برشته است و ساکنان آن دیار از بانه خاص است و خط بر برگ توز و برگ میدونیند و کتاها سالی ایشان بزبان سنس کرت و تزوجی تمام آن ولایت برشته گاه است القصه کشمیر ولایتی است دلگشا آب هوا خوشتر و اردو گلهای روح افشا خاصه گل سنج و بنفشه و ترگس خود رو هو البجرا و اکثر میوه با فراوان دارد و بهار و خزان آنجا بیه شکر باشد و اکثر زمین آنجا از گل و ریاحین سرسبز بود محمد شهباز خان که از طرف اعظم خان به نیابت صوبه کشمیر بر پرداخت اکثر احوال کشمیر را بارام نقل میفرمود از آن جمله است که مردم آنجا زمین بلخ را بر روی آب حخته بندی کرده می افزایند عجب تر آنکه آن زمین در میان خود بدزد می برند چه بشب از بلخ آنج بریده در بلخ خود وصل می نمایند آن چنانکه کمتر کسی آنرا تفرقه کند و درین قضیایا داور می باشد حاکم بر ند میگفت روزی خود که این تفسیر بعد الت نمی آید و مردم کشمیر در قضا یا و مناظره بسیار درست می باشند و قضا یا سیانه ایشان تا ماها و سالها فیصله نیاید با جمله گندم آنجا ریزه و سیاه و اندک حاصل می شود و مشک کمتر خورد و نخورد و جو نباشد و کاه و سیاه رنگ بسیار و شیر و روغن شایسته دارد و اسپان زور آور که یوه گذار بسیار و فیل و فتر آنجا نباشد و بقول خورش مردم آنجا برنج و ماهی است و آنجا صیغ ایست سند نام که سند براری میزنش گویند و در انوضع حوضی است از سنگ بسته شده که اصلا منقذی و در حوضه از ان معلوم نمیشود و چون آفتاب برج نور آید هر روز پیش از طلوع صبح اثر تر شیمی ظاهر میشود و بعد برنج علیان از زیر آن استیلا نماید و بعد از ان در پنج و شش ساعت در تخفیف کوشد تا وقتی که بیج آب در ان حوض نمائند بر وقت خلاصه التواریخ نزدیک سند چشمه ایست خیرین که شش ماه خشک باشد و در روز معهود کتا و زران گویند و بزرقمان کنند آب در حوض آید مزروعات بیج موافق میراب کند و چون طغیان کند نیازمند بیامانند آب کم شود

در این

و در موصوع بین پور و دوازده بیگمہ زمین زعفران آزار است آخر آه فروری کہ بہندی میا کہ نامسد با تسام ماہ
 اردی بہشت کل پور و ز بہندی سے چیتہ گویند قلبہ راندہ زمین نرم کنند و پیاز زعفران بجاک نشانند و در یک ماہ میز میتود و در
 آخراہ الی بکمال رسد و در خوش تا کہ موجب رحمتہ آن سپرد و ما بہشت کل آرد و شش ورق سوسنہ و اکثر میان گل شش
 ما رسد و دو سہ سہخ باشد و زعفران از ما رسخ بود و چون کل سرخ آخز شود تنہ بہتر گردد و از کاشت یکبار شش سال
 کل زعفران دہد و در سال اول بہشت کل در سال دوم از وہ ماسی کل بر آید و در سوم بکمال رسد و تا شش سال
 پیاز در زمین بچما کند و اکثر بجان جایگاہ دارند ماہ ربوگی آرد و بنا بر آن آزا بر آورد و بجاسے دیگر کارند گویند کہ ہر سال
 چہار صد من پوزن بہند زعفران حاصل میشود و در موصوع دلون چشمہ است و حوضی آزا ہنود سے پرستند چہ در آغاز
 کشتکار زعفران پنج رفتہ پمالیش کنند و شیر در آن ریزند و اگر شیر فرو تشیند قالی نیک دارند زعفران دخواہ شود
 و اگر شیر بروی آب ماند قالی بد و مانند ایفما و بوسر از محال معتبرہ آن کشور است و آنجا چشمہ است در فایت وسعت
 ہر کر اہل طبع و مقصد سے باشد یا رگہ برج در طبری کردہ و سر آزا حکم بستہ در آن چشمہ اندازد اگر مقصد حاصل است آن طرف
 بعد از چند روز بر آید چنانچہ قابل خوردن شود و اگر مقصد حاصل نیست برج شمعن بیرون آمد و گاہ باشد کہ بجاسے
 برج گل و گاسے ظاہر گردد و چمنین جائے است موسوم بجلہ مولہ و در آن حوالے قطع زمین است کہ ہر جائے آزا
 حفر کنند و آب رستند و ہر قدر کہ خواہند ماہے صید کنند کمر اراج یک طرف آن بکا شغری سے چونند و غزب روئے آن بچک
 است آنجا گذرند و آب پوست و دخت بستند و اطراف آن پارہ می سنگ گذارند تا آب را سرد و بعد از دو سہ روز بد شنبہ در آفتاب گذارند
 چون پوست ہانشاک ہاشونہ بر آفتاب طلای ریزند تا دو سہ تولہ بر آید ایفما و رگہ کلک نام وارد و آن نیز بکا شغری چونند و در ہنجا بجاک شومی نہ بہت
 آزند آنجا حاصل صوبہ کشمیر ازین قبیل خصوصیات بسیار وارد و پرین قدر اختصار رفت سرکار چگی داخل این صوبہ است
 سی و نیار و ہ عرض میدارد و مانند و پار توڑان در انجا برت بارد و سرد ما بیشتر بود و برسات مثل منہ و ستان بارد
 و مردم آنجا از سہ و ریاضی سیکر نہ کش گنگ بہشت و سوم سند و زرد آلو و شفتالو و چہار مغز کو چک و کشمش سے میشود
 و گاو گاو میش میانہ و سرد و خروش بسیار شدہ است و در کشمیر از ہندوستان در بہشت و شش روز راہ میروند لیکن راہ
 چگی خوش گذار است و گزیدہ کہ لشکر از آن گذرد و طول آن ولایت از ہمد دریا سے کشن گنگ صد و بیست کردہ و در
 ہشتاد کردہ جنوب کشمیر لاہور و ہندوستان واقع است و شتر قیش اراقے بہت است و شمالی آن بہ نشان و جانب
 خراسان و غزبے آن بجائے است کہ محل اقامت افاغنے است و تمام کشمیر چیل و شش محال شتل برد و از وہ کردہ
 و دو لک و ہشتاد و پنجرہ دام و گل این صوبہ است و لقبولے مولف ہفت اقلیم سے و دو پر گنہ دارد و مال واجبے
 سہ کروہنگہ است پوشیدہ نما ند کہ سلطنت کشمیر در زمان سابق آفتاب پرستانز بود کہ ایشانرا شماسین خوانند ہدی
 مقولہ ایشان آنکہ چون آفتاب ظاہر شود جزہ صلاح و نیکوئی نشاید کرد و شب کہ آفتاب غائب شود ہر چہ کند گناہے
 نمود و از آن کردہ بود زمینہ ہم دیو در ہال نقد و سے و یک ہجر سے سلطنت آن مملکت داشت و گفتہ اند کہ او ہند بود
 و ابتدا سے اسلام در کشمیر در ہفتاد و چیل و ہفت ہجری القلی افتاد و اول بادشاہ اسلام در کشمیر سمیر است کہ چون

او در آن دیو بولی کشمیر در ششصد و چهل و دو جرس در گذشت و بعد چند سیه ساله تک کردید و غلبه بنام خود خواند
 و خود را سلطان شمس الدین خواند و مملکت که از امرای مغول خراب شده بود به ورتاب دی آن خود گویند که
 چون سلطان سکندر بیست شاکن از اولاد سیه الملقب شمس الدین سلطنت رسید در عهد او سیه تیمور گورکان دو سیه
 بهند نهاد و سکندر نعمت و بدایا بصاحب فران اسپه تیمور گورکان فرستاد او وقتی بخانه بختیم در کشمیر بکنده و بسوغت نوی
 از زیر آن ظاهر شد نوشته بود که بعد یک هزار و یکصد سال مردی سکندر ز نام پدید آید این را خراب کند معلوم است که
 که هزار و یکصد سال را بعد ایش از که ام عهد در شمار است گویند یکی از امرای او در سلطان را که سمیت همان نام داشت
 شبی به زهر ملاک کرد سلطان خواست که او را بقتل رساند گفت مراد است آن مملکت خیر تو کرم و یا بقتل رسید سلطان او را بقتل فرستاد
 او رفت و بت کوچک بگرفت یعنی شکاه که در سلطان رسیده بود نهاد و ظفر یافت و او را ایر ساخت و مجوس کرد و او خود را زهر ملاک کرد و در عهد سکندر
 میر سیدین خیر علی محمدانی کشمیر آمد سلطان مقتدر و شهنشاه سلطان سکندر در پشت صدر و پهنه جری در گذشت و بعد از او پورش سلطان محمد
 بعلی شاه بخراسان رفت و بعد چندی علی شاه بر او غوغوشای خان سلطنت داد و غزیت حج نمود و مجوس سید و باغواهی را به جواز ان غزیت کرد
 و با اتفاق او روی کشمیر نهاد شاهی خان بگرفت علی شاه دیگر با سلطنت رسید شاهی خان بسیار کثرت رفت و بخت برادر بگفت که نیا علی شاه
 قصد ایشان کرده و بعد از زهر میریت رفت پس از آن کس نداشت که چه فرستاد جهان کشمیر رفت و بگفت رسید و خود را سلطان بنان ایجاد کرد
 خواند سپاه همدست او فرستاد تا بمناونت ایشان بر پنجاب استیلا یافت و لشکر به بت کشید و بگشود و بدایا بمسیر از شاه رخ
 ابن صاحب قرآن خراسان فرستاد و چون میرزا ابو سعید گورکان در راه راهن سلطنت رسید با او دوستی
 آغاز نهاد و سلطان را عادات عجیب بود از آن جمله آنکه بصحبت علما و فضلا پرداخته و ایشان را تربیت کرده و
 علماء بنه در این رعایت فرموده و گاه کشی و جزیه از همه رعایت خاطر ایشان منع کرد و فرمان داد تا بت خانه با
 که در عهد پدرش سلطان سکندر خراب کرده بودند میا خنند و از ایشان عهد گرفت که موجب دین خود عمل کنند
 و خلافت آن جائز نذارند گفت کسی را با کسی کاری نیست هر چند همی که خواهد اختیار کنند بر همان که بعد پدرش سلطان
 شده بودند مریدش گشتند و او بادشاهی رحیم بود بیج جا لوز را بگشته و گوشت بکتر تناول کرده و در ماه رمضان
 اصلا از آن نخورده و ام فرموده بود که هیچ کس را بیج گناه کشند و اگر شخصی واجب القتل باشد و یا از دوسه
 کند بر خیرش کشند و بکار گل باز دارند و جانوری را که گوشت او نخورند بکشند و شکار کنند و در زمان او بادشاه کا شفر
 لشکر به بت کشید سلطان با هیبت هزار سوار و صد هزار پیاده با او زمر کرد و ظفر یافت و باز گشت و در ششصد و چهل و دو
 جرس سلطان در گذشت و بعد از او پورش صاحبی خان المصطفی بیدر شاه و پس از او پورش حسن خان
 المصطفی سلطان حسن شاه و بعد از او پورش محمد شاه دختر زاده سید ناصر الدین میهنی در سنه ششصد و نود
 و سه جرس بگذاشت و سید روزی که او را بر تخت می نشاندند سلطنت پیشش نهادند بدیگر چیزها التفات نکرد و گمان
 بر گرفت گفتند از من ظاهر می شود که دشمن امتداد یابد و چنان شد او را با خویشان و کشمیر یان محاربات و قضا بسیار
 شد و چند بار از سلطنت هتتا و باز سلطنت رسیده چنانچه مرتباً چمن در سنه نهصد و سی و پنج جرس با او با بر پادشاه

تاریخ جهان

با جلالت رسید و سپاه با برتری را از او خسته بشد با نگر و ایند و در وقت و می در وقت مجری مرزا کاروانی که از او بود
 عزیمت کرد و مردم بیکت و شیخ علی بیگ با در مقدمه لبرفت کشمیر و اولی کن کرد محمود شاه از کشمیر بود خد رفت مرزا کاروان
 مردم بیکت و شیخ علی بیگ را در کشمیر گذاشت و خود بلا هو را حجت خود کشمیر باین هیئت اجتماعی مستور شهر شد نه مردم بیک
 دیوار طاقت نام نام شهر بگذر آفتند و با کشند محمود شاه کشمیر با سلطنت سپید و حکومت یکدیگر تا که سکنه خان بن سلطان حیدر خان پادشاه
 اشتراف باین در کشمیر کشید محمود شاه با او زرم کرد و در وقت و با آنکه در وقت خود را بکنه رخا ن داد و صلح کرد و با سلطنت سپید و بعد از وقت
 کشمیر باین که جامع و مکان و کاران و دیگران بودند با یکدیگر صلح کردند و در مقدمه و چهل و چهار بجری محمود شاه در گذشت مدت ملکش با وجود اختلاف
 بی صلح و بی نجاه و یکسال بود بعد از محمود شاه پسرش قاسم خان پنجمین از اجدادش بهشت من می بعد دیگری سلطنت قیام نبرد و بی طاقت و قوت بیگ
 کاران ملک میرانند تا آنکه یوسف شاه جلالت سپید و حکم علی کیلانی نغران کبر پادشاه برالت کشمیر آمد یوسف شاه استقبال کرد و خلعت کبریا
 پیشد و در مقدمه و در مجری بیخود محمود شاه را درگاه در شاه و کبر پادشاه غم کشمیر کرد و محمود شاه از او بیخود کشمیر رفت یوسف شاه خلعت کبریا
 شتابد تا با جلیل و دیگر امیران او مانع آمدند با شاه و در مقدمه و در وقت و بیخود بر سر زلفش و در راه به گونگی پس و چند بیگ و شاه
 طلیخان مجرم را به بیخود کشمیر فرستاد یوسف شاه بعد و بیجان نرود راه به گونگی پس آمد و هر ساله خراج پذیرفت و با
 صلح کرد و یوسف شاه را با خود گرفت و با زگشت با شاه از ان صلح با نمود و قاسم خان میر مجسر را بان دیار شاه
 یعقوب شاه که در کشمیر جانشین پدر بود و عزم زرم او کرد بعضی از کشمیر باین که مخالفت او بودند قاسم خان بیخود
 یعقوب شاه کوستان کشمیر گریخت قاسم خان بر سر نگر که تنگگاه کشمیر بود رفت و استیلا یافت یعقوب شاه
 مستور بر سر نگر شد و با قاسم خان زرم کرد و بهر هیئت رفت و دیگر بار با لشکر انبوه رو سے با آورد و قاسم خان
 در شهر تحصن شد اگر پادشاه میرزا یوسف خان را با لشکر عظیم به کمک فرستاد یعقوب شاه کوستان فرستاد
 و بعد از دو سال به امانت یوسف خان آمد و بخدمت اگر پادشاه شتافت و پدرش یوسف شاه در سلک امرا
 اگر سے انتظام یافتند و دولت ملوک کشمیر سیر می شد و کشمیر در تصرف بندگان اگر سے درآمد و آن تا بعد محمود شاه
 و پسرش احمد شاه در تصرف سلاطین کور کاینه ماند و بعد از ان به تصرف احمد شاه ابدی و درآمدت ولایتی
 متصل کشمیر و بطرف شرق کشمیر افتاده و آن معروف است به تبت کلان و تبت قمر و در تبت غاریست در ان
 از بیج بیکر سے است امر نامه نام نبود آنرا معبد بزرگ و اند چون تخت الشعاع آفر سے شود آن بیکر ج و رون
 غار غائب کرد و بار هر روز قدر سے افزاید تا یا نرود روز مقدار دو کر لیه برسد و چون ماه رو کبی نمدان بیکر تنگ
 و تا آخر ماه اثر سے نماند و همچنین در هر ماه پنهان و ظاهر شود آنرا بیکر مهارد بود و نمنه و دیگر شکر نام چشمه است که
 تمام سال خشک باشد و در ماهی که غره اش روز جمعه باشد بر جو شد و صبح تا شام روان بود و مردم بر ان مجرم
 آنند و دیگر با نهال بت خانه است مشوب مد کا اند هر کس که مردم آنجا رفته از حال خود و دشمن آگاه طبله و پنجا
 باشد که برنج و آرد نرود تر سا از ندیکی بنام خود و دیگر سے بنام مخالفت و دوران بتخانه مستور که در تبت رود و بتخانه
 به نمنه و در دیگر نیایش کنان در بکشایند آنند سے که کل و زعفران پر شود و شایسته کار و نظر دشمن را باشد

اما اگر کسی در خاک پشود از زمین پنج مینور و اگر آوند زمین غل در غفران پشود و شایسته کار و نظر مردن را باشد و عجب ترا که در بعضی کجا
 حق از باطل شناخته نشود و مرغ باد و بر راجب از سیات کماله خورانیده بنام هر دو کس مقرر کرده در آن تجارتی بنظر مقرر و در غیر کلام
 دست بر جان و خورشید بالند جانور آنکس که حق با اوست اصلا فری بر و زرد و از دیگر سبب پیغمبر و میرود و در وقت خرد که ولایت بزرگ
 مولیس نام دارد و ولایت و پشت کرده در یابی تمت بدو آید و در بعضی با پدر پدر و کتبان جزانمان اسکاٹ میفرمود که شهر لاسه که
 شهر نیکمیش گویند تختگاه تمت است و شهر بزرگ است و بوفور آبادانی معروف و اکثر اشیا در اینجا یافت میشود
 و احوال آن شهر بقریه در اقلیم سوم در ضمن شاهجهان آباد در تذکره دریاسه چون مرقوم است بنا بران اینجا
 بتکرار پذیرد و اخت دیگر کتبان موصوف با راقم میگفتند که اکثر پیش ساکنان آنجا موافق بنمود است و خطاب راجهای
 ولایت تمت لاسه است و ساکنان آنجا را اعتقاد آن است که لاسه نمی میرود چه روح لاسه در حد دیگر سیر و ولایت
 میشود و در زمی لاسه یعنی راجه رانی سیر و طفلان که آنروز بوجود می آیند اعیان ملک رفته هر یک طفل را سه میند
 و هر سیکه ازان طفلان که نجاست طبع و علامت با که مقرر است میدهند که روح لاسه درین طفل آمده
 و حلول کرده او را در تختگی سلطنت بگیرند و پرستش او میکنند و به آن طفل که لاسه شده است اعتقاد تمام میدارند
 حتی که بر آزار در طفلی و جوانی جنگ کرده بطریق تبرک میخورند و در آن نجات اخرویه میدارند تا که لاسه پس
 تیز رسد اعیان مملکت بکار هاسه بردارند و لاسه حال از صاحب کلان کلماته مراسلات و رسم تحت دهد ایاز خاگر
 جاری بوده و وقت مردن از اعیان خویش گفت که بهشتن صاحب خواهند نوشت که حالا عنقریب روح من در
 بدن دیگر سیر و داسید و اریم که چنانچه درین بدن بر ما شفقت و مهربانی میفرمایند همچنان در بدن دیگر بارانیز
 مهربانی میفرموده باشد ولایت تمت خند لاسه یعنی چند راجه سه دارد اما لاسه تمت کلان از همه بزرگتر است
 و خبستان ولایت مشهور است و کوه هاسه حکم و حصول استوار و عقبات نامهور بسیار دارد و سبب و اخیر
 و انار در آن دیار نیک میشود مردم آنجا سخت جان و سخت گو و درشت خومی باشند عموماً در قدیم الا ایام عموماً
 و آبادان بوده مرکز از آنجا و اهل و آند ما در خلافت علی علیه السلام بشرن اسلام مشرف شده اند و از آنجا
 عور چشمه است که آنرا چشمه بانگ نماز گویند و آب او سیتاده است هر گاه که کسی بانگ نماز گوید آب ازان چشمه
 روان شود و نزدیک بتکبیر می رود و چون بانگ نماز تمام میشود آب بازمی آید و دیگر سجد اریح است و عجایب آن آنکه از بیرون سجد کردن
 دست مردم بیام میسد و از درون پنج گره ارتفاع طایر میشود و حال آنکه سجد بازمین بیرون مساوی است و ستون با آنرا چند کلمه میخوانند
 چهل عدد یکی کم و یا زیاده می آید و با عانت عدوان شخص نشده راقم گوید که شماران چندان کار بود چه بر هر یک ستون نشانها پارچه می بستند
 و تا بیای ستون یک کس سیتاده می کردند و آن مردم را بیشتر و در عجب آید از او ای مردم آنجانی الحمله و یکی از صفات خود چشمه است مردم در سگ
 یکبار در آنجا سیر و ند و در شب هر یک علامتی بر ترس بسته بجانب آن چشمه می اندازند و روز دیگر رفته سیر
 خود می بینند اگر مقصود حاصل خواهد بود البته بر سر یکان نیز مرغی و یا ماهی و یا حیوانی دیگر خسپیده است اگر
 مقصود حاصل نخواهد شد بر سر یکان خسپیده نباشد و ارتفاع منبع آند بار که بر مجال رنوع واقع است تلخ چهار

۵۵۰

بوده و در تاریخ مبارک شاهی آمده که جب حضرت سلیمان علیہ السلام پہنچ صاحب سریر سے بفتح آن قلعہ فایز نوشتہ
 جنت آنکہ راسے بغایت تنگ و تاریک وارد و غور بامین غزنین و خراسان واقع شدہ و آب و مہول سے نیک میدار
 و اکثر فواکش نیک میشود و ملوک غور از مشاہیر مسلمانین اسلام اند و نسب ایشان بہ نسب غور سے میر سلوا از اتخاف
 ضحاک بوده و در خلافت علی علیہ السلام حکومت بلاد غور داشت بخیرت آنجناب بیوست و مسلمان شد آنجناب منشور
 بخط خود نوشت و حکومت غور با و داد آن منشور تا عمر ہر ام غزنو سے در دست فرزندان او بود و از انطایفہ تولد سئے
 و زمان ابوسلم وزی یوچی کہ ششم سست است بعد بارون رشید و سوری بن محمد بن یحیی بعد یعقوب بن لیث و محمد بن سوری در عهد سلطان محمود
 حکم انصلاکت بودہ سلطان اورایت آورد و بند فرمود و پیش ابوالحسن ہند گنجیت و اورا سپرے بودہ سام نام و ہر سام حسین نام داشت و تھے حسین
 بر کشتی بودہ کشتے غرق شد حسین بن سام دست بر تختہ زو فیتر سے در کشتی بود با اور فقیق شد حسین و ہمرا ہی چنان بود
 بر روی آب ماند و چون بساحل رسید خیر سے راہ صحرا پیگرفت حسین لشہر سے کہ در اندام یار بود رفت بہ کاچی بخت سس
 اورا بگرفت و بزندان فرستاد و ہفت سال در زندان بماند بادشاہ آن دیار رنجور شد و بہ اطلاق زندانیان فرمان
 داد حسین رہائی یافت و غزم غزنین کرد و در نزدیکی غزنین بدست قطع اطریقان افتاد ایشان اسپ و سلاح دادند
 و با خود یار کردند ہمان شب فوجے از سلطان ابراہیم غزنو سے بر دزدان ریختند و ہمہ را گرفتند و
 نزد سلطان بردند سلطان بقتل ایشان فرمان داد حسین روسے با سمان کرد و گفت آئی دانم کہ غلط بر تو رواست
 اکنون بگناہ مرا سے کشند جلا د از ماش پر رسید حسین قفسیہ بگفت سلطان بشنید و اورا بخواند و نوازش کرد حسین
 خدمت او گزید و در عهد مملکت سعود بن ابراہیم غزنوی بحکومت غور رسید و روایتے دیگر نیز گفتمہ اند خوفاً لا طابا
 در گذشتہ و از ان زمرہ است سلطان علاؤ الدین حسین بن اعزالین حسین بن قطب الدین سین المعروف
 بجا نسور کہ بحکومت غور رسید و بسبب عداوت و کین برادرش سین الدین سور سے کہ بردست بہرام شاہ والی غزنی
 در سنہ بالفرد و چہل و چہار ہجر سے بقتل رسیدہ بود سپاہ جمع آورد و قصد غزنین کرد و رباعی بگفت ازان است
 بیت گر غزنین را ز بیج و بن نمکنم پس من حسین بن حسین جنم بہ بہرام شاہ متوجہ او شد علاؤ الدین قتال اختیار
 کرد و ظفر یافت گوید در روز رزم علاؤ الدین قبا سے اطلس کسج بر جوشن پوشیدہ بود از سبب آن سوال
 کردند گفت این ازان کردم کہ اگر زخمے بن رسد و چون بر آید سپاہ بطلان اطلاع نیابند اداں شکستہ نشوند بار دیگر
 علاؤ الدین با بہرام شاہ رزم کرد و ظفر یافت بہرام شاہ ہند گنجیت و در لاہور قفسین ساخت و بشر بہ نمر شتعال
 نمود علاؤ الدین غزنین را بسوخت و ہفت روز شہر غزنین سے سوخت و ہوا از دود چنان تیرہ بود کہ روز از شب
 متمیز نیست و شب از شعلہ ہاسے آتش بروز سے بالست چون غزنین تمام بسوخت علاؤ الدین بفرمود تا قوسر مسلمانین
 غزنویہ بجز قبر سلطان محمود بکنند و ہر استخوانے کہ یافتند بسوختند پس علاؤ الدین بجا نسور ہستہا ریافت و بہ انتقام
 سپید محمد الدین نائب سوری کہ بفرمان بہرام شاہ بقتل رسیدہ بود امر کرد تا سادات غزنین را تو بہرہ ہاسے
 خاک گردن نمادہ بغور زکوه غور بردند و ایشان را گردن زدہ خاکہا را بخون آنها گل کردند و در برنے از قلعہ

آن بکار بردند و عاقبت الامر سلطان علاؤ الدین بالفاق امیر علی چہرے والی ہرات با بنجر سلجوقی عصیان زدند و با او زرم کرد و اسیر گشت و پیغام داد کہ سلطان با من ہمان کند کہ من با او اندیشیدہ بودم سلطان گفت آن چہ بود گفت بندے از نقرہ ساختہ بودم کہ اگر سلطان گرفتار شود بر پایش می نہادم سلطان بفرمود تا آثر بدست آوردند و بر پایش نہادند علاؤ الدین مجبوس بود تا آنکہ یکی از مقریان سلطان او را بدیدہ پوچھے کمنہ در بر و کلاہی پر گین برسہ حال سلطان باز گفت اورا بنجو اندویان حالت بدید گفت چرا نسیم سر خود بخورے و کلاہے چندین بران نہی گفت آرزو کہ سہرین بود ہزار کس غم او بخوردند اکنون سلطان راست چنانچہ دانند آن را بداد سلطان را خوش آمد بطلاق آن فرمانداد و ندیم محفل خود گردانید وقتے سلطان مکیم کردہ بود و پابکر کنار علاؤ الدین نہادہ علاؤ الدین خالی بر کف پایے سلطان بریدہ پوسید و این رباعی بنجو اندر باعے ای خاک سہم آبرش تو آفرین * وی حلقہ بند گیت زیور من * تا پایے کف حال ترا بوسہ زدم * اقبال ہے بوسہ زند بر سر من * سلطان او را در برگرفت و طبل و علم داد و حکومت غور فرستاد علاؤ الدین دیگر بار سلطنت غور رسید و در پانصد و پنجاہ و شش ہجری در گشت و بعد از و پسرش ملک سیف الدین محمد بن علاؤ الدین جہا سنوز و پس از و عم زادہ اش غیاث الدین محمد بن سام سلطنت رسید و او را پیش از سلطنت معز الدین خوانند از بامیان با و پوچست غیاث الدین محمد بر کرم میز و پادعیش و در پانصد و ہشت ہجری شکر بدر شاد باخ کشید و علی شاہ بن بکس خان را محاصرہ کرد و دوران ایام روزے برابر برے آمد و گفت ازین برج تا فلان برج اینک تخنیق رخسہ تو ان کرد از اثر اقبال انقدر دیوار کہ گفتمہ بودنی الحال بنفتاد و فرج عظیم بدید آمد و شہر منوشد بموجب فرمان لشکریان شہر را غلبت کردند تا نیمہ زبان اشتغال داشتند پس امر کرد کہ کس متعرض کس نشود گویند ضبط بر سپاہ چندان بود کہ دہلی ہر کس ہرچہ در دست داشت ہینداخت و سال دیگر برد گرفت و بر تمام خراسان استیلا یافت و بعد از و برادرش سلطان ابوالمظفر شہاب الدین محمد بن سام سلطنت رسید خراسان و بسیاری از مہند رسید و معز الدین لقب یافت او بعد برادر حاکم غزنین بود و در پانصد و ہفتاد و یک ہجری ملتان گرفت و در پانصد و ہفتاد و چہار ہجری از راہ ریگستان از ملتان بکجرات شتافت و از راجہ آنجا منہزم باز گشت و بغزنین شد و پشاور گرفت و در پانصد و ہشتاد و سہ ہجری بر لاہور استیلا یافت و بروایت صحیح صادق در پانصد و ہشتاد و نہ ہجری دہلی بکشود و در پانصد و نو ہجری باراجہ پتہور کہ بزرگترین راجہ ہاے ہند بود بالفاق راجہ جی چند والی قنوج با ہزار ہزار مرد و ہفتصد فیل روسے با و آورد و سوگند با و کرد کہ تا فارس نہیج جانہ لیت سلطان با و زرمی صعب کرد و ظفر یافت و سہ صد و اند فیل غنیمت برد و غلام خود قطب الدین ابیک را در دہلی نائب گذاشت و بغزنین باز گشت و بروایت مولف خلاصتہ التواریخ در پانصد و ہشتاد و ہشت ہجری پتہور اکشت و قلعہ ہائے واجمیر کہ دار الملک پتہور بود بہترن سلطان در آمد و چندے دوران سہ زمین استقامت نمود پس در قعبہ کرام ہفتاد و کروبے از دہلی قطب الدین ابیک را نائب گذاشت و بعد یک سال ابیک دہلی را سخر ساخت و شہاب الدین مرتبہ نہم در سنہ

پانصد و نود و شش هجری از غزنین به بند آمد و قنوج مفتوح ساخت و سه مہذب نجیب فیل و غنائیم بسیار گرفتہ بغزنین فرستاد
 و نزد برادرش غیاث الدین محمد بنجر اسان رفت و در فتح ملک ساسانی جمیلہ نمود چون غیاث الدین در گذشت او میان سر
 و طوس بود با عیش رفت و با تم داشت و تحت فیروز کوه بعم زادہ اش ضیاء الدین کہ داماد غیاث الدین بود داد
 همچنین ہر ملکہ را با قرابے خویش داد و بغزنین رفت و با سپاہ ابنوہ قصد خوارزم کرد و منہزم بازگشت و عسکرم
 یورش ترکستان نمود و در آن آوان شنید کہ ساکنان کوه جو دے عصیان ورزید و بسیارے از ایشان را
 بکشت و در راه بمنزل و مہک در شش صد و دو ہجریے بردست فدائے بقتل رسید چنانچہ بقبریے شہداء از احوال
 ذرا تسلیم سوم در ضمن شاہجہان آبا و در فصل آخر اول سلطان ہمہ قوم است گویند سلطان شہاب الدین
 را پسرے نمود و در جمع غلامان شہر ہی عظیم داشت و دو از وہ ہزار از ایشان فراہم آورده بود و میگفت کہ
 دیگر بادشاہان را فرزند ان معدود اند مرا چندین ہزار فرزند است کہ بعد از من ہر یک ضبط ملکی تو امان کرد
 چنان شد کہ گفتہ بود چہ از غلامان اوتاج الدین یلدور در غزنین و ناصر الدین قباچہ در لمتان و بہاؤ الدین
 طغرل در بکر و قطب الدین امیک در دبلے سلطنت سالہا کردند و بعد از شہاب الدین برادر زادہ اش
 سلطان غیاث الدین بن غیاث الدین محمدیس از دپہرش بہاؤ الدین سام و بعد از او البسر غورے بن
 علاؤ الدین جہان سوز بفرمان خوارزم شاہ حکومت نمود رسید و از ان گروه است علاؤ الدین محمد بن عم البسر کہ موت فیروز کوه رسید و بعد از چہ
 حکومت نمود بہ امرای خوارزم شاہ میان رسید و از بقایای خوریان ملوک کرت نہ کرد بعضی از خراسان حکومت کردند و همچنین ملوک بامیان از
 بطنہ سلاطین غوراند کہ چند نفر از ایشان سلطنت کردند با عیش ولایتی است وسیع مشمل آہا سے فراوان و مزارع بے پایمان
 از جمہ بیشہ ایست و در دربار محتوسے بر اقسام اشجار سیوہ وار و خصوص سستہ کہ از انجا جمیع ایران و توران و ہند
 سے برند و در زمان سلطانین مرزا بغایت همورہ بودہ و قلعہ بر توبہ نواحے آن ولایت بر قلہ کومایست از سنگ خار
 در غایت محکمہ و زیادہ از یک راہ تاریک ندارد و دیگر بخت ملک است کہ از مراع لطیف آن ناحیہ است و
 همچنین بیسلاقی ہزار منسی است کہ در فصل بہار آن لالہ زارے میشود کہ گلشن گردون در مقابلہ آن تیرہ دورہ
 کو اک در نظارہ آن خیرہ سے ماند در جہار مقالہ گوید کہ بادغیس قریب ہزار دشت دارد و معلو از اشجار در
 انہار کہ ہر دشتے لشکر از ہیمہ و علف و محل گستر ایندن خیمہ و خرگاہ و فاکند صاحب ماہ شخب کند کرش در اسنہ
 افواہ مذکور است از موضعے است کاریزہ نام از اعمال بادغیس و نامش ملکیم بن ہاشم بودہ و چند گاہ وزارت
 ابو مسلم مزورے داشتہ و در زمان متحدے باللہ در خراسان و ماوراء النہر خروج کردہ خلق بسیار با و
 جمع آمدند و چند قلعہ از کس و دیگر از سلف کہ شخب نیزش خوانند گرفت و در شخب چاہی ساخت کہ ہر شبت ماہ
 قوری از ان برآمدہ ہر روزے ہوا ایستادہ اما آنکہ در شخب ہر شبت ماہ چیزے ساخت مولف صبح صادق نام
 اورا عطا بن متفیع خراسانے نوشتہ ذکرش در تقویم نجیب در تحت سلف مرقوم است گویند کہ او صورت کرپے
 داشت لہذا از طلا چیزے ساختہ ہر روزے خود یک شہد اسفہ را در زمان سابق قلعہ در ان حیب بودہ ہر ہوم محفہا

نظر کوه و کر سے آن قلعہ کلین است مدور کہ قلعہ بالاسے آنت و بالاسے قلعہ و سمان آن و ہیردن آن زمین
 نرمی است کہ ہر جاے آنرا یک کہ بخر گفتند آب سیرد و بدین سبب گفت و دوران قلعہ متع است صاحب تاریخ
 مبارکش ہی آورده کہ مخر جگے کہ از اھیل زادگان آن ولایت است چند گاہ در ویرانہ ہاے آنحصار ساکن گشتہ کاے از
 تربیت بجای رسانیدہ بود کہ کلنگ را شکار میکردہ و گویند کہ آہورانیہ میگرفتہ در صبح صادق سے نوید کہ در زان
 چنگیز خان شخصے زنبور سے را موخت کہ کلنگ را شکار میکردہ چہ آن زنبور پر واز میکرد و پیش خود در چھمان کلنگ
 میزد کلنگ نامینا شدہ بز زمین افتاد چنگیز خان اورا طلبیدہ و امتحان نمود و آن چھان بود کہ گذشت بعد از
 کورشدن و افتادن کلنگ بز زمین زنبور میاد و بردست صیانت مست حضار بر صیاد آفرین کردند چنگیز خان بفرمود
 ہما زنبور را بکشند و دست صیاد بزند گفت جزاے فرو سے کہ بجز بزرگے مستولی شود و نراے کسے کہ دست سے
 قومی کند این است قوشخ از انبانیہ پیشنگ بن افراسیاب است و رباط و مسجدے در ان قبضہ است کہ آنرا
 ابینیہ ابرہیم علیہ السلام میدانند و ہر سال مردم بسیار از ہرات و مضافات بزیارت آن مسجد و رباطے میروند
 و کوبے بر جوار رباط واقع است کہ در ان کوه نشان قدم ہاے آدم پیدا است و سنگریزہ ہاے آن کوه اکثریت
 طنبور است ہرات در مفاخرت بلدہ و دیگر صفات ثلثے نارد و مؤلف ہفت اقلیم از تاریخ قدیم ہرات
 مینویسد کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم فرمودہ کہ بہترین خراسان ہرات است و بدترین ہجستان در میدا و نیا د اسم ہانے
 آن بلدہ اختلاف بسیار است لکن ارا تم حروف الکفایان رباعے مینماید رباعی ہر اسپ نہاد است ہری ربانیا
 کشتا پ و کروران ہانے نہاد ہمن پس ازان عمارتے عالی کردہ اسکندر و رویش ہمہ داد بباد چہ شمشیر
 بنایش مشتمل است ربیع دروازہ و در فویل و فاصلہ میان ہر دوہ کہ است و جد و جہل و نہ برج دارد دورش را
 پیمودہ اند ہفت ہزار و سہ صد قدم آمدہ و مخترق کردہ شہر جدیدت گزروض دارد و در درون شہر چار بازار است
 کہ از ہر دروازہ تا ہجہار سو یک بازار است کہ بنام آن دروازہ مشوب است الا دروازہ قچاق کہ تا ہجہار سو بازار
 دراز و مسجد جامع دروازہ حفرش و قچاق واقع شدہ و قطر شہر از درب ملک تا فیروز آباد و از درب جوش تا ہوق
 ہزار و نہ صد قدم است الحاصل کہ آن شہر را بوضع عجیب طرح غیب ساختہ اند و طرح قلعہ اختیار الدین بجانب
 شمال آن بلدہ است و از عمارات نفیسہ انشہر مدرسہ و خانقاہے است کہ سلطان حسین میرزا آنرا عمارت
 فرمودہ و دیگر خیابان کاہر کاہ است کہ شہور جہانت صاحب تاریخ صبح صادق در احوال محمد خان المعروف
 بسنیک خان بنیرہ ابو الخیر خان از اخداد جوہے خان بن چنگیز خان کہ بخارزم سلطنت کردند مینویسد کہ در شش صد
 و شانزدہ ہجرے نعیفہ لیرے زاد کہ چار چشم و دہیمی و در دہان داشت و در دہان او دو دندان رستہ و
 بر پشتش گوشت زبانی بود صاحب حبیب السیر گوید کہ در مجلس شیخ الاسلام سیف الدین تقی زانے یوزم آن
 پدید و معنی گشت و گفت این علامات انتقال ملک است بدیگرے و قضا با ی قتل عام ہرات کہ از دست
 چنگیز خان شدہ بود در اقلیم ششم در احوال چنگیز خان میاید گویند کہ در ان قتلعام شانزدہ نفر در شہر زندہ ماند

بنا

بودند و بعد چند سیمت و چهار نفر از نواح هرات با ایشان پیوستند و با نژده سال خزاین چهل من کس در هرات
 نبوده و چند گاه از کنار جیحون تا از آباد اگر کس زنده بود بگوشت فاق مرده میشت میکرد با جمله شهر هرات و دارالملک سلطان حسین میرزا ابو جابر
 نواح و مزارع خوش و دلگش آب موای خوش میدارد و اقسام غلات و انواع میوه در آن خطه نیک بحصول می پیوندد و از صفات
 آن یکی مایند است که هر سال دو هزار من انگور و دو شاب میشود دیگر کاریز است و جزیره اش با نام است خواب همیشه فشار سلطان با دو دو تن
 و فحول مثلغ و علماً با آفرین و وزیر اس کفایت آئین بوده و در تاریخ هرات می نویسد که شیخ ملا حسنه صبح پیش از
 ظهور عقیده که مکره بر وزن که موضع است از حواف رسید خواست که از فراست مردم آنجا چیزی معلوم کند چون
 در روزن اشجار کم است از کنیز که پرسید که این اشجار کم کنیزک در جواب گفت رجان اشجار با منو نبع دیگر
 رسید و از کودکی پرسید که چهار آنچه دارم میخواهم که چیزی بخورم که چاشت من حاصل شود و بقیه را بفروشم
 و چهار آنچه خود حاصل کنم کودک گفت سکنه بجز دشواری را بخور و باقی را بفروش من صبح برداشش مردم
 آن دیار استدلال کرد و از اشجار کشت با جمله در حواف ده هاس معتبر است مانند بر آباد و مهن ران و
 خرخره و در روزن سجده است و در پیش طاق آن سنگ کنده اند گویند و قتی هنگام ربیع بوقت کوفتن خزن
 صاعقه میداشد و برف باریدن آغاز نماد و مهند جفت گاد که خس من می کوفتند از شدت سرما و برف مردم
 و روز دیگر حرارت به مرتبه غلبه کرد که همه مردگان متعفن اند و دیگر حیوان است و افراد طوائف ساکنان آن مرتزبان
 در هر جا که افتاده اند بعلو مبت و سمو مرحمت ممتاز بوده اند از جمله سلاطین آن مظفر اند که در عراق عجم
 سلطنت کردند بدش غیاث الدین حاجی از سجا و ند حوان بود و جد عظیم و قوی عجم داشت و شمشیر
 یوزن بزوت و نیم من بود از اسب سپاه تا تا وطن بگذاشت و با سه پسر خود ابوبکر و محمد و منصور بروشتافت
 و پسرانش ملازم اتابک بن علا و الدین طغشاه شدند و از دو پسر که ابوبکر و محمد بودند عقب نماند و منصور را سه پسر
 بودند امیر محمد و امیر علی و امیر مظفر و امیر مظفر را چهار پسر بود شاه شرف الدین مظفر و جلال الدین شاه
 شجاع و سلطان ابویزید و سلطان قطب الدین محمود شاه شرف الدین مظفر در عمر بیت و هشت سالگی
 بسرای راحت و سرور شتافت و چهار پسر گذاشت و شاه نصیر الدین یحیی و شاه منصور شاه حسین و شاه علی
 اما علی را فرزند نبود و محمد یک پسر داشت موسوم بیدر الدین ابوبکر و او پدر شاه سلیمان است و شاه سلیمان
 مظفر بشجاعت مشهور بود و شبی در درون خواب دید که آفتاب از جامه اتابک بیرون آمد و برفت بجزایر که
 دولت آما بکان بتورسد و چنان شد که مظفر بار دوسه ارغون خان شتافت و خاست یسا و لے یافت و در
 عمر غارا خان سبزشد و در شش صد و نود و چهار هجری بفرمان غارا خان امیر هزاره صاحب طبل و علم
 کشت و بعد البانیو سلطان حکومت بند یافت و در هفتصد و نه هجری با مارت نبرد رسید و بتادیب حکام
 فغانگاه مامور شد و بر ایشان نظریافت و هانجام ریض شده و بگذشت و از یکدیگر ختر و یک پسر ماند و دست نداد
 سلطان شاه است که در جلاله برادر زادش بوده و بعد از وفات مظفر پسرش امیر مظفر مبارز الدین محمد

بن مظفر در سیزده سالگی با اتفاق عمزاده خود بدرالدین محمد ابو بکر بخدمت الحاج ابو سلطان رفت و حکومت مند
 یافت و در مقتصد و نوزوم مجری بفرمان سلطان ابو سعید بها در خان بگومت نیر در سید و در هفتصد و سی
 و سه جری شاه شجاع از متولد شده و مادر شاه شجاع محمده شاه ثبت شاه جهان بن سیور عیش بوده و در
 مقتصد سی و چهار امیر مبارز الدین بن اردوس سلطان ابو سعید خان رفت و طویل و علم یافت و محمود از اکتش یکی بفرس
 سلطان رسانید که او عزاره بر گاه از نیزه بر میگردد و از پس سر می افکند سلطان امر کرد تا عزاره بر گاه کردند تا سلطان
 در غار سندانانی نماند مگر بجز غار در بود لیکن نیزه اش شکست پس پیا و شد و بعضی رسانید که دین
 عزاره بخراگه چیز دیگر است سلطان بفرمود با از عزاره گاه بیرون آوردند سندان ظاهر شد سلطان تعجب نمود و بر
 فرمود که او را امیر زاده محمد گویند پس نزدش بار کرد و انید آورده اند که امیر از کرمان غزم تسخیر قلعیمیم که آنرا مغنول
 گویند کرد که تو آل انجیا او من شجاع الدین بعد از مقابله عظیم پناه بقلعه برد و امیر شهر مندر گرفت که تو آل و قلع
 از قلع زاده تنگ آمده بیغام داد که اگر دو منزل بار گردید قلع سلیم نمایم امیر بار پس نشست که تو آل از قلع بیرون
 آمد و آنجا حاجت داشت بدست آورد و باز بقلعه رفت امیر بکرمان باز گشت و دیگر بار روی با انجانب نهاد و در تفتیق حصار کوشید که تو آل
 با متع و کفن نزد او آمد امیر محمد قلع معتدلان سپرده بکرمان باز گشت انجی شجاع الدین را بگشت و همدران او آن خبر یافت که نیزه تعالی پس
 شرف الدین مظفر را فرزند می گراست کرده بهر نام اولقران تقافل کرد این آیه بر آید تک بغلام اسمته بجهی پس اورا الفرت الدین
 خوانند امیر در تسخیر عراق عجم سماعی جباهه نظهور رسانیده از انجمله است که ابو الاسحاق انجور ادر شیراز محاصره کرد و بمشود گویند که امیر در
 اوایل دولت روزی بخر خندق معبد مشغول بوده محمود حاجی شاه از صلحامه روزگار بر امیر بگشت و گفت
 بجهت دفع دشمنان میارم امیر محمد دست سپر خویش شاه شجاع که از محمده شاه بنت شاه جهان ترک حکام ایضا
 که حکومت کرمان میگردند بگیرت و پیش کشید و گفت نمیدانم که چون او باز برسد این ترک بگیرد و چون شاه
 شجاع بنیت ترک بود از انش اورا انبیب ترک نمود پس چنان شد که گفته بود چه در سید مقتصد و نعمت سحر
 شاه شجاع و برادر دیگر شاه محمود با هم در ساغند و پدر خود امیر محمد را در اصفهان بگرفتند و میل کشیدند خواه حافظ
 شیراز در آن باب گوید نظم دل منه بر دین و اسباب او زانکه از دس کس و فادار س ندید و هر که بر با
 چنانچه بر فروخت و چون تمام افروخت با دوش در دید و شاه غازی خسرو گیتستان و آنکه از غمشیران
 خون میپکید و حاجت بریزد و غیر از عراق و چون سحر کرد و قش در سید و آنکه روشن به جهان پیش برود و میل در چشم جهان بنیش
 با کلمه امیر مبارز الدین محمد از طاهای و منابجی محترز بوده و در تقویت دین و تنظیم سادات و علمای سید و چستی و چالکی نظیر گذشته و نته
 باشم گت از ایزد شیر میگذشت بجای تنک سید که چند پتاره هنرم از سر راه افتاده بود جمعی که پیش پیش می رفتند بایستادند امیر محمد در غنبت و از
 اسپ فرود آمد و داس بر گزید و پتارهای هنرم از سر راه برگرفت و بر دکانها نهاد و بهر اسپان گفت باین مردی نان سپاگری بخورند و او
 باین صفات بقسادت قلب و شرارت نفس غمز نیوسه و بهزبانی القاف داشت بسا بود که در وقت تلاوت
 قرآن گنا بگارسه را که پیش او می آوردند او ترک تلاوت کرده بر خاسته و او او را داد و او را داد یعنی بگشته و باز آمده تلاوت

سید

مشغول شدی با جمله او در مجلس پیرش شاه شجاع مرغیض شده درگذشت الحاصل بعد از مجلس ایس و مبارز پیرش
 جلال الدین شاه شجاع بادشاه شد و او خلاصه آل نطفه است بفضل و دانش القاف داشته و حافظه اش منین
 بود که قرآن در نه سالگی حفظ کرد و از محاسن او آن است که روزی پیرزنی با او رسید و گفت شوهرم مردود و دختر
 از دامنه شاه شجاع از اسپ فرود آمد و میبایست و ملازمان را گفت هر که مرادوست دارد باید که ستاخی نیارد و در یک
 لحظه صد هزار دینار حاصل شد شاه شجاع گفت کیست که آرزوی دامادس داشته باشد و جوان پیش آمدند مردم
 ایشان سفاعت ساخت و دختر آنرا بخواند و از مال خود بهر یک نجا هزار دینار داد و آن صد هزار دینار پس مردان
 باز گذاشتند امر فرمود تا طوسه عظیم کردند و خود در آن طوسه حاضر آمد و دختر آنرا بخوانان داد و روزی با شوهر کنه تمام
 در شهر شیراز میرفت زنی را شنید که با دختر خود میگفت امی فاطمه خاتون اگر آرزوی دیدن بادشاه داری زود
 بیام در آس شاه شجاع عنان با کشیدند تا از سبب آن سوال کردند گفت مرود نباشد که فاطمه خاتون میل دین
 ما داشته باشد و زود بگذریم نویخته شاه یحیی برادر زاده اش شرف الدین نطفه که در نزد ما او مخالفت سے روزی
 کس بشیر از فرستاد تا معلوم کند که آن سال شاه شجاع لشکر بز و خواهد کشید یا نه فرستاده بشیر از رسید و یکی را که بر او
 فرض داشت تقاضا نمود غیر از س گفت تو بجاسوسه آنجا آمده زستم که پادشاه را خبر کنم جاسوس سبقت کرد و نزد شاه شجاع
 رفت و گفت شاه یحیی مرا بجاسوسی فرستاده چون بر قول دیگران اعتماد نیست یخو احمس که از لفظ بادشاه بشنوم که شکر
 شکر بزد خواهد بود تا به شاه شجاع بخندید و گفت عزم آن داشتم لیکن بهر خاطر تو از آن درگذشتم جاسوس گفت
 نزد فلان زرسه دارم خواهم که تخلصی دهی تا زرسه رساند شاه شجاع چنان کرد جاسوس قدری چند برفت و باز
 و گفت مبارک از قول خود برگردی و لشکر بز و کشیدری و مرا شرمند ساز می شاه شجاع بخندید و او را خلعت داد
 نقل است که کاریجی خیر بر کار و فریب بود و او سرش نشست و دختر شجاع را در حال نکاح داشت وقتی لشکر بان شاه
 شجاع بز و رسیدند بجا مره بردافتند شاه یحیی با ایشان پیغام داد که کس را بشیر از فرستاده ام تا جواب باز آمد جنگ
 توقف کنند ایشان باور کردند و از حزم و احتیاط غافل کردند ناگاه شاه یحیی بیرون آمد و بعد از محاربت نطفه یافت و
 شیراز بان منزهم برگشتند با جمله شاه شجاع در هفتصد و هشتاد و یک سحر سے دفع عادل آقا و لے سلطانیه که از امر
 سلطان حسین المکانی بود و مبارق عادل در حدود سلطانیه با او زرسه معب کرد و نطفه یافت و شیراز بان حضرت
 گشته شاه شجاع از اسپ در افتاد مخالفان قصد او کردند باز ملک ماورجی است خود را با او داد باز از آن تملک بیرون آمد
 و خواست که رو بفرار نماید که کوچک که از شجاعان زمان بود دست در عنان آورد و گفت بگذارم که بیرون روی
 ناگاه نوبی از لشکر بان شاه حسین اسپ الامر بنظر آمدند که با توغ و تقاره بزمیت میرفتند اسب که کوچک ایشان را نزد
 شاه شجاع آورد و امر کرد تا کس بشارت زدند که نیتگان آواز شنیده باز گشتند و بهیئت اجاعی بر سپاه سارق عادل
 که بشارت تاراج مشغول بودند حمله بردند و نطفه یافتند زرسه گوید فایده این حکایت آنست که از دست رود و
 استقلال از دست ندهد شاید برادر رسد و قول دانا یان است الشجاعت مبر ساعه و چون شاه شجاع بشیر بیام مرغیض شد

پسر خود زین العابدین را و لیحد ساخت و سفارش او بسیار خورشیدان امیر صاحب قران تیمور گورکان نوشت و برادرش سلطان عباد الدین احمد بکرمان فرستاد و در گذشت حیف از شاه شجاع تاریخ است و بعد از شاه منصور در شکر سلطان عباد الدین احمد و در کرمان بملطنت رسیدند و اصفهانیان شاه یکے را از نزد بخارا نند و شمس باو سپردند سلطان زین العابدین بن شاه شجاع در شیراز بجای پدر نشست و در مقصد و مشتاد و مهشت بحر می صاحب قران تیمور گورکان عراق عجم آمد آل مظفر بجز شاه منصور و زین العابدین همه بخدمت او رفتند صاحب قران غنیمت ماوراء النهر نمود و کرمان را بسلطان احمد و شیراز را بشاه یکے و ترخان زابو الاسحاق بن قطب الدین اولیس بن شاه شجاع داد و زین العابدین متوسم از صاحب قران بخراسان رفت شاه منصور او را استقبال نمود و بالاخر گرفت و محبوس کرد او از بند نجات داد و صدر سوروش شد و بازار سیرگشته کجول شد و شاه منصور روی بشیراز آورد و شاه یکے کفران صاحب قران بکومت شیراز رسیده و جنگ نیز در گنجیت شاه منصور بن شرف الدین محمود بن امیرزاده مبارز الدین امیر محمد مظفر بن منصور بن غیاث الدین حاجے سخاوند می احوالے در شیراز سلطنت رسید و با اقربای خویش میغام داد و که شما در دفع امیر تیمورکان مرابمال و لشکر مدکنند تا بکنار جیحون بروم و بگذارم که از آب عبور نماید کسے جوابے گفت و بسی بگذشت که صاحب قران متوجه عراق شد سلطان عباد الدین احمد متوجه پیوست شاه منصور در شیراز بعیش و عشرت پرداخت و صاحب قران بقلعه سپید رفت و بکشود و نامشاه منصور را با سایر امالی قلعه بکشت و زین العابدین کجول را بکجولی نمود و روی بشیراز نهاد شاه منصور سپاه خود را بغایت کم دیده خواست که بفار رود در راه زنی را شنید که میگفت آنا که ترکش بفته من محاق دوسن داشتند اکنون چرا میگردد شاه منصور با سپاه خود از غایت جمعیت بشیراز بازگشت و با سه هزار سوار بنه فرخ ان شهر بیرون رفت در برابر عساکر صاحب قران که زیاده از سی هزار بود و اصفهانیا است و هزار سوار سینه و هزار سوار بمیسره فرستاد و با هزار سوار در قالب جائے گرفت صاحب قران در حسارت او تعجب نمود و سپاه را بحرب اشاره فرمود سینه و میسره شاه منصور بنزیمت رفتند شاه منصور با هزار سوار بر قلب ناحته قشون خاص را برهم زد و با بیغے کشیده نزدیک صاحب قران رسید و تیغ حوالت او کرد عادل احسانی پیرے پیش روسے امیر صاحب قران کشید شاه منصور گمان برد که صاحب قران درسون میرزا شاه رخ است پس روسے باخجانب آورد و جنگ میکرد تا آنکه تمامے همگانش بقتل رسیدند و از بسے بر شانه و نمیشرے بر رو خورد و متوجه شهر شد جمیع از ملازمان شاهنے باور رسیده بقتلش او و بنوماک مهشت تاریخ قتل او است بعد از ان تمام آل مظفر بار دو آمدند صاحب قران سایر آل مظفر را محبوس کرد و فارس با امیرزاده عمر شیخ و دیگر بلاد بلالزمان خود تقویض نمود سلطان شجاع سلطان زین العابدین پسران شاه شجاع را که کجول بودند بخراسان فرستاد و باصفهان شتافت و در موقع شمس سلطان عباد الدین احمد و شاه یکے و صغیر و کبیر آل مظفر را در مهشت رجب سنه ۸۰۰ مقصد و نود و پنج هجری بقتل رسانید جام مقمام با نام است و خرنیزه با سخته آنجا نوسے خوب می شود که هر قدر که صفت بیشتر کند در کجول از کوهماے او چشمه است که در تابستان تیغ بندد و در زمستان آبش در غایت گرمے است تربت معماری در غایت

تاریخ

حصانیت و محکمے دارد و معافات آن در غایت کموتی است مثل راوه و چند که همواره مردم نیک ازان در مکان
برخاسته اند مشہد مقدس از بزرگترین بقاع عالم و کعبتہ حاجات نبی آدم است چه مزار با انوار امام علی موسی
رفعا در آنجا است و آنولایت در زمان پیشین بطوس شهرت داشتہ باعث آبادی آن طوس بن نود بود
چنانچہ در شاہنامہ فردوسی طوس منطوم است و در احادیث آمدہ ہر کسے کہ بزیا رت آنجا از سر صدق رود
قواب ہفت حج یا بدو در جوار شہر زار علی ہوست کہ ہر کسی کہ در آن مرقد بیوگندہ دروغ خورد البتہ ہلاک گردد و مشہد تعین منقسم بدواز و ملوک
است کی کی ازان ملوک مانع است مازعون درہ است کہ عامی بدان لطافت در خراسان نیت و بندہ طرق و زندگستان ہم از جاہای معروف است
توان ولایتی است مہمور از قاصم سیوہ مثل خرپزہ و انگور و انار و زرد آلو و شفقنا و لوت در آنجا نیک بعل سے آید و در فصل بہاران ہر روز
یاغند برہ کشتہ میشود و در توان برہ را در ترازو نمادہ بوزن میفرودشند و از استخوان خسرمانوئی فریب میازند کہ زیادہ بران
تصور نباشد مبارز الملک دلاور جنگ سر بلند خان بہادر با شندہ توان است راقسم حروف کہ از طفلے پرورش
و تربیت یافتہ آنجا است ہر چند کہ ذکر جمیالش درین اوراق اکثر جا راقسم زدہ کلک بیان کشید اما چون
سولہ شش توان بودہ آبا و اجدادش وزارت توان داشتند بنا بران سطرے چند از احوالش در ضمن توان مینگارند
چہ او سیر زار محمد رفیع نام داشتہ سید اسند است و ہلان او در عہد سلاطین صفویہ وزارت توان میداشتند پدرش
سید محمد افضل مع ست پسرش مرزا محمد رفیع در عہد عالمگیر بادشاہ سہند آمدہ ملازم بادشاہ شد و با فضل خان نجاب
گشت و بعد چند سے در گذشت مرزا محمد رفیع این افضل خان رفیق و دیوان سلطان عظیم الشان بن بہادر شاہ
بن عالمگیر بادشاہ شد چون عالمگیر در گذشت و بہادر شاہ با برادر خود اعظم شاہ صفان داد و در ان سہر کہ
فیل سوار سے مرزا را از خرم کلہ رہنگاہ رسید والد راقسم کہ بادہ کس ملازم مرزا بود در ان سہر کہ زخمے گشت چون
بہادر شاہ بر اعظم شاہ ظفر یافت میرزا بہ اصفافہ منصب و خطاب سر بلند خان سرفراز گشت و در عہد محمد فرخ سیر
بادشاہ ناظم صوبہ آلہ آباد گردید و بعد تغیر سے میر حمزہ ترخان با یالت عظیم آباد پٹنہ و استیصال راجہ دیمبر ہوج پوٹہ
کہ سہر حلقہ صفد ان بود ما مور گشت چنانچہ شہہ ازان در ضمن عظیم آباد پٹنہ مرقوم است و در جلد ہی استیصال
راجہ و پھر بختاب مبارز الملک دلاور جنگ و منصب جہار ہزار سے سرفراز گشت و بعد ازان با یالت صوبہ اودہ
رسید و پھنچین اقبال اوروز بروز در ترقے بود تا آنکہ در آخر سلطنت محمد فرخ سیر بادشاہ ہفت ہزار سے شد و ناظم
صوبہ کابل گشت و پسرش خانتراد خان تا عزمین رفت و آن قضا یا در ضمن نیشاپور مرقوم است و او فرزند جنگ
بودہ بالجلہ بعد عزل صوبہ کابل بشاہجہان آباد آمد و در عہد سلطنت محمد شاہ بس از چند سے با یالت صوبہ بہار آباد
گجرات رسید و در آنجا کار ہاسے ہانام کرد و بالآخر یعنی کرد و ماہاسے راجہ ابھی سنگ عرف و جو کل سنگہ برادر
راجہ بخت سنگہ را شور اولاد اصفاد راجہ صہونت سنگہ را شور کہ از حضور محمد شاہ ناظم گجرات شدہ بود رزم کرد
و ظفر یافت و این حکایت در ضمن احمد آباد گجرات در اقلیم دوم مرقوم است القصد سہ بلند خان از گجرات
یہ اکبر آباد آمد و بعباب بادشاہ سے چند ماہ در آنجا ماند و بالآخر ناظم صوبہ آلہ آباد گردید راقسم حروف سہرہ بود

و یک دو سال آنجا بسر برد و حسب حکم محمد شاه بادشاه بشار جهان آباد شتافت و پسر خود شاه نواز خان را به نیابت خود
 در آله آباد گذاشت و بعد چندی او را بشار جهان آباد طلبید و محمد امین خان را هزار نوکران عمده بود و صوبه اکبر آباد
 تفویض نمود یعنی که محمد امین خان بآله آباد رسید و هنوز نفس راست نکرده بود که معزول گشت شاه نواز خان بنظارت
 صوبه آله آباد مقرر شد راقم حروف را با دیگر افواج از سائر توپخانه از شاه جهان آباد همراه شاه نواز خان خصمت فرمود
 و چون نادر شاه واسے ایران بشار جهان آباد قتل عام نمود سر بلند خان خاننشین بوده او را محترم داشت
 و بییل تحصیل زر مردم شهر که بطریق مصادر مقرر کرده بود باحوالت رفت سر بلند خان چارناچار آن خدمت را
 بر سر گرفت و بعد نصفت نادر شاه مطلق تنزوی شده در یک هزار و یکصد و پنجاه هجرتی در گذشت و اولجا نیت سپاه
 دوست و در بزل و خوشحالیه قریب ایشل بوده و با هم چشمان شکبه و غیور ترمان الملک سعاد خان و دیگران چندی ملازم
 او شده بتقریبی از او جدا گشته بخدمت محمد شاه رفته بر تیه امارت رسیدند بر گاه که عرض می نشست می فرمود
 کیست که گنجینه باکلی ما گرفته ندیده و متقی که از صوبه گجرات معزول شده بقتاب بادشاهی در اکبر آباد میگردد
 امیر الامرا مصمام الدوله فاندوران خان چیزے با نوشت سر بلند خان بر نظران رقبه جواب بستخط خاص نوشت
 آقاے در میان هست شما مردم آنچه میخواهید میکنید ما خود خاک شدیم هر کس که خواهد بر روسے خود مال دوستی
 در آله آباد داشته بود راقم حروف و دیگران در خدمت نشسته و ایستاده از میر رستم علی داد و غنچه فرمود که
 چیزے بگو رستم علی عرض نمود که شنیده می شد که در تیارے قلعہ آله آباد محمد اکبر بادشاه دو کرور روپیه نقد حرت توده سازام
 خزانچے سرکار میگوید که از دست من در سرکار عالی پنجاه چهار کرور روپیه مردم سپاه رسیده اگر خداوند عملیه تعمیر میکند و بیت و شش قلعہ شل قلعہ
 آله آباد تعمیر بیافت منارم خزانچے حسب حکم حاضر آمده از او فرمود که چه قدر روپیه از سرکار ما از دست تو بجا سپاه
 رسید عرض نمود که پنجاه و چهار کرور نقد بدست این نصیفت تقسیم یافته سر بلند خان شکر آله گفت و اوسته سپه داشت
 و از پنجا یکم که با خزانش عایشه نام داشت در جلاله کالج عظیم الشان ابن بهادر شاه بود و او پنجا یکم را بفرزند می برگرفت
 و تربیت نموده بعقد زوجیت سر بلند خان داد با جله پسر کلان سر بلند خان خزان خان نام داشته و دیگرے راشاه نواز خان
 نام بود و هنگام ایالت صوبه کابل سر بلند خان خزان خان را از پیشاور بکابل فرستاد و او تا غزنین رفت و سحر ساخت و هنگام
 مراجعت بر دست افغانه دره اسپر گشت و این حکایت در ضمن کابل مرقوم است و در نفاست گجرات احمد آباد نشست سوره فرجی
 سر بلند خان بنا بر نفا علی که در تاقب و کنیان شل جمنان کویا و ویلا بمشورت سیف الدین علیخان و غیره سادات بارهه واقعه
 بود بشار جهان آباد شتافت بخشی الملک مصمام الدوله فاندوران مقدم او را گرامے دهشته رفیقش ساخت واقعه تیر انداز
 نیکو میدانت حسب الام محمد شاه بادشاه در وقت تیر اندازے حاضر شده تیر سے انداخت و گاه گاه بانعامات شاهی
 شرفراز میشد و در وقت احمد شاه عالمگیر ثانی نے عبرت میگردد زانند چه بانای جنس سرفروغی آورد و پسر دو بی شاه
 نواز خان ابن سر بلند خان سالها به نیابت پدرش سر بلند خان بنظارت صوبه آله آباد و قیام میدیشت پنجاه شش هزاران درمن آله آباد
 و پسر سومی میر حسن گجراتی بن سر بلند خان که در گجرات متولد شده بود و آخر باسم جد خویش افضل خان بنیالطیبه و اورا با محمد خان

تفسیر

غیر جنگ برادرزادہ برہان الملک بجائے فرزند نعین نمود و دستہ خود را با دستوب کرد و بعد فوت شیر جنگ
 بجای کجک او در آمد و اکنون میر حسن تو صوف در لکنئو اقامت میدارد و پسران شاه نواز خان چند ان بعرضه نیامند
 و یکی را سر فرزند علی خان نام بوده و در غازی پور بار اسم ملاقات نموده بود و دیگر پسر خانزادگان که نامش محمد بیجان
 است چندے بوساطت میرالدوله وارو غه خواص عالی گهرباد شاه شد و از ان استعفا خواسته کجا گرفت و چا چا کشید
 و چشید و اکنون شنیده میشود که از بنارس بلکنئوہ شتافت نیشاپور از شهر های مشهور خراسان است
 و در تعمیر آن خلاف نموده اند بعضی از اینیہ طمورت میدانند اما اصح اینست که نیشاپور بن اردشیر آبادان کرده بے تمام
 مردم آنرا نشاپور گفتندے تا بمرور ایام نیشاپور قرار گرفت و فی بزبان فرس شهر را گویند و در عجایب المخلوقات آمده
 که نیشاپور را ایران شهر باگویند و صاحب عجایب البلدان گوید که در زمان سابق آنرا اعمات بلاد گفتندے
 چه بحسب آب و هوا کیفیت کوه و صحرا در تمام خراسان جائے بدان نزہت نیست و این لبلدہ فاخره اکثر بسبب
 زلزله خراب گردیده و باز معبورے رسیده در پانصد و پنج ہجرتے بواسطہ استیلا می عراق فتورے عظیم در ان شهر
 راه یافته و در غلبہ جنود چکنیزہ خراب گشته که تا مدتی نسایم رافت و شمایم عافیت بشام ساکنان انتقام نرسیده
 گویند و از دہ روز شمار مقتولان آنتہر کرده اند ہزار ہزار و ہفتصد و چهل و ہفت ہزار کس بشمار آمدند و گویند بر آبے
 کہ از سر کوه بلند کہ بر دو فرسخ واقع است آسیای آب ساخته اند کہ بمقدار دو جوال گندم آرد میکردند
 و از تفایش آنتہر کے کان فیروزہ است در نواح رہتاس کہ ربواس نیزش گویند بدان لطافت و بزرگی و بزرگ
 ولایت نشان نداده چنانچہ معین استقرائے در تاریخ مبارکشاهی آورده کہ وقتی حمت خلفای نبی عباسیوں
 برده بودند بوزن بفقده من بوده مخفی نما ند اکثر جاودین اوراق بہ تقریبے گذارش احوال برہان الملک سید
 سعادتخان و ابو المنصور خان صفدر جنگ و اولادش مرقوم است اما چون مولد و منشا و نشان از نیشاپور
 است بنا بر ان سطرے چند از احوال آن امیران عالی منش بقلمے آرد برہان الملک سید سعادت خان
 برادرش سعادت خان ساکن نیشاپور بودند بہند آمدہ ملازم مبارز الملک سید سر بلند خان شد نہ روزے
 سر بلند خان سعادتخان را گفت کہ خیمہ و خرگاہ بر سر کاریزے کہ متعل دہے در فایت طولانی و کلانے بوده
 و گل نیلو فر و سرمن در ان بکثرت تمام شگفتہ تا شاگاہے خوب داشت را کہ سید سعادتخان آنجا رفتہ بر ساحل کاریز
 تجویز خیمہ زدن کرد زمین دارده بانڈیشہ اندازے شکتے وہ بچد متش آمد و بیانے چند نذر کشید و ظاہر نمود کہ بر کنار کاریز
 مار و کژدم بسیار اند ما و اجنادمان سر کار فررے از آنجا سر خبر کردم بنا بر انکہ ما و در اخبار آن سعادت
 خوم سعادت خان خیمہ را از کنار کاریز بقاصد نیم کردہ بر پا کرد چون سر بلند خان باحدئہ محل بسیر و تاشای آن مقام رسید
 خیمہ را جائے کہ منظور بود دور تر یافت بر بنجید و سعادتخان را سعادت داشت سعادت خان اظہار زینندار
 عرض داشت سر بلند خان گفت ہمین عقل و دانش از ولایت بہند آمدہ بنواہے کہ بر بیٹہ امارت رسمی ہندان
 مردم ولایت را بر فرنگ و صدائے انگشتان سے پر اند حیف کہ از علمائے جنگلی فریب خوردی سعادتخان خدا

وگفت اکنون که از زبان مبارک بر آمده انشا الله تعالی به امارت میرسیم و رخصت شد و به شاهجهان ابا و آقا
 بود سید امیر الامرا سید حسین علیخان سادات باره ملازم فرخ سیر بادشاه شد و بعد چند روز بفرموداری منتهی
 بیاز رسید و در ابتدا سلسلت محمد شاه بادشاه بر توبه اعلی رسید و در ساله ناظم اکبر آباد شد و برهان الملک خطاب
 یافت و تیغی را به هر بیادزنا که بنیامت صوبه اوده سرافراز گشت و مقاسدان آفتاب را استیصال نمود آند بار
 نیک ضبط کرد و فوج خود را در دود و بخش فرود نمود و بیچ گاه از فکارتی آسود و چنانچه چهل کرده در یک روز
 رفتن با سپاه پیشش تسلان بود و قتی در عهد محمد شاه بادشاه در سنه یک هزار و چهل و هشت هجری میلادی پس
 باجه را و که امرای راجه ساپود کهنی خواست که عبور گنگ کرده بر صوبه اوده که بنیامت برهان الملک سید
 سعادت خان بهادر بود متصرف شود با شتاد و نوذ هزار متصل مانگپور عبور در ایام گنگ نموده با بین گنگ و
 حین آماده رزم نشست بیلاجه پایاب حین یافت بگذشت متصل جلیج متواتر فریقین اتفاق افتاد و هجرت روز
 نایره قتال شتمل ماند و روز چهارم بیلاجه از اطراف و جوانب بقولے چپ در آست جنگ سواران گرفت رزمی
 صعب کرد سعادت خان هم قتالی فاش نمود و مردانه بکوشید بیلاجه تاب جنگ نیاورد و سنه سبوسه حین
 شتافت وقت فروردین گام گیر و در از فوج پیش نه ده هزار سوار ساحل پایاب بقاوت سله خود را بر آب حین
 زدند آب بسیار بود اکثر سرتیگشتند بیلاجه غزیت دلی نمود و نواح دلی را تاخت امرای محمد شاه شمل زیر الملک
 محمد الدین خان امیر الامرا اصمعام الدوله خاندوران خان و دیگران که گفتند و آسایش میگذرانیدند از دلی بر آمدند و بر
 در باه شهر پناه دلی مورچالی بستند و سه روز در خود دار سے خویش بخوابی بسر بردند برهان الملک
 صفدر جنگ ابو المنصور خان بهادر را رخصت او فرمود و خود در شب دروز در تقاب بیلاجهی پاشنه کوب میرفت تا
 شتمل فرید آباد رسید بیلاجه خبر آمد برهان الملک شنیده دست دیاگم کرده بکن گریخت برهان الملک نظر یافت و
 سرفراخت پادشاه گردید و رخصت انفراد حاصل کرده با دوه مراجعت فرمود در او اعلی سنه یک هزار و یکصد
 پنجاه و یک هجری که هنگامه نادر شاه بادشاه روم داد حسب الحکم محمد شاه بر خراج استجمال در پانی پت کنال پشت
 محمد شاه رسید و بجای لبوس خاص سرفراز گشت و همان ساعت از حضور سلع رخصت شده بزم نادر شاه شتافت
 هنگامی که دودار رزم ناگاه نیل سوار سے برادر زاده اش نثار محمد خان شمشیر جنگ بر نیل سوار سے برهان الملک دیده حمله
 آورد و شورشی عظیم بر پاشد نیز از جمعیت فوج برهان الملک از هم گریخت و سپاه نادر شاه با طران نیل برهان الملک
 در آمدند کلاه پوشی از انجماع بر نیل برهان الملک بر آمد او را با نیل پیش شاه ایران بردند نادر شاه در آغازش کوشید
 و مقدم او را مقدمه لغت خویش ساخت تا او شاهجهان آباد آمد برهان الملک بعد از چند روز که از خیمه چار سے
 سلطان داشت رحلت فرمود بالجمله برهان الملک سید سعادت خان مبارز الملک سر بلند خان را بسیار ادب میکرد
 چنانچه را قسم حروف شاه نموده روز سے هر دو با اتفاق از دربار محمد شاه بادشاه بر آمده شدند سعادت خان
 تکلیف غایب خودش کرد و در بالکی خود بطرف بالان نشید و خود با حین نشست سر بلند خان از راه اخلاق امر فرمود

تاریخ

با یکدیگر مقابله ای را بر دارند هرگاه که بچانه خویش میبرد بهین پاس ادب می رسد اشت و ایضا روزی هر دو با اتفاق از دربار پادشاه
 پادشاه بر آمدند میر قوچک سعادت خان سعید که بزبان هندسی و هوب نامند دست او داد معاصر او در سر بلند خان قدری چند
 دور بود و در تبریز سعادت خان از روی توابع با ادب شده دهب را بر هر دو دست گذاشته بطریق نذر گذرانید بلکه سر بلند خان
 آنرا گرفت سعادت خان قدری چند پیشرفت لشکر آنرا قبول نذر تسلیم خدمت نمود سر بلند خان دست او گرفت و گفت از این بعد
 سعادت دارند دست بکیسه برد و اشرفی عوض دهب بدتش داد و درین ولایت و نیز در ولایت رسم است که اگر دست
 دوستی را از شمشیر و خنجر و مانند آن توابع کند در عوض آن اشرفی و یار و پیه میدهند بالجمله سعادت خان سپاه بسیار
 جمع میداشت و مواجب قلیل میکرد و شرح خام سی رویه در ماه بود و اما مساعده بسیار بر مردم سپاه میداد چنانچه وقتی
 که قوت شرد و کرد و در چند لکمه رویه بر ذمه سپاه مساعده مانده بود و آنرا یک قلم ابو المنصور خان مردم سپاه سعادت نمود
 و گفت آن دفتر گاه خورد و او پیشتر زاده و داد سعادت خان بوده صفدر جنگ ابو المنصور خان خطاب میرزا تعلیم نام داشت
 و چون سعادت خان پسر نه داشت او را تربیت کرد و بالاخر اقبالش بجای رسید که وزیر احمد شاه بن محمد شاه گشت
 و آخر الامر از برنجید و غازی الدین خان نیرة نظام الملک و انتظام الدوله پسر عبدالدین خان و جمله تورانیان در دهیله که گز
 جامعه رویه و هیله نجیب خان بود با همسم اتفاق نموده در مهله مرده اند که در ابو المنصور خان از شاهجهان آباد بقویه
 او ده که نظامت آنجا داشت آمد و بعد چند روز بیماری سقا قلو س که ورم و موی و صنفی از غلغولی است است
 اجل را بلیک گفت و او امیر سے با وقار و تمکین و مودب و مذهب با اخلاق ستوده بود از انجمله ادب او یکی قسمت پنجگانه
 سر بلند خان از حضور محمد شاه با شاه با ایالت صوبه آله آباد امور شده در اکبر آباد متوجه آفتوب گشت راقم حروف در آنوقت
 بجای والد خود خدمت میبخشی که بخشی اول باشد و مقدمه البته که عبارت از هر اول است در سرکار سر بلند خان
 سر فرانسه دشت چون دایره دولت به کانکر آباد که از آله آباد چهارده کرده واقع است رسید ابو المنصور خان حوسبه
 حکم سعادت خان از او ده و لکن صوبه مانگپور رسید و بر دریا سے گنگ از کشتی ملی بسته بخارست شتافت چون خبر عبور گنگ
 به سر بلند خان رسید راقم حروف را امر فرمود تا با بقا توکیه حکم میکنم بران تجا در نشود باید که با جاعه برادران معتقد خویش
 با استقبال ابو المنصور خان پیشتر از خیمه نقار خانه رفته شنید چون ابو المنصور خان بقا صلیک تیر از خیمه نقار خانه برسد
 آنجا صفت رده سلام کن و او اکثر از فرط ادب آنجا از قبیل فرود آید عرض باید کرد که خود بدولت با نقار خانه سوار بر نیل
 روند اگر قبول نکند بسیار سالفه نباید کرد و چون بر بالکی سوار شود نذر باید گذرانید و آن بچان تا دیوڑ سے اول بر بالکی
 باید و از آنجا بر اسب نشسته صحیحی دو خیمه را سوار سے اسب طی مسافت نماید و صحن خیمه سویه پایاده قطع کند بر دیوڑ سے
 چهارم خیمه خاص که نشست است بر سد شامه با بران دیوڑ سے بنشینند و او تنها اندرون آید این بفرمود و گفت اشرفی
 بنا بر تدرش داری چون آنوقت اشرفی پیش راقم حروف نبود عرض کردم که میظلم دست بکیسه برد و اشرفی جمت نذرش داد
 رخصت فرمود و راقم حروف حسب لامر دو سته جویب از نقار خانه بغیر رفته ششم ناگاه سوار سے ابو المنصور خان با تحمل و استیلا
 تمام رسید ما مردم صفت بازده سلام خدمت کردیم همانجا نیل را بنشان عرض کردم که نقار خانه بر نیل تشریف فرما شوند بنابر

پاس ادب قبول نکر دو بر پاک نشست در نیر مہ نذر گزارانہم قبول فرمود و اندک پرسان احوال سے خود متعلق تھا خان
رسید و از بالگی فرود آمد و بر اسب نشست و دیگر بار عرض کردم کہ تا ڈیوڑھے خیمہ اول بر بالگی بایدرقت فرمود کہ از ادب
بعید است حاصل کہ بر ڈیوڑھے خیمہ اول پیادہ شد و صحن سے خیمہ را کہ سرانہما با طرف کشیدہ بودند مسافتی بعید و ہشت پیادہ
طے کردہ بر ڈیوڑھی خیمہ چارمین رسید و تنہا با یک دو خواص باندرون رفت و از سلام گاہ تا نشست سر بلند خان دو صد قدم پیش
سلام کرد چون قریب بلند رسید سر بلند خان بر خاست و بر سند در کنارش گرفت بوسہ بر پیشانی دادہ بر پہلو سے خوش
نشانہ ابو المنصور خان با ادب تمام برگوشہ نشست تا دو پاس شب در حضور ماند ہنگام رخصت خلعتی از دستار و گوشوارہ
و سرخ چھتر صغ و جامہ و حرکتی الخاق ماسد و مکر بند و بندی و دوازده کشتی پارچہ و سہ کشتی جو اہر نفیسیہ و شمشیر و جہرہما قبضہ ہم
دیوڑھی و ادب عرقی با سازطلانی یکے مینا کار و دیگر سے صغ جو اہر آیدار کہ در تیار سے ان سہ لک و چیل ہزار و چھتر
صد و اندر پیدہ عرف شدہ بود با دو رنجبہ فیل بخشید و رخصت فرمود پیر اوست وزیر الممالک شجاع الدولہ بہادر ابن ابو المنصور
کہ بعد وفات پدرش قائم مقام کردند و در عہد شاہ عالم ثانی مرثیہ وزارت رسید اکنون کہ مکنز اردیکصد و نود و ہشت ہجرت
آصف الدولہ بہادر ابن شجاع الدولہ بہادر بر سند وزارت لغات صوبہ اودہ و آلہ آباد یا شکوہ تمام متکمن است
و انگریزان با آصف الدولہ بہادر بقابلیت متعوط و مرلوٹ اند و اکثر احوال او و اسلاف او از کار با سے بانام و پرورد
شجاع و شرفا بر سکنہ صوبہ اودہ و آلہ آباد کہ در عہد لغات خود با و اسستین سال اکثر مقامات چون بگونت اثر او از دست
سعادت خان و استیعال و انسترام احمد شاہ ابدانی در آخر عہد سلطنت محمد شاہ حسن تر د ابو المنصور خان و جاجا زویلیہ
کتر چون حافظ رحمت خان و غیرہ بردست شجاع الدولہ ابو المنصور خان بہادر از قوہ لبقعل آمد برنے از ان بجایا سے
عیش مرقوم است در اقسام حرف از سعادت خان تا شجاع الدولہ ہمہ را دیدہ و خدمت نمودہ و آصف الدولہ بہادر را
نیز دیدہ اما از ان اتفاق متعین یافتہ و ہمہ ایشان بقدر دانے و بذل موصوف بودہ اند وزیر الممالک آصف الدولہ بہادر
بھکار و تمبیر عمارات و باغات شہرے عظیم وارد سپنر و ار از افزونے عمارات و باغات و اشواق بہتر از دیگر
غہر و دیار است و بہر آن نیز وار از جاہا سے نیک آفتہر و مکان است چنانچہ گفتہ اند کہ در زبنت و رحمت
ما فوق آنت دیکار رسم آبش سہراب در بنر وار بودہ و الحال آن موضع و ضعیف میدان دیو سپید ہستہوار شوب نہروا
از روز وصال و لدار حکایت میکنند و در تاریخ مبارکشامی مرقوم است کہ مردم آندیار بہ مذہب شیعی ہستہا بریدہ اند و تہ
سلطان ملک شاہ سلجوتے و یادگیرے متوطنان آنکان را در رفض معاتب ساخت و ایشان انکار کردند سلطان گفت
اگر راست میگوتند ابو بکر نلسے از ولایت خود پیدا سازید ایشان بسیار ترود کردند کہ باقتند و بالآخر ابو بکر نلسے در ذی
ضیعنے و خمیفے یافتند و در زبیل نہادہ پیش سلطان بردند سلطان در خشم شد گفت این میگوتند نہ زندہ و نہ مردہ گفتند
سلطان معذور دار کہ در ولایت با ابو بکر بہتر ازین نیشود و مولوسے روم این حکایت را بعنوان پسندیدہ بنظم آورده یعنی
آوردہ اند کہ سبزواری بہت خرم دن ہمہ بر سر راہ ہمہ کشان رفت اول کسی کہ آنجا رسید انو ہمہ رسید کہ چہ نام دارے
گفت ابو بکر بخیر اورا از اسانید پس ہمہ کش دیگر آمد انو ہمہ رسید او گفت عمر اورا نیمہ بازار تمام روا نکر و دیگرے رسید

صیغۃ الاموال

ازو پرسید گفت عثمان اورا سنب ساخت و پچنین از جبار مین پرسید گفت علی سبزواری گفت پیشوای اهل اسلام در
 هیزم کشته بپرس مانده مرز ایمن ترکمان با دایم نعل طریفانه کرد چه سبزواری شنید که در فلان سنار در فلان روز علی
 علیه اسلام تشریف می آرد و تا نماز خفتن آنجا ماند سبزوار سے آن روز وقت شام زیر منار رفت و آنجا نشست بعد نماز
 عشا شخصی از منار فرسود آمد سبزوار سے بافتیاق قد مبوسی برخاست و نامش پرسید گفت ابو بکر نام دارم سردار سے
 گفت بوان کسے کہ خلافت حق علی بود ازو گرفته ابو بکر نعلین چند برسدش کوفت و برفت شخصی دیگر از منار فرود آمد و
 سبزوار سے پیش او دوید نام پرسید گفت عمر سبزوار سے گفت بی توان هسته که حق علی تلفت کرد سے عمر سیلے برقیاش
 زده برفت شخصی سو مین در انجا رسید سبزوار سے نامش پرسید گفت عثمان سبزوار سے بدستور سخنان ناپسندیده گفت
 عثمان اورا ر جسر کرد و برفت شخصی چهار مین در انجا رسید سبزوار سے استقبال شتافت نام پرسید گفت علی سبزوار سے
 بگریست و از اصحاب ثلثه شکوه آغاز کرد و ناسزا گفت علی کار دے کبشید و بینی اورا برید و برفت سبزوار سے نبی از دست
 داده بخانه باز آمد دوستان او آگاه شدند پرسیدند و پرسش آمدند سبزوار سے گفتن گرفت که از ابو بکر و عمر و عثمان
 چنین بر سر ن رسید کی از دوستان او گفت مگر علی انجا نبود سبزواری نبی خویش ما نمود گفت اینخانه خرابے که کرد
 یعنی علی کرد که نبی ما را برید انتھے کلام ذکر ملوک سردار که در سبزوار نیشاپور حکومت کردند خواجہ عبدالرزاق ابن خواجہ فضل
 اول ملوک سبدار است بعد سلطان ابو سعید بہادر خان بہ تیریز شد و تربیت یافت و تحصیل اموال نمود که ان باد
 حواله رفت عبدالرزاق مکران رفت تمام آن اموال را صرف شاہ و شراب کرد چون وقت آن رسید کہ مال کسزانه
 رساند روی بوطن نہاد اما لاک موروثی بفروشد و ادای مال سلطان کند و در راه خبر وفات سلطان ابو سعید بہادر خان
 شنید و چون بیاستین رسید فرمای او گفتند خواہر زاده خواجہ علاء الدین و قوندرے وزیر خراسان اینجا آمدہ
 شد اب و شاہدینخواہ عبد الرزاق گفت بادشاہ نمائند و دنیا بسم برآمد چرا اطاعت روستائی کنم پس همان شب
 بایاران نجاشہ اورفت و بقناش رسانید و صبح در بیرون دہ دار ہ لقب کرد و او یاران او مندریل ہا سے
 خود بران لقب کردند و گفتند ما سرداریم ہر کہ اطاعت ما کند باید کہ بہ آن رضا و ہد ہفت صد مرد باو بار شدند و ہر کدام
 بہر خویش داری لقب کردند و خواجہ علاء الدین وزیر خراسان آگاہ شد و ہزارہ سوار بدفع آنها فرستاد و عبد الرزاق
 با اورزم کرد و غالب آمد و روی بفرید نہاد و خواجہ علاء الدین بگریخت و گویند کہ قتل رسیدنی الفور عبد الرزاق در ستر ہفتصدوی ہفت
 بجزئی متوجہ سبزوار شد و ہر گرفت و ہر فرغین و جوین و خاجرم استیلا یافت خطبہ سک نام خود کرد او مردی فاسق و بدغوی بود خواست کہ دختر جو
 علاء الدین را بخاند آگاہ شد بگریخت عبد الرزاق برادر خود وجہ الدین را بہ تعاقب او فرستاد وجہ الدین در نیشاپور باور رسید خاتون گفت دانی کہ
 بلادت فاسق و بی اعتماد است بران مباحث کہ ہوا شویم وجہ الدین مرد سے باآزم بود او را بگذشت و بازگشت و نزد برادر آمد گفت و اینقدر
 عبد الرزاق زبان بدشتام گذاشت وجہ الدین نیز چنان جواب دے داد و عبد الرزاق خواست کہ حریبے باورند وجہ الدین تیغ بر کشید
 و پرووید عبد الرزاق خود را ازو بچہ ہر معمار بر انداخت و بخاک زیر آورده گردنش بشکست ہمدان سلطنت در ستر ہفتصد
 و بی دہشت ہجر سے در گذشت و بعد ازو برادرش وجہ الدین مسعود سبزواری سلطنت رسید و او صاحب قران

سربداران است مردے شجاع دستوده اخلاق بوده و بسیار از خراسان گرفت و دو از ده هزار سوار و هفت صد
 غلام جمع آورد و او در ابتدا سے دولت متوجه نیشاپور شد و با امیران ارغون شاه واسے آنجا بزم کرد و نظر بخت
 ارغون شاه بلوس گرخت و چه الدین به نیشاپور آمد و استقلال یافت امیر ارغون در دفع سربداران ساعی شد
 و بقصد هزار مرد جمع آورد امیر محمود نهرانی را با بیست هزار مرد و امیر محمد توکل را با بیست و پنج هزار مرد و در راه بجانب نیشاپور فرستاد و مقرر نمود که در
 رزمین دران حوالی جمع آیند تا او نیز با بیست و پنج هزار سوار با سپاه پیونود آنگاه بزم بردارند امیر وجه الدین مسعود را نیز سوار صد هزار پیاده
 از شهر بیرون آورد چون ساعتی از روز گذشت امیر محمود در رسید و بکثرت سپاه مغزور شد پیش از آنکه امیر محمد
 توکل و ارغون شاه بدانجا رسند و سربداران آورد و پیادگان سربداران خواستند که بزمیت روند
 امیر وجه الدین گفت هر کدام تمیر میدارید اگر خشم بزمیت بردار ایشان چنان وجه الدین با سواران حمله
 برد و طغسر یافت و غنیمت بسیار گرفت و همه را بر پیادگان بخشید و ایشان را بر سپاه غنیمت سوار ساخت
 و چون چاق شد امیر محمد توکل در رسید امیر وجه الدین نیز او را شکست و هنگامی که امیر ارغون شاه
 نمایان گشت همه ایمان او بزم بزمیت یاران شنیده هر اسان شدند و روسے بگریزند و ندانند امیر وجه الدین
 قلعی و غنیمت چنان مخصوص گشت و در هفت صد و چهل و هفت هجره ما زمران در ستاد بکشند و هنگام مراجعت
 ما زمران برداشته چون آوردند وجه الدین با جمعی کثیر از سربداران بقتل رسید تا کشتن از حسام تا دامنغان
 و از جنوبان تا ترشیز بوده و از آن گروه است خواجه شمس الدین که بعد از امیر وجه الدین پس از سه کس بگفت
 رسید و او مردے دانا و مردانه و مدبر بود هرگز برات سوشه و در مجالس نقد شمر دسه و گنا مگاران در میان
 هزار تن بخت ناختمی و شبها تنها گرد محلات گشتی و اخبار معلوم کردے و در امر معروف و نهی و منکر مبالغه فرمودے
 و چندان سیاست داشت که هر که اطلب کردی لفظ ترتیب داده بخدمت وی رفتی یا لفظ فاشه را زنده در چاه انداخت و در سو فمق و فوجور را فاند
 سربداران از سیاست او متفر شدند تا حیدر قصاب را بران در بستند تا در سینه بقتل رسانید و از آن زره است خواجه
 نجم الدین علی مویب سربدار که بعد از شش تن بگومت رسید و او از جوانان جهان بوده در مذمبب تشیع علو داشته هر روز بر سر صاحب الزمان
 اسپ کشیدی و از غایب آورده سه حصه گرفته و دیگر بعضی رسانیدے و جامه های بی تکلف پوشیدی و زیر قیاسی پوسته جوش داشته
 و همیشه سفره اش افکنده بودے و خاصه عوام از آن بهره یافتندے هر روز در محلات بموه زنا ترا درم و طعام
 دادی و هر سال خانه خود را به نما دادے و او از دامنغان تا سرخس ضبط کرد و با امیر صاحب قران تیمور گورکان
 اساس دو سته نهاد و بالاخر مملکت خویش را بلوع و رغبت بها حقمه ان با گذشت صاحبقران در رعایت خاطرش بسیار
 کوشیدی و همیشه گفته که چون خواجه علی مود مردے زیرم پس خواست که ایالت خراسان او را بد قبول کرد و گاه
 او بود تا آنکه در خرم آباد اسنان زخمی شده در هفت صد و هفتاد و هشت هجره در گذشت تا پنج بر وال
 محمد جرحی یک نقطه تاریخ وفات نجم دین خواجه طلیت + یعنی محمد هفت صد و هشتاد و دو و او را و بعد از
 کسی سربداران بدولت رسید سفر این ولایتی است در رعایت و سعادت و بزمیت چه در تمام خراسان و در کار است

۱۲

یکی سفر این و دیگری فاین اما سفر این بحسب آب و هوا و دیگر صفت با بر فاین زحمان دارد و فواکه آن نیک میشود
 خصوصاً امری که طبس لقی از سخنان دیگر مکان سے برند و در اصل شهر درختان چنار و دوسر سال عجیب الشل است
 که از خامیت کنگلے بحرف و میان تھے گردیده اما در سربز و فرم باشد گویند که در زمان نوشیروان آن درختان را
 نشانیده اند چون در زمان سابق داخل بیق بوده و اکنون بسره خود ولایتی است بحسب اشجار و اثمار و انهار
 و باغات جنت آمار بر بسیارے از شهر و دیار رحبان دارد جو شان از جاهاے نیک خراسان است
 بلاکو خان بنجدید در صد و آبا دانے آن کوشیده و نمیره اش از نمون شاه نمبر ان عمارت افزوده و
 در نزهت القلوب آورده که جو شان را در زمان سابق اسهوے خوانند آب و هوایش در فایت در تھے
 و سازگار است حاصل آن از قسم غله و غنیمه نیک سے آید نر شینز کبیرت فواکه و انواع محصولات آراسته
 است از مینہ بہن بن اسپندی رسید اند از مصافات آن کیے از قند است که انار و اٹے آن بانام
 است و دیگر کشمیر است که در عهد پیشین سروے در انجا بود که بوقت طلوع و غروب آفتاب یک
 فرسنگ سایہ آن میرفتہ و در نزهت القلوب آورده که آن سرو را چاہا است حکیم نشانیده بود و دیگر
 در کشمیر ہرگز لرز کہ بوقوع نہ پیوستہ جایا و کہ بعضی بجامہ و بر تھے مکنابا و اعتبار کرده اند از اینہ بسر زردشت
 است و اقسام سیوہ و غلہ در انجا خوب سے شود و یکی از مصافات آن کاریز است کہ از اول تا
 آخر چار فرسنگ است و چاہ تختین آن مخفقد در عمامت قستان و ولایتی است وسیع طول
 و عرض آن ولایت را چهار صد و چار صد فرسنگ گرفتہ اند و مصافاتش بہ بلوکیت کہ یکے
 اذان طمیش مناسب و دیگر سے پر صید است و ایفادشت بیاض و اصل شهر وے شهر فاین است
 و فالین آن شهر بانام است و اکثر متوطنان انجا صاحب فراست و نویسنده و حساب دان باشند
 اگر چه بعضی باخا و مشہور اند اما مردم نیک اند یا ر بغایت نیکو خصال باشند و در یکے از مواضع فاین کوہے
 است و غار سے کہ بیچ کس بغور آن نرسیدہ و در پیشگاہ غار صفا است کہ در زمان گذشتہ چندی
 اند سادات را مقابلہ دست داده و در حسین نر میت در ان غار مخفے شدہ اند و ازان زمان تا حال
 همان نوع مانده اند کہ اصلاً اثر بوسیدگی و ریختگی از ایشان مفہوم نھے شود چنانچہ بعضی نشتہ و
 بعضی خوابیدہ و یکی ازان زخمے بر سر دارہ کہ ہر گاہ دستار چہ بر ان زخم کہ بستہ اند باز کشد چون
 در سیلان سے آید و الحال آن موضع بغار سادات مشہور است و جمعی از مجاوران در انجا سکونت میدارند
 و در یک سال بکنار انساں الباس سے پوشانید و مردم قستان کہ بلاحدہ منسوب اند سبب آن آنکہ چون
 حسن صباح شیخ ملاحظہ قلعہ الموت را بدست آورد چنانچہ یا بد حسین قاسے را بقستان فرستاد او
 برفت و بسیار سے از مردم انجا را بزمہب اسمعیلیہ و ر آمد ہر چند کہ حکایت حسن صباح طول و طویل
 است اما مردم مکار و گریز را در امور ات و نیا دستور العمل است مخفے نماذ حسن صباح اول طاقت

نامه است و اسماعیلیه در اسید خوانند و بعضی نسب او محمد صباح حیر سے میرا نند آنا واجب نظام درد
 طرح کرده شاید از روستے تعصب باشد آورده اند که خواجه نظام الملک حسن صباح و حکیم عمده خیام پیش امام
 موفق نیشاپور سے علم آفرینندی روزی حسن صباح و عمده خیام با خواجه گفتند مشهور است کہ شاگردان امام موفق
 بدولت رسیدا کنون ہر کہ از باد دولت رسد باید کہ عمد کنم علی التوہیہ شریک باشم پس برین عمد روزگاری گذشت
 و خواجه نظام الملک را وزارت سلطان الپ ارسلان نصیب شد حکیم خیام نزد خواجه آمد و ایفاء دعدہ از خواجه
 خواست و گفت آن خواہم کہ در گوشہ نشینم خواجه ہر سال دو سبک اشقال طلا بر ملاک نیشاپور نوشت حکیم بدولت
 گزید و عمر بفرغت گذرانید حسن صباح در زمان ملک شاہ نزد خواجه آمد و خواجه را گفت دنیا متاع قلیل است
 نباید کہ بہر آن نقص یشاق کہتے خواجه گفت حاشا حسن گفت عمد کردہ بودے کہ دولت مابسوویہ باشد اکنون
 مرا تربیت کنی تا بدولت رسم خواجه اورا نزد سلطان برد و چندان ستود کہ بدرجہ اعتقاد رسید و در مزاج
 سلطان تفرق کرد و ہر سہوے و خطائے کہ در دیوان از خواجه واقع شد سے سلطان رسانیدے تا آنکہ
 سلطان را باغوائی من از طرف نظام الملک بخبار سے بر ضمہ نشست روز سے سلطان با خواجه فرمود کہ بچنگدہ
 و دفتر سے مشتمل بر جمع خسرج ممالک تیار شود خواجه گفت در دو سال حسن گفت بچہل روز تمام کنم سلطان
 نویسندگان را نزد او فرستاد حسن بوعدہ و فا کرد خواجه بشنید و مضطرب گشت و بارگاہ سلطان رفت و
 رکابدار حسن صباح را دید کہ دستہ نزد او بودہ و آن رکابدار پیش ازین لازم خواجه بود و خواجه امر اتقانات
 حسن صباح کردہ بود و او در خدمت حسن صباح ماند گفت این اوراق با بنام رکابدار حسن صباح دستہ بخواجه
 داد و خواجه آنرا متعج ساخت ہمہ را بر زمین زد و پراگندہ ساخت را قسم حروف گوید کہ آن وقت ورق داغ
 بنود و گویند کہ در ہند ورق داغ راجہ ٹوڈر مل اخترع کردہ است بالجلد خواجه آنکا غذا را دیدہ گفت بچہ چند
 نوشتہ آید رکابدار اوراق نامرتب جمع کرد و از بیسم جان حال من گفت حسن صباح ہنگام عوص دستہ را ابرت
 سلطان از جمع خسرج سوال کردن گرفت حسن از جواب عاجز شد سلطان متغیر گشت خواجه گفت در اتمام
 امر سے کہ دانیان دو سال مہلت خواہند و جا بے دہیل روز خواہد کہ با تمام رساند جز بان و ہون کردن
 جواب نتواند داد و حسن خسرج را و آزر دہ خاطر بیرون آمد و بر سے رفت و باصفہان شتافت و بجانہ
 رئیس ابو الفضل شد و چند سے با اولیہ بر دروز سے اورا گفت اگر دویار موافق میداشتم سلطنت این ترک
 وزارت این روستامی یعنی لکشاہ بلجوقی و خواجه نظام الملک برہم میزد و ابو الفضل دانست کہ این مرض مالنجولیا
 عارض گشتہ لاجرم وقت طعام غذای مقوی داغ حاضر کرد حسن بفرستے کہ دست دریافت و از وجد باشد پس وقتی کہ بر الموت دست
 یافت ابو الفضل تر و اورفت من گفت ای رئیس داغ من مغل شدہ بود با داغ تو چون دویار موافق دہستم و بری کہ چگونہ بقول وفا کردم
 و مرض حسن صباح از رئیس ابو الفضل جدا شدہ بمعر رفت و بخدمت مستقر باسد اسمعیل بوست و اعتباری عظیم یافت و خلق را بنا بر میل
 تہمب نمود کہ لیس اول بختہرست بیعت المصلح باسد برارن مستقر دعوت کردن گرفت اسید المیوش کہ مردم بیعت

و خلق را بنا بر میل
 تہمب نمود کہ لیس اول بختہرست بیعت المصلح باسد برارن مستقر دعوت کردن گرفت اسید المیوش کہ مردم بیعت

مستعملی ستتم سزا نہیں ان او حسن و خصلت تہ خلاست امیر الجموعش خواست کہ اور اقلعہ و مناط جس کہ ستتم
 رضانداد امیر الجموعش جن را بر کشتی نشاندہ بمغرب روانہ کشتی از باد مخالفت تباہ شد بشہر سے از شہر ہا
 نغار از سید سن از انجا بشام رطب شد و بندار و نورستان ویز و وکرمان شتافت و بدعوت پرداخت
 و بد اسعان رفت و سد سال آنجا بنا نہ جمع کثیر از اہل آن دیار باو گردیدند پس کبیر جان رفت و داعیان
 یا موت فرستاد انگاہ بسارے و دیلمان و ہمدان شتافت و بقصبہ قریب الموت صومعہ ساخت و بزرہ و عبادت
 پرداخت ساکنان الموت کہ دعوتش پذیرفتہ بودند نزد او آمدند و شبے اور اقلعہ بر دند ہمدے علوسے را
 کہ بحکم ملک شاہ کو تو ال الموت بود اختیارے نماند و چون کار سن بر نہ پدینی بود مہدی را گفت زمینے کہ
 پوست کاوسے بر محیط شود ازین قلعہ سہ ہزار دینار بن بفروشش ہمدے قبول کرد حسن نوشت
 پوست کاو را مانند الفیر است کرد و بر گرد قلعہ کشید و بہاے آنرا بر رئیس مظفر عالم کرد کہ گوہ کہ دعوتش را
 پذیرفتہ بود تنخواہ نمود و علوسے را از قلعہ اخراج کرد ہمدے چون محتاج شد آن زرا از رئیس مظفر بر طبعی قلعہ
 حسن گرفت القعہ حسن صباح و چہار صد و ہشتاد و سدہ باشد پس آن تاریخ استیلاے حسن است بر ان
 قلعہ بالجملہ اہلے آن قلعہ را امر فرمود کہ در بیدرون قلعہ زراعت نمایند ہولے الموت کہ بیش ازین متعفن
 بود خوش شد و موجب اعتقاد اہلے آنجا باو گشت حسن صباح حسین فاسینیہ را بہتستان فرستاد و او در
 آنجا را بہ مذہب اسمعیلیہ در آورد و الموحیان از ہمیں سپاہ سلطان ملک شاہ خواستند کہ بجاسے دیگر نو
 حسن گفت امام مستنصر مرا گفتہ بود کہ در ان موقع اقبال باروسے و ہر الموحیان ہما نجا بانند و الموت
 را لبدہ اقبال خوانند و قد ایان اسمعیلیہ دست بقتل جمعے کہ موافق ایشان نبودند در از کردن ان ہدیت
 سلطان ہاک شاہ رسید فرمان حسن نوشت بدیمو جب بدانکہ بسمع ما رسانیدہ اند لو کہ حسن صلحے و دین
 ملت نو پیدا کردہ و مردم را بیفریبے و بعضے مردم را علی کو ہستان را جمع آوردہ سخنان ظلم طبع ایخان یگیومی و کاؤ
 با ایشان میدہے مردیکہ نہ بطور و روش تو اند می کشید و نیز بر خلفاے اسلام کہ تو ام ملک و ملت اند طعن میکنے ہا
 کہ سلمان شوے و از عقیدہ فاسد برگردے بر خود و متابعان خود رسم کنے و یہ استحکام قلعہ الموت مغرور شوے
 و یقین دانے کہ اگر آن قلعہ بر بے از بروج آسمانی باشد آنرا نجاک برابر کنم و اللہ تعالیٰ اعلم بالصواب جس
 جوابے طویل نوشتہ را تم حروف اذان سطرے چند اقتباس کردہ مینویسد زندگانی بندگان سلطان
 جہاگیر در داد گستری و رعیت پروری دلے باد تا مہ اند در گاہ سلطان بارسانیدند شتل برانکہ بسمع جاپون
 ما رسیدہ کہ دین و ملت نو پیدا کردہ شامل سلطان را بوسیدم و بر چشم ہنادم اکنون شرعے از احوال خود بارسانیم
 امید وارم کہ سلطان اصناف سربا بد و با خصمان سن خصوص نظام الملک شورت بعضے نماید بعد ازان انجہ سے
 جان آراے از سخنان سن در دل فراگرد بران مزیدے و ازان گریہے نباشد مگر چشم چون از دین مسلمانے
 برگشتہ باشم و در خداے و رسول او عامی شدہ باشم بر مذہب شافعی بچار سالے رسیدم و تا پچارہ سالے

در علم قرآن و حدیث و انواع علوم ماہر گشتم و در کتب شافعی و نفیلت غمزدان پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم و کتب
ایشان بروایت بسیار با فہم خاطر م آن طرف سیل کرد اما در دنیا التاوم حق نقالی آن از من نہ پسندیدہ
و خصمان چون نظام الملک وغیرہ بر من گماشت تا مرا با فسطحہ از ازان کار بسیر و ن آوردند من گریزان شدہ
و بیابان با سگشتم و مردانہ بطلب دین برخاستم و بہ بغداد شدم مدتے باندم و تحقیق حال خلفائے عباسی
را پیشوایان دین مسلمانے کردم خلفائے عباسی را از مروت و مسلمانے بسیر و ن یافتم پوشیدہ نیست
کہ منصور دولتی بزرگے چون ابوحنیفہ کوفی را کہ از بزرگان مسلمانان بودند بفرمود تا چند ماہ از بانہ زدند و چون
عباسی بن منصور صلاح مقتداے را بفرمود تا بر دار کشیدند ازین قبیل بدتر ازان کردار ہلکے ایسان
بسیار است اگر یاد کنیم دقتہ ہا شود بالجملہ بمبر شدم خلیفہ بحق امام ستغمر آنجا بود از خلافت و اہانت
عباسیان اور بسیار بہتر و بحق یافتم بد و افسار آوردم امام مرانشور داد کہ مسلمانان از امامستین
خبر دہدہ اگر سلطان را سعادت و الطیبی و الطیبی رسول و اوسے الامر مشکم در طالع باشد از سخنان در بگذرد
و بدفع عباسیان بر خیزد و لغو ذبالتد من کہ حسنم امرے صادر شود کہ خلاف راسے سلطان باشد
اما دشمنان در رنج بندہ سیکو شند بحیثے این گوشہ بدست آوردہ ام و پناہ خود ساختہ بعد از آنکہ
فراغت از کار خصمان حاصل آید بدرگاہ سلطان یوم السلام علی من اتبع الهدی چون نازر سلطان رسید بر خواندہ و در نصب
شد و در چهار صد و ہشتاد و بیج ہجرے ارسلان باشش را بدفع او فرستاد ارسلان باش الموت
را محارہ کرد حسن با ہمتقاد مردنگا بداشت قلعہ پر داخت و ہدار ابو علی کہ در نواحے قزوین مقام
داشت و با حسن موافق بود سہ صد کس بہد او فرستاد ایشان با اتفاق جمعی از اہالی رودبار
بر ارسلان باشش شیخون بردند او بہر میت رفت سلطان قزل سارقی را بدفع حسن فانی کہ در قسمان بود
فرستاد قزل سارقی بدفع اشغال داشت کہ خبر فوت سلطان شنیدہ باز گشت و سلطان بر کیان
و سلطان محمد پسران ملک شاہ سلجوقی در عہد سلطنت خود بدفع حسن صباح شکر ہا یقین کردند و بانندگ
عہدہ در گذشتند حسن قوت گرفت و قلعہ لاسہ و چند قلاع دیگر سخر ساخت و چون سلطان سخر بادشاہ
شد لشکر ہا بدفع اسمعیلیہ قستان فرستاد حسن صباح یکے از خدمتہ سلطان را بفریفت تا شبے کہ
سلطان در خواب بود کاروے بالامی سردار در زمین نرسد و برد سلطان بیدار شد آنرا بدید و
اندیشناک گردید حسن بعد از چند روز سلطان را پیغام داد کہ اگر نسبت بسطان چیزے بدے در خاطر
میداشتم آن کار دراکہ در زمین داشت نشانہ بودند سوکلان در سینہ بزم سلطان می نشانیدند سلطان توہم نمودہ بمصالحات غلو
داد بشرط آنکہ تجہد قلعہ نسا زند و آلات حرب نخرند و دران ایام حسن فانی بقتل رسید جمعی تحقیق رسانیدند کہ اورا حسین
گشتہ حسن پسر خود را بقصاص او یکشت و پسر دیگر خود را نیز کہ شراب خوردہ بود بقتل رسانید و حسن بالموت والی
بود تا آنکہ در ربیع الاول بالغد و شتر دہ ہجری مرلیض شد و پسر خود کیا بزرگ امید را کہ در قلعہ لاسہ بود بخواند و بجای غمناک

۱۷۵۵

وده دارا بوسطه را وزارت داد و در گذشت و او تروج شریعت کوشید می و پیوسته بر صفت برداشته و قوی شنید که سخن
 در الموت فی تواخت اورا از قلعه بسیه ون کرد و در عهد او پسرش کیا بزرگ امید و نبیه او محمد از اعیان عالم
 چون خواجه نظام الملک وزیر ستم بر شد و ارشد از خلفا سے نبی عباس و غیره که با اسمعیلیه عداوت داشتند ختم
 کار و فدایان اسمعیلیه قتل رسیدند با جمله گیا بزرگ امید بن حسن جانشین شد و قلاع حسین ساخت و
 در پانصد و میت و سه بحر سے لشکر بقره بن کشید و چهار صد مرد را بکشت و باز گشت در عهد او قاضی
 ابو سعید هر و سے رسید دولت شاه رئیس امفسان و بسبب مستطع اسمعیلی و سله معرو استغفر ما حدیث
 و مترشد خلیفه عباس سے حسن بن قاسم مفتی قر وین و بسیاری از اعیان بزخم کار و فدایان قتل
 رسیدند بعد از او پسرش محمد بن گیا بزرگ امید جانشین پدر در پانصد و سه و سه بحر سے گشت و در پدر و دولت اورا
 عباسی خلیفه بعد او بردست قتل فدایان قتل رسید و از آنوقت خلفا عباس سے بر رسیدند و روسے
 از مردم نمان کردند و در عهد او فدایان اسمعیلیه که ایشان زار رفیع گفتند تا طراوت تا ختن بر و نند و او
 در اقامت رسوم اسلام مبالغه سے نمود و بعد از او پسرش حسن بن محمد بن گیا بزرگ امید المشهور علی ذکر
 السلام جانشین ملا حده اورا خداوند گفتند سے کثرت استعمال خداوند بخوند بسدل گشت و از ان
 ایشان را بخواند میان خواندند و او بعلم موصوف بوده چون سلطنت رسید بشریب خمر پرداخت
 و در پانصد و پنجاه و سه بحر سے در مفتی هم رمضان در معنی منبر سے رومی بقبله لقب نمود و چهار
 رایت سرخ و سفید و زرد و غیر چهار طرف آن بر پا کرد و بر منبر رفت و خطبه خواند و رسوم شیخ برانداخت
 و خلق را در فضالت افکند و از منبر فرود آمد و دو رکعت نماز گزارد و مایده نهاد و گفت انظار کنید
 و نمود که امروز قیامت است و رسول صلی الله علیه و سلم فرمود که بعد از قیامت بر مسلمانان تکلیف
 نیست و نباشد امروز قیامت است و بهشت همین باید که پس ازین بر چه خواهند بکنند و از ان است
 که ملا حده مفتی هم رمضان را عید قیام خواندند آنجا حاصل در عهد او رسوم آشکارا گشت و او
 در پانصد و شصت و یک بحر سے بردست برادران خود حسن مامور که از بقایا آل بویه بود قتل رسید
 و بعد از او پسرش خوند محمد بن حسن علی ذکره اسلام جانشین گشت و حسن مامور را با مقام بکشت و در
 علوم معقول و منقول مملات بسیار گفت و خدا سے تنویرام نحر از سے فرستاد تا او را تبنیه نمود و آن در احوال
 نحر از سے بیاید و او چهل سال حکومت کرد و در شصت و هفت بحر سے در گذشت و بعد از او پسر او خوند
 جلال الدین محمد معروف بنو سلطان بکومت رسید و زبان بلعین طعن آبا کشود و تقصیف حسن
 صباح را بسوخت و مادر رانج فرستاد و بعد از او پسرش خوند علاء الدین محمد لمحد بن جلال الدین
 محمد بن سلطان در نسالگی بجای پدر نشست و رسم و آیین پدر بگذاشت و بدستور حدیث با هم و فرستاد
 و چون از هم اسمعیلیه آن است که امام در کودکی و جوانی یکسان است هر کس که کند بر حق است هر کس را

برو انکار حمال نباشد در عهد او ملاحظه بر سر کار خود رفتند و او با وجود احوال مستعد شیخ جلال الدین بوده
 و هر سال پانصد دینار کنکله بر شیخ فرستاد و شیخ آنرا ماکول و مشروب خود میکرد و میگفت خون و مال نشان
 نزد ایزدین حلال است و آنچه بار او خود دست بطریق ادنی حلال خواهد بود و مسلوله الدین بر
 مردم قسروین منت می نهد و که اگر شیخ در میان شما نبود کسی خاک قرین را در لقمه بره پاک کرده بالموت رسد
 و او بظلم و ستم مشهور آفاق افشاده و در ششصد و پنجاه و سه هجری بر دست حسن مازندرانی بقتل رسید
 و بعد از او پورا و خواند رکن الدین بن علاء الدین جانشین شد و حسن مازندرانی را با فرزندانش و بعضی از بست
 و اطاعت منگوقاآن نمود و بر او خود شایسته شاه را پیش بلا کو خان فرستاد بلا کو خان او را بدرگاه طلبید
 خورشاه اول اقبال و حیلده با بر انگشت و آخر برقت و در سنه ششصد و پنجاه و چهار هجری مجوس گشت
 بلا کو خان در اندک زمان چهل و اند قلعه از ملاحظه با خاک برابر ساخت و بحر الموت و لاسر در لقمه ملاحظه
 نماید و بالاخر آن نیز از دست رفت چه مغولان در الموت چند حوض سسکه و عمل یافتند که لشکریان
 در آن حوض می کردند و اکثر آن ذخایر از عهد حسن صباح بود و در آن تغییر راه نیافته و ملاحظه آنرا بر کرامات
 حسن عمل کردند با جمله خورشاه مجوس یفرمان منگوقاآن بقتل رسید پس حکم قاقان بلا کو خان رسید که در
 استیصال اسمعیلیه چنان می نماید که طفلان ایشان در گاه هواره زنده نمایند بلا کو خان مجوس خدم و حشم
 خورشاه را بقتل رسانید پس لشکر بستان فرستاد تا دوازده هزار کس از اسمعیلیان آن دیار بقتل رسانید
 و قلیله که از ایشان نجات یافتند بگوشه با خریدند و دولت ملاحظه در سنه ششصد و پنجاه و پنج هجری منقرض گشت
 و در ششصد و هفتاد و چهار هجری بقایار ملاحظه پس خورشاه را که در گوشه پنهان بودند بدست آوردند و دولت
 نام نهادند و بر الموت مستولی شدند آقا خان لشکر فرستاد تا تمامه ایشان را بگشتند و الموت را خراب کردند بطعام
 شهره کوچک است از خواص آن شهر که است که کسی در آنجا عاشق نشود و در چشم نه بیند و دیگر در آن دولت
 آب تلخ است که کدس ذمین را دفع کند و بواسطه بیفکند و از عجایب آن شهر است که همیشه لوسه خوش بشام
 رسد و چین لبظام از جا بایست با نام است و آن مرغور است است در غایت لطافت نر است و در یکی از سفایف
 لبظام نر نام جاست است که اگر ناپاک کسی در آنجا اندازند البته با و طوفان آید تا که آنرا بسازند و او اسمعان
 در جوار لبظام واقع است و در آنجا چشمه است با و خانه نام که هر گاه رگوسه را با خون حیض آلوده خسته
 در آن چشمه اندازند و هوادر حرکت آمد و هر که از آن آب بخورد شکم نفع گردد و بعضی گفته اند چاه است که این خانه
 از آن بعل آید فصل در ذکر برخی از شاه میر انقیم چهارم مطابق عبد الله خراسانی از علمای تابعین است از سخنان او است
 که میل مستکف در سجده شکر است که خود را در استیلاء با و شاه اندازد و گوید تا مقصود من حاصل نمیکند پیغمبر
 امام ابو عبد الله احمد بن محمد بن جنبل سبانی بر در می صاحب در حب متعل بوده و هزار هزار حدیث یاد داشت
 مستقیم غایب عبادت او را بکیفیت کرد که فسران انملوی گوید گفت غلیظه فرمود تا او را دستها بر پشت بستند

۶۱۴

دمازبانہ زندہ ناگاہند از ارش بکشا دے الغور دستمائش بکشا دتا از ارش بکشا بہ بست واصحاب او گویند وستی از غیب
 پیدا شدہ و دست او بکشود و دانیو انفعہ در دو صد و ہشت ہجرے اتفاق افتاد پس معتم اور مجموعہ سنات
 و در روز خلافت متوکل رہائے یافت و در دو صد و چہل و یک ہجرے در گذشت و اور اور قدم کلام رہائے
 سابعہ تمام بود و بعضی از اصحاب او سے گفتند کہ قرآن با جسد و کاغذ قدسیت ابو الحسن قوی
 از اکابر صوفیہ است از سخنان او دست مردم سہ گردہ اند اول اولیا کہ باطن ایشان بہتر از ظاہر
 ایشان است دوم علما کہ ظاہر و باطن ایشان برابر است سوم جلاکہ ظاہر ایشان از باطن بہتر است
 ابو اسحاق ابراہیم ادھم از اکابر مشائخ صوفیہ است و بقولے از انبار ملوک بودہ آورہ
 اند روزے در پنج بار دادہ بود کہ ناگاہ مردے درآمد و بیسچ کس یارے آن نہ داشت کہ مانع او شود
 تا آنکہ نزدیک اور رسید ابراہیم گفت تو کیستے و بچہ کار آمد تو گفت آمدہ ام کہ درین رباط فرود آیم
 گفت این رباط نیست بلکہ خاک من است گشت پیش از تو کہ ابو دگفت پدر مرا گفت پیش از تو کہ ابو دگفت
 جد مرا گفت ہر گاہ یکے آید و دیگرے رود خانہ نبود رباط باشد ابراہیم گفت تو کیستے گفت منم خضر
 نامید گشت ابراہیم را در زیادہ شد وقتی بندہ بجز بدگفت ترا چہ نام منم گفت ہر چہ مراد
 خداوند است گفتا چہ جامہ دہسم گفت ہر چہ مراد خداوند است گفت ترا چہ غذا دہم گفت
 ہر چہ مراد خداوند است گفت ترا بیسچ مراد نیست گفت بندہ بودن مراد داشتن راست آیا
 ابراہیم متاثر شد و ازین قبیل حکایت افسردگے دل او از محبت دینی است و از انجملہ ہست
 کہ وقتی لشکار رفت و آواز سے شنید کہ ترابا بن کارنیا فریدہ اند اور آگاہ سے پدید آمد و از انجملہ
 دوران بود بیرون آمد و سیاحت کرد و با بسیاری از مردان دین ملاقات کرد و خرگہ از فضل
 عباس پس پوشید و ملازمت امام محمد باقر دریافت و رسید بجائیکہ رسید آورده اند کہ در چہار
 سال باو یہ قطع کرد چہ در ہر قدمے دور کعت نماز میگزارد و چون بحرم نزدیک رسید بزرگان آنجا
 باستقبال دے بیرون آمدند ابراہیم خود را پیش قافلہ انگند خادم حرم باور رسیدند و گفتند
 ابراہیم ادھم را چہن میگوئے ز ندیق توئے گفت من نیز چہن میگویم و چون دانستند دیگرے
 بعذر خواہے آمدند ابراہیم گفت من ہا نزد بختیدم از سخنان ابراہیم است کہ کہہ جو اندر آن است
 کہ سخی رجا نیدن را تر بجانہ و آزاد آنکہ از رجا نیدن کے زنجیر ابراہیم ادھم وقتی تفتیح بخنے را
 گفت در معاشن چہ میکنے گفت اگر سے یا ہم ایشارہ اگر نے یا ہم صبر کنم گفت نیکان خراسان نیز چہن
 گفتن شفیق گفت تو چہ میکنے گفت اگر سے یا ہم ایشارہ اگر نے یا ہم شکر میکنم و بعضی بر عکس این گفتہ اند
 یعنی شفیق بخنے از ابراہیم پرسید بالجلہ ازو سے پرسیدند کہ تھے کہ کہ سنہ بود و چہے نہ داشتہ باشد
 چہ کند گفت صبر کند گفت تا کے گفت تا میرد گفت دیت بر کہ بود گفت دیت بر کشیدہ بود وقتی باعی بار ہم

پہر روز سے خداوند باغ از دانا شیرین خواست ابراہیم انار بیاورد و آن ترش بر آمد
خداوند گفت کہ انار شیرین بسیار ابراہیم بیاورد آن نیز ترش بر آمد صاحب باغ گفت نیت
کہ در باغ میمانی و میدانی کہ انار شیرین کدام و انار ترش کدام است ابراہیم گفت تو مرا مرست باغ فرمودی و گفتم کہ از باغ
من چو دلم کہ غیرین و با ترش کدام است صاحب باغ دریافت کہ باین زبده جاناک ابراہیم او ہم است ابراہیم از باغ رفت ابوعلی فصل عیار
بن سعود اسم قدسی الکوفی از اکابر مشایخ صوفیہ بود در او اہل حال را ہر نے کردے و از نیت مرود گرد کاروان کہ در ان
زمان بودند سے بکفے و مال کے بالتمام مرصے دیہر او ایہ بگذاشتے حال نزدیک است و توبہ کرد
و از مردان دین گشت از سخنان او است کہ ابلیس لعن با مار سے تقالے و سجانہ گفت خلاق
ترا دوست دارند و فرمان ترا نہیں بند و مرا دشمن میدارند و فرمان بردار من ہستند حق تعالی
فرمود آمرزیدم تا فرمائی ایشان را بدوستی ایشان با من و فرمان بردارے ایشان بدشمنی با تو و
گفت مرود متی کہ سال رسد کہ شیخ و عطا و ذم و ثنا بہ او یکسان باشد ابوعلی شفیق بلغے از بزرگان
مشایخ صوفیہ است از سخنان او است کہ مرک ساختہ بود کہ چون بیاید باز نگرود و گفت از گناہ ناکرہ
پیش از ان ترسم کہ از گناہ کردہ چہ بچہ کردہ ام میدانم و میدانم کہ چہ خواہم کرد و گفت کہ ہلاک مردم در سہ چیز است گناہ
سبکند با مید توبہ و توبہ بکنند ہمید زندگانی و توبہ نکردے ما نند با مید رحمت ابو یزید بسطامے از مشایخ صوفیہ است
اورا گفتند چہ بہتہ گفت دولت ما در زاد گفتند اگر آن نبود گفت چشم بنیا گفتند اگر آن نبود گفت گوش
بشنوا گفتند اگر آن نبود گفت مرک سفاجات و تہے ار پے مرودے نماز گزار و چون فارغ شد امام
گفت روزے تو از کجاست گفت باش تا از اول نماز خود را قضا کنم انگاہ جواب ترا گویم چہ
نماز در پے کسی گزاردہ ام کہ رزاق راستے شناسد روزے در آئینہ نظر کرد و گفت ظاہر شد پیرے
و نہ رفت غیبت و نہ در یافتم آنرا کہ در شانہ است از سخنان او است کہ شبے اینزد تقالے را بخواب
دیدم گفتم راہ تہو چون است فرمود از خود گذشتے و بسیار سیدے آوردہ اند کہ با یزید را پس
از مرگ بخواب دیدند پیر سید نہ حالت حن است گفت مرا گفتند سبب چہ آوردے گفتم چون در ویلفے
بر گاہ ملک آید ویرانگویند کہ چہ آوردے بلکہ بگویند چہ خواہے نقلے موافق ابن حکایت زنی
ضعیفہ بود کہ از خدا سوال کردے چون از دنیا رخت کرد در خوابش دیدند کہ خوشحال بود گفتند با توبہ کردند
گفت مرا گفتند چہ آوردے گفتم آہ عمر سے مرا حوالہ باین در بیکر دند کہ خدا بد بر اکنون کہ آیدہ ام
بسگو بند چہ آوردے زنی بغناغے من رسم کردند و دست از من باز داشتند ابو ذر کہ یا یکے
رازی و اعط از مردان دین بودہ است و تہے بہ لغت ادرفت مشایخ صوفیہ پیش او جمع آمدند و ہیستند
تا و عطا گوید چون در سخن شد مع کرد بنید خواست کہ سخنے گوید یکے گفت جائے کہ مردان سخن گویند
را ایسہ کہ سخن گفت بنید عذر خواست از سخنان او است کہ زبیر سے چون است از ترک زبیر سے

را ایسہ

دنیا ترک ہوا اور ابدال ترک دنیا اور گفتند تو سے کوئیند کہ بہ انجاسے رسبہم کہ مارا نسا رنا پکر
 گفت رسبہ اند اما بد و نزع و دفعے با یکی برد سے بگذشت رفیق او گفت خوشن وحی است یگے
 گفت خوشتر ازین وہ دل کے است کہ ازین وہ فارغ است و گفت ہر کہ از دست غیر دست بہ بہت
 نذیر و گفت زاہدان غرابے دنیا اند و عارفان غرابے آخرت کی اور گفت بار صحبت دارم گفت
 بانکہ چون نماز شوے بیاد آید چون از تجربے بیند او عذر خواهد اور گفتند مرد تو کل کے رفت
 نگاہ کہ یو کیلے حق تھالے رضا دہ ابو نصر پسر حافے گوئید مرد سے الاصل بود از حملہ زحما
 وصلحا بودہ است و در نبرادے نشستہ و اور از ان حافے میگفتندے کہ نفس در پا پکر دے
 از سخنان او ست بدترین گناہ یارے دادن ظالمسان است و برندہ ترین شمشیر نالہ و ظلموان
 گفت دلیل عقل کم گفتارے است و دلیل فضل بردیارے فاطمہ نیشاپورے از نسا
 عابدان بودہ و با بزید مطاے اور استودہ و سن کلاسہ من عمل اللہ علی المشاہدت فہو عارف یعنی
 کسے کہ عمل کند فدائے را برویت او پس آن شخص عارف است و سن عمل علی مشاہدت انہ
 ابابہ یعنی کسے کہ عمل کند بر دیدن اللہ یعنی اللہ اپنے بند پس آنکس در عمل خود یگانہ است
 ابو اسحق ابراہیم بن احمد اہلی الاصل است از قرآن خمید و نورے بود با خضر علیہ السلام
 را صحبت داشتہ وی گتہ کہ دفعے در بادیہ میر فتم کینز کے را دیدم در غلیان شوق و وحدت
 برہنہ گفتم اسے کینز کہ سر پوش گفت اسے ابراہیم چشم پوش گفت اسے کینز کہ من عظم
 و عاشق چشم پوش گفت اسے ابراہیم من ستمستان سر پوشندہ گفتم اسے کینز کہ
 صاحبیت من خواہے گفت اسے ابراہیم خام طمع باش من در راہ او میروم و مرد بچیم
 و تو ان ذہ از ابراہیم منقول است کہ گفت در بادیہ بانصر اسے اتفاق افتاد و ہفت شبانروز
 برستم و ہر سچ جانیا فتم کہ بخورم را ہب گفت خفیہ انجہ باشد بیار کہ جو غلب شد
 و من بیسچ نہ داشتہم بخدا بنا لیدم کہ مرا پیش این نفیحت کن ناگاہ بطبقے دیدم کہ بزنان و گورشت
 بر بیان و خرداد کوزہ اب ظاہر شد ہر دو سیر بخوردیم و ہفت شبانروز دیگر فریتم من با او فتم
 یا رامب النصر اینہ تو نیز انجہ داری بیار کہ این بار نوبت تست آونگی بر عصا ہی خود کرد و دعائو
 ناگاہ دو طبق ظاہر شد ر چند ان چینی کہ در طبق من بود در ان بود من بنامیت مشوش شدم
 و چیزے نخردم او حاج میکرد پس گفت کہ بخور کہ ترا دو بشارت دہم یکے اشمدان لا الہ الا اللہ
 و اشمدان محمد الرسول اللہ و دیگر آنکہ گفتم یا رخسار یا مرا در پیش آنکس شد مندہ گردان پس
 بخوردم و بسکہ شدم چون طوان کردم نصرانے در گدشت اور اور لہجا و فن کردم ابو تراب عسک
 طرہ و کبروان مشایخ صوجہ واکا بر خسرانمان بودہ از سخنان او ست کہ عارف آن بود کہ بیچ

پتھر اور اسیسہ سازد ہمسہ چیز اور روشن شود گفت بیچ چیز از عبادات نافع تر از اصلاح و لہامیت
 ابو عبد الرحمن حاتم الصمد از اکابر مشایخ صوفیہ و اہل بلخ است گویند او کہ بنود
 و تے زنی نزد او آمد تا مسئلہ پرسد باو سے جدا شد حاتم بشنید و گفت سخن بلند کن
 کہ منے شنوم زن آواز بلند کرد حاتم بچنان میگفت تا زن را معلوم شد کہ او کہ است و
 ازان فعل باز آمد و تا سے سال دیگر زندہ ماندہ بود و حاتم در ان مدت خود را کہے نمود و
 از سخنان او ست کہ زینت عبادت خوف است و گفت باید کہ از نساء خود بیدون بجا
 اگر مصاحب خواہے خدا کانے است و اگر رفیق خواہے کہ اما و کاتبین و اگر انیس خواہے
 قرآن و اگر وعظ خواہے ذکر موت بر رگے ہر او چیزے فرستاد حاتم اورا قبول کرد گفتند چرا
 گرفتگی گفت در گرفتن ان غر او ذل خود دیدم و در نا گرفتن غر خود ذل او پس عہ او بر خویش مقدم دہستم و ذل خود را بر ذل
 اختیار کردم و گفت اگر عمل کنے یادوار کہ خدا بقاعے جس شانہ سینگر و دیشود و چون خاموش باشی یادوار کہ خدا بقاعے میداند
 کہ جب گونہ باشی یکی نزد او آمد و گفت دخل نذارے بیچہ روزگار میگذرانے گفت از
 خزانہ خدا گفت آن از آسمان بہر تو سے آید گفت اگر زمین اورا بنودے از آسمان بفرستد
 از دہر سید مذہب خواہے گفت آنکہ یک روز بمانیت گذرد گفتند عافیت چہ باشد گفت آنکہ
 روزے گذرود و در ان عیمان بوجود نیامد و تے بسفر سبب رفت نذرا گفت تا چہار ماہ نفقہ
 تو چند گذرانم گفت چند آنکہ زندگانے خواہے گذاشت گفت زندگانے بدست من نیست
 گفت روزے ہم بدست تو نیست ما در قاضی بلخ در گذشت حاتم بہ تعویبت رفت و گفت سی سال
 است کہ حکم میکنے بیچ حکم تر از دیگر و تو نیز یک حکم را قبول کن ابو یخص حسد انیشا پوری
 سالورے یاد شاہ مشایخ بودہ از سخنان او ست خوف چراغ دل است خیر و شر بدان
 چراغ تو ان دید و گفت دعوی فقیر درست نیاید ما دادن دوست تر از گرفتن نذارے
 ابو عثمان حشرے نیشا پورے از اکابر صوفیہ بودہ از سخنان او ست کہ مرد تمام نشود
 تا در دل او چہا چیز برابر نگر و بیع و محط اعز و ذل و گفت غافل آنست کہ از ہر چہ سے ترسد
 پیش از آنکہ در ان افتد کار آن نسا زد ابو علی دقاق نیشا پوری امام وقت خود بودہ گویند کہ اوسط
 حاکم کرمان از دے پندے خواست گفت تو مال خود را دوست تر دارے یا دشمن خود را گفت
 ال را ہمہ کس دوست میدارند شیخ گفت پس بہر مال خود را در دنیا گذارے و مظلمہ دشمن
 با خود بہ آخرت می برے حمد و ن قصار او گفته کہ من نیکو خوسے را اندانم الا در سخاوت
 و بد خوئے را نشناسم الا در بخل ابو القاسم نیشا پورے نصر آبادے شیخ اہل حقیق
 گویند کہ چہل حج بر تو کل کردہ بود در یک روز بیکہ میرفت سگی را دید تشند و گرسند شیخ چہرے

مذاشت کر بوسے دید گفت کبیت کہ بخرد چہل حج تک کردہ نان سیکے نیامد و یک کردہ بہ آن بداد و
 چہل حج بخسید و گوہہ گرفت شیخ آن نان پیش ماگ بینداخت صاحب واقعہ بید از گوشہ درآمد
 و گفت اسے احمق پیدا شستہ کہ کارے کردی گفت بیت پدرم روفتہ رفوان بدو گندم بفروخت ۴
 تا خلف باشم اگر من بجوسے نفروشم ۵ گفت ہر کہ شکر نمت کند نعمت او زیادہ کنند و ہر کہ شکر منعم
 کند محبت و معرفت آن افسردن کنند ابو یعقوب یوسف بن حسین رازے از اکابر مشائخ
 صوفیہ است در تذکرہ الاولیاء نوبہ کہ تاجرے در نیشاپور کنیزکی بخرید و خواست کہ سفر
 رود و بر کسے اعتماد مذاشت نزد ابو عثمان چہرے با نانت گذاشت و برفت ابو عثمان کنیزک را
 بید و عاشق شد و حال را با بو حفص حداد باز گفت ابو حفص گفت نزد یوسف بن حسین شو ابو عثمان
 برے رفت و بدرخانہ یوسف رسید پیرے دید با پیرے صاحب جمال شمشتہ و مہراجی و پیالہ پیش
 خود ندادہ ابو عثمان درآمد نشست یوسف سخن بسیار گفت ابو عثمان حیران بماند و گفت ہے
 خواجہ با ان سخنان این چہ حال است گفت این پسر فرزند من است قرآنش مے آموزم
 و این صاحب در گلخن افتادہ بود چون کوزہ نداشتم برگرفتم و بشتم و پڑا کہ دم و این ازان
 کردم کہ خلق بر من اعتماد نکنند و کنیزک من بسیار ند ابو عثمان بیاسے او افتادہ بہ نیشاپور باز گشت
 گویند ہنگام وفات میگفت آلہی خلاق را بجد و جہد بتو خواند ام مرا یکے از ایشان بخش پس از مرگ
 بخوابش دیدند گفتند حالت چیت گفت ایزد تقالے مرا گفت آن سخن بارے دیگر بگو گفتم فرمود
 ترا بتو بخشیدم شیخ ابو بکر و راق ترمذی بلخی شیخ صوفیہ و بزرگ عمد بودہ توریث وز پور و پل
 نیکو دانستے لاجرم بوراق اشتہار داشت آوردہ اند کہ او پیوستہ آرزوے صحبت خضر کردے
 و باین نیت ہر روز بگورستان رفتے و درآمد و شد جزوے از قرآن بر خواندے روزی بردخانہ
 پیرے نورانی دید با او روان شد و در راہ با یکدیگر سخنان گفتند تا بگورستان رسیدند و باز گشتند
 شیخ چون بدرخانہ رسید پیر گفت عمرے در طلب من بودے نم خضر با تو صحبت داشتم فائدہ صحبت من
 آن بود کہ از نواب خواندن جزو قرآن محسوم ماندے از سخنان او ست کہ مردمان سگہ کردہ اند علماء
 و امرا و فقہ را فساد علماء بطبع و فساد امرا بظلم و فساد فقہا بہر نابود و من کلامہ من ارضے عنان ابو حریح
 فی الضموت فقد عرس فی قلبہ شجر اللذات کسے است ست کردہ جام اعفاسے خود در شہوت
 پس بہ تحقیق کاغت و رول خود درخت شرمندہ کیہا و گفت زہرست حرت است زاترک زمینت و ہاترک
 ہوا و ذوال ترک دنیا شیخ ابوالہب اللہ محمد بن علی حکم ترمذی بلخی از اکابر مشائخ صوفیہ است
 خضر علیہ السلام اورا درس گفتہ و علم آموختہ و ابو بکر و راق از مریدان ادست و من کلامہ یقین ستغراب
 القلب علی اللہ و علی قولہ وامرہ اورا گفتند ایشان چیت گفت الا بشرا فقہا ر خط فیک علی خطک

وگفت تقویٰ آنست کہ ہر کس دامن تو بگیرد و جو انہر دے انکہ تو دامن کسے بگیرے وگفت غزیزان است
کہ اور اصعبیت نوار بکرده باشد و آزاد آنکہ اور اطیع بندہ ساخته وگفت فرخ آنکسے کہ سلطان را
در دنیا برو خراج نیست و سجا نزا در عقبے با او حساب نیست وگفت صاحب وقت آنست کہ تا صف
نخورد بر ماضی امید نداد و بر مستقبل تا حال را ضائع نکند کیے از و دعا خواست گفت حق تقویٰ ترا از شر
خود نکا بدارد ابو حمزہ خراسانی از جو از مردان مشایخ صوفیہ بودہ روزے جنید البلیس را دید کہ
برکردن مردم بجهت جنید گفت اسے ملعون از مردم شرم ندر اسے گفت مردم آمانت کہ در سوتره
بخلوت نشسته اند و بگرم سوخته اند بنید بسو تریہ رفت ابو حمزہ او از بر کشید وگفت کذب الملعون
او لیا خدا تقای از ان نزدیک تر اند کہ البلیس را از حال ایشان اطلاع باشد و از سخنان ابو حمزہ
است کہ توکل آنست کہ چون یا مد او بر خیزے از شب بادت نیاید و چون شب شود بر دور از یادت
رفته باشد عباس مروزے واضی تجرد و شاعرے خوش تقریر بودہ وگفتے اند کہ اول کسے
است کہ بعد از بہرام نور بفار سے شعر گفتمے چون ماسون عباس سے بر در رفت در مدح او تجبیدہ بگفت
ویرضی رسانید از انست مطلع قصیدہ سے ای رسانیدہ بدولت بفرق خود تا فرقدین : گستر امیدہ
بجود و فضل در عالم یدین : و این اول شعر فارسی بود کہ در زمان اسلام گفتمے شد ماسون غلیفہ
پسندیدہ داشت و عباس بنواخت و صلہ خزیل داد و ندیم خویش گردانید ابو علی حسن بن علی
حور لبے از بزرگان مشایخ ہسان است از سخنان او ست مدح آنکہ حق تقا کے گناہ اورا
بچو شازد و آواظ ساز کند و سن کلامہ الخلق کلہم فی مبادی الغفلات پر کفون و علی التلون یعنی ندون
و عند ہم فی الحقیقۃ ینقال و حقن المکاشفۃ ینظفون یعنی جمیع خلاق در ابتدا سے غفلت پامیزند و بہر ہم
اعتماد سے میکنند و نزدیک آن خلاق این است کہ در حقیقت نقل میکنند و از مکاشفہ حق کوتاہی میکنند
و حال آنکہ این نیت ابو محمد عبد اللہ بن مبارک شاہ نیشاپور سے و سن کلا سے ترک الغفب را
حسن الخلق امام اعظم ابو حنیفہ نعمان بن ثابت کابلی است ترجمی کونے او صاحب مذہب مستقل است
و مذہب امام ابو حنیفہ در ہند بسیار شایخ است نوبتے در حسام مردیر اسے از اردید چشم بر ہم نہاد
مرد گفت اسی امام رو سخنانی از تو بجا باز گرفتے آنگاہ کہ تاز تو بر داشتند شیخ عبداللہ محمد بن حسین طوسی از شایخ صوفیہ است
از سخنان او ست ترک الدینا الدینان الدینا شیخ ابو علی حمد بن محمد روداری از اکابر اولیاء صوفیہ است از سخنان او ست فیق لہون ہونہ
الافتد او یعنی تنگ تر زندان شستن با مخالفان است و قال علامۃ العرفۃ اللہ تعالیٰ عن العبدان تغفلہ بالا نیفیعہ یعنی علامت
اعراض اللہ تقا سے از بندہ آنست کہ غافل کند بندہ را مان چہیز یکہ نباشد در ان تغف او شیخ ابو عبد
نجوی خراسانی از اکابر مشایخ صوفیہ است اورا گفتند فتوت چیست گفت خلق را معذور و روشن و تقوی
خود دین و شفقت بر لکو کاران و بدکاران کردن کیے گفت اورا کہ دنیا سے تڑا ہم گفت اگر ہے

ترا برتر و اگر ندیده مرا بسته شیخ الاسلام ابو اسماعیل خواجہ عبد اللہ احرار در ہرات بودہ از سخنان او دست که چون دوست خود را مصاحب دشمن بینے از دو دلتنگ نشوے چه اگر محل اعتقاد است بگذارد و کہ از شنیدن مغرتے بتورسد و اگر محل اعتقاد نیست اینچنین دوست را گذارستن اولے تراست گفت اگر ہوا سیر گئے باشی و اگر آب روی می باشی دل پرست آرا گئی ہے شیخ ابو الحسن علی بن جعفر خرقان قرظان بوضعیست نظام شیخ از اکابر اولیاست گویند چهل سال نماز نجسہ بوضو سے خفتن گذارد و شبے نماز سیکرد آواز سے شنند کہ ہاں ابو الحسن خواہے کہ انجہ از تو سید انم با خلق بگویم تا سنگسارت بکنند گفت آہی خواہے کہ انجہ از رحمت تو سید انم با خلق بگویم نظر ہر کس تا ہیج کس تا سجدہ نکنند آواز آمد کہ تہ از تو نہ از ما شیخ ابو علی سیناہ آوازہ بچہ فان شد و سخنانہ کشن رسید شیخ بھوار فرستہ بود گفت شیخ کی است رشتن شکر او بود گفت آن زندیق کذاب را چہ کنی ابو علی نمبر بماند و بھجہ شد شیخ را دید خود را در منہ بر پشت شیرے نہادہ سے آمد ابو علی گفت انجہ حالت ست شیخ گفت تا باز چنان کر کے کہ زن است بکشی شیرے چنین بار تو بکش پس باو سے بوثاق رسید ابو علی بغتہ دستن آغاز نساہ شیخ را دل بگرفت پس بر خاست و گفت مرا سزور دار کہ دیوار خدای خود را عمارت بکنم چون برسہ دیوار رفت تبشہ از دست دے بیفتاد ابو علی بر خاست کہ آزار بدست دے و بد تبشہ بر جست و بدست شیخ باز شد ابو علی تمحیر بماند و بردست شیخ توبہ کرد و قتی سلطان محمود غزنو سے از غزنین بزیارت شیخ بچہ تان رسید و رسول فرستاد تا اورا گوید کہ سلطان بہرہ تو از غزنین بچہ تان آمد تو ہنزار خالقاہ بہار گاہ بیا و گفت اگر شیخ نہ پذیرد این آیت بر خوان یعنی اطیعوا اللہ و اطیعوا الرسول و اولی الامر منکم رسول برفت و پیغام بگذارد شیخ فرمود مرا معذور دار و محمود بگو کہ در اطیعوا اللہ چنان ستفرق ام کہ از اطیعوا اللہ رسول تمحالت سے برم با اولی الامر منکم کارندارم رسول باز گشت و حال محمود باز گفت محمود را رفت شد و گفت برخیزید کہ او نہ آن مرد است کہ ما گمان برودہ بودیم پس جائے خود یا باز پوشیدہ و کینزک را جامہ سے ظلمانہ در بر کرد و خود حاجب شد و ہتھان را روی بھوئے شیخ نہاد و بھوئے رسید و در آمد و سلام کرد شیخ جواب داد لیکن بر رخاست و در ایاز بنگر بست و روسے محمود کرد محمود گفت بہر سلطان بر رخاستے این ہم واسے بود شیخ گفت وام است اما عرض آن نیست محمود گفت سخن بگوے گفت ما محمدان ہیردن فرست کینزکان ہیردن شد نہ محمود گفت از بلغندہ سخنے بگو گفت با بیزید گفت ہر کہ مرادید از شقاوت این شد محمود گفت ابو جہل و ابو لہب محمد را بدیدہ و از شقاوت فرستند یعنی محمد را بیزید از محمد زیادہ باشد شیخ فرمود اسے محمود ادب مگاہ ہار و تصرف در ولایت خود کن معطفے را بنید گر یعنی از اصحاب قال و اللہ تعالی و ترا ہمسم بیظرون الیک و ہم لا یبھرون یعنی می بینے تو اسے محمد ایشان را کہ بدید ہاسے ظاہر سے نگرید

بوسے تو حال آنکہ ایشان نے بنڈ تراچہ میفر حقیقتاً مینا ہستند محمود از شیخ پرسید کہ سید ابن سخن
 چیت کہ با بزید قسرمودہ کہ ہر کہ مرادید آتش و دوزخ برو حرام شد و رسول صلے اللہ علیہ وسلم این
 سخن بگفت و اورا کفار و غیبرہ دیدند شیخ فرمود کہ این دیدن را حمل برویت ظاہر کن معلوم است
 کہ پیغمبر را چند کس دیدہ باشند و در وقت با بزید ہر چند کس بحال مینا شدہ باشند محمود وقت
 رخصت بدرہ زر پیش شیخ نہاد شیخ نام جوین پیش سلطان ازان لقمہ در دہان انداخت
 و در کلوے او گرفت شیخ گفت بدرہ تو چہین در کلوے تن بگیر و این را بردار کہ من دل اند
 محبت آن برگرفتم اورا گفتند کہ صوفی کیست گفت صوفی بمرقع و سجدہ صوفی نشود و صوفی بروم
 و عادات صوفی نبود صوفی آن بود کہ نبود آزا گفتند کہ صدق چہبت گفت صدق آنت کہ دل سخن
 بگو بد یعنی آن گوید کہ درویش بود و گفت ہمہ چیز را غایب دانستم الا اللہ چہیز را اول درجات
 محمد صلے اللہ علیہ وسلم را دہوم کیہ نفس رشوم غایت معرفت را شبیلہ گفت آن خواہم کہ
 نخواہم شیخ گفت این کہم خواست است از شیخ است رباعی بادل گفت کہ سے دل بر جاش طلب
 در صومیر برسد معلاش طلب : دل گفت کہ اول بخوابات بجوے + این جائے اگر نیابی آنجا
 طلب + شیخ ابو درعہ عبد الوہاب از وہیلے عالمے زاہد و عابد و عارف بودہ و شیخ عبد اللہ حنفیہ
 وقتے غزم سفر کرد و نزد او شد تا رخصت بگیرد ابو درعہ مقدار سے گوشت بوسے کردہ سیا در د
 شیخ عبد اللہ حنفیہ بان رغبت نکر د و بہ سفہ شتافت و در بیابان راہ گم کرد و چند روز گرسنہ بنا
 ناگاہ سگے پدید آمد آزا بگرفتند و بکشتند و میان یکدیگر قسمت کردند سرش شیخ رسید ہر کس
 نصیبہ خود بخورد شیخ سر را پیش خود نہاد و بتفکر و رفت چون صبح شد سر سگ بسخن درآمد
 گفت این سزای کسی است کہ گوشت بوسے گرفت از سفرہ ابو درعہ بخوردہ شیخ بر خاست
 و اصحاب را بیدار کرد و گفت بیائید تا پیش رویم از دسے عذر خواستند حرجہ غلام
 یکی از اہلے ہرات بودہ خواجہ اش ہمیشہ در او آثار سلاح مشاہدہ کردے لاجرم آزا دیش
 کرد خواجہ عبد اللہ الفارسے اورا بسیار ستودہ از حکایت نقل کردہ گویند ہر کہ بیمار شدے
 حرجہ بر او الحمد خواندے و بر او بیدرے او شفا یافتے دانستند سے بیمار شد نزد اور رفت حرجہ
 بر او الحمد بر خواند و بر او بیدرے او شفا یافتے دانستند دید کہ الحمد را درست نینخواند گفت الحمد را درست
 نیدانے آزا بر تور است کم حرجہ گفت تو دل خود را راست کن از ساجات حرجہ است کہ خدا یا
 ہر کہ سیم مانند سیم دہ و ہر کہ زرخا ہرز و ہر کہ ہرچہ خواہد اورا ہمان دہ حرجہ را ہمین تو بس شیخ عبد الرحمن محمد
 بن عبد اللہ بن حسین بن محمد از دسے مینا پورے از اکابر مشایخ صوفیہ است و پدر او حسین بن محمد
 از مشایخ بودہ و اد شہیلے را دیدہ گویند چون پسرش عبد اللہ متولد شد ہرچہ داشت بفرخت

راقصین

و تصدیق کرد گفتند ترا پس آید هیچ بهر او نگذاشته گفت اگر صایح بوده جو هوای منی الصالحین یعنی
دوست دار و صالحا ترا اگر منفرد بودی با من است فساد با و نژاده باشم شیخ نعمان سخن ۱۶ کا
حمان و عقلاے مجامین بوده و شیخ سعید ابو انجیر فرموده که او در امر و نهی آزاد کرده خداست و آزادی
او آن بوده که عقل از او باز گرفتند شیخ ابو سعید ابو انجیر فرمادشته با پیر ابو الفضل سرخسے نشسته بود سخن میرفت مسئله شکل شد
نعمان را دیدم که از بام خالقه بریز آمده پیش ما نشست و آنرا حل کرد و بایزید فرار جان راه که آمده بود برت پیر ابو الفضل
گفت مرتبه آن سے مینے گفتم آرسے گفت اقتدار آن شاید از آن که علم نذارد پیر ابو الفضل محمد بن حسین سرخسے از
اکابر اولیاء خداے است مرید ابو نصر مراح و پیر ابو انجیر بوده و من کلامه الماضي لایذکره و بالمستقبل لانیظر و باقی
الوقت تقریراً از صنفه العجوزیه یعنی آنچه گذشت ذکر نباید کرد و آنچه آئیده است در آن نفس نباید کرد و آنچه
در حال است بیان به آن باید کرد این است صفت بندگی فقال مردی ناشن بود که عبد الله بن احمد گوید در صنعت
فقال استادم بود روزی پیش امیر مرو تظلم برد و برپاے ستاد ناگاه مردی بیاد امیر برپاے خاست و او را
به پہلو سے خوشبین جاے داد فقال گفت کہ این کیست گفتند مردی عالم است از آن گاه تفالے ترک کرده بجد و جود
علم آموخت و افضل علماء جهان گشت این خلکان گوید و تھے سلطان محمود سبکتگین اختیار نذرند ہیے خواست تفال
بمذہب شافعی با آب پاک وضو ترتیب نیت غسل نموده دو رکعت نماز در غایت خضوع و خشوع و رکوع و
سجود آنچه بالیت از فاکتہ و دیگر سورہ و الطہان و تسمیہ و سلام ادا نمود و بمذہب حنفی بجای آب
بازک بنیز خرماء وضو کرد و پوست سگے که در بونج بود در رفع آن نجاست آلوده مصلی گردانید و بے نیت
و ترتیب و موساخت چنانچه اول با شست و بعد از آن دست روی و بجای سورہ فاتحہ طہاری بزرگ ترست گفت و آتیے تغییر
مثل مسد ہامتان ترجمہ گفت و در رکوع و سجود طہیمان نکرده بے تسمیہ باوے رہا کرد و بر خاست و گفت این مذہب حنفی
و آن مذہب شافعی ہر کدام کہ خواہے اختیار کن بادشاہ مذہب شافعی اختیار نکرد اما در بیج صادق سے نوید
کہ بعد وضوے منعکس روے بقبلہ آورد و احرام نماز بست و تکبیر بفارسے گفت و بعد از
فاتحہ دو برگ سبز کہ ترجمہ ہد ہامتان است بر زبان راند و رکوع آورد و سجدہ کرد و بزالو
بر خاست و چون از مناز فارغ شد باد سے رہا کرد و سلام نداد و گفت اینست نماز ابو حنیفہ
اصحاب امام ابو حنیفہ بر این معنی انکار کردند سلطان گفت اگر این نماز بر مذہب ابو حنیفہ جائز
نیاشد ترا بقتل رسانم فقال گفت تا کتب ایشان را حاضر سازند سلطان نفرانے را بفرمود
تا کتب ہر دو مذہب را مطالعہ نماید نفرانے بر صدق قول تفال گوایے داد سلطان
تفال را بنواخت و مذہب شافعی اختیار کرد و تفال در چہار صد و وہ ہجڑے در گذشت
ابو الحسن قوشچی از جوانہ دان خراسان بودہ کسی ازوے پرسید چگونہ گفت نذ انم فرسود
شد از نعمتہاے خدا و نذر بانم از کار شد چند آنکہ از حق تقالے شکایت کردم از وی پرسیدند

کہ مروت چیت گفت دست باز داشتن از انجبه بر تو حرام است و گفت توبہ آن ہو کہ اگر ذکر گناہ
کنے عبادت نیابے گفتند تو کل چیت گفت آنکہ از پیش خود خوری و لقمہ را یک بخامی و ندانی کہ آنچه تراست
پس از تو شود ابو عبد اللہ مختار ہر اتے از بزرگان زمان بودہ او گفت کہ طعام خیاب خود کہ تو خوردہ بودہ
باشی نہ کہ او ترا چہ اگر تو او را خوردہ ہستی تو شویہ و اگر او ترا خوردہ ہستہ وہ دگر وہ شیخ ابو نصر سراج
از اکابر شیخ طوس و بزرگان صوفیہ است شاکر و شیخ ابو القاسم کرکان و احمد غزالی
بودہ است و تھے در میان مناجات گفت آلمہ الحکمتی غلقے ہاتھے جواب داد کہ الحکمتی غلقک
رویتے فی مرات رو مک و محی فی قلبک یعنی اسے خدا نے چیت حکمت در پسہ اگر دن بن
جواب آمد کہ حکمت در پسہ ایش تو دین من است در آئینہ روح تو و دوستے من در دل تو
از سخنان او ست کہ تو کل آنست کہ منع عطا بجز از خدا نہ بینی حجت الاسلام امام محمد غزالی
طوسے یگانہ فقہائے شافعیہ و علمائے روزگار بودہ است و بعد از میر و سفر بطوس رفت و خانقاہ
جنت صوفیان بساخت و در گوشہ آن توطن گزید و تہذیب و تصنیف پرداخت متوہ الملک
بن نظام الملک اورا بہ تدریس مدرسہ بسطامیہ بغداد بخواند امام محمد ابن رقعہ در جواب ہنفت
الحمد لہ رب العالمین و الصلوٰۃ والسلام علی محمد وآلہ و صحابہ جمعین اما بعد خواجہ جہان و ملجا جہانیان
متبع اللہ المسلمین بقباۃ ابن ضعیف را از حقیض بشرے با وج مراتب ملکہ دعوت نساید الیغزالی
از طوس بہ بغداد راہ بخند از نزدیک است و یکسان از روح افسانے تا حقیض جیوانے لغاوت
بسیار است و آلتاس حضور ابن تقیر کہ کردہ است لاشک این حقیر را وقت فراق است
نہ وقت سفر عراق اسے عزیز نفس کن کہ غزالے بعراق رسید و ستاق فربان در رسید
نکر مدرس دیگر باید کردہ امرو زرا ہمان روز انکار و دست ازین بچارہ بردار و اسلام من
کلامہ لوراسے الغضبان فی الحال الغضب فح صورتہ سکن غضبہ جاس فتح و فتح باطنہ اعظم من فتح
ظاہرہ لان الظاہر عنوان الباطن اگر بنہد غضب در حال غضب کشادگی صورت خود را ساکن شود
غضب او کردن از کشادگی صورت خود کشادگی باطن اعظم است از کشادگی ظاہر
بدرستیکہ ظاہر نشان باطن است و قال من جاود الاربعین و من قلب غیرہ علی شرہ یلجئ الی
النار یعنی گفت امام غزالی کہ کسی کہ تجاوز کند چہل سال را و نہ غالب شد نیکوی او بر بدی
او پس بلو کہ سامان خود کند بسوسے دوزخ و قال ان الحکماء صروا انفسہا و مصایب العالم
و مجتہدانی خمس المرص فی العزبت و الفقر فی الشیب و الموت فی الشباب و التعمی بعد البعرت
و التکرر بعد المعرفت یعنی گفت امام غزالی بدرستیکہ علماء اساطہ کردہ اندواحر از صیبت عالم
در ہنماے اورا در پنج اولی ہمارے در مسافرت دہوم محتاج شدن در پسے ستھم مردن

۱۱۱

در یوسف نے چارم ناما بنا شد بعد از بنیائے بنجم غیر معین در متن بعد معین یعنی چیزیکہ معین و مقدر و دانستہ است
 ازان انحراف کند و جمال الشكل غمے اذنا فارقت عوض و لیس المدان فارقت من عوض یعنی گفت
 امام غزالی و فقیکہ جدا شدے لوزان چیز بدل ہست و نیست خدا ترا عوض و بدل اگر تو ازان جدا
 شدے و قال فوت الوقت عند ارباب الحقیقۃ اشد من فوت الروح لان فوت الروح انقطاع
 عن الخلق و فوت الوقت انقطاع عن الحسب یعنی گفت امام غزالی کہ فوت شدن وقت
 نزدیک صاحبان حقیقت سخت تر است از فوت روح چہ جدا شدن روح فوت از خلق است و فوت وقت
 جدا شدن از خدا است شیخ اسلام ابو نصر زندہ بیل احمد جام بن الحسن جامی بزرگ عہد بودہ
 خوارق عادات او بسیار واقع شدہ از سخنان او ست کہ مردم بد نفس چون خوانند کہ عیب
 کسی بر شمارند اول بدیہا کہ در ذات ایشان است بر زبان ایشان جا رسے گردد چہ آن ہضم
 ایشان نزدیکتر است عین القفصات ہمدانے شاگرد حجت الاسلام بودہ و خوارق عادات
 از بسیار نقل کردہ اند گویند او سخنان حکما را با سخنان عوفیہ ممتثلہ ساختہ لاجرم فقہائے عصر
 و ارباب نظر بزرگتر نسبت کردند و فتوے بقائش دادند پس اورا بکشند و سن کلاسہ لسان
 الحال النطق من لسان المتقال یعنی زبان حال گویا تر است از زبان کویا یعنی روش بہ بین
 او حاشیہ مپرسس را تم حزن گوید و تھے پیش نقل بہا در خواجہ سراس و داروغہ دیوانخانہ
 مصمام الدولہ خانہ و رانخان کہ در سہ کار شجاع الذولہ بعالم نوکرے سیکڑرانید نشستہ بودم
 و رویشے مفلس آمد و سوال کرد و بران بہ افسردہ نقل بہا در بر جنبہ گفت این فضولی چیت
 احوال تو دلیل است بر افلاس تو و ماند اریکم چیزیکہ تو و ہمیں از سخنان عین القفصات
 است کہ ہر چہ ہوایتو خدایتو و گفت نما از خود پرستے فارغ نشوے خدا پرست نتوانے
 شد و نابندہ نشوے آزادے نیابے تا پشت بہر دو عالم نکنے بہ آدمیت نرسے تا ہمہ بر ہم نرنی
 ہمہ نشوے و بہ نرسے و تافیر نشوے غنہ نمانے و تافانے نشوے باقی نتوانے شد و لفاک
 مدیم سلطان محمود سلجوقی بودہ و بعضے اورا دنگ و طہاک نویسند حکایات او شہور است رذری سلطان
 از ندما ہی خود پرسید و گفت کہ آن چیت کہ پارسال نرسید و اسال رسد و سال آیندہ نخواہد رسید
 و لفاک گفت کہ آن مرسوم سپاہت سلطان بخندید و اورا صلہ داد و کتے سلطان برو لفاک نغشید و
 غلاما تر گفت چوب بیارند و اورا سزا دہند غلامان پے چوب رفتند و لفاک پر و زاشتہ بود
 و جمعے از عقب ایستادہ گفت ای مردمان بیکار ما شمشید کہ بنے میزد و با شمشید تا چوب بیارند
 سلطان بخندید و کنا ہنس بخشید نحوث الثقیامین شیخ محی الدین ابو محمد عمیرہ القادر نسب انجناب
 با امام حسن بن علی علیہ السلام میرسد لفظ عاشق تاریخ ولادت او ست او خدا تو از دست

ابو سعید مبارک بن علی عزی و سے پوشیدہ و تسلسلہ ادب شیعہ میرسد گویند کہ نزد مادر آمد
و گفت مراد کار خدا کن و اجازت ده کہ بیخند اور دم مادر بگریست و برخواست و چہل
دینا ز زیر بغل جائے من بدوخت و آژمن عمد بعد ق در جمیع احوال گرفت پس مراد واع
کرد من با قافلہ متوجہ بغداد شدم در حد و دھمدان شفت سوار از حرمیان قافلہ را بگرفتند
و مرا قرضے نرسانیدند یکی بن گذشت و گفت اسے فقیر با خود پہ دارے گفتم چہل دینا گرفت
کجا ست گفت در باندہ من است گمان برد کہ استہزا میکنم برفت و دیگرے بیاد و ہمان پرسید ہمان
شنیدم متر ایشان آگاہ شد و نزد من آمد ہمان شنید جائے مرا بشکافت و انجہ گفتہ بودم یافت
و گفت ترا چہ بر این داشت کہ اعتراف نمودے گفتم مادر مرا عمد داده کہ جز راست نگویم
متر دزدان بگریست و گفت چندین سال است کہ در عمد خداوند خیانت کردہ ام پس بردت
من با جائعہ خویش تو پہ کرد و انجہ از قافلہ بردہ بودند باز دادند و اول تا میان بردت
من آنها بودند بالجملہ عبدالقادر بغداد رسید و در فنون علم کامل گشت و مجلس و غلط نہاد تاجرے نزد
او آمد و گفت مرا مالے است کہ نذر کردہ ام خواہسم کہ بفقرا و مساکین رسانم لیکن مستحق از
غیر مستحق شناسم گفت ہر کرا خواہے از مستحق و غیر مستحق بدہ تا ترا خدا سے بدہ انجہ مستحق آن ہستی
و میستے وقتی عجزوہ پیش او آمد و سپہ خود را مہراہ آورد و با و سپرد و باز گشت شیخ اورا
ریاضت فرمود مادر پس از چند روز پیش پسر آمد دید کہ نان جو میخورد و زرد و لاغر شدہ بود
نزد شیخ رفت دید کہ مرغ بریان خوردہ و استخوانہا را پیش خود نہادہ عجزوہ گفت روا باشد
کہ تو گوشت مرغ خورے و پسر من نان جوین شیخ رخصت دست بر استخوانہا نہادم و گفت تم باذن اللہ
تاریخ زندہ شد پس عجزوہ گفت کہتی کفرزند تو چنین شود ہر چہ خواہد بخورد یکی از مردان شیخ گوین
شیخ را دیدم کہ از خانہ بیرون آمد و روے بدر مدرسہ نہاد و در کشادہ شد شیخ بیرون
رفت من نیز از عقب روان شدم چون بدر بغداد رسید در کشادہ شد و بیرون رفت و
ہر باز فرام آید شیخ میرفت تا آنکہ بشہرے رسیدم و ندا شنم کہ کجاست بر باطے در آمد آنجائش
تن نشستہ بودند برو سلام کردند من پس ستونے روان شدم و از جانب یک رباط آواز ملائے آمد
در اندک زمانے ساکن شد ناگاہ مردے بیاد و جچاسے کہ آواز ملائے آمد رفت و بیرون آمد شخصے
بر دوش گرفت و دیگرے در آمد سر بر ہنہ و پیش شیخ نشست شیخ اورا تعلیم شہادتین
کرد و طاقتہ در او پوشید و اورا محمد نام نہاد و آن شش تن را گفت کہ ما مور شدم کہ این را بدل آن
گردانیدیم گفتند سمعا و اطاعتا پس شیخ بیرون آمد و ایشانرا بگذاشت من عقب او آدم تا بدر
بغداد رسیدم بدستور اول در کشادہ شد پیش بدر مدرسہ رسیدم آن نیز کشادہ گشت شیخ

بجائز آمد

نکا نہ آمد با مادہ پیش او نشستم تا در سس خواہم ہیبت بر من مستوی شدہ بود متواتر خواہم گفت
 اسے فرزند بچوان اور اہل بیت کو گند و آدم کہ حال شب بیان فرمایید گفت کہ آن شہر نماز بود
 و آن شش تن ابدال بودند و آنکہ بیرون آمد و بیخے بدوش داشت خضر علیہ السلام بود کہ
 مردہ را بیرون آورد تا کاروبے سازند و آن را شہادتین تعلیم کردم ترسے بود از
 قسطنطنیہ کہ ماور شدہ بودم کہ اورا ابدال آن مردہ گردانم اورا بساوردن تا بردست من
 مسلمان شد و اکنون یکے از ایشان است روزے شیخ سخن میگفت تا گاہ چنہ گام ہوافت
 و گفت اسے اسرائیل بایست کلام محمد سے بشنو و جگے خود باز آمد پرسیدند کہ چہ بود
 گفت خضر بود کہ بر مجلس ما بگذشت اورا استقبال کردم کرامات و خوارق عادات از بسا
 است ان مختصر شمل آن نباشد و عمے آن ام محمد از شاہ صاحبکات بودہ نوبتے در
 گیلان خشک سالے شد مردم بدعا استقارفتند باران نبارید ہم بدرخانہ ام محمد
 آمدند و دعائے باران خواستند ام محمد پیش خانہ خود رفت و گفت خداوند من جاری
 کردہ ام تو آب پاشش بسے تبر آید کہ باران برینت حمزہ اصفہانے از فضلای موشین
 بودہ از سخنان اوست کہ دنیا بے چیز خوش گذرد اینے و تو انگرے و تندرستے و بے چیز
 ناخوش بالعکس این یعنی ترس و ہر دور بخورے شیخ ابوسعید جانی
 اشتر آبادے از بزرگان صوفیہ بودہ از سخنان اوست کہ بخل سے حرف ست با او بلا
 چشمہ ان و آقا مولوم شیخ فرید الدین عطار بزرگ عمد بودہ از بزرگے رسیدند
 کہ فرق میان عطار و مولوی معنوی چیت گفت مولوسے روم شہساز ریست کہ یک طرفہ زمین
 بقلمتقاوت عقابت رسیدہ و عطار چون مولوسے کہ بہ آبستگی آزار قطع کند و ہر جزو چون
 اطلاع یافت مولوسے روم در حق عطار گوید ہفت شہر عشق را عطار گشت ۴ تا ہنوز
 اندر خیم یک کو چہ ایم ۴ با بجلہ پدر شیخ عطار کے ذسے القدر بودہ و چون در گذشت
 شیخ نہ کہ آقا الدین محمد عطار سے میگرد روزے در دوکان نشستہ بود در ویشے بریامد
 و تیسز ترور و بنگریست شیخ گفت چسے نگرے باید کہ در گذرے در ویش گفت ای خوجہ
 چون بن سبکبارم و بجز خندہ تہ پیچ نذارم زور سے تو انم گذشت و تو خضر لیطہا سے
 عقا قیر ہنگام اجل چہ تدبیر خواہے کرد عطار گفت چنانکہ تو خواہے مرین نیز خواہیم
 مرد گفت چون من متواترے مرد پس کا شہ چوین کہ داشت زیر سر گذاشت و اللہ گفت
 در گذشت حاجے بر عطار بگشت کہ دوکان بر عم زد و سبلوک مشغول گشت در رسید بجایکہ
 رسید مشغول ست کہ چون چنگیز خان خراسان بگرفت یکی از مغول اورا بگرفت و خواست کہ

قتل رساند کی گفت این را بخش که چون بہا کے او ہزار دنیا رہد ہمسہ شیخ گفت سفرو شش کہ
 زیادہ ازین سے ارزم دیگرے بیا مد و گفت کہ این پیر را بخش کہ تو بجزہ کاسے خوبہاے او
 میدہم شیخ گفت لغو شش کہ بیش ازین نے ارزم نعل درخشم شدہ اورا قتل رسانید
 شیخ شمس الدین محمد تبریز سے مرید با کمال چندے بود در خدمت او ریاضت شکن
 کشید و بحال رسید و بقریہ روم شتافت روز سے مولانا جلال الدین رومے با جماعت
 فضلہ در راہ دو چار گشت شمس پیش آمد عنان مرکب مولانا گرفت و گفت یا امام السلیں
 با یزید بسطامے بزرگتر یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم مولوے گفت محمد بزرگترین عالمیان است
 چه جاسے با یزید شمس گفت پس چیست کہ محمد سیف مایہ اعرناک حق معرتک یعنی شناختم حق
 شناختن ترا و با یزید سیگو یسجانی ما اعظم شانے مولوی گفت تشنگے با یزید بیک جرہ ساکن
 شد و دم از میرا بے داد محمد را تشنگے زیادہ بود استدعا سے زیادہ تے تربت کرد شمس لغو بڑ
 و بیوش افتاد مولوے فرود آمد و اورا بدر سہ برد و با او صحبت داشت و یافت اچھ کہ یافت
 مولانا جلال الدین بخیر روی و صفحہ از تعریف و توصیف بیرون است و رطب علم ریاضت
 کشید و کامل گشت چون بہا و الدین ترندے از میدان پدر شمس مولوے را گفت بظاہر
 کاملی و از باطن بہرہ ندارے و آن از پورت مرار رسیدہ اگر میدوشی آنرا یا بے مولوی بر عبت
 تمام مرید او شد و چون او در گذشت بصحبت شمس تمبہ یزید رسیدہ چنانچہ در احوال شمس
 گذشت روز سے شمس اورا گفت غرض از علم چیست گفت آداب شریعت شمس گفت علم انت
 کہ معلوم سے دین بیت بر خواند سے علم کو تو ترا بہ ستاد بہ جہل ران علم بہ بود بسیار بہ مولوے
 از درس و بحث با زمانہ و صحبت شمس گزید و بعد از او صاحب صلاح الدین زرکوب شد
 و با شارہ حسام الدین حلبی کہ بزرگترین اصحاب پدر شمس بود ثمنوے لظم آورد مولوے جاہی
 در توصیف مولوے روم گوید سے سن چه گویم و صفت آن عالے جناب بہ نیت پیغمبر ولی دارو
 کتاب بہ از مولوے برسیدند کہ در ویش کے گناہ کند گفت آنگاہ کہ طعام بے ہشتہا خورد
 چه طعام بے ہشتہا خوردن گناہے بزرگ است از سخنان مولوے سے است کہ چنانچہ گدا طالب کریم
 است کہ م کریم نیز طالب گدا است اگر گدا خیر کند کریم طلب اورود اگر کریم خیر کند گدا طالب او
 شود لیکن صبر کریم نقص کریم است و صبر گدا کمال گدا و گفت مرغے کہ از زمین بالاتر برد اگر چه آسمان
 رسد اما از دام دور باشد و چمنین در ویش اگر بحال نرسد از زمہ خلق ممتاز بود گفت از آدم و
 آنت کہ از رنجنا بدن کسے نرنجد و جو از آنگہ مستحق رنجنا بدن را بر رنجنا نہ مولانا سراج الدین
 مولوی صدر زمان بودہ و با مولوے سوہ مزاجے داشت شنید کہ مولوے فرمودہ کہ من با بقا و کپ

۱۱

لیکن علی ام سراج الدین کے راگفتہ نژاد اور دو بگو کہ چین گفتہ اگر افسار کند و شننا مشی برہ
فسر تادہ رقت و سوال کرد مولو سے فسر مودہ بالمن سرکہ بیگو تے مکی ام فرستادہ بغفل
گشت و باز شد گو بند مولو سے ہوارہ با خادم خود سوال کردے امروز در خانہ با چیزی ہست
شغل شدے و گفتم از چنان بوسے خادہ فرعون سے آپ کے ازار باب و بی تزد اور رفت و غذا
خواست کہ از خدمت مقصر ام فسر مود کہ حاجت با عتذار میت چنانکہ دیگر ان از آمدن قننت
دارند من از نیامدن تو منت دارم بغل کے بندہ مت درویشے رفت و گفتم چرا تمہا نشنہ گفت اکنون
تمہا شدم کہ تو ام سے و مرا از یاد حق مانع گشتے من التماح او میبکم بقوی اللہ نے السوا العلیانہ
و بقلہ الطعام و انما موال الکلام و حجب ان المعاصی و الانام و موالبتہ القیام و دوم الذکر و ترک
الشہوات و اجتنال اطفال من بسیج الانام و ترک مجالس السفاس و العوام و معاصبہ الصالحین ذالکرم
و غیر الناس من یفیع الناس و غیر الکلام مامل و دل و الحمد لله و عدہ یعنی و نیت سیکم بعبادت خدا
در ظاہر و باطن بانڈک طعام و خوابیدن و گفتن دورے گریغید از گناہ و پیشگی نماز و ذکر و ترک
کنید شہوت را و در دارندہ سخنے باشید از جمیع مردم و نہ نشینید با کینگان و عوام الناس و معاصبتہ
کنید ما صالحین و بزرگان و بہتدین مردمان آن کسے است کہ نفع رسد از و بر دم و ہتدین
آنکہ اندک باشد و گفتن و سخنے بسیار داشته باشد و شکر است خدای را کہ یگانہ است شیخ عالم
قروینے عالم و عارت بودہ از سخنان او ست چہار کردہ بہترین مردم اند عالم کامل و حکیم گو یاد
عابد مجرد و واعظ بے طبع ایسے خسر و دہلوی از بلخ بودہ و عمرے دراز یافتہ و مرید شیخ
نظام الدین اولیا بودہ و بیچ نوبت رسول علیہ السلام را بخواب دیدہ و تے بندہ شیخ نظام الدین
اولیا بعببت خضر علیہ السلام رسید و التماس کرد کہ آب دمان خود را در وہانش افکند خفسہ
فرمود این سعادت نصیب سعده سے شد شیخ نظام الدین اولیا آب دمان خود اورا داد و
برکت آن بود و نہ کتاب تصنیف کردہ او گفتم کہ اشعار من زیادہ از چہار صد ہزار و کتر از
چہ صد ہزار است و از سخنان او ست کہ انکشت ہنر کلید روزے است و بی مہرہ طبق گدا کی است
عبید را کانی قزوینے از مشاہیرہ نظر فاسے شعراے عصر است ہنرل و فوعے تمام داشته و
در عنوان علم ماہر بودہ و نحوہ در عہد بیت تصنیف کردہ و بشیر از شد و بدر گاہ بادشاہ شیخ
ابو اسحق بخجرت ما بروض رساند گفتمہا بار تہیت پادشاہ مسخرہ مشغول است عبید گفتم ہر گاہ
کہ صحبت ما دک ہنرل میسر است چرا طلب علم کنند لاجرم ابتاعے سے پرداخت و این قطعہ انشا کرد قطعہ
اسے خواجہ کن ما متوانے طلب علم کا نہر طلب رایت وہ روز ہماے ہو زو مسخرہ گے پیشہ کن و
مطربے آموزہ ما واد خود از کہتہ و ہتدین ستانے اورا چند رسالہ است در ہنرل و این چند کلمات

از ان است انکہ ہم آنکہ در جاہ مردم طبع بکند المراد انکہ جاسکے وسیع افسر یہ را در او جاسے
آسایش نباشد انما کل انکہ بر بے و اہل آن ملتفت نشود و غم و شاد سے سبب الفعل او نگردد
آلادی آنکہ نیکخواہ مردم باشند المراد آنکہ سخن بر یا نگوید اللہ انشاء انکہ عقل بعاش ندارد و الجبار
دولت باز العالم ہے دولت الجواد در دیش انیس مالدار کلیست الا کبر شہ المشرق و رود عقب
دورخے است افسس آنکہ در شب راہ زند و پور از بازار اجرت خواہد القاضی بیخ در کل نایب
قاضی ایمان ندارد او کیل آنکہ حق را باطل کند اہشت پنجہ بند الحلال انجہ بخورد حرمین القاضی
طرفے کہ بیخ چیز بر شود انکہ ہم خوش آمد کوانشا عر طامع خود پسند انہ ان طرفہ و زود انقلاب
زرگر و اعطار ہمہ کس را بیمار خواہد البطب جلا و الدلال خراب ہے بازار الشراب مایہ آشوب الیہ
خراب ہشتا الفارغ صحت موت انما حاصل احتیاج المکر جماع سلال البکارت اسمے کہ سمے ندارد
الفکر مردم را بموجب بیمار وارد القاہم لللیل مرد غیب الصائم الیہ فرج زن ہے شوہر
الذکرت حاصل کتھڑائے الرشوت کار سار بجبارگان الواظظ آنکہ نگوید و بکند الذات نجیث
ہمسایہ المشہور آنکہ جماع بسیار وہ صاحب خرا آنکہ بازن پیرہ جماع الرشیش در دست
اوین سفار ان و بدستور از ہزلیات ملا و پیازہ در القاہم دوم سطور است شیخ عمر داغستانی
از بزرگان شاہخ عمد بودہ یکے اورا گفت بہت چہیت گفت بر سفسدہ نان نہادن و در معرکہ
جان دادن اورا پرے بود بطور نام در نصیحت افسر مودہ سے لاشو و شیخ مشو سلمان مشو
مولا نا مظفر بروے و گفته اند کہ از قریہ و اب سن اعمال حواف است ازان در بعضے شیخ
اورا مظفر دالے نوشتہ اند شاعرے ماہر و برجستہ بود و گویند بغایت بی تکلف بود و ہمیشہ
رفت کمند و حاتمہ کیف پوشیدی و گفتے ہا ہر سنگرید یعنی بنگرید ملک مغز الدین کرث رورے
بدریے اورفت و اورا بر خاک نشستہ دید گفت در صدارت قصیدہ کہ گفتے ہزار و بیارت و اوم چہ
کلیم خترے کہ بر خاک نشینے گفت ایچہ کلیم کہ گسترده ام بعد ہزار دینار خریدہ ام پس بدست
خود خاک دور کرد و کلیم از زیر آن نمایان شد و قحے از غیاث الدین کرت برنجیہ و بشیر از
شد و بخدمت شاہ شجاع رفت بر کنار مسند او نشست شاہ شجاع برنجیہ و گفت بیان
خراسانے و خرچہ فرق است گفت مسند و پایکے ہنہ شجاع آزانما شنیدہ انکاشت پس چون
طعام آوردند نظرون زرین و حسین بسیار بود شاہ شجاع گفت ملوک خراسان را کلفات
نہت گفت کاس و طبق زرین است لیکن در کاسہ ہاسے ایشان آتش بیشتر باشد شاہ شجاع
ہر آنکہ رعایت حقوق ملوک خراسان کرہ سخن از و پسندید و صمد جزیل داد شاہ وجہ الدین غلیل
اشتر آبادی چہ جاتے شیراز سے از احفاد سید ثریب جرجانے است بعضات جمیدہ موصون و بخود کر

اشتمار داشتہ از دشمنان نقل میکنند کہ دلالت بر سادگی او کند از جملہ آنکہ شبے فریاد بر آورد
 کہ وز دزد جماعتی نشسته بودند گفتند چگونه معلوم شد کہ دزد آمد گفت از پدر شنیدم کہ گفت
 دزد چنان آمدید کہ او از پایش بر نیاید بر چند گوش داشتیم آوازے شنیدم دانستم کہ
 دزد آمدہ است روزے اشترش بر کتھے کرد برنجیہ و گفت اورا جو بید روزے دوتہ
 بگذشت سیدہ آنمہر گفت اشتر از گرسنگی نخواہد مرد گفت اورا جو بید و گویند کہ شاہ فرمود
 روزے رنگریز را گفت کہ استر مرا رنگ کن گفت استر را در خسم نتوانم کہ گفت ہزار گز
 پارچہ در خسم توانے کرد و استر را دو گز است رنگ نتوانے کرد قاضی نظام الدین
 از افانسل زمان بودہ روزے دو کس دستارے بکھرد او آوردند و ہر کدام گفتند کہ از
 من است قاضی بریکے بدگان شد و گفت بر خیزو این دستار را بہ بند مرد بر خاست و بر بست چہرے از شران باقی ماند پس
 دیگر بر گفت بہ بند او دستار بہ بست ولی زیادہ و نقصان درست آمد قاضی بآن نکتہ حکم کرد کہ اورا است کہ درست آمد
 بعد از تحقیق ہچنان ظاہر شد معین الدین علی بن التیسر تبریزے معروف بشاہ قاسم
 انوار او در ہر ایت حال ریاضت و غمگین کشیدے و مناسب علوم ظاہری و باطنی
 گردید چون بکمال رسید بہ منقسم بر داخت یکی اورا گفت نشان عاشقے چیست گفت لاغر
 جسم و زرد روستے گفت شمارا خلافت اینست گفت پیش ازین عاشق بودیم و اکنون
 معشوقم داین بیت بر خواندے سن گداسے بودم اندر جانقاہ شاد گشتم قصر باید
 ہر شاہ در ویش دہلے فروتنے از شہر اے زمان بودہ وقتے بہرات رفت سلطان
 ماند تا بسباغ بود و در ویش را آنجا راہ ندادن از راہ آب خود را ساغ افکند و چنان بہتاد
 میرزا گفت تو کیستے گفت آیم گفت آب متوک باشد و لو سا سکے گفت شمارا دیدم سچ ہستم میرزا
 گفت ہارسے بگو کہ کیستے گفت پسر خدایم سلطان ندیے تنک چشم داشت گفت اگر تو پسر خدای
 چشم تنک اورا وراج کن گفت پدر مرا بعالم سفلے فرستادہ و مہام این عالم میں سپردہ و عالم
 معلومی را مخصوص بخود داشتہ از کمر بالا بر اورا است و از سہرین تا پامارا اگر میخواہی ہر چہ
 از دہن تعلق دارد فرماں کنم سیدہ زانچند بد و اورا پیش خود خواند و دریافت کہ در ویش غنی
 است در رعایت او کوشید مولانا خورشید ہر اتے از طرف اسے شعر ابودہ و جزئی نظیر نہایت
 و در خدمت سلطان محمد بن سیدہ زابا یسنقر سہرے بر دہے است روزے در مجالس اورا معالج
 ملوک سخن میرفت مولانا ہر یکے از ایشان را بچیسے صحبت کرد میرزا گفت اکنون بگوے کہ من
 از چہ عیب دارم گفت فرکابلے دزدانوں بلبے نیست گفت این را چہ معلوم شود گفت از آنکہ
 می توانے گفت کہ مرادہ ہزار دینار بدہند و نمی گوے میرزا بخندید و امر کرد کہ اورا پنجرہ دینار بدہند

مولانا گفت این منبر کا بے دیگر کردہ کہ وہ ہزار نکتے بہر م سباح ہر دے ہر دی شاعری ظریف
 بودہ بنزل نوع تمام داشت و گفته اند کہ از او اصلان حق بودہ و بہر ستر خاک بگفتن اشعار
 ببادرت میکردہ و این چند بیت از ہزلیات اوست سہ گاہ کون یا بچم و گاہی کس ز رشت
 عیب زندان کن اسے زاہد پاکیزہ مرثت + کس انداختہ بودم بملطہ در کون رفت + ہمہ جا خانہ
 عشقت چہ سجد چہ کشت + مولانا کمال الدین حسین و اعظم ہزارے المتخلص بکاشغے از فضل
 آن دیار بودہ تفسیر حسینے و ردضہ العنفا و دیگر کتب از تصنیف اوست و در جو اہر تفسیر در تفسیر کریمہ
 اللغزین یومون بالغبیب و یقیمون الصلوات و ما رزقت ہم یفقون ذکر کردہ کہ اظہر بقوت کہ مراد فقہ
 زکات باشد و زکات ہر چہ از جنس اوست زکات مال مواسات بودہ و با درویشان زکات غریب
 تواضع و احسان و زکات دولت لغرت نصیغان و زکات فرزندان توختن یتیمان و زکوت خانہ
 آوردن سہمان و زکوت اختیار دستگیرے در ماندگان و زکات علم تقسیم دیگر ان و زکوت
 محبت پرہیزہ کردن از گناہان و زکوت قوت جہاد کردن با کافرہ ان و زکوت آواز خوا
 خواندن قرآن و زکوت کوشش ناشیندن عیب و بدگویی و ائصال آن و زکوت زمان ناگفتن غیبت و دروغ و بہتان و زکوت
 و بدہ نگرستن بہ بیگانگان و زکوت اسلام مخالفت شیطان علیہ اللعن و زکوت زہد دور بودن از در سلطان و زکوت فقر استغنا از
 ہر حضرت ستان و زکوت دل تقسیم سلام و ایمان و زکوت سرواقت امر پروردگار جہان و زکوت زہد گافی فدا کردن جان در را
 رفاے زمین مولانا بدر الدین ہلالی استرآبادی از شعرا زمان بودہ بہرات افتاد و سلطان حسین ہر زامیوست روئے
 در مجلس سلطان ہر زکسے شاعر تقدیم کرد و زکسے ہر نجیبہ گفت ترا ہر من تقدیم شد
 گفت مرا ہر تو بہ وجہ تقدیم رسد اول آنکہ زکس از زمین سبہ وید و ہلال ہر
 آسمان است و دوم آنکہ ہلال نام غلام و زکس نام کبیرک سوم آنکہ زکس مشابہ چشم
 است و ہلال مشابہ ابرو و ابرو از چشم ہلال تر است و ہلالے عمرے دراز یافت و
 عبد اللہ خان چون ہرات بکشود ہلالے کجہ مت شتافت و معزز شد عا سدان
 برقص اورا بست کردند عبد اللہ خان بقتل وے فرمان داد گویند پس از ان
 عبد اللہ خان پشیمان شد و دیوان تصنیف اورا بکشود و این بیت بر آمدے مارا بجنا
 کشتہ پشیمان شدہ باشے + خون دل مار بختہ حیران شدہ باشے + شنائی ہر اتے از
 شعراے زمان بودہ ایسہ علی شیربا و مزاج کردے و شنائے جواب ہاسے درست وادی
 روزی ایسہ علی شیرباجام رفت و ہنگام بیرون آمدن از حوض فوطہ از میانش جدا شد
 سغضب آزار بر خود بہچید و گفت اسے شنائے کون ما دیزے گفت آسے اما درست نہ
 و دیگر مزاجا در حوال ایسہ علی شیربا نوشتہ شد سید قاضی محمد رضا بلطعن طبع موصوف بودہ شد

تاریخ

مرثیه اولیای علیهم السلام

شاه طهماسب پیرست و انیسین نعل خاص او گشت شاه طهماسب شهبه با کبیا نشسته و با بودی که تا صبح بیدار بودی ستارگان
 ازان در ستوده بودند و چاره نداشتند شبی بسی شست و در آن ناس راه سخن بگفت ای پلجی که بروم رفته بود و برگزیده که تا حال
 نیامده خانه گفت نشسته ایم یا بیا بد شاه بخندید و او را سلامی تسبیح داد **شیخ بهاوالدین محمد آسلی**
 آسلی از بزرگان مجتهدان امامت و در خدمت شاه عباس صفوس نمرتنی عظیم داشته و علوم عربیه نیکو پیدانسته
 و از مصنفات اوست کسکول و ازان کتاب است سیل رحل حکما یکت سال از یک و مقال مات نفق مال با شیت
 قال حیات یعنی سوال کرد نشسته از حکیم چون است حال برادر تو گفت مرد او بس گفت سبب موت چه بود گفت
 حیات او یعنی حیات سبب موت بود میر حیدر معماسی از شاه بهر شوره زمان بوده و در قنعت
 مهارت تمام داشته او یعنی از الفاظ را که در عهد و بیاب عمل موافقت و از ندر جمع کرده ازان جمله است
 عالم خانه خواب راحت کاشان غریب ساویب یاک محبوب

۱۳۱	۱۳۱	۶۰۹	۶۰۹	۳۶۲۰	۳۶۲۰	۸۰	۸۰	۵۰	۵۰
تاریخ	شاه	طهماسب	قهار	جهان پناه	شاه عباس	شاه نجف	تست	شعیه	شعیه
۳۰۹	۳۰۹	۱۱۶	۱۱۶	۱۱۶	۱۱۶	۲۲	۲۲	۵۴۹	۵۴۹
عاق	عاق	شعبان	شعبان	عقلم زن	عقلم زن	زوجه	کیک	کودن	کودن
۱۶۱	۱۶۱	۳۶۰	۳۶۰	۲۲۶	۲۲۶	۲۱	۲۱	۸۰	۸۰

پوشیده نماند که چنین مرزا سرخوش قرن محمد فضل چند الفاظ جمع کرده منظوم ساخته است از اینجا است مقصود
 به عقل در از نقتنه و کوفت
 ۲۱۲ | ۲۱۲ ۵۳۵ | ۵۳۵





صاحب این اقلیم زهره است و حد او شش آنجا بود که دراز تر سه روزش چهارده ساعت و نصفی و ربعی و وسط آنجا که درازترین
 روزش تا به بلو از ده ساعت رسد و حد دوم آنجا که ارتفاع قلب چهل و یکد رجه و ربعی باشد و ساکنان این اقلیم کمتر سپید پوست
 میباشند و این اقلیم از جانب مشرق امتداد یافته بر وسط بلاد ترکستان و تا در این شهر گذرد و آنجا چون را قطع کند و بر شمال
 بلاد خراسان بستان و کرمان و فارس و وسط بلاد وری و شمال عراق و بحر و جنوب آذربایجان و وسط بلاد دارمینه و بلاد روم
 و جزایر یونان گذرد پس هر جنوبی بلاد و به کل الزهره و میان بلاد اندلس گذشته بحره قیانوس منتهی شود و درین اقلیم که کوه
 شصت شهر و بقولنی و ولایت و پانزده شهر است و از آنجا که به شرق و آن در زمان پیشین نام شهری بوده اکنون چند
 شهر بدانجا ملحق گشته و تمام ولایت از کنار آب که تا در بند باب الالباب و ولایت شر و آن است باب الالباب را نوشیروان
 تعمیر کرده با عمت آنکه مردم هرگز همیشه تا بخد و موصل و همدان آمدندی و غارت کردند چون نوشیروان پادشاه شد پس
 بلک خرد خرد فرستاده و خزی بجو است و صلح بدان نسق اتفاق افتاد که یکدیگر را به میند نوشیروان جماعتی از لشکر پنهان ساخت
 نام مردم خرد را غارت کردند و خاقان کلمه نموده پیغام فرستاد که نوشیروان ابا از نیمه یعنی نموده گفت م ازین قصه خبر نیست بلکه
 منفردان میخواستند تا بین الجانبین خف و مت راست سازند بر این بنده باب چنان می نماید که دیواری و سدی در سر حد میساریم
 تا آنجا فغان آنچه اندیشیده اند بران کامیاب نشوند پس شناختن رضاداد نوشیروان باب الالباب و ابانگ رضام قامت
 کرد و در این بین بران ترقیب داده محافظان بران گذاشته و در بعضی نسخه اصل شهر شر و آنرا که از این بنده نوشیروان است و تقریب
 باب الالباب واقع از اقلیم چهارم شهرده اند و باقی توابع را از اقلیم پنجم گفته اند اکنون آنچه از آن شهر شهرت دارد این چند شهر است
 که باکو ارش و شامخی و غیره با نامند و بر این بنده شهر و آن را از اقلیم پنجم می یابیم باکو از شهرهای شهر و آن است بر کنار درهای خرد
 واقع شده و از اطراف آن ترقیب و در فرسخ یک سفال خاک که به نیکه است در آن زمین نرودید چون آن زمین را که
 بر آن سنگ گل است ده که حفز کنی تا خاک رسد و در آنجا حایت است که سنگ آنرا بجای میزیم بکار برند و از مضافات
 علییان که ترقیب پانصد چاه دارد که فقط سیاه و سپید و حاصل میشوند در همین موضع زمین است که هر جای آنرا بخت طرح
 حفز کنند و دیگر بران گذارند بی میزیم و آتش بعد از ساعتی و کمتر از آن طعاعی بخته بصول می پیوندد و در شش از این بنده
 نوشیروان است و هوای آن بغایت گرم بود و فانه گلستان در غایت استحکام و ارتفاع مالا کلام از توابع آنجا است

شهری محقر است اما در کمال معموری چنانکه نیست هزار فرور و ابریشم هر سال در آنجا میجوشد و شری میشود و از میوه با سبب و
 آنرا و نهند و آن در نهایت خوبی بجهل می پیوندد و قلیله از ابنیه قباد بن فیروز ساسان است و آب و هوای نیک میدارد
 و از مضامین آن دره ایست در کمال حضرت و میرانی دارد در رعایت حرارت که بخارا آن مانند شعله آتش گدازنده و
 سوزنده است چون قدیمی چند بریان پذیرد و در منافذ اشجار فرورود و بمقدار یک تیر بر تاب پنهان گشته باز ظاهر میشود
 و در نهایت خشکی و کوارندگی پوشیده ماند که پادشاه شروان را شروان شاه گویند و در نسب ایشان بعضی گویند که از نسل
 بهرام چوین اند و بقوی بآرد و شیر بالکان میرسد و مولف تاریخ صحیح صادق بجای ما سبب عم نو شروان میرساند آورده اند که جمله
 ایالت اندیا را داشت بعد از او اولادش آنجا سلطنت کرده اند تا آنکه ابو الهی منوچهر الملقب بجاقان پادشاه
 شد و خاقانی شاعر را ترتیب کرد و در تحلیف بخود منسوب ساخت و چون سلطنت شروان بعد سلطان خلیل پیش
 شروان شاه المشهور بفرخ بسیار رسید و شروان شاه تاریخ جلوس اوست و در زمان او سلطان جید صفوی
 پدشاه اسمعیل صفوی لشکر شروان کشید و کشته شد پس چون شاه اسمعیل خروج کرد در بسنه نهاد و هفت هجری در آنجا
 شامی و پادشاه و آن شاه فریخ بسیار رزمی صعب کرده او را بقصاص خون پدید بقتل رسانید و بالاخر روزگار شروان شامیان
 در نهند و پیل و پنج هجری سپهری گشت و آنملکت در تصرف سلاطین صفویه ایران درآمد امیران و ولایت مختص و در برابر
 موغان قشده و از کوه سنگ بر سنگ تا کنار زمین آب ولایت موعان است و هوای آن دو ناحیه بگرمی مایل است و در
 اقلیم گوید که در آن گیاهی است بشکل آدمی که گیسو دارد و حکما آنرا از سمیات میدانند و صد و دوش تا ولایت آرمین و شروان
 و آذربایجان و بحر خزر پیوسته و مؤلف سالک سالک شروان آنجا را داخل ایران شمرده اند و در آن چند شهر است مثل فیلس
 و سلطان و ساسان آن و گنجه و شروع اما در الماکش شروع بود بر روح از ابنیه اسکندر رومی است و قباد بن فیروز شاست
 به تجدید آنرا تعمیر کرده تقلیس از شهرهای معزوف ایران است و بانی آن نو شروان بود و در آن چشمه های آب گرم بسیار
 است و یکی از چشمه های را خاصیت کرده بیضه در او گذارند به بیضه بچند بشود و یکی معدوم میشود گنجه شهری جان فراد نظمه
 فلک شاست شاعری گوید قطعه چند شهر است اند را بران مرافع تراز همه بهتر و سازنده تراز خوب آب و هوا گنجه گنجه در ایران
 صفایان و عراق بود در خراسان مردطوس و روم باشند بلیقان آباد کرده قباد بن فیروز است و قلعه مستحکم دارد چون
 بلاکوخان بران دست یافت ساکنان آنجا را هلاک ساخت و سالها آباد آن نگشت مؤلف هفت اقلیم از صور تا قلم نقل میکند
 که لشکر ایلیان که بلاکوخان باشد در بلیقان را محاصره نمود و صورت نخته نشد چه سنگ جهت نمیش یافت نمی شد بلاکوخان
 از خواجده نصیر الدین طوسی که همواره در کبابش پیوید بر سید خواجده فرمود تا در فتانرا بصورت سنگ تراشیده و درون آنرا
 کجا دیده از اربز و سرب پر ساخته بجای سنگ در زمین بنهند و بدرون آنگند چنان کردند قلعه مفتوح شد و در روز هفتم اصفیا
 مسطور است که امیر تیمور کورگان بعد از مراجعت دوم در صد و آبادی بلیقان گردیده بر لاس را اخراج نمود و در نینب شهر
 آبره که میز را شتاب خواست که شهر را اعمارت کند بعضی مانع آمده نگذاشتند و دیوهای گفتند بر ابنیه بجهت جوی آب اشارت
 فرمود که تا حال جاری است و آبادی بلیقان از آن بجمول پیوسته بهر تقدیر گویند که اکنون بقدر دست آبادی دارد

منیله

بهرام چوین

سلطان جید صفوی

مردان

در کتب معتبره

خوارزم اسم ولایتی است از آبادانی عظیم و اطراف آن بیابان است و باعث آبادانی آن چنین نوشته اند که یکی از ملوک پاستان
 بهیمنی غضب کرده فرمود که آن جماعت را بمضوع بقید بر بند که از آبادانی دور باشند فرمان برداران ایشان را بدین ولایت که
 الحال خوارزم است و در آن وقت مانند قضیه موسی علیه السلام از آبادانی دور بوده آوده گذار شدند آن جماعه در آن خمر و لوم لقبه
 را غنیمت شمرده دل را بر اقامت نهادند و غریبانم کس روی بکاری آوردند تا بعد از مدتی ملک از احوال ایشان پرسید فرد
 معلوم باشد که سرانجام شان چه رفت به در بلخ و شور در قح و جام شان چه شد به ملک را رحم آمد و کس به تفحص ایشان
 فرستاد آن شخص آنجا رفت دید که جبهه خود خانه با از چوب و کلاه ساخته اند و بنیم بسیار جمع آورده اوقات بگوشت ماهی میگذرانند
 چون بران آنجماعه خور نام گوشت در رم همیشه باشد هر آینه بخوارزم اشتها ریافت پس از آن که ملک بکیفیت ایشان مطلع
 گشت فرمود تا چهار صد درن ترک برای ایشان فرستادند و آنجماعه چهار صد نفر بودند و بعد از آن از توالت و تناسل ایشان بسیار
 شدند و از خیر شمار گذشتند و اهل آنجا اکثر لشکری و شجاع اند و تبتی سلطان محمد بن کس شکست یافت بشهر در آمد و صاحب آن
 سی هزار همراه وی شدند و هوای خوارزم نوعی سردشت که اگر هنگام صبح از شهر بیرون رود نیم آن بود که دست و پای می شنا
 گرد و چون موسم کاسین حریره شود هر کس پارچه زمین را که در سفر در آن باشد متصرف شود و به سر لونه سفر خارا قلم کرده شبگاه
 گذارند بر اینجه تیره و غایت شیرینی و تازگی حاصل میشود و این نوع حریره به آب اعتیاج نیارد و از منسافات خوارزم یکی
 او رکنج کبری است که دار الملک بود و الحال شهر خوارزم بمرات از آن است و دیگر او رکنج صغری که آنرا بر جانب خوانند
 و بر جانب از آنمات بلما چون است همچون شهر لسان مسعود از رسول صلی علیه و آله نقل کنند که فرمود رسول صلی که غلیه و سلمه شب معراج بیان گفتیم
 هر کس که در گردن و چون بر فراش بهیروز در قیامت شنید بر خیزد و دیگر کات و در رعان و جنوق که مقام بنجم الدین کبری بوده و هزار اسب
 از آن جمله است هزار اسب شهر لیت در غایت محکمی و آب انوار و احاطه کرده و از یک راه پیش ندارد و خوارزم شاه
 عمر با آن حصن حصین مامن خود ساخته با سلطان بنو حجاج الفت در زبیده آورده اند که وقت سلطان شهر قلعه هزار اسب محاصره
 نموده نوری گوید که طازم بنو بود این رباعی بر سر می بست و بدرون قلعه انداخت رباعی ای شاه همه ملک جهان حسب ترا
 در دولت اقبال و جهان گشت تراست به ام و زبیک حمله هزار اسب بگیرد فردا خوارزم و هزار اسب تراست به و در شید
 بطراط که درون قلعه بودی نیز این رباعی بگفت که بیت آخر او بدین است بدیست که خصم تو ای شاه بود درستم گردد و یک حزر هزار
 اسب تو تواند برد و آن قلعه را لشکریان مغول نیز پنج ماه محاصره داشتند تا بران دست یافتند و در عیب الیه گوید که لشکر مغول
 زیاده بر بست هزار بودند و چون فتح نمودند بر نفر بست و چهار س از مردم شهر حصه رسیده بود که بقتل رسانیدند
 شیخ بنجم الدین کبری در هنگام قتل خویش این رباعی گفته قطع ای خالق مورد و مار و زاغ و بلبل به ناپا و دشمنان
 بالکل به منستی سگ را بهمانه ساخته به از تسب تو میکنی چه تا تار و مغل به حکایت رحمت الله دختر ابراهیم هزار اسبی که از
 غریب رود زگار است ابو العباس عیسی المروزی گوید که من قصه او شنیده بخوارزم رفتم و از اهل آن شهر پرسیدم گفتند سی سال
 است که رحمت مذکور طعمای بخورده است بر آینه زیارت او رفتم زنی خوب روی مشاهده کرد بعد از ساعتی از او استفسار
 کردم گفت من زن بخاری بودم وقتی پادشاه تبرک حصار هزار اسب را محاصره کرد اهل قلعه خواستند که بیرون روند و

حیاری کنند وانی شهر نایع شد و گفت چندی صبر کنی تا هر عهد است که دانی خراسان است بعد و ما بیاید جمعی جوانان از شهر برون آید
 برترکان حمله کردند که از آن پشت دادند جوانان تعاقب نمودند چون ایشان را از دیوار پشت بصحرای کشیدند که از آن برگشته چهارصد
 از مسلمانان را شهید کردند و در آن عمر که شوهر من نیز شهادت رسید چون شوهر را کشیدند دیدم چند دفع بسیار کردم گفتم شما قوت
 از کسب شوهر بوده اکنون باعث مذق من خواهد شد درین اثنا باک نماز شنیدم نماز گذاردم و تضرع کثرتان سر به سجده نهادم و خواهم
 در ربوب خود را در زمین درستی دیدم که سنگ بسیار داشت من افتان و خیزان به تلاش شوهر ط آن وادی می نمایم و شوهر برای تحریح
 ناگاه سناری نما کرد که ای زن چه می طلبی گویم شوهر خود را دست دراز کرد و گفت دست من بگیر از زمین پاکیزه را سائید که خوابت
 پاکیزگی داشت قصر یادیدم که هرگز ندیده بودم و نه بای آب شارب بر زمین جریان بی انگه کنه باشد و مردم صلفها دست بسته
 بودند و جامهای سبز در پویشیده و صفه با در پیش افکنده و طعام می خوردند چون نیک نظر کردم شوهر خود را در آن جامه دیدم و از
 آوازی شنیدم که امی رحمت پس شوهرم روی بچکس که دوگفت این عورت گو سنه است اگر رضا باشی قدری از زمین طعام
 در هم آنجامه گفتند را با شد روی پارچه نان که در دست داشت بدادند دیدم در کمال سفیدی و منق آنرا بخوردم بطعم
 شیرین تر و چون از کسکه چرب تر شوهرم گفت برود تا در دنیا باشی تیار تر بخوردن بی باشد چون بیدار شدم خود را بر سر پانتم
 و از آن روز تا حال آب و نان حاجت نشده و از بومی طعام آزرده میشود مخفی نمائند که از سلاطین خوارزم یک بکس خان
 است که اجدادش پویشکین غرچه غلام ملکین ملک سلطان سلجوقی بود و آخر الامم مرتبش بجای رسید که در پانصد
 هشتاد و نه هجری بر سر و کجنگ گاه سلاطین بود دست یاففت و تمامی خراسان را قبضه نمود و در پانصد و دو و طغرل سلجوقی را بکشت
 بر عراق ستونی شد و در تبریز طغرل سلجوقی وانی عراق و عجم گشت بالجله بعد از بکس خان قطب الدین سلطان محمد
 خوارزم بن بکس خان از پیشتر بخوارزم آمد و بر تخت نشست و تمام خراسان و عراق عجم را دانی به غور و غزنین بگرفت با و شاک
 در رضایت شکوه و شست بوده و پدید رسیدش که تاج گذار گورخان فراختای اول و ثانی بودند در سیم خراج برداشت و با سکو طر اسپهبد
 گورخانی رزم کرد و طغرل یافت گویند در آن آردان که میان خوارزم شاه و سلطان شهاب الدین غوری مصالحه اتفاق افتاد و
 شهاب الدین غوری برادر علیشاه بن بکس خان را که در صحن داشت بخوارزم فرستاد علیه شاه یا برادر بود و آنکه متوجه شده بگفت
 بساطان محمود غوری پیوست محمود غوری او را کمال اغوا نمود پس از چند روز محمود را کشید تا یافتند چون از اولاد تلوک غور
 کسی نمانده بود غوریان علیه شاه را بسطت برداشتند چون خوارزم شاه بر برات رسید نشور سلطنت غور با خلعت معسوب
 بر و نامی نزد علیشاه فرستاد و علیه شاه را با خلعت پوشانیدند بخلوت برود بکشت غور و فریزه که خوارزم شاه را صافی نمود و در
 شش صد و پانصد هجری بعد از فوت تاج الدین ملد در صاحب غزنین عزم آندیا کرد و بگرفت و در آن مغربست و هفت
 خردار طبل برین ساخت و اول امر کرد که بکشت هفت تن از شاهزادگان بجای نقار چیان آنرا نخواستند و در آن وقت بکشت
 پنج تن از امرادر کاب بودند و بعد از کوش نوبت سلطانی بر در بارگاه ایشان کوس نیز زدند چون سلطان محمد خوارزم شاه
 غزنین بگفت و بر خزان سلطان شهاب الدین غوری دست یافت مناشیه در اختلافه که ناصر عباس از بعد از
 بشهاب الدین غوری نوشته ادرا بر مخالفت خوارزم شاه تخلص نموده بودند بدست افتاد این می موجب یادداشت

از خلیفه گشت و در استیصال ناصر عباسی سعی شد و از ملایر مملکت قوی حاصل کرد که اولاد علی علیه السلام را خلافت باید پس مضر می نمود از مرغان و بجهت خویش تحریر کرد و با سه صد هزار سوار مرزی بفرستاد و بهمدان رسید ناصر عباسی خلیفه از فرج کشی حواریم ساه عظیمم رسید و شیخ شهاب الدین سمرودی را بر سالت نزد خوارزم شاه فرستاد و آن در ضمن بغداد در احوال خلیفه عباسی گذشت بالجمله چون سلطان از غریمت بغداد ناچار شده بازگشت در شوکتش نقصان و بجاننش و همی تمام راه آیت و پس از آن به اندک زمانی چنگیز خان روی بآند یار نهاد که در آنچه کرد و بسبب تو چنگیز خان بآند یاران بود که احمد خان محمدی که از اعیان ما را ارکان بود و بعد خوارزم شاه نزد چنگیز خان شد و خوشنود بازگشت چنگیز خان ام کرد که هر یک شاهزادگان و امرا و کس از ملازمان خود را بمملکت خوارزم شاه فرستند باقالبش استعنه آن دیار بیار و زنده پار صد و پنجاه مرد و مسلمان جمع آمدند چنگیز خان بخوارزم شاه نوشت که چنانچه بازگان آند یار را خوشنود ساختم تو هم انجامه را خوشنود بازگردانی چون انطالیقه بانرا رسید نزد از انبختی که آنجا امیر ابنا الحی که خا بر خان خطاب داشت رفتند یکی از انجامه که با میر سابقه مضر می داشت او را بنابر الحی خطاب کرد و خا بر خان بر محمد و همه را موقوف داشت و بسطان خوارزم نوشت که فرستادگان چنگیز خان را ای امیر بر رسم عباسی آمده اند سلطان بقتل ایشان فرماند و خا بر خان همه را بگشت چنگیز خان بشنید و بخوارزم شاه نوشت که خا بر خان را بمن گذار تا از دایم مقام کشم خوارزم شاه ایچی او را هم بگشت چنگیز خان با سپاه موفور که عشر لشکرش هشتاد هزار سوار باشد و به ازین حساب هشت صد هزار سوار یعنی هشت لک سوار میشوند روی بدیار سلطان محمد خوارزم شاه نهاد گویند که چون حادثه قتل جماعه بازگان نماند واقع شد چنگیز خان در عزم مملکت خوارزم شاه متفکر و متردد بود که ناگاه فرستاد ناصر علی عباسی خلیفه که از خوارزم شاه متوجه بود به طلبش رسید شادمان گشت و روان شد خوارزم شاه آنگاه در عراق بود از انجامه پیشاپه رود ما در آنجا چند شتافت میرفت تا بحاجت رسید که آنجا گشتگان بسیار بودند مردی زخمی یافت از حال و سواد که در او گفت شاه چنگیز خان اینجا به اتفاق لشا شاه رزم کردند و غالب آندند و سلطان بی آن لشکر شتافت و دیگر روز بر بلینا رسید امیر لشکر جوچی خان بود و سلطان پیغام داد که پدرم چنگیز خان ما را با تو جنگ نفرمود سلطان سخن او را گوش نکرد و در کب بزم آورد و جوچی خان به مقابله عظیم کرد و قلب سلطان پراکنده ساخت جلال الدین منکره پسر بزرگ که بر میمنه بود حمله آورد و جمعی از موافقان بگشت پس چون شت جوچی خان آتش بسیار در پورب برافروخت و پیش چنگیز خان رفت چنگیز خان بر شفیت و سلطان را تو همی عظیم از سپاه مغول بخاطر راه یافت و بسیم قند بازگشت و از چهار صد هزار سوار که بالو بود و نند با طرف حد ممالک جهت نگا داشت فرستاد و پراکنده ساخت و خود را از محاربه معاف داشت و بخراسان آمد و مادر خود بر کان خانو و سایر حرمها را از خوارزم نخواند چون بلخ رسید پس پسرش جلال الدین منکره گفت سپاه مراده تا کنان همچون نگا بدارم و دشمنان را از عبور مانع آیم نه پذیرفت و متوجه عراق و عجم شد و در راه شنید که چنگیز خان بخارا را بگرفت و در مصر سه شش و هفتده بحیری سلطان به پیشاپه رسید و مجلس بزم آراست و هیچ وقت با صحاب ما جات نه پرداخت و بله توسط پ مشغول گشت درین اثنا بته یونان سویز ای بهاد و تقدیمه سپاه چنگیز خان از همچون عبور کردند سلطان ما و را بقارن فرستاد چون سلطان مترس چند از رسته جسته یونان سلبه استیلا یافت سلطان بقارن و دروازه انجامه استر ای

رکعت و بجزیره اسکون پناه برد و سیاه مغول که چوپانان تیمسار قبا از فرستاده بود و بجه و در جزیره اسکون رسیدند بازگشتند و قارن در را محاصره کرد و دانهایی قارن در که هرگز از تنگی آسب هیچ گاه از راه مخ کشیده بود و در آن زمان بر کما حافی گشت بر کما حافی تون و ناصر الدین وزیر سلطان از ایامه مانند از حصاریه و آن آمدند و همان ساعت باران عظیم بارید مغولان تمام ایامی قلعه را بخدمت جنگی خان فرستادند و جنگی خان همه مردمان را از آنجا بکشت این جزیره اسکون سلطان مجبور از زمین شاه رسید از غایت خزان بر بگو گشت و در گذشت به او گفتن نیافتمند به آنجا که در برداشت و فتنش کردند و از آنجا در راهی چو سده شد و هفتاد و هجری اتفاق افتاد و در آن طرفین کویند که در آن ایام که سلطان از سپاه مغول بگریخت و پهلوتی کرد و پسرش جلال الدین منکر که گفت همه کس جدا شوند می دانند از گریه و بی بین گریختن سزاوار نباشد گفت ای فرزند آنچه پیش تو پیشینوی گشت آن چیست از روی که با جوی خان حاربه اتفاق افتاد از روی و یوازش نمود آنها الکفره انعام الفجر یعنی ای کافران بکشید تا جان را پس با ما فریم و مغولان کافرا بر ما بر سر استوسه گشت و گفته اند که در غلبه السلام پیشه و سپاه جنگی خان بر چه از مملکت خوانیم شاه بیگ بشود مردم شهر را قتل عام نمود و هر شهر که به صلح و امان بگرفت بعضی از آنرا از قتل عام بجات داد و گویند که خوارزم شاه در سده ششم یا زده هجری جاسوسان بشکری جنگی خان فرستاده بیادند و گفته اند سپاهش از سحر و طلح زیاد است و لشکر پادشاه را ساهامها ما ساهام مشغول جنگ باشند بان محتاج همیشه ندک چیزی از آن بیرون آرند و گویند و بزواسپ و امثال آن با خود دارند و بشیر و مرغ قناعت کنند و با پایان بسم خویش زمین را بکنند و هیچ باقی نماند و از علف و چوبی گاری توج بکنند و طلق نخورند و آن گروه حلال و حرام شناسان و گوشت مسگ و خوک و سایر حیوانات نخورند و سفند نکند و با زنان پدر فساد کنند و چون بر خصم ظفر یا بند خسرو بزرگ را بقتل رسانند و اگر آب بزرگ رسد کشتی بخوابند و شب جانوران را بیکدیگر بدهد و زنده و آنچه که دارند در آن بزند و بیدم اسپ بندند و سرش حکم سازند و از آب نگذارد خوارزم شاه عظیم متوجه شد با جمله قتل و نمارت جنگی خان در ضمن اقلیم ششم در تحت ترکستان مسطور است و بعد از سلطان خوارزم شاه پسرش غیاث الدین شاه بگیان شد وانی انجراه نداد ناچار بفارس شتافت و امانک سعدی از یکی را بگشت و بری رفت و چندی بسپرد و در مرتبه دیگر که برای حاجت بعد و پیمان او را نبرد خود خواند غیاث الدین بگیان رفت و براق حاجت استقبال نمود و بشهرش فرآورد و باو شریک مسند شست و غیاث الدین را بفرزند خطاب کرد و روزی غیاث الدین او را گفت این همه نخوت ترا که داد گفت آنکه از سامانیان بغلامان ایشان غیر یوان و از سلجوقیان و بنندگان ایشان خوارزم شایمان داد پس طومار کرد با غیاث الدین را بخواست و بالا آن غیاث الدین را بلامک کرد و باوردی زاری آغاز نهاد و براق او را ورششده و هفتاد و هجری از پسرش فرستاد و دیگر از پسران خوارزم شاه جلال الدین منکر که گفتند که خاسه برینمی داشت و او بعد از فوت پدر از جزیره اسکون برآمد و عزم خوارزم کرد و برادرانش آقا سلطان از براق تا ایلر که آنجا بودند بخدمت آمدند جلال الدین امیر را منافع یافت و بطایفه اندک روی به پیشاپور نهاد و از در سپاه مغول رسید و هفتاد و نوزدهم کرد و شب پدر رفت و برادران وی از پسران بخوارزم رسیدند و مغولان یکی را از آنها زنده نگذاشتند

پسرش

جنگ

جلال الدین بخرنین که بعد پدرا و حکومت آنجا داشت رفت سیف الدین عراق که امر ابدارش با چهل هزار مردین الملک
وانی هرات بخدست وی آمدند جلال الدین درخرنین استیصال یافت و دروی باشکر مغول نهاد و هزار کس از ایشان را بکشت
فیقور یومان بحکم منکرخان باسی هزار سوار غم زرم او کرد و جلال الدین نیز گناه شتافت باو شاه پیاده شده بفرسود تا بسکو
اسپان بر میان بندند و از صبح تا شام زرمی صعب کردند و دیگر از فقیور لضمود تا هزار سوار از چوب و نمد مثال از عصب کشین
نصب کنند ایشان چنان کردند سپاه جلال الدین بگمان آنکه لشکری دیگرست بدو غولان آمدند نه نیت خواسته رفتند جلال الدین
ایشان اول داد و دروی بر زرم نهاد و جنگ صعب کرد و ظفر یافت و در آن سال برفت مار با سپاه مغولان مصاف داد و مظفر گشت
و چنگیز خان از طایفه آن متوجه اندر آب شد و قلعه آنها بگرفت و قتل عام نمود و بسیاران شد و بکشت و هر کرا یافت بکشت و در شصده
دینیه مجری قصد خرنین کرد چون جلال الدین آگاهی یافت مجال توقف ندید و غم مند وستان کرد و چنگیز خان از پی بر آید و در
سند که عبارت از آب انگ است باور سید سلطان جلال الدین با سه هزار سوار بر زرم پیش آمد و سه صد سوار مقدمه رسان
و هزار بر میهنه و هزار بر میسه و گماشت و ششصد سوار در قلب بایستاد و سپاه چنگیز خان که زیاده از قطرات مطرات بودند بکلمه
از مقدمه و میهنه و میسه و اش اثری نگذاشتند سلطان با آنکه در قلب بودند و میدان شتافت و زرمی صعب کرد و چنگیز خان
از نهایت شجاعت او متعجب شد و فرمود که زنده او را بدست آرند جلال الدین زرم میکرو تا آنکه زیاده کشی با او مانده پس
بیشکر دشمن جمله بر او ایشان را دور کرد و جوش بینداخت و تیر خویش برگرفت بار بار بر اسب زو و خود را بدریا افکند آنرا نمانده بود
با او موافقت کرد و در چنگیز خان بکنار دریا آمد و امر کرد که بنیز زند آب سهند بخون مبدل گشت و جلال الدین نجات یافت
ب ساحل رسید و خبر بتره کرد و در سایه آن بنشست چنگیز خان نامد بفرزندان گفت پس چنین باید آوازی شنید که
ای شاهزاده قدری عناداری بر نیز تا بگرم جلال الدین برخاست چنگیز خان گفت بشین که غرض من فریاد برود تو بود
آنکون بسلامتی برو پس امر کرد که اولاد با نامی او را آنچه در قید داشت و در برابرش بکشتند تا جلال الدین هفتاد کس از
شکریان از آب گذشته بودند جلال الدین بنگام شام روی بر راه آورد و در ششصد و هفت مجری بطایفه قاطعان طرق
رسید بهمراهیان که صلاح در آب انداخته بودند گفت ما از جنگل چوند شهبارید نمرد و بر ایشان بشنوز زدند و اسلحه ایشان
قطع الطریق بدست آوردند پس پانصد مرد و بر او کرد و آمدند و جلال الدین زرم چهار هزار مرد از مهنود که در ب حد قامت
داشتند رفت و بسیار را بکشت و قریب شش هزار کس با ن مقام روی باو آوردند جلال الدین برایشان نیز ظرفیت
و لشکر یانش پس هزار رسیدند جلال الدین بسوی دلی شد و از شمس الدین ایلتش که در آن هنگام سلطنت دست
داشت جاسه خواست که صدی بسو بر شمس الدین از شجاعت وی تیر سید و ایلی ویرا نیز بملک کرد جلال الدین
از دنا امید شد و تاج الدین خلیج را بکوه جودی فرستاد و مافی خواسته آورد پس ده هزار مرد کرد و در چوچرای گنگمار سنگ
را بجز است ناصر الدین قباچه وانی ملتان بکشت هزار سوار غم زرم دیار رای کرد جلال الدین شصت هزار مرد بید در
فرستاد ایشان بر رفتند و با چهار لشکر سندان سلطان غم آستان کرد و قباچه ظفر یافت و شش را چه بسوخت و لشکر از راه
سند بکرات فرستاد و در آن اثنا چوچرا بجمت چنگیز خان عماس تیلماخر بر او در خویش غیاث الدین بعراق بشنید از راه

لنجه دیگران به ایران شتافت براق صاحب بکش دو چیز به او فرستاد و با استقبال آنداد در بشهر برود روزی سلطان ابکار
 رفت براق و رقلعه به بست و پیغام داد که این عرصه خشم سلطان بر نیاید و این قلعه را ناچار که توانی مانند و این خدمت را
 از من کسی مناسبت نیست سلطان متوجه فارس شد تا تک سعدین زنگی پس خود سلفر شاه را با استقبال فرستاد و دست
 با استقبال نرسیدن خود کرد و سلطان عذرش پذیرفت و دخترش را بنحو است و چندی در شیه از باند و با صفا نشان شد تا
 علاء الدین و اتابک سام صاحب نزد بخدمت آمد سلطان بنا بر کبر سن او را پدر خواند و به پهلوی خود نشاند و امانت اصفیا
 داد و بری رفت و در خانه برادرش غیاث الدین که آنجا بود منزل نمود نور الدین نشی در مدح او قصیده بگفت که مطلع آن
 این است فردی با جانان که عالم شد و گره خوش و رنگین به بغرضه و عالم انفع سلطان جلال الدین به پس سلطان
 متوجه سوخته شد ناصر الدین عباسی و سمور را با هشت هزار سوار بزم او فرستاد که گویا مانند ناریل روان کرد که مظفر الدین
 کو کپوری با ده هزار کس با دشمنان و فرسمور با غور موفور پیش از رسیدن مظفر الدین بزرگ گاه شتافت و بقتل رسید سلطان
 بنگر پت رفت و بر مظفر الدین کو کپوری ایلغار کرد و او را اسیر ساخت و بعد مویمان بگذاشت و نیز بر شتافت اتابک از یک
 بقعه سخی پناه برد بلکه خاتون بنت سلطان مغزلی سلجوقی سلطان را از باره بدید و عاشق شد و دعوی کرد که شوهر مرا اطلاق
 داده سلطان بوساطت نور الدین فردینی او را بنحو است و بر شهر استیلا یافت و عز الدین را قاضی ساخت اتابک ازین محصه
 نمود و آذربایجان سلطان را حاصف شد پس اجزای غوجیان شتافت و در ششصد و هشتاد و دو و هجری ظفر یافت و دیگر با
 در ششصد و هشت و پنجاه هجری اجزای غوجیان رفت بنفس خویش مناشه بزم گشت و مردخواست و سه دلاور گرجیان را
 پی یکدیگر گشت و بهور خان زمین بزم او آورده بود اسپ سلطان از کوفتگی سستی میکرد سلطان از اسپ بسته به نیزه کار او
 بساخت و با فوج خویش بسرتاز یا نه اشاره کرد و تا سایه سپاه بزم پر او ختنند گرجیان بهر میت رفتند و در ششصد و هشتاد و دو
 اخلاط را قهر اقمرا بگشود و بادشاهان روم و شام متفق شده متوجه اخلاط شدند سلطان با وجود مرض به استقبال شتافت
 رزمی صعب کرد و نزدیک بان شد که سلطان ظفر با بد و در آن حالت در محضه عیش کرد و خواصان محض را دو سه قدم باز پس
 بردند تا اندک بر آساید ریات خاصه از سه حرکت کرد و سایر سپاه بگمان آنکه بنزیمت میرود و بگرفتند سلطان ناچار با اخلاط
 بازگشت و چون شنید که فوج چنگیز خان بیاید بر اسپ بزم سوسان را بفرستاد ایشان خبر آوردند که فوج مغول
 بازگشت سلطان شاد شد و بله و لعب پرداخت و بکنانه از امور ملک غفلت ورزید و چون روزی چند بگذشت لشکر مغول
 در رسیدند و در جان که زکن سلطنت بود سلطان را میدار کرد و آبله سر و بر سرش ریخت تا سگش گشته شد و روی راه نهاد
 او در جان ساعتمی کوشش عاجزان کرد و بهر میت رفت و بعضی گویند که او طمع در اسپ و لباس وی کرده هلاک کردند
 و نیز گفته اند که لباس صوفیان پوشیده و ساحت گیرند و از شیخ علاء الدین سمانی منقولست که او یکی از مردان صدرا
 و که بعضی از وزیران می نخواستند و بعد از عزل او سلطان منصب وزارت را بر پنج شخص مقرر نمود سحر الملک کانی الدین
 یا آخرا از اخلاط معزول گشت و بعد از عزل او سلطان منصب وزارت را بر پنج شخص مقرر نمود سحر الملک کانی الدین
 و تاج الدین نیشاپوری و قیاد الملک روزنی و سحر الدین کلار بادی و فرید الدین انشان با یکدیگر لغت و روزیدند

دولت داران

دولت داران

رعایا نظر شدند و شکایت نزد سلطان بردند همه را معزول فرمودند و برالدین عمید را وزارت دادند برالدین محمد از بزرگان سلطان محمد خوارزم شاه بود وزارت یافت و در آخر عمداً توپم نموده بگنجیت و چنگیز خان نوشت چنگیز خان باشد که این نظر همان نامه جواب نوشت بدرالدین آنرا بقاصدی داد و بشکر خوارزم شاه فرستاد او را گفت چنان کن بر دست سلطان اگر قنار سومی قاصد نظر مود عمل کرد چون خوارزم شاه نامه بدید از از استو هم شد و از آن بود که بچنگ بگریخت ما و اولانهم ولایتی است در رعایت معموری و آبادی شرقی آن فرمانه و غزنی آن خوارزم و شمالش باسگند و جنوبی آن بلخ بخت کرت و اخرونی ندرت و بسیاری سیوه جات و نور مرامی و مواشی تزیج بر بسیاری ولایت دارد یکی از غلامان معمور است اند ما نیست که هرگز قحط نشود و اگر شود چندان نماند و مردمش از رعایا و غیر اصناف شجاع و سپاهی باشند و معدن بسیار دارد و ما بین بهر چگون و شیوع اقصت منع چون باعث قوا صاحب سالک و ممالک که بوستان بدرخشان است و بعقیده دیگران نیال چنان تیان در میان مغرب و شمال واقع شده بعد از مسافت بسیار آب خس بر و ختم گشته بو لایت قباد و بان آمد در اینجا پنج آب یک در آن داخل شده همچون بصول پیوند آن موضع را پنج آب نامند بعد از آن کناره بلخ و بهر نگشته بهر خوارزم منتهی میشود و در زمستان رودی چون بر تبه بنهر شود و پنج بند که چند ماه الوس و احسام مع کلبه و قبله بزر بر آن نشیند که اصلا چینی نبیند و در جایب البلدان آمده که بدیه یای همچون کوهی است و بر آن درخته است در مهرگان برگ آن فرود یزد و روزی چند بزرگین بوده بعد آن حرمی شده طیران نماید و شخوان بر رودی عظیم است و منبع آب در ولایت ترکستان جای است که آنرا شخوان خوانند و آن آب بریش از آن که بسیاری از ولایتها را قطع کند میجر خوارزم بریزد و شخوان را بعضی صغان و وبرخی آب شمه شمر حصه خوانند مولف سالک مسائب آنرا آب حارج خواند چون دار الملک ما و اولانهم سمرقند است اجتهاد از آن بنیاد سمرقند را از بلا و معظم نوران است بر جنوب بغداد افتاد و در آثار البلاء گوید که اول انشه را که کاکاوس بن کیقباد کیانی بنامند و پس از آن اسکندر و ذوالقرنین عمارت نمود مولف هفت اقلیم از خاتم روضه الله فاما میگوید که در زمان سابق قلعه داشت که مسافت و دورش پنجاه هزار گام بود و مجرور مندم گشت و چون همان پهلوان کرت شب که از اجارو ستم بن زلال در محمد شاک و فریدون بوده بان جا رسیده کجی یافت و فرمود تا از آن گنج قلعه را ساختند پس از آن گناسب بن لهرسپ کیانی آن قلعه را آبادان ساخت و دیواری میان ولایت ما و اولانهم و ترکستان کشید چون نوبت باسکندر در وقت رسید در مسافت آن افزود و آن بود تا اینکه سمر نامی از سلاطین یمن ز اخفا و مع از آنکه سران شهر نرا ویران کرد و از آنعمارت اتری گذاشت بنا بر آن بسمرقند استه بار یافت عوب آن را مغرب شناخته سمرقند گفت بنزدی ازین حکایت و ضمنین آمده احوال سلاطین آنجا گذشت و برخی بدین وجه توجیه کرده اند که چون ابو کرت سمرقین اقریص با شاه یمن بجانب مشرق نصفت نمود و هجرت بلده معند که در آن آوان آبادی تمام داشت او فرمود و در زیر ایران شهری دیگر احداث نموده که ترکان آن شهر را سمرقند گفتندی یعنی در بهر چه کند برهان ترک نام ده است بعد از آن مجرور ایام بسمرقند مشهور گشت و در حبیب السیر آمده که در زمان ولید بن عبدالملک قتیبه بن مسلم الباطنی از جانب حجاج سمرقند را حاصره کرد و حاکم آنجا بعد از پنج ماه طالب صلح شده حجاج قبول نمود قتیبه بعد از صلح بسمرقند درآمد و مسجدی بساخت و هر شب که یافت در آن شب

در روایات بابری گوید که اهل سمرقند در عهد خلیفه ثالث عثمان بن عفان مسلمان شده اند و از تابعین فقه بن عباس
 بران ولایت دست یافته بعضی او را داخل صحابه شمرده اند و قش در سمرقند است مشهور بمراد شاه سمرقند و زمران فرزند
 روانی صاحبقران تنگکاش بود و نوسه آبادی شست که بر مویج بلاد ایران و توران ترجیح داشته بعد از ان الف بیگ گورکان
 در آبادانی آن کوشید و در وسط آن شهر در سه رفیع و مخالفای منبع بنا فرموده و در ظاهر بلده رنج بنیانها و تا حال بقادیم
 را از ان رنج اخراج نمود چه قبل ازین رنج ایلیا که هلاکو خان بن لولجان بن چنگیز خان باشد بشهر رسول باشد و ایضا
 در واقعات بابری است که ابتدای صدرستن از بطلیموس حکیم شده پس از ان در مهندستان راجه بکه باجیت در آرد
 و در بارانگری رصدی بسته که تا حال در مغول آن رنج است و در زمان اسلام اول رصدی که بسته شده است در عهد
 مامون عباسی بوده آن رنج مامونی گفته اند بعد از ان تا زمان هلاکو خان دیگر رصدی بسته نشده بود راقم خروف گوید که
 راجه بی سنگه سواهی گنجاوه در سلطنت محمد شاه بادشاه گورکانی در شهر چنگیز که از ابنیه دشمن او بوده است و در شاهان آباد
 به تمام خاندان رنجی نگه نیند گویند که به تمام نرسید حاصل در سمرقند جائی است که آنرا داشت جلوران گویند از حدیث رسول
 صلی الله علیه و سلم آورده اند که در روز قیامت هفتاد هزار شهید از انجا بر فیروز که هر شهیدی هفتاد هزار کس را شفاست
 کند چون در آن عرصه آن مکان سکون کفار بوده حقیقت این حدیث برابر با بکیاست پوشیده بود سلطان سمرقند کافران
 فرزندی محاربت دست داد خلق کثیر از لشکر اسلام بدرجه شهادت رسیدند و در زمان مغول نیز بسیاری از مسلمانان در آن
 مکان شهید شدند بر آینه معنی این حدیث بر چنگان روشن گشته و در اطراف سمرقند مزارهای نیک است که یکی از ان
 کال کل نام دارد که بجانب شرقی سمرقند واقع شده دیگر سیاه آب که آب رحمت میگردد و در اطراف آن تمام نیک است
 که سیاه آب از وی گذشته کال کل میگردد و اطراف آنرا چنان احاطه نموده که بعد از دو سه موضع جای عبور نیست و دیگر
 اولانکه غول و کول برس خوانند و آن معنای است چه کول یک طرف آن واقع شده اکثر میوه در سمرقند خصوص سیب بی
 واحد و دانگودان و خیزه بنج سید میشو که هر کدام پندیده باگش در جنوب سمرقند واقع شده سمرقند از انجا است فرسنگ است
 و بنا بر آنکه اطراف آن در نهایت حرمت و سرزبری میباشد بر آینه قبه المحرور سرزبری نامند و فواکش در نهایت خوب
 میشود از جمله مصاف آن یکی کتاب بر کاهی است که منقطه الراس امیر تیمور گورکان است و امیر تیمور هر چند سعی کرده که
 که آن شهر را دارالملک سازد بنا بر قرب و جوار سمرقند ان مطلب ب حصول نرسید پوشیده نماند که راقم خروف میخواست
 که بتندی از احوال صاحبقران تیمور گورکان و اولاد و اخلاصش و در تحت کش سمرقند که دارالملکش بود بقلم آر و بنا بر آنکه بول
 آنجناب در یکی از مضافات کش است چنانچه گفته شد و نیز هزار صاحبقران بسیاری از اولادش در شهر مذکور است چنانچه
 صاحبقران هر که آنجای مرفوشش او را بخش آورده و فن می کرد و با چون سلطنت چنگیز خان پیش از سلطنت صاحبقران
 بوده بی مریسلان کمال واقع می شد از آن جهت در گذشته در اقلیم ششم در ضمن ترکستان احوال بنجد و چنگیز خان صاحبقران
 که یکی اندر احوال چنگیز خان و اولادش نوشته و بعد از ان تذکره امیر تیمور گورکان و اولاد و اخلاصش بر سهیل اختصار
 بیان خواهد کرد باسه التوفیق بسعی کسف در زمان گذشته معموری موفور داشته و چندی دیوان و بازارها داشته تاکنون

موجود است اورا قرشی و بجهت نیز گویند و چون بزبان منقوس قرشی بمعنی گورخانه است و غالب که بعد از تسلط چنگیز خان باین
موسوم گردیده اگر چه کم آب است اما بقاعش نیک بحصول میشوند و در فصل بهار بغایت سرسبز میشود و در ماه اول انهر طایر
است که ترکان آنرا مغزی فرا گویند چون در قرشی آن مرغ بسیار میباشد هر آینه آنرا مرغ قرشی می نامند و قرشی همچون
سم قند واقع شده سم قند بزده فرسنگ است که عطای بن مقع افراسیابی ساحری ماه بود و در بنا سخ قایل گشت و با دوا را انهر
رفت و دعوی الوهیت کرد گفت حق تعالی در صورت آدم علیه السلام جلوه کرد و لاجرم ملائکه را بسجود ادا کرد و همچنین در
صورت انبیا و اولیا و حکما حلول میکرد تا نوبت بالو مسلم مروری رسید اکنون در من حلول کرد و در آن گفتند پیش از تو کن
دعوی ثبوت کرده اند و بقتل رسیده اند و تو دعوی الوهیت میکنی ناچار بقتل رسی گفت نیکو کردند که ایشان را
بکشند چه من آنها را بفرستاد و بودم با جمله عطا از عجایب و غرایب آنچه مینمود یکی آن بود که در تخت چاهی ساخت و
از آن ماهی طلوع میکرد و چهار شتر از پر تو آن روشن میشد و آنرا ماه تخت و ماه مقنع و ماه سیام نیز گویند عوام به پیش
آن قیام مینمودند و مسلمانان قصد او کردند و ماه مقنع بقلعه تحصن شد و چون بر بلاک خود متیقن گشت قدم را گفت من آسمان
خواهم رفت پس سرابی ساخت و خود را در آن انداخت که همه اعضایش بگذاخت و جز موسی و سرش باقی نماند مسلمانان
بقلعه درآمدند و اتباع او را بقتل رسانیدند و از هر یکی پرسیدند که خدای شما چه شد گفت با سمان رفت پس کیزی ایشانرا
خبر داد که چون کار بر دستگ شد اقربای خود را بزیر بلاک کرد و خود را بلاک ساخت معادین مسلم سر او را که از گداختن بقیانند
بود در یکصد و شصت و نه جوی نزد مدی عباس بغداد فرستاد و بیک قلعه قرشی را امیر تیموز صاحبقران گورکان بکمال
پروری بدست آورد چه وقتی که صاحبقران به سلطنت خود رسیده بود میان او امیر حسین که خواهرش در نکاح امیر تیمور
بود و مخالفت روی داد و در مقصد و شصت و نه جوی مصلحان مقربان نمودند که هر یک با سه صد سوار از سپاه خود
بیرون آیند و در فلان جا بایکدیگر ملاقات کنند صاحبقران با سه صد سوار متوجه آمد روی امیر حسین شد گمان برد که او را
ششون است سه هزار سوار بر زرم صاحب قران فرستاد ایشان در راه بصاحب قران رسیدند و بعد از زرم صعب نظر
یاقتند اینچنین بقیه سپاه صاحبقران رسید سپاه متفرق گشت صاحبقران بفرشته شتافت و اهل و عیال و سپاه خود بگرفت
و از حیون بگذشت و ماخان رفت امیر حسین بقرشی آمد و امیر موسی را امیر مهنر ایالت آنجا داد صاحبقران ایلیان
ننویسک حسین کرت وانی بهرات و محمد بیگخان قرمانی حاکم طوس فرستاد تا متعلقان او را جامی دهد و راه کار انیان
بگرفت و ایشان را از زمین اولاد انهر مانع آمد تا آنکه جمعی کثیر از کاروانیان گرد آمدند پس آوازه در انداخت که بهرات میروم
و به آن جانب روان شد و کاروانیان را راه کرد و چون کاروانیان بسینج راه رفتند و بازگشت در همان منزل افزوده آمد
کاروانیان بجا دوا انهر رسیدند و گفتند که صاحبقران بهرات رفت و در آنوقت سه صد و چهل و سه سوار بودند امیر حسین
نزار سوار در جوانی و نواح قرشی اقامت داشتند و صاحبقران از حیون بگذشت و روی بقرشی نهاد و بنگام
گشت که موضع است قریب بقرشی رفت سپاه را هجا گداشت و با دو کس کنار خندق قرشی شتافت
آب بجمار میرفت تا بزانو در آب درآمد و بجاک زیر رسید و در بهای قلعه را بدید و از محافظان تیری ایشان

آگاه شد و بازگشت و سپاه پیوست و ایشان به تعبیل برآمد و نزد یک بقلمه رسید و چیل آوسه نصر را پیش ایشان گذاشت
و صد نفر را از همان راه بقلمه در آورد و خود با دو صد نفر بر دیار ایستاد آنانکه بقلمه رفته بودند محاطان را که است
خواب بودند بگشتند غلغله در حصار افتاد اهابلی قلعه بیرون دیدند صاحبقران بر در ایستاده بود هر که آنجا میر رسید
بقتل میرسانید چون در قلعه کسی نماند صاحبقران با هم ایمنان و زن و فرزند امیر خوبی را بدست آورد امیر موسی ملک
بسار پاد و از ده هزار سوار که بان صد و اقامت داشتند بمجاوه قلعه قرشی پرداختند صاحبقران دل شخص نهاد
و در زوی با سه نفر از قلعه بیرون آمده رزمی صعب کرد و شصت تن از مخالفان گرفته بقلمه در آمد و بعضی از مخالفان
جدا شده بقلمه آمدند و صاحبقران پیوستند و بالاخر امیر موسی از فتح قلعه قرشی مایوس شده بر خاسته رفت صاحبقران
بر قلعه مستونی شد سنجار را از شهرهای معتبره تورانست در مغرب رومی بزم قند واقع است و از سمرقند بست و پنج فرسخ
است و بکثرت خلایق بسیاری غله و خوبی میوه مخصوص خور پزه بر تمام باد و انهر در حمان دارد و از حدیقه بن ایمان
نقل است که رسول صلی الله علیه و سلم فرمود زود باشد که در انهر شهری مفتوح شود که مردمش مستغرق رحمت الهی باشند
و سنجار را از آن فخره گویند که روز قیامت بکثرت شهدا نمر بیک شهر باشد از آن شهر با چندان اولیا و غیره بر خاسته
اند که به تحریر در نمی آید و در خاسته رفته الصفا گویند که در ظاهر آن شهر باغ و بستان فراوانست و مردم آنجا عمارت
را در رعایت استحکام میسازند و در زمان سابق سوری بگو و سنجار کشیده بودند که قطران و دوازده فرسنگ بود و در چند گاه
مردم حملات آنجا بایکدیگر بموجی در مقام جنگ و معارضه می آیند و سنگ و فلاخن سرد رومی بیکدیگر را خون آلوده
می سازند و آن حرکت را موجب آفتخار و مباحات میدانند و آن شهر را چنگیز خان قتلعام نمود و بعد از آن مسعود
بلوچ آنرا آباد آن ساخت آورده اند که در سنه ششصد و سی شش هجری در موضع نارات که سه فرسخ بخار است
مردی محمود نام ظاهر شد گفت چنان مرد که انجمنه منیاست خبر میدهد و بسیاری با او بگرویدند شمس الدین محمود از
عمار بخار آباد پیوست پذیرمن در بعضی مصنفات ذکر کرده که مخرب مردی ظاهر شود بر همه جهان مسوسه گردد
این است ازین سخن سیرا هالی بخار معتقد محمود اتفاق ایشان در بخار بر تخت نشست و خیمه بنا نمود خوانند
و در وضع بخار از شهر بیرون رفت و با طائفه مغول روسه بشه نهاد و محمود ماندرانی و شمس الدین محمودی بر زم پیش
آمدند مغولان شنیده بودند تیری که بلسکه محمود اندازند باز میگردد مغولان خواستند که به نزمیت رفتند و تن از مغولان
جواب کرده دو تیر انداختند و از عجاب اتفاقات هر دو بمجود نظرانی و شمس الدین محمودی رسیدند ناگاه غباری عظیم عالم
شد مغولان که از قتل محمود ماندرانی اطلاع نداشتند آن را بکرامات او حمل نموده به نزمیت رفتند بخاریان تعاقب مغولان
نموده بسی را بگشتند و از محمود ماندرانی نشانی یافتند گفتند از غیب کرده و باز اندیش برادرانش محمد علی را جانشین
ساختند او دست بعبادت برداشتند فرخنده نومان دو امیر را بفرستاد تا با ایشان مصاف دادند محمد علی را با است هزار
مرد بقتل رسانیدند فرخنده ولایتی است در کنار که معموره عالم واقع شده شهر قشیش کاشغر و غریبش سمرقند جنوب کعبه است
بدخشان و شمالش اگر چه پیش ازین آبادانی داشته مثل المانع و الما لون و بانگی که آنرا طار میگروند اما اکنون بنه

چنانکه

بیور جنود از یک خراب است مزارع عمر بن سلطان یوسعید باشد سلطان محمود بن محمد میرزا امیر شاه بن امیر تیمور
 صاحب قران گورکان حکومت فرغانه و اندجان و غیره داشته او را سه پسر بوده از آن جمله است میرزا باهر که بیاد است
 هندوستان رسید و در واقعات بابری آمده که سر و جضم که آنرا عمر کیا خوانند و در فرغانه میباشند اما دیده نشدند
 را تم حرف گوید که آن گیاه را در هندوی لکننا کهنی گویند و بجای کاف جیم فارسی برآمده و آن در هندوستان
 در نواح بنارس اکثر پیدا میشود و آن بیخ کفاح بریست بشکل دوان که روی بر روی یکدیگر داشته باشد و او را
 سنگ کن نیز نامند چه آن را از سگ مسکینا نند بطریق که اطراف آنرا حفر میکنند تا بخشش از زمین کشف شود و است
 که دو پسر ریسمان در بنه آن بچند طرف دیگر ریسمان برگردن سگ بندند از دو سه قدم پارکمان به سگ
 بینایند و میطلبند آسک و در آمدن شتاب و قدری قوت کنند بیخ آن گیاه از زمین کندیده شود از زمین برآید این تیره
 جنت است گویند که ایشان اگر آن را بکنند و شش خشک گردد و این اصل ندارد و نوز در اقطاب است با هیست محب
 چه هر که گیاه انسانی را خراب و ضایع کند و ستنش خشک گردد پس آنکه انسانی اصلی را منهدم و خراب سازد و آنرا چنان
 واقع شود آب شیخون باب فجندا شتار دارد و از طرف مشرق و شمال آمده در میان آن ولایت حرمان می پذیرد و در
 از جانب شمال فجنده و قبک که حالا بشهر مشهور است گذرشته بجانب ترکستان میریزد و در رنگ خوب میشود و در
 فرغانه هفت شهر سرد و بزرگ است و از آنجمله پنج بجانب جنوب دو طرف شمال دریا واقع شده و در شهرهای جنوب
 یک اندجان است که در وسط فرغانه واقع شود و حصارش در غایت حصانت محکم است و چون جوی آب همیشه در
 قلعه جاریست و مرغ وحشی که ترکان قرعادل و فارسیان تدر و گویند در اندجان بسیار باشد و در واقعات بابری
 آمده که در آردار سکنه کربخ و شتی چنان میشود که قبی که او را نشانرا کنند چاکس از خوردن او سیر شوند و غله میدوه اش خوب میشود
 اما آب هوایش نیک نباشد و آشوب چشم در آن ملک بسیار باشد و س ما بین مشرق و جنوب اندجان واقعت با لطافت آب
 هوا اطرافش وقت بهار در غایت بنزلیست هر حیوان غریب اندجان واقع شده و اندجان هفت فرسنگ است
 و از نو که آنجا زرد آبله خوب میشود و سفره کوهستان است باین مغرب و جنوب با فرغانه فرسنگ است و بو فور آب
 روان و کثرت باغ بوستان بر جان به اکثرها امیدارد و در کوهستانش بجانب جنوب پارچه سنگ است که در عرض
 زرد و طول که همه چیز پادرو منعکس و منقش میگردد مانند آئینه بدین سبب آنرا سنگ آئینه میگویند و در بجانب شرق
 اندجان واقع شده و از اندجان بیخ فرخ است انار آنجا خوب میشود و قلعه اش بغایت مستحکم و بر شمال رویه اش
 کوه است موسوم بلوغل که فیروزه و دیگر چیزها در آن کوه یافت میشود و سر کارگاه نیک میسار و آشوب چشم در آنجا یافت
 میشود و حتی که کجنگانرا در آن ولایت آشوب چشم میباشند و در میان فجنده و کند مادام که هم از توابع فجنده است و شتی است
 که همیشه در آن دشتهایا دشت میوز و گویند وقتی چند در دیش بدان دشت رسیده اند و شدت باد بنوعی
 بود که ایشانرا پراکنده ساخت و بعد از آن بطلب یکدیگر در آن دشت بای در دیش گفته تمامی هلاک شده اند و
 از آن زمان تا حال آن دشت را راه در دیش مینامند و نمک است و اصله نیز گویند و شمال رو به شیخون نام است

در تمام فرغانه بعد از اندجان از آن و سنج بر جایست و تا اندجان نه فرسنگ است و قلعه محکم دارد و در واقعات
 ابری نام آنرا رخیله نوشته و گفته که در حیل جزیره ایست نموسوم میر تیموری که از تجار خریزه بهتر آنجا میشود ساس
 از شهرهای قدیم است و بنا کسب نیز داشته داشته و اکنون بیاسکند و با شکب معروف است اگر چه در عمارات و
 اشواق آن شهر چند آن تکلیف یکا زسه برده اند اما مضافاتش تحت گل و لاله و افرونی آب و جلکانهاست نظارت و احوال
 را دارد و خصوصاً لاله بهفت رنگ که خاصه انوار این است چه لاله زار باسکند و گلبرخ نجار این البجور معروف است
 در آن ولایت چاه ایست که بر کم آب آنرا بیاساید به غلطه که فاسد که در معده داشته شود و دفع گردد و اکثر آن آب را بجای
 دیگر بر نهد چون گود و اگر آب فتنه بید بر نهد چکر گود و اگر رگوار بخون حیض آلوده ساخته در آنجا هانگند صاعقه پدید آید
 که دیوارها بر انگند ناله بیرون بکنند شس السوری صاعقه فرو نشود ایضا چشمه ایست که همیشه مانند دیده ظالم بی آب
 است و چون اندک سحابی بر روی هوا ظاهر شود بر فور از آن چشمه آب در سیلاب آید و در انتها می آن ولایت گویند
 که آنرا عیال سفره گویند و در آنکه چشمه ایست که آب آن نفث باشد در آن گوناگون و غیره حاصل میشود و همچنین
 قریب آن کوه کوهی دیگر است که سنگش چون انگشت آتش در خود گردد و بسوزد و بجای آن هر چه بشویند سفید گردد
 و پاکیزه شود آورده اند که چون بن بن افراسیاب فرزندگی از مغارک بقتل رسید بعد از او افراسیاب در
 حالک توران متصرف شدند هر یک در گوشه بساطت رسیدند و از ایشان اندجان که سالها ما و را از انهر و دیگر گشت
 حکومت کردند اول ایشان **بغراخان** شهاب الدوله هارون بن سلیمان است و از جانان ترک تان بود
 و بعد و کا شغری نشسته چون دولت سامانیان ضعیف شد ابو علی سحر و فالق از امرای سامانیان با خاندان
 خویش مخالفت آغاز نهادند و بغراخان با تسخیر او را انهر تجریس نمودند او بر اندیا را استیلا یافت و در سنه
 و هشتاد و هجری درگذشت و بعد از او **طلک خان** که بقول از خویشان بغراخان بوده و علی تلکین نام داشته جنگ
 نشست و بر بخارا استیلا یافت و با اتفاق قدرخان صاحب ماسلمان محمود غازی و لغوی در نزدیکی بلخ در سنه
 صعب کرد و در نهایت رفت و در چهار صد و بیست و سه هجری درگذشت و یکی از سلاطین ما و را انهر طبع حاج **خان**
 بن محمد خان از افراسیاب است چون سلطان سخر سجوی از گورخان دانی مر خطای نه بریت یافت و حاج
 در بعضی از او را انهر لیسری بر چون گورخان بدیا خویش بازگشت طبع حاج خان در سمرقند بگومت نشست طبع حاج
 لغت ملوک سمرقند است طبع حاج خان بن محمد خان ملکی عادل در اندیا بود و نوشته قرآن کتاب کردی و لغوی
 و از وجه آن قوت حاصل کردی گویند و بهقانی از و دادخواست او در بنجه بود و گفت که در و نمانده در بقان گفت که
 داوود داد او را ابداد و آخرین سلاطین آنطایفه **سلطان عثمان** است که در برابر بغراخان است او را گویند
 والی زاخانی دختر خواست گورخان مصلیقه نمود و سلطان محمد خوارزم شاه بر خرم او دختر خود با و داد آخر الامریان
 وقت خواست سلطان عثمان بگورخان متصل شده خوارزم شاه لشکر بفرستید و گرفت و او را بدست آورد و در
 ششصد و نه هجری بقتل رسانید و بعد از و کسی از خانان بسطنت رسید و گماشته گان خوارزم شاه در او را انهر جنگ

کردند بسی بگذشت که فوج چنگیز خان بر اندیارد دست یافت فصل در ذکر بعضی از شاهان و اقلیم پنج سلطان
 السوا ابو الحسن بن محمد رودکی اصل وی از رودک من اعمال بخارا بوده استاد شعر و عجم است و اول
 کسی است که دیوان شعر ترتیب داده گویند که سه شاعر در سبک دولت آسایش کردند که دیگران را میسر نشود رودکی بعضی
 سامانیان و مختصری بدو در غزلیان امیر مغزی در زمان شلجوتیان رودکی راست را باغی اسے از گل مشک بود
 تو به رنگ از پے رخ بر بوده تو از پے موه گل رنگ شود چو رخ بسوسے همه جو به مشکین گرد و چو موفشانی همه کوه خوان
 عجم الخالق بن محمد دانی سرد فتر غلیقه خواجگان پشت است آورده اند که چون خواجه یوسف همدانی بخارا آمد باو پیوست
 رفته رفته کارش بجائے رسید که در هر وقت بر اسم غزلیه میرفت گویند در روز عاشوره جمعی در خدمت خواجه عبد الخالق
 نشسته بودند در معرفت سخن میرفت جوانے در صورت زاهدان درآمد و گفت رسول صلی الله علیه و سلم فرمود که اتقوا
 قرصه المؤمنین فانه یطر سور الله تعالی بر این خدمت هست یعنی بر همه مدار دانش مسلمانی بدرستی که آدمی بیند
 بنور خدای تعالی خواجه گفت که سر این خدمت آنست که ز نار بری و ایمان آری جوان گفت لغو ذبالت که مر از نار باشد
 خواجه بنام اشاره کرد و خادم خرقه از بر جوان بیرون کرد ز نار پیداشت جوان ز نار سپیده ایمان آورد و خواجه گفت اسے
 یاران بیایید تا ما سر بر موافقت این نوع عده ز نار را قطع کنیم چنانچه او ز نار ظاهر بر ز نار باطن را که عجب است پیغمبر
 ما چنانچه او از زنده باشد ما ترا زنده شوم تا یازان بیای خواجه افتادند و بر تجدید تو بترتیب از سخنان او است که در دو
 وقت خود را نگاهدارند در وقت سخن گفتن و هنگام خیز خوردن و گفت مرشد چون سرشکار است می باید که بوجه کوشش
 هر مرغی را دانسته طعمه در خوان میداده باشد شیخ نجم الدین کبری خوارزمی از اکابر او یاسست او را
 ولی تراش گفتندی چو در حالت وجد بر که نظر افکندی و سے شدی روزی صورتی ابرید و بازمی او پس او بوده صوملا گشت
 و بازار گرفت و پیش او فرود آورد و در مدت عمر خود زیاده از دو دانه مرید قبول نکرد و همه ایشان از اکابر او بود و
 چون مجد الدین بغدادی و سعد الدین حموی و غیره بها آورده اند که چون سپاه چنگیز خان متوجه خوارزم شد شیخ اصحاب
 خود رضی الدین او علی لار لاد نجم الدین و اب و سعد الدین حموی را گفت بر خیزید و بگوشه روید که آتشی از مشرق افروخته
 تا مغرب خواهد سوخت و این فتنه ایست که درین امنست دیگر چنین واقع نشود گفت چه شده که با مانه آے لگفت ما
 اذن نیست اصحاب تحت فرمان بخارسان شدند و چون لشکر مغول بخوارزم رسید کس نزد شیخ فرستادند که از میان
 این جماعت بیرون شو شیخ گفت هفتاد سال در زمان خوشی مصاحب ایشان بودم اکنون تخلف مروت نباشد پس
 چون لشکر مغول بکنار شهر رسید شیخ خرقه در پوشید و میان بست و لعل هزار سنگ کرد و نیزه بست گرفت و بیرون
 آمد و سنگ برایشان انداخت مغولان تیر باران کردند شیخ دست پر پرچم کافری زد و آن را محکم گرفت و نگذاشت
 تا که بشهادت رسید و بعد از شهادت هر چند که خواستند که پرچم را خلاص کنند نتوانستند ناچار پرچم را بریدند شیخ
 سعد الدین حموی از مشایخ صوفی و اصحاب نجم الدین کبری است از علوم ظاهری و باطنی بهره عظیم داشته
 روزی برود لابلے رسید اسپ او از آب نیگذشت گفت آب را تیر کنند و بگل آلوده سازند چنان کردند بگذشت شیخ فرمود

حلقه

تا خود را مید یازین دادی مجبور نتوانستند کرد شیخ محمد الدین مشرفی بن مودبغداد کے خوارزمی ازاکا بر او لیا است
بعضی بر آنند کہ پیر او موبدین ابو القح از اطبار بغداد بود خوارزم شاه از خلیفہ طیبی خواست خلیفہ اورا بخوارزم فرستاد
محمد الدین بعد از پید بخدمت شیخ نجم الدین کبری میگنزد رائید شیخ اورا خدمت نمود خلیفہ فرمود ماوراشن شیخ پیغام داد کہ فرزند
من این کار نتواند فرمائی ده تا غلام ترک این خدمت مامور کنم شیخ گفت از تو کہ در طب آگاہی این عجب نبود چه پیر
غلبه صغراست این خدمت اگر غلام ترک وہم او شفا نایاب و گفته اند کہ اصل شیخ محمد الدین از خوارزم است و بغداد کہ
قریب است در خوارزم در جمادی الآخر سہ پانصد و پنجاہ و شش ہجری ہما نجا متولد شد و نشوونما یافت و بخدمت خوارزم
ہر چوست و معتبر گشت و مالی وافر بہرست آورد ناگاہ محبت الہی در دل وی جا گرفت ہمہ را بگذاشت و خدمت نجم الدین
کبری گزید و ریاضت ہای شگرت کشید و در پانزده سال شیخ الشیخ خوارزم شد و پانصد ہزار دینار بر ہونہ و وقف
کرد و گوید ہر سال اخراجات مایدہ خالقہ او دو بیست ہزار دینار بود روزی گفت ما بیضئہ بطو بودیم بر کنارہ دریا شیخ
نجم الدین ما را تمیہ کرد و بیرون آمدیم نگاہ در دریا رفتیم و شیخ بر کنارہ بماند و شیخ نجم الدین این سخن بشنید بخرسید فرمود
کہ محمد الدین در دریا بیاورد محمد الدین بشنید نزد سعد الدین حموی رفت و تضرع نمود و گفت روزی کہ شیخ را وقت
خوش باشد مرا خبر دہ تا بحضور آیم وقتی کہ شیخ در سماع خائے خوش داشت سعد الدین اورا خبر کرد محمد الدین ہای
بر ہنہ طشتے پیر آرایش بر سر نہاد و پیش شیخ آمد نجای کفش بالیتا و شیخ فرمود چون بطریق درویشان عبیر
میخواہ ایمان بسلاست برمی لیکن تو تر در دریا بمیری مادر تو شوشیم و سر ہای سرداران و ما در ملک خوارزم
بو عفار غبت داشت و گاہ گاہ بزیاارت وی میرفت حاسدان بسبع سلطان رسانیدند کہ ما در تو بخدمت ابو حنیفہ کجا
شیخ در آمد و عفا شیندن را بہمانہ ساخت سلطان مست بود و گفت محمد الدین را در همچون انداز تو پس چنان کردند
و این واقعہ و پیش اوایل در سنہ ششصد و شانزده و اقبوسے و در ششصد و ہفتاد ہجری اتفاق افتاد و شیخ نجم الدین
آگاہ شد و سر بسجہ نہاد و بعد از زمانے برداشت و گفت از حضرت عونت در خواستم تا خون بہای فرزندم محمد الدین
ملک از سلطان بستاند محمد خوارزم شاہ خبر یافت و پیادہ بخدمت شیخ آمد و سر بر ہنہ ساخت و طشتے ہرازز و شمشیر و کفن
بیاد و د و گفت اگر قصاص خواہی اینک ازین شمشیر سر من جدا کن و اگر دیت و خونہای اینک زہر شیخ گفت قریب
او چنگلہ ملک تست سر تو برد و سر با خلاق و ما نیز در سر تو شوشیم سلطان خایف و خاسر باز گشت و عنقریب چنگیز خان
خروج کرد و کرد آنچه کہ در خوارزم شاہ در ذی حجہ ششصد و ہفتاد ہجری از چنگیز خان کہ بران در حریر السکون شدہ
در گذشت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی اوستے ازاکا بر خلفار خواجہ معین الدین چشتی است
اورا سلطان العاشقین گفتندی و اورا کا کے از ان گفتندی کہ زرش از ہمایہ گاہ گاہ دام گرفتے روزی ہمتا
اورا گفت اگر با نباشم کار شما بہلاکت رسد زن خواجہ قطب الدین برنجید و سو گندیاد کہ دیکہ روز از دست
نکر و خواجہ بشنید گفت بعد ازین بسم اللہ بگوئی و دست بطاق خانہ می بر چندانکہ خواہی کرد ہای کاک بدست آید
پس چنان شد و کاکے اشتمار یافت گویند او نیز از دو دویست و پنجاہ رکعت نماز او کردی و ہر شب ہزار بار درود

بر رسول صلی الله علیه و سلم فرستادی چون که خدا شد سه شب آنرا فرمودش کرد یکی از مردیان وی رسول صلی الله علیه و سلم را پنجاب دید که فرمود قطب الدین را بلوکه بر شب تحفه بهرامی فرستادی سه شب شد که نیمه صستی قطب الدین ز نرزا طلاق داد و به بغداد شد و بعضی شیخ شهاب الدین سهروردی رسید پس غم ملاقات پر خود معین الدین چستی کرد او سمنه رفته بود و لاجرم روی سمنه باز نهاد و بلقان رسید و باشیخ بهاد الدین ذکرهای ملتانی صحبت داشت قلعه واسه ملتان میرد او سمنه پس خواجه قطب الدین بدلی شتافت در راه شیخ فرید شکر گنج با و پیوست خواجه بدلی رسید خواجه قطب الدین گوید که باغیزان مسافر بودیم تا بلکنار در بار رسیدیم و گرسنگی در نا اثر که دنا گاه گو سپندی جوانان خشک و زمین گرفته پیدا شد و پیش ما نهاد و در رفت و بهم برآید آن کرد می نزدیک رسیده خود را در آب انداخت و گزشت و با یکدیگر گفتند و بدین حکمتی خوابید و بپایمانی از و بنال روییم دست بد ما برداریم بفرمان الهی در یا شوق شد و زمین خشک پیدا گشت بیا آن گدشتیم در درستی سرور اخته دیدیم در آمد تا او را بلاک کنند این گزودم از جامی نرخت و آن را بر بلاک کرد در راه شد تا نزدیک شدیم تا آن مرد را در یابیم البته کسی بزرگ خواب بود دیدیم شستی خراب بد بر می کرده افتاده شرمند شدیم که این مرد شراب خوار علی فرمان او را خدای تعالی چنین نگاہ داشت باطنی آواز داد که عزیزان اگر همین مصلحان و پارسایان را نگاه داریم مفدان و گنا بکاران را که نگاه خواهد داشت و مهربان بودیم که آن مرد بیدار شد کیفیت با او گفتم یا دم شد و از آن فعل باز آمد و از او مصلحان حق گشت با لیا خواجه قطب الدین بدلی رسید و حمید الدین ناگوری که پیش ازین در بغداد او را دیده بود و بلان بست دی آمد سلطان شمس الدین المیتس حساب دلی معتقد خواجه گزشت معین الدین چستی در اجیره بود و خبر قطب الدین شنیده آخبا آمد و هنگام مراجعت خواست که او را به اجیره بردا با سه دلی چندان جنج کرد که او را همانجا گذاشت با همیشتا مت در سیر او لایا آورده که او حمید خواجه قطب الدین از نماز باز گشت چون بدان مکان که الحال روضه ایست رسید و بایستاد و متامل شد و گفت من ازین مکان زوی دل زنده بود و در زمان صاحب زمین را طلب داشت و قیمت آن زمین با و او فرمود که این موضع مدفن من خواهد بود و باید که در میان حقیقی او بسازند پس بجایگاه شیخ علی سیکری آمد و در آنجا مجلس سماع بود و قوال این بیت می خواند که ای حسن زهری فرموده بیست کشتگان نخر تسلیم را به هر زبان از غیب جانی دیگر است خواجه را این مضمون در گرفت و بجانه خود آبا بر میوش و میوش شده و فرمود که همین نیست بگویند قولان همین میگفتند و او را تخریب بود تا چهار شایان بود بست پنجم رسیده ششصد پیروی در گذشت و قبر ایشان در نواح دلی گمنه از قلعه دلی نو که شا بهمان آباد بود تمام روز حلقی کثیر از شا بهمان آباد بنیارت مقدس میرفتند و پنج شبی بود که از شا بهمان آباد تا مقبره منوره اش سینه از امر او اغنیای شمه تا در شریف او میگردد و تمام شب مردم سوار و پیاده بنیارت وی میشتافتند چون در عهد عالمگیریانی بشا بهمان آباد رفتم و از شهر تا فرارش خرابان راه میزدند کسی را مقدر نگذاره نبود که تا آنجا میشت کس از دست جرایمان سلامت بر و ند چه جای آن تا مرار شیخ نظام الدین اولیا که در شهر بود ایران ده پانزده کس متفق شده میفرستند خواجه جلال الدین حسین معروف خواجه نقشبند از اکابر اولیای عصر بوده و چه تسمیه نقشبند در رساله بهار

که در مقامات حضرت خواجه است می نویسد که حضرت خواجه فیروز من پدید بر بصنعت کخواب بانی وفتش بند می مشغول بودم مردم از و طلب کرامات کردند گفت که ام کرامات زیاده برین است که با وجود چندین گناه بروی زمین می توانم رفت

سید جلال الدین حسین بن سید احمد بن سید جلال الدین بخاری معروف بمخدوم جهانیان از اکابر اولیای جهان است در مقصد و هفت هجری متولد شده و چون شش هفت ساله شد گفت چون شش روز از ولادت من بگذرد عورتی مرا شست و شو کرد و زخت در من پوشید آن حالت در ایاد است با جمله مخدوم جهانیان در علم طاهری و باطنی برآمد

عصمتش و از پدر خرقه یافت و بخا از و مصر و ردم و شام و عراق و خراسان ما در انتر رفت و بخاری درت سید صدر الدین کمان از مشایخ رسید و چندین حج بگذرد و آنگاه بکعبه شتافت و هنگام زیارت روضه رسول صلی الله علیه و سلم گفت السلام علیک ای جدی از روضه آواز بر آمد و علیک السلام یا ولدی بنماد و شیخ نصیر الدین چرخ دیلوی را در یافت و برادر او سید صدر الدین راجو قیام نیز از اکابر بزرگان بوده و از علوم بهره تمام داشته و صفت جلال برادر غائب بود در هر که بغضب نظر کردی او بجزوی الاجرم او را قاتل گفتندی و احوال نیزه مخدوم جهانیان ابو محمد بد بان قطل الدین شاه عالم بن محمود بن مخدوم جهانیان در اقلیم دوم و قوم مشد خواجه شمش الدین محمد بن محمود حافظی بخارا معروف بخواجه محمد یار سا از کبار اصحاب خواجه نشند است و از بزرگان اولیای عمده بوده و کلامه لیسک اللسان عن رافضول کلام نطق مع الله سبحانه و تعالی که ساکت شد زبان از زیاده گوئی پس سخن میگوید از الله تعالی و او نطق اللسان شکست یعنی و فیکه بگوئی آمد زبان ساکت شد تاب ابو القاسم بن سحاس از بزرگان وقت خود بوده یکی گفت از وی که ادب چیست گفت آنست که خود را بشناسی

بیان جلال الدین حسین

بیان صدر الدین راجو قیام

بیان خواجه شمش الدین





تعلق از عطار دارد و در دو موش اکثر در رنگ میباشند و جدا اول این اقلیم از آنجا که روز دراز پس پانزده ساعت در
 نصفی بود و در دوم آنجا است که ارتفاع قطب چهل و پنج و ربعی باشد و مدار آن در مشرق بوده و از شمال دیار یا حوج
 و با حوج و بلا و خاقان و کیمال و هفتخان گذر و پس بعضی از نواحی خوارزم و حواله ختلان و بر جنوب بحر صفالیه و شمال نکال
 الزهره و اندلس گذشته به بحر اعظم منتهی شود و مساحت این اقلیم دو بیست و سی و پنجاه فرسخ و ثلثان فرسخ است و درین اقلیم
 بقولی صد و چهارده و بقوله دیست و چهل شهر است و دو کوه و چند شهر عظیم دارد و پوشیده مانده که اکثر ترکستان درین
 اقلیم واقع شده **ترکستان** اسم حاجی است جمیع بلاد ترک را از اقلیم اول تا اقلیم هفتمه و از ترک اکثر ایشان صحرا نشین اند
 و از قبایل دیگر به بسیاری عدد و زبانی شجاعت و جلاوت ممتاز اند و بر جلاوت و شجاعت ایشان دلیل ازین قومی نیست
 که قول رسول صلی الله علیه و سلم بن نوح در باب ایشان جاری شده که **الترک ما ترکو کم** یعنی قصد ترک کینند با دایم که
 او قصد شما نکند و بزرگان راز و سه و هینی پهن و چشمان کوچک و تنگ و انز ووشینه فراخ میباشد و میوه جان گویند که چون
 نوح علیه السلام بر کوه جودی قرار گرفت و باز مشرق و شمال به پسر خویش یافت علیه السلام داد و یافت از شوق ایما بین
 عازم آسمان زمین شد و از نوح علیه السلام التماس کرد که دعای آسمند که هر گاه خواند بایمان بیاید و نوح علیه السلام او را اسم اعظم
 بیاموخت یافت آنرا بسنگی نقش کرده بر و آنرا حجر المطر خواند و ترکان عدده باس تخمین سبک بده خواند تا اکنون در میان
 ترکان و از زبان آن عمل متعارف است یافت بقوله از ابنای مرسل است گفتیش ابوالمکر و ترکان از اولاد او مید
 با بجمله . . . یافت بر زمین ترک رسید او را فرزند آن پدید آمدند و آن زمین را آباد کردند و اولاد بقوله پانزده پسر داشت
 ترک و چین و سفلات و مسیح و کماری و فلج و حزر و روس و خزر و پس و عرو و بلخ و سدسان و کمارنی را پسر می بود و کرم
 که درن از اولاد او مید و هر یکی بنام خویش شهری آباد کرده در آن سکونت کردند و گویند یا حوج و با حوج از اولاد مسیح بن یافت
 از گفته اند که یافت هشت پسر داشت و از آن جمله است لومان و اندلس و خراسان و آفرنجیه و غیره و هر کدام بانی شهر است که بنام
 او مشهور است و جوهر و یا حوج بن یافت که یا حوج و با حوج و تو بیل از نسل انسان اند و ذکر هر یک با مختصاری بجای خود بنیاید با ترک
 بن یافت بقول لوهن مسیح صادق معاصر که بومرث و وحی پدر بوده و این قول صحیح است اگر گویند که ترک بن یافت
 که در دیار مشرق چون کبومرث بوده و در دیار حشم مناسب است با بجمله ترکان او را یافت اعلان گویند و اعلان بقر

پسر را گویند یعنی پسر یافت او بعد از پدر تو اعادگی کردی محمد ساخت و دو سیلکا از ممالک مشرق طرح آقا مست انداخت و از سر
و گیاه خانه ساخت پس خرگاه اختراع کرد و از پوست حیوانات لباس ترتیب داد و حجر المهر را که بعد از یافت بدست عمر بن
یافت افتاده بود طلب نمود و اجابت نکرد میان انسان محاربات اتفاق افتاد و بالا آخر قریه مقرر گشت و عمر بنام
ترک بر آمد سگی بهمان هیئت درنگ پیدا کرد و نقشه ما که بر حجر المهر بود بران بکند و پیش تیک فرستاد ترک و قتی به باران محتاج
شده چند دعا کرد و هیچ در بگرفت بر حمله و پسر خود مغول را خوب بر افروختند و مغول دست غنیمت گشاد و اولاً قریه رسید و دشمنی میان
برادران و فرزندان ایشان بماند و ترک و دولت و چهل سال ملک رانده در گذشت و ترکان اصلی از ذات او نیند و در ایران
بودند و کج و جنگل و بر سحر و املاق و بعد از دیرش خود کج حکومت رسید و به ایلیه خان مخاطب گشت بقوله دران
لواج نمک در طعام او پیدا آورد چه روزی در شکار گاه طعام سحر و طعمه از دستش بیفتاد و زمین مشور بود و آنرا برگرفت بخورد
و خوش آمد حکم نمود تا آن خاک برداشتند و بکار بردند و بعد از دیرش و قدرت پاتومی خان بن الملیه خان پادشاه
شد لفظ و نب بتر که بخت و جاه یا قومی بزرگ را خوانند و بعد از دیرش کیوک جان انکا پسرش علیجه خان بسطت
نشست و در عهد او ترکان تمول و از دین خویش منحرف شدند و علیجه خان را در دیرش شکم آمدی که رانانا اسپ و دیگری را
مغول اسپ نام نهاد چون بزرگ شدند علیجه خان مملکت خویش را قسمت نمود و در گذشت و دیگر مرد و بنیاد پو شید و نماند
که چون ملوک توران و فرقه اند که دوی از احصا برین نوع عجم و طالع اولاد یافت که ترکستان حکومت داشتند چنانچه
گذشت پس از مرد و مور اولاد شام مملکت ترکستان را از اولاد یافت که ترکستان حکومت داشتند چنانچه
سام بن نوع عجم بود و خاک باران را بقتل رسانید و بسطت رسید چنانچه در عراق عودات گذشت و فریدون سه
پسر داشت و مملکت را بر سه پسران خویش قسمت کرد یکی فرور بن فریدون که ثورا آنرا بنام او خوانند و ابراهیم نیز گویند و از
کنان چون با انضامی مشرق با و او را خنجر سازد و نور بان و یار شتافت و استقلال یافت و با اتفاق سوخ خان در گذشت
و نور بر مملکت او نیز استیلا یافت و قوم تانار بیلا و جیا و افتادند و بسطت آنجا رسید و آن در ضمن جدا گشته اند با جمله
بعد از دیرش ر و سهم دیرش از دیرش پشنگ بن زادم و بعد از دیرش افراسیاب بن بسک بسطت
رسید محاربات او با سلاطین ایران که از احفاد ایرج بن فریدون اند از منوچهر یکم عشر و در شاه بنام فرودوسی طوسی م قوم است
از سخنان افراسیاب که بزرگ حریفی باشد بازندگان و در آنرا باند و گفت شجاع را همه کس دوست از ندستی که دشمن بود
پسرش جهم بن افراسیاب بفرمان کنیزه و بسطت رسید و بعد از دیرش از حواسست بن جهم پادشاه شد و او
آنست که دختران کشاسپ که خواهران اسفندیار بودند با بنوری برود اسفندیار بلباس نجار بتوران رفت مجوسان
از حبس نجات داد و با جمله از حالت درنگی از معارک بقتل رسید و بعد از ان احفاد افراسیاب در مملکت توران یک
بگوشه ب حکومت رسیدند و از ایشانند آل خاقان که سالها با و از انهر ترکستان ملک را بدید و در ضمن ما و از انهر برخی از
از احوال ایشان نوشته اند با جمله الجوخان بن کنوک خان به پسران خویش تانار و مغول تقسیم نمود و هر یک بر حصه خویش
حکومت رسید قیام نمودند و پس از ایشان فرزندان بدوستی و اتحاد میان خود را امور ریاست را بتجویه بین وجه

سر انجام میدادند تا آنکه ماند و خان به فتم بادشاه از ملوک تاتار بر سلطنت خویش مغرور گشته بجد و اداوس مغول
 لشکر کشید و مخالفت در بنی اعمام پدید آورد و از پیش سوخ خان بن ماند و خان که آخرین ملوک تاتار است و
 معاصر نوبن فریدون بوده نوبن با اتفاق او با اهل خان بن منکر خان که از سلاطین مغول بود رزم کرده او را با سار قوم
 مغول بکشت چنانچه گذشت و فکر مغول ملوک بن علجه خان که ششم نسب ترک بن یافت بن نوح عوم می پیوندد و بعد
 طایفه مغول است او فرمان پذیر بعضی از دیار ترکستان وانی بود و چهار پسر داشت و بعد از او پسرش فراخان بن منل
 ملوک جانشین شد و در حدود فرزند ششمین داشت و بعد از مغولان در ترک مبالغه کردند و در کفران را پس می متولد شد و سه
 روز شیر نخورد و در شب مادرش بنجواب ویدی گفتی ای مادر مسلمان شو تا شیر خورم مادرش در زعیب ایمان آورد و نام پسر
 اعور بود چون بزرگ گشت پدرش از وی آگاه گشت و وی بومی آورد و او را مغولان در شکار گاه آگاه شد و باید رزم کرد و او را
 بکشت و بر تخت نشست اعور خان بن فراخان بن منل خان او در ملوک ترک در حشمت و شوکت چون جمشید بوده
 و در ملوک بجم خانی خیل و حشم را از ظلمت شرک بر آورد و بنور اسلام مشرف ساخت و مالک چنین مقابله کرد و نظر یافت
 و تصدیر او را از انکه کرد و مصانی ساخت و باز گشت و به اترک لقب داد چون با نقل العود در قبحاق و فاروق و خلیج و اشغال
 آن و بعد از آن شش پسر داشت کون وانی و بلدر و کوک و باق منکر هر یک را چهار پسر بودند که مجموع است و چهار پسر
 و بعد از او خان پسر بزرگش کون خان بادشاه شد و با شانزه و زیر خود هر یک از فرزندان و برادرزادگان لقب داشت
 داد و هر یک برای معین ساخت و ایشان را بست و چهار شعبه ساخت و میانه ایشان اساس محبت متذکر دانند
 و بعد از او برادرش امی خان و پس از او بلدر و خان و بعد از او پسرش منگلی خان بن ملدور خان آگاه پسرش
 منکر خان و بعد از او پسرش امل خان بن منکر خان پادشاه شد و بعد از او نوبن فریدون بنفوان پدر بچکو گشت و
 رسید و سوخ خان که آخرین ملوک تاتار است و ذکرش گذشت میور موسست نور و متوجه امل خان شد امل خان با سایر قوم
 خویش در محاربه قتل رسید و از ایشان حرفیان پسر امل خان و بعد از او پسر حال او با زنان خود از معرکه بر نیامدند و این واقعه
 بعد از او خان بهار سال اتفاق افتاد و این چهار ازیم شاه نور و مانا که بزبان شد صحیح دیگر و در بزجای رسیدند که کوه
 بسیار در اطراف آن بود و یک راه پیش بدو دست در محبت هر چه بقلعه کوه رسیدند و غزازی دیدند از غایت سرسبزی و شادمانی
 گمان بر آزرگنه تون گفتندی یعنی که بند و آنچه از تن آنجا زنت اقامت افکنند و از بیم نور و تاتار توانستندی آمد و پس از
 مرد و چون از نسل ایشان جمعی کثیر پدید آمدند و چند شعبه شدند اولاد فسان انسان و اولاد معودیه و لیکن مشهور گشتند
 چون بسیار شدند از گنه تون را تنک یافتند و خواستند که بیرون آیند بر هر کوه معادن آهن بود و خروج متعذر بود پس بر
 جمع کردند و آتش زدند و از حرم گوزن و مہات ساختند چندان بد میدند که بعضی از آن بگذاخت و راه پدید آمد و بدیره هاب
 مغول که وطن اصل ایشان بود شتافتند و با تاتار و دیگر قبایل که در آن پورب بود و جنگا کردند و نظر یافتند و بسیار
 از آنکه در بیرون بودند خود را از قوم مغول شمرده و با ایشان پیوستند و آنظار مغول مشهورند اعیان به پیش منل شد
 آن در حساب ۴ که در و مایں هر دو قوم حساب شد آنکس که از راه تدبیر و فن سہ با ایشان کند نسبت خوشترین ۵

باجمله مغول بر دیار خود استیلا یافتند یکی از قوم قبایل را بسلطنت برداشتمند و بطناً بعد بطن سلطنت میگردانند تا آنکه
 ملدورخان بن منگلی خواجه موریا بسلطنت رسید این الوس را بساخت و مقرر ساخت و در روزی که اولاد و خان و
 در یکس از برگنه قول بیرون آمدند تمام مغولان جمع آیند و دم آتش در پیش نهند و به عیش و طرب مشغول شوند و او بر آ
 نزد یک بعد محمد صلی الله علیه و سلم بوده و دختر پسر اوست الان قواد خان مغول از احفاد او آیند و الان قواد عقد
 ابن عم خود بود و از دو پسر داشت مگدی و کجیدی چون شوهرش در گذشت الان قواد بکجومت اهل الوس رسید شبی
 خسته بود و دید که پوری بخانه آمد و بدیدان او فرود رفت و از آن آتشین شد اکابر مغول زبان تشنج کشادند الان قوارشان را
 جمع آورد و در حال بازگفت و چهار را بخوانی فرگاه بنشانند هنگام شب نوری که از رودان فرگاه بدرودان میرفت بیرون
 می آمد ایشان قول او را تصدیق کردند و در راه از آن نور سه پسر آمد اول او مومن که فسقی و از نوع و متعین از اولاد
 او بند دوم موسی که صالحی و قبیله ساجوت از اولاد او پسر سوم نور بخرخان که خان خانان مغول از اولاد او
 مغولان اولاد پسران الاقوار که از شوهر پتین بودند در کس خوانند و اولاد نور بخرخان و احفاد و برادران قبی
 نور بخرخان را بیرون گفتند با جمله بعد از الان قواد پسرش نور بخرخان ملقب تا آن شده با شاه شد و او معاصر
 ابوسلم و زمی بوده آن هنگام که اترک ملوک طواف بودند همه ایشان را مطیع ساخت و بعد از او پسرش لوقا خان
 و پس از او وین خان بن لوقا خان سلطنت بداد کردند و در عین خان پسر داشت بعد از
 وین خان زن از دو مغولون بکجومت نشست بعد او طایفه از قوم جلایر از نیم سپاه جاس پناه با او آوردند
 و آخر باو عنبر کردند و او را با هشت پسر بگشتند قاید خان بن دوستین خان که مرد عم خویش باختن بن لوقا خان
 بداد می رفته بود بجات یافت باختن قوم جلایر را باز خواست نمود و در سار ایشان هفتاد مرد را که در قتل مغولون
 و خل داشتند بگشتند و اطاعت قاید و خان کردند و قایدون خان بسلطنت رسید و دو پسر داشت اول
 مالمرخان و خان خانان مرگ از اولاد او پسر دوم حرفه بسکوم و قبیله باجوت فرزندان او پسر سوم سحر خان محبوب
 از احفاد او بند سر و فد بزرگترین پسران حرفه بسکوم در صحرا با سپاه تاتار خان دوچار شده او را بگرفتند و نزد
 ایما خالص جاسی بردند ایما خان بفرمود تا میر خورشید از میخ آهن بدو خند بعد از قاید و خان پسرش پایست
 خان پس از او پسرش قومبیه خان بن پسر خان بسلطنت نشست او نه پسر داشت و از و ایشان نوام بودند
 قتل خان که بد سوم چنگیز خان است و فاجونی بساورد که بد هشتم امیر تیمور صاحب قران گورکان است سی قاحوس
 بساورد خواب دید که از بخت قتل خان ستاره بر آید بعد از او دیگری و همچنین بانوبت چهارم که لغایت نواله
 ظاهر شد و آفاق را روشن کرد و فاجونی بساورد میرا شد و باز خواب رفت و دید که از جنب او ستاره بر آمد و فرود رفت
 و همچنین تا آنکه هشتم ستاره در غایت روشن بود بزرگی طلوع نمود و فاجونی بساورد دیگر روز احوال خواب با پدر گفت
 بوفیه خان با قتل خان که چهارم پسر بود هشتم پسر فاجونی بساورد بدولت عظیم رسید و سالها ملک در فرزندان ایشان
 بنامند پس ام کرد تا برادران پایکد یک بعد بساورد که قتل بنام پادشاه و فاجونی بساورد سیه سالار باشد و بطن بعد بطن

و صیت کنند تا همین شیوه منظور دارند پس در آن باب عهدنامه بنام الغوری نوشتند و برادران داعیان نامه با
 خود آن ثبت کردند و لومه خان آن تمنا بر آن نهاد آن کاغذ بود تا آنکه علی سلطان از اخفا و اذکیای قس آن بن
 چنگیز خان آن را پاره کرد و بالجمله بعد لومه خان پسرش قتل خان بن نویسه خان با دوشاه شد بدو او چو صفت
 سرد سامان و پسر او سر و قوم کنان ال خان وانی فرخیل که در آن آوان قتل خان و سایر بلوک ترک اطاعت
 او کردند و او را نزد خود خواند قتل خان محاسی شناخت و اجراء یافت روزی سبب شراب بجماعت ایشان خان رفت
 در ایشان او را که دراز بود بگرفت و دشنامش داد و انان خان از حمله چیزی نگفت و خواص که قصد اویت او داشتند مانع
 آمدند و فرزند دیگر قتل خان سدر خواهی نمود و ایلیا خان او را همی خواند و قتل خان متوجه گشت و انتقامی نکرده و انان خان
 در غضب شد و جمع را تعاقب او فرستاد و قتل خان بر استی خواند بر دوشست و خود را میورب خویش رسانید سپاه الفاغان
 از غضب وی دور رسیدند قتل خان با اتفاق فاخونی بهادر با ایشان رزم کرد و تلفر یافت و بعد از قتل خان
 قوبله خان بن قتل خان با اتفاق فاخونی بهادر رهسوار بدیدار و بسطنت نشست و بعد از او پسرش سرتاخان
 بهادر بن قتل خان بگومت نشست و بقوله ادیس قوبله خان بوده چون در شجاعت اشتبار داشت لفظ خانه را
 بهادری تبدیل داد و بعد از فاخونی بهادر در گذشت بر ناخان ابروئی بن فاخونی بهادر را سپه لاری داغچه بلاس لقب نهاد و بعد از او
 پسرش بهوکه بهادر بن بنان خان بهادر بسطنت رسید و بعد از او بر فوجی بر لاس گذشت از اویت نه پسرش ماندند بزرگترین ایشان سر و عجب بود
 و معنی آن گلانه قلی است و او سپه سالار گشت سوکاهما و قهر تا آنکه نویسی از قوم تارک گشت و بموختن فرالوقار که از و سارا انظایفه بود و بسطنت
 در آن آوان او را پسری آمد چون بموختن با سپه کرده بود و او بموختن نام نهاد چنگیز خان عبارت از آن پسر است سوکاهما در ملک میراندا در گذشت پس لاری
 پسرش بموختن که چنگیز خان باشد بن سوکاهما در بسطنت نشست و او بزرگترین ملوک جهان بسفک و باسکی عظیم
 داشته و بگناه یک تن خلق را بگشتی و باندک جریمه جز بقتل فر نداد و متابعت هیچ دین و ملت نکردی و با کسی
 مقدر نموده از آن تجاوز نمی نمود و آن نوشته اند نام اعطی او نموختن است و در پانصد و چهل و نه بجزی متولد شد
 و در آن وقت قدری خوب سپرده و درست داشت و این معنی دال بوده بر شکل و بار و بموختن را برادری بود موسوم
 بجوئی او را از غایت دلاوری جوئی فساگ گفتندی فساگ معنی ختن باشد و او چون پهلوی ختنی گمان باره از زیر بلوک
 بیرون رفتی که با او پسر شدی و در پانصد و شصت و دو بجزی که پدر چنگیز خان در گذشت آن سوعو حجن را سپه سالار
 بوده بتروفات یافت در سنه پانصد و شصت و سه بجزی بموختن با اتفاق قوم جانشین پدر گشت و فرخاریا
 بن سوعو حجن را سپه سالار کرد و مخالفان بر نموختن هجوم آوردند و او از دفع مخالفان عاجز ماند و با دیکر خان که
 خانان ترکستان بود پیوست قوم شانجوب تا آنکه دو دیگر مخالفان با اتفاق یکدیگر روی به نموختن آوردند و بعد
 زدم بهریمت رفتند بالاخر او یک خان گفته ساعیان و مخالفان از به نموختن دل دیگرگون کرد و نموختن در یافت
 و با اتفاق سپه سالار خود فرخا توتان بن سوعو حجن رزم کنان مننزم با جماعه قلیس بگوشه رفت و ایشان را
 بمناسب عالیله امیدوار ساخت و دو کودک را که خبر قصد او بگسا باور رسانیده بودند ترخان لقب نهاد و هفت خان

از آن وقت ظاهر شد بالجملة پس بسبب خرابی افتاد و آنوقت هم امیرالش چهار هزار و ششصد بودند و طایفه از قبیله فیهرات بر وجه آمدند باز میان بموضع و او بنگ خان محاربه اتفاق افتاد و بنگ خان منزه با جماعت قلیل بولایت مانانگ خان که والی پایمان که از خانان ترکستان بود افتاد امر امی مانانگ خان او را بگرفتند و بگشتند و گشتند که مانانگ خان سردار بیک خان را در رزم گرفت روزی سه سبیل بمسخر بآب گرفت چراسخن گلوئی آن بینه چند نوبت زبان از دهان برون آورد و آنرا جوان بدیدند و تیر و دال و دوش مقیم گشت و در پانصد و نود و نه بجوی نموضع بر تخت ادنگ خان نشست و مانانگ خان بدفع نموضع کوشید و مالالوس دالے آگشت نشست کفون گرانوس بازی کند و نموضع کجا شهر یاری کند و دالانوس در اجوائی تلفت و نموضع پیوست هر دوری با مانانگ خان بنادید شاه مرد حاکم که در بیت خاموفه دیدگانان ترکستان به مانانگ خان پیوستند و نموضع برادر خود جوی بسیار را در قلب جای دارد و قویان مان و صبه نوال را منقلای ساخت و از صبح تا شام رزمی صعب کرد و مانانگ خان از جراحت شست گشته بود بر جاناندر با جمیع قلیل فیلوی او را بر نهفت نموضع حمله آورد و رزمی رزم کرد و که بقتل رسیدند مانانگ خان زخمها خورده در گذشت پس کفش تلبک بگریخت و بر دوس لو بروق خان رفت نموضع استقلال یافت و قبله خاموفه را نزد نموضع آوردند نموضع گفت ایشان با خداوند خود و خاک خود با من نیز گفتند پس همه را بگشت خاموفه را بیدار بندهد اگر در دوران حالت او اضطراب نیکه و مفاصل خود با ایشان میمورد و میگفت میخواستم که شمارا پاره پاره کنم اکنون که بر من دست یافتند هر آنچه خواهند بگتند بالجملة نموضع بعد از استقبال مانانگ خان غم رزم لوفیایکی دست قوم تکر ب کرد و قویایکی از مقابله بگریخت و نزد لو بروق خان رفت نموضع بر نیک که آنرا فاسین نیز گویند لشکر کشید و مسخر ساخت و بسیاری مخالفان را بگشت و در پیشه شست و دو بجوی قریلنامی کرد و بر تخت نشست ساجدی از مغولان که او را بت مکرے گفتندی و دعوی آن میکرد که خدا با من سختی میکند و گاه گاه با آسمان میروم داد در زمستان برف میخ نشینی و برف از خرابیس بگداختی و نموضع بر معجزه اش حمل کردندی نیز خود نموضع آمد گفت نهادیم نام تو چنگیز خان + در آن پس تو خود را نموضع خوان به معنی چنگیز خان خانانان باشد گویند بت بگری راهوس ملک افتاد روزی با جوی حصار در امری بحث میکرد و دعوی فسا جلقش را چنان فرمود که بمرش از ان چنگیز خان قصد رزم تو بروق خان که برادر مانانگ خان کرد او را در شکار گاه بقتل رسانید کوسلک خان از خان عم آگاه شد و باز دوش رفت چنگیز خان متراقر بکشود و روی باز دوش آورد و قویایکی در رزم کشته شد و کوسلک خان منزه بکو خان حاکم فرخایمی پناه برد چنگیز خان غم خپای کرد و الناحان والی خبار اربتا باعث خواند الناحان بایار برنجید و غم رزم کرد و چنگیز خان ظفر یافت الناحان بحال بالبع رفت و دخر خود بچنگیز خان و او خپایان از الناحان برنجیدند و چنگیز خان پیوسته چنگیز خان فوجی آراسته بحال بالبع فرستاد تا مسخر ساخت الناحان خبر یافت و رزم خورد و خود را بگشت چنگیز خان متوجه جنای شده و در دو سال بسیاری از مملکت جنای مسخر ساخت بعد از الناحان آنکه معاصم چنگیز خان بوده با برون

جووردان نام داشته در خبا بساطت شست چنگیز خان در شش صد و سیزده بجزی معلی کو مانگ نام را بغبط
 خبای فرستاد و جو را استقلال تمام یافت در رسم قاعده حد که آن را نوره و ماسا گویند بر مقتضای رای خود وضع
 کرد و ام فرمود با اقوام مغول که از خط نوشتن عاری بودند خط الغوری او ختند دان قواعد نوشته در خزاین
 مضبوط ساختند تا به وقت که حادثه روی دهد شاهزاده گان جمعیت کنند و آن طومار حاضر سازند و بان عمل
 نمایند و اگر خلاف کنند پشیمان شوند و از مایهات او آنست بهر شهری که بروز و جنگ دست یابد ابائی آن را
 قتلعام کنند و انواع خرابی بتقدیم رسانند نقاست که چون عار لغان و مشق گرفت قتلخ پومان گفت بکلمه ناپنیا
 عمل باید کرد یعنی قتلعام باید نمود عار اخان رضاند او پس چون بازگشت ابائی انجا باغی شدند و عار اخان
 آنچه کرده بود پشیمان گشت و از ناپنیا چنگیز خان است که در دو قطع الطریق را بهو جز نند نگذارند و ایضا
 بهر که چیزی نویسند او را باطل است خوانند چپین نویسند که مطیع شوند با حال امان یا بنند و اگر خلاف کنند ما چه دانیم
 خدا دادند و این قول کلان است ایضا قواعد آنست که نامه بهر که نویسند که مطلع شوند بی الحال مان یا بنند و که
 خلاف کنند ما چه دانیم در تعریف او مبالغه نکنند وقتی چنگیز خان بمبشی گفت که بدالدین لولو وانی موصل را نامه تو
 او را بمتابعت خوان ناحیه لومان با اتفاق او لشکر بشام کشید پیشی را چنانچه رسم است نامه نوشت چنگیز خان از
 مضمونش آگاه شد گفت القاب او را از آن نوشته که چون بخواند و در باغی کرمی سعی کند همانا که باباغی اتفاق دارد
 پس نشی بیچاره را بقتل رسانید و دیگر از ناسازی او آنست که چون شاهزاده گان مانع هیچ دین ملت نیستند
 شناید و بایگه در تعظیم عظمی و زهاد و هر طایفه مبالغه نمایند و ازین قبل از ابی نامی او بسیار است بالجمعه چنگیز خان
 بعد از مملکت بجای قصد استقبال کوسلک خان که در ختن و ملاساعون کاشغراست قتل داشت کوسلک منتهی
 و گرفتار شده بقتل رسید و چنگیز خان ختن و کاشغر بایب ساک که عمارت از رود سیحون شجر ساخت پس زیر پوشش
 محمود باون را برسانت نزد سلطان محمد خوارزم شاه فرستاد و او را بر سر خواند سلطان با چنگیز خان عهد بست که
 بادوست دوست و با دشمن دشمن پس بگذشت که میان ایشان بنا بر گشتن بازوگانان چنگیزی مخالف
 دوست و او آن بتقریبی در بغداد خوارزم در ضمن احوال خلفای بغداد و سلطان محمد خوارزم شاه گذشت بالجمعه
 چنگیز خان با پشت صد هزار سوار قصد عراق عجم کرد و بهر شهری که از مملکت خوارزم شاه او سپاهش رسید آنرا
 بجنگ بکشود و قتلعام نمود و خراب ساخت از آن جمله است قتلعام سمرقند و طوس و آسفران و دامغان
 و نازندان و امل و دوری و قم و قزوین و خوارزم و بدخشان و بلخ و مرو و شاپور و طالیغان
 و هرات و بامیان و ریجان و اردبیل و مراغه و همدان و امثال آن در هر شهری بزرگ بجزده بست
 کس با صد و ده کس نجات یافتند و ابائی شهری که متابعت او کردند از خان امان یافتند اما مویها بر باد
 و اموال بتاراج رفت و ابائی اکثر از آن بلاد هم بماندند جزیمه بقتل خام رسیدند چنانکه در مجرم پیش شش صد
 هفتده بجزی چنگیز خان بیچاره شتافت و ابائی شهر بخندمت آمدند و از قتل محفوظ ماندند چنگیز خان بیشتر در آمد

سوی جان رفت تا مقصود همچنان باز نکشد و پرسید که نه ای سلطان است گفتند نه خانه خبروان است
 چنگیز خان از اسب پیاده شد بر میر رفت و گفت گاه در محرابیست شکم اسپان سر سازند مغولان در انبار با کشتاد
 و مید و مهای مدرس از کسب برداختند و آخر اسپان ساختند و اوراق مصاحف در میان قار و ورات انداختند
 و افشار چهار پایان بدست علماء دادند و شراب خوردن مشغول شدند چنگیز خان سوار شد و به عید گاه رفت زمان
 بعاقبت مسلمانان کشود و گفت از شماییان گناه بزرگ صادر شده خدا لعن آن جسم او بجمشما فرستاده آنچه در اید برید و
 و گرنه از شما ستاینده کس بر چه داشت بداد چنگیز خان گفت باید که مردم خوارزم شاه را پنهان بکنند نگاه طلبند
 که طایفه از ایشان در موضعی مخفی اند چنگیز خان در غضب شد و امر فرمود که تا شهر را قتلعام کردند و بسوختند پس از آن
 بخارا خراب شد تا آنکه مسعود بلوچ آنرا آباد ساخت و همچنین دیگر شهرها قتل و غارت نمود و گویند که مغولان بعد از
 محاصره شش ماه بر هرات دست یافتند و قتلعام کردند بجز شاهزاده نفر در هرات زنده ماندند بعد از مراجعت مغولان
 یلی از مردم هرات بایشان بیرون آمد یکس را ندید و بر دوکان به نشست و گفت الحمد لله لطفی بفرغ غارت بر آورد
 پس بست چهار نفر از نواحی هرات بایشان پیوستند و پانزده سال خزاین چهل کس کس در هرات نبود مثل آن دیگر شهرها
 قیاس باید کرد و ایضا چند گاه از گنار همچون با انزایا و اگر کسی زنده بود بگوششت قاق برده میشد میکرد و بالجمله چنگیز خان
 برفع جلال الدین منکره ابن خوارزم متوجه غورین شد و آن در ضمن خوارزم مرقوم است و در آن دیار و بار بگوششت
 و سپاه چنگیز خان نموده تا ملتان تعاقب منکره نمود ملتان را محاصره کرد چون هوامی تابستان رسید باز گشت
 قاضی غورستان گوید روزی در ایام محاصره هرات پسر برجه بر آدم و از آن دهام بچاگه بر افتاد مغولان تیر سے چند
 برین انداختند اما بمن رسید مغولان مرا بگرفتند و نزد قول خان بردند گفت دیوی یا پیری که ازین آفت سالم ماند
 گفتم چون منظور نظر باد شاه بودم نجات یافتم شاد شد و مرا تخمین کرد و گفت قابل آنست که بجلازمت چنگیز خان اشتغال
 نمای پس مرا نزد چنگیز خان فرستاد و خان ما من عاطفیت و احسان کرد که مرا بجلس خاص راه داد روزی گفت از فیله
 که در ولایت سلطان محمد انعمی یعنی خوارزم شاه کردم عجب بهر من در میان مردم خواهد بداند روی بر خاک نهادم و
 و گفتم اگر امان یا بستمی بعضی رسام گفتم بگویی گفتم چون همه مردم را بپاک سازند نام در میان که ام مردم خواهد
 در غضب شد و گفت ترا از عقلا میدارم لیکن آنکه آبله بود من بر بزینی که سم اسپ سلطان محمد انعمی رسیده قتل
 و غارت میکنم و باد دیگران کاری ندارم من میر سعیدم و بگوشه که خیمه بالجمله چنگیز خان در بلاد ایران که در تصرف
 خوارزم شاه بود آبادی نگذاشت و خواست که بکشد و آید و بنگاله برود و از آن راه بدیار خویش باز کرد و بسایه نفاظر
 نمود و راه نیافت و از آن غریت و در گذشت و بسمرقند رفت قاضی شرف الدین را با یکی از واعظان بخواند و
 و عقیده شماست گفتند خدا ترا ایگانه میداریم چنگیز خان گفت چنین است گفتند و ایلی بطرف بندگان فرستاد
 ما فرموده عمل کنند چنگیز خان این سخن بدستد و گفت منم او هم هر روز ایلیان میفرستد که او را بفرستد و از یوز
 گفتند هیچ وقت نماز را فرموده گفت چنین باید منکه بنده اویم میخواهم که هر روز مردم بسلام می آیند اگر پنج وقت بسلام

خداوند زنده بیدر نبود ام کرده سالی یکماه روزه دارند گفت چنین اسپ یازده ماه طعم میخورند یکماه هیچ نخوردند گفتند که فرموده سالی یکبار زکوت مال بدرویشان و میدند گفت نیک کرده چه بان ضعیفان آسوده کردند گفتند که ام کرده که بندگان اگر استطاعت داشته باشند بخانه خدا روند چنگیز خان گفت این خوب نیست زیرا که همه ما را خانه خدا از همه جا با تو ان رسد پس هر دورا بازگردانید قاضی اورا مسلمان گفت و اعطا جهته انکار حج بکفر فرمود را قهر حرف گوید چنگیز خان را خمید مطابق آیه فایما تولوا فتمموا چه اند بود پس چنگیز خان بایمه قصبات اورا رانهر بر این بیخ داد که از تکالیف دیوانی معاف باشد گفت سلطان محمد خوارزم شاه از شما طلب آن میکرد گفتند بیگ گفت دعا چگونه مستجاب شود که دعا گو بناز خواست گرفتار بان پس چنگیز خان از سمرقند متوجه یورب اصلی شد چون یکبار شبنون رسد جسمای و اکثالی امضار را قتل و غارت کرده با و پیوستند و جوی از دست محاق در رسید و از جمله پشتر سکهای جوی صد هزار اسپ که دو بیست راست اسپ از ان جنگ بیک رنگ بوده چنگیز خان هما بخاقر ملنا س نمود چندی از امایان خود را بگشت جوی خانرا بدست محاق بارگردانید و در ذی حجه ششصد و هشت و یکسوم جوی یورب اصلی رسید و بعد از هفت سال احصا را بدید و در صفرش سیصد و نوزده جوی که هتته بومان و شو بدایم بسا در بطرف مراعه و غیره رفته بودند بمرغه و همدان و امثال آن متلعام نمودند و بیکر و صیغرات تقا فرمودند و بساجی شدند و هر که را یافتند بگشتند و بفرمان چنگیز خان از راه در بند متوجه در بند یورب اصلی شدند از عهد اسکندر تا آن زمان هیچ لشکر از ان نگذشته بود پس بملکت از آن رسیدند و هر که را یافتند بگشتند و بیپارس شتاقتند و قتلی با فرادا کردند و نظف و منصور بچنگیز خان که در ان مانع طر رفته بود پیوستند و چون زمستان بگذشت سدر و خان صاحب بکینست که آن را فاسون نیز گویند پانصد هزار مرد جمع آورد و چنگیز خان متوجه او شد و در میانه ایشان قتالی فاشش اتفاق افتاد مغولان گویند صد هزار مرد کشته شدند لیلی بفرق سرانند در ان معرکه سه کس از مردان فیلمان لشکر سدر قولا ایستاد بودند چون سه صد هزار کس از لشکر سدر قولا بقتل رسید سدر قولا نریت رفت و در صلح کوشند و گفت اگر ابان یا بیم بگشت آیم چنگیز خان امان داد و در خمال این احوال خوابی هولناک بیدید و از ان رنجور شد و اولاد و احفاد را نخواست و ترس از ترکش برآورد و بگشت و یکیک می افزود و در میبگشت تا بجای رسید که آبش از ان توان شکست آنگاه گفت این شال شماست اگر بیک بدست دشمن افتند بملک شوند و اگر متفق باشید کسی بر شما دست نیابد پس که بظاهرام سلطنت بر یکی باشد و در حقیقت همه در ان شریک باشد و آنگاه حکومت حد و دیورب خود و حکومت خیالی به برادر خود جوی قشار داد و او دکنیای فارس را و بیحد گردانید و فرخار لومان را مدارا لهام ساخت و گفت من فرخار لومان بر عهد نامه عثمان و فاحوی بسا در در عمل کردیم باید که شما چنین کنید چون جلال الدین منکره که از هند آمده بود در ایران گرد و فر میکرد و نو هم داشت خود که فرخار لومان با چغتای خان با و از انهر رود آنگاه عهد نامه مذکور بچغتای خان داد و گفت چون در گذرم مرکب مپنهان دارند با سدر قولا آنگاه او را بقتل رسانید پس در سیصد و بیست چهارم جوی در گذشت چنگیز خان چند اپش و چند کزیک از خدمت مجلس گسستند و بهر خدمت چنگیز خان در ان عالم ستاوند

و دیگر از رسوم که در مغلان بود بجا آوردند و او فن کردند چنگیز خان را از خاتون به جوین چهار پسر بودند اول جوچی دوم
 پنجمی سوم بونی امیر صید شکار که نزد اترک کاری بزرگ است جوچی متعلق بود و او حکومت خوارزم شاه و دشت خراسان
 باقصای سفین و یلغار داشت و بر عودان و سیاست بچغتها متعلق بود و او از لغور با سمرقند و بخارا و کاشغر و بدخشان
 و بلخ و غزنین در تصرف داشت و پیش ازین بحدود المالیخ می نشست و تدبیر امور ورامی ما و کیای مقرر بود و بعد از پدر
 جانشین گشت بر پشت پناه و ملک سپاه و محافظت خراسان سه سالاری تو لیمان را بود و انج بومان خطاب داشت بعد از ما
 او کیای تا آن بسمرجی هر دو از دیگر خوانین پنج پسر داشته و اقطای ایشان بحد و وحشی بود و آنها در رتبه نه مانند چهار
 بودند او کیای تا آن پسر سوم چنگیز خان است و او نکی عادل دجواد بود و دین و اسلام بر دیگران توجیح داد
 یکی از کافران او را گفت چنگیز خان را بخواب دیدم و آگفت که تا آنرا بگوئی که مسلمانی را بقتل رساند تا آن تامل کرد و
 گفت لور ان سخوی داسے گفت میگفت چنگیز خان خوارزم زبان مغول نمیدانست و ازین کذب فوال تو معلوم میشود
 پس بقتلش فرمان داد و در بدو دولت او بموجب با سماعی چنگیز خان کسی ظاهر کو سفند را فوج نمیکرد روی مسلمانان
 در خانه خود بد نشست و گو سفندی را پنهان فوج نمود تو ترک آن نموده که از بام خانه آن در آمد پس بقتل حماسے
 فرمان او یکے کیسه پر زر و از فراتوم کم کردند المود که هر که آن را نیافته شد با او بد نصف آن با بد مسلمانان آشنایان
 بود حاضر ساخت صاحب مال در تمام آن طبع کرد و گفت درین کیسه زر ازین میسر بود آنچه گرفته ز کافی است میان ایشان
 چیب جاسپ این حدیث لغا آن رسید هر دو را بخواند تا بر طبق مدعای خود سوگند خوردند پس گفت هر دو دست میگفتند
 که آن را که زریافته بود فرمود که کیسه پر زر را بر ما صاحبش پسر که این کیسه زر این مرد نیست خداوندیکه هر چند اضطرر
 کرد فایده ندانست و همچنین از سخا و تش بسیار حکایات است و از آن جمله است روزی بخوابت بنشست به از پیش
 آنجا دید گفت از محافظت آنها خرسخت حاصلی نیست ندانند هر که پیش خواهد بیاید خلیق روی بخوابه نماند
 و هم را برود و توی هست بود یکی بهر طایفه آوردند بود و ما و دینیت باش با دو مهند دیوانیان آن را از شکر دستند
 دیگر در حال بعض رسانیدند گفت سه صد باش با دو مهند ایشان موقوف داشتند و همچنین با ششصد سید
 پس ایشان را جمع آورد و گفت در دنیا خرد که جمیل چیزے باقی نماند و شما نمیخواهید ایضا بوسی در ویشی را گفت صد
 باش و مهند کتاب گفتند او باش نمیدانند که چند است آن وجه را بر د عرض باید کرد تا بداند پس با شمارا در
 راه بگسترانید تا آن دید و گفت حمیت گفتند باش است که بفلان در ویش میدهند گفت بسیار که است پس
 آن را مضاعف ساخت یکی از شتر بفراترم رسید گفت از فارس بگذرانو آمده بودم و پانصد باش اقرض و
 لغز بود تا به از پاش او را دادند دیوانیان عرض داشتند فرمود اگر با پانصد باش میدادم آنچه آن که فرمود
 بازگشته باشند در روضه الصفا گوید که از مهند وستان هر مردم آنجا رفته و از انعام او بهره مند شده بازگشتند
 گویند در سیزده سال که مدت سلطنت تا آن بود صد و شصت هزار باش زر بخلق بخشید و یک باش بقوله
 پانصد شقال طلا و یا نقره است و ازین زیاد و کمتر نیز گفته اند گویند تا آن را با وجود این خود تمنای مال بود

که آن برای پیشکش باشد تا آن در ایام سلطنت خویش دو کس را از بخشش محروم ساخت یکی گفتن گرفت که اجای گنج
 دیده ام و یکی نشان ندیدم مگر ایقان ظاهر کنم تا آن پسندید و در سلطنت ده جای گنج از او پرسید او گفت بنا بر رسیدن خود
 بخدمت آن حیل کرده بودم تا رسیده عرض مدعای خود کنم گنج جای ندیده ام و ندانم تا آن بر بنجید و او را هیچ نداد اکنون
 از احوال سلطنت او بیان کنه چه او کنای تا آن بعد از آنکه اهل چغتامی را تکلیف نکرد این امر را قبول نمود و بزرگان برسم
 مغول کلاهها از سر برداشتند و کمربندش افکندند پس چغتامی خان دست راست داد و یکتن دست چپ تا آن گرفته
 بختش نشانیدند و لغت نومان او را کاتبه داشت پس او را تا آن خواندند و شاهزاده گان برسم خویش از او بیرون رفتند و
 سه نرد آفتاب را بر چیدند و باز گشتند و مجلس بزم بسیار استند او کنای تا آن در خراسان بزرگ بشاد و مجموع آنرا بجام
 بخشید و چهل دختر با حلی و فلل بر اسپان سوار کرده و نرد و روح چنگیز خان فرستاد یعنی بقتل شان فرمان داد و بخت
 تا آن بعد از وفات چنگیز خان پس از دو سال اتفاق و امر کرد تا از زمان فوت چنگیز خان تا این وقت که شش صد و
 هشت و شش هجری است از هر کس گناهی سر زده باشد عفو کنند پس جز باغلو مانا با ساسی هزار سوار بفتح جلال الدین
 منگونی که بر آذربایجان و عراق مستولی شده بود فرستاد تا او را تسلسل ساخت و در شش صد و بیست و نه هجری با اتفاق
 چغتامی خان و لویجان شکوچیزاب کشید و چند شهر بکشود و پس خود کوک خان را باده هزار سوار از پیش فرستاد نگاه صد هزار
 از از قبایلیان در رسیدند و لویجان و چغتامی خان حلقه زدند و خواستند که همچنانش بخدمت خان ختلمی رسانند
 لویجان بعمل آمد فرمود لشکر باش بارانی بر سر گرفته سه روز بارانی عظیم بارید پس شروع در برف نمود و خبایینان در نایان
 آنحال دیده و تیر بماندند و دست شان از کار رفت لویجان حمله برد و ظفر یافت و بسیاری را اسیر کرد و فرمود تا بآن
 قوم عمل لفظا بجا آوردند خان خبای این خبر بشنیدند و آتشی افروخت و خود را با زن و فرزند بسخت و موجود سلطنت
 رسید و دو سال سلطنت کرد لشکر او کنای تا آن بر باغون که آنرا بنگ بس نیز خوانند استیلا یافتند و سوجو اطاعت کرد
 بخدمت تا آن بسره برود تا در گذشت تا آن بر جهای نیز استیلا یافت و تا آن قصر قریشی در فرازم و چار و یوار سه
 آن دوازده روز راه بود که بچوب و گل بر آورده و در باران نشاند چون سر کار خواستی کرد و فرمانادی تا از یکماه شکان تا بجا
 آمدندی و تا آن در این کار کردندی را رقم حروف گوید همچنین قایم خان بن محمد خان نیکش باشکار سری عظیم داشت و در
 قصبه ایمنی فرخ آباد چار و یواری شکار گاه چند فرسخ ساخته بود در آن تا نماشکار سیکر و با جمله تا آن در شش صد و
 و سی و شش هجری سیران بلده هرات را بوطن ایشان فرستاد تا آن شهر را آباد ساختند و در شش صد و سی و نه هجری
 قریب نامی عظیم کرد و در بیست سال پیش کنوک خان و دیگر شاهزاده گان که در شش صد و سی و سه هجری تیسر و ولایت
 ارس و خوکس و بلخار رفته بودند سخن ساخت باز آمد و درین سال تا آن در گذشته بود و بعد از منکو هاش توراکمان
 خاتون سلطنت نشست چه کنوک خان بنا بر تسخیر ولایتی رفته بود و با جمله خاتون نام عورتی از طوس که
 بایری افتاده بود و دولت توراکمان خاتون مستولی شد و اکثر کار بار و بخوابی نهاد و بالاخر تهمیم با حره کرد و کنوک خان
 که بنا بر تسخیر بعضی ولایت بود و رسید و بر تخت نشست امر که از خاتون کینه در دل داشتند کنوک خان را بر اینکشتند

حقیقتاً قابلیم

و عملیات ملومی و سفلی را در وقت درانش انداختند کیوک خان بن او کیاسی قان چون بسلطنت نشست از آنکه مغول
 عهد و خط گرفت که بعد از او سلطنت نگاه چنگیز خان برادران و فرزندان باشد و بعد هر گزش بیست نشتر چه حکومت تخنگاه چنگیز خان
 به منکو قان پس لولجان بن چنگیز خان نشست و در ترتیب همسار او کشید ترسایان بزرگ شدند و حکمی از او حاصل کردند
 که مسلمانان را خصی کنند یکی از ایشان نشان گرفت و از بارگاه بیرون آمدگان شکاری بادشاه که با خود همچو نگیند زنجیر
 بگسلانیدند و در افتادند و دو خصمین او را برکنند مثل مشهور است چاه کنده را چاه در پیش است با جمله ترسایان غویت را
 گزشتند بعد از کنوک خان حکومت تخنگاه چنگیز خان بنکو قان بن لولجان بن چنگیز خان و برادران او رسید اکنون چند
 از اولاد قان که در بعضی از جهان سلطنت یافتند باز گویم از ایشان است قید و خان بن کاسین بن او کنای قان
 بسلطنت نشست و در بهتصد و در جرمی در گذشت و او کوسه بود و بکارم اخلاق اشتهار داشته و این رباعی
 او را است رباعی اندر ره حق منبع و شاه یکلیست به محبوب مقربان درگاه بکست به بخانه شدم و ووش تپی را دیدم
 انگشت برآورد که اندر یکلیست چه و اما داد بکی از بزرگان میل کرد و ازین خبر فند و آگاه موی سر و برگرفت و تقاوت آغاز
 نهاد و هر دو کدی برود تا آنکه فرزند که در شکم داشت هلاک شد پدر و اما دپس را دست در گردن استه برگاه فند و فرستاد و
 فرزندان فند و در قتل او الحاح کرد و فند و گفت از قتل او فنی نیست پس ام فرمود تا او را صد چوب زنند و رضیه اشاره
 کرد که ده چوب بر هم بندند و ده بار آهسته بازنند پس پس از آن گفت شرم ندارد یکدیگر بیگانه بر فراس خواهر ساسد آگاه ختر
 دیگر خود را باو داد و از احفاد او کنای قان است علی سلطان که از سوتیور خان نیز چغتای خان مغلیت برالوس
 چغتای دست یافته و عهد نامه قتل خان و قاپوئی بها در که بتوقع کوسه خان بود پاره کرد و اما مخالف او گشتند او را بگشتند
 و از ایشان است و الفشمنند چه اعلان بن مدد خان که با اشاره امیر فرمن بجکومت الوس چغتای رسید و پس
 از و پسرش شیور عتمش خان در بهتصد و بنتاد یک همجری بفرمان صاحب قران امیر تیمور گورکان بجکومت نشست
 و بعد از او پسرش محمود و بفرمان صاحب قران جانشین پذیر گشت و در بهتصد و پنج همجری در گذشت و بعد از او کنای از
 احفاد او کنای قان بسلطنت رسید و که لویس خان پسر چهارم چنگیز خان است در سخاوت و دعوت و فتوت
 نظیر نداشته و غیر در جنگ با فرزند بود و بنا بهت دوستی تا او کنای قان داشت و قتی قان بیمار شد شرکان بر باد
 خویش افسون خواندند و رخ قان را در کاسه چوبین و شیشه آن را پر آب کردند و گفتند هر که از خود بگذرد و این آب بنوشد
 این نمیرد و قان سنا بیاید لولجان از نهایت محبت که با قان داشت او را بنوشید و قان در سعادت شفا یافت و کوسه
 بعد از چند روز بمرد و این واقعه بر قان بغایت صمی نمود فرمود که دیگر کسی لفظ لولی بزرگان نیارد چون اینه را بزرگان مغول
 کوسه گویند بفرمود تا پس از آن اینه را گورسک گویند و لولی چهار پسر داشت منکو قان و ملا کو خان و اریق لونا هلاکو خان
 و فرزندان بملکت ایران سلطنت کردند و آن سه دیگر به تخنگاه چنگیز خان بجکومت رسیدند اول ایشان سکو قان
 بن بوسه نمان با قان مالو خان بن جوخی خان صاحب دست قچاق و اکثر بزرگان چنگیزی بادشاه شده
 قولتا قان تسخیر بعضی از جنای و برادر دیگر ملاکو خان را بعباق نعین فرمود ام کرد که از پیروده لغز و در نظر با در نه صد و بیست

هر دو بر ملاکوفان جن آمد و ازین لشکر منکوتان قیاس باید کرد و خود در شش صد پنجاه و سه سحر با شصت نومان لشکر که شش صد هزار صلواتی است
 میکاس که با حین دیر پی که چین نمانند و حرکت آمد و با چین رسیده حاصره تعلق انجا پرداخت و کاری بساخت و در لشکرش و با انشاء هر چند گفتند باز کرد
 نپذیرفت و در شش صد و پنجاه و پنج سحر پی هانجامد که گذشت که او کیسی فان منکوتان را عظیم محرم داشتی یک او را گفت چندین سابقه در تقسیم او
 چیست گفت با وجود آن زنده باشی بنیه که فرزندان هر از وجه رسد و انچنان شد که منکوتان و منعی بتیج چین و ماچین و حرکت آمد باریه جوا کاشرا
 بر طاعت جوابی با صواب گفت تا آن روی با و نهاد چنانچه گذشت هر دو خانه فراموزان رسیده بر امون و پس آن کبکوفان را در آب غرق کرد
 با بکل در عهد و مسلمانی در آمد با و مشیوع یافت چه در ایام سلطنت او ابدی قوت بت پرست و اما در جنگیز خان در پیش نایب بام کشان خود
 در ساخت که در روز جمعه بیگام نماز مسجدر بودند و مسلمانان را کبشند انچیز پیش منکوتان رسیده ابدی قوت را بخواند و پیش نایب باز کرد و
 و امر کرد تا در القتل رسانیدند و تا آن مسلمان نبود و حاصل بود از منکوتان برادر قوی ملاقات آن بن لولیان ابن جنگیز خان در روز
 خود را پادشاه خواند و سیان او و برادرش اربق لوکاسحاربات اتفاق افتاده بالاخر تا چار شده بخدمت تا آن شتافت تو ملاقات آن چار دیواری
 از منیلان ساخته و اربق لوکارا با خواص و خوامین انجا فرستاد و در راه خروج و دخول مسدود ساخت اربق لوکارا آنجا بود تا آنکه در آن
 ششصد و پنجاه و سه سحر پی هانجامد که گذشت که او کیسی فان منکوتان را عظیم محرم داشتی یک او را گفت چندین سابقه در تقسیم او
 نام داشت و بر جهای کشید و خدا امیر احمد کرد و امیر احمد پادشاه گفت تا آن او را بطلبید و زیر خنای از ترس بقوله از تعلق چین گریخت و با کلم
 آنجا متوصل شد تا آن سپاه فرستاد تا آن قلعه را محاصره کردند و زیر خنای از درون قلعه میمانم داد که اگر تا آن از گناه نادانگذرد و چنان
 کنم که قلعه مسخر شود تا آن بپذیرفت و زیر خنای بحلیله از امرای تا آن را بقلعه برود وانی قلعه بگریخت و قلعه بدست آمد گویند که در زمان او
 میبودان ایران بمرض ایافان خان بن ملاکوفان رسانیدند که مسلمان گویند که خدای فرموده تقلمو للمشرکین کافه میخواستند که بان امر
 مسلمانان را کبشند ابا تا خان گفت تو ملاقات آن از من داننا هست پس حال با و خدا داشت تا آن مولانا می باه الدین ماوراء النهری را
 بخواند و از آن سوال کرد مولانا مننه آن آیه گفت تا آن گفت چرا لشکر کاشرا نمیکشند گفت مالا قدری نیست اگر شمار نیست ما راست پس
 مولوی لالقبتل رسانید و خواست که با جمیع مسلمانان همان کند بد را الدین یعنی از علما و حکما بود گفت مرا نزد تا آن برید چو اب گویم پس نزد خان
 رفت گفت قال اللہ تعالی تقلمو للمشرکین کافه من خطاب بر رسول و اصحاب او است که مشرکان را القتل رسانید چون جنگیز خان و اولاد او بر سر
 مرینما نام خدای میسوزند بیکدیگر و مشرک باشند تا آن از ان غریمت دگدگشت و او پیوسته با علما و فضیله هر طائفه صحبت داشتی بعد خوش
 امر کرد تا آن مجید و توریت و انجیل در لور و کتایب ساکونی را بر معمولی ترجمه کردند و بعد از زبیر هاشم تیمور تا آن بکجاست نشست
 و در عهد او بسیاری از مغولان مسلمان بود و بعد از او و نفر دیگر آمدند بن بیقلای بن توپلای تا آن پادشاه شد و در عهد او مسلمانی
 در آند باریه اعتبار یافت گفته اند که او مسلمان بود و بعد از او قلمتی تا آن بن برنه بن حکیم بن توپلای تا آن پادشاه شد و او بد سب
 انصاری داشت و بعد از او سه تن دیگر از ایشان سلطنت کردند آنگاه با مدعی تا آن پادشاه شد و آخر در تگنگاه جنگیز خان فرزند
 بود سلطنت نشست و او از این فاتیان است و بعد او بمغفور و رحمنی خروج کرد و بران مملکت سیستلایانت با مدعی تا آن بگریخت و
 بخیرت امیر تیمور صاحبقران پیوست و مسلمان شد و صاحبقران خواست که او را بملکت موروث برساند لاجرم با شصت هزار صلوات
 روی بد انجانب آورده و در راه گذشت با تا آن به تعلق رفت و بر تر فرقه استیلا یافت و در گذشت پس از آنکه زمانی امرای

در حدیقه

قوی بحال بوده شدند حلاق را نیز از قایمان از تراغ نموده و غورخان هر که در جوار تخت نشستی او را وید مسک خان گفتندی . گیر ملاک کوخان من را لیجان
 بن چنگیز خان است که اولادش در ایران سلطنت گویند چوای برادرش باکو قان ملاک کوخان را با صد و شصت سوار ضبط آمد با فرستاد ملک شمس الدین
 کرت والی هرات و دیگر والی خراسان در کسین پیوستند و چون بر حرمین پل سبته بگذشت سلطان رکن الدین سلجوق قالی روم و آتاکب سعد حبیب
 فارس بلا زمت رسیدند ملاک کوخان اول خاندان ملاحظه الموت را بر انداخت و از آنجا بخت هم قدر که یافت بقتل رسانید چنانچه در ایران گذشت
 دو هم چون از سر راه جمان مراجعت کرد و ایلج بر دو معصم عباسی خلیفه بغداد فرستاد او پیغامهای درست داد ملاک کوخان برنجید و با استصواب خواج
 نصیر الدین طوسی روی بفرهاد نهاد و خلیفه را بقتل رسانید و کرد آنچه خواست و در ضمن بغداد گذشت ملاک کوخان اکثر ارباب و شامه نیز بکشتند
 و در ششصد و پنجاه و نه هجری میان ملاک کوخان و ترک خان چوچی خان بن چنگیز خان بادشاه دشت قباچ و دشت خاست و اکثر نظر ترکزان
 را بوده و ملاک کوخان بر خولیش چون ماری پیچید اما فرصت نیافت که بتلافی تیغام نماید و او ملکی قاسم بود و در تعمیر عمارت و تعمیر کیمیا اموال را فرزند
 کرد و پنج المغانی اوست که بناش مشهور گشته چه او را خطاب ایلیخان بوده و در حیات خولیش حکومت مازندران و خراسان بانا بر حرمین
 به آتاقاخان داد و او را و لعیله ساخت و بر دیگران پسران و امیران مملکت ایران و غیره تقسیم نموده و در گذشت تاریخ خولیش خواج
 نصیر الدین طوسی گوید که با سعی چون ملاک کوخان فرار از مستان که شد و که در تقدیر ازل نوبت عمرش آخر در سال پشش صد و شصت و سه
 تاریخ رسول که شب نوزدهم بدر بیعت آخره و بعد ملاک کوخان پسرش اباقاخان بن ملاک کوخان با طغتن نشست و او ملکی با رای داد
 بوده خواج نصیر الدین طوسی روز جلوس کله چند از وی نصیحت بعرض رسانید اباقاخان برادر خود بسپهوت ابدستور بر رهنده فرستاد و در بد
 و گیش اخول را بحکومت مازندران و خراسان و املاکان و لوغان و یولغان بباد و سوخان لوغان که بد استیروخان است بروم و دریای بولگان
 را بدر بار بکرو و بار سو سمران خون لوغان را بگنجهستان فرستاد و خواج شمس الدین محمد صاحب دیوان را به دستور نارت و وزارت بغداد داد
 و اعزاز کرد و هرات و سیستان را بشمس الدین کرت و فارس با بانگ سامری و خواجیه بهاد الدین بن شمس الدین صاحب دیوان را
 با حنفیان فرستاد و نیز برادر الملک سادات تورک خان صاحب دست قباچ با صد و پنجاه سوار فرستاد و او کرد آتاقاخان متوهم از اب کر بک
 و چینی قطع کرد ترک خان عبور مشکل دیده خواست که فلسس و و او آنجا آب بگذرد و در راه مرضی شده و در گذشت و سپاس برست بکشیدند
 و او را پیش از سلطنت پاپراق خان والی ماوراء النهر زمی صعب اتفاق افتاد و با آن نظر اباقاخان را بود و اباقاخان در ششصد و
 هشتاد و از خجرا بغداد آمد و بجهان شد و مرضی شده و در گذشت قطعه چو شصت روز بر آید ماه ذیحجه چهارم در حین که بر کس نمیکند این
 چهارشنبه هنگام صبح در جمان ده سیال ششصد و هشتاد و در گذشت القاب و بعد از برادرش احمد خان متقی خواج شمس الدین صاحب
 دیوان بادشاه شد و او که و از اخول نام داشت چون مسلمان شد سلطان احمد خان نائب شاد و تجارنا خراب ساخت و سایر دنیاها
 و بعد از او از عمو خان بن ملاک کوخان و پس از او برادرش کنجا کوخان بحکومت نشست و بروم شتافت و نظر منصفانه
 و در شش صد و نود و یک هجری تمامی زندانیان را را کرد و با الاخرام اتفاق یکدیگر بقتل رسانیدند و بعد از او پاید و خان بن طراق
 بن ملاک کوخان چند ماه حکومت کرد و بر دست عارخان بقتل رسید عازان خان بن اخوان بن اباقاخان بن ملاک کوخان بن لوینجا
 بن چنگیز خان سلطنت نشست و هر که در هر کار مقبول و انقور مسلمان شود او را بقتل رسانید و بر سر مکتوبات بالله صلوات سینه ملاحظه از
 امر آنکه گنی لون را بقتل رسانیده بودند بکشت گویند که تا زمان عارخان و فایر موطبتا تاریخ هجری بود و طلب جمیع آن میگردد

و در هر سال بان سست پایی متوجه عایا میشد و در سبب شصت و نه عجمی خواجیه سید طیب و سعد الدین اوجی که بشکست وزارت و شصت نفر از
 بتاریخ ششمی سبدل ساختند با بجز عار انخان و قند و یار مصر کرد و بر پادشاه ظفر یافت و در آن مکرده هزار مرد و سبست هزار اسب بدست معتر
 اقتاد فرقه سنولان بسجنی تمام از فرات بگذشتند عار انخان در حد و دو اوجان امرای نهمزم را چوب با سابق زد و امیر خروبان را که گمان شجاعت
 بظهور رسانیده بود خلعت داد و جهت موافقت بزرگان سرجوب زد و متوجه قزوین شد و بعد و در آن روز گذشت و این زمین گوید قطعه بسال
 بنقصند و سده عجمی از شوال چه پرویز پانزدهم وقت عصر که باشد بد شد از نواحی قزوین سده جهان عاران هابسیوی خلد که ما و اوجان این پیش
 و بعد از و بر اورش **التجانیو سلطان** که و الی خراسان و مانزدندان بود و سلطنت نشست و سلطان محمد زنداننده لقب یافت و امیر کرد
 ماسر در اجم و دنا شیر علی ولی الله و نیز لاله الا الله محمد رسول الله ساختند و سامی الله معصومین ثبت کردند و کایت بنای سلطانیه نصیب
 کردن جمله افاضل و اکابر ممالک را و در سلطانیه گذشت و از عجایب التجانیو سلطان آن بود که دختر می با هنگام بلوغ در روزها گرفت و بعد از
 چند و زالت و عصیتین از موضع مخصوص پیش پدید آمد تا تاریخ فوت التجانیو سلطان محمد الله مستوفی گوید هر روز از مقصد و شازده چون ماه گذشت
 از گاه و کلاه سروری شاه گذشت بد بعد از و پیش ابو سعید **خان** بن التجانیو سلطان بعمر دوازده سالگی در مقصد و مقصد عجمی گذشت
 سلطانرا امیر خروبان و دشت و دیگر را امیر سوچ و الی بغداد گرفته بر تخت نشاندند و در آن آوان امرایان بار عایا شد میکردند و سلطان
 ایشانرا گفت اگر مصلحت داند همه عایا را غارت کنند بشرط آنکه مرسوم از بدن نخواهند گفتند فی مرسوم شاه نماید و چون از غارت و غارت
 است اگر عایا را غارت کنم غارت بزرگ است تا ند سلطان گفت هرگاه چنین است در رعایت رعیت سعی کنید و مملکت معمر بگردانید و در عهد
 سلطنت ابو سعید مبادر خان تیمور باش بن امیر خروبان که حاکم روم بود یعنی کرد و مسکه و خطب بنام خود نمود که من مهدی اخر الزمان هستم
 امیر خروبان باشکر بسیار متوجه روم شد تیمور باش بعد بچیان نزد پدر آمد امیر خروبان او را حبس کند و بعد مدت سلطان پیوست بر رعایت
 حرمت خروبان گذاشت و با پیش ایالت روم داد و در مقصد و سبست پنج عجمی سلطان ابو سعید مبادر خان بغداد و خاتون بنت امیر خروبان
 را که در جباله الخا امیر شیخ حسن ایلیکافی سپه سردار سلطان ابو سعید صاحب روم که شیخ محسن بزرگ عبارت از دست آموزا پدید و عاشق شد
 و چون در و در پشتهای چنگیز خان مقرب بود که هر زنی را که پادشاه خواهد باید که شوهرش او را طلاق دهد امیر خروبان پدر بغداد خاتون را از خان
 آگاهی دادند خروبان و در غصب شد و جوانی داشت گفت و سلطان برنجید و بنظر هیچ توانست گفت و آخر الامر خروبانان را برانخت
 و در سال هفتصد و سبست و شصت عجمی امیر شیخ حسن ایلیکافی طوعا و کرها بغداد و خاتون را طلاق داد و سلطان او را بخواست و از کمال اختیار
 بغداد خاتون طالع زخروبان که مانده بود در زندان بدولت رسیدند و تا آن فوت سلطان این ابیات است قطعه چون گذشت از سال عجمی
 هفتصد و بیاسی و شش تا از جمیع آخرین هم سیزده گذشت بود و در تاریخ از سلطان خشم ابو سعید به دست تقدیر الهی از سرشای بود
 و بعد از آن از ماجات که از اتحاد این نوکابین نولینان بود و سلطنت نشست و عزالدین لقب یافت و در بدولت خود بغداد خاتون
 را به تمت با که مالک دست بقیاق و احدت دارد و سلطان ابو سعید را بزرگ ملاک کردی تقبل رسانید و در عهد او دولت آن چنگیز خان ضعیف
 شد و امیر علی پادشاه خان سلطان ابو سعید مبادر خان **موسی خان** بن عیخان بن باندو خان بن طغانی بن ملاکورا السلطنت برآ
 و از دیار مکر قصد تبریز کرد و اربابان رومی بایشان آورد و در روز رزم از باخان دو غول بر تیب داد و در یک خود جای گرفت
 و در دیگری خواجیه غیاث الدین وزیر خویش را اجاسی داد و در لشکر رومی بزم آورد و امیر علی پادشاه مکر می اندیشید چهلوی شیخ از باخان

و در یکی

و ساری بقول غیث الدین که هر که ام از نظر دور بود فرستاد و با هر که ام او را بر کشیدند که آن فوج دیگر بهر بیت رفته سپاه از بانان آذربایجان در کرده و در فوج
 بنسبت رفتند امیر علی پادشاه نظر یافت و غیث الدین وزیر را گرفت و لشکرات رسانید پس از آن از بانان بدست آورد و کشت و موسی خان سلطنت
 نشست و امیر علی پادشاه بخجیده مخالفت کرد و در پیش حسن ایلیکانی صاحب روم رفت امیر شیخ حسن محمد خان نبیره زاده ملاکونان را سلطنت بدو
 عاقل سازد و اینها بدو گماشت و قصد بزرگ کرد و تلافی فریقین دست داد امیر علی پادشاه خواست که حیلته کند لیسر با امیر شیخ ایلیکانی نوشت
 که تزلزل در میان دو پادشاه است همان بهتر که در گوشه قرار گیریم تا آن هر دو با هم رزم کند بر آن طرف باشد بخیر است امیر شیخ حسن قبول کرد و با
 خود هزاره سوار جدا شده بگوشه پایتخت امیر علی پادشاه بر ملاز فوجی بگوشه رفت و قرار گرفت فوج منزهی خان بر لشکران محمود برده و غالب آمدند
 علی شاه پادشاه شد و خواست که تجدید وضو کند از اسپ فرود آمده بگوشه رفت امیر شیخ حسن ایلیکانی آن بدید و فرست یافت بر فوج علی پادشاه حمله کرد
 و کار او و همسایهانش بسبب مظهر و منصور و با همی خان به تبریز رفت و در لشکر دغالتون را که مجبور سلطان ابوسعید بهادر خان بود بخو استصال
 بغداد دغالتون را بان سبیل ساخت تا فرموده که در آن یافت و در سال هفتصد و سی و هشت هجری امیر شیخ حسن خوبانی المعروف بن شیخ حسن بزرگ
 مندم به تبریز رفت و شیخ حسن کوچک ساقی بیگ بخت اتجانی و سلطان را سلطنت برداشت و غم رزم شیخ حسن بزرگ کرد و آخر مصالحه
 رویداد و در آنوقت در هر سه سو ای پدید آمد امیر حاجی طغیای در دیار مکر و امیر اسمان و بعضی از بلاد روم و ملک اشرف بن تیمور ساس
 بن امیر شیخ حسن خوبان در برجی دیگر از روم استقلال یافتند و پس از آن امیر اکبر کوچ بکر در مسان و خور مسان و اولاد امیر شاه رجب و فارس و
 شدند و سید جلال الدین بران و عماد الدین سنائی در اصفهان و امیر مبارزه الدین محمد مظفر که در کوش در جوان گذشته در مرو و ملک طلب الدین
 غوری در کرمان و ملک شجاع الدین در سمن و ملک معز الدین حسین کرم هرات قطعا تیمور خان در مازندران و بعضی از خراسان و امیر
 از خورشید و در خوش و سرد از آن در سپردند و امیر عبداللہ بن امیر طغیای در قستان فرمان روا گشتند و ایشان همه از امرا پان اولاد
 چنگیز خان بودند با همه امیر شیخ حسن کوچک و ثانی نداشتند طغای تیمور خان از مازندران بخواند سلطنت بر کرد و طغای تیمور خان با سپاه اسپاه آمد
 و امیر شیخ حسن بزرگ با همیوست امیر شیخ حسن کوچک بطغای تیمور نوشت که اگر پاس اتفاق کنی ساقی بیگ را در جباله کتاج تو در لورم طغای تیمور
 شاد شد و با نوشت که من از تو ام باید که خوبان ایلیکانی سائر قبائل رسانید امیر شیخ حسن کوچک همان نامه را نزد شیخ حسن بزرگ فرستاد
 پیغام داد که مرا دشمنی پنداری و آنرا که ما زنده در آن میخوانی نام من نمی نویسی امیر شیخ حسن بزرگ حیران ماند و آن نامه را نزد طغای تیمور خان
 فرستاد و طغای تیمور خان از غایت انفعل راه ما زنده در آن پیشگرفت لشکر خندان از یک و یک جدا شد که چه نویسیم امیر شیخ حسن کوچک از هم خوبان
 جهان تیمور خان نبیره زاده با قافان سلطنت برداشت و سپس الدین دیگر بار با او زاده امیر شیخ حسن کوچک دید که از ساقی بیگ
 سلطنت نمی آید سلیمان خان بن سکی سموت بن هلاکو خان را بر تخت نشاند و ساقی بیگ را در سلاک از دواج او کشید پیش از این ساقی بیگ
 را از خان و در کتاج داشت با همه سلیمان خان به از آن و موعان و آذربایجان و کردستان استیلا یافت امیر شیخ حسن بزرگ با سپاه
 عراق عرب و دیار مکر و خور مسان با امیر شیخ حسن کوچک رزم کرد و مندم گشت امیر شیخ حسن کوچک نظر یافت و در هفتصد و چهل و یک هجری با جلال
 به تبریز نزول کرد امیر مورغان ابن امیر شیخ حسن کوچک خوبانی بخیرت آمد و حکومت عراق و عجم یافت و از اولاد هلاکو خان آخرین ملوک
 انوشیروان خان است که ملک اشرف و برادرش ملک قیصر او را سلطنت نشاندند و گفتند که از اولاد هلاکو خان است و او کرد و در
 که او را انوشیروان عادل خوانند و خود ظلم و جور پیش گرفت سورمان خوبانی بدیاری بکر رفت و از آنجا بر دست امیر ایلیکان بن شیخ حسن

اطالی گشته شده و بعد از دوشیزان خان از اتحاد با کونان کسی سلسله است نرسید و کرمی خانی خان اتحادی خان بن چنگیز خان بزرگترین برادران
 بوده اوش خوجی که اکثران مانوس از یک مشهور است با می یزیدند و آورده اند که قوم کرمی بن چنگیز خان که هنوز دولت رسیده بود غارت کردند
 و خانو می را که طالبین بر می بود با پادشاه بگیرد رنگ خان نام آن زن را با احترام نزد چنگیز خان فرستاد و خانو می را پسری آورد چنگیز خان
 او را خوجی نام نهاد یعنی همان رسید و دوران و است خوجی لعن کردندی با ایشان الفبی گذاشت چون چنگیز خان دشت تجمیاق مسخر
 ساخت حکومت آنجا بود و بعد از آن خوجی خان از برادران ریخته بدشت تجمیاق رفت چون چنگیز خان از مملکت ایشان
 بازگشت بدشت آوردند و در استیکش نمود و بدشت مراجعت کرد و شش ماه پیش از پدر و در ششصد و سبست و سه بجری در گذشت و بعد از او
 پیش با کونان بجگو دست و پانچ و بلغانه و الا ان رسیده او جودی مسفرط داشت نربانی که در گانهش او زندگی پیش از آنکه بخان
 سیار و بدو بخشیدی تا نقدید هیچ وین ولت نکردی و در عهد کبیر که بن آمدی تا آن متره اربعین و درین شده بخمس رفت و پنهان
 بزرگس که در دشت و مملکت را کشید و آنگاه روی ملکاب و ماش که بزرگ متصل است آورد و انصاری با چهار صد هزار قصد او کردند
 با کونان در می صعب کرد و طغیان و بدشت تجمیاق بازگشت و او آنست که منکو تا آن لولیان را بعد فوت کبیر که خان بن اولنا
 تا آن بر تخت چنگیز خان نشاند و آن در احوال منکو تا آن در گذشت و او شهر ساری بنامند و بعد از او برادرش تر که خان پادشاه
 شد او مسلمان شد و بر این پادشاه با کونان اعتراض میکرد و میان ایشان بدشت خواست چنانچه گذشت و بعد از او پیش منکو تمیول
 بجگو رسید و بعد از او پس بگشت که در اتحاد و خوجی خان تمانت خواست و بالاخر ملک بفرزدان آورد بن خوجی خان رسید
 و ایشان دو فرقه شدند اول سلاطین دست راست که این و بلغانه در تصرف ایشان بوده و ایشانرا کول آورده گویند و دوم
 سلاطین دست چپ که اولی با بران ایشانند و اولی با آن آورده خوانند و در و گروی کول آورده اول پادشاه تو قیا خان
 بن تو قوی بن خوجی خان است از انا خان اور با خان طلب داشت و در وقت صد و ده بجری در گذشت و بعد از او پس
 طغرل خان پس از او پیش او یک خان بن طغرل خان بر تخت نشست و سائر اوس خوجی خان را مطیع ساخت پس از
 اوس خوجی بنام او استمار یافت چه ایشانرا از یک خوانند را تم گوید قوم او زبک که مشهور اند ظاهر عبارت از خوجی خان بن
 فیکه خان است اقتصد در عهد او زبک خان اسلام دوران دیار بقایت قومی شد و بعد از او پسش حالی بیگیان سبطلنت
 نشست و حکمش بر تیره بود که قومی قومی محی الدین از نظام ملک اشرف خوجان شکایت کرد و حالی بیگیان کبیر و از شهر برای با صد هزار سوار
 متوجه آور با بیجان شد و درین یورش سیاه او را در دولت بر رعایت عبور افتاد کسی کجوشه از ان شکست و با در بیجان
 رسید و ملک اشرف را بگشت و دیار خویش بازگشت و بعد از او پسش بیرومی بیگیان سه سال سلطنت کرد و در وقت صد و
 بجری در گذشت و پس از کسی از کونان آورد و سلطنت نرسید و دیگر در کرده آن آورده او ان تو و اما منکان لوقان لونی
 بن آورده بن خوجی است و از اتحاد او دست قوی همیشه خانی بن الواخواجه اعلان کرد با در صاحب قران امیر تیمور گوید که کان
 حکومت دیار خویش یافت و آخر با صاحبقران مخالفت آنمانه نمود و مکر با او زد و در وقت مستاصل گشت تا آنکه در وقت صد و
 هفت بجری در غایت و سرگروانی وفات یافت و تندی انان در ترجمه صاحبقران امیر تیمور باید و بعد از او تو قیاس خان
 با پانزده کس و گیریکه بعد دیگری حکومت رسیدند و از انجا دست براق خان بن تو قیاس اعلان بن ارس خان

در خوجیان

که بر محمد خان بن لومیش خان خروج کرد و ورش تصد و ولست و دو و چری با و راه انهر رفت و از میرزا انغ بیگ بن میرزا شاهرخ تربیت یافت با و داد او شد
تجواق بزگشت و در شهنش تصد و ولست و شهنش چری با محمد خان مصاف داد و غالب آمد و سلطنت نشست و کفران لغت آشکارا کرد و در
با و راه انهر نهاد و در احوال سفلیق با میرزا انغ بیگ مصاف داد و نظر یافت و با و راه انهر تاراج کرد و آخرین آن گروه حسن نظر خان
بن محمد خان بن سگ خان عالی بیگمان بن عراق خان سلطنت رسید و در زمان او احمقا و شکاری بن خوبی خان نخوار زم و با و راه انهر
استیلا یافتند سلطنت کردند و اول ایشان ابو انجیر خان است که بدو از ده نسب بخوبی جان بن چنگیز خان میرسد بد شهنش
قبیله شعیب داشت و شهنش تصد و ولست و چری از مسکن خود بخوار زم آمد و ابراهیم بن امیر شاه ملک را که بفرمان شاهرخ ابن تیمور صاحب
والی آن دیار بود شکست داد و استیلا یافت و سلطان ابو سعید گوهرگان را استمداد نمود و باز میرزا عبداللہ والی سمرقند غالب آمد و بر
با و راه انهر مستولی گشتند ابو انجیر خان بخوار زم والی بوده تا در شهنش تصد و ولست و چری در گذشت و بعد از او سپهرش
شیخ صدر خان سلطنت رسید و پس از او انبیا در شهنش محمد خان بن شاه رداق سلطان بن ابو انجیر خان المعروف
سگ خان که بخوار زم بر تخت نشست و او اول کسی است که از سلاطین مغربیه به امیر با و راه انهر مستولی شد و با سلطان
محمد و خان بن لولش خان صاحب الواس قچماقی داد و آغاز نمود و با و راه انهر تصد و ولست و چری بر سمرقند استیلا یافت و لکاس کل
رفت و در رعیت او با سپه پادشاه از اندجان در رسید و سمرقند گرفت سگ خان سمرقند شد و باز بران استیلا یافت و با و راه
که سلطان محمود خان صاحب نولستان و الواس قچماقی را واقعه افتاد ملک بگذاشت و حکم سابقه مودت با و پناه آورد و سگ خان
در بنا بر نیکی که با و کرده بود سلطان محمود خان را در کنار دریا میخندید و قتل رسانید و خود در نصد و شانزده هجری در
رزم اندوست شاه اسمعیل صفوی قتل رسید و خوار زم از تصرف او لادش بدر رفت و با و راه انهر تصرف ماند و از آن گروه
عبداللہ خان دوم بن اسکندر خان که چون پدرش اسکندر خان بر بلخ مستولی شد و در نصد و نود و چری در گذشت
عبداللہ خان بجای پدر و با و راه انهر سلطنت نشست و او ملکی عادل و در برابر اقبال مند بوده پیوسته با علما صحبت داشتی
و در رعایت احرام ایشان مبالغه کردی و بعد از او با و راه انهر ترکستان با ما سکند و بلخ و در نیشن و خوار زم صفائی است
و به فریبان لشکر کشید و در نصد و نود و پنج هجری لشکر خراسان کشید و هرات را محاصره کرد و بعد یکسال تهاقرا
کشد و علی قلینان شاملو والی آنجا را با جمعی کثیر از قزلباش قتل رسانید و دیگر سال پیشش عبداللہ مومن خان لشکر کبسی مقدس
کشید و گرفت و حاکم آنجا است خان اسباب حو را کشت و در آستین ز رفته غلبه بر تمام کرد و بسیار چری از سادات و اکابر را قتل
رسانید و او تعصب و بجز موصوف بوده و وقتی در لشکر تصدید کرد و فرزند عبداللہ خان پیش از معدودی چند پیوند ناجا
روی گردان شد بشهر وقت و سپه را دعای بد کرد و گفت با و راه انهر شهنش بد شهنش نه نموده بود دوم امر و زلبشومی این سپه در آن گرفتار
شد و اسما خوام کار و دولت سلطنت محروم ماند و با و راه انهر چنان شد که عبداللہ مومن خان بعد از پدر زیاده از چهار ماه عمر نیافت
با و راه انهر عبداللہ خان بخوار زم مسجری بن شاملو در و سه سال و اکثر خراسان دست یافت و با و راه انهر باز گشت و لشکر به نیشن که
از تصرف پایتخت بود کشید چنانچه در زمان میرزا ابن میرزا شاهرخ بن میرزا ابراهیم بن میرزا اسلیمان که آنرا خروج کرده بود
سند و بکابل گریخت و بعد عبداللہ خان با و راه انهر مراجعت کرده بود تا آنکه سمرقند در گذشت در سن نیز از شهنش چری

قیامت قائم شد تاریخ نیست و بعد از ولایتش محمد المومن خان بجای پدر نشست و ظلم پیش گرفت و بسیاری از امای پدر را بقتل رسانید
 و بالاخر بعد از چهار ماه و دو تن از ایشان هلاک گردید و بعد از پنج تن دیگر بعد دیگری سلطنت کردند و شصتین انجمنه و آخرین
 ایشان امام علیخان است که بادشاه شهباز و بدخشان برادر پدر محمد خان بود و امام علیخان بچو و سخا شنیده می داشت و
 هر چه بدتش می آمد می بخشید چنانچه گویند هرگز در طولید اشش زیاده از دو اسب نمی ماند و بعضی اوقات ابراهیم می بخشید و دیگر
 از اولاد جوجی خان که ایشان نیز در خوارزم بحکومت رسیدند اول ایشان ایلیا رس خان است چه وقتی سساک خان
 بر دست شاه اسمعیل صفوی بقتل رسید شاه اسمعیل ایلیندی بیگ را ایالت خوارزم داد ایلیا رسخان بچاق لوزی داشت به
 تعبیل خود را بخوارزم رسانید و استیلا یافت و بعد از زوده تن دیگر بطان لعدطن ریاست کردندی یازده می آن کرد و سفت خان
 بن غرت خان است که سلطنت خوارزم رسید اطاعت شاه طهماسب صفوی کرد و کز خفتای خان و فرزندان او
 چغتای خان پسروم چنگیز خان و المونس چغتای یا و منسوب است در سن ششصد و نوزده هجری و وقتیکه
 چنگیز خان از کنار آب سمند بازگشت حکومت ماوراء النهر و خوارزم و بلاد الغور و کاشغر و بدخشان و بلخ و غرین او را
 داد امر توره و با ساق با و تفویض فرمود چغتای خان تا آنکه بر لور مرتد بود اما او کنای تا ان محنت بسیار می داشت
 روزی هر دو برادر شراب می خوردند و بسیر رفتند و با یکدیگر اسب بکرو با خندا سپ چغتای خان در گذشت پس هر دو بخانه باز
 و دیگر روز چغتای پاجان ایخالت بیاد آورد و گفت چگونه بودیم با تا آن گفت یکروز با دم اسب من در گذرد و دیگر بعد ازین چنین
 گستاخی کنم توره و با ساق نماید پس سوار شد و برخلاف معمول از پس بارگاه تا ان آمده بنیست تا ان کسان بفرستاد و از آنکند نش
 سوال کرد و چغتای خان گفت من و سایر بزرگان مچکا داده ام تا با ساق روم تا ان خجل شد گفت او آقای بزرگ نیست
 چنین محقرات با چرا بدل آورد چغتای خان آنرا نپذیرفت و بر سب لشکرانه پیشکش کرد با تا ان گناه او بخشید و نیکباز پو شد
 که تا ان از خیرت چغتای در گذشت و بنیست آن بزرگان مغول سر ریخت تا ان نهادند پس چغتای خان از برادر مخص شد
 و بدیاز خود شتافت و بحکومت پرداخت تا ان که در مغلطام امور ایلیچیان فرستادی و با او مشورت کردی و گاه او از نزد خود
 بفرافروندی و چغتای خان بکرم وصیت پدر را صواب دید و فرار بومان تجاوزه نمودی را قوم حرف گوید که اکثر مردم هندوستان
 صاحب قران امیر تیمور کورکان و اولادش را که تا کنون سلطنت هند قیام می دارند از عدم دریافت گویند که سلطنت
 هندوستان در اولاد چغتای است و بابر و امیر تیمور کورکان را از اولاد چغتای میدانند و حال آنکه در اجداد امیر تیمور
 هیچکس نام چغتای نداشته و اصل این خلطی و اشتباه آنست که فرار بومان که جد امیر تیمور صاحب قران است چنگیز خان
 او را مدار الممام ساخته ردیف پس خویش چغتای خان ساخت چنانچه در احوال چنگیز خان گذشت که جد صاحب قران
 امیر تیمور کورکان و اولاد او در المونس چغتای بهدار الممامی بسبب زنده آمدن عام و خاص از راه عدم معرفت اولاد حقان
 را منسوب بآن میکنند و آن اصل ندارد و با بجز چغتای خان پادشاهی صاحب فرست بوده و شوکت عظیم داشته و در امور
 توره و تا اساسا لته نمودی و بموجب آن فرمان داده بود که بر در رات بیاید و خط مبنی در آب بقیلند و گو سفند بکشند
 بلکه اخراجی کنند مدتی در خراسان و ماوراء النهر بر علیه کسی گو سفند نخواستند و او ملک میرانند تا آنکه در ششصد

تاریخ هشتم

و چون عجمی بقول و درگذشت بعد از و بنیر او اش قرا بلا کو خان بن مالکان بن چغتای خان بسی فرارنا بودان پادشاه شد و در ششصد و چهل و شش
 عجمی کبیرک خان بن او کنایه تا آن او را عزل کرد و گفت با وجود پسر ملک بنیره نرسد پس مو منکو بن چغتای خان را حکومت آن الواس
 داد و در ششصد و چهل و نه عجمی مو منکو وفات یافت فرخار لوی مان دیگر بار فراملا کو خان را سلطنت نشاند و او در ششصد و پنجاه و یک
 عجمی و فرخار لوی مان در ششصد و پنجاه و دو عجمی درگذشتند و بعد از او پسرش مبارکشاه بن فراملا کو خان پادشاه شد و مسلمان گشت
 نو ملاتان براق خان بنده زاده چغتای را که در خدشش سیرمی بر دیکو الواس چغتای داد براق خان در ششصد و هفت و سه عجمی
 پادشاه الواس چغتای گشت و مبارکشاه را ملازم خود ساخت و لشکر چچین فرستاد و استیلا یافت و چچیه و مکر و زید بحال بودان بن فرخار لوی
 اندو برنجید و به آذربایجان رفت و براق خان غزم تنیز خراسان کرد و خواست که بهر ما محتاج سپاه بر فرزند و بخارا را غارت کند مسعود بن
 ملوان گفت بر ملکته که در تصرف نیست ملک خود را خراب توان کرد براق خان برنجید و امر کرد با مسعود را هفت چوب زنند لیکن از آن
 غزیت و درگذشت و چون براق خان از ابا تا آن منم بخارا رسید مغلوب گشت و اسلام آورد و درگذشت و از انظار الطافه است
 و او را عجمی خان بن براق خان که بعد از او و بفرمان قند و خان پادشاه شد و اسکر لوی مان بن نخل فرخار لوی مان را مدار الملک والو کر
 چغتای را آباد کرد و مکر و لشکره هند فرستاد و در مقصد شوش عجمی درگذشت و بعد از او پسرش کنگک خان پادشاه شد چون فرزند
 قندو خان که بنیر او کنایه تا آن بودند مکنی بهمان کجک خان مغولستان و سایر ولایات ایشان را گرفت و بعد از او مال تقو خات از
 احفاد چغتای خان پادشاه شد و اسلام آورد و قصد اولاد و عجمی خان کرد آتش لوی مان دو عجمی بنده بگریخت کنگک خان بن
 و دو عجمی دریا و راه نهر بماند و بنجیل که دانست مال تقو خان را در سن هفتصد و سبست عجمی لقتل رسانید پس کنگک خان برادر را از هند
 بخواند النس لوی خان بن دو عجمی خان از هند در رسید و بر تخت نشست و کنگک خان را مدار الملک سات پس از چندی درگذشت
 و بعد از او کنگک خان بن دو عجمی خان پادشاه شبنع درگذشت و بنجیل که دانست مال تقو خان را در سن هفتصد و سبست عجمی لقتل رسانید پس کنگک خان برادر را از هند
 و در مقصد و سبست و یک عجمی درگذشت گوید و قتی در صحرا استخوانی چند بدید تا مل کرد گفت این سخوان باشن سینوید
 پس تحقیق حال نموده معلوم شد که جمیع آن قطعات اطریقان را آنجا گشت بودند پس انظار الطافه را بدست آورد و یکبشت و آنچه از اموال
 مقتولان نزد ایشان بود گرفت و به ترکستان لوی که بقوم فرستاد و برادر زاده کنگک خان است تر شیری خان بن یکنیکه این خان
 را بعد از یکنیکه را سی خان پادشاه شد و مسلمان و متدین بود و لشکر بند کشید و دلی را مساحه که در سلطان محمد لعلق بر او یافت
 و هدایا فرستاد تا از دلی بر خاست و متوجه بجات شد زمانی با فرید است آورد و به او راه انهر باز گشت برادر زاده اش داود
 نیمورخان که حکومت خبه که شهر قبلا گشت عبارت از دست میداشت و کافر بود در سن هفتصد و سبست عجمی بر نمری را
 لقتل رسانید و بعد از او برادرش چغتای که پادشاه شد کی در غنیه و مغولستان و دیگر و راه انهر سلطنت سید اول تخم
 چنگو خان را بعد از او برادرش کسبو تیمو خان که دلو ان بود و حکومت نشست و بعد از او قولا خان سلطنت نشست و در غنیه
 علی سلطان از احفاد او کنایه تا آن بعیت بر الواس چغتای دست یافت و عهدنامه قتلخان و حاجونی به او را پاره کرد امر از راه
 بکشد چنانچه در احوال او کنایه تا آن درگذشت و بعد از او پسرش محمد خان بن قولا خان و پس از او قوا سلطان خان
 و در مقصد و سی و سه بر تخت نشست و او نیکه و ظالم و سفاک بوده اگر پیش او دو نفر شستی اکثر آن بودی که یک را بکشتی و کما

هر دو را بقتل رسانیدی و قتی امیر فرخن که از کابرا امرای الویس عقیقای بود بخواند از تو هم نمود با اتفاق امر در سالی برای جمع آورد
و انستند چه اعلان را که نسل او کنای تا آن بوده بسطنت برداشت و در مفقود و جعل و شمش میان و اسطالان و دانشند چه
رزمی صعب اتفاق افتاد و سری بر چشم امیر فرخن رسید و از نور عاقل ماند لاجرم بهر میت رفت و اسطالان بقرتبی رفت و بعد درین سال
تعلق تیمور خان بن اسالو تان و جاجون در ضربه و مغولستان پادشاه شد و بعد از هشت سال مسلمان شد و در وجه شیخ جمال الدین
ترکستانی از اولیای زمان بود چون شهر کنگ در رنگ پنهان شد و آن در شهر کنگ مر قوم است شیخ جمال الدین پیش از آنجا متوجه فرزند
و آنجا مقیم گشت و در آن وقت تعلق تیمور خان به اینها اقامت داشت و بسطنت نرسیده بود و روزی در شکار شیخ را که رفتند
تعلق تیمور خان برنجید و اشاره لبیکه که بان شکار میکرد و نمود شیخ را گفت تو بهترین باساک شیخ گفت مرا اگر ایمان باشی من به تمام
و اگر نه ساگ از من بفر تعلق تیمور گفت ایمان چیست شیخ بیان نمود تعلق تیمور خان بگرسیت و گفت که بخان یعنی پادشاه شوم نزد
آنجی تا مسلمان شوم پس شیخ از او جدا شد چون زمان وفات شیخ نزدیک رسید پس خود مولانا را ارشد الدین را وصیت کرد و چون
تعلق تیمور خان پادشاه شود نزد او و که مسلمان شود چون او پادشاه شد مولانا هر دو وقت ملاقات متعذر دید نیز نزدیک بود
و بانگ ماند گفت روزی خان بستند و او را بخواند و باز خواست مولانا حال باز گفت تعلق تیمور خان گفت از آن گاه که پادشاه
شده ام هر روز آن وعده بنظر میسد پس مسلمان شد و یک یک امر را در توضیح بخواند و گفت که اگر مسلمان نشود بقتل رسانیدی
امیر لوکاک و دعوات را که امیر الامر بود بخواند امیر لوکاک بگرسیت و گفت سه سال است که بر دست صلی بر کاشن شده ام و آن
سرس ظاهر نمیتوانم کرد و خان همه را مسلمان ساخت و در مفقود و جعل و هفت هجری امیر فرخن از پریشانی و اسطالان آگاه شده
رومی باورند و در حد و در صحنه باورند و او را بقتل رسانید و در مفقود و جعل و هفت هجری و انستند چه اعلان را که بگشت
ز آنکه او از آنجا که در حد و در صحنه باورند و او را بقتل رسانید و در مفقود و جعل و هفت هجری و انستند چه اعلان را که بگشت
بیاراست فبلغ تیمور برادران امیر فرخن از و ابالت لور الدی خواست امیر فرخن پذیرفت تعلق تیمور آن کینه در دل داشت
و در شکار گاه در مفقود و پنجاه و نه هجری امیر فرخن را بقتل رسانید پس از او سپهرش امیر عبدالقدیر امیر فرخن بجای پذیرفت
و در زمان سیستان بتان طغیان طمع کرد و بیچاره را بگینا بگشت تیمور شاه اعلان را بجای برداشت امیر بیان سلسله
و امیر جوجی بر لاس که از احقاد و فرخا ر بومان بود و دیگر امر را بگفت برخواستند و در هفت صد و شصت هجری بعد از زخم
امیر بیان سلسله و رلسعی و مکر امرای باغی تیمور شاه اعلان و سایر خویشانش امیر فرخن را بگشت و بر ما و راه الله استیلا یافت و بسبب
مادم برداخت امر اسرا از اطاعت امیر بیان سلسله در ماوند و هر یک گوشه دعوی ریاست کردند امیر حسین که خواهرش و جباله کفاح
امیر تیمور صاحب قران بوده بن قلاهی بن امیر فرخن در حد و سالی امیر حاجی بر لاس از اولاد و فرخا ر بومان در کسین و همچنین در بلخ
و جند و سرخا و اریک و فغتلان و بدخشان بگرفتند و میگردید اطاعت دیگر میگردید و با خود نامی جنگیدند تعلق
تیمور خان از مغولستان متوجه ماوراء النهر شد و بگرفت آن گاه امیر حسین بن قلاهی امیر فرخن با تعلق امیر تیمور صاحب قران در
ماوراء النهر بگرفت رسیدند و در مفقود و شصت و پنج هجری نبیره ایچنگدای خان کامل خان نامی را بسطنت برداشت
و بالآخر امیر حسین صاحب قران و هشت تا است و آن در ضمن احوال امیر تیمور بیاید و از دهم رمضان سن مفقود و پنجاه

در حد و سالی

و یک عجزی کامل شاه در پنج نعل رسائید و کرمی و دو دم از احقاد چشامی که در حقه منولستان کاشغرو افتو سلطنت کردند باز گویم تعلق تیمور خان
 موصوف نو مسلم چون از نعل تیمور شاه اعلان و استقلال با و راه النضر یافت و در مقصد شصت و یک جسمی متوجه آن و بار شد
 امیر با نیز بدین جلا بر پا و پیوست و امیر حاجی بر لاش دانی کس بخراسان گریخت امیر تیمور صاحب حقیران گوگان اما در کس بود و در امرای پنا
 رفت و امارت کس یافت تعلق تیمور خان آن سال بهین گفتا نموده تحت بازگشت امیر حسین بن امیر قلاهی بن امیر فرغان که ابجابلی رفته بود
 متوجه با و راه النضر شد و غم رزم سر بیان سلو و کرد و امیر صاحب قران امیر صوری با و بار شد امیر سا بان سلو و نیز بدین جستان
 گریخت امیر حسین بن جلالان رفت و امیر کقیبا و برادر کج و و جیلانی را کبشت و در مقصد شصت و یک جسمی تعلق تیمور خان دیگر باز مقصد با و راه
 کرد و سید و امیر با نیز بدین جلا بر و امیر خان سلو و رنج دست او رفتند امیر تیمور صاحب قران نیز بکلاز متش پیوست بدستور امارت یافت
 تعلق تیمور خان سپاه بدفع امیر حسین فرستاد و کج و جیلانی با تعلق تیمور باز شد امیر حسین ابجابلی گریخت سپاه تعلق تیمور خان تا حقه
 شد و کس تعاقب نموده بازگشت تعلق تیمور خان امیر سیان سلو و رنج تحت بازگشت نیکبخت است ظلم کشاد و امیر تیمور از و جستان
 اطلب امیر حسین شتافت و در مقصد شصت و پنج عجزی تعلق تیمور خان بمولستان و رگدشت لپرش الیاس خواجه خان
 بن تعلق تیمور خان با امیر حسین و امیر تیمور رزم کرده گرفتار شد مولان که با حضا جنگیز خان عقدنی عظیم دستند او را شناختند
 از لشکر بیرون کردند الیاس کردند الباس خواجه خان بمولستان رفت و با د شاه شد و دیگر سال با امیر حسین و امیر تیمور و جوا
 با سکن در رزمی صعب کرد و ایشانرا العمل بد منتم ساخت تا ستم بر آند و محاصره کرد و با در رستان افتاد ناچار بمولستان
 مراجعت نمود و بعد چند عجزی و رگدشت و بعد از و قمر الدین از اکا بر امر بود و در حقه استقلال یافت و برادر امیر لولک ملا منصب
 و بعد تیمور خان الوس بیگی بود چون لولک و رگدشت و بعد از و برادرش امیر لولاجی ابفرمان تعلق تیمور آن منصب یافت
 و بعد از و لپرش امیر جدا دین لولاجی که هفت سال بود و تعلق تیمور منصب پدرش حواله نمود و قمر الدین برنجید و آن کینه در
 دل گرفت و هنگام فرصت اعل و الوس را با خود متفق ساخت و متفق گشت و شوره و شانزده را یکروز کبشت با امیر تیمور رزم
 کرد و نیز نیت رفت و بعد از و استقلال یافت امیر الدین حاضر خواجه خان بن تعلق تیمور خان و رفته منولستان با د شاه شد او نیز با ند
 که او خرد سال بود که پدرش در گدشت چون قمر الدین اسر خداداد حاضر خواجه و مادرش را بکو هستان میان کاشغرو بدینشان
 فرستاد قمر الدین آگاه شد قصد او کرد مادرش را بکو هستان چنین بر و پس چون قمر الدین با ند امیر خداداد او را از چین بخواند
 و بساطت نشانند و در آدوی ابل و الوس کوشید و لغرامی حنا لک کشید و طرفان و قمر خواجه بگرفت و مالی آن مملکت بنا
 مسلمان ساخت و سپاه امیر تیمور صاحب قران بکر بمولستان رفت و رزم نمود و بالا خر سیاه الشیان مصالحه افتاد و مولف
 تا پنج رشیدی گوید که چون امیر تیمور قصد حنا کرد هشتصد هزار مرد را علاوه هفت ساله داد و بخضر خواجه جان نوشت که آذ و همیاسا
 که مملکت تو بر سر راه است گویند این نامه خضر خواجه جهان را وقتی رسید که امیر خداداد او را کاسه شراب واده بود خان کاسه گرفت
 و بگر فرو رفت خداداد با و گفت کاسه بنوش و بگر ما چه را بدستی چون همو اندانیم تا فرو آمد خدادان که چه شود درین سخن بودند که
 از کناره اردوی مردی با جامه سفید و اسپ پاه و در رسید همچنان سواره پیش خان مرکب بر آمد و آواز بر کشید و برادر رگد
 بر رفت کس ندانست که او که بود و بعد از چهل و پنج روز حروفات امیر تیمور تحقیق پیوست و نزد بعضی این سخن درست نیست و خضر

خواجہ در شہتصد و دو چہرہ فوت از اطفالہ است اولیس خان اسپر نیوہ مخرف خواجہ خان کہ پس از چہا کسلسطنت نشست چہ قبل از
 سلطنت دولوبت با والی تہلاق مصاف داد و گرفتار شد و نجات یافت با سوم خواند خود را فریب و و اما در مسلمان کرد و بعد از چہ خود
 بشیر محمد اعلان بسطنت رسید و در عمد او خرد او کہ نو و سال امارت کرده بود تمام کاشغر و چین و اقصو وغیرہ با میر خدا و اولتقلو
 داشتہ و پس خان را بدست خود بر تخت خود نشاندہ بچ رفت و بگذار و چون منزل چند بار گشت گفت نشاید کہ زیارت درینہ منورہ بکار دہ
 روم پس جریدہ بگردنیہ شناخت بعد زیارت روضہ منورہ لغری در حال او پیدا شد ہاں شب بگذشت و بقیعہ ہ فون گشت و ہاں
 تریش در پورب خود وفات یافت با بھل بعد اولس خان اسپر کہ تریش لبسا لو فاقا خان بن اولس خان با اسر بسطنت نشاندہ و بر او
 بزرگش یونس خان برنجید و بجا و راہ النمر نزد میرزا لغ بیک رفت السالو فاقا خان انشور بخوگاہ ساخت و با جانی بیگ خان در
 کورن خان از نیک کہ از ہم ابو انجیر خان گر بخجہ بمغولستان آمدہ بودند و متی آغاز نہاد و ایشانرا اقطاع داد و بعد وفات ابو انجیر خان
 بسیاری از الوس از نیک با ایشان پیوستند و لفظ از نیک فراق بران قوم اطلاع یافت و یونس خان بجا و راہ النمر بود تا کہ بھل
 ابو سعید گوگان او را بالشکری غظیم بسخیر مملکت موروثی فرستاد ایسا سر فاقا خان در کاشغر بر او کاشغر اقطاع داد و وظرف یافت در
 منفصد و شصت و شش ہجرتی و بگذشت بعد از اولس خان دوست محمد خان بن السالو فاقا خان بسطنت نشست آن زمان
 ہمیش ہفتدہ سال بود ہر ہم پدر عاشق گشت و از علاقہ قومی خواست نہاد و نہفت تن از ایشان بکشت مولانا محمد عطا از ہر جان
 قومی داد و دوست محمد خان حرم پدر را بجز است شب پدر را بخواجہ دید کہ گفت ای اسپر بعد از سال از مسلمانا کافر شدی و سب او
 ساختی دوست محمد خان از مہول تو واقعہ بیدار شد و پشیمان گشت و غسل بر آورد و دیگر روز بیمار شد و در گذشت بعد از او عیش یونس خان
 بن اولس خان بسطنت نشست روح اعلان بن ابو انجیر خان کہ از احقاد جوہی خان بن چنگیز خان بودہ حد و ترکستان او را
 داشت و باہشت ہزار سوارا بلغار کرد و بر سر اردوی یونس خان آمد و بشکار رفتہ بود عطا لقا از مغولان کہ در از او بود و نہدم
 در کشید و از خانہا برودن نیاندند روح اعلان بہ نمرل یونس در آمد و بر تخت نشست و ملانما نشہر کہ ام شجائہ مغولان فرو دادند
 یونس خان خبر یافت با بلغار باشش ہزار سوار یکبارہ شجون رسید و بفر لوناخت زبان اردو او از شنیدند و بر او یکی کہ در خانہ بود
 بگرفتند روح اعلان خواست کہ بر کشید و بدر و کثیر کان یونس خان در او مختند و بگذاشتند تا کہ یونس خان در رسید او را قتل رسانید و از ان
 بست ہزار و چہر صد و وی نجات نیافتند یونس خان دختر خود قلغ نگار خانم را در شہتصد و شستاد ہجرتی بمیرزا عمر شیخ بن سلطان ابو سعید گوگان
 والی فرغانہ داد و او از ہا بر باد شاہ متولد شد با بھل آخرمیان میرزا عمر شیخ و یونس خان مجاریہ اتفاق داد و میرزا ظفر یافت و یونس خان
 اسپر شد او را بنبر و عمر شیخ برودن از جای برخاست و استقبال کرد و بوسیہ خواجہ نصیر الدین عبداللہ خان اخر از میان ایشان
 دوستی اتفاق افتاد و احکام یافت و یونس خان بیدار خویش بود تا کہ در گذشت و بعد از اولس خان سلطان محمود ات
 بن یونس خان در شہتصد و نو و دو چہرہ فوت و دو چہرہ پادشاہ شدہ و دولوبت با و نیک فراق محار بگرد و ہر بار بہر بہت رفت و بعد از
 وفات خسرو سلطان احمد خان ابن سلطان بر ابو سعید در ما و راہ النمر طبع کرد و با میرزا با سعید بن سلطان محمود مرزا بن سلطان
 ابو سعید مصاف داد و ہنرم بمغولستان رفت و محمد خان سالی المعروف بسک خان کہ ذکرش گذشت و او در ان حکام
 با سلطان محمود بسبب بر او را بسمر قند فرستاد و ہر قند و ما و راہ النمر گرفت و استقلال یافت و قصد مغولستان کرد

سلطان

سلطان محمود به اتفاق برادر خود سلطان احمد خان در اجمعی مصاف و او پس بر دو گرفتار شدند سسک خان بنابر حقوق سوابق ایشان را
اغرا کرد و به مغولستان فرستاد و محمد خان بجزیرستان که نختگاه او بود رسید اما او را چنین ان شوکتی نماند تا اسکندانه و شش بیرون رفت
با داد و نرد و سسک خان را سسک خان او را با سائر فرزندان بکنار آب جمند در نصد و چهارده یجری لقتل رسانید و برادرش احمد خان
بن یونس خان و رحیم پدیر خولیش مکر با قلاق رزم کرد و بسیاری از ایشان بکشت و به الاخی خان اشتها ریافت یعنی خان کنده و
در عهد برادرش سلطان محمود خان و رسن نصد و نود و دو یجری در گذشت و بعد از فوت سلطان احمد خان لپسش منصوص خان
بن سلطان احمد خان در مانقو پاوشاه شد و چهل و سه سال ملک ماند و در نصد و پنجاه و دو یجری در گذشت و بعد از نصد و
شاه خان چندی سلطنت کرد و لپس دیگر سلطان احمد خان سلطان سعید خان بن سلطان احمد خان در مکر سسک خان
با پدر خود زخمی شد که کجا کجا رفته و اسپر گشته را بی یافته با آخر عمر زاده خود با پادشاه بکابل رفت و بعد از قتل سسک خان با پاد
با پادشاه به اندجان آمده مستولی گشت میرزا ابابکر بنده امیر خداداد و املی کاشغر که از امرای اعظم خضر خواجگان بود دست
سوار روی با و آورد و سلطان سعید خان با هزاره و پانصد سوار با و رزم کرده ظفر یافت و در نصد و بیست یجری کاشغر بگرفت
و بار کنده نیز مسخر ساخت و بعد از نصد و لپسش محمد المرشد خان پادشاه شد و سیزده لپس داشت پس از و عبدالمکریم خان
بن عبدالرشید خان و بعد از او و اولادش در کاشغر و چین و مغولستان سلطنت کردند و ذکر در احوال بعضی از وزرات
امر اسی چنگیز خان و اولادش محمود بیگ ملوای خوارزمی و زبیر چنگیز خان بوده در زمان او کنای قان حکومت جبار سید
و هانجا در گذشت و لپس و ست بر مان الدین مسعود بیگ که در نصد و بیست و یک خان و منکو قان عامل ما و ارا و النهر و ترکستان
بوده چندان مال و جا داشت که در ششمان سن ششصد و پنجاه و سه یجری مهند کو خان را که با سه صد هزار سوار متوجه ایران بود
در کاکل چله و زرنگان داشت و در آن ایام همه سپاه او را نزل دادا کاصل او چند کس را از اولاد چنگیز خان خدمت کرد و بعد
وزارت رسید از آنجمله براق خان را وزیر بود چون براق خان غریمت خراسان کرد خواست که بهر فرسومات سپاه مسعود
بخارا را غارت کند مسعود بیگ بخارا رسید و پیشتر سعی او سائر بلاد ما و ارا و النهر آباد گشت او در نصد و نود و یک یجری در گذشت
نوروز بیگ بن امیر ارغون آقا بعد از آن امیر الامر بود و جمده اس او چندان بر خراسان پان مستولی بوده اگر اسپه آب
نخوردی گفتندی مگر در آب عکس نوروز و دیده خواجه سمنس الدین محمد صاحب دیوان و ششصد و شصت و یک یجری وزارت
هلاکو خان یافت و در زمان اباقا خان عظیم معتبر گشت و برادرش عطا ملک حکومت بغداد و لپسش بها و الدین محمد ایالت صفهان
داشت او بغایت متکبر و متمور بود و در ضبط ملک و سیاست جهد بلیغ داشت روزی در اصفهان با آنجل تمام برای سیرفت
یکه بر عادت عوام در دومی نگرست بفرمود تا چشمانش را برون آورد و دنگو نید که او بسعی بها و الدین محمد امارت اصفهان یافت
و بعد از باز آریان اصفهان شهبان و کان خود را با انواع امتعه و اتمش بی محافظت بگذاشتندی و بجا خود رفتندی
و کس را مجال نبوده که در آن تصرف کند عیسی مقدری خوردنی از و کان بگرفت و بهای آنرا و چند آنجا گذاشت و یکروز
صاحب دوکان آگاه شد که آنهمان داشتن آنجا نداشت بخدمت بها و الدین شد و باز گفت خواجه بها و الدین بفرمود عیسی را
بجایق در آویختند چه سودای مالک چرا گذاشته غلامی را فرستاد تا تفحص احوال عیسی نماید او بر نشت و باز آمد و گفت فلان

بیدار است و طفلان در خواب و بیک روز امر کرد تا ایشانرا سفتا و چوب زدند شیخ الاسلام جمال الدین حاضر بود و گفت آنکه بیدار بود چه گناه داشت گفت اگر بیدار بودی غلام که به تقصیر احوال ایشان رفته بود و بگریختی با بچه و قتی محی الملک که از نزد راز و دکان آتا یک بر بود و سینه شمس الدین به ابا قحان نمود و ابا قحان صاحب دیوان را معاتب ساخت آنچه که محمد الملک گفته بود از و باز خواست کرد صاحب دیوان گفت سر و مال وین و جان فدای خداوند باد و انعام باد شاه را پنهان نمران داشت درین دولت من و میرا دران و فرزندان بنامیم و دادیم و برداشتم و ندانم و صرف کردیم آنچه در تصرف منست لولا آنکه خداوند دست هر گاه فرمان شتو و بر که سو و تسلیم کرد و آمد ابا قحان شاد شد و دیگر روز او را بوزارت رسانید گویند و دران آوان که مجید الملک بغایت او مشغول بود روزی صاحب دیوان از طوی سئو بت پادشاه را کاسه داد و صاحب دیوان زمین بپوسید و آنرا بخورد ابا قحان جام از دست او بگیرفت و گفت در دل داشتم که اگر از خوردن او با نماند لقبشش فرمان دهم پس چون سعادت محی الملک و رخص صاحب دیوان کارگر نیاید بتقریر برادرش عطا ملک پرداخت عطا ملک بخوار می افتاد بتجدد بر پایش نهاد و او از بغداد او باره آورده همدین آتانا ابا قحان در گذشت و برادرش احمد خان لاسعی صاحب دیوان پادشاه شد و عطا ملک را از حبس نجات داد و امر کرد آنچه از عطا ملک در زمان ابا قحان گرفته اند با و باز دهنده عطا ملک آن وجه را هم در مجلس پادشاه کرد و انبار کرد و پس مجد الملک بخوار می افتاد و خانه اش لغارت رفت در استعد او مقداری از پوست شیر یافتند که بزعفران و شخرف سطرپی چند بر آن نوشته بودند خبر کان چون از بجزیم تمام دارند حال فاشند مقرر نمودند که از باب استیفاء بخوردن آن امتاع نمود احمد خان برنجید او را بطلک سپید تا لقب برسانند و هر عضو می از اعضا لیش را بکله فرستاد و در شش را بجزیم و پایش را بفارس ستمش لبراق و عجم رسید عطا ملک در قضا او این رباعی گفت رباعی روزی دوسه دفتر بر او بر شدی تو جوینده و مال و ملک تو فر شدی چه اعطای تو هر یک که گرفت آفیمی بی بی بچه یک هفته جهانگیر شدی چه عطا ملک دیگر بار بیکوت بغداد رسید و همدان سال در ششصد و ششتاد و یک هجری در گذشت او از علمای زمان و کرام جهان بوده بغداد که بعد از قتل معمر عباسی خراب شده بود و معمور کرد و قصر بجزیم بود که آب فوات ازان بمشهد بخت آمد با بچه خواجه شمس الدین صاحب دیوان و عملی در آن دیگر بایستقل گشت چون احمد خان لقب بر رسید خواجه در اصفهان بود و خواست که بنزد او و گفت که فرزندان را در دست کافران نتوان گذاشت پس در سن ششصد و ششتاد و سه هجری بار دومی از نخون خان رفت از نخون خان خواست که او را وزارت دهد لولا که اعظم امر بود از راه سد عرض رسانید که صاحب دیوان ابا قحان را بر نه ملاک کرد از نخون خان باز خواست نمود صاحب دیوان گفت آنچه از تصرف من در اموال سلطانی گفتند قبول است لیکن از تمت تصدولی نعمت بری ام از نخون لقبشش فرمان داد صاحب دیوان محصل کرد و در رکعت نماز گذارد و مصحف خواست و قال بکشو این آیه سیرون آمدان الدین قالوا ربنا انج ما بخره الی کنتم تو عدون پس کاغذ و قلم خواست این مکتوب بفرزندانش نوشت جماعه اعزّه و فرزندانش حفظهم اللہ تعالیٰ سلام و سعیا باخواند ایشانرا سجد اسع عزوجل و ولایت سپرده شد و بموجب ان اللہ لا یضیع اجر احسنین داعیه و بخاطر چنین بود که تلاصق آ باشد و صیتی کرده آمد چون روزی نبود تا بچمان افتاد باید که در مخالفت فرزندانش تقصیر نمایند و ایشانرا بوصول شرمعیب کنند و الا بگذارند و مکر عمل کردند و آنچه فدای عزوجل روزی کرده باشد نسا زنده اگر فرزند آتا یک و والد اش

بر کتافان

چو سگ فاتون خوانند و بولایت روند اجازت باشد روز و سحر و با والده اش ملازم باشد اگر از املاک چیزی محرمت کنند بستانند و بان محرمت
کنند محرم کجا تو اند رفت و هم آنجا بر سر محرمت و مگر مومنه خان نو بر کر آسایش ندیده اگر خواهد شوی هر کفند فرج الله والده اش با تا تکبیم باشد
و اگر بار ما املاک پادشاهی با میر لوفان داده ام او را با و نمایند و دیگر املاک را عرضه دارند اگر چیزی در کنند فبا و الا قناعت نمایند
بارتعیالی بر ما رحمت و بر شما برکت کند درین زمان خاطر مباحضرت ایزدی بود و همین قدر پیش متواضع نمود و نقلست که گفت بنده آزاد را یکو دارند
و بر خایه نسبت عزیز ما را فراموش نکنند با نوح دست دهد و السلام آنگاه در روز و شب چهارم شبان ایشان در فرا باغ اولی شنبه
رسانیدند و لیل الش فرج التدویجی و مسعود را از پی روان کردند و از مناقب و انست که روزی خواست که سوار شود در و ریشته
تا بنیاد با خطرا بسمی آمد و خجواست که سخن اجراض رسانند و احوال توقف کرد تا در رسید و نوا ناسته سر عصاره زبانش جا گرفت و بر زمین
رسید پس او بر آرد و در بخانه باز گشت و سوزنه دیگر پوشید و سوار شد و دیگر روز صاحب فراموش شد روزی در حوز آب
نشسته بودند و در نجاج رفته با و داد و این رباعی در آن نوشته بود در رباعی عالم چو محیط است و کف خواجه نقطه چو پیوسته نکرده
نقطه سیکر و خط چو پرو و نه که زنده و در آن دو شرطه دولت نده خدای کس را الغلطه خواجه و بدید این رباعی بگفت و در طهر آن
نوشتت رباعی سه صدره سفید چون بینه لطف بروی زیبای خود هیچ نقطه از کله خاص مانه از جای غلطه چو چنان بدید
دارنده خط چو بدید بر رفت و بر ما بگرفت وقتی خواجه دستاری با بالضد دینار مصحوب شمس الدین حسین بهر شیخ سعدی شیرازی
فرستاد و صدر و پنجاه دینار از آن صرف کرد و شمس شیخ رسانید شیخ قطعه بخواجه نوشت که انست قطعه ای که لیسر لیسر فرستادی و
مال به مال تو افزون باد و دشمن پای چال به هر چه دینار بیست سالت عمر باد به تا بنالی سه صد و پنجاه سال به صاحب دیوان از
نبدان بینی شمس الدین حسین آگاه شد لیکن بر روی او بیسیج نگفت تا آنکه روزی صاحب دیوان را دعا کرد و ندک بالضد سالت
عمر باد خواجه بخندید و گفت اگر شمس الدین حسین صد و پنجاه را از میان ببرد شمس الدین منتفع گشت و تو بگرد خواجه حاج علی بن
گیدانی اجدان بنایو سلطان البشر اکت خواجه رشاد الدین طیب در نر لود و در محمد سلطان ابو سعید بهادر خان بعد از قتل
خواجه رشاد الدین طیب استقلال یافت و در گذشت از وزرای اولاد ملک کوخان خراگسی تا حال طبعه در گذشته چه دیگران
همه لقب رسیده اند را قمر حروف از و شش حال شعری بیایم آمد شعروم پادشاهان امید است و بیم و گسی با سموم و گسی با سحر
مبین ترمی بهشت شمشیر مگر کنارش مگر گاه ختم پیر به طالع که در زمان سلطنت چنگیز خان با طاعت این دو دمان سلطنت
رسیده اند در ضمن احوال سلطان بعضی از آن با حصار تمامه مرقوم گشته از انجمله اند لوک ایلیکانشیه ایشان با سر ایلیکان
جلایر منسوب اند و از اعظم امرای با کوخان بوده و بعد از او پیش امیر لوقا امیر الامرای کجالتون بوده و پس از او پیش
امیر حسین داماد ارغون و حاکم خراسان بوده پس او است امیر شیخ حسن ایلیکانی خواهرزاده انجلیو سلطان داود داد امیر
خوبان که بعد از خاتون دختر امیر خوبان در جماله کتاج او بوده اول کسی است که از ملوک ملکانه او شیخ حسن بزرگ گویند شیخ حسن
کوچک عبارت است از شیخ خوبانی و ذکرش باید با بجمله شیخ حسن بزرگ و محمد سلطان ابو سعید بهادر خان حکومت دوم یافته
و بعد از وفات او سلطان محمد خان سلطنت برداشت و میر موسی خان و علی پادشاه ظفر یافت و بر آرد با بجان و عراق و عرب
و خورستان مستولی شد و اینها و سخت گاه ساخت و لشا و خاتون به کوه سلطان ابو سعید بهادر خان را بخواست چنانچه

گذشت و در عهد امیر شیخ حسن کوچک خروج کرد و آذربایجان گرفت و جز عراق و عرب در تصرف امیر شیخ حسن بزرگ نماند و بعد از او پسرش سلطان اولیس ایلیکافی در بغداد بر تخت نشست و او بلطف طبع موصوف بوده و بغایت ماسر بوده گویند بقول واسطی صورتها کشیدی که مصوان آن زمان حیران شدند و بعد از او پسرش سلطان حسین ایلیکافی بموجب وصیت بر تخت نشست او کمال جمال موصوف بوده هرگاه مولد شدی خلافت تمام شهر بغداد را بر او گذارند و رفتند از القصد بعد از سلطان حسین ایلیکافی برادرش سلطان احمد ایلیکافی در تبریز بر تخت نشست و بعد او در سنه هفتصد و شصت و هفت هجری قمری قویش خان پادشاه دشت تجاق بر تبریز لشکر کشید و خواب و غارت کرد و باز گشت و پس از آن لسی در گذشت که سپاه امیر تیمور صاحب قران بر بغداد استیلا یافتند گویند که سلطان احمد ایلیکافی چون از سپاه صاحب قران منضم بدمشق افتاد و دیگر یار بجای حکومت بغداد و غیره رسید و در آن ایام از امرای خود متوهم گشت و یکبار امیر طلبید و میگفت تا آنکه در یک هفته قریب ده هزار کس بکشت روزی سلطان احمد مجربان را بدست خویش گردان برد و فراشی باور رسید سلطان گفت فلان فلان را بکشتم فراش گفت نیکو کردی من و تو باید که زنده باشم سلطان بخندید و همیشه از دست بنیادخت پس بسیاری از اهل حرم را در آب غرق کرد و بر دم نزد قیصر رفت ایلام با نیزه قیصر او را مغرود داشت و فرایو سفاک تبریز بر دم زوت قیصر او را نیز محترم داشت را قلم حروف مطابق این قضا یا گوید وقتی ندیم امیری گشتم که قوت و امله بر طبعش غالب بود در امارت خویش بسیاری از ملازمان را بخانقاه انداخته و همه را بر کشتن نهاد و بعضی را سنانید چندانکه طابع مردم از او بر سرس و متفرق گشتند چون از مرتبه عالی افتاد امارت نماند هنگام فرصت که از گذشته عرض نموده میگفت شما که از زمره ظالمین و ستمگران خیر آید و خیر از آن شایع خود را باز میداشت و هر گاه که باشی رسید غلامان و خواجگان سرایان امثال ایشان را بخجالت آنکه سباده آزار ما بر مخالفان کنند و بعضی را قتل و بعضی اسیر ساخت و بنده فرموده و زنی در لیشی از همسایش که بداناتی موصوف بوده بتقریبی سخن گفت چشم و مردم امانت سابقه روی با خطاطان و موافقان متفرق گشتند اکنون چندی که از گروه خدمه مانده اند برخی مقتول و جمعی مجبور باقی مانده اند فکر کنیز منتظر فرصت اند و ما شمار زنده باشم و دیگران در آفرینش زاید اند روی در هم کشیدند بدستور بنادیشی نسق و فخر را کمتر و دیکیان را نه بر ما را از روزگار بر آورد و خود نیز بماند با کجا سلطان احمد بعد از وفات صاحب قران باز بجای حکومت بغداد رسید با آخر بدست فرایوسف قیصر رسید و بعد از او برادرش سلطان محمد بن شاه ولد بن شیخ اولیس ایلیکافی بجای نشست شاه محمد بن میرزا یوسف او را محاصره کرد و سلطان محمد شیراز که تحت پسند بود در راه رسید سلطان اولیس بن شاه و از کجک مرید پیشتر نشست و بعد از او برادرش سلطان محمود و پس از او سلطان حسین بجای حکومت رسید و در شصت و سی و شش میرزا اسد بن فرایوسف والی بغداد او را در حال محاصره کرد و گرفت و بکشت و دولت ایلیکافیانی سپری گشت و کمر ملوک خوبانیه که در زمان سلاطین پنجگونی رسیدند و ایشان با میر بن خوبان سلد و بنسوب اندوانه اعظم امرای قاراخان بوده و بغداد خاتون دخترش بوده و در عهد انجانیو سلطان ابوسعید بهادر خان امیر الام گشت و او نه لیس داشت اول امیر حسن حاکم خراسان دوم تیمور باس حاکم روم سوم دمشق خواج خوبدیکاه ابوسعید بهادر خان نائب پدر بود و دیگران هم بهمین سبیل هر اتب عالی داشتند چون سلطان ابوسعید بهادر خان عظامی خوبانین را بر انداخت و بغداد خاتون منت امیر خوبان را که در جباله نکاح امیر شیخ ایلیکافی بود بخواست از عایت محبت که با او داشت بقایا

خوبان

خوباسان را بنواخت و باز بامارت رسانید و از ایشان بود امیر شیخ حسن جو پانی بن تیمور باس بن امیر خوبان که شیخ حسن کوچک
مشهور است او در مقصدوسی و بست بجزی خرمی کرد و او را با امیر شیخ حسن بزرگ گاهی موافقت و گاهی مخالفت دست میداده
و طغان تیمورخان را که امیر شیخ حسن بزرگ بخدمت خویش طلبیده بود و امیر شیخ حسن که کوچک نیک فکران لشکر را کشته ساخت چنانچه گذشت
و آخرین طائفه خوبانین ملک اشرف است که از ظلم او اکابر آذربایجان جلای وطن اختیار کردند و شمره از احوالش در ضمن جوان
حالی بگنجان پادشاه دشت تبتان مرقوم است و که ملوک طغای تیمور طغای تیمورخان از احفاد جوچی فسار بر او بر جنگیز خان است چون
سلطان ابوسعید با درخان در گذشت او بر جرجان مستولی شد و در مقصد و چهار حجری خواجگی سردار او را بگرفت و
بکشت و بعد از او امیر ولی بن شیخ علا قوشچی که در خدمت طغای تیمورخان مرثیه عالی داشته با سردوی چند به نیشاپور رفت و در
مقصد و شخصت و کیجوری ناسر با بد بکجکوش است و عدل پیش گرفت و ملک عمور ساخت و لقمان سپه طغای تیمورخان که در گوشه کسری
نخورد بکشت نشاند چون لقمان بجد و استرا با رسید امیر ولی آن از کرده پیمان گشت با و پیغام داد که بجای دیگر رود پس کز
از خویشانشان طغای تیمورخان را که دانست از ملک براند و استقلال عظیم یافت و بسیار می از ملک مانند اسمان و نظام دشمنان
و فرور کوه و غیره بگرفت و بار می مسخر ساخت چون امیر صاحب قران تیمر گوهر کمان روی بآندیار باز نهاد و مخالفت کرد و بالاخر
از اسپ سپاه صاحب قران اسرا بد بگذاشت و تبریز نشانت لب سلطان احمد ایکانی در مقصد و مهشتاد و شش حجری پیوست
و امیر صاحب قران لقمان طغای تیمورخان را بنواخت و ابالت استرا با و داد امیر ولی با سلطان احمد ایکانی بود و بعد از تبریز بکجکوش
خواج محمود کلان سرانجا او را بگرفت و بفرمان صاحب قران لقب رسانید و پس از لقمان حاکم استرا با و سپهرش میرک پادشاه
بن لقمان بن طغای تیمورخان بکجکوش صاحب قران جانشین پدر گشت و در مقصد و ده حجری با میرزا شایخ مخالفت آغاز نهاد و او در هر
زخمی شده و در مقصد و ده حجری در گذشت و بعد از او کسی از اولاد طغای تیمورخان بسطنت نرسید و دیگر اول
منطقه که در زمان سلاطین جنگیز بکجکوش مت عراق و عجم رسیده اند و آن در تحت اقلیم چهارم در ضمن خوان که مستقط الراس جد
اول منطقه است مرقوم است و ایضا ملوک کمرت اند که در سلطنت اولاد جنگیز جی مبتا نقش بر تبه امارت رسیدند و کمرت از
فرزندان سخر سلجوقی بوده و ملک شمس الدین کمرت خواهرزاده رکن الدین مرعی اول ملک کمرت است چون جنگیز خان خراسان
بگرفت رکن الدین اطاعت جنگیز خان کرد و او را پسری بنود رکن الدین که در مقصد و پهل شش حجری در گذشت ملک
شمس الدین محمد کمرت جانشین شد منکو تا آن او را امارت هرات و غور و غوجستان و اسفاره و فراه و سیستان داده نصبت
کرد استقلال یافت و از انطافه است ملک محم الدین حسین کمرت که بعد از پنج نفر بکجکوش است و او مالکی عادل و فاضل بود
و در سن مقصدوسی و شش حجری بعد فوت سلطان ابوسعید با درخان خطبه و سکه بنام خود کرد و دانست که سردار را را
بعد از رزم نهیمت داد و بعد از این فتح ملک چین مقرر شده آمد خود سرداران را غارت کرد و امرای از لاث و غره جمع آیدند
و در باد عیش با و مصاف دادند ملک تلف یافت و بسیاری از ایشان بکشت باز ماندگان با و راه النهر نزد امیر فرعون رفتند
و گفتند قطعه مگر نسل جنگیز خان بر نماند که کس گوهر شاه نارد و بیاد نه چنان عجزه شد غوری بگردد که خود نیار و کسری نظر
امیر فرعون و غضب شد با اتفاق السجانیو سلطان متوجه هرات شد ملک حسین در نظام شهر با و مصاف داده مندرم نشتر کشت

و چهل روز مقابل کرد پس پیشکش فرستاد و با امیر فرخ و سلطان باز گشتند و ملک حسین ملک میراندا آنگو در هفتصد و هفتاد و یک هجری درگذشت بعد از وی پسر متبرش ملک غیاث الدین میر علی در هرات سلطنت یافت بموجب فتوای علماء هرات خرم مستیصال سرداران کرد و بنا بر آنکه در هرات بیستم غلو شد و در وی بنیسا پور آواد و صحاره کرد کاری نساخته باز گشت و دیگر سال باز آمد و از بانات و عمارات اثر نگذاشت و اطرافش غارت کرد و هرات مراجعت نمود و سیال سوم باز بنیسا پور آمد و در خرابی کوشید و روزی سیکه از بنیسا پور بریان را بدید چون میدانست که مذمب تشیع میدارند گفت یکوی که بنیاسی مسلمان هر چند خواست بنیسا پوری گفت و در مذمب غیاث الدین والی هرات بر سبب عزالت مسلمانان را چو ایندین و کارش را انباشتن و درخت بریدن ناک غیاث الدین متفعل شد و هرات باز گشت و بالاخر در هفتصد و هفتاد و شش هجری با اتفاق و سکندر بنی اوسجی او بر بنیسا پور استیلا یافت ملک غیاث الدین را اسکندر بنی اوست بنیسا پور واد و هرات مراجعت نمود و در هفتصد و هفتاد و هشت هجری امیر صاحب قران تیمور گورکان الیچی را هرات فرستاد و مقر نمود که سلوچ قلیغ آغا هست شیرین آقا را و در سلک از دعواج ملک زاده پیر محمد بن غیاث الدین بر علیه مشکر و چهار کوه در عایان از ظلمتسججان آمدند و نزد شیخ رکن الدین ابو بکر بنیالید ندیشخ هر چند پورالضحیت کرد و در تگرفت مولانا میر خجیر و فرمود که ملک از ملک ظالمم بگرفت و قمری را بچشم و لبی نگذاشت که صاحب قران بر هرات مستولی شد که امیر غور صاحب قران گورکان پور بنیسا پور نماذ آنچه در اقلیم ششم ندری از احوال چنگیز خان و احد و اولادش برخی از اهل پورای آن دو دمان کسانیکه در زمان سلطنت چنگیز خان بدولت و حکومت و سلطنت رسیدند لقبم آمد اکنون سطرخی چند از انخوان صاحب قران امیر تیمور گورکان پور میر می آرد امیر صاحب قران قطب الدین امیر تیمور گورکان ابن طغانی لومان بن اسکر لومان بن امیر انجان لومان بن امیر فرخان لومان بن سوعوجین بهادر بن ابز و فخری بر لاس بن فاخونی بهادر بن لومیر خان بن بایسفرخان بن قندو خان بن دوین خان بن لومانیان بن لوبجر خان بن نالالبغوا صاحب قران و چنگیز خان و ربوبیه خان بهم پیوند و نسب همه ایشان به یافت بن نوح علیه السلام میسر و صاحب قران اعظم سلاطین جهانست در ان باب شاعری گفته قطعه سلطان تیمور آنکه مثل او شاه نبود و در هفتصد و سی و شش بیاید بود و در هفتصد و هفتاد و یک و جلوس و در هشتصد و هفت کرد عالم پرورد و گورکان تبرکی داماد را گویند چه او خواهر زاده امیر حسین بن امیر قلاهی بن امیر فرخ در بهمانه کجاش داشت و در الوقت عرصه امیر حسین از صاحب قران بزرگ و عالی بود و مخفی نماد که بومیه خان وصیت کرده بود که بعد از وی پسرش فیل خان که چنگیز خان میشود پادشاه باشد و پسر بگیش فاخونی بهادر که جد امیر تیمور است امیر الامرا باشد و بن باب عهد نامه بدین موجب از ایشان گفته که همین طریقه اولاد ایشان ستم دارند و توقع خود بران نماده چنانچه در احوال بومیه خان گذشت با بجمله چنگیز خان بهر چون نوشته در عهد خویش و اخار بولمان را سیه ساله را ساخت و چون ترکستان و ماوراءالنهر را پس خود چغتای خان داد و اخار بولمان سیه ساله را روس چغتای بود تا آنکه اسکر لومان بن اجمبال لومان و در عهد سلطنت و فوجن خان بن براق خان بن بولمان بنیسا پور بن چغتای خان امیر الامرا و دارالمهاگشت و بعد از وفزندانش با هرات کس قناعت کردند و انجا اقامت نمودند و ولادت صاحب قران در هفتصد و سی و شش هجری در کس اتفاق افتاد و درین سال سلطان ابو سعید بهادر خان که ذکرش گذشت وفات یافت چون صاحب قران هشت و پنج ساله شد مطابق سن هفتصد و شصت و یک هجری پدرش امیر طغانی لومان درگذشت

تلمیح ششم

و هم درین سال صاحب قرآن خواهر امیر حسین را بجزاست و اکثر میان صاحب قرآن و امیر حسین بموافقت و مخالفت میگردد شست که تفصیلش از مدعا بازرسید از او اما از جمله آن یکی آنست که در گرفتن قلعه فرستی در شهر نسف فرمودست و پس از آن میان هر دو در صلح و دوستی و او کارهای بزرگ امیر حسین بحسن سعی و در زمامهای صعب از دست صاحب قرآن برآمد صاحب قرآن را تا رسیدن ابلو مرتبه سلطنت بسپا حاکمات واقع شده و از آنجمله است وقتی الیاس خواجه خان پادشاه حیه و مغولستان از احضا و چغتای ابن خلیزه خان روی بزرگ صاحب قرآن و امیر حسین او را از صبح تا شام رزمی صعب اتفاق افتاد و روز دیگر سپاه حیه بدو گردید بارانی عظیم بارید و امیر شمس الدین از امرای حیه در آن روز رزمی صعب کرد و بر پیشتر امیر حسین نظر یافت چون شب شد الیاس خواجه خان بگو بخت صبح دیگر از بوق امیر شمس الدین در معرکه بدید آمد امیر حسین و صاحب قرآن روی بزرگ او نهادند امیر شمس الدین مقابل عظیم کرد لشکر باریان امیر حسین و صاحب قرآن باز اولی در کل فرود رفتند و ده هزار مرد از ایشان بقتل رسیدند امیر حسین و صاحب قرآن انگشتیست فانش خودند و دیگر دره بدخشان است چه امیر حسین پس خود جهان ملک و امیر تیمور را از پیش فرستاد و جهان ملک اجد از فتح از اتفاق منزه شد صاحب قرآن خبر یافت و بر گوه رفت با سینه ده کس بر سر راهی تنگ که مرمخالفان بود با ایستاد و رزمی صعب کرد و ایشان ششصد و سی کس را از سپاه جهان ملک بدخشان بنا گرفته با نشدند از صاحب قرآن منقول است که مدت المهر جنگه بان صوت ندیدم با بجزه وقتی امیر حسین با صاحب قرآن اراده نمود کرد و صاحب قرآن در یافت و منی لغت آشکارا کرد و روی به بلخ نهاد و اکثر از امرای امیر حسین به صاحب قرآن موافق گشتند چون بجد و دیر مد رسید هر که از عظامی سادات که بود جمله بیجا حرمین نزد امیر حسین آمده التفاتی یافت نزد صاحب قرآن آمده طبل و علم پیشکش کرد و صاحب قرآن آنرا بقال نیک بگرفت و تمامی اوقاف بلاد تقویض فرمود میان سید و صاحب قرآن الفتی بدید آمد چنانچه اجد از وفات در یک مقبره آسودند با بجزه مقبره صاحب قرآن بر مقبره امیر حسین اجد از رزم نظر یافت صاحب قرآن سور عیش بن داشتند چه اعلان بن نور خان بن ملک بن اولکاسی تا آن را بجالی برگرفت و بسیاری از امرای امیر حسین نزد صاحب قرآن آمدند امیر حسین در بلخ اقباله بند و آن مختصر شد صاحب قرآن عهد کرده بجا صهر پرداخت و بالاخر امیر حسین عاجز آمده و امان خواست تا بلکه رود صاحب قرآن عهد کرد که قصد او نکنند و کس را نیز بپا ندیش چون شب شد امیر حسین با دو نوکر از قلعه بیرون آمد و راه کم کرده بشهر کینه افتاد نوکرانش از او جدا شدند امیر حسین ترسان بر مناره مسجد جامع رفت و از خواب اتفاق آنکه یک پستی کم کرده بود بر مناره برآمد تا با طراف نبرد و لگن از اسپ نشان ماند امیر حسین را آنجا دید و بنساخت امیر حسین تشیی گوهر بدو داد تا آنکه سخن را پوشیده دارد و فرزند صاحب قرآن رفت و حال باز گفت صاحب طائفه را بفرستاد امیر حسین ایشانرا بدید از مناره بزرگ آمد و در سوخ و دلو دار مسجی بگو بخت مردم آنرا بدیدند و او را بگرفتند و نزد صاحب قرآن بردند صاحب قرآن گفت من مالو بعضی برسانا کسپ از مجلس بیرون بردند امیر کبیر و عثمانی که پیش ازین از امرای حسین بود آخر از ورنجیده رفیق صاحب قرآن شده بود گفت امیر حسین برادر من کیقبا دراکشته است او را بقتل رسانم دیگر او را بگو ششم اشارت کردند که امیر کبیر و از پی امیر حسین یافت او را جانی بگ بقتل رسانید صاحب قرآن قلعه بند و آن حراب ساخت و خزانین و نو این امیر حسین بدست آورد و در بر مقصد و هفتاد و یک مجری روز چهارشنبه و دو روز و هم رمضان صاحب قرآن با اتفاق بویان سائر امر او رسید که بگوست شست

و با و راه انداختند و یکس شتافت و سرفه تنگگاه ساخت با ستدا و لومیش خان خوجی برادر لومس خوجی لشکر کشید بالاخر او را حکومت
 لومس ممکن گردانید و صاحب قران در مفهتقد و هفتاد و هجری روی بخت و مغولستان نهاد و از شیرخون در گذشت کبک تیمور بخدمت
 او پیوست صاحب قران باز گشت کبک تیمور مخالفت آغاز نهاد و صاحب قران سپاه بدلق افرستاد و بسیاری کاری ساختند باز گشتند صاحب قران بفرستاد
 حرکت کرده با سکر لغان برفت و باز گشت و در راه امیر موسی در بدو چشم زد و دیگران با اتفاق یکدیگر عذر اندیشیدند صاحب قران در یافته زنده جسم را
 بگرفت و بگشت و دیگر آنرا بخشود و چون از ضبط ما و راه انداخت و بلج و لومس چغنیای فراغت یافت علقه نواحی را نزد حسین صوفی و الی خوارزم فرستاد
 که کات خونق لومس چغنیای متعلق است آنرا با کد حسین صوفی حوالی بگفت صاحب قران در مفهتقد و هفتاد و هجری روی بخوارزم نهاد
 حسین صوفی بعد از زرم منظم لشکر متخص شد و بجایا گردیده در گذشت و برادرش یوسف صوفی بجای او نشست و اطاعت نمود و بعد چند
 مخالفت صاحب قران در مفهتقد و هفتاد و چهار متوجه خوارزم شد یوسف معذرت نمود تا باز گشت و در شعبان سن مفهتقد و هفتاد
 پنج ذی قعدت سوم غم مغولستان کرد و مقدر صاحب قران با قمر الدین امرای حیه تمام روز زرم کرد و شب قمر الدین خان بنزیمت رفت
 سپاه صاحب قران لومس او را غارت کردند و خاتون امیر شمس الدین نومان و دخترش و لساند خاتون آنرا اسیر ساختند صاحب قران
 و لساند خاتون را بچو است و باور کند رفت و بخدمت شتافت و در مفهتقد و هفتاد و دیگر بار متوجه خوارزم شد بعضی از امرای صاحب قران
 مسل سار لوعا و غیره یعنی کردند صاحب قران از خوارزم باز گشت مخالفتان بعد از زرم منظم بگرختند و آخر قمر الدین پیوستند
 با اتفاق ایشان به اندکان شتافت براره فراق از میرزا عمر شیخ الی فرغانه بود جدا شده با و پیوستند و مرزا عمر شیخ بکوه
 پناه برد صاحب قران آگاه شد و روی بآندیا رنهاد قمر الدین باز گشت صاحب قران او را تعاقب کرده باز گشت و همچنین در
 مفهتقد و هشتاد و بست سپاه صاحب قران روی بچیمه آوردند و با قمر الدین زرم کرده غالب آمدند و بسبب رفتند باز گشتند
 و این پنجیم بار بود که سپاه صاحب قران بچیمه رسید پس دیگر بار صاحب قران غم مغولستان کردند و محمد ریگ و غیره را بمقدومه
 روان کرد و قمر الدین با زبانشان مضاف داد و بنزیمت رفت صاحب قران در مفهتقد و هشتاد و اجزم لیس زرم و نوبه یوسف
 صوفی که هنگام آقا است او بجد و وسفایق بر ما و راه انداخته بود شتافت یوسف صوفی متخص شده و در ایام محاسره در گذشت
 خواجه لاق صوفی از مایق صوفی مغلوب شده گریخته بصاحب قران پناه آورد و صاحب قران روی بقلعه آورده قراقرم بگرفت و
 سادات و نجبا و مشایخ و بازاریان خوارزم را که چنانچه بکس فرستاد و در ونگه خوارزم شیخ طه بباد داد و بکس باز
 و در مفهتقد و هفتاد و یک هجری ملک غیاث الدین کرت صاحب برات را بقرملناسی خواند او قبول کرد و بالاخر اهل نمود علی باب
 پس امیر ارغوشاه خالی فرمانی بخدمت صاحب قران پیوست و در عهد کرت که در سفر برات ملازم باشد پس بطوس باز گشت
 صاحب قران در مفهتقد و هشتاد و دو هجری روی بجزاسان نهاد ملک محمد برادر ملک غیاث الدین کرت والی میر حسن بخدمت
 پیوست و طه بیگ حوالی صاحب قران از و وعده فراموش کرد صاحب قران بکوه بر رسید و بیایا و نزد مولانا زین الدین ابوبکر
 با بنا و بی رفت و گفت ملک خود یعنی ملک غیاث الدین را چو از شربتم منع نمی کنی گفت کردم و نشد ایند و تعالی ترا برود
 اگر تو نیز بشنوی و دیگری بر تو گمارد صاحب قران باز رفت تمام برخواست و متوجه برات شد و در راه قلعه وسیع را قمر الدین
 بگشود و برات ملک غیاث الدین بشهر متخص شد و زرمهای صعب کرد بالاخر امانی شهر در زرم سستی کردند اسکندر سخنی

کرا از انصافان

که از مازندران گریخته با و پناه آورده بود ملک را گفت که بی ملک امانی محالات است پس گوگانیکند یکی را بکش تا سخن ایشانند ملک گفت خون ناسحق
 نترسان کرد و اسکندر گفت پس سپهر نگاه نموان داشت با آخر غیث الدین مضطرب شده پس خود میر محمد و اسکندر شیخی را بخدمت صاحبقران
 فرستاد و خود نیز بخدمت پیوست و آنسوی دیگر یافت صاحبقران خزان خوریان بدست آورد و حصا بقدم و جدید هرات را با زمین برابر ساخت
 و این واقعه در مقصد و مینشاد و سه اتفاق افتاد پس فوجی بنیشتا پور و سردار فرستاد و خود متوجه طوس و کلات شد علی بیگ حالی فرمانی از
 کرده استغفار کرد و بخدمت آمد خواجه نجم الدین علی محمد پیوند سردار صاحبقران بنیشتا پور بخدمت آمد صاحبقران گفت چه خبر
 واری گفت الناس علی دین ما کوم خداوند را در تعظیم سادات سبانه است و هر انیز با ایشان حسن اعتقاد است پس صاحبقران بنیشتا پور
 و از انجا به استقر این شتانت و سرسوار سی قلعه سنجر ساخت و بسیاری از امانی استقر این بکشت امیر ولی صاحب استقر این و استر آباد
 اطاعت کرد صاحبقران میرزا میر انشاوار البجرین گذاشت و حکام خراسان را بمسکن ایشان رخصت فرمود و بسبب قند بازگشت
 و عنقریب تمام علی پیوند سردار و رسید که علی بیگ جوینی فرمانی حاکم طوس و امیر ولی را استر آباد و غم سردار دارند صاحبقران
 در زمستان آن سال از جویون بگذشت و آواره غریمت مازندران افکند و ناگاه بکلات تاخت برد و غریمت بسیار گرفت آنجا
 میرزا میر انشاوار ملک غیث الدین از حسن و هرات بخدمت پیوستند صاحبقران بمحاصره کلات پرداخت علی بیگ جوینی فرمانی
 در مهمای معصب کرد و با آخر یک روز محمد شیخ جوینی فرمانی را با دختر خود که نافه و شانه زاده محمد سلطان بود بیرون فرستاد
 و دیگر روز بخدمت آمد و راهی که بسبب آن امانی قلعه مضطرب شده بودند بر آورد و بجا رفت مخالفت از سر گذشت صاحبقران
 از در کلات برخاست و خواهرزاده خود امیر علی بن امیر محمد از لاب را بمحاصره کلات باز داشت و تقویه قلعه تقویه که میان آن بود
 و کلات است فرمان داد و قلعه بر سر رفت ملک علی سدید می که از قتل ملک غیث الدین گرفت که تو ال بر سر بود اطاعت نمود
 و زرمی صعب نمود و با آخر پیمان پیرون آمد صاحبقران او را بنواخت و مجاوران و انهر فرستاد و فناء قلع سرحد ترکستان می
 بماند پس سابق انکه را از قتل میرزا میر انشاوار ایالت بر سر داشت و پس متوجه استر آباد شد امیر ولی پیشکام فرستاد و تا
 سرحد ترکستان تا مارگشت امیر علی که بمحاصره کلات مشغول بود شبی از بتر تحقیق عمرای قلعه یا چند کس نهفته بر سر کوه رفت اما
 قله در رسیدند و او را بگریختند نزد علی بیگ جوینی فرمانی بر روند علی بیگ او را شفع آورد تا صاحبقران از سر خویش و برگشت
 امر کرد تا او را با سائر امرای جوینی فرمانی و ملک غیث الدین گرفت بسبب قند بر و ندان پس حکومت هرات بکام غوری سپرد ملک غیث
 بکرت و بسبب قند بازگشت با آخر ملک غوری را نیز حبس فرمود و پاندر جان فرستاد و ملک محمد بن محمد الدین گرفت را که بظلمت
 میکند را ایند حکومت غوری داد او مخالفت و زید و در مقصد و مینشاد و چهار با اتفاق ابو سعید شهید غوری متوجه هرات شد
 و بسیاری از او باش با و پیوستند ملک محمد بر هرات مستولی شد و از مغول هر که ایالت بکشت میزاده میر انشاوار و کنار فرغات بو شیخ داود
 امیر حاجی سیف الدین و میر افنوقار اهرات فرستاد و مخالفانرا منضم ساختند و میرزا میر انشاوار زلی هرات رسید صاحبقران از آن واقعه خبر یافت
 فرمان داد ملک غیث الدین گرفت و سپهرش میر محمد غوری و علی بیگ جوینی فرمانی و سائر امرای خراسان را که در بمر قند جمیون بودند قبل رسانیدند
 صاحبقران مقصد و مینشاد و پنج مجری و مغولستان فرستاد و ایشان انکه الدین نهم بازگشتند صاحبقران فوجی دیگر باند بار فرستاد و ایشان فرستاد
 و از قمر الدین اشتری نیافتند بازگشتند و در آخرین سال صاحبقران فوت سوم متوجه امیر جاکو بر افس حاکم کابل در کنار فرخاست

بخدمت پیوست صاحبقران متوجه بهرات شد و با سفر شتافت و قمر اقلید را آباد را گرفت و بسیاری از انالی آنجا را بکشت
 پس متوجه سیستان شد سیستانیان رزمی صحب کردند قطب الدین والی سیستان بعد از رزم عاجز شد و بخدمت پیوست سیستانیان
 با وجود آنکه پادشاه ایشان در لشکر بود و از شهر برآمده رزم کرد و در چند آنکه زخمی راست صاحبقران رسید و بالاخر منزه شهر فتنه
 صاحبقران شهر گرفت و قتل عام نمود و قطب الدین را مقید لب قند فرستاد و بجهت شد و بگرفت و بقندار شتافت و مسخر ساخت
 و بعد از آن زابل را ضبط کرد و لب قند بازگشت و در سن مقصد و مشهتاد و شش غرم تسبی باز نذران کرد چون بجبل باز نذران
 رسید هر روز نیم فرسخ بجبل می برید و میرفت تا آنکه باز نذران رسید و مسخر ساخت و در می بکشود و بجا و راه النهر مراجعت نمود
 تا بستان در سر قند و سیستان و در نیم سراسی لب سر بود و در مقصد و مشهتاد و وقت سجری بو قیمش خان و دشت تبقاق بود و در ده
 شاهزاده جوچی نژاد را با صد هزار سوار بتهر فرستاد تا بهر آنچه خود شنید نگردد و بازگشتند صاحبقران در مقصد و مشهتاد
 بهیچری لغرم لیرش سه ساله روی بایران نهاد و دوران لورش بسیار فتوحات ویرا دست داد با گر حیان رزمی صحب کرد
 و ظفر یافت لقتلش گرفت و متوجه عراق بگشت و انالی اصفهان از مفسدی خویش لقتل رسیدند صاحبقران متوجه پیش از شد
 زمین العابدین والی شیراز که از آل مظفر بود بسته گر بخیمه و سلطان خاوالدین والی کرمان و شاه سجی صاحب یزد و والی سرخان
 و حکام لار بخدمت پیوستند و در خلال این احوال بو قیمش خان والی دشت تبقاق با خواهی قمر الدین پادشاهزاده ای جوچی نژاد
 قمر الدین را با سپاهی کران بمالک صاحبقران فرستاد قمر الدین در آن دیار خرابی بسیار کرد و این خبر در مفسده روز از نذر
 بشیر از رسید صاحبقران فوجی لب سر قند فرستاد و ولایت فارس و کرمان بر آل مظفر منقسم ساخت و بجهت شتافت و پیش از حصول
 او سخا لغان بازگشته بودند پس خبر رسید که طائفه از شاهزادگان جوچی نژاد هنوز در خوارزم آمد صاحبقران در مقصد و نوز
 متوجه خوارزم شد منخا لغان بدشت گر بخیمه صاحبقران خواندم چنان ویران کرد که یک کس در آن نماند و آن مملکت سه سال
 همچنان خراب بود و آنگاه آباد گشت و در آن آوان بجا بپیران سر برام که دختر صاحبقران را در جاله نکاح داشت و واسطی
 ختلان بود و عصیان و رزید منرا عمر شیخ - بی با و آورد و او را گرفت و با بر اورش ابو الفتح لقتل رسانید و درین سال سور
 در گذشت صاحبقران لپیش سلطان محمود دغان را بجای او بجالی گرفت و در او اخر این سال بو قیمش خان پاسپاه قبقاق و بلغان
 و ترکس و سائر ممالک جوچی خان روی بجا و راه النهر نهاد صاحبقران سو با و آورد و بر مقدمه او بعد از رزم ظفر یافت و در
 بو قیمش آورد و بو قیمش بچنگ بدشت قبقاق گر بخیمه و در آن ایام حاجی بیگ ابن عم علی بیگ جوچی فرمانی بن امیر ارغوشاه جوچی
 فرمانی والی طوس بگان آنکه صاحبقران از بو قیمش خان منزه شده در طوس بنام بو قیمش خان خطبه خواند و یوسف خواجی سپهر
 قمر الدین را که آنجا مجوس بود بیرون آورد و بانارت نشاند طائفه از سرداران با پیوستند انیروزه و غیره امرای صاحبقران
 که در بهرات بودند و طوس را مایه کرده و صاحبقران آگاه شد میر نهامیه انشاه را بنجر اسان بازگردانید میرزا بنیثا پور شد و
 سرداران را بخدمت داد و متوجه طوس گشت انیروزه و غیره بخدمت پیوستند حاجی بیگ جوچی فرمانی از خلمه گر بخیمه و گرفتار شده
 لقتلش رسیدند امیرزاده هزار کس از انالی طوس بکشت و شهر را ویران کرد و در سن مقصد و نوز و جوچی صاحبقران
 لغرم رزم بو قیمش خان سپاه کرد و لبست هزار سوار بتهر فرستاد ایشان از کالیق بگذشتند و شنیدند که قمر الدین گر بخیمه

بر وضعی رفته که از آنجا سمور و قاقمی آرند امر چندمی را از آب بگذرانند تا ایشان و ناخ و تمغای بر روز خان صبور که در آن مقام بودند
 نهادند و بعد از شش ماه بسمرقند آمدند پس بعد از سال صاحبقران متوجه بومیش خان شد و امر فرمود که هر کس یک مکانی تیر یا تیر کش همراه دارد
 و فرمان بر او کرد و هم این حکم نمود که سیاه یکس یکس کتول باشد و هر کس یک گنزد یک داس و یک آره و یک تیشه بر و صد سوزن و یک و ریش و
 تیمم ریسمان و یک چرم درشت و یکیک برک با خود آورد پس بر آب خجندیل بست و بگذشت و زمستان در تاشکند سلاق در گرفت
 و در صفر مقصد و نود و سه بجای روی بدشت قیاق آورد و در راه لایچیان بومیش خان رسیدند تا اسپت یک ستار آوردند و از
 جانب او معذرتها کردند و در گرفت صاحبقران یکجک طاق رسیدند و به الف طاق رفت و آنجا ستاره ساخت و سکر انسان تاریخ
 وصول او را بران کردند صاحبقران مترقب با آنکه چند ماه راه آبادی دور ماند و در لشکر قحط افتاد و بهای گوسفند بصد و نیار
 رسید و کین غله بسنگ کلان که ده من شتر عیست بصد و نیار لنگه رسید لشکریان در آن بیابان بشکار و علف روزگار میگذرانیدند
 صاحبقران بفرموده تاشکار جمع آوردند و مدتی بآن قناعت کردند گونیدوران صحران شبها مویشان از سوراخ بیرون آمدند بی و مانند
 بلبل سرانیدند پس صاحبقران از آب نوبل بگذشت و در آن بیابان یکس ندید هیچ داد و در کمان بر حسب فرمان با جمعی بخرابی
 رفت و چند جا لوزان در صحرا دید آنها گرفته بخدمت رسانید صاحبقران از اخبار بومیش خان پرسید و میزد تا آنکه در لست چهارم
 جلای الکلیق رسید و بگذشت آنجا خبر یافت که مخالفان نزد یک آمد پس در غره رجب السال بکنار آب نیک رسید و آنجا شنید
 که بومیش خان در فرقی قول نشسته است لشکر عظیم جمع آورده پس انکو تمیز بر لاس را بجزگرمی فرستاد و او بسپاه بومیش خان
 دو جا پر شده ناچار زرم کرد تا بر تلک بن یادگار بر لاس و در رمضان خواجرات لقتل رسیدند و دیگر هم میباشند که بختند و
 صاحبقران را خبر کردند صاحبقران شش ماه بود که بجانب شمال میرفت لشکریان بوضع رسیدند که قتل از خوب شفق اثر جمع
 ظاهر میشد با بجمه در پانزدهم رجب السال صاحبقران در موضع بندر سه سربست سپاه پرداخت و هفت غول مرتب ساخت
 و بومیش خان با شاهزادگان جوچی نژاد چون باس تیمور اعلان سبک یاری و ایلتیش اعلان و جید اعلان و امرای ان لوس
 چون سلیمان صوفی و نور در فقرات و عیسی یک نو لغوری روی بزم گاه نهاد پس محاربه بومیش خان اتفاق افتاد بومیش روی
 بمرزا عمر شیخ آورد و در غزنی صعب کرد صاحبقران خود متوجه او شد بومیش خان بگریخت و از شاهزادگان جوچی نژاد کوه پهلان
 و قتلخ تیمور اعلان که از بیم بومیش خان در گوشه های پسر بر دند بخدمت پیوستند صاحبقران سپاه بتعاقب مخالفان فرستاد
 بست شش روز در تختگاه جوچی خان گذرانیده باز گشت و در ذیقعد السال به ابراز رسید پس بسمرقند رفت و بمرزا ^{سلطان}
 و آنجا سان فرستاد و در مقصد و نود و چهار بجای حکومت شمالی و غزنین تاج و دیند بیکر زامیر محمد جبالگه لغویان نمود و در
 رجب السال دیگر بار متوجه ایران شد مورخان از ان پویش طومار لقبی میکنند با بجمه صاحبقران باز نذران رسیدند
 کمال الدین و امالی باز نذران متحصن شد صاحبقران بمجاوه پرداخت و بالاخر سید کمال الدین و سید رضی الدین امان
 خواستند و بخدمت پیوستند چون بهشتیج داشتند متابع شدند صاحبقران سید کمال الدین را بخوار زرم فرستاد و بسیار
 از نذران ایشان بسبب بودن شایع لقبی ساند و در محرم مقصد و نود و پنج بجای بسامان کوه بهستون و در قون شد شرف
 در محرم و سناری را حکومت خست و او قلعه سفید بکشود و بشیر از رفت شاه منصور از اولاد مظفر و امالی شیخ از بمقابل

پیش آمد و قتل رسیدند بجز آن نامی آن منظر جمع آورد و یکشت چنانچه در جوان گذشت پس صاحبقران با صفهان سپهران
شد و قرامچر ترکان را که در کوهستان نشسته و رایتها بسته بود به تعجیل بر سر آوردند و همه هم میانیانش قتل رسانیدند و در مصلان
آنسال الیچی سلطان محمد الیکانی صاحب بغداد و شد سلطان جسر برید و بگریخت صاحبقران کشتی بدست آورد و از آب بگذشت
سلطان احمد از راه کربلا دمشق رفت حافظ نو نالدین عبداللہ المشهور بجا حفظ ایندو گوید صاحبقران روزی مرگفت در آن روز
از سن تقصیر رفت اگر چنانچه بر وجه رسیده بودم به آب روه میگذاشتم سلطان احمد را دستگیر میکردم با بچه صاحبقران چندی بخیزد
بسر برود و در آخر آنسال قلعه نگریت را که اقمرا بکشود و در مفضل بود که دو مہنت تجری دیگر با غرضم رزم بود قمیش خان کرد و روی
پدشت قبیاق نهاد و عرض سپاه دیدار اب تیمور که در واسن کوه البرز است تا در یامی قلزم که پنج فرسخ است سپاه بالیتا و دور
خلال این احوال سلطان احمد الیکانی بر بغداد استیلا یافت با بچه بود قمیش خان لشکر کرد و در زمی نصب نمود بهر نیت رفت صاحبقران
او را تعاقب نمود و لشکر صاحبقران با اطاعات غارت کردند صاحبقران قومی خان اعلان را که هر اشش بود از اب اتل بگذرند
و حکومت و شت قبیاق و او میرزا میرزا محمد بن میرزا عمر شیخ متوفی را بشیر از بازگردانید شمس الدین عباس و غیره را بهر مفضل
ایشان بشیران آمدند و خبر یافتند که فرایوسف یا بسیاری از مپا گذر تال طاق آده میرزا میرزا محمد بمقابل او شتافت فرایوسف
منهزم گشت میرزا میرزا بشیر از شتافت صاحبقران متوجه بر وس گشت و بهت بر مضبوط و شت قبیاق بست و مشکور را که از اعظم بلاد بود
است رسیده تاراج کرد و در بحصار از نسق شد و بگرفت و متوجه کوه البرز شد و بسیاری از کافران آنجا را بکشت الگاہ بشیر سراسی
رسید و فراب کرد و در دشت قبیاق فتوحات بسیار دست داد پس در بهار سن مفضل و لود و لوست تجری براه در نزد اجبت نمود
باستحکام قلعه در بند که از آن راه بدشت قبیاق رفته بود و فرمان داد میرزا میرزا الشاه را تحت هلاکوخان داد و آن عبارتست از
در بند ما کور تا بغداد و از حد مهران تا سرحد روم پس میرزا میرزا الشاه را رخصت کرد و بسیاری از باغای بقایای آن
و نرزد بگشت و بهرمان شد و نهاد و نگرفت و بسوزخت و افواجش بشیر از شد تا بلاد سواحل و کمرات بکشودند صاحبقران متوجه
ماوراءالنهر شد و بسیر قند رسید و خراج سه ساله آن دیار بر عیایا بخشید و در مفضل و لود و ندر سمر قند بلخ سال طرح انداخت
و عمارات آنرا در چهل و پنج روز با تمام رسانید و حکومت خراسان و سیستان و ما ز نذران تا حدود کبیر از شاهرخ قتل یعنی فرمود
درین سال الیمیان سنوخان از حد و جنای نیامدند و رخصت آنطرف یافتند و درین سال پیر محمد جاگیر محاصره کرد صاحبقران
خبر یافت و بالشکر بسیار روسی بنهذند و باند را ب رسید از نرزه هزار مرد بگریزید بکافران کبوتر و سپاه بو شان شتافت
و بهر وضع حاد رسید سواران پیاده شده بر کوه رفتند تا آنکه آفتاب در برج سلطان بود و برف بسیار یافتند و ز قلیل جبال
لطفا فرود آمدند و بهر صاحبقران تجری انچوب ساختند و طنا با بران بستند صاحبقران تا چندی در آن نشسته بود
و یک فرسخ پیاده رفت پس چند اسب لاطنا با بر گردن و اعضا بسته از کوه بریر آوردند و اسب سلامت بر رسید صاحبقران
سوار شدند و دیگران پیاده روان شدند و کوه مخالفان رفتند کفار کتور تقابل عظیم کردند و بعد از آن سه روز آنان خواستند
و بجز مہنت پیوستند و مسلمان شدند صاحبقران ایشان را خلعت داد و با نگر دانیدم و با آنها عهد بستند صاحبقران دیگر روز
روسی بالیشان نهاد و بکوه رفت و هر که ایافت بکشت و امر کرد تا کیفیت آن فتح را بر سنگ نقش کردند پس یکابل شد

ایلیان حکام حیدر نولستان و آذربایجان بخدمت رسیدند صاحب قران سلطان محمود خان و میرزا ستم را با سپاه مرابغا ببندهستان روان کرد و با صد هزار سوار از بی متوجه شد و در شهر قصد و یک مجری بکنار آب سندان موضع رسید که سلطان جلال الدین منگرنی با چنگیز خان انجازه رزم کرده بی کشتی برآب رده گذشته بود پس پل بست و گذشت و بپلی شد و غارت کرد پس بکنار آب سپاه رسید و حضرت کبوترگر بعد از رزم منظم گشت ایلی سکن در شاه و امالی کشمیر بکنار آب سندان بخدمت رسید و بود چندی در اردو و بماند میرزا پیر محمد و با تکرار باغیان را محاصره کرده بود و بعد از شش ماه بکشود و در کنار آب سپاه بخدمت پیوست صاحب قران چون اسپان لشکر یان او تلف شده بودند سی هزار اسب و یک روز با ایشان بخدمت رسید پس به اجروین رفت و قلعه را تخریب کرد و آبکشود و با خاک برابر ساخت و حوضه هزار کس بکشت پس سری قلعه فتح آباد و اهر و بی گرفت و بکابل رسید و آنجا سلطان محمود خان که بیشتر تباراج بعضی از آن دیار آمده بود و بخدمت پیوست صاحب قران تربیت سپاه پرداخت و زمین و میر و قلیگاه و میرا و اول چند اول بسیار است او را یکسپاه ماسه و دیگر شش فرسخ و دو میل بود و از اب چمن گذشت و روی بدی نهاد سلطان محمود بن سلطان فیروز صاحب دلی و بلا اقبال خان غم رزم کرد و در ظاهر از امانی هند که در لشکر صاحب قران مجوس بودند گفتند انیک پادشاه تا قصد پادشاه شما کردند و با شما که خلاص شوم صاحب قران از آنکه سب و اذیتها مرام دارد و فساد کند و صد هزار کس از مجوسان بکشت و دیگر روز سلطان محمود و ملو جان با ده هزار سوار و چهل هزار پیاده و صد و بیست قبیل از دلی برآمدند سپاه صاحب قرانی را از فیلان توهمی عظیم بود تا خندی کنند و در پیش آن گاو میشها پهلوی نه اشتند و پایهای ایشان را بچرم گاو استوار بستند و خاری خشک در راه پیلان ریختند و آنرا مقابل عظیم اتفاق افتاده و بالاخر ملو اقبال خان با پیلان از قلیگاه حمله آورد و سپاه صاحب قران بر جم آمده قبلابانان با بر خاک انداختند ملو اقبال رزمی صعب کرد و با سلطان محمود منظم بشهر گریخت و همان شب سر خود گرفت و دیگر روز صاحب قران بشهر رفت و شهر دلی با سم سلطان محمود و صاحب قران و لیدر میرزا محمد سلطان ترتیب یافت صاحب قران چند قبیل بسمرقند و همچنین دیگر جاها بولایت خویش فرستاد و از اهل صناعتها بل حرفه هر که یافت از دلی کوچانیده بسمرقند روان کرد و با نزرده روز در دلی بسمرقند و پس رو بقلعه میرنده نهاد و قراقرم آبکشود و قلعه نام نمود پس بکنار رود گنگ رفت و موعه فتوح شد و گرفت و بکنار دریای گنگ از طرفی که در پای هند کورجر جان یافته بود میرفت تا بجای رسید که سنگ بشکل گاو می ساخته بودند را قمر گوید منو و آن را گویند منو اند که آب گنگ از آن بیرون می آید صاحب قران لشکر را بتاخت اطراف فرستاد پس ایشانرا جمع آورده متوجه کوهستان سلو لگه گشت ایلیانند یارنجیال سافه پناه بر روند صاحب قران در مدت یکماه در کوهستان سلو لگه شخصت نوبت با کفار مقابل کرد و عیایم موفور بست آورد و بسیار می انگشت و متوجه جیون شد و در آنجا رود بار بگذشت و خضر خانرا که از امرای هند بود و از سید سارنگ خان کبکری بخدمت پیوسته ایالت بلقان و او پس رو بکاورا را انهنزاده و در شعبان انسال بسمرقند رسید و سازگمان آسیده بود تا او قبیل نزد میرزا محمد سلطان که در حد خولستان بود فرستاد و در سمرقند چهارت مسجد جامع قرمان داد و در شهرتم محرم سن قصد داد و مجری و دیگر بار متوجه ایران شد منو خان را از آن پویش و در سن هفت ساله تعبیر کنند و در آن ایام خضر خواجه خان پادشاه منو خان و گذشت و میرزا اسکندر تا آنکه پانزده سال بود و با اتفاق امرای صاحب قرانی روی بمغولستان آورده بود و کاشغر رسید و بسیار کردن را غارت کرد و با فتوشتانف و استقلال یافت بسیار می از منو لستان گرفت و غنیمت چین کرد و امالی آنجا عطا

کردند شهر سپید میرزا اسکندر بن خلیفه که دو یکا شتر بازگشت و درین سال صاحبقران بگرهستان شتافت و در بسیاری از آن دیار و بار
 بگذشت و در آن ایام سلطان احمد ایلیکانی که بار دیگر بر بغداد مستولی شده بود از امرای خویش متوجه گشت که یکیک از ایشان را طلب
 میکرد و میکشت و متنبه شدن او از سخن فرارش است از فیل بازداشتن و بسیاری از اهل حرم را در آب غرق کردن اینمرد در ضمن همین اطلیم
 بعد از احوال جنگیری و در ذکر ملوک ایلیکانیز توهم است با جمله سلطان احمد از بغداد با شش سوار پیش قرا یوسف رفت و او را با تیرا که
 بشهر آورد و از بیم صاحبقران آنچه توانست برگرفت و بروم شد و در راه میان او و قرا یوسف از و تخلف کرد و سلطان احمد ایلیکانی
 نیز و قیصر روم ایلدرم تاثیر ندرفت و قیصر با استقبال او شتافت و از اسب پیاده شد امیر طبرین والی آذربایجان بخدمت پیوست
 و گلاهد و کمر صبح و علم و بوق تقاره یافت و بازگشت صاحبقران از تبر بلوچ بگرهستان رفت پانزده قلعه بگرفت ملک گرگین
 حاکم گرجهستان بگریخت آخر با یان بخدمت آمد و در آن اثنا ایلدرم بایزید امیر طبرین والی آذربایجان را بمبتلاعت خود خواند صاحبقران
 نامه باو نوشت او را از آن منع کرد و قیصر شنید و در مخالفت صاحبقران با لشکر فراوان روسی بسواس نهاد و در راه امیر طبرین
 بخدمت پیوست صاحبقران در محرم سن شصت و سه هجری قمری آذربایجان بگرفت و هزار مرد و دوازده میان زنده بگرد کرد و آن
 حصار با خاک برابر ساخت و لبطوا انستان بگرفت و درویشام نهاد و امانی شش قلعه بسیر دند و امان خواستند صاحبقران در
 محرم ربیع الاول بجد و حلب رسید سهر و ن و تیمور باش با عساکر شام از شهر بیرون آمدند صاحبقران ترتیب سپاه کرد
 و مقدمه را بقبیلان کوه پیکو پارسا راست و روسی بزرگ گاه نهاد و شامیان بعد از رزم بهزیمت رفتند صاحبقران شهر حلت بگرفت
 سدون و تیمور باش لقلوال پناه بردند و بالاخر امان خواستند و قلعه سپردند صاحبقران ایشانرا حبس فرمود و احوال و
 ائصال را در قلعه حلب گذاشت و رسید بدین شاه شامان سستانی را بجا نطت آن لغین نمود و بکار رفت و بکش و سپس مصر
 و بلبلک شتافت و سفر ساخت و متوجه دمشق شد ملک فرج والی مصر از مصر بدمشق آمد و دو خدای را در صورت رسولان نزد
 صاحبقران فرستاد تا فرصت یافته بزوی نمایند صاحبقران را خواجہ مسعود سمبالی از آن کید آگاه ساخت صاحبقران هر دو را بکشت
 و لقب سدون و تیمور باش بر سائر اسیران حلب فرمان داد میرزا سلطان حسین و نیز زاده صاحبقران باغوا می مفسدان نلاد و بر نلاد
 بدمشق رفت شامیان او را مقدمه نظف انکاشتند صاحبقران بجد و دمشق رسید و در غریب آن نزل کرد و دو روز بماند و
 در آن حدود از علف اثر نماند کوچ فرمود با لفظ و مشق و در شامیان آنرا بر ضعف حمل کردند و از شهر بیرون آمده تعاقب کردند
 صاحبقران بازگشت و زرمی صعب کردند شامیان مندم بشهر بازگشتند میرزا سلطان حسین که سردار میوه شامیان بود بر دست
 سپاه شاهرخ گرفتار شد و حکم صاحبقران مجبوس گشت پس او را چوب باساق زدند و بگذاشتند صاحبقران دیگر روز به
 قلعه دمشق نهاد و هنگام شب ملک فرج حجاب مصر از دمشق بر آمده بمصر گریخت صاحبقران بر دمشق استیلا یافت و در روز جمعه
 بر سرری مایه بنام او خطب خواند مولانا جلال الدین و مولانا می سلمان لطیب را با جمیع پیشه و ران آنچه کوچانیده بسیر قند فرستاد
 و دو قبیله از سنگ سپید بر سر قرا میر المومنین ام سلمه و ام حبیبه لب یافت صاحبقران در شعبان آنسال بتاخت و دمشق آمد فرمود
 لشکر بآن هر چه یافتند بگرفتند و هر که او دیدند سیری برون و در دمشق خراب گذاشتند پس آتش در شهر زدند و زمین را پاک گشته
 و دیگر شهرهای شام را و حلب را غارت کرد و از آب فوات بگذشت حکام اقلع اطاعت کردند صاحبقران اقلعه نصیرین شد

و سواران را خراب ساخت و میرزا سلطان حسین و میرزا میر محمد بن عمر شیخ و میرزا ابابکر امیر شاهجهان را به تخی قلعہ استخر فرستاد ایشان بر رفتند و قلعہ
 بکشوند و گویجستان شدند ملک گرگین اطلاع کرد تا با بازگشتند صاحبقران به وصل شتافت و روی بجهاد نهاد و عراق را با میرزا شاهزاده تبریز
 فرستاد و فرخ که بعد از رفتن سلطان احمد بر بغداد مستولی شده بود متوجه گشت سپاه صاحبقران بحاصره برداختند فرخ بر کشتی نشست و کشت
 و در راه غرق گشت صاحبقران بغداد برگرفت و قلعہ نمود بر صغیر و کبیر و بر باد نیز ایالت فرمود و غیر از مساجد جمیع عمارات را منهدم ساخت
 و اوایل سن شصت و چهار هجری متوجه آذربایجان شد گویند که در آن ایام صاحبقران ایشام بود ایلدرم با نیزید با مقام قلعہ سوس
 یا ذریبایجان آمدند قتل گزیدند و شفاعت سلطان احمد امیر کمانی امارت آنجا بدستور امیر طبرین را داد و وزن و فرزندان او را نیز
 فرستاد و خود غمگین آذربایجان کرد و صاحبقران متوجه تبریز شد و از آنجا محقق شد و امیر طبرین از آنجا بخدمت پیوست صاحبقران
 متوجه صحرائی نیکو گشت ملک گرگین والی کرجهان برادر خود را با تحف و هدایا بدرگاه فرستاد و میرزا محمد سلطان بموجب فرمان که از قلعہ
 متوجه اردوشه برود جمع آمدند میرزا ابابکر و امیر جهان شاه بموجب فرمان روی بجهاد نهادند تا گاه در رسیدند سلطان احمد
 با پسرش سلطان طاهر بجلد رفت و از آنجا نیز بگریخت و در فراغ ایلیچیان قیصر دوم در رسیدند چون از صلح گفتند صاحبقران گفت
 قراویوسف را از ملک برانند و یازده فرستند و یا بقتل رسانند و گرنه رزم را آماده باشند پس بفرمان فرمان داد و در سیزدهم
 رجب آنسال متوجه روم شد و بجای سگم بود رسید و به الطاق شد لشکریان را از رومیان هر اسبی عظیم بود چه شنیدند که ایلدرم
 با نیزید و از ده هزار سنگ بان دارد و دیگر چیزها را با این قیاس میکردند با بچه صاحبقران از الطاق ایلیچی نیز ایلدرم با نیزید
 فرستاد و قلعہ کماج طلبد شبت پیغام داد که چون قراویوسف از روم گریخت بود و فرزندان او را نزد من فرستاد و هنوز ایلیچی بگریخته بود
 که صاحبقران با ذریبایجان رسید و میرزا محمد سلطان بقلعہ کماج که بخت فرسخ آنست فرستاد و میرزا محمد سلطان قتل قلعہ
 ساخت صاحبقران آن قلعہ با میرزا علی الدین داد و بخرد و سوسان شد ایلیچیان از روم در رسیدند و مخالفت قیصر عرض داشتند
 صاحبقران عرض سپاه دید و ایلیچیان قیصر را باز گردانیدند و چون شنیدند که قیصر بالشکری عظیم به یوقات آمده صاحبقران اوراق را
 عدول نمود و از سواشش روز بجهاد و از آنجا بجهاد روز بفرشته و از آنجا به سه روز به انکوریه رفت و قلعہ کبیر را محاصره کرد
 و هنوز سخن نگردد بود که قیصر نزدیک رسید صاحبقران با دو بار گشت و دیگر روز سوار شد و در قلب جای گرفت و میرزا شیخ
 فاضل سلطان و امیر سلطان و امیر یار کارا بد خودی در رسم طغای ملوفا و سونجیک بهادرو دیگر امر را بمسیره فرستاد و میرزا سلطان
 و علی سلطان با جمیع بود و میهنه به میرزا میران شاه و امیر نوالدین و امیر نندق بر لاس و علی تو جین امیر طبرین و شیخ ابراهیم میر
 سپرد و قبل ایشان میرزا ابابکر و امیر جهان شاه و فرامان تا نبل بود و نزدیک قلب بدست راست ماسورا اعلان و امیر الدین
 المایق و بر جانب چپ جلال اسلام و اسکندر بنی و شاه شان سیستانی جای گرفت و در پیش امیر ناده محمد سلطان و میرزا میر محمد
 عیسی و برادرش میرزا اسکندر و امیر شمس الدین عباس و امیر شاه ناک بودند قیصر نیز صفمایا راست و سپر خود سلمان علی را بر
 میهنه و سپر دیگر با بر میطر گماشت و سپر دیگر محمد علی را با اعطای امر چون مال فوج با سپاه علی پاشا تیمور باش و خواهر نیز و سر
 پاشا و عیسی بیگ و تحلیل پاشا و او پاشا و میرزا پاشا و امل بوزان و پیکری نمش را پیش شاه باز داشتند بود و سپر لاس فرخی
 که برادرانش بود با سسی هزاره و در منجی پیش تول جای داد ایشان همه سپاه پوشیده بودند و بر عادت خود سر تا پا

در جلسای این نمان بودند و خبر عمومی از ایشان پیدا نمود و بیعتنا را بر پشت پاهایم بسته بودند تا اگر نبکشند و می ان چنان از ایشان جدا
 نشدی پس هر دو لشکر بزرگراه شدند و نخست مرزا سلطان حسین از قبل میمه ب حرکت آمد و بر سلمان علی زمی صعب کرد و پنج پین امیر شاه پناه
 و امیر فرغانه تا بند در آن حرکت مقابلت خطیم کرد و آن روز چند با طر فین با غلبه دست داد و یک و دیگر را بر اندود و آخر صفت سیاه گان
 قیصر هم بر آمد و بسیاری از ایشان قتل رسیدند امیر زاده محمد سلطان برگرفت و از پلیدی سپاه خود را احتیاج کرد و میمه و میسه و سگینه
 متوگشت صاحبقران روی با و آورده و از اطراف سپاه متوجه او شدند امیر مرام پانزده با شام رزم کرد و شب بگرخت سلطان محمودان
 بتعاقب او رفت او را دستگیر ساخته بخدمت آورد و این واقعه در اوایل شصت و پنج هجری روی داد و توله تعالی الم غلبت الروم
 اسے آخره نکتة ایست بر موند که آن حادثه نشان میدهد چه اولی الارض خدا دست و ضا و لفظی شصت و پنج عدد بحساب حمل
 میدارد و با بجز چون قیصر را دست بسته بود صاحبقران برو با و سخنان درست گفت او را مطمئن ساخت و نزد خود نشاند و شبهای روم
 افواج فرستاد قیصر گفت پس آنم موسی و هارون باین بودند تا آنکه گجاشند صاحبقران کسان بفرستاد و تا بعد از چند روز موسی را دست
 آورده بخدمت آوردند پس قحطی ما بنوشته و بسر قند نزد امیر زاده و یکا بل نزد امیر زاده و امیر زاده و امیر زاده و همچنین
 ممالک فرستاد و تخانیم موفور بدست آوردند امیر زاده محمد سلطان سرسار شد و بی مانعی استیلا یافت و دختر قیصر را اسیر کرد و علما و اکابر
 را که از شهر گریخته بودند زنده و غارت نموده با سپاه با طرانی فرستاد تا هر که ایافتند بکشند و پایش بستند صاحبقران دختر قیصر را
 با امیر زاده ابا بکر و امیر شیخ نور الدین دختر لاس فرنگی را که زن قیصر بود بدست آورده در نگاه رسانید صاحبقران او را مسلمان
 کرد و نزد شوهرش امیر مرام بازید فرستاد صاحبقران شنید که در آن حدود برکنار در یاقوه ایست که هر دو را از امیر خوانند یک
 از مسلمانان و یکی از کافران و پیوسته میان ایشان مخالفت است پنج کس از امیر کافران بکشود صاحبقران متوجه اینجا می شد و بعد از
 صحاره بست روز از امیر کافران را قراقرم بگرفت قیصر که از صاحب القلمه مطلع بود متوجه گشت پس صاحبقران مسلمانان از امیر نعلت
 داد و ملک فرخ صاحب مصر و کونز صاحب قسطنطنیه و جلایه امیر مرام که از مکر گریخته بود بکراک حصار زنده بود و لفظی فرمود
 چنانکه در شعبان امیر مرام با امیر زاده در آن شهر بود بضمین انفس دگدشت و عهدین سال قرالوسف بر لغز داد استیلا یافت و امیر زاده ابا بکر
 با ابوالی بعلی و پرواخت صاحبقران متوجه گریستان شد ملک گریین با آنکه مطلع بود هر چند التماس نمود که از آن عزیمت گذرد و در وقت
 و بسیاری از بلاد گرجی تباراج رفت و در محرم سن شصت و پنج هجری صاحبقران ایله که گین رسید و آغله محکم بود و بعد از محاصره
 نه روز مسخر گشت پس آنان عازم آنجا آمدند که اقصای ممالک گریستان است گشت و لشکریان جنگل می بریدند و می رفتند گریجان بدربار
 و غار نامتخص شدند صاحبقران بفرمود تا صند و قمار بر لیسما نماز بنویسند و از بالاسی کوه آهسته آهسته لغز را آوردند و فرنگی گشتند
 و سپاهیان در آن بسته سخاقتا از اقبال رسانیدند صاحبقران از آنجا بازگشت و به تعمیر سیلیگان امر فرمود پس متوجه بفرستاد گشت
 ما در با میمان تا حد و روم بمیر زاده داد شاه ارکان عراقین و فارس را تابع او ساخت و هر کنان بهر ملک و شهر می که در راه قنار
 گشته و حکام تعیین فرموده در سن شصت و هفت هجری صاحبقران بفرمودند سید از آنجا ایلیچیان پادشاه و شت قباقر و سید
 پادشاه فرنگ با تحف و هدایا بخدمت میوستند صاحبقران غم تسخیر ممالک کرد و قراقرم فرمود و در غره ربیع الاول یکا لکل فرست
 و امیر فرموده که بوند از آنجا قیصر بود و ظاهرش از سقر لاط هفت رنگ و اندر و لاش محل فرنگ باطنایهای ابریشمی و قهر مای

زین که بسیاری از ایشان در یک هفته آنرا بر پای کردند و دوازده پایه داشت و پندان وسیع بود که در سایه اش دوازده هزار کلب نشسته
نشست پس در آن ملک آفاق جمع آمدند و در آن اوان والی سعید تخت و پادشاهت فرستاد و پیغام داد که سلطان احمد و قراقرغ را
به رحیم فرمان بند با ایشان عمل کند صاحبقران ایلیان سلاطین مصر و روم و شام و دشت تباق و هند را باز گردانیده میرزا میرزا محمد
و میرزا میرزا احمد را بقندار روان کرد و مکتوبی بجز سگ و طول مفتاد کرد که آن پادشاه نوشته بود و ندای مولانا می عبد الله کسی بمصر
فرستاد و پیغام داد که سلطان احمد را بر پای درگاه فرستد قراقرغ را بنده از بند جدا کند آنگاه حکومت با سکنه و سرزمین و حیدر
منامی بمیرزا انان بیگ و اندکان و زشکنک و طرزه و کاشغر و نواحی چین بمیرزا ابراهیم سلطان تفویض فرمود و ایشان را بان دیار
فرستاد و فرماید که سپاه و سکنت جمع آیند پس طائفه را که در یورش گذشته همراه بودند صد و هشتاد و دو هزار و ششصد و
دوازده هزار بود و در تاریخ رشیدی مسطور است که صاحبقران قصد جنای کرد و شهید هزار مرد را علاوه بر هفت ساله داد
و آنچه بخضر خان نوشت در احوال خضر خواجه خان گذشت القصه سپاه شاهزادگان و بنیه بنیه زادگان صاحبقران زیاده بریان
خواران صاحبقران بوده اند با جمله از غوغا شاه را در سمرقند گذاشت و باداد با ندی قان با د شاه جنای که از بنو ترخان خرد
مندم شده بخدست صاحبقران آمده مسلمان گشته بود چنانچه در ضمن فرزندان لولیان گذشت و در جهاد صبی الاول غم جنای
و از شبنون کپچ بست بود بگذشت و دوازدهم به ابراز رسید و در شعبان مریض شد و چون دانست که مرض موت است فرزندان
و امیران را دعوتی نمودند و ملافت اولاد خود بخود می نمود و گفت از روی نماز مگر ملاقات فرزندانم شاخ که در خراسان است
پس گفت و امیر میرزا میرزا محمد بن جهانگیر است پس در مقدم شعبان آنسال در گذشت و در سمرقند مرفون گشت و سسی و شش
سپه و بنیه و بنیه زاده باز ماند و چهار سپه داشت اگر و قایل تمام اولاد و احفاد صاحبقران را بنویسد و قریب باید نیاربان
از آن گذشته بگذر بعضی از آن با اختصاص می بردند و میرزا جهانگیر میرزا غیاث الدین جهانگیر بن امیر توریگورگان و سعید
و بنو گترین برادران بوده بعد پدر در گذشت و سپه بزرگ او محمد سلطان و سعید گشت و نیز وفات یافت صاحبقران بعد از
برادرش میرزا میرزا محمد بن جهانگیر را و سعید ساخته و بگذشت حکومت بلخ و قندار و بلخان و کابل و حدود هند رسیداشت و فکر
میرزا عمر شیخ که سپه سوم صاحبقران است افران پدربایالت فارس داشته از اولاد میرزا عمر شیخ سلطان حسین بالفرا میرزا بن میرزا
غیاث الدین بن میرزا بالفرا بن میرزا عمر شیخ از مشایخ سلاطین روزگار است و بعد از او سعید بن الزمان و میرزا مظفر حسین
میرزا بشرکت پادشاه شدند و در یک سکه اسامی هر دو نقش کردند و ولایات با المناصفه قسمت پذیرفت هر چند امیران گفتند که دو
پادشاه در یک مملکت صورت نمیدوید و درنگرفت و در تی سلطنت کردند و احفاد ایشان در آخر از اسب سپاه قزلباش در عهد
هالیون پادشاه برهند افتادند و بسپردند و بسخاوت و شجاعت اشتها یافتند و کر میرزا میرزا شاه سپه سوم صاحبقران است او تخت
هلاکو خان را که عبارت از عراقین و آذربایجان تاج و روم و شام است در تصرف داشته و میرزا طویل سپه میرزا میرزا شاه است که پنج
در سمرقند بر تخت نشست و دست بزدل کشاد و خزان صاحبقران را در اندک زمان بخلایق بخشید و چون میرزا شاه پنج سپه سوم
شهر جوان رفت و آنرا بی یافت ناگاه سر عصامی اودرسی رسید آنرا بگرفت و در جنب افکند و گفت همین یکدم از گنج پدر یا فتم و بنیه
میرزا شاه سلطان ابو سعید میرزا است که از عمر شیخ میرزا از اساطین سلاطین روزگار است چون عبد اللطیف میرزا بن انان بیگ

میرزا ابن شاهزاده بن صاحبقران در خراسان پادشاه شد سلطان ابو سعید میرزا در آخر عمر عیال الطیف میرزا از سر قندنجار رفت و دار و خانه خنجر را گرفت و حسن کرد چون عبد اللطیف میرزا قتل رسید متوجه سر قندنجست و با میرزا عبد اللطیف بن میرزا ابراهیم سلطان بن میرزا شاهنشین صاحب خنجر آمد و در سننم تبرکستان افتاد قلعه در حدود دیار ما و را انهر بدست آورد و فوجی از سپاه میرزا عبد اللطیف را که بگرفت و آورده بود بیخه بکشت میرزا عبد اللطیف بنفس خویش قتل کرد و سلطان ابو سعید از ابوالفتح خان او زندگ استمداد نمود و ابوالفتح خان با دوست سلطان ابو سعید از پاشکیب و فخر لشکر جمع آورد و با میرزا عبد اللطیف در می تعب کرد و ظفر یافت و او را بگرفت و بکشت و در سفر بر تخت نشست آورده اند که در عهد سلطان ابو سعید در خراسان مخصوص بهرات تحت افتاد سلطان سپاه از قتل سپاه او آگاه گشته با اتفاق بگذرید روی با او آوردند سلطان ابو سعید میان هر دو میحسن با و مصاف داده و مینه و میسر سلطان ابو سعید قریب ایستاده بود چون مخالفان تبار او مشغول شدند جمله آورد و ظفر یافت و در شهت صد و هفتاد و یک مجری بدشاهزاده مسخر ساخت و شاه سلطان محمود بدین مشی را که از اولاد اسکندر رومی بود مع فرزندان لقب رسانید و آن در محن بد نشان گذشت بسبب بگذشت که دو لغزش ز ابل شهبه در ماه شعبان سن شصت و هفتاد و دو مجری هر گاه که ماه در عقب بود و متوجه عراق شد حسن بیگ آن قوم تلو و الی آنجا اظهار اطاعت کرد و قبول بیفتاد و حسن بیگ عرض داشت که منور آفتاب از مغرب نه بر آمده و در تو به باز است اگر گنا هست کرده ام بخشند و چند آن فرصت دهند که زمستان بگذرد و بر نفس کم کرد و در اتمها مصاف شود تا نیز جو دگر م سلطان قبول نکرد و در جواب گفت که رایات عالمیات متوجه القلوب است هر چه صلاح باشد خواهد شد را تو حرف گوید از سخنان کنیز است که بزرگترین خطاها آن است که کارزار کنی با کسی که صلح خواهد چنانچه شاه عالم ثانی پادشاه و شجاع الدوله وزیر باد میرزا محمد قاسم متوجه عظیم آباد شدند و انگریزان هر چند صلح خود استند شجاع الدوله نیز بیعت با آخر روزم سننم گشت با بجمه حسن بیگ نامشاید و تختی زرین نهاد و میرزا یاو گاه محمد بنیر زاده میرزا شاهزاده را بر تخت نشانده سلطان ابو سعید بحد و تو را باغ رسید بسبب طاعت خورونی متوجه محمود آباد شدند و در راه لجر اسی رسید که علف آن زهر بود هر چهار پای که بخورد بمر سلطان ابو سعید بر ابر محمدرآباد رسید مقام حسن بیگ بر آه نزدیک بود راه ما ضبط نمود و طائفه را که از فارس و عراق بار دومی سلطان میر قندجین مانع آمد و همچنین روزی از شروان هر چند کسی خورونی بار دومی بر نهد شروان شاه را تهدید نمود شروان شاه مخالفت سلطان آشکارا کرد و او را بر روی خورونی بار دومی سلطان ابو سعید مانع آمد و سپاه را از قلب زو طاعت نماند و متوجه اردبیل شدند و در راه حسن بیگ یا سه هزار سوار در رسید و پانصد کس از امرای چیتامی را بکشت و دیگران بزمیت رفتند سلطان ابو سعید عا جز آمد و صلح خواست و حسن بیگ شیراز صلح باز آورد و ایچی باز کرد و انید و انچی آن لشکر حسن بیگ در رسید سلطان بزمیت رفت خواست که از آن مملکه بیرون رود و پیش پای نمی نهد و سلطان آنروز بر اسیه سوار بود که چهل فرسخ در یک روز میرفت و آن اسب زیر او سستی کرد و یکی از اشخ گفت این همان اسب است که روزی چهل فرسخ میرود پس سبب خود را سلطان داد سلطان بزمیت رفت و خود بر اسب سلطان سوار شد جان از آن مملکه بیرون برد سلطان گرفتار گشت حسن بیگ اول شرائط تقطیر سلطان سجا آورد پس شکایت آغاز نهاد و او را باز کرد و انیده خواست که اسب با و برسانند اما گفتند اگر او خلاصه یابد و بخراسان رود از او این نتوان بود پس او را بر میرزا یاو گاه محمد سپردند او بقصاص جاد خویش آماده شد و قتل رسانید

و او ده پسر داشت و از آن جمله است میرزا عمر شیخ که با برپادشاه پسر او است و میرزا عمر شیخ ابن سلطان ابوسعید که است فرمانه و از دجان
 داشته آنولایت را بموقعی ضبط کرد که او پس خاف صاحب مغولستان دندان طبع از آن بر کند و میرزا عمر شیخ که پسر داشت میرزا بابا
 و میرزا جهانگیر و میرزا ناصر میرزا با بر سلطنت بندر سید و احوال شریف او را در احقاد و در اقلیم سوم در ضمن شاخ جهان آباد مرقوم است
 و که میرزا شاه رخ معین الدین و الدین میرزا شاه رخ پسر چهارم صاحب قران است و خود و ترکن برادران و بزرگترین پادشاهان جهان
 بوده و در سلطنت خویش کارهای بزرگ کرده و از روی مباحثای و از هند تا بلخستان بنام او خطبه خوانندگی و ریایات عالی خضرخان
 و ابی و سلطان خطبه بنام او خوانده بعد از حکومت خراسان داشت و بعد از آن در تبریز و در هرات در سینه شصت و هفت حجری بر تخت نشست و
 ملک میراندا در گذشت لفظ ششمین تاریخ و نوات او است بعد از او پسرش میرزا الفنگ بیگ سلطنت نشست در صد و سبب و آن بر سر
 گوگان و انجلی مشهور است و بعضی آنرا از پنج ایلیانی تهرج میدهند گویند که منجمان میرزا الفنگ بیگ گفته بودند که ترا از لیسری اللطیف
 میرزا بدید شد و خضرخان صاحب بلی نیز اینچنینی را از منجمان در یافته با و نوشته بود بالآخر از دست عبداللطیف میرزا الفنگ بیگ
 بدیدار رسید و آنجا مانده آنکه او با پنج خدمت داد و در راه هر دو فرستاد تا بقبل رسانیدند و در سپاه ابدی گشت را قهر را با
 میرزا اسد اللہ زمان خود زاده میرزا قاسم خان که در قرن تاریخ مهارتی تمام داشت باب استخراج شوره حکایت بیان رفت چه کنم که
 در کتب طب مینویسند که شوره را سا اوسن حکیم صیقلی جهت استخراج اشیا القویه و تعمیر معادن استخراج کرده در شوره را بار وومی نامند
 شوره اسم اصطلاحی اهل عراق است اسد اللہ خان گفت با الفعل با و در کتب است از شوره و گوگرد و در حال و بابی ان میرزا الفنگ بیگ
 بن شاه رخ است که آخر الباقی است و ضبط کرده و فرنگیان از آن مطلع شدند و آن مرکب را بنوعیکه او استند دست آوردند و بعد از این
 بکار خود تفنگک و پس از آن توپ ساختند و عملی را از آن حربی زبرد بر نمودند و کپتان جنو تمان اسکاٹ با قهر حرف میفرمود که
 از هزار سال زیاد گذشته که چنینی آنرا اختراع کرده اند و اکنون فریب دو صد سال میشود که فرنگ بجات طبع آنرا اتحاد کرده و سبب
 اتحاد آن در کتب فرنگ مع سال و ماه مرقوم است یکی معروف و دیگر آنکه اگر توپ تفنگک انداخته سر دهند او از کند و دیگری آنکش مثل
 شود و لغز آخرین را قهر حرف پیش محمد امین رومی دیده که او میساخت العبد الرادوی با بجد میرزا الفنگ بیگ ملک میراندا آنکه با شوره
 پسرش میرزا عبداللطیف و سیاه عباس نامی بقصاص خون پذیر خود و در راه که بقبل رسانید میریت چو عباس گشتش تیغ جفا
 بود سال تاریخ عباس گشت و او در فنون هند سه ماه هر و یکا به خبر بوده و گفته اند قدر چون الفنگ بیگ بعلم هندسه بی یافت بود
 و در هزاران مدرسه به و بعد از او پسرش میرزا عبداللطیف و منافیت در ماوراء النهر بر تخت نشست و در شصت و هفت حجری شهنشاه
 رفت و در آن ایام اکثر به سیه میرفت و در تهری در ویشی نه و لیده سموی ظاهر شد و در جمیع خواندن گرفت که بدان این بود و بعد
 این به بطریق کن فیکون و در هر بیت بنزد اهل جنون به بعد از خواندن این بیت غائب شد و میرزا انکشت شراب مریض شد
 و در شصت و هفت حجری و یک تهری در گذشت او بسبب و شجاعت موصوف بوده هر چه بدتش آمدی غیبی بی غایت بود
 تلمذ گرفتند و آخرین پادشاه از احفاد میرزا شاه رخ میرزا یار و کار محمدی است که در هرات بر تخت نشست و آنست که چون
 امیر حسین اق توتیلو سلطان ابوسعید را بگرفت او را بمیرزا یار و کار محمدی داد تا بقصاص بنزد پیش بقبل رسانید چنانچه خضرخان
 و بعد از او کسی از احفاد میرزا شاه رخ سلطنت نبرد سید و کان ذلک فی خمس و سبعین و ثمانیا تو که طالع و زرا و امرای

تلمیخ ششم

امیر تیمور صاحبقران و فیض دانش جلال اسلام وزیر صاحبقران بود و وقتی معزول گشته بمصا و ره مبتلا گشت محصلان اشکنو کشیده آنچه دست
 بگریخته و باز شکنجه کردند و او کار و یکی گرفت و بر شکم خود زد و میبوش افتاد و بحکم صاحبقران جراحتان ابلج او را نیک کردند و در خواجه
 عمار الدین مسعود و همبالی وزیر صاحبقران بوده و وقتی ایلیجی از مصر بیامدخواست که با صاحبقران مصافحه کند خواجه گفت که در مصر
 درای بسیارست و دستور نیست که پادشاهان بالیجی مصافحه کنند پس احتیاط کردند و حرمی از آستین آن بیرون آمد صاحبقران گفت
 ایلیجی فرمانداد امیر علی کوکلتاش از امای میرزا شاه رخ زرقبرض داوی و مرگ میرزا شاه رخ میعاد کرد وی این حدیث بمیرزا رسید
 او را عتاب کرد امیر گفت ای خداوند این از ان میکنم که قرصداران دوام عمر تو از خدا خواهند میرزا منزه کنش بغیر خود را تو حرف گوید
 امیر علی که در تو این سخن دانش را که از وزیر فریدون سرزده بود دیده بعمل آورد و همچنین مطالعه تو این فایده بسیار دارد امیر علی
 از مشاییر زمان است برادر خصامی سلطان حسین میرزا بود و بالآخر امیر الامر گشت او ظرف و خوش طبع بود و فضلا و علما و شعرا دوست
 میداشت و الیشا زبانی نیاز ساخت اگر چه تصنیف و الیفای نام او نوشته اند او مساجد و معابد و خانق و مدارس و رباطات بسیار بنا کرد
 گذارشت وقتی با تدمیران گفت سخنی گویند که مشتمل بر چهار معنی بود و با فکر رفتند ناگاه علی شیر مبارک نامی غلام را آواز داد ندیدی گفت
 که سخنی بخاطر رسیده اگر امیر نرخی بگویم گفت بگویم گفت ریش مبارک شما در کون مبارک شما امیر بخندید او را صلح جنرل بحساب او
 روزی در حمام فوطه او از عقب کشاده شد جزوی بلبست و پس نگرسیت ندیدی بر در حمام ایستاده بود امیر گفت کونم دیده باشی
 ندیم گفت درست امیر بخندید او را صلح داد و از سائل امیر علی شیر است از زنی آید کندش و بند با تشرف ستادم خود بر آمده بگوش
 ندید که جو حساب است قاراب اسم ولایتی است و بدینیه آن گذر بام دارد و صاحب مسالک ممالک آورده که طول و عرض ولایت
 قاراب یکینزل در یکینزل است و بعضی گفته اند که قاراب شهر لیسیت بالامی ساس نزدیک بیلا و صاعون و مردمش شافعی زده بیاشنا
 چه که احوال خراب است کاشغر ولایت است در رعایت نصارت و نزاهت حدشمالیش کومهای مغولستان است و از ان جبال رود
 خانها بجانب جنوب روان است و حرمی لباس دارد و حرمی بطرفان گذشته بزین فاما و سی آید و اطراف را بغیر فالماق کسر
 ندیده و اساس با طرفان سماه راه است و حدشمالیش هم کوهی است طولانی که کومهای مغولستان ازین کوه منبث میشود و ازین کوه
 نیر رود خانها از مشرق بغرب روان است و در خانه که وضه الصفا مینویسد که کاشغر از بلاد مشرق است و این سعید گوید که کاشغر
 قاعده بلاد ترکستان است و از سیاحان شنیده شده که کاشغر شهری مختصر است و تمامی ولایت کاشغر و چین در آن کوه مذکور
 افتاده و حدشمالی و جنوبیش صحرا است که تمام جنگل و بیابان و بشبهای رنگ روان است و در زمان قدیم در ان بیابان شهر بودند
 که از ان جمله مو شهر را نام باقیست که یک را قوچ و دیگر را کتک گویند و باقی در زیر ریگ پنهان گشت آورده اند که شیخ
 جمال الدین ترکستانی از اولیای زمان بوده و در شهر کتک اقامت داشته روز جمعه بعد نماز و خط گفت که حق تعالی برین
 شهر بلائی نازل فرموده و سی بفرار ماورام پس فرود آمد موفزن که معتقد او بود و نزد شیخ که از شهر بیرون رفته بود رفت
 و بنا بر کاری لشهر بازگشت خواست که باز نزد شیخ رود و بسبب رفت وقت نماز خفتن شده بود و بانو گفت ترسم فریاد بانگ نماز
 گویم پس بر بنانه رفت و بانگ گفت دید که چیزی از آسمان می بار و خواست که بنبر آید و راستوار شده بود و باز بنانه رفت
 و حال بازگفت و احتیاط کرد که رنگه بار و پس چون ساعتی بگذشت زمین را نزدیک دید خود را بنبر آید و ترسان ترسنا

بنا

نزد شیخ رفت و حال بازگفت از غصبل آبی دوری شهر بسبب شیخ بافتور رفت و معین گشت و شهر لنگاب نیز مریدان نامند انقصه دار الملک کاشغری
بر و اسن کوه غوغی افتاده آن کوه بر آبی که فوسمی آید تمام صرف زراعت و عمارت و از آن انما یک بیس نام دارد که در زمان سابق
در میان شهر کاشغری میگذاشته و میرزا بابکر که یکی از سلاطین آن ولایت بوده ان شهر را خراب ساخته بر یکجا بن آن شهری بناماده و آن
و آن آب بحال از کنار شهر جریان می پذیرد و در شهر کاشغری است و سوراخی در آن گذاشته که اهل آن دیار صاحب بر
ملاحظه میفرمایند و در جلد موسی آن اصلا قصوری راه نیافته میرزا حیدر در تاریخ خود آورده که علمای کاشغری راه گاه مسکنه
مشکل شود و حقیقت را بر کاغذی نوشته در آن سوراخ گذارند و روز دیگر کاغذ را بیرون آورند و جواب آن بر خاسته همین
آن نوشته میانبر و دیگری بار کند دست آن نیز در زمان قدیم شهر می عظیم بوده و گنجها از آن شهر یافته شده اما بتدریج رو
نجران نمود که وحوش در آن مسکن و آشیانه دارند میرزا بابکر را آب و دیوایش موافق طبع افتاده آنرا دار الملک ساخته و جوهرهای
آب چار سگ گردانیده چمن گونید که در زمان میرزا بابکر در اصل شهر و مصانفات آن دو آزرده هزار باغ احداث
شده ایضا حصاری در آن شهر ساخته که ارتفاع دیوارش سه دره است و در تمام کاشغری کجسب انار و اشجار و باغات بتر
از بار کند جامی نیست و آبش بتر از آبهای دریا است و از عجایب آن یک انست که اول بهار که وقت زیادتی بود که آب است
ملت و کمی وارد چون آفتاب شدت می رسد غائب علیک را پیدا میکند و سنگ پشت درین آب بسیار یافته میشود و با وجودین
صفتات همواره گرمی و عیساری بر هم می بار کند نسبت و سماک کاشغری آب می نیک میدارد و عیساری در آن دیار که محصول
می میوند و در سرد است اگر چه نوک و میوه اش فراوان است اما ارتفاعش و رعایت مشقت و حرمت محصول می پیوندد و در پیش منقسم
بهار قسم اول یویان که مراد از رعایا باشد و دوم قوجین که عبارت از سپاه باشد سوم اماق که بازگانان و امثال آن باشد
چهارم منصف شهر عید و منصفیان ارتفاع حسرت از بار کند را الا خوف که سه منزل است انار و اشجار و بسایقین از آن گذشته تا صبح که دور زره راه
است بغیر از منازل معموره دیگر آبادی نیست پوشیده نماند که قبل ازین ملک کاشغری نسل افرا سیاب نبیره پور بن فریدون بوده از انجمله
سالوق بقرخان شهاب الدوله که در طفلی مسلمان شد چون اسطبلت رسید تمام ولایت کاشغری با سمنان ساخت و چند نفر از اولاد او در
کاشغری و اراء انبر سلطنت کردند چنانچه ذکرش و رنجند که از شهرهای ما و راه انبر است گذشت از اولاد فرخان کورخان فرخان خجلیت
را گرفت و پیش از استیلا چنگیز خان کوسلک سپهسالار خان از چنگیز خان که نخبه بانگ از اولاد کورخان فرخان است از آنرا نمود و کوسلک
را چنگیز خان بکشت و آن ولایت را متصرف گشت و در تعلق تیمور و سپهش خضر خواجه خان اولادش که از احفاد چغتای خان بن چنگیز خان بود
ایالت کاشغری باز کند و اتمو خستن غیبه با مر خداداد و سپهش امیر محمد نبیره نبیره زاده اش امیر میر علی میرزا بابکر غیبه پوده تا آنکه سعید خان
بن سلطان محمد خان چغتای میرزا بابکر را بقتل رسانیده ولین دیار متصرف گشت چنانچه شمه از آن در احوال اولاد چغتای خان
گذشت خستن از جمله بلاد مشهور بوده گویند که اکنون چندان آبادی ندارد و در خستن دور و خانه است یکی بقرافاس و دیگری
باورنگ باس موسوم است سنگ شیب ازین دور و و محصول می پیوندد و در میان اهل ختن شود و معامله بکنس و اکثر بکر باس امیر
و بکندم میشود هر متاعی را کم و زیاده این سه جنس برخی نماده و در روز جمعه قریب سبت هزار مردم از اطراف ختن بیعت گشته
بدین پنج سودا می نمایند بقول مولف هفت اقلیم در ختن عطلت باشد اگر احیا نماند و بقال بکنس گیند و در زمان سابق از ختن

تا نماند و در عرض چهارده روز میفتند و این مابین نوعی آباد بود که مردم را احتیاج به امری قافا نبوده احوال آن راه بواسطه کسب طلاق
 بسته شده و راهی که احوال متعارف است صد منزل است متاع آن ولایت یک سنگ شیب است که بغیر از ختن و کاشف جایی دیگر پیدا نمیشود و اتم
 حرف گوید شاید آن کجاده باشد و ایضا سنگ نمان است از سپید و گلگون که در هر باطن اف می برند و از غراب آند یاری کنی شتر صحرائیت که آنرا
 نوعی بقید آنند که آنرا سی با و نرسد بار جواری می شود و دیگر تو با من است که در کوچه های آن ولایت بسیاری باشند و ضرا و زیاد از خیل
 ضاره است چه شاخ زدن و لگزدن و میدان او تمام ممالک است میرزا حیدر در تاریخ رشیدی آورده که وقتی او بیست سد چنان میفرم
 بست و یک کس بود و در راه تو باسی را بگشت که چهار کس سبعی بسیار اعدا و شکله آنرا بیرون آورند و بعد از آن انجامت چه نمود
 چند آنکه تو استند از گوشت آن برود استند منور ز ثبات آن باقی مانده بود مولانا قطب الدین در شرح کلیات قانون نقل میکند
 که مولانا می جلال الدین مفصل با فرزند می بود که سرش چون سادی و پیش چون مار بود و دو ماه بزرگیت و دوران هنگام شیر مادر
 خورد می بعد از سرگشتن خود را در حوض آسب که در آن خانه بود انداخته و چون مای شناوری کردی و هر گاه گرسنه شدی نزد مادر
 آمدی و شیه خورد می و راقم حرف گوید که اکثر شیخان انعام ساکن مراد آباد که شهر مذکور آراسته است و از بگرام طوقم هفت کرده
 بست مشرق واقع است حیدر شیخان و محبوب شیخان از احفاد اکبر شیخان که با راقم حرف ملاقات میداشتند و میگفتند
 که در ولایت زده چار ما اسپری آمد تو ام که یک لشکر آدم و دیگری بر صورت مار بود مادرش آنرا میان مونا نام کرد و هر دور
 شیر میداد تا مار که شاه بزرگ و قوی شد و پاره و شولیش بازمی میکرد و بغایت است داشت و هر جا که میخواست و بخانه و
 بیرون خانه میرفت چون گرسنه میشد پیش مادر می آمد و شیه می خورد تا آنکه ده ماه شده آگاه او را شیر کوفسند و بز میدادند روز
 هنگام شام پیش مادر آمد و شیه می خورد و از اضطراب کرد و شب خوابش نبرد و روز دیگر بر بچه عادی بود و کیه که خاکستر از مور بود
 که میان مونا و آتش تنور سوخته مثل خنمال بیخ بیخ شده مانده و در هب خالص کشته چه علامت و من و دم آنرا کیزک مشا بهره
 کرد و برود شسته پیش خاتون آورد و گفت که میان مونا و تنور سوخته چون نیک نمک استند از سر تا دم همه طلا می خالص دیدند
 مادرش دید و بگرسیت و مردم را از آن عجب آمد که این مار از آن آتش اضطراب او حرکت نکرد و همچنان نشسته بسوخته و با آنکه پیش
 از فرود ختن آتش باطل می مرده باشد و میگفتند که ما مردم از اولاد آن گشتم که با ما رستولد شده و ما مردم را زنده کرد و اگر بگذرد
 هرگز اثر نه کند و آن طلا تا کنون در میان ما موجود است اما من شوش بزبور نا و مایان را رسم است که اگر زنی از قبایل غیر کاج
 آریم او را از آن حلقه بینی از آن طلا بسازیم که از گزیدن ما محفوظ باشد اگر زنی از خویش هفتلیه غیر بود می و هم آنرا احتیاج
 نباشد مخفی نماید که پیش ازین سلطنت غنم در نسل افراسیاب بیفر بود برین فریدون بوده چون ارجان که لقب عام فرخنامی است
 و معنی آن بزرگترین خانان باشد اول کسی که از قوم فرخنامی سلطنت نشست و بان لقب آشت و فرخ نامی بود و او مذ هب
 مافی نقاش داشت فرخانیان از امالی حتمی بودند از وطن خویش بحد و در فراتقا و نند و باحوال شینان آند یار سارعت آغاز نمود
 و به امل درآمدند و شهری آباد کردند و جمیل هزار خانه دار از امیر اک با ایشان پیوستند که در خان بریاست قوم رسید حاکم
 ملاصاحبان که از احفاد و خولیشان افراسیاب بود و زیاده شوکتی داشت و قوم دشت قباقر و خانی مملکت را غارت میکردند
 ایلی نزد گورخان فرستاد و التماس قدم او نمود که در خان در پالضا و بست و و پمیری بسلا سابعون رسید و نام حوالی از نبره

در این کتاب

افراسیاب برگرفت و او را ترکمان خوانند و آن بزرگ آن نواحی را مطیع ساخته روسای فرقه پیشین نایب اطاعت او کردند و آخر لشکر کباشغر کشید و یکشود و بر جمعه و ناخان والی ماوراءالنهر ظفر یافت و در دیالقدر سی پیشش مجری در عدد و دستم قدر با سلطان مجرب بودی رزم کرد و مطلق گشت و ترکمان خاقان زوجه سلطان را اسیر ساخت و بعد یک سال با عازرت تمام نزد سلطان فرستاد و عزم خوارزم کرد و اسپه خوارزم شاه سعی نمود و دینار خراج بپذیرفت چون کورخان ببرد و در وجه اش کوناناک بجایگشت شست و سالها بود و بالاخر بزنا و فسق اقدام نمود و او را بکشند و کومان برادر کورخان را سلطنت برگزیدند و کورخان خواندند بعد از زمانی پادشاه شد و قطب الدین سلطان مجرب خوارزم شاه که او پدرش باکانه از بوند خراج باز گرفت کورخان بانیکو تر از اجرب او فرستاد خوارزم شاه ظفر یافت و در شش صد و ده کورسلک بن بابامک خان حاکم قوم باسیان از اسپ چنگیز خان با و پناه آورده کورخان او را دختر داد و کورسلک خان خواند و بعد از آن کورخان کوشاک خان بن بابامک بن اشیای خان در کاشغر و چین و بلاد سامعون استقلال یافت والی را بشکارگاه لقب سانیند کورسلک خان بت پرست بود و زلفش دین نصاری داشت هر دو خلق را بدین خود دعوت کردند و گفتند کورسلک خان کباشغر شد و مسلمانان را بت پرستی امر کرد اما عماد الدین محمد جیبی در تبرج دین محمدی دلایل را منع بسیار گرفت کورسلک و غضبش نسبت به رسول الله سخنان بر زبان آورد اما گفت خال در زمان تو بود کورسلک او را عیس کرد و خواست که بت پرست شود اما قبول نکرد و شبها بت رسید و بعد از این از آن دیار رسم بانگ و نماز برخواست و سی بگذشت که چنگیز خان بدین جانب شتافت و کورسلک را بکشت او و اولاد او بران دیار مسلط گردیدند و آورده اند که چون حیه بومان شهید شد چنگیز خان کورسلک را بکشت و منادی کرد و هر کس بر دین که خود اید باشد طر از در عهد سابق شهری با نام بود و آنرا اما یک نیز خوانند اکنون بنا بر خود او در تک خراب است چنگل کلبه حرم و کافی از آینه چنگل بن برگ بن یافت بن نوح علیه السلام است و مسکن خوب رویان بوده و شکلش سهیل و جونا و نبات نعش را بمعبودی می پرستیده اند و خواهر و دختر نزد ایشان حرام نبوده خصامی ولایتی است و وسیع که اکثر شهرها آبادان دارد و در شرقی این اقلیم واقع است و از شهرهای ولایت خانیکو پنجو چندین مواست و همه آن لعالمات و باغات و کثرت غلات و تجانهای عظیم آراسته و بتان زرین و سیمین و در دین و رعایت بزرگی که بخواه گذر ز یاد بران طول مناسب آن عرض میدارند به اتمکال متنوعه در آنجا نموده و در شهر چندین بتی است برنجی و رعایت عظمت و گویند صد هزار خرمن از برنج در آن صرف شده و آنرا اصطلا ساخته و آنرا الیسا ده گذاشته اند چکر و است در رعایت آراستگی و کلائی و پیش ازین تختگاه سلاطین خنابوده و نزد یک آن شهر قویلا تا آن شهر جدید که بجان نالیغ اشترا دارد او بنا نموده تختگاه خویش ساخت چنانچه در شاهنامه ترگان گویند بریت افرسی می خوانند تختگاه در شاه قویلا چو بر چرخ ماه بود انقضه مسکن قوم بانار است و تا تار در جلادت و خصومت و خونریزی در تمام عالم مشهور و معروف اند بجلال و جرم چندان عقیده ستیند و زبان مخالف ترک میدارند و آفتاب را بخدای می پرستیده اند و احوال تا از خان و غول ملوک لپران الیمیخان که کیش به ترک بن یافت بن نوح عرم می پیوند و در ضمن ترکستان گذشت و آنجا نیز مرغی از احوال اولاد تا ما روم می شود و پس کشیده نهادند که سبوح خان با تار آخرین ملوک تا ما رست و با اتفاق بود بن فریدون تحمل ملوک با قوم او قتل رسانید و مملکت او را ضبط کرد و پس بگذشت که سبوح خان در گذشت بود بن فریدون بر مملکت او نیز استیلا یافت چنانچه در ترکستان مر قوم است پس از آن قوم تا تار و بلاد خصامی افتادند و آنجا سلطنت رسیدند و لقب پادشاهان خصامی الشاخان است و از ایشان آنکه معاصر چنگیز خان بود

مایرون خود نام داشته و آخرین پادشاهان آن مملکت سه خواست و بر سر خانیان و در مدت چهل و دو هزار و شصت و هفتاد و پنج سال و بیست و شش
 طبقه گذشته سده و پنجاه و پادشاه و راندای سلطنت کردند با جمیع این سر خود و سال سلطنت کرد و اشکاک گشتی تا آن مرقوم است پس از آن
 اولاد لولیتجان بر جناحی مستوفی شدند چنانچه تویلاقا آن ابن لولیتجان بن چنگیز خان آنجا نگاه ساخت و بعد از او اولادش آنجا ایلطان العبدین
 سلطنت کردند تا آنکه در عهد باندی تا آن بمغور نامی در جناحی خروج کرد و بر روی مملکت استیلا یافت و باندی تا آن منزه منجرت حضرت
 امیر تیمور گورکان بریست و مسلمان شدند صاحبقران خواست که او را بملک عورت سازند لاجرم با هشت صدر هزار سوار روی بدای خانب آورند
 و در راه گذشت چنانچه شمه از احوال فرزندان لولیتجان و صاحبقران مرقوم است با جمله بمغور رخا در جناحی مستقل گشت که بعد از او ویر که
 بر تخت ششمی و همه بیگ خان لقبش بودی آورده اند که بمغور رخا خواست که مسلمانان جناحی را القبل رساند از اتفاقات صاعقه مقصود
 افتاد و بسبب سخت بمغور رخا متبینه شد و از آن عزیمت در گذشت و آنست که میرزا شایخ ابن صاحبقران والی هرات و غیره بطبعی پیش او
 فرستادند آن حکایت را مؤلف روزنامه الصفا از تالیف شادی خواج خان نقاش الطبعی مذکور نوشته و اینجی موصوف مقرر نموده بود که از آن زمان
 که از هرات بیرون آید تا زمانیکه باز آمد آنچه در شاه راه و شهرها و در خدمت پادشاه خنای و مجلس او مشاهده رود آنرا بطریق دقایق نویسد را قلم
 حروف از خانه مذکور اقتباس کرده بکار آورده شایخ در همه دیقعه سه شصت و هشتاد و دو و تحری شادی مذکور از هرات عازم جناحی شد
 و در راه ما ایلیمیان دیگر سلاطین که از اقطاع صاحبقران بودند و بجناحی میفتند متفق شده و قطع منازل از آبادی و ویرانی و
 کوهها و بیابانها و صحراهای سمناک و بی آن و در بعضی منازل شایخ و کثرت برف و تماشای شهرهای ولایت جناحی مثل شکر خورک
 شهر از شهرهای جناحی است و دیگر قریب و چند رودان دره های عظیم بر کشتی دمل گشته با الهامی در از عجب و غایت بسیار دیده و در هر شهر
 بخصیانت و بهمانی حکام از طرف پادشاه جناحی بهره مند گشته ششمی ایچ سال دیگر بهنگام مع بر دوازده خان مالینک که دارالملک جناحی
 بود و رسید و شهری و دید و غایت عظمت که دیوار یک طرف شهر یک فرسخ طول داشت و همه اطراف دیوار شهر از برج و کنگره و بیرون
 و دوازده که هنوز در کلبشوده بوده و در هر سطح و مطرب بر بالای سیاده بزبان جناحی و عثمانی پادشاه در سرود و ساز خوشتر
 ابحان میکردند و دوازده و سیاه بیان با حج و عیون و در باس و سر زمین و نیزه و شمشیر و گرز و بعضی با دیرن های جناحی در دست گرفته
 السیاده بودند چون آفتاب طالع گشت آنانکه بر بالای کوشک بودند مذکور که دو نامه و پهل و نی و ناقوس و بقرمی لواختند و در کلبشاند
 خلایق مابرون شهر رفتند ایلیمیان بشهر درآمدند از سویر بزرگ دو کابین و عمارات رفیع گذشته بر در پادشاه رفتند و قصصا
 اول را طلی مسافرت نموده بر در لقصای دوم که از اول وسیع تر بود در رسیدند و عمارتی عظیم در غایت لطافت و پاکیزگی دیدند
 و تجمعی مرصع و مرتفع که باطلس نرسوبن از شانی جناحی منقش بصورت های سیخ و از درهای بزرگ گرفته بودند و بالای آن تخت کمری قطع
 از زر نهاده و چپ و راست آن تخت امرایان جناحی بر ارباب خود را السیاده و در عقب البشیران خانیان حمی پوش افزون از تحسین شهر بعضی
 بعضی شیرهای برهنه در دست گرفته و صف و ده و مجموع خان خاقوس که گویا نقش دیوار را السیاده بودند بعد از ساعتی پادشاه از حرم سر
 بر آمد و از نزد بان لقره بالای تخت رفت و بر کرسی زرین شصت و هفت پست مابین تخت محور آن جناحی ماه پیکر موی خور و لاپس سر کرده او
 چنانچه شاعری گوید و در همه کسست منزلت و بیخ و تاب بکرده و او شصت و هفتاد و دو سال پیش از آنکه در و خمار کشته و مر و آید ای آبدار بزرگ مقدر
 و در گوش کرده السیاده چون پادشاه بر کرسی شصت و هفتاد و دو سال پیش از آنکه در و خمار کشته و مر و آید ای آبدار بزرگ مقدر

راقبل امر فرمود و بعد از آن ایلیچیان را پانزده گز از دور ایستاده کرد و در مولانا حاجی یوسف قاضی که از امر ای مقرب پادشاه شنای بود پیش ایلیچیان آمد و گفت
 بحسب قاضی شتم کنید پس از آن سه بار سر بر زمین نهاد ایلیچیان و دو تا گشته سر فرود آوردند و سجده کردند و پیش رفته مکتوبات شاه رخ و دیگران که در پارتیه
 پیچیده بودند بدست خواجہ سرکه بالای تخت ایستاده بودند و اندام مکتوب را یکشاد و بایست پادشاه داد مکتوبات را با بزرگتر نشسته بودند بدیدند
 و بخواجه سر را باز دادند پس از آن سه هزار جامه و هزار قبا بفرزندان و اقربایان خویش بخشیدند و بخت کس از ایلیچیان پیش خواند اول از
 ایلیچی شاه رخ میرزا آمد رستی میرزا پرسید و بعد از آن از مرغ غل و نعمت ممالک شاه رخ میرزا استفسار کرد و شادی خواجہ گفت غل و نعمت همه افزون است
 فرمود و چون پادشاه عادل و دلش با جزای آسمان راست باشد نعمت بسیار باشد پس از آن از دیگر ایلیچیان پرسید بعد از آن فرمود اکنون شما از راه
 و ساز آمدہ ہر اسمی سید چنان میان ایلیچیان را با جماعت ایشان که قریب ہزار کس از خادوم و مخدوم بودند و در اقتصاد اول ہر دند و پیشین یک
 از مخدوم و ولید و پیش خادوم لیسو نہادند و لیسو بزبان ایشان خوان باشد کہ بران طعام گوارند با بخل بعد از طعام خوردن بوجوب فرمان سارچین
 رفتند و آنجا کوشکبائی متنبہ وہ در کمال آراستگی دیدند و در ہر کوشک لیسری و بالکنی و لابی از پارچہ نفیس و کفشدہ از مخمل زر کار و دیگر
 اسباب خوردنی مطلوبہ گسترده و نمادہ آنجا ہر یک بیاسودند و ہر روز و کس را از خادوند و خدمت گیراس گو سفند و یک تاز و دو مرغ و دو تن
 اردو بوزن مرغ و یک گاشہ بزرگ از مرغ و دو طرف یکے پراز حلوائی و مہر مشک شنای و دیگری از غسل منفا و ایضا سیر و پیاز و لبقول متنوعہ معرفت
 و تک و یک کوزہ شراب و سرکہ و یک ملبس لعل مقرر شد و روز دیگر نم و دیگر بستور ہر روز شمت و شرکت پادشاه زیادہ بران مشاہدہ رفتہ پیہ
 قریب سصد ہزار کس از سپاہ با آراستگی تمام صف نصف ایستادہ و پادشاه باشکوہ بر تخت نشست و نخل بندی از کاغذ شنای و اوراق زرد و سیم
 و مہر ما و عود و سوزنات نامی ان فضا را لوق بخت سی نمود و مغنیان و سربازان خوش الحان و لیسران صاحب جمال از چپ و راست تخت پادشاه
 در رقص و سرود و در رقاصی از آوازهای شگرف کہ عقل و ران خیرہ بماند مشاہدہ میرفت ششامہ در آنجا لیسر بر و دند و عمدہ اسباب طلوی شست
 ناہر روز و در ترغ و امہنوان غیر معہری می دیدند و ہر چہ در روز اول از طعام و شراب و لباس منفرہ و طہرہ بالیشان دادہ بودند و دیگر
 بی نقصان می رسید و روز ہم عید الضحی ایلیچیان با جماعہ مسلمانان و مسجدی کہ پیش ازین بموجب حکم پادشاه باہتمام قاضی موصوف نماز
 عید تعمیر یافته بودند رفتند و نماز گذارند بعد از آن روزی پادشاه بطریق سیر سوار شد و بہت شکار چند روزہ از شہر بیرون آمد و داخل
 اردو شد و روزی بر اسمی کہ میرزا شاہ رخ بدین فرستادہ بود سوار شد اسب تیزی کرد پادشاه پیشتا و در ہر دستش خرنی سبک رسید و
 پادشاه غضبناک گشت و امر فرمود کہ ایلیچیان را قبلت رسانند با آخر بگفتہ مولانا حاجی یوسف قاضی از آن غریمت در گذشت و حوا و اللہ علیہ
 سال دیگر محبوب ارخوانین پادشاه ہر دو روز دیگر فرج کردند و از اتفاقات قریب انصاعقہ از آسمان و در قصر پادشاه کہ لو احداث بعامہ
 طول و عریض و وسیع و با زینت تمام بود و ہر ستون آن و رانخوش سہمہ و گچ بندی افتاد و تمام بسوخت و آتشبمانا نماز و دیگر ہر چند کہ مردم
 اہلخانہ کوشش کردند آتش فرو نشست و خدمتہ پادشاه ملغبت با آن گشتند چہ آن روز در مذہب ایشان بیچ کاری مشغول بودند
 منع بود پادشاه و بتجانہ رفت و بجزع پر و اخت و گفت خدای آسمان بر من غضب کرد و تو حکماہ ہر بسوخت تا آنکہ من کار بد کردہ ام
 و پدربودا و در ایازہم تحمل بدین مرجع معلوم نشد کہ خالتون متوفی را چگونه دفن کردند اما خانتبان میگفتند کہ در جنا کہ سے
 معین است چون یک از ایشان بگرداورد بدن کہہ بردند و ہم لیسر سارچین خاصہ اش را در آن کہہ را کند تا لیسر فرخند کسی تو مرغ ایشان
 نشود و دیگر اطراف آن جبہ عمارت سازند و اندران بسیار می از دختران و خواجہ سر را بآن را آتش و فطینہ پنج سال زیادہ بران دادہ

ساکنان گروانیده و کسی از آنجا با ابادانی بیاید چون افوقه تمام شود از گرسنگی هماغها میرد القصد و نصف جمادى الاول بادشاه المیجیان را
برای آردایش فرستاده و قصابی ملاحی در بخت امثال آن اندام وافر او دیده یکبار سلطان محمد پهلوی و شش سیقار جالوزیست پرنده و مشکا کند
که کلنگ را صید میکند و از بهای عظیم آن ولایت است داده نصرت الطرف و المیجیان با بدقته از خان بالیغ که باقی نیکو نید بیرون آمدند و
قطع مسافت از آبادی صحرا و بیابانهای هولناک نموده پنج شعبان بفراموس رسیدند و از آنجا لشکر فوج پس از آن شهر سکر را بعد از آن لشکر
فراول و آنجا مشقت تمام شد و در بیع الاول سال دیگر لشکر خیم رسیدند و از آنجا کاشغور و از کاشغور سبست و یکم ماه رجب از عقابانده کان
گذشته جمعی بر راه سمرقند و زمره خراسان بغره رمضان در پنج رسیدند و در او فرماه رمضان در سن شصت و سبست و پنج مجرای داخل
سرات شدند چنانچه سه سال در آمد و رفت مع مقامات راه و استقامت در شهر خنای گذشته است حیات و سخات برین خوانند و از شهرهای
مشرق از بغور تیرکستان است و در ان شهر طائفه از خداوندان عقل و دانش میباشند و آن سرزمین مشتمل است بر آبهای وان و بسایر آن
خرز شهر سبست از انبئه خرز بن یافت بن نوح علیه السلام و او حلیم و کم آزار کم گفتار بود گویند که در مملکت مشرق بمسکنان با یا بل رسید
و آنم وضع پیدا افتاد و شهر خرز بنانند و بحسب کارش زراعت کرد و دوشتر خرز با و منسوب است و در آن پنج صبح صادق گوید که چون خرز را
پسری برود متوجه گشت که با دو چکند چون دیده بود که پدرش یافت و در دریا غرق شد آنش که خدا گشت بر او فروخت و حسب لیسر را بسوخت و این
رسم در بلاد خرز و رعایت حسن و جمال مے باشد چون پادشاه ایشان از چهل سال از عمر گذرد و او را عزل کنند و یا بکشند و اعتقاد آن
قوم آنست که روز و شب بازان در زمین و آسمان هر یک را معبودی علاقه است اما معبودی آسمان از همه معبودان بزرگ است مخفی
نماند که بر اهل معرفت و شجر خرز از دریای طبرستان و کیلان و بجزرگان نیز گویند و طول و عرضش در طبرستان مرقوم شد و دریای
ندکو جزیره ماد را در آنجا جزیره قهرس است و بجای قهرسی مشهور است که از آنجا با طراف برندگشتی از مرحد شام دور و زلفرس میرد
و از فرس لشکر روزم برود رسدکنان محرف آن جزیره بود و دیگر جزیره ختم است که از جمله جزایر دریای خزر است و درین جزیره صوت
مسیحیت سماع میکنند و قاصد کوه پیدا نیست و چکس بنید کند آن جزیره را منسوب بختن میگردند و گویند سلیمان عرم بعضی از دیو و شیطان
را حبس کرده در روس گرویی عظیم اند و او را دروس بن یافت عرم اند و دروس مردی بی آرم و اولادش سرخنای بودند چون یافت
بر دروس بملکت خزر شد و یورب یعنی جامی استقامت خواست خزره بعضی از نواحی ملک خویش او را داد و دروس آنجا مقیم گشت و آنم وضع
نیام او مشهور است و لشکر کشید آن اسکندر رومی و زرم کردن با ناطقه در سکنه نامه و دیگر تواریخ مبرهن است اما در کتاب نگلیان
بیچ ازین قضایا مرقوم نیست با بحمله اولاد دروس جمله سرخومی و بلند بالا و سپید اندام باشند و زبان آندیا را بقدر حالت مقدار
خویش حتما از طلا و نقره و جوب سازند و از طلفه بر پستانمانند تا بحال خود بمانند و کلان نشوند و دیگر رسم آن بلاد است هر که هزار
دینار و آمد رسن طوقه از طلا در گردن خود می افکند و دیگر بجای زر و پوست سحاب رایج است که بدان سودا میکنند و ایضا مینان
وران دیار خرید و فروخت خوک می نمایند و گوشت خوک خوردن و طعمیت غریز میدارند و جمعی از ایشان که میرین لباس اسلام متبع
آنها کرده بگوشت خوک رغبت می نمایند و پادشاه ایشان همیشه در قصری که بخت رفیع و بلند است بسر می برد و چهار صدم و یکسک
پیراسته در ملازمت او می باشند و شبها در پایان شهر بر او میخوانند و با هر یک درین چهار صدم و کینه که می باشند که هرگاه میل
جماع شود در حضور پادشاه کینه را خدمت کنند و پادشاه نیز چهار صدم خواند و السیت که از اهل فرانس اویند و مخفی کلان مکتب بجواب

فیتی ساخته که بران بان چهار صد مجوب می نشیند و در حضور صاحب با ایشان مجامعت میکنند و این امر را قبیح نمیدانند و پادشاه ایشان هرگز از سخت
 پایان نمی آید هر گاه اراده سلطنتی معین نماید اسپ را پیش تخت کشند و از بالای تخت بر اسپ سوار شود و در وقت فرود آمدن بدستور با اسب سخت
 فرود آید و خود را بغیر از مجبت داشتن و شراب خوردن و نشنا کردن کاری دیگر ندارد و مردم نیک ایشان لصبعت باعث اشتغال نمینمایند و از
 را کرده نمی شمارند و کنان آمدن را نام باشد نه خصوصاً کنان دارالملک روس در هفت اقلیم مینویسند که دارالملک آن کنان نام دارد و کنان
 شنیده میشود که مکه دارالملک روس است معلوم نیست مکه و کنان یک شهر است یا علامه و دیگر از شهرهای روس که بسیار شهر است و سخت
 و دیگری جزوه است مگر هفت اقلیم می نویسند که روسیان میباشند و از آن آبادانی بیرون می برند و قدری آب و نان پیش می کشند و
 اگر سخت یافت بخانه بازمی آید و اگر کت شد سباع و وحوش را در آنجا که شصت میده خویش و اقربا بسیار داشته باشند بدستور بستن
 بروی هر خیزه و مردم از دفتر میگینند و چون بگرداورد میسوزند بدین نوع که اول آورده روز در قبر میگیند از نمودار اقلیم منقسم
 میسازند یک قسم از آن برای دختران و زنان و یک قسم برای جامه که جهت پوشش است یکا می بریزند و یک قسم برای شراب که در این
 سه روز شراب بنورند و صحبت می دارند و کینه کی که خود را نخواهد سوخت و درین فوه روز شراب بنورند و عیش میکنند و باز روزی که خود را
 می آید و باز هفت تمام بر مردم جلوه می دهد و روز ششم کشتی آورده و در کناره یا لنگاه می آید و در میان آن کشتی گنبدی از چوب
 راست میسازند و آن قبه را با انواع اقمشه می پوشند و روز هفتم آن مرده را از قبر بیرون آورده در میان آن قبه میگیند از نمودار اقلیم
 و زیامین و پیش او می بزند و خلایق بسیار از مرد و زن جمع میشوند و سازنا نوازند و هر یک از خویشان مرده در اطراف قبر و می
 چهار میسازند و کینه که که خود را آراسته ساخته است اول بقبه های خویشان مرده میرود صاحب هر قبه یک تبه بدان کینه که صحبت میزند
 و بعد از آن سبب است با و از بلند میگیند که صاحب خود خواهی گفت که من حق یاری و دوستی می آید و در همین صاحب تمام قبا بعد
 از فراغ جماع با و از بلند میگیند پس از آن که دو نصف کرده در میان کشتی و خروسی را دوباره کرده عین و بسیار کشتی می اندازند و بعد از آن جمعی
 که با کینه صحبت داشته اند دستهای خود را بر کینه میسازند و با کینه که پای خود را بر کف دست آنها نموده بالای کشتی میرود و بعد از آن
 مالکیانی بدست آن زن میبندند تا سر او را کند و کشتی می افکند و قدری شراب خورد و سخنان میگیند و ششم مرتبه پایان می آید و همچنان با کینه
 آنجا است نموده کشتی میرود و چیزی چند بنورند و در آن قبه که شوهرش را گذاشته اند میروشش کس از خویشان متوفی نزد یک شهر می
 بدین قبه رفته یکی بعد دیگری در حضور مرده بان زن مجامعت میکنند و بعد از آن هر زنی که با اعتقاد آن جماع ملکا الموت است رفته
 زن را بیلومی شوهرش میخواند و آنرا شش نفر و کس هر دو پای آن کینه را میسازند و دو کس میگرد و دو دست او را بریزد و آنرا چادر را
 بآب داوه و در گردن او می افکند و بدست و نفر دیگر میبندند و ایشانرا تاب میدهند که جان آن کینه از بدنش بیرون میرود و در آن
 کشتن کینه که دو کس آتشی در کشتی میدهند و کشتی همه سوخته و خاکستر کرده و در آنوقت با دمی پیدا شود و کله آتش را نیز کرده که است
 پریشان سازد و آن مرده بهشتی است و الا در گاه آنفوه را مقبول نمیدانند و از جمله اشتباه میسازند و دیگر رسم در آنجا است است که در گاه
 میان دو کس خصوصت و نزاع قائم شود پادشاه ایشان از اصطلاح عاجز آمد حکم میفرماید که بشمشیر بکشد که کینه که غالباً با حق بی
 او بود کیتان جوانان اسکاٹ بار اتم حرف میفرمود که این رسم و عادات هر قوم و بیگاه در روس نبود و نمیدانم که مورخان
 شما از کجا این را نوشته اند که کنون که سن بکند و در یکصد و نود و پنج هجرت در بلاد روس زنی پادشاه است که بسیار می حکمت

روم را از تصرف سلطان سلیم عثمانی که حالا پادشاه روم است غلبه کرده و محیط ضبط خویش در آورده و خلیج اندک جماعتی است خواهر رازن میکنند از آن
 زیاده از یک شهر نمیکند و کمترین جمیع ملکات شوهر لود و پادشاه ایشان رازن نبوده اگر رازن میکرد بر تو اقبل میرسد نفع قومی
 بزرگ اند و اصل ایشان نیز ترگ است و اصل آنها را رازن پس و سلطنت نمیباشد و بلاد ایشان یکا به راه است و آن گردوی را و قتی لنگه
 بود و از اول و یکی بن زدیکه تا حال او را پادشاه نامند و نهایت اعتقاد بدان سلسله دارند و علی غایه السلام را بخدا می پرستند و علامت
 پادشاه ایشان است که زلفش دراز و بینی کشیده و چشمهای کلان داشته باشد و از رویا هر چه باشد خرج ده یک میگردد و در ولایت نزهه گاو
 نمیباشد که کماک و کما می و کما س و کما ل نیزش گویند قومی اند از ترک چه کما می پسریافت عم است و او عیاش و شکار و دوست بود
 و سمت ولایت ایشان از یکا به راه زیاده است و او در ماه و شهور شجاعت بدست آورد و از آن طلبه سات ساخت و بجای بود و بلغا تقیم
 گشت و آنها را با آباد کرد و در مطاس و بلغا رازن فرزندان او نید هر یک شهری بنا نهاده اند و بنام او مشهور گشت و لباس فرزند آن
 کما می از پوست است و علم بدن را خوب میدانند و طلا در انداز بسیار است و الماس نیز در رو و دخانهای آن ولایت هم رسد و ایشان را
 امیدی نیست به پادشاهی در میان ایشان نمیباشد هر کس که از آنها و سال و گذشت او را پیر و مرد شود و میداند و او را می پرستند
 و آن بزرگ آنجا گوشت حیوان ماده نخورند و در ولایت ایشان صفت از انور است که نصف آن سیاه و نصف سپید میباشد و نیز سنگی است
 که چون در آب اندازند البته باران آید و یکی از آبرزن آنجا حفره است و مقدار یک و بیست میدارد و اگر لشکری از آن حفره آب بخورد
 هیچ کم نشود و قسطنطنیه دارالملک روم است و آن شهر است معروف بعظمت و تسکین آن شهر شهری در تمام روی زمین نیست و به
 اسپین شهری دارد و آن شهر را از دست فرنگیان سلطان محمد از سلاطین عثمانیه گرفت و مؤلف حج صادق قسطنطین رومی از آنجا
 نهاد و دارالملک ساخت و حال دارالملک سلاطین عثمانیه است و بر روایت صاحب فیت تعلیم از این شهر است و آن شهر مدور
 بنا نهاده اند و حصاری در رعایت استواری و محکم بسیار در چه پاره همه روی یکدیگر کشیده اند و با بن آنرا خاک پاشته که هیچ کس
 ثوب کشته است و ارتفاع پاره اش نیست و یکدفعه است و عمارت از قیاس و حساب بیرون در آن شهر ساخته اند و نزدیک دارالاماره
 مسجی است و رعایت خوبی و بزرگی بنای آنرا از حضرت سلیمان علیه السلام می دانند و در اطراف آن مسجی نیز عمارت ساخته اند
 که اسما مرسوم به بابا صوفیه گردیده و الاضا مؤلف محفت تعلیم راست که نیز می در آن ایام شهر و مقام آمده بود و نقل میکند که
 در استقبال چهار مسجی است که در درونهای جمعه نماز بجا است میگردد و دیگر نه صاحب جام رامت ایجاد دارد و همچنین در دارالاماره
 مایتهای شهر باز دارد و کالین است که از آن جمله محفت هزار دکان قمره و روشی است که در هر دکان جوانان گل اندام شیرین کلام است
 متفطن پس در جذب و لما میکنند الاضا مقصد مینماید است که هر سنجایه مشتعل بر چندین خم و پیانه است و هل شهری شوش محله است که یکبار
 قلاط خوانند و در شصت هزار خانه است و شهر مذکور بر کنار بحر اطلیس واقع شده و این بحر را بحر طراسیون و بحر اروس نیز خوانند و
 آن در یای بزرگ است و بزمن روس سقلات تمتد شود و طول این دیار چهار صد و سی و نه فرسخ است و درین بحر جزایر بسیار است
 و در آن حیوانات غریب الاشکال میباشند و از جزایر آن بحر تجار بمنافع نمیرسند و درین بحر و شوش جزیره است که یکی از آن جزایر جزیره شوش
 و آن در و و اندان صد جزیره بزرگ بحصول می پیوندد و شعبه دوم را خلیج فرنگ گویند و سیلاب و کجبال است و در آن جزایر نواحی بسیار
 از جمله سواحل این دیار است و در حدود قسطنطنیه قریه ایست که در آن قریه خانه از سنگ ساخته اند که در شمال رجال و نسوان

افتاده ترکش را عرضی بر روی بندگان خواند و در آید و عضو موصوف بر صورتیکه مشابو او باشد با او بر نوزحوت باید پوشیده نماید که مملکت
روم و رسوالت ایام ملوک عجز را بوده چه و تنی که فریدون سلطنت رسید ایالت آن دیار را بر سر خود مسلم از زانی داشت چون او را منوب پسر شبت
کلدانیان فرج کردند و بران مملکت استیلا یافتند و فرود از گروه کلدانیان برونه و ذکر کلدانیان و کتخت و لیسره و غیره در میان قوم گشته
ولیس از کلدانیان او را بچیل سخی بن ابراهیم عم سلطنت بوم رسیدند و بروایتی پدر اسکندر از احفاد عیص علیه السلام است و پدر
از ایشان موبانیان بچکوت اندیاد رسیدند و بروایتی از ایشان بوده فیلقوس رومی پدر اسکندر رومی و بعد از فیلقوس پسرش سکندر
پادشاه شد و کیش در ایران گذشت و بعد از او طالق از امرای اسکندر دران دیار سلطنت رسیدند و او نگاه قیامه بران
مملکت مستولی شدند و اول از ملوک قیامه داعی طیلوس است و او اول کسی است که بقیمه نسی طیب گشت گویند که مادرش در صحن
گذشت شکمش به البشگافه باشد و او معاصر شاتور بن اسک اسکالی بوده و عیسی عزم در سال چهل و سوم از سلطنت او متولد شده
تاریخ اعیطوس از زمان سلطنت او گرفته اند و از آن تا هجرت رسول صلی الله علیه و سلم ششصد و سی سال است گویند بر عیطوس
بت پرست بود و اشک بر صورتش می ریخت و با نین از اذیت و قیصره از آثام او است و بعد از او طیار نوس قیصر پادشاه دور محمد و
عیسی علیه اسلام خروج کرد و ولیس از او تفاوتش از امرای آن دیار سلطنت نشست او فرستاد و با او دختر خواهر مبارک است
پیشرو و نظاره بچهره آوردند او را بکشند و یا نروده سال کسی را با پادشاه بزند شد پس فعلی و دیوس بقیمه نسی رسید و ولیس
اشبانیس بقیمه نسی رسید قیطوس باب البشکنه پاک کرد و با قیمت دیوانه گشت طیلوس امیر و سلطنت نشست پس
قیطوس شصت هزار کس از انصاری بکشت چون پدرش بر طیلوس بن سفیاس پادشاه شد و بعد از او برادر دیگرش و وسط
قیصر شد چون حاربان عیسی عزم هجرتی کثیر از علمای انصاری را روم اخراج کرد و بعد از او بارون والی سرکسالی را که از علمای
انصاری و وسط اس اخراج کرده بودند با ن آوردند و ولیس از آن نقل بوس قیصر شد و معاصر سالورس از سر دیک لوده و او اول
قیصری است که دین عیسی عزم کرد و بعد از هفت سال رومیان کنی دین بودند و بچهره آوردند و او را بکشند و بعد از حید
کس بقیمه نسی رسیدند نگاه و قبا لوس پادشاه شد و او ماک اصحاب کف است و قضا اصحاب کف چنان بوده که قبا لوس
نشیند فروش که آنوقت دار الملک روم بود رومی نشست و او را شش تن از اشرف اولاد آن دیار خدمت میکردند مخصوص موم بخت
گشتند و قبا لوس دعوی الوهیت کرد و ایشانرا تکلیف پرتش خویش نمود و ایشان باور نکرده و از او بگریختند و در میان آن
رسیدند سنان از احوال ایشان آگاه شد و ایمان بخدا آورد و با ایشان روان گشت و سبب سبب نیز همراه شد و بر مومنیان
بر دروغاری آندند و در آن خریدند و بخوانند پس از آن که قبا لوس بر دروغار رسیدند کس درون خانم ستاد و ایشانرا دید
و باز گشت و خواب کران آند گوئی مرده اند و قبا لوس امر فرمود که دران غار بسنگ کوچ محکم بنهند چون بیدار شود از غار
بیرون خواهند آمد ظهور و قبا لوس بعد از رفع عیسی بسبا نسی دراز شده و صحابا کلهف و الرقیوم که در قرآن مجید واقع است
رقیم نام قرکی اصحاب کف بوده یا نام آن غار است و اصحاب است که قیم آنجا آمده اند که چون بفرمان قبا لوس در غار رسد و
گردید امامی و القاب و یارنج از ایشان از قبا لوس بر سنگ نقش کرده بود در غار نصب کردند و القصد بعد از قبا لوس دوش
دیگر پادشاه شدند آگاه قسطنطنیه رومی قیصر شد و قسطنطنیه بنا نهاد و آنرا دار الملک ساخت و مبروص گشت اشرف با او

گفت بدین عیسی عمر در آئی تا آن مرط زایل شود و قسطنطنین در عیسی مقبول کر و صحت یافت و بعد از آن چند کسان دیگر بسطانت رسیدند الگاہ
 بوستاس پادشاه شد و در سال بودم از جلوس او میلاد با سعادت رسول صلی اللہ علیہ وسلم اتفاق افتاد و آن سال آن شی شتم تل در جوابے
 قطب شمال ظاهر شد تا آخر آن سال باند و عاقبت خالد عمران بمخوہ بعضای خویش فرو نشاند و این حکایت در ضمن شام و بیت المقدس گذشت
 و این فضا با پیش حکما از جمله کائنات بوده و در محمد بوستاس نوشیروان سپاہ بر روم فرستاد و الطاکیر بگرفتند و چون موز لفظی
 قیصر شد خسرو پرویز بر ابرام چون منہرم با و نپاہ آورد و چون نور لفظی گشته شد پیش بخسرو پرویز که از اندام موز لفظی برام چون بر منہرم
 ساخته بسطانت متمکن شده بود نپاہ آورد بعد موز لفظی قوی باس قیصر شد و بعد بست سال امر برو فرج کرد و مقرر کردند کہ او را
 قتل رسانند پادشاه شود و هر قتل کہ از روستا روم بود با و رسید و او را بکشت و پادشاه شد خسرو پرویز پس موز لفظی را با سپاہ گران
 بر سر قتل فرستاد پس موز لفظی ظفر یافت از در میان کہ از هر قتل راضی بودند پادشاهی پس موز لفظی بن ندا و ندو هر قتل سپاہ برگزیدہ
 جمع کردہ و نذر نمود کہ اگر بر سپاہ عجم و سپہ موز لفظی ظفر یا بد پیادہ بہ بیت المقدس روم و در راه بسطاط انداختی تا با پای بران
 نیادی او بروی رسول صلی اللہ علیہ وسلم و چہ کراہ بر سالک نزد او فرستاد و هر قتل خواست کہ مسلمان شود در میان گفتند
 کہ اگر چنین کنی ترا قتل رسانم هر قتل از آن عاقبت در گذشت آورده اند کہ شام بن عاص را ابو بکر رضی اللہ عنہ بر سالک پیش
 بر قتل فرستاد سام گوید کہ روزی هر قتل مرا بخواند و امر کرد تا صندوقی نذہب آوردند در آن خانمانی کو یکا بود و یکہ را بکشتند
 و جزیرہ پارہ سپاہ بیرون آورد بران صورت مردی سرخ و سفید بلند گردن و محاسن کمرہ بود و گوئی یافته داشت گفت این مرد
 آم غم خرم است پس دیگر با و دو گفت صورت لوح خرم است پس جزیرہ پارہ سفید بر آورد بران صورت پیغمبر بود چون بدیدم
 و بشناختم و بگریہ افتادم و گفت این صورت محم دست صلی اللہ علیہ وسلم هر قتل گفت بخدا کہ این صورت او است و این صندوق
 بمغرب در فرشتہ آدم بود کہ ازینہ لعلے با و فرستاد چون فدا القریبن ندا بخار رسید بست آورد و بعد از او بدست اینان افتاد
 و امر ابرو کریشید پس آنجز از ساطین مستقل گشت و ہا رسید باجملہ بعد از هر قتل سپہش قسطنطنین پادشاه شد و در سی بیج
 سال مجری با ہزار کشتی قصد مسلمانان کرد و در راه طوفان شد و بسیاری از سفاین غرق گشت و بجزیرہ صقلیہ افتاد و در میان
 افتند او شوم بست بکشتند قسطنطنیہ از آثار او ست هر قتل بن هر قتل را البیصری نشانند و در بدو و و لکش مسلمانان آکنند
 کہ قدرت در میان گفتند کہ او نیز شوم است پس بکفش آویختند و بعد از او شش تن لقبطیا بوس قیصر شد و نگلیان سہ زوت
 او را زہر دادند و کارگر نیامد و چہ ہم نارشی او را زہر دادند و دیگر زہر زہہ داشت لاجرم زہر کار کرد و مبر پس او
 با دن و بعد از او طباطبوس و بعد از او چہا کس دیگر الگاہ قسطنطنین بن اردن پادشاه شد بالشکری عظیم روی بیلاب
 اسلام نهاد و ملیطہ گرفت و ویران کرد و صلح بن علی عباسی عم منصور و و اتقی کہ امارت بعضی از شام داشت با او زہر
 کرد و ظفر یافت قسطنطنین بروم باز گشت من بعد پسش لادون بعد از زہر و جہاش اعطر پادشاه شد و مبردی عباس
 پس خود را رون رشید را بر زہم او فرستاد اعطر صلح کرد و خراج پذیرفت و چون یعقوب البیصری رسید مخالفت با او
 آشکارا کرد و خراج باز گرفت و با را رون رشید زہم کرد و منہزم گشت و بعد از او لکتن دیگر قیصر شدند و چون قتل
 پادشاه شد مقتصر عباسی لشکر بروم کشید و عمرو یہ گرفت و بعد از او زلش مدورہ و همچنین سیکس دیگر یہ یکہ بعد دیگری

سبطانی

اسبطنت رسیدند تا آنکه رومالس اسبطنت رسید و در سنده و بخارا و جرجی و گزشت یعقوب انصاری که از اکابر او
بود و بیشتر ملت اسلام داشت بنیابت ایلنش لیسیل بن رومالس و قسطنطین بن رومالس که یک هفت ساله و یک پنج ساله
بود و بجگه دست نشست و مستقل گشت و ماورالایشان را طوعا و کرها بخوار است و قصد بلاد اسلام کرد و صد و شصت هزار سوار و بیست و سه
رسید و انشهر را بسوزخت و بسیاری از مسلمانان در آن هنگام از لشکر بلاک شدند پس قریب بخواجه قلعه گرفت و حلب بکشید و بطلب
نموده جمعی قلیل در قلعه حلب متحصن شدند یعقوب بروم بازگشت و خواست که پسران رومالس را بقتل کند و مادر ایشان با اتفاق
ابن اسمعیل که از اکابر او بود او را قتل رسانید و بعد از او ابن اسمعیل بنیابت پسران رومالس بجگه دست رسید و در سنده و جرجی
جرجی روم بلاد اسلام نهاد و ابلدک گرفت و بعد از او سبل بن رومالس استقلال یافت و ولایت بوس بکشید و پس از او برادر
قسطنطین و بعد از او مادرش ارمالوس بنیابت زن حکومت یافت و زانش بر لبه صرافی منجمل نام عاشق شد و شوهر را بکشت
و بعد متحامل و بعد متحامل بنیابت زن قیصر شد و بعد از او خواهر زاده اش که او نیز متحامل نام داشت پادشاه شد و بعد
و اما در آن که از احضا و قیصره بود قیصر شد و بعد از او ارمالوس قیصر شد و روی بیلا داد اسلام آورد سلطان الپ ارسلان سلجوقی
با او مصاف داد و قیصر یافت قیصر اسیر شد و خراج پذیرفت و دیگر بار اسبطنت روم رسید و در چهار صد و شصت و چهارم بحر
در گذشت و بعد از او متحامل قیصر شد و بعد از او دولت قیصره ضعیف شد و سلاحه بر بسیاری از روم سستلایا افتد و بعد
از او کرامتس در بعضی آندیار بجگه دست رسیده و در پانصد و یازدهم جرجی در گذشت پس پسرش کوچیا جانشین شد و بعد
از او سلاحه بر سائر بلاد روم مستولی شدند و بعد از آن طائفه از قیصره در زونگ اسبطنت رسیدند و از ایشان بود
فریدون کوس و او در قسطنطنیه اسبطنت نشست او را اسطوس گفتند می باب تاج بر سر نهادی و بعد از او قیصر پادشاه شد
و او اسیر بولندیه بود و بر سائر بلاد فرنگ دست یافت و در عهد او لشکر مغول از راه دشت قجاق در بعضی از فرنگ درآمدند
حقه عظیم بکشیدند و لبی انور و نفس قیصر شد و در عهد او سپاه اسلام عسکار و بطر اسس و اکثر بلاد ساحل سام بگرفتند و بسیار
از رضا را بکشیدند و بعد از او طلعتس قیصر شد که صد به قیصر است اعطوس و او شد و ولایت هزار مسلمانان را با مقام بکشت
و او معاصر عار انجان بود و بعد از او بر طولس قیصر پادشاه شد و او معاصر سلطان طنگوس باب بود که و صد و دو م علیه است
از خلفای عیسی عمر سلاحه که بروم اسبطنت کردند جدا ایشان شهاب الدوله قیلش ابن اسرائیل بن سلجوقی ابن سلطان
طغر لیک سلجوقی است چون یلنگ عراق عجم استیلا یافت قلعه کرد که قیصر تقویض نمودار پ ارسلان چون پادشاه شد
خواست که اولاد قیلش را قتل رساند و چون نظام الملک وزیر شفاعت کرد و گفت سر او را زانست که نام شانزدهم که
از ایشان بر گزند و بچه سالاری اطراف ولایت فرسند و سلطان را خواجه را بپسندند و سلیمان بن حکمش را
بشیکه بعضی از بلاد شام فرستاد و او در چهار صد و هفتاد و هفت جرجی الطائفه را پیش ازین فرنگیان الطاکیه گرفته بود
بگرفت شرف الدین علی که از قتل سلطان ملک شاه والی حلب بود فرنگیان الطاکیه بر سار بلاد خراج میدادند از سلیمان
طلبان و چون سلیمان گفت اکنون که مملکت را مسلمانان دارند خراج نباید خواست و بعد از او پسرش داود حکم
سلطان ملک شاه بجگه نشست و با قیصر روم که قصد بید باقی داشتند و داشتند زوم کرد و قیصر یافت از احمیه از بلاد

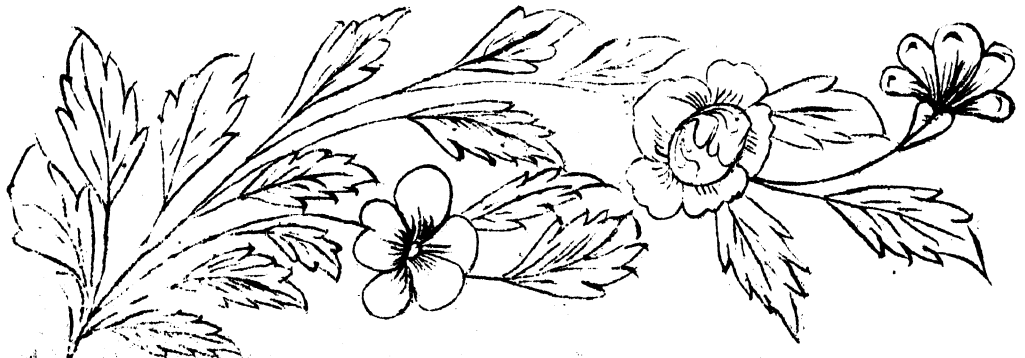
روم گرفت و آنجا بر تخت نشست و بعد از او برادرش قویج خان با نشین شد و پیرامون او در مجری که فرنگیان الطایفه داشتند نظر یافت و حران و سرخ بگرفت و از انظاره ست سلطان علاء الدین کیقباد خلاصه سلاطین آن بلده بوده و او آن نسبت که با سلطان جلال الدین منکره رزم کرد و نظر یافت چنانچه در ضمن خوارزم گذشت و پس از آن علاء الدین اطاعت او گماشتی یافت نمود و آخرین الطایفه کیقباد بن قلامر است که بجای خازن خان والی روم شد و بغی کرد و خاسا خان او را بگرفت و در شمش برود نمود و نه مجری بکشت و دولت سلطنت از روم سیرگی گشت و بعد از او امرای اخفا دلهاکو خان بگرفت روم رسید پس بگذشت که از ملوک عثمانیه برآند یار استیلا یافتند که سلاطین عثمانیه ایشانرا از رومی تعظیم خواندند که خواند اول الطایفه سلطان عثمان بن امیر طول است که او را عثمان حق گویند جدا و سلیمان شاه از احفاد او برادر خان بود و در قرب مغول از وطن بروم رفت مدتی با کفار از دیار بخار به قیام نمود و در فرات غرق گشت پس از آن و برادران او غرم وطن کردند و نه طغرل بن سلطان از برادران و اعمام جدا شده بروم باز گشت طایفه از قوم با او مراجعت کردند سلطان علاء الدین کیقباد سلجوقی و حصار و طومالانغ به ایشان مسلح و فلان و او امیر طغرل آنجا اقامت کرد و زمان بعد پس بسیار شت رند و در میان خ جهان آرامست که او شبی در موضع نزول کرد و تحت نشست صاحب خانه بیاید و گفت تو را پس لیت آمد طغرل برخواست و بدو را توشه بست و تمام شب لعبادت گذرانید و در میان خواب و بیداری او از می شنید که چون این ادب بجا آورد می سلطنت با و لا و لوا را و او شتم داد و بالتو عمر یافت و در ششصد و ششتاد و هفت مجری در گذشت پس از عثمان بن امیر طغرل بعد از پدر لطلطک پیرو است و فر حصار استیلا یافت بدو عثمانیه تاریخ است و پس از آن بر صابر بستولی شت خطبه بنام خود خواند و بسیاری از روم ضبط کرد و رسوم و قوانین نمود و بر فرزندان وصیت کرد که نیکو تا اکنون سلاطین روم بر قوانین او عمل کنند و بعد از آن پس از رورخان سلطان عثمانیه پادشاه شد و بسیاری از روم بکشید و پس از او پس از سلطان مرو غار پادشاه شد و علاء مان را بگری نام کرد و کلاه زد و در می بر سر ایشان نهاد این رسم تا اکنون در آن دیار شایع است و حکایتی از اقبال او آنست که قلعه لولیت را که به بگری باقروعی مشهور است محاصره کرد چون کاری از پیش بر رفت باز گشت و در زیر درختی متفکر و ارشسته بود که خبر رسید که یکجا بمحصار بکیا بر فرود آمد سلطان آل شامین را بفرستاد تا آن حصا را مسخر کرد تا آنکه در هفتصد و نود و یک مجری جرب لاد فرنگ رفت و غالب آمد بدو بر پشت السیما و نظاره میکرد و یک از مجرمان فرنگ افتان و خیزان آنجا رسید خواص پادشاه خواستند که او را در کنند سلطان گفت بگذارید که شاید خبری داشته باشد پس او را پیش خواند فرنگ آن پادشاه را بکشتن لشکرها رسانید و بعد از او پس از سلطان با نیرید بن سلطان مرزا معروف با نیرید پادشاه شد و برادر خود یعقوب جللی را بکشت و دفتر و محاسبه که تا آن غایت در میان ایشان معمول خود با اشاره و اخلیل و فرار رسم وضع کرد و او پادشاه عور و قمار بود تا محمد اهل عثمان از ملاحظه علماء را بطاهر شراب بخوردند و اعلانیه مجلس رزم آراست و در زمان او را باب دولت پس از امر علانز به راه داشتند می و پس از آن رفته رفته این رسم در اندیا ر شایع گشت با بچه سلطان با نیرید بلکن بدرجه بلاد فرنگ گشت فرنگیان رومی با و آوردند سلطان ایلغار کرده با و نه سواران معسکر ایشان رسید پس از طغرل بالبت هزار سوار با و چو بست و فرنگیان

و در

زیاده از چهار صد هزار بودند سلطان با بیزید بسیار در برایشان بداشت و خود را کمینگاه قرار گرفت فرنگیان حمل آوردند و امر طغرل را از جامی برداشتند سلطان با بیزید از کمین گاه بیرون آمد و مانند برقی و باد خود را بر ایشان زد و نطفه یانیت پس از آن او را ایلام بیزید بگفت و ایلام بیزید برقی تندرگونیاد و در ایام دو پنج نینساری از بلاد کبکشد و چون در ولتش کمال رسید معز و گشت و در ششصد و پنج حجری با امیر تمیور گورکان مصانع بود گرفتار شد چنانچه در احوال امیر تمیور صاحب قرآن گذشت فوت ایلام بیزید تاریخ وفات او و بعد از او چهار تن از پسران او و احفاد او سلطنت رسیدند انگاه سلطان محمد بن سلطان مراد بن سلطان محمد بن ایلام بیزید با بیزید پادشاه شد و در جمادی الاولی سنه شصت و پنجاه و هفت حجری قسطنطنیه را که استنبول مشهور است بشیرات غریبه از فرنگیان گرفت و در الملک ساخت و کیتان جو نامتوان اسکات میفرمود که در سال هزار و چهار صد و پنجاه و سه مسیوی مسلمانان قسطنطنیه را از فرنگیان استخراج کردند و آن زمان از طبقه سلطنت فرنگیان در آن شهر کمینار و کبکشد و بیست و سه سال گذشته بود و بعد از او پسرش سلطان با بیزید پادشاه شد و برادرش سلطان از خشم انفرمان روسی با او آوردند و منضم بمصر گریخت و از آنجا بفرنگ افتاد سلطان با بیزید حجری را بفریب آنجا فرستاد و تابه آتیه زهر آلودش سرش تراشید سلطان حم و در گذشت و پس از آن قانون شد هر که پادشاه شود برادران را القبل رساند الفقه سلطان با بیزید بسیاری از ممالک فرنگ گرفت و بعد از او پسرش سلطان حم در چین ساک پادشاه شد و سائر برادران و برادرزاده گانرا بگشت و بعد از خویش بسیاری از جهان بگشود و بر اکابر سلاطین عصر غالب آمد و پادشاهی مدبر عاقل و شجاع و کریم بوده و در عهد خویش لشکر ایران کشید و در موضع خالداران با پادشاه اسمعیل صورت نزدی کرد و تظرف یافت با سر برآمد و باز گشت و در بند و بیست و دو حجری بر شام استیلا یافت و متوجه مصر شد و آنرا با از تصرف خراک بیزید آورد و خلفای مصر را که نام خلافت داشتند بر انداخت و در جرین شریف بنام او خطبه خواند و بعد از او پسرش سلطان سلمان پادشاه شد خداوند ملکه سلمان تاریخ جلوس است بعد از خویش بسیاری از ممالک بگشود و از بلاد آنکروس فتح کرد و در بند و چهل حجری شهر کیه احداث نمود و بعد از سه دین دیگر پادشاه شد و در هر سه را با سلاطین صفویه مصاحبه بوده و بعد از او سلطان احمد نیه زاده سلطان سلمان در سنه هزار و چهل حجری پادشاه روم شده بود و بعد از او معلوم راقم حروف نیست که کدام کس از آنجا پادشاه شد اما در سنه هزار و یکصد و نود و چهارم حجری مستر و الاصفات جو نامتوان اسکات انگلیز تقریباً با راقم میفرمود که اکنون در بلاد روم سلطان سلیم نامی آن عثمان پادشاه است و در دیار روس که تونی بامور سلطنت می پردازد و بسیاری از مملکت روم را در تصرف خود آورده جزیره قورانیه جزایر دریای روم است و در آن حدیثی است ساکنان آنجا در علوم غریبه مثل طلسمات مهارتی عظیم دارند جزیره الطیور از جمله جزایر روم است و در آنجا طیور ساکن اند موسی بغایت باره و برم دارند و اصناف طیور در آنجا قریب صد وسی صنف باشد جزیره فالطیور نیز در بحر روم است و در آن جزیره غیر از کوسفند جزیری دیگر نباشد و آن کوسفندان بغایت بزرگ اند و تجار را چون گشته در آنجا رسد و کوسفندان بسیاری مانع بگیند جزیره ایض نیز از جزایر بحر روم است و در روسی معادن نقره باشد اما آنرا بیاض نسبت کرده اند و منافع بسیار در آن حاصل میشود انگاه شهر لسیه از بلاد روم در رعایت بزرگی و لشکر و شمش هزار کرمانه و ارو و بازار مرع فروخته

را یک فرسخ نوشته اند و اطرافش لقبی چهل فرسنگ و روایتی سیزده فرسخ و عرض باره اش شوره در عهد ارتقا عشق شصت
 در عهد نادره اند و دور و دورانه که یک باب الذنب و دیگر سیرا باب الملک گویند و نامین این دو در بازاری است که ستون های
 آن هم از ستون است و متفاوتر از ستون ساخته اند و بر بالای آن بازاری است که در کاشیهای کاشی کار گرفته و از آنجا عمارت است که هزاره
 و سیست ستون از مس دارد که طول هر ستون پنجاه درجه است و هزاره و سیست دراز است که اکثر آنرا به سکا طلا و نقره گرفته اند
 و ابواب علاج و آفتاب و خورشید بسیار است و صدوسی زنجیر است از زر و نقره که قنادیل طلائی بر آن محکم گردانیده و طول
 و عرض آن عمارت یک فرسخ است از ولید بن مسلم منقول است که در شهر اظاکیه بیازار برقرار آن رسیدیم نزد بانی ظاهر شد بالای ابراهیم
 بازاری و دیدیم عظیم طولی که صرافان نشسته بودند چون باره از آن سیزده شد باز رینه دیدیم در آمد فضا می دیدیم و ب
 بشش مثل که مردم در وی بیخ و تبری مشغول داشته گن در میان آن قضا ساخته بود که در وی بسوی مشرق و در وی ب
 مغرب داشت درین ریابنا می هفت رنگ است و زلفتمای مصر و فرنگ آویخته بودند و کولف صبح صادق میو لسی چون گوشت
 بر لوبه میطاس با شاه در مظفر یافت و با اظاکیه رفت و طرح آتشه نظر خویش در آمد و فرمود تا بصورت آتشه در عراق شهر
 بنا نهادند و رومیه نام کردند و اظاکیه را کوچانیده در آنجا آوردند نیز گویند که خانه می رومیه را چنان مشابه خانه می اظاکیه
 ساخته بودند که از امالی اظاکیه هر که بر رومیه بخانه خود دور در وقت هیچ تفاوت نیافته که کاری که در آن اظاکیه بود در خانه
 درشت و در رومیه نبود شاید در اظاکیه همان یکدرخت بود بسیار درختان بوده باشد که راسه که در شلومی شهر
 بزرگ است بعضی سلسوق و برخی سلیوق نیز خوانده و بر کنار قحط واقع است و مردم آنجا نسبت نصاری دارند و در آنجا نوشته
 سر به سازند که چون در چشم کشند سیاهی آن زایل نشود و بجزیب ایشان اختیار طلاق در دست زن باشد فرشیه از بلاد
 فرنگ است و بعضی گرسیه گویند و در آنجا صنفی از مردم که لصف روسی ایشان در رعایت سفیدی و لصف دیگر در رعایت سیاهی
 است و در ره سران و سره سران ولایتی است در طرف باب الایوب که اهل آنند یار قاتم می طویل و در بهنهای مین و
 چشمهای کبود دارند بغیر از ره ساختن صنعت دیگر کنید اند و بغایت غریب دوست می باشد چنانچه شخصی بخانه شخصی همان
 باشد پس از ده سال بدان ولایت وارد شده باشد و خواهد که جای دیگر منزل گزیده و میان مهر تابان بر سر همان جدال و قتال
 می انجامد پیش ازین ایشان از بهی منتهی نبوده که سمره گوشت او را طعم کلاغان ساخته استخوانش در سوانه میگذاشتند

اما الحال بشری اسلام مشرف گشته در شرف می یابند





این اقلیم بقدر مسوب است و لون عامه ساکنانش میان صفرت و بیاض باشد و جدا اول این اقلیم از انجاست که
 در آن روز پانزده ساعت در ربعی باشد و وسط آنجا که طول روز شانزده ساعت تمام باشد و حد دوم آنجا که ارتفاع
 قطب چهل و هشت درجه و ثلثی رسد و بقولی آخرین این اقلیم آنجا که طول روز شانزده ساعت در ربعی باشد و ارتفاع
 قطب پنجاه و درجه و ثلثی برسد و ابتدای این اقلیم هم از مشرق است و بر بلاد یا جوج با جوج گذشته بر بلاد کیمال و
 و الان و شمالی بلاد خلیج گذرد و بر جنوب بلاد ترخان که عبارت از دریای خزر است رود و طول این اقلیم صد
 هشتاد و هفت هزار و بیست و یک فرسخ و ثلثان فرسخی است و در این اقلیم عمارت کمر است و در تمام این اقلیم نبت و شکر
 و دو کوه و چهل ندر و باشد و بقولی پنجاه شهر بزرگ و هزار شهر کوچک و دو کوه عظیم باشد یا طوق بلده است از بلاد روم هم
 آنجا میگردد مشفق و محسبان باشند و چون کسی بدزوی و یا اسیری دیگر متهم شود قدری آهن گرم کنند و چیزی از آنجیل بخوراند
 متهم آن آهن را بردارد و قدمی چند رود و بیندازد و روز دیگر اگر ستمش آید که گنهگار است و الا ایگناه با طلق اگر هم موضع است که
 جمعی از اهل نصاری انجاست وطن باشند و با یکدیگر دوستی دارند و از ایشان هر که بگناه میهنم شود دست و پای او را بسته در آب اندازند
 و اگر آب فرو رود گناه ندارد و اگر فرو رود گنهگار است او را بسته از سرانند و از شهرهای سلیمانان این اقلیم یک بلخ است متصل رود
 و شهر مذکور از امنیت بلخا یک کیمال بن یافت است در اقلیم ششم اشارتی بآن فرستاده و از نهایت برودت در آن موضع اشجار نرزد و شهر بلخا هم تقاضا
 بعضی زینایت شمال و قشقه و باعتبار شولف جمع الانساب بلخین مغرب و شمال است نزدیک قطب شمالی در اوایل فصل

تا تسنن شفق در آنجا غایب نمیشود و کوتاهی شب بچهار ساعت میرسد و روز بهست ساعت باشد و باز لعکس میگردد یعنی روز چهار ساعت
و شب بهست ساعت رسد و در آنچه بنگار مرغیست که لطف مستقار اغلای او ششماه بجانب یمن میل است و ششماه بجانب شمال میل است
البت در وقت اکل همه شامل میگردد و گوشت او اکثر امراض را نافع است خصوصاً سنگ کرده و مثانه را و اگر برهمنه او بر برف گذارند گداخته
شود از ابو حامد انبسی مرده است که در بلاد بلخ شخصی دیدم از نسل او بیان که بغایت طویل القامت بود و در خدمت بادشاه بنگار
تغرب تمام داشت و در هر لشکری که او بودی فتح میسر شدی و اهل بلخ جمله مسلمانان اند و مذہب حنفی دارند و باعث یزید چنین گفته اند
که وقتی کجی از صلی که در طبابت من خواست بدان دیار وارد گشت قضا را بادشاه آن ناحیه را حاضره بجاری بود و اطبای آن دیار
از معالجه آن بجز معرفت بوده اند آنرا صلاح گفت که اگر سلطان عهد نماید که بعد از صحت مسلمان شود من معالجه کنم بادشاه قبول کرد
و بعد از آن شفایافت و مسلمان شد و بتدریج هر موش نیز مسلمان گشته است قلاب قرنی آقیم ششم را نیز دارد و سقلاب از انبیه سقلاب
بن یافت بوده چنانچه بعضی فریب باور کرده اند اما بنیره سقلاب که نامش نیز سقلاب بوده آن شکر ساخته و تقطیر این اجمال از تاج صحیح
صادق آنکه چون سقلاب بن یافت را فرزندان بسیار شدند بعد از کثرت اولاد و احتیاط گرفتار شدی که از پسران که مادرش در طفلی فوت کرده
او را بشیر سنگ پرورید و او میان مردم محبت و اورا پسری آمد سقلاب نام و آن پسر بعد از فوت پدر ریاست قوم رسید پس سقلابیان که بسیار
بسیار شده بودند بقصد دیار روس که در جوار حر بود کردند و پورت یعنی موضع جنت سکونت خود را خواستند و سیان گفتند جای ما
تنگ است و شما جمعی کثیر چگونه جاسه اقامت بشما و هم ایشان از کمال حرز پورت خواستند و همان جواب شنیدند نگاه بر زم
و پیش آمدند و بهترم بجای افتادند که آنجا رودت هوا در غایت شدت بود و در زیر زمین خانه ساخته اقامت کردند و
انملک بسقلاب موسوم گشت و بعضی از ایشان در آن طرف آقیم مفرغ یعنی بیرون از حدود اقلیم توطن میدارند و سقلابیان
چند قوم اند از قایت هملت و تور هر قوم را بادشاه علمی بهت و همواره میان خود اقبال و عدال است اگر اختلاف در میان ایشان بود
بیکس طاقت مقاومت ایشان نه اشتی و کجاعت بعضی مذہب نصاری دارند و بعضی قلاب را بخاندای می پرستند و پسران ایشان چون بگرد
بلوغ رسد تیر و کمان گرفته از پدر خویشان ترخت خوانند تا بهر خوشین معیشت بهرسانند و دختران ایشان سر و پا برهنه بیرون می آیند
و در کوچ و بانا سیر میکنند هر کرا از مردان میلی بهر سد مجوی آورده بر سر دختر اندازد و نام زنی بر او گذارد و از آن روز آن دختر از منزل
خویش بیرون نماند و در مذہب ایشان تا بست پنج زن جایز است و در نزدیکی ایشان جمعیت که قوم آن موضع از نصفت یا حوج یا حوج
اند چنانچه یک گوش را بجای فروش بزر خود دارند و گوش دیگر خود را بپوشند و قد ایشان کثیر و نیم است و مانند سلب چکانها دارند و چون
گفتند حنفی نماند که یا حوج یا حوج با اعتقاد بسیاری از اهل شهر از اولاد منج بن یافت بن فوح علیه السلام اند و بعضی گویند که از اولاد جوهر و با حوج بزر
یافت بن فوح علیه السلام اند چنانچه در ضمن ترکستان شیخ از آن گذشت و در عین المعالی گوید که آدم علیه السلام حکم شد حنفی او بجان آورده گشت
حق تعالی از آن یا حوج و با حوج را بیا فرماید این روایت نزد راقم چندان اعتبار ندارد بجمله هر کسی از نسل یافت قطری از اقطار زمین فرستد
سکونت نمودند و اما زراعت کردنی یا حوج و با حوج با قصداً از منی شرق بجای تکه دو اهر من اگر سد تعمیر نمود و تعمیر گشتند و از نسل ایشان خلقی
کثیر بوجود آمد چنانچه عبدالدین هم گوید که بنی آدم ده جزا اند از جمله جزو یا حوج و با حوج و دیگر سایر اهل عالم باشند و قول بعضی یا حوج و با حوج و با حوج
اند و هر طایفه چهار صد قسم تقسیم اند و یک نفر از ایشان میر و تا هر کس از نسل خود زبند و تمام طبقات یا حوج و با حوج کسب حیوانات نمرد در کتب معتدله

چنانچه

جماعی اند که طول و قامت ایشان صد و بست گز بود و عرض بدن بر آن مشابه نباشد و صفت دوم راطول قامت و عرض بدن صد و بست گز بود باشد و صفت سوم راطول و قصر قامت از یک شتر تا جمل گز باشد و این صفت را یکم کوس گویند و فعلی که کردن تا بطایفه مقاومت متوانند کرد و از اجناس و خوش و سباع عناره هر چه بدیشان باز خورد و نجات نیابد همه راطول خود خویش سازند و هر کس که از ایشان همبیر و گوشتش را بخورند و دیگر طعام ایشان و اندک خورند است که در آن مرز زمین بسیار پیدائی دارد و در آن مرغ و کتاب عجائب مخلوقات دیده که تیس با نورست که در خشکی پیدا شود و بزرگ گردد و حیوانات خشکی را خوردن گیر و در بغایت عظیم الجثه شود و چند آنکه اگر در دریا یا غلطه آب دریا فرسنگها پیش رود و زیر و بالا شود حیوانات آبی در دفع آن بحضرت عز اسمه کف بر نماید رزاق مطلق آنرا به بحر یله بر ساحل آن بلا و یا جوج با جوج واقع است براند و بنیکند و اتفاق آن را شکار کنند و بجزند و هر روز در آنجا هزار بار برسند و طعمه یا جوج با جوج شوند و بقیان چون آسمان اسکا می فرمود که در بعضی شهرهای فرنگ که بر ساحل دریای شوراند آنجا تین لاف رنگیان شکار کنند و فی الواقع بغایت عظیم الجثه باشد و آن از جمله شلست و گوشت آن بکار میزند مگر دروغن از آن بگیرند که بسیار بکار آید یا بجای جوج و با جوج را زده می و طنی نباشد و مانند حیوانات معاش کنند و در تفسیر حسنی این چند ابیات در صفت ایشان می نویسد اید که از شاهنامه ترکان باشد ابیات بجز تا چه چیزی گسیخته جوی با جوش دراز از خزان برده گوی با ننگام فرصت بچسند ویرایک کوش بالا و دیگر بریز بر تنگن بر تنگن باشد بر دیوستان گشان ریش تازیر ز انوشی شان با برون آمده انشک شان چون که از دستکم سین و با خود و گردن دراز تا چو پوزیرگان آمده در وجود و هفت زرد و رخ سرخ و چشمان جیوه و پندارند و جز خواب خور می چکار با غیر ویکه نام نمیند هزار احوال و القرین و سلیس و جمهور مورخان بر آنند که شد یا جوج و با جوج را ذوالقرنین اگر سینه و بر نمی گویند که ذوالقرنین پنجم که عجات است که رومی است و از احفاد محض بر استحققین بر ایهیم علیه السلام و الا فضل هو الصبح و او معاصر ما را بن و ارادت ملک العجم و زاناد و بعید تر از طوفان نوح علیه السلام بوده و ذوالقرنین اگر از اولاد بان بن نوح علیه السلام است و زمانه اش قریب تر از اجداد طوفان نوح بوده پس از هر دو صلح علیه السلام ظاهر گشت و آنجناب از ابتدای هر سلست و از جمله معجزاتش کی آن بود که زبان هر قوم ظاهر بود و وقت آن جناب در قرآن مجید در آخر سوره کهف واقع است در اتم حرون باهام و مشابه از آن آیات شریفه نمنع کسیر تبایل مع اجزاد انان بر آورده و در صحایف و طایف که لوح محفوظات نیز نامند و آن شملک نواید کثیره است تا لیف کرده مشرق و حجابیان نموده اما از اتفاقات و بدست آمدن مفرقه که در جبل نه آمد با جمله چون ذوالقرنین از مشرق بمنغرب متناقت و تا غایت با و ترک سید سجا بر آمدن آفتاب که طلوع می نمود بر سرگردی که ایشان که هیچ پیشینی و لباسی نداشتند و ایشان از اولاد سقلاب بودند که در آنجا افتاد و انشند و زمین ایشان از غایت مستی مرتعی بنا نگاه مینداشت و شدت برودت هوا بر تیره بود که ایشان در سردیایه با سر بر دندی ذوالقرنین در امضا ایشان شده نزدیک سخن یا جوج با جوج رسیده که دال ملک سقلابان بوده بادشاه آنجا بخدست آمد ذوالقرنین شریعت بر عرض کرد و پس سقلاب پذیرفت و گفت که چون ایان از دست بر و یا جوج و با جوج در معرض ملک ایلم گریبان و به آن کرده شدی بندی که مانع خروج و دخول آنجا شود باعث مزید است حکام اطاعت باشند ذوالقرنین قبول کرد و طلبیاری از آن با جوج نمود پس از آن بفرمود تا در میان دو کوه که مسدود جوج و با جوج بود ختم کردند چند آنکه به آب رسیدند پس گمان

عظیم نماندند و بازمین برابر ساختند و ششتهای آهن برابر یکدیگر چیدند و مرتفع ساختند گویند میان آن دو کوه فاصله چهار هزار
 قدم بوده که کشیدند و عرض شد شصت پنج گز و بقول نجیب میل و طولش صد و پنجاه فرسخ و از تفاعش دو هزار و ششصد و بیست و نه
 بران افتد که برابر فاصله هر دو کوه گشته و از ششتهای آهن که برابر یکدیگر چیدند یک بر دیگر نهادند مرتفع ساختند تا چون مساوی
 شد میان هر دو کوه پس بفرموده ذوالقرنین کوره با در میان آن نهادند و دم در میدند چون آن ششتهای آهن برنگاشتن
 سخن گردید بالای آن قطر یعنی سفرای روی گذاخته بختند تا سوراخ ماکه مانده بود است حکام یافتند و بر روی
 فرشی که گنجینه تند بر روی حکم کرده بر تختینند و بقول مؤلف هفت اقلیم طوسی در آن سد ساخته اند و بخت دارد عرض هر مخت
 شصت گز و ارتفاع هفت گز و محاسن هر دو پنج گز که از روی ریخته اند و قطعه بران در زده که طول آن هفت گز است و یکدیگر
 نیز بقدر هفت گز آن آذوقه دست و چهار دانه دارد و هر دو انگ یک گز در خوردن تا دن و بادشاه آن حواسی هر روز جمعه
 تدار داده است که جمعی کثیر از مردم بر آن و حاضر آیند و یکبار گز بر آن در زدن تا دلالت بران کنند که این پاسبان
 دارد پس نتوانند با جمیع مباحی که بالا روند بر آن سد و یا آنرا سوراخ کنند پیش کتیان جوانان اسکا که این سخن نطلان است
 بعد از ساختن آن سد سجده شکر کرد و گفت این شش شش است از پروردگار من پس چون میاید و عده آفریدگار من دان
 این سد را بازمین همواره دست و عده خدا درست و راست چنانچه در قرآن مجید از ان جنس داده و گویند که آن نزدیک
 قیامت خواهد شد که مباحی و مباحی سد را شکافند و بیرون آیند و عالم و عالمیان را خراب و ویران کنند و از کتاب سالک
 مسالک نقل است که واثق خلیفه عباسی خواب دید که سد مباحی و مباحی کشاده گشت و بقول آنکه آن خواب بنیدخواست که احمل
 مدخل شود بنابراین سلام ترجمان را با بجا کس فرستاد تا تحقیق نماید سلام از سامر بن از منته و از اینجا بلاد از ان
 موضع بیابان ابواب و از اینجا بولایت خزر رفت و بادشاه خزر که ترخان نام داشت گسان همراه سلام گردانید سلام و غیر
 از ولایت و برآمد بست و هشت روزه راه رفتند تا زمینی رسیدند که بوسه ناخوش همیشه بمشام ایشان میگردد و ده روز
 دیگر قطع مسافت کردند تا بجای رسیدند که کوهی بنظر در آمد و جماعت خصی در و بودند اما آب آبی نبود سلام از ان
 منزل نیز در گذشت و هفت منزل دیگر رفت تا بعضی از ان حصون رسید که نزدیک آن کوه شد مباحی و
 مباحی در شعب آن بوده اگر چه طاموش اندک بوده اما همه صحرایا اما کن سهندک داشت و در ان سد زمین حفری بود
 بغایت مستحکم که محافظان شد انجا ساکن بودند و دین اسلام داشتند و زبان عربی و فارسی میدانستند اما از وجود
 خلفای نبی عباسی چیزی بر بودند بهر تقدیر سلام را روز دیگر نزدیک سد بردند سلام کوهی دید و در و دس
 بزرگ که عرضش صد و پنجاه گز تخمینا باشد آب نداشته و بران کوه هیچ رستی از گیاه و هیچ ذره حیات بنوده
 و باره بنظرش در آمد که از شش پخته در ان رطوبت آورده که زیاده بران گنجایش نداشت بعد از ان سلام از انجا حرکت
 کرد و رفت و آمدنش از رساله که سلام از روز و انگی از بغداد تا باز آمدن نزد خلیفه منزل منزل
 سعید عیاتب غریب راه که مشاهده کرده تفصیل مرقوم نمود و دو سال و چهار ماه بود با جمله ذوالقرنین بعد از طو
 جهان و بستن شد به اراضی اسکندریه رسید و ششم ماقده و نیا عمارت کرد و در دو صد و پنجاه سال عمارت اشهر

بجز

با تمام رسید ذوالقرنین فرمان داد که گردان شهر سورسی از صرار و کیشند و آنرا چنان شفات و میسب ساختند که
 که ساکنان شهن جنت محافظت چشم مدتی نقاب می بستند و در یک گوشه شهر مناری بود ششصد گز دران سوراخ تا
 گداشته و آبلینه در آن نصب کرده که از آن بر دریا نگاه میکردند هرگاه شکری حازم ان شهر شدی امانی اینجا مطلع شد
 سامان جنگ کردند آن شهر هزار و پانصد سال محصور بود و بعد از آن هر سال دیگر خراب ماند پس از آن سکندر که
 عبارت از ذوالقرنین اصغر است هم بران صفت که از تواریخ پیشین معلوم کرده بود اینجا شهر بنا نمانده و اسکندر بنام
 کرد چنانچه در اسکندریه گذشت با جمله ذوالقرنین بعد از فراغ این و آن سکونت اختیار نمود و سپاه را اجازت
 نصرت مسکن ایشان داد و بدو نه اچندل عبادت پرداخت تا آنکه رحلت نمود و در نش بقوله چنان تمام مدت
 ملکش بقولی چهل سال و روایت اصح ششصد سال و او زنبیل بانوی و قوت خود از آن حاصل کردی و آنچه زیاده ماندی
 تصدق کرد و شهر مست و قلعه متین برقرار گوی دارد و وسعت آنکوه بمرتبه ایست که گنجایش تمام اهل
 آن نواح دارد و مردم در آن نواح بسیار اند و نزدیک آنقلعه کوهی دیگر است که سرور هوا کشیده و صعود بر آنکوه
 بعزت دست دهد و لباس قرمز از بلهوسات معروف آن دیار است سوغاتی مین عظیم است و جانب شمال
 تاتار واقع شده و بحر خزر که رود اطل نیز گویند در جانب شرق جنوبیان شهر جریان میدهد و دیگر سرای تراسار اصل
 رود اطل از جانب شمال است و آن شهر است که تجار از طرف دریاتار و بلاواتاتار آنجا بسیار میرند و صواوق بضم صا و
 شهر است که در امان کوه واقع است و زمین آن شهر ننگستان است بر ساحل بحر قزقم آبادی دارد و مردم آنجا مسلمان اند و تجار مساکن
 بدان سرزمین آیند و اکثر ساکن آن شهر نصاری اند شققا تو بدین ایست جلیله و میان آن شهر و بحر محیط کوه روزه راه باشد
 و دیگر از شهرهای این قلم بلاد اندلس مد میر و افریق و طریقه و حرمیه و غیره از بلاد مغرب اند آورده اند که چون سلاطین
 بر بلاد یونان است یافتند امانی آن دیار بر اندلس که اعظم بلاد مغرب است رفته اقامت گزیند و در آن قوم حکما بسیار
 بودند حکمت دران مملکت شیوع یافت و آن بلاد آباد است و در هر گوشه یک دعوی سلطنت کرد از ایشان پادشاهی بود
 که در ترسب جمیله داشت ملوک اطراف بخوشکاری او بر خاستند پدید رفتند اما در جنگ حکم نشاید در وقت آنان جمله گفتند که با حکم
 ملک گفت هر یک از شما را بجاری امر کنم هر که اول از عهده برآمد بمصاهرت مقرر گرد و پس کی را بفرمود تا آب از کوه
 بر آورد بیان آشنا گرداند و دیگری گفت بر زبان باندیشان شمن اند بر کنار بحر طلسمی باز تاب چون قصد آن دیار کنند مغلوب شوند
 هر دو بکار خود مشغول شدند آن یکت ب بیرون آورد و آسیا ساخت و دختر را خواست و آنکه ظلمی ساخت آگاه شد و خود را
 هلاک ساخت آنکه بکام رسیده بود بعد از پدر زن سلطنت نشست و طلیطه دار الملک ساخت و اینجا خانه بنا نهاد و بیت حکمت
 نام کرد و حکما را جمع آورد تا دران طلسم ساختند و در خانه را بستند و قفل بران روند و بعد از هر که از اولاد
 بخت شتی تغلی بران اخروی تا آنکه بست و شش فضل بران بزوند لرزق پادشاه بست و هشتم بود چون بر تخت نشست گفت اینجا
 را بکشایم و بنگرم که دران چیت بر رگان عهد گفتند این موجب خرابی ملک و پادشاهی است لرزق التفاتی نکرد و قفلها
 بکشود اینجا جو آنه مرصع بجا هر دید که بران نوشته بود پادشاه سلیمان بن داود و تا بوقتی از حرام یافت

نشست و او چهار صد خورده داشت و در یک روز از ایشان هفت ده فرزند بوجود آمده و از الطائفه ست خیم بن کسر
 نیز که ابو الفتح که سجاد بن شمس است و او یک صد و شصت و شتر بیا و کار گزشت و بعد از وی کجی بن خیم در آن سر ایام و بعد سلطنت
 کرد و دو صد و هشتاد و شش نفر سواره بجهت آمدند و گفتند ما کیسما میدانیم کجی ایشان را بخواهند و غلوت کرد و در دوا خیز شریف و قایم
 نماز آن سه تن کار و ما بگریزند و کجی را از خیم زدند و شریف را بکشتند و قاید تنها با هر سه تن جنگ فاز نهاد و او از
 بسند کرد و جمعیکه بر او بودند در آمدند هر سه را بکشتند چون ایشان بر سه اهل اندلس بود مچی بعضی نمود که هر که در آن
 شهر بلیس نزلان ایشان یافتند قتل رسانیدند و در آن واقعه بسیاری از بیگناگان کشته شدند و کجی نیز مقتول
 شد و قتل بیگناگان بخت در گذشت و در عهد نبیره کجی آل بر جافنگی از اکابر ملوک فرنگ بود و بجزیره بتقلد
 نشست بر طرابلس غیر و مهدیه استیلا یافت و مستقل گشت و طرابلس را در پانصد و چهل و یک صحرای متلعام کرد
 و با زاد و ساخت و بعد از د پسرش تمیم حکومت نشست و در رعایت مسلمانان کوشید پس از وی یکی بعد دیگری
 از اتاثر و ذکور و سومی از فوشس سنی سلطنت رسید و کرملوک بنی حشم اول ایشان المود با نده طاعتی
 که بشن نماند آخرین ملوک بر سه پیوند و آباد اجراء شد و مصر و شام تقسیم بودند با آن سرمانند پس شد و پدید
 توطن گزیدند طایفه اتفاق روسای شهر بر و شجون بزود او را بکشتند و مردی را ظاهر کرد که این هشام بن حکم اموی
 صاحب دست پس او را بسلطنت برداشت و بکار ملک پرداخت و چون هشام جعلی در گذشت استقلال تمام یافت و خود را ایوب
 بالله طایفه لقب نهاد و نیزه طایفه طایفه است محمد علی الله که در استیلا بر تخت نشست و بعد از چند سال از فوشس سنی ملک
 فرنگیان اندلس صاحب متعلیه قوی شد و در چهار صد و هفتاد و هشت و هجری قمری قهر افرات علییه
 را بگرفت و رسوله نزد معتمد فرستاد و بعضی از بلاد اسلام طلب نمود و معتمد رسول را بکشت از فوشس سنی
 جمیع آورد و روی بدیار اسلام نهاد و معتمد از سایر ملوک آن دیار مدد خواست صاحب مرید و سخامه و منادویه
 و بقیه با وجود معتمد علی الله از یوسف بن یوسفین ملک ملتمس صاحب سر اکتش مدد خواست یوسف بعد و معتمد
 رسید و هر دو شکر در طلبیوس هم رسیدند و در چهار صد و هفتاد و نه هجری سنی رزمی صعب کردند مسلمانان
 طفر نیتند از فوشس بگر بخت سال و یکر معتمد به اتفاق یوسف و می بدیار فرنگ نهاد و چهار شهر کیشود
 و باز گشت یوسف از آنکه سر اکتش از بلاد بر بر بود و هوای ناخوش داشت و از شنید از بلدان اندلس
 و بعد و بت آب و لطافت هوا مشهور بود و در آن مملکت طمع نمود و چون برانش باز گشت سپاه با سید فرستاد
 و بکشود و معتمد را خیس کرد و او در حبس بگرد و گویند که معتمد از هشت صد و خوله یک صد و هفتاد و سه فرزند داشت
 و بعد از معتمد علی الله ملوک ملتمس بادشاهی آمدن بار رسیدند و ذکر ملوک ملتمسین و ال ایشان امیر المسلمین ملک الملتهم
 ابو یعقوب یوسف بن یوسفین بود و او اول کسی است که به امیر المسلمین منقلب گشت قبیله اورالمین خواندندی چنانچه
 در نعت نقاب باشد ایشان اموی بن نصیر مغرب فرستند و بجد و آن توطن گزیدند و هر گاه مردان آن قوم بکار
 از قبیله بر او نمیدادند و طایفه از فوشس سنی در نخت آوردندی و زنان ایشان را به اسیری بردندی ایشان را بکشند و نامتد زمان نقاب برخ

انداختند و در خانہ شہ بستند و او از باغ کندز کہ بغلان شہر میر و م مغربیان بخاطر جمع روی بنجر گاہ ایشان آورد و نقاب ران
تیمنا آختند و خاطر از دشمنان سپروختند و نقاب رابز خود مبارک داشتند و آنرا التزام نمودند و بائین ہشتہار یاقتند یوسف بن سینا
مردی شجاع و دیر بود و بر زمان مغرب بگفتی و جزا کان بیخ زبان خمیدے و در حد و زمانہ شہر مرا کس را بجا نہاد و دزدان
کہ انجا بسیار بود و بقتل رسانید و بسیارے از بلاد مغرب بکشو و خطبہ بنام عباسیان خواند و در چہار صد ہشتاد و چہا ہجری
بہ اسلبیہ و قرطبہ و مرسیہ و ضاویہ و سجاء و معظم بلاد اندلس و غیرہ استیلا یافت و مستقل گشت و در محرم یا نقد ہجری و گذشت
و از محاسن او نقل میکنند کہ روزے سنہ تن در شہر مرا کس با یکدیگر نشستہ بود و یکے آرزو کرد کہ ہزار دینار بیاید و دیگرے
شکلے آرزو نمود و سوغے گفت کہ زن امیر یوسف اجمل زمان عصر است و آرزوے من اخیذت یوسف رسید
ہر سہ را بخواند و اکثر کہ مال و شغل خود استہ بزد بکام رسانید و انرا کہ طبع در زینش کردہ بود نیز زن فرستاد و گفت انچہ
مناسب اتی عمل آردن یوسف بفرمود تا او را حبس کند نہ سہ روز او را کمین و طعام دادند پس او را بخواند و گفت کہ دین بام چغوری گفت انچہ
تو دادی گفت ہر یک را مر و خاص ہو یا نہ گفت ہر یک مر و دشت گفت زمان عالم نیز عمہ کہ بیخ اندر نیز چون زمان و یکدیگان دشت از آندوی خود
بر آریں ہزار دینار داد و اظلا قش فرمود و بعد از یوسف پیش ابو الحسن علی بکومت نشست و در یا نقد و پنج ہجری فرنگیان کہ قصد او داشتند
صعب کرد و ظفر یافت و در عہد و عہد المومنین فرج کرد و بعد از ابو الحسن با در شل سخی بکومت نشست و از دست بکومت بقتل رسید و حکام موحیدین
عبداللہ منج اولادش ایشان احکام موحیدین گوید بنا بر الکر در بدو فرج مہالغہ نمود و غایت ایشان این بود کہ ہر کہ در جنگ لغز یا قتدے تمام
سپاہ مخالف را بقتل رسانندے موکف تاریخ صحیح صادق گوید کہ پدر عبداللہ من عبداللہ من را بسیار دوست داشتی و تو گوید کہ ایسپاہ
قتدہ خانہ اش کرد و عہد المومن را کہ در گوار ہفتہ بود فرود گرفت و بعد از لحظہ ناپذیرت پدر بر سلامتی پشترک گفت
و آنست کہ کودک بدو لے تعلیم رسید پس چون عبداللہ من بسن تمیز رسید محمد تومری بیاید و او با خود ہر اکس و از انجا بلین بل
ہمرا برد و بسطنت نیشاند ابو عہد الکر محمد بن عبداللہ تومری بہ غنی خسیہ صاحب دعوت عبداللہ من است و اول اورا ہند
گفتندے محمد تومری با قضاے مغرب متولد شد و ہما نجا تشوفا یافت و اطلب علم مشرق رفت و ہجرت امام محمد غزالی رسید
و چہ گذارد و در سایر علوم خصوص در جفر ماہر گشت و از اسباب دنیا جنونہ و بوریہ و عصا با خود داشتے از کہ بصر
و اسکندریہ شتافت و قصد بلاد خویش کرد و در کشمی شہت الالے کشتی را با مر معروف و تنی سکر اشارت نمود و در یا نقد
و پنج ہجری ہمدیہ رسید و در مسجد نزول کرد و ہر روز و شرارے منہی و آلات مناجاہی کہ دیدے کشتے و خلق را بیادوت سحر تبس
نمودے این خبر بو اسے ہمدیہ یکے ابن تمیم مباح رسید اورا بخواند و احترام کرد محمد تومری چندے آنجا بود و سفر گزیہ مقرب
رسید آنجا عبداللہ من را دید با خود گرفت و در طلب ملک ساعی گشت گویند کہ اورا از حق معلوم شدہ بود کہ در اقصاے
مغرب از اولاد محمد صلی اللہ علیہ وسلم مردے ظاہر شود کہ حروف نامش این بود م ح م ت د م رت و او ہدولت
رسندا استقامت امرش موقوف ہر دی باشد کہ متصف بصفات معبودہ باشد و حروف نامش این بود ع ب و ال
م د م ل و این حالت بعد از مانیہ و خامسہ اتفاق افتاد و محمد تومریے دانستہ بود کہ مرد اول او دست لاجرم در طلب عبداللہ من
لے بود چون اورا دید علامت معبود و در او مشاہدہ کرد و اورا با خود گرفت و رفیق خود ساخت چنانچہ گذشت و از اصحاب

عبدالرحمن مروی بود فصیح و بلیغ و اورا عبد الله نثران گفتند سے محمد تو مرے اولازادہ خود مطلع ساخت و گفت خود را
 بخلق گنگ ظاہر کن و سخن بگوے تا انگاہ کہ حاجت افتد نثران لب از سخن بہ بست و محمد تو مرے باہر امان بر اگس رسید
 و بہد یہ نزول کرو و بر عادت خویش زمان بطین ملوک کشود کہ در رعایت عدو و شیخ مشاہدہ می کنند این حدیث ابو الحسن
 علی بن یوسف بن سفیان صاحب مرا کس رسید اورا بخواند از گفتہ باز خواست کہ در قاضی مرید محمد تو مرے گفت کہ سخن ان
 ناحق در باب ملوک بے سبب چرا میگوئی محمد تو مرے گفت کہ افراسیاب اپنے راست است میگویم کہ چگونہ عادل و عالم توان
 گفت کہ در شہر اتر و در بازار ہامیفر و شند و خنازیب و دشمن مسلمانان میگیرند و انین نوع بسیار بشر و ابو الحسن علی از غایت
 حیا سر نیز اذختم شخصی اندیستہ کہ مرے عالم و دانا بود و در خدمت ابو الحسن اعتباری تمام داشت گفت ای ملک
 اگر سخن من شنوے پیشان نشوی و آن اینست کہ این مرد را وظیفہ مقرر کن تا در شہر تو باشد و گویہ شہر خند و اگر نہ چنان
 شود کہ خزینہ ہائے تو در پس کار او صرف شود ابو الحسن خواست چنان کند و زبیرش گفت زشت باشد کہ گویند ملک از
 درویش تیر رسید مزارا ناست کہ اورا خراج از ملک خویش نمائے ابو الحسن چنان کرد و محمد تو مرے با عماران رفت و آنجا
 دوستی داشت با دے در کار خویش مشورت کرد و او گفت کہ بہ بلین مل باید رفت کہ اہلے آنجا رو بہو گردند محمد تو مرے
 بد آنجا بہ شتافت اہلے حبال بلین ہل اورا در لباس علما دیدند معزز و شہتند متے آنجا بماند روزے ایشان را گفت
 ارزق نیستید فرزندان شما چرا ارزق چشم ہستند مار عایاے ابو الحسن علی بن یوسف بن سفیان ایم ہر سال غلامان او
 بہر خود استن خراج می آیند و در خانہ ہائے ما نزول سے کنند و بانان ما آنچہ خواہند بکنند ما را طاقت دفع ایشان نیست محمد
 تو مرے گفت ازین زندگانی کہ شمار است مرگ بہتر بود اگر ازین بلیہ شما را نجات و ہسم مرا چہ دہید گفتند مال و جان خود
 نثار کنم محمد گفت سلاح جمع آرید و چون غلامان بیانند ما را مطلع کنید بعد چندے غلامان بیامند و ہر کدام بخانیکی رفتند و
 شد اب خوردند و بانان ایشان بفر اغمال بختند محمد تو مرے با ایشان گفت کہ چون ساعتی از شب باقی ماند
 بر ایشان بافتن برید و ہمہ را بقتل رسانید ایشان چنان کہ زندہ غلامان کہ از خود خبرند اشتند اکثری براہ عدم رفتند و معدود خنجر
 از غلامان بر اگس گریختند و ابو الحسن از ان حال اعلام دادند و سپاہ بیغ القوم فرستاد محمد تو مرے گفت تلخی ای کوہ
 را محکم کنید و دل قوی دارید پس لشکر مرا کس بگوہ رسید کہ یہاں بمقابلہ پیش رفتند و زرمی صعب کردند سپاہ مرا کس از
 تلخی ماہ کاری کرد و نہزم گشتند و آنچہ با ایشان بود بہت باران محمد تو مرے اقدا و ایشان بان معزور شدند محمد تو مرے
 گفت کہ غنیمت جمع آرید کہ یہاں چنان کردند محمد بفرمود تا غنایم را بسوختند پس عبد الله بن مہدی را کہ گنگ جملے بود اشارت
 کرد کہ بہن آید عبد الله بن مہدی چون و گیر روز از خواب بیدار شد گفت بخواب دیدم کہ دو فرشتہ از آسمان بیامند و دل
 مرا بر گرفتند و پراز علم کردند اہلے حبیل کہ او را گنگ میدہستند این را حمل بر معجزہ کردند محمد تو مرے گفت اکنون ما را از کار
 ما گاہ کن نہ بینے گفت تو مہدی ہستی و قایم با مژدہا ہر کہ ہمیت تو کند نیک بخت است و ہر کہ مخالف تست بہلاکت
 قریب است پس گفت اصحاب خود را بہین عرض کن تا مطلع سازم کہ کدام ہشتے و کدام دوزخیست محمد تو مرے اہلی کوہ
 را جمع آورد نہ بینے ہر کرا با و مخالف داشت گفت از اہل نار است و قبش زمان داد دیگران بفرمودہ او عمل کردند

وایشان را بکشتند محمد را در طین بل مخالفه نمایند و عرض یاران ندیده هزار مرد شمار آمدند پس خود آنجا بماند و عبدالمومن و عبدالمؤمن را با سپاه چهارم کس فرستاد و در محاصره مراکس عبد الله نسری بقتل رسید و عبدالمومن به نیت رفت محمد تو مرگ در نماز بود چون ازین حالت خبر یافت گفت چون عبدالمومن بیاید با او گویند که عافیت طفر تر است در طلب ملک سی کن پس در همان دو سه روز که سی و نه سال از عمر محمد تومری گذشته بود در پانصد و بیست و چهار هجری وفات یافت و او مردی متقی بود جمال و بیار غنیمت نکرده و در پیمان با نفید سے و بفرود حته و اندک اوان بکار برده و باقی را تصدق کرده بعد از وفات محمد تومری عبدالمومن در تین بل رسید و بموجب وصیت محمد تومری اهل طین بل با وصیت کردند عبدالمومن با سپاه متوجه دهران شد و گرفت و بر ملتحمیان و فاش استیلا یافت و بمراکس رفت و بعد از یازده ماه قهر اقرا شهر مراکس را از آن یوسف بن سفیان گرفت و مستقل گشت بر افریقیه و اندلس با قضاے مغرب فرما شد و در پانصد و چهل و دو هجری با امیر المومنین مخالفت گشت و بعد از پسرش او یعقوب یوسف بسلطنت نشست و دنیا نیز یوسفیه با و منسوب است با پانصد و بیست و شش هجری با صد هزار سوار با سیبیه رفت و دالے آنجا اطاعت کرد امیر یوسف تصد طلیطیه کرد ارقوس فرستد دالے آنجا تمسک شد امیر یوسف را کار سے پیش برفت با سیبیه بازگشت مادر سردیس والی مرسیه و اسبیه و اندلس با یکی از لشکر لشکر سرد و کار داشت از پسر تو هم نمود و او را بر سر ملک کرد بعد ازین واقعه امیر یوسف بر مرسیه و غیره استیلا یافت و برادران مرویس را بنواخت و خواهر ایشان را بنواخت و بیست و گذشت که دولت آل مرویس سپرے گشت و بعد از امیر یوسف پسرش ابو یوسف یعقوب بن یوسف بسلطنت نشست و دنا سر یعقوبیه با و منسوب گشت و در عهد او علی بن اسحق از بقایای طین قوی شد و سخا مه گرفت یعقوب بیست هزار سوار بزم او فرستاد و در پانصد و هشتاد و سه هجری خود نیز روان شد و در پانصد و هشتاد و شش هجری بمراکس مراجعت نمود و ارقوش قصد یار اسلام کرد و در شهر شلب گرفت یعقوب آن شهر از فرنگیان گرفت و چهار شهر دیگر که پیش ازین بچهل سال فرنگیان از مسلمانان گرفته بودند قهر اقرا کبشود و ارقوش پنج ساله صلح کرد و چون مدت منقضی شد طایفه از فرنگیان رویدار اسلام آوردند یعقوب قصد بزم ایشان کرد و در راه مرخص شده بازگشت و در پانصد و نو و دو سه هجری دیگر بار در فرنگیان آورد ایشان صلح کردند یعقوب بعد از وفات علی بن اسحق ثمنین با فریقیه شد و آنجا شهری بنا نهاد و در باط الفتح نام گذاشت و بمراکس رسید و در گذشت و او با و شاه زاهد و عابد بود و در عهد خود بترک فروع فقه امر کرد و فرمود که فقها تابع هیچ مذهبی نباشند و جز کتاب مجید و سنت عمل نمایند لا جرم ازان و یار جمعی برخاستند که تابع هیچ امامی نبوند چون ابو الخطاب ابن وحیه کلبی و برادرش عمرو شیخ می الدین عزنی و غیر هم پس از او عمر بن ایر اسپم بن یوسف بکومت نشست و ابو العلاء ادریس بن عبد الله بن یوسف بن عبدالمومن او را به نیت داده بر تخت نشست و در شصت و هشت هجری مرین بر او خراج کرد و ابو العلاء در ظاهر مراکس با و صفات حاده بقتل رسید و دولت آل عبدالمومن سپری گشت و در نیمی مرین اول کسی که بسلطنت رسید سلطان یعقوب بن عبدالحق مرینی بود او در عهد ابو العلاء ادریس بر او خراج کرد و ابو العلاء را بقتل رسانید چنانچه گذشت و بر بلاد مغرب استیلا یافت و هفتاد و سه سال ملک راند و در ششصد و هفتاد و پنج هجری بمراکس ماند و هفتاد و هشتاد و یکم گشت از اضا و بنی مرین عثمان بن

که آخرین حاکم مغرب گشت و هشتاد سال بزیست و در شصت و نود و سه هجری درگذشت کپتان جو نامت همان اسکات از نایب
 فرنگ بارانم میگفت که در سال هفتصد و سیزده از تولد عیسی علیه السلام مطابق نود و یک هجری که زمان خلافت عبد الملک مروانی
 بود مسلمانان بر ملک استبنول که اسپین سرس گویند از دیار مغرب و از ملکهای مغرب مستولی شدند و در سال یک سزار
 و چهار صد و نود و عیسوی علیه السلام مطابق سن هشتصد و شصت و هشت هجری محمد صلی الله علیه و آله و سلم در آخر زمان احضار ملوک
 بنی یمن و قریب آن اسپین متفق شده مسلمانان را از دیار اسپین برانند مسلمانان از آنجا بر خاسته بود را فرقی سکونت گزیدند و
 آنجا حاکم شدند که سن بگذارد و هفتصد و هشتاد و عیسوی مطابق یک سزار و یکصد و نود و شش هجری است مردم اسپین بیدار
 خویش با استقلال میگذازانید و جای آنها شهر بیست در نهایت مغرب و اهل شهر از اولاد عاد اند که بمورد و چهارم از شام زمنه
 بد آنجا متیم شدند و بعد از آن اعتقاد دارند که چون اولاد موسی علیه السلام از بیت المقدس بهنگام حجت نگر بگریختند حق تعالی ایشان را
 بجانب بابوا انداخت ایشان در آنجا سکونت گزیدند جزیره النار در اقلیم هفتمست و در آنجا سناره ایست از حجر خالص و ارتفاعش
 همد گز و حدود بر آن بیست نشود و بر بالای آن صورت شخصی طلسم ساخته اند که دست خود بجانب بحر مغرب دراز کرده گوی بر بحر
 اشارت میکند و اینگونه در آن جزیره کعبه لیلیت از سنگ تراشیده و مسجدی مقابل آن ساخته از دعای در آنجا اکثر مشایخ
 میشود و بر سر رقبه اکثر صورت طلسم ساخته اند که کسیکه بد آنجا رسد آن صورت آواز دهد که ممانی آمده است پس در آنجا کعبه
 کشاده شود و طعامیک محتاج او باشد از آنجا بیرون آید و باز در سرد و شود و هر چند که مسافران در آنجا رسند بفرنگ
 او از آن صورت آواز میدهند و همانقدر طعام از کعبه بیرون من آید و پیوسته حال بر نمونال باشد و کس سر آن نداند
 و بعضی از عقلا در تخمین سخنان نامل دارند و این نوع عجایب و غرایب المخلوقات و غیره توابع مخصوص در کتب هند یا ن
 اسلامیات و دیگران بسیار است مثل حضرت طلسم در شهر بابل در عهد نمرود و آسیا در دیار چین که سنگ اعلی ساکن و سنگ
 اسفل متحرک که هیچ عاقل آنرا نداند و خداوند که مولفان تحقیق باین کرده نوشته اند و یا بگریه بسبب جان تالیفات را بیهوده
 علی لزاد می داشته تحریر کرده اند از آن حروف مطبوع اسلام بنده مسطرے چند از کتب نقل نموده تا دانند که اسلاف چین حکامات
 در کتب خویش مرقوم ساخته اما نزد عارف و محقق نظر بر قدرت قادر خدای هیچ عجب و محال نیست چه هر چه خواهد کند که حکم
 او است + گویند که حق تعالی بر محال قادر نیست بدانکه ازین قبیل شیعی اسم بدیع و ظاهر بوجه ظهور آوردن نزد او تعالی
 شان غیر محال نیست اما محال است که انانی مثل خود پیدا کردن نمیتواند بزرگ گوید اول همه چیز را میا کردم + دولت این است
 آخر همه را برگ میا کردم + همت این است او بچو خودی نکرد پیدا قابل + مقدورند آشت + من جو سری ز خویش
 پیدا کردم + قدرت اینست چیزی که بر تانیه نیز در اقصای مغرب است و عمارت غربی بر آن جزیره منتهی میشود و از آن
 بر تانیه گویند و بطار محمد نیز دیده شد کپتان جو نامت همان اسکات بارانم فرمود که جزیره بر تانیه مسکن فرنگیان اگر نیز است و ذکر آن
 در ضمن احوال و نیام نو گفته آید -

فصل در ذکر برخی از مشاهیر اقلیم هفتم

شیخ بن محمد معروف بابو الحسین شیروانی از کبر بزرگان معروف و مشایخ زمان بوده و در مناطقی نشسته و او بنا بر

بکہ معتقد محاورت نموده از مخمان اوست تصوف مع الواردات وقال من ترک تدبیر سے مہاشاطیباً وقال تافث الناس لا اله الا الله
 یعنی صوفی با وادارتست نہ با واد یعنی آنچه کہ بالہام دریافت نماید بران عمل میکند و ظالیف وقال من ترک الے آخرہ وگفت کسی کہ
 ترک میکند تدبیر کار ہا سے خود را زندگانی میکند پاک و پاکیزہ وگفت نیست آفت مردم مگر مردم شیخ ابو مدین سعید بن حسن
 مغربی انکا بر مشایخ صوفیہ است شیخ مغرب بودہ شیخ عبدالقادر جیلانی شیخ متفق بودہ شیخ محی الدین عربی نے مرید
 ابو مدین بود و در فتوحات کے نقل کردہ چہ خلق کجبت تبیین و تبرک دست و پایے اوی نو سیدند اور گفتند در نفس خود
 از ان اثر سے می بایے گفت ابیہا و اولیا جبر الا سود را می بوسند آن جبر میچ اثر نے یاد مرانیر بھان حکم است کے از
 اولیا و اہلبیس را گفت با ابو مدین در چہ کار سے گفت چون چیز سے بخاطر اوسے باید مثال آن کہ ہم کہ در دریا سے
 محیط بول کند و گوید از ان نکر دم تا ناپاک گرد و روز سے بکنز رو یا رسید فرنگیان اور اسیر کرد و کشتی بردند چہی از
 مسلمانان نیز امیر بودند فرنگیان با و بان کشیدند تا روانہ شوند کشتی از جا سے بچنید با ہم گفتند شاید این از نہر شکست
 کہ الحال در کشتی در آورده ایم پس اور گفتند بسلاست از کشتی بیرون رو گفت بیرون نزوم تا ہمہ از مسلمانان را بگذارند
 یرتگالیان چارہ نہ اشتمد ہمہ را نجات دادند انگاہ کشتی روان شد باب ابو مدین باز بحسب و من کلامہ اذا انظر الحق
 تم سبق معہ وغیرہ یعنی دقیقکہ ظاہر شد حق باقی نیماند با و غیر او وقال القلب سوائے وجہۃ واحده فاسے وجہ وجہتم
 حجتہ من غیرہ یعنی گفت نیست مول را سوائے وجہ واحده یعنی بگروشن پس اگر کیطرف متوجہ شد محبوب شد از
 طرف دیگر شیخ ابو بکر محی الدین عربی حاتمی طامی اندیشی شیخ موجدان و بزرگ زمان بودہ و در مذہب متابعت کسی
 نکردی نسبت خرقہ اور تصوف بیک واسطہ بخیر علیہ السلام و نسبت دیگر بواسطہ بخیر علیہ السلام میرسد بسیاری
 از علماء کمال اوقایل بودہ اند اکثر سے از علماء اور اکیفہ کردہ اند اور گفتند انی الصبر عذاب یعنی آیا در صبر عذاب است
 گفت الصبر کل عذاب یعنی صبر تمام عذابست ہم در کتاب خود فتوحات مکی مینویسد کہ یکے از بر اور ان من یکے بن لقمان
 بادشاہتسمین بودہ و شصت بودہ از خلق منقطع اور ابو عبد اللہ نو یسے گفتند سے روزی قلمسین میرفت یکجلی بن لقمان
 باخیل چشم در راہ با و رسیدہ جامہا سے فاخر و بر و پشت برد سلام کرد و گفت ایہا الشیخ با بن جامہا کہ پوشیدہ ام
 نماز میز است شیخ بجنید و گفت از نادانی حال تو بحال سگی ماند کہ در مرداری افتادہ باشد و سرتا پایی او بخون
 و نجاست آلودہ باشد و چون بول خوابد کند پایی بردارد تا قطرہ بول با و نرسد دشکم تو از حرام پر شدہ و مظالم
 زندگان خدا بر گردن تو جمع آمدہ و می پرسی کہ نماز با بن جامہا رو است سچی بگریست و از اسپ فرود آمد و سلطنت
 بگذاشت و ملازم شیخ گشت شیخ اور ایمانہ برد و چون سہ روز بگذشت ریشمانے آورو با و داد و گفت ایام میہمانے
 بس آمدہ اکنون بر نیز میزم کیش و میفروشش یکی میزم فردوسی پیش گرفت میزم بر سر گرفته و بہا زار سہر کہ سلطنت
 در ان کردہ بود و بیک و بفرودختہ و از وجہ آن اندکے قوت ساختہ و باقی را لصدق کردی و ہر گاہ کسے از شیخ التماس
 دعا کردی گفتے از یکی خواہند کہ او سلطنت گذاشتہ بر نہ آمدہ شاید اگر من ہتلا بودے بزرہ دنیا میدی دیگر در فتوحات
 مذکور است کہ شیخ محی الدین عربی را یکی از مشایخ گفت کہ دختر فلان با و شاہ کہ افتقاد لبہا دار و میاہ است آنجا فتم

شوهرش بر بالش او بود و در حالت نزع بود چشم با شد و شیخ اسلام که گوشتش شمع ترا بیج پاک نیست لیکن اینجا یک دقیقه
 ایست آنکه ملک الموت که نازل میشود عالی باز نمیگردد و چاره نیست از مردن تا ترا از نو طلسم کرد انعم این زمان حق خود
 از ما میطلبد و باز بخوابد گشت مگر آنکه جانے قبض کند و در زندگانی تو معلق را فایده است و مراد قریبیت که دستترین
 دختران نیست آنرا نداسی تو میکنم پس ازان روی مملک الموت کرد و گوشت تا آنکه جانے نیری نزدیک پروردگار خود
 نمیروی پس جان رخصت را بگیر بدل و سکه که ویرا از حق تعالی باز خریدیم بعد ازان شیخ نزد دختر خود رفت و با او گفت
 ای فرزندی روح خود را بمن بخش زیرا که تو قایم مقام دختر با دشا هستی و رفق بخلی رسانیدن گفت ای پدر جان من
 حکم تست پس ملک الموت را گفت جان این دختر که صحیح البدن است بگیر در حال دختر شیخ بیفتاد و برود پس شیخ میگویی
 که نزدیک ما نیست از آنکه چیزے بد بند و جان مریض را باز خرید چاره نیست و لازم نیست که در عوض جان جان دیگری
 بد بند زیرا که با خود این مشاهده کرده ایم که جان کسی را که باز خریدیم ایم و هیچ جان در عوض نداده ایم را نم گوید شیخ
 جانے دیگر چیزے داده جان مریض را خریده باشد اما درین حکایت عوض جان دختر با دشا و جان دختر خود داده جان
 او را خریده چنانچه گذشت و کلام شیخ که چیزے بد بند و جان مریض باز خرید موافق حدیث شریف است چه آنجناب
 علیه السلام فرمود بیاران خود را ووالئیند به صدقه پوشیده نیست که از شیخ محی الدین عربی سخنهاے بلند
 و قسمت که لغتم علما در نیاید چه جانے دیگران بنا بران ازان نوشت مگر بضمیانت طبع و انایان یک دو کلمه ایرادینمایند
 چه شیخ محی الدین عربی قدس سره حق تعالی را وجود مطلق گفت علماء آن شهر را بخطبه گرفتند و تکفیر نمودند و بعضی
 گفته اند که بخطبه و تکفیر راجع بدان معنی است و شیخ علاء الدوله از کلام شیخ فهم کرده و بان معنی که مراد سخت و همچنین بسیاری
 از علماء ترا تکفیر نموده اند و بعضی مصلحتا بطاهر مثل شیخ عبدالسلام و شقی رحمتہ اللہ علیہ او را ذریق کتبه روزی بارش
 گفتندے خواهم قطب را ببینم عبد السلام اشاره بشیخ ابن عربی کرد و گفتندے که تو او را از نزدیک میخواهے گفت
 بهر نگاہ داشت ظاهر شمع است و شیخ در فصوص الحکم در فصوص بودے گفته اند عالم سورت الحق و عبود روح العالم
 المدبر له فهو انسان الکبیر یعنی عالم صوت حق تعالی است روح عالم است و حق تعالی مدبر عالم مدبر صورت خود است پس حق تعالی
 مدبر صورت خود باشد که عالم است پس حق تعالی انسان کبیر است که شامل است و محیط مرعالم صغیر و کبیر را
 مانند دریا یا احاطه سیاحت را بکوره آب و انسان کبیر را اسم کل موجود است و انسان عالم صغیر بطاهر در معنی
 کبیر است و مراد ازان انسان کامل است و نیز او قدس سره گفته مات فرعون طاهر او مظهر اظهارة دایمان فرعون
 را از آنیکه متکلمان کفر فرعون ثابت نمیکند این آیه نیست فلم یک نفع ایمانهم لارا و با شنائینے نباشد انیکه سوکنند
 ایشان را ایمان و گردیدن ایشان بهنگام که دیدند عذاب بار او باس معنی عذاب و شیخ میگوید که ایمان بهنگام
 عذابست نفع نکند آنکس را معنی چنین است یعنی ازان شخص در دنیا این عذاب را بر نمیدارد و در زمینکند تا آنکه در آخرت
 فایده ندید چه میفرماید که ایمان مثل چراغیست و کار چنانچہ آنست که هر گاه در فاعله تاریک گذارند آنچنانچه در روشن میکند
 پس همچنان کار ایمان مظهر گردانیدن کافر آنست از آنجاست کفر هر گاه که بر زبان رانند و بر دشتن عذاب در دنیا شرط

نیست چنانچه گذشت را رقم گوید که در عهد پیغمبر صلی الله علیه و سلم بسیار کسان از ترس جان و جلای او جان و اکثری بگریختند
 غنائیم ایمان آوردند و از ایشان مؤلفه ثعلوب گو یا نیند و در دنیا و عقبی نامی گشتند هر چند که ایمان بطبع و خوف شمشیر بود اما آنچه
 نجات داد بعضی گویند که ایمان منافی بر بدیشت نیست این را از حکایت عبد الله بن ابی بلول منافق که در ضمن اقلیم دوم
 در وقایع سال نهم از هجرت شفقتهای بحضرت صلی الله علیه و سلم در باره او مبد و دست فتم کند و دیگر موافق کلام شیخ ابن
 عربی اکثر احادیث و قسمت و از آن جمله هست من قال لا اله الا الله محمد رسول الله فدخل الجنة بلا حسنة یعنی هر کسی که
 گفت لا اله الا الله محمد رسول الله پس داخل بهشت است سبب محاسبه و حساب و ایضا او رشکوه از عثمان رضی الله عنه
 بن عثمان مسلم روایت میکند قال رسول الله صلی الله علیه و سلم من مات وهو تعظیم الله لا اله الا الله دخل الجنة یعنی از عثمان
 روایت میکند که فرمود رسول صلی الله علیه و سلم کسی که مرد حال آنکه او میداند تحقیق آنکه نیست سزاوار بندگی مگر خداست
 داخل میشود آنکس بهشت نظر کند در معنی آیه شریفه که در حق پیغمبر صلی الله علیه و سلم وارد است و ما ارسلناک
 الا رحمة للعالمین الحمد لله و المنة که بساعدت توفیق ازلی و معادنت سعادت لم یزلی احوال هفت اقلیم است تلخیص قدیم
 و کتاب حدیقه الاقالیم بر سبیل اختصار در سلک تحریر کشیده آمد و الحال محالیف اوراق را باحوال تقسیم جدید هفت اقلیم
 معاصر که در انایان فرنگ چهار قسمت مقرر کرده اند می آید و در همان خامه را به بندگی از احوال امر که در عبارت از دنیا
 نو است و فرنگیان حال آنرا ظاهر و پدید ساخته اند و در حیطه تصرف می دارند میکشاید با الله التوفیق بر ضمیر ارباب
 بصیر مخفی نمازند که چون کتاب حدیقه الاقالیم پیرایه اختتام پوشید بنظر کمیها اشترکیتان جو نامتھان اسکاٹ که در فتوت و مرد
 و دانش و پیش بر اکثر مردم عصر حجاز می دارد و در فن میر و تو اسبج فارسی سر آمد روزگار است گذشت بعد از کمین
 بلنج فرموده هر چند این نسخه از عجایب و غرایب امصار و حکایت سلطین روزگار و مشاهیر هر دیار مشحون مملوست اما از
 احوال دنیا سے نو عاری و عاقل است گفتیم که در تاریخ اسلام میان احوال دنیا سے نو بر سبیل اجمال چنانچه فرستادن
 گشتی جهت دریافت عمارات ماسوائے معرووفه در اخبار اسکندر و می بغیر از شهر بے بزرگ و کوچک در اقالیم
 سبب اشارت رفته و مورخان کثیر از ان بیان کرده اند اکثر افراد گذشته اما شرح و بسط این خصوص احوال دنیا سے نو
 در کتب فرنگ میر است اگر ترجمه این پر از مناسبت این کتاب یادگار آنجناب بماند پس بر حسب آن آرنه می رقم
 از کتاب تخمین که بزبان ایشان بود اقتباس شایسته لطریقی اجمال بزبان فارسی ترجمه نمود چنانچه فصلی که می آید نام نامی
 اوست بدانکه اکنون و انایان فرنگ بر طبق تقسیم خود تقسیم اقالیم سبب بر چهار بخش نموده اند و این پس از بیان سبب سیاره
 نموده اند نوشته می شود اما فهرست بر چهار بخش امصاین است بخش اول پورپ نام دارد امصار پورپ ملک
 ایمان ملک اسپین ملک فرانس و ملک پرنگال ملک بربک که عوام دنیا مار گویند و بارودی ملک سویدن ملک روس ملک
 پولاند ملک پنلس ملکه خلیفه مابا که اعلی عبارت از دست ملک و اندیز ملک سول لاند ملک قطیفه ملک انگری جزیره انگلند
 جزیره ایرلند و یب منار جزیره کاسیک جزیره ساردینا جزیره سبب بخش دوم ایشیا و آن عبارت از ایران و توران
 و هندوستان بلکه اکثر از امصار هفت اقلیم گفته است چون احوال امصار هفت اقلیم قدیم در حدیقه الاقالیم نوشته شده

بنابر آن ازان در گذشته پنجاه و سه سال بمصر از اقلیم مصر آمد ملک مزه ملک الحیر ملک توس ملک نری لوس بے ملک بار که
 ملک بلاد الحزید ملک زار و ملک منبر و لید ملک کنهتی ملک لوانکو ملک زنگبار ملک مولو موتا بملک سفله ملک مونس مولی
 ملک تراونات ملک کفاریه جزیره باب البیدل جزیره زنگبیره حاریدین جزیره مدکر جزیره یو برین جزیره سنبلیله جزیره کبیر
 جزیره میریری که شراب آنجا را مدبره نامند بخش چهارم امصا بخش چهارم امرقه جنوبی ملک کسکو ملک بره فرد ملک پسر
 ملک خمیر ملک لیلانه جزیره اسپا موله جزیره پوتو ریکو جزیره مارکارینا جزیره حوان فرما مدیر ملک برازل امرقه شمالی ملک کشاده
 ملک اسکاتلانده ملک نوا انکلانده ملک نوبارک نیلونیاسفری لاند لینیکا کارولینا قوریدا جزیره حمیکه جزیره مراد در اوصاف
 و حدود امرقه ملک انکلانده که جزیره ایست و سکن اصلی انگره زان و شهر لندن پای تخت بادشاه انگره است امان
 بر زمین عمارات و آبادی آن شهر و ضوا بطبادشاه انگره و احوال سلاطین انگریز و شاهی ان ایشان تا سن یکینزار
 و هفتاد و عیسوی مطابق سن یکینزار و یکصد و نود و شش مچری احوال کیٹی اکاف تازی برانکه کیتان چونان تمان اسکات
 میگویند که بقول بطلیموس حکیم بیان میکنم احوال این دنیا را که عبارت از هفت اقلیم کهنه است چه حکیم موصوف این دنیا
 را هفت بخش نموده و هر بخش را موسوم با قلمی ساخته چنانچه در میان مردم به هفت اقلیم مشهور است و احوال هر
 هفت اقلیم بر طریق و انایان سلف باز و فادار شیخ آله بار بگرا می و بر صغی بیان نگاشته اما دنیاے نو ملک است
 وسیع و آبادی بسیار و زراعت بسیار دارد و چنانچه در اکثر خبرتست از ملکهای هفت اقلیم قدیم ترجیح دارد و این ملک
 یعنی دنیاے نو پیرون از هفت اقلیم کهنه معروفه است و اصلا مردم پیشین بآن سرزمین نرسیده اند ملک اوزان خرمزده شتند
 چه بطلاع بران در سیدن بان دیار و تسخیر نمودن این از فرنگیان شده چنانچه بیان کرده خواهد شد باید دانست که
 دانیان حال از فرنگ و یونان بعد از فکر بسیار چکین نوشته اند که این دنیا یعنی سکن ایشان و غیره را که کوه ارض یافتند
 یکی از سیاره های سیاره است و مثل سیاره های سیاره بر دایره خود میگرد و از آنجا که این قول خلاف حکماے
 سلف و اسلامیان است لهذا این حکما را انکسار بنده خدا چونان تمان اسکات فرنگی از قوم انگریز چندی از کتب
 فرنگی در باب حرکات آسمانی و ترکیبات آن و تقسیم کره ارض براسه قرض خاطر خاطر و دست بکرنک و رفیق بوبدل
 شیخ آله بار بگرا می مینویسد امید که از دستان قبول فرمائید تا مقصود دستار حاصل شود چه نشان دوستی مسلمان
 و فرنگی قایم ماند معلوم باد اول کسی که کتب در باب ادوار آسمانی و ترکیبات این دنیا نوشت حکیم تالیوس پاتالیس
 یونانی بود و او اول کسیت که حقیقت و سبب کشوف و خسوف در بیانت کرده بود و بعد از او پس از پنجاه سال
 حکیم فیثاغورس پیدا شد و او از همه اسلاف در قول خود و تفرقه میدارد و فیثاغورس اول کسی است که قایل گردید
 کره ارض ثابت شدن آفتاب گشت لیکن کتب فیثاغورس سالی نشدند لهذا قول او در نیباب در میان حکماء
 جهان چندان رواج نیافت و بعد از فیثاغورس یکصد و سی سال قبل از تولد عیسی علیه السلام در شهر اسکندریه
 حکیم بطلیموس که تیولیموس نیزش گویند احوال دنیا و ادوار آسمانی بطوریکه تا حال در کتب و اقوال دانیان
 فرنگ و غیره نوشته میشود شایع است و در سال یکینزار و پنجاه و سی از تولد عیسی علیه السلام حکیم کوریکوش فرنگی

کتاب

در ملک پولاند کتابی در باب مذکورات نوشت و اقوال او به سخنان فیثاغورس بسیار موافق اند چون اقوال کویرنکوس
 شایع گردید حکما فرنگ اقوال مذکور را اقوال کویرنکوس نامیدند معلوم باد که بقول کویرنکوس آفتاب در وسط همه سیارات
 بر مرکز خود نشانیده شد و همه سیارات گرد او میگردند حال بموجب قول حکیم مذکور اوصاف و حرکات هر یک سیارات و
 گردش آنها گرد آفتاب بیان کرده میشود تا اهل دانش تفرقه از قول بطلمیوس و کویرنکوس معلوم شود و اگر حالاً فهم نهند گمان
 باید دقتی یاد خواهد کرد و این خاکسار قولنامه نویسنده اما دلیل دستی آن آوردن در اراده نبود که طویل بود و انعقد برای
 تصریح دوست یکدیگر مرقوم گشته تا دانسته شود که حکما یونان و فرنگ و هند در اقوال خود با چنین و چنان تفرقه میدارند و
 اقوال راست و دروغ هر کس بر وجه او بدلیل رسانیدن آنها بر عمده گوشش کنندگان بخوبی میان و اهل علم هیچ و صد و غیره
 میگذارد و باید دانست بقول کویرنکوس که آفتاب روشنی بخشنده و ثابت بنده همه سیاره هاست لهذا در وسط آنها نصب کرده شد
 و آن همه گرد آفتاب میگردند و آفتاب از کره ارض در طول و عرض در پرده گردورده و لکن در وجه کلان تر است و یک حرکت
 بر مرکز خود از مشرق تا مغرب شده دارد و آنچه حکما سلف گفته اند که آفتاب در فلان و فلان برج میرود محض خیال است
 چه این کره ارض از برج تا برج گردیده و قتی که برابر یک برج میرود و بجز آنکه میان برج و آفتاب ایم چنان می نماید که آفتاب
 در میان آن برج میگردد و چنانکه اگر کسی بر کشتی نشسته در وقت جلدردی نظر بر ساحل در زمین بند چنان مینماید که کنار
 زمین ارومی رود و این سخن نزد انانیان دلیل قویست که آفتاب ثابت است و کره ارض دو گوی سیارات گرد آفتاب
 میگردند و اندک علم کسی بر آسمان زرفته که سنگ انسان را حل گردان تواند کرد زهره بقول کویرنکوس از همه سیارات
 بافتاب نزدیک تر است و بعد از آن عطارد و این کره ارض و ماه و مریخ ششتری و زحل در وجه بدرجه دورتر از یکدیگر گرد
 آفتاب میگردند چنانچه زحل از بالا و ماه از پایین به سبب دیگر سیارات از آفتاب دورتر اند و کره زهره از کره ارض
 هفت درجه خرد تر است و یکبار در هفتاد و هفت روز و سبت و ساعت و شانزده دقیقه بخومی گرد آفتاب میگردند
 کره عطارد در دو صد و سبت چهار روز و هفتده ساعت بخومی گرد آفتاب میگردد و دوری آواز آفتاب سی و چهارده
 لکن کره هندی خواهد بود و کره زهره از کره دنیا قدر سه خردتر خواهد بود و کره ارض یعنی این دنیا در طول و عرض از
 آفتاب خردتر خواهد بود چنانچه گذشت و دوری آن از آفتاب نود و سه لکن یعنی نصد و سه لکن اسی هفتصد لکن
 کم نزار لکن و هفتصد و سبت و شش هزار و نصد میل و یک میل نیم کرده هندی نزد اهل فرنگ باشد و میل نزد اسلامیان
 یک کرده مقرر است که دو میل اهل فرنگ باشد و کره ارض در سه صد و شصت و پنجر و پنج ساعت و پنجاه و پنج میل
 بخومی گرد آفتاب یکبار میگردد و در سبت و چهار ساعت یکبار در مرکز خود میگردد پس از گردش کره ارض گرد آفتاب
 سال و فصل و از گردش بر مرکز خود تفاوت روز و شب حاصل میشود که ماه از کره ارض یعنی دنیا بسیار خرد تر است و
 دوری ماه از دنیا ششصد و سبت هزار کرده خواهد بود که ماه سه حرکت دارد یکی بر مرکز خود و دیگر گرد این دنیا که کره
 ارض نامند و دیگر گرد آفتاب یعنی همراه دنیا گرد آفتاب میگردد که هر شش ماه در مرکز خود میگردد و دیگر گرد این دنیا که کره
 آفتاب یکصد و چهل و سه لکن و ششصد و بیست و سه هزار میل دور خواهد بود و در سه صد و سبت و یک روز چند ساعت

مدینه ابراهیم

بجز تاملیده اند و شامخی ازان که اندرون ایک ملک میریزد آنرا دریایه نامند و جز آن شاخها و خرد خرد مانند ناله که اینجا و آنجا می آید
 نامها سے جدا جدا ہو جب جا و مکان بدون انہا میدارند انہا بنا کردن آن ضرور ندارد و چه نام ہر یک کے وہ ملک ہا متفرقہ میخواند آمد
 اما جزائے زمین عبارت از کوهیست لکاف فارسی بواورده و فتح فون بنون زوده و فتح بانیر منقوب باشد و جزایر او
 شمس و کوه ہاے باشد اما اول باید دانست کہ کوه تینت عبارت از حصہ زمین کہ در آن ملک ہاے کلان کلان و با شکر ہا
 جدا جدا ہاے باشد و پارہ کلان از بجز اوقیانوس یعنی بحر محیط در میان انہا ریزد و بر اے رفتن از یکے بلکہ دیگر راہ شکی
 ہم باشد و سفر بجز جزیرہ عبارت است از زمین کہ ہر چہا طرف آن آب باشد و آنرا دایہ گویند و سبے کشتی در سہا
 نتوان رسید و نتوان بر آید و آفتاب عبارت است از قدرے زمین کہ در میان دو کوه تینت می باشد و یکے بلکہ دیگر
 پیوست می کنند بدین مانند ۵ معلوم باید کہ برین کرہ ارض دو کوه تینت ہستند و در یک کوه تینت سہ بخش کرہ ارض واقع
 شدہ کہ آنرا حکما سلف ہفت اقلیم مے نامند و در دیگر کوه تینت یک بخش از کرہ زمین واقعست و آن عبارت از
 ملک اترقہ است کہ امریقہ نیز شمس گویند و آن عبارت از دنیا و نو است کہ بمرور سلف معلوم ہنود و این ہر دو کوه تینت را
 شرقیہ و غربیہ نیز نامند و حکما حال این ہر دو کوه تینت را چہا بخش مقرر کردہ اند نام بخش اول پورب دوم ایشیا
 سیوم و افریقہ چہا رم امریقہ و امریقہ را دنیا و نو نیز شمس خواہند چہ حالا آنرا دریافت آنجا رسیدہ اند و اکنون ہر یک
 ازین بخش ہاے چہا رگاند بیان مے نمایم اول بخش پورب و آن عبارت از تمام فرنگ و بعضی از توابع روم است
 اول تفصیل ملک فرنگ مرقوم میشود ملک المال طولش سہ صد کردہ و عرضش دو صد کردہ و دارالخلافش ~~شہر~~
 و آن شہر است در غایت خوبے و آبادی موفور و ہمہ چیز در آنجا موجود است و سواے این شہر کہ کلان کلان بسیار اند
 بادشاہ الیمان را دیگر بادشاہان فرنگ در مرتبہ از خود بزرگ میشمارند و اورا جانشین بادشاہ روم قدیم میدہند کہ پیش
 ازین ہمہ فرنگ و اکثر از ملک افریقہ و ایشیا در تصرف اور ہودہ اما حال بر ملک موروثی قائم است و عظمت او ہمین است
 کہ اگر چند بادشاہ از مملکت فرنگ در مجلسی جمع آیند او از ہمہ بادشاہان بالا و بلندتر ہستند و مردم الیمان اکثر عالم
 و فاضل و بفر اغبالی می باشند و بادشاہان الیمان صد ہزار سوار و پیادہ میدارند کہ در ہر وقت موجود و حاضر می باشند
 و ہنگام رزم زیادہ از دو صد ہزار سوار و پیادہ فراہم کردن میتوانند ملک سپین طولش سہ صد کردہ و پنجاہ کردہ و عرضش
 دو صد و پنجاہ کردہ و دارالخلافش شہر مار دشت فرمان روا اسپین ہم از بادشاہان کلان است و در ہر وقت ہفتاد
 ہزار سوار و پیادہ موجود میدارد و در ہنگام رزم یک لکہ و دہ ہزار سوار و پیادہ جمع کردن میتوانند و سواے این جہا
 جنگی بسیار دارد و بسیاری از ملک و قیاق کہ امرتہ نامند و ذکرش خواہد آمد در تصرف بادشاہ اسپین است ملک ~~فرانس~~
 در طول سہ صد کردہ و در عرضش دو صد و پنجاہ کردہ و در سلطنتین شہر پارس است و آن شہر است در غایت لطافت
 و نزاہت و در نہایت آبادانی و فراوانی ایشیا و اجناس ممتاز از اکثر انصار است شراب انگوری آنجا فراوان پیدا
 میشود و سپاہش در ہمہ وقت دو لکہ سوار و پیادہ حاضر الخدمت باشند و در بعضی اوقات چہا صد ہزار سوار و پیادہ
 در میدان رزم فراہم آورده و سواے آن جہا جنگی بسیار میدارد ملک ~~ترک~~ ساکنان آنجا را پرتگیز مے نامند طولش

یکصد و پنجاه کرده و عرضش پنجاه کرده و دار الخلافهش لشکر بن بگیر نام دارد و همیشه نسبت بهشت هزار سوار و پیاده مدام
 ملازم او هستند و چند جهاز جنگی نیز می دارد و در امر ملک بسیار زیندار و اول فرنگیان که بر جزایر ملک هندوستان دست
 یافته برنگالیان بودند ملک سویدن طولش چهار صد کرده و عرضش دو صد و پنجاه کرده و دار الخلافهش ششصد و شصت و شصت و شصت
 در غایت آبادانی و کلانی بارونق تمام و بادشاه آنجا پنجاه هزار سوار و پیاده مدام و چهل جهاز جنگی میدارد و دیگر ایام
 جنگ سپاه فراهم کردن میتواند ملک دیگر که تاریخی طولش شش صد و شصت کرده و عرضش دو صد و چهل کرده و آن
 دو ملک اند که بادشاه آن یکے باشد و دار الخلافهش آن کو بن بگیر نام دارد و آن شهر نسبت بسیار خوب و آمان و بعضی
 ازان ملک بسیار سرد و سیر است اما آبادی بسیار میدارد و بادشاه آنجا همیشه سی هزار سوار و پیاده سواکے جهازات
 ملازم میدارد و ملک روس در هفت اقلیم کند مرقوم است طولش بمقتصد و پنجاه کرده و عرضش پانصد و پنجاه کرده و دار الخلافه
 آن اکنون ملینر بزرگ نام دارد و بایک فارسی مکه سور شهرک بسیار آباد است و بادشاه آنجا بسیار از ملک توران و دیگر از
 توابع ایشیا نیز در تصرف میدارد و اکنون بادشاه روس ازان است و مذمب نصاری میدارد و اناورد و لاوری از مردان
 فوقیت دارد و از بادشاه قسطنطنیه آل عثمان سالها رزم نمود و بسیاری از منکلت از توابع روم متصرف خود آورده چنانچه
 مولف حدیقه الاقالیم در بیان بعضی اقلیم مرقوم نموده و اکنون از بادشاه روم تحلیف است و آنچه از دیار روم گرفته بود
 بیسج ازان به بادشاه روم باز پس نداد بلکه در رزم از وضع شده بود و به از بادشاه روم گرفت گوی صلح برین
 قرار داد واقع شده و سپاه مدامی بادشاه روس دو صد هزار سوار و پیاده است و در جنگ مرقوم آفند مردم از توران
 و تاتار و ادبک و قلماق کرد و لرزک و قزاق و غیره که در توابع اوست جمع میکند در حساب آمد ملک لولاند که پولیند شهرش
 گویند طولش سه صد و پنجاه کرده و عرضش سه صد و چهل کرده و دار الخلافه آن در قنات نام دارد و شهر نسبت که تناسک
 هر کس در آنجا موجود است و بادشاه همت آنجا در خاندان یک کس نیست و نمی ماند چه وقتیکه بادشاه آنجا می سرود
 بادشاه فرنگ سواکے سپهر کلان خود را یکے را آنجا به دیگر و دول میفرسند امر آن ملک جمع شده یکے را ازان شاهزاده
 فرنگ تجویز کرده بر تخت می نشاند و او آنجا سلطنت میکند و دیگران مراجعت با و طمان و دیار خویش میکنند و هر گاه
 که آن بادشاه می میرد باز بدستور ببق شاهزادگان فرنگ میروند و ارکان سلطنت آنجا یکے را ازان میان
 میا و شامت می نشاند و در آنجا بادشاه متوفی مع اجمال و انقال خویش کو چیده بوطن خود می رود الحاصل گوئی
 آنجا امر حاکم اند و هر کس را از امر آند یا شمال راجه بایک هندوستان ملک را در تصرف خود با میدارند و سپاه این
 ملک یک لکه و هفتاد هزار سوار و پیاده است باید دانست که تمام سپاه سلاطین فرنگ از ایمان تا پولاند هفت لکه و چهل
 و شصت هزار سوار و پیاده حاضر الوقت و ملازم اند و کسانیکه بر جهازات ماموران خارج از حساب اند و نیز سپاه بعضی از بادشاهان
 داخل حساب نیست چنانکه بادشاه ولندیر که سپاه خشکی کمتر و جهاز جنگی بسیار میدارد و جمله سلاطین فرنگ در وقت جنگ به پرتو
 کند سوار و پیاده بلکه زیاد بران فراهم کردن می تواند ملک سلیمان طولش یکصد و چهل کرده و عرضش صد کرده و بادشاه آنجا
 پسر دوم بادشاه اسپین می باشد گوئی ملک مذکور مطیع بادشاه اسپین است ملک خلافت پایاپوش یکصد و شصت کرده و عرضش

کیسہ کردہ و پاسے تخت آن شہر روم قدیم است کہ سابق در ایام سلطنت دارالخلافہ سلطین روم بودہ و پیش ازین پاپا جنیامی
 خلفا بعد از ہمد باوشاہان اسلام را منصور و سندن خلافت سلطنت میدادند پچنان پاپا کہ خلیفہ عیسی علیہ السلام است ہم
 باوشاہان زنگ را کہ عیسوی اند سندن بادشاہی میداد و باج و خراج بابت قسام وین عیسوی از باوشاہان فرنگ می گرفت
 دوران زمان ہر گاہ کہ یکے از بادشاہان فرنگ قریب برون میرسید پاپا را با سید نجابت اخروی و آنکہ از دعای او بہشت
 خواہم رفت یکد و صوبہ از ملک خود بطریق نیازیہ پاپا میداد ازین جہت بسیار ملک و صوبجات در تصرف پاپا بودہ و پادریان
 کہ عبارت از مردم فقہا و مشرعان دین عیسوی کہ دایرہ وسایر در سہمہ بادشاہیست فرنگ اند تا بیان پاپا اند و ایشان
 نیز کردہ نصارے ظاہر کردہ بودند کہ پاپا نایب خداست پس ہر کہ گناہ می کرد در عاقبت معذب خواہد شد و ہر کس را
 کہ معاف کند بہ بہشت خواہد رفت پس تمام مردم اکبر بادشاہ خود را در سر عملی کہ خلاف مرضی پاپاست شریک شونہ
 از دعای بد او بدو نوح خواہند رفت پس مردم ہر بادشاہے را بچنین نرسا نند وقتیکہ یکے از بادشاہان حکم پاپا قبول
 نمی کرد یک لعنت غلیظ و سخت و انیکہ این بادشاہ دوزخیست معرفت پادریان مملکت او و دیگر آن شہرت میداد
 این بادشاہ چار و ناچار از خوف عاقبت در سواے در خلق نرسید تہا بعت پاپا می پرداخت اگر برین ہم نافرمانی پاپا
 می کرد مردم ملک او از وسے بریدند و فرمان بادشاہ نمی بروند پس ہمین آئین رفت رفتہ حکم پاپا در تمام فرنگ نافذ بود
 اما ہمہ سلطین فرنگ در باطن از دست پاپا برنج اندر بودند و ایضا پاپا حکم دادہ بود کہ کسی کتاب حکمت و قواعد پنج مطالبہ
 نکند و غیر از فقہ و مسایل دین عیسوی و عجزات و مانند آن چیزے نخواند و اگر چنین نکنند در عذاب ابدی گرفتار خواهند
 شد و در دنیا آنکس را در آتش مے انداختند الحاصل مردم فرنگ مثل شتران ہمارا پاپا در بینی انداختہ شتر قطار
 کورانہ را میرفتند تا آنکہ در سن یکہزار و پانصد و سبت و ہفت عیسوی بادشاہ انگریز در متانت راسے ممتاز عصر خویش بود
 امر او انایان مملکت خود را گفت کہ پاپا در لباس شرع غیر از حکم رانی خویش بنجو اہر اگر شما با ما اتفاق کنید وینہا و با ما کہ
 آبا و اجداد شما سپرد پادریان کردہ اند من از ایشان مسترد ساختن بشما میدہم و ظاہر است کہ پاپا بر نوشتہ آنجناب
 خویش مے رود و اما اختلاف بسیار در دین پیدا کردہ است مردم بطبع استر و اوزین و مال با بادشاہ متفق گشتند و عمد
 بستند بادشاہ بیک نام کام نام خلیفہ یعنی پاپا از خطبہ بیگند و خود را رئیس دین عیسوی در کردہ انگریز مقرر کرد و حکم نمود
 کہ در تمام قلمرو انگریز و دیگر زویک وقت ہمہ مردم امصار بر پادریان تا صحن کتند پس بموجب حکم مال و اسباب ایشان
 ضبط گردید و در گرچہ ہا کہ عبارت از پرستش خانہ نفا رے است دوران تصاویر عیسی علیہ السلام و مرثیم و دیگر بزرگان
 دین عیسوی کہ پادریان بچلاف و شیخ آنرا ہر در و لباس نفیسہ آستہ و مجراب نصب کردہ بودند و کسان را
 بہ پرستش تصاویر کہ نوعی از بت پرستی است امر فرمودہ بودند ہمہ آنرا براندختند و زو جو اہر آنرا کندیدہ بدرگاہ بادشاہ
 رسانیدند و اکثر پادریان کہ متابعیت حکم نکردند و در دادن اموال و غیرہ توقف نمودند کسان بادشاہ خانہ مے ایشان را
 ضبط کردہ مجلس دار بر جہان نشانیہ نزد پاپا فرستادند پس اذان بادشاہ موجب قرارداد خود زمین و اسباب ضابطی پادریان
 رہے حصہ کردیکے جہت خود و دیگر با میران و سپاہیان خویش و سومی بہ پادریان و اہل دین عیسوی داد و از مردم

شہزاد سوگند گرفت کہ نام پاپا و خطبہ نگینہ و تصویرات کہ در معنی بصورت تہان باشند در گریہ منہند و دیگر حکم فرمود و کجیل کہ صلش بزبان
 یونانی و توریت کہ بزبان عربست در انگریزی ترجمہ کنند تا ہر مرد از دین و آئین عیسوی با خبر شدہ چند ان محتاج پاپا و پادریان
 نشوند و از رسم ہائے یوننس و از لام نو احداث کہ پاپا بیان نہادہ بودند دست ازان باز دارند از حسن تدبیر آن بادشاہ
 اینکار ساختہ آمد و رونق سلطنت انگریز روز افزون گشت و قتیکہ پاپا این تقضایا بشنید برنجید و بروست معتدے از
 پادریان مکتوبے شت تملر لعنت و نصیحت پیش بادشاہ انگریز فرستاد و بادشاہ آنخط را زیر پائے خود بہالید و معتد را ذلیل
 کرد و پیش پاپا فرستاد و پاپا از بخینے چون ہار بر خود چپید و بدیکر بادشاہان فرنگ نامہ نوشت کہ بادشاہ انگریز کا فرستہ و
 از دین برگشتہ شما ہمراہ من شدہ با او غزا کنند و الا از ثمرہ افعال بادشاہ انگریز آتش از آسمان خواہد بارید بعضی بادشاہان
 مثل بادشاہ اسپین ویرمنے و دیگران با پاپا رفیق شدند و اکثر در دریا جہاز فرستادند و جنگ کردند و کار از ہمیش بہرند و
 حریف مرو میدان نشدند چہ مقدورند آشتند و دیگر بادشاہان فرنگ مثل ویرک و روس و غیرہ ترقی سلطنت انگریز دیدہ
 و انیکہ بموجب گفتہ پاپا نہ از آسمان آتش بارید نہ عذاب الیم رسید سر از اطاعت پاپا باز زدند و پادریان را از ملک ہائے
 خویش بدستور انگریز کی و مفلس کردہ بر آمدند و بر آئین انگریز آبادی ملک و ممانت دین عیسوی کوشیدند و شریک انگریز
 شدند و ملوک کہ رفیق پاپا شدہ یا بادشاہ انگریز رزم کردہ بودند بدیج ملکہا کہ پاپا بان از آباد اجداہ ایشان یافتہ بودند و
 تصرف خود ہا آوردند یک چیزے و طیفہ مقرر بہ پاپا و پادریان مقرر کردہ دادند چنانچہ اکنون کار پاپا غیر از تعویذ و نقوش نویسی
 و دعا از دیاد عمر و جاہ و در طلب فرزندان و مانند ان ہر کیک از دوی دعا کند چیزے دیگر نیست چہ بدستور سابق دخل و ملک
 فرنگ نمی کنند اما در ملک اصلی خود کہ عبارت از شہر روم قدیم و توابع آنست ریاست و سلطنت میکنند و آنجا خطبہ پاپا خواندہ
 میشود و رسم و آئین لعن و دشنام انہم موقوف کردید مگر بر اسم بعضے جہان کہ مفتون عجایب و غرایب بیرون از قیاس
 و عقل اندہست اما انہم قدر آئین تا ہنوز در میان پاپا ہست کہ در سالے یکروز محمود پیر شش خان میرود و تمام مردم از خرد
 و بزرگ آنجا جمع آیند و بر آئین عیسوی علیہ السلام نماز و پرستش میکنند پاپا دست بدعا برداشتہ میگوید کہ لعنت باد بر انہا کہ در دین
 عیسوی و روش او بآئین او نیتند از یہودان و مسلمانان و بت پرستان و غیرہ و بعد ازان فی الفور کہ لعنت بر زبان رانند
 بدعا میگوید کہ معاف کردہ شد و حالا خدا این کردہ ہائے مختلف را بر راہ راست بیارد و اما روش ریاست پاپا و بخلاف
 نشستن او چنان است کہ ہنقا و دو امیر کلان ہستند کہ ایشانرا بزبان فرنگ کارودہ نال بکاف تازی سے نامند و ایشان
 برگزیدہ گروہ متفرقہ پادریان ہستند و ہر گاہ یکے از ایشان بمیرد پاپا یک کس دیگر را بجائے متوا مقرر میکنند پس در ہر وقت
 و ہر زبان ہنقا و دو امیر قایم و برقرار میمانند و قتیکہ پاپا میرد این ہنقا و دو کارودہ نال بعد از تہنیر و تکفین پاپا و دیگر عمارت
 بزرگ کہ ہنقا و دو کو پرسی میدارد در آنجا رفتہ خدا خدا در ہر یک کو شہری سے نشیند و تا کہ کسے پاپا مقرر شود حکومت آن شہر
 باقتیار چہا بر امیر کہ ازین ہنقا و دو کس نباشند مقرر میباشند و این چہا بر امیر کلید ہائے کو شہری نرو خود میدارند و پاسبانان
 از طرف خود ہر در یک کو شہری سے نشاند و چہ پاسبانان طعام و شراب آن ہنقا و دو کس را از راہ و یکچہ و سوراخے در
 شہار روزے یک مرتبہ میرسانند و شرطست کہ ہر یکچہ سخنے با ساکنان کو شہری ان پاسبانان بگویند و اگر بگویند مجرم باشند پس

بعد از چند روز بمان جهاز امیر مرد هر کوهنبارفته از بر یک کس از ان بهتقاد و دو تن یکیک کاغذ که بران نام آنکس از گروه خود نوشته
 که انگس پاپا باشد می ستاند و ناویده در یک صندوق سے اندازند پس وقتیکه کاغذ از همه گرفتند ان جهاز امیری نشیند و آن چند
 نه امیکشایند و آن شخص را که نام او زیاده برین کواغذ از دیگران نوشته شده انرا خلیفه و پاپا قرار میدهند و تعیین مدت شستن
 کارده نالان در کوهنبار مقرر است و وقتی تاده ماه دبهتقاد و روز دگا سه کمتر از دو ماه میدباشد چه ایشان میگویند و قتیکه ما ماسم
 میشوم که نام فلان در کاغذ نویسی آن زمان مینویسیم تا ملم شدن همه کسان هر وقت که حاصل شود در کوهنباری شسته سے مانند
 پس آن چهار امیر بر کوهنباری آنکس که پاپا قرار یافته میرند و دروازه راسه شکند و سجده تمنیت میکنند و میگویند که عمر خلیفه
 دراز باد و بعد از ان دیگر کارده نالان را از کوهنباری بای بر آرند و همه ایشان خلیفه کور اسجده تمنیت کرده او را بر تخت نشانیند
 برو و شها خود گرفت بدار خلافت میرسانند و بر تخت خلافت می نشاند و مردم از اطراف و جوانب بزیارت خلیفه نومی آیند
 و مذورات سے گذرانند و پاپا را اعیان فوج نیست چرا که کسی برو فوج کشته نمیکند اما سه چهار هزار کس جهت تحمل نگاه میدارد
 و اگر مال خود از زینت و آرایش شهر روم قدیم که تحت گاه اوست و دیگر در آراستگی گریه با خرج میکند و پادریان مذهب
 پاپا کے خلافت رسم پادریان انگریز و غیره زن نیگیزند و اگر زن کنند و ظاهر شود بها وقت در آتش انداخته میشوند و بالاخر قوم
 شده که پاپا و بهتقاد و دو کارده نال موصوف از گروه متفرق پادریان برگزیده هستند اگر شاهزادگان فرنگ سوا سے پسر گلان
 که بوی حسدی مقرر است و دیگر پسران امیران بچنین از ارازل و اهل حرفه هر کس که خواهد خود را از دنیا کشیده بطبع آن خدمت
 و مرتبه یعنی کارده نال و پاپا شدن در سلک پادریان کشیده اوقات میگذرانند پس گاه باشد که یکی از شاهزادگان پاپا
 میشود و گاه یکی از مردم کمتر که بدانای خود را بر تبه کارده نال رسانیده رفته رفته آنکس پاپا میشود و چنانچه دو سال است که بعد
 از فوت پاپا بسر باسیگی بر درجه پاپا سے رسیده و در ممانت رای و تقوے و علم مثل آن کسے نبوده و او را تمام فرنگ دولت
 میداشتند حتی که انگریزان هم بر خوبی و دانائے او تحسین میکردند بعد فوت او دیگرے پاپا شد و اکنون بها انگس بر جاؤه خلافت
 میسوی قیام میدارد و نام نسل و حکومت شهر و لندی و حکومت او طولش بهتقاد و پنج و شش پنجاه گروه دار الملکش امیر و ام
 نام دارد و آن شهر بنایت ابادان و در تمام شهر نهر بای آب جاریست و نهر بازا القدر شقیق ساخته اند که جهاز و ران نهر شده
 بر دروازه بای سو و اگر ان آتش میرسد و هر گاه که اسباب از جهل او بر میگردد آن زمان جهاز را با بجانیکه برای انیتادان مقرر است
 میفرسیند و هر اطراف انها در حمان گلان میوه دار سایه در نشو و نما دارند و دیگر عملات عالییه بسیار دارد و همه ساکنان آندیا
 و شهر تجارت میکنند حتی که امیر انجا علانیه تجارت قیام مینمایند و فخر خود میداند ملک ایشان در طول و عرض از دیگر مملکت
 فرنگ کمتر است اما بنا بر تجارت در ابادی و دولت ترجیح بر بسیاری از ملکها سے فرنگ میدارد و طریق ریاست و حکومت
 ایشان چنین است که پادشاه نمیدارند و ملک ایشان هفت حصه است و در هر حصه مردم مملکت یک امیر معتبر و دانشمند
 هر سال براسے ریاست خود مقرر میکنند و این هفت کس جمع شده در شهر دارا حکومت که شهر امیر و ام است می نشیند و مشهور است
 یکدیگر لچار و بارسلکه سے پردازند و تا که همه ایشان بر یک حکم متفق نمیشوند ان حکم جاری نمیگردد و سوا سے این هفت کس یک امیر
 دیگر است از همه بزرگتر که در مجلس با آن هفت کس امیر سے نشیند اما فعل و در کار میکنند و بزرگے آن امیر حجت است که در زبان

اجداد او کار با نام کرده چه وقتے این مملکت را از تصرف بادشاہ اسپین بر آورده لندا تا اکنون مردم آنجا را اولاد و
احفاد او را در مرتبه بزرگی میدارند و طبقه مقرر داشته اند تا بفرانجا و عجمی مانند سلاطین اما در مرتبه اندک کمتر از بادشاہت
میگذرانند و آن هر هفت امر را در آخر سال مردم مملکت مملغزول میکنند و دیگر از اربابجاسے ایشان مے نشانند اما آن یک
امیر عظیم ایشان که مذکور شد بحال و برقرار میباشد و ملک و لندیز بسیار بر زمین پست است چنانچه دریا سے سمندر در اول و دوم
و سوم هر ماه بعد از ان بتاریخ سینر و هم و چهار و هم و پانز و هم هر ماه طغیانی میکنند و قبل ازین اکثر بگنات که برسواصل دریا بود
در آب غرق مے شدند و آبادی خراب میشد و سکنه آنجا میگریختند بالآخر برای دفع طغیانی آب یک بند در عرض
قریب نیمگروه و در طول آنقدر که آن آب پرگنات و آبادی ساحل سمندر را محافظ باشد بر بستند چه آترین را صد گز حفر
کردند و آنرا از آهن و سنگ و گچ و غیره و نپاشند و بنای مستحکم با ارتفاع صد گز تخمیناً بنیاد نهادند و برین بند اکثر عمارت
سماران و مزدوران هزاران هزار تعمیر یافته انمردم در حال و هر وقت و محافظت آن بند مینمایند و بیچگاه از ان کار
ناقل نمیشوند تا آن بند استوار بماند و ملک را از آب سمندر و طغیانی آن آسینے نرسد و لندیز را سپاه جنگی کمتر و چهار جنگی
کامل بکریل مسکن کامل و لفظ کامل بکریل معروفست و او اکنون در لکنو یا پدامن قناعت کشیده بخوبی میگذرانند
و آنملک در طول یکصد و سی و در عرض پنجاه گروه است و دارالحکومت آن بز نام دارد و بغایت آباد است و همگی چهارده
پرگنه دارد و مردم آنجا رئیس مانند و لندیز مے دارند شیش آنکه در زمان سابق ملک نولر لاند در تصرف بادشاہ الیمان
بود و سکنه آنجا فرمان بردار او بودند بعد مرد و دهور در ملک الیمان شخصی از خاندان اوسر که یکے از امراء نخره آنملک بود
اما اجدادش از قدیم امارت آنجا رسیدند اقبالش روسے به تراج نهاد چند آنکه بمرتبه سلطنت رسید و تمام الیمان
متصرف گشت و بالاخر دست تقدی بر رعایاے آفریزوم دراز کرد و سکنان ملک سولبر لاند از جورش بجان آمدند و در خلع
آن ساعی شدند و راسے میزدند در خلال این احوال حاکم شهر اظرف بفتح و طلام زده طامهمله براسے مھله زده و قسم فامروسی
سفاک و بے پاک بود و روزے در قضاے وسیع بر چوبی دراز گلاہ خود را بعینہ نمود و امر کرد ہر کسیکے باین چوب بگذرد آداب
باین گلاہ بجا آورد و روزے و یلم تل ناسے که در شجاعت و تیر اندازی سہ آمد زمان بود بران گلاہ و چوب یک دست و آداب
بجا آورد و مردم بسیع حاکم رسانند حاکم برنجید و و یلم تل را زخم نمود و گفت این را زیر تسمه کشند حاضران گفتند که او مردے
تیر انداز و صاحب ہنر است انچنین کس را رایگان نیاید گشت حاکم گفت اگر انچنین است پس بر سر پیر او برنجی زنند و او
آنرا پتیر زند و یلم تل قبول نکرد حاکم در شرم خند گفت کہ پدرو پسر ہر دو را بکشند مردم یو یلم تل فہمایدند کہ آخر کشته میشوی پس
انچہ حاکم مے گوید باید کرد و اگر تیر بردن مراوش نرسد شاید جنود شده از سرخون شمار گذرد و یلم تل تیر در کمان کرد
و کبشید و تیغ را از سر ہر تیر زو نظر گینان حیران ماندند آفرین خوانند و یلم تل سواے آن تیر تیرے و دیگر دست و ہشت
حاکم از او پرسید تو حکم اندازی چراتر دیگر میداری و یلم تل گفت بانڈیہ اگر بر من از تیغ خطا کند وہ پسر من رسد او
کشته شود آن زمان تیر را بر سینہ کینہ تو زخم و قصاص خون پس خود بستانم حاکم ازین سخن در غضب شد و ہم برآمد و امر
بزندان و یلم تل قرار داد و جاسے محکم براسے جنس او مقرر نمود چه یک علمچہ در میان جمیل کہ ہشت گروہ تخمیناً طول دو گروہ

۱۰۰

عرض میداشت برای حبس او مقرر نمود و از راه خرم و بدگمانی که کسی او را در راه نبرد با کند با او در کسی نیست و بسوی قلعی روان
شد چون سبزی راه قطع کرد تا گاه بادی تند و طوفان عظیم از برق و صاعقه برخاست و بارش بزرگ قطره بلریدن گرفت و قریب
بود که کشتی عرق شود و مردم کشتی با حاکم گفتند که وایلم تل مردی قوی بیگل و زور آور است اگر او را از بندر با کنی شاید چیزی نبرد
شما بیان کرد و که باعث نجات حیات ما مردم ازین طوفان شود حاکم که دست از جان شسته بود دست و پای وایلم تل بکشاد
و در کرد وایلم تل شجاعت و پیردلی که داشت از کشتی خود در آب انداخت و نام کشتی را گرفت و تکیه بر خدا کرد و آنرا کشتان
بمانی رسانید و خود از آنجا بگریخت و درسی آن شد که حاکم ظالم را از میان بردارد چون مردم از ظلم حاکم بجان آمده بودند گریخت
با وایلم تل بگریزند وایلم تل با حاکم رزم کرد و ظفر یافت و او را نهریت داد و همچنین رفته رفته آتجام خلائیق بر وایلم تل شد چون شور
وایلم تل بسبب بادشاه الیمان رسید سپاه بسیار بر فرج او فرستاد وایلم تل با فوج شاهای رزمی صعب کرد و ظفر یافت سپاه
بادشاه الیمان باقیج و جی منترم گشت بادشاه الیمان مکرر بر مردم سولیسر لاند افواج بی شمار فرستاد و مردم سولیسر لاند مردانه
بکوشیدند و زرمهار صعب و قالمای فاحش کردند هر بار سپاه الیمان را نهریت دادند و این قضایا بطول انجامید تا چهل و
پنجاه سال کشید چه بر بادشاه که بر تخت الیمان می نشست فوج کشته بر ملک سولیسر لاند میکرد و مردم سولیسر لاند مردانه میکوشیدند
و زرمهاره رستمانه مینو و نذا تا آنکه تمام دیار سولیسر لاند از تصرف بادشاه الیمان بر آوردند و مطمئن نشدند چنانچه از آن زمان حاکم
در پیش و ملک سولیسر لاند مقرر نیست و کثرت سپاه آنجا بیشتر است تا آنکه ایشانرا از کسے جنگ نیست و بر ملک دیگرے
بغزم ملک ستانی نیر و نذو هر رعیت آن ملک در بوقت بکار سپاست که در حفاظت ملک خویش میکوشند و بر اندک مملکت
تقاعت نموده اوقات میمانه روے میگذرانند و نذو بادشاهان هر یک میطلبند سپاه خود را بگریه میفرسند و بعد از دو سه
سال طلب میدارند و عوض آن فوجی دیگر تعیین میکنند تا سپاه اولین بملک خود بنیاساید و بیشتر ایسان را ضابطه است
چنانکه بگریه میر و نذو خواه خود و بموجب قرار ماهه میگیند و اگر اندک خلاف قرار و تقاضای بیان آید هالوقت از جدا میشوند و
هرگز نمی باشند و در وفاداری و دلاوری چنان ثابت قدم اند که اگر هر دو طرف مردم سولیسر لاند باشند هنگام رزم مخافت
رزم میکنند مردان میکوشند و دیگر خطا بعضی بزرگ که از آنجمله نیمان و مسرت و سیل و موویند و مسوه و ویس و چنوه و
شکنه اینهمه از خطه باسے کلان اند و دیگر کوچک و خرد و این جمله را ویله پورب الفانطیکه ترجمه آن بزبان فارسی باع قدرت
من نامند همه آن آبادی و شهر باسے بسیار خوب و آراسته میدارند و در ساء آنجا خود را بادشاه میکویانند و بیت ابعت
کسے بادشاه نمیکند اما سکه بنام خود میزنند و بطور بادشاهان میگند رانند و دیگر در یورب ملک بگری است و چون کافه بومان
که همه در تصرف عثمانیه بود و اکنون بسیارے ازان در تصرف او هست و بعضی ازان را بادشاه روس متصرف شده
همین ملک با بسیار آبادند و در همه این ملک مسلمانان و یهودان و نصاری سکن دارند اما از آنجا که بادشاه امین و نیلار
بمسلمان است بسیار سکونت میدارند و دیگر ملک اکبری است طولش یکصد و پنجاه کرده و عرضش صد کرده و پاسے تخت
او مسوده نام دارد و این ملک در تصرف بادشاه الیمان است پس همه مملکت فرنگ تفصیل بیان کردیم چون طول عرض
و حدود آنرا باجمال میگیم بدانکه طول مملکت فرنگ دو هزار و پانصد کرده است و عرضش یک هزار و دو صد و پنجاه کرده و سرحد

این سمندریج بسته است و سرحدش می آن بخش ایشیا است و سرحد جنوبی آن سمندریج مقصر است که آن سمندریجش افریقه را از پور
یعنی فرنگ جدا میکنند بطرف مغرب دریا سمندر کلان است که آن سمندر موصوف مابین فرنگ و امرقه که دیناے نوع عبارت
از دست حدی فاصل است پوشیده نماند که در پورب جزایر بسیار هستند از جمله جزایر انگلند بکاف فارسی و آنرا بریزان
و برطانیة کلان نیز نامند و جزیره مذکور در طول سه صدوسی کرده و در عرض دو صد و پنجاه کرده و پائے تخت این جزیره
شهر لندن است و بادشاهت آن جزیره انگلستان یعنی انگریزان میدانند و مرقوم خواهد شد و دیگر جزیره ایران است
که طولش یکصد و چهل و دو فیکروه و عرضش یکصد کرده است و پائے تخت این جزیره شهر ولین است و در آنجا نایب
بادشاه انگریز میباشد و دیگر در دریای شمالی فرنگ بعضی جزایر هستند که در تصرف بادشاه و میرک اند و دیگر مابین مشرق و شمال
ملک یورپ جزیره های ویند و دیگر جزیره های در تصرف بادشاه و میرک است و متصل این جزیره ایلند و الندر و روحی است
و دیگر جزایر در حکومت بادشاه سویدن اند و در میان سمندر بطرف جنوب که ملک فرنگ را از بخش افریقه جدا کنند جزیره امریکه
و محار که بکاف های فارسی و این در تصرف بادشاه اسپین اند و دیگر پیت لیا و در تصرف انگریز است جزیره کارسیکه در حکومت
فرانسس است جزیره ساردینیا آنجا بادشاه علاجه است و آن را بادشاه ساردینیا نامند جزیره سیلی نگر سین اول در تصرف
بادشاه نپلس است جزیره بوسینه و کرفو و سفایونیا و زیت و لوکا و یه بکاف تازی مجموع پنج جزیره در تصرف مردم و نپلس است
و دیگر جزیره کندیه بکاف تازی در دوس کهنس و تیس و سبلن و سیودت و ساس و پمپس و پارس و سمرقند و سوی برس که آنجا
درخت سرو بسیار پیدا می شود و شیرین و غیره که همه آنرا ملک لوبان میگویند آنجا در تصرف سلاطین عثمانیه اند و مردم این جزایر که
لوبان می اندهمه مذموب لغا سده دارند و جزیره سلاطین عثمانیه میدانند امصار جزایر فرنگ که پورب است تمام بخش و هم ایشیا است
که عبارت از ایران و توران و دیار هندوستان و ملک کرجهان و ارمنی و بعضی ملک روس ملک تمام هفت اقلیم که گفته است چون
اکثر امصار هفت اقلیم که در ایار و فادار مولف حدیقه الاقالیم از کتب متعدد و مثل کتاب هفت اقلیم و غیره نوشته بنا بران این
در گذشته بخش سومی برده از بخش سوم افریقه که مشتمل است بر ملکهای بزرگ و اکنون آنرا تفصیل بیان میکنم ملک مراغه که مراگو
نیز بخش گویند طولش دو صد و پنجاه کرده و عرضش دو صد و چهل کرده و دارالریاست این شهر نفس و بادشاه اینجا مسلمان است از مجا
تلفاسی مسعود و دیگر آنجا که طولش دو صد و چهل کرده و عرضش پنجاه کرده و دارالخلافت این ملک هم اینچنین نام دارد و حاکم اینجا پیشتر
از طرف سلاطین عثمانیه بود اکنون بر آن خود است اما حصه بنام عثمانیه میخوانند و بلخ و خراج پنج نمی دهد و ساکنان اینجا مسلمان اند ملک
یونس طولش یکصد و دو کرده و عرضش هشتاد و پنج کرده و دارالریاست نیز لوش نام دارد و پیش ازین اینجا از طرف عثمانیه حاکم می گشت و
اکنون بهر نزد است ملک ترمی پوبی سه صد و پنجاه و عرضش یکصد و بیست کرده و دارالخلافتش نیز ترمی پوبی نام دارد و حاکم اینجا فقط خطبه بنام
سلاطین عثمانیه میخوانند ملک بانکه طولش دو صد کرده و عرضش دو صد و پنج کرده و دارالخلافتش تولی نامی دارد و آن شهر بیست بزرگ است
اینجا بطا خطبه و سکه سلاطین عثمانیه میدارند این هر پنج ملک از مراغه تا آنکه از ملک بربر میخوانند و دیگر در بخش افریقه ملک طرس و طولی
ازین سه صد و عرضش یکصد و بیست و پنج کرده و دارالخلافتش را قاسریه می نامند و این شهر بر ساحل دریای نیل واقع است و احوال مصر مؤلف
حدیقه الاقالیم در ضمن اقلیم سوم نوشته است اکنون در آن دیار از طرف سلاطین عثمانیه والی روم باستانی نشینند با فضل عمل سلاطین

اینجا

عثمانیه آنجا ضعیف است و سبب چهار کس از اولاد غلامان خلفای علوی که در مصر خلیفه بودند از چند سال الملک ربهست و چهار حصه کرد
میان خود تقسیم نموده معروف اند و گاهی سلاطین عثمانیه روم را خراج با تحالیف میدهند و گاهی سنی و مند و اگر از بادشاهان خوش
می شوند از شهر آنرا امیر اند و ببادشاه روم مینویسند که بادشاه و دیگر لقب رسید پس بادشاه بموجب التماس شان بادشاه سنی و دیگر
مینویسد ملک بلاد او را خرید و پولش بکیناز و دو صد و پنجاه و عرضش یکصد و بیست و پنج کرده و پانصد تخت شهر و است و بادشاه دوم آن ملک همه بت پرست اند
ملک را در پولش بکیناز و دو صد و عرضش سه صد و سی کرده و پانصد تخت شهر گشته بیخ نامی نوقانی و فتح کاف فارسی و بین مکه شده بیمارنده است و
بادشاه مردم آنجا همه بت پرست اند ملک بیکر و لند کینون بیامی تختانی زده و فتح کاف فارسی و بضم رای مکه و او زده است طول و کیناز و یکصد و
عرضش چهار صد و بیست کرده و پانصد تخت این شهر مدیکه بکاف فارسی و بادشاه و ساکنان آنجا همه بت پرست اند کینون و یکصد و پنجاه و عرضش یکصد
سی کرده و پانصد تخت این شهر بکسر کا تختا و نون و یکصد و پنجاه و نون آخر بدستور شاه مردم آنجا همه بت پرست اند و دیگر سینه کلان که نام آن
لونی و ابلی سینه و ایر که که این بر سه امصد ریش نامند و طول هر سه ملک بکیناز و دو صد و سبب دو و پنجاه و عرض آن بمقتد
و چهل و پنج کرده و پانصد تخت ان گوندار است بکاف فارسی و بادشاه آنند یار دین عیسوی میدارد و ساکنان آنجا بت
پرستان و مسلمانان و عیسویان هستند و دیگر وسط افریقه را حبش ریزی نامند اما احوال آن هیچ معلوم نیست گند هر چه بکاف فارسی
گناس کلان اول تازی و دوم فارسی طول آن جمله دو هزار و هفتصد و عرضش بکیناز و یکصد و پنجاه کرده و پانصد تخت لونی است
و بادشاه آنجا عیسوی و ساکنانش عیسویان و مسلمانان و یهودان هستند و این امصار را لیبی ریزی بکاف فارسی می نامند
و اکثر از کناره رود ریاه آن در تصرف مردم بر تکیه است معاصر طولش بمقتد عرضش یکصد و هفتصد کرده است و پانصد تخت
ان میکنند و موزم بیک است و بادشاه آنجا بت پرست است و بعضی بندر های این ملک در تصرف فرنگیان پیکر
است و مردم آنجا چنانست که مردم آنجا طفلان و خویشان خود را می فروشند حتی که بادشاه آنجا نیز و اکثر فرنگیان و اطفال
ایشان را خریدند بملک امر قده برزد و آنجا کشتکاران کنانند گشیل بکاف فارسی طولش چهار صد و پنجاه و عرضش سه صد
و سی کرده و پانصد تخت انملک تنبکوه است و بادشاه و ساکنان آنجا بت پرست اند سفله طولش و صد و چهل و عرضش
یک صد و پنجاه کرده است و پانصد تخت ان ملک نیز سفله نام دارد و بادشاه و مردم آنملک بت پرست اند بکولوش
سه صد و عرضش یکصد و هفتصد کرده است اکثر جا بگستان و کتر شهر آبادان میدارد و رئیس و مردم آنجا همه
بت پرست اند علیان طول آن سه صد و نو و عرضش سه صد و سی کرده است آنجا ملوک الطوائف اند و همه ایشان بتنا
پرستش میکنند و اکثر جا بگستان و اکثر امصار و یار مذکور در آبادی و زراعت
و لطافت هوا بر تمام ملک افریقه ترجیح میدارد و میوه هر جنس که در دنیا پیدا است در آنملک پیدا می شود و سر
شمالی افریقه یورپ یعنی فرنگ و سر حد شرقی آن ایشیا که عبارت از سبقت اقلیم کنه است و حد غربی آن سمنا
کلان مغرب است که فاصله است میان افریقه و امر قده و حد جنوبی آن سمندر کلان جنوبی است آنجا که خط استوا در عین وسط
ملک افریقه می گذرد و مملکت افریقه از دیگر ملک ها دنیا بسیار گرم است و اکثر جا بملک مذکور یک روان و
سدا پادیران است اما زمین کنار های دریا با سه بزرگ چون رود نیل و غیره ترو تازه و بسیار آبادان و همه چیز آنجا

پیدا می شود پس چنانچه جزایر یورپ ذکر کرده شد اکنون جزایر افریقه بیان کرده میشود شمانی متصل بحر احمر است و آن در تصرف
 کرده های متفرقه است و ساکنان آنجا دین و ملت بطریق متنوعه میدارند پاپایست تخت آن کلمتره بادشاه آنجا مسلمانست
 این جزایر آنرا که مونا مند و پای تخت آن شهر خوب است و بادشاه ساکنان آنجا مسلمان این جا رویب از دیگر جزایر آباد است
 بسیار میدارد و جهازها که از فرنگ هندوستان می آیند چندے آنها بنا بر ضروریات مثل آب تازه و اشیاء خورد و ن
 مقام میکنند و آنها ذخیره میگردد گیسر بکاف اول فارسی پاپایست تخت آن شهر اسپین نام دارد و بادشاه آنجا مسلمانست یورپ
 پایتخت آن نیز یورپ نام دارد و آن در تصرف فرنگیان فرانسس است و پاپایست تخت آن ولی تصرف فرنگیان انگریز است
 یورپ پایتخت آن مله و بهتر فرنگیان اسپین است شران و با محو تخت آن نچال است و در تصرف فرنگیان پرتگیز است و
 شراب مبره در آنجا پیدا میشود که با قطار عالم می برند و دیگر چند جزیره ها که آنرا در سے می نامند و پاپایست تخت آنکه بکاف
 فارسیت و آن در تصرف فرنگیان پرتگیز است اکثر بلکه همه این جزیره ها آبادی تمام دهبو او خورم میده او رفه و ملک امرقه
 که آنرا فریقه نیز نامند بر عاقدان پوشیده نیست که حکما را دانیان سلف در کتب خویش نوشته اند که احتمال دارد چنانچه
 بطرف مشرق و شمال زمین است همچنین بطرف مغرب و جنوب بر زمین وسیع و کلان خواهد بود بعضی دانیان در نیهاب
 خیالهای دور و دراز بسته اند اما از گفته و نوشته ایشان حل این مشکل نیست پس از مرور و هو را بل فرنگ خراب کرده و توکل
 بر حافظ حقیقی نموده آن زمین را که پیش ازین مردم هند و روم و شام بلکه تمام هفت اقلیم از ان واقف نبودند پیدا کردند و گوی
 معرفت و تحقیق بچوگان جزایر افریالیان رلودند چنانچه تفصیل مرقوم قلم میگردد چه پیش ازین قریب سده صدسال فرنگیان
 آمد و شد هندوستان از راه دریای عمان که اکنون مسلوک است واقف نبودند اما فرنگیان سوداگر از راه خشکی مابین
 اسکندریه و مصر تا بسویز که بر ساحل دریای عمان است رسیده و زرتو تجارت فرنگ به راه آورده تجارت آن عرب که در آنوقت
 سوداگری هندوستان بدست ایشان بود خرید و فروخت می نمودند چنانچه در هر یک سال بمهامه معموده اجتماع سوداگران
 فرنگ با تجارت آن عرب بنا بر آوردن اشیاء که طرفین را مطلوب می بود فیما بین خود قول و قرار می نمودند و از طرف
 فرنگیان ساکنان دو شهر یکی داس و دیگر جنوه که ذکر آن در یورپ گذشت همه کار تجارت را در دست خود داشتند
 و دیگر گروه فرنگیان را دخل در امر تجارت خصوص در هندوستان نمیدادند چه اشیاء هندیه به قیمت مناسب از هندیان
 میگرفتند و بهر قیمت که میخواستند میفروختند منفعت او سه چندان و زیاده بران میگرفتند چنانچه در آنوقت یک آثار
 بهر ششم خام جم وزن نرمی فروختند و ساکنان دراز بر بنیوال یکدست ازین جهت ایشان بسیار متمول و مالدار شدند
 و فرنگیان دیگر بر ترف و ترقی احوال ایشان حسده می بردند و حسرت می خوردند تا وقتیکه در سن یک هزار و چهار صد و
 هشتاد و سه عیسوی کلیننس نامی بکاف تازی و کلانش بهمیم بنویسد ساکنان جنوه که عالم و فاضل بود از علم نجوم
 و هیئت و هند و احوال دنیا و نوساکن و قوسه تمام داشت و گویند که او اول کسیست که بر احوال سنگ متناطیس در
 زمره نصار می واقف شد و قطب نما بساخت و در دریای جہات چهارگان را در روز و شب و ابر و تاریکی شناسا گشت
 و راه رفتن جہات مذکور می توانست و این اسرار چندے پوشیده داشت و قومی ول شده قیاس کرد که البته راه

بوده باشد تا از طرف مغرب بسواری جهاز جنوب شد و هندوستان میتوان رفت و قول صح آنست که قطب نما
 اخیر تر از شخصی دیگر است و آنکه آنرا ساخته زمانه اول و کهنس ازان کار گرفت چه کهنس منصوبات خود را با دلایل قومی بر اثبات
 دعوی خویش بر کاغذی نوشت و بنظر سرداران جوه گذرانید و درخواست چند جهاز بود و شرح بر آن رفتن خود و هندوستان
 نمودند و در آن موصوف نامیده از آنچه گاه شنیده بودند منقوش کردند و آنرا خیال باطل و دیوانگانه اندیشیده به چشم
 حقارت و تحقیر بر کهنس بگریستند و بسبب این وجه درخواست او را رد کردند و کهنس بر نادانان قوم خود بگریست و گفت
 که شما دولتی معظّم از دست دادید و من اینک از شما جدا می شوم تا با و شما هستم زیرا که بدست آرم و این دولت نصیب او
 گرد و پس او پیش با و شاه فراسیس رفت و مانع انصمیم عرض داشت و در وی نیافت از آنجا بود با و شاه انگلیز رفت
 او بخیل بود بنابراین التماس او را قبول نکرد بعد ازان پیش و آنکه بر تگال رفت و بے نیل مقصود باز گشت کهنس آنچه
 که داشت در خراج آمد و رفت و نذر در سلاطین صرف کرد عاقبت کارش بعبست کشید و بالاخر فرزند با و شاه نسنه فاطمه
 بود احوال او بشیند و او را پیش خود طلبید و بهینه منصوبات و دلایل او بشیند و به پسندید و از شوهر خویش اجازت گرفته
 قلیله از جوهر خود فروخته سه جهاز مع اسباب و مردم کار آمدنی بکهنس بخشید و رخصت فرمود و کهنس در سال یک هزار
 و چهار صد و دو و عیسوی بر جهاز سوار شد و در پی مقصود بر اندر چند روز مردم همراهی او که گاه کناره زمین را از
 نظر نگذاشته بودند و جهاز را از کنار دریا دور تر بردن نمیتوانستند چه تا الوقت سیر و سفر دریا همین طور بود چون یکبار خود را
 را در میان سمندر که زیرش آب و بالا آسمان باشد دیدند و ساحل و زمین از نظر ایشان ناپدید گشت چون از جهات خبر
 نداشتند که درین کجایند و کجا آمد سمت میر و نند و دیگر باد های تند و طلائم امواج که هوید امیشد بیدل و خراسان
 گشته دست از جان شستند و از کهنس بے ادبانه گفتند که ما مردم را باز بملک ما بپایند و الا شمارا بدریا خواهم انداخت
 کهنس با ایشان گفت از مرگ نترسیدم اگر چنین کنید کیست که شمارا بوطن رساند باید که روزی چند صبر کنید پس اگر بیاسل
 نرسید هر چه خواهید بکنید مرد و ملجود با گفتند که اگر این را بملک میکیم گوی در بملک خود کوشیدیم پس طومار و کربار و انبشیر
 شدند و بعد از سی و سه روز زمین بنظر ایشان درآمد و آن یکی از جزیره های ما نامی بود کهنس از شتی فرود آمد و تماشا را
 بشهر نمود و حیران شده با خود گفت که این آن هندوستان نیست که در پی تحبس آن این همه محنت هاکشیدیم و ساکنان
 آن جزیره همه سیاه رنگ و عریان بودند از اکل و شرب هر چه داشتند بتواضع پیش آمدند کهنس محترّی از تحالین فرنگ
 با ایشان داد و چند سکه در آنجا استقامت گزید باز بار سفر بر جهاز کشید و از مغرب پاره راه بطرف جنوب رفت
 و بحزیره کلان رسید و همه اسباب فروری از ماکول و مشروب و ملبوس ترتیب داد ساکنان آن جزیره
 بسیار خوشنویس و خلیق و نرم گوی بودند با حفر متواضع شدند و تحالین آنجا چون مرادید و ریزه های با قوت سخن گذرانیدند
 و کهنس بسیار را ضی و خوشنویس گشت و آنست که عنقریب سترشته مقصود یعنی سیر و تماشا بهند و ستان میسر خواهد آمد چند کسان
 خود را در آن جزیره گذاشت و بملک اسپین عزیمت خواست کرد و دو سه کس از ساکنان آنجا را همراه گرفت و از زنده مرادید و سلمه
 آمد باز دیگر کارها نجاسته و زیور آلات و سیوه جات و آنچه در آن جزیره پیدا میشد اندک اندک همه ازان با خود گرفت و اسپین آمد

و چند سبت بادشاہ پیوست و آنچه آورده بود نظر بادشاہ در آورد و احترام یافت و بعد از دو ماہ مہندہ چہارویک ہزار پانصد مردک
 در انہمان بعضی از صاحبان عالم تہ و متمول بودند از بادشاہ رخصت شدہ بر جہاز نشست و بحریرہ اسپانبولہ رسید
 و سہ سہ کس آنجا گذشت و آن ملک را بی جنگ تصرف بادشاہ اسپین در آورد و چند قلعہ براسے استقامت و محنت
 مردم عمارت فرمود پس از ان بطرف جنوب شدہ بحریرہ کلاف ایکن تازی رسید و آن جزیرہ را بسیار آبادان یافت و
 معدن زر در آنجا بسیار بود و دید سکنہ آنجا بے جنگ محکوم و مطیع او شدند و آن جزیرہ را با اسم از بلہ بیگیم یعنی باغ بیگیم
 موسوم ساخت و چند کسان خود را در آنجا گذشتہ باز با سپاہ نولہ شتافت و رطلال این احوال بعضی از دشمنان کہ
 از اقبالش حیرت میخوردند و حضرت او را بخود در اسے و خیال ریاست متوہم ساختند بادشاہ جاسوسان پیش او
 فرستاد و کشف ازینینہ خبر یافت و مزاج بادشاہ را از خود مطمئن ساخت و بدستور مقرب آنحضرت گشت حسب حکم
 بادشاہ با سپاہ نولہ ستافت و در سال دیگر در جہاز ہا سوار شد و مہندہ شبانروز راست سمت مغرب رفت
 بمساعل رسید آن از جزیرہ ہا مرق جنوبیست و قدرے دیگر بطرف مغرب رفت و دو جزیرہ دیگر یافت و باز سمت
 مغرب روان شد و بالاخر کینا ملک امرقہ رسید و از جہاز فرود آمد آن جزیرہ بسیار آبادان یافت و مردم سفید
 پوست مایل بسرخنی خوبصورت بودند و کلاہ ہا از پر ہاے رنگین بر سر داشتند و لباس ملکف ساختہ در بر کشیدہ سب
 عورت کردہ بودند و طبقہ زلیہ وارید و ہر دو گوش میداشتند و زبان آنجا حلقہ زر ہا وارید و ہر دو گوش و بینی کشیدہ بود
 با ادب و تواضع تمام باز رو مروریاد پیش کفنس آمدند کفنس نیز بیشتر تحالیف فرنگ با ایشان تواضع نمود و فیما بین رابطہ دوستی
 استحکام یافت کفنس بعد چندے با سپاہ نولہ مراجعت نمود مہدین آنرا دیگر بادشاہ ان فرنگ احوال کفنس شنیدہ سرداران
 خود را معہ جہاز ہا بتلاش زمین نو فرستادند مردم پرنگال مملکت کہ یکی از ملکماے امرقہ است در یافتند و اگر نریان پیدا کرد
 و امریکس نام شخصے سوداگر شہر فلارس دیگر دیار بسیار ملک پیدا کرد و مملکت بنام امریکس ہا مرکیہ موسوم گشت و از عجایب
 روزگار آنکہ کفنس در تلاش ملکماے تواریج و لغت کشید و هیچ یک از ملکما بنام او مشہور نشد نتیجہ آن ہمہ سخن و خرابی و بد حالے
 نصیب او گردید چه مخالفان از باز بحضرت بادشاہ او را ہوس ریاست و مثل ان متہم ساختند و در ان باب غلو کردند بادشاہ
 او را طلبیدہ بزندان فرستاد و کلمش در سن یکہار و پانصد و شش عیسوی در حبس برد و او بد تدبیر ضایب و خوش خلقی و شیرین
 زبانی این ہمہ ملکما را بے جنگ در تصرف بادشاہ اسپین در آوردہ بود بعد از ان ناظران و حاکمان دست تقدسی و ظلم بطبع
 رز و جاہ بر سکنہ اسپانبولہ دراز کردند و در ابتدا سال قریب شش لکمہ کفنس را بکشتند و مردم آنجا را از شکنان درندہ شکار گرانیدند
 تا آنکہ از ساکنان اسپانبولہ کسے در آنجا نماند و نیک پرواختہ شد بعد ازین قضایا پس از یکدو سال از طرف بادشاہ اسپین حاجی
 مسے بفرماند و کار تر با شہد پیادہ و ہنریدہ سوار و چند ضرب توپ خر و بد انست نام زد شد و با این فوج قلیل غزیت تپ تپ
 ہر دو کاف تازی کہ بادشاہ ہیست بسیار کلان و آبادان مملکت امرقہ کہ انرا امرکیہ بیشترش خوانند نمود و پائے تخت ککو ہر
 بود بغایت وسیع و بزرگ و در وسط کولابی عظیم و راہ آمد و شد در ان شہر بر ان کولاب کہ ہر چہا طرف ان کولاب مراطماے
 سنگین در غایت متانت ساخته بودند و عمارات اشہر ہر سنگین و رفیع و دکاکین آراستہ و چہار سوی بازار ترتیب دار است

تمام تعمیر یافته و تمام شهر معمور از زر و نقره و جوهر و آلی ابدار بشمار و تمنا می هر کس در آن شهر در هر وقت با مذک ترود و موجود و ساکنان آنجا بکثرت و ازدحام تمام در رعایت جمعیت و فراغیالی بے زحمت در عیش و کامرانی شب و روز میگذرانیدند بهشت آنجا که از دے بنا شده کسے لایا کسی کارے بنا شده و در عاق وسط شهر عمارت بادشاه در رعایت متانت و آراستگی تعمیر یافته چه ستونهاے آن همه از سنگ بسم گوناگون پیرداخته و گنبد و مندرهاے با کارهاے طلا و یاقوت نقشهای رنگارنگ و تصاویر غریب و عجیب زینت یافته و بادشاه آنملک که نامش موسیٰ روم بود بادشاهے بود کجمنت و شوکت مینایت که صد سزار پیاده هر وقت به پاسداری و حراست او قیام داشتند و هنگام سواری بر تخت مرصع کارے سوار شده و امیران عالیقدر آنرا در شش گوش خود میکشیدند و فخر خود میدنستند و اوله و همت و سخاوت و عدالت و انصاف داشت و در سخاوت و شجاعت گوی از بادشاهان عصر خویش ر بوده و اکثر ملکا اطراف را از دور و نزدیک تسخیر کرده غلایق و زطلل حاصلت آن بادشاه با سودگی و رفاه میگذرانیدند و اسلحه سپاه آنملک تیر و کمان که پیکان تیر از سنگ چقماق و یکا تخوان و خارها می که در تیر تعیین میکردند و دیگر نیزه خنجر که بر جبهه باشد از سنے و چوب که سر آنرا بر سنگ باریک میکردند و هنگام رزم آنرا بر مخالف می انداختند و از آهن چون شمشیر و دیگر اسلحه ساختن نمیدانستند و از بار و دگر که و توپ و تفنگ مطلق خبر نداشتند و اسب در آنجا بار سنگین بود و گاهے نمط آن کرده ندر آمده و ندر پیده القصد فرماید و کار نیزه با فوج قلیل که بسبب حره توپ و تفنگ با وجود کثرت تک یک کس فرنگی صد چند آن بودند و تو این ملک کور سید اول چند کس از باشندگان آنجا بتواضع و خلق پیش آمدند و اسباب ضروریات از ماکول و مشروب و ملبوس و غیره حاضر آوردند رئیس فرنگی نیزه آنها تواضع و مدد اکر دو چندگر آنجا سکونت در زیدیه با آن جماعه اخلاص پیدا نمود چند آنکه فی الجمله بزبان ایشان آشنا گشت و احوال ملک پر رسید کسان آنجا کیفیت ملک مسکو و شهر آنرا از آبادی و وسعت و لطافت و نزهت و وفور زرع و اسباب بیان کردند با ستماع آن فرماید و کارها را خواہش سمیر و تسخیر آن در اول از یکی ممد شد و کسان آنجا از آمدن مردم نوسنید پوست بگتر پوست که در دل خود یک جانور میب ایشکل قیاس میکردند به بادشاه که کو خبر داوند سزار الطاف و اخلاق فرنگیان که در باره خود مشا به میکردند به بادشاه گفته فرستادند و آنکه در کتب ما و سیبیه بسینه مایان از سلف نجلف شنیده ایم که این مملکت بروست کسانیکه پسران آفتاب خواهند بود و سحر خواهند شد همانا که این مردم پسران آفتاب اند که باین شکل و صورت و اخلاق پسندیدند تصف اند و چون مردم آنملک گایے جهاز و صورت این مردم ندیده بودند بقیاس خویش میگفتند که جهاز جانور زنده بر روی آب روان و اینکرده یعنی مردم از شکم این جانور با نصورت میب بر آمده اند و وقت سردادن توپ که هنگام صبح و شام موافق ضابطه بر جهاز میزدند و نوزم خویش میگفتند که این جانور یعنی جهاز جانوری عجیب است که در هر چهار پاس آنس و شمل از شکم خود بیرون میدهد و دیگر چون اسب ندیده بودند هر گاه سوار اسب دیدند می گفتند که این عجیب آدمی است که شل و پو چهار پا و دیگر اعضا میدارد چه آنجماعه اسب و سوار را یکے میدنستند و همچنین از دیگر حرکات فرنگیان متعجب میشدند و چه کیفیت به بادشاه خویش میرسانیدند فرماندگار بر چندی و تو این ملک کو مانده پیش بادشاه آنجا که موے رونیه نام داشت شتافت و با او ملاقات کرد و بر دوستی در باخت و بالاخر هوس سخن مملکت در دماغش جای گرفت بادشاه را بدعا قید کرد

ساکنان ملک زوغار او و حبس باو شاه خویش خبر یافته بجنگ پیش آمدند و بر اے خلاصی باو شاه سعی بسیار کردند اما بدست آن مطلوبان جزیه سر و سنگ بنود پس جنگ کردن و جان و اذن و از کلمه توپ صد بار پدیدن و از تفنگ و سنگین هزار گشته دست شدن همان بود درین گیر و دار باو شاه القوم که بر بام زرآن خانه مقام میداشت و بجهن بام استاده تماشا رزم میکرد ناگاه سنگی بر سر او رسید و ازان کشته شد و بسیارے ازان قوم نقتل رسیدند و بقیه السیت منزم گشتند و ماب و کا و ظفر یافت و خویشان و فرزندان موئے روئیه را از سلطنت بے دخل کرد تمام ملک کو تبریف خود در آورد و باندیشیه آنکه ساکنان آن ملک سرکشی نگنند همه از مردوزن و بچه که بدست آمدند بطلم تمام بکشت کسانیکه خبر داشتند گرنجیته بجا بایست و در و دراز و جنگلاب و همیشه و کوه با پناه بستند چنانچه بعضی تا حال از اولاد ایشان در کوه با و جنگلها بمانند و چون و ماند و کار نر و دیگر بگردان اسپین مملکت را از ساکنان اصلی خالی کردند زمان و بچگان و مردان کشا و زر و رعایا اهل حرفه از اسپین طلبیده شهر با و آبا و میا بطور خود ساخته آنجا مقیم گشتند بمروایام در همه ملک مکه کو آباد شدند و ملک دیگر که نام آن برده است نیز گرفتند و اکنون اسپانیان بر تمام امر قجوبی مستولی اند و امر قجوبی که عبارت است از ملک وسیع و زرخیز و مزارع آن ملک و بر دوتره فرما و صلی و لیلیا به و جزایر آن ملک کو پا و استانبوله و لولور کو ویریندار و مار کارینا و جوان فرماندیزد و غیره اند پوشیده نماند که مکه کو در طول یک هزار کرده و عرضش سه صد کرده و ملی است خوش آب و هوای لایق زراعت که تخم بایست و هند در آنجا بجنوبی میکارند و انار و انناس و ترنج و لیمو و سنگتره و خوبانی و سیب و نارنجیل خوب میشود و مشک آنجا بسیار کلان و رس و درو بنیایت نرم و شیرین بے باشد و معدنهای زر و نقره در آنجا بسیار چنانچه هر سال زر و نقره بیش از آنجا باو شاه اسپین میرسد و در آنجا رادویات نباتی و حیوانی و معدنی چون برگ و گل و ثمر و صمغ و مانند آن و از عنبر و مشک و لادن و دیگر زمره و یاقوت و لؤلؤ و زهره پید میشود که تمام فرنگ ازان مستقیم است اقصیه ملک مکه کو در بعضی فواید دیگر ملکهارد وینا برتری میداد و ساکنان آنجا که اکنون عبارت از مردم اسپین است همیشه در کمال عیش و عشرت میگذرند ملک تره و ماد در طول هفتصد و در عرض سه صد و پنجاه کرده بنیایت خوش آب و هوای مزرع ملک پیر و طولش نهصد و عرضش دو صد و پنجاه کرده و در نیمک معدن نقره بسیار گشتکار از سر حبس بجنوبی تمام میشود و در نیمک اصصا بر بنیت و آراستگی تمام و آبادی لاکلام اند ملک جملی در طول شش صد و در عرض دو صد و پنجاه کرده و آب و هوای ایش بملک پیر و مشابهت تمام دارد و ملک پهلان در طول هفتصد و پنجاه و در عرض پانصد کرده باید دانست که قدر مرقومه در طول و عرض عبارت آباد است و در باقی جاها مردم اسپین نرفته اند و خدا الملک تا حال نمیدانند که تا کجا است و بنیاید که آباد کرده سکونت میدارند آب و هوای نیک میدارد لایق زراعت و تاکو خوب در آنجا میشود چنانچه هر سال بسیار بسیار از آنجا بفرنگ هتد فروخت میفرسند اما جزایر آن ملک سیکه و کونیه پیرس گویند طولش سه صد و پنجاه و عرضش سی و پنج کرده و بوفور آبادانی معروفست لفضل کرد و مرغ در آنز مشکربنا کو آنجا بسیار خوب و فراوان میباشد و دیگر هر چه لایق عیش و زندگانی انسانست در آن جزیره حاصلست اسپانوله مازمی آن دو صد و بیست و پنج کرده و نهنمای آن هفتاد و پنج کرده و در آن جزیره شهر با بنیایت آباد و بار و نوق تمام اند و آب هوای آنجا بنیایت سازگار ابدان انسانست نیشکر

و در کتب کتب نمانند و تنگ کو و اقسام خورش از نباتات بقول جنوب در آنجا جنوبی پیدا میشود و تو گوید طولش پنجاه و عرضش
بست کرده است هر چند که خرد است اما همه آباد است و بر دیگر جزایر آبادی در جهان دارد و ترند در طول چهل و پنج در
عرض نمی کرده در آبادی از دیگر جزایر کم نیست مادکارینا طولش بست و عرضش یا زده کرده اگر چه خرد است لیکن همه
آباد و ساکنان آنجا از رویا دشور صدق مروارید می یابند و می فروشدند جوان فرماندیر بسیار گلکان و لایق تر زراعت است اما
مردم اسپین آنرا یاد نموده اند لیکن هر سال کاوان هنگی هزاران هزار از آنجا گرفته می آرنند و سواکه جزایر مرقومه
دیگر جزایر بسیارند و مردم بسیار اسپین بدان رسیده و دیده اند اما تا حال در آن آباد نشده اند لیکن آن همه دوجه
قابل کشتکار و آبادی را هستند معلوم باد که چون دیگر فرنگیان دریافت کردند که مردم اسپین ملکهاست و وسیع در امر
پیدا کردند و حاکم بر آن گشتند و زرقه و جواهر از معدنات آنجا بدست آوردند و دیگر قواید بسیار از آن ملک و دیار
بآنجا رسیده بود اما هر قمر در هر قمر فرنگ جا گرفت فرنگیان پرتگیزی و انگریز و فرانسوی و ملاندر که و لنڈز گویند
فوجها و جهازها بر تلاش ملک و جزایر امرقه فرستادند فرنگیان پرتگیزی بر ازل پیدا کردند و متصرف گشتند و ملک مذکور بسیار
آباد است پرتگیزی طولش کینزار و دو صد پنجاه و عرضش سه صد پنجاه کرده میگویند و سرحد او و طرف شمال و مشرق
سمند و سمت مغرب ملک لیلیانه و جانب جنوب دریای امارن جریان می دارد و اهل پرتگیزی با ساکنان اصلی آنجا دوست
گلی کرده اوقات بخوبی میگذرانند چه با یکدیگر نسبت و قدری و پیوسته نموده نکاح و شادی میکنند اما ریاست و سلطنت
آنجا بدست پرتگیزی است و پادشاه پرتگیزی را که پرتگال تیرش گویند هر سال از آنجا بار فایده جزیل میرسد و کان الماس
آنجا هست اهل پرتگیزی در سن کینزار و پانصد و چهل و نه از تولد عیبه علیه السلام از فرنگ در آن ملک رسیده اند و پادشاه آنجا
زرها کردند و آخر و سار بر ازل باج و خراج به پادشاه پرتگال پذیرفتند پرتگیزیان با ایشان صلح کردند از آن تا اکنون که
قریب دو صد و چند سال میشود و فیما بین بنا مصالح قایست و هر دو فرقه در آن ملک و وسیع با عیش و عشرت میگذرانند
انگریزان در سن کینزار و پانصد و هفتاد و سه عیسوی با نوبه شمالیست و چند جهاز از آنجا است و امرقه روان شدند
و بلکه رسیدند که از ملک و غیره بسیار رایل بشمال و اقصی آنرا از کاندانا مند و امرقه شمالی با امرقه جنوبی پیوستگی دارد
و متصل یک آتش یعنی پاره زمین که در طول زیاد و در عرض اندک مانند پیل در میان هر دو امرقه که شمالی و جنوبی باشد
و وسط و بر زنج است که از امرقه شمالی با امرقه جنوبی بر اه خشکی میتوان راه یافت و آتش مذکور را آتش دارین می نامند
با حبله انگریزان بسج و جنگ اکثر از دیار و امصار امرقه شمالی را متصرف خود آوردند و شهرها و آبادیها بر طریق
خوش ساختند و مسکن گردیدند و اکنون انگریزان امرقه شمالی و هم همسری با انگریزان فرنگ میزند و از پادشاه
باعنی شده آتش پیکار با انگریزان فرنگ متعل می دارند و ملکه امرقه شمالی کی کشتاد است طولش چهار صد
و عرضش صد کرده و هوایش بسیار خوش و دلکش و اقسام نو که در ملک گرم سیر و سرد سیر حاصل میشود و در آنجا
پیدا می آید در دوجوب و غله از هر جنس در آنجا کشتکار میکنند و امصار بسیار آبادان در آن ملک است و هر چه بر
عیش و آرام انسان ضرور است در آن ملک موجود است و پیش ازین کانداد در طرف فرانسویان بود و انگریزان

از فراسیما بکنگ گرفته ملک بوا اسکات لاند طولش کیصد و هفتاد و پنج و عرضش کیصد و بست و پنجاه است و بهر آن
آن در جنوب از هوای کف کثرت است و تیره چندان آبادان نیست و آنجا یک بنات در کلانگی مثل درخت پنبه
بسی باشد که ازان پارچه بسیار خوب و پاریک می بایند و تجارت مردم آن ملک ازین پارچه است ملک نو در طول
دو صد و هفتاد و پنج و در عرض کیصد کرده و ایش بنایت خوب و آبادی بسیار و او اسباب غرض و پوشش
و آنجا جنوبی و ارزانی بدست می آید ملک قدیم طولش کیصد و پنجاه و عرضش هفتاد و پنجاه و بهر آن خوش و شهر آباد
دارد و جنوب ماکول و بقول و درختان و نباتات مفیده و کار آمدنی در آن دیار فراوان میباشد قاره در طول کیصد و
پنجاه و عرضش کیصد و بست کرده است و آن از دیگر ملکها بسیار بسیار آباد است و اسباب طرب و نشاط در آنجا
نیک بحصول می آید و در طولش کیصد و بست عرضش کیصد و پانزده کرده است و ایش خوش و آبادی بسیار میدارد
مقدور طول بر صد و پنج و در عرض کیصد و بست کرده بدستور مهربی لاند هوای آنجا بسیار سرد و در طول بر صد
پنجاه و در عرض کیصد و چهل کرده آب و هوای سازگار و آبادی بسیار میدارد جزیره لانساید و هشتاد و بست کرده است
این ملک قابل زراعت است اما چندان آباد نشده است باید دانست که سوای این ملک جزایر بسیار متصل امرقه در طرف
انگریزان است که از جمله جزیره سلیمان طول هفتاد و عرضش شصت کرده است نیشکر آنجا بو فور پیدا میشود و ساکنان آنجا از قزاق
شکر بر و م انگریز و فرنگ بسیار متوجه باشند قاره در طول بست و یک و در عرض چهارده کرده است آنجا نیشکر و نخل و تخم
و پنجه بسیار میشود و مردم آن جزیره بان چیز تجارت بسیار میکنند و سوای آن جزایر بسیار از جمله تصرفات انگریز سیزده
جزیره مثل بر باد و در بسیار آبادند و بانی چندان آبادی ندارند و باید دانست که سیر فراسیما و بلاطیران ازین ملکها جزیره
بر امرقه تصرف میدهند اما چند سال است که اکثر تصرفات ایشان بدست انگریزان ماند و اکنون چند جزیره خود تصرف
اوشان هستند پوشیده نماند که ملکها امرقه و جزایران در کل بقصیل مرقوم شده اکنون بطریق احوال بعضی اوصاف
امرقه و حدود این قلم می آرد و مخفی نماند که ابتداء امرقه بطرف شمال هراتل است و شهر مذکور دیار امرقه را از مملکت فرنگ و
افریقه جدای کنند و ابتدای امرقه طرف مغرب با مسفکه است یعنی دیار امرقه بر ساحل غربی یعنی الطرف دریای ماسفکه
واقع است و این طرف دریای مذکور مملکت اسپاسپ کوی دریای ماسفکه میان امرقه و سیاه حدی فاضل است و بطرف
جنوبی امرقه دریای جنوبی است و ابتداء امرقه بر ساحل شمالی هراتل است ابها آن بیست شمال تا مال معلوم
نیست که تا کجا است اهل فرنگ هر قدر که بطرف شمال رفت اندر حد آن نیافتند اما تا بنوبه دست از تلاش برند شش
و قیاس آنست که امرقه بطرف شمال از ملک روس و با چین اتصال دارد و هر سال چهار بار بنابر درخت این راز روانی شوند
لیکن تاب و توان شدت سرما که بطرف شمال می شود ندارند بنابر آن مراجعت می نمایند چهار بار بجهت شود و چهار نوبت بمانند
و نیز مردمین براه خشکی روانی می شوند اما اوشان هم وقتیکه طرف شمال می روند از شدت سرما و بیش و دشت سمنگ
بسیار نخل مقصود و باد میگردند اما امید میدارند که راه یافته شود بر آنکه مملکت امرقه بسیار دراز و کلان است هر جا که دورتر رود
نخل مقصود است و واقع شده است در اتری روز و شب و فصول و پیدایش نباتات و حیوانات تفرقه میدارند و گرم

واعتماد ال سهروران می شود امر قه در کثرت و کلانی نهر با سه شیرین و خوشگوار در دختان کار آمدنی برای ساخت عمارات
 و شجره های دو چشم و نباتات خوش مزه و گل های رنگین و خوش منظره و شبنم و معدنیات از جوهر و نقره و در مملکت و دیگر متصرفات مثل
 سیاه و کبریت و زرنج و غیره بر ملک های ثنیای کهنه که هفت اقلیم پیشین است امتیاز و برتری سیدار و اکنون بفضیلت طبع
 سامعان و خوانندگان بندی از احوال ساکنان اصلی امر قه می نویسد چه وقتیکه مردم اسپین اول با مر قه رسیدند در ملک مکه
 و یزد آبادی بسیار دیدند در سر در ملک با و شاه عالیله با شوکت و شجاعت تمام بوده و همه ایشان آفتاب پرست بودند و بعضی
 از مردم دشته و شهری تان لبشکل ای عجیب و غریب ساخته نیزی بر ستیخند و در میان ایشان کتب و کتابت نبود اما کتب تعداد
 بسیار میداشتند و هر چه می خواندند در قصه و تاریخ و دیگر دینچه اگر می خوانستند که چیزی نبودند پس تصویر و نقشه همه احوال بر تخت میکشیدند
 و بجای رنگ پرده رنگارنگ زر کرده از گوند بر تخت می چسپانیدند و چون اکثر مردم ملک مکه و دیو گندم گون یا بل سبزی بود
 و راضی باینست منواضع و لباس ایشان از پارچه پنبه و غیره و چرمهای نفیسه و برای خوش رنگ که باز و جوهر سپهر چو مثل
 از چوب وزر و زیمچ پانیدند و غذای ایشان از گوشت جانوران هر جنس و خوب ماکول بود و از خواندن و نوشتن عاری بودند اما
 بطور خود بخوبی تمام میکردند از ایند فرنگیان آنچه کثرت و از دوام مردم در شهر مکه و دیو دیدند و دیگر ممالک امر قه مشاهده کردند و نسبت
 و ساکنان اکثر جاهای این ملک مثل مردم دست غرب و تاتار و دیگر قایم نماده گاه در اینجا در دست و مخراسیکان خانه بردوش سبزی بر رنگ
 ایشان از مردم شهر مکه بسیار سیاه و علم در میان ایشان مطلقاً نداشتند و بت با بشکل قبیح است که از مالک شرفی نامیدند
 می پرستیدند و میگفتند که حق تعالی مالک نیکی است و پرستش نیخو اهر چه از پرستش متنه است اما از مالک شرفی ترسم او را از چالوسی پرستش
 میکنم تا او را از ضرر رسانیدن باز دارم و لباس این مردم صحرا و دشته از پوست جانوران شکاری که گوشت آنها می خوردند و پوست
 از آن لباس میکردند و شراب ایشان آب شیرین و شکر گندم میکردند و خانهای ایشان از چوب و نی بوده و مردم صحرا و دشتی
 چنانچه بودند حالاً نیز هستند چون تو اسبج در میان ایشان نبود هیچ احوال مردم امر قه از اصل و نسل معلوم نیست اما هیچقدر معلوم
 نیست که مردم مکه و یزد و دیگر ملک امر قه بلند تر بودند و راضی و اطوار میگفتند که اجداد ما از مشرق زمین آمده بودند و انبیا قیام
 میکنند که این زمین فراخ و مملکت وسیع که اکنون پیدا شده است و این در فهم و قیاس حکمای سلف و دانایان پیشین نبوده احتمال
 میداد که لطف جنوب که در این زمین بسیار خواهد بود که ما حالا از آن خبر نداریم اما هر سیکه بر کوه و شکل کوه ارضی نظر خواهد کرد خواهد دید
 و از آن سبب است و دیگر دلیل بر بودن زمین دیگر لطف جنوب آنست که هر سال جزایر نو در بحر جنوب یافته میشود و در آن جزایر مردم
 آبادند و ایشان میگویند که اجداد ما از جنوب و مغرب آمده اند و صورت شکل این مردم از دیگر مردم تقریباً در وجهانیت سیاه فام و کرم
 منظر اند و اطوار ایشان که از اطوار ایشان از اطوار دیگر مردم جدا گردید و اخلاق و خورش ایشان بخوبی میباشد و عاقلان را نظر بر اخلاق
 است نه بر نظر و رسوم چه هر رسم خست از قلم تقدیر یا نموده پنج سال می شود که در فرنگیان جزیره دیگر لطف جنوب پیدا کرده اند و ساکنان اینجا
 از زن و مرد و طفلی روی خود پلک تمام چشم را از کار و دوسوزن ریش کرده رنگ سرخ و نیلگون و مانند این در آن تقییم می کنند و علاج بسیارند
 چنانچه در هند بسم زنان از زلی و دره و دست و پا از سوزن ریش کرده و سوزن بینه میکنند چون پیشوایان آنها میدانند و آنرا موجب ریش
 سیدند و در هند آنرا کوه بخفای دادی نامند و در آن جزیره همه را این کار ایشان باشد و احوال این جزیره عالی درین کتاب که بفارسی ترجمه کرد

چونچه این نخل ششماهه پیدا کردن جزایر پیشین است که گنسن فرغانه و کاترو دیگران پیدا کرده اند اما اکنون که کتاب مرتبه خود مینویسد در آن جزیره و هر چه که دیگر نو مینویسد یافت خود مینویسد نخلی نماند که بعد تحقیق چهار بخش دنیا بخاطر این احقر اعباد گذشت که بندی از احوال ملک انگریز نوشتن عالی از فائده نخواهد بود و پیش دوست کیرنگ یعنی مولف حدائقه الاقالیم دیگر اهل هند پذیرا و پسند خواهد افتاد چرا که اکنون در هند و استان فرنگیان اگر بر بعضی صویحات متصرف شده در معنی حکمرانی می کنند البته در اول نوشته اند این احوال انگریزان در یافتن خود پیش بود بنا بر این بضیافت طبع طالبان سخنهای راست ساده از الفاظ اطلاق می نویسد چه این کم با شکسته تکلم و کسسته قلم عبارت رنگین و الفاظ دقیق مشقت اندر که شیوه نویسدگان شیرین بیان هند و ایران است سخنان خود را بر پایه الفاظ دقیق و لباس رنگین مکتوب اند و پوشانید اما وعده میکنند که سخن عالی از رستی و قوع خود نداشتند و اغلب که نزد نوشته اندان در عاظم سخن راست و صاف از نیت جهانی بهتر خواهد بود و کارکن کارگزار از گفتار باید داشت که ملک انگلاند یعنی مسکن انگریز جزیره ایست از جزایر فرنگ و آن را بر پایه زبان پرتالان گلان نیز نامند چنانچه جزیره برتانیه مولف حدائقه الاقالیم در ضمن آخر قلم خود هم مرقوم نموده است چه جزیره مذکور مسکن اصلی انگریزان است و آن در طول یکصد و هشتاد و کرده و در عرض یکصد و پنجاه کرده است و اطراف این سمندر است لهذا جزیره نامید شد چه بی سواری جهاز از اینجا بر آمدن و یابد انجار رسیدن میسر نیست و این جزیره تا اکنون از حوادث و انقلاب زمانه محفوظ مانده است و در دولت جمعیت بر اکثر ملکهای جهان بر تبه افزون تر است و جزیره مذکور از فرنگ نیست اما چون متصل ملکهای فرنگ واقع است لهذا آنرا از اضلاع فرنگ میشمارند و در از ترین روز در جزیره انگلاند هفتده ساعت و سی دقیقه بجزئی میشود و هوای این جزیره گاهی سرد و گاهی گرم اما سرد و به نسبت دیگر ملکهای شمالی مایل با اعتدال است و فصل بهار اینجا از داخل شدن آفتاب در برج حوت تا آخر جوزا و تابستان از داخل شدن آفتاب در برج سرطان تا آخر سنبله و فصل خزان از داخل شدن آفتاب در برج میزان تا آخر عقرب و فصل زمستان از وقت رسیدن آفتاب در برج قوس تا آخر دلو میباشد و در هر چهار فصل بلایه شود چه اکثر بعد سه چهار روز و دو سه کهری می بار و از این سبب همین زمین سرسبز و هوای گرم می ماند و در زمستان برف می بار و در خلبه می شود و سردی بسیار می شود و در تابستان اگر چه گه می می شود اما اضیاج دور کردن لباس و بادکش نیست تا لبستان اینجا مثل آخر زمستان و اول بهار هند و استان میباشد و در انگلاند و اضلاع آن چند نهر آب شیرین بر زمی وارد و آن باعث و فور زراعت و آبادانی آن ملک است و دیگر نهرهای خرد بسیار اند که در زراعت و شرب حیوان می شوند و اکثر کشتکارهای اینجا گندم و جو و میله شد و فواکه هر قسم چون شفتالو و زردآلو و سیب و ناسپاتی بکثرت و بتر میشود و سواهی این میوه نبات گوناگون و نباتات مفیده چند و چند که نام و نشان آن در هند ندیده و ندانم که در هند و استان آنها را چه می نامند تفصیل و تشریح این از مقدمه و رایان عاجز با صلاح و زبان هند بیرون است و دیگر از اختراع صاحبان باریک بین جهت پیدا کردن میوه های گرم سیر و در آن ملک است که در باغات سردها میسازند و اندران آتش می افروزند و میکارند و بر سقف سردها فواکه و نباتات گرم سیر میکارند و باغبانان گرمی گرم و زیاده موجب طبیعت این کاست می دهند تا آن نیکبایند و نیک بخت می شود و بجهت نوری میوه تابستان در زمستان بخصول می بیند و در انگلاند هر چه از نباتات و حیوان و گل دریا چین که سبب پرورش و تفریح انسان و روان است خوبه و کثرت پیدائی میدارد و اشیاء متنوعه هند و احره و روم و شام و چین و ایران و دیگر ملکهای جهان که تجاران هر دو را در هر قوم بر چهار بار کرده بسیار می آید همین بارزانی و آسانی بدست می آید و مردم انگلاند از کثرت

و دیگر

تجارت و شمری اشیاء ملک خود را مصارو گیکر اکثر متول و صاحب ولت میباشد و اکثر خیرهای ملک انگلاند یافت مخصوص بانات از
هر رنگ و آفته نشینی و سواده و زرد و توپ و تفنگ و شمشیر و امثال این انگلیزهای کلان و تصادیر از قلم سیاه و رنگ آمیزی گوناگون نظر
شیشه های و بلور و در بین خور و بزرگ و ساعت فزنی که عوام گهری نامند انهمه بخوبی ترین و بسیار زیاده و در تمام محاکم میفرشند و زرد
اشیای مطلوبی هر ملک عوض آن می ستانند و در ملک انگلاند اسپ و گا و خوب بشود و بز و میش و آهو و دیگر جانوران چند و دیر بسیار است
با وجود پیدایش گا و قلبه رانی و کشتکاران اسپان میکنند و در اینجا از حیوان ضاره از جنس سباع و دو و بیش هرگز نیست گویند در زمان
گذشته گرگان بسیار بوده آن همه را بشکار میکنند و از حشرات ارض اینجا میچ نیست و از عوام ماس هم اینجا کم است و ملک انگلاند
آبادی است که اگر تفصیل بر دازد و فایده تر تب شود می ترسد که مردم هند و غیره اعتبار نکنند بابران از تفصیل احوال ملک انگلاند گذشته
عمدان خانه در میان احوال بگرد شهر کلان معطوف میسازد و بعد از آن ابتدای احوال انگریزان و سلطنت ایشان خواهد نوشت
یک در خلافت و مستقر سلطنت انگریز است و این شهر نیست بر ساحل نهر تیندوک در عرض برابر گنگ که در شرق کال متصل چهار کوه می شود
و آبادی این شهر هر دو ساحل نهر است و برای آمدن مترو دین سه مرا طاز سنگ سفید ساخته اند که قیت عمارت این شهرت بخشی
بنیادگان است و طول این آبادی از هر دو طرف دره زیاده از چهار کرده و در یعنی گرد آن قریب ده کرده و درین شهر سه صد پنجاه
دو گر جائینی عبادت خانه از سنگهای سرخ و سفید که با سنگ مرمر و شیش و عقیق و غیر آن را ساخته اند و در شرقه شفاخانه بسیار و دیگر عمارت
با شاه دارکان دولت بارونق و آراشگی تمام است و همه عمارات این شهر از خورد و بزرگ از خشت است و فرش اه این شهر
در هر کوه و بازار از سنگ سفید است و هر دو طرف راه برای پیادگان جدا مقرر است و گاوی و بیل و اسپ تا بین می روند تا این
و آفت پیادگان نرسد راه سواران از راه پیادگان جدا باشد و نهر آب در آن شهر همین جاری است و حکم است هر کس که قاضی است
و نجاسات و ملک لاچوس پیش دروازه خود میسازند آنرا در نهر با گلند در دروازه بسته شود و آب نهر محض برای صاف داشتن شهر ساخته اند
و نهر دیگر جهت آبنوس و غیره اضرع است چنانچه در هندوستان آب از خزانه براسه نواره کجوس میرسانند همچنین از دریا پوشیده
شاهراه سربک زیر زمین تا نهر یک خانه شهری رود و آن آب از دریا بجانده می هر یک ساکنان شهر میرسد و در حیاض میرود این
آب که در غلاخانه شایخ سرب میرود از نجاسات صاف می ماند و آب اندرین شاهنجهمین جاریست و برای ساخت و مرمت این
کچین ساکنان شهر موفق قدو طاقت هر سال بار و ننگان نهر قد میرسانند و بر اصحاب داشتن راه هر سه روز وقت شنب روز چهار و یکشان مقرر اند که سر دراز و چون
صبح بخیزد که در راه اقامه باشد از بار گاوی باز کرده بیرون شهر می برند و دیگر بر آروشن داشتن راه اکثر وقت شب فائوس انگلیز بر ستونهای تعلق و تویب
یکدیگر نصب کرده اند و در هر فائوس چراغ انگلاند نهاده اند و بر شیل ز شام تا صبح چراغها فروخته میباشد و جهت صفا کردن فائوس چراغها در آن شهر شیلان مقرر اند
و در این شیلان شمشیر از نهر و نا شهر مقرر است و بر آگاز نهر دار و نهر مقرر است که مشعلیجان تابع حکم اویند و با شمشیر اگر کسی بیگانه که ازین راه در
واقف نیست دارو آن شهر شود و از دیدن رونق چند انغ افروندس قیاس کند که سبب این غیر از جشن نخواهد بود این
بروشنی هر شب که میباشد کسی را شعلیچه همراه سواری بیرون احتیاج نباشد و کسی نمی برد و سواری در آن شهر بر گاوی و بیل و پاسبان
که بوجهی نامندی شود بعضی کسان آنرا از خود میدارند و کسانیکه ندارند بکریه یا سانی بدست می آرند و در ملک انگلاند پنجاه و دو کوه
که آنرا کوهی نامند و در هر یک ازین کوهی شهرها گوناگون است که از خورد و قیاسات و در سات بسیار و همه آن بازنیت تمام آبادند و تحصیل انگلاند سال

بنام هنگام صبح هفت کرد و مقتدا و پنج ملک روپیّه نهند همیشه از انجمله یک کرد و بست ملک روپیّه صرف خاص با و شاه مقرر است
 و دیگر خرج برای حفاظت ملک راجزاسه کار قواعد سلطنت مقرر است و با و شاه بے مشورت مشیران سلطنت زیاده از صرف خاک
 خرج کردن نمیتواند و دیگر در وقت کار هر قدر زیاده از تحصیلات مقرر برای خرج سپاه و جهازی جنگی در کار می شود تحصیل میکنند
 اما بطوریکه هیچ ایدابر ملک نرسد چنانچه درین سال که یک هزار و هفتصد و هشتاد و عیسوی علیه السلام مطابق یک هزار و یکصد و نود و شش
 جبرست برای خرج جنگ که اکنون اگر گریزان با فرامیسان محاربه دارند می کرد روپیّه تحصیل شده است تحصیل باین نوع مقرر است
 و رسال آئینه که جنگ واقع خواهد شد خرج آنرا در آمدنی آخر سال حال شخص و تجویز کرده تحصیل میکند بنا بر آنکه سبب زیادتی تحصیل
 بر رعایا تصدیق نشود و با و شاه و مشیران ملک مبلغ مشخص شده را در شروع سال از مهاجنان لطریق قرض میگیرند و چون قواعد
 سلطنت بنایت درست است مهاجنان خوشی خویش زر بقرض می دهند و نفع مهاجنان از آنچه که او انداخته تصدیق و روپیّه در ماه
 مقرر است زیرا به تنگی آسانی از رعایا تحصیل کرده میشود و دیگر در سال جنگ و یا سواری این اگر با و شاه خرج زیاده از صرف
 حاضر خواهد میکند بشیران ملک حساب میدهند اگر چیزی خرج غیر موعود باشد که پسند مشیران نباشد در رسال آئینه تحصیل صرف خاص
 کم میدهند برای دریافتن ضوابط سلطنت اگر نیز از بسیار اندک که خلاف سلطنت نهند است بلکه اکثر ملک جهاتست نوشته اند
 دیگر باید دانست که پسران کلان با و شاه ولیعهد میشود و هر گاه که با و شاه فوت گردد و او بسلطنت می نشیند و اگر از اتفاقات
 پسر کلان در زندگانی پسر میرود او را پسران بوند پسر کلان او یعنی بنیره کلان با و شاه بعد از مردن با و شاه فرمان روا میشود
 و این برای درستی نسل و نسب و رفع خوزری مقرر کرده اند چنانچه یکی از پسران خود با و شاه متوفی دعوی سلطنت کند
 یک کس از سپاه و رعایا موافق با و نخواهد شد پس مملکت از قند و نسا و شانشرا و گان محفوظ میماند و برای خرج شانشرا و گان و تلفیه
 فراخو حال ایشان مقرر است بجزئی میگذرانند و آن از تحصیل ملک با و شاه بایشان میرسد تا که مردم شانشرا و گان بر مواضع
 رفیه تحصیل کنند شانشرا و گان می خورند و هرگز با حکومت سلطنت کار نیست و اگر خواهد شد بعهده در فوج با و شاه بگیرد و الا در خانه خود
 بعدگی نشسته و دو دو مقرر می بگذرانند و اگر با و شاه را پسر نباشد دختر کلان با و شاه بعد از فوت پدر جانشین میشود و اگر آن
 دختر تا کسی با و شانشرا و گان نکاح کند شوهر او را در سلطنت هیچ تصرف نیست و بسلطنت ملک انکلان رسیدن نمیتواند اما پسر
 کلان او که از شکم آن دختر پیدا شده است بعد از فوت با و شاه است میرسد و با و شاه اگر نیز زیاده از یک زن که با و شانشرا و گان
 باشد نکاح کردن نمیتواند و اگر از سر و اولاد باشد او را اعتبار نیست و این قاعده برای آن مقرر شده است که نسل و نسب
 سلطان خراب نشود و در صورت نبودن پسر و یا دختر از زن منکوحه با و شاه متوفی برادر دوم با و شاه متوفی اگر در حیات
 باشد با و شاه میشود و بعد از او پسر کلان او و اگر برادر با و شاه که با و شاه شده است و او را فرزند نباشد برادر سوم با و شاه بعد
 فوت او با و شاه میشود و دستور پسران او شان بموجب ضابطه مرقومه بسلطنت میرسد و باید دانست که سلطنت اگر نیز
 عبارت از سه عالم است یکی با و شاه دوم مجلس امیران معظم و سوم مجلس مردم رعایا و عمده که عمده الرعایا مند پس با و شاه
 اگر نیز بے مشورت امیران و عمده الرعایا عالم خود جاری کردن نمیتواند که ملک و آبادی آن در امن میماند و اگر یک کس
 ازین هر سه که با و شاه مجلس امیران و عمده الرعایا باشند خواهند که زیادتی و ظلم بر فرودستان کنند نمیتواند کرد و اگر رعایا ناکند پیش

تعمیر و دو اگر از اتفاقات بادشاه ظالم باشد از سبب ان و مجلس کار که خلاف عنایه ملک و موجب سبکی باشد کردن نمی تواند
 و اگر بادشاه خواهد که مبلغ زیاد از وجه مقرری از ملک تحصیل کند و در ان باب استراضی هر دو مجلس طلبند و آن هر دو
 بحکم بادشاه راضی میشوند حکم بادشاه جاری نشود و ضابطه مجلس امیران چنان باشد وقتیکه کار عمده در پیش آید همه
 امیران در دربار خود جمع آیند و در باب نیکی و بدی کار مذکور با یکدیگر مباحثه کنند و هر چه در دل آید میگویند و یک امیر برای
 اینکار مقرر است که با هر یک امیر می باشد که تو ازین کار راضی هستی یا نه اگر راضی است میگویند که راضی هستم و اگر
 راضی نیست گوید راضی نیستم و امیر پرسنده نام هر یک امیر جدا جدا در کتابی مع جواب مینویسند و چون از پرسیدن و
 نوشتن فارغ میشوند آن کتاب را می بیند اگر نامهای امیران راضی شده از نامها امیران ناراضی شده در کتاب می آید
 انکار در آن مجلس در تحت جاری شدن باشد پس چند امیر معظم بر اے اینکار مقرر اند که بحضور بادشاه رفته عرض دارند که
 بر اے اعیان فلان کار مجلس امیران راضی شده اند و دیگر باید دانست چنانچه مرضی بادشاه و امیران بر اے
 اجر اے کار ضرور است همچنین مجلس عمده الرعایا نیز ضرور است چه بے مرضی ایشان جاری نمیشود و مجلس عمده الرعایا
 عبارتست از پانصد و پنجاه هشت صاحبان نجیب الاجداد مالک المال که رعایا بے هر پرگنه و هر شهر و هر قصبه بکنار هفت
 سال از طرف خود بر اے نشستند و مجلس دیگر هشتاد و سه سلطنت تجویز میکنند و طریق تجویز کردن ایشان
 چنین است که رعایا در کنان شهر و پرگنه در یک مجلس جمع آیند و صاحبان که داعیای بخندمت دارند حاضر می آیند
 بعد از ان یک کس که بر اے اینکار حاضر و مقرر است از رعیت میگوید که فلان و فلان صاحب میخواند که و کالت شما
 در مجلس عمده الرعایا بگیرد پس تو از و کالت کدام صاحب راضی هستی آنکس جواب میدهد که بر اے وکیل بودن فلان
 صاحب راضی هستم پس نام آنکس زیر نام آن صاحب که قبول کرده است مینویسند و وقتیکه نام همه رعایا نوشته شود
 پس آن صاحب در و کالت او مقرر میشود و تا هفت سال آن صاحب در و کالت او مقرر میشود و تا هفت سال آن صاحب
 و کالت او مینماید و این صاحب را عمده الرعایا نامند و اگر کسی از عمده الرعایا پیش از تمام شدن هفت سال بمیرد رعایا
 جهت تجویز کردن دیگر عمده الرعایا بر اے هر قدر روز و ماه که در هفت سال باقی مانده است جمع میشوند و بطریق مرقومه یکی را وکیل
 میکنند باید و است که طریق مباحثه کردن و صلاح کردن و رضا طلبیدن در مجلس عمده الرعایا همان پنج است که در مجلس امیران
 مذکور شد و دیگر باید دانست که سه ماه در سال این مجلسها هر روز برای اجزاد ان کار سلطنت و در دربارهای خود در شهر لندن
 جمع میشوند و هر یک ازین دربار در سعادت عالی که متصل در بار بادشاه است آنجا جمع آیند و گاه باشد که تمام سال نمی نشینند
 تا حکم چسبند و در باب اجزاد ان کار سلطنت مقرر کنند پس وقتیکه بادشاه خواهد که حکم تو جاری کند یکی از امیران خانگی و نزدیکی را
 پیش مجلس عمده الرعایا بر اے حکم بادشاه راضی اند چند صاحبان از مجلس خود مجلس امیران میفرسیند و ایشان را امیران
 میگویند که بادشاه از نام دم در فلان کار رضامی خواهد و ما برای جاری شدن آن راضی ایم پس مجلس امیران چنانچه مذکور
 شده مشورت میکنند و رضایت مید گیر می جویند اگر مجلس امیران هم راضی شدند بادشاه میگویند که مبارک است پس بادشاه آن
 کار جاری مینماید و الا فلا باید دانست که از بودن اختیار و دوست هر سه فایده ظاهر است چه اگر سه ملت نشوند کار جاری

و در وقت مشورت هر سه بنا بر پاس مرتبه خود در باب حق از باطل جدا کردن بکلمه دور اندیشی سخن میگویند باندیشه یکدیگر میگویند و اگر از سخن نالایق از مرتبه خویش چشم مردم پشیمان حقیر نشوم و دیگر باید دانست که خلاف شرع عیسوی و قوا عد سلطنت نمیتوانند کرد چه شرع و قوا عد سلطنت در قیاس مردم و ملک از حکم بادشاه هر دو مجلس بزرگتر است بنا بر آن کار را با ایالی از خیال خود نمیتوانند کرد و بادشاه امیر و فقیه همه در قید قوا عد سلطنت و شرع می نامند و بیرون نمیتوانند رفت و دیگر باید دانست که سوا کسی بادشاه کسی از شاهزادگان و وزیر و بخشی و امیران بزرگ و خورد و مرد سپاهی و سلا حدار نوکر دشمن نمیتواند مگر معدود و چند بر خدمت نگاه میدارند لکن از وزیر و امیر و همه کسان در قید حکم بادشاه میمانند و قوا عد ملک بحال و برقراری مانند دیگر همه سپاه در حکم بادشاه اند اگر بادشاه سپاه کار خلاف شرع و قوا عد سلطنت فرماید کسی قبول نمیکند ازین سبب این ملک و دین و دست می ماند چنانچه در ملک انگلاند کسی زیر دست را چه مقدور دارد که یک پرگاه از زیر دست بگیرد و القصد ملک انگلاند در غایت رونق و کمال آبادیست چه سیکس از خورد و بزرگ پامی از خود بیرون نمی نهند اکثر انگریزان بسیار خداترین مردم دال و کتر بتیجه خدا پرستی آنست که اکثر ایشان بملکها می دور دست منظور میشوند و معرفت که مردم انگلاند دین نصاری میدارند و شرع ایشان از کتاب توریت و انجیل است و اگر در بعضی چیزها از مسلمانان خلاف اند اما در جزا و سزا دادن بندوبست دنیا مشابست میدارند چنانچه برای هریدی میدی جداست و برای قتل فضاص مقرر است و برای اکثر کار طریق و بندوبست چنانچه مسلمانان دارند انجام نمی نمایند و تفصیل مسایل و غیره از کتب فقه عیسوی فرصت نبود و حاله بموجب وعده در بیان ابتدا ابوابی جزیره انگلاند و بادشاهان آنجا که در زمره انگریز است سطرپی چند تخیر می آرد بلکه در باب ابتدا ابوابی جزیره انگلاند اقوال مختلف اند و در هر یک قول فقرات غریب و عجیب منقول اند که از بیان کردن آن از مطلب باز میماند اکنون سلاطین آنجا راجع مبدی احوال ایشان مینویسد که بر تواریخ اعتبار تو اند شد باید دانست که پنجاه و دو سال پیش از تولد عیسی علیه السلام جوس قیصر بادشاه روم قدیم که در آنوقت همه فرنگ و روم و شام و اکثر از ملک افریقیه در تصرف او بوده چند جمار با فوج جنگی بنا بر تسخیر انگلاند تعیین کرد و مردم انگلاند در آنوقت بت پرست بودند و رئیس بادشاه در میان خود بنده شدند اما از علم و رسمیات دنیوی چندان واقف نبودند و اکثر شغل و کار ایشان شکار بوده و مثل صحرائیان عرب تجارت و دیگر معاملات نمی پرورند لباس ایشان پوست جانوران و خانها ایشان از سنگ بے کج و اوضاع و اطوار بی پروای و عدم تربیت اخلاق بود و وقتیکه سپاه قیصر روم در ملک انگلاند رسید اکثر چه بر انگریزان تلف یا قتلد اما ماندن ایشان در آن ملک مقدور و یار نبود بعد از چندس از بادشاه انگریز صلح کرده بروم مراجعت کردند از وقت رفتن الفوج تا سال پنجاهم پس از تولد عیسی علیه السلام کسی از بادشاهان روم بر ملک انگلاند نشکر نفرستاد و دو سال پنجاه و یک عیسوی کلا دیوس قیصر یکی از سپهسالاران را با فوج بسیار جهت تسخیر انگلاند تعیین کرد و آن سپهسالار اکثر از اضلاع و نواح و مملکت انگلاند بدست آورد و در میان در آنجا قلاع و امصار تعمیر کردند و استقامت گزیدند پس از آنوقت تا سال چهارصد و چهل و هفت عیسوی ملک انگلاند در تصرف قیصر روم ماند و در غیره ملک بنیایت آباد شد و انگریزان و رومیان با یکدیگر آمیخته شدند پس از آن بادشاهت روم قدیم از انقلاب زمانه خراب شد و در تمام فرنگ لوک طوا ایف گردیدند و همچنین

در انگلاند هفت بادشاه شدند و سالها همین طور بماند تا آنکه در سال هفتصد و هشتاد و هفت عیسوی یکی از پادشاهان
 استکان انگلاند در هفت صد و هشتاد و هفت عیسوی مطابق یکصد و شصت و پنج هجری بانزده سال از خلافت مهدی عباسی
 باشد منصور و واقعی عباسی گذشته بود بر شش سلاطین انگلاند را بر انداخت و بر تمام مملکت انگلاند متصرف گشت و خود را
 بادشاه انگلاند خواند و باشکوه و رونق تمام تاسی سال راند و در سن هشتصد و بست سه عیسوی درگذشت و بعد از او پسر
 کلانش بن اکبرت بادشاه شد و نوزده سال سلطنت کرد بعد فوت او پسر کلانش بن ایولوفت بسلطنت رسید و پنج
 سال ملک راند و بماند و او را هم پسر بود برادرزگیرش جانشین شد و در هشتصد و چهل و هفت عیسوی درگذشت و بعد
 از او پسر کلانش بن آلمرو پنجاه و یک سال بارونق تمام سلطنت نمود و اکثر قواعد ملک که تا اکنون جاسه انداخته
 کرده اوست و بعد از او پسر کلانش در هشتصد و نود و هشت عیسوی بادشاه شد و بست چهار سال ملک راند و نماند
 و بعد از او بر تخت نشست و پس از دیکه بعد دیگر سلطنت کردند و درگذشتند و پس از اولمز بر تخت نشست بعد از او کوت
 بادشاه شد و مرک بروشگر کشید و او را از ملک براند و خود بر تخت انگلاند بنیشت و بادشاه گشت او با اولاد و قبایل خویش
 بر چهار سواری شده بملک دانش پناه گرفت و همانجا درگذشت و ملک انگلاند از سن یکمزار و هفت عیسوی در تصرف کنوت
 و اولادش ماند تا آنکه در سن یکمزار و چهل عیسوی عا و درین با و مید مملکت انگلاند را از بادشاه و ترک باز گرفت و بادشاه
 شد و بعد از او پسر کلانش و پس از او پسر شاکه آخرین ملوک این طبقه است بادشاه شد و در عهد او در سن یکمزار
 و شصت و شش عیسوی ریگن و حاکم بارماندی برو خروج کرد و برماله طرف یافت و با استقلال بست و یک سال ملک
 راند و بمرد و بعد از او پسر کلانش که نام داشت بگومت نشست و سیزده سال سلطنت کرد و در شکار بر خم تیرکی از امر
 خویش که بر او انداخته بود خطا کرد و بر چپم او رسید و از آن زخم بعد از یکد ساعت درگذشت و او اولاد نداشت برادر
 خوردش بسلطنت نشست و سی و شش سال ملک راند و او نیز اولاد نداشت بعد از او همشیره زاده اش نوزده سال
 سلطنت کرد پس از او دوم از خویشان او بسلطنت نشست و سی و پنج سال ملک راند و نماند برادر دیگر بر تخت نشست و
 او خیرات سخاوت هم داشت و فوجی بر اے دفع مسلمانان بی بیت المقدس و نواح شام برد و صلاح الدین رزمهای صعب
 کرده و جاهل بسیار از او گرفت و آخر صلاح الدین از و صلح نمود و در سن یکمزار و یکصد و نود و دو عیسوی از دیار شام بملک
 خود مراجعت نمود و پنج سال دیگر بارونق تمام سلطنت کرد و درگذشت ذکر شروت و قنوت او در بعضی تاریخ عربی در
 ضمن احوال صلاح الدین دیده ام و بعد از فوت او برادر خودش بسلطنت رسید و او بغایت زاهد خشک بود چه خود را غلام
 پاپیچو اند و جاگیرات سیر حاصل بسیار بنیایان پاداد و بنا بران امر از و ریجیده سرکش شدند و بادشاه ترسیده پاپیان
 پاپارا از ملک خویش بیرون کرد و آنچه امیران خواستند قبول نمود و هیزده سال ملک راند و درگذشت و بعد از او پسرش
 سوم بسلطنت نشست و او اخلاق حمیده داشت بارونق تمام پنجاه سال ملک راند و نماند و بعد از او پسرش بر تخت
 نشست و سی و پنج سال سلطنت کرد و درگذشت و او مردان و عالم و فاضل بود و در عهد او رعایا آرام تمام زندگانی
 کردند و پس از او پسرش ثانی بسلطنت نشست و بعد از چند سالی طبعش از راستی و انصاف برگشت امر او رعایا او را

از سلطنت خلع کردند پسرش را طفل بود بجای پدرش نشاند و او پنجاه و یک سال پادشاهت کرد و ملک بسیار از فراسیسیان بگرفت و در تمام بادشاهان فرنگ مشهور و نام او را بود و بعد از او نیره اش صاحب تخت گردید اما مثل پدر و جد خویش نبود که از خویشان او برود و فرج کرد و نظریافت و او را پسر کرد و هفت سال سلطنت کرد و در گذشت و بعد از او پسرش ده سال سلطنت نمود و کارهای بانام کرد که دیگران بسالهای دراز نتوانستند که در چهار فراسیسیان تمام در تصرف خود آورد و بعد از او پسرش که طفل شیرخواره بود در عمر نه ماه بگواراه سلطنت آرام گرفت و آنچه گفته اند که افسوس بران ملک که طفل باشد بطور آمد چه خویشان پادشاه برای نیابت سلطنت در میان خود فساد انگیزند و باید گیر رزم نمودند و پادشاه گاه در دست هم نگاه در دست عسما افتاد درین قضایا ملک فراسیسیان از دست رفت و در ملک انگلاند فساد عظیم پدید آمد اما با انیمه شورش سهرزی سی و هفت سال سلطنت کرد و در ظلال این حال یکی از خویشان ابدور و نام برود و فرج کرد و او را اسپر ساخت و بر تخت نشست و خود را سهرزی چهارم لقب نهاد و بست سال پادشاهی کرد و بعد از او پسر کلاش که طفل هفت ساله بود بر تخت نشست و بعد از چند ماه از مخالفت عم خویش قبیل رسید و غم او بسطنت نشست امیران ملک از او رنجیده بیش سهرزی که با دختر پادشاه ابدور و در محوم منسوب بود پناه جستند و او با آن قابل جنگ کرد و او را بگشتن بجا او بیاد شاهی نشست و خود را سهرزی هشتم خواند بست و چهار سال ملک راند و در سن کیزار و پانصد و نه عیسوی در گذشت و بعد از او پسرش پادشاه شد و خود را سهرزی هشتم خواند و او آنست که خود را از مکر و فریب پایا و پادریان را بید و سر از اطاعت ایشان باز زد و ریاست پایا بر انداخت و تفصیل این قضایا در بیان احوال پایا در ضمن روم گفته گشت و سهرزی هشتم سی و شش سال باروق و عدالت حکومت کرد و در گذشت و بعد از او پسرش به سلطنت نشست و هفتده سال ملک راند و مانند او و فرزند سکه داشت خواهرش سهرزی نام بر تخت نشست و شش سال بریاست پرورخت و بسوی عدم شتافت و چون سر را اسپر و دختر نمود خواهرش بسطنت نشست و چهل و هفت سال پادشاهت کرد و رعیت پروری سلطنت کرد و در عهد او انگریزان اول براس تجارت به بند آمدند و در بندر سورت مسکن گرفتند و او زنی عاقله و فاضله بود و چند کتب مشتمل بر قواعد سلطنت و جهان داری تصنیف نمود و او را سهرزی که امیران ملک بنا بر حصول فرزند حبه روح گرفتن عرض کردند تا مایکی از پادشاهان فرنگ مناکحت کند قبول نکرد و گفت که ملک من شوهر نیست پس چگونه شوهر کنم و دیگر آنکه اگر شادی کنم فرصت برای تنظیم امور سلطنت گجا خواهد بود و این را در عمر مقبلا و سال که از آن جمله چهل و هفت سال سلطنت کرد و در گذشت و بعد از او خاص دختر زاده سهرزی هفتم بود و بر تخت نشست و او نه نیک بود و نه بد و پنجاه و یک سال پادشاهت کرد و او را اسپر پیش جهانگیر پادشاه هند با تحف و هدایا فرستاد و در خطوط درخواست مکان برای عمارت کوشی تجاران انگریز نمود جهانگیر التماس را قبول کرد و جاسی در شهر سورت برای سکونت انگریزان بداد چنانچه ذکر آن در تاریخ محمد قاسم فرشته در ضمن دیار مسطور است و بعد از فوت حامض پسرش بانشین پدر گشت و بست و چهار سال پادشاهت کرد و در سال آخر از جلوس او اکثر امراء ملک حرم در میان

خود خیال مابستہ میقتند کلمہ روم و فرمان یک کس بودن خلاف حق است پس خروج کردند و باو شاه را گرفت بگشتند و
اطفال و عیال آن شہید از ملک بیرون کردند و خود ستو لے شدند و اطفال شاہ معلوم در ملک فرامیس پناہ
گرفتند تا بعد از وہ سال مردم ملک از ظلم امپراتور نکو گرام نخبیدہ بروخروج کردند و اطفال باو شاہ مقول را طلبیدہ
و پس کلانش را بر تخت نشاندند و امرا و حکو ام بعضے کشتہ شدند و بر خے بملک دیگر گریختند و او باو شاہ نیک
نہاد و عیاش و طرب دوست بود سی و پنج سال سلطنت کرد و در گذشت و پسران بسیار از او باقی ماندند
اما هیچ کیے از بنن باو شاہ ہیکن نبود لہذا بموجب ضابطہ سلطنت انگریز برادر خورش سلطنت نشست و
او خوب سیرت بود اما عیبی درشت کہ از ارتکاب آن سلطنت از دست داد چه پیش ازین مرقوم شدہ
کہ پایاے روم سلف در اکثر ملک فرنگ بنا بر انکہ مردم او را پیش رو دین عیسے شمرند حتی کہ او را از کسی و شاہ
ناخوش میشد رعایاے ملک جہت پاس خاطر پاپا با ن باو شاہ بددشا کے میگھیند چون ہنری ہشتم باو شاہ
انگریز ہمت بروفع استیلا و ظلم نابالستہ بود و پادریان پاپا را از ملک نکلا ند بیرون کردہ خود را خلیفہ دین گھیسوے
در قلمر و خود مقرر نمودہ بود و این قضایا بگذشت چون تمام سلطنت ہنری ہشتم در جنگ و جدل پاپا و بادشاہان
کہ رفیق پاپا بود گذشت و بدستور ایام سلطنت ہر دو دختر او در دفع سد پاپا صرف شد چه در ہر جنگ رنقا
پاپا خراب و پامال گردیدند و آخر از شرارت خود باز آمدہ در ایام سلطنت حامض اول و حاریص اول و حاریص
دوم مقدر نمود کہ سر لفسا بردارند اما وقتیکہ حامض ثانی کہ ذکر او حالابیان کردہ میشود بر تخت برادر مرحوم
جلوس کرد امید ہاے پاپا و فیقان او باز از سد نو سر منبر شد چه حامض ثانی در ایام شاہزادگے خود از پادریا
فریب خورہ در مذہب پاپا گردید ازین سبب امر او ملک با خود مصلحت کردہ پیش برادر او حاریص باو شاہ فریاد
بردند کہ حامض حال مذہب پاپا گزیدہ و فکر اجر اے آن در تمام ملک میدارد و چون حضرت باو شاہ پسر شریکے
نارند کہ بعد از حضرت بر تخت نشیند پس حامض وارث ملکست خداوند کہ سلطنت او چه فساد خواہد خاست و مردم
پاپا از روز باو شاہ ہم دین خود و مذہب پاپا جاری کردہ سر غرور خواہند برداشت اگر باو شاہ او شامرا حمایت کند ہمہ
قواعد سلطنت ابر گرد و مملکت لبطلم پاپا باز گرفتار شود لہذا فکرے فرماید حاریص باو شاہ ہر احوال براد
خورد بگریست و گفت ہر چه شما گفتید پسندیدہ است اما حامض برادر منست و بعد از من بخواہد اولادش کسے دیگر
وارث تخت و تاج بنا شد و دل منیخواہد کہ بنا بر متابعت پاپا او را از ملک بیرون کنم اما تدبیرے اندیشیم کہ او ہم باو شاہ
شود و قواعد سلطنت نیز از سر پاپا محفوظ ماند چه اولاد حامض را تبریت خود بگیریم تا کہ دین پدر خراب نشود و دیگر از
حامض سو گند بگیریم کہ اگر بعد از من باو شاہ شود متعرض دین کسے نگردد و خدمات عمدہ کسے کہ دین پاپا دارند نہہ چون
حامض این را قبول کند و خود تنہا بر مذہب پاپا ماند از دین یک کس قواعد سلطنت ابر نشود و بعد او کہ اولادش
سلطنت خواہند رسید بطریق ما خواہند بود امر تدبیر حاریص پسندیدند و اولاد حامض را بطور دین مملکت
تبریت دادند و تبر حامض سو گند خورد کہ من تنہا بر دین پاپا پرستش کنم و در باب دین و آئین کسے متعرض نشوم چون

حاریض درگذشت حامض بر تخت نشست و دو سال برقرار خود قایم ماند و کسی را در باب تبدیل دین و آئین مسترض نشد و در سال سوم از جلوس خود بگفته پایا و پادریان فیب خورده و مزاجش بنوع دیگر متغیر گشت و در خلال این احوال از بلطن بادشاه بگیم پسرے متولد شد و سواے این طفل اورا پسر دیگر در حیات نماند مگر دو دختر بودند که بموجب قرار بر خلاف دین پدر تربیت یافت بودند و هرگاه که شاهزاده پیدا شد امر از حامض گفتند که شاهزاده را بر طریقت و آئین ملک تربیت کنیم بحکم تسلیم فرمایند حامض برنجید و قبول نکرد و خدمات عمده مثل وزارت و غیره اند او شان اشراف نمود و بنزدیکان و هم مذہبان خویش تقویض نمود و فساد نمود که حال بجز مہدین مانکے و دیگر خدمت مانید و غیره مضملات غیر از مہدین خود دیگر میخوانجو اہم فرستاد امر اچون این سخن بشنید متفکر گشتند و دل بر ہلاک نہاوند و بر اے دفع شد بادشاہ باتفاق یکدیگر کمربستند چه نوشتند کہ ولیام و داماد بادشاہ حامض را بر تخت نشانید و شاهزادہ نوپیدا را بدست آمدند و بمردم مہدین ملک بسپارند تا تربیت کنند و ہر گاہ شاهزادہ بسن تمیز سید اورا بادشاہ کنند ولیام شوہر دختر کلان حامض باشا رے امر ابر حامض خروج کرد و دوزان بنکام حامض خواست کہ با امراباغے در سازد و التماس آنها قبول کند امیران قبول نکردند حامض ناچار شدہ پسر خود را ہمراہ گرفت بے جنگ بر جہاز سوار شدہ بمملک فراسیسیان گریخت و اما در سوام ہم تخت نشست حامض مگر جہاز ہای بے شمار با سپاہ بسیار از بادشاہ فراسیس گرفتہ بجنگ داماد خویش آمد و منہزم باز گشت و بالاخر لباس زہد پوشید و در ملک فراسیس گوشہ عزلت گذرید و یازدہ سال بسپرد و در گذشت القصہ بعد از حامض دامادش ولیام چہ نیاخت زوجہ خویش کہ دختر حامض بود و بسطنت نشست و او بادشاہ با بہمت و شوکت ددر قوا عد ملک داری و پردر ش رعایا سہ آمد روزگار بود و بروفق تمام سپیدہ سال سلطنت کرد و اورا اکثر فتوحات بر فراسیسیان دست داد و در سال یکہزار و ہفتصد و یک عیسوی در گذشت و چون اورا پسرے بود و زوجہ اش پیش از وفات شدہ بود خواہرا کہ دختر خود حامض بود بر تخت نشست و او زنی عاقلہ و نیک خصلت بود در عہد از ملک ارونق بسیار شد و عالمان و فاضلان را بسیار پرورش میگرد و سپیدہ سال سلطنت نمود و در نہزار و ہفتصد و چہارمادہ عیسوی در گذشت بعد از وجارح کہ دختر زادہ حامض اولین بر تخت نشست و در ابتداے سلطنت پسر حامض افواجے کہ پیدر شس ہمراہ خود بمملک فراسیس رده بود و بر دین و آئین پاپا تربیت کردہ بود و خروج کرد و بے نیل مقصود ماند و حامض در سلطنت شتقل گشت و در سن یکہزار و ہفتصد و ہشت و شش عیسوی کہ دوازدہ سال از سلطنتش گذشتہ بود در گذشت بعد از پسر کلانش جارح ثانی سی و چہار سال باستقلال سلطنت کرد و در سال یکہزار و ہفتصد و شصت عیسوی در گذشت و بعد از و نیرہ اش کنن پسر کلان بود پیدر شس مرده بود بر تخت جد خویش نشست و ملقب بجارح ثالث گردید و او بادشاہ صاحب عدل و داد و رعیت پرور بودہ و اکنونکہ یکہزار و ہفتصد و ہشتاد و دو عیسوی مطابق سن یکہزار و یکصد و نود و شش ہجری باشد نسبت و دو سال از جلوس جارح ثالث گذشتہ و در تصرف این بادشاہ سواہی جزیرہ الکلاند کہ ملک اصلی مسکن انگریزان است ملکہاے وسیع و بسیار آباد در ہر بخش زمین بہت چنانچہ

نوکرا اصداریک در امر ترقیہ ہستند بیان کرده شد و آنچه در ہندوستان است بیان آن نیز بجا ہاں خویش گذشت امید از خراب
 خدای غرض آن دارو کہ بادشاہ عادل با قلع و دست نواز دشمن گذران را بار و فوق و شوکت تمام تا سالہای دراز و حفظ
 امان خویش نگاہدار و پوئشیدہ نما ند کہ دوست یکدیگر شیخ الہ یار بلگرامی از من پرسید کہ کینہی چہ معنی دار و بنا بر ضیافت
 طبعش سطر چہ خوردان بان بنویسد کہ لفظ کینہی بزبان انگریز عبارت از جماعہ فرہ دوست ہواں خواہ دو نفر باشند و یا
 صد کس از تجار باشند و کینہی انگریز کہ اکثر بر لاد ہند حکومت میدارند عبارت از گروہ تجاران است و صل کینہی ہمین است
 کہ گذشت پس چند سو و اگر ان کلان اموال و خزاین خود را بدست چند کس گزیدہ از زہرہ خویش کہ از بیع و شری ہندستان
 واقف اند سپردند و از بادشاہ انگریز فرمان گرفتند و بجز او شان کسی دیگر انگریز بطرف ہندوستان برای تجارت نرو و
 وجہ حصول فرمان چند لک روپیہ سالیانہ بادشاہ انگریز میرساند و نیز رخصت یافتہ اند کہ در ہند ہر جا کہ خواهند تلاح سازند
 و سپاہ برای حفاظت آن نگاہدارند و ہر قدر ملک از ہند کہ تصرف خود دارند مبلغ معموودہ بخرانہ بادشاہ انگریز رسانند
 چنانچہ کینہی انگریز یعنی سو و اگر ان انگریز انکو کس سن بکھار و یکصد و نو و شش سیر است از بنی و مندراج و ارکا ہٹہ
 و بنگالہ و بہار و کینہ و غیرہ و یار ہند را از بادشاہ انگریز بعضی مبلغ سی ہوش لک روپیہ سالیانہ اجارہ گرفتہ و زر معموودہ
 بخرانہ بادشاہ انگریز میرسانند و دیگر از مال تجارت ہند از ہر جنس فی صد چار روپیہ بطریق محصول بادشاہ میدہند
 بالحد کینہی تجاران فرنگ گماشتہ ہی خود را اجازات مع مال فرنگ زر نقد برای خرید فرہ و ہندستان فرستادند و کینہی
 در وقت سلطنت نور الدین محمد بہانگیر بادشاہ در ہندوستان مقرر شدہ و از ان بادشاہ چند عمارات برای
 سکونت گماشتگان خود در بندر سورت یافتند و بعد چند ہی بفرمان بہانگیر بادشاہ چند مکان از فرنگیان تر کینہ
 گرفتند و رفت رفتہ و رفتہ و مندراج و دیگر بنا در ہند کوتاہی با ساختند و در عمد سلطنت اورنگ زیب عالمگیر پادشاہ
 رخصت تعمیر کوشی و بنگالہ یافتند چنانچہ کلکتہ بنا نهادند تا کہ ناظمان ہند باو نشان متعرض نشدند گماشتہ ہاں
 کینہی مثل دیگر سو و اگر ان مبلغ محصولات بخرانہ بادشاہ ہند میرسانید ہند ہنگامیکہ صاحب ناظم ارکا ہٹہ و سراج الدولہ
 بیدر و مات جنگ لہ رود ہی خان ناظم بنگالہ براو شان ظلم کردند تجاران اشتعانہ بادشاہ انگریز بردند و باہر
 فوج شاہی مستعمل شدہ برار کا ہٹہ و کلکتہ متصرف شدند و رفتہ رفتہ بنگالہ و بہار نیز استیلہ یافتہ و در مجرات پیشہ نما
فصل در دشمنی کہ از برای خدای بود ہم کہ ظلیعان او دوست دار و ہر امی خدای تعالی جل شانہ بضرورت کفار
 و فساق و ظلمہ را دشمن دار و از برای خدای تعالی کہ ہم کہ کسی را دوست دار و دوست وی را نیز دوست دار و
 و دشمن وی را دشمن دار و اگر مسلمان باشد برای مسلمان وی را دوست دار و اگر فسق ہستہ برای فسق وی را
 دشمن دار و میان دوستی و دشمنی جمع نامقدار معصیت مخالفت و دشمنی نماید و مقدار طاعت و دوست دار و
 چنانکہ کسی کہ ستہ فرزندان دار و یکی زیرک و فرمان بردار و دوستی ابلہ و نا فرمان بردار
 اول را دوست دار و دوم را دشمن سوم را از وصی دوست دار و از وصی دشمن و اثر این در مقابلہ بدست
 یا سبک اکرام کند و دیگر را اہانت کند و اعراض و در حق ظالم متابعت پیش کند مگر سگتے

که ظلم خاص در حق تو کند از عفو و احتمال نیکوتر بود و سیرت سلف مختلف بوده است گروهی متابعت کرده اند
 در دوستی برای سلاطین و سیاست شرع و گروهی وی را بچشم رحمت دیده اند و نظر ایشان از توحید
 بود و همه را در قیضه ربوبیت مضطر بیند بضرورت همه را بچشم رحمت نگردن و نشان تو حیدن بود
 کبر و مال برون و امانت کردن چشم بگیر و چشم شفقت نگرد و چنانکه رسول علیه السلام را دندان
 مبارک شکستند و خون بروی فرود میدوید می فرمود اللهم اهد تو می فانهم لا یعلمون نقلت که
 در ویشی را اطالی منت زد و در ویش گفت ترا کلفت رسیده باشد معذور داری گفت من ترا
 منت زدم و تو اعتذار میکنی گفت از حاکم رسیده که ظلم و غلط را با نجباب راه نیست و تو در میان از
 فرمان برداری بیش نیستی و چون در حق خود متغیر گرد و در حق خدای تعالی خاموش بود این نفاق
 و حماقت بود و لیاقت توحید ندارد و هر که فسق فاسق را دشمن بگیرد دلیل ضعف و سستی ایمان وی بود
 چنانکه اگر کسی دوست ترا بدگوید تو چشم بگیر و دلیل آن بود که دوستی اصل ندارد و بد آنکه درجه و مخالفان
 حق تعالی متفاوت است چشم و تشدید با ایشان باید که همچنان متفاوت بود درجه اول کفار اند اگر از اول
 باشد و دشمنی با ایشان فریضه است و معامله با ایشان گشتن و نیک گرفتن است درجه دوم اهل ذمه اند
 و دشمنی با ایشان نیز فریضه است و معامله با ایشان آنست که ایشان را حقیر دارند و اگر اهل کلمتند و راه
 بر ایشان تنگ دارند در رفتن و دوستی با ایشان بغایت مکروه است که رسول صلی الله علیه و سلم فرموده
 است هر که بخدای تعالی و بریز قیامت ایمان دارد و با دشمنان خدای تعالی دشمن باشد اما ایشان را
 عمل فرمودن و بر ایشان اعتماد کردن و بر مسلمانان مسلط کردن استخفاف مسلمانان بود و این جمله بسیار است
 درجه سوم اهل بدعت است که خلق را بدعت دعوت کنند دشمنی وی نیز مهم باشد تا خلق را
 از وی نفرت افتد و اولی تر آن بود که وی را سلام گویند و سلام وی را جواب ندهند درجه چهارم
 معصیت بود که در آن رنج خلق باشد چون ظلم گوید بر او غوغا کردن در شرع و غیبت کردن ازین قوم
 و عراض کردن و با ایشان در شتی نمودن سخت نیکو بود و دوستی با ایشان مکروه است لیکن بدرجه
 حرام نرسد در ظاهر فتوی درجه پنجم آنکه کسی بود که خم خورد و وضو کند و کسی را از وی رنج نباشد
 کار و سسه سهل تر باشد با وی تملطک و نصیحت او لستد اگر امید قبول بود و اگر راجع با بد کرد
 اما جواب سلام باز باید داد و لعنت نشاید کرد **فصل** در آنکه دوستی را شاید انگاه برای دین گفته اند
 یا کسی چون دوستی خواهی کرد او را بخشم آور انگاه کسی را پنهان بوسه بفرست تا حدیث تو کند
 اگر بیخ سر تو آتش کارا کرد وی دوستی را نشاید گفت اند صحبت با کسی کن که هر چه حق سبحانه تعالی
 از تو بپسندد و چنانکه خدای تعالی بر تو پوشانیده است سرت پیوشانند بر تو و **عجب** اس
 بی پسر خویش عبد الله رضی الله عنهما را گفت که عمر خطاب ترا بخواند بخود نزدیک میدارد و

در حدیث

و بر پیران تقدیم میکند زینار تا هیچ نگا بداری هیچ ستروی آشکارا کنی و دم درش و کسی را عیب گویی و با وی بیخ
 نگویی و هر چه فرماید خلاص کنی و باید که هرگز از تو خیانت نه بیند و بزرگان گفته اند که چون بر او خویش را گویی بر خیز گویند
 تا کجا و نه صحبت را نشاید بلکه باید که بر خیزد و نپرسد آنکس توام صحبت موافقت است و هر چه موافقت توان کرد
 صحبت با آن کسی باید داشت که دس از تو فائده دین بود یا ترا از دس و هر کس صحبت و دوستی را نشاید بلکه
 صحبت با کسی باید کرد که در دس مصلحت بود اول عقل که صحبت احمق فائده ندهد و آخر بوحشت کشد که احمق
 وقتی خواهد که با تو نیکی کند باشد که کاره کند سجاقت که زیان تو در آن باشد و او خود نداند سفیان
 ثوری رحمت الله علیه گفته که در دس احمق نگرستی خبیث است و شیخ حسن بصری رحمت الله علیه فرمود که برین
 از احمق پوستن با حق است و احمق آن بود که حقیقت کار با نداند و چون با دس گویند فهم نکنند خصلت قوم
 خلق نیک که از بد خوئی سلامتی نبود چون خوبی بد بر دس بچند حق تو فرو نهد و باک ندارد خصلت سوم آنکه
 بصلاح باشد بر که بر معصیت مقرر باشد از خدا س تعالی نه ترصد بر که از او ترسد اعتماد را نشاید چنانچه قوله تعالی
 ولا تقطع من الغفلنا قلبه عن ذکرنا و اجمع مواه یعنی اطاعت مدار کسی را که از ذکر خود ویرا غافل کرده ام و در پس هوا
 خویش اوست از مبتدع دور باید بود که بدعت و سه مزایت کند چون صاحب شرح مومن را با بابت مبتدع
 فرموده است چگونه صحبت را شاید و هیچ بدعت ازین عظیم تر نیست که اکنون پیدا شده است که گروهی بیگوند
 که با خلق خدا س داور س نباید کرد و بیچکس از منق و معصیت یاد نباید داشت که ما را بخلق خصوصیت نیست
 و در ایشان تصرف نیست و این سخن تخم اباحت است البته باین قوم مخالفت نباید کرد اما هم جعفر صادق فرمود
 عنه فرمود که با هیچ کس صحبت ندارد اول با دروغ گوئی که دروغ گو چون سحریت است که چیز س مینماید و ترا
 بدان سبب فرماید و در حقیقت هیچ نیست دوم با احمق که از ضرر است سوم بخیل که اگر سالها بد و پیوند س در حال
 احتیاج روی از تو بگرداند چهارم بتمیز دل که در حال حادثه جهت خلاص خود ترا بدشمن سپارد و پنجم فاسق
 طامع که ترا بقره فرود ترا در اول خلقی صحبت حقیقی است که مقرون بصیحت و تقوی س بود و هر صحبت که بتقلوی
 مقرون نباشد آخر سر بعد از آنکه که الا خلاصی س بعضی بعضی عدو اللذین و حاصل معاشرت اشرار و مجالست
 فحار در موقف فروع اکبر بوجوب دیالیت یعنی وینک بعد المشرقین نخواهد بود و در مشرق قیامت حشرت مذمت
 یا یعنی لم اتخذ فلانا علیلا فائده ندهد و گفته اند که خلق سه جنس اند بعضی چون خدا اند که از صحبت ایشان حاره است
 و آن را باب قلوب اند که وجود و شرف ایشان مجموعه علم و تقوی س است و اول غافلان که مرده است بصحبت
 ایشان زنده شو و بعضی چون دارو اند که در بعضی مال با ایشان حاجت افتد و بعضی چون غلت اند که هیچ وقت
 با ایشان حاجت نیست مینو و چون صحبت اشرار و اگر با ایشان مبتلا میشود و تحمل مدارا کند یا بر بد و بشانده
 دوستی نکنند که ابن عباس رضی الله عنهما میگوید در معنی این آیت و یدرون بالحنن تهیه که چشمش را
 بهار او سلام مقابل کنند و عایشه رضی الله عنها میگوید که مرده س دستور س خواست تا نزد یک عمل

علیہ الصلوٰۃ والسلام آید فرمود دستور می دهید که او بدرم دست در قوم خویش چون در آمد چندان مراعات او را
 مردمی کرد که پنجاهم که وی را نزدیک منزلی است چون بیرون شد گفتم فرمودی که بدرم دست و مراعات کردی
 فرمود یا عایشه بدترین مردمان تزد حق تعالی در قیامت کسی است که بیسم شرمی مراعات کند و در خیرت
 که هر چه بد آن عرض خویش از زبان بدگویان نگه داری آن صدقه نباشد عایشه رضی اللہ عنہا می فرماید بسیار
 کسی اندک مادر روی می خدمت و ول بروی لعنت میکند و فرمود عقد اخوت و دوستی را حقوق است
 که معرفت آن شیوه به اهل و فاقه قیام با دای آن نتیجه اهل صفاست درین بعضی فصول ذکر کرده آید
 در تقدیم حاجت دوستان و بدل مال بر ایشان بدانکه درجه بزرگترین آنست که حق دوست را تقدیم کند
 و مهم او را بر مهم خویش مقدم دارد و قال اللہ تعالی دیو ثرون علی القسم و لو کان بهم خصاصة حق تمام
 میگوید بر آن کسان که با وجود احتیاج آنچه دارند ایتار میکنند بر برادران و بنی قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 و آله و سلم برادر مسلمان مثل دوست که یکدیگر را می شنویند و اگر حق و بی تقسیم کنند باید که وی را همچو خویش
 دارد و مال میان خود و میان وی مشترک شمارد و درجه باز پسین آنکه وی را چون غلام و خادم خود
 اند و در انجام حاجت وی سعی بلیغ کند پس آنکه وی را باید خواست و چون بخواست گفتار حاجت
 وی کند این از درجه دوستی بیرون باشد که اندیشه و بیماری از دلش برخواست این صحبت عاویس
 این قدر نباشد عقبه رضی اللہ عنہ را دوستی بود گفت مرا اینجا هزار درم از تو حاجت است گفت بیا
 دو هزار درم بستان از وی اعراض کرد و گفت شرم نداری که دعوی میکنی که در مال خست می ورزی
 و فتح موصلی در خانه دوستی شد وی حاضر نبود و کینه را گفت تا صبر بروی آورد و هر چه خواست گرفت
 چون باز آمد و نشست شاد شد و از شادوی کینه را آرد کرد ابن عمر رضی اللہ عنہما گوید یکی از
 صحابه را سه بریان فرستادند گفت فلان برادر من بدان اولی ترست و بومی فرستاد آنکس نیز برادر
 دیگر فرستاد همچنین گشت بعافیت باز اول سید و امیر المؤمنین عمر رضی اللہ عنہ میگوید که سی صد درم
 بدرویشان بستم و دست درم در حق برادری صرف کنم این بیست درم دوست تر درم از آن سیصد درم
 و میان مشرق و مشرق دوستی بود و هر یک دام کران داشتند این دام او داد کرد چنانکه او نداشت و یکی
 نزدیک ابو بکر رضی اللہ عنہ آمد و گفت میخواهم که با تو عقد برادری کنم گفت دانی که حق برادری چیست
 گفت نگفت آنکه بر زر و سیم خود را از من اولی تر بشناسی گفت بدین درجه نرسیده ام گفت پس برو که
 این کار تو نیست و رسول صلی اللہ علیہ وسلم در پیشه شد و دو مسواک راست کرد یکی راست و یکی کج
 و یکی از صحابه رضی اللہ عنہم که با وی بود آن راست بودی داد کج خود گرفت گفت یا رسول اللہ این نیکوتر
 است تو بدین اولی تر می زمر و نه که بیچاکس کیساعت باو یک صحبت کند که نه ویرا مسواک کنند از حق
 صحبت که نگا داشت است یا ضائع کرده است و این اشارت است بر آن که حق صحبت ایتار است

در حدیث

و در مثل گفته اند مقدار نفقه موازین المحبت یعنی بذل کردن مال خود را در رضا و محبوب نیز آن محبت
 اوست زیرا که حق تعالی مال را محبوب خلق گردانیده است و آدمی با این علاقه فدایی و دعوی محبت حق
 میکند پس نشان صدق محبت آنست که محبوبات فانی را فدای محبوب باقی گرداند نقل است که
 سفیان بن عتیبه رحمت الله علیه را از پدر خود پناه هزار دینار میراث رسید همه را بدوستان و برادران
 دینی نفقه کرد و گفتند چرا محبت عیال چیز از آن ذخیره نکردی گفت من از حق جل و علا از برادران بهشت
 سخوامم محقر دنیا را چگونه از ایشان دریغ دارم این نشان صدق محبت است و باید که قیام نماید بهجات
 دوست بدل خوش پیشانی کشاده و سلف چنین بوده اند که بر در ساری دوست هر روز میشدند و از
 احوال الهیانه می پرسیدند و از هنرمندان و شکر و روغن و آنچه در کار باشد خبر داری و بدو کار ایشان
 از کار خود مهم میداشتند و چون بدان قیام میکردند منت نمیداشتند حسن بصری رحمت الله علیه
 میگفت برادران بر اغریز تر اند از اهل و فرزند که ایشان دین بیاد ما دهند و زن و فرزند دنیا بیا میدهند
 و بعضی از علمای سلف بعد از وفات برادرین چهل سال بر در خانه برادرین تردد کردند و تعداد
 اهل و اولاد بر خود واجب دانستند و نگاهداشتن حق صحبت را و باید که مقصود تو از صحبت آن باشد
 تا خلق خود را منذب کنی با احتمال کردن از برادران زینی نه آنکه نیکویی از ایشان چشم داری ابو علی
 ریاضی گفت یا عبد الله لاری این از شدم در بابیه گفت امیر من باشم با تو درین راه گفته تو باشی گفت باید که
 هر چه من گویم آنرا رد کنی و اطاعت من داری گفت سمعاً و طاعتاً پس زیاد در حله و جامه هر چه دوستیم گفت
 سمعاً و بر پشت او سخت می برد هر چند گفته ام او که مانده شدی گفت گفتی که امیر تویی تو فرمان برادر باشی و دیگر
 شب باران آمد قمار روز بر پای ایستاد و کلمی بر سر من میداشت تا باران بر من نیار و چون حدیث کرد
 می گفتی امیر مهم تو طاعت دار تا با خویشین گفتم کاشک ویرا امیر نکردی و تعلیم و ارشاد برادر و بنوی دینی
 بر خود لازم دانند که و سه را از آتش نگاه داشتن ادای ترست از آنکه از برای و کس رنج و نیا کشیدن پس
 در تعلیم علم دین سعی بیشتر نماید اگر بیا موخت و بدان کار نکرد باید که نصیحت کند و بندد و او را از خدا و عزوجل
 ترساند و لیکن باید که این نصیحت در خلوت کند تا از شفقت بود که نصیحت در ملا نصیحت بود و آنچه گوید لطیف
 گویند بعنف فصل و در سیر عیوب برادران دینی و اجتناب از غیبت ایشان بدانکه بی عیب خد است
 و در سرشت آدمی عیبهات اگر دوستی طلب کند که و رو سے هیچ تقصیر نبود هرگز نیاید از صحبت خلق
 بیفتد و نوع انسان را در اکتساب مطالب و اجتناب مارب و استیفا لذات و استنقا خیرات از مصائب
 چاره نیست و در خیر است که مومن همه عبودیت و منافق همه عیب باید که بیک کوفی تاده تقصیر بپوشد
 رسول علیه السلام و الصلوة فرمود بخدا بر پناه میدار یا رب که شره بینه آشکارا کند و چون خیری بیند
 بپوشد پس باید که راز دوستان افشا نکند و عیوب ایشان پوشیده دارد و در خیر است که هر که

اور پھر یہاں تک کہ مسلمانان حق تعالیٰ در قیامت گناہان اور استرگند و لگڑ خواہید کہ خدای تعالیٰ گناہان شما پر گشتا
 شما نیز گناہان مردمان پوئید مصرع پر دہ گس را ندی تاکس ندر و پروہ تو بہ چون پیش سلطان برسد چارہ نہ باشد
 از اقامت صدور رسول علیہ الصلوٰۃ و السلام فرمود ہر کہ گوش دار و تا سخن مردمان کہ پی وی میگوند بغض و کس
 در قیامت سرب گداختہ در گوش وی دیزند و اگر کسی دوست را مدح کند بوی گوید کہ اور سخ وی را سنا
 بود و چون نیکی کند از وی پیمان نذر و کہ آن از حسد بود و اگر در حق وی تقصیر کند گلہ نکند و معذورش داد و کہ تقصیر
 باز اندیشد کہ در اطاعت حق تعالیٰ میکند و بر تصبیہ می را کہ عذر تو ان نہاد و عذر نند و بر وجہ نیکی جعل کند
 و گمان بزکند کہ رسول علیہ الصلوٰۃ و السلام فرمود کہ حق تعالیٰ از مو من چارچینہ حرام کردہ است مال
 و خون و غیب حق و آنکہ برو می گمان بد نکند کہ چون اطلاع دادن دوستان را بر عیوب و در معنی ستر عیوب است
 باید کہ دوستان را از عیوب نفسانی آگاہ گرداند و از قول سیدہ و افعال تبیحہ باز دارد و از اکتساب مخافتان
 نواز نکبات شہوات مملکات منع کند در حالت نصیحت و ارشاد و لطیفہ اسرار و مطلقہ را رعایت کند
امیر المؤمنین عمر رضی اللہ عنہ گفتی رحمت خدای بران باد کہ عیب من در پیش من آرد و چون
 سلیمان در پیش وی آمد گفت یا سلیمان راست گوی تا چہ دیدی و چہ شنیدی و از احوال من آن را
 آگاہی دہ گفت شنیدم کہ بر خوان تو دو زنان خورش بود یکبار و دو پیراہن داری یکے شب را و دو دم زور
 گفت این نیز مردو نباشد مسیح دیگر شنیدی گفت نہ و اینچنین دوستان و برادران دینی کہ عیب این کس را
 بے شائبہ غرض و حسد گما ہو حقہ او اکند کم یافت و نادرست و باید کہ نقائص دین خود را از زبان
 اعدای باز یابد کہ نظر دوست عیب یو شد و دیدہ دشمن در عیب کو شد و امر و زنوبت با مشال ما ہوا
 پرستان تیرہ روز کار رسیدہ است کہ دشمن ترین نزد ما است کہ ما را بہ عیوب ما بینا گرداند و خواہد کہ
 ما را از گرفتاری ابدی باز رہاند و چون برادر شفقت عیب تو در خلوت با تو گفت باید کہ منت داری و
 خشم گیری کہ ہمچنین بود کہ کسی ترا خیر در اندرون جامہ تو مارے یا کژدے است ازین خشم گیری منت
 داری ہمچنین عیوب در آدمی مار و کژدے است ولیکن رقم آن در گور پدید آید و بروج بود و آن عیب
 ترا ز مار و کژدے مابین جانست کہ رقم وی بر تن بود و ہر مومنی کہ از برادر عیبے بند کہ ان عیب بدین تعلق دارد
 و او را از ان آگاہ نکند در دنیا و حیانت کردہ باشد تو ہر کہ ناصح را دوست ندارد در عونت مگر بدین عقل اور
 غلبہ دارد و اگر عیب پاک بود کہ در حق تو تقصیر کردہ باشند او لے تر پوشیدن بود و نادانستہ انکا شستن
 بشرط آنکہ دل متغیہ نشود و دوستی و اگر شود عتاب کردن در سر او لے ترست تا صفای خاطر شود
 و بیچ چینہ دوستی را تباہ نکند مگر مناظرہ و خلاف کردن در ہر حدیث و معنی زد کردن سخن برد دوست
 خویش آن بود کہ دے را حق و جاہل گفته باشی و خود عاقل و فاضل و برو می تکبیر کردہ باشی و
 چشم حقارت در وی دیدہ باشی و این بیعظمی نزدیک است کہ اگر کسی غیبت دوست کند جواب نندہ و بیخان نکارد

کجا

کہ وہی در پس دیوار میشوند و در غیبت و حضور یکسان باشد و غلطی و خطا کہ در سخن برادر واقع شود عمارات و مجادکہ پیش نماید و علامت محبت و مودت حقیقی آنست کہ مومن لایزال مراقب و مراقبہی محیب برادر دینی باشد چون جمیع قصد غیبت او کند بد آنچہ ممکن بود از تفسیر لعین و تصریح و تغلیظ منع کند و در مخالفت رو نصیحت کند و سکوت و تحمل بر او اندازد وقت او رضی اللہ عنہ گوید عذاب قبر سہ قسم است یکے از غیبت و دیگر آن چینی و دیگر جامہ را از بول نگاه ناداشتن و در خبر است کہ عیسی صلوٰۃ اللہ علیہ علیہا علیہ فرمود چون برادر شما خفتہ باشد و ببینید کہ باو جامہ او را بکشید و عورت او را میکشاید چکنید گفتند بانیثیم و لکن بے نگاہ عورت و سے را کشف کنید گفتند یا روح اللہ این چگونه بود گفتند چون از شما چینی از برادر بی بیند یا بشنود و آن را آشکارا کند این زشت است و مثال کسی کہ غیبت برادر دینی میشود و دیگر خاموشی می باشد همچنانست کہ یکے برادر دینی را می بیند کہ در میان سگان آدمی خوار افتادہ است و سگان او را میخامیند و پوست و گوشت او را می درید و او را آدمی بیند و میخ شفقت بر او با عمت او نمی شود کہ آن مضرت ازان برادر دفع کند و شک نیست کہ تمزق عسرن و آبروی نفس و شوار تر است از تمزق گوشت و پوست و از نجاست کہ حق جل و علا غیبت را با کل میت تشبہ کرده است کہ فرمود ای محب احد کہ آن یا کل لحم اخیه میناورد و در خبر است کہ غیبت از زنا سخت تر است و این سچند وجہ است اول آنکہ زنا کناہ نہان است و غیبت آشکارا دوم آنکہ زنا تسلیل الوقوع است بسیار کس از وی سالم باشند و غیبت کثیر الوقوع است کہ باشد کہ از وی کسی سالم مسام سوم آنکہ زنا بداعیہ شہوت بر آدمی غالب آید و غیبت بداعیہ شہوت واقع می شود و چهارم آنکہ الت زنا بزنی میسر و دوزنی بر زنی واقع نشود و الت غیبت بغیبت فتور بید میزد و غیبت بر غیبت واقع شود پنجم آنکہ ساعت زنا در ول مومن و کافر و صالح و فاسق متکلیف است و از استعمال استحقاق بعید است بجلال غیبت کہ بر وجہ حکایت در مجلس واقع شود و بعضی مردم او را شنیدند نہ انکارند معاذ اللہ در معرفت استحقاق افتد و استحقاق معصیت کفر است و رسول علیہ الصلوٰۃ و السلام فرمود ہر چہ گوئی کسی را اگر آن نشنود کہ او پیش آید غیبت است اگر چہ راست بود و اگر دروغ گوئی بہتان باشد و ہر چہ دلالت نقصان کسی کند غیبت است اگر چہ در نسبت جامہ و تن و سیرت و فعل بود و در نسبت چنانکہ گوئی ہند و سچہ است یا حجامت و مانند آن و در جامہ چون دراز آستین و دراز دامن و در تن چون دراز پایاگر بہ چشم یا احوال و سیرت چون متکہ و بد خو زبان دراز و غز دل و غسل چون دزد و بے نماز و جامہ پلید و حرام خوار بسیار خوار و وجود تمام نمیکند و قرآن بخطا میخواند و غیبت ہمہ بزبان بود بلکہ بدست و بچشم و با اشارت ہمہ حرام بود و عالیشانہ رضی اللہ عنہما گوید کہ بدست اشارت کردم کہ زنا کوتاہ است رسول علیہ السلام و الصلوٰۃ فرمود

نجیت کردی و گرانام نبر و غیبت نبود مگر آنکه حاضران دانند که گراسیگو بنید و اگر بذل کاره بنود و بزبان گوید
 خاموش هم نفاقتت هم غیبت زیرا که سامع شریک است و بداند که بهر غیبت حسناات و سه باد یوان
 او نقل کنند تا او مجلس ماند و فصل در اظهار محبت بدوستان و عفو از تقصیر و ذلت ایشان بدانکه شفقت
 و دوستی اظهار کند رسول علیه الصلوٰة والسلام فرمود از اجیب احد کم فلیخبر چون دوست دارد یکی از
 شما که را ویرا خبر دهد و برای آن فرمود تا دوستی در دل وی نیز پیدا آید و مودت مضاعف شود پس باید که
 از همه احوال بزبان پرسد و اندوه و شادای بومی نماید که باو سه شریک است و اندوه و شادای وی چون
 اندوه و شادای خود داند و چون ویرا آواز دید بنام نیکو خواند و عجم بن خطاب رضی الله عنه گفت دوستی برادر
 سه چیز صافی شود آنکه وی را بنام نیکو خواند و سلام ابتدا کند و در نشست وی را تقدیم کند و ازین جمله آن بود
 که در غیبت برو سه ثنا گوید و بر جای که سه دوست دارد و نه نشیند همچنین بر اهل و فرزند و اخوان سه
 و هر چه تعلق بوسه دارد و نماز گوید که این درد دوستی اثر عظیم دارد و در غیبت وی را نصرت کند و سخن متعنت
 برو سه رو کند و جفا عظیم باشد که در پیش کسی که سخن وی کزشتی گویند آنکس خاموش بود که زخم سخن عظیم تر
 است بیعت آنچه زخم زبان کند بام و بد زخم شمشیر جان ستان نکند بد و یکی سیگوید هرگز از دوست
 سخن نگفتم که نه تقدیر کردم که او سه حاضر است و نه بشنود یا آن گفتم که خواستم که او سه شنود و اگر بدو زولت و تقصیر
 و معصیت از او سه پیدا آید ویرا لطف و بصیحت کند تا دست از او بردارد و اگر باز نایستد نا دیده انکار و اگر اصرار
 و مداومت نماید صحابه را درین مسأله حلافت که چه باید کرد و مذہب بود رضی الله عنه آنست که از او سه بایستد
 و بگوید که برای خدای تعالی ویرا دشمن دارم و امیر المؤمنین عمر رضی الله و علی رضی الله عنه و ابوالدرداء و جماعتی
 از صحابه رضوان الله علیهم اجمعین بر آنند که قطیعت نیاید کرد که امید آن باشد که ازان برگردد و اما در ابتدا بر چنین عقد
 اخوت نباید بست و چون بسته شد قطع نیاید کرد که برادر می ناکردن خیانت نیست اما قطع محبت خیانت است
 و ابراهیم نخعی میگوید رحمت الله بگناهی که برادرت بکند ویرا مجبور کن که امر از کند و فر و اقبه کند و دست از او بردارد
 و زخمی است که رسول صلی الله علیه و سلم فرمود که خدای کند از ذلت عالم و از وی مبریزد و چشم میدارد که زود
 ازان باز گردد و حکایت و برادر بود در دین از بزرگان یکی بر هوا و دل بر مخلوقی مبتلا شد و آن دیگر برادر گرفت
 که دل من بیمار شد اگر خواهی که عقد برادری قطع کن گفت معاذ الله یک گنا از تو منقطع کنم با خویش عهد کرده ام
 که هیچ طعام و شراب نخورم تا آنکه حق تعالی ویرا ازان عافیت دهد تا چهل روز هیچ نخورد پس پرسید که
 حال تو چیست گفت همچنان آن برادر بران صبر کرد و بر سنگی می کشید و میگذشت تا آنگاه که بمر و پس گفت
 خدای تعالی عافیت کرد و دلمن ازان عشق بر گردید پس می طعام نخورد و آب و الود را گفت برادری
 که معصیت کرد و چرادیرا دشمن بداری گفت معصیت وی دشمن دارم اما وی برادر منست و یکی را گفتند که برادر تو از راه
 دین برگشته است و در معصیتی افتاده و دست از او سه بردار گفت دست از وی چون بدارم که دست گیرم تا ویرا

باید

بتلطف از دوزخ برانم پس طریقت بود بسلاست نزدیک ترست اما این طریقت لطیف ترست زیرا که
 بسبب اشتمالت بشفقت و رفیق و بصحت برآوردی غالباً اورا بخجالت و حیاء تو به آورد و تقاطعت او بسبب
 احراز او گردد و به هلاک انجامد اما در فقه آنست که عقد اخوت قرابت معنویت و نشاید قطع رحم کردن بسبب
 معصیت و برای این فرمود حق سبحانه تعالی فان عصموک فقل انتم لبری ما تعملون اگر عشیرت مؤمنان
 تو عاقر بنشیند در تو گویند که بفرم از عمل شما گفت بفرم از شما باید تقصیر کند که در حق تو کند عفو کنی و چون عذر
 کند اگر چه داند که دروغ میگویی باید پذیرفت رسول علیه السلام فرمود هر که برادر و روی عذر خواهد
 پذیرد و بره و سبب می باشد که کسی که در راه از مسلمانان باج ستاند و در خبرست هر که برادر می را
 عفو کند جز غریزے و بزرگی ویران می نماید رسول صلی الله علیه وسلم فرمود که مومن زود بخشند و دروغ
 زود بخشند و نشود ابو سلیمان و اراذلی بمردی خویش گفت چون از دوست جناب بنی عتاب مکن که در شب
 سخنی شنوی که از جناب عظیم تر بود گفت چون بیانه نمودم همچنین دیدم فصل و حقوق مسلمانان بدانکه
 حق هر کسی بر قدر نزدیک و بی بود و نزدیک را در جات است و رابطه قوی تر برادر و خدای است یعنی برای دین و
 حقوق آن مذکور شد و با کسی که دوستی نبود و لیکن قرابت اسلام باشد این نیز حقوق است حق اول آنکه هر چه
 بر خویشتن نپسندد و هیچ مسلمان نپسندد که رسول علیه السلام فرموده اند مثل مومن جلد چون یکی تن است که
 اگر عضوی را برنجی رسد عفو نمایی بگر آگاسی یا بند و همه رسول شوند رسول صلی الله علیه وسلم فرمود هر که خواهد از
 دوزخ خلاص یابد باید که چون مرگ وی را در یابد بر کلمه شهادت در یابد و هر چه نپسندد که با وی کند وی نیز هیچ مسلمان
 نکند و موسی صواة الله علیه بنیاد علیه گفت یارب از بندگان تو که عادل تر فرمود آنکه انصاف خویشتن نپسند
 حق دوم آنکه هیچ مسلمان از دوست و زبان وی نرنجد که رسول صلی الله علیه وسلم فرمود مسلمان است که از دوست
 و زبان وی سلامت و امین باشد و مهاجر آنست که از کار بدر بریده باشد و رسول صلی الله تعالی علیه آله وسلم
 فرمود حلال نیست کسی را که بیک نظرت اشارت کند که مسلمان نباشد و حلال است که کسی که مسلمان نباشد
 و مجاهد رحمة الله میگویی که خدای تعالی خارش و کبر اهل دوزخ مسلط کند تا خویشتن را همی خاند چنانکه
 استخوان ایشان پدید آید و مساوی نماند این رنج چگونه است گویند عظیم صعب است گویند این بدانست که در
 دنیا مسلمانان را میرسانند حق سوم آنکه هر هیچ کس ننگه نکند که متکبر اندر او مومن دارد و رسول صلی الله علیه
 وسلم فرمود که وحی آمد بمن که تواضع کنید و هیچکس بر هیچکس نخندد و ازین بود که رسول صلی الله علیه وسلم ازین
 بیوه و مسکین میرفتی تا آنکه حاجت ایشان روا کردی و نباید که در هیچکس چشم حقارت نگردد باشد که انلس و بی خدیما
 باشد و وی نداند که خدای تعالی اولیا خود را بر همان کرده است تا کسی راه با ایشان نبرد حق چهارم آنکه سخن تمام
 بر هیچ مسلمان نشود که سخن از عدل بپوشید و تمام فاسق است و در خبر است که هیچ تمام در شبست
 نشود و یابد و آنست هر کس را که پیش تو بود گویند همچنین بدی ترا پیش دیگران گوید از وی خود یابد بود و را

و روع گو باید دانست حق تعالی بجهت آنکه هیچ مسلمان وعده خلاف نکند بعت دست و فاور کمر محمد کن بد تا نشوی محمد
 شکن جمد کن چه در خیر سنت از رسول صلی الله علیه وسلم که سه چیز در هر کس که بود منافقت اگر چه تنگ گذار
 بود و نه بعت اول در سخن در روع گوید و دوم وعده خلاف کند سوم ایمان را خیانت کند حق ششم آنکه برست هر کس
 بدرجی وارد هر که عزیز تر بود میان مردمان و پیرا حرمست پیشتر وارد و تقبلست که عایشه رضی الله عنها در سفر بود و
 سفره نهاد در ویشی گذشت گفت قهرمی بوی بد بند سوار سے گذشت گفت و پیرا پنچوانید گفت تو در ویشی را
 بقهرمی گذشتی و تو نگر سے را خواندی گفت حق عزوجل هر یکی را در چه داده است و ما را نیز از حق آن در چه نگاه باید
 داشت در ویشی قهرمی شاد شود و وزشت بود که با تو نگر سے چنان کنند بلکه آن باید کرد که وی نیز شاد شود و در خیرست
 که چون عزیز قومی نزدیک شما آید ایشان را عزیز دارید و پیرا حرمست و پدید هر کدو کان رحمت کنید و رسول
 صلی الله علیه وسلم فرمود موسی سفید اجلال خدای تعالی ست عزوجل و فرمود صلی الله علیه وسلم هیچ
 جوان پیری را حرمست ندانست الا بحق سبحانه تعالی جوانی را به نیکی زود در وقت پیری تا پیرا حرمست وارد
 و این بشارت بعد از آنکه هر که توفیق تو فرستایش با بد آن بود که به پیری خواهد رسید تا مکانات این بنید حق بهنعم
 آنکه چون میان مسلمانان وحشت باشد جمد کند تا میان ایشان صلح و یکدگر رسول صلی الله علیه وسلم فرمود که گویم شمار
 که چیت که از نماز و روزه و صدقه و حج و زکوة افضلست نزد خدا و رسول او آن صلح افکندن میان مسلمانانست او
 آنکس گوید رضی الله عنه که رسول صلی الله علیه وسلم روزی شسته بود و در خندید عمر رضی الله عنه گفت
 پدر ما و ما خدای تو با و از چه خندیدی فرمود و در از است من بزا نو پیش رب العزت و را افتند یکی گفت
 بار خدا یا بر من ظلم کرده است انصاف من از وی بستان خدای تعالی فرماید که حق وی بدید گوید بار خدا یا حسن
 من پنجمان یا بر و ندم را هیچ چیز نماند پس خدای تعالی متظلم را فرماید که چنگد که هیچ چیز احسنه نماند است گوید بار خدا یا
 معصیتها من همه با وی خوارت فرمائی پس معصیت سے همه بر وی نهند هنوز نظلمی باز نگاه حق جل و علاظ
 فرماید در نگر تا چه بینی گوید بار خدا یا شهر با منم از زور و مضع بجوا هر و و اید یا این کلام پیغامبر راست یا کلام صدیق
 راست یا کلام شهید را حق سبحانه تعالی فرماید این کسے راست که بخرد و بسا و بد گوید بسا و این که تواند داد فرماید
 که تو گوید بار خدا یا بچه فرماید یا آنکه از بر او رخنه و می شود و عفو کنی گوید بار خدا یا عفو کردم فرماید که بر خیز و دست و سے گیر
 هر دو در بشت نشو ند حق مشتم آنکه از راه تمت دور باشد تا اول مسلمانان از گمان بدوزیان ایشان از غیبت
 میانست کرده باشد بر که سبب معصیت گیری باشد دران معصیت تهریک بود که رسول صلی الله علیه وسلم سفیر ماید
 چگونه باشد کسے که ما و زود پذیرد و پیشتر شنام و بد گفتند این که کند یا رسول الله و موسی ما و زود پذیرد و دیگری را و شنام
 و هر گو که با و سے و اوه باشد فرمود صلی الله علیه وسلم در آخر ماه رمضان با صغیه سخن میگفت و در سجد و در و بر وی
 بگذشتند و هر یک از ایشان میگفتی که این منست صغیه گفت یا رسول الله اگر کسے گمان بد برد تو نیز بد فرمودند شیطان در تن او می
 روانست چون خون در و سے عمر رضی الله عنه و پیرا دید که باز نسه در راه سخن میگفت و پیرا بهره زود و گفت این

۱۰

منست گفت چرا سخن جایی نگویی که کسی نه بیند حق نهم آنکه اگر ویرا جایی باشد شفاعت و بیخ نذار و در حق
 بیچس که رسول صلی الله علیه و سلم صحابه را میفرمود که از من حاجت نخواهید که در اول دارم که بدهم و تا خیر
 میکنم تا کسی شفاعت کند از شما و ای را فرود بود شفاعت کنید تا ثواب یا بدین غیر مود صلی الله علیه و سلم
 هیچ صدقه فاضله از صدقه زبان سیت گفتند چگونه یا رسول الله فرمود سخن گویی منفعت کسی رسد یا رنج از وی
 فرود گردد و حق بدهم آنکه چون بشنود که کسی در مسلمانی زبان دراز میکند یا مجال وی قصد میکند و وی غایت
 نائب آن غائب باشد در جواب و رفع ظلم از وی که رسول صلی الله علیه و سلم فرمود هیچ مسلمانی نیست که
 نصرت کند مسلمانی را جائز که سخن بچوبی گویند که حرمت و بفره نهند که نه حق تعالی ویرا نصرت کند آنجا که
 حاجت مند تو بود و حق یا زو هم آنکه جهد کند تا شادی بدل مسلمانی رسد و حاجت وی قضا کند که رسول صلی الله
 علیه و سلم فرمود هر که حاجت مسلمانی روا کند همچنان باشد که همه عمر حق تعالی را خدمت کرده باشد فرمود
 صلی الله علیه و سلم هرگز در حاجت مسلمانی یک شب گذرانند از روز از ماست حاجت وی بر آید یا نه وی را
 بهتر از آن باشد که در امسج و و ماه معتکف نشیند و فرمود صلی الله علیه و سلم که برادر خویش را نصرت کنید اگر ظالم بود
 یا مظلوم گفتند یا رسول الله اگر ظالم بود چگونه کنیم فرمود که بازداشتن از ظلم نصرت وی باشد فرمود صلی الله
 علیه و سلم که در حضرت است که هیچ ستر از وی نیست یک نفر که آوردن بخدای تعالی دوم خلق را بخدای
 و در حضرت است که هیچ عبادت و رای آن نیست یکی ایمان آوردن بخدای تعالی دوم راحت رسانیدن
 بخلق الله تعالی فرمود صلی الله علیه و سلم هر که اندوه بر مسلمانان بست از ایشان سیت حق دوازدهم
 آنست که هر که رسد سلام ابتدا کند پیش از سخن و می نزد رسول صلی الله علیه و سلم شخصی آمد و سلام کرد و فرمود که مروان
 و باز در کس و سلام کن انس میگوید رضی الله عنه که رسول صلی الله علیه و سلم فرمود یا انس طهارت تمام کن
 تا عمرت راز شود و بهر که رسد سلام کن تا خیر و خانه تو بسیار شود و مبتدی سلام را ثواب بیشتر است حق
 نیز هم آنست نشست و خاست با درویشان دار و از مجالست تو اگر آن خدر کن که رسول صلی الله علیه و سلم
 فرمود که با مردگان نشینید گفتند آن کیانند یا رسول الله فرمود تو نگران و سلیمان صلوات الله علی نبینا و علی
 در مملکت هر جا که مسکن را دیدی با او سه پشتی و فرمودی مسکنی یا مسکنی نشستی و عیسی صلوات الله علی نبینا و علی
 هیچ دوست تر از آن نداشتی که گفتند سه ما مسکنیم رسول صلی الله علیه و سلم گفتی بار خدایا ازنده داری ما مسکنیم دار
 و چون پیرانی مسکنیم پیرانی چون حشر کنی با مسکنیان کنی و موسی صلوات الله علی نبینا و علی گفت بار خدایا ترا
 کجا طلب کنم فرمود نزد یک شکسته دلان حق چهارم آنست اگر کسی را عطسه آید یا الحمد لله رب العالمین گوید
 و ابن مسعود رضی الله عنه گوید که فرمود صلی الله علیه و سلم ما را بیا مویخت که کسی را که عطسه آید باند که بگوید الحمد لله
 رب العالمین و شنونده گوید بر محمد الله چون بگفت وی گوید یا نعم الله و لکم و اگر کسی نگوید مستحق
 بر محمد الله باشد فرمود صلی الله علیه و سلم را چون عطسه آمدی او از فرود آشتی و دست بر روی نهاد

و اگر کسی را در میان قضا حاجت عطسه آید بدل گوید الحمد لله و ابراهیم خلی رحمة الله علیه گفت بزبان نیز گوید اباکی
 نباشد حق پانزدهم آنست که عبادت بیار آتش نماند اگر چه دوست نباشد و اوب عبادت آنست که بسیار باشند
 و بسیار نرسد و عا با عافیت کند و چشم از خانها دور با که در سر ای باشد بگمدار و چون بدر سرای رسد دستهای
 خواهد جمع شانه و هم آنکه کس جنازه رود و بعبرت مشغول باشد و خاموش بود و نخذد و واز مرگ خود اندیشه کند
 و غمخش رضی الله عنه گوید که پس جنازه رفتی و در راه شستنی که اگر غمخیزت کنم که همه از یکدیگر اندازد بگین تر بودند حق
 بمقتد هم آنست که بزیرات کور باشد و دعا گوید و بدان عبرت گیرد و بداند که ایشان از پیش رفتند و وی نیز نزدیجا
 برود و بجای و سیم چون جاسه ایشان باشد و سفیان ثوری رحمة الله علیه گوید هر که از کور بسیار یاد کند گوید خود را
 رفته خود یاد باز روضهها سه بهشت و هر که گور را فراموش کند عامه یاد باز فارها و دوزخ و غیر خطاب
 رضی الله عنه گوید که رسول صلی الله علیه و آله وسلم بگورستان شد و بر سر گور نشست و بسیار بگریست گفتم
 یا رسول الله چرا گریستی فرمود این گور را و منست از حق تعالی و ستوی طلبتم زیارت کنم و ویرا آمزش فرمود
 و زیارت و شتوری فرمود و در و عا فرمود ازین سبب شفقت فرزند می در دل من خندید و بگریستم فصل
 در حقوق استادان و مرشدان بدانکه وصول معلم و انتفاع با و بتظیم اوستا و توفیر اوستا گفته اند
 هر که رسید آخرا راه حرمت رسید و هر که افتاد به ترک حرمت افتاد و حرمت به از طاعت است چه که ایشان بسبب
 معصیت کافر گردد و بترک حرمت کافر گردد و رسول صلی الله علیه و سلم فرمود که تعلیم کند بیکه را ای از کتاب
 خدای و می مولای اوست و امیر المؤمنین علی رضی الله عنه گفت من بنده کسی ام که یک حرف مرا تعلیم کرد و شش
 لقد احت ان یجدی الیکم کره متی بتعلیم حرف واحد الف در هم و هر که حرفی تعلیم کند از یک کلمه
 که محتاج الیهاست درین اویدر هست که رسول صلی الله علیه و سلم فرمود سید راست کسی آنکه او را دوست
 ترا و م آنکه دختر او ده است ترا سوره آنکه تعلیم کرده است ترا و بهترین پدر آن علم است چه که پدر از آفات دنیا گاه سید
 و استا و از آفات آخرت از توفیر معلم آنست که پیش از نزد و بجای او نشیند و ابتداء بکلام نکند مگر باذن او
 و نزد او سخن بسیار نکند و سخن او برود و نگردد و وقت سبق قریب او نشیند و مقدار قوس فاصله وارد که این بتعلیم قریب
 است و وقت ملالت چیز نرسد و در او را نکند بلکه صبر کند تا بهیرون آید و اصل آنست که طلب ضامی او کند
 و از سخط او محبت باشد و امتثال امر او کند و غیر معصیت و تعظیم اولاد او و تابعان او تعظیم اوست و یکی از کبار
 آئینه بخارا در سن میگفت و در انشاء درس اچیانامی استا و گفتی سپر اوستا من با کوه کمان بازمی سبکند و
 اچیانابدر سبج میرسد چون او را من می بینم برای تعظیم اومی ستم و کسی که استا و را اید کند از برکت علم محروم ماند
 و منتفع بدو نشود مگر قبیل نقلست که بارون رشید پسر خود را پیش اصمعی فرستاد تا تعلیم اوب کند روزی
 اصمعی را دید که وضو میکند و پاسی می شوید و پسر او آب میریزد با همی عتاب کرد که پسر ایش تو فرستادم تا اوب
 آموزد و باید که یک دست آب ریزد و بدست دیگر پاسی شوید باید که علم و حکمت بجزمت نشنود و بنگرد و را علی خود

در حدیقه

شروع در عملی نکلند و تھو لیکن این امر راستا و کند کہ وہی دانا است بطبع او و طالب علم از اخلاق و مہمہ امتنان است کہ اخلاق نومیمہ کلاب معنویہ اند و فرشتہ رحمت سبحانہ کہ کلاب است نزول نفرماید و تعلیم ایشان نباشد فرشتہ است و ہر کہ خواہد کہ بسیر او عالم گرد و باید کہ رعایت مغز و طعام و لباس کند اگر بسیر او عالم نگردد و حافظ او گردد و حق عالم بر جلال و جلال کتب حق ہتا و بر شاگرد و تقدیم بر گیر و موشی مورث فقر است و تعلق بسندیدہ نیست مگر برای معلم و موید و در علم و یرا معلم نہمان و اشکارا و عا و کند و خام و نام او باشد و تشعبیت رضی اللہ عنہ گفت کہے کہ من چار حدیث از و کے نویسم بندہ او بر ما ہمیم و مشائخ گفتہ اند کہ تو بہ حقوق والدین را محو کند و حقوق است و دین نبویہ محو نشود یعنی استا و شکر لعیث و استا و طریقت بدانکہ فرمان شرع است عوام را فاضلو اہل الذکر انکتہم لا تعلمون و چون کار بفرمان عالمان شریعت و سالکان کنند ہر چند خطا بود و ماجور و مشاب باشند و اگر بفرمان خویش کنند ہر چند صورت بود آثم و معاتب گردند و ہر چه کند بفرمان پر کند کہ در شرع وقتی بود کہ واجب حرام کہ بود وقتی بود کہ حرم حرام بود و بیانی کہ در حرام است وقتی بود کہ حرام حرام بود و اشتتن وہی حرام گرد و اگر فعالب کمال نہ اند کہ بروزہ داشتتن ہلاک شود و ہر چه از اصحاب قلوب حرکات و سکانات مختلفہ یعنی باید کہ تزاوران ہیج انکار نبود بدانی کہ ہمہ راست است و ہمہ صواب و اگر نفس بی بین آید و شیطاں و سوسہ کند قصہ موشی و خضر صلوٰۃ اللہ علی نبینا و علیہما یاہ کنفی عجب یکے سیر خورد و خوش بخشد و یکے روزہ و از و شب بخشد یکے یا ہمہ در او نزو و یکے از ہمہ بگریزد و یکے حال بپوشد و یکے اشکارا کند و یکے از خلق چیزے خواہد و یکے چیزے نخواہد تمہین ہمہ افعال از صاحبان ہمہ صواب است و اگر کہے نخو و کن ہمہ خطا و معصیت است از اینجا معلوم شود کہ ہر شرط راہ است و اگر چیزے فرماید کہ قتل و دین نماید نگوید کہ این خلاف دین است چون گفتیم و اعتقاد او در ان چنان باید کہ وحی منزل نہ اند و گرد نہ مرید مراد خود بود نہ مرید پیر مرین را کہ رسد کہ کہ طیب را گوید کہ این دو خورم و ان نخورم زیرا کہ مہلک است بساعتت بود کہ طیب آنرا در کار بند و علتے کہ بدارومی حلال صحت نہ پذیرد و معالجه کردن آن بدارومی حرام بضرورت مباح است طیب دار و در خوردار کند بعضے را تلخ و بعضے را شیرین و مثال او لیا و مثال طیبیان است و مثال خلق مثال بیمار است و مریدان بود کہ خود را در پیر باز و و بگریز ابر و اختیار نکلند و ترک اعتراف کنند و اقوال افعال او را بوجہ نیکو عمل کنند و ارادت ترک ارادت بپایند مرید پیر بہت باید تا خایر بہت تو اند بود و من یطیع الرسول فقد اطاع اللہ اشارت برین بہت مرید صاوق و مخلص باید صدق اینست کہ ستقیم باشد بخدا می تعالی ظاہر و باطن بپہمان و اشکارا بر بہتن و نفس دل طالب حق باشد و اخلاص آنست کہ جمیع حرکات و سکانات و قیام و تھو و و افعال و اقوال وحی از برای خدا بود و رسول صلی اللہ علیہ وسلم فرمود کہ خدا می تعالی سیر فرماید من طلبی و جدنی و من طلب غیرے لم یجدنی و طالبان را درین حدیث کہ جا عظیم است بدانکہ خرقہ مشائخ از لو از ہم ظہرین نیست بلکہ

از استخوانست و اعتبار صحبت و اقتباس علومست و از جناب عالی عالم شریعت مسالک طریقت مرشدان طریقت
شیخ ابوسعید اودام الله تطلعه علینا و علی روس الطالبعین روزی پرسیدم که نسبت خرقه مشایخ چه صورت دارد
فرمود از لوازم طریقت نیست معرفت ظرف سلوک و اقتباس علوم از صحبت مشایخ اعتبار تمام دارد و شیخ مذکور
کرامات ظاهره و احوال فائز و کمال تصرف دارد و میان فضایل مناقب او منقدر است و برای فائده طلبه بقید اعطاء
خرقه نیست بلکه طلبه از صحبت آنحضرت مستفید میگردد و فصل در حقوق همسایگان اهل قرابت رسول صلی الله علیه و سلم فرمود که همسایه
هست که وی را یک حق است و آن همسایه کافر است و همسایه است که او را دو حق است و آن
مسلمان است همسایه است که وی را سه حق است و آن مسلمان خویشاوند است و رسول صلی الله علیه
و سلم فرمود که جبرئیل همیشه مراد حق همسایه وصیت میکرد تا چند اتم که وی را میراث خواهد رسید و گفت هر که بخواد
و قیامت ایمان آورد گوئیم همسایه خود را گرامی دارد و فرمود صلی الله علیه و سلم مومن بود کسی که همسایه وی از
سرخ امین بود و رسول صلی الله علیه و سلم فرمود که فلان کس بر روز روزه دارد و شب نماز گذارد ولیکن
همسایه را برنجاند فرمود جای وی در روز خ است و هر که سنگ در شک همسایه نداشت وی را برنجانید و
چهل خانه نزدیک همسایه باشد و زهر ارضی الله عنها گفت که چهل از راست و چهل از چپ و چهل از پیش و
چهل از پس و بدانکه حق همسایه نه آن بود که وی را برنجانی و پس بلکه با وی نیکوئی کنی که در خبر است در قیامت
همسایه در پیش در همسایه تو نگر آویزد و گوید یا خدا یا ازین بیس که چرا این نکوئی نکرد و در سر ای بر من بیست کی
از بزرگان از موش در سرخ بود و گفتند چرا که به نداری گفت ترسم که موش آواز گربه بشنود و بخانه همسایه من رود
آنکه چیز ببرد و نه پسندم وی را پسندیده باشم و رسول صلی الله علیه و سلم فرمود حق همسایه آنست اگر از تو یاری
خواهد یاری دهی و اگر اوام خواهد و ام دهی و اگر درویش باشد مدد کنی و اگر گمراه باشد هدایت کنی و اگر اندوی
رسد تعزیت کنی و اگر بمسیر و بیخانه روی و اگر شنادی بود تنبیت کنی و دیوار خانه خویش را بلند بر نهدی تا راه
بار از وی بسته گردد و چون میوه خوری وی را فرستی و اگر تنوائی فرستاد پنهان خوری و نه پسندی که فرزند تو
دست گرفت بیرون رود تا فرزند وی ببیند و بدو چشم دوز و بدان خدای که جان مجزیه قدرت اوست
که بحق همسایه برسد الا کسی که حق تعالی بروی رحمت کرده باشد و از جمله حقوق وی آنست که از بام خانه
خود بخانه وی نگری و اگر چوب بردیوار تو نهد منع کنی و راه نازدان وی نه بندی و اگر خاک پیش در سر ای
توان گند خبک کنی و هر چه از محبت با بی پوشیده داری و چشم از جرم او نگرداری بود در رضی الله
عنه میگوید که دوست من رسول صلی الله علیه و سلم مرا وصیت کرده است که چون طبعی کنی آب بسیار در
کنی و همسایه را از آن بفرست و یکی از عبد الله بن المبارک پرسید که همسایه من از غلام من شکایت کند
و اگر وی را بے جتنی بزنم بزه کار شوم و اگر نزنم در حق همسایه چه کنم گفت وقتی که علامت
بچند وی کند که مستوجب ادب باشد آن ادب را تاخیر کن تا یکسایه گله کند پس نگاه

و سے را ادب کن تا حق بر دو گاه داشته باشی حق اهل قرابت است که خدای تعالی میفرماید هر که خویشی پیوسته دارد
 بوی پیوسته و هر که بریده دارد و از و بی برم و رسول صلی الله علیه و سلم فرمود هر که خواهد که نزدی دراز و روزی و سه
 فراخ گردد گو که یا خویشاوندان نیک باشد و باشد که اهل بیت بنسب و فخر مشهور بود چون صلوات رحم کند اهل فرزندان
 ایشان از برکت آن افزایش و رسول صلی الله علیه و سلم فرمود هیچ فاضل تر از آن نبود که بخویشاوندی برهی که با تو
 بنحسب است باشد و پیوستن رحم آن باشد که چون ایشان قطع کنند تو به پیوستی و در خیر است که حق برادر کلان بحق
 پدر نزدیست فصل در حقوق اولادین و اولاد آنکه حقوق ماوردید عظیم است که حق تعالی آنرا العبادت خود برابر
 فرموده است قضی ربک ان لا تعبدوا الا ایاه و بالوالدین احسانا حضرت جلاله میفرماید که خداوند پروردگار
 شما ایم حکم کردم که بندگانی که بنی جناب که با ایا را بندگی نکنید و در حق ماوردید نیکوی کنید و بعد از شکر نعمت حضرت
 شکر ایشانرا از فرزندان واجب گردانید که اشکری و لوالیک فرمود و ابوالدین را عرضی الله عنه گفت از رسول صلی
 علیه و سلم شنیدم که میگفت خدا پر بزرگ ترین دعای بهشت است میخواهی که بدین در محافظت نمائی و رسول
 صلی الله علیه و سلم فرمود که دعای ماوردید و در مستجاب میگردد و از پدر گفتند چرا گفت زیرا که ماوردید بران ترست و دعای
 رو نمیشود و یکی نزدیک رسول صلی الله علیه و سلم آمد و گفت یا رسول الله هیچ حق ماوردید برین مانده است بعد از آنکه
 وفات یافته اند فرمود رسول علیه السلام بی دعا خیر بر ایشان دعا فرموشن ایشانرا وصیت ایشان بجا آوردن
 و دوستان ایشانرا گرمی داشتن نقلست که با ضیعه در معصومیت بود که هر باو شاهمی که بجهت احترام کسی بر خاستی
 گفتندی که او از سر ملک بر خاست و او را از سلطنت عزل کردند چون یعقوب صلواته الله علی بنینا و علیه بدین
 یوسف علیه السلام آمد یوسف خواست که بر خیزد و گفتند درین بر خاستن خطر ملک است یوسف علیه السلام
 نیز خواست حق تعالی جل جلاله یوسف وحی فرستاد که ای یوسف بجهت صلحت ملک فانی حرمت پدر فرود گذاشتی
 بعزت و جلال ما که بعد ازین از پشت تو بیخ پیغامبری بیرون نیاریم رسول فرمود صلی الله علیه و سلم که بوسه
 بهشت از پانصد سال راه آید و عاق و قاطع رحم کشید یعنی عاق ماوردید چنان از حرمت حق دور باشد در قیامت
 که از پانصد سال راه به پیرامن بهشت راه نیاید و بیشتر علما بر آنند که طعمای گم از شبه باشد و محض حرام باشد اگر ماورد
 و پدر بخوردن آن فرمان اطاعت باید داشت باید خورد که نشنودی ایشان بهم ترست از شبه مذکر کردن و سفر
 بیستوری ایشان نشاید مگر آنکه فرض عینی بود چون علم نماز و زه چون آنجا کسی نیاید و سج نباید شد بی دستور ایشان
 که تا نیز آن مباح است اگر چه اهل فریضه است و حق تعالی وحی فرستاد بر موسی علیه السلام هر که فرمان ماوردید بر و فرمان من فرود
 و بر فرمان بنویسم هر که حقوق بزرگی من بجا آورد و در حقوق ماوردید تقصیر کند او را در بدکاران بنویسم و اگر از فرزندی فعلی
 صبا در شود که سب ایدای ایشان کرد و چون آنکه عود در باب آلات مناهی بشکند و یا نمر ایشان بر آید و یا جاره حرام از ایشان
 کشد و بخداوندش هدایا مال عصب از خانه ایشان بیرون آورد و مستحق رساند اگر ایشان بدین افعال خشکی شوند صحیح است
 که فرزند بدین افعال عاق نشود و چشم ایشانرا اعتبار نماید زیرا که او از حقوق فرمان حضرت جلاله بر حقوق ایشان است

و از اینجا است که در قرآن مجید حضرت حق جل و علا میفرماید یا ایها الذین امنوا لا تأخذوا اباکم و اباکم اولیاء الا من استحلوا
 الاکفر علی الایمان یعنی اسی آنکسان که ایمان آورده اند بدوستی نگیرد باوران و پدران خود را چون باطل راه بر حق
 اختیار کنند و از فرمان حق گردان بچند کس خرام رضی الله عنه گفت که از رسول الله صلی الله علیه و سلم پرسیدم که با کی یکی کنم
 گفت ما در کفتم پس از آن با که گفت با ما در کفتم پس از آن گفت با ما در کفتم پس از آن گفت با ما در کفتم پس از آن گفت با ما در کفتم پس از آن
 و مشقت حمل رضاعت و تربیت و شفقت و محبت از جهت او بیشتر است بر اینها حقوق او بر حقوق والد و متضاعف بود
 و حق فرزندان بر پدران نیز سنت که یکی از رسول صلی الله علیه و سلم پرسید که نیکویی با که کتم فرمود با ما و پدر گفت ایشتا
 مرده اند فرمود با فرزندان که همچنان که حق پدر راست مر فرزندان نیز حق است و رسول صلی الله علیه و سلم فرمود رحمت کنان
 بر پدری که پس خویش را بنا فرمائی نیار و در میان فرزندان در عطاء و شفقت و در همه نیکویی برابر دار و گوید که خود را زانو ختن
 و بوسه دادن سنت است و رسول صلی الله علیه و سلم حسین رضی الله عنه را بوسه داد و می فرمود که رحمت کنان کنان رسول صلی الله
 علیه و سلم نماز میگذازد و در سجده و تشهد حسین رضی الله عنه پامی بگردن مبارک در آورد و رسول صلی الله علیه و سلم
 چندان توفیق فرمود نمود تا صاحب بنده باشند که مگر وحی آمده است که سجود دراز کرد و چون سلام داد پرسیدند که وحی آمده است و سجود فرمود
 نه لیکن حسین مرا شتر خود ساخته بود و خواستم که بروی بریده کتم پس بن ابی طالب رضی الله عنه روایت کرد که رسول صلی الله علیه و سلم فرمود فرزندان
 روزی بزم حقیقه کنید و موسی او را پاک کنید و چون پیشش ساکلی رسد او را بکنید و چون هفت ساله شود جای خواب او جدا کنید چون سه
 ساله شود برای او زان خواهم پس بد دست او بگیرد و بگوید ترا بگویم که درم و تو بگویم که درم و تو بگویم که درم از قندهار و دنیا
 و از عذاب تو در آخرت فصل حقوق نوجو بزوج و حقوق نوجو بزن که کحاح از محاسن مورادین و مصالح و خد شیاطین و سبب
 ابقا وجود و نام است بر جمیع مسلمانان معرفت نشانه اطوار و حقوق آن چیست رسول صلی الله علیه و سلم فرمود کسی که برین امانت
 وی مر شمارا اعتماد بود و از شما طلب کحاح کند قبول کنید یعنی اگر بچنین کس در ویش بود از در ویش ننگ آید و تقوی بودیانت در
 غیبت شمارید و آنچه طالب حق را در رعایت حقوق کحاح از او استن و عمل کردن بدان چاره نیست بهفت شرط است شرط اول
 معاشرت است قال الله تعالی و عاشروهم بالمعروف یعنی با زنان زندگانی کنید به نیکی و خلق خوش و آخرین وصیته که
 رسول صلی الله علیه و سلم فرمود در حالت وفات این بود که بر شما باد که نماز بر یا میجر آید و بر بندگان شفقت کنند و از خدای تعالی
 ترسید و حقوق زنان رعایت کنید که ایشان اسیرند در دست شما و شما از حقوق معاشرت اهل بر مردانست که اهل خود را بچشم
 قفل و فعل آید از سازند بلکه بدخوی و سبکی و از افعال نافه که ایشان از انبوت علم و عبرت عمل کند و ترش وی نباشد و روایت است که رسول صلی الله
 علیه و سلم عایشه را گفت ای عایشه من خدا ترا از غضب میدانم عایشه گفت از کجا میدانی رسول فرمود صلی الله علیه و سلم هرگاه که از سرخشم میباشی
 سیکونی بجای ابراهیم عایشه بخندید گفت است گفتی در خشم است که عایشه رضی الله عنها یکبار در خشم شد و بهت بر سینه میباید
 رسول صلی الله علیه و سلم و گفت قوی دعوی میکنی که من بغایر خدایم رسول صلی الله علیه و سلم تسلیم کرد و از رعایت کرم و حرمت آنرا کلام
 پس چون آید که در معاشرت نبوت با اهل اقامت در ابدان حضرت کند و بلاعبه مفرح خاطر ایشان را خوشش گرداند



پوشیدہ نمائند کہ چون کتاب صدیقۃ الاقالم از تحریر و تقریر رشتم حروف و مصاحب و الاساقب کپستان خوتہمان اسکاٹ با بنجام رسید خوات کہ ہمار و جزایر کہ اکنون اہل فرنگ یافت اند و از ادنیای نو قرار دودہ اند و پیشینان با پست پس در شیخوخت پس از ہفتاد سالگی مطابق سن یک ہزار و دویصد و دو و چری مجدی در ماہ ربیع الاولی بسیر کتب پر و ختم مانے ہضمیر جلوہ نمود چہ در ربیع سکون ازان آثار سے یافت خوات کہ از اندوختہ اقتباسی کہ عرض ازان بحر از تہ کردہ عجائب و غرائب قدرت قادر مختار نسبت در صدیقۃ الاقالم در ضمن ہر قسم تحریر آر و چون کتاب صدیقۃ الاقالم متعدد و مجملہ شدہ اکثر جا رسیدہ بود متولست ردیف ہر قلم ساخت بنا بر ان در آخر صدیقۃ الاقالم پس از تقریر و گفتہای صاحب موصوف کہ مناسب آجانود مرقوم ساخت باشد التوسیق

تبرہ حکمہ مکہ سے دقیقہ شناس خط استوار ادراک مجاری روی زمین از شرق تا مغرب فرض کردہ اند و ابتدا سے ان از شرقی جزیرہ یا قوت و جنوبی ارضی است پس بر جنوب بلا دیمین و جزیرہ سرانڈیپ و شمالی جزیرہ سنگلیہ پے جزیرہ ہیرا و بحال القہر گذر و بر جنوب بلا و مغرب گذشتہ بجز اوقیانوس منتهی شود و دیگر خط معدل ہنمار اعتبار کردہ اند و ان از جانب شمال مرور کردہ و رفاق وسط خط استوا گذشتہ بجانب جنوب می رود و بر ہر دو کنارہ خط معدل ہنمار قطبین کہ از قطب شمالی و قطب جنوبی است واقع اند و با اتفاق حکما کردہ ارض سماست پس از قطبین مذکورین تقاطع روسے سے و ہر ارض و سما بر ہر چہا رخیش از فوق تا تحت التہی شود اما بعضی ازان کردہ و بجز اوقیانوس ستور است و نصف دیگر در عالم نمائش نظر بصورت بیضہ کہ در آب انگلہ پس نصف کردہ ارض ستور شمالی و شمالی و جنوبی از

مشرق تا مغرب مقاطع نصف کره ارض کثوف فوقانی شمالی و جنوبی از مغرب تا مشرق باشد و این نصف کره ارض فوقانی که کثوف است نصفه از ان در جانب جنوب خط استوا افتاده و در ان است اما بقول بطليموس در ربع غربی آن اندک عمارت است چه در جغرافیا می گویند که در پس خط استوا در اطراف پنج حوضه تا مسافت شانزده درجه و سبب و بقعه عمارت یافتیم و در ربع شرقی پس خط استوا جزیره باقوت است پس نصف کره ارض که جانب شمال خط استوا افتاده است آن معمور است و در ان کوه ها و سیاهانها و دریاها و نهرها هم بسیار است و نهایت بجانب شمال آن تیراب دارد و تنجبا برودت هوای بهر تیره است که حیوان در روزندگانی نتواند کرد و نباتات نرود و عادت چنان رفته است که این قطعه ربع نصفه که جانب شمال خط استواست از ربع مسکون گویند و تیره ای ربع مسکون از جانب شمال خط استواست و نهایت آن در نهایت طرف شمال بجاییکه قطب شمالی آنجا برست اگر اس بود و در ان موضع شش ماه آفتاب بر روی زمین و شش ماه در زیر زمین باشد یعنی تمام سال آنجا یک روز و یک شب باشد اما نهایت عمارت ضعیف است که عرض شمالی آن شصت و شتر درجه و نیم باشد و روز در تنجباست و چهار ساعت بود و در ان موضع شش موضع که از اول حمل تا آخر سنبله است یک بار طلوع کند و شش بروج دیگر که از اول میزان تا آخر حوت است بطریق باقی معموره مسموده طلوع و غروب کند و با این نهایت عمارت تا نهایت ربع مسکون بروج هر چهار قسم شود و یک قسم ایدر سه بطن که همیشه طاف میشوند و قسم دیگر ایدر سی بخش که هرگز طاف میشوند و آنجا گردش فلک رجوی باشد یعنی آنجا آسمان مانند آسمان بگرد و قسم سوم بطریق مسموده طلوع کند و قسم چهارم مسکون طلوع کند مثلاً آخر حمل اول طلوع کند و اینجا است تا آنجا باشد که قطب شمالی برست اگر اس بود و آنجا یک شب و یک روز یک سال تمام باشد چنانچه گذشت و جایی که قطب شمالی برست اگر اس بود درجه از کره ارض فوقانی بطرف خط استوا که عبارت از ربع مسکونست منتفی شود و دیگر بود درجه کره ارض فوقانی جانب جنوب خط استوا است و نهایت آن ضعیف است که قطب جنوبی آنجا برست اگر اس باشد این جمله یک صد و هشتاد و هشتاد درجه که ارض کثوف که فوقانی نیز مانند ضعیف و همچنین بود درجه کره ارض بجانب شمال خط استواست و نود و درجه کره ارض بجانب جنوب خط استواست که جمله یک صد و هشتاد و درجه باشد این نصف کره ارض در ربع استواست که آنرا ارض مقاطع نامند تختانی بنشینش گویند پس مجموع کره ارض از کثوف که فوقانیست استواست که تختانیست صد و شصت و درجه باشد اگر کسی مثلاً بر زمین مقاطع پایتند و یا بر زمین کثوف نسیم یا بین قدم یا در قدم آن کس زمین بر پنج احوایل باشد و نیز نکست و سر یا بسوی آسمان بود و وقتی که آفتاب از ماموم که خود را بر زمین کثوفت فوقانی شماریم پنهان شود یعنی زیر زمین رود ما رشب بود و آنجا یعنی بر زمین مقاطع که تختانی نامند روز شود پس نسبت ما آنرا بر ارض تختانی اند و ما بر ارض فوقانی ایم و همچنان نسبت او شانی ما بر ارض تختانی ایم و او شان بر ارض فوقانی اند و تر و بطلمیوس یک درجه سبب و دو فرخ و دو فرخ و دو فرخ مقرر است و بقول یک درجه نوزده فرخ است و طول مسمود عالم از مشرق تا مغرب تا جزایر خالده تا یک صد و هشتاد و درجه فوق ارض است و همین قدر تحت الارض قیاس باید کرد و جزایر خالده است و آن همی شصت است و آن پیش ازین مسمور بوده و اکنون در این فرست و عرض معموره عبارت است از مسمود و در هر ربعی که از ابتدا می خط استوا بجانب شمال باشد و عرض مسموره بقول شصت و شش نیم درجه است

و متفق اند بر آنکه هر شهر ناحیه بر خط استوا و قریب تر بدان بود آنجا شب و روز مساوی باشد اما در قصاص آورده است که عرض
 عمارت نزدیک من هشتاد درجه و سبت پنج دقیقه است بدین نوع که تا عرض جبل و هفت درجه مقبولی با عرض نیجا در حبه
 و کسر عمارت هفت اقلیم می شمارند و بعد از آن عمارتی که هست آنرا ماسوی الاقالیم و دنیا گویند و از بلاد مشهوره
 ماسوای الاقالیم کی شهر است و است اهل بلنار و بنجار و بنجار و دیگر بوره است که ساکنان آنجا بنی آدم اند اما در شش
 صفت باشند و با مردم هفت نگین چون بنجار بنجار و ندب و شمس که بر طبق بلاد یونانی می شود و آن حدیقه الاقالیم در اقلیم
 اول در ضمن بلاد یونان گذشت و کلاسی شهر است و بوره سیاحت و کمور بود و این محل در عرض نیجا و چهار درجه باشد و بر طبق
 با شصت و یک درجه بود و روزوران درجه موضع به بزرگ و نوزده ساعت رسد و دیگر در عرض شصت و سه درجه
 عمارت بزرگ است از تواریخ بلنار لیکن خارج از اقلیم هفتم و داخل عمارت ماسوای دنیا شمرند آنرا ماسوای بلنار نامند
 و سه ماه مسافت از بلنار دارد و آنجا هم تجار میروند و بیع و شری می بستانند شهر بوره کنند و ساکنان آنجا از شدت سرما
 شش ماه در حمام های سرد بر نوز در ایشان سبت ساعت رسد و در عرض شصت و چهار قومی باشند که هیچ چیز ندارند
 کسی ز شش ماه از جمله صفالیه باشند و روز در ایشان سبت و یک ساعت بود و در عرض شصت و پنج و کسر سه
 عمارت عظیم باشد و اهل آن موضع را قامت پنج شتر و روی ایشان سیاه باشند و در آن نقطه های نزدیک سیاه بود
 و جمعی دیگر از ایشان جناب دارند که بدان طیران کنند اما از مقام خود بیرون نروند آمد اگر بیرون آیند نه ای حال سیرند
 و روز در آن موضع سبت و دو ساعت باشد و در عرض شصت و شش درجه و کسر نیز قومی باشند که در طبیعت مانند
 و خوش اند و هرگز تینگی در میان ایشان نباشد چه خورد و زین مثل حیوانات باشد و مانند حیوان مناش کنند و روز
 در آنجا از طبیعت و سه ساعت رسد مخفی نمایند که نزد دولت بدین آثار ابتدا اسی عمارت از طرف شمال خط استوا آید
 ماور الاقالیم شصت و شش درجه و نیم تمام است و خاتمه و منتهی اقصای نویسد که در عرض شصت و هفت درجه و ربع
 یک روز برابر یک ماه باشد و همچنین رفته رفته در عرض هفتاد و هشت و نصف درجه یک روز برابر چهار ماه باشد
 و یا بوضع هشتاد و نیم درجه عرض موقوف اقصای جانب شمال خط استوا عمارتی عظیم و غیر عظیم است و بعد از آن عمارت
 نیست و چون عرض ربع مکنون هشتاد و پنج درجه رسد یک روز آنجا برابر پنج ماه باشد و در عرض دو یک و دو
 شش ماه بود که شب شش ماه باشد یعنی شب از روزی آنجا یک سال تمام باشد و قطب شمالی آنجا سمت الماس
 نمود و در درجه که ارض فوقانی جانب شمال خط استوا با تمام رسد و مقبول بطلمیوس از کتاب جغرافیا عمارتی که جانب
 جنوب خط استواست و آنرا اهل هیت خط استوا گویند و آن در ربع غربی فوقانی جنوبی خط استوا قریب شانزده درجه
 و کسر عمارت است و از شهر های معروفه این بدین سیر است که معدن کافور آنجا بود و سبت و دیگر کوکر و عطاریه
 و سوق الاکتیم و غیره عزیزه لیک پابوس که اهل جزیره مردم خوانند و بنجار خود را سح که در نزدیک آن جزیره روند
 و این به ایشان فروشد خریداری کنند و دیگر جزیره سنگلک پ که پدماوت دختر را به آنجا بود و در آنجا رتسین و اسل
 چینه از تواریخ اجمیر سلطان علاء الدین بلخ و املی و املی و املی بر چهار شصت و مغرب مائل جنوب شصت

و بر راه دریای بنج تمام جنگلیه پ رفت و پدماوت را بخواست و شد اید بسیار کپتور آمد این حکایت را ملک محمد عالی بن بنان
 بهندی لغوی آن شایسته نظم در آورده و دیگر بر جبال افکر که قاری در اینجا بسیار است و اینجان منبع رونیلیست از جبال ایل
 بر آید و از جنوب بجانب شمال گذر و قنبری بزرگ از رو ذیل نهری دیگر در سموره عالم نیست اول بیابانهای منوب م و ر
 کند و تا حد و ذنگبار رسد و از اینجا به بیابانها و صحرا سے چون ممتد شود و از اینجا بدیا مصر رسد تا آنکه بدریا سے روم بریزد
 و ایضا جزیره قمر است و در آنجا جماعتی باشند که آدمی رسیده کنند و معاش ایشان بدان گذرد و دیگر نامیه است که اهل نامیه
 مسخر نوریگان اند و خان به بوزرگان گذارند چه هر روز مبلغی معین خسیح طعام با کنند و میاد از زند تا ایشان بیایند و بخورند
 و اگر در آنجا نوریگان یک روز تا خیر شود و منفرت رسانند در قصبه گو یا کتوا از توابع او ده بر و قصبه لعل پیر که متصل شهر است
 و سه گمری روزمانده هر روز نوریگان حج آیند حاکم آنجا چند من نخود به بوزرگان دهد و اگر در آن قصبه شود بوزرگان اتمام
 خانه مردم شهر ایاچه انچه بیایند ضایع کنند و مطفلان از در دهنه آنکون شنیده می شود که از چند سال حاکم آنجا بوزرگان را
 چند روز متواتر به تیر و کشتک برد تا بگر سختند و دیگر شهر حافظ و سیلاب و جزایر خون و رعایا و بر عایا و غیره مذکور هر یک از این
 بلاد و جزایر م قومیه متصل است بر قصبیات و دیهات، و این همصار از شهر ماسه بزرگ ربع غربی جنوبی خط استو است پس دو
 ربع کره ارض فوقانی جانب شمال خط استو است از مشرق تا مغرب و یک ربع فوقانی غربی جانب جنوب خط استو است و امارت
 مے در دو ربع چهار ربع فوقانی جنوبی خط استو است که طرف مشرق است متصل است بر جزیره یا قوت و آن بر جنوب خط استو است
 و جزیره سمراندیپ بطرف شمال خط م که افتاده پس خط استو اما بین این هر دو جزیره مے گذرد و جزیره یا قوت و آن بر جنوب
 و اکثر از آن در میان بحر مطلق افتاده و در وی انواع یا قوت زرد و سبز و سیخ توان یافت و در این جزیره نوسه از جو اهر است
 که آنرا در بلاد مشرق از یا قوت بهتری دهند و گران بهما باشد موزین گویند و گفته که حق سبحانه تعالی آدم را بیا فرید و ملائکه
 را بسجده او امر فرمود پس از دیگر سجده نکرد و طاعت ابیدی گرفتار گشت حق تعالی آدم را بپشت جا بیدار و توان بقوسه
 جنت الما و او بروی پستانانی بوده بر کوه جزیره تیب و از رفایش چند آنکه تصور و بر آن مکنیت آدم آنجا سکونت گزید
 و با کل شجره منبیه عاصی گشت و از آنجا که سمراندیپ که جانب شمال خط استو است متصل جزیره یا قوت است نزول نمود
 پس درین صورت در هر دو بخش فوقانی کره ارض جنوبی خط استو است سکون ایشان شده است و اهل فرنگ که اکنون
 همصار و جزایر یافته اند و آنرا دیناسه فوناسیده اند و هر قدر پیش گویند و همصار از طرف شمالی را آنگزیران یافتند و هر قسم
 جنوبی را مردم اسپین بهت آورند و همچنین دیگران گویند که آن ارض وسیع و برابر و نیامی کند است که مایه آنجا سیده ام
 چنانچه گذشت گفته که در فوج پیست، همایند و شت گفت که شاید فرنگیان در نصف کره ارض تحتانی که مقاطر فوقانی
 است یافته باشند اگر گویند که در ربع جنوبی خط استو اجانب غربی همصار و جزایر یافتندی توانند شد اما امر قه شمالی در ارض
 فوقانی یافته می شود چه او این کره ارض فوقانی جانب شمال و جنوبی خط استو است از ابتدا ای تا ابتدا از روی کتب اسلامت مردم شده
 آنکه گفته که او اهل کره ارض فوقانی و تحتانی که کشتوف و ستور عبارت از دست ربع بعضی همصار و جزایر ماسو ای الاقالیم که
 جانب نهایت اقلیم آید و بدستور برشته همصار و جزایر جنوبی خط استو است که آنرا ما و ای خط استو است و نامند مردم نمود و

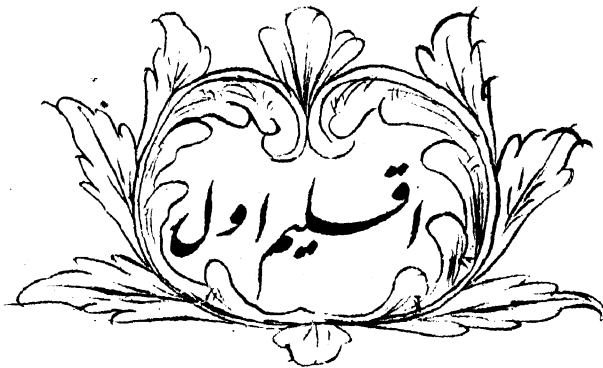
جانب

الکون یعنی از مواضع که مابین خط استواست و اقلیم اول آمد و همواره و جزایر که در اقلیم هفتگانه واقع اند پیش ازین
 درین کتاب بنا بر عدم شایع مرقوم نگشته اینجا اندک از بسیار اقلیم آرد و بدانکه از خط استوا تا اقصای یازده درجه که بعد از آن
 سبده اقلیم اولست آن قطعه را مابین خط استوا و اقلیم اول می نامند و در آن قطعه حدت و حرارت آفتاب بمرتب است که در روز
 آنجا در سگ و نهیهای سبده بر نماند آن قطعه آبادی کمتر دارد و از ابتدای درجه و از دهم سبده اقلیم اول می شمارند و اقلیم
 مساوی هستند چه هر اقلیم که بخط استوا قریب است طول او زیاد از اقلیم بعد است و طرف جنوبی هر اقلیم دراز است از طرف
 شمالی اولیکن طرف شرقی غربی هر اقلیم برابر است و طول هر اقلیم از مشرق تا مغربست و عرض هر اقلیم نیز بهشت آن مقدار از
 سبده جنوبی هر اقلیم تا نهایت شمالی او هم ساعت در روزی روزگار تفاوت کند و چون کوب بسیاره و بهشت اند اقلیم
 نیز بهشت فرار داده شوند زیرا که بر هر اقلیم آخر یکی از سبده ستاره از اطلاق مردم و الوان و غیره یافته اند چنانچه درین کتاب
 در ضمن هر اقلیم تعلیم آورده و عمارت مابین خط استوا را مانع اقلیم دوم و سومه شمالی خط استوا سواهی بهشت اقلیم که مساوی اند
 مانند آنرا تا پنج اقلیم هفتم شمرده اند و معلوم را قلم که عمارت پس خط که آنرا ما و رای خط استوا مانند یکدم کوب مقرر داشته اند
 شاید آنرا نیز بدستور جهت اقصای شمالی اقلیم اول شمرده باشند و شهد اعظم با هوای

صفت مابین خط استوا و اقلیم اول

بدانکه جانب جنوب این قطعه خط استواست چه جنوبی این قطعه مسطح است بخط استوا و آن از مشرق تا مغرب چهار هزار فرسخ طول
 می دارد و جانب شمال خط مذکور پیوسته است بسبده اقلیم اول و آن سه هزار و نصد و سه فرسخ و سه ربع فرسخ است و هر یک
 از طرف شرقی و غربی آن دو صد و شصت و دو یک و نیم فرسخ است و مساحت سطح این قطعه بسیار است و در خط استوا همیشه شب و روز
 برابر باشد چون اکثر اصعما قطعه مذکور در حدیقه الاقالیم در ضمن اقلیم اول مرقوم شده مانند از مشرق و بلاد بلاد پنج فرسخ است
 و جبهه سزاید و یعنی از بلادین چون صنعابنا بران اینجا تکرا و تکرا نیز درخت و آنچه از شهرهای این قطعه بالا مرقوم
 نشد یعنی از آن ایزادی نماید بر ایالت شهر است و آن میان حضرت سوت و بلده عمان و قسمت لوبان که نوسه از
 گذر است از اینجا به بلاد بر بند و غیرت در مردم آن شهر نباشد چه پیش زنان ایشان در بیرون شهر با مردی بیکانه سیر بر بند و
 ازواج ایشان با وجود شاهده آنحال مانع نمی شوند و با زنان بعضی صحبت می دارند و در قطعه مذکور و یعنی از بلادین
 که خارج از اقلیم اول و داخل این قطعه اند آنجا در ساسه دو ربع و دو تا بستان و دو فرسخت و دو درستان واقع شود
 مقتدر سو شهر بزرگ است مابین رنج و صغفه و آنجا سهیل نیک مرتفع می شود و قطب جنوبی بنا بر شود





سید او آن موضعیت از شرق تا شمال جریزه یا قوت و عرض دو ازانده درجه و چهل دقیقه باشد یعنی بعد و دوری سید او از اقلیم اول از طرف شمال خط استوا دو ازانده درجه و چهل دقیقه است و در از می روز و رسید او اقلیم اول دو ازانده ساعت و چهل و پنج دقیقه است و جایی جنوبی اقلیم اول یعنی طوش از شرق تا مغرب تسه هزار و نصد و تسه فرسخ و تسه ربع فرسخت و جانب شمال از تسه هزار و نصد و چهل و شصت و سدس فرسخت و هر یک از طرف شرقی و غربی دو صد و شصت و تسه فرسخت

و ساعت سطح این اقلیم شش صد و شصت و دو هزار و چهل و چهار فرسخ و نصف فرسخت -

بسیک شهر نیست از انواع زمین و آب و خشکست که انسان زهر قاتل سے گیرند و منبسطی نمایند و در هیچ موضع آن درخت نیست چنانچه درخت تمان در دو بار مصر -

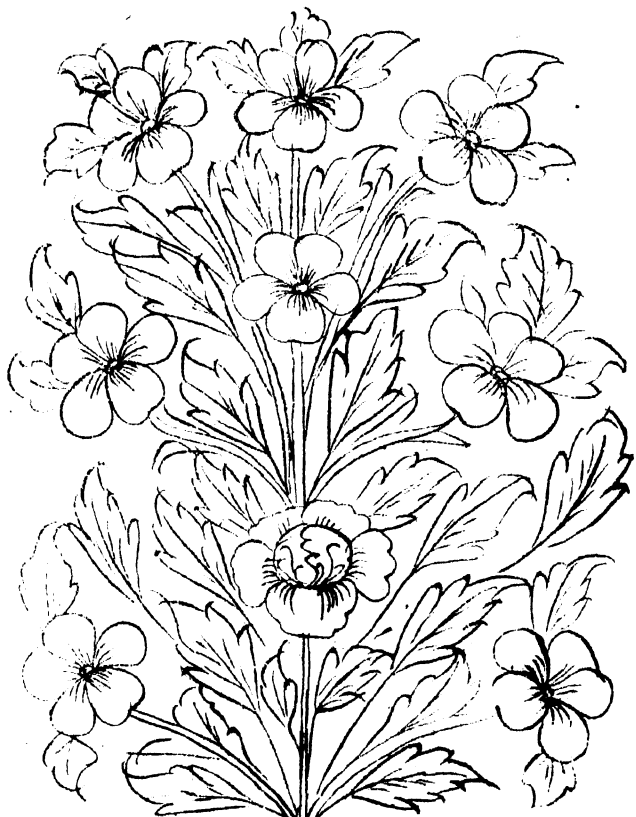
مقتار شهریت نزدیک بحر محیط سوار آن شهر و دیوار خانه های ساکنان آنجا همه از نخلست و درهای ایشان نیز از نخلست و بزرگ نماست و در آنجا آن همه شوره زار است و باغ و وزعت آنجا نباشد و عیب آنکه آب چاه های آنجا همه شیرین است و نمک از آنجا شهر سودان برند و قیمت تمام فروشند -

ملک و در هر بیت بزرگ از بلاد سودان و مردم آن شهر یعنی کافرند و اندک مسلمان و کفار آنجا همه از مردوزن برهند باشند و مسلمانان آنجا جامه های دراز پوشند بر وجهی که خادمان و اخی نامی ایشان گرفته چهار روند و آنجا حیوانیت که از پوست او سبب سازند خایش نیست که آهن بر آن گذارند را نم حروف این چنین سیر و سلاخ خانه عمده الملک امیر خان دیده -
چیز میره لسا در بحر چین است آنجا همه زنان باشند و مرد نباشد و گویند که زنان آنجا از باد آبتن شوند و بقوسه

آبجا درختی است که چون از میوه آن بخورند بدختر استن شوند و بروایتی آنجا چشمه است که چون زن از ظهر در آن غسل کند اکثر استن خفته شوند

سلیمان شهر است بزرگ در جنوب مغرب نزدیک بلاد سودان و نهری عظیم دارد و بر کنار آن نهر بابلین و نخل بسیار است و ارضی که در آن زراعت می شود از هر جانب دو زده و نخت و در هر سال نختی از آن زراعت شود و اکثر زیاده از خمس زراعت کنند محصولات آنرا که نمی خورد و اکثر مردم آنجا متمول باشند

سقاییه شهر است در نهایت بلاد یح و آن غیر مقلاب است مردم آنجا گاس نخوانند و گویند که در اوست بر این شهر است
سندریل از بلاد چین است مستقر مال و آنجا است قطر آن مسافت یک روزه راه است و ارتفاع سور آن نوزده دراع است و عجیب آنکه بر سر نوزده نهر عظیم است و آن شصت بخش می شود هر شصتی از آن از بالای یک دروازه میریزد و نصفی از آن آب در خان شهر مرفن زراعت و باغات می شود و نصف دیگر در شوارع شهر در سینه آید و هیچ بنای است که در آن آب روان نیست و آنجا فواکه و انواع طیب و جواهر بسیار می باشد و استانه خانه های آنجا همه از چوب
پانوس است و اکثر کسان آنجا کافرانند و گویند که غلامان خرنه و بر فطیان وقت کنند و زراد نخل میخاوت و اینند
شیراز قریه است بزمین بین از عجایب آنجا شقی است ناقه هر کس که والد الزنا باشد نتواند که از آن شقی گذرد
شیراز از بلاد چین است آب و هوای نیک دارد و مرض کم باشد و اگر بیمار در آنجا آید صحت یابد چون آب بر زمین آنجا ریزند بوسه عظیم آدم مردم خوبصورت و در آنجا است و نامش و زنجور و سایر هوام آنجا کمتر باشند



قلم دوم

بیشتری منسوب است و حد او شش از آنجا است که در ازترین روز بسزیه ساعت و شصتی رسد و حد دوم آنجا که ارتفاع قطب بیت و چهار درجه و نصف و سدس بود تقریباً و ابتدای این اقلیم از مشرق بود پس بر وسط بلاد بین و شمال سرانندیب و بلاد بندر و قندهار و وسط بلاد کابل و جنوب بلاد کرمان گذرد و بعد از آن بحر فارس را قطع کند و بر وسط بلاد رفته و افریقه و شمال بر بزرگ جنوب قردان و وسط بلاد بر تانیه گذشته به بحر اوقیانوس منتهی شود و مسافت سطح این اقلیم با قصد و بقصد و دو هزار و شصت و شش فرسخ است و بقصد و بقصد شهر و بقصد شهر شهر در دوران جمله بخیند شهر که در داخل دیار عرب و هند است گفتا کرده میشود و دیار عرب که در یمنه و یامیه و بادیه شام و سمر است و از مکه معظمه بخیند که دو سست و سی فرسنگ گرفته اند جزیره عرب است و ایضا ما بین بحر فارس و بحر حبشه و درجه و فرات نیز در داخل جزیره عرب است و این مسافت نیز می تعلق با قلم دوم و میبایست با قلم سوم میدارد و چون کسیه مجاز که است و خانه خدا در سمت هر زینیه شروع از آن شهر مینماید که معظمه که تمیم عبارت از آن بلده است و آن شهر مستطاب الراس محمد مصطفی صلی الله علیه و سلم و ابوبکر و عثمان و عمر و علی و اکثر صحابه کرام رضی الله عنهم است و اخبار آنجا و خلفای راشدین دوازده امام در مدینه منوره مرقوم فکرم کرد و دو که بنامی موصوفه موقع خانه کعبه را گویند و اطراف مکه تمام کوه است مثل ایشان و اشتهار و بلوغ و ابوقیس از عبد الله بن عباس مراد است که اول کوچی که بر روی زمین مخلوق گشته ابوقیس است و قبر آدم صغی علیه السلام بقبر در آن کوه است و شقی قبر نیز در آن کوه واقع شده بود گویند هر که دو گله گو سفند بر سر ابوقیس خورد مادام الحیات از درد سر این باشد و عقب ابوقیس چهل جنده است که در آنجا قبر بقصد و نبی است و ایضا صفا و مرده است آورده اند که صفا و مرده و وزن اند که در خانه کعبه به امر زنا ساد است منوره بود در حق تعالی ایشان را رنگ گردانید مردم جهت عبرت هر کس بر کوهی ننهد بود و آن دو کوه بنام ایشان موصوفه گردید و صورت ایشان تا از آن محمد صلی الله علیه و سلم بوده در وقتی که بشکستن تیان مامور گشته و آنها را سر شکسته و دیگر کوه خزر است که محمد صلعم پیش از وحی در آنجا با خلوت می نشست و بر کوهی آمد و در آنجا وارد میشد و دیگر جبل ثور است که محمد صلعم از غار آن کوه بمده مینه طیبه هجرت نموده و پدایت جبل ثور از میان آن کوه و مدینه معظمه است و تا شام می شد و بگذرد و محسن رسد و از آنجا به انطاکیه کشیده بر رویای بلستان گذرد و بر لوحی دیار دیار آمد و گیلان قزوین و ری و جرجان و اصفهان و طوس و نیشابور عبور کرده تا حد و در غور و فرخستان و بلخ گذرد و از آنجا بجزیره سرانندیب رفته به بحر محیط منتهی شود

و بعضی را اعتقاد است که کوه قاف عبارت ازین کوه است و خانه کعبه ده نوبت نباشد اول تلاکزه زمین لغزیده حضرت رب العالمین در میان
 بیت المعمور خانه ساخته اند که هر گاه ملایک آسمان بیت المعمور را طواف کنند تلاکزه زمین در بیت الحرام رسم طواف بجای آورد و مدت بنا
 بیت الحرام بعد از بنای بیت المعمور چهل سال بوده و بنای دوم بنای آدم علیه السلام است که بتعلیم جبرئیل آدم و حوا زمین را بر سر کرده در آنجا
 از گل خانه ساخته و فاما زبان این عمارت تا زمان بنای ملایک دوازده هزار سال بوده سوم بنای اولاد آدم که در زمان شصت
 علیه السلام خانه از گل و سنگ ساخته که تا طوفان نوح علیه السلام باقی بوده چهارم بنای حضرت ابراهیم علیه السلام پنجم بنای جبرئیل
 و عیسی است ششم بنای عیسی و هفتم بنای قریش است و قریش ارتفاع خانه را نه که از بنای ابراهیم بلند گردانیده است و هشت دره
 ساخته بودند در آنوقت محمد صلعم بیست و پنج و بقول سید بنی دین سال عمر داشت نهم بنای عبداللّه زبیر است که چون هنگام محاصره نمودن حصین بن
 نیرسکوتی در عهد زبیرین معاویه بواسطه سنگ بختیغی غلی به ارکان خانه را یافته بود هر آینه عبداللّه زبیر بعد از فوت زبیر خانه را ویران ساخت
 بر طبق بنای حضرت ابراهیم بنا نهاد و هم بنای حجاج است آورده اند حجاج ابن زبیر القتل رسانید و بعد الملک مردان نوشت که ابن زبیر
 چیزی در بنای کعبه افزوده که در زمان رسول صلی اللّه علیه و آله و سلم نبوده عبد الملک در جواب نوشت هر نوع که در وقت جاهلیت بوده آن
 چنان بساز حجاج در سنه هفتاد و چهار هجری آنچه ابن زبیر داخل کرده بود ویران نموده باقی را چنانچه بود بگذشت و خانه کعبه مرهقه اشکل طریقه
 شده و طویش هشت و چهار و یا هفت گز و دوازده رسن و شبری است و عرضش بیست و سه دره و شبری و ارتفاعش بیست و هفت دره بوده
 و دوازده رسن جانب مشرق است و حجر الاسود که هیتلام آن از جمله فاسک حج است بر رکن شرقی است بر در خانه موضوع و در عجایب البلدان
 از عبداللّه عباس منقول است که هیچ چیز از هشت بر زمین نیست مگر حجر الاسود و مقام ابراهیم سنگیست که ابراهیم علیه السلام در وقتی که مردان
 را حج میخواند بران ایستاده و اثر شفق قدم آن جناب دران سنگ هشت اصبع است و دیگر جایه زعفران است که از برکت قدم اسمعیل علیه السلام
 ابن ابراهیم علیه السلام پدید آمده و آنچه هم محاذی در خانه کعبه است و آب آن تشنه را سیراب سازد و گرسنه را از جوع اطمینان دهد و هر قدر
 که برادران کم نشود و خوردن و غسل کردن آن فائده دهد و ایضا سجد الحرام است که طویش را بعضی سه صد و برخی سه صد و هفتاد دره
 گفته اند و عرضش سه صد و پنجاه دره و چهار صد و سی و چهار ستون دارد و خانه کعبه در وسط مسجد واقع است از عبداللّه عباس منقول است
 که در استام که شهری را که یک نیکی را در روی صد حساب کنند مگر یک و گفته اند که داخل حرم جهت ادای حج و عمره امین است که از عقوبات حرام
 که قبل از حج کرده باشند و بقول اصح مستوف است و اولیا هر شب در حوالی آن خانه حاضر شوند و بنیان سینه برسم طواف بجای آورند و هیچ پزوه
 بر بام خانه کعبه نشینند و بر بالای خانه طران نکنند و آن همه کیوتر که در حرم باشند هر گوی خجال در آنجا نمانند و از نذر و سلطان سلمان ابن
 سلطان سلیم والی روم در بنده و چهل هجری نرسد بنا که احداث نموده این مصرعه تاریخ است ع گفتن موسی که آمد آب عفرات
 و اخراجات مکه عظمه از باد شاه روم تعلق میدارد و تاریخ ثبت است که اسمعیل ذبیح القذیبین ابراهیم غلیل الدیه پیغمبر محمد صلی اللّه علیه
 و سلم بجد و شام متولد شد و در طفلی بدی اجمرت مبتلا گشت چه ابراهیم علیه السلام او را با مادرش با جره بنا بر رشک بردن سازه زوی
 خویش با شاره او در بیابانی آب بر زمین خراب که پیش از طوفان نوح در آن موقع خانه کعبه بود بگذشت و بر فیت و در آنجا ازین قبیل اسمعیل
 علیه السلام چشمه آب که زفر نامند پیداسته و طائفه از قبیله جرهم و قبیله نظور ساکنان من آنجا به اجازت با جره متبسم گشتند و آن موقع بود
 بر آدانی نهاد و اسمعیل در قبیله جرهم نشو و نمایافت و بلایه عربی بیا موخت و در سالی یکبار ابراهیم علیه السلام بدین شکل آمدی و همچنان

در فضیله اهل بیت

سواره ساعتی توقف نموده بازگشتی چه از طرف ساره با مورفرو آمدن نبود و اسمعیل بعد فوت مادر دختره از تیسماه جز میان بجا است و آنرا
 بوغظ ابراهیم طلاق داد و زنی دیگر از آن قبایه بنکاح آورد و بخانه خویش جاداد و ابراهیم علیه السلام با مهربانان خانه کعبه بنامند و کجا
 حج از پدر بیا سوخت و ابراهیم علیه السلام تولیت آنخانه با اسمعیل داد اسمعیل علیه السلام بریاست که بعد ابراهیم علیه السلام بنام
 بازگشت و بعد چندی در گذشت اسمعیل زیارت مرقد پدر بنام رفت و بعد از آن بدعوت عمالقه سبوح گشت و صنعت وی سر تراشیدن
 بوده و بشکارش همه تمام داشته و او را داده پس بوده بعد از فوت او پسرانش قید از ثواب بحرم اقامت کردند و دیگران در دیگر بلاد
 عرب توطن کردند قیدار بعد از اسمعیل در مکه بریاست قوم رسید و نور محمد صلی الله علیه و سلم از اسمعیل به قیدار انتقال کرد و بعد از قیدار
 پسرش حمل بجای او نشست و همچنین ریاست از سلف بخلف میرسد تا آنکه عدنان رئیس شرو اولاد قیدار و امایب بسیار شدند و مکه
 را گنجایش نماند لاجرم طائفه از حرم بیرون آمدند و هر که از ایشان سفر کردیدی سنگی از سنگهای حرم با خود بردی و بنیایشان فرستد تا آنکه با غواص
 شیطان رفته رفته آن کار بهت پرستی کشید و ایشان با وجود آن در تعظیم حرم و سناسک حج دقیقه عمل نگذاشتند زی بالجهل عدنان از اجداد
 محمد صلی الله علیه و سلم است و آن جناب چون نسبت خود را بعد از عدنان رسانید می فرمودی که کذب النساء چون من فوق عدنان و نسبت عدنان
 به قانع پسر بزرگ هود علیه السلام می پیوندد و بعد عدنان پسرش سعید بن عدنان بریاست قوم رسید و همچنین از سلطت تا بخلف مور
 ریاست رسیده تا آنکه نصر بن کنعان از اولاد معد جانشین گشت لقب او قریش است و قریش وانه است بجز مکه ستولی است ترویج
 بجز چون او بر ساه عرب استیلا داشت لهذا او را قریش گفتندی و بعد از او پسرش مالک بن قریظ پس از او پسرش قهر بن مالک برست
 رسیدند تا آنکه عبد مناف بن قحطی بن کلاب رئیس قوم شدند و نور محمد صلعم به عبد مناف انتقال کرد و بعد مناف را دو پسر توام آمدند هاشم
 و عبد شمس که پیشانی ایشان بهم پیچیده بود آن را بشمشیر جدا کردند حاضران گفتند این علامت است که اولاد ایشان با یکدیگر عداوت دارند
 و میان ایشان خونهای ناحق ریخته شود بالاخر خپاشند و عبد مناف را دو پسر دیگر بودند مطلب و قفل و بعد از عبد مناف پسرش هاشم
 بن عبد مناف بریاست قوم قریش رسید و هاشم عمر نام داشت و هاشم لقب اوست و قحطی در سال قحط از مکه بنام رفت و از آنجا مال بسیار
 بکند آورد و نان خشک می شکست و غرب را به یزید ضیافت میکرد از آن به هاشم شتمار یافت و هاشم در لغت شکستن نان باشد و اول کسی
 که نان در سکنه شکست و نمو هاشم با و مشوب اند و برادرش عبد شمس که توام بوده جدایی سفیان و معاویه است با هاشم هاشم قحطی جوانی بود
 و سلمی را که از اشرف مدینه بود بنکاح در آورد و پدر سلمی عمده کرد که هرگاه او حامله شود بمدینه اش فرسیند تا فرزندان آنجا متولد شود و نشوند
 پس چون سلمی حامله شد بمدینه رفت عبدالمطلب آنجا متولد گشت و هاشم در آخر عمر بنام افتاد و در گذشت و وصیت کرد که کمان و علم اسمعیل
 که از ابا و اجداد میراث رسیده برادرش مطلب نگاه دارد و چون پسرش از سلمی متولد شود آنرا باورساند و هاشم شش سپردت از این
 است امید پدر و مادر علی علیه السلام با هاشم بعد از هاشم برادرش مطلب بن عبد مناف بریاست قریش رسید و پسر هاشم که از سلمی بود
 آمد با ابوالحارث عبدالمطلب بن هاشم موسوم گشت و او بمدینه نشو و نما یافت و می بود تا آنکه یکی از قریش مدینه رفت او را که خرد بود دید که
 می انداخت و میگفت که اما ابی هاشم آن مرد بکه بازگشت و مطلب گفت که برادر زاده آ جزا به مدینه دیدم بریشان حال بود مطلب از مکه
 سوار شد و بمدینه رفت و بی وقوف مادر و خویشان او ابوالحارث عبدالمطلب را درین خویش ساخت و روی بکند نهاد چون ابوالحارث
 جامه های نامناسب داشت هر که از مطلب پسر هاشم گفت که این غلام من است لاجرم بعیدالمطلب شتمار یافت و بعد از عم ابوالحارث

عبدالمطلب بن هاشم بر بابت قوم رسید خائفه از غلامی او را بت پرست شمارند و اما سیه گویند آب سیه انبیا کافر نباشند و دلیل و دخل
 سطور است که او بعد و قابل بوده و از آثار اوست حفر جابه زرمز چه در وقت لغو بن کثان و یا مالک بن نضرش قبیله جوهمیان از راه
 حصد چاه زرمز را انبیا شدند و با زین هموار ساختند و آن ناپدید بود و عبدالمطلب بر طبق روی آن را حفر کرد تا آنجا که پدید آمد منقول است که چون
 که بر روی والی مین لعزم بهم خانه کعبه باقیان که پیکر بران حدود رسید عبدالمطلب نزد او رفت ابر چه او را اعزاز کرد و به پهلوی خویش جا داد
 عبدالمطلب گفت نفران مرا لشکر یان تو گرفته اند بلای می که باز دهند ابر به بر بخید و گفت تو سید قریشی و شرف ایشان کعبه است و من پویا
 کعبه آمده ام از دشمن گفتم و نترسی چند که تپیش معلوم است در خوشی آنخانه را پروردگار سبب و لاد توان که محافظت آن نماید من خداوند
 شرفم مرا از آن سخن باید گفت ابر به لفرمود تا شتران او را باز دادند عبدالمطلب باز گشت ابر به و لشکر یا نشن بر خم سنگ طیار ابا بیل ملاک
 شدند و عبدالمطلب در سال هشتم از ولادت رسول صلعم وفات یافت و او لقبی ده پسر داشته یکی از ایشان عبدالمطلب پسر محمد رسول
 صلی الله علیه و سلم است و او قبل از تولد محمد صلعم در گذشت و دیگران پیش از بعثت رسول صلعم در گذشتند که چهار کس که زنده ماندند ابوطالب
 که پدر علی علیه اسلام است و ابولهب و حمزه و عباس و ازین چهار کس دو کس حمزه و عباس و بقول امامیه ابوطالب ایان آوردند و ابولهب در
 ضلالت کفر بود و دیگر عبدالمطلب را چهار دختر بوده و از آن جمله است صفیه گویند که صفیه روزی نزد رسول صلعم رفت و گفت که دعا کن تا بهشت
 بروم رسول فرمود که زنان پیر به بهشت نروند صفیه بگریست رسول فرمود نمائین باش که زنان پیر اول جوان شوند نگاه به بهشت روند قال الله
 تعالی انما انشا انما انشا فیعلنا بن ابکار احوال بن سنان الشیبی بر بابت کوفت صحیح صادق از اولاد اسمعیل و از انبیا سبب است خیر او محمد صلی الله علیه و سلم را
 اسمعیل کسی پیغمبری بر سر دست او در زمانی که عبارت از پیغمبر علیه اسلام است بگوشتش در معاشره نشینان بوده و بی شک از خیر ما در ریا عربی شتمل بوده
 بعد از نوح و سبت تا سه روزه راه در روشنائی آن مردم شتران را سه چرانیدند و بر دوز سوسه دو و چیزی از آن نمودی بالتماس قوم تنجیب آنجا
 رفت آن ایش را انعمای خویش زد و آن خاموش شد پس گفت اجل من نزدیک رسیده بعد از مرگ من پس از سه شب گو خرمی بر توبه من آمدن
 با نگ کند باید که آن را بکشند و شمشک شگافه بر قبر من زیند تا از خاک بر آیم و شمار از حال دنیا و آخرت خبر دهم و این حکایت را شیخ محب الله
 آله آبادی در شرح نصوص الحکم شیخ محی الدین عربی در فصوص خالدهی به عنوان خوب شرح کرده با الحجا موجب گفته او گو خرمی آمد و با نگ که خویشان
 خالد مانع قوم شدند بنا بر آن که اکثر از قوم چون بیاید این ماراننگ و عار باشد و گویند دختر خالد علیه اسلام در کبر سن نزد محمد صلعم آمد آنجناب سوا
 مبارک خود بگفت و او را بر آب نشانید او گفت مر جبا و سوره اخلاص از محمد صلعم شنید گفت پدر من این را بسیار قرأت میکرد مدینه مشهور
 و از زین سابق شرب نام داشته چه میفریب بن قاهران را بنام نهاده در رسول صلعم آن را مدینه خوانده بر ائینه بدرینه شتم تا یافت گلستان او را
 دارد و جوایش بسیار گرم است و آب روان در آن شهر توان یافت آورده اند که در میان مرقد و منبر محمد صلعم قطع است از قطعه ماسه جنت
 و بر فحشال مدینه کوه احد است و بر جنوب آن جبل ببه و بر لبعا نه که در باب آن احادیث دارد که دیده در اصل بلده واقع است و هر مریض
 و غلیل که از آن آب بخورد و غسل کند البته شفا یابد و دیگر بر المسک چاه میت که محمد صلعم آب دبان خود را در آن چاه افکند و بجاران آن شهر را تا
 اکنون از استمال آن آب شفای کلی حاصل است و ایضا سجد رسول صلعم جسم آنجا است و قتی که آنجناب از که هجرت فرموده مدینه طیبه رفت و منجم
 که اکنون سجد است زمینی ساده بود رسول آنمکان را بخرد و مسجد خانه ساخت از چوب خرما و شش خام بعد از آن همان بنی نفعان بران جزیره
 پیفرود و دیوارش از سفعت بر آورد و سقف را از چوب شاخ ساخت و ولید بن عبدالمطلب مروان در عهد خلافت خویش غلامی دیگر شتم کرد

در حدیث

و مدینه سے خلیفہ عباس سے آن را وسیع گردانید و اتون عباس سے در عصر خویش مقصد سے اچھا سے اتنا
 بقعہ گشت و ایسہ خوبان در عصر خویش کسان بدینہ فرستاد تا در جنبے مسجد و مدرسہ و حمام ساختند
 و پیش ازان در ان بلدہ حمام بنود باجملہ در فضیلت مسجد رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم احادیث بسیار واقع
 است و گورستان بقیعہ در مشرقی شہر واقع است و ابراہیم ولد آنحضرت و نبات الکفرت و عباس و
 ابن عبد الملک و امام حسن و امام زین العابدین و امام محمد باقر و امام جعفر صادق و بسیار سے از صحابہ
 رضی اللہ عنہم جمعین در ان مقام مدفون اند و از جمیلہ خوبان مدینہ آنست کہ ہر کہ آنجا رسد بوسے خوش
 بشود و عطش در آن شہر بیشتر از موفیع دیگر بوسے دہر و ہر گتہ بد آنجا طاعون بناشد و دیگر از ہمہ
 معصومین بنیہ از امام موسی کاظم کہ در منزل الواکہ میان مکہ و مدینہ واقع شدہ و امام محمد مصدق
 کہ در سارہ متولد گردیدہ جملہ در ان بلدہ بوجود آمدہ اند از ابو شیبہ روایتست کہ در مدینہ طیبہ در نہ
 شش صد و چهل و نہ ہجرتے آواز سے عظیم بر مشال رعد کہ از دور آید ظاہر شدہ و آن گاہے کم و گاہے
 زیادہ سے شدہ و در روز بدین طس بقیہ گذشت و از عقب آن زلزلہ عظیم آمد و آن شب زلزلہ مکرر شدہ
 و سہ شبانہ روز برین منوال ماند و بعد ازان ہنگام چاشت از ذخیرہ آتشکی شاہر شد کہ از ارتعاش
 سہ سنارہ و طوش مقدار چهل فرسنگ و عرضش یک فرسنگ و ازان دودی سفید بر خاست
 و بر مشال ابر سفید بر آسمان تختہ بست و کوہ کوہ زبانہ میزند و اشتعال آن بر تپہ بود گو یاد خدا
 از بیوت مدینہ شعلہ افروختہ اند چہند روز برین منوال ماند بعد ازان چون سیل روان شد و ہر سنگی
 کہ سے رسید آن سنگ چون سرب سیگد اخت و مادام کہ گرم بود سہ رخ سے نمود چون سردی شد
 مانند خم سیاہ بود و ام النار کہ این اشتما ازان منبعغی شد در فرقیقہ بود و او سرد چون رو در ان
 روان شد خلائق را گمان آنکہ مقتدرہ حذاب مردان و زنان و صبیان غسل کردند و استغفار خواندند
 و ہجرات مبادرت بستند آنست بدینگونہ گذشت و چون سیل آتش روان شد زلزلہ باہ استاد بر اسے
 سائلہ کنندہ گمان پوشیدہ مناند کہ چون پارہ از احوال آتشہ نوشتہ آمد الحال از اخبار محمد صلی اللہ
 علیہ وآلہ وسلم کہ در ان شہر استقامت داشتند ہما بخبار علت فرمودند نوشتہ می شود اخبار
 سرور انبیا محمد صلی اللہ علیہ وسلم در ولادت آنحضرت اقوال بسیار است را تم حروف ازان بیک زودت
 اکتفا میکنند کہ آن جناب بعد از گذشتن چهل سال از سلطنت نوشیروان عادل و در مکہ معظمہ متولد شدہ
 و از زمان بعثت ہی علیہ اسلام تا زان ولادت آنحضرت بروایت ابن عباس از سیرہ معین ششصد سال
 گذشتہ در سال عام الفیل کہ عبارت از سالیت کہ ابرہہ و اسکے ایمن تجزیب خانہ کعبہ آمدہ بود بروایت
 ابو المعین روز دوشنبہ دوازدهم ماہ ربیع الاول مطابق ستر ماہ نینان اتفاق افتاد و تئیکہ محمد صلعم بزاد
 چارہ کنگرہ از سرد قاب ایوان نوشیروان بافت و تئیکہ فارسی سرد شد و در سادہ خشک گردید

و آن جناب غنچه کوه و نبات بریده بوجود آمد بدش عبدالمطلب او را محمد نام کرد و مطلق لقب اوست و بقول محمد
 تمام پیش از آنحضرت زیاده برشد تن نبوده بالجمله آن حضرت خاتم انبیا است و خاتم از اولی العزم احسن باشد بقصد
 آنجناب را اول مادرش آمنه شیر داد و چند روز فرموده کنیزک ابی لب و بعد از ولیمه تا مدت رضاع شیر داد و در
 سال ششم از ولادت آنحضرت آمنه مادر آن جناب وفات یافت و در سال هشتم از ولادت آنحضرت عبدالمطلب و
 خوشتر و ان عادل و خاتم طائی که در سخاوت با و مثل زنند برزند و در سال سیزدهم از ولادت آنحضرت ابو طالب
 عزم تجارت شام کرد و آن جناب بحسب استدعایش بشام برود و در سال هفتم از ولادت آنحضرت زبیر بن عبدالمطلب
 همراه خود بین برود و در راه خوارق عادات از آن جناب بسیار مشاهده کرد و در سال بستم از ولادت ملائکه بر آنحضرت
 ظاهر شدند و در سال بیست و پنجم آن حضرت از طرف خدیجه تجارت شام رفت و باز آمد و بعد از آن سال خدیجه را که
 چهل ساله عمر داشت بخواست و آن جناب اول باور سید و ابو طالب بیست سه ماهه و بعد از آن با لطف و رحم و بردگی
 چهار صد شقال طلا مسد او کرد و در سال سی و پنجم از ولادت آنحضرت جناب روسای که خانه کعبه را از نو بنیاد
 نهادند و بعد از آن سال بروایتی فاطمه زهرا از خدیجه متولد شد و در سال سی و هشتم از ولادت آنحضرت از غیب آن جناب
 می شنید و روشنائی میدید و در اوایل سال چهل و یکم از ولادت مطابق سال بیست و نهم و یا نوزدهم از سلطنت
 خسرو پرویز نزول و سه اتفاق افتاد از آن جمله شش ماه و سه خواب می آمد بعضی از محققان در تاویل روای
 صالحه جزوین استیثنا و بعضی جزوین البتوت گفته اند چندی است و سه سال بود چنانچه گذشت پس خواب صالحه
 برین حساب یک جزو باشد از چهل و شش جزو نبوت چرا که بیست و سه سال چهل و شش حصه باشد هر حصه شش ماه
 است و بعد از آن بوسیله جبرئیل علیه السلام نزول وحی در بیدارے میشد و اول روزیکه وحی در بیدارے
 فرود آمد روز دوشنبه ماه رمضان بود که برسد کوه حرا جبرئیل علیه السلام آمد و آن جناب گفت اقرار آنحضرت
 فرمود که من امی ام جبرئیل آنجناب را بیفشد و گفت اقرار باسم ربک الذی تا ما لم یعلم پس جبرئیل پانزده روز
 زود چشمه آبی ظاهر شد خود و خود نمود و محمد صلی الله علیه وسلم را تعلیم نمود و پیش رفت و آن جناب با وقت آمد
 و دو رکعت نماز گذارد و پس تا آنکه نماز پنجگانه فرض شد گاه گاه دو رکعت نماز گذارد و بالجمله آنجناب به نبوت و
 غفرت سبوت گشت و از بعثت تا سه سال خلق را خفیه دعوت میکرد پس باظهار آن با موعود گشت و اول کسی که
 بر رسول ایمان آورد خدیجه کبر سے بود و بعد از او علی و زید بن حارث و بعد از او ابوبکر نقصدیق کرد و ایمان
 آورد و گفته اند که در ایمان آوردن خدیجه اول زمان و علی اول صبیان و زید بن حارث اول مولی و ابوبکر اول
 رجال احرار اند و بعد از ایشان عثمان بن عفان و زبیر بن العوام پس صفیه بنت عبدالمطلب که ذکرش گذشت
 و عبد الرحمن بن عوف و سعد بن ابی وقاص و طلحه بن عبد الله که از جمله عشره مبشره اند و دیگران بعد ایشان
 ایسان آوردند و بعد از این ایام انجبه و شیاطین از صعود آسمان ممنوع شدند و در سال پنجم از بعثت
 یازده مرد و چهار زن از مومنان مکه بنا بر شد اید اضرار کفار به حبشه هجرت کردند و عثمان بن عفان باز در حبشه

بسم الله الرحمن الرحیم

عنه

خود رفت بنت رسول صلعم از آنجمله بوده و در سال ششم از بعثت حمزه بن عبد المطلب و عظم قاروق بن الخطاب
ایمان آوردند و در اوائل سال و هجدهم از بعثت ابو طالب عم رسول صلعم درگذشت اما سیه گویند که او به ایمان مرد و بعثت
علما گویند که کفر به چهار نوع است اول کفر انکار که حق تعالی و محمد صلعم را شناسند بدل و نه بزبان و دوم کفر وجود که
حق تعالی و محمد صلعم را بدل شناسد اما بزبان اقرار بکنند چنانچه کافر آن میبوده محمد صلعم سوم کفر نفاق آنکه بزبان
اقرار کند اما بدل اعتقاد کند چنانچه چهارم کفر عناد که بدل خدا و رسول صلعم را شناسد و بزبان اقرار کند اما اعتقاد
نشود مانند ابی طالب و مقرز است هر که شصت بیکی ازین انواع اربع باشد از متعقبات الهی خارج است بالجمله
بقولے بعد از سی و پنج روز از فوت ابی طالب خدیجه کبری درگذشت او افضل امهات مومنین بوده است
تا او زنده بود محمد صلعم زنی خواست بعد فوت او هجدهمین سال عایشه بنت ابوبکر و سوده را بخودست و تقاضا
در الوقت شش ساله عمر داشت و زفاف او بعد از سه سال اتفاق افتاد و در سال یازدهم از بعثت پیغمبر
مؤلف میر معارج النبوت معراج روس نمود و در روایت حق تعالی که بجهده صلی الله علیه و آله وسلم آمده است
که چشم سر دید و یا به چشم دل دید از امام حسن و مالک و عکرم نه روایت است که به چشم سر دید و شیخ سعید
گوید که محمد صلعم را با روح وجد در بیدار سے تا سمان بردند و حق تعالی را به چشم سر دید و امام ابوبکر
در تاج المذکرین گوید که حق تعالی جمیع احساسات از محمد صلعم سلوب ساخت و از چشم مبارکش نور
کیفیت را برداشت و بعد از آن در کسوت نور بردل آنحضرت ظهور فرمود تا از نور دل آن نور مطلق را مشاهده
کرد و سر مدور و پیش از گره صوفیان گوید سه هر کس که سه بغیضش باورشند جو دهن هزار سه
پنجاه و شش ملا گوید که بر فلک شده احمد سه سه گوید فلک با احمد و رشد با جملہ در معراج به اشاره موسی
علیه السلام چنجاه و شش پنج وقت نماز رسید که نجات و طهرت و عتد و مغرب و عقیق باشد هجدهمین
سال فارسیان بروایتی در سال و هجدهم بر روم غالب شدند اندرین باب کفار بر مسلمانان طعن کردند
و بگفتند بر رومیان که صاحب کتاب انجیل اند فارسیان که صاحب کتاب میستند غالب آمدند ماینه کتاب
داریم بر شما که صاحب کتاب یعنی قرسه آن هستی از غالب آیم درین باب نزول سوره الم غلبت الروم و کرد
بستن ابوبکر با کفار هر آنکه در سال بضع سنین که عبارت از سه یا نه سال باشد رومیان که صاحب کتاب
انجیل اند بر فارسیان غالب آیند و دیگر ایسان آوردن جتیان در تقوای پنج به شرح و بسط ثبت است
هجدهمین سال بقول ملا معین که مؤلف معارج النبوة است در سال دوازدهم از بعثت شش نفر
از اهل مدینه که از قبیلہ خزرج بودند بوضع عفت بخدمت رسول صلی الله علیه و سلم آمدند ایمان آوردند
و بروایت مؤلف تاریخ صبح صادق در سال دوازدهم از بعثت دوازده کس از اهل مدینه بظروف کعبه
آمدند و ایمان آوردند و هجدهمین سال بغواد آخر سال سیزدهم از بعثت مسلمانان بنا بر شدت اقرار
کفار بوجوب امر آنحضرت از آنکه متعاقب یکدیگر بسدینه هجرت کردند تا آنکه با محمد صلی الله علیه و آله وسلم جز ابوبکر

علی عمر در که کس از اصحاب نماند و بروایت مولف صبح صادق در بخت و ششم صفر سال چهاردهم از
 بخت محمد صلعم ابی بکر از مکه بمدینه هجرت کردند و در ماه ربیع الاول بمدینه رسیدند پس از سه روز علی علیه السلام
 که بموجب امر آن جناب صلعم بنا بر صلحی نفس خود را فدای محمد صلی الله علیه و سلم نمود و بعد از آنکه بمدینه هجرت
 کرد و بخدمت آن جناب پیوست و کپتان جوانان اسکاٹ از کتب فرنگ بار اقسام میگفت که در سال
 شش صد و بیست و دو که از تولد عیسی علیه السلام گذشته بود محمد صلعم از مکه بمدینه هجرت فرمود
 و قالیح با سه سنون هجرت رسول صلی الله علیه و سلم و قالیح سال اول در سال اول از
 هجرت آن حضرت علیه السلام در محله قبا مسجد قبا بنام داد و درین سال منازکله و ععر و عشا که دو رکعت
 بود چهار رکعت مقرر شد و اذان تعیین فرموده اهل بنود نے ما مورگشت و او قدوسے گرنگی زبان ہم داشت درین
 سال فاطمہ زہرا و ام کلثوم و ام المومنین سوزده را از مکه بمدینه طلب نمود پس ازان عبد الله بن ابی بکر
 بکه رفت و عایشه و اتباع پدر را بمدینه آورد و محمد درین سال آنحضرت میان مهاجر که عبارت از کسانیت
 که از مکه بمدینه هجرت کردند و انصار که عبارت از مومنان ساکنان مدینه است عقد موافقات نمود که یکدیگر
 را مساعدت کنند و سیرت برند و این ستمر بوده تا آنکه در غزو بدر بموجب آیت منوخ کردند و درین سال
 سلمان فارسی بخدمت آمده سلمان شد و قالیح سال دوم درین سال تمویل قبله از بیت المقدس بطرف
 کعبه و فرض شدن روزه ماه رمضان و تغییر دکان سبزی قبا بطرف کعبه و عقد فاطمہ زہرا با علی علیه السلام
 بر صدق چهار صد شقال بنزده و آمره بجهاد و قتال با کفار شد و آن جناب اول تیسرہ ہشتاد کس
 بر ابو سفیان کہ با دوست کس کہ از مکه بیرون آمدہ بود با علم سفید فرستاد و سدیہ آنست کہ صحابہ
 بموجب حکم متوجہ قوسے شوند و عروہ آنکہ محمد صلعم بنفس خویش در سپاہ بود با جملہ ابو عبد اللہ
 حمید المطلب رئیس سدیہ با فوج خود بکفار رسید و یک کس را بقتل رسانید ابو صفیان بسکہ
 گریخت درین سال غزوہ بدر کزے اتفاق افتاد و اندران غزوہ سه صد و سیزده مرد با محمد صلعم
 بودند و ہشتاد ہتر و دو اسپ و سه پیر و ہشت شمشیر و شش زردہ دران شکر بودہ و بقولے کم و بیش دران نسیزہ
 واقع است و در شکر کفار از نصد زیادہ و از ہزار کم مرد جنگ و ہفت صد سپر و صد اسپ و سواران جمہ زہرہ پوش
 بودند دران رزم بے چیل با ہفتاد کس از کفار بقتل رسید و محمد صلی الله علیه و سلم آنحضرت
 و عباس عم رسول صلعم و عقیل ابن ابی طالب در جماعتہ اسیران بہ دست مسلمانان افتادند
 و دو کس از اسیران بموجب حکم محمد صلعم بقتل رسیدند عباس مسلمان شد از دیگران فدیتہ
 گرفتہ نجات داد و از مسلمانان شش نفر از محلہ خدین و ہشت نفر از القصار دران ہجر کہ
 شبہ شدند محمد صلعم از غنائم غزوہ بدر خمس را بر گرفت و بیشتر سوارے ابو جہل و شمشیر
 بستہ ابن الحجاج کہ آن را ذوالفقار نامند رقم اختصاں کشند و آن شمشیر را در غزوہ احد و قحہ کہ شمشیر

حج

علی و شکست و باز در غزوه خندق به علی عزم داد و ان پیش علی و اولادش بود و برویت مؤلف صیحه صادق رفت و رفتن آن زو انفقار
 به نادوی و مارون رشید خلفای عباسی رسیده مارون نیز بدین سر بر سبنای نجشید بعد از آن معلوم شد که بیست که ام افتاد
 با کجکله بانی غنایم را بر اصحاب بسمت نمود و گویند که در نه شهادت از در آن نیز از آن غنایم نصیبه داد و آنرا که بنا بر عارضه در مدینه
 مانده بودند از آن جمله عثمان بن عفان بود که بعارضه بیماری زوجه خود رفتند بنیت محمد و در مدینه رفتند و چند روز از آن مرض در گذشت
 آنقصه آنهمه از آن غنایم قسمت و بهره داد و بعد از آن سال در غزوه بنی قریظ با نزهه شبان روز حصار های یهودان را محاصره
 کرد و یهودان اموال و اسلمه در قلع گذارند که ششم و ششم رفتند و محمد صلعم از آن غنایم دو کمان و سه نیزه و دوزره بر چید و
 خمس جدا کرد و بانی را بر اصحاب شصت ساخت و در غزوه سولق ابی سفیان بی جنگ گرفت و محمد صلعم او را نفاقب
 نمود ابو سفیان جهت سهولت رفتار اربان های سولق را که با وجود اوست بیگند و مسلمانان آنرا بر او شتند و آن فرود را
 عشره و هملق خوانند

من
 بیان واقع از آنکه مصیبت
 علی خدیجه بود

وقایع سال سوم هجرت

درین سال عشره و هه فر فر الکنز فر غزوه انار انصافی افتاد و ایضا کشته شدن همت یهودی بر دست قبلیه روس
 و ابو رافع یهودی بر دست خنز زبان که چند کس بر سم فرای و حصار آنها رفته به قتل رسانیدند و بعد از آن سال محمد صلعم
 کلمتوم دختر دیگر خود را که کبیش ازین روز و بیست و هفت بن ابولهب بود و او را طلاق داده بود بعد فوت رقیه بیگام عثمان هیز
 عفان داد و آنرا در غزوه غنایم نصیبه شد و بعد از آن سال نیز به فرقه بوده که صد هزار درم از کفار بیست آید بن
 حارث رئیس جماعت کشته شد که صد نفر بودند افتاد محمد صلعم بیست هزار درم در وجه خمس از آن جدا کرد و باقی را ابراهان صد نفس
 قسمت کرد و بعد از آن سال نیز بیست خدیجه و هفتمه بنت عمر قاروقی خواست و بعد از آن سال در نصف رمضان انام حصر
 عزم از فاطمه زهرا در مدینه بنوا گشت و بعد از آن سال فرقه احمد انفاق افتاد چه انی سفیان با سه هزار درم هفت صد س از آن
 زده پوشش بودند و سه هزار تیر و دو سیت اسپ از که بر آمد و قصد مدینه کرد و انایان محمد صلعم گفتند که در مدینه جنگ کنیم و بعد از
 چون انان بغز و رجا بی عرض کردند که کفار حمل بیعت ما خواهند کرد محمد صلعم به که هیت سلاح بر تن است کرد و بیرون آمد و چون
 از آن منفصل گشتند محمد صلعم فرمود که آن وقت شمار گفتیم از مدینه بیرون رفتن سلاح نیست قبول نکردید اکنون روایت که چون
 به پیغمبر سلاح پوشد و بار بیرون آمد پس بیگ فرست از مدینه فرود آمد و در لشکر بیزارم و که چند ان زده پوشش بودند و دو
 اسب بوده بناس و صد درمگاه چهار است مسلمان با کفار که ابو سفیان بر دعوا و بر رئیس القوم بوده بحرب پرداختند و آنها را
 پیشا گشتند و دست بتاراج دراز کردند مقدمه بیگاس گردید و نزد محمد خزعلی و ابو جانه انصاری و سبیل بن صنیف و طلحه بن عبید الله
 بیچ کس از صحاب نماز گویند که علی ابو بکر و شید الرحمن بن عوف بن سعد بن لایه و قاص و ابو سعیده زبیر بن العوام و طلحه بن عبید الله
 بن ابوجاح ابن هبنت نفر از مهاجرین و جناب بن اسد و ابو جانه انصاری و سبیل بن صنیف و رضید بن عمرو و سعد بن مسافر
 و حمزه بن سحله و حارث بن عسیم از انصار این جمله چهارده صحاب با محمد صلی الله علیه و سلم در آنروز که ثابت قدم

مانند شخصت کس از نصار و چهار از مهاجر که حمزه بن عبدالمطلب عم محمد مصلم و ازین جمله بوده این مقتصد تن از اصحاب محمد بشما دست
 رسیدند و در آن معرکه وند ان مبارک بزخم سنگ کفار شکست و فریب کسی کس از فدا بقتل رسیدند محمد بیدینه باز گشت و ابو سفیان
 با گروه فکار بکشتن شافت کافران از محبت خویش پشیمان شدند و گفتند کار محمد را تمام ختم همان تبر که باز گردیم و خاطر از و
 فارغ کنیم صفوان بن امیه گفت که اصحاب محمد بحیث استند و کسانی که درین جنگ بیدینه مانده اند منفق شوند بسا و مقدمه دیگر گون
 گرد و این اخبار بیدینه رسید محمد مصلم با صحابی که در جنگ رفته بودند بجمالیه از مدینه بر آمد و کافران را با حمر الاسد تعاقب نمود
 ابو سفیان ازین خبر شنید تعجیل بکفرت

وقایع سال چهارم از هجرت

درین سال شش مرتبه صلح و پنجاه کس با ابو عبیده بن الجراح و سعد بن ابی وقاص بر سر ابوسلمه ابن عبدالمطلب شد و هر سه
 فرستاد ایشان سالم و عاقبت بیدینه باز آمدند و ذکر واقع تریح اتفاق افتاد اندران و اقد عامم بن ثابت انصاری با هم
 از قرب سفیان بن خالد بن نیرل بشما دست رسیدند و آخر خاله جم بر دست عبدالمطلب بن ابی سلمه که محمد مصلم بر و تعیین نموده بود
 بقتل رسیدند و دیگر واقعه شرمویه بوده که بر دست قبیله کعبه جاشی از درویشان صحابه بشما دست رسیدند اینها گروه بی
 نصرت بودی بوده که با محمد مصلم آمده اند و در آن جنگ در یافت و ایشان را از ان دیار برید و ضیاع و عقار ایشان را بخود
 اخذ ما هم و در آن چهارمین سال غنم و ده برد اتفاق افتاد و در غزوه آمد ابو سفیان پنجاه آمد مصلم بیدینه محبت نمود و درین
 سال آیت قریم نازل شد و چهارمین سال محمد مصلم ام سلمه را که پیش ازین در جباله کح ابوسلمه عبدالمطلب برادر رضاعی
 محمد مصلم بوده چون ابوسلمه در گذشت محمد مصلم او را خواست و چهارمین سال امام حسین عم از غلامه زهر آمتولد شد

وقایع سال پنجم از هجرت

درین سال غنم و ده ذات الرقیع اتفاق افتاد و چه بیسم محمد مصلم رسید کبکی نامار و بنی نضیب قصد تاراج مدینه دارند محمد مصلم با
 چهار صد مرد و سوز ایشان شدند و آنجا فرزندان کس را اندیدند چه مردمان کبوه رفته بودند اصحاب تویم کین آنها نکرده چیز غنی نیست
 نکرند و محمد مصلم در آن موضع نماز خوف بگذارد و این اول نماز خوف بود که گفته شده و درین سال حج فرض شد و آیه حجاب
 نازل گشت یعنی زنان از مردان بگانه پرده کنند و دیگر غزوه دومه که بعد از واقع شده در آن شومست و ده منزل از کوفه و الی آن
 قلعه آمدند برین عبد الملک نصرانی از تابعان قیس روم بوده بیسم محمد رسید که بجزم ناست مدینه سپاه فرجه می کند محمد با نه از جوا
 یک فرسخ آنجا رسید و مویشی آنجا را غارت کرد و در عایا بکس پناه بردند محمد چند روز آنجا ماند و سر با باطراف فرستاد سالم
 و عاقبت بیدینه آمد و چهارمین سال امام علی مرتضی بن ابی طالب مدینه را می نمودند و درین سال غزوه بنی مصطلق بوده
 که آنرا غزوه مرتضی خوانند و مرتضی با بیست که بنی مصطلق بن سعد بن عمر بن عبید بن جبارش و بنی مرادیه در آنجا اقامت داشتند
 جبار بن مرادیه رئیس آن گروه بوده و درین سفر اصحاب بجای رسیدند که آب آنجا نبود و بیستم نازل گشت کفار رزمی صحاب

کرده نبریت رفتند و بسیاری اسیر گشتند جویری بنت حارث در سهم ثابت بن قیس انصاری افتاد و ثابت اورا به محمد داد و محمد
 اورا بخواست اصحاب گفتند که شاید اقربا به حرم محمد اسیر باشند پس همه را از ما کردند و چهارمین سال که مشدن کردن بند عایشه
 بود که حبیب آن منافقان بر دشمنان سبته سخنان گفتند و افزودند پناکی و عصمت عایشه آیتمان نازل شد تا نظر محمد از آن مظهر
 گشت و منافقان که چهارتن بودند یکی از آنها عبید الله بن لبیسه سلول منافق بوده محمد هر یک را هشتاد تا زبانه صد قندق زد و در هر
 سال غزوه خندق اتفاق افتاد چه ابوسفیان با چهار هزار مرد و هزار و پانصد شتر و سه صد اسب از که روی بگردیدند و وجود
 قرظیه که با محمد عهد داشتند عهد نامه بار کرده با ابوسفیان متفق شدند محمد بس هزار مرد از مدینه بیرون آمد و دو من کوه را لشکرگاه
 ساخت و تعبیلح مسلمان فارسی کفر خندق امر فرمود ابوسفیان و لشکر یان او آبخا رسیدند و خندق را دیدند و تعجب کردند
 و در محاصره آن برداشتنه و کار بر مسلمانان تنگ شد روزی عمر بن معدود که اورا در قبائل عرب در شجاعت و قوت برابر هزار
 مرد و شترند از خندق بگذشت و سایر زخمت و ابوسفیان دو دیگران بکنار خندق آمد استخوانند محمد چون دید که کسی برزم او نبرد
 فرمود که یا کسی هست که بنزد این عجم اجازت خواست و بعد سه مرتبه حکم یافت و نزد او رفت و گفت که مسلمان شاد
 ابا کرد و دیگر فرمود که دست از محاربه مسلمانان باز دار قبول نکرد دیگر گفت که پیاده شو تا با تو جنگ کنم بخندید و گفت که بنهاران غزه
 که اندام که چنین التماس کنند باز کرد که خود نمایی دوستت همید ام که بی دوست من گشت و شومی علی گفت من دوست می دارم که بی دوست
 من بقتل رسی عمر بیگفت و از اسب فرود آمد و اسب را پی کرد و دینے بر فرق علی زد و برش شوق شده و سر علی بچرخ گشت آنگاه
 علی بیک ضرب فو و انفقار اورا بچشم فرستاد و روز دیگر کفار با اتفاق بیودان بنی قرظیه روی برزم مسلمانان آوردند و ناشام
 جنگ کردند حسین مخالف بنی مسمودین عام عطفاتی زد محمد صلعم آمد و ایمان آورد و گفت اگر فرما سے بنا بر غزوه کفار هر چه خواهم
 با شما بگویم محمد صلعم رضاداد و فرمود اگر بخدمتت نفیم نفیریب دیگر سنگ نفرقه در میان بنی قرظیه و ابوسفیان انداخت گفت ر
 مسکن ما سے خود رفتند و محمد صلعم بعد از انفرام کفار بدیند آمد و نماز ظهر خواند و چهار ساعت بوجوب و می به غلام بنی قرظیه رفت
 و نماز عصر آنجا خواند و با محاصره و حصار پر دوخت حیودان گفتند که ما نیز چون بنی نصر بلانی وطن اختیار کنم محمد صلعم بیچ وجه ایشان را
 امان نداد چون در قلعه عاجز آمدند بفرمان محمد صلعم از قلعه نپشت نشاندند و آن بیعت صدکس بودند محمد بفرمودند و دست ما سے
 همه استند و ضبط و میان اموال ایشان کرده بگردیدند و روزان بیعت صدکس و بقتل رسانیدند و در یکجهت سال محمد صلعم
 ابو عبیده بن جحش را با طائفه بجا نیسیف لجز فرستاد و در آن سفر از او اصحاب فرما بود و کار ایشان در آن سفر بجای رسید
 که بر که هم روزی بیخ فرما سے خوردند آیز و قنای ما ہی از در باب اصل از خت کاسه صد نفر گناه گشت آن فرودند

مدرقه الامام
 درین سال محمد صلعم سر به جرب نبی کلاب و طائفه بگرد فرستاد ایشان مظفر و منصور با غنائم بگردیدند و درین سال غزوه
 بنی حسان واقع و بنی حسان بگردیدند محمد صلعم بگردیدند و درین سال غزوه وی غزوه اتفاق افتاد و چهارمین سال
 بگردیدند خط افتاد و محمد علیه اسلام با جابه ما سے کشته بجزا رفت و بنی اذان و اقامت و دو کعت نماز گذار و روز دعا و باران بر تو زمین

وقایع سال ششم از هجرت

درین سال محمد صلعم سر به جرب نبی کلاب و طائفه بگرد فرستاد ایشان مظفر و منصور با غنائم بگردیدند و درین سال غزوه
 بنی حسان واقع و بنی حسان بگردیدند محمد صلعم بگردیدند و درین سال غزوه وی غزوه اتفاق افتاد و چهارمین سال
 بگردیدند خط افتاد و محمد علیه اسلام با جابه ما سے کشته بجزا رفت و بنی اذان و اقامت و دو کعت نماز گذار و روز دعا و باران بر تو زمین

در ساعت ابروی بر خاست و باران باریدن گرفت و درین سال آید و انوار کج و اعمه لند نازل گشت و محمد صلعم نیت عمره
 گذاردن متوجه مکه شد و فرمود که یک کس سلاح با خود بگیرد و قافله رفتند ابو سفیان الدین بن جهم سلاح باید گرفت آنجناب فرمود
 است حاجت آن اجل سلاح هم از پیش بروی یک بنهار و زود یک نهد رسیده و آنجا فرود آمد و عثمان بن عفان را ای که زبستان داد
 تا از ابو سفیان حضرت و خول مکه حاصل کند میبردند و عثمان در مکه موقوف داشتند و در مسکن شهرت یافت که عثمان را آید
 کردند محمد صلعم زبرد بر رخ نهفته بود پشت بان داده صحاب را بیعت دعوت فرمود ایشان بفرموده عمل کردند و این بیعت
 بیعت الرضوان نامند و صحاب آن بقول اصح بنبرار و با تصدیق بودند پس چندی از قریش سید و دشکر محمد صلعم آمدند تا گریه
 از صحاب بیعت آمدند محمد بن سلیمه طلبه بود ایشان را اگر گفت و زود محمد صلعم آورد و بفرمایش مجوس گشتند سهل بن عمر از زود و زود
 بر سالت آمد و آن جماعه را خلاص کرد عثمان را که بازه تن در مکه مجوس بودند فرستادند و بالاخر میان محمد صلعم و قریش مصاحبه
 اتفاق افتاد و مقرر گشت که آن سال رسول باز گردد و در سال نزع در میان نباشد و پس از صلعم که سال دیگر سلمانا
 بکند آید کسی فراموش ایشان نشود و زیادده آن سه روز در مکه نمانند با جماعه صلعم آمدند و شکر الله جند که کتیب تواریخ فرمودست نوشته
 شد محمد صلعم در همان موضع شتران را قربان کرد و در آن موضع سوره را نماند تا لک فحما بینا نازل گشت و رسول صلعم
 بدین موعبت نمود

سنة الف و الف و الف
 بیان نیت عمره
 که بیعت الرضوان
 حضرت داده

سنة الف و الف و الف
 بیان نیت عمره
 که بیعت الرضوان
 حضرت داده

وقایع سال مضموم از هجرت

درین سال محمد صلعم مکه را نخواست و باسلام دعوت فرمود اصحاب گفتند که ملوک نامه بی نهر اعتبار
 نمکند پس نگشتمی را از فقره که خند و بران محمد رسول الله نقش کردند و بر ناها هم کردند و آن نگشتمی با خلفا و صحاب
 بودند تا آنکه در عهد عثمان بن عفان از دستش بچاه افتاد و بر خند که خند گشت با خند با کلمه آن گفت نامه بودند که بجز و بر و بر
 با دوشاه ایران دوم به بخاشی و الی حبش سوم به بر قتل ملک روم چهارم ایشوقش سلطان اسکندریه پنجم به عارث
 صاحب شام ششم به جوده حاکم انامیه هفتم به بند زفر نازداری سروه و یه خسر و بر و زود در نامه نام محمد صلعم را بالای نام
 خود و بر شرفت و نامه را باره کرد و در جواب نوشت محمد صلعم فرمود که بکند بر بد کنایت من بدو افتد عالی ملک او را خسر و
 به یاران و الی این نوشت که بجهت بیدنیه فرست تا آنرا که دعوی نبوت می کند بسته نزد من آرند یا ران دو کس را اجدنیه در سنه
 ایشان محمد صلعم گفته که خسر ترا خواند محمد صلعم گفت که فردا آنچه که مصلحت است گفته و کرده آید و دیگر روز آنجناب ایشان فرمود
 که خدا می من خسر او بر و زود ابر دست پیشش بر او داد و پیش بر آید بر و زود به باران بگویند و گریست از زود و سیم ایشان شید ایشان
 پیش یاران آمدند باران گفت آنچه او گفته است است در ضلال این نامه و در یاران رسیده که محمد بوفض ساینه یاران
 ایمان آورد و آنجای فرس و آمانی بن ایمان آوردند و بخاشی حردمان حبش نیز ایمان آوردند و بر قتل ملک روم و در جواب
 گفت که اگر بوزوال مملکت بودی ایمان آوردی چه آبابی و جدم سوزنه بر خند قتل من کنند و شوقش حاکم بکند و در جواب
 بکتوب تا همین شایسته نوشت و چهار کبیر و نیز از شمال طلاء آستری که آنرا اذلال خوانند می آید و دیگر اجناس و یکان خوانند

و در آن گوش که آواز معطر گفتندی برسم هدیه ارسال داشت و صد مثقال طلا و پنج جامه به مطالب که نامه رسول برده بود و او از آن چهار کتیک یکی با رقیبه مایه را بر ابراهیم ابن محمد مصطفی صلعم و عمارت و ابی شام آمده حرب رسول شد و هر قتل با شاه روم او را مانع آمد عمارت صد مثقال طلا بنجیل که نامه رسول آورده بود و او وجوده والی المامیه در جواب نوشت که زمام صل و عقد بعضی از دیار خود بمن گذار تا طاعت کنتم محمد فرمود که یک غوره خرماکه بز زمین افتاد و پشده و از در خواهد او را نهم و مندر والی بخران ایمان آورد و درین سال فتح خیبر که پیروان آنجا ده هزار مرد مقابل جمع آمده بودند اتفاق افتاد و در جوان علی مردم نبویند که غیر موضع است بجای که میان او و مدینه از طرف شام نشست برید سافت و او و بر برید چهار فرسخ است پس مجموعه سی و دو فرسخ که نود و شش سال است یعنی کرده باشد و غیر بیفت قلعہ است آورده اند که محمد با هزار و چهار صد مرد از مدینه بخبر توجه نمود و روطاب و سق از قلعہ به غیر مفتوح ساخت و قلعہ قنوس که محکم ترین قلاع خیبر بود بردست علی مفتوح گشت گویند که علی را نزدیک حصار قنوس بر پیروان از قلعہ بر آمدند و چند سی از مسلمانان را شهید ساختند و قصد علی کردند و علی با ایشان رزم کرد و در نهایت او ایشان متوجه قلعہ شدند علی شهاب ایشان پر دخت یکی از پیروان بازگشت و ضربت بر دست علی زد که سپهر دستش با فتا و پیروی سپهر گرفت و بگریخت علی خنجرش را که خود بر حصار رسانید و در این حصار قنوس را بقولے سه هزار تن بود بر کند و سپهر خویش ساخت از علی السلام مرویت که فرمود آنرا بقوت روحانی گندم نه بقوت جسمانی بعد از آن که بر زم فرخت کرد و آن در آن شب خود مقدار شمشاد دست و در فکند و بعد از فتح قنوس ابالی دیگر قلاع خیبر امان یافتند محمد با بن شرط آمان داد که یک آنرا اعلام هر مردی از آن دیار برداشته بیرون روند و غیر آن هر چه باشد باز گذارند علی بس پیشکری بازگشت محمد او را استقبال نمود و در کنار گرفت و صفیه زوجه کنان پیروی والی آنجا را رسول نجو است بموجب دست زین فک که را به فاعله او و دیگر فتوح غنیمت بسیار از آن دیار است آمد بعد درین سال عمر و قیضا اتفاق افتاد آورده اند که چون محمد مدینه آمد بموجب امر اصحاب بیت الرضوان و شش صد تن دیگر که مجموعه دو هزار و یک صد کس شدند و او است که بعد از حبیب محمد بن سلمه و اسلمه بشیر ابن سعد داده با طائفه از پیش روان ساخت اصحاب گفتند که یا رسول الله از شرط صلح این بوده که با سلاح بکجه بنامی بکجه شمشیر در غلاف فرموده آنها را بحرم نمی بریم و بنا بر احتیاط است که اگر مخالفان عهد شکنند اسلمه با ما باشد پس بکجه آمد و بر نا فقه صوری سوار شده و مسجد الحرام درآمد و سواران طوائف بجای آورد و آنوقت مشرکان بر قتل چال رفته بودند و بکجه ای که گشتند بلال حبیب فرمان بر بام کعبه شد او با یک نماز گفت و محمد بعد از روز بموجب عهدی که در صلح نامه مدینه کرده بود متوجه مدینه شد و نذر در داد که بکجه اس از اصحاب درنگ نماند بعد درین سال آنجناب نامه بنحله بن ابراهیم عثمانی حاکم سام نوشت و او مسلمان شد و بعد درین سال غزوه بدرین عمر که از طرف هر قتل والی ملقا بود مسلمان شد و هر دو در ایا بکجه نیه فرستاد

وقایع سال هشتم از هجرت

در اول اکتبر این سال خالد بن ولید و عمرو معاص با جماعه مسلمانان سالم و غانم از آنجا بکجه مدینه آمدن نقل است که محمد رسانیدند که در آن سفر عمر معاص روزی نماز با او در خیانت گذارد و محمد از او بازخواست کرد و گفت که آنروز سر ما بسیار بود از هلاک خود

رسیدم و غسل نکردم قال الله تعالی لا تقوا بایدکم الی التملکة یعنی گفته است خدا تعالی که میندازید دستما سے خود را
 در تملکة محمد تبسم نمود و فرمود در گزیده که بهر خود مخلص پیدا کرده و بعد درین سال غزوه نبویه اتفاق افتاد و آن قریه از بخاریت سجد و
 شام که از آنجا بیت المقدس دومر احد است گویند که سرخیل والی آنجا نامه بر آنجناب را برگزفت و بگست و گفته اند که از سرخیل
 اینجا جزا کسی نمانسته محمد باستان این خبر سه هزار مرد بد نعوب تعیین فرمود و زید بن عاریث را امیر ساخت و گفت که اگر او شسته شود
 جعفر بن ابی طالب و اگر او شسته شود عبد الله بن روح امیر باشد و اگر او شسته شود مسلمانان هر که را خواهند امیر گردانند پیوسته
 در آن مجلس حاضر بود و گفت ای محمد اگر در دعوی نبوت صادق و پیر که نام بر وی کشته نشود زیرا که اینها سب نبی است ایل اگر
 صد کس را نام بردندی آنها بقتل رسیدندی با بجز رسول بود و اصحاب زنت و زید سپاه بر اند و بجد و دومی رسید سرخیل
 باشک عظیم مسلمانان رزمی خلعت کرد و بر او دشمن بقتل رسید و او در فکرة تمسک شد و بسیاری از مشرکان عرب بحد و او
 رسیدند سرخیل بشک عظیم از قلعه بیرون آمد و رزمی صعب کرد و آن همه اصحاب یکی بعد دیگری علم گرفته شهید شدند
 بعد از آن خالد و لیدر مسلمانان امیر ساختند اما نهیمت رفتند خالد ایشان را بجنگ خواندند فاکه نکر و کافران تعاقب
 کرده بسیاری بکشتند یکی از مومنان گفت در مکه کشته شدن بهتر است که در گرج مسلمانان با کشته شدن تا شب جنگ بگردند
 دیگر روز خالد او ضاع سپاه را تغییر داد به ایستاد مخالفان گمان بردند که لشکر بدو ایشان رسیده تبر سیدند و دیگر نیتند خالد
 بسیاری را بگست و نظریافت مورخان این غزوه نوشته اند با آنکه محمد در آن جنگ حاضر نبود اما از غزوه برای آن
 نوشته اند چون مومنان با مخالفان در مکه موبه بر رزم پرداختند از آن تعالی عجب برگزفت و آنچه در آن رزمی گفته است
 رسول آنرا سیدید و یاران را مفصل از آن حال در مدینه آگاسی می داد پس گویا که بنفس خویش آنجا حاضر بود و بعد درین سال
 مکه اتفاق شده آورده اند که در صلحنامه حدیبی که ط آن بود که توجرت که در امان محمد اند و تونکر که در پناه قبائل قریش اند
 اگر با خود با جنگند کسی از دوستان آنها مد ایشان نکنند روزی در مکه ای از تونکر زبان بچو رسول بر کشاد چو اخی سروی او
 شاست و دیگر با تمام او بر خاستند و از قریش استمداد خواستند مگر تین بله جبل و دیگر قریش بپان شکتند و نقابها هر دو گرفته
 بید و مکیان پر و نهند و بسیاری از از موجود اعدا به قتل رسانیدند ابو سفیان از حال آگاه شد و به مکه آمد و دیگران ملامت کرد
 و بعد آن چند روز رومی بدمینه نهاد و در مدت صلح بینه اید اما پیش از ابو سفیان چند کس از بنو جاند بدمینه رفته صورت حال را
 بقریش آنحضرت رسانید و بودند سخن ابو سفیان را آنحضرت کسی از اصحاب جواب و نهم ندانند و او را توفیر بگردند ابو سفیان سخن
 بکه آمد محمد صلح چند روز تمنا غل نموده محافظت طرق مکه که خبر بوج بکفار مکه نرسد ام فرمود و با هفت صد مرد از مهاجر که در میان ایشان
 سه صد آپ بودند و از انصار چهار هزار مرد که با پانصد آپ و ششصد و پنجاه از هر قبائل فوجی آرسته از مدینه بر آمد و تا سید
 در طرلان ده دوازده هزار مرد و اسپان بسیار و صلح بینه بسیار در مکه بودند آنجا نزول فرموده و مکه فرمود که کسی که تشی افزونتر شد
 که از آنجناب خبر نداشتند بیدند و عظیم بر سیدند ابو سفیان از مکه بکفری بر آمد و عباس از لشکر بیافون بر آمد بود ابو سفیان بسا
 دید و برشته خویش سو او کرده نزد محمد صلح آورد محمد گفت که ایمان از او متناع نمود عباس گفت اگر ایمان بیاری علقی تر بقتل رسان
 ابو سفیان تبر سید و ایمان آورد و محمد او را فرمود و قریش با ایمان خوانند عباس گفت که او بگرد و فرزند گرد و اولی فوج

و

مسلمانان بر عرض کن تا از ہم مرد نشود پس عباس اور اہو وضع کہ فرعون بود باز داشت چند آنکہ طبقات چشم از پیش او گذشتند
ابوسفیان بخیر بماند و بکہ آمد انالی مکہ از و رسیدند کہ از پی تو این بنا چیست گفت و ای بر شما محمد است فریش چون از رسیدن محمد
انگا گشتند عکرمہ بن ابوجہل و دیگران روی بر زمین نهادند خالد ولید مقدمہ اسلام بود با ایشان مصاف و او وزم کنان بدر مسجد
رسید مخالفان بہ قتل جبال گرختند خالد ہفتاد تن از گریختگان کشت گفند کہ خالد را انجناب از قتل بنی کردہ فرستاد پیام
مابروسانید کہ محمد مسلم سے فرماید کہ کافران را بہ قتل رسان خالد ہفتاد کشت چنانچہ کشت پس نزد رسول آمد انجناب
از خالد پرسید کہ چرا بفرمودہ عمل نکردے گفت کہ فرستادہ تو نہیں گفت انجناب از دیار خوست کہ گفت کہ یا رسول اللہ
خواستہم کہ بفرمودہ عمل کنم شخصے را دیدم کہ سرش با سمان و ما شس بر زمین بود حریہ بر سینه من نهاد و گفت کہ خالد را بہ قتل امر کن
والا من ترا بہ قتل رسانم انجناب امر دانا خدا می رست کہ و پس مسجد احرام در آمد و علی را بفرمود تا بان را شکست و تان
کہ بر بلندی بودند و دست بانمانی رسید علی و م را بفرمود تا مای رکت آن جناب نہادہ بتان را بر زمین زد و کلبہ نما کہ عیس
بطلبید و دیکشود و اندرون رفت و دو رکعت نماز گزارد و پس انالی مکہ طوعا و کرہا ایمان آوردند و محمد مسلم بفرمود کہ پانزدہ
مرد و شش زن ہر کجا کہ بیابند بہ قتل رسانید و از ان جملہ کس بہ قتل رسیدند و شہت نفر شفاعت اصحاب امان ہستند و
ایمان آوردند و از ان جملہ بود عکرمہ بن ابوجہل کہ نہایت آمد و ایمان آورد و دیگر دشمنی غلام قاتل عمرہ بن عبد المطلب کہ بر کشت
و آخر ایمان آورد و او ہست کہ در عمد خلافت ابو بکر کاری بزرگ کرد چہ سئلہ کہ اب کہ دعوی نبوت کردہ بود در زخم قتل رسانید
و از ان شش زن یکے ہندہ زوجہ ابوسفیان بود و یکے دیگر کہ ایمان آورد و دیگر چہار کہ بقتل رسیدند و ہمدہ بن سال غزوہ
حنین اتفاق افتاد آورده اند کہ بعد فتح مکہ معظمہ شہادت سوران و قیقت گفند کہ اکنون محمد بجا آورد ہمان بہتر کہ پیش دستے
کنم پس مالک بن عوف رئیس سوران و کنان بن عبد و عہ امرای لقیقت باشی بالا نزد جنگ چنین ہنارند محمد مسلم با
پانزدہ مرد دست و چنین گشت ابو بکر انبوه شکر اسلام دیدہ گفت با این کثرت سپاہ مغلوب نشوم محمد انرا بشنید و کردہ و دست
بران سبب حق توائے بحسب اسلامیان را شہرہ ساخت و بالاخر مظهر و ادشش ہزار استر و سبت چہار ہزار شتر و
چہل ہزار اوقیہ نفرہ و چہل ہزار گوسفند در ان سور کہ غنیمت بہت آمد مالک بن عوف بقلوب طائف چناہ برد رسول غنائم
را در موضع حصر ان نگاہ داشتہ بطایف شتافت و قلعہ را محاصرہ کرد و ز ہما می صعب اتفاق افتاد و قبولے بعد از ہندہ روز
بفتح قلعہ مقید شدہ کوچ نمود و موضع حصران رسید و دست عطا بر کشاد و طائفہ از مسلمان کہ ببولت اقلوب مشہور ماندہ
و از ایشان فرستاد چنانچہ چہل اوقیہ نفرہ و صد شتر با ابوسفیان و ابوسفیان گفت سپہ من زیر پر او چیرے برہ انجناب
ہمان قدر او را بداد و باز گفت کہ سپہ دیگر معاویہ را بنے نصیب گردان رسولی چندان اوراد او ابوسفیان گفت سجدہ گوئند
کہ کہ بی ہم در جنگ وہم در صلح و ہمیں بسیل دیگران را عطا فرمود و نقل است کہ از روز عباس بن مرد اس و چہار شتر داد
عباس محروم شد و تنی چند از وی غنیمت گفت محمد گفت بر فیروز زبان اور قطع کن علی دست اور اگر رفت و بجای شتر ان آورد
و گفت از تنہا شتر بگیر کہ رسول بقطع زبان تو بدین وجہ حکم فرمود عباس گفت پدرو مادرم فدای شما باد چہ گرم و علیسم آید
علی گفت کہ رسول ترا چہار شتر داد کہ ہما جریں و انصار نکاشت اگر خواہے از بولت اقلوب تا صد شتر بگیر عباس

رسیدم و غسل نکردم قال الحمد لله لا تقوا بایدکم الی التملک یعنی گفته است خدا تعالی که میندازید دستما سے خود را
در تملک محمد تبسم نمود و فرمود در گزید که بهر خود مخلص پیدا کرده و بعد درین سال غزوه نبویه اتفاق افتاد و آن قریه از بخاریست بعد در
شام که از آنجا بیت المقدس و در مرحله است گویند که سرخیل والی آنجا نامه بر آنجناب را برگزفت و بگفت و گفته اند که از سرسل
اینجا جزا کسی نمانده محمد باستماع این خبر سهرامردید انصوب تعیین فرمود و زید بن عاریش را امیر ساخت و گفت که اگر او شمشیر
جعفر بن ابی طالب و اگر او شمشیر عبد الله بن روح امیر باشد و اگر او شمشیر شود مسلمانان هر که را خواهند امیر گردانند بیو دے
در آن مجلس حاضر بود گفت ای محمد اگر در دعوی نبوت صادقی و بر که نام بر دی کشته نشوند زیرا که اینها سخی اسراہیل اگر
صد کس را نام بر دندی آنها بقتل رسیدندی با بجز رسول بود انصحاب زنت و زید سپاه بر اند و بعد دو سو یہ رسید سرخیل
باش عظیم مسلمانان رزمے غلعت کرد و بر او شش بقتل رسید و او در فلوکة تمسک شد و بسیاری از مشرکان عرب بعد او
رسیدند سرخیل بشا عظیم از قلعه بیرون آمد و رزمے صعب کرد و آن هر سه اصحاب کی بعد دیگرے علم گرفته شمشیر شد ند
بعد از آن خالد و لیدر مسلمانان امیر ساختند اما بنبر حیت رفتند خالد ایشان را بجنگ خواندند قائده نکر دو کافران تعاقب
کرد و بسیاری کشته شدند یکی از مومنان گفت در سو که کشته شدن بهتر است که در گری مسلمانان یا گشته شدن شمشیر جنگ میکردند
و دیگر روز خالد او ضاع سپاه را تغییر داد و به استیاد مخالفان گمان بردند که لشکر بدو ایشان رسیده تبر سیدند و دیگر سختند خالد
بسیاری را بگست و مظرفاقت مورخان این غزوه نوشته اند با آنکه محمد در آن جنگ حاضر نبود اما از غزوه برای آن
نوشته اند که چون مومنان با مخالفان در سو که موت بر رزم برداشتند از دعای حجاب برگزفت و آنچه در آن رزم می گشت
رسول آنرا سیدید و یاران را مفصل از آن حال در مدینه آگاہی می داد پس گویا که بنفس خویش آنجا حاضر بود و بعد درین سال
مکه اتفاق شد آورده اند که در صلحنامه ضد یک شرط آن بود که توجرت که در امان محمد اند و تونکر که در بناه قبائل قریش اند
اگر با خود با بچنگند کسی از دوستان انبیا در آن نکلند روزے در یکیک از تونکر زبان بچور رسول بر کشد چو انی سرورے او
نشاست و دیگر با نتمام او بر خاکستند و از قریش استمداد خواستند مگر تبن بلے جمل و دیگر قریش بجان شکستند و نقابها هر دو گرفته
بعد و مکر یان پر دختند و بسیاری از انبوس جاعه را به قتل رسانیدند ابو سفیان از حال آگاہ شد و به مکر مد و دیگران ملامت کرد
و بعد آن چند روز رومی بکینه نهاد و در مدت صلح بنیز اید اما پیش از ابو سفیان چند کس از نبوجراغه بکینه رفته صورت حال را
بعض آنحضرت رسانید و بودند سخن ابو سفیان را آنحضرت کسی از اصحاب جواب دندند او را و او توقیرے بگردند ابو سفیان بخند
بکد آمد محمد صلح چند روز اتفاق نموده محافظت طرق مکه که خبر بوج بکفار که نرسد امر فرمود و با هفت صد مرد از مهاجر که در میان ایشان
سر صد آپ بودند و از انصار چهار هزار مرد که با با نصد آپ داشتند و همچنین از هر قبائل فوجے آرسته از مدینه بر آمد و تا سید
در سطران ده دو از ده هزار مرد و اسپان بسیار و صلح بپیشا روز مسکر بودند آنجا نزول فرموده و حکم فرمود که کسی که تشی افروزند بر سر
که از آنجناب خبر نداشتند بیدند و عظیم بر سیدند ابو سفیان از که بجه گیری بر آمد و عباس از لشکر بانون بر آمد بود ابو سفیان بسا
و پیر و بر شتر خویش سوار کرده نزد محمد صلح آورد محمد گفت که ایمان از او منتاع نمود عباس گفت اگر ایمان بسیاری خلاق تر بقتل رسان
ابو سفیان تبر سید و ایمان آورد و محمد او را فرمود و قریش با ایمان خواند و عباس گفت که او بکر رود و مرند گرد و اول فوج

سید

مسلمانان برو عرض کن تا از ہم میرفتند پس عباس اور ابوحنیفہ کے فرعون بود باز دشت چند انکے طبقات چشم از پیش او گشتند
 ابوسفیان نیز بنامد و بکہ آمد انانی مکہ از ویر سپیدند کہ از پی تو این عبا صحبت گفت و ای بر شما محمد است فریش چون از رسیدن محمد
 آنگاه گشتند عکرمه بن ابوجہل و دیگران روی بر زمین نهادند خالد ولید مقدمہ اسلام بود با ایشان مصعات داد و وزم کنان بدر مسجد
 رسید مخالفان بہ قتل خیال گریختند خالد ہفتاد تن از گریختگان کشت گفتند کہ خالد را انجناب از قتل بنے کردہ فرستاد و پیام
 مابرو رسانید کہ محمد مسلم ہے فرماید کہ کافران را بہ قتل رسان خالد ہفتاد تن کشت چنانچہ گشت پس نزد رسول آمد انجناب
 از خالد پرسید کہ چرا بفرمودہ عمل نکردے گفت کہ فرستادہ تو چنین گفت انجناب از دیار خوشت کرد گفت کہ یا رسول اللہ
 خواستم کہ بفرمودہ عمل کنم شخصے را دیدم کہ شش با سمان و ماش بر زمین بود و بر بسینہ من نهاد و گفت کہ خالد را بہ قتل امر کن
 و الا من ترا بہ قتل رسانم انجناب امر داد ان خدا ہی رحمت کرد پس مسجد احرام در آمد و علی را بفرمود تا بان را شکست و ستان
 کہ بر بلندی بودند و دست بانمانی رسید علی و م را بفرمود تا ماسی بگفت آن جناب منادہ بتان را بر زمین زد و کلیتہ خانہ کعبہ
 بطلبید و دیکشود و اندرون رفت و دو کعبت نماز گذارد و پس انانی مکہ طوعا و کرہا ایمان آوردند و محمد معلم بفرمود کہ پانزدہ
 مرد و شش زن ہر کجا کہ بیابند بہ قتل رسانید و از ان جملہ کسی بہ قتل رسید و دشت نفر شفاعت اصحاب امان یافتند و
 ایمان آوردند و از ان جملہ بود عکرمہ بن ابوجہل کہ نہایت آمد و ایمان آورد و دیگر وحشی قلام قاتل حمزہ بن عبدالمطلب کہ گریخت
 و آخر ایمان آورد و او آنست کہ در عمد خلافت ابوبکر کاری بزرگ کرد و چہ سئلہ کہ اب کہ دعوی نبوت کردہ بود در روز قتل پیغمبر
 و از ان شش زن یکینندہ زوجہ ابوسفیان بود و یکے دیگر کہ ایمان آورد و دیگر چہار کہ بقتل رسیدند و ہمدین سال غزوہ
 حنین اتفاق افتاد آوردہ اند کہ بعد فتح مکہ معظمہ شہادت سوران و لقیف گفتند کہ اکنون محمد بجا آورد ہمان بہتر کہ پیش دستے
 کنم پس مالک بن عوف رئیس سوران و کنان بن عبدوعرہ امرای لقیف باشی بالاخر و یخنگ چنین نهادند محمد صلعم با
 پانزدہ مرد و ستوبہ چنین گشت ابوبکر انبوه شکر اسلام دیدہ گفت باین کثرت سیاہ مغلوب نشویم محمد از ان شنید و گروہ دست
 بر ان سبب حق قتالے بحسب اسلامیان را منہم ساخت و بالاخر سطر و ادشش ہزار استرو بیت چہار ہزار شتر و
 چہل ہزار اوقیہ نقرہ و چہل ہزار گوسفند در ان موکہ غنیمت بدست آمد مالک بن عوف بقلوب طائف پناہ برد رسول غنائم
 را در موضع حصران نگاہداشتہ بطایفت شتافت و قلعہ را محاصرہ کرد در زہمای صعب اتفاق افتاد و بقولے بعد از ہنزدہ روز
 بفتح قلعہ مقید شدہ کوچ نمود و موضع حصران رسید و دست عطا بر کشاد و طائفہ از مسلمان کہ ببولف اقلوب مشہور ماند عطا
 و از با ایشان فرستاد چنانچہ چہل اوقیہ نقرہ و صد شتر با ابوسفیان داد ابوسفیان گفت سپہ من نیز پیرا چیرہ برہ انجناب
 ہمان قدر اورا بداد و باز گفت کہ سپہ دیگر سجاویہ را بے نصیب مگردان رسولی بچند ان اورا داد ابوسفیان گفت سجدہ گوئند
 کہ کہ پیے ہم در جنگ وہم در صلح و ہمیں سبیل دیگران را عطا فرمود نقل است کہ انروز عباس بن مرداس چہار شتر داد
 عباس محروم شد و تنی چند از وی غنیمت گفت بر غیر و زبان اور قطع کن علی دست اورا گرفت و بجای شتران آورد
 و گفت از تنہا شتر بگیر کہ رسول بقطع زبان تو بدین وجہ علم فرمود عباس گفت پدرو ما درم فدای شما با دچہ گرم و حلیم آید
 علی گفت کہ رسول ترا چہار شتر داد کہ ہاجرین و انصاریان کاشت اگر خواہے از بولف اقلوب تا صد شتر بگیر عباس

ہمان چہاں تہ گبرنت آورده اند کہ آن روز از انصار گفتند چون محمد بن قنوم خویشین رسید از ما فراموش کرد و خبر ایشان ما
 شنو اید و مال خبر با ایشان نہ ہم محمد بن سید و انصار را جمع آورد و گفت کہ کہ ہم یک سخنو اید از مولفت اقلوب بشید و با ما بی شتر
 ہمانخانہ رو بد و ما بر رسول نہ امر تہت نماید انصار بگرہ سیتند و عند فرخواستند و در آن منزل چہیہ اقبیلہ سوروان خریدت آمدند
 و ایمان آوردند و مطلق اسیران خود فرخواستند و رسول ہنہا را آزاد کرد و مالک بن عوف اگمی یافت و از انصار طائف تہت
 پیوست و ایمان آورد انجناب اموال و خیال اورا باز داد و وصد شتر دیگر اورا اعطا فرمود و در روز دہم ذی قعدہ از نصران
 احرام عمرہ پشت بکشد و غیباب بن رشید را امارت مکہ داد و ابو سفیان بن حرب را ہجران از بلادین والی ساخت
 و محقران مرہبت نمود و بقیہ غنایم را قسمت فرمود و در ختہ ذی قعدہ ہجرت رسید و درین سال ابراہیم ابن رسول
 از مایہ قہیطیہ متولد شد

وقایع سال خمس ہجرت

درین سال بعضی را بتبرافتہ زکات بقبائل عرب فرستاد و علی را بقبایطہ فرستاد و علی تجا بنہای آنجا را
 خراب ساخت و دختر حاتم طائی را با سیری گرفتہ بکینہ آورد رسول اورا نجات داد و عدی بن حاتم طائی کز شام کہ بخت
 بکینہ آمد و مسلمان شد و در سال پنجم سلیقہ عام کہ زہ گزہ بود نمود و ہجرت درین سال غزوہ تبوک افتاد و تبوک موضع و قلعہ و صحبہ
 است شام بسج محمد رسید کہ ملک شام قعدہ میدنہ دارد و مقدمہ شکر او بہ بقار رسیدہ و در آن سال ہر یک از ما ہجرت
 انصار از ما نہاے خود را براہ خدا سب الام رسول در ساختگی گمہات آن غزوہ صرف کرد و چنانچہ ابو بکر کرامت خود را پیش محمد آورد و شہ
 فرمود کہ برای طفلان چہ دشتی گفتند نہ اور رسول اورا ان چندت علی را در مدینہ خلیفہ ساخت موباست ہزار مرد و ابو بکر اشعار
 ہزار مرد کہ از ان جملہ وہ ہزار سوارد و آزدہ ہزار شتر و اورا بودند تبوک رسید و دو ماہ آنجا بماند و از ان غزوہ مسلمانان را از
 صرف زاد و نوشہ و شرت گرسہ ہوا و بی آبے عرب بسیار رسید کہ گویند آب بہتر نہ گیساب بود کہ مردم شتران زاری گشتند و از
 رطوبت اسما و حشامی آن دہن ہاے خود را تری ساختند چون از مخالفان در ان مدت اثر سے نیافتند انجناب بہ مدینہ ہجرت
 نمود و ہجرت در ماہ ذی قعدہ انجناب تصدیق کرد و چون شنید کہ شترکان برسوم جاہلیت عربان در برہنہ طواف خانہ کعبہ
 سے نمازہ از کرہت اختلاف با ایشان منقوت فرمود و اول ابو بکر ثقیب اورا بوجیب حیت علی را بکہ فرستاد کہ بقوم رساند
 ہر کہ ایمان آرہد بیک شہ و شبت در آید و دیگر برہنہ نجاس چ نکند و اینیا عبد ازین سال ایکس از کافران و مشرکان
 چ بگذارد و دیگر آنکہ بعد ازین کافر کہ مسلمان نشود خویش پدر باشد ابو بکر و علی بکہ آمدند ابو بکر شناس چ ہجرت آموت
 و سکنخ از بنام بر شید و بتلج رسالت نبیہ تمام بجا آورد پس ہجرت بہ مدینہ باز گشتہ و ہجرت درین سال عبد اللہ بن اسبہ رسول
 منافق نمازہ محمد بیاد اورفت و بحسب انہاس او پیراہن خود را کہ مصلق ہر ان شبیت بود حبت کفن اورا داد و او گفت
 کہ بعد مرگ بر من نماز گزارد و دعای استغفار بر او خواند انجناب قبول فرمود و در روضتہ الاحباب بنظر ائم رسیدہ کہ بعد از
 دفن اورا از گور برون آورد و شرس در کنار نهاد و آب دمان مبارک از گلشت خود در دمان او کرد منافقان و دیگر عجزینا زمین سے

بجای

عبدالله منافق که در آن کشتن رخ بار رسول دیده بودند و شققت با سینه آنحضرت در باره او پس از مرگ مشاهده کردند بهر میانه
مصدق دل و خلو صفت ایمان آوردند و بعد از آن سال قبائل عرب گروه گردیدند و آمدند و ایمان آوردند -

وقایع سال دهم از هجرت

درین سال گروهی نامحدود بدینینه آمدند و ایمان آوردند و بعد از آن سال رسول علیه السلام مدینه را ترک کرد و به سوی یثرب
رفت و ایشان را باسلام دعوت فرمود چنانکه گروهی از او سترسیان مدینه آمدند و گفتند که در شان عیسی علیه السلام چه گوئید
گفت که بنده خدا و پیغمبر او بود و گفتند که پیر او که بود فرمود که او را پیر خود گفتند پس چگونه بنده مخلوق باشد رسول گفت که جواب
این فردا بگویم پس دیگر روز این آیت نازل شد ان مثل عیسی عبدالله که کشتل آمد و خلقه من تراب ثم قال لکن فیکون رسول این
آیت پیغمبر نیان برخواند ایشان پذیرفتند و سخنان گفتند رسول گفت بیا بنده تا بسایه کتم یعنی با یک دیگر سو گنند کتم و گوئیم که
گفت خدا بر اهل کذب سترسیان از سو گنند انبیشه کردند و رسیدند رسول ایشان را باز دعوت کرد اما نمودند فرمود که محاربه
آماده بشید گفتند صلح کنیم و هر سال دو هزار علفه که هر یک قیمت چهل درم باشد بهیم رسول عود قبول کرد و باسفت که از جمله روسا
سترسیان بود فرمود گوی که سه بیستم یا لان ششم و از گون نماده اشفت روز کوچ از روی غفلت پالان شتر وار کون
سناده چون آگاه شد بخدایت رسول آمد و ایمان آورد و در آخر این سال رسول صلح حدیبیه کرد و درین کرد و خلافت
بر مدینه بدینینه نهادند آنحضرت در مدینه غسل کرد و فاطمه زهرا و امات مومنان را در پیروی با شایسته همراه گرفت و با یک لک
و ششاد هزار درو از مدینه بیرون آمد و بکعبه رسید و مناسک حج بجا آورد و رسول صلح حدیبیه و سه شتر بعد از سالهای عمر خود
قربان فرمود و بعد از حج غمگین مدینه نمود و بعد از آن رسید و بفرمان آنجناب از پالانهای شتران منبر چسباندند رسول بر آن
شد و فرمود که گویا ما را عالم قدس میخوانند و زود باشد که از میان شما بیرون روم و در خیبر در میان من گذارم و آن قدر آن
و اهل بیت من است باید که با من با بر کننا رجوع کوشتر با من ملاقات کنند پس دست نالی گرفت و او را بر پشت چنانچه قدم
او بر سر زانو س آنحضرت رسید و گفت من کنت مولاه فعلی مولاه تا آخر حدیبیه پس فرود آمد و صحاب را بپوشید
سگله ام فرمود پس بدینینه رسید و ابراهیم بن رسول که از ماری طیبیه متولد شده بود و چند ماهه شده در گذشت -

وقایع سال یازدهم از هجرت

فرا و ایل آن سال محمد صلعم مرعیش شد و صحت یافت بروز چهارشنبه بیست و هشتم صفر با چهار شتر و هر روز مرض در
تزیاید بود و وقتی در شدت مرض با صحاب فرمود که و ایت و کاغذ و قلم بیارید تا وصیتم بنویسم که شایسته از من گردان شود
فادوق گفت رسول اگر علی بنه مرض فراموش دارد و قران در میان ما بسند است یعنی گفتند که فرمود و ایت و کاغذ باید و او
درین گفتگو آواز با بلند شد رسول چون بهوش آمد گفت نشاید که پیش من نیز از کنند از نزد ما بر خیزد این اول غمگین است
که در اسلام پدید آمد بروایت سیر ملامعین بعد از آن آنحضرت را اندک شفقت شد و مکرر مهاجرین و انصار را در موفقت

یک دیگر فاطمہ و علی عرمہ اوسیتیا نمود و باز مرض اشتماد یافت عباس با علی گفت بیات پیش محمد رویم دور از خلافت استفسار کنیم اگر
از ما باشد فہما والا اتہاس کنیم تا مار با وسفارش کند علی قبول نکرد و عباس گفت اگر حال اورین محل بدخل کنیمیم دیگر گز خلافت ہا نرسد
علی گفت کہین ہرگز از ان حضرت سوال نکنم و دنیا نطلبم بالجمہ شدت مرض بانحضرت بسیار شد و آخرین سخن این بود
الصلوات الصلوات و حال بران حضرت تنگ گشت و رحلت فرمود علی و عباس و تقم و فضل و اسامہ بن زید و
صالح مولای آنحضرت آنجناب را غسل دادند و تکفین کردہ بر سر بر نہادہ بیرون آمدند اول ملائکہ بر آنحضرت نماز گزارند
و بعد از ان مردان صحابہ بے امارت و بس از ان زمان بدستور نماز گزارند و در ہما نجا کہ قبضہ و روح بیفتوح شدہ بود یعنی
در حجرت حاشیہ دفن کردند رحلت محمد بر قول اکثر و از وہم ریح الاول آن سال بود و سن شریف شصت و سہ سال آنجملہ
چون چہل سال شد بہ نبوت و دعوت سبعوت گشت و سپردہ سال در کہ ہا ندیس بدینہ ہجرت فرمود و دہ سال در مدینہ سپرد
و در ان دہ سال کہ در مدینہ بود پنجاہ و شش سپہ بر سر دشمن فرستاد و لست و ہفت بار بانخالفان دین غزاکرد و در نہ
غزوہ و نفس خویش مقابلہ فرمود و ہجرات از آنحضرت بسیار است از آنجملہ کیے شق القمر است و اقوال از ان جناب نیز بسیار
است و آنرا حدیث نامند از آنجملہ است من لم یقدر علی کتب الفضائل فلا ینقصہ ترک الزائل قال ملاک اتی فی ثلثین ترک العلم
و جمع المال و بر قولی پسران رسول چہا تین بودند قاسم و ابراہیم و طیب طاہر ایشان از خدیجہ بود و پیش از بلوغ بکار گذشتند و ابراہیم
از مار قبلیہ بود و خدیجہ فوت کردہ و بروایتی و دوسہ بودند کہ طیب طاہر کنیت ایشانست و چہار دختر بودند و ہر چہا از خدیجہ متولد شدہ
زینب و رقیہ و فاطمہ و ام کلثوم زینب سہا ابوالعاص ابن ربیع بود و از دوسہری و دختر می آمد بہ فوت کردہ دخترش را علی عرم بعد فوت
فاطمہ بموجب وصیت اونجو است و ام کلثوم در کجای عقبہ بن لبے ادب بودہ عقبہ و ابانغوی کاقران طلاق داد و رقیہ رسول صلعم
عثمان بن عفان دادہ بود و او در گذشت رسول عرم ام کلثوم عثمان بن عفان داد و از ان ہنگام عثمان بدی انورین ماقت گشتہ
و عثمان را از رقیہ پسر می بوجود دادہ بود و بعد نام چون دو سال شد و گذشت و بعد از رقیہ را دیگر فرزند شد و ام کلثوم تیز فرزند
بوجود نیاد و اما مید گونید کہ رقیہ و ام کلثوم دختران رسول نبودند و پدر ایشان شوہر پیشین ندیدند بود و صاحب و فتنہ لاجباب گوید کہ ان
ہر دو از صلب محمد صلعم بوجود آمدند و دختر جاری فاطمہ ہر اد چہا کہ کجای علی علیہ السلام بود و فاطمہ تکہ سپردہ است و سہ دختر پسر اش
حسن حسین و محسن محسن و خدیجہ فوت کردہ دختران رقیہ زینب و ام کلثوم رقیہ بطغولیت در گذشت زینب و چہا کہ کجای عبدہد
آمد و ام کلثوم را عمر فاروق بخوہ است و بعد از عمن بن محمد بن جعفر طہار اورا خطبہ کرد و در از ولج رسول و آیات مختلفہ فرستہ است
کہ چند کجای کردہ بعضی اطلاق دادہ آنچه کہ بودند ایشانند اول خدیجہ کہ بر می زینب بنت خرمیمہ این ہر دو زمان رسول فوت کردند و ہنگام حلت
خدیجہ زن سوکاسرری لکان بقولی چہا راند و حیات بودند و اسان ایشان نیست عالیشانہت البی انکہر با کرد و شیرہ بودند و دیگر ہمہ صبیہ چون
سہ و دہ و حفصہ بنت عمر فاروق و ام صبیہ بنت ابوسفیان خواہر محابوہ و ام سلمہ و ام کلثوم و صفیہ و زہرا و خیرہ و سمیونہ از سخنان عا
است اورا گفتند کہ کس کے نیکی باشد گفت انکاء کہ بندار و بدکار است گفتند کہ کی بدکار باشد گفت انکاء کہ بندار و بدکار است بالجمہ بعد از
رسول علیہ السلام اسلمے بکر بن لبے قحافہ سمی القریشی بخدا رفت شست لقب او صدیق است و نسب او با محمد و زمرہ بن کعب
بہم تہ پاد و ابو بکر اول کسی است از رجال انہرا کہ ایمان آوردہ و اول کسی است کہ اورا خلیفہ خواندند و اول کسی است در

۱۱

اسلام کو اور صدیق خواندند و او در خلافت خود یازده امیر و یک پسر بیازده جانب فرستاد تا ناعداد قتل و زاری ایشان کیے
 خالد ولید بود در خلافت او سلیک کذاب که در یاسمیه دعوی نبوت میکرد و خلق کثیر باو گردیدند و بعد از مبعوب بدست قتیسی خلافت
 بقتل رسید و خان ظفر یافت و بسیاری از لشکر خاندان عراق و عجم و شام بخلافت ابوبکر منعم و شکسته شدند و او مرخص شده و گریه
 و گونید که اورا زهر دادند و از پسران او یزید محمد بن ابی بکر و عبدالرحمن دار سخنان اوست که سه چیز یافته بنیو و در سپهر دولت به آرزوی
 و جو انے بنجمناب و بیعت باو بود و گونید که علی عزم بعد از چهل روز و بقولے پس از شش ماه بعد از فوت فاطمه با ابوبکر بیعت
 کرد و امامی گونید و بیعت نکرد بعد از **عمر** ابن الخطاب عدوی القریشی بخلافت نشست و وقت میا او قاروق است
 نسبتش محمد و کعب بن لوی بهم می پیوند و بعد ایمان او عدو مسلمانان تبدیل رسید و او اول کسی است که اورا امیر گونید و از
 و اول کسی است که تبار ابشکست و اول کسیست که با اشاره علی تاریخ هجری وضع کرد و اورا امتحان الامصار گفتندی چه در خلافت او
 شهرهای بسیار مفتوح شد و از ان جمله است اکثر بلاد شام چون دمشق و کبریة و فلسطین و مسلمانان و بلعیک و حمص و حلب و قیصریه
 قنبرین و الطاکیه و بیت المقدس آن جمله بر دست ابی عبیده بن الجراح و سایر عراق غرب بر دست سعد بن ابی وقاص و اهل
 بر دست موسی اشعری و اسکندریه و مصر و طرابلس عرب بر دست عمر بن خطاب و اصفهان و دیوار و کربستان و کرمان و حدود
 دیگران بر دست دیگران گونید که در عهد خلافت فاطموی کوشش شهر باو فتح شد و چهار هزار سی ساخته آمد و اورا ابولولیا
 مغیره بن شعبه قتل رسانید و او بعد از موت موصوف بوده وقتی پسرش عبدالرحمن فرزند عمر بر حد زدن فرمود و بنوعی تمام نشد
 که عبدالرحمن بجز عمر فرزند موسی تا بر پیش زدند چندانکه حد تمام شد و عمر را شش پسر بود و از ان عبدالمدین و عمر و حاتم بن عمر و حیدر
 ماندند و از سخنان عمر است که کداست چهار نوع است اول ندامت روزه و آن چنانست که کسی ناهار و ناخورده از خانه بیرون
 می آید و ندامت سال آنکه ترک زراعت کند و وقت آن و ندامت عمر آنکه در جنب غیر موافق باشد و ندامت ابد آنکه ترک کند حق تعالی را
 فراموش کند و در کار او گونید که علی عزم باو بیعت کرد و بعد از عثمان بن عفان بن ابی العاص بن امیه بن عبد شمس بن محمد
 القریشی در اول محرم سال سبت و چهارم هجری بخلافت نشست و ابولم و حیا سعادت بوده و جامع آیات قرآن شریف بوده و ذی القرب
 لقب اوست چه در وقت عمر که گونید فوت و دیگری بقصد کجاج در آرد و معاویه بن ابوسفیان را که در خلافت عمر به شوق عامل بود به ستول
 بر ملک شام بحال نشست اکثر از علایان عمر اغزل کرده و دیگر امر انصب نموده و عهد خلافت عثمان آنچه برده و خراسان بلقان و شردان و
 طوس و حرات و سجستان و نیشابور و رفسن طایفان خاریا و طلیس مفتوح گشت نیز جز و شهر باو عجم از سپاه او بخراسان گنجت و بحر و افتاد و کجا
 و گشت و مطنظنین بن قتل لے روم از لشکر اسلام نهم بجزیره قناد و آنجا بر دست سپاه خود قتل رسید و بسیار از ملوک اطراف که بیعت
 از ان ایمان آوردند و برخی جزیره قبول کردند و در زمان او فتوحات بسیار است و او مال بسیار شد و او در خلافت حجاب کورا
 برداشتند تا خلق را از خون با مانع آمدند و انگشتری رسول که بر نامها و سانسیر شخین که عبارت از لے بگو عمر است مهری نهادند
 بجایه افتاد و هر چند که انرا جستند کمتر یافتند و در آخر خلافت اوسیان او و حجاب رسول مخالفت افتاد و خلق کثیر قتل او فراتر آمد
 و خاندان او را محاصره کردند و در حین محاصره علی چند مشک پر آب یکیشش بسیار سجا و او فرستاد و بالاخر مخالفان سجا داد و آمدند
 از روز جمعه و از روز پنجشنبه سال سی و پنجم هجری که بود او را شهید کردند و او آنوقت تلاوت قرآن شریف میکرد و خوش برین آیت

تاریخ خلافت
 ابوبکر

تاریخ خلافت
 عمر

تاریخ خلافت
 عثمان

وقتاً و سیکلیکم الله و هو السميع العليم و در سپهر ان بودند غیر از بنات رسول چون خالد بن عثمان جد را فرمودست و عبد الرحمن ثمالی
 از اولاد اوست و ذکرش در تفسیر سوم در ضمن بلگرام فرمودست و بعد از عثمان علی بن ابی طالب بن عبد المطلب بن هاشم
 الهاشمی قرشی بن عبدمناف سجلمنت گشت بوقبش سید الله و مرتضی علی است از بنا قبشش کتابها مملوست و علی عوم را
 در خلافت خود بکس طائفه اتفاق محاربه افتاد اول باصحاب مجال که ام المومنین عائشه سر کرده آن جماعت بود چو پیش آنکه چون
 محمد بن ابی بکر و دیگر رفیقان علی عوم در قتل عثمان شریک بودند و اینست بنا بر سواد مزاجی باعلی از محمد رسول صید گشت و دیگر گفته
 علی که در بصره غیره مخالفان علی دعوی خون عثمان از علی کرد و مهم بجاریه انجا سید و عائشه بر شتر سوار شده باعلی از زم کرد و شتر
 به تنه بد علی بود پیشست و در از حرب پیروزه هزار کس از سپاه عائشه و نصد کس از لشکر علی کشته شدند و دوم محاربه با معاویه
 بن ابی سفیان بوده که علی خواست که معاویه را از حکومت عزل کند عباس گفت اگر چنین کنی او تر بقتل عثمان متمم سازد و علی نشنید
 و معاویه را بیعت خواند و همان پیش آمد که عباس گفته بود معاویه بر زم پیش آمد با زده باه میان فریقین هنگامه زم بوده و در عراه با
 حرام که ذی نعد و ذی حجه و محرم و رجب اند معاویه که درند و جنگ سلطانی بنا بر خوف استیصال رضا نمیدادند لیکن با
 بودی که هر دو جانب میسر از عثمان گشتند و چندان رزم کردندی که یک کس از ایشان باز گشتندی و گفته اند که در آن
 سر کشتهست هزار و بقدره هشتاد هزار کس به قتل رسیدند و مقتاد تن از اصحاب بدر بیان که در فوج علی بودند به قتل رسیدند
 بالاخر علی بر طبق استمروا پس از او بود و دیگران به اگر او را رضی بصلح شد و مهم مصاحبه را بر حکم ایشان رضاداد و هنگام صلح
 مردسته از بنی امیه از بنی امیه بر تمام بر شکر معاویه حمله کرد و چندین کس را کشت و باز گشت و چندی از اصحاب علی
 را به قتل رسانید و گفته اند که در آن جنگ معاویه نیز از آن کس که جنگ رضادادند پس آنروز را کشته اول خارجه بود که به قتل رسید
 و خوارج عبارت از آن جماعت آمد که از بهر دوزخ برارند و آن گروه بسیار شدند و ذکر ایشان میاید با جمله عبد از تحریر صلح
 علی با لام بکوفه و معاویه شام حجت نمودند و صلح میان بدو و محمد بن عبدالمطلب شد تا آنجا حکم کنند با کج عمر عاص که از طرف معاویه
 امین بود موسی شعری را که از جانب علی حکم بود بفرغیت چه موسی شعری گفت که مصلحت نیست مایان صلح هر دو اتفاق نماید
 و امر خلافت را با شعری اندازیم و بعد از آن روز دیگر به صلح یک دیگر کی را شایسته خلافت دائم حکم کنیم موسی پسندید
 عمر عاص را اول به بنی زستاد تا حکم کند موسی شعری بر بنی رفت از آن عمر عاص علی را از خلافت خلع کرد و فرود آمد
 پس عمر عاص بر بنی رفت و گفت که موسی شعری امین علی صاحب خود را از خلافت خلع کرد و در با که از طرف معاویه
 امین و حکم ام معاویه را بخلقت مفرد گشتیم از آن امر شعری عظیم در غلایق پدید آمد مجسه از حاضران گفتند لا حکم الا لله و
 منکره اقول اینها شدند عمر عاص پس از آن بد شق رفت و بخلافت معاویه سلام کرد انالی عراق زبان طعن و لعن بر معاویه
 عمر عاص و تابعان او بکشدند معاویه شنید و امر کرد که علی حنین و ابن عباس و دیگر شیعیان علی را بر سنانا نیز گویند
 و ابته امی سب گفتن از نالی سی و نهم چو پدید آمد علی عوم نهم شام کج لشکر فرزان داد و در خلال این احوال نهم خوارج
 پیش آمد و بان بر و نعت کرده خوارج چهار هزار و بقوله هشت هزار مرد بودند و همه به قتل رسیدند مگر
 شش کس از آن متبل رسیدند و بیرون رفتند که از آن بخیره و دوزخ بیستان و دو کس بمان و چاکس سجایای دیگر افتادند

نیت

حدیثہ الایمان

خواب تمکلات پیشان منسوب اند خاجیان ابن قوم ہشند و چہنمین رضی اللہ عنہم کہ وقتے تابعان زید شہید بن امام زین العابدین بن امام حسین بن علی عم درصین زعم اور آگفتند کہ از ابو بکر و عمر بتر کن والا از وجہ اشولیم زید شہید ابا کر و پس از وجہ اشوند زید گفت فتنونے پس انقولہ رضی خوانند و این واقفہ در یک صد و دوازده سیر سے کہ زید شہید پر شام عبد الملک مروان خرون کردہ بود اتفاق افتاد با کجلی چون آنجامہ از زید جد شد زید جنگ میکرد تا آنکہ شہت و شہت نفر بشماوت رسیدہ بقصد علی بعد از قتل خواجه خواست کہ لشکر کشد در ان دو کسہ روز عبد الرحمن بن طیم در نو زہم رمضان سال پہلے سیر سے تیغے بر فرق علی زد و سب و یکم رمضان چہا سال از ان زخم حلت نمود از سخنان علی است کہ عاجز ترین مخلص کسی است کہ دوستی بدست آرد و از دو عاصبہ ترین کہ چون بدست آرد اورا باند کہ ملائی بگذارد نقلی است کہ اعرابی روزی سجد رسول آمد و بہ تعبیل تمام نماز گذارد و رعایت ارکان نماز بخمانہ آورد و چون خواست کہ بیرون رود علی عرم بانگ بر آورد و تعلین برداشت کہ بر او زند و گفت آن نماز محسوب است آعرابے نماز از سر گرفت و بخشوع و حضور تمام بگذارد علی فرمود لکنون بگوئی کہ آن نماز بہتر بود یا این عرابی گفت زیرا کہ آنرا از ترس خدا می نمودہ بودم و این را از بیم تعلین علی علی سجدید و اورا انوارش فرمود و ہند زند ان علی علیہ السلام گفت تن بودند یا نژدہ از انانث و دوازده از ذکور و از جملہ ذکور حسن و حسین از فاطمہ زہرا و محمد کہ معنیفہ مادر او بود و ابو جہد بن یمنف معروف و مشہور بودہ و اوقوت بازو و بعلم و معروف بودہ نقلی است کہ وقتے ملک روم دو تن نزد معاویہ فرستاد و نوشت کہ مانند آن بہر سان یکے بنیابت بلند بالا و دیگر سے در قوت بازو نظیر نہشت معاویہ محمد حنیف را بخواند او بیاد گفت رومے اگر بخوابد شہید من اورا دست گرفته بر غیر ائمہ و یا من بشینم و او مرا بر خیزاند رومے بلوس اغیثا کر محمد دست اورا گرفتہ بر خیزانید و دیگر قبرس کہ بنیابت بلند بود حاضر آمد و با معاویہ گفت کہ مرا با بیستادن برابر رومی فونیک می آید از خود با و وہم تا پیشدہ از انرا ببینید وی رسیدہ بود از سخنان محمد حنیف است ہر کہ غرت نفس خواہد دنیا و نظرش خوار گردود و دیگر از فرزند ان علی عم عمر است کہ با مختارین عہدہ اتفقے فرج کرد و بدست سپاہ عبد الملک مروان شہید شد و ایضا از فرزند ان علی عم عباس است کہ در کبلا ہمراہ امام حسین شہید شد و دیگر عثمان و جعفر و غیرہ و ہر کہ از سیادت نسب با بن کسان سیرد آنرا سید علوی گویند و ہر کہ نسب بہ امام حسین و امام حسن سیرد ایشان را مطلق سیدی نامند حینیہ باشند و یا حینیہ با کجلی بعد از علی علیہ السلام امام حسن بن علی عم بخلاف نشست و اول کسی است کہ با بن نام موسوم گشت زکے لقب اوست او شبیہ ترین مخلص بر رسولی بودہ بعد علی عم شش ماہ بخلاف نشست و اثر کہ بہت حرب در بار ان خود مشاہدہ کرد و اصح آنکہ رسول صلعم فرمودہ بود کہ بعد من ہی سال خلافت بر خلفا عادل خواهد ماند و پس از ان ظالمان و ستمکاران خلیفہ خواهد شد چون ایام نمود آخر شد امام حسن سید ہند عامر امیر معاویہ پیغام داد کہ خلافت بمعاویدہ باز سے گذارم بشرط آنکہ امانے عراق و میثقہ علی از در امان باشند و ترک سب علی کنند و بی مشورت من ولے عمد نکنند و بنی ہاشم را بر خود ترجیح نهند و ہر سالہ دو صد ہزار درم نقد و مال دار بچود او از بن فرسند معاویہ سبہ قبول کرد و مگر ترک سب علی کرد و لیکن گفت کہ علی را در حضور امام حسن نامنرا نگونید از ہشتم حرف گوید نامنرا سب گفتن از ان ہنگام تا سال نمود و ہجرتی در میان خلفا سے بنی امیہ شل بودہ چون عمر عبد الغزیز بن مروان بن حکم بخلاف نشست آن رسم نکو سیدہ را

بر آنست و امر فرمود که بیچ کس بر اهل بیت طاهران زبان پریشان نامز انماشاید ازان وقت بالکل موقوف شد اینست مذہب
 اهل سنت جماعت که کسی را نامز انگونید و علی عوم و اهل بیت رسول صلعم و صحاب اور حرمت کنند و امام پیشوای خود و آنست
 اما روافض و گروہ شیخ که تا اکنون زبان پریشان صحاب ثلاثہ و تابعان ایشان و ام المؤمنین عایشہ رضی اللہ عنہا در میان ایشان
 حا کے صاحب ضبط بنخواست و یا آنکه روز داشت که ان رسم نگوییدہ بر طرف شود ازان است که تا حال جاری است خصوص در
 نمرہ شیعیان او باش و ممالک ایران و اکثر از بلاد ہندوستان کہ از غزہ محوم با عشر اول آن ہر سال دوران غلو زیادہ از حد
 بکنند و نزد ایشان صحاب و غیرہ را نامز انگونید از حد عبادت حسد و رکنی از ارکان مذہب ایشان است بانکہ از امام حسن عجم
 معاویہ بکبر و فریب جمعیت گرفت و امام باکرہ رضی اللہ عنہم پذیرفت چنانچہ در تواریخ ہر قوم است بعد ازان معاویہ با امام حسن گفت
 کہ حسین نیز با من بیت گیر و امام حسن گفت کہ اورا کلیت مکن و بیت سخواد کرد معاویہ ازان در گذشت و ازان است کہ چون
 یزید بن معاویہ بخلافت نشست از امام صلعم جمعیت خواست و اورا باکرہ سپاہ یزید کہ رئیس سبجاء عمید اشعرین زیاد بود امام حسین
 را اور کر بلا با خویش و اقربا و رفقا شنید سخت و پایزا اہل بیت طاہر کوشید گونیکہ چون معاویہ خواست کہ سیر خود
 یزید را ولے عمد کنند با خود گفت تا حسن زنده است این امر صورت نہ بند و چہ با و عمدتہ بوم کہ بے مشورت امام حسن
 و لے عمدتہ کنم پس امام حسن را بفریب سموم سخت و فرزند ان امام حسن علیہ السلام از فکوریہ بن بودند و ایشان
 اندر یزید بن حسن و حسن بنی و دیگر امام زادہ قاسم و عمید اشعری کہ در کر بلا بکاب عم خود امام مظلوم حسین علیہ السلام شہادت
 یافتند و دیگر ان در کر بلا بودند بعد از امام حسن علیہ السلام امر خلافت بر معاویہ ابن ابی سفیان و حفص بن علی بن ابی طالب
 سقر گشت اجوش بسبیل ختمکار و ضمن و شوق کہ تحت گاہ سلاطین بنے امیہ است نوشتہ اہدانا اینجاشمہ از فضل و
 علوم مرتب و صلحت و دوزدہ امام علیہ السلام و غدیری از احوال اولاد و حفص و ایشان بقلمے آرد از تاریخ صبح صادق صادق
 رویت است کہ علی علیہ السلام بر قلب علی بن عمیر بودہ و عبد الرحمن بن عوف اورا شہادت رسک نید چنانچہ کہ گشت امام حسن
 علیہ السلام بر قلب رسول صلعم بود معاویہ بن ابی سفیان اورا بکبر سموم سخت امام حسین علیہ السلام بن علی
 عجم زمان تماشش پیش ماہ بود و حضرت محمد بن ذکریا علیہ السلام بیچ فرزندے شش ماہ بر زمین نیامدہ او اول کسی است
 کہ با سم حسین سموم گشت و پیش ازین آزادم تا این وقت کسی را این اسم نبودہ و او بر قلب اسمعیل علیہ السلام بود
 این دو تعالیٰ عوض اسمعیل عجم اورا بقرابانے پذیرفت و فدیناہ بیچ عظیم مراد است نہ گویند و اورا ابن زیاد بفرمان
 یزید بن معاویہ در کر بلا شہادت رسانید

جدول کنیت و نام اشکال نقش نگین و بدت خلافت و ایام عمر از محمد صلوات الله علیه تا امام حسن علیهم السلام

کنیت	نام	اشکال	نقش نگین و نامشترک	الوزیر	بدت خلافت	بدت عمر
ابوالقاسم	محمد	سفید رنگ گندمگون یک نشاوه پیشانی باریک و چشمان سیاه بلند بینی گرو ریش کشاوه و دندان پرو و دست وراز باریک انگشتان راست و تدور بدن او موس نبود مگر خطی از مو از سینه ماناف	محمد رسول الله	وسطه خلیفه اسلام ابوبکر و عمر	بیت و یک سال و با زده ماه و بیست روز در کربلا و در بنی بیت	نقش بیست سال
ابو بکر	سید القاسم	سفید ناسن نیکو روک	با بشه نعم ابق در	عشان عفن بن	و بیست روز و سه ماه و دو سال	نقش و شصت
ابو حفص	محمد	سرخ و سفید	کنه بالین واسطه بالین	زیند بن حارث	بیت روز پنج ماه دو سال	نقش و پنج سال
ابوبکر	موشان	سیاه قد یعنی نه کوتاه و نه دراز	با بشه است	مردان حکم	بیت روز و پانزده ماه یا زده سال	نقش و دو سال
ابو کاشف	سنان	چشم فراخ گندمگون	الملك الحق	حسن بن سید محمد	چهار سال و سه ماه	نقش و سه سال
ابو محمد	مثنی	گندمگون	اس رسول الله	عبد الله بن رافع	نقش ماه پنج روز	چهل و شش سال

امام زین العابدین علیه السلام بن امام حسین عم بر قلب تکه عوم بود و بر گ طیبی در گذشت
امام محمد باقر علیه السلام بن امام زین العابدین عم بر قلب تکه عوم بود و او را ابو القولے ابراهیم بن ولید بن عبد الملک
مروان لقب مان نیز زبرد او -

امام محمد جعفر صادق ابن امام محمد باقر قلب نوح عوم بود و بر گ طیبی در گذشت
امام موسی کاظم ابن امام محمد جعفر صادق بر قلب موسی عم بود و مارون رشید طیفه عباسی است
حضرت امام ضامن آنرا علی رضا بن امام موسی کاظم بر قلب پوست عوم بود و مامون ابن مارون رشید آنحضرت را در انگور
نبرد داد امام علی نقی ابن امام موسی رضا بر قلب صالح بن سیرم بود و باصل طیبی در گذشت پس از امام علی نقی بر قلب ادریس
بود و بر گ طیبی در گذشت و آن حضرت می فرمود که اسم اعظم هفتاد و سه حرف است و یکی از آن نزد آصف بن برخیا و زیر سلیمان
عوم بود و هفتاد و یک حرف از آن نزد من است و یکی از آن جزندی است و آنرا آنم حروف گوید که حروف تبه است و هشت
حرف باشد تا بدین هفتاد و سه حرف زبانهای دیگر شامل باشند امام حسن عسکری ابن امام علی نقی عوم بر قلب ابراهیم عوم
بود و در سال دو صد و هشتاد و سه بر گ طیبی بر در سامره در گذشت و از جوامع ممدی علیه السلام صاحب الزمان فرزند
شاند امام محمد مهدی ابن امام حسن عسکری بر قلب شیت و بقول بر قلب محمد بوده پوشیده نماید که مراد ازین که فلان قلب
و یا بر قدم فلان است آنست که فیض حق تعالی بر هر دو از یک جنس است و امام مهدی امام دوازدهم است و ولادت آنحضرت
در سال دو صد و پنجاه و پنج هجری از نصف شعبان در آخر خلافت مغربا لکنده محمد بن متوکل عباسی اتفاق افتاد و به قول امامیه
در سه و ابراهیم در سال دو صد و شصت و پنج هجری در خلافت محمد علی الله احمد بن متوکل عباسی غائب شد گویند که آنحضرت
و غیبی هشت صحنه و کبره و غیب صغری سفران بودند که حاجات و سوالات شیعه را با او بر زد و آن سفارت بر علی
ابن محمد غم شد و وفات علی ابن محمد در سال سه صد و بیست و شش هجری اتفاق افتاد و اخبار آنجناب منقطع شد و شیخ علاء الدین
بنه خانی گفته که امام محمد مهدی بن عسکری عوم در وقت اختفا از ابدالان بوده چون قطب الزمان در گذشت قطب شد و نوزده سال
قطب بود و بعد از وفات یافت و اهل سنت و جماعت گویند مهدی که رسول صلعم با و اشارت و بیارت داده و هنوز نژاده و چون
قیامت نزدیک آید مهدی پیدا شود و عیسه عوم از آسمان فرود آید و مجال و دیگر اعدای دین محمدی را بر او با اتفاق بکشند چنانچه
شده از آن در اخبار عیسی در انجیل سوم در سن شام مرقوم است و کسیکه به امامت محمد ضعیف قایل اند گویند که مهدی موجود است
و او زنده است و بکوه روم می فرستد و در آخر زمان ظهور کند و همچنین کسیکه به اولاد علی عقاوس دارند از احفاد او زنده امام
و دیگر سپه ان علی عوم را مهدی دانند و هر یک از آن گروه بنام آن امام منسوب است و از آن جمله است زید بن امام
زین العابدین که زیدیه یا منسوب اند و از زیدی نژاد هشام بن عبد الملک رفت و سلام گفت سلام علیک زید گفت اقی الله
پیش گفت تو مرا امری کنی زید گفت کسیکه تقوی امری کند از وزیر گتر بن باشد هشام گفت که گمان برم که خیال خلافت دارم
و مادر تو کنیزک و آنرا که مادر دم فریده باشد شما کیست خلافت نبود زید گفت آن عیسه نیست مادر اسمعیل عوم نیز گویند که بود هشام بر بنجد
و او را از مجلس سیرون گردانید و بگویند شتافت و در سال یک صد و دوازده هجری خرب کرد و پوست بن علی بن امیر معاویین نائب

هشام رومی روی با و نهاد کوفیان زید را گفتند که از ابو بکر و عمر تیرا کن زید با کرد و گفت رشو ملی کوفیان از وید شده اند زید
 با جمیع قلیل با بیعت رزم کرد و شمشیر شد چنانچه شمشیر از آن بفریبید و زمین احوال علیه اسلام گفته شمر و سپهرش شکر بن زید
 بعد پروردار اسی حکومت و لید فروغ کرد و شهادت یافت زیدیه که فرقه شعیبه اند به امامت امام زید قابل اند و اتوی گویند
 از امام حسین فرزند ی نماند و از فرقه شعیبه مگر از پیشش امام حسین زین العابدین و او فرزند سے ندیشت مگر از دفتر عم خود امام حسین
 عرم که نامش امام محمد باقر بود با کجکله پنچین نزد بیضه مهدی موعود اسمعیل بن امام جعفر است و آن گروه را اسمعیلیه گویند و اولاد او
 سلطنت مصر رسیدند اول آنها عبد الله ممد است و زمین سلطین مصر مرقوم است و پنچین بسیاری از اولاد علی عرم و سپهرش
 حسین عرم سوا سی نه تن از و از و از امام از امام زین العابدین تا امام محمد مهدی انبیا است امام چهار گانه متعبر چون امام پاک
 و امام عظم شفع کوفی در زمان خلفا س بنی امیه و بنی عباس خراج کردند و با اتفاق دیگر اهل خروخ مثل مختار عبده شفع که از قاتل
 امام محمد صیفت بود و او پنجاه هزار کس بقولی بهشتا و هزار نفر از بنی امیه و رتبه اسی خلافت عبد الملک سیدین مروان با آن کسانیک
 در کربلا امام حسین عرم را شهید کرده بودند بقتل رسانید و پنچین دیگر از اصناد علی عرم یعنی بیضه اتفاق اعانت دیگر ان
 خروخ کردند و شهادت رسیدند از آن جمله واقع فتح است و آنچنان بوده که حسن بن علی بن امام حسن بن علی عرم المعروف
 بشیخ شیخ بنی هاشم بوده و در عهد مادی عباسی خسر ج کرد و والی مدینه برگشت و کجکله شتافت مادی محمد بن سلیمان عباسی را
 باشکر عظیم برف او فرستاد حسن موضوع فتح از صفات مک با و زرم کرد تا بسیاری از علویه شهادت رسیدند سرور از و از و از
 فرستادند و بقولی شهادت او بعد مهدی بن مادی اتفاق افتاد و از امام محمد شفع مرید است که بعد از او تو که بلایح و او تو
 اهل بیت تحت نزار و تو فتح نگذشته با کجکله پنچین از اولاد و اصناد علی عرم در هر محمدی که خراج کردند بی نیل مقصود و شهادت رسیدند
 و بسیاری در حبش خلفا و بنی امیه و بنی عباسی قرار نماند و کسری از آن سجات یافتند و اکثر حسین میزوند و کسری با قتل عالم
 پراگنده شدند و برخی از آنها کجکله بیضه دیار مثل مصر و غیره رسیدند چون احوال فرزندان حضرت شبا س عرم بسیار است
 و این اوراق تحمل تفصیل آن شش و در بنا بران در غایت اختصار مظهر سے چند بقلم آمد -

کیمیاء ولایت است منسوب به پیامیبت مره و آن مهدی به بحرین و مهدی به سلیمان و مهدی به جبر و در و و کائناتش در
 غایت حسن و ملاحظت می باشند و عند نگاران و آن دیار بعد هزار دیناریج و شری سے شوارند و دیگر کنند صیفت حاسا رس
 که آنرا اصیفا الماسیه خوانند و از غایت شکر گشته او را به عودی فرزند و فرزند انعام نیز نام است و از مردم پیامیه سیکل
مسلیمه که از اب داود سال دوم از چورت خدیجت محمد معلم آمد و ایمان آورده و چون بازگشت دعوی نبوت کرد و او
 در صعبه و نیز سجات ماهر بود از آن جمله است که تخم مرغ را در حل نمیر کنند مادی تا نرم شدی و آنرا چون لیمان کشیدی و در شمشیه
 انگندی و گفته معجزه من است و دیگر در برابر آبات بیات و فر فرقات ترتیب می داد و از آن جمله است که در برابر سورہ فیل کفیه انزل
 ما انقل که ذنب بویل و خرطوم طویل و آن دانگ من پیام بعلیل با کجکله بعد از حلت محمد معلم کارش بزرگ شده و مقوس
 صد هزار کس اعراب با و پیوستند و در آن آوان سخنان بنت عابج مفرانند و عمو سے نبوت کرد و
 حج کشید با و بگردیدند سبب بن الربیع مؤذن او در بانگ نماز سے گفت شهیدان سجا جای الله شجاع بعزم رزم سید متوجه

پیاپی شد و چون بان حدود سیصد میان ایشان بسیار اتفاق افتاد و با آنرا بقصد سید و آدم مردم گفتند هر تو بود مقرر کرده شجاع گفت
 هیچ گفتند شش است که زین بیست و نه شوکت شجاع سید علی حال با گفت ام کرد تا ندانند او را و ندانند که سید رسول نماز و زینین را بر هر شجاع
 از تو هم برداشت و کویسین از بی بی و شکر گاه و بجا بر جهان نهاد و او از ان شجاع از ان شکر گاه شسته شجاع تو هم نمود و پیوسته
 رفت و گویند که سلطان شده و کاس سید بعد از آن است شجاع بزرگ شد خالد بن ولید بفرمان ابو بکر روسته با و نهاد و سید را
 بیرون آمد و صفت خدای میباید است خالد با و زنی سب کرد و شب نیز در سو که گذشت و یک روز خالد سلیمان را از خرمین داده
 آمد آورد و دروغ باخت سوز که بر خست و خست قاتل سید امیر رفتی الله عنه با و رسیده و او را بقتل رسانید هر هر از اعمام نسبت بر
 کوفی است از خرمین با کابری ساسانی در با شمس ساخت و چه هر فرمود سوم گردید چون از عمر و زوان رفته ان خلیفه
 زمان را دمی نیک بر آمد ملک استیب الدین نامی که حاکم آنجا بود و بند خردن که بحال بر فر عیارت اوست رفته متوطن گردید
 و در هیچ آن ساسانی نویسد که ایاز نام تر که از غلامان امیر خود و قحطی بند خردن را در اول ملک ساخت و چون سلطان
 شهاب الدین بر سست حکومت نشست و ظلم آغاز نمود در پیش نور الدین مکر و در نصیحت کرد و موثر نیفتاد و لاجرم نور الدین شسته
 را نزد فرنگیان کوز فرستاد و ایشان را در گرفتند بند خردن را و فرستادند و این معنی غنیمت داشته با وجود و موثر بر کناره
 و با سست خردن آمده و در یک روز قلعوبه بنا نهادند و اول بر خردن که در زندگاری از پیشین خود استند بر و لاجرم قطع نشد
 کرد و بنور گم که نیتند فرنگیان بر بند خردن فرستادند تا به وقت با و شاه نیز فرستادند و شب شبیکه حاصل آنجا
 شد همه فرنگیان و یک سده هر قریب را به شد با و شاه از فرامای ایشان بر جا و زنی نماید بعد از ان بر فریان سلطه
 محمد بن سلطان سعید الدین بن سلطان لوداشان را که در ان زمان سلطنت بر داشته بودند در هر نزد است
 نمودند و از ان زمان فرنگیان و ایتام قدرت شدند و ملوک آن دیار را بخر نامی از ایتام مانند مولف بیج صادق گوید که در
 سوابق ایام جزیره هر حکام فرانس بود چون اما با کس جوی شاه ساسانی صاحب فارس و گوشت
 سید **شاه** که اول ملک بر فرستاد و پیدان او در ان دیار اعتباری علیه داشتند و ششمین سده و پنجاه و یک هجری
 محمود سلطان که قبلی از سلفی شاه ایالت بر فرستاد خردن که در سبوق شاه را گرفت و استیلا یافت و بعد از او بر او شمس
 فیروز شاه و الی شده و بر او و دیگر کس را **ابن الدین** سواد نصیر شاه را به تمل رسانید و حکومت شهاب الدین
 دیار تمام سلجوق شاه بر سواد خردن نموده او را به شست و تمام جزیره خردن را از نلغان بن قیس که او را آنجا بودند تحویل
 و در وقت سده و یازده هجری و در گذشت و بعد از او که **ابن شاه** که نسبتش از پدری بود فرم و از مادری آنکلیان می پیوست
 و بعد از او پیش قطب الدین همین سلطنت رسید و بعد از او پیش نوالد شاه جانشین شد و بر بسم ملوک تاج بر سر
 نهاد و پیش رسد گرفت و با و شاه و شجاع و الی فارس که از ان سلطه بود و دوستی گردانید و بعد از او بر او شمس محمد شاه و الی
 گشت و اطاعت امیر تیمور کورکان نمود پس از او پیش فیروز شاه و سبیت الدین ابن فیروز شاه و بر او شمس توران شاه
 و شهاب الدین بن نور شاه و سلجوق شاه بن شهاب الدین و توران بن سلجوق شاه فرنگیان در سده و ستمیزه هجری بر خردن
 استیلا یافت و بعد از سلطه شاه پیشش توران شاه و حاکم شده و در زمان او فرنگیان استیلا شدند و خردن نام سلطنت با و

نگذاشته اند و بعد از وفات گلیان محمد شاه را که از آن دوزبان بود حاکم کردند و بعد از او پیشتر و در پیشتر نام حکومت یافت و در برابر
 ده چهری در گذشت و بعد از وفات گلیان نام سلطنت بر وی گری می نهادند و آن جزیره در تصرف فرنگیان بود تا آنکه شاه عباس صفوی
 در برابر وی چهری آن جزیره را گرفت و با شاه و چهار پسر خرد و آن دیار تصرف کاستنمای صوبه در آمد کینان چون آن حکایت از
 کتب فرنگ بار اقم حروف گفت که شاه عباس بعد از آنکه از آن جزیره به فرنگ گلیان بر حال گرفت و محصول آنجا را با نگر خزان
 و حاصل شتکار بجای شاه عباس پیرسید و کن نعلکی است که در حیطه ولایتش از هر جهت و بنا بر سر است و در دکن سیصد و شصت قلمو رفیع
 است و هر که هم در اینج فلک کشیده اند و مملکت دکن عبارت است از صوبجات هندوستان که نسبت خوب در یاری زبده است
 و بر بن صدی حاصل است باین صوبجات از صوبجات شمال هندوستان به مالوه و اهدا اباد و گرات که بر طرف شرق
 سمت شمال واقع است خارج از دیار دکن است یعنی اقبطه مالوه و اهدا اباد و گرات را از صوبجات دکن شمرده اند و نه چنان است
 چرا که گرات هم این طرف زبده است و دکن شش صوبه دارد و صوبه دولت اباد که متصل شهر اوزنگ اباد از اینها جانگ پادشاه
 است دوم صوبه گلکنده که در حوالی آن شهر حیدر اباد معروف به باگ نگر تغییر یافته سوم صوبه کرناٹک که بعد از کاشه حاکم نشین
 آن صوبه است چهارم صوبه برار و دیگر محمد اباد و بندر و ششم خاندیس و بریان پور و این صوبه شهر تو احمد است مخفی مانند که
 ملک هندوستان ششگانه است با قلیم اول و دوم و سوم و چهارم و در قلیم اول از بند جزیره سراسر پست است و دکن آن در گذشت
 و چون دکن و گرات و دیگر ولایات داخل قلیم دوم است و بعد از دکن کرده شد باقی اهدا و هندوستان را در تحت پیر قلیم
 که تعلق بر آن قلیم دارند که در خواهر ساخت بولفت صوبه صوابق می نویسد که تمامی انسان مملکت دکن از اولاد هندی بن جام بن
 نوح عم اند چه هندی بن جام چهار پسر داشت اول رانام پورث و او ولی عهد پیر بوده و دوم عید که مملکت پنج بنام او بوده سوم دکن
 و چهارم نروان و اکنون این شهر با بنام ایشان بنسب اند اتوان یک بعد برین قلیم در مملکت جنگاله و احوال یورپ در قلیم
 سوم اندر دکنی گفته آید پیر سوم دکن بن مهر اسپر بوده و گرننگ و گرننگ ایالی دکن از اولاد ایشان اند و مهر اول
 بن هندی تیرک پسر داشت پنج و گرننگ و ماراج پیر یک بنام خویش از بی بی هندی و اولاد ساختند و در آنجا استقامت گزیدند و اول
 کسی که از سلاطین دلی بر ولایت دکن دست یافت سلطان علا و الدین بیگ بود اول بر دیو گیر که عبارت است از دولت آباد است
 باخت بر و در آخر محمد سلطان محمد شاه بن تعلق شاه بر مملکت دکن که تصرف شد حسن کانگوی است که از قبل از زمان سلطان
 محمد شاه در زمره امرای عمده بوده اتفاق امرای چنده دکن خسرو کرد و بران استیلا یافت و ایشان را سلاطین نگر که و بنیر
 نیز گویند و او خود را از اولاد همین بن هندی یا ربیع که کشته تا سبب شمردی لهذا ایشان را بنام هندی گفتندی و گفته آمد چون برین است
 که تصرف یافته حسن کانگوی بهمنی بعد تعلق شاه صاحب دلی که کانگوی بر همین منجم سلطان محمد شاه بن تعلق شاه
 سبب بر وی روزی نزد کانگوی رفت و از قلب حال شکایت کرد که کانگوی فرزند و حضرت کاوی با و او حسن آنجا قلبه بر اند
 روزی قلبه بر زمین ستم کشید حسن زمین مکنند و ظرفی بر از زربیا یافت و شش از آن نزد کانگوی برد و حال باز گفت کانگوی
 بر همین برو بابت او فرزند کرد و آن سخن سلطان محمد برسانید و او به پدر باز گفت با و شاه او را بنوخت و اسپر چنده ساخت
 روزی کانگوی او را گفت که از نجوم معلوم می شود که عقرب بسخت رسی با من عهد کنی که وزارت بهمن و اولاد بهمن در

و دفاتر خویشان من باز گذاری و نام من و نام خود کنی حسن با وی عهد کرد و پیمان روز خود را حسن کانگویی بنه خندان
 پس زوی سلطان لشکر نظام الدین اولیا رفت نظام الدین اولیا رفت همان کعبه سلطان محمد شاه بن تعلق شاه از
 خدمت بیرون آمد شیخ گفت سلطانی رفت و سلطان می دید پس باینکه بهر قطار خویش نهاد بودند گشت نهاد
 بسن داد و بان بصورت خیر نمود شیخ فرمود که این خیر است که ترا بد کن رسد حسن دل بر سلطنت نهاد بعد فوت تعلق شاه پسر
 محمد شاه پست و سلطان محمد شاه چون بد کن رسید قلع خان از حکومت دولت آباد داد حسن را بادگیر امرای چند با او
 بگذشت و در آن ایام که سلطان محمد شاه ایران چنده بگراتی را به قتل رسانید و امرای چند و کن را با لشکر خواند حسرت
 کانگوس و دیگر امرای چند از بیم جان بگرایان را که بفرمان سلطان ایشان را بگرات می برد در هر راه بگشتند و بدو
 باز گشتند بسیاری از انالی دکن از بیم یا ست سلطان حسین پیوستند عماد الملک سمرقند ترکمان که داماد سلطان
 بود و حاکم بر او و خاندان حسین قصد ایشان کرد سپاهش که از سلطان در هر اس بودند با امرای چنده دیار شدند عماد الملک
 سلطان پور باز رفت شکر یان عماد الملک سلطان پور را غارت کردند و حسین پیوستند عالم الملک حاکم دولت آباد
 در قلمه تعیین شد امرای قلمه عالم الملک را بگرفتند و بیرون آمدند و با امیران چنده اتفاق کردند پس اسماعیل شیخ افغان را که وزیر
 امرای چنده بود و برادرش ملک بل که بفرمان سلطان ایالت مالوه داشت سلطنت برگرفتند و مملکت را میان یک دیگر
 قسمت کردند حسن کانگویی که قطع یافت سلطان محمد شاه از بگشتند ایشان کرد ملک بل افغان و الی مالوه و عماد الملک
 سمرقند بنه خندان امرای چنده سلطان رزم کرده نیز است می پیوستند حسن کانگویی که اسماعیل شیخ بدو آید که بگشتند سلطان دولت
 آباد را محاصره کرد و عماد الملک را بگرفتند که دستار و با آفر فوسه را بجا صره قلعه دولت گذاشته بگرات مر حبت نمود و عماد الملک
 بجد و بندر رسید حسن کانگویی از راجه تلنگ مدد خواست راجه با پیروزه هزار سوار کوراس نزد او فرستاد حسن با عماد الملک
 رزم کرد و وفتر یافت و او بگشت و ملک سیف الدین غوری را بجا صره قلعه بندر وقتند تا که تصرف کاسته های سلطان محمد
 شاه بود باز داشت و بدو دولت آباد فرستاد امرای سلطان که دولت آباد را محاصره کرده بودند از سلطان بگرات رفتند
 پنج که سلطان ناصر الدین شده بود من استقبالی کرد و مراجع آورد و گفت که شایسته سلطنت حسن است ایشان نیز آن نهادند و در
 خیال داشت بجزی تلج بر سر نهاد و پسر سیاه برسم نبی عباس بر او رفت و خطبه و سک و طغرای خویش را بر آن موجب نوشت کمتر بنده
 حضرت جفای علا و الدین کانگویی همین بگفته که رسید و از تحکامه ساخت حسن آباد نام کرد وزارت و دفاتر کانگویی بر همین خویشان
 او حواله کرد از آن بیگام تا اکنون و فتر دکن بر خلاف دیگر پادشاهان هند بر بر همه تعلق دارد و اسماعیل افغان را که سبب
 غدری که ملک سیف الدین غوری خسر سلطان محمد شاه بن حسن کانگویی اندیشیده بود بگشت و پسرش بهادر خان را بگاست
 او نصب کرد و مبارک خان لودی ایوکر نماند و ستاد و وزیر بشمار علاوه از دو سبت هزار توله طلا و دو سبت فیل و هزار گنیزک
 ر قاص گرفته باز گشت و در هفت صد و پنجاه و سبت بجزی از گلبر که دولت آباد شد و با پنجاه هزار سوار غم بگرات کرد و از راه
 باز گشت و از مناسبتی تو به کرد و حسن آباد گلبر که در ملک سیف الدین غوری و دولت آباد به برادر خر و جاه محمد بن سغدا
 و بندر وقتند تا که کوراس با عظم جالیون بن سیف الملک لاهور را بگرفت بعد در خان سیستانی سپرد و شاهزاده محمد شاه را

صغدا

ولی عهد کرد و در غزوه بنی الاوّل هفت صد و پنجاه و نه بجزی درگذشت و بعد از او پسرش سلطان محمد شاه هجرت گشت و او را
عادل و شجاع وجود بود و در زمان خویش قوام و امنیت نهاد و ملازمان را بخطاب با و نام با مخصوص ساخت و چون باردار
در سلطه او زخا صله فیل و امثال آن و حاکم دولت آباد رسید عالی و وای هزار مجلس عالی و امیر الملک و چند برادر اعظم
همایون و نائب گلبرگه بجای پور را ملک نائب خطاب داد و امر کرد که پانچ نوبت زوند و چون در آن ملک صرافان زر را بکند
کفار روان میدادند و بسیاری از ایشان را بگشت و آن رسم بر انداخت و پس از آن مدت و در کن از اسلامیان روان
بود تا آنکه در عهد خود دینے دیگر را چون بختی را داد که سلوک بنام رایان بجای نگه است روان یافت با بکل چون محمد شاه هجرت
با و شاه شد امر کرد که هر چه در خزانه است بکند زنده و بر تزویج تزویج مدرس مستحق و پند پس چها بعد من طلا و نبت صدر من
نقره بوزن در آمد امر گفتن خزانه نمی بناید کرد سلطان درین باب از ملک سعیت الدین که خورشید بود مشورت خواست ملک
سعیت الدین گفت که خزانه نمی بناید کرد اما مالیک از خزانه بیست مستحق بر آمده باز بناید کرد و نبت سلطان گفت است گفت
پس آن مال با ما در خویش ملک جهان بکند فرستاد و بکند برفت و باز گشت و در حال این احوال رایان ملک و بجای پور با خواهی امر
سلطان بر نه از مملکت او را در خواسته سلطان مدنی و ولان را سخن باز داشت و در آن ایام امرای متافق را بگشت و
سوفغان را بنوخت پس سولان رایان گفت خبر احوال کون ام باید که پیشکش با می لایق بفرستد رای ملک سپر خود
ما که کونید و بکل بپنجه کولاس فرستاد و رای بجای نگه نسبت هزار سوار بکند و او را کرد و سلطان محمد شاه امیر الامرباد و خان
بن اسمیل بیچ افغان و عظم همایون بن سینا الدین غوری و مجلس عالی صفدر خان سیستانی را بر زرم ایشان فرستاد و بهاد و خان
با ما که اندر قانبل کرد و طفر یافت و تا در بکل بر آمد و یک لک هون و نبت پنج فیل پیشکش گرفت و باز گشت گوئید که
شمع از تجار خجست آمده عرض کردند که اول مال مایان را ما که بود در دلم بین از ما گرفت سلطان همان روز سوار پرده بیرون
فرستاد و روی بدلم بین نهاد و روی بر فیل سوار می فرستاد یک از ندیمان گرفت بعد از چند روز بدلم بین رسم ندیم گفت اگر
چنین رویم سال دیگر آتجا باشم سلطان بنده بد روز دیگر بر پیشبست و یکس هزار سوار المینا کرد و با بنر سوار بدلم بین
رسید خود را بشهر فگند و ما که پورا بگرفت و تانت عظیم بر فروخت و او را بنیوی نهاد در شش فگند و بدلم بسوخت با گشت
رایان ملک را در بر درگرفتند سلطان جنگ کسان شود و نبت گاه شد و درنگ زرمحارک زخم گشت و مظفر و منصور به
کلر که رسید رای ملک بکین سپر سلطان فیروز ولی در ملی را بختی و کن بیس کرد سلطان محمد شاه آگاه گشت و روی
به یلنک او در و عظم همایون را به کاکنده و چند خان سیستانی را به و بکل فرستاد رای ملک سینه ده لک هون و صد
فیل و دو بیت اسب پیشکش نمود و شهر گلند در اجلا زمان سلطان سپرده و تحت مرصع که برای سلطان دلی ساخته بود
و ندره داد سلطان باز گشت آن تخت را نخت فیروزه نام نهاد و در نبت صد و شصت و نبت رای بجای نگه قصد و یار
اسلامیان کرد قلعه مدکل کشید و در نبت مدتن از زمان پیشبست سلطان شنید و روی بر زرم رای نهاد و از رجبیان
بگشت و ناگاه بار و روی رای بسید رای که نافع بود به نبت رفت و فرستاد بنر اس از همراهایش به قتل رسیدند
سلطان دو هزار فیل و سه صد شتر و نبت صد و شصت و نبت یافت و بر سات و مدکل گذرانیده روی به بجای پور

نہا و پس ای و ابی جیا گمر سوچ مل رای با چیل نیر اسرار پنج لک یک میا و ہ رزم سلطان فرستاد و مقدمہ سلطان با دوزم منصب
 کرد سلطان ایشیب بند و شس رسید ہون مل رای زخمی شد ہ بگر بخت پس ای بیجا نگر پناہ بر کرد سلطان بجامہ پر دخت چون
 فتح و شاد بود و خدمت کرد و پناہی قلمہ برخواست رای اور تعاقب کرد سلطان با گشت و بعد از رزم نیر یافت کشتن راست
 بگر بخت و عاصم آمد تاج و خزان پذیرفت سلطان بی گاہ کہ مر حبت نمود درین آنا ہرام خان مانند رانی سپہ خواندہ سلطان
 علا و الدین حسن کا نگوی قلمہ و ا بدلت آباد تیار کرد سلطان متوجہ دولت آباد شد مقدمہ سلطان در عدد و دین با ہرام
 رزم کرد و فخر یافت ہرام خان بدلت آباد بخت و ایشیخ زمین الدین دولت آبادی مشورت نوشت شیخ گفت با عیال
 و اطفال ازین نہر بیرون رو ہرام خان چنین کرد سلطان بدلت آباد رسید و این حدیث شنید برنجید و با وینام داد بندہ ام
 کہ مراد پشہ بن نر نسبت کنی اکنون باید کہ بمجلس من حاضر شوی و با من بیت کنی کہ شیخ دکن با من بیت کردہ اند شیخ فرمود
 کہ سیدی و عالی و بخشی بر ست کا فران اسپر شد ند کا فران پرستہ را پتخانہ بردند گفتند بت راجہ کہ کیند و گرتہ شمارا پتقتل
 سے رسانم عالم گفت قال شد تعالی لاتلقوا ما یذکرکم الے اتملکہ پس بت راجہ کہ رسید تا بیت او نمود مختصبت گفت
 نہ علم دارم و نہ سیادت تا در پناہ آن گزیم و بت راجہ کہ در و پشہ مات رسید اکنون مثل من مثل بمان مختصبت بہت مجاہد
 تو حاضر نشوم و با تو بیت نکم سلطان گفت کہ از شہر من بیرون روی شیخ بر تربت بر مان الدین عرب و دہلوی نبت و نشست
 و گفت اکنون مرد باید کہ مرا ازینجا بر غیر اند سلطان ایشیمان شد و این مصرعہ پیش نوشت سے من زان قوم تو زان من باش
 شیخ فرمود کہ اگر کوشا ہ غازی در مخالفت منخ گوشہ اور از من دوستی تری نباشد و این رباعی در جواب نوشت رای
 ما من نیرم بجز نکونے نکونے بجز نیک و لے و نیک جوئے نکونے ہ آہنا کہ بجای من ہدی ہاگر دندہ ہاگر دست بر ہر بجز نکونے نکونے
 سلطان شاد شد و لفظ مازنی کہ بر زبان شیخ رفتہ بود بر نقاب خوشی میفرود و در ہفت صد و ہفتاد و ہفت ہجری در گذشت
 و او بزگرترین سلاطین ہمینہ بود بعد از او پیشترین مجاہدہ شاکہ منی در نوزدہ سالگی بادشاہ شد و گلہ کہ روی بیجا نگر شد
 و کشتن ای اطاعت رزم او ماند و بیجا نگر پناہ بر کرد سلطان بجز را چہر رسید و مسجدی را کہ سلطان علا و الدین علی صاحب
 دہلی اپنا ساختہ بود تعمیر کرد و بیجا نگر شد و بیامہ پر دخت رای از شہر بیرون آمد و زرعے صوب کرد و منہزم بقلمہ با گشت
 رای سہلان و رای بلیا کہ اطاعت را سے بیجا نگر سے کردند بہد و اوسپا ہ فرستادند سلطان فتح قلمہ مستدر دیدہ از
 از ن ہر شہر کوچ کرد و ہشتاد ہزار کس از کا فران اسپر گشت و چون کچھ و مد کل رسید باداد و جان کہ غم سلطان بود و دیگر
 امر بشکار رفت و او و خان سبب آنکہ روزی اور سلطان فرستادیم دادہ بود شیخ بجز کا ہش در آمد و سلطان رکبشت ہمد خان
 سیستانی و اعظم ہمایون بدلت آباد و بر لکہ قطع ایشان بود رفتند و چون مجاہد شاہ از فرزند سے بود دیگر امر انجہ مت
 و او و خان پوکتہ داد و ہفت ہمد و ہشتاد و ہجرت ہا شاہ خوانند و بعد از او در اول مجرم سن ہفت ہمد و ہشتاد
 ہجرت سلطان محمود شاہ بن سلطان علا و الدین حسن کا نگوی بمنے رہ سلطنت نشاند و سلاست نفس خلق و اطن طبع
 موصوف بودہ از ہج واقعہ عمگین گشتہ و خطانیکو کوشنی و قرآن و انوشس خواندی و فارسی و عربی فصیح گفتے و بہ عیش و
 طرب پر دخت و بیچ عاشب شکر می کشیدی پس فہلنا و اباد اسطو تعمیر کردند سے و او پیش از سلطنت در لباس تکلف کرد سے

در تفتان قالیق

و در ایام سلطنت جزایر با کس سفیر نپوشید می گفتمند با و شاه امین خزانده آبی است زیاد تر از جانب خود مبرت خوانند که در عهد
او میر فضل احمد انجو تلامذۀ مولانا سید الدین افشارانی بود چه حافظ شیرازی را بد کن خوانند و چه با شمشک شست و در راه
باوست مخالفت و زیدخواجۀ بربکان گشت و شبیر از بازگشت و عصبه بزم فضل انشد و ستاد از آنجا گشت به پس آن می نمود
اول غم در پای دوی در غلط کردم که موش یک بعد متن رسد آرد به فضل انشد خان سلطان عرفان شست سلطان گفت
که نشاید که بی نصیب بماند پس نهر انرود طلاخواجۀ ستاد باجمده محمود شاه قاتلان می باشد و یکشت و راهی بیانگر هفت
او کرد سلطان بر بنامی سجد و مدائس و خوافق و موری ملک برداشت بعد از غیبت الدین پس از شنش الدین
و بعد از او مظفر قیر و شاه روز افزون میشد سلطان و او و شاه بن حسن کاکانگویی بمنتهی به سلطنت شست و او کا میتر
تو و و مان است و از راهی بیانگر دفتر گرفت و تلبه مرصع بصورت دستار ساخته بر سر نهاد و در هفته روز شنبه و در شنبه
و چهارشنبه شمع مفاصد و تقلید سوسه دیگر کتب ادرس کردی و از بنیاد بوی شرب نمرو استماع اطمان جنباب نموده
و گفته که نغمه مراندر که خوشنویس می سازد و شراب و نفوس من فتنه می انگیزد و از شمع زمان شرمی عظیم شست روزی گفت
که و شریع زیاد از چهار زن حایر نیست اگر پیش ازین خواهم چار چیست میر فضل انشد انجو که دستاد و وکیل او بود ملک میب
خطاب شست گفت شمره و نرسید اما سید حلال است و آن در عهد سینه صیلم رو او بود سلطان در یک روز سه صدان را شسته کرد
و شهر خیر و آبا در انجا نهاد و که شکما می عالی ساخت و پیر کوشک را بخش و من کی از ازواج گردانید و امر فرمود که هر کدام
بزبان خوشنویس خوش سخن گوید و خود زبان عربی و فارسی و ترکی و کهنی و پر چو نای و وزگی و خطان و افغانی و بنگالے و
گجراتی و سنی و گنبدی هر چه نیک دانستی و با هر کدام زن بزبان او سخن گفته و در شست صد و یک هجری دیورای و اسے
بیجا نگر ایسی نهر سوار و نه لک پیاده غم تخیر مدکل کرد و بر سنگه رای و ای غله کمر به باغوا می حکام خاندیس و مالوه
تعداد و و ناموزمانت آورد سلطان اکثر سپاه بضبط آن دیار و ستاد و خود یاد و نهر سوار متوجه دیورای شد و یک بار
آب سید چون دیورای آن طرف بود و چون در وقت قاشنه سراج که از راهی پنجه بود گفت که اگر مرا اجازت و سپه از آب
بگذرم و دست بردم تمام سلطان اجازت و او قاشنه با هفت کس در پیاس فقر از آب گذشته و با شکر دیورای سپه
و با طریقه انبار عاشق که در پی حربه خواست که نزد سپه دیورای که و لیسند را بود و در قاشنه گفت امر آینه بر با تو گفت تو آسجا
را و ناسب که گفت از درستی آگاه دم و شمل خوب سے ندرم صطربه از راهی خود و در قاشنه سراج در محاس رای سرود گفت
و شمل از شسته دست فرستاد و بر سر براده رکبشت و بیرون آمد و پیچش که بیرون ر بود نه چند کسان را بکشت نمود
یا و بگشت رفند دیورای سپه بود که در آن وقت در افتاد که سلطان از چپ گذشته و شجون آورده سلطان فرست یافت
و با سپاه سر سیده با که در جم گاه که شسته بودند از آب بگشته دیورای رحمال اقامت نهر میت رفت سلطان تا آمد و
بیجا نگر تاقیب نمود و باز در لک هون پیشکش گرفت و بگلبرگ با گشته و بفرم گوشمان بر سنگه رای دانی کمر له متوجه نهر
سید بر سنگه رای بشکر کند و او بر مقدمه سلطان غالب آمد میر فضل انشد بعد از نهریت پیش صدان آمد و از آنکه گفت که
سلطان در سید بر همان با اتفاق عمل نمودند بر سنگه رای نهریت رفت و در غله که که متحصن شد و نهر امر و از آنکه با شکر

گشته شدند و پیش از آنکه میرفضل بشه بخامنه قلعه که در وقت جنگه راهی معبر سلطان که در ایل پور بود رفت و استخفا
کرد و دفتر با داد و چهل نیل و پنج من طلا و پنجاه من نقره پیشکش نمود سلطان اورا بنوخت و مدار اهلکات بازگشت و در شش
صد و چهار پیر می رفتی اشته شد انجودا ما و میرفضل بشه از راه وریا با تخت و هدا یا نزد امیر نیور صاحبقران فرستاد صاحبقران
اورا فرزند خواند و در جواب نوشت که سلطنت دکن و بگرت و مالوه تیوارزانی در شتم و کم و شمشیر مرصع و چهار پاسبان بهزاد
فرستاد سلاطین بگرت و غیره از حال آگاه شدند و متوجه شدند و دیورای و ای بیجا نگر افرستید تا با دوی مخالفت آغاز
نماد و در آن آوان مجبوسه از انانی مدکل و قمری و شست پریشان نام که در حسن فیلیند شست پدیر هر چند خواست که اورا بشوهر دهد
و دفتر قبول نکرد این حدیث پدیر یورای سید برهنه بانامی و افر فرستاد تا اورا بدست آورد و غیره هیچ وجه برهنی نشد برهن بی مصلحت
بازگشت دیورای با سپاه روی بکل نهاد و پنج هزار سوار پیش فرستاد تا اورا بدست آورد پیش از رسیدن ایشان پدیر
نرتبان اورا بگرفت و بگرفت لشکر بیان حد و مملکت سلطانی را تا خانه بازگشته سلطان آگاه شد و روی بیجا نگر
نهاد روی بقلعه پناه برد و بالاخره بیفناعت میرفضل علی در لکنه چون و پنج من مروارید و پنجاه نیل و دو هزار کنیز متعینه پیشکش
کرد و دفتر سلطان داد سلطان چهل و بیجا نگر بشوهر پر دخت و متوجه تخت گاه شد و پرتبان را بدست آورد و در حسن ا و
حیران بماند و گفت من پیرام و او جوان پس به شاهزاده حسن خان او نوشت صد و یازده لشکر بکند و ارکشید و سر صد قتل
فیضت گرفت و در شش صد و یازده هجری سلطان فیروز شاه شاهزاده حسن خان را که مردی عیاش صاحب عقل بود
ولایت عبیدار و غم شیر بالکل که بگلکنده شهسوار است که در چون مقصد رسید در لشکرش و با افتاده دیورای فرست یافت
با خبری انبوه روی با آورد میرفضل بشه سلطان را بدست اشاره کرد سلطان به پذیرفت و زر منی صعب کرد میرفضل بشه
شهادت یافت سلطان منظم بازگشت دیورای بسیاری از مملکتش را برگرفت سلطان به بندر رسید و در خورشید غلامان
خود و بیار عین الملک و بیدار نظام الملک را مدار اهلکات ساخت و وصیت نمود که بعد از حسن خان را بسلطنت گشاندند ایشان
گفتند تا که احمد خان بشد اینکار پیش زد و سلطان خواست که احمد خان را اسیر کند او دریافت و با سپه خود علاء الدین نزد
سید محمد کیسور از رفت و حال بازگفت سید محمد دستار خود را دو پارچه کرد و بر سر ایشان بست و هر دور انوید سلطنت دارد
احمد خان همان شب با چهار صد مرد روی نوادی فراز نهاد و خلف حسن بمرس باخرا و در راه دید و همراهی او گزید و دیگر روز
فراورشاه از کار برادر آگاه شد عین الملک و نظام الملک را با چهار هزار سوار بتعاقب او فرستاد احمد خان در راه بقافل
رسید که سه صد پاسبان و دو اوزه هزار کا و غله و سپند بشاره و خلف حسن باخرا ایشان را بگرفت و پسادگان را سوار ساخت
و بر هر گاو سه علی نصب کرد و روی برزم عین الملک و نظام الملک نهاد و در سایه درختی بنوخت و درویشی را
دید که تلخ سرد و اوزه برگ در دست دست احمد خان اورا استقبال کرد در ویش تان بر سر نهاد و گفت که تلخ سلطنت
است بهر فرستاده اند احمد خان بیدار گشت و شاه شد و برزم گاه شتافت جمعی از لشکر یانش موجب موصوفه باکادان
از گوشه پدید آمدند و اوازه در انداختند که فلان فلان که با ما اتفاق داشتند و رسیدند و عین الملک و نظام الملک مملکت
پدیدند و نه سبیت رفتند احمد خان لطف یافت و سجد و بندد رفت فیروز شاه که مرغی بود بر بالکی سوار شد و بیرون آمد ناگاه

خبر فزوش شهرت یافت اکثر ابا احمد خان پوسند و طائفه دیگر فیروز شاه را که از پیش رسفته بود بقلعه بردند احمد خان بر غایت ابرو
تعاقت نمود فیروز شاه تمسک شد و جن خان را اجخواند و گفت که سلطنت با اتفاق سپاه توان کرد و ایشان بزعم تو متفق اند بهمان
سبب که ملک با گذاری آنگاه بفرمود که در ماسه قلعه باز کردند و احمد خان را اجخواندند احمد خان میانین بر او آمد و بگریست فیروز شاه
گفت شکر خداوند که در زندگی ترا با شاه در بدست پیری عیاش آن بود که فرزند را و لے عمده کنم اکنون ترا بجهت او اند و نشد زنده
حسن خان را ابو سپهر دوم سلطان شهاب الدین احمد شاه بنیسه در شنبت بعد از است و پنج سحره سلطنت نشست و بعد از آن زده
روز فیروز شاه در گذشت احمد شاه در اعزاز سعید محمد سعید در از کوشید و در توفیق ساد است و غلاما سابعه کرد و خلف حسن الملک
آفتاب نهاد و بهوشیار عین الملک - امیر الامرا ساخت و نظام الملک را حکومت دولت آباد داد و برادر خود جن خان
را فیروز آباد افضلی داد و مقرر نمود که تا چهار گرو سپه آن بجنگار بر آید حسن خان آنجا رفت و پیش نشغول شد احمد شاه متوجه
بیجا نگر شد و راجه در شکل بدیوار است نبوت سلطان ایوانا کرد و ناگاه با ایشان سید را می در شکل بگریخت دیوار اس
نزدیک نیکر از فتنه بود سپاه سلطانی نیکر افشارت کردند و او را بدست آوردند و گمان شکر بیان آن بود که فرار
است پس پشپاره نیکر بر پیش نهادند و پیش خود بدو زینند دیواری ایشان را غافل کرد و بگریخت و سپاه خویش بوست و
به بیجا نگر رفت سلطان ملک او را آمد و سپاه بنفارت و تاراج با طاعت خستاد و نقبل عام فرمان داد هر گاه عد کشتگان
به دست نزار رسیدی در منزله که رسید همیشه سه روز توقف کردی و نقاره بان است بنواختی اما بی بیجا نگر سبب آن
رسیدند پنج هزار کس با یک دیگر برگ عمده بستند و قصد سلطان کردند و او را با طائفه قبیل در شکار گاه یافتند سلطان
به محوطه پناه برد ایشان بجایه پر دوختند و نزدیک آبان شد که آنجا شکار کنند و در آن پناهگاه عبد القادر میره عماد الملک
سرتبر که از امر ای سلطان بود به نزار مرد در رسید و بر آن جماعه حمله آورد و طفر یافت سلطان همان روز عید القادر را
برادر جان بخش و یار حق گذار و جانمجان خطاب داد و حکومت بر او تفویض فرمود و بر او بخش عبد لطیف خان را اعظم همانا
لقب خواند و امارت تلنگ و اوخان جمان عمره دراز یافت و در اول سال در برار حکومت کرد و عادت به صاحب برار را
غلام زادگان است با حمله سلطان از آن تملک نجات یافت و شهر بیجا نگر را محاصره کرد دیواری صلح نوشت سلطان گفت
خراج چندین ساز بر فیلان بار کن و بانقاره و قرناے و نقیر سپه خود ده تا بهر گاه آورد دیواری چنان کرد سلطان سپه او را
در بر گرفت و ملک و مکر و خیمه صاع داد و بخت گاه بازگشت و در آن سال قحط عله بدید آمد و باران بنبارید شایخ بدعاس
استقرار فتنه و نو سید بازگشتند و خلق سلطان را شه و م خواندند سلطان شنید و تنها بصحر رفت و روی بر خاک نهاد و نفرس
کرد و تا آنکه ابره بدید آمد و بیس بار پید سلطان گفت از دست آملی نگر نرم و چنان استیاده تر شد غلابق فریاد بر آوردند
که اس احمد شاه آبی ولایت تو بار معلوم شد اکنون باز کرد سلطان بازگشت و پس از آن وزیر احمد ولی شتهار یافت و
وزیرت صدوست و پشت بخرمی را می در شکل را در نرم بخت هزار مرد و قتل رسانید و بدزکل آمد و خزان را بان آنجا بدست
آورده مر حبت نمود و بال دیگر با جوهر و کلمه شد و کان الماس را که در نمره و امی کنه واره بود بدست آورد و خود است
که مالوه و بگرات بشاید سلطان بهر تلنگ و امی مانوه آگاه شد و دو تیر شکر به برار نوشت و هر دو تیر حبت تهنه باز

گشتند و هوشنگ در شبت صدوسی و دو چوچی قصد کمر کرد و در سنگه صاحب کمره اسلطان مدد فرستاد سلطان باغ
آمد و هوشنگ نوشت که ما تو هر دو در اسلام فرستگه مطیع است بر او سپان ما تو بخار به سزا و است بد یا خوش بازرگ
که با بازرگشیم پس از این پور مشویه گلبرگه شد هوشنگ جواب نوشت و سلطان را تقاضای نمود سلطان باز
گشت و زرے مصعب نمود و طفر یافت و هوشنگ با لودگر سخت و زارش گرفت گشت سلطان باغ پیش فرستاد و موافقت
هفت اقلیم نوید که بزنگ مطیع هوشنگ بود و سلطان بر و لشکر کشید زنگه را چه کمره هوشنگ را بعد خود علی بن علی
هر روز ملک تنگ محبت فرج او بد سلطان با بجه کمره رفت زنگه یک سن جو ایزد کرد و سلطان برار الملک مر محبت
نمود آورده اند که روزی سلطان شکار رفت در صحرا و بایست پدید آمدن سگان روی با و نهادند و باه بازگشت و بر سگان
آورد سلطان تخیر باند گفت این تاثیر این زمین است آنجا شهره سازم و دار الملک کنم پس نزدیک بوغنی که در سو ایزد
ایام قلعه بدر آنجا بود شهره طح انداخت و احمد آباد پد نام نهاد و در موضعی که حصا بود پر در ارا یالت ساخت و در کتب
هفت و مشهور است که بدر تنگگاه ملک و کن بود راجه نل در پله مالوه بر دفتر راجه آنجا هم شده که در سن نام شبت عاشق شده
و اور آنجوست و قلعه ایشان شیخ فیض بنظم آورده و آن در احوال راجه نل در ضمن مالوه مر قوم است و آنجوره و
گتوره و دیگر ظروف بدری نسوب بان شهر اند و بنایت سپندیده بودند و در دیگر شهرها که نیز متوجه کرده اند اما بخونی سخت
بدرنی رسند با بجه احمد شاه بهمنی پسر خوشی علاء الدین را و نیمه ساخت و در نکل و ما بور سپرد و دیگر محمد و خان و فلک سپر
و دیگر دو و دغان و ملک ایچار ملک نائب ر اایالت دولت آباد و او با کوکن و سواصل عمان کشاد و وزیر هه ما هم از گرجان
بگرفت نقر خان سپر احمد شاه گراتی ملک ایچار را از هریت در دوزخیره بگرفت احمد شاه بهمنی بان مقام رو و کمرت نکل احمد شاه
گراتی با و زر می صعب کرد و احمد شاه بهمنی منظم بازگشت و در سی صدوسی و شبت چوچی در گشت و بعد از و پسرش سلطان
علاء الدین بن احمد شاه بهمنی با و شاه شد و لشکر به بیجا نگر فرستاد ایشان شبت لگ بن و سبت فیل سبت آو زدند و
بازگشتند و در شبت صد و پنجاه و دلاور خان را بکوکن فرستاد و بر اجبای آنجا مظفر با گشت و در شبت صد و پنجاه
چوچه نصیر خان و امی خان لیس شکر به بر کشید و ما بجهان حاکم برار و قلعه بر نامه بر وزیر گویند و صورتی شده سلطان ملک ایچار
و امی دولت آبا و بر زرم او فرستاد ملک ایچار گفت من بمهد سلطان احمد شاه در معایم از اتفاق و کفینان و مشیایان
یا فتم اکنون امرای مغول بجهه کشید سلطان فاسم یک صفت شکن و مردمان او و هر یک نگر باز و علی خان سپر ناسه
و دیگران را با و فرستاد ملک ایچار بانصیر خان زرم کرد و طفر یافت و بازگشت سلطان مغولان را بخون شبت او بر تر نمود که
میکنه سپاه مغولان را بشد و بسره و کنینان و مشیایان ایشان حسد بردند و گویند مغولان در ول گرفته و تا حال در میان ایشان
عداوت یافت و در عهد علاء الدین دیوراسه را چه بیجا نگر مستحق عظیم گشت و سلطانان بر او در و دولت او انوار است
و اشتمد بخواند و بر نوخت و قران را بر کره نهاد و وجود پهلوسه که کسی بر زمین شبت و گفت محمد دم شرافران است هر گاه
پیش من بیاید قران رسلام و تقییم کشید بسیاری از سلطانان بروی گرو آمدند و دیوراسه زری بد بار رسلام نهاد و در شبت
و چهل و هفت بجهه قلعه مد کل کشید و در سپاسش تا شاعر بیجا پور یافت و در عهد سلطان با و از زرم کرد و طفر یافت

و پس در روزی بر دست خانمان ماکم چیا بود بقتل سپید و لورای جبل فیل و مال و از فرخندت فرستاد و سلطان با کشت
 و در شبته صد و پنجاه چهری ملک انجبار و المور و ملت ابا و بموجب فرمان روی بقتبال رایان کون نهاد یکی از ایشان نزد او
 آمد و سلطان شد ملک انجبار او را دلیل ساخت و بی وقت تا بعد از سه روز جنگی چون که سپید و مهنا بگریخت و روی سنگلاخ
 خیر کرد و او با سپاه بسیار پیاد و ملک انجبار را با پانصد تن از سیادت و بسیاری از مسلمانان بکشت و کمتر از سپاه پادشاه
 باقی نماند امرای دکن که ملک انجبار جنگی در بنیاده بود نزد سلطان فرستادند که ملک انجبار با اتفاق مندان سر خلافت و شت
 لاجرم از وجود شهیدیم و با و رسیده آنچه بسید که کون چنینکه از آن منملکه سخات یا مقصد سر نیندی دارند سلطان شیر الملک و کنتی
 و نظام الملک غوری را بدین ایشایان فرستاد و مندان نامچار در قلمه جا کجی محسن شد نه شیر الملک و نظام الملک و دماه
 ایما سر و پرو افتند پس نامه نوشتند که شمارا ان ست هر جا که خواهی بر روی ایشان از قلمه بر آمدند شیر الملک و نظام الملک ایشان
 را اینی یافت خواهی اندر سار ان قوم که اکثر در ان جماعت سادات بودند بجز قاسم بیگ و سعید شکر خان و قرآن کرد و هر یک
 یکی تا از نزد و کینان رفتند و کینان چه بکشتند قاسم بیگ و غیره را احمد با و نند و نند و نند و نند و نند و نند و نند و نند و نند
 کتایب سر رفتند تا به بدر سپیدند و خدمت سلطان در یافتند و حال باز گفتند سلطان گفت تا حال چه عرض شت نکردی گفتند
 مگر ز نوشته بودیم بزرگان درگاه که دکنی اندر رسانیدند سلطان مطلع و کنتی بر که عرض ایشان مفا هر نگرده بودند بکشتند تا حکم
 را ملک انجبار نام نهاد به ایالت طت آبا و فرستاد و اکثره از فراد ای دکنی را که باعث این نعت بودند بکشتند و قاتلین را
 و نظام الملک را عارت کرد و عقیر بایشان بمر و من شده در کشتند و اولاد ایشان بجای شاهان در باران فرستند گویند
 که سلطان روز نوبه بچش سی بشیر نعتی و خطبه خواندی و خود را با این تقاببتا شش کردی سلطان امد اول الکیم الکیم الکیم علی ابا و
 ایشان عظم اسلامین شهاب الدین احمد شاه ولی شهبینه روز اعرابی که اسپنی چند با و فروخته بود و بهانیافته و در سجد حاضر آمد چون
 سلطان القاب خود را تمام کرد و اعرابی خواست و گفت لا اله الا الله و لا اله الا الله و لا اله الا الله و لا اله الا الله و لا اله الا الله
 و اظهاره و تبکلم بنده الکلمات علی بن ابی طالب سلطان تانتر شد و زار زار بگریست و نسبت اسبابان او را و و گفت سخات نیابند
 از غضب الهی اما که چون برید مرا به نام کرد و من پس بخانه نیت و بیرون نیامد تا آنکه جازه اش را در شت صد شصت و دو و چهره
 بیرون آوردند و بعد از و پیشش بیاویون با و شاه ظالم بن سلطان علا و الدین بن احمد شاه ولی شهبینه با و شاه شد و او
 مردانه و قریه و مد بر بود لیکن در نظام و کینه جوی و از کباب معاصی کوشید می و این عیب بوب هنرهای او بچشمی لاجرم ازینها گفتند
 و حاسن نام نهادند و اولگناه گاران ابا نوزاد عقوبت بیاک کردی و بسیار بی از اکابران را کشت و هر که را و ارث ملک
 یافتند به قتل رسانید و دست تعدی بر خیال و افعال مردم و رازی کرد و بفرموده او عروس از میان راه گرفته بجم مرهه
 آوردند و از ابلجانش کرده بخانه شوهرش فرستاد و اهل حرم بی موجب بکشتی و بقولی اهل حرمش از بیم جان با یکدیگر
 اتفاق کرده و در وقتیکه با ستر هت مشغول شده بود که گاهی صبحی او را به قتل رسانیدند و بعد از و پیشش نظام شاه در عمر شت
 سالگی را و در شش مخدوم جهان که عورتی نماد بود در ملک کشت و ورید و ووشش او شبر با اتفاق رایان ملک کت
 به کشتید و بنوبت رفت و بر دستور مهور شاه طبع مالوی روی ملک او آورده نظام شاه بعد از مهور منظم بغیر و آبا و نوت

وخواججه جهان را آنجا که نشست و بولایت نرسنگ آمد و خرابی بسیار کرد و در سن شصت و هشتاد و پنج هجری مرگت نمود و در پنجم صفر
در سنه شصت و هشتاد و هشتاد و پنج خجری خواججه جهان را به قتل رسانید نفیاش آنکه خواججه جهان محمود کاوان سمید امارت خویش در
فوانین حسن را نگویید یعنی تصرفات کرده بود از آن جمله آنکه حسن کا نگویید چهارصد شکر داشت و ایل دولت آباد مرست و حاکم هزار و نوب
گلبر که در بیجا پور و والی بلینک و خواججه جهان ملک را به شصت و شصت و شصت کرد از برانکا که ایل نفتح الله عماد الملک و ماهور را بخند او نند خان
صنعت سپرد و مرست دولت آباد را به نوانج میوست عادل فان و چیر و ملکه ان را بخند الملک که از خوشان خواججه جهان ترک بود
و او از گلبر که در بیجا پور را بخورد و در کل به گشتگان خویش حواله نمود و گلبر که در ساغر و سولا پور به ستور بدینا خواججه سرامی صفت
و او از بلینک تا ده و بندرسی و گلگنده و بنظام الملک بجزی و در کل به اعظم خان سپرد و دیگر آنکه بیشتر قلاع و تصرفات سرشکران
بود خواججه جهان امر کرد که خریک قطعه پیشان نه گذارند و حکام دیگر قلاع از درگاه روند نظام الملک بجزی چون عیاشم خان
بیدر و پلک سزنگ آمده بود که عدوت خواججه جهان بر میان بست و بمقتل جمعی و ظرفیت الملک با و بارشند و باغلام
صفت که هر دو از خواججه بود در سافند و در محاسب سرباب اورا بفرقیقتند با هر خواججه بر کاغذ سفید نهاد و ظرفیت الملک در صلی صفت
آنرا از نظام الملک بجزی بردند نظام الملک از زمان خواججه جهان بران کاغذ نامه بر اجده اوشیه نوشت که روی بران مندوست
از که بنویسند و سلطان را به قتل رسانم و ملک میان خود قسمت کنم پس در وقتیکه سلطان دست بود ظرفیت الملک و مفتاح
صفت آن نامه با و دادند نظام الملک بمهرشانه سخنان گفت تا سلطان خواججه جهان را بخواند و فرستاده نزد خواججه آمد و حال باگشت
و وستان خواججه گفتند که سلطان دست است درین وقت بنا بدرفت خواججه گفت از نیت نمی رسم پس نزد سلطان شد سلطان گفت
نیرا که صدوی نیت کند چه باید که گفت پشاش باید رسانید سلطان نامه با و نمود گفت این امر من است لیکن خط من نیست سلطان
گفت که اکنون انکار سود ندارد پس بجزی رفت و جوهر صفت را به قتل او شاره کرد و جیشیان او را با اسد خان گیلان که از
خویشان بود بگشتند سلطان روز دیگر نظام الدین حسن گیلانی را که نازن و محرم اسرار خواججه جهان بود بخواند و حال او خواست
نظام الدین حسن گفت خداوند عواد و خزانه است یکی خزانه سلطان گفتند و دیگرے را خزانة درویشان تا نندی خرج سپاه و نیکل و
اسب و مطبخ و مایینا سپه از خزانة سلطان شد می دوران سه هزار لاری و سه هزار من دست و خزانة درویشان خاصه ایشان
بوده دوران سه صد لاری بهر اوست پس ضبط اسواران خواججه جهان گردید غیر آن وجه اسی هزار کتاب و اندکی فراخمانه و
آلات مطبخ و غیره نیافتند نظام الدین آمد بر شید گفت ای سلطان صد چون خواججه جهان کاوان فدای تو باد اکنون چه
حقوق اورا منظورند ای بر حال نوشته اورا که از آن دروای او شیه می برد بخوانی تا گو ایبه و بدو کفران نیت او خلق را
معلوم شود و در نظام نسبت کند سلطان از شترن خواججه پیشان شد و از نجاس بر ذرات و ایل نامه اساعان در خواست و
کردن از آن زمان مکرر بجزی سرامی رفت و روز سوم شاهزاده محمود خان را از بیاریت مرقد خواججه جهان فرستاد و بعد از سلطنت سلطان
در نزد ایل فرستاد و امر آنکه شیدانگشتند و در بیطر با بیرون آرد و قرار بگیرند سلطان بعد از سه ماه از غایت غم مرغی گشت
و در روز شنبه شنبه آنکه خواججه جهان نجم الدین محمود کاوان گیلانی صفاش از قریه کاوان گیلان است از آنش خواججه کاوان
گفتند سه صد لاری از خزانة سلطان با او و سیصد از ایشان ولایت مرست و نیت او در نزد سلطان معلوم شد و بدینست تبارت

دکن آمد و جای بماند و در عهد جمالیون شاه امارت ملیک و خطاب ملک انجاری یافت و در عهد محمد شاه لشکری بخواجه جهان مخاطب گشت و با آن فرموده حکم محمد شاه لشکری به قتل رسید چنانچه گشت **مسعود** بیگانه محمود گاو ان شده شهید و این عمره تارخ قتل اوست با کجکده بعد از محمد شاه لشکری پیش محمود شاه بمینت باوشه و با وجود نزلای بی بیفیت سال سلطنت که در سپه و در شیت صد و نود و پنج هجرت بو سعت عادل خان رفیع الله عماد الملک و ملک احمد بن نظام الملک سجری با اتفاق یکدیگر نام سلطان و خطبه بیگانه در در مالک خوشی بر سنابز خوشی - عادل شاه و عماد الملک و نظام شاه خواندند و در نصد و پنجاه هجرت قطب الملک و الی الملک نام سلطان از خطبه بیگانه و خود از قطب شاه خواند و ملک قاسم یزید بر سلطنت محمود شاه همین منعت شد و سلطان محمود شاه شراب خوروی و در سلطنت باقی خوشنود بودی و در نصد و سبت و چهار هجرتی در گذشت ملک قاسم یزید بعد فوت او بر اسم ملوک با طراف تمام سلطنت بر خود تو شست نهاد سلطان احمد شاه بن محمود شاه همین را بر تخت نشاند و در قصر سلطنت موقوف داشت و اسباب عیش و زنده کرد و جمع را بر بلوب گذشت مامورم از رفتن آنجا مانع آیند و بعد از او بر سوار یزید سلطان علاء الدین بمینت و بعد از او سلطان شمس الله بن احمد شاه همین نام سلطنت نهاد و پس از ان سلطان کلیم الله را از سلطنت برداشت او بنان و بامه قناعت کرد و در نصد و سی و دو هجرتی که با پدر باوشه بر بند و ستان استیلا یافت اسمعیل عادل شاه و بر زبان نظام شاه و سلطان قطب شاه به با بر باد شاه نوشتند سلطان کلیم الله نیز نامه نوشت ملک قاسم بر یزید آگاه شد و بر بنید کلیم الله بر سید و در نصد و سی و چهار هجرتی پیچا پور پیش عادل شاه او بود وقت عادل شاه قصد گرفت که در کلیم الله بگردد تخت و نزد بر بان شاه رفت و عنقریب با محمد نگر در گذشت و بعد از کسی از بنید سلطنت یافت و در دکن پنج کس بر وری رسیدند عادل شاه و پیچا پور و نظام شاه و در دولت آباد و قطب شاه و در ملک و عماد شاه در نهر و وزیر پد شاه در پیدار و شرح احوال هر یک بیاید

ذکر ملوک عادل شاه همی که در پیچا پور سلطنت کردند اول ایشان چون عادل شاه و در نظام سلطان محمد شاه لشکره بمینت بوده بمون غنایت خواجه گاو ان بمرتب دولت رسید و عادل خان خطاب یافت و بعد از قتل خواجه گاو ان کجکده سبت بیجا پور رسید و در شیت صد و نود و پنج هجرت قطبه و که بنام خود کرد و خوشی تن را عادل شاه سوای خواند و سوای بمندی ربع را گویند که بر عدوی نیز آیند چون ملک او از ملک نظام شاه و عماد شاه آن قدر زباده بود بان شهوشه او و پیچا پور و گلبر که در مرغ و کلیمان و گلبر که در دیگر بحال در نعت داشت و او در زوی چینه نصد و شست هجرت در مملکت خوشی قطبه بنام الله انا عشره خواند و در نصد و پانزده هجرت بر بندر کوه فرنگیان استیلا یافتند عادل شاه متوجه ایشان شد و بسیار بر کشت پیچا پور باز گشت و بعد از او پیش اسمعیل بن عادل شاه در عمر دوازده سالگی در نصد و شانزده هجرتی باوشه شد و کلیمان مدار الملکش با فرنگیان که در صلح کرد و در نصد و سبت و پنج هجرت شاه اسمعیل صفوی بن علی شمشیر مرصع و فرمان بزاز فرستاد اسمعیل عادل شاه بنام بر سنابز بر نام شاه اسمعیل صفوی خطبه خواندند و این حکم تا عهد علی عادل شاه روان بود و او باوشه ای کلیم و کلیم بود و در شش صد و چهل و یک هجرت بعد از او پیش ملوک عادل شاه باوشه شد و شرب مدام پر داشت و کار است نظای پیش گرفت

کلیان

برادرش ابراهیم عادل شاه اور انگریز و میل کشید ابراهیم عادل شاه بن اسماعیل عادل شاه با برادرش شاه شاد اول کسی است از آن
دودمان که قوانین پر روضه عدول نمود و نام الله اثنا عشر از خطبه بیگانه و مذہب امام ابوحنیفہ را رواج داد و قریب ہاے فارسی سبقت
و بر بہمان را ترتیب کرد و امر فرمود تا پرستور محمد سلطین بہتہ دفتر ہندی ترتیب دہندہ و شجاعت خان و میرا صد
تن و دیگر نگاہ ہشت و ہمہ مغلان را اخرج نمود و چو شیمان و کومینان را بنوخت رام بن صاحب بجا انگر مغلان را بخواند و مصطفی
نزدیک خود بر کت نہاد و گفت چون سلمان ہند شایستہ است پیرشیں من فرود آید بہت پیش فرودان نہادیم کہ ادب
در برابر ان بجا آید مغلان شاہ شد مذہب با و پیوستند ابراهیم عادل شاه از ایمان متوجہ شدہ با یک صد و دو کس از مسلمانان
و بر بہمان منبر گشت دیگران تو ہم شدہ فرود آستند کہ برادرش عبد اللہ را اسطنت بر گزیدند ابراهیم عادل شاه آگاہ شد و
سیاری کشت عبد اللہ کبکہ گریخت و فرنگیان پناہ برد ابراهیم عادل شاه از سد خان متوجہ گشت و اور از ملکو ان بخونہ
منور بہ خان بیجا پوز رسیدہ بود کہ عبد اللہ از نظام شاہ و قطب شاہ و دولت آباد و پلٹاک استمداد نمودن ان
از دو جانب روی بیجا پوز نہادند و فرنگیان پیر رسیدہ عبد اللہ بر آفرشتہ و دولت آمدند و نظام شاہ کمان ہست کہ سد خان
با و خواہد پیوست از ان نا امید گشت و مرصبت نمود و قطب شاہ و فرنگیان نیز باز گشتند و در ہند و پنجاہ و شش ہجری سلطان
در گشت امیرے کاروان و ضابطہ و پلٹہ بہت بود اول کسی است کہ ازین بر پشت نیل نہاد و بی منت حکم تجرک گشت پا
اور اسطیع ساخت را یان بجا نگر و سلطین و کمن با و ملائمت کردند ہر روز صد من برنج و پنجاہ گوسفند و پانصد مرغ در
سطح او مرصبت شدی و حادثات زمان او غیر از محاربات میان او و نظام شاہ و قطب شاہ و دیگران نیست و در ہمہ ہر سبت
اور ابو و دیگر دن رزم کہ بر بان نظام شاہ تجرک زدم سرج فرم تخیر گلبرگہ کہ کرد ابراهیم عادل شاه با و مصاف داد و ظفر یافت و
عبدا زو پیشش علی عادل شاہ بن ابراهیم عادل شاہ و در ہند و شصت پنج ہجری با و شاہ شد از مذہب پیر بہتر انمود و دین
حد گزید و مذہب پیش سلیح ساخت و خطبہ بنام اشع عشر خواند و امر فرمود کہ در بازار ما قلع کنند و در اندک زمان خزانہ پیر را
بہر دم شہید علما و فضلا و سادہ را و اطفال مقرر نمود و رنج و مدکل و کلیان و شولا پور کہ از تصرف پیرش بران فتہ بود
از والی بجا نگر و دیگران بہت آورد و دیگر از ملک بجا نگر بجا پور و اولسے و چند کونے و در د از شہر ساخت و نظام شاہ
و قطب شاہ مقرر نمود کہ با اتفاق یک دیگر بدفع رام سرج پرد از ند پس حسین بطنام شاہ و دفتر خود چاندی بہتہ را علی عالم شاہ
دو دو خواہر علی عادل شاہ از بہر پیر خود مقرر نمود و در ہند و ہنداد و دوجہری علی عادل شاہ توسین نظام شاہ و ابراهیم
قطب شاہ و پیر شاہ والی بندر و درجوابی بجا پور جمع آمدند و روی بیجا نگر نہادند رام سرج والی بجا نگر ایشان را با ہفتاد
ہزار سوار و دو ہک پیادہ استقبال کرد نظام شاہ در قلب بجای گرفت و علی عادل شاہ را ہمینہ فرستاد
و قطب شاہ و برید شاہ کبیرہ فرستاد رام سرج بر سنگما سن توجہ میدا شد اور گفتند روز جنگ بر سب با پیشست از
غایت غرور شیند بہ تمامہ عظیم اتفاق افتاد ہمنہ و میرہ سپاہ اسلام نہ بہت رفتند نظام شاہ چیمان و قلب بہتادہ بود
تا تو پہ ملک میدان برابر پہ سیاہ بنیے فلو سماس و ریز پای آہن پر کردہ سرداوند نزلت علیہم و سپاہ ان سلطان اتاد گونہ
رام سرج در ان سحر کہ از سنگما سن فرود آمد و بر کتہ مرصبت شد سیاہ نخل زندوزی کہ اطراف ان گورما سے زمین خنجر گزید

آنحضرت صیحه و سید الکبری و سید الدین جو ای بیست و پنجید بجهت برین آنگاه ملک نشو و نصیرت حیدر علی المشهور بجهت زبایک در آمد و ابتدا سے
 احوال حیدر زبایک نوشت که پدرش فتح نایک سرتنگی کم ایامه از دما قیمن بیجا پور بود و زبایک در اصطلاح آن دیار قومیت از اول ترمیز
 مسلمانان ایجا بل باشند و بزرگترین آنجا در در کجا پیدا گی اعتبار دارند با کله سله فتح نایک مدتی ملازم سعادت اشرفان نامظم
 ارکات بود بعد نقصای دوش در کوه بوضن گزیده تلباش روزگار با و سپه خود سناهار و تیر علی بر زنده در سروران
 ملازم راجه مند راج زمیندار میوشد و بعد چند می جمع اسی صد پیا و گشت و پس از چند سال در گذشت سپه کلانش شهنشاه سبک
 پیشست حیدر زبایک مسدوده از براد بعد شده ملازم مرشد خان جاگه و از کور شد چون اشرفان نایک در گذشت حیدر
 نایک با طبع ریاست موروثی لشکرک پلن آمد بر اجه آنجا بر حقوق پدر و برادرش کرده از محمدان خویش گردانید هنگامی که در سر
 هزار و یک صد و شصت و شش دیوان کلا جورین بنیاست راجه سیور در جیشا ملی نگو نیک محمد علی خان ابن نور الدین علی خان
 کوپا سوی آمده بود حیدر زبایک همراه دیوان بود چون دیوان موسوف از جیشا ملی مرعیت شریک پین نمود مردم سپاه بنا بر تخواه
 شورش کردند حیدر زبایک که آنوقت سردار هزار پیاده بود تفسیه سپاه را بر نصفه تخواه انفصال دادان روز اعتبارش افزون
 گشت حیدر زبایک مردم سپاه را با خود منفق ساخته وقت فرست دیوان کلا جورین را گرفت و حبس کرد راجه راجه بر نطق بند
 برسد ریاست گذشت و در اندک فرست بر نمای دفائن و خزائن راجه تصرف شد و بتالیف قلوب سپاه و رعایا پرداخت و در
 اندک ایام و شصت و جو انفرقی تهره افانی گشت را صفا نشا کسانیکه جمله بودند می شود

حیدر زبایک مرویت امی پشد و سینه خوشه و جو ان بطنایر سلمان و بیاطن شیطان میل نماز و روزه ندارد
 جنوبی شریک پلن ملکیت وسیع بنیایت آبادانی انجانی است لقب بلکتی رانی دوران ملک تخانه است کلان و افضلتر بزر
 نذر آن بت نبی مرویت که بد استجانیاز کنند چنانچه ملاوان از طرف رانی هنوز بلکار اند تا از و ر و صادر و باشند انجا
 بنه را بقدر زمین بر غا و زب ماحصل کرده و به میل شکار می کنند در عوض آن انعام و افزون می گیرند حیدر زبایک پشته
 آنجا اتحادی بهم رسانید و شاکت و سعادت آورده این شهر طمسوده سبب بسود خود است عالمی را مطلق الالفت
 ساخت چه کفار بر گنا و مینی بریدن فراداده بوقت شکر نیش از تکلیف مالا بطان بننگ آمده رانرا گرفتند و گرفتار
 شده نخبه نشا آمدن مینی با ی ایشان را کس بریدن فرود و سالی مینی بریدگان عللحه قائم نمود و سبب نوشی بنیایت روح
 و در محسن ناز از جمله سته ضروریه آکاشت و رسم نکاح در میان برداشت و از اول را اعظم گرفتند از اول
 بکارت می کرد و بعد ان فرجهش انجا بیکه سین عمرش نفیست در گذشته در قوی فتوری نرفته بود و از جمله اختیار اوست سسترون
 قوی نامی برین چشم و ابر و دره بر روز مقرر داشته و دیگر شتران که در رزم بدست می آمدند مردان جوان شصت باز دیگر ان
 اسطبل و زنان پاکیزه تا از ادبکارت داخل محل و صبیان حواله تابع در زمره چله یا و از جمله عصمتیان رد کرده او کسانی را
 که فرقه سپاه بزرگتر میند و قیمت ایشان چیزی مقرر و تخواه نکست وضع می کرد و آنچه از نسیران کسی نمی گرفت معرفت و لالان
 فروخته از داخل نرانه می نمود و انکار راجه الالکبر با چله نامی هم حسن قطع نظر از کفو و نسب دست خرد نبفت می کرده و مکان
 کلب مخلوق اند برای مصاحبت و خبری فران آن قدر که تا ب دیوان گفته از اسطبل و غیره را نخبه و بد زین و پالان بکار

سے برویا بہت کاغذ بانے فروخت و ملازمان خود انھیں نئی دا دو اور انھیں رکنا رہی تھا وہی گفت کہ اہل خسانہ
 پہلیند وہیں جا کتہ بخونہ و غنہ مستادان با فطان و فرخ این ہمہ مقصود بودہ ازین قبیل بسیارست اما رجو انہوی و عیبت
 و لشکر کشی و قوا عد زرم جوئی و ملک داری و عیبت پروری و عدالت سر آمد و زنگار بودہ بر سپاہ و در سایہ ملک نافذ می داشت
 با بکار چون از نظم و نسق نشور و غیرہ مطمئن شد بجاک بد نور کہ ملکیت ہ سبب و زرقینہ نامتق مد و وسیور کہ رہاست آنجا بزنی
 مشترک مسلم بود حیدر نایک الملک را بہ تبریر صاحب از و انشراح نمود و از غنائم آنجا مرز و مغز گشت در فلال ابن احوال
 محمد محفوظ خان برادر گلخان محمد علی خان گویا سوی خفیہ با حیدر نایک دوستی ہم برساند و بکلمہ غریت طراوت بیست اللہ
 محمد علی خان نصرت گرفتہ بر اہنشی روانہ گردید و بنواح ہر سہ پہن رسید حیدر نایک بہ استقبال شتافت و بیباقت نمود و
 رواج و رنگیان انگریز کہ از کرناٹک با محمد علی خان متفق بودند مشورت خواست محمد محفوظ خان کا اول نظام الدولہ بن نظام الملک
 را ہمہ کرناٹک تخریم دادہ با اتفاق یکدیگر لشکر کشی نمودہ آید حیدر نایک محمد محفوظ خان را با جاگیت لک ریوت داد و از طرف
 خود با جمع و ہدایا پیش نظام الدولہ فرستاد محمد محفوظ خان و حیدر را با پیش نظام الدولہ رسیدہ در خلوت عسر حل نمود
 چہ انگیزان کرد ملک کرناٹک محمد علی خان را باغ سیر نمود و کشی سے نایہ صلاح دولت آہست کہ با اتفاق دولت خدان منسل
 حیدر نایک و مرہ ملک کرناٹک را تصرف باید بود نظام الدولہ نے انھو زخمیہ سیرون کرد و مرہ رطب نمود محمد محفوظ خان را
 موصلت مای و مرہب و خطاب فتح جنگ بر امی حیدر نایک نصرت آن طرفت وارد و در سن یک ہزار و یک صد و ہشتاد و ہشت
 نظام الدولہ با اتفاق مرہبہ حیدر نایک متوجہ ارکاٹہ گردید محمد علی خان با اتفاق انگریزان رسید ان بر نامل زمی صاحب نمود
 نظام الدولہ مشات و رزید حیدر نایک سپاہ رشک تہ دید نظام الدولہ را از رزم گاہ بر آورد و خود بہ حفاظت
 نہایتان بروخت محمد علی خان مغرباقت نظام الدولہ بحیدر آباد رسید بعد چندی محمد علی خان و انگریزان بر شربک بہن غریت
 کردند و اکثر قلعہا شکل کشن گدہ و بریل وغیرہ متبرفت و را آوردند بعد برین اثنا محمد علی خان بیمار شد و سجانہ مرحتبت نمود حیدر نایک
 سے پنج لک روپیہ نذرانہ قبول نمود با انگریزان صلح کرد و انگریزان قلعہ اورا با و دادند و داخل سیلا پور شد حیدر نایک بہ قلعہ
 انگریزان ہار کا عہد شتافت و در راہ بازیند اران و قلعہ چچکس شعر ضن شدہ راہ آہستہ جمیل رسید ان فرنگی گدہ در خود
 بنا بر ہیبت دست بغارت اطراف و را زد کرد و بکاک خویش مرحتبت نمود و محمد علی خان بفرغ خاطر و سیلا پور گذر آید و نام فون
 خود را بر طرفت نمود این ہمہ پیشین یہر نایک رفتند و نوکر شدند و در فلال الدین احوال در سال دوم از صلح نامہ در صد و شربک بہر
 مرہبہ تاخت آورد و حیدر نایک بر طبق صلح نامہ استہد عا ملک از انگریزان نمود ایشان انتظار کوسل نمودند حیدر نایک ناچار با مرہبہ
 صلح ستہ کرد و در سنہ یک ہزار و یک صد و نو و یک سو چہ فراسیماں از دست انگریزان و محمد علی خان پناہ بہ پہلوے بندہ
 کہ قلعہ استوار دارد و ہر دو از رزم ما فراسیماں با مان برآمدند و قلعہ و شہر را انگریزان خراب کردند بعد خرابی پہلوے موسی لاسے
 فراسیس رفاقت مصلابت جنگ بن نظام الملک تہمت جاہ افتتا کرد و بعد چندی بحیدر نایک پیوست حیدر نایک ابواب
 رسل و رسائل با بادشاہ فراسیس معرفت او مفتوح ساخت و فوجی از بادشاہ فراسیس با مدد حیدر نایک تمین شد حیدر نایک
 با انگریز مسترد اس کہ گورنر خطاب داشت پیغام جنگ فرستاد گورنر وکیل خود را مع نقل صلح نامہ شربک بہن فرستاد حیدر نایک

حکم نمود که دکیل با جماعه خویش بر روی شهر خمیز زند و مردم این جانب با بختیج از آفتابت رسانید و باشند در ملاقات و کبیل نزد کتب
گورز و حیدر نایک رسانید شعله آنگاه از یک سبقت جنگ و شکست جهان دست از چاره است حیدر نایک در جواب گفت که شتر گمان
من آن بود که راستی و قای عمد بر آنگزینان شتم است اکنون بر خلاف آن مشاهده یافت چه در جنگ مرتبه که اغلب کاک نمود بلیت
گذرا رسیدند تا آنکه ناچار شده از مرتبه صلح کردم و مارا از مصاحبه شما و حاصل چرا که کار هر گاه کاک خواهم بنیر از فتوی و حکم کوسل
قدری پیش نهند و بر تقدیر حکم کوسل بقضایه خیر از محمد علی خان می شنوند و تحصیل پر در خسته آخر بعد بنزاولی بسیار جناس و جوهر خود را
بجسارت تمام فروخته بشما در بد آن زمان تباری اسباب روز نامت نمودند خیمه بیرون زنند و آهسته آهسته یک کوچ و دو مقام
تا حد و در این جانب رسید این دار و گیر را مدتی بویلی می باید و ما که فوج سواره داریم که تا در فوسنگ تا مقن و باز آمدن میعاد
وارند و خزانه و سامان بسیار داریم که بهما تا سالها کفایت کند پس موافقت نمایین نمی توان شد این کیفیت و جواب مکتوب
نیوشت و و کبیل را نصبت نمود و در سینه هزار و یک صد و نود و چهار جرمی حیدر نایک باست هزار سوار و چهل هزار پیاده متوجه
کرنا ناک شد و هم جیب سینه که ربالای کماست عبور کرده اکثر قلاع و توابع ارکات را تصرف شد و نفسیالده و له برادر محمد علی خان
متحصن قلعه چتور بود با عیال و اطفال گرفتار آمد و بنیوس گشت گورز مدراس این نیز شنیده کلنل سیلی را روانه آن سمت نمود کلنل
بیلی را روانه آن سمت نمود کلنل در میدان بلول خیمه زد و حیدر نایک با تمام سپاه خویش و فراسین با او زمره معصب کرد تا گاه
از بان حیدر نایک افسر بر باره و خانه آنگزینان و شمشیر از جمعیت ایشان از هم سخت سواران حیدر نایک از اطراف و جنوب
حمله آوردند و بسیاری از سپاه آنگزینان سینه کلنل بیلی اسپه گشت حیدر نایک طرف یافت و روز سوم متوجه ارکات شد و دهم
پناه ارکات را محاصره کرد و راجه سیر بر یا محمد علی خان در ارکات متحصن شد و کاک از محمد علی خان رسیده راجه دستور بعد دو ماه
با حیدر نایک صلح کرد حیدر نایک بقلعه درآمد و هر چه یافت ضبط کرد و ناموس سکه جنهار تلفت نمود و لایه صلح را مریب داده
هزار سوار بقاقت اطراف فرستاد و در این دیار دیار زنگذاشت و عمارت را بخت قول حیدر نایک رشت گشت که سبقت
من قهر فرایم که بتزیب مردم کرنا ناک نازل شده ام بعد ازین قضا یا محمد علی خان حمال و افعال و متعلقان خویش بعد از سر
آمده اقامت گذرید و چون طریق آمد و شد در خشکی از تاخت فوج سواره حیدر نایک منقطع شد و در تری از شرافت هو اک
آن وقت بهمان موافق نبود و منوع گشت روسای کوسل هیوب غله را از فروختن فرقی وضع نمود و بنیوسلان کپینی از ذخیره
سکار بر پنج رتب فقه تقریب آثار مجرای و فی رویه دوازده آثار مستقر نمودند در آن قحط عالمی هلاک شد بعد چند ماه
غلبه بیار بر جوارت شرقی از جنگاله متواتر رسید و در آخر شوال سده یک هزار و یک صد و نود و چهار جرمی جنرال برادر کورت
که پیش ازین در کرنا ناک کارهای بانام کرده بود بیکم سپین گورز صاحب کلان کلکته برآه در یابده آنجا رسید و قریب چهار هزار
نسله سیفاقت شهر پناه مدراس گذاشته با دوازده هزار تنگ و چهار هزار ترک سوار در آخر محرم سده هزار و یک صد و نود و پنج
برجری که از فرنگی گده کوچ نموده متوجه سپاه چندر نایک که قلع و دیواری را محاصره داشت بجنگ بر فاسته رفت جنرال کورت
با انتظار فوج جنگاله و جهازات و لایه در جنگ متوقف بود و باستحکام فلاح دنیا در مقبوله خویش می گذرانید روزی
از محمود بندر کوچ نموده منوچسلیم گورز حیدر نایک با تمام فوج خویش متجیل مقابل جنرال شد و با شش کوله و بان چون

انگورگ نموده سپاه جنرال مردانه نکوشیدند قتالی فاضل و نود حیدر نایک منہزم باشکر خود آہ جنرل کوٹ ظفر یافت و داخل سلم
 شد و در آخر سال کور تیر بخشش بر آریادہ سپہ گردگی کامل تاس دین برس از جنگا براہ خشکی روانہ شد و در باد چلکا
 عبور کرده و مردم تہا سجات مثل گنجا ہم پچلی بندر و غیرہ براہ گرفتہ باز دہم شعبان سنہ مذکور با جنرل کوٹ ملاقات کرد و بعد از
 یک دیگر در عرصہ فرنگی کوٹ شکر گاہ ساخت آن وقت نہشت ہنر از تنگ گاہ ہراہ جنرل کوٹ کامل تاس بود جنرل متوجہ قلعہ ہراہ
 شد و از آن قلعہ آگہ بشود و سبت دوم شعبان سنہ مذکور سپاہ کو پت بیشتر نو تہیو سلطان خلعت حیدر نایک بانہار
 سوار بطریق فراوانی بمقام ایستہ کرد و پیش فرج حیدر نایک نے رفت تا انگوریز میدان کول کہ پیش ازین جنگ آنجا شدہ بود
 رسید حیدر نایک آنرا مبارک دانستہ صفت قتال بیارست انگوریزان زسے منصب کردند موسی لانی فرانسس ہنر میت
 رفت و حیدر نایک عقب و بگرفت انگوریزان ہنر نہتند و دیگر روز رسید حیدر اس رسانیدند و ہنرین در
 اوایل شوال سنہ مذکور سپاہ حیدر نایک ہنر میت دادہ سردار اور قلعہ دیور رسانیدند حیدر اس با آن آمدند و ہنرین دو ہزار
 ہصول دار از ولایت انگوریز بندر پیشے کر سنہ با سرداران خبر پورہ حیدر نایک کہ از مدت قلعہ یلوی را کہ از مدت صد و شتر یک ہنر
 بود محاصرہ داشت رزم کر ہقتل رسانیدند سپاہش منہزم رفت و قریب ہزار سپہ بہت تنگہ یاسے انگوریز افتاد۔

فکر پریشا ہمیشہ کہ بہ پدر حکومت کردند اول ایشان قاسم بزید است و او غلامان سلطان ہمینہ است و در عمد ہر شاہ
 شکر می بہ آنجا نب کشید و بر کفار مرہ ظفر یافت و در عمد سلطان محمود ہمینہ براہ اور سلطنت ستوے گشت و غیر نامے بر محمود
 نگذاستہ بالاخر در قلعہ اوٹیر و قند مار بہ تجویز عادل شاہ و نظام شاہ بنام خود خطبہ خواند و بعد از وہ پیشرس امیر بر بدین مگذ قاسم
 جانشین شد گویند کہ او شبے در زستان شراب مے خورد و او از شنائی شنید گفت کہ شبہا چر اشنا لان فریاد مے آمد گفتند از
 سردار سلطان ظلم مے نمایند امیر بزید حکم کرد تاس ہنر غلاف پر از پنبہ در صحرا با و با غنما بزنگند تا شنالان زیر آن روند
 و از سر ما این ہنرین و بعد ازین دیگر او از شنید گفت کہ حال چرا او از مے کنند گفتند کہ شکر نعمت می کنند امیر ہنرین ہر بعد از وہ پیشرس
 ظاہر ہر شاہ بجاکومت نشست اول کسی است کہ خود را بر ہر شاہ خواند نظام شاہ در عمد او قلعہ کلیان و اوٹیر و قند مار را از و
 بگرفت و ہنریند رو نواسے آن کہ حاصلش زیادہ از چار لک ہون نبود با و گدہ شست ہر ہر شاہ را خوشوقتے مانند و در سن
 ہزار ہجری در گذشت آخرین آن ملائذ امیر ہر ہر شاہ در ہزار و ہنزدہ ہجری و الی شد و ہنہا نگذشت کہ ہنر نصیرت
 عادل شاہ میان در آمد ۔

احمد نگر از اہلیہ احمد نظام شاہ ہجرت کہ در عمد و در باغ نظام شہرے بنا نهاد و تہت آن شہر عمارت آب دہوا
 و کوہ و صحرا و بی شہار از جمع شہر ماسے و کن نیستی است و در با شہر صدقات حار بہ پیوستہ حرمان دارد و از باغات آنجا
 یکے باغ دلکش فرخ بخش است و در وسط باغ حوضے ساخته اند در کمان و سمت در درون آن ترکہ عمارتے رفیع بنا نهادہ اند
 و بر یک موضع شہر قلعہ در عمارت حصانت است و بروہت مولف صبح صادق ملوک نظام شاہید در احمد مگر و مرہٹ دولت آباد
 حکومت کردہ اند و اول آن کردہ نظام الملک حسن ہجرت بہر یونام دہشت چرا از عیان بجانگر بود چون احمد شاہ ہمینی لشکر
 بیجا پور کشید اور اسیر سافت و حسن نام نهاد او کسب شہر نوشہرت یافت بحرے بہر فرہست کہ تخریف یافتہ و گویند کہ

بجانب

که محمد شاه کرمی بمنجه بخری خاص خود با او سپرده بود از آن اورا بخری گفتندی و محمد شاه بسیاری در عهد خویش اورا اشرف الملک
 همانون نظام الملک چهره لقب نهاد و بایالت بلنگ فرستاد نظام الملک بود از قتل خوابه کاوان اعتباری عظیم یافته ملک
 نائب محاسب گشت و شبت صد و نود و یک بجزی در عهد سلطان محمود بمنجه بر دست بسند نمان به تحمل سپید و بعد از او پسرش ملک
 احمد نظام شاه خود نظام الملک خواند و دعوی استقلال کرد و چتر برگرفت و نام سلطان بمنجه از خطبه بیگانه و نام خود خواند و خواجه
 قومان دکنه و دیگر امران پسند نظام الملک نام خود را از خطبه بیگانه و بدستو چتر برگرفت و گفت این بعد است سلطنت است
 فلک بر وفق حرارت آفتاب است امر گفتندی که اگر چند بیت هر که خواهد چتر برگرد نظام الملک بان رضاداد پس هر که خواست
 بهر خویش بجزی بخواست و در تمام دکن آن شایع شد در ششم حروف گوید اکنون روسای دکنی که محمد اسی و بنجاه کهن مستند
 از طرف خندانان خوشه هر انداختند و آن مشهوره آفتابی است بان خردستصوب خطبه بنام خود خواند و خود را نظام شاه
 بجز لقب نهاد و دفتر خود بملک و عید دانی قلعه دولت آباد داد و او را سپری آمد ملک اشرف برادر رومی از راه آند
 زن را با پسرش و برادر خود گشت و بر دولت آباد و سوره استیلا یافت و طاعت محمود بنکره گزائی نمود نظام شاه و شبت صد و
 نود و یک چهره دولت آباد را محاصره کرد چون فتح نمود زوید باز گشت و در صد و بیاض نظام شهره بنا نهاد تا آنجا سکونت کند
 و پیوسته بر دولت آباد تا تحت بر دس آن شهر را احمد نکر نام نهاد و از مرزها استقلال یافت ملک اشرف سلطان محمود بنکره
 گزائی را به تنبیر دکن سر رسید نمود و الی بکرات قصد دیار نظام شاه کرد با اتفاق عماد الملک عماد شاه عادل شاه خاندیسی غم
 رزم و کرد و اما ایمان بکرات را با حال بفریقت ناشی قیل را که نزدیک سرا پرده شایسته بود را که در دندوشوشی عظیم در لشکر
 بکرات افتاد و گمان بردند که نظام شاه شجون آورده سلطان محمود بگزائی از اردو بیرون رفت چون شکر متفرق شده بود با
 مخالفان مسلح نمود و بکرات باز گشت و بیست و نیکه شبت که ملک اشرف در گذشت نظام شاه بر دولت آباد و سوره استیلا یافت و
 در قصد و چهارده در گذشت او بصفا جمیده موصوف بوده هر گاه که سوار شدی سر نیز بر انداخته رفتی دکنی ملوک چون سوره
 شوند عوم اندر پیش غیبت کنند رسم که اگر نظر بر همین ویا بر نامحرمی افتد و این نکوهیده بود و با وجود این معقات سینه
 و درست از چرون در تشبیر باری مابود خلق را با نکاز غیب سے نمود تا آنکه بسبب آن میان جوان نزاع پدید آمد و ایشان
 هر گاه بیک دیگر برتری ببندندی نزد او نرفته می نامی آن نشان حکم کند او در حضور خویش هر دور او به تشبیر باری فرمودندی و هیچ
 زلف نبودمی که در بارگاهش چندس به قتل رسیدی و از قبایل پنج کس باز خواست نکردی و رفت زفته آنکار جهان شایع
 گشت که در کوچه و بازار نیز که خواستی بان استیصال نمودی هیچ کس مانع نیامدی و اکنون گویند که آن عمل نزدیک دکنیان
 بعضی جاشایع است و آنرا یک رنگ گویند و بعد از او پسرش بریان نظام شاه در هفت سالگی جانشین گشت فیض جاوید
 تاریخ جلوس اوست و ریود و لوتش کمل خان بر امور ملک و مال ستولی گشت و در قصد و چهار بجزی برهان نظام شاه
 بر بانوسه امیه عاشق شد کمل خان هر و کالت پیش باوشاه نهاد و گفت تا خداوند خور سال بود و پسر و ختم اکنون بجهان
 شد بکار ملک تواند بر دخت بریان نظام شاه بهر خیزه گفت قبول تا که شیخ جعفر دکنی بکالت سپید و در قصد و هفت بجزی
 شاه طاهر با محمد نکر آمد و اعزاز یافت چون بریان نظام شاه از سلطان بهادر بگزائی منزه گشت در قصد و سی و شش خطبه

بنام سلطان بهادر گجراتی خواند تا او بگجرات بازگشت دیگر سال برهان نظام شاه ظاهر را با تخت و هدا یا بگجرات فرستاد سلطان
بهادر از نصیحتش آگاه شد و بر جمع امرا و اولیاء تقدیم داد و ساه ظاهر را با سکه گجرات سنا فرزه کرد و غالب آمد و نصیحت آن طرف
یافت و چون در بنصدهوسی و بهشت که سلطان بهادر بر مالوه استیلا یافت برهان نظام شاه دیگر بار شاه ظاهر را بر سالت
فرستاد و بواسطت او محمد شاه خانندیسی بران مقرر گشت و برهان نظام شاه به برهان پور آمد و سلطان بهادر در الامت کرد
پس برهان نظام شاه به برهان پور شد محمد شاه به استقبال او شتافت برهان نظام شاه شاه ظاهر را گفت چون نسبت
سلطان بهادر رسم ناچار پدای باید استیلا و فیلا و آن تعظیم من نگند چه چاره باید کرد شاه ظاهر گفت حیلته اندیشیده ام که چون
ترا بنید ناچار تخت بر خیزد و فرود آید پس مصحف که بتیظ علی علیه السلام بود بر سر نهاد و به بارگاه سلطان بهادر آمد
سلطان از نند او ند خان بگجراته پرسید که این چیست که شاه ظاهر بر سر گرفته گشت مصحف بخط علی عم سلطان از تخت فرود
آمد و استقبال کرد و مصحف بوسید و بر سر نهاد و برهان نظام شاه خسران دیده سلطان بجا آورد سلطان بر تخت نشست و نسبت
برهان نظام شاه و محمد شاه و شاه ظاهر استاده بودند سلطان شاه ظاهر را امر بیکسو فرمود و او معذرت نمود سلطان
دیگر بار او را بیکسو اشاره کرد و ظاهر گفت سر طه ادب نباشد که خداوند من بر پاست بود و من پیشینم سلطان فرمود
که او نیز نشیند پس برهان نظام شاه و محمد شاه و شاه ظاهر نشینستند سلطان پشاه ظاهر گفت بعد ازین ترا بارهان
نباید آمد تا معینت قوت نشود و آنگاه بشیر مکر خود را بکر برهان نظام شاه نسبت داد و او را که بارهان بنو اندند نظام شاه
خطاب کرد و سرا پرده سخن تفویض فرمود و پیشینده که از سلطان مالوه گرفته بود بفرمود تا بر سرش افروختند و دیگر اسپ
و فیل خلعت خاص داده نصیحت فرمود برهان نظام شاه با محمد نگر رسید و در بنصده و چهل و چهار برهان نظام شاه با محمد نگر
رسید و در بنصده و چهل و چهار برهان نظام شاه بر بنه نون شاه ظاهر نام صحاب کرام از خطبه بیگند و بنام اتنی عشد خطبه خوانند
و ختر خود را که سفید بود سبزه ساخت و امر کرد تا در ساجد رقص کنند و با آت زنده بیا اما می پیش نهاد ساخت سلطان محمود
بگجراته بعد از سلطان بهادر بگجراتی باد شاه شده بود و ابرو هم عادل شاه و الی بجا پور و مبارک شاه خانندیسی و عماد شاه
و الی برار ازین منتهی بفرستید و نخواستند که او را متاصل سازند برهان نظام شاه به تخت و هدا یا محمود و مبارک شاه را راضی
ساخت و شکر بر عادل شاه و الی بجا پور کشید و به صلح بازگشت و بعد از چهل سال شاه ظلمت صغومی از ایران جهت
برهان نظام شاه کشید و جمع و هدا یا فرستاد و از ان مجله غلامی بود شاه قلی نام که در ان دولت صلاحات خان خطاب نیت
و برهان نظام شاه در بنصده و نصیحت و یک در گذشت و بعد از ان سال اسلام شاه و الی دلی و سلطان محمود بگجراته
بر آوردند سلطان بهادر بگجراتی در گذشتند غلام علی پندوشا گوید که در سنه ۸۰۰ خورشیدی از نوال آید یک سال که هند از عدل شان
دارالامان بنویسند که محمود شاه بگجرات که همچون دولت خود نوجوان بود درم اسلام شاه سلطان دلی که در هند و ستان
صاحب فران بود و بهوم آمد نظام الملک بگجراتی که در ملک و کن سلطان نشان بود در سن تاریخ فوت این کاسم خرد و چه پیر
نوال خسران بود و بعد از او پسر بزرگش حسین نظام شاه باد شاه شد و در عهد اوسیت عین الملک بگجراتی که از امر اس
سلطان بهادر بگجراته بود و بعد فوت او بدکن دیده و در خدمت حسن نظام شاه سبره بر دتویم نموده به برار رفت و فوج

افزار با و پوست سبعت المملکت حسین نظام شاه در آمد حسین نظام شاه و قاسم بیگ حکیم را نزد او فرستاد و او را بخواند سیف
عین الملک گفت که لب شرط سجدت آیم اول آنکه حسین نظام شاه مرا استقبال کند و دوم آنکه وقت ملاقات از اسپ فرو و نیام
و سوم آنکه با من بازگرم نو در اردوی من بپوش یا اگر حسین نظام شاه قدر اندر شد یا ران من ترا بلاک کند قاسم بیگ بند برفت
نزد حسین نظام شاه رفت و بلا در خود مالید تا سر و رویش آس کرد و بجا از بیخفت عین الملک او را بخواند تا و او دوسه
خود باز در و پیش نظام شاه برود فرستاد و او را به ان حالت بدید و حال بعین الملک باز گفت عین الملک را اجل فرا
رسیده بود ان شرط بگفته بودی بقیه احمد نگر نما حسین نظام شاه با استقبال شتافت عین الملک دستگیر شد و با
نوازه و سپس صلاحیت خان قنبل رسید حسین نظام شاه در قصد و هفتاد و دو چوبی با اتفاق سلاطین و کمن متوجه بیجا نگر
شد و رام راج و اسے بیجا نگر کشت چنانچه در نمن احوال عادلان سپیان گشت و در بیجا نگر نیز با پدر با چله بعد از غنچه
برام راج حسین نظام شاه با احمد نگر رسیده در جهان سال بگذشت آفتاب و کمن بشد تا پنج است و او در پاره پنجم مرخص
و بران بعد از و سپه کوشش مرخص نظام شاه باوشا شد و در عهد و فرنگیان ر بگزیده سلیمان از اندامی رسانیده قصد ایشان
کرد و محاصره نمود و خلاص و فرادخان بگشت از فرنگیان رشوتها گرفتند و آنچه نخواستند لقبند فرستادند ناگاه کشتی مسلمانان برآ
رسید فرنگیان از آن بگریختند و جوان غریب در کشتی بودند ستم خان و پشیر خان نام فرنگیان آثار سباعت در ایشان دیده
قبله بردند و وزم سپاه مرخص نظام شاه امر کردند ایشان در یافتند که حبشیان و سایر امر با فرنگیان متفق اند پس نوشتند
بر سر تیری بستند و مگر مرخص نظام اند نهند و مر قوم نمودند که از سپاه اسلام برگ و ترک بمید تمام چوک سے کند پس بیگام شب
بر ستم خان گریخته نزد مرخص نظام شاه مانند و مرخص نظام شاه و باز و خلاص جان را حبس نمود و برگ و ترک را چنگیز خان
خطاب داد و پیشو ساخت و با احمد نگر باز گشت و در قصد و پشتاد و در مرخص نظام شاه بر مان عماد و عا دشان و اسے
عماد را با پیشش شمشیر الملک کشت و بر سپری صاحب خان نامے عاشق شد و صاحب خان با چنگیز خان عداوت گرفت
و بمرخص نظام شاه گفت که او سه سلطنت است و در ان ایام چنگیز خان بیمار شد مرخص نظام شاه شربت سموم با حکیم محمد
مصرے پیش او فرستاد چنگیز او را بخورد و از حال آگاه شد و در حالت نزاع این عرضید نوشته نظام شاه فرستاد و در گشت
مخلص دولت خواہ سپه گشتی برگ شد که آفتاب و عرش شصت در جہٹے کرده معروضے دار شد بتی که باب حیات شریعت
بود و کشید چشم از شتابہ اعتبار به پوشید چند انگر مرافنا گشت شاه را بقا باد و التماس آنکه مر جبا و میا از و توخوانان
شمرده استخوانان مار ابکر بلاے عملی نفرینند و سید مرخص سبزواری و شاه قلی صلاحیت خان غلام مرسله شاه طها سب
صفوس و مرزایفے نظری و امین الملک نیشاپوری و قاضے بیگ جبرانی را از نوکران کار آمدنی شمرده نبوت خاطر بگوشتند
و آن قدر مثل که در سرکار من اند میان صلاح و از ان جمع نمایند مرخص نظام شاه رقمه بخواند و از کرده پیشمان شد و بر بحسب
خولش نفرین کرد و سید مرخصے را حکومت برداد و حکیم محمد محمد سب را که پیشو ساخته بود عزل کرد و قاضے بیگ را پیشو ا
ساخت و گفت که فرزند رسول فد است و او را وکیل بولش ساختم اگر در قیامت ازین پرسند که چرا در ملک تو کسے بر
کسے ظلم کرد و گویم از قاضے بیگ پرسید پس از ان عزلت گزید و در قلعه احمد نگر منروی گشت و پاسبانی خود شاه قلی صلا تجان

سید و حکم کرد که خبر صاحب خان معشوق کسے پیش اورینا بدوستان نزد سال منروی بمانه خلق اورا دیوانه گفتند
 در این مدت برخاسته دو تن کسے پیش او نشسته بزرگان دولت را چو ای کای بزرگ پیش آمدی عریضه نوشته اند و آنچه
 در برابر نوشتی بدان عمل کردند می محمد اکبر بادشاه از حال او آگاه شد و سجد و مالونه آمد تا شنبه بیک رتو نوشت مرستنه
 نظام شاه و به است پانکی نوشت سوار شد و امر کرد تا اطاعت او را پیشه کند پس روی بنام نایب پنا دو اکبر بادشاه
 یا اکبر بادشاه نوشت بود مرستنه نظام شاه بدولت آبا نوشت و بمانه درویش نه پیشیده لغبده زیارت شده رضویه از غضب برآورد
 بیرون رفت پنا شو صاحب خان نیز اطلاع یافت اعیان دولت آگاه شده نزد کسے پیشه نوشتا فتند او را دست آوردند
 و سبانه تمام بازگردانیدند مرستنه نظام شاه با محمد نگر شد و در بیان نوشت به شدت منروی گشت صاحب خان بیار سے
 از خوشی ان خود را به امارت رسانید و بعد روز با نوبن و با رود سه هزار مرد و مغان نوشین در کوچه و بازار میگشت وزنان و پسران
 مردم را بجز روزی کشند امر از ان حالت بی تنگ آمدند صاحب خان که پیشتر حسین خان بخت لمان برسی که امری برابر بود پیام
 فرستاده که تمام خود را تغییر دهد حسین خان بان رضانه او صاحب خان یا بیار ان خود بخانه او رفت و منعم با گشت نزد مرستنه
 نظام شاه بیرون آمد و گفت فرمان بادشاه است که مغلان را بقتل رسانید که میان خوشی ان نوشتند که بغیر موده عمل نمایند
 امرای معقول جمع شدند و غم زرم کردند صاحب خان مرستنه نظام شاه گفت مغلان سے خوشید که تر بقتل رسانند مرستنه
 نظام شاه پیاده از بازار بیرون آمد و چون مغلان را بیخ وید بر فیل سوار و کمینان و شبیان و قبا بله امر فرمود سید منعی سید بود
 و قاضی بیک طرفی با امرای معقول پیام دادند که یا خداوند خود و بستان توان کرد قضا می خان و بهای عیان او را یک حسین خان
 سخت لمان برسی و شیر اند از زمان از سب فرود آمدند و از دو پیش باوشاه سر فرود و در بند و باشکر یا ن راه ممالک
 عاون شاه و قلع بتا پیش گرفتند صاحب خان یا بیار ان شهر سے رفت و دیگر از مغلان یافت گشت قاضی بیک رتو
 نه باوشاه نوشت و صلابت خان حال عرض شد شبت بادشاه گفت شبر رود صاحب خان را باز گردان صلابت خان
 را بجا کرد تا باز گردند صاحب خان قصد صلابت کرد و صلابت خان بگشت مرستنه نظام شاه غیر یافت و در انجا ماند و در
 شود و در ان پیام قاضی بیک بجنابت منسوب شد ساعیان از بادشاه اجازت نوشتند که زویا از خواست نایب بادشاه
 و جوب گفت و نوشت که هر گاه سید محمد چیر سے از خزانة ماتی کند و موت نباشد از دیار خوشستن و گرفتن او را با عیال و
 اسفان کسے پیش نشاند و بخش بجز سید چنان کردند صاحب خان از مرستنه نظام شاه حبت آنکه صلابت خان اولد ارس
 کرد و خود بخوبید و بیدر شتافت اما لے بند چند ضرب توب را کردند و چندی از بهر سپان او را بکشتند بادشاه در پانکی سوار شد
 از بی صاحب خان روان شمر چون بچو و در اندبار رسید او را پیش خود خواند صاحب خان گفت صلابت خان را از پیش خود بران
 و پدید او بگیرد با قطع سن ده تا نزد تو بکم بادشاه صلابت خان را به بر گه اطلاع او بود فرستاد و بدو را حاضر کرد و در ان اثنا
 شنید که برادرش بر مان که در قلع چیر بود خروج کرده متوجه احمد نگر است بادشاه با محمد نگر شد و صلابت خان را بجا آورد صاحب خان
 دیگر بار بر بنجید و بادشاه توبیجی نکرد و با محمد با شتافت و در بازار بهر کان عطاری سید گفت داروی داری که دیوانه را
 سوودر گفت از ای صلاب موجود است بادشاه گفت ندانم که من دیوانه ام که تا مراد سلطنت می خواهم و با بر اورم

کبیرے موجب شکر کی شدت دعا گرفت او دیوانہ است کہ قدر خون تو بر او رچی دانند باو شاه بخندید او بر بارهون باد بخشید و
 اسد خان ابرنیم بر مان فرستاد بر مان منہم گشت و برسم ماستناقت یکرا اب افتاد و بخندت او کبر باو شاه شتافت
 مرتضی نظام شاہ سید مرتضی والی برادر او فرمود کہ صاحب خان را بدست آرد و بخندت مرتضی و اگر ما از ان ابا ناماید پتماشتر
 رساند سید مرتضی بفرمان او صاحب خان رکبیت و صلابت خان در امور ملک استقلال یافته مملکت را ضبط کرد و اکبر باو شاه
 مشہر و جان را بر سالت نزد مرتضی نظام شاہ فرستاد مرتضی نظام شاہ بار داد و او از نزد خود خواند مشر و جان گفت کہ مرا
 بادشاہ ازان فرستادہ کہ سبب آبرو می شما معلوم کنم مرتضی نظام شاہ گفت سپاہ پر من بسیار جمع شدہ و قبایل و کاتب
 سخنر ایشان و فاکندہ لاجرم انشدم کتیر بیرون سے ایم دو در ہنصد و نود و دو ہجر سے از پیش اکبر باو شاه خان اعظم را با تفرق
 بر مان بر او مرتضی شاہ قصد و کن کرد صلابت خان و میرزا محمد نظر سے قصد او کردند خان اعظم منہم یکرا ات افتاد و میرزا محمد نے
 نظری با محمد نگر شتافت و در ان فتح شاہ لوی کہ بجاس صلابت خان خدمت مرتضی نظام شاہ می کرد مرتضی نظام شاہ شیفتہ
 او بود و میرض رسانید کہ امر از آبروی تو بجان رسیده اند می غوا بند کہ پست حسن را سلطنت برگزیند مرتضی نظام شاہ بر قتل سپہ
 سامعی شدہ و در ان ایام سپاہ عادل شاہ سجد و مملکت او رسید مرتضی نظام شاہ آنرا تحریک صلابت خان دانست پس
 او را بخواند و گفت سے خواہم کہ ترک بس کنم بر انقدر ندانم صلابت خان گفت قلور را تعیین مابا یہ بنود با بخاروم مرتضی نظام
 شاہ گفت قلور و مدرسہ پوری صلابت خان بجانہ رفت در بجز بنا سے خود نہاد بر پانکی شست و راہ قلور نہ کو پیش گرفت
 ہو خوانان ہر چند مانغ آمد نہ بیج و نگر گفت آنچه بکرم بہر خداوند بود اکنون کہ خواہد مرا با فتولی چه کار مرتضی نظام شاہ
 قاسم بیگ را پیشو ساخت و میرزا محمد نے نظری را وزارت داد و عادل شاہ صلح کرد و دیگر بار قصد قتل سپہ نمود و او را
 بخواند و نزد خود در حجرہ جامی داد شبی او را در نہابی چمیدہ در ان زوش ہزادہ حسین بر غاست و بگریخت مرتضی نظام شاہ
 دیگر روز بچوہ رفت و او را یافت فتح شاہ تونی گفت حسین پست گفت بگرد گفت استخوانہای پست گفت خاک رش گفت
 بانگ آتش چکوہ استخوانہای آدی خاک شود فتح شاہ را اتہد یکر و فتح شاہ گفت کہ او بگریخت و اکنون نزد قاسم بیگ پست چکنم
 و میرزا محمد نے نظری است مرتضی نظام شاہ او را از ایشان درخواست ہر دو انکار کردند و مجوس گشتند و امور ملک بر نز اصداقر
 و بنواد الملک تفویض شد ایشان نیز چون در باب قتل شاہ ہزادہ اطاعت نکردند مجوس شدند و بعد از ایشان سلطان حسین
 بن سلطان حسن سبزواری کہ در دکن متولد شدہ بود میرزا خان خطاب یافت و پیشو آشد و لا و رضان عادل شاہ سے
 لشکر مملکت مرتضی نظام شاہ کشید میرزا خان بہ بمانہ و فتح او از شہر بیرون آمد و بدولت آباو شد و خواست کہ شاہ ہزادہ
 حسین را کہ آنجا مجوس بود بدست آرد و سلطنت نشاند مرتضی نظام شاہ آگاہ شد صلابت خان و قاسم بیگ حکیم
 و میرزا محمد نے و حکیم محمد معری را اجلاس بجات داد و بدر گاہ خواند میرزا خان تبخیل تمام شاہ ہزادہ حسین را برگرفت و متوجہ
 احمد نگر شد و مرتضی نظام شاہ را اور عامی کرم باز داشت و در گلن چند ان آتش افروخت کہ از حرارت آن در ہنزدیم جب
 سہ ہش صد و تودوشش ہجری در گذشت مدت ملکش سبت و ہمار سال در ان جگہ قریب شاہ ہزادہ سال ہنزدی بود
 و او باو شاہی با شجاعت بودہ او در ہنصد و ہفتاد و ہفت ہجر سے زدم کشور خان عادل شاہی کرد کشور خان و قلور و ہار

مقتضی نظام شاه سوگند باو کرد که از سب زد دنیا بد تا قلمو نکاشاید پس بسپاه یورش کرد و جمعی از لشکر پاش بر
 تیر و تفنگ و توپ هلاک شدند و چند تفنگ بجوش باوش رسید و کورخان بزخم تیر در مادر آمد مرتضی نظام شاه قلمه گرفت با کلمه
 بعد از و پیشتر حسین نظام شاه بن مرتضی نظام شاه باوش هشد و جمعی از سفله کمان امارت داد و رسوم نگوییده پیش گرفت
 مشبهما در کوچه پابگشتی و هر که ریاضی کشتی میرزاخان را بگیرفت و ابراهیم و اسمعیل سپران برهان بن حسین نظام بن برهان نظام شاه
 را آنجا اندو اسپیل را که کنترو بود سلطنت برداشت جمال خان و جمعی کثیر از کینان و شبیان برین سخن انکار کردند و در قلعو آمدند
 شدند و گفتند حسین نظام شاه کجاست میرزاخان گفت او قابل سلطنت نیست و باوش اسپیل است جمال خان گفت شاه
 مرا بگذارد مرزاخان حسین نظام شاه برکشت و سرش بر نیزه کرد و بر برجه داشت و گفت که اگر جنگ بر اوست اینک پیشتر
 رسید جمال خان و غیره چون این حال بریدند پیش از پیش در کشتو قلمه کوشیدند و هنگام شام تیرا فرار بخشودند منمشید خان
 و صاحب خان و امین لهک را بگشتند و بقتل منلان فرمان دادند میرزاخان بگریخت و میرزا محمد تقی نظری و مرزا صادق
 و دیگران گرفتار شده بقتل رسیدند و دیگر روز جمال خان اسمعیل نظام شاه را بر تخت نشاند و میرزاخان بعد از چهار روز
 گرفتار شده بقتل رسید و جمال خان بر دولت اسمعیل نظام شاه مستولی شد و او ممدوی بوده و اسمعیل نظام شاه را
 ممدوی ساخت و در نهمصد و نود و بیست صلابت خان که بغیران میرزاخان در کله که محبوس بود فرج کرد و دروسه با محمد نگر
 نهاد و معاوی شاه نیز از جاپور قصد لهک کرد جمال خان با صلابت خان رزم کرد و طفر یافت و صلابت خان از و امان
 خواست و همان سال در گذشت و جمال خان با معاوی شاه صلح کرد و برهان که در خدمت اکبر شاه بود عرض کرد که در کون باوش
 صاحب جو دست اگر تحید و دشوم شاید بدولت رسم اکبر باوشه او را اجازت داد برهان بی برهان پوشد و با اتفاق
 راجه علی خان والی خاندیس وی با محمد نگر نهاد و بسیاری از امرای برابر باو پیوستند جمال خان در نهمصد و نود و بیست
 با برهان راجه علی خان رزم کرد و با ندها و ندر خان ممدوی بقتل رسید اسمعیل نظام شاه اسپر شد و او را نزد یورش آوردند
 و برهان سردار بنوخت راجه علی خان را با تحایف بخاندیس بازگردانید و برهان نظام شاه بعد از و سپهر خود اسمعیل شاه
 باوشا شد و هر کجا ممدوسه یافت کشت و خطبه بنام آله اشعی مشه خواند و در هزار و یک شکر بنگریده فرستاده بسیار
 از فرنگیان کشت و دیگر سال فرنگیان غالب آمدند و بسیاری از مسلمانان بگشتند و بعد از و پیشتر ابراهیم نظام شاه
 چند ماه حکومت کرد و بعد از او محمد نظام شاه بجز بیسی میان منجهو باوشا شد و در عهد او سپاه نظام شاه بیان چهار گروه
 شدند و بیج سعادت نمی کردند اول میان منجهو او با محمد نظام شاه در قلعو او سه خطبه بنام آوسه خواندند دوم چاند بے بے
 و شمشیر خان در قلعو احمد نگر بنام ببادر خطبه خواندند صلابتجان در عهد و دولت ابا دموته نام طفیل را نظام شاه می خوانند
 چهارم اینک همان منجهی داد در عهد و تزئیه بود شاه علی بن برهان نظام شاه بجز بر که قریب هفتاد سال عمر داشت و از
 بیجا پور خوانده بود خطبه بنام آوسه خواند و همدران آوا و سلطان مراد بن اکبر باوشاه و خان فغانان عبد الرحیم خان بیچالا
 احمد نگر را حاضر کردند و چند جانقب کرده هر چه بزرگ برید آوردند چاند بے بے بر قومه بسد آنگنده و سلاخی درست گرفته پس
 رخصه آمد احمد نظام شاه هشتاد ماه بود و بعد از او سپاه نظام شاه بیسی چاند بے بے و احمد نگر باوشا شد و در هزار و بیست

و

صفحه اول

ششده جوی اکبر بادشاہ شاہنوردہ در ایالت راجپوتی شایزاده مراد که فوت شده بود با مان خانان عبدالرحیم بہ شیر دکن فرستاد و
 واکہ بیگ خان حبشہ کہ قلعہ احمد نگر را محاصره داشت پنجتر رفت و شاہنوردہ و اہنالی مجاہدہ احمد نگر پر دست حاکم سلطان قصبہ خان فرستاد
 کہ از امر اسے اویو گفت قلعہ را با ایشان باید و او و بیروت آباد رفت با امر گفت کہ حاکم سلطان با اخیالغان تفتق شدہ قصد قلعہ
 شما و او پس باتفاق یک دیگر در غرہ محوم یک ہزار و پنہجری آن شیرازن رکبشت بعد از چند روز شاہنوردہ و اہنالی قلعہ را آتہ آتہ
 بگرفت و حبیب خان وغیرہ را بہ قتل رسانید و بہادر نظام شاہ را اسیدت اکبر بادشاہ فرستاد و بہادر بچوس گشت و بہر و بعد از
 فتح احمد نگر امرای نظام شاہی رفتند نظام شاہ بہین شاہ علی را اور دولت آباد بادشاہ خواندند و ملک غیر حبشہ غلام بہرک و ہرگ
 اخیالغب بچنگیز خان عظیم مستقل گشت و مملکت نظام شاہی از سرکشان صافی ساخت و شہر کمر کے و شمش کر و سہ دولت آباد
 بنا نهاد و بعد از نظام پشش بریان نظام شاہ را بہ سلطنت نشانہ و در ہزار و سبت و نہ ہجری امرای اکبر شاہی را از بالا گمات
 بر آمد نور الدین محمد چنانکہ بادشاہ شاہنوردہ جہان شاہ را بقلع و فتح او فرمان داد و لشکر بہ بالا گمات فرستاد و ملک عینہ زہریت
 رفت و خراج پذیر رفت و چون عینہ زہریت پشش فتح خان بن ملک غیر اہر بریان نظام شاہ خواست کہ در اور ملک دخل
 بدہد فتح خان برنجیدہ و در ہزار و سی و نہ ہجرت بریان نظام شاہ را بہ قتل رسانید و پشش کہ خود سال بود نظام شاہ خواند
 خاں جہان و مہابت خان در ہزار و چہل و کس از بریان پور روی بدولت آباد نهاد و فتح خان و قلعہ تحصیل شد مہابت خان شہر
 دولت آباد استیلا یافت و در تخریق مہار کوشید با قوت جان حبشہ باشکر انبوه قصد مہابت خان کرد و مہابت خان
 طائفہ را ضبط دولت آباد باز گشت و از شہر بیرون آمد و با با قوت خان دزنے مسب نمود و ظفر یافت با قوت خان
 بہ قتل رسید مہابت خان بدولت آباد باز گشت و قمر آقرا قلعہ رکبشود و فتح خان و نظام شاہ و تمامی اولاد نظام شاہ ہزار
 را بہ دست آورد و مظفر و منصور بہ بریان پور باز گشت و فتح خان و نظام شاہ را بدر گاہ و الا فرستاد نظام شاہ غیسرہ
 مجبوس گشتہ صوبہ دولت آباد کہ مہابت عبارت از سوت و مہبتسا کنان اچھا باشند در زمان سابق بدو گزشتہ و شہر
 و پیش از ظور سلامت ہمیشہ دار الملک بودہ و مردش ساخت اندوان فن را نیک و زریہ اند و کاغذ آن مقام بانام است
 چہ بعد از روم و خن ابدان لطافت و صفاتیق آن سیودہ و قلعہ شش از مہابت جہان است و چند طبقہ دار و سولت فلانہ
 تاریخ گوید کہ در زمان شہر مذکور بہ بار انگری موسوم بودہ و بعد از ان مد تو کہ مرودت شہ چون سلطان خزا الدین جو نا نجاب
 سلطان محمد شاہ بن مقلق شاہ واسے دہلی تمام مملکت را ضبط نمود قلعہ دیو بکیر اور دولت آباد نام نهاد و اور سلطنت خست
 و بعد اوقان ولایت با نکل از تصرف حاکمان وہے بدر رفت و بعد از نہ صد سال در عہد شاہ جہان بادشاہ بچین سے
 مہابت خان خاں خاںان بے سیدہ قلعہ مذکور بہ شیر در آمد و چون اورنگ زیب عالمگیر در ایام شاہنوردگی بصوب مملکت و کزن
 تعیین کردید و پیشگی قلعہ مذکور جاسے کہ قصبہ کمر کے بود شہر نشہ نہاد اورنگ آباد طرح انداخت آن شہین گاہ حکام گردید
 پیش ازین در ملک نظام الملک والی دکن کمر کے نام داشت و پیش از موضع ویرانہ بودہ غیر حبشہ صاحب مدار و لٹش بنا بر
 او جاسے بنا نهاد و بسبب قلت آب نہر از رود خانہ برسول در جوی علی خود آورده با و تالاب عالی مشعل شہر ساخت و اکنون
 اورنگ آباد شہر سبت و سچ و چو لٹش مندن و ہفت منزل از اچھا شہر بریان پورست و در ان شہر بہ ستور دیگر شہر ہاسے بہند

چهار ماه با رخسے شود و اقسام میوه در کماں خوبی پیدا می شود دارد از خطوط میوه غلام سطلے آزاد یا لگراچی که کتبنا اقامت دارد معلوم شده که درخت انبه دو فصل با سده دهر و عسل همیشه ارزان و انواع اقمشه و جواهر نفیس و زیبا از آن شهر فراوان است آید ساکنانش حسین و خوش شکل و نیکو عاقل می باشند طول آن صوبه یک صد و پنجاه کوه و عرش سنه که ده است و شست سمرکار مشتمل بر شتا و محال و محال یعنی پرگنه باشد تاج این صوبه است و بموجبی می بندی - اجه تودرمل رنج و تحصیل تمام صوبه های مملکت میند اینینه و نوشته پنجاه و یک کرور صنعت و دولت و پشتهاد هزار دام مدخل این صوبه است و چهل دام را یکس را و پیران پنج الوقت مقرر است پس یک کرور و شست و نه لاک و هفت هزار روپیه می شود با بجا اوزنگ آباد در عهد سلطنت محمد شاه باوشاه هنگام نظامت نظام الملک آصف جاه و پیشش نامر جنگ کمال رونق و شسته و اکنون که سنه یک هزار و یک صد و دوازده هجری است نظام الدوله ابن نظام الملک هفت جاه بر سندا مارت اتمام قیام می دارد و بر اکثر ممالک و کن تصرف است اما شین گاهش حیدر آباد شینیه می شود چون شهر نسبت مشتمل بر آبهای خوشگوار و شمار عداوت آثار و قلع بنایت شین در دیوال بر ساحل دریای عمان که سمن در و دریای عمان نامند واقع است و ازینا در مشوره و کن است و قلعه رگدیده در هندوآن ازینا میفرمایند بر کل است و تلنگانه نیز میهند و رهت تلنگانه تبتنگ بن دکن بن بند بن جام بن نوح عم منسوب است و آن ولایت است مشتمل بر معانیات بسیار و نبات آبادان و در زمان سلطنت بدیشیکه از اریان منبره هندوستان بران مملکت فرمان روالوده اند و هزار و یک صوبه در این مملکت مملکند بوده که بحسب افزونی باغات و عمارت و پاکیزگی بزرگ استغنی از دیگر ولایات هند است و ساکنانش بر طبع و تمکین باشند کپتان جوانان انکحاث بار قسم حردن می گفت که در حضور تلنگانه کمان الماس است که در آب و تاب بر سطح بر همه کانه های الماس است و در وقت صبح صادق گوید اول از ملوک تلنگانه سلطان قطب شاه است و او خدیوت محمد شاه شکر می بیند نبوت و خا محال قطب یافت و بدلیک شد و بسیاری از امانی آنجا رفت و در عهد سلطان محمود یعنی قطب الملک خطاب یافت و به امارت ملنگ رسید و در عهد و بنیزه هجری نام سلطان محمود یعنی از خطبه میگذرد و بنام است عشر خطبه خواند اما حقوق سلطان محمود منظور داشته پیوسته نبر او تعالیع می فرستاد پس چون شنید که ساه اسمعیل صفوسه در ایران استقلال فیت خطبه بنام او خواند و بعد از وفات زنده نشد بر سنت او عمل می کردند بعد ادا ان پیشش چشمه قطب شاه اول پس از او بر او شش قطب که دختر نظام شاه در نکاح او بوده بر حکومت نشست و با اتفاق نظام و عادل شاه و بر پیر شاه را فرج والی بیجا لگر را در رزم کشت چنانچه که شت و بعد از او پیشش محمد علی قطب شاه باوشاه شد گویند روزی بر فیل سوار بر ایست می رفت در ویشی یا و رسید گفت ترا بانیه استی عشر سو گند است که این فیل مراد می قطب شاه فرود آمد و آن فیل را با یک و نیم طلا و پرچم بود بدو رویش داد همای تلنگر که بحیدر آباد مشهور است از انبیسمر اوست گویند در بدو دولت سلطنت خویش بر سولی بهاک متی نام عاشق شد بنام او آن شهر در حوالی تلنگانه بناماد بعد از او برادرش محمد بن قطب شاه سلطنت کشت و در عهد او پشاهجهان باوشاه از دکن توجه بنگال شد و از میان مملکت او گذشت قطب شاه خدایات پسندیده بجای آورد و آخرین باوشاه از قطب شاهیان ابو کسن است که بتا شاه مشهور بود است و از اولاد احمد و قطب الملک بوده در سن یک هزار و نود و شست هجری مطابق سال سی و یکم جلوس عالمگیر قلع میر آباد که در حوالی تلنگانه است بر دست سپاه اوزنگ زیب عالمگیر باوشاه مفتوح شد و آن معرعه تاریخ شست فتح بلتانی زیبا و شاهای کردی

مدت: الا قاری

و ان مملکت جو خصوصاً شیر عالمگیر زمانہ و ابوبکسین پر لگاؤ تھا اور جس میں پیش سے گذرنا نید تا آنکہ در گذشت علیہا رو طیار و طیارانہ و
ان ولایتیہ است معلوم و ساکنانش ہر جو شخص روی و خوشخوی اندر ماور یعنی اکنہ چند ان جماعتے ندرند کہ پستان چو ناستان اسکاٹ
بلاتر حروف می فرمود کہ در طیارانہ کثیرا با زمان بر بندہ کہ بیچ ہر بس ندرند مطلق بر بندہ سے گردند و ہر قدر کہ خواہند مردم را بشوہری گیرند
و رسم آہناست کہ اگر کسی بجا نہ بر سیکہ خود ہر رفتہ باز نہ بشاشرت کند و نفس خود را بر و ر گذارد و اگر مردے دیگر آید و نفس ہر در بند
باز گرد و اگر نہ بیند بجانہ در تاید و باع کند بر و است مولف صبح صادق حکام مینواز در ایام سابق را بان بجا نگر را اہانت کرد و نہتے
و از چند گاہ عالم علیحدہ و اردو بر بسیاری از بنا در آن فرنگیان ستولی اند و طنز سلام در ان دیار در سن دو صد ہجری سے اتفاق
افتادہ و تاریخ مذکور سے گوید و قتی طائفہ از مسلمانان سراسر انیسویں سے رفتند کشتی ایشان ملکہ کیلو کہ قاعدہ بلینوسٹ افتاد و اسے
آہنا مردے و انابو و سامری نام داشت ایشان را بجز اند و از دین جوان کرد گفند ہست محمد صلعم گفت اور آہنا ہر باہر گفند آرسے
و چند ہی از ان شمر و ندر چون بجزہ شق لقمہ رسید سامری گفت این بجزہ قویست اگر شجر نباشد شاید امانی رنج مسکون آنکس است
مشاہدہ کردہ باشند پس گفت رسم با پدینست کہ ہر گاہ و قمر غریب اتفاق افتد آرد اور دفاتر ثبت کنند اگر این واقعہ صحیح ہست و در
دفتر ثبت باشد پس دفاتر آبا و اجداد انھیں سے کہ تا در موضع نوشتہ دید کہ در فلان سال ماہ دو بار گشت و بابک و اگر ثبوت
و از پیش از زمان دولت او بدوست سال نوشتہ بود ندر سامری گفت از عمدہ پیغمبر شما چند سال گذشتہ گفند دو سویت سال ستم
تصدیق کردہ ایمان آورد کہ پستان چو ناستان حکات قابل این مرتب نیست با کجہ چون خواہست کہ حج رود از عیان مملکت کہ بہت پر
بود ندر بہت سے اندیشید و گفت کہ از نو اگر نینم و بعد ازین شما را بجز امید وید پس عمد نامہ نوشتہ و از ہمہ بمان گرفت کہ از
مضمون ان عدول کنندہ آگاہ مملکت را بر امر تہمت کرد و گفت کہ بر ولایت یک دیگر تعریف نکنند اگر ایمان در میان مخا مہر آفتد
شجر ایے مملکت بکہ بگر قانع شوند با کجہ چون سامری از سخت مملکت باز پر دخت کیے از امر کہ حاضر نبود بیاید سامری را پیزی نامہ بجز
شمسیر خود با بخشید و گفت باین ہر قدر کہ نواسنہ از مملکت بگیر پس اور سامری لقب نداد و گفت باید کہ بعد از تو ہر کہ از مفاد
انویس طاعت سب ہمین نام ہر خود نوشتہ آگاہ بگوشہ رفت و آہنا عبادت مشغول شد و گفت باید کہ کسی نزد من بیاید سامری خود را
باشستی مسلمانان چھما نید و با ایشان متوجہ نماز شد و چون ہفتہ گذشت اطرو بیعت و رفتند و از وفائی بنافتند گفند او با سمان
رفتہ زود پیش کہ با تیر سامری بہ بند سحر رسید و مرتب شد و از مسلمانان جب کہ گفت خواہم کہ پوستہ بمیلیار روید تا
پسے شما کا فراں آہنا مسلمان نبود پس نامہ بمیلیار بان نوشت کہ با مرند از شما عہد شدہ ایم باید کہ از عمد نامہ و پیمان من تجاوز
کنیدہ و مالک بر جنت فلان فلان را چون آہنا تیر رعایت کنند و کثیر از ندر ہر وجہ کفر آہنا سیر بندہ و بی نگذشت کہ سامری
در نشت و بہ بند شہر ہر فون گشت و ہر گاہ کہ مالک بر جنت بمیلیار رفت و نامہ سامری بمیلیار بان و سلب کہ بکلو سانیہ بلایا
مالک و رفقا سے اورا اگر م کردند و مالک و کہ کثیرا سی بہ ہمارا ہمے کثیرا از انے ان دیار مسلمان شدند و مذہب شیعی
گنہیدند امرای سامری بپشتا عہد بین حکومت می کردند تا آنکہ فرنگیان بر تیکان پستیا یافتند و در نصد و چہا ہجری کہ سلاطین ہمین
و کن ضعیف شدند فرنگیان در بستند کہ از ایشان کلبا ریان در نجا بہر سید ہر مفرم فرنگیان مملکت کرد پس در نصد و پنج ہجری کشتی فرنگ
بہ بند کا لکوت رسید و پسر ان ستم آغاز نمودند سامری صاحب بمیلیار فریب بردن ایشان فرستاد و فرنگیان منہزم کیے از

کجایم خواجه که با سمری مخالفت و پشت متوجه شدند و او ایشان را یکویه متوطن ساخت آن طایفه آهنگی قلمه و کلیساشان نامند
 و این اول قلمه بود که فرنگیان بدیدار چند کوه کردند پس مهاجرت برنگال کشی بسیار نمودند و فرستادند آن چهارمک نسیب فتنه نمودند که شدند
 سرتن از بلوک آمد و در آن وقت فرنگیان بودند باشتند و با هم راه کوهی پر و فست و کاری ساختند و با گشت و یکدیگر آفاق نامد نوشتند
 که فرنگیان درین دیار با ندرم سلامت شمول اند مراد و نما چند پس چون نام سمری بقا معسوی و الی مصر رسید سینه و غریب بساطل بریا
 چند فرستاد سلطان محمود نیکو و الی بگریات و سلطان محمود بنی و الی دکن از بتا در مالک خود عرابی چند نمودند و آنها فرستادند فرنگیان کج بود
 سوال میج شده بودند افرانج ساسوی در آنجا رسید و با فرنگیان ریزه صوب کردند فرنگیان بغیر یافتند و مصریان به بندر بیست یافتند
 و چون ملک شهبان قاصصوی با اهل کرد و نهر و سلطان سلیم صاحب روم بر مصر استیلا یافتند فرنگیان بساطل در یاسی چند متعلق شدند
 و در بعضی ایستادند و از راه بکمال شکوت آمدند و هیچی جامع ایستادند بیسار آن روی ایشان نهادند و با آنکه کس در آنجا نماند فرنگیان به بندر
 که گویم که فتنه در آنجا در سال بر کوه استیلا یافتند ساسوی از غایت اندر و بیجا گشت و نوبت و بست و یک
 و گشتند بر او پیش نشین شده و با فرنگیان صلح کرد با آخر میان ایشان و شست خاست و مکر می ربات آفاق افتاد و شش صد و
 ست و بیست و سه قلمه عالیات را در و در فرستاد کالکوت را فتنه و قلمه رکنده در عهد و در حال ایستادند و شش صد و پنجاه
 و بیست و سه ساسوی در آنجا رسید پس سلطان سلیمان صاحب روم در نصد و پنجاه چهره سیدان پاشا را نام گشت
 قابله فتنه و شش قلمه ای غیر فیتند سلطان سلیم بن سلطان سلیمان صاحب روم در نصد و پنجاه چهره سیدان پاشا را نام گشت
 بقلع و جمع ایشان فرستاد و قلمه و نوبت را حاضر و کرد و کاری ساختند و شش فرنگیان بر بند هم استیلا
 یافتند چنانچه در آنجا اول و در ضمن احوال بندر هرگز گشت و در همان سال بر بندر سنت استیلا یافتند و سمری و سیلا پور و پاک چنین
 متعلقه سیدان استیلا یافتند یا صد و پنجاه و سیصد و بیست و شش فرنگیان پند و یو کلی متوطن شدند سلطان
 و اولی سبب قلمه طره را اقرار و از دست فرنگیان گرفت و ساسوی و الی طیار عادل شاه و نظام شاه بقلع و فتح تحریص نمود
 و در نصد و نود و پنجاه قلمه ایستادند و انعامه کرد و گرفت و عادل شاه متوجه کوه گشت و نظام شاه روی بر کوه نهاد و هر دو کار
 نت اخته با گشتند فرنگیان در آنجا ایستادند و کوشیدند و کشتی چند از بهادر احمد اباد گرفت بکوه شت غارت کردند و سلطانان از
 ایالت کوه ایستادند و در آنجا ایستادند و هر دو نوبت هر چه سبب بگیرد پادشاه این محمد اکبر پادشاه کوه گشت
 ایشان را از نوبت رسویت رسانند و طایفه انگیزه که دشمن فرنگیان برنگال اندر آنجا جاست و او در کوه سینه هر روزی پنج چهره شاه
 عباس معسوی امام علی خان بن آله و در میان فرمان داد و تا سپاه بهر فرستاد و آن بندر را از فرنگیان برنگال از نزع نمود
 و نیز او در حکم شاه جهان پادشاه و قاسم خان صاحب بنگاله قصد تخریب بنگال کرد فرنگیان برنگال را که شت
 سنی کردند از آنجا بر آمد و بنگالی از فرنگیان برنگال گرفت و کوه بنا کرد که گشت و نرفت و نرفت فرنگیان برنگال بماند و اقم حروف
 بنابر دریافت احوال فرنگیان برنگال در صین تحریب این اوراق بر بود و چه بالفعل که نه هزار و یک صد و نود و دو چهره سیدان
 هر که هم نهاد و بهار استیلا دارند و در حال این احوال مسترحر نامتوان اسکاٹ از مالکالون کینو کانه پور رسید و اقم حروف سید شتر
 رفت روزی استفسار احوال فرنگیان برنگال کرد و فرمود اکنون که هزار و یک صد و نود و دو چهره سیدان برنگال متصرف

در فتح اقلان

سیرت الامام

فرنگیان بر کمال است و اگر نیز آن را حجت افرنج بر تنگایان ازان بنا در محاربه در میان است و فراسیس غیر از تنگاه خویش هیچ بندر
ندارند اکنون تمام قاره هند و غیره در قبضه تصرف انگریزان است را فرعون گوید درین وقت انگریزان بر اکثر شهرهای هند کشیده
اند و در بلخ سیاحت می کنند و فرودگاه که از راه اوست و قریب ایشان اعراف و غماض مکتب پر کشیده همانند که درین و لا از جنگاله
و پشته و او را در کوه و او در فرسنگ اباد و کوه چیب که در نزدیکی چیب خان اینجا طلب چیب الدوله و از دلی متصل در مسکن بر همه
آن و بار تصرف افران و پیش و پیش را در این نظر است و تفصیل این جهان نازل زول آنکه احوال مهابت جنگ
و سایر احوال الدوله چون مهابت جنگ علی و در میان بافرنگی کماله قوت کردند سراج الدوله که در دست او که در هند
بود در سنه یک هزار و شصت و پنجاه بر کلکته که سکون را او است انگریزان بودند لشکر کشید و انگریزان را از آنجا براند و تصرف
گشت سال دیگر انگریزان که شش ماهه با کلکته آوردند و از آنجا لشکران او استراحت نمودند و آماده حرب گردان الدوله شدند سرانجام
با فوج شایسته از جنگا میرانند و کمال بیار است انگریزان با میر محمد حفر خان که از عظم روسای سراج الدوله بود در صفند
سراج الدوله که شش ماهه بود با آن فرجه چند سیر دوست میر محمد حفر خان که در تار شده بکلم پیش صداقی خان عرف میران
به قتل رسیدند و صاحبان انگریزان میر محمد حفر را بر امارت و ایالت مفسود و با جنگاله نشانند چون دو سال بر آن مکتبت سیر
محمد قاسم خان در راه بود و در آنجا علی ریاست جنگاله با صاحبان انگریزان رسم اتحاد پیش نهاد و با عانت ایشان با وای مسکن
بر ریاست جنگاله و میر محمد حفر را در راه بود و در آنجا میر محمد قاسم خان که در تار شده بکلم پیش صداقی خان عرف میران
این فرزند علی که در راه بود که در چند سال پیش عظیم آبادی کوشند نمود و او را در عظیم آباد بخت نشانند چنانچه در پیشش بجهان
آباد و در احوال عالی که در راه بود این سال میان میر محمد قاسم خان و صاحبان انگریزان مخالفت رویداد و فرکار بیدال
قتل گشت و قاسم خان که چون میر محمد قاسم خان قتل گشت بنا بر او کشته از انگریزان اندیشید ناک گردید و لشکر استقامت گردید از
جمله ساسانیان است که سوال در سب معافی مصول بال یک کوشی که نه لایق دوستی بود میان آمد چه انگریزان معافی آنرا خواهند
میر محمد قاسم خان بپذیرفت و انگریزان آنرا برودند و لهاسه طرفین مکتب گشت انگریزان میر محمد قاسم خان را کلیت بر فتن
جنگاله کردند و او بجان می گذارند و در خلال این احوال تجریش را اجنبیال بر اجهه باسه و امن کوه که بار اجهه موصوف مخالفت داشت
شکر کشید و اگر کین خان در مسند لشکرش قلعه بکوه که بر فرار کوه بود محاصره کرد و کاری ساخته از پامی قلعه بر فاست
میر محمد قاسم خان بنا بر عجزیت کوه و گماشته باسه و شوار گذارد و آنجا لشکر جمعیت کرد و از دلی انگریزان مصونش بر فتن
میرزا احمد که از جانب میر محمد قاسم خان ایالت پذیرفت و صاحبان انگریزان در کوشی باقی پور که دو کوه از پشته بود اقامت
داشتند میرزا از طرفین فوجها اتیستند بر آن شهر در بر ابروی استیادند و هنگام شب سکن خود باسه رفتند شبی انگریزان بر آن
شهر شخون آوردند چه پشته جلبنای دیوار شهر پناه بیامند و چون سراسر دیوار شهر پناه متصل در واره شهر فرستادند ایشان از دیوار
فرود آمدند بر در شهر پناه آمدند و مخالفان در آنکه معدودی چند بنویسب غفلت نختند بودند با کوه و در راه بازگردند و انگریزان است
خویش و ضرب قوسب شهر پناه در آمدند و دست به قتل و غارت در آن کردند میرزا احمدی بی جنگ بزمیت رفت و راه بنگر خویش
گرفت و در راه شهر پناه که نشانی بود یک هنرنوی با جماعه خویش مخالفت آن کوشید و بر زم پای نبات و رزیدند

انگريزان بان مملکت نشده دست تاراج بسکنه و رازگرزند و منفرد گشته نيز از مدي دوست کرده اميخته رفته بود چنانجا با ماکار
 و شمر و ذوالنون نصير که مير محمد قاسم خان عبا کي بسيار با دوا و فرستاده بود ملاقي شد و با اتفاق کيکي گزيه نو چنينه شد و
 آن طرف در يک شهر شاه که مشرف بديريا بود در آمدند نيز اري ايشان - اياندر و ن گرفت مرزا با فتنه باره از قلمبيريون آمد و با
 انگريزان مصاف و او مظهر يافت و بسياري از ايشان را کشتيد و بسياري را اسير ساخت و منگير بنيس محمد قاسم خان
 فرستاد او هم را به قتل رسانيد و آن باعث از ديا و خصوصت گشت انگريزان در نيز اري موسم بهنگال مير محمد حفيظ خان را با مرات
 بروخته از کله که بر آمدند و مير محمد قاسم خان حکم پير تيم - او در زم بخت تنه مير محمد قاسم خان از منگير ميرزا اسد الله خان - ا که
 راقم حروف بنحسي و داروغه داغ بجملا و بود و بر فاقته ذنون و شمر و ماکار نصير با قوبه استه بر انگريزان نعين فرموده
 فر يقين بر رود ستوني دست و او در زمه صعب اتفاق افتاد انگريزان مظهر با فتنه اسد الله خان و غيره نيزم بر ناله او دهور که متصل
 راج محلست آمدند و پناه و ديوار که از اسل گنگ تاراج من کوه از شمال تا جنوب کشيده بودند چنانچه نيز بسياري در بيان آن
 واقع شده بود قيام نمودند مير محمد حفيظ خان و انگريزان ايجار سيدند و ميورجان سلامت کوچه پر و فتنه کنيم ماه زم تو چنانچه در ميوان
 مانند شبي انگريزان بر فوج ميرزا شخون زدند و بسياري از شکر يان ميرزا قتل کرد و دهنگام غيبور ناله و کار تر با غرق گشتند و ميرزا
 و ديگر روساي شکر شهر متصل منگير شمس محمد قاسم خان که مجولانه از منگير آمده بود آمدند مير محمد قاسم خان منگير محبت نمود
 و بعد از چند روز از سلامت و ناطق در تصرف خود مي داشت با جسدي انبوه از منگير آمدند قسم حروف درين قضيا يا حاضر بود با کله
 مير قاسم خان بوقوع آمد او پيش شاه عالم ثانی عالی گهر بادشاه وزير الممالک شجاع الدوله بهادر نام او ده و آله اباد گشت
 شاه وزير با دوا بر خاستند و بعد از زمای متواتر که در عظيمه آيا و کوفه منمزم و کبير بر اسل در ياي گنگ چها و نوني نمودند شجاع الدوله
 از مير محمد قاسم خان سوم راج گشته او جس کي کرد و آنچه شويت از گوشيد و بعد چنيسه سجات داد مير محمد قاسم خان بعد از قضي يا با
 روضه بار اتم در رهنل گنده بريلي و آفولده گي گفت که بجهل اسباب غارت که شجاع الدوله از نا بگرفت سي و شش ز نار راج اوقت
 جو انپنيس بود با کله انگريزان در آخر بهنگال آن سال که نيز اروپا ک صد و پنجاه و شست هجري بود بکسر آمده رزمه صعب
 کردند وزير الممالک منمزم بگنهنو آمد انگريزان تا آله ابا و آمدند و قلعه آله ابا در قهر اقدر اکتشودند چنانچه در ضمن آله ابا در قوم است
 در صوبه اوده بي شازعه تصرف گشتند و شجاع الدوله از ديار او بر آمدند و از کنگه آن ممالک قتل غارت امد هي اوجا نيز
 و بلکه ايته داران و وظيفه خوران هر دو صوبه را تنغرض نشدند وزير الممالک پشيس احمد خان بن محمد بخش حاکم فرخ آباد و حافظ
 رحمت خان و دودني خان روساي رهييله ج بر پي و آفولده نيت و کت با و نيز دخت و کچالپي رفت انگريزان او را ايجان نيز محال
 اقامت ندادند و همدرين اثنا س بادشاه انگريزان پيوست انگريزان آله ابا در اوبت استفاست بادشاه مع با نعل آن و
 جهان ابا و دادند و از داخل بگاله و غيره سبت و پنج لاک سپين کيش بر سه له نمودند و از آنکه بادشاه در آله بود دما نيسه ضر
 مے رسانيدند و چون بادشاه بر پي نيهضت فرمود ان سوم موقوف کردند با کله شجاع الدوله صلح کرد بر صوبهاي خود از طرف
 انگريزان شط موفقت و دوستي استقلال بامت و شوکتی عظيم هم رسانيد چندينه که بعد از چند سال که احمد خان با شمس و رتبه خان
 و ديگر روساي رهييله با ملطيس در گذشتند و غير از حافظ رحمت بر نعل رسيد و شجاع الدوله مظهر يافت و در معنی اين تصرف

۱۰

نصاری کردند شجاع امداد بر ملک راجا ستولی شد و خرابی بسیار در آن دیار نمود پس از آن مرخص شد و به متصواب صاحبان
انگریز با بنض اندر خان ابن علی محمد علی خان بر رویه صبح کرد و بسکن اورا که رام پور بود بنام او بجای دشت و جهان حالت بسیار
از لال و انگ کین کرد با دو سه سید و در گذشت پیش مرزا امافی الخاطب تا صفت امداد وزیر اهل ملک بکومت نشست و
با مصلحت پر نیت اکنون که یک هزار و یک صد و نود و چهار جرجی است صاحبان انگریز از کلکتہ بلکہ از سورت تا بنگالہ تا بحیث گتہ
که متصل شاہ جهان آباد است کوٹھی با ساخته محیط و دایر اند و کلکتہ کا در کہ با گفتو کہ زبان انگریز عبارت است از شکر در یکزار
و یک صد و نود و دو چوت بعد فوت کلکتہ سیلے رئیس لکنئو شدہ از راه برنا و تچر گد و ملک پسران تیر سالہ دکنہ متوجہ مندرج
و بمبئی کہ کوٹھی انگریزان است گردید و تا مکمل کون گنج رسد پیش ازین برگشتہ را و این بابے را و دکنے رئیس ہونا کہ سکر
احقا و بابے را و است نراین اورا کہ اولاد نامہا این بابے را و بودہ بقرب و قدر کثرت رؤسای و کمینان با او میان شد
وزم کردند رگنا تہ را و منہر پیش انگریزان سورت رفت و بعدو ابدید ایشان پہلوی شتافت انگریزان از بمبئی کہ چل کردہ از ہونا
سافت و او را بحیث سبب پلٹن و پنجاہ ضرب توپ با دادرگنا تہ را و متوجہ پونا شدند و در اخذی قندہ سن ہزار و
یک صد و نود و دو چوتہ در کول کہ با بین بنی و پونا واقع است انجا از جنگ بریدہ حصاری جو بین سید سیکارام با بولکن دوت
و کمینان و با باہر نوس کہ نیز زبان انسان دیوان را گویند و سید احمد عرب و ہما سید سید سید و کوبے ہو لکر و دیگر روسا سے
مرتبہ با پنجاہ ہزار سوار از ہونا بر آمدہ با انگریزان ہنگامہ رام ٹیا کردند از سبب توپخانہ انگریز نزدیک حصا پر جو بین رفتن نتوانستند
انگریزان و پلٹن کہ عبارت از دو ہزار تنگہ تفلکے تخمینا باشد و حصار گذشتہ یک گروہ احصار بر آمدند و ماسو فتح رکاور رسیدند
و کمینان بہمت اجماع آرد و نوزدے منصب کردند و اکثر از آلات حرب غنیمت بہت و کمینان افتاد انگریزان دیگر روز
صلح کردند و فلاح ساسی وغیرہ را کہ بالفعل از کمینان گرفتہ بودند باز داوند و سبب پنج ذی حجہ ایشان بدینیں باز گشتند و اکنون
شیندہ می شد کہ کلکتہ کا در پہنچی رسید و در یک ہزار و یک صد و نود و سہ جرجی کنب و دیگر کہ رئیس انجا کہ کیتان نامیم و صاحب
مستخرجان ہکاٹ صاحب راقم حروف و کامرن درہ است قصد آن طرف سے و در چنانچہ و شروغ گو الہار کو بر قزو
کلاک بیان کرد و اکنون یک ہزار و یک صد و نود و پنج جرجی است جنرل پلٹن المعروف بہین صاحب کلان کلکتہ از مشرق
پہنارس آمدہ بگفتہ اوشان سو و دیگران کہ مخالف را چہ پیشنگہ ابن اچہ بلوند سنگہ اچہ بنارس بودند بہرہ یعنی چوکے
سوادل فرستاد و طلب مبالغہ بیچی گدہ کرد سپاہیان بروٹھ می کردند مردمان را چہ مردم بہرہ را بجا کشتند و راجہ را بر کشتہ
مشائیدہ بہرام نگر بردند و سبب شہنشاہان سال بعد از شہ چہار روز این واقعہ صاحب کلان یک پلٹن برام نگر فرستاد
ایشان و شہر داخل شدند مردم را چہ از اطراف و جنوب بالائی نام و برزن بر آمدہ سپاہیان پلٹن را بزد تیر و تفنگ گرفتہ
سیاری را کشتند و بقیہ سبب بر کشتہ بہ چہا آمدند راقم حروف درین وقت بہ چہا با جمال و قیال صاحب خلیس برد بقبرہ
شاہ قاسم سلیمانی استقامت می دشت باقی احوال در ضمن بنارس مرقوم خواہد شد چون برنے از احوال وقوع انگریزان
مرقوم قلم شدہ اکنون سلسلہ چند شملکہ چنانکہ برسبیل حکایات راقم از مستخرجان ہکاٹ بیان آمدہ بقلم سے آرد چہ رویت
پیش ازین مستخرجان ہکاٹ از راقم پرسیدہ کہ در کد کہ شہر آباد است گفتہ کہ بالفعل او دہ و لکنئو کمال آباد سے و در گفت

ویران مطلق اندگفتم که احمد آبا و بگهرت بسیار آبا و هست زیرا که مردم آنجا در غایت افزونی مال و منال زندگی گفته گفت این منینه
ویران ما مردم آن شهر آبا و گویم که آواز گدا و فقیر بطریق سوال بسج نشد و همصار و دیار ما که شهر لندن سخت گاه انگریز است
و دیگر نواح پنجین بشند گفتم بی سبب فقر او گدا در اینجا نباشند فرمود که دنیا با این پیشین ما رسم و آئین نماده اند که بر اول
خرقه و سپاسی به چه در روز پید کند اذن همه تعیین که مردم باوشانی در آن باشند بزند و باوشاه و امرای هر چه در ملک
حاصل کند حصه سهو ده اینجا بفرسیند پنجین بر گاهیکه تجاران از راه دور و در اینجا پیدا مال خود آنچه که مقرر داشته اند او ای مر سوم
نمانند و چون سال آخر شود فقر او که ابر سادوی حج آیند ملاطفت کنیم شخصی که چون ندرست و تروی احوال باشد او را اذن مجامه بر اتم و
بر کسب و فروری اشارت کنم و آنکه از مردوزن پیر ضعیف و کورشل و گنگ و گنگ که قابل محبت باشد او را بر پشم که چند کس ضعیف
و رخا نداری قوت هر روزه ایشان را بحساب یک سال بر چشود اذن مال که جمع کرده ایم تسلیم او کنیم تا پس یک سال بعد است
سوال از خانه بیرون ناید و در شهر و قصبه همین زمین مقرر باشد بر رسم دروغ گوی و شهر مانیت که گشته بدروغ گوی حصه زیاده برزد
و اگر چنین گشت بعد اظها عقوبت سخت نبود و گفتم که دیگران عبرت بزند گفتم که اندرین باب پیغمبر ما محمد صلعم فرموده که هر کس معیذ فرسخ از دیوار
مدیون و رجل و پیریک رو بپیرکات بر آرد و بان و سنگی که معاجان نماید اما اکنون در میان ما و صاحبان فرق است چه خلیفه
و باوشاه صاحب خصم بنده ایم که مردم را از جا و شهر لغت بیرون شدن ندمند و قتلش خوش گشت روزی گفت ایشان را
هر چه هست دل است که محل اندیشه و خیال باس معنونه است پس هر چه در دل گذاردی می ناید گرد مانع دل خود باید ماند از انفاخت
در میان نزدیکه افعاله عم خود رطل مال گشته بر ما شش تصرف گشته بود و در متکار سنونف پیش کمال اسپرت که رئیس لکننو ما بین ملکیم
و مانو بود با جراحی گشته شدن ضرر و نه خویش بر حوت بر او زاده گفت مردم کمال برقتند و قاتل را از مزای ملا نوه روح موافقتول
حاضر آوردند کمال قاتل حبس کرد و مال امانت نگاه داشت و بر نفس خان رساله در ملازم است الدوله که قاتل و مقتول در رساله او
نوکر بودند بلکه شوخ و مسنا و بطلبس قاتل را با مال مقتول پیش او فرستاد و قسم این روئند او و قوس را نفریر کرد و گفتم که افغان
سو صوف را آنچه در دل گشت مطیع و مانع آن شد هم عم خویش را بقتل رسانید پس منجس هر کس که طالب لذت جماع باشد حق
و دختر هر کس که از مغلوبان کنش بخور و با غالب را بگر و حیل و پاداشتن و دفع نموده و یا ندردی بر مال کسی تصرف شود چرا که نیست
دل خویش کرده این افعال عمل آورده طرفه فتوری در عالم روسی دهد باید دانست که چون دل ایشان جای ظهور نیکی و بدی و دروغ
و راستی است لکن احق تعالی پیغمبران و حکیمان و دانایان و باوشاه و خلیفه و قاضی تعیین فرموده که ایشان مردم را آنچه که متجو
بغا و باشد باز دارند که حقیقت فرمایند کس در آن تصور است و نه آری آموزند و بعد از او بر دوزند و معاش با این پسندیده
گفتند تا از فتنه و بلا محفوظ باشند و در عالم و عالیان رونق پدید آید پس چند روزی گفتم که انجیل سطور است کتابی مختصر برسم بر آورد
و برسم داد و فرمود که این انجیل است گفتم که منتهی این را صاحب من فرمود که این همه ترجمه انجیل است گفتم که پانته است گفت
که تن انجیل در میان نیست چه دانایان نطق منتهی آن زبان انگریز نوشته اند بر سیدم که ترجمه چه بیانت گشت که تعریف گاد زبان
ایشان را خد از نامند و احوال عیسی عم گفتم که نسق و شد ان از کجا عمل می آرنده فرمود که آنچه دانایان سلف گفته اند بران می روم
که ناثاک ولایتی است وسیع لیکن معلوم نشد که در که امر تعلیم است چون مملکت و کمن چوسته است و اکثر سلاطین و کن

۱۰۱

بران و یارغز کرده اند بنا بران در ولایت دکن فرشته می آید ولایت کرناٹک به کرناٹک بن دکن بن چندین جام بن نوح
 علیه السلام منسوب است مسقط جو تانمان اسکاٹ با قسم حروف سے فرمود کہ کرناٹک دو اندکے در بالا گمات کہ بجای پور و میسور
 و کرناٹک بالا گمات است و دشمن سلاطین بجای پور کہ عادل شاہ سیراند مرقوم شده و کرناٹک دیگر در بامین گمات کہ بجای نگر و
 و ارکاٹم در بامین کرناٹک و گمات است و آن مرقوم شود و گویند کہ پیش ازین بجای نگر و ارکاٹک کرناٹک بوده اما ارکاٹم
 نشین گاه آن ولایت است -

بجای نگر جو اسے سترلی داد و گل میوه فراوان بود و بادشاہ آنجا را رای گویند و او بوفور خزانہ معروف است یہ
 محمد خان تنوکیہ دکنے وقتے با قسم می گفت کہ راجہ آنجا را رسم است کہ ہر روز صبح و شام دو بدہ از وہیل خزانہ می کند و نام
 آن خزانہ جو را بہور ایشد و این رسم از عمد بکر باجیت شیوع یافتہ با تکلہ در خاتمہ روضتہ اصفامی نوبہ کہ قسمت ولایت
 کرناٹک از سرحد سرانید تا ولایت گلبرکہ و از ناحیہ ملیار تا حد و دنگالہ زیادہ از ہزار فرسنگ ہشہ و اکثر آبادانی سہ فرسخ
 تخمیناً دارد و وضع عمارت آن نہر خان است کہ ہفت شہر بندھمار در ویرالاسی کوہ از سنگ و بن کپیر امون یک دیگر کشیدہ
 اند میان حصار اول و دوم با سوم با تین فرارہ و باغات و کتر عمارت است و در حصار چہارم ہشتم و فو عمارت مردم اہل حرفہ
 و در کا کین برابر یکدیگر در غایت عرض و طول واقع شدہ و قصر رای در حصار ہفتم است با کمال فریت و زینت وزیر و دیوان
 آن ملک را خطاب نایک ہشہ کہ بہات تمامے ملک سے پرواز و در سالی را ہی آن دیار و امالی آن سکنہ یکنوہ است
 عید کنند و بزخم سردانہ و در غایت خوشی ترتیب دہند و عیان تمامے قلم و در آن جشن با فیلان آراستہ و تحمل سابتہ از جاہا
 دور و دراز در بارگاہ رای حاضر آیند و تا سہ روز ہنگامہ حسن ہا بر پا دارند بعد از ان با نعامات رای سہ فراز گذشتہ با عرافت
 ممالک خویش و نرد و دیگر دوشہر بجای نگر خراب خانہ است وسیع و در غایت آراستگی بکوشکما و کاخما متعلقہ و آنجا لیدر
 نماز صبح محاسباں خود را بلباساے زنگارنگ و زبور ہاے متنوعہ و گلہاے خوشبو آراستہ بر در ہاے کرستہ
 انداختہ می کشید ہر کہ علیاں ایشان ہشہ آنجا رود و ہر کہ از خوش کنہ اجرت مفری آنرا بدہ دست پا او سہر برویج بجای
 خوشی رود و رسم حروف گوید کسی کہ با احمد آباد بگرت رفتہ بود نزد می گفتند کہ در ان شہر نیز چنین رسم است و آن جلسہ
 و مقام را سوارہ گویند و اکنون دکن شویشکہ از گزرجائیکہ لولیان سکن و مقام دارند آنرا چکلہ نامند با تکلہ پل کہ آنرا ہنود
 ہیئت بندہ سپور نامند و آنرا راجہ رام چند اشہور برام والی او دہ کہ بر او شس بچمن است و در ترتیباجک بودہ بر در یاسی عمان
 بستہ در ان گذشتہ ملیکار رفتہ زوجہ خود سیتارا از دست راون مر زبان لٹکا خلاص کردہ آورد و ہنگام مرحبت چند طاق از ان
 پل بگوشہ کمال رسید و آنرا شکست در کتب ہند بہ تفصیل مرقوم است و پل مذکور در اقامتے کرناٹک است و برویت لغت
 صبح صادق و تاریخ محمد فاسم فرشتہ در قصای کرناٹک کہ آنجا تا آن زمان حسب اسلام رسیدہ بود سلطان علاوالدین
 خلجی در ہفت صد و دویست و چہرے مسجد مختصر تعمیر فرود و بانک محمدی آنجا بگفت و خطبہ بنام خوشی خواند و آن سجد را تا ہنوز کافران
 آن دیار بنا بسببہ بچمان سلم گذشتہ اند چہ وقتے کہ در عمارت مسجد کستی رویہ او و ہمدان ایام در آن دیار و پادشہ علی کبیر
 بلاک گذشتہ اناے شہر از ہنسون و فسانہ در رخ و با میلہ ما کردند بیچ و زگر رفت لاجرم مضطر گشتہ و اناسے بے توشکستگی ہا

سید پرورشند فی العز و بابر طوط شد از ان زمان هر گاه در سید کشی رومی سے دهر ساکنان آنها آنرا عمارت می کنند
 و چون در هفت صد و هفتاد و هجرت مجاهد شاه بنی در ایام سلطنت خویش از گلبرگ که کوشن رای دلی بجایگزیند و سپست بند
 رسید آن سید را مرست کرد و از آنجا متوجه بجایگزین شد و بجایگزین آن پرورش چنانچه گذشت با بجایگزین ریان برین حکومت
 سے و هشتاد اول آن جماعه را جینیجی چند است که شهر بجایگزین از آثار دست و بعد از او اولادش بطایفه بطین در آن دیار حکومت
 سے کردند تا قوت بشیر را می سید و او سلاطین بنی دکن بوده بعد از او و سپهر او را لے یکدیگر بر پست پرورشند و
 پس از ایشان بزرگ امیر الامرا گشت و بر رای مر لے که از ان خود بان بود نام سلطنت نهاد و بالآخر او بر پست و خود را
 رحبه خوانند و بر سایر مالک بجایگزین استیلا یافت و از شش صد و نود و شش هجری تا شصت و سی و پنج بقدر گذرانید
 و بعد از او پیش از امر ارج والی شد و در زمان او سلاطین دکن اتفاق یکدیگر متوجه بجایگزین شد و در امر ج با هفتاد هزار
 سوار و نه لک پیاده با ایشان صفات داد و در شصت و هفتاد و دو و با صد هزار کس قتل رسید چنانچه در ضمن اخبار عادل شاه
 و اسی بجایگزین و نظام شاه صاحب احمد نگر قوم است -

صوبه اراکانه در و بجایگزین کنون شین گاه حکام آنوقت است پوشیده مانده که چون نادر شاه والی ایران
 در عهد محمد شاه حاضر ماند و چون نادر شاه جهان اباد نقل عام نموده و خزان بسیار از آنجا گرفته و محمد شاه را به سواد سلطنت
 نشانده بایران مر همت نمود نظام الملک و در سنه یک هزار و یک صد و پنجاه و سه از محمد شاه خصمت و دکن شد و به برهان پور
 رسید پیش نام جنگ با خودی مغویان بارانده تا صوب در عین بر سات با هفت هزار سوار به اورنگ آباد آمدت جاه
 برین اوقیام نمود ستم جمادی الاول سنه یک هزار و یک صد و پنجاه و چهار جنگ قایم شد با آخر نام جنگ با سعد و دی چند فیصل
 خود را تاخته فریب قبیل نظام الملک رسید و زخمی شده گرفتار گشت نظام الملک مزم تخیر کر نامک پانین گماشت نمود اول
 قلعه بر چنان بلی را محاصره کرده از دست مر همت مفتوح ساخت و بعد از ان ملک اراکانه از قوم نویت که در تصرف و هشتاد هزار
 نمود و حکومت آنجا به انور الدین خان شمس جنگ گوپا موسی داد و به اورنگ آباد مر همت نمود و در سن یک هزار و یک صد
 شصت و یک هجری آمد آمد احمد شاه ابدالی از جانب کابل شاه جهان اباد و گرم شد نظام الملک از اورنگ آباد برهان پور
 همت نمود و خبر رسید که احمد شاه ابدالی از احمد شاه بن محمد شاه منم کابل رفت بعد برین آت نظام الملک بیار شد و فر همت
 اورنگ آباد نمود چهارم مجاد الآخر سنه هزار و یک صد و شصت و یک در گذشت غلام اراکانه بلگرامی ملتش را متوجه همت
 یافته بعد از او پیش نظام الملک و در نام جنگ رسید بجایگزین پد بر رسند ایاالت دین نشست او امیر سے و نیدار و صاحب مزم
 بود و متی بگفته مغویان از پد بر مخالفت گشته آخر کارش بر دست پد رسید گشت چنانچه گذشت و در هزار و یک صد و پنجاه و پنج
 آتت جاه اور از عتاب بر آورده و در سنه هزار و یک صد و پنجاه و هشت در حیدر آباد نوازش فرمود و نظامت اورنگ آباد
 با و داده همت آن بلاد نمود و در سن هزار و یک صد و پنجاه و نه آتت جاه از حیدر آباد به بار و رسید نام جنگ حسب اطلب
 پد پیش خبرت پست و نظام الملک اور از آنکه بطرف بیور فرستاد و خود با و رنگ آباد شت نام جنگ پسر سے
 رنگ بین که مجال اقامت را به پیش دست رسیده اند آنچه اینجا پیش کش گرفته با و رنگ آباد رسید و مغرب آن نظام الملک

تصفت جاہ درگذشت پسرش نام جنگ برسند امارت و ایالت و گزشت ہمدین آستانہ تہاد با شاہ ابن محمد شاہ
اور انجو اند نام جنگ باوصف موانع مفاسد خصوصاً یعنی بہ ایت مے الدین خان دخترزادہ نظام الملک کہ در بعد نظام الملک
بحکومت راجہ اور دوسے می پر وقت موجب حکم معازم ہندوستان شد و تا دریا سے برید خود اور اسانید و پین منہ شہ احمد شاہ
مشعلہ شیخ آمدن و رو و نمود نام جنگ مرحبت باورنگ آباد نمود و برسات آنجا گذر انید و رین صورت حسین دوست تبصر منت
چند از نوایب ارکاٹہ بہد ایت مے الدین خان پوسٹہ اور ابگر فتن ارکاٹہ تحریص نمود و بواسطت چند افوجے او فرنگیان ہزار
ساکن بہلو سے بند رفتن بہد ایت مے الدین خان شد نہ بہد ایت محی الدین بنان بانور الدین خان گو پاسوی کہ از دولت نظام الملک
در ارکاٹہ لوامی ریاست می افروخت شانزدہم شعبان سنہ ہزار و یک صد و شصت و دو روز سے صاحب کردہ اور شہید است
نام جنگ بہ اجتماع این ستمہ پانہفتاد ہزار سوار و توپخانہ بسیار و یک لک پیادہ تا پہلو سے بند کہ پانصد گروہ جریبے از
اورنگ آباد است شتافت و بستم بیع الاخر سنہ ہزار و یک صد و شصت و سہ ہجری سہ پاس کامل پختخانہ فرنگ گرم بود
با آفر فرنگیان فراسیس نہریت فرستند و بہد ایت مے الدین خان کہ سیر آمد و مجبوس شد نام جنگ متوجہ ارکاٹہ گردید فوج سے
برقع فراسیس منہم تعیین نمود از اتفاقات بر فوج گر پو چشم زخم از دست فراسیسیان رسید و تکتہ نصرت گدہ مچنے کہ پاس
تحت کر نامک است تبصر فراسیسیان و آمد نام جنگ باز دہم شوال سنہ ہزار و شصت و سہ ارکاٹہ کو چ نمودہ سرداران
افاغنے کر نامک مثل بہت خان بینی غوسرہ کہ ہمراہ بودند با ملٹا با فراسیسیان در ساعتہ و جو اسیس خود فرستاد فراسیسیان
کہ در زرقاٹہ پیچھے اجتماع داشتند بقصد شہنشاہ طلبیدہ روز ہند ہم محرم سنہ ہزار و یک صد و شصت و چہا ہجرتے آغش سید
بجا یک جنگ انداختند نام جنگ در عین گیر و دار فیل سواری خود را بجانب افاغنے بر اند تا با شقا ق اینہا فرنگیان
بشکنند عین کہ فیل سواری نام جنگ قریب قتل بہت خان رسید بہت خان کچرا فنگلی بر و سردار و ان سینی نام جنگ رسید
و او از ان در گذشت بعد شہادت او افاغنے و نصار سے بہد ایت مے الدین خان را بریاست برداشتند بہد ایت مے الدین با پور
عزیت آباد و بر سردار کاٹہ عبور نمود و در ملک افاغنے درآمد تا خوشے بہد ایت مے الدین و افاغنے کہ از چہنگاہ مضمر بود علائق
طرفین قتالی فاشس نمودند بہت خان و دیگر روسای افاغنے بہ قتل رسیدند و بہد ایت مے الدین خان نیز بہ قتل رسید و این واقعہ
در ہند ہم بیچ الا اول سنہ ہزار و یک صد و شصت و چہا ہجری واقع شدہ و بعد از ان سرداران شکر صلابت جنگ ابن نظام الملک
را بریاست رسانیدند و آخر کار چند اتر پستور دیگر قاتلان نام جنگ بہ قتل رسید چہ محمد علی خان ابن انور الدین خان
نویاموی بوشہ مات پدرش نور الدین خان قلع بر جا بلے را کہ شہین گاہ او بود قائم کرد و چون نام جنگ بار کاٹہ آمدہ بود
محمد علی خان بخت پیوست و اعزاز یافت و بعد شہادت نام جنگ بقلعہ بر جا بلے تیاہ کرد و رین وقت ریاست ارکاٹہ
بہیندہ کہ بہ پہلو سے بند شستہ بود عاید گشت و با عمامہ فراسیس بہر جا بلے رفت و محاصرہ کرد و محمد علی خان متحصن شد و کمر
طلب مدد از صلابت جنگ نمود میرٹھ محمد علی خان ناچار فرنگیان آنگریز ساکن چینیٹاپٹن در ساخت و با پٹان بمقابلہ
چند ہزار آدمی و زے صاحب نمود چند اوسنگیہ شدہ بفرہ شہیمان سنہ ہزار و یک صد و شصت و چہا ہجری مذکور شد بہد ایت
یک ہزار و پانصد فراسیس کاروے نزد محمد علی خان اسیر آمدند محمد علی خان ارکاٹہ سے قتل گشت آن زمان ایالت

و کهن نظام الدوله بن هفت جاہ رسیدہ بود و در سنہ ہزار و یک صد و ہشتاد و چہرہ نظام الدولہ ہامینہ و چند باناک کہ ذکرش در
 مسور گذشت در ضمن احوال پیا پور بعد احوال سکندرشاہ گذشت بسراکائیکہ لشکر کشید محمد علی خان با اتفاق انگریزان با او
 رزم کردہ نظام الدولہ و چند باناک و در سنہ نہم گشتند محمد علی خان ظفر یافت و عزم متقل گشت و دیگر با چند باناک ہاست
 ہزار سوار و چہار ہزار پیادہ آمد و در سنہ ہزار و یک صد و نو و چہار ہجرتی شہر پناہ ارکائیکہ محاصرہ کرد و راہی ہر بر نایب محمد علی خان
 دو ماہ تمام شد ہ جنگ نمود و ملک از محمد علی خان رسید تا چار سہ کرد و چند باناک قلعہ و شہر گرفت و ہر چہ یافت ضبط نمود
 نواح ارکائیکہ بی چراغ نمود ناموس عالمی بیاد رفت و غنقریب آن در سال مذکور جنرل کوٹ و صاحب کلان کلکتہ بدر اہم رسیدہ
 و با حیدر نایب رزمی صعب نمود و حیدر نایب منہم گشت چنانچہ در سبوز نوشتہ شدہ مولف ہفت اقلیم مذکور آن ہندوستان ظاہر
 بروکھن کہ نام مجموعہ ولایتی است اکتفا کردہ در زمین اکبرے و خلاصہ تاریخ می نویسد ہزار صوبہ و سیاحت میان دو کوہ جنوبی
 آب و ہوائیکہ و در دور و صحرا می آن فیلان بسیارے ہستند و درین صوبہ ہشتاد گدہ قلعہ سنگین پیشتر رفیع واقع است و
 سہ طرف آنرا دور و گرفتہ و ایضا صحرا بر ناک کہ نیز لہیز گونیہ صحراست سنگین بر روی زمین سطح و در میان کونہ کہ بدو ہندو
 بیانش کنند و در چہار گز رہنے آن چاہ است بر استخوان کہ در وقت سنگ گردد و بدستور خیمہ است کہ ہر چہ دروے افتد سنگ
 مے شود و در آن صوبہ سعدن الماس است و اہل حرفہ آنجا پارچہ نیک یافتند و در آمد و در بیل کان فولاد است و آوندہ سنگین آنجا
 نیک می ترشند و فرسوس آنجا را گشت و استخوان سیاد ہست و در آن جا شیش کیانام جامی است معبد گاہ ہندوان و آن
 چشمہ است عمیق و بدر از می بنہای یک کردہ و اطرافش بلند چون کوہ و آب شور مے دارد و ماہ آگینہ و صابون و شورہ از آنجا بدر
 مے آید و در آن نواح میمون و بوزنہ بسیار می ہند و درین صوبہ ہزار و دو باناک بسیار آنجا گنگ گوئیے کہ تمام گویم عابد
 مشہور است و آنرا گودوری گویند و از کوہ ہانز دیکتر مے جو شد و از ولایت احمد نگر گذشتہ بصوبہ ہزار مظنگانہ رود و درونہ
 طرف بدریاسے عمان فروریزد و طول آن صوبہ از بیانہ تا یہ گدہ دو صد کردہ و عرضش از ہزار تا ہند نہ صد و ہشتاد کردہ شرقی
 بسیر گدہ و شمالی بدر و غربی بنانہ و جنوبی بلکانہ و در سہ کار متحمل دو صد بر گدہ تنان این صوبہ است و در خاش صد کردہ و ہفتاد
 و دو ملک و ہفتاد و ہزار است و سلاطین ہزار را ملوک عادل شاہیہ نامند و اول ایشان فتح اللہ عماد است و او از امالی پیا پور
 بود بظلمے افتاد و در سہک غلامان خاجمان کہ قبل از سلطان بہینہ حکومت بر او داشت متوقف گشت و بعد فوت خان جہان
 در خدمت سلاطین ہندیہ مقرر متبر گشت و در عہد محمد شاہ شکرے چون عنایت خواجہ جہان گادان حکومت بر او خطاب
 عماد الملک یافت و ہشت صد و نو و پنج ہجرتی خطبہ و سکہ بنام خود کردہ و خود را عماد شاہ خواند و پس از او پیشش در بانین علا و لہیز
 عماد شاہ و بعد از او نفاخان و گئے کہ از غلامانش بود بر بان عماد شاہ بن دریا عماد شاہ را در مظاہر بتخت نشاند و باناشد با
 ابرہیم قطب شاہ و الے خاندیس اتفاق کرد و نام بر بان عماد شاہ را از خطبہ بیف گند و بنام خود خطبہ خواند و بنام صد و ہشتاد
 و ہشت ہجرتی نفاخان و پیشش شہر خان و بر بان عماد شاہ بردست نظام شاہ ہجرتے والی احمد نگر و دولت آباد و در ہجرتی بہ قتل
 رسیدند و دولت عماد شاہ بیان پیر گشت
 صوبہ خاندیس صوبہ متفر است و بر بان پور در آن شہر نونہا است و ملک نصیر خان ابن ملک ارجا آنرا تہمیدہ نمودہ

از اورنگ آباد دولت منزل مسافت دارد و از اکبر آباد تا برهان پور دو صد و شصت و هفت گز و در جیب پیمایش آمده در خلاصه
 تواریخ می نویسد که شهر مذکور بر ساحل دریا می بنی واقع است و مردم اهل بند در آن شهر آباد اند و در حوالی آن شهر باغات فراوانست
 و درختان سدر و عودنی ثما پهنند و کسب کار آنجا اکثر تجار در پیشه جاش می نیک و متول بسیار باشد و پارچه پیرس مضاف و
 را و باگوری و ساویر مان پور بهترین نمود و نمره های آن شهر پیران و بوری و کوی و بین و طول این صوبه و نوزکالو که
 می بیند بیست و سه است تا ایلیک که متصل ولایت احمد نگر گجرات است هفتاد و پنج گز و در عرضش از جانب نو که بالوه
 سال دارد پنجاه گز و در شرقی آن براز و شمال آن مالوه و جنوبی خاندهیس و پنج سهر کار شتمبر دوازده محال تلخ
 آن صوبه است و در افشش چهل و چهار کز در سی و شش لک فوزه هزار دهم است و بروایت مولف
 صحیح صادق ملوک خاندهیس فاروقی اند و اول آن طائفه ملک راجاست و نسبتش بقویله
 به برهان العارضین ابراهیم ادهم ایلخانی پیوسته بقاروقی عماد ابن الخطاب می رسد با جمله
 طاک ارجب الدین خان جهمان که پدرش از امرای سلاطین دیلی بود عبیدر مبدلت
 افتاد و با آخر در لشکر پان فیروز شاه دیلی پیوسته و او بشکامیل تمام دولت و پسر زریگی با خود گرفته و چکار
 رفتی روزی فیروز شاه در شکار گاه از سیاه دور افتاد و گرسنگی شد ملک راجا از دور بدید که شکار یکدیگر پیش او رفت
 و گفت گرسنه ام ملک راجا آنچه دولت پیش آورد سلطان در عاقل رسید ملک راجا حال باز گفت سلطان فرمود که
 بهر الامارت پیش من گئی دیگر روز ملک راجا بدرگاه او آمد بستان بلده تمانیس از بلاد خاندهیس با قطع او داد و ملک راجا
 در هفت صد و هفتاد و هفت جیره به تمانیس رسید و راهی تلنگان و رایان آمد و در آن مطلق ساخت و بر کوی و دره تخت برد
 تا که کنکه بر اندر پیشکش گرفت و تخت و بهر ای سلطان فرستاد سلطان او را اقطاع غیر دو و عادل خان لقب نهاد و ملک راجا
 و دختر خود پسر پسر شنگ والی مالوه و دختر او را بهر خویش ملک نصیر بنوخت و او را ولی عهد ساخت بعد از ملک راجا پسر
 ملک نصیر خان فاروقی جانشین گشت و خطبه نام خود کرد و در آن سلطان احمد گجراتی نصیر خان خطاب یافت و دختر برگزیده و سر او
 شهنش کرد و شهر برهان پور بنامند و قلمه اسپر کشید و در زمان او آن ولایت بنام خلیس معروف شد یعنی ولایت خان گویند قلمه
 اسپر و تصرف شاه پیر از رگنران دیار بوده و آن قلمه بنام او مشهور است بعد او او انحصار بر اسی محافظت کله در بر ساخت
 بود چون شاه جانشین پدر شد از آن بزرگ و سنگ ساخت پنج هزار کار و پنجاه کار گاویش و شصت هزار گوسفند جمع آورد و بکثرت
 مال از سایر زمینداران آن مملکت ممتاز گشت نصیر خان نویست که آن قلمه را بدست آورد با پنج فوشت که اجه بکلان و غیره
 عزم رزم دارند و قلمه تمانیس و تصرف بر آورد ملک اختیار است و قلمه النگ پشیمان متصل است خواج که هلال مراد قلمه
 جاو علی اسپان رضا و نصیر خان دو صد و هفتاد و دو و بیست مرد در آن نشانند و به قلمه فرستادها شنید که مادر نصیر خان
 آمده لاجرم به پشیمان شرافت مردان محض بیرون آمدند و او را بکشتند و بر قلمه اسپر یا یافتند نصیر خان و بعد از او فرزندانش
 در اموال یعنی اسرافت کردند و آن اموال بود تا آنکه اکبر بادشاه قلمه اسپر کشید و با جمله بعد از نصیر خان پسرش میران
 عادل شاه در قلمه ایلیک بجای پدر نشست و بعد از او پسرش میران مبارک شاه و دشمن از او میران عیسان مبارک بجای نشست

نشست و خود عابد شاه خواند و زبان گوید و او را در این طبع یافت و شکر بجا کند و شکر و طغری باز گشت از بزرگان میان گفت آغاز
 نهاد و خراج بمانی گفت و باز از کرده استغفار کرد و پیشکش چند ساله در بند و چهار بی سلطان محمد بنکوه بگفت که متوجه خاندان بود و در سنه
 و بعد از او میران و او را شاه برادر میران سلطان مبارک شاه بکومت نشست و چون در گذشت پیش فرزند خان و عالم خان
 و دختر زوگان نظام شاه که از اصفهان نصیر خان بود و در چند روز با دیگر بکومت نشستند و بعد میران انا عادل خان بن نصیر خان که دختر او
 سلطان محمد و دیگر بگفت بود و در سلطان سلطنت خاندان خود سلطان محمود و دیگر بگفت سلطان محمود و دیگر بگفت سلطان محمود و دیگر بگفت سلطان محمود
 خاندان خود بگفت سلطان محمود و دیگر بگفت سلطان محمود و دیگر بگفت سلطان محمود و دیگر بگفت سلطان محمود و دیگر بگفت سلطان محمود
 شاه حسین پسران از انانی دست عادل خان اعظم همایون قصد قلعه کالیسه کرد و از انانی استیضایش گرفت و از او سپرد و دختر زاده
 سلطان محمد بگفتی محمد شاه بادشاه شد و چون همایون بادشاه گورکانی بر سلطان بهادر بگفتی طغری یافت بعد از فتح غرم تسخیر
 خاندان کرد و نظام شاه و عادل شاه و عماد شاه و قطب شاه خوانند که بعد از محمد شاه بر ما پیور آیند همایون بادشاه از ان غریبت
 در گشت و بقلع و فتح سیر شاه اتقان روی بیگانه آورد و محمد شاه با اتفاق قادر شاه مالومی مالوه را از تصرف سپاهیان
 پتایون بر فون آورد و بعد از او برادرش مبارک شاه و پیش از او پیشش میران محمد شاه و پیش از او پیشش حسن خان که نور سال
 بود بگفت نشست راجه علی خان بن مبارک شاه که بدرگاه اکبر بادشاه در عهد برادر رفت بود بگفت سلطان محمود و دیگر بگفت سلطان محمود
 و او عاقل و شجاع و عالم بود و بهر اید بدرگاه اکبر شاه می فرستاد و بعد از او پیشش حضرتان بن تاجه علی خان در بریان پور
 سلطنت رسید و خود در بهادر شاه خواند و پیشش پیر خجست و چون شاهزاده و انبال بن اکبر بادشاه بدکن آمد مخالفت و رزید
 اکبر بادشاه شریعتی نداشت بهادر شاه با شیر خان مقصن گشت و با آخر قتل سپرد و بگفت اکبر بادشاه شتافت و در بهار و
 نشست بچرخ دولت فاروقیه بر آمد و بهادر شاه در جیش بهر د-

سرگذشت و کمینان

پوشیده ماند که در باب حسب و نسب فرمان رویان ممالک و کمن از تواریخ پیشین روایات بسیارست و بنده می از ان
 درین اوراق مرقوم شده اکنون کسانی که درین زمان در ملک دکن تصرف اند برین از انما بقلم آرد که بعضی از ملکات دکن
 در عهد محمد اکبر بادشاه پیشش نور الدین محمد بهانگیر بادشاه و خلف ارشدش شهاب الدین بادشاه سلاطین گورکانی تصرف
 در آمد باقیه آنرا از محمد اورنگ زیب عالمگیر بادشاه بن شاهجهان در عهد خویش در دست بست و در سال هجری سنه ۱۰۰۰ و در آن
 سنه زمین را از خاکشاک و مفا سید و مقامی شل سبور و پیشش سما و غیره صافی گشت و چون عالمگیر در گذشت راجه
 ساجو این سما که در عهد عالمگیر سیر شده بود و با آخر خود از تصرف جنگ ذوالفقار خان شده علانیه ملامت او را اصلاح
 ندیده با شاره شاهزاده محمد اعظم شاه این عالمگیر گریز نیندند راجه ساجو راه دکن پیش گرفت راجه حرفت بنده می از احوالی
 راجه ساجو و امرا و بقلم آرد راجه ساجو پیشش راجه ساجو است و راجه ساجو پور بمقام است چون راجه
 ساجو از فتنه گریخته بدکن آمد جمعیت کثیر هم رسانید و غارت گریه پیش گرفت و با آنرا ساجو گره بگفت نشست و ساجو

۱۱۱

در وقت خلافت

بر او زاده را جیسا که فرمانروای مملکت بر ناکه که از بروی در پای گشتناسب بوده و بالاجه پندت کیے از نوکران عهد و راجیسا هو از
 جمله است بر دنان بوده است بر دت بر دنان ایشان نیست و بر دنان امر اسے عمدہ را گویند چون را کس و بودر گشت و او
 پندت که ولید عهد شو در امرای عظام مملکت را ایسا خود دانست که زده که فتنه زو جی را جیسا ہو منصفے را جیسا رام ناسے را از او پند
 خویش و بقولے محبوبے را ابتلاش بہت آورده از اقر باسے ماورے خود قرار داده بجای را جیسا پندت نیدہ و امراتہ بتشکس کہ دند
 او مجبورانہ دستارہ کہ پندت پیش پر دت بالاجه پندت کہ ذکر شس گشتت و پندت پندت سپر بزگشس بابے را و ددیگر چاسے
 اپانام چون بالاجه در گشت پیشس بابے را و بن بالاجه بجای اوشست و پندت پندت گاہ ساخت و در عهد محمد شاہ لغزان
 را جیسا ہو کہ انوقت در قید جات بود و کرشک پندت و ستان کشید و بتاحت و غارت پر دت و از اکثر ناظمان صوبجات چون
 بہ طریق نمیلندی گرفت و بر بعضے صور پیش مالوہ بانعام تصرفت را و ددیگر پندت کیے رگناتہ را و تا اکنون کہ سنہ ہزار
 و یک سنہ و نو پنج ہجری است بقید است و باقلیل کا و متفق شتہ ہا بر او زو نامی خود متفق گشتہ باعانت انگریزی جنگد و
 ددیگر را نام بالاجه بنام نسا دشمنور بودہ و بریاست پندت بقیام دشتہ و جنگام امارت و حکومت بر پندت امرای عظام غالب
 اند و پندت ہاے ایشان سنولی شتہ و قلیلے ایشان گشتت و رام را جیسا کہ بجای را جیسا ہو دستارہ کہ ہر سنہ ریاست
 بتنام پندت بطریق مغربہ بانیتا خود بہت چنانچہ تا اکنون پیش اوج رام سپاہ او لاد بالاجه و دت سے ناسند با بچہ بانما
 رتن بابے را و سپر دت یکی را بسوس او نام بودہ و او پندت کہ بہا لوزیامت کثیرا و را بنا بر نشانیدن برخت و پندے از
 دکن آورده بود از احمد شاہ ابدالی در افیح نمود این چاہے اباد را فرزند سلطت عالمگیر شانسے با اتفاق احمد خان بنا گشس
 فرخ ابادی و ددیگر بخان و محافظت رت روسای ر پندت و جماع المدولہ ابن وزیر لہاک ابو منصور خان بہادر و غیرہ امر
 پندت سے صعب کردہ و قتل رسانیدہ نقیب اس آکک بسوس او و نما و از دکن آمدہ بودند از انجا موضع مالی بہت شتافت بنا و
 بصور ابدید یعنی دانا یا ان از بہت احمد شاہ ابدالی کہ سکر عبارت از حضور تو بہین بہت شت و بسپاہ در ان استقامت
 گزید احمد شاہ وہ کہ وہ اطرت حضور را گزشتہ تا ختن گرفت و رسد غلہ بند نمود و گویند پندت سا کہ کوہ جہان اباد بازشد مو فور
 از غلہ و غیرہ و بحیثیت دوازده ہزار سوار عزیمت شکر ہا و نمود احمد شاہ از جاسوسان این خبر تیدہ بگشتہ فرت خود کہ قریب
 پنج شش ہزار سوار پندت بر گویند پندت تمین نمود ایشان بر جلی است جمال شکر بگیرند و ہفتاد و ہشتاد کردہ قطع مسافت کردہ قدسے
 روز ہر آمدہ بر گویند پندت چون بلائی ناگمانے رسیدند پندت کہ ازین دست برد قائل بود و مغرب گشتہ روی بہ بہت نمود لہا لہ
 و سگنما تعاقب کردہ ہر را لہمہ تیغ بیدرین سافند و سر گویند پندت سابریرہ مظفر و منصور و افضل شکر احمد شاہ شہ ندر سوار
 با مر اسے ہند خود ایشان تحقیق کردہ عرض نمودند کہ سر گویند پندت بہت با بچہ چون سابریرہ و بیرون باشا رسیدن شند ز شدہ ہیا ان
 و غیرہ دو آب لاغز و ناتوان و مردم ازینے قوی ضعف و ناتوان گشتند اما با سار سہ گویند پندت بگشتت سپ و شتر و قنات
 بسوسے بر دند چون خبر شتہ شدن پندت و مانع فرستدن بسج دکنینان سکر رسید ما چوس منظر لہا لہا شند لہا را و بانما شت
 شد و گفت معلول نیست کہ از صابریرہ بریم دندم گزیر کنان برکن شتایم ہوا و پندت کہ گفت کہ بسوسے او سابریرہ
 نشانیدن بہرخت و پندے آورده ام حالایقت قدسے زیم باید کرد دیگر اسپان و سپاہیان مراعاتت گزیرد خباک گزیر بہت

پس ابراهیم خان کارهی را با نو پناه سنگین در صهار گدازند خود با فوج بر آمد و صف قتال بسیار است احمد شاه ابدالی امرای بند را
مقدم ساخت افغانان و بر پهلایان ستوار تر ز سبب کزند و دکنینان بخروش آمد و قتالی فاحش نمود چند گام ایشان را پس
بردند اما فغانه و بر پهلایان و غناب ریشماسه خود را ابدان گرفته شمشیر با کشیده حمله سخت آوردند و کمینان ثبات و رزید و پهنی
صعب نمودند قریب بود که در فوج هند و ستان تنگه افتد و غیرت و روبرو به احمد شاه ابدالی با فوج خود ایستاده تماشا بگرد
ایستاده و سیر و خوشی را ابشاره حکم قتل فرمود و از قلب گاه بگوش خویش هشتاد هزار سوار بجزارد حرکت آمد و تقویت ده هند بان
گردید و از هجوم و پوشش شکر خود خوردان را رگیزد و در شکر گلی فاحش بر دکنینان افتاد و بیک چشم زدن از کشته ما بستن
گردید بسو اس را و بقیل رسید و بها معلوم شد که چه شد و تمام روسای شکر به قتل رسیدند احمد شاه ابدالی نظر یافت و این
واقعه در هزار و یکصد و هفتاد و دو و هجرت اتفاق افتاد و ضایق مشهور است و معروف که بهمان دوران معرکه زخمی شده خود را
در زیر مردمان پنهان کرد و هنگام فرصت راه دکن پیش گرفت و بقدر طاقت قطع مسافت کرده در ردت بمید بکن رسید و به پونا
رفت کسی او را نشناخت خصوصاً برادرش او را ذلل ندادند و او هر گونه علامات و نشانه داد و فائده نکر و ملک بحسب افتاد
و سخات یافت و کجا کجا که زلفت تا آنکه در بنارس آمد و از روی اسناد قسطنطنیه مبالغ از مهاجرین بنارس بگرفت و در هزار و یکصد
و نود و چهار سیاه فرامی کردن گرفت بیت سنگه را چه بنارس اورا بگرفت و بانگه زبان سپرد انگر زبان اورا و قلمه چنان
حبس کردند اکنون که هزار و یکصد و نود و پنج هجرت است سعاد و در قلمه چنان مجوس است و مردم دیده می آید پیش ازین
و قتی از امیر خان میگویم که از امرای متقدرین باجی را بود از مرگ و حیات بها و پرسیدم او بخندید چون او به پهلای مانند بود
و در رزم بها و حاضر بود زبانه طهار را او که در آن معرکه حاضر بوده و جان بجا است برده بار اتم حرف بیان کرده که بها و
تقتیل رسید و می گفت که در آن شکر سوار بوده و اهل خرقه و خدمت بیرون از شمار بودند افواج ابدالی تا مقدر اما غناب ایشان نمودند
درین اثنا هر که با فتنه قتل رسانیدند از آن شکر قریب سه چهار هزار کس از غرضه گاه که نمونه مختصر بود بیرون بردند و در آن یا
سالها در از انبوه شکر و سپاه بوده اکنون که دو آرزو سال از آن گذشته این قدر سپاه که حاله می بیند فراجم آمده که
و اسے پونا از طرف خود ام چند کنبش پیشو آمده با ایشا جی پندت دیوان و شمشیر کوچی بکرو و سیندری پیل بود دیگر روساے
هند و ستان فرستاده در همان ایام قسم حروف آن شکر را دیده بود قریب پنجاه هزار سوار پر حجت پنجاه هزار ما بوده باشد
و قریب شش صد ضرب توپ از خود پراگ دارد و با زارش بکثرت موفور بدستوار دوسه باروشاه و شاهزادگان بودند
او در جویانگاه که بار چسپه با فتنه و کلال که ظروف گلی ساخته و دروغن فروش که تیلی باشد اینها همه اسباب و آلات
حرفه خود را امردمی داشتند و دکان بقول فروشان بکثرت بوده و هزاران سفال گلی از گل اینا شمشیر کشتی در آن زمان
عرض کرده بودند و آن سربشده شاخ و برگ بر آورده و هنگام کوپ خود در آن بر سر گرفته همراه می بردند و کمینان را به صلح
پیشنه است که برای نان خویش بجای بر نبرد و دیگر از توپام و کثرت مرافقه و بزازه و عطاران و بقالان و غیره اهل حرفه
بگویی هر کس در چینه را که تمنا کند در آن اید و موجود بود با بگلی سپرد و هم نانا ما بود و وسوم نارمین را و نام داشتند چون بانها
غیر قتل بها و وفات شدن شکر سپید از غم میضی شد و در گذشت پیشش با بود و درین زمانها در پونا کشته می شود

حدیث

بعد از آن سال و در گذشت و بعد از آن در این راه و این نامها بگوشه است و یک سال حکومت کرد و گمانته را و این بابی را و
 و برادرزاده خود در این راه و این چیل و قریب گشت و اعیان ملک از او منقرض شد و بر پایش رضی نگاشته در شمال این احوال
 زوجه نرین را و پسری را بنام و نام موراد نام نهاد اعیان ملک مادهور و این نرین را و این نامها این بابی را و بر پایش نگاشته
 اکنون که هزار و یک صد و نود و پنج چهل و شش به نه ده سال رسیده بریاست چون قیام می دارد و گمانته را و این چیل و قریب
 بانگر نرین در ساخته صد و شورش است چنانچه نام های بسیار میان گمانته را و این احوال مادهور او واقع شده و می شود
 چنانچه در نرین و یک صد و نود و چهار گمانته را و با اتفاق خیل گاؤز که اکنون بختاب چیل منطاب گشته احمد آباد گجرات از دست
 آنهاست سیندیه و بکوبه و غیره و ساسه و عمو که مادهور او بر زمامی متواتر متفرع نموده بنا بر شیخ و دیگر جایا میمانند این گمانته را و
 و لشکر بیان مادهور او مانده و در جنگ استتال می رسد و در و گمانته را و این یک سپهر منطاب بوده است که بابی را و
 نام دارد و دیگر منطاب که سپه خوانده گویند و از امرت را و نام و پشت و جنبه ای با برادر بابی را و او کلان را یک سپهر بوده که بهاد
 نام داشت و او نیست که در زرم ابدانی مع بسوس او به قتل رسید چنانچه گذشت منصفی مانند افتاد بابی را و در پونا شمشیر
 سید از دور اکثر ممالک و کن شرف اند و بسیار از مملکت هند و سمان بنا بر بعضی سلطنت و عهد هم شاه مستولی شده بودند
 چنانچه تا جنوبی کنار گنگا قبیح و مشهور و کوره دانا و در طرف مشرق صوبه او شیره را که کشک نامند و از امرت جنگ علی در کمال
 ناطق هم بنکار که گویند بهوسل و کنی را که از برادران در مقدم راجه ساهو بود و در چوئنه بنکار که بعد از زرمه است بسیار و او
 بودند و در طرف مغرب و جنوب شاه جهان آباد و اکبر آباد بر تمام راجه ساهو و کچو و اهر و اناس او در پور سلط بودند
 و ممالک ایشان را از و بخش کرده یکی از آن بر پوتیمان را و او بودند و در بخش دیگر خود شرف شده بودند احمد شاه ابدالی ایشان را
 بر اند چه ملک با بین گنگا و چون از آن هنگام بیرون رفت از آن جمله که کوز لوزیر الممالک شجاع الدوله بهادر و انا و ده سجا قضا
 رحمت خان در پید و دیگر بخش الممالک احمد خان بگانش که پیشتر در تصرف ایشان بود تفویض نمود اکنون این اصل جنوبی
 همین که قلعه گوالیار است و بر زرم نرین ایشان را بر زرم اما در نواح زور با سپاه انگریزان که رئیس آنجا کلنل گاؤز نام
 دارد و هنگام زرم بر پامی دارند و شرف نیز در آن فضا یا حاضر بوده چنانچه این فضا یا در ضمن او همین و شروع مرقوم
 است و اکنون که هزار و یک صد و نود و پنج چهل و شش است از مملکت هند و سمان صوبه او همین در تصرف مهاجری سپهر است
 و گویند که مهاجری سپهر غلام و غلام زاده افتاد بابی را و است و بکوبه و لکر و گویند که برادر زاده ملهار بلکر است سپهر
 اند که اکنون در و کن هند بیان بر همین که از گرد و بابی را و اند و دیگر نرین راجه ساهو که بهوسل اند اکثر جاها ریاست سید از
 مثل مراد بابی این خانوی است این را گویند بهوسل که در ناگ پور علم ریاست می افروزد او را و نیز در تصرف است به مالوه
 همین نامند و اصل هند و سمان است از و یار و کن تعلق میرا در چه این طرف زید و واقع است بدستور احمد آباد گجرات
 در ریاست زرمه جدی فاضل است در بیان هند و سمان و در کن و ساحل جنوبی از او در کن می شمارند بالجه او همین تر و
 مؤلف غلام تاج شهر است قدیم که در زمان سابق تخت گاه راجه بکر باجیت است برادرش راجه پهر تهری وزیر او و
 اینجا حکومت کرده و راجه نرین است که بر دهن در ضمیمه سین دالی بدر عاشق شده و او را بنخواست و قلعه ایشان را

شخصی غرضی یا فنی نظم آورده بنودان گویند که تحت گاه راجه کرن مزبور بوده رشم حروف احوال قلم مزور در ضمن کسر آباد
 نوشته است و مولف صبح صادق گوید که امین از انبیه بکر حاجیت است و قصه تولد او چون عجیب است در ضمن دلی مرقوم نموده
 و بکر حاجیت در او صین صدی سبت که معمول بهندریان بران پنج است و حالاً سا بر برنج حبس یک سو ای است که درجے مگر تعمیر یافته
 بوده باشد اما چون رشم حروف بعد بشوید این اوراق تحقیق نمود معلوم شد که پنج حبس یک سو ای نام تمام مانده چه اورا دست
 احیل فرصت نداد که با بنام رساند مولف خلاصه تاریخ گوید روست شور بانان امین که نزد و شکفت آنکه گاه کار
 برور و مور مورچه سبز شیرین از ان رود بر آید و مردم از ان سبز صر فنا سازند و بکار برند۔

سکار چندیر

شهر سبت قدیم و قلمه سنگین در روز زمان پیشین سه صد و هشتاد و چهار بازار در و بوده اکنون چند ان آباد و نادر و پارچه قلمه
 محمود و سال آنجا بانام است پوین قصبه است و تخانه در آنجا است که اگر نفاه در و نوازند از بیرون میخاس آوا
 از آن نشنود و مولف تاریخ صبح صادق گوید که بدان نازده اما کمال نام بوده و از انبیه بکر حاجیت است مند سوز شهر سبت
 بزرگ و دوازده گره دور آن قلمه بود در ایام سابق راجه باسه آند بار اوران ملک بوده و اکثر مراسل طین خا
 آنجا است که سلطنت آنجا کرده اند در آنجا وقع است و بار که پیران مشهور است شهر سبت مخمف و در تاریخ صبح صادق
 می نویسد که از انبیه بکر حاجیت است و آن تحت گاه راجه بیوج و غیره نومس و کج پرگنه است و شهر سبت و عمس است
 و در کالین سنگین آباد و سبک دارد و در زمان پیشین شهر بناه جامید است و اکنون از س از و سبت است اکثر آقا قلمه
 در آنجا سکونت دارند و جهت غلام و دستار بانده چون بانام است راقم حروف همه اینے انگیزان آن شهر انماشا
 کرده تفصیل این مائے راند بعد از سلاطین سلف نوشته بود با بجملة آب و هوای صوبه امین معتدست بارش آنجا چهار
 ماه باشد و زمین این صوبه نسبت مزروعات دیگر جاگشت زار فصلین نیک مے شود و خوشخاش و گندم و شکر و انبیه
 و خرزیزه و انگور پتر مے شود و سالی در فصل و مینول بنایت پاکیزه و خوشبو و بامره سببول مے پیوند و در اکثر این صوبه سبب
 بسیار آمد و مردم آنجا پیشترش و زربقال و اهل جرعه باشند و از جمله دریای این صوبه نرجه و منور است و حول این صوبه
 از پایان که یہ تاپایان بانسوار و سیت و چهل کرده و عرضش از چند بر س تا نرجه ادر صده مے کرده و شرف مے آن
 باند جو غرب مے آن احمد آباد و گرات و جمیر و شمال مے آن زور و جنوب مے آن بکلا به از ناسبک و نرنگ پیوسته است و از
 شهر مانگ بوناسب در میان راه است با بجملة سکار این صوبه در امین و چند بر س و سارنگ پور و کوئٹے مدینه و غیره
 و در زور سکار شعله سکه و نه محال و مد غاشش مے و ششش کرور و نوردک و فستا و نر در دم است و در تاریخ صبح صادق
 گوید اول سیکه از سلاطین اسلام بر ملک مالوه و امین دست یافت و خمس الدین طمشیس مے دے بود و مملکت
 مے کشود و بیکے از ام سبب و پهلوی باگشت و بعد از ان دیگر بار بنودان بگرفتند سلطان ناصر الدین محمود بن طمشیس و دیگر بار
 آن دیار استخافت و سلطان علا و الدین مے از اصفانے ساخت پس از ان از قبل سلاطین امیر دے سکار دست

آن دیار پر دستخیز چون سلطان محمد شاه بن فیروز شاه در دہلی بر تخت نشست حسین غوری را که از صفای سلاطین غوری بود و بیست
یا و بسیر روسے بنوخت و لا اور خان لقب نهاد و بیکومت مالوہ فرستاد و لا اور خان غوری بمالوہ رسید و در دیار توطن گزید و مستقل گشت
در پشت صد و یک سیر سے سلطان محمد دہلی کہ از دست سپاہ صاحبقران اسیر نیمہ اور کورکان باو سپاہ اور و لا اور خان با حقراش
گوشید و سلطان چندی در آنجا بماند و دہلی باز گشت و گزشت پسرش سلطان ہوشنگ مخاطب شد باو شاہ شد و اورا اکشرہ پا
سلطان مغر گرانی و پیش از نزم و صلار و منی ادا و در پشت صد و سی و دو ہجری احمد شاہ بنیہ والی دکن روی بکمر لہ آواز ہوشنگ
با اور نزم کرد و منہزم باز گشت و زش اسیر گشت سلطان با عز از تمام مہند و فرستاد ہوشنگ در آخر عمر شکر کبوہ جانے کشیدہ و
دما لمان بر آواز ہوشنگ آبا کہ از امینہ او بود اقا ست گزید و در گذشت قبرش در مہند است و ہمیشہ آب از ان می چسکد
و ساکنان آنجا از کرامات اومی دہند و بعد از کسیرش محمد و شاہ غوری پس از محمود غزنوی بن ملک سینت از اولاد و لا اور خان
غوری با ہشت ہشتاد و مدرس و فوائق بنا نهاد و متوجہ جتوڑ شد و قلمہ کوئٹہ کشت و دیلانہ منہر ساخت و با صد ہزار سوار غزم
تغیر گرات کرد و در راہ غیر فوت سلطان محمد شاہ گرانی شنید با وجود عداوت تو فریت داشت و روسے بہ پریش نزد سلطان
قطب الدین گرانی فرستاد با وجود آن برو دہ۷ و در غارت ساخت و روی برام آورد و میان ہر دو بادشاہ مقابلہ عظیم اتفاقر
افتاد و انویان بہریت رفتند و زیادہ از دو صد سوار سلطان محمد غزنوی کشت و دیلانہ منہر ساخت و با صد ہزار سوار غزم
قطب الدین گرانی رساند و سپاہی روہ خاص درون رفت و تاج و کمر صغ سلطان قطب الدین برگرفت و بہ اردوسے
خود باز گشت و آوازہ اندخت کہ در گرانیان شجون سے برم سپاہ گرات در تو جمع تعاقب او نکردند سلطان محمود همان شب راہ
مند پیش گرفت و مبارک خان قاروقی والی خاندیس گشت و میر انانک کشتہ از پیشکش و سلطان در ان مان
اصلا اتفاقر نہ نمود و او بر بنجید و پیشکش باز گردانید و در حرکت آمد رانا عجز کرد و مالے و از ہر او فرستاد تا باز گشت و ہمیشہ
شد والی آنجا گیا و ہر اہر از غم گشت و جہیرا بیہت خان داد و بار دیگر غزم ملک رانا کرد و ماندل را قہر آقہر برگرفت و
چو آنہ خراب ساخت و غزم تغیر دکن کرد نظام شاہ بنیہ باور زے مصعب کرد و مالویان بہریت رفتند و کمینان بنا ست مشغول
شدند سلطان محمود غزنوی کہ نبات و زیزیدہ بود بر قلب نظام شاہ حملہ برد و غفر یافت و کمینان بہ بدر رفتند سلطان بہر را
محاصرہ کرد چون شنید کہ سلطان محمود دنگرہ گرانی با داد و کمینان متوجہ است از راہ کہستان گوند و راہ بمالوہ مر حبت نمود
و بند و رسید و متوجہ کپورہ شد و در ان دیار قلمہ جلال پور بنا نهاد و بند و باز گشت و در پشت صد و ہفتاد و ہجری در گذشت
و او ہمیشہ شنیدن اخبار سلاطین سلت اشتغال نمودی و از آثار ایشیان قواعد جہان را ہی و زرمی آموختی و ہر کرامال تکلف شدی
از خزانہ خویش و از ہی و آن و جہان نگاہ بانان طرق با نیافت کردی روزی شبیرے کی گشت ام کرد کہ ہر کجا در ملک من سبے
بہر بنید حکم آن موضع را بقتل رساند حکام بالک او لشکار سباع قیام نمودند و از انما اثر نگذاشتند چنانچہ بعد از فوت او سالما
در مالوہ کسے شمیر و گرگ نرید و بعد از او پیشش عیاش الدین غزنوی بادشاہ شد او کریم و عیاشش بود با ام گرفت کہ در عدد پدر
سبب انکے کشتی کردم اکنون ترک آن کنم و بہر ہتایم پس انچہ در تصرف داشت بان قناعت کرد و مند و راشاوی آباد نام نهاد
و پانزود ہزار ان و شہستان حج آورد و میان ایشیان امیر و وزیر و عارض و دبیر و صدر و مدرس و حکیم و ندیم و قاضی و کاتب

و سوزن و محافظت آن تعیین نمود و پانصد کبوتر را بجزایر اندازی و نیزه بازی آذوقه و بر سینه جای داد و پانصد کبوتر را
 شمشیر بازی تعلیم کرد و بر میره گذاشت و در روز باز ساخت و علوفه کسایر کبوترکان و دو تنگه نقره که هر تنگه بیشت آنه باشد و دو تنگه
 یک رو پیه می شود و در سن پینه و آثاری برین مقرر نمود هر جانور یک درجم او باشد چندین علوفه روزمره یا بد چنانچه طولی و شارک
 و اشال آنرا همان علوفه باشد روزی سوشه در خانه دید بقر سو و در سن غله و دو تنگه نقره نزدیک سو بر او نهاد و باشند و امر
 کرد هر گاه خدای را شکر گویم بنجایه تنگه بسنغان رسانند و با هر که سخن گویم هزار تنگه با و بدهند و او بنیامیت صلح و بر میره کار بود در
 مدت آن عمر نماز متجدد و قوت نشد و مکررت نمود یکی ستم خرمی پیش او برد و گفت که خرمیست سلطان پنجاه هزار تنگه با و داد
 پس ستم تن دیگر بزرگ آن سی با و روند و گفتند ستم خرمیست سلطان هر سر ابل بنیاز کرد و بعد چندی دیگر بیاید و سی با و رو
 که ستم خرمیست سلطان گفت اورا پنجاه هزار تنگه نقره بدهند تا گفتند مگر خرمیست راج ستم بودند که خداوند تعالی هر یک را
 اران بیخشن که ستم آورده چندین نان داده سلطان بخندید گفت تو از بود که کی از آن بیشتر آورده دروغ گفته باشد
 با پنجاه سال از سلطنتش بگذشت و حرکتی نکرد سلطان ببول بودی و اسل و بی طبع در مالوه کرد و در هشتاد
 و نه چهره سجده و در زنتور سید سلطان شمشیر خان حاکم چندیری را بدین او تعیین نمود ببول بودی باز گشت سلطان غنیات الدین
 در زنت صد پیش چهره در گذشت بعد از او پیشس ناصر الدین بلقب شهباب الدین باو شاه شد و خونریزی و شرب
 خمر پیش گرفت و یکچهاره شتافت و خرابی بسیار کرد و لشکر بکوشید و زنی را از خویشان را تا نموجاست و بینه و باز گشت
 و آخر از ملای و مناسبه توبه کرد و در زنت صد و شتر ده چهری در گذشت بعد از او پیشس سلطان محمود باو شاه شد و در زنت
 غم خویش از تنگب میدنه رای که از بزرگان او بود عاجز آمد چند آنکه بخرد و است کس از مسلمانان در خدمت سلطان
 نماندند و بسیاری از حرم او را بر حیوان منصرف شدند و خواستند که میدنی رای را سلطنت بر گیرند سلطان آگاه شد و
 پیمانہ نکار بگریخت و بگریخت رفت سلطان غمگراقی اورا اعزاز کرد و باو در تخت نشاند و به امر او او بکوست مالوه رسید
 و نوزده هزار چهرت بکشت میدنی با اتفاق راناسا لکا سلطان رزم کرد و اکثر امرای سلطان قتل رسیدند سلطان نفس خوشتر
 آمده قمتال شد قریب صد زخم با و رسید بر حیوانان از شجاعت سلطان خیر ماندند و بفرمان را نماندند و بگمش آوردند رانا
 اورا چون بد بدست بسته پیش ایستاد و به سما لجه جرحت او پیش رفت و چون یک شد با نیزه اسوار بید سنے خواست سلطان
 دیگر بار سلطنت رسید لیکن کارش را رونق نماند به سکن در خان در مهندیه میدنی رای و چند بری و سلهدی از خویشان سید
 در سارنگ پور ستمغلال و ستمند سلطان سلهدی رزم کرد و نظر یافت و صد پیل بدست آورد و سلهدی طاعت کرد و در زنت صد
 سه و دو صد خان برادر سلطان بهادر و اسل بگریخت با و پناه برد و بهادر اورا طلب نمود سلطان جویا گفت که چون راناسا لکا
 در گذشت در عهد پیشس بی زنده خان بفرمان سلطان تاصد و دینور غارت کرد و بیوت و کوه سلهدی و غیره از سلطان ستم بگریخت
 نزد سلطان بهادر رفتند سلطان در کار خویش حیران گشت و نامه سلطان بهادر نوشت که تربیت یافتگان آن شان و نام خود ایم
 که سجدت آیم و بهرادر رسم سلطان بهادر در زنت خود و خواست سلطان محمود فصلی تویم نمود و در آن غزبت در گذشت سلطان بهادر
 بر بنیاد و لشکر میند و کتیبه محمود شاه متحصن شد و در قلوبه معیش بر درخت امر گفتند که به حکام معیش نیست سلطان گفت و نام که دولت

بسزاه بنا بران زندگی چند و میشادی گذرانم پس در نهم صدوسی و هفت سلطان بهادر بر قلعه استیلا یافت جا مد خان برادر
 سلطان بهادر بدکن گریخت و سلطان محمود و طلحی تا جابر نزد بهادر شد بهادر او را تکریم کرد و پس چون در سخن دشتی کرد
 محبوس و مقتول گشت مملکت مالوه بسطان بهادر گجراتی رسید سلطان سلمدی را اجین و سارنگ پور اقطاع داد
 و گجرات بازگشت و دیگر بار مالوه آمد و او را با قوم و آباغش بکشت و اجین بدریا خان مالوی و مند و باخت یار خان
 و او این سلطان عالم حاکم کاپی داد و گجرات بازگشت روز نهم صد و چهل و دو هجری بلو خان بن لو خان که از غلام
 زادگان سلاطین مالوه بود و بفرمان سلطان بهادر گجراتی حکومت سارنگ پور داشت چون بهایران شاه
 پنجگاله شتافت از سپاه گورکانیه آن ملک را گرفت و خود را ملو قادر خان خواند و خطبه بنام خود کرد و چون شیر شاه
 آن ملک را گرفت شجاع خان که از امرای بزرگ شیر شاه بود و بسنخا و تخان اشتها را داشت شیر شاه حکومت این
 با داد و چون سلطان محمد عدنی به سلطنت رسید شجاع خان بر مالوه مستقل گشت و خواست که خطبه و سکه بنام خود کند
 اما جلش امان ندا و قصبه سجادل از آثار اوست و بعد از او پیشش میان بازیدین شجاع خان معروف و بسنخاوت خان
 بجای پدر نشست و از پندی که شمشینش بود سارنگ پور رسید و برادر خود دولت خان را که بفرمان پدر حاکم ادھین
 بود قتل رسانید و بلکه مالوه استیلا یافت در نهم صد و شصت و سه هجری خطبه و سکه بنام خود کرد و خود را باز بهادر شاه
 خواند و متوجه ملک الین و پیسه شد و برادر دیگر خود مصطفی خان الی آنجا را بنیبت داد و استیلا یافت و با دوام عیش و
 شرب مدام پروخت و او در موسیقی مهارت تمام داشته و برای روی تپتی که در حسن نظیرند آشته عاشق شده و شیدا و
 باو عیش و طرب بسر بری و بکار دیگر نپرداختی و در نهم صد و هشتاد و چهارم خان و پیر محمد خان سردانی بفرمان محمد اکبر بادشاه
 به بنیخ مالوه شتافتند و بعد دو سارنگ پور رسیدند باز بهادر را از مجلس نریم برخاست و بمیدان رزم شتافت و منہزم
 بنجان نیس گریخت ادھم خان بر سارنگ پور استیلا یافت و روی تپتی را بدست آورد و خواست که با او مبارزت کند روی تپتی نیز خود
 و بمرد و گویند که باز بهادر در مقام فرار امر کرد تا او را بکشد و تا آنکه باز بهادر با مان نزد اکبر بادشاه آمد و در سلک امرای و وزیرانی
 منسلک گشت و بود تا آنکه در گذشت و دولت و مملکت مالوه بگشا شکان سلاطین گورکانیه رسید در عهد محمد شاه گورکانیه راجه گره پنهان
 تاگر بصوبه داری مالوه قیام داشت و کنیان غالب آمده در رزم او را بکشتند و بر مالوه تصرف گشتند اکنون احیای سینویدل
 غلام زاده اقطاع باجی را و گئی بصوبه داری مالوه قیام میدارد و پیشمیده نماند که در شصت و سه هجری کلن
 کمک که بنزدی از احوال او در گوالیار قوم است بکرم نیشن گورنر صاحب کلان کلکتہ بفرم تویم صوبه مالوه بزور رسیدند و کنیان
 چون اتھان اسکاٹ صاحب راقم حروف کرد بهان ایام از حضور صاحب کلان بخطاب کپتان سفر از شده بود از گوالیار بکرم نیشن
 تعیین گردید کامرن گدہ کپتان و چند صاحب دیگر تقدیر فوج انگریز بشیو پوری از توابع مردم کرد تصرف و کنیان بود رسیده طرف
 از خضار انرا بفریب توپ سمار ساخته بهر قدر قدر را بگرفتند کلن از رزم بشیو پوری آمده قدم جرات تپتی او صین پیش نهاد و ما بود
 و دیگر جابری صاحب بمشورت راقم کلن ظاهر ساخت که در بهات تمامی اطراف این ضلع را که در تصرف کنیان است اشراج نمود
 صلاح است قبول نه افتاد در سه ساعت کرده از پندارهای و کنیان جنگ کنان بشهر سر پنج رسید و بست و سه روز آنجا ماند

زخت آقامت افکند و پیش ازین که امام علی و ولد مصطفی حسین پسر خوانده و الدراقم که زینبالی نوکر فیض الله در حیات محمد خان والی
نیپال بود و راقم حروف بندیری از کوه داور راقیم نوشته از حسن مروت و اخلاق ستوده صاحب خویش و دیگر انگریزان اسطخ
ساخت چندا که لیسع محمد حیات خان رسانید و علاوه برین پیش ازین همراه کرنل گادو کپتان بایم که حالاً بمیر شده است بنیپال فتنه
بود کیونچ شنا ساسی با حیات محمد خان میداشت اکنون ابواب مرسل فیما بین حیات محمد خان و میجر بایم و کپتان جوانان
اسکات متفوع گشت چون میجر بایم و قلع گو الیا را مقیم نمود و کرنل مک مک بنیجر او چین مامور گردید حیات محمد خان بدستور سلسله خطوط
متضمن بر طلب فوج انگریز بحسن سعی صاحب مابا کرنل مک مک مربوط داشته و کیل خود را با تحایف در مقامات نزدیکش از آنجانب
در خدمت فرستاد و مکرر با طلب کرنل قایم نوشت چون کرنل مسروق رسید هر چند صاحب آتم حروف و کیل حیات محمد خان
بنابر پیش رفتن محبت سعی موقوره نمود و مقبول نه افتاد و به صلح مردم گندم نای جو فروش مایل گردیده نسبت بشهر داده زنگ
در مسروق مقرر نمود و مردم شهر را ناخت و کنیان ترسیده به یک از بازار باریان و رین بست و کسه روز در بازار و کالین دست
کار بر لشکریان اطراف غله شو ار شده چه بنا بر تاحت و تاراج و کنیان آمد و شد از بیرون و دشوار شد ناچار از اسکته شهر حیرت و تهر از هر چه
یا فتنه غذای خویش می ساختند و در حلال این احوال و پیش ازین در هر منزل و مقام مکرر خطوط والی نیپال کرنل مک مک متضمن بر
تعمیت نیپال میرسیده و هر چند کرنل مک مک عرض نموده میشد که در قسیم سعادت فرماید و ستقامت سر و سر موجب غمگناهیست و
و کیل جانسین صاحب که در نیپال بود و نیز در نیپال بر سر جنبالی کرد و مکرر نوشت که در رسیدن نیپال دانی امکان مآفاق مکرر
حاضر است و مخالف راد است می شود آخر کرنل کپتان جوانان اسکات صاحب در جواب همه آن گفت که ما را از نظر
والی نیپال طمینان کلی نیست و میدانم که مخالف است هر چند که استمالت گفته شد گوش شنود انگر دید و گوشش بجای نرسید
در خلال این احوال سیند پشیل والی مالود از اوجین بانوح و توپخانه بسیار ایلغار کرد و با سپاه خود که پیش ازین در سرونج
بمقابل انگریز و تاحت اطراف بود کتخی گردید هر روز جنگ توپخانه و بسیار بود کار بر لشکر انگریز از طرف غذا تنگ گردید حصول غله
برسکه شهر غلبه یافت چندا که لشکریان نان گریه را پختنیک نمی زدند و لقمه از دهان مردم شهر می ربودند و غراب و ققنار اجان از طالب
بر آمد چون غله شهر از شد رای برخاستن شستن غالب پشت کرنل از غایت بزدل و دیا پیکم که کشید و از شهر سر و سر عظیم بارش می
گرفت و از نوع شهر و نهمشت کوچ کرد و کنیان همانوقت اطراف جوانه لشکر انگریز را چون احاله باله البدر در میان گرفتند و
از وقت کوچ تا رسیدن شهر نگاه هر روز بازار کارزار گرم بود و دشواری عظیم بر پا بود و هر روز نگاه انگریز بدست مخالفان غنیمت
میرفت و اکثر از سپاهیان لشکر طرفین زخمی گشته میشدند فیصل سواری راقم حروف که از سر کار کپتان جوانان اسکات بود و او
بنا تدبیرات جنگ با مانع انگریزان پیاده تردد و میکرد و راقم بران سوار میشد بغیر بان مجروح گشت اما زخمی سهل برداشت
بالجمله از اینان لشجاعت تمام رزم میکردند بعد سه روز بموضع میب پور رسیدند روزی دوشهر ناه میب پور نگاه را گدشته
جبهه رزم و کنیان کردند و بر سر زانما رسیدند مخالفان و گرده شدند پذیرا با فوجی از دکنان قسریب پنجره راسوا از پنجره
میب پور محاصره کردند و متواتر میان با سردانند و اینطرف توپ و جزایر سردانند با قیبل و زخمی گشتند و کاری پیش
نبردند جماعتی دیگر یعنی مهابی پندیده که مافوجی کثیر قسریب پشت هزار سوار بمقابله اگر زان پای خبات و زبند و و شکامه

زرم چندان با آنها سرداوند که گویی بارش باران است اگر نگران مخالفان را منظم ساخته متصل شکر گاه آنجا که بنگاه را گریز ایندو
 زه تہ ساعتی بالیتاوند و چون برگشتند مخالفان بپرتو اطراف و جوانب را از دور گرفتند می آمدند چند نگه بگریزان داخل خمی شدند و مخالفان
 همچنان محاصره داشتند باینوع نسبت و سوم ربیع الاول هزار و یکصد و نود و پنج بجری بکلار س که شش کرده از سیری و میترده کرده
 مز در طرف جنوب واقع است رسیدند بمحط غلبنابر مردم رسیده همچنان ماحت مخالفان بستو که اگر کسی بنا بر کبی و یا کاری از لشکر
 بیرون رود بدست آنها گرفتار شده هر چه در کمر و در بر داشته باشد از دست و بدروزه اگر نگران از محاصره و کمینان ملول
 گشته در آخر ماه ربیع الاول هنگام نماز مغرب بنگاه در قلعه کلار س گذاشته مجربیده بر فوج و بنگاه مهاجمی سیند بهی که از طرف بود
 و بگردن مابین همدرد اس دوسه با افتاده بودند تا خنک شدند پیش از رسیدن ایشان منظم رفته بود اگر نگران بتعاقب
 پرداختند و شبگیر زده در بود و هماد و بهدرد اس رسیدند و یک ضرب و قلیله از پس مانده های بنگاه کمینان بدست آمد کرنل
 کمک از خایت خرم بران اکتفا کرد و بیشتر رفتن را مانع نمود اما اکثر صاحبان مثل صاحب راقه و بر و س و کامران همت کرده
 قدم جرات بیشتر نهادند هنگام طلوع آفتاب برهنه شدند بپیر رسیدند چون آهش تا بزا تو بود و کمینان معذبه از ان عبور
 کرده بودند اندک از اجمال و انتقال آنها چنانچه زده ضرب توپ و درو نیخی قیل بایک نشان و پنجاه شتر بایک نقار کوشی
 و دیگر اشیای متفرقه از طرف اس و پنج و قلیله از نقره آلات و بند و قوامی چقانی و پارچه های لمبوسات و مثل آن است
 اگر نگران دیده شجاعان لشکر با حوصله تعاقب بنمیتان نمودند و خواستند که تا به مسرای نوبز نکرند بگذشت که کسی شتر
 رود از زور بار کنار دریا بسیر بر بند هنگام شب کوچیده مابین بهدرد اس و لود و دیگر استقامت نمودند و شب دوم غنایم
 موفوره در صیور ساعت کرده یک پاس روز بر آمده بکلار س رسیدند سیند به قلیله بنگاه خود را بشاه و هورا و بجه و پنج و نسلو
 و لشکر منظم راجع ساخته بدستو اطراف لشکر اگر نگران دور دور فرود گرفت و در حال اینحال از طرف صاحب کلان کلکه
 کرنل منور تبسیر صوبه اجین مامور شد و کرنل کمک معزول شده بفرج آبا و رفت چنانچه اکنون کرنل بر زور و دگر سے
 رسیده با کمینان مقابل نمود و بالآخر بعد چندی بصلح انجامید و پیش ازین از آنجا ایتان جو نامتمان اسکات بگوا ایبا
 نزد سیر بر ایم آمد و پنجار شتافت و حالاً باشوب آنجا گرفتاریم و آن قضایا در ضمن احوال بنارس مرقوم است اجمیر شهر
 قدیم است و بروایت مولف هفت اقلیم راجه پنهور آنجا والی بوده که بر اندر پنهانی متصرف گشته احوالش در ضمن دلی
 مرقوم است و متصل جمیع قلیله طلی از بینه راجه راناس ایاکاست و مزار سربایا انوار خواجہ معین الدین چشتی در شهر اجیر
 بر تالاب جهالره یارت گاه خاص و عام است و جمعا که پادشاه رانان جناب عقیدتی تمام بوده چون شاهزاده اقلیم نور الدین
 صوجو جاگیه متولد شد اکبر پادشاه از اکبر آباد بسبب ندی که کرده بود پیا و ده بنیارت مرقوم آنحضرت با جمیث شتافت گویند رانان
 و زرا از اکبر آباد تا اجیر تعمیر یافته از آثار جمیث است در صوبه اجیر قوم بینا سا رانان و در زوی سعرون اند و دیگر قوم جنبیه
 که زنان ایشان را چینی نامند آن در شکل و شمایل بی نظیر اند و در صوبه اجیر اکثر گیتان است و آب جیاه دو تر بر آید مرقوم است
 آنجا مادار بر باران است جو اربا بچه و موطنه آنجا فراوان میشود و هفتم و هشتم حصه غله آنجا که در محمول سلطانی مسدودند کم
 رواج میدار و قیل ربیع کمتر میشود در استان با احتمال و باستان بسیار کم بود و اکثر جاها سمت جنوب آن کوه های دشوار گذار

واقع است و راهش را دیگر را چو تان درین صوبه بسکن میدارند و نسبت قلت آب عساکر را بدشاهی دارالملک نتواند رسید بل
 این صوبه از انبار ساسانگیر یکصد و شصت و هشت کرده و غرضش از اجیتیا سواره یکصد و پنجاه کرده و شرقی این صوبه را برآورد
 و غربی دیال پور از توابع لنگان و شمالی پرگنات شایمان آباد و جنوبی احمدآباد و گجرات سرکارش به تهور و چنور و جو و پیر
 و سرزمینی و ساسانگیر و ناگور ششصد و شصت و هشت محال است خسلش پنجاه و پنج کرد و سلاطین شصت هزار و اوست مسامهر
 از توابع جمیر و جای خوب است و نمک سانبهر آنجا میدمی شود ناگور شهری مختصر و معدون است سکنانش سفرات بیخ نمود
 از دیگر شهرهای هند نیک میسازند و شاه اهل تصوف شیخ حمید الدین ناگوری از آن شهر است و دیگر از توابع جمیر قلعه چنور
 است که در مصانت و متانت نظیر ندارد و کاج است در کوه گده و معدن الماس در حسین پور و علمه ماندن واقع است در اجهای آنجا
 خود را از اولاد نوشیروان عادل و بقولی از برادرش میسازند و خود را اناقب می نهند حکایت آن حسین در چنور روز چهار
 پدماوت که او را از سنگدین کز خیره است جانب جنوب خط است و بجن بسیار آورده و او که در حسن و نازکی نظیر نداشت
 و شکر کشی سلطان علاء الدین خلجی والی دلی از طول زمان محاصره قلعه چنور بتیگ آمد و در اج نیز ناگزشت طرین بمصلحه
 رهنی شد بد بشتر از آنکه با یکدگر ملاقات کنند و همان یکدیگر شدند اول سلطان بقلعه رفت و زن حسین در خدمتش بهمانند کرد
 روز دیگر راجه بهمانی سلطان با شکر شتافت سلطان او را اسیر کرد و بدلی مر حبت کرد و مخلصی او را برآورد آن پدماوت
 سوخوت داشت پدماوت بشنید و در باب مخلصی شود هر فکر می اندیشید که سلطان را شکر ده و مال خود داد و هزار محانه زنانه
 ترتیب نموده و هر محانه بسیار سلخ بنشانند و در نظر و لاد بطریق خدمتکار و دو هزار سوار شجاعت شش هزار همراه با کرده و کو را
 بادل از پیداران خویش را بر انجماء می ساخت و یک محافه در رعایت تکلف که سواری پدماوت در آن تصور نتواند نمود
 و در میان محافه با کرده روانه دلی ساخت او را از انگلند که پدماوت پیش سلطان می آید سلطان با نظر پدماوت میگذرید اینچون
 انجماء نواج دلی رسید و نزول کردند امیر لشکر بوجوب پدماوت سلطان پیغام کرد که چون این ضعیفه از بیشتره عقد رحمت
 ترن حسین است احوال سلطان خوشگاری با این کینه نینماید بی اجازت شوهر بموجب حکم شرع سلطان حلال نمی شوم اگر ترن حسین
 اینجا بفرساید تا اجازت از گرفته سب برای پادشاه بیایم سلطان از رعایت اشتیاق پدماوت بلا توقف ترن حسین را با کسان
 خویش اینجا فرستاد چون ترن حسین در گره خویش رسید کسانیکه در محفه با همراه او بودند کسان سلطان را برانند و ترن
 حسین را گرفته متوجه چنور شد ند سلطان بتعاقبش فوجی سنگین تعیین نمود چون لشکران سلطان نزدیک رسیدند یکی از آن
 سپه دار بمقابله و مقاتله سپاه سلطان پرداخت و زخمی صعب کرد و به قتل رسید و دیگری با ترن حسین با یلغار متوجه چنور
 و راجه سلامت داخل چنور شد و چندی زندگانی کرد و بالاخر در جنگ بناسی خویش به قتل رسید و پدماوت سستی شده
 یعنی خود را بسوخت سلطان خلجی دیگر بار روی بد اسباب نهاد و در محرم سنه هفت صد و سه هجری قمری قهر آفران قلعه چنور را کشتند
 و بر پسر خود خضر خان داد و آنرا خضر را بد نام نهاد و با دیگر بان و با راجه با مستولی شدند و ساسان حکومت کردند و اکثر سلاطین
 مالوه احمدآباد و گجرات را با ایشان محاربات واقع شده چنانچه در ضمن احوال مالوه و سلاطین گجرات مرقوم است و در زند
 و بهنقاد و محمد اکبر پادشاه روی برآورد و بسکه نهاد و در اناد در قلعه چنور متوجه حسن شد محمد اکبر پادشاه بمحاصره پرداخت و بهر آن

دای بی برادر و خاوم در شهر اولاد ساسان کاکس کورانی شهور زان هندوی بطور آوردن و آنرا است که چون سلطان علاء الدین خلجی دلی

کاکس

قهر گرفت و از راجه های ماثور و ختر گرفت و هم نسبت گردید و این رسم تا محمد فرخ سیر بادشاه ابن عظیم الشان ابن بهادر شاه
 ابن علی گستر مقرر ماند بعد از آن بنا بر ضعف سلطنت از عهد محمد شاه میرد بهادر شاه موقوف گشت و ششین راجه های ماثور
 در وجود پنهو ریسر شهر از توابع اجیرست پوشیده ماند که راجه او در میپور را که از قوم سسود همیهست لانا گویند و راجه جوده پور را
 که از قوم را ماثور است آنرا مهاراجه و راجه امیر را که از قوم کچوا است آنرا امیر زاراجه نامند و در هندوستان این سه گروه در عهد
 عظیم الشان و جلیل بقدر اند در بزرگی کلدنی مانند ایشان در هندوستان راجه سمیت و بهالاجه ای سنگه عرن و بهوکل سنگه و
 نیز برادرش بخت سنگه را ستور والی جوده پور نامند که در گجرات بامبارا الملک سر بلند خان زرمی صاحب کرده بود و هنوز هم نشند چنانچه
 این حکایت در ضمن احمد آباد گجرات معروفست احمد گجرات بقول مولف بهفت اقلیم حسب لطافت آب و هوا و کیفیت
 آبادانی بر تمام شهرهای هندوستان دارود بازارش بر خلاف دیگر شهرهای هندوستان وسعت و پاکیزگی دارد و کائیش
 دو منزل و سه منزل در کمال تکلف و زینت ساخته شده و ساکنانش از دو گووانا هاست همان زمین هستند و احمد آباد از شهرهای
 جدیدست و سلطان احمد شاه بن سلطان محمد بن مظفر شاه سمیت برانوالی آن گماشت گویند که چون سلطان احمد آب
 و هوای قندهار بسادل را معارف خود یافت بستصواب حقایق پناوشیح احمد کنوی که از کبار مشایخ آن روزگار بود و در
 و یقعه سه شهرت و سینه زده بحری بر ساحل آب سارستی خشت تعمیر شهر احمد آباد را بر زمین نهاد و قلعه و مسجد و بازار با طرح
 انداخت و بیرون شهر سه صد شوکت پوره مشتمل بر بازارها و مسجد و دیوار بنا داد آن ساخت چون نوبت به سلطان محمود
 ثانی رسید در دوازده کره ای احمد آباد شهری بنا نهاد و محمود آباد نام نهاد از احمد آباد تا اینجا بازرگانی دور و دریه ساخت و مردم
 را فرمودند تا بلطرات آن عمارت ساختند که در حقیقت آن هر دو کثیر شده بود و تا بیخ بنای شهر احمد آباد را در لفظ باغیر
 در خلاصه تاریخ از تاریخ گجرات بنیاد که در زمان سابق تنحکاه این ولایت شهر پیش و چندی جانا نیز بوده چون سلطان
 احمد در شصت و دو دوازده هجری به سلطنت رسید شهر احمد آباد طرح انداخت و آنرا تنحکاه ساخت و چون سی و ده سال
 از سلطنت او گذشته نصد و سه صد پوره شهری عظیم گشت و ساکنان آنجا اکثر زیر خانه راه پنهان گذارند که در منزل
 راه پیدر رود و بعضی از راه باب تمول و جویلی سواله کج و صادر ج ساخته نظر اندازد راه با عمارات مطبوع مزین نموده و عمارات و صحن
 خانه و جداره و سقف آنرا کج مصفا کرده اند تا آب باران استحقاق و جداره صحن خانه پاک و صاف در صحن سردابه گمانند ضمن
 آنشت کج ساخته اند جمع شود و آن آب تا یک سال ذخیره باشد و آن خراج کنند و آن سردابه برابران الملک
 ناکمه نامند و اهل حره آنجا قلمدان و صند و قچه و پارچه و زر نازد که در کتب و زر بخت و مشرق و قافله و مخمل بعنایت
 نیک بافند و میبازند و شیرجه بر کمانی شهر با نام بوده را تم حرون این همه را چشم دیده فی انواع هر جنس بی
 نظیر بود و در دایمی گجرات سایه سنی و زبده حسرتی برین دهند وی است لول این صوبه از برهان پورتاد و ارکاسه صد کرده
 و عرضش از مانور تا بندر و بن دو صد و شصت کرده شده فی خاندیس و غربی دوار کار ساحل دریای عمان است و شمالی جلال
 و جنوبی بندر و بن دکن است و سرکارهای آن بن و نادوت و جاپانیر و کوه و سور و نند و مسرجی و غیره نه سرکار است تا یک
 صد و هشتاد و شصت محال و سبزه بندر و دیشش پنجاه و هشت کوز و سی و هفت لکت نود هزار و امست پوشیده نماند

که در سوابق ایام بایان گجرات از بسیاری خردانه و سپاه و علوقه روجاه از اکثر رایان هندی متناز بودند و از ایشان بود
 سیم دیو که در پانصد و هفتاد و چهار با سلطان شهاب الدین غوری و امی غزنین رزم کرد و ظفر یافت و بعد از سیم دیو
 فرزندانش لطفا بعد بطن حکومت میکردند تا نوبت برای کرن سید و در عهد سلطان علاء الدین خلجی صاحب علی الغزنیان
 و نصرت خان را به تسخیر گجرات فرستاد برای کرن در بهت قصد نمود و بهت هجری در حدود دین علی ایشان مصاف داد و منزعم
 بدکن گرفت پس ازان امرای علاء الدین و پسرش مبارک شاه و دیگر سلاطین دلی دران دیار حکومت میکردند تا در
 عهد سلطان فیروز شاه فرحت الملک راستی خان بایالت گجرات رسید و ظلم آغاز نهاد و سلطان محمد شاه بن فیروز شاه در
 عهد خویش بر طبق ظلم گجراتیان ایالت گجرات با عظم هایون ظلم خان تغویض فرمود و حیرت سفید و بارگاه سنج که خلاصه
 سلاطین بود او را دو یک مترل بمنزله نقش از دلی بیرون آمد و در نشور حکومت گجرات القاب او بخط خاص بر بنویسند
 نوشت بر او محمد علی خان معظم عادل با ذل مجاب بخش سلطنت حسین الملک سعد الملت و الدین ظمیر الاسلام و سلطان
 قاضی الکفره و المشرفین قاضی الفجره و التمرین قطب السماء المعالی نجم الملک لسمالی صفدر روز و غاتقن قلعه کشکاشویر
 آصف تدمیر ضابطه امور نظام مصالح جمهور ذوی المیامن و السعادت صاحب الامرای و الکفایه ناصر العدل و الاحسان
 دستور صاحب قران الف قلع اعظم هایون ظفر خان با جمعه ظفر خان متوجه گجرات شد در حدود دین در بهت قصد نمود
 چهار راستی خان با او رزم کرد و منزعم شد و قتل رسید ظفر خان بی بطن شتافت و عدل داد آغاز نهاد و به کهنایت رفت و
 بازگشت و از راجه اندر راج گرفت و عزم ملک راجا عادل خان فاروقی و امی خان لیس که سلطان پور بدر بارز را حجت رسانید
 بود نمود ملک راجا و قلعه تمانیسر استحص شد و نظام و فضلا و حکما را شفیع آورد و به ایدای حجت فرستاد ظفر خان بازگشت
 و بسو منات شتافت و بسیاری از کافران آنجا را کشت و قلع و قمع راجه پوتان بمنزل گده رفت رای دوار کا امان خوا
 ظفر خان بر رویه بخشود و بزیرات خواجه معین الدین خشتی با جیره شتافت و از راه جلواره و ملواره متوجه حجت گاه شد و بسیار
 از کافران آنحد و در اباشت و در هشتصد هجری پسرش تانار خان که در دلی بسر برادر اولو قبا لسان منزعم گجرات آمد و
 پدر را به تسخیر دلی تحریر نمود و همدان زمان امیر تیمور صاحب قفقورگان روی بان جانب نهاد و لاجرم ازان غرمت در گذشت
 و قریب آن سلطان محمود صاحب دلی با و پناه آورد و در حمایت نیافت و سنجیده با لوه پیش دلاور خان غوری رفت مظفر خان
 در هشتصد و سه هجری قلعه اندر گرفت راجه رغل و امی اندر گرفت و در هشتصد و چهار هجری متوجه سو منات شد و با کفار اندر
 که دران ایام بر سپاه اسلام ظفر یافت بود در رزمی صعب کرد و راجه ایشان را با عیان آنقوم بدست آورد و همه را بر پای
 قیل ها ک کرد و بعد ازان در هشتصد و شش هجری پسر خود تانار خان را غیث الدین لقب نهاد و خواست که قصد دلی
 کند و از آنجا بر تخت نشاند همدان ایام تانار خان در گذشت و گفته اند که تانار خان پدر را گرفت و حبس کرد و عم خود شمس خان
 را نصرت خان لقب نهاد و کالت داد و ظفر خان معتدی را نزد برادر فرستاد تانار خان را دستور بر هر ملاک کرد و ظفر خان همین سیر
 آمد و بجای پسر بر تخت نشست و خود را مظفر شاه خواند و بر و ایتی در سالی که با حیرت رفت خود را سلطان خواند با جمله کفر با لوه
 کشید و با لوه از هوشنگ گرفت و برادر خود نصرت خان پسر دو گجرات بازگشت مالویان یعنی کردند نصرت خان امجال

نصرت خان

نصرت خان

اقامت نماید مظفر شاه مالوه را بست و برهوشنگ داد و باز گشت و در ششصد و چهارده و درگذشت و او را بعد از وفات خدایگان
 کبیر نوشتند و بعد انا و نپیره اش ابو الفتح ناصر الدین سلطان احمد شاه بن محمد شاه بن مظفر شاه بر تخت نشست و او عادل
 و باقول و با مروت بود و گجراتیان در عهد او با سالیس گزرايندندی سلطان و در ششصد و پانزده هجری بهتصواب شیخ محمد
 کنبو بر کنار نمر سناری متی شهر احمد آباد بنا نهاد و دیگر تال که حالا سجو کر معروف است شتافت راجه انجالیای رزمه باج فرستاد و
 و در ششصد و نوزده هجری غم دلی کرد و بنا لور رسید. ریایات اعلیٰ خضر خان صاحب بلی روی با آورد و سلطان باز گشت و بیچوم
 خاندیس شد ملک نصیر بر گریخت سلطان هوشنگ مالوی باغواي ماجه اندر و راجه جانیزی و راجه بندل گزه و راجه نادون غم
 تشیخ گجرات کرد سلطان با یلغار و در یک هفته از بدر بار بمهر اسه رسید هوشنگ بی جنگ باز گشت سلطان در ششصد و بیست
 و دو هجری غم تسخیر مالوه کرد و سلطان هوشنگ والی مالوه روی بر زم نهاد سپاه گجرات بهم برآید و نزدیک بود که نهیست
 روند عماد الملک از مسیره سلطان احمد شاه در پی هوشنگ درآمد و نظیر یافت احمد شاه در ششصد و بیست و سه هجری با نیرشتا
 راجه انجالی بر ساله خراج پذیرفت سلطان احمد شاه در سارنگ پور هوشنگ لوی را محاصره کرد و شبی هوشنگ بشک سلطان خراج
 شیخون برد و بسیاری از لشکریانش را به کشت احمد شاه از معرکه پیروان رفت و در صحرا با ایستاد جمعی بر درگ درآمد و چون
 صبح طلوع کرد و خبر یافت که سپاه مالوه بقارت مشغول اند و هوشنگ بمعد و دی چند در میان ایستاده پس با هزار سوار روی
 هزار مقابله عظیم اتفاق افتاد و در دو باد شاه زخمی شدند در اثنای رزم فیلی از گجراتیان که بر دست مالویان اسپر شده قلیان
 فیلی با جانب هوشنگ ران و به نهیست رفت و بقعه سارنگ پور متوجه شد سلطان بمحاصره پرداخت و کاری بساخت و متوجه
 گجرات شد هوشنگ تعاقب نمود سلطان باز گشت و دیگر با مسافت و او و نظیر یافت و پنجاه مرد از با لویان بکشت هوشنگ
 بقعه پناه برد و سلطان گجرات شتافت و سه سال حرکت نکرد تا سپاهش بیامودند و در ششصد و بیست و نه هجری با نیرشتا
 و در اسخر و قصبه لجه نکر بنا نهاد و مصر حجت کرد و دیگر سال باز روی بد انجانب نهاد و راجه اندر گجرات و از اسب در افتاد و
 شد پیش بر ساله لک تنگ خراج پذیرفت سلطان صفدر جنگ را در احمد نگر گزاشت و پایدار شد و بسی قلاع بکشو و تنجانیها
 بکند و مساجد بنا نهاد و در سال ششصد سی و سه هجری جزیره مهایم که تصرف ملک التجار امیر سلطین دکن رفته بود برگرفت و
 چون او درگذشت او را خدایگان مغفور نوشتند و بعد از او پسرش سلطان محمد شاه بادشاه شد و لشکر بایک شید و راجه انجالی
 دختر با و داد و در ششصد و پنجاه و چهار متوجه جانیزی شد راجه انجالی از سلطان محمود علی والی مالوه مددخواست و مقدر نمود که
 را یک لک تنگ بجزانده او رساند سلطان محمود روی گجرات نهاد هر اسی عظیم بر محمد شاه مستولی شد احوال و اقبالی بسبب
 و تا احمد آباد شتافت و از بقالی که در نزدش تقرب داشت مشورت خواست بقال گفت بسورت باید که سخت امر هر چند
 خوب است که سلطان عثم رزم کند هیچ درگرفت ناچار بنز نش و ساختند و او را به هر ملاک کردند و بقال اعجابت
 گفت مرا گناهی نیست اگر سلطان را غم برزم بودی از شما مشورت خواستی چون از من رای جست دانستم که او را گمیز
 است امر نخبیدند و او را بگذشتند از اجاست که دانایان گفته اند هر کاری و هر مردی با جمله بعد فوت او خدایگان کریم
 نوشتند مطابق انبیا و ائمه را تم حروف مشاهده کرده است که چون راجه نول رای نائب صوبه اوده از طرف خداوند فرستاد

قطب الدین اور انہو اہست و دسترش را بخواست و لشکر بنا گو فرستاد و انان بان سپاہ رزم کرد و ظفر یافت سلطان بر پشت
 و با سپاہ انبوه روی برانستاد و عداد الملک منہزم باد گشت و غضب سلطان زیادہ گشت کہ ہر وہی رسید و با خویشیان رانا
 رزم کرد و بسیاری از ایشان کشت و روی بکو سمر ہناد رانا دران حد و با او مسلمان داد و بہنرمیت رفت و پیشکش فرستاد
 و سلطان باز گشت و دران ایام تاج خان وزیر سلطان محمود ملجمی بہ فرمان مخدوم خود از نالوہ میلید و مقرر نمود کہ باتفاق
 یلکہ گرد از دو جانب ہلک رانا در آیند و آنر متاصل سازند و در شہت صد و شصت یلکہی بیدر بار ہناد رانا با سلطان مطلب الدین رزم
 کرد و بہنرمیت رفت و دیگر بار بمقابلہ پیش آمد و بگرہ سینت و چہارمین طلا بخت فرستاد و سلطان باز گشت و دیگر سال اپنا پنجم از
 سوارت و ہبہ ناگوشد سلطان بسروہی شتافت و خرابی بسیار کرد و باز گشت و در شہت صد و شصت و سہ در گشت و او
 باوشاہی تہار بودہ و پیوستہ شراب خوردی و قتل بگنایان فرمان دادی بعد از وفات او اورا خدایگان غازی ہشتند
 و بعد از و عیش سلطان داد و بر تخت نشست و فراشی را کہ ہمسایہ اش بود و وزیر کرد امر برنجیدند و بعد از ہفت روز غریس کرد
 و محمود خان را کہ چہار و ہ سالہ بود بر تخت نشاندند سلطان محمود شاہ بن محمد شاہ بن احمد شاہ مشہو سلطان بکرہ باوشاہی
 سخی و مہربان و بہت گونہی و بردبار بود از غایت حیا و رخلوت سر پای خویش از نامحرمان پوشیدہی و ہرگز کس را و شنام
 ندادی و او را از ان بکرہ گفتندی بکرہ ہندی ویرا کہ شاخہای چیدہ داشتہ بود و کسبت بان مشاہبت و اہنت و گفتہ اند کہ بے
 بجزاتی دور بہ شد و کگہ بکان فارسی قلعہ بود چون قلعہ جوناکگہ و جانیر از بیشتر از سلاطین اسلام کس بران دست
 نیافتہ بود و بکشود و بان استخاریافت و در شہت صد و شصت و ہنہاد و ہندرون کہ میان گجرات و کونہت شتافت و ظفر یافت
 و در شہت صد و ہفتاد با حمد گرفت بہاد الملک بن النخ خان کہ از اکابر امر بود کی رلبے موجب بخت و از تیم قصاص باہر
 گرفت سلطان ملک محمد حاجی عماد الملک ملک کاو عضد الملک را بقا قب او فرستاد و ایشان او را بگرفتند و بنا بر دست
 کہ باو داشتند و تن از نوکرانش را بفرہ یافتند تا ز و سلطان اقرار کردند کہ مقتول را کشتہ ایم سلطان بموجب فتوای علما ہر
 ہگنہاہ را بگشت و چون از حال آگاہ شد و غضب رفت و عماد الملک و عضد الملک را بقتل رسانید و در شہت صد و ہفتاد و
 و سوزاب دید کہ رسول صلعم و مطبق میوہ باو داد و آنرا نقل سبارک دانست و در همان اثنا قصد قلعہ کرنا ل کہ سوزگگہ مشہور است
 کرد و بسیاری از کافران بگشت و شنید کہ را بھند لیک صاحب کرنا ل جو اہر تہتی دار و بر دست و گردن می بندد و بان لین
 باز میدہد سلطان از و بخواست رای کہ بتوہ آمدہ بود آنرا فرستاد و سلطان ہبہ را دران مجلس مطہران بخشید و با احمد آباد
 باز گشت و در شہت صد و ہشتاد و چہار دیگر بار مسوہ کرنا ل شد و محاصرہ کرد و بسال دیگر قہر قہر بکشود رای من لیک صاحب
 کرنا ل بخدمت پیوست و ایمان آورد و خانجہان خطا یافت و از کنا را بگشت و سلطان در حد و کرنا ل شہر مطفی آباد
 بنا سناد و توطن گزید و بر تو مہوچ کہ در حد و سندا قامت داشتند و از انجا بہ بندر جکت معبد براہیمت کک کشید و ظفر
 با احمد آباد باز گشت و شہر تسخیر قلعہ جانیر کرد و بعد از محاصرہ بکشود بسیاری از را چہو تان بگشت و آنقلعہ را محمد آباد نام ہناد
 و در شہت صد و شانزہ ہجری سلطان کندر بودی صاحب ہلی برا و تھہ فرستاد و پیش از ان ایسح یک در سلاطین دلی بہر شاہ
 گجرات تھہ فرستادہ بود و ہدران ایام شنید کہ باو کار تو لباش بفران شاہ اسمعیل صفوی بر سالت می آید گفت کہ خدایا

و در حد و کرنا ل شہر مطفی آباد

رومی بانشان نمای که سبب محابه میکنند پس چنان شد که گفته بود چو پیش از رسیدن ایشان در گذشت بعد از وفات او اورا خدا یگان عالم شنید
پس از سلطان مظفر شاه بن محمود شاه در محمد آباد جایز بر تخت تیشست و او بادشاهی محدث و زا بهر خوش نویس بود پیوسته قرآن کتابت
کردی و چون تمام شدی با مالی وافر بجزین شریفین فرستادی و در عهد او بسیاری از علماء و فضلا و هنرمندان از ایران گجرات آند و
مظفر شاه در نهند و نیزه با داد بچین الملک والی بین که از راجا اند و هنرم گشته بود لشکر کشید راجه بست ملک پو پیش کش فرستاد سلطان
مراجعت نمود و غم تسخر مالوه کرد و در بار گرفت و بازگشت و در نهند هیبت و یک راجا اند در گذشت در ای مل از خویشان با و با شارت
را ناساگر بگجوت اندر نشست سلطان با ندر شتافت و او را برابر بهار ابل سپه راجه اندر راجهای پدرش نشانده و نظام الملک را حکو
احمد نگر و او به احمد آباد شد و جشن عظیم کرد و شاهزادگان سکندر خان و بهادر خان و لطیف خان را گنجد ساخت و نصرت الملک بگجوت
احمد نگر فرستاد و نظام الملک حاکم سابق احمد نگر و ظهیر الملک را با صد سوار آشجا گذاشت و متوجه درگاه شد در ای مل بر ظهیر الملک بست
و او را بابت و نفقت تن بقتل رسانید و در این اثنا سلطان محمود مالومی از تسلط میدنی راسه مترا چنومان پوریمه بسطان پناه او
سلطان او را استقبال نمود و متوجه مالوه شد میدنی را می که پتهور اور قلعه مند و بگذاشت و داده هزار سوار بر بار شتافت و با سلطان
صفا و او و هنرم عهد در انسا لکارت سلطان قلعه مند و را محاصره کرد در انسا لک با سپاهی انبوه بید میدنی راسه بحدود اجمین
رسید سلطان مظفر شاه عادل خان خاندیسی را که خواهر زاده و داماد سلطان بود با قوام الملک سلطانی بوجب رانا فرستاد و خود ضمیمه صبا
کوشید و چهاردهم مفرسند نهند بست و چهار قهر اقره بکشود و قلعام فرمان و او را جیوتان زرمی صعب کردند نوزده هزار تن بقتل
محمود مالومی بخدمت آمد و گفت خداونداننده راجه فرماید سلطان گفت آن سیر فرایم که بر تخت مالوه نشینی پس قلعه مند و او را داد و بار
خود رفت غم زرم رانا کرد یکی از جیوتان که در مجلس تاخیر بود بگریخت و نوزد ران رفت و حال بازگفت و در جهان مجلس از غایت هراس
که بر دستونی شده بود و در انلبه جنگ چپو رگریخت عادل خان او را تعاقب کرد و بسیاری از لشکرکشانش بکشت و بازگشت و سلطان
همان سلطان مالومی شده بگجرات بازگشت و با ندر رفت و نصرت الملک را عزل نمود و مبارز الملک را حکومت اندر داد و نیز اجعت نمود
مبارز الملک در اندر روزی بار داده بود با و فروشی نباید و سمنه از شجاعت رانا گفت مبارز الملک بر بنجید و سگی را با تمام نهاد و برود قلعه بست
با و فروش خود رانا شد و حال بازگفت رانا در غضب رفت و قاصد و سر و سبب غارت کرد و روی با ندر نهاد مبارز الملک بسطان
عزیمت چون دز را با و مخالفت بود جوابی نیافت رانا بحد و داندر رسید مبارز الملک خواست که از قلعه بیرون آید و در میدان بارانا
زرم کند هر اسیان گفتند سپاه اعشر شیر سپاه او نیست بهتر که قلعه احمد نگر برویم پس او را عشاوران با حمد نگر بردند رانا با ندر رسید و
و مبارز الملک راندید چونکه از شجاعت مبارز الملک آگاه بودند گفتند او آن نیست که بگریز و همانا که با حمد نگر رفت باشد یا متوجه احمد نگر
شد همان با و فروش با ندر رانا تزد مبارز الملک آمد و گفت اگر بارانا در میدان زرم کنی ناچار بقتل رسی همان بچکر که در قلعه تحصن
شوئی تا رانا نیاید و سبب خود را در جویم که نزدیک قلعه است آب و در و همین گفت نماید و باز کرد و مبارز الملک گفت گذارم که بکنار جوی
آید پس بر سب بر نشست و با اتفاق اسدخان و صفدر خان و سپاهی اندک از قلعه بیرون آمد در صف را نامله برد و مقابل عظیم کرد
و اسدخان و بسیاری از هم اسیان مبارز الملک بقتل رسیدند و مبارز الملک و صفدر خان را زیاده از صد زخم سید بقیه مردم سپاه آن مرد
را که از اجرت بی شعور شده بودند بگریقتند و به احمد آباد که گفتند رانا بر احمد نگر متولی قهر از گشت سلطان آگاهی یافت مبارز الملک قهرمان

جایز

با سپاهی انبوه بدفع او فرستاد و خود نیز متوجه شد در مجرم سنده نصدوست و هفت بجری با حمد نگر رسید و ملک ابا از خاص سلطان فری را با
 چند هزار سوار و چند سبیل از بی او قوم الملک با هشت هزار سوار ملک را که فرستاد ایشان در آن دیار خرابی بسیار کردند و رانار در سوره محام
 کردند چون فتح قلعه نزدیک رسید امری گجرات با یکدیگر مخالفت و نفاق آغاز نمودند ملک انار بر بنخید و باراناصح کرد و بازگشت سلطان
 او را معاتب داشت و با محمد یادم حجت نمود و دیگر یار روی به رانانار و راناصح و هدایا فرستاد سلطان بازگشت و در نصدوستی عالم
 بن سکندر خان لودی صاحب دلی که با و پناه آورده بود بدو دستخط ساخت و وزیرم برادرش ابراهیم خان لودی بدلی فرستاد بسال دیگر
 بهادر خان از پدر بر بنخید و نوز در نارت رانار او را استقبال کرد و پیشکشها گذاشتند بهادر خان هیچ نگرفت و به امیر رفت و از انجا به سیوت
 و از انجا بدلی شتافت سلطان ابراهیم لودی او را اعزاز کرد امر سے ابراهیم که از و متنفر بودند خودشانند که بهادر خان را به سلطنت برگزید
 ابراهیم دریافت قصد قتلش کرد بهادر خان آگاه شد و دیگر نجات و بچون پور رفت سلطان مظفر در نصدوستی و بعد در گذشت بعد از او پسر
 سکندر شاه در محمد اباد جایز تخت نشست و نوکران خود را ترتیب کرد و از امر سے پدر حسانی برگرفت امرای پدر حیدر علی قتل رسانیدند
 و نصیر خان بن مظفر شاه را سلطان محمود لقب نماده بر تخت نشاندند بهادر خان بن مظفر شاه خبر فوت پدر شنیده از جو پوره گجرات
 رسیده در درار سلطنت احمد آباد بر تخت نشست سلطان شاه بهادر مخالفت گشت قاتلان سکندر شاه را بقتل رسانید و به محمد اباد
 گجرات جانیز که در آن آوان دار الملک گجرات بود دیگر یار بر تخت نشست و کارهای بانام کرد و در نصدوستی پنج با صد و هشت هزار
 سوار قصد شخیر دکن نمود و شاه در برار بنام او خطبه خواند و بر بان شاه والی احمد نگر در نصدوستی و شش نیز خطبه و سکه بنام او کرد
 سلطان بازگشت و در نصدوستی و هشت متوجه دیار شد و سلمدی پور سه را از امر که ران سلطان و سلاطین مالوه را در حرم خود
 جاس داده مرید کرده بود حبس کرد و عا و الملک را به زرم پسر او بهوت که در چند یری بود فرستاد و خود با چین شد و در یانان مالوی
 حکومت آند یار داد و به سلسه رفت بیشتره سال بود که راجه پوتان پورنه بر آید بسیار میلاد و آشتند و قهار سلام براندا فرستاد و پسر سلمدی چوپ
 رفت تارانار را به کرد و و لکم برادر سلمدی در قلعه اوسین مقصن شد سلطان بر اوسین شتافت راجه پوتان از شهر بر آمده زرمی صعب
 کردند و نهم به قلعه پناه بردند سلمدی دکن ایام ایام آورد و سلطان او را اطلاق نمود و به قلعه فرستاد تا پیران را با پیمان یار او فرست
 و با آمد و بدفع اوقتی مشغول گشت و نظر رانامی بود پس روزی بفرمان سلطان نزدیک قلعه رفت و در یایمی جبهه شکسته ایستاد
 با برادران نصیحت آغاز نمود و گفت قلعه را بسپارند و اگر سلمطان همین راه به قلعه در آید و به قتل رسانند و غرضش آن بود که زننه را
 مسدود کند سلطان از وضع سلمدی آگاه شد و حبس فرمود و سپاه بفرستاد تا پسرش را که براسه آوردن رانار متوجه چیتور بود
 به قتل رسانیدند گویند که در آن زمان سلطان لشکر سے زیاده نبود رانار او بهوت پسر سلمدی با ظور و مو نوروی به سلطان آوردند
 سلطان محمد شاه مانند سیی عماد الملک را بدفع ایشان فرستاد و پورنل ولد سلمدی با دو هزار سوار از قلعه بیرون آمده برانایوست
 رانار رسولان بفرستاد و از گنا بان استغفار کرد و غرضش آن بود که از حد سپاه سلطان آگاه شود و سلطان دریافت و گفت اکنون
 سپاه را رویش از سپاه ماست و این خیال او را در غرور افکنند بعد از جنگ اگر استغفار کنند گناش به چشم رسول رانار بازگشت نمود
 زرم اتفاق نه افتاده بود که خبر رسید کلان خان باسی هزار سوار و فیلیان و توپخانه گجرات در رسید رانار او بهوت بی جنگ برگزیدند سلطان
 بهننا کرده ایشان را قاتل کرد و بازگشت و در نصیحت راجه پورنل کس برادر سلمدی عاجز آمد و التماس کرد که سلمدی بفرستند

تا نهمست ایام سلطنت سلطانی را به قلعه فرستاد رانی در گاو تپ بنی را تا سالک که زن سلطانی بود او را گفت که عمر است که درین سلطنت کرده ایم اکنون نوبت کشید شجاعت و حمودی آن بود که جوهر کشید یعنی اشیا بسوزند و عیال و اطفال را قتل رسانند و چندان جنگ بکنند که شده شوند ملک علی شیر از امر سلطانی با سلطانی که در قلعه رفته بود گفت که ای سلطانی این زن دیوانه شده است و تو سلیمان شده آنچه گوید پسند سلطانی گفت او را برت میگویم چه هر روز یک کربان را که پنجاه هزار دهبوی باشد و هر دهبوی دو صد بیان می شود و چندین روغن و کافور و عطریات در خانه کنی صرف می شود و هر روز سه صد جامه نومی پوشیدند زن دیگر میسرخو آمد اما چنان باید بود یا نباید بود پس اشعی عظیم برافروختند رانی در کاوتی طفل شیر خواره خود را در برگرفته خود را ماشی را از چینه با همفقتند زن بسوخت سلطانی بالکمن و برادران و فرزندان و پاران و خویشاوندان بر او شمشیر زدند و پدیدان شتافتند و چندان رزم کردند که بقتل رسیدند و این واقعه در نصد و سی و نه رویداد و درین سال سلطانی عالم والی کاپلی از سپه سپاه هایون با شاه به سلطان بهادر پناه آورد در ایمن و چندیری اطلاع یافت سلطان روی به قلعه کاگردن نهاد و گرفت و بر قلعه مشهور که در تصرف رانا بود استیلا یافت و کجرات بازگشت و در نصد و چهل متوجه چتور شد محمد زمان میرزا که از حبس هایون با شاه گریخته بود پناه آورد و هایون شاه به سلطان بهادر نوبت که او را از مملکت بیرون کن بهادر نشنید و میرفت و با بختی رسید رانا در قلعه متحصن شد و شیکش به راه سپید رفت سلطان بازگشت پس سلطان علاءالدین بن سلطان بهلول بودی را که از هایون با شاه گریخته بود پناه آورده بود به سلطنت دلی سپرد اما نارخان را که به شجاعت معروف بود بعد و در مالک هایون با شاه فرستاد و محمد زمان میرزا را به پنجاب روان کرد تا درانی یار زنده بماند اما نارخان به سیما رسید و قهر آفر از ابگرفت و ناصر و آگره نمانت نمود هایون با شاه میرزا منبدال را بحرب او فرستاد اما نارخان زرمی صعب گردید و قتل رسید سلطان بهادر دیگر باز متوجه چتور شد و محاصره نمود هایون با شاه با سپاهی عظم قصد او کرد سلطان بهادر شاه از امر اشورت خواست صدرخان که بزگرترین امر بود گفت که کافران را محاصره کرده ایم با شاه سلیمان اگر حرب مآید چمن بدنامی او را پسند بود صورت نیست که در فتح قلعه سعی کنیم سلطان پسندید و در لقیق حصار کوشید و چند جبهه سازگ پور هایون با شاه رسید او همانجا توقف کرد سلطان بهادر قلعه چتور را که از قلع حکم هندوستان است قهر آفر که بشود و بسیاری از راهجویان کشت پس روی برزم هایون با شاه کرد و در فوج هندو سپه رسید علیخان حراسا خان که بر مقدمه بود و در قلب پیوستند سلطان در جنگ زرمی خواست صدرخان گفت فردا جنگ باید کرد و میخا دار و وقت تو چنانکه فضا با هایون با شاه اتفاق دهشت گفت که تو ب و قفنگ بسیار است صواب آنست که بر دو سپاه خندق کنیم و ایشان بزم آیند و تو ب و قفنگ شوند و دولت سلطان بهادر که کمال رسیده بود مثل زوال دهشت این راه سپندید و چنان کرد آن دو لشکر دو راه برابر یکدیگر نشستند سپاه هایون اطراف اردوی ما فتن گرفتند کجراتیان از فقدان قوت بیان رسیدند سلطان توقف داشت و آسود گرفتاری و آنست شبی بانج تن که محمد شاه فاندیسی و ساطغان عالم والی کاپلی و مندرخان و ملو خان بن بلو خان ایشان بودند و عقب بر آورده بیرون گریخت و بمند و رفت از آنجا کجرات شتافت و خزانه از جنایه بنده درین فرستاد و مکنانست رفت صدرخان و سلطان عالم والی کاپلی بر دست سپاه هایون با شاه اسپر شدند هایون با شاه به احمد آباد شتافت آن شهر بهر زاعسگری و دشمن بیاد کار نامر منزه در جرای پاییزی سپرد به برهان پور شاهانجاما به مند و در شتافتند غنفرخان از امر اسپر منزه احمد آباد گریخت و به سلطان بهادر میرست سلطان توجه احمد آباد شد زاعسگری دنا منزه از کجرات بگذشتند و دیگر بکنند سلطان دیگر به سلطنت کجرات رسید و چون پیش از آن از فرنگیان کوه دیکه پاره

اصول

و وصول مدد خواسته بود تو هم نمود که اگر ایشان بیایند برینا در گجرات دست نیابند لاجرم به و پست رفت شش هزار فرنگی آنجا آمدند و چون رفتند که بجای دیب را بدست آمدند مقرر گویان تعارض کرده سلطان را گفت تو تو هم نموده نزد ما نیامده سلطان برخواست و با مسعودی چندستی او رفت و آثار غدرش را بدو نمود پیشستی خود رو در فرنگیان کشتی خود را کشتی او جدا کردند سلطان در آب افتاد و فرنگیان نیز هار و وزند تا غریق بجز قناعت و این واقعه در نهند و چون اتفاق افتاد بعد از قتل او گجراتیان قلعه دیب را بگذاشتند و بگریختند فرنگیان بران مستولی شدند در پنج دره چین اقلیم در بخت میار گذشتند و در همه جهان نادر سلطان متوجه احمد آباد شد و در راه شنید که محمد زمان مرزا که بفرمان سلطان چهارم در پنجاب رفته بود و با سپاه خود در سبست سلطان لباس سیاه پوشیده بود به تفریتی آمد محمد و همه جهان امر را با استقبال فرستاد و او را ضیافت کرد و لباس او را که سیاه بود او را تغییر داد و دیگر در زندگام کوچ محمد زمان مرزا بر نزاره رفت و هفتصد هندو گرفت و برکت و امر بگجرات محمد شاه فاروقی خاندیسی را که ولیعهد و خواهر زاده سلطان بود در احمد آباد بر تخت نشاندند و غنچه میان برادرزاده سلطان بهادر محمود خان بن لطیف خان در ذی حجه سنه نصد و چهل و چهار بجزی بر تخت نشست و سلطان محمود شاه مختلط گشت و ایران محتلف را بر اندلس مثل دریا خان و عالم خان گریخته نزد شیر شاه رفتند سلطان محمود شاه استقلال یافت و مملکت گجرات را که خراب شده بود بحالت اصلی آورد و محمود آباد برود و از ده گروسی بنامند و چون فرنگیان بسلطان نرامت میرسانند مذاقا حد و زندگان بفرمود تا قلعه سمورت بنامند و پس از آن بعیش و طرب کوشید و زنان صاحب جمال جمع آورده آهوخانه که دوران بهفت گروه بود بساخت و در آنجا چند جا عمارت عالی بساخت و پیوسته با زنان آنجا بسر بردی و با ایشان شکار کردی و بر اعتماد خان اعتماد عظیم دست و او را بر اول جرم گماشته بود و امر کرده هر زنی که حامله شود حمل او اسقاط کند و اعتماد خان رجولیت خود را اسقاط کرده بود لاجرم از سلطان فرزند میماند گویند که سلطان محمود شاه بیشتر بعبودت علما و فضلا گذرانید و در راهی چند بار فقر را سفره نهادی و خود طعام پیش ایشان گذاشته و سفره پارچه بوده که چون طعام بر چیدی آنرا بشتندی و سلطان لباس خاص از آن ترتیب دادی او بگجرات بادشاه بود تا آنکه در نهند و شخصت و یک بجزت بر بان که از مقریان او بود با جمعی در ساخت پیشی آن بادشاه را هلاک کرد و بعد از آن سال اسلام شاه بن شیر شاه صاحب دہلی و نظام شاه بجزی والی دکن در گذشتند چه پیرسی زوال خسروان بود تا خرجت چنانچه در احوال ملوک دکن مرقوم هست بالجمله برمان نیز به دست اعتماد خان و امر اس سلطان به قتل رسید اعتماد خان طفل را طاهر کرد که از اولاد محمود شاه است و او را بر تخت نشاندند و احمد شاه خراسانی بجز نام سلطنت با و بگذاشت و بالاخر بر دست اعتماد خان به قتل رسید پس اعتماد خان هنوز نام را آورد و در مجلس امر اس گنجد یاد کرد که در این از سلطان محمود حامله بود او در این سپرد تا حمل او اسقاط کنم چون پنجاه شده بود به آن راضی نشدم و چون لڑ شد تیر پیش پر و خشم پس را بر تخت نشاند و سلطان مظفر شاه خواند و بدستور و کین گشت امرای مملکت گجرات را در میان یکدیگر قسمت کردند که ای و پیش بر سر شاهان و برادرش شیر خان فولادی در اوین دنور و آن فوجی بر پنج بلوچ و سورت و بادوت جهانیر به چنگیز خان چهار الملک ترک و بر قیاسم شان خواهر زاده چنگیز خان و ذلفه و زنده به بر سید میران مبارک بخاری و چون گنده و سورت به امین خان عوری رسید و در میان اعتماد خان و فولاد خان و غیره محاربه و صلح واقع شده و در نهند و بقا و چهار بجزی محمد حسین مرزا و مسعود حسین مرزا و ابو محمد حسین مرزا و فانی حسین مرزا طایف میرزا و اولاد سلطان محمد مرزا از اخفا و عمر شیخ میرزا ابن امیر صاحبجران تیمور گورکان که ایشان نیز میرزا بان گویند و بگجرات پنج برادر خوانند از این محمد اکبر بادشاه چنگیز خان پنا د آوردند بالاخر گروه مخالفان با لوه شتاقتند و بر قلعه مند و استیلا یافتند

و از تپ سبزه البری قلعه مند و را بگذر شتمند و حصار صورت و پر موج نگر فتند این مصرعه از جمله تاریخ فتح بروج است تاریخ شد که فتح بروج
 کردند و درین اثنا سلطان مظفر شاه از استیلا و اعتماد خان عاجز شد و شیخی بگرخت و بشیر خان فولادی سرپرست شیر خان احمد خان
 در احمد آباد حماره کرد اعتماد خان استوه آمد و بجلال الدین محمد اکبر بادشاه عالیض نوشت و او را به شیخ گجرات تحریص نمود که بادشاه بنصیب
 و هشتم و بحر می - ناگردد و از اجاب پین رسید شیر خان از در احمد آباد برخواست و بگوشه گنجیت و اعتماد خان دیدگر امر است گجرات بخدیت
 اکبر بادشاه هشتم تقدیم سلطان مظفر شاه بیشتر از شیر خان جدا شده بخدیت اکبر بادشاه آمد سلطنت گجرات به گماشتگان اکبر بادشاه معلق
 و مظفر شاه را بنعم خان خانم نام سپرده به بنگال فرستاد پس باز خواند و بعد چند سیمس فرمان داد مظفر بگرخت و گجرات رسید
 جمعی کشید با پیوستن مظفر بروج حماره کرد و بگرفت و بر احمد آباد استیلا یافت و خطبه بنام خود خواند بادشاه میرزا خان خانم نام را
 بزم او فرستاد و خانم نامان بیابان احمد آباد او رزم کرد و مظفر یافت مظفر بگرخت و در نزد او یک بحر می بردست خان اعظم گرفتار شد و در
 راه خود را با بر میگشت و دولت سلاطین گجرات بسر آمد پس از ان امرای سلاطین غوریه در ان مملکت با یالت حکومت کردند تا آنکه در عهد
 محمد شاه بادشاه غیر و بناد در شاه ابن اوزنگ زیب عالمگیر بحر می چاند خان اعظم وزیر الملک نظام الدوله آصف جاه بسیار الملک لاجپنگ
 سر بلند خان اناک آنجا تقویض شد و در اتم حروف بعلاقه فوکری و غضب خویشی باشی که بزبان هند نشی گویند عمر اشش بود سر بلند
 او را از مقام جانور که ده منزل از گجرات است با بهشت هزار سوار مهر و ساسی دیگر شل خواجہ امان نورانی و رای را بر بر کن و در ان نظام عالی
 و در عهد تو چنانچه دهمت دل خان و غیره در مقدمه روان ساخت و در قسم آید یا نام ده روزه راه در دوسه روز شیک زده یعنی کرده
 پنج چار کردی متصل گجرات رسید آنجا عالیض صلابت خان مالوی و اسد خان نورانی و روسای شهر که با سر بلند خان اتفاق داشتند
 رسید اکنون رسیدن فوج و فرستادن آن فائده نداد چرا که حامد خان با شصت هزار سوار و کنبیان با ستاع فوج مقدومت نجات
 شهر از صورت امر و یک پاس روز برآمده بر اه گند دلی پشت بقلعه شهر داده لشکر گاه ساخت و فردا ساعت داخله او بشهر آمد است
 و در قسم برضون خطا گاه شد و دوسه کهری روز که باقی بود توقف نموده هنگام شب بر سپه استعجال ترشت و با مقتصد و یازده سوار
 که مرگ را بر قرار قرار داده بودند بیافزار کرده و بر اهری بر کاره های با سبانی که حامد خان را دست راست گذاشته سنگ زده از طرف
 دروازه پشت شهر داخل شهر گردید و با روسای شهر بر دروازه گذرد و دلی آمده استاد و دیگر در بار حکم بست و محافظت شهر بنه گویند
 روز دیگر حامد خان قصد شهر کرد و احوال دیگرگون یافت و غضب رفت و بر جانه عقب مانده با نیت خواجہ امان و رای اهر بر کن رشت
 صعب کرده به قتل رسید حامد خان پیش نظام الملک بدکن شتافت که کنبیان را با نخت مملکت گجرات تعیین نمود و والد را قسم
 حسب الحکم بسیار الملک چند سال مقامی بقایه کنبیان پرداخت و ایشانرا تا نمریده برانند و آن روی آب کرد چون محمد شاه به مقام دودولک
 رویه بنا بر اخراجات سپاه هر سال بسیار الملک بطریق انعام و امداد قرار کرده بود یک سال بیان و خاک کرد و بعد از ان سوخوت نمود
 بسیار الملک از غمده او ای تنخواه سپاه عاجز آمد چون ملک گجرات را نخت کنبیان خراب پیشه روز حصول معرض و موصول نمی آید بسیار الملک
 ناچار رفته بر دواتن صوبه گجرات از کنبیان صلح کرد و دو سال عساکر خویش گجرات کشید بحسن سعی و والد را قسم قلع علی بندر و رانابا
 به کنبیان بندر و امثال آن مفتوح گشت پس بازان بکنج شتافت و آنرا صلح کرد پیش ازین بسیار الملک بزم کنگر کس ایالت
 این صوبه را قبول نخواهد کرد که استیفا صوبه بدرگاه بادشاه فرستاده بود با آنرا مرفوعه تمام الدوله خان دوران خان صوبه گجرات

در وقت

از درگاه محمد شاه بنام راجه ایهی سنگه عرف دموکل سنگه را نمودن توغولین شد ایهی سنگه یا فوج راجه پوتیه قریب سی هزار سوار و پیاده بی شمار
 که مردم صوبه گجرات در روسای شهر باوشفق بودند متصل گجرات رسید سوار الملک بجی کرده والد رستم را بجهت محافظت خرم محل نزد پسر خود
 شاهنواز خان عرف میر محمود گذاشت و از شهر بیرون آمد و پشت بشهر دوریای سارتمی داده صفقتال میارست و زرمی صعب کردیمینه
 و میره بهباز الملک هم آمد و از هر دو جانب بقلب گاه پیوست سپاه بر اول تنزل گشت سر بلند خان پیش قدمی کرده بانیشان پیوست
 و با سه چهار صد سوار در میدان پای نبات افشوده مخالفان از سطرف محاصر کردند زرمی غظیم در میان بود و در شهر خبر قتل مبارز الملک
 شایع گشت والد راقم با جماعه خویش و آقا محمد امین بیگشاهی شهر بر آمد آقا پیش مبارز الملک رفت والد راقم بر بخت سنگه را در خورد راجه
 دموکل سنگه با ده هزار سوار از دست چپ مبارز الملک فوج میسر و انباده ساخته زد و نیروی غظیم داشت خود را بهر دو قتالی فاحش کرد و او را بر آن
 بخت سنگه هر میت خورد با فوجیکه از هر اول مبارز الملک معامله و مقابله میداشت بد پیوست نمازیان بران حمله آوردند مبارز الملک از قابله گاه
 نیز حرکت کرد و چون زرمی غظیم نمود و در همان گیر داروشتغال نایزه قتال والد راقم بقرب کاتفنگ که یکی برسینه و دومی بر صورت رسیده بودند
 شد و در گجرات برابر قبر رستم علیخان با دیگر شهدا از اقرای خویش مدفون گردید و از جانب اتفاقات آنکه انیظرت والد راقم حروف بزنج
 نیل بی جان شده غلطید و اطرف سپاه مخالفت عنان بنزیت محمد و گویند که راجه ویرادرش از قیطان فرود آمد و برساندی که عبارت
 از ناقتی زنتار است سوار شده از میدان زرم پدر رفتند مبارز الملک نظریافت و ماسه کرده جری سپاه مخالف را تعاقب نمود و بخت بخشی گری
 والد راقم را بود زبانی اهل کاران است که میگفتند که آنوقت هشت هزار سوار و پانزده هزار پیاده بکسر به ملازمی مبارز الملک بود و از آنجمله دو هزار سوار
 دو اسپه بودند با جمله روز دیگر مهاراجه صلح کرد و زاده و بار برادرش کیش کرد مبارز الملک متوجه اکر آباد شد و یک سال آنجا در اعراضه
 محمد شاه بسر برد راقم حروف را که نه ده ساله بود از بلگرام طلب نموده بختاب و خدمات پدر سرافراز گردانیده تربیت فرمود و از آنجا که از دست
 و مناطق پدرم بود عطا نمود باجماعه صوبه گجرات را مهاراجه ایهی سنگه در تصرف داشت اما بنده و بست نتوانست کرد و رفتن رفتن از وقت او بعد از
 دکنیان بران تصرف شدند و ناظم قبول از طرف محمد شاه می ماند بر سه نام و آخر الامر دکنیان مسلط گشتند و کامرانی کردند اکنون که هزار
 و یکصد و نود و چهار پجری است احمد آباد گجرات را جزل گا در فرنگی با اتفاق گننا ته را و ابن بابی را و دکنی از گنا شکان والی یونا شمل نمنا
 سیندیه و یگویی مولک و غیره زرم های صعب کرده آنها را سهرم ساخته تصرف شده است حیا میر بر وایت مولف خلاصه تاریخ بغهر است
 پسندیده بر کوچه که ارتفاع نیکو دارد و واقع است و آتش شهر خیر گاه دار الملک گجرات بوده پیش شهر است قدیم در سابق ایام شنگاه سلاطین
 گجرات بوده و در قلعه استوار دار و کلی سنگین و دیگر خسته شتی گاه آنجا بغایت بهتر بود مولف هفت اقلیم بین را در تحت احمد نگه نوشته شاید
 دیگر باشد بیروح در خلاصه تاریخ میوب که قلعه متین دارد و دریای نریده پایان آن در گذشته در بای شوری زرد و آن شهر نیز چند گاه
 دار الملک حکام بوده و چند بنا و از بهر چ تعلق میدارد و پارچه ایچه آنجا مشهور است راقم حروف پارچه سفید از قسم تافته که تافته بهر چ
 مشهور است بسیار در لباس استعمال کرده و در صافی و لطافت بی نظیر بود و از آن آنچه در سر کار مبارز الملک خج میشد قیمت یک تمان ماند
 و صد و صد و صدی زیاده بران بوده اکنون در انم که چگونه باشد سر کار سوره طمه ملکی است و وسیع هوایش سازگار مردم و جمله حیوانات است
 و گل سرخ و میوه آنجا از قسم انگور و خربزه بسیار بهتری شود و طول این ملک از بندر را و امیر کعبه و بست خج کرده و غرضش از هر صد و بار تا
 بندری بولی هفتاد و دو کرده گویند که مرزبان آنجا یک لک پیاده و پنجاه هزار سوار ملازم داشت و با حاکم گجرات طبع نمود عبد الرحیم خان

تا شش نعلان کبیر شایه آن ملک را بشود چونما کثرت قلعه سنگین دارد سلطان محمود فیکره گجراتی بجای آن گرفت و نزدیک آن دیگر قلعه
 نیانساند و او را که در خلاصه تاریخ مینویسد معبد هندوان است که از قدیم چون کسن از مترا بر آمد باجا توطن گزید و نزدیک آن قصبه کاشی است
 بسکن قوم بهیران و ایشان انگنیش منو و حاج اندر چه پنجه بهس میخوردن و حسن فرادوان دارد و شهر است که کنیا یعنی کنی بقصد کوبی یعنی زن
 دشت و کولی کان عجمی مضموم لفظه هندست و آنجا رسم است که چون حاکم تو آنجا برسد امیران از و پیمان میگیرند که از پارسانی زبان مواخذه
 نکنند و اگر چنان کنند ترک وطن کنینم بنابران آنجا زنان ایشان بعضی در ناگذرانند و عشق و عاشقی و معشوقی بهر برزند و متصل دو ارکا
 زمین است به طول زیاده از صد کرده پیش از موسم برسات دریای عمان بچوشت و آن زمین را فرو کرد و آنرا زبان مندی زن می گویند
 و چون باران شروع شود آن زمین خشک گردد و نمک مولوان ازان حاصل آید که چه بردایت خلاصه تاریخ ولایتی علمده است طول
 و عرض او دو صد و پنجاه کرده غنی آن سند و در اکثر جا ریگستان است و شتر و بز نجاب بسیار بود و است نازی آفولایت را یکی مانند و در جلده می چالان
 به نظر بود وقت لغامت مبارک بختار کسان را همان آسمان بوده اکثر در اکثر آبادیه قیمت و بهر آن تاسه هر دو صده و نیم هزار و یک راس اسپ
 فروخته شده کمتر از آن هزار و بیست و یک اسپ کبی با که نام در خانه را تم حروف از جمله سپان طولی و به قیمت چهار هزار و دو صد و سی و یک پرتو
 بخرید فروخته شده و آنرا اجبه و به خریداری نمود با جمله موله دیار که چه قریب بمقدال است اکثر شکار آنجا جوار و باج است بر مع کمتر
 شود گندم و دیگر غلات از اجمیر و مالوه و برنج از و کن انجامی آید و درختان ابنه افزون تر از دیگر اشجار است چند آنکه از زمین تا به دره
 دو صد کرده و درخت ابنه از است نزدیک آن دیار درین دیار تا با افسرد و به قیمت میدارد مبارک الملک بعد صلح از و کنیان به تغیر آفولایت شتت
 و به نقل و غارت دیهات راه پرداخت و به کچه رسید راجه آنجا تخمین شد مبارک الملک بجای هر دوخت لشکر این چند روز معامله بازار
 لشکر گذرانیدند پس ازان بحسب رسد برگردند و دیهات قریب را چند روز کیتی کرده خوردند چون دیهات قریب خراب شدند رعایا کشته
 بموبات را سوخته گرفتند لشکران از قلعت ترا دادند عاجز آمدند و مردم لشکر را با فوج جت آوردان رسد به دیهات با بعد مسافت شب
 در میان شان سپاه بر زردم به دیهات رسیده غله و افریدست آوردند و بار کرده روان شدند در اثنای راه افواج را به کچه سدر راه شدند
 و زرم کردند و تا کیتی اغارت نمودند شتران و گاو و آنرا کشته و جروح ساختند فوج خالی دست بر روز خیمه در لشکر رسید زبانی مردم اوقت
 است که از و گندم یک آنرا به قیمت پانزده روپی و همچنین نرخ هر چیز بگرانی تمام بر زبانها بوده و جوینده را میدان و دیگر میگفتند که شتم به هر که گاو
 دم گاوی اگر سنگی بخورد مبارک الملک از پای قلعه برخاست آخر همان سال مغزول شد چنانچه در ضمن احدی آباد گذشت و به صعوبت و سختی تمام
 به گجرات رسید کنیا پت و چند سورت بردایت مولف هفت اقلیم از مسافات این اقلیم است در خوبی و معموری مانند ارو و بندر سورت
 قلعه بغایت متین دارد و در خلاصه تاریخ مینویسد که چند بندر دیگر تابع اوست و دریای منی نزدیک او گذرد و به هفت کرده جاری شده
 بر دریای شور ریزد و از سیوه های آنجا انناس فرادوان باشد گویند صغراقانای غلام سلطان محمود گجراتی که خداوند خان خطاب داشت
 در سال نصد و چهل و هفت سورت را ساحل دریای عمان جهت مانعت یورش فرنگیان بر کمال ساخته و پیش از آنکه قلعه تعمیر آید
 فرنگیان نوع آید بسکتنگیا رسیدند و در آن ایام که خداوند خان بعبارت آن پرداخت فرنگیان چند نوب کشتیه های جنگ سالان
 نموده بقصد مانعت اندر پیش رفت نشد و چون با تمام رسید تعمیر چو کندی بر در قلعه خواستند فرنگیان گفتند که سلطنتی کلی ازین گیرند
 و چون کندی بسازند صورت نیافت و چون کندی ساخت شد عرض آن پانزده درعه و ارتعاش است درعه است و در شهر سورت

و

هنود مینوسد که سومات پریش گاه بنود از قریم است و از انجا سه کرده در ایی عکاست و پنج بند از سومات تعلق دارد و پنجم سستی
از نزدیک سومات بر آمد و مشهور است که پیش ازین قریم پنج هزار سال میگذرد که نجاه و شش که روز آدم میان دو دریا که سستی در برین است
افتاده غرق گشته اما سبب آزان نوشتند و در نیم کر و بی سومات بها که کاست که کش را از دست میاید و ایی گیر تری بر پاشند رسید
بر کنار دریای سستی زیر درخت پیل ازان غمسم در گذشت و آن درخت را بیل سسز نامند و بول سومات مولسز نام قصبه است
و انجا عبید است مشهور دیو بز همدایو بر سال پیش از برسات جانوریکه اورا مردم ای سنگ گویند و در انجا پدید آید و در تراز کبوتر کش
سفید و سیاه و بوی آن گنده بر فرار سفت عبیدی نشیند و قرح کند و بال در پیشان مردم انجا خوشبویا بسوزند و از نقد ایی
و سفیدی رنگ اودانازه کمی ویشی باران میگرد از سیاهی بازنگی و از سفیدی خشکالی تعبیر کنند پوشیده نماند که سلطان محمود غزنوی
غزنوی در سنه چهار صد شانزدهم جوی بجزم اندام تجانه سومات از غزنین در حرکت آمد و در وقت محاربه بین الحامین زرمی سبب
اتفاق افتاد بالاخر قهر آفرید و نجاه هزار کس را بر ایهه قتل رسیدند و سلطان بعد از فتح بدرون تجان در آمد منزلی در بخت
طویل در نبع و غرض شتمل بر پنجاه شوش ستون که بر یک ازان ستونها با نواع جواهر نفیسه تر صیغ یافته بودندات ضمنی بود از سنگ قدما
پنج گز از زمین فرو برده بودند سلطان بگری که در دست داشت اورا در هم شکست و قطعه ازان سنگ بغزنین برده در استانه جامع
غزنین فروش کرد و آن تا حال موجود است گویند که سلطان خواست که آن بت را بشکند بر ایهه با حسن میبندی در ساختند که لک
روپیه نقد میجسم اگر بت شکند حسن سلطان گفت که مبالغه باید گرفت و بت را نباید شکست سلطان گفت مضاعفه نازانما بگردد
میدارم آنکه روز محشر محمود بت فروش خوانند و اگر اموز بت بشکنم فردا محمود بت شکن ندا کرده شوم با آن خد سلطان آن بت
را بشکست و قریب سه کرور روپیه را جواهر نفیسه از شکم آن بت بر آمد سلطان شاد شد و بعد از فتح سومات خواست که کس را
بغیظ نماید لک گذارد گفتند از سلاطین این دیار و ایشلیمیان از سائر ملک اطراف ممتاز اند و یکی از ایشان مدتی است بی صاحب
میگذرانند سلطان اورا بنجاند و سلطنت داد و ایشلیم متراض گفت از خوشیشان ما و ایشلیم است که با من مخالفت است اگر سپر اورا ازین
رفع کند برابر خراسان مال بغزنین فریسم سلطان و ایشلیم را بدست آورد و ایشلیم متراض سپرد و ایشلیم متراض گفت کشتن ملوک نزد
ما بیبیه است بزرگ و آنرا که این کار کند شکر بیان اطاعت او کند و مقرر است که چون دشمن بدست آید یا شاه زیر تخت خود خانه سازد
و در آنرا سجد و کند و چیز سوراخه دران نگذارد که آب و نان بدان راه فرستند تا باشد چنان باشد اکنون مرا قوت آن نیست که اورا
چنین مجبوس دارم پس سلطان را باید که اورا بغزنین بجهت برود چون ملک ایشلیم بکم نزد من فرستد سلطان چنان کرد و ایشلیم
متراض استقال یافت و ماسه و افر بغزنین فرستاد و اورا طلب داشت چون حقوق خدمت و دانش و سرخ عقیدت این دایلم
در ول سلطان شکر شده بود خواست که اورا رخصت العراف و در امانا بر عهد و پیمان نمود است نگاه داشتن طوعا و کرها آن را
بسومات فرستاد و در حق او دعا کرد و ایشلیم متراض بستور رسم خود با استقبال شنافت چه رسم آن بود که چون دشمن را به جنگ
آزاد ملک سوار شده اورا استقبال کند و چون باورسد و اورا در پاید پشت و ابرقی بر سر خضم بند و پیاده پیش مرکب خود بدواند چون
نجانده آید اورا بستور یک مقرر است جس نماید پس چون از شهر بیرون رفت بشکار برداشت و چون هوا گرم شد هر کس بگوشه فرود آمد
و ایشلیم متراض نیز بر درختی نجفت و در مال سخن برودا کند غلبه بازی به گمان گوشت از هوا در آمد و جنگ بران زده منتظر فرود آمد

آزان کسب یک چشم و چشم مردم مراض کورگشت در نجات و پیشکرم مسافر حاضر آمد عیان ملک و پیشکرم مراض را کوفیده بقتضای قانون خود
که معیوب را هرگز شای ندهند و او را فلع کردند و در وقتیکه جنس او مقر بود آنرا با سلطنت بزرگتره چند س را که مخالفت نمودند بکشند و همان
طشت و ابرق را بر سر و پیشکرم مراض نهادند و تا بارگاه بدو نمایند و بزند آنکه بر خصم ساخته بودند فرستادند و این از عجایب اتفاقات است
صوبه طحطحه شهر نسبت قدیم از زمینین سندن حام بن فوج عوم مولف هفت اقلیم طحطحه را در پیش اقلیم نهمین بنامین تیان را در
رقسم حردت خواست که در اقلیم چهارم بعد از کابل و کشمیر بنا بر قوت مرقوم سازد و توست گفت که هر دو شهر در اقلیم دویم باشند اندا سوخت
غلامه تاریخ بعد از ولایت احمد آباد بجزات مرقوم ساخت پوشیده مانده که طحطحه سندن نامند و در زمان قدیم بر همین آباد نام شهر بزرگ تنگگاه
حکام آن دیار بوده و قلعه آن هزار و چهار صد برج داشته هر یک بمفاصله یک طناب و پس از آن او شهر تنگگاه و بعد از آن دیول و طحطحه
و بیسل دار الحکومت است و آن جامع جمیع پیشیا خاصه مروارید که از بنا در آزند و درین ایام حصه ارکسار دیگرند و کان نمک همین بسیار
محصول و بدوشش کرده آن کان سنگ زرد است و بکار عمارت برزند و اکثر در بر کشتی است که آمد رفت بران کنند و شکار گور خرو و خرگوش
ذوگک آنجا بسیار است و خورش ساکنان آنجا بیخ جزلتهای شایه های بارانک ساخته بر کشتی با بار کرده بنادرمی برزند و فزه و فوج آنجا
تا چهار ماه برنگردد و آریسوا با انبه خوب می شود و زمان افسون گر آنجا طفلان را بدین جگرمی ربا نید و هم نشاود کرده از طحطحه هسکلج
مکانی است مشوبه بزرگها شمال و غرب آن دریای شور است از بی و بسیاری پایان راه دشوار است فقرایان سستی روند
سرکار سیوستان تابع این صوبه است و برکنار دریای سندن واقع شده و درین حدود کولاب بزرگ است و دروزه راه و آنرا
سجوه بنامند و سستی ماهی گیران بر فراز آب زمین سطح ساخته سکونت میدارند چنانچه در کشمیر نیز بروی آب زمین میسازند و در نیمه
از حدود ملتان از اچ تا کچ و دیگران بطرف شمال کوههای خاراباندر مر کشیده و در آنجا قوم افغان و بلوچ سکونت دارند چنانچه جز
از اچ تا بگرات کوههای ریگ مسکن قوم بهی که سابق ایام رئیس آنها بلبر بوده و دیگر قوم راجپوت نیز مسکن دارند و از بلگر تا
نصیر پور و امرکوٹ مردم سومره و دیگران بقم اند و بزرگترین دریا سی انیولایت دریای شور است و تجاران ملتان بگیر و الوال
را بر کشتیها نناده در طحطحه می آرند بلکه مسافران و قطع الطریق بر کشتی مزد می کنند کت و متی باشد که براه نشکی شکر رود طول بصوبه
از بهگیر تا کچ دیگر آن دو صد پنجاه کرده و عرضش از قصبه بدین تا بندر لاهری صد کرده شرقی آن بگرات و غربی آن کچ و دیگران شمالی
بهگیر جنوبی دریا سی شور و سرکارش طحطحه و سیستان و نصیر پور بگرات و امرکوٹ این چهار سه کار شمل بر پنجاه و هفت حال پنج بند
است و جبل و نلک و بقناد هزار دام داخل این صوبه است از عجایب اتفاقات در عهد محمد فرخ میر بادشاه در آن دیار در سقا انحصار
کاهنار جیب ریزهای قند و نبات از آسمان باریدند سیه عبدالجلیل بابگرای و قانع نگار سه اند با ز داشت این رباحی در وقت شگفت
سفری بر آن غنمشه بابکات پنخ از ادب او شده شیرین حرکات در سال هزار و یکصد و سبت چهارم باران بارید ریزه قند و نبات چون
وقائع بنظر بادشاه گذشت بر او اعتراض فرمود و معز زایش کرد سیه عبدالجلیل محفر سے در باب باریدن ریزه های قند و نبات
بمهر و دستخط ایدار خان لئی ناظم صوبه آنجا دو دیگر و سالی معتبر و قاضی و غیره از باب شرع آن شهر درست کرده و بقصد که شتر بار بزرگ
قند و نبات آسانی از آنجا بار نموده بشا بجهان آباد آمد و معرفت حسین علیخان سادات با بهر بخدست بادشاه رفت و چند فریاط از ادب
بر اندر ریزه های قند و نبات بنزد پادشاه گذرانید پادشاه او را بوقائع نگاری آند بار فرستاد و ریزه های قند و نبات بسیار و یکدم آمده

بسیار

می شود و بکر دست فرخ است در تابستان آنجا باد سموم خرد و چون در پای سند از جنوب به شمال میل کند آبادی دیسات از نواب
سازد لهذا اکثر عمارت آنجا از گاه و چوب سازند طول این هو به از فریز پوز تا سیوستان چهار صد کرده و عرضش از سیلیم یکصد و بیست و پنج
کرده شرفی پیوسته سیرکار سه چند عربی کج و دیگر آن و شمالی سور کوٹ و جنوبی صوبه اجیر و سرکارش ملتان و دیالیور و بکر این سه سرکار
مشتمل بر نوزده شش مجال است و در انجمن بست و چهار کرد و جبل و شش لک و پنجاه هزار دام است و تلوور سلام از ملتان بسع
عماد الدین محمد قاسم و اما در حجاج بن یوسف ثقفی چنانچه در پیشه گذشت و گویند که بعد از محمد قاسم ملاحظه بران دیار دست یافتند
و سلطان محمود غزنوی ایشان را دفع کرد و آنجا امیر گذشت و چند کس از فرزندان سلطان دران دیار حکومت کردند پس دیگر بار
ملاحظه ستولی شدند و سلطان شهاب الدین غوری آن دیار بگرفت و بنا بر الدین قباچه که از اکابران امرای سلطان بود
بسر و شمس الدین ایتمش در عهد خویش قصد ملتان کرد چنانچه طاقت زرم نداشت و به قلعه بکر رفت نظام الملک وزیر ایتمش این
بگرفت و دردی به بکر آورد چنانچه بر کشتی نشست و خود در بیامی رساند مگاه با و سه تخت و زید و کشتی غرق شد و این واقعه در شش
و بیست چهار اتفاق افتاد و ایتمش در ملتان نایب گذاشت و همچنین امیر از امرای ملوک دلی حکومت ملتان میکرد تا آنکه سلطان
محمد شاه میره رایات عالی مرزا خان بکومت آن دیار رسید و چون کار بادشاهی ضعیف گشت و ملکه در ملتان از استیاب سپاه
شاه فرخی بجان آمدند بقتضای عقیده حکم با شیخ با و الدین کر ای ملتانی و شمشیر یوسف را که تولیت روضه شیخ داشت با سلطنت نشانند
را سه سهره که امیر نگاه بود و بجز است نبوت شیخ یوسف برسم ملوک و فقر و برانجو است و او را بعد دو سه چند بشهر راه داد و راه سهره
خود را بیمار انداخت و کاسه پر خون بخورد و قتی کرد و خود را بر بدن افکند و گفت قوم حرکم بیرون شهر اند بخوانند تا مهیت کنم جمعی کثیر
از ایشان به شهر درآمدند راه سهره بر فاست و شیخ یوسف را بگرفت و جس کرد با اکثر نزد سلطان بهلول لودس والی دلی فرستاد
سلطان شیخ را اغراز کرد و دختر خود را به سپر او داد و با جمله راه سهره خود را به قطب الدین لنگا که لقب ساخت و در زینت معد و جبل و غیر
بحری خطبه بنام خود خواند و بعد از سپرش سلطان حسین لنگاه بکومت نشست درین اثنا سلطان بهلول بودی سپر خود را بارک شاه
بنا تا زمان بنخیر ملتان فرستاد و هر دو یکجا همه ملتان پرورند سلطان حسین لنگاه برادر خود شهاب الدین را که بیخه کرده بود گرفته
طیس کرده ملتان شتافت و خود را بشهر افکند روز دیگر با او زده هزار مردم بزرگ گاه شتافت و امر کرد تا تمامی سپاه پیاده شدند
و هر کدام سه تیر افکندند بارک شاه و تا از خان بهزینت رفتند سلطان حسین طغریافت گویند وقتی که رابر سالت نزد سلطان مظفر
گجراتی فرستاد و گفت که طرح قهر گجراتیان را بر کاغذ نقش کرده بیا رس تا آنچنان بسازم رسول برفت و باز گشت سلطان از قصر
گجراتیان پرسید رسول گفت ای سلطان اگر حاصل همه مملکت خویش حرف کنی یک قهر چنان ساختن متوانی سلطان نکلین گشت
عماد الملک وزیر گفت سبب غم چیست گفت من با شاه ام در قیامت حشر من با بادشاهان خواهد بود از سلطنت بی نصیب ام چه
قدرت ساختن قهر من ندارم وزیر گفت ازین رنج بهباش مملکتی را ازین حرف شرفی است شرف گجرات همان است و شرف ملتان این علم
اینجا علما اند بسیار که یکی مثل ایشان و بگجرات هست یکی از ایشان شیخ یوسف بوده بر بی رفت و سلطان بهلول لودس و دختر سپر او
داد سلطان شاد و وزیر را خواست با جمله آخرین آن طالعده سلطان حسین لنگاه این سلطان محمود و لنگاه است که در عهد مرز شاه
ارغون والی قندهار و سند که در کش در قندهار مرقوم است شهر قندهار را قهر آفر بگرفت و لشکرانش بر کرایه قندهار سپری گرفتند و ملتانیان سپر

خویشند کردند پس شاه حسین از غوغای لشکر خان و شمس الدین را بکمان گذارشته پسند بازگشت لشکر خان با اتفاق مسلمانان شمس الدین را
براند و مستقل گشت و در عهد هابون بادشاه لمتان را بجزا کاران سپرد و چون شیر شاه دلی گرفت آن ولایت را نیز متصرف گشت
و در عهد محمد اکبر بادشاه قوچل اولایت را بر لمتان سلم داشت و در میان هند و خراسان ترک مقر گشت و در عهد دهر و کشور شهر استوار
گمانتا و و اکنون که یک هزار و یکصد و نود و پنج هجری است تیمور شاه بن احمد شاه ابدالی والی قندهار بران دیار استیلا میدارد و او سب
از بنگال نیز مانند آن مملکت سمت مشرق و بنگاله مائل جنوب است سی و چهار لاک روپیه جمعاً در او مقیم است و در وقت سلطنت او در پنج
سرکار است و در خلافت تاج محمد فوسید که بزرگ و سرکار دارد و اهل آنند بارانکا قنداز بنگاله و قلم آنستین سترت بود که از ان بر برگ
مار نوین پنج و وقت آن زائل نشود و او در لیسراج بی بی نیز مانند و در موضع پر سویم پور از اعمال کوچ قبیله تجار است عظیم که گنجانته نام میگردد
یعنی بلند و جواهر از صندل ساخته تفصیل این اجمال آنکه بنویسے بدارامی پنجاه و دو گشت بعضی کینیم دست از عجایب قدرت
در نظر آرد و آن ملک که اندر دهن نام داشت و سابق ازین آنرا طور بمعنی اشارت شده که بساحل دریادار مدار اجازت از دور یا
بر آورده در جوف قالب بلند بر نماند و گنجانته موسوم ساخت کالاپار توکر سلیمان گبر اتی چون برین دیار چیره دستی یافت آن جوب
در نقش انداخت بسوخت سپس در دور یا کشور افکنند باز مردمان آنرا بر آورده بدستور در جوف قالب بنامند و نمایش گاه هر کس که بر او
سگرت برگذازند طول آنصوبه بخت یک کرده و غرضش صد کرده و سرکار آن میدانی حسینم دیدرک و گنگ و کلنگ و را چمنند
و غیره سیزده سرکار شغل بر دو صد و شش و دو حال از کرور روپیه ایزاد باشد و در اعاشش هیل و چهار کرده و یک لاک پنج هزار درم است
و بعد هفت اقلیم نویسد که در زمان سابق قبل از استیلا مسلمانان راجه او در لیس بود و مکنند و بنام او او را چهار صد زن بوده و
جهت هر یک خانه علیحده ساخته و یک دست زنت پوشیدنی در هر منزل ترتیب داده و مجامی وظیفه خوارتین ساخته که اگر عیبی وارد
شود آن جام آنرا غسل دهد و زنت پوشاند و بران منزل برود آن شخص با زن آن منزل شرط نکند و بجا آرد و روز دوم خرج راه یافته
رضعت شود و این را از جمیع خیرات اخروی میدانست و شوکت آنرا چه بر تیره بود که در حین سواری او چهار هزار کس با خسته با دستهای
پیرانگل در یاجین بر سر و دوش گرفته بر همین دیار آرد و رفتند و چون بمنزل میر رسید در فور بیلاران با نچه در کمال لطافت ترتیب میداد
و گویند در سابق ایام گاه گاه از رایان بنگاله چون لکهن و غیره بران دیار متصرف بودند هر گاه و او وفان کراشی از امر شیر شاه افغان
بجنگ استیلا یافت و به سلطنت نشست بفرمان محمد اکبر پادشاه ستم خان خانانان بجنگ و صلح او را بطبع ساخت و بنگاله از او گرفت
و او در لیس را با و باز گذشت و بعد از او قلمو خان افغان بر او در لیس استیلا یافت و پس از ان اکبر پادشاه منزه به سلطنت رفت و استیلا یافت
در راجه پیمار را که قصد سلطنت بخت بنگال و چهار صد فیصل دست آورد و باز منیدان بنگاله محاربات کرد و چون اسلام خان جشی بفرمان
جهاگیر پادشاه والی بنگاله شده شجاعت خان و غیره امر را بر زرم و فرستاد و عثمان خان سپاهش بسیار اندک بود و زرمی معصب کرد و ظفر
یافت و بسیاری از امر اس جهاگیر بقتل رسید و شجاعت خان جران با معبودی چند رسید ان ایستاده بود ناگاه ننگی به عثمان خان رسید
و در گذشت افغانان که ظفر یافته بودند در هزار دست و یک پزیمت رفتند و بعد از او روزگار فاخته از ان دیار سپری شد و از عهد
جهاگیر پادشاه تا زمان محمد شاه بنیره با در شاه بن اوزنگ زیب پادشاه عالمگیر از طرف ناظم بنگاله بران مملکت نائب می نشست تا آنکه
در عهد محمد شاه هایت جنگ علی در وی خان ناظم بنگاله بعد از محاربات بسیار از دکنیان عاجز گشته آند را در ولایت سوای سرکار میدانی بود

در وقت ملک بنگاله بر گوی بیوسله دکنی که نزد بیکان راه بر ما هو بود و او بعد از پسرش خانو جی بن رگوی بیوسله که ناگ پور نیز در
 تصرف داشت مستولی شد و بعد از او کنون دو هزار و یک صد و نود و پنج پجری است پسرش هو دا جی بن خانو جی بن رگوی بیوسله دکنی
 همیشه بران دیار تصرف است درینو لا شنیده می شود که جناب پسر هو دا جی با سپاه بسیار بفرم کلکته و بنگاله از ناگ پور تا بنالیه سر نبر رسید
 جزل بیین گورنر صاحب کلان کلکته که روی عافیت اندیش است قریب پهل لک روپیه اورا تواضع کرد تا راضی گشت و کلاسه
 هو دا جی از رسم حدود در چهار پشین صاحب کلان چاه دیده و صاحب کلان ایشان را بسیار خاطر میگرداند فرما راج به نزدیک
 او در مسیه ملکه است که زنان آبخار یا ست کنند و مردان آنرا بار مانند زنان زیور بر خود بندند و زنان جز تر عورب بنوشند و اکثر پیش
 از بزرگ درختان بود و زنان چون مردان کار کنند و شل کشت کار و عرب و غیره و مردان کار منزل و سرسے و خانه بکنند و هنگام محبت
 زنان بر مردان شوق و مردان را نیز بر افکنند بیک و بیکال مولف تاریخ صبح صادق گوید که بنک بن همد بن عام بن فوج را فرزند ان بسیار
 شدند و بنگاله آبا و کرد و بقول مولف هفت اقلیم بنگاله ملکه است در عایت و محبت و هوس آنجا نهایت اعتدال دارد و به قولی
 قریب به اعتدال و بیستان بیانه و حاصلش برنج و نوسل و فلفل و دراز و آبر ریشم است و آنجا ضبط غله بخش نیست رعایا با موجب
 تقدیر موجب اقساط ماهواری داخل خزانه بادشاهی میکنند و از میوه با انبه و انناس و کیکله و کھل بسیار بود و دیگر در حد و بنگاله در
 که انبه و انگور بارمی آورد اما کنون کسی از ان نشان نداده و ایضا لکن میوه بیست برابر کردگان دارد و طعم آنرا مفوم می شود و سکار
 نساجی را نیک بیع کرده اند چه خاصه و ملل و دیگر اقسام پارچه آنملک یا نام بوده چنانچه در ضمن هر شهر مرقوم شود گویند که تاج خان کرانی
 برادر سلیمان خان افغان حاکم بنگاله از امر سهر شاه نجیب مولانا خوانی مندلی فرستاده بود که بست و هفت درعه طول و کینم
 در حد عرفداشت و هر گاه درشت گرفتند همه پنهان شدی و طول ملک بنگاله بر وایت مولف هفت اقلیم سه صد کرده و غرضش دو صد
 و هفتاد کرده و هر کرده یک میل است شرفش متصل آب شور و غوبیش پر گنه سورج گده و شامش بولایت کوچ منتهی شود و جنوب
 پر گنه صوه است که باین او رسیه و بنگاله واقع شده و از متعلقات بنگاله است و مجموع ولایت بنگاله منقسم بیست و دو تو مان از غلبه
 است او سرد سالک پوک جالکا نوانند و ماده و سردی و کوچ و بروایت مولف خلاصه تاریخ طول انصوبه از بندر حالکا تو مالیا گنگا
 چهار صد کرده و عرضش از شمال تا سر کار مدارن دو صد کرده و شرق رویه دریای شور است و غوب صوبه بهار و سر کارهای انصوبه
 بکلانه و سلیم آباد و تاج پور و بخره و نادگ آباد و مار و به و سلمت و فتح آباد و مانده و حیب آباد و ستارگان و وچاٹ گان و
 شریف آباد و مدارن و کواره گماٹ و غیره بست و هفت سر کار شمل بر یک هزار و یکصد و نود و حال و ده خلش صد کرده بست و
 نه لک دام و چهار هزار و دو صد توپ و چهار هزار و چهار صد گشتی است و در قسیمه بنگاله بر ششم مردم آند یار ناگه در موسم بنگال
 شش ماه آنجا باران می بارد و سرداروایان سابق آند یار را بنا بر کثرت طیفانی آب در سائر اکا خیا با بنا بر عرض بست
 و زیاده بران بار تفاع ده گز بسته اند و آنرا از زبان آند یار آگ گویند لفظ آگ در آخر لفظ بنگ در آورده بنگاله نامند بالجمله
 در برسات زمین نو آب فرو شود و آن بسته و خیا با بنا بیرون باشد و اما س آند یار را مدار اکثر بار گشتی باشد و غذا سے
 مردم آنجا شیر برنج و ماهی است و برنج را بچسته در آب سرد نگاه دارند و روز دوم غذا کنند و نقول شرفی بیشتر خوردند خفته مانند
 و قتی که موید بنگاله و در عهد شاه عالم بسا در شاه این او رنگ زیب عالم گیسر بجای گیر شاهزاده عظیم ایشان خلف

بهادر شاه مقرر بود از طرف شاهزاده مبارز الملک سر بلند خان آنجا حاکم بود که اینکه همراه والد زشم خروف لازم سر بلند خان بود
می گفتند که سر بلند خان جانیکه اکنون همان من تویی قسمت ما را در غالی جهت استقامت خویش و اطراف آن جهادانی لشکر و بیست و یکم
بهتر مقصود بنک نامی طرح انداخت و آن به مقصود آباد معروف گردید و بعد سر بلند خان رفته رفته شهر عظیم گشت چون مرشد خان
باشم آن دیار شد سعی موفوره در آبادی آن نمود و مرشد آباد نام نهاد و هاکمه موسوم به جاگیر گرشه نسبت در فایت خوبی عمارت
و بناهای کتانی آن نزار و گویند که نام و پسر و حاضری آنجا بانام است و ظروف مس آنجا خوب می سازند و در زمان سابق و در سلطنت
مملکت بنگال بوده و جاگیر بادشاه آنرا موسوم به جاگیر گرشه گردانید چاٹ کاٹون که سالکان و نیز مانند از بنا در شهر است و در آنجا
نامه و آنچه و سخن و دیگر آتش نیک و فیل بسیار پیدای دارد و فیل سفید نیز بدست می آید اما کمتر و اسب و شتر و خرگرن و بز و گاو و گاو
انگ باشد و در بهار و یکصد و نوبه جری جهادنی کنبه و انگری متصل لگرم بود مردم چاٹ کاٹون می گفتند که گاو و گاو میش آنجا بسیار
می شود و شاید که در وقت مولف علامه تاریخ کاو و گاو میش آنجا پیدای نداشتند باشد لیکن گاو میش از صحرائی آنجا باشد
و از گاو میش خانگی عظیم الجثه بود و با شیر و قبیل مقاوت کند و اکثر مردم آنجا بسیار سیاه قام و کوسه باشند و در وینداری
و سلمانی بغایت مستعد باشند و حصر آنجا که سیتل پائی نامند پسندیده بود و از جمله عجایبات چاٹ کاٹون یکی آنست که وقتی
را قمر حروف خطی مشتمل بر عجایب و غرائب چند از هر دیار بخد مت کچان جو ناهان اسکاٹ نوشته چاٹ کاٹون فرستاد صاحب
در جواب آن بر ششم نوشت که چون آنهم زبان براسه قلع خاطر آنجا نب سعی و تردد کردند و دستار نیز برای مطالعه آنهم زبان
یکی از عجایب چاٹ کاٹون مینویسد که میان دو کوه رفیع چاه است و در آن شعاع آتش در کمال جوشش غلغله بر می آید اما آب
آن چاه چند آن گرم نیست جماعه منور آنجا که نادان اند آنرا سحزه چند است بر اطراف آن چاه عبادت خانه ها از پشت و برج
ساخته اند مهربان من صیبت آتش ظاهر است که خاک چاٹ کاٹون اکثر جا از لقب و گوگرد است بهم آمیخته و هوای گرم
منشوش اند آن هرد که در زمین جنبش آید بان آب میرسد و ازین سبب آب میرشش آن آتش افزوده می شود و گاه باشد
که ازین سبب زلزله نیز حادث شود و گویند که اگر کشتی در دریای عمان تها شود در بندر چاٹ کاٹون بر آید وقتی شیخ محمد فاخر شایخ
ساکن آباد که رتسم نیز با او ملاقات داشت بعزم حج در مکه می ندر بکشتی نشست و دوزده روز بر رفت باو مخالفت کشتی را بر برد
و تها گردانید کشتی به چاٹ کاٹون رسید محمد فاخر از راه خشکی تا آنکه آباد آمد و چند سبب باز به حج شتافت و دریای چاٹ کاٹون
یکی گنگ است و دوم بر سر هر که از خشکی کوه می آید و کارنده با سراب سازد و بشوره دریا در شود مولف خلاصه تاریخ گوید که
بسر چاٹ کاٹون سکه است که آنرا از جنگ بر جنگ با سندی معدن الماس و یاقوت و زرد نقره و مس و نفت و کبریت
در آنجا بود و ساکنان دیار کمره را با مردم بر جنگ محافظت باشد و زبانی ساکنان کمره دریافت شد که از جنگ و کمره نام یک ملکه
واحد است نه آنکه از جنگ و لاتی جد است و کمره ملکی دیگر است با جمله کمره که از جنگ گویند از چاٹ کاٹون راست بطرف مشرق
افتاده و سرخو ناهان اسکاٹ که در چاٹ کاٹون بود بسیار مردم کمره در چاٹ کاٹون آمد رفت میداشت زبانی ایشان بار ششم
می فرمود که چون شاهزاده محمد شجاع ابن شاهجهان باو شاه از برادر خود محمد اورنگ زیب عالمگیر منمزم بکمره رفت رایج
انجام قدم او را مقرر داشت محمد شجاع آنجا بسیار سو و بعد چند سبب را حباب آنجا شنید که بیستان شاهزاده کلو فرستاده ماه روی است

به مجلس آن کرد و اندیشید که تا محمد شجاع زنده است تو صلحت دست ندی پس با عیال مملکت خویش گفت که محمد شجاع را خیال
 ریاست این دیار در سر پنداشده صلاح چنین افتاده که شجاع را از میان بردارید راجه فوجی بر سر خانه شجاع فرستاد تا سزا داده
 با سپاه راجه رزم کرد و چند کس از رفیقان شاهزاده کشته شدند شاهزاده بر کشتی نشست ملاحان کشتی که از ملک راجه بودند کشتی را
 سوراخ کردند آب در کشتی آمد کشتی غرق شد محمد شجاع غرق شد و کشتی غرق شد و کشتی غرق شد و کشتی غرق شد و کشتی غرق شد
 مردم راجه که بر ساحل ایستاده بودند تیر و سنگ و نیزه زدن گرفتند تا محمد شجاع مجروح و ناتوان شد و غرق گشت و هلاک گردید
 راجه که بر در آن دست را برسم بنود بعد خویش در آورد و هنگام زفات آن دختر خود را دیوانه کرد و پارچه خویش و راجه بندان گرفت
 و پاره کرد و دیگر حرکات دیوانگان را انجام داد و با شوهر خود بی باشرت نداد راجه بر بخید و او را در یک خانه حبس کرد و هیچ چیز از اسط
 و آهن و سنگ و چوب پیش او نگذاشت و دختر همچون دید که مردم با راتنها درین خانه گذاشته بیرون رفتند و در را بستند بعد ساعتی
 برخواست و سر خود را چند نوبت بدیوار زد و جان داد و دیگر روز که خبر از او گرفتند او را مرده یافتند بسیار اسفت کرد چون خیمت بستن راجه بر
 محمد شجاع کشتن او را جهت گرفتن دخترش و جان دادن دختر این همه با عیال ممالک و شهر خالی شد مردم مملکت بر راجه
 بشوریدند و او را از سندی ریاست خلع نمودند و دیگر راجه بر سر نداشتند و گفتش با محمد شجاع را بر سر نداشتند و گفتند چنانچه وقتیکه بر سر
 بنشینند آن گفتش و نعلین مثل چتر بر سر او باشد و رفته رفته آن نعلین را شل درفش کاویانی بجوای نعلین ترتیب کردند و اکنون
 آن نعلین موجود است و هر کسینکه بر سر راجه نشینند آن نعلین بر سرش بجای خیمه باشد و از جنگ مملکتی وسیع است مولف صحیح
 گوید که فقیر خان از ارباب راجه بادشاه از خلیفه آباد که بستمش بود روی به از جنگ آورد و دست یاریافت و در آن دیار نایب گذشت
 و باز گشت چنانچه در احوال بلوک بنگاله بنایر لکنوتی بر وایت مولف خلاصه تاریخ شهر است قدیم و در زمان سابق دار الملک بنگاله
 بود هالیون بادشاه هواست آنجا خوش یافت به جنت آباد موسوم گردانید و صاحب تاریخ صح صادق گوید که کور راجنت آباد از زمان
 با جمله لکنوتی قلعه است و دارد و در شرقی آن کولاتی است اگر در بند آن شکستی رود شهر در آب غرق شود و مولف هفت اقلیم گوید
 که آن کولاتی بسرخود است و جو تار سوتی که قسمه از راجه است درین تو مان نیک می شود هلمت کلیم آباد نیز گویند که کار هلمت در آن
 کسارت است و سپه راجا مشهور است و میوه کلنگه که تاریخی خام و از آن بزرگتر است آنجا بسیار شیرین پیدا می شود و چوب چینی و درخت
 عود افزون تر میباشد و در یکی از مسافتات او محمود آباد نام فاضل در از پایا میکارند و اگر بدست کارند در شست و میم شود و قیل راجا
 بسیار می شود با واجب ان پنج لک و نود و هفت هزار و پانصد و هفتاد و پنجاه است و در بعضی پرگنات آن تو مان ابریشم
 حاصل می شود شریف آباد و در بعضی مواضع آن عورت برابر ذکر آدمی چیزی از گل و سفال ساخته بعد از فراغت استنجال سفال
 به بر فیصل اشتغال کرده رفع آلودگی بنمایند هر چند حکام سعی کردند که این شیوه را بر طرف سازند صورت نیافت مدار آن دینی
 از مسوباتش سر پوز نام کان الماس می باشد و در بعضی مسافتات آن بو مان نیک را و گاه آنرا که شود سر سبزی دارد می سوزانند
 و خاکستر آنرا در دیگ چندان می جوشانند که نمک حاصل می شود و سنار گالون سه لک و سه هزار رده به حاصل میدارند و بجز پنج
 چیزی حاصل نمی شود و از قسام پارچه خاصه و نعل و زمین سنگه و کفایل آن مقام بانام است سبزی ساکنان آنجا اکثر اولاد خود را
 خواج سرامی سازند و در دیگر بو مان بنگاله نیز خواج سرامی کشته و آن سه قسم می باشد اول صندلی که آلت و عصین را و خوردنالی

از پنج میرند و طلعه نیز گویند و دوم بادامی که قدری آلت فعلی داشته باشد سوم کافوری که فقیهین را در خوردن سالی نایش طلعه کرده باشند ماله پارچه مالدی آنجا با نام است کورد در زمان سابق دارالملک بنگاله بود و هالیون بادشاه آن بخت آباد موسوم شد و قلعه کورازینه علاءالدین حسین شاه شریف در آنمه سابق از قلعه معتبر هندوستان بود غزنی آن قلعه آب گنگ است و سه طرف دیگر آن هفت خندق داشته و فاصله مابین دو خندق تخمیناً سه طبقات بوده و عمقش آنقدر دارد که فیل از عبور آن عاجز آید و اکنون آن قلعه خراب است و بسیاری از سکنای آنجا اگر بزرگان برکتی گذار داشته بگفته اند در محل مابین شهر عظیم آباد و شهر مرشد آباد واقع است شهر مطبوع بر ساحل دریای گنگ که دریا از طرف شمال آن گذر واقع است سه کوهی آن بر طرف مشرق شهر قرار دارد هو از کنار گنگ تا کوه سمت جنوب بسافت بکوه تخمیناً از ارتفاعی بوده باشد و یوار گلی ساخته و دروازه در آن نصب کرده اند افواج میر محمد قاسم خان از مقام سونی منزه از انگریزان شده در آنجا یکم ماه با میر محمد جعفر خان و انگریزان جنگ توپ و تفنگ برداخته با لآخر انگریزان بر ایشان شب خون زده شکسته فاش دادند از قمر حروف در فوج میر محمد قاسم خان حاضر بوده هر چند بعضی تمیرات جنگ را با میر اسد الله خان و دیگران گفت نشینند و بر در بدر گرفتار شدند در قسم حروف از اتفاقات پانینگی عینی از شاهد بود که تفصیلاً در شرح موقوفه رقم نموده چه در روز پیش از ششون دیده بود و تبری اندیشید و آن مطابق تقدیر آمد و از آن حادثه هم احمال و اقبال خویش نجات یافت بار یک آباد را بیند بار یک شاه بن ناصر شاه است نیشکر و نخل کرد و نخل در بار چ خاصه بود و غیره آنجا نیک میشود و خاصه استیاری پوری بهترین خاصه آن لوتان است سرکار بگلانه این بگلانه دیگر است بر روایت خلاصه تاریخ بر دریاسه شور واقع است و در خواشع قلعه آن درخت زاریست و در آنجا بر ماه الهی دریا توج خیز آید و موج بسان کوه بر خیزد و از یازدهم تا آخر ماه مرتب مرتبه با هر چنانچه نوزاه کمتر شود آن نیز کم شود و این را بد و خرد با گویند و نزدیک آن دریا کامروت است که آنرا کور گویند سن ظاهری آنجا جدا گوئی و طلسم سازی بسیار بود هر که خواهند تفر قلوب کرده مطیع سازند و دیگر با فسون گرس و سحر از گردش فلکی و حادثات آینده و گرانی و ارزانی غلات و درازی و کوتاهی عمر خیر دهند و زن بستی را بعد گذشتن ایام معهود حکم در دیده بچه بیرون آرند و معالجه شکم زن کرده در دست سازند و مؤلف تاریخ صاوق گوید مملکت کامروت بعد از عبور شهر است که گر خست از اجداد رستم بن زال در عهد ضحاک باری بران بل بسته سر کار کوره گماث پارچه ابریشمی با نات هند و اسپ کوٹ آنجا می شود و سیوه هندی بسیار بود و خواجه سراس آنجا افزون شود و قیمت سهل و اندک بدست آید کوچ مابین شرقی و شمالی بنگاله واقع نموده و یک حد او بولایت خطا منتهی شود و حد دیگرش کوره گماث است و از سر حد خطا که آن موضع اسام خوانند تا ولایت کوچ بست روزه راه است پس مابین کوچ و ولایت خطا ملک اسام واقع است باین نوع که مرحد کوچ پیوسته است بملک اسام و مرحد اسام پیوسته است بسر حد خطا و همیشه مردم خطا در ملک اسام شده کوچ آمد و رفت می دارند و بر روایت مؤلف خلاصه تاریخ اسام ولایت وسیع است فرمان روای آنجا را چون روزگار پیرسند ایمان ملک همه مال او مدفون کنند و حاصل کوچ ابریشم و نخل و اسپ مانگن است مؤلف هفت اقلیم گوید که در ولایت کوچ غاریست که به عقیده اهالی آن ولایت انزل دیواست و نام آن هی است و مردم آن دیار را با انجی اعتقاد تمام است و در سالی بکر و جمعه کنند و در آنروز هر قسم جانور در ولایت ایشان می باشند شنید و نواب ان سبته آید می سازند و هم چنین در آن دیار همگیان ماحی اند که خان خود را فدا سے راه آن سبته می کنند و می گویند

کوه

که ما را بنی طلب کرده است و در آن روز یک ایشان بگوئی می شوند هر چه بنویسند و بازن و دختر هر که خواهند صحبت می دارند و بعد از یکسال
 در آن روز عید گشته می شوند و در آخر عالمگیری نوبت شد که در سال هزار و شصت و هفت در عهد سلطنت شاه جهان بادشاه هم تزلزل را در کوی
 خبر بیماری شاه جهان مستقیمه بعضی از ممالک پنجاب و خوارزمشهر و خود را متصرف گشته و چهارمین ایام راجه اشام بجای سنگه نام لشکر عظیم از راه خشکی
 جهت تخریب ولایت کامروپ تعیین نموده چون اورنگ زیب عالمگیر این شاه جهان سلطنت بند رسید نیز در بیستم ربيع الاول سال چهارم
 جلوس عالمگیری مطابق سنه هزار و هفتاد و یک هجری خانخانان حسب النعم عالمگیر از خضر پور روانه آنست گردید و شهر کوچ را فتح کرده
 بعد عالمگیر تکوین سوم ساخت و قتی الغور از راه کوره گماش بجانب ولایت اشام شتافت و خطه ککر کالو که دارالملک اشام است در مدت
 پنج ماه ششتر آن سال مفتوح ساخت و غنائم موفور بدست آورد چون ایام برسات رسید خانخانان در شهر پور استقامت کردند و تمام
 روی زمین را آب گرفت آشامیان شورش انگیزه از کراکو و دیگر مواضع کسان خانخانان را برانند و متصرف شدند همچنین بهم فرزان
 کوچ را از مردم خانخانان انتراع نمود چون برسات آفر شد آب روی کبی آورد و زمین نمودار شد افواج خانخانان از هر سو تاخت و
 تاراج پروا نهند و غنای کثیر به نعل رسیدند راجه بکوستان گریخت و التماس مصالحت نمود خانخانان قبول نکرد و در طلال این احوال
 خانخانان بمرض شدید گرفتار شد لشکر یلان از خوف لم آمدن حیات او در چنان مکان متزلزل شده جدائی از خود ستند خانخانان
 از خوف این معنی چهارم جای آنرا سنه هفتاد و هزار و دو مطابق جلوس عالمگیری یک منزل بیشتر رفته و بنا بر فرورت راضی صلح نشدند
 بتوسل ولیه خان بست هزار توله طلا و یک لک و هشت هزار توله نقره و جمل ریخیر فیل مشکیش داد خانخانان از دیدن کوهستان کامروپ
 کوچ کرده غریمت بنگاله نمود و کجلی رسید و از آنجا بموضع باندره که مقابل کواتمی آنروزه آب واقع است نزول نمود و در شیدخان را
 بقوه جداری کامروپ فرستاد و عسکر خان را به تسخیر کوچ که هم فرزان با بران ستولی شده بود تعیین نمود و خود بجانب خضر پور روانه شد
 و در هفتم رمضان ششتر سال جلوس مطابق سنه هزار و هفتاد و سه هجری در درو کوهی خضر پور در گذشت و در تاریخ صبح صادق است
 در سنه پانصد هجری در دیار بنگاله راجه بود که اوراکمن گفتندی و میندو ششتر ایام ملک تیک اطاعتش کردند و در سنه پانصد و نوزده
 هجری فوت کرد و زنی که حامله بود بر تخت نشاندند و چون ایام وضع حمل نزدیک رسیدن جهان گفتندی که اگر بعد از این بدو ساعت مولود
 او متولد شود هشتاد سال بادشاهی بعد از کنه زن نمود تا پای های او را بسته بکنونش او بختند و چون ساعت موعود رسید فرزند گفتندی
 پسر سه زایید ادرش از شدت الم در گذشت و پسرش را راجی لکمیر خواندند چون بسن تمیز رسید بعد از صلوات سلطنت کرد و کسی را از آنک
 رو بنید کم که بنشیند و چون عمر شش هشتاد سال رسیدن جهان گفتندی نزدیک رسیده این مملکت بعرف مسلمانان در آید و آنکه برین دیار است
 بشود مرده بود که چون بر پای بسند و دست با فرزند از زانوی او بگذرد راجه کسان به بهار و آنمخود فرستاد فرستادگان نفس کردند
 و این علامات در محمد ختیار علی یافتند و دیگر سال محمد ختیار براندر استیلا یافت آورده اند که محمد ختیار علی مرده جلد و فرزانه بود و در زمین
 بدرگاد سلطان شهاب الدین غوری پیوست و خواست که چاکر شود عارض سپاه بسبب کوتاهی قد و قامت و ضعف تن قبول نکرد او
 بوند اقتاد عیش محمد بن محمود در خدمت علی ناگورسه بسرمردی علی ناگوری از امر له قطب الدین امیک بود و فوج اقطاع داشت که سید
 بجاکمیر محمد بن محمود داد محمد ختیار بهم پیوست و با او بود تا که محمد بن محمود در معرکه کفار شهادت رسید محمد ختیار جانشین هم گشت و با کافران
 آن حدود در ممالک و بر او ده استیلا یافت و به بهار تاخت بر و غنیمت بسیار آورده و ذکر شجاعت او بقتل گشت و بر قطب الدین امیک رسید

این چنین که از طرفین که در مورد
 دست و گزارد در دست و گزارد
 و گزارد بنده این سوایند

قطب الدین پیر او خلعت فرستاد محمد بختیار شکر و لشکر بهار کشید و برگشت و باز گشت و نزد قطب الدین ایک بر علی رفت و او را رفت
 بزرگان درگاه برودند و قطب الدین گفتند او را غم جنگ فیل است قطب الدین اور ازان سوال کرد محمد بختیار بران بانه نمود و یروک
 برزم فیل آورد و بیک گزند که خرطوم فیل زد فیل بر زمین رفت و قطب الدین اورا خلعت خاص داد و امر کرد که امر اسه خود را علی قدر تمام
 صلح و مهند مالی و افراد رسید تمامی آنرا هم در مجلس انیاز کرد و با شریف سلطانی باز گشت و به بهار شد و درعب او در دل کا فران بنگاله
 جا گرفت محمد بختیار در اشقی و تسعین و خمس ماهه با بلخار قصد مندیبه کرد و با یازده هزار سوار ناگاه در رسید و حرم سر اسه رای لکمه رفت
 رای از پس سر می برگشت سپاه محمد بختیار از پی در رسیدند راجه بجاننا تمه گریخت و در همان سال در گذشت محمد بختیار مندیبه خراب کرد
 و لکنهقی آباد ساخت و پتیر برگرفت و خطبه مسکه قایم کرد مال بسیار در خدمت قطب الدین ایک فرستاد و در بال نقد و نود و هفت هجری
 سارنگاله ضبط کرد و خواست که ترکستان و تبت را بعزت آورد لاجرم باده هزار سوار از راه کوچ متوجه آن دیار شد یکی از رؤسای کومستان
 که سیان کوچ محبت است بخدمت آمده سلمان شد او را علی شیخ گفتندی وکیل محمد بختیار گشت محمد بختیار شهره رسید که از راه کوچ
 گفتندی و پیش ازان آئی بود و فرخش سه بر ایرنگ و بالالی آن آب بلی بسته بودند بست در نطق که در عهد ضحاک یا فردین
 چون گرشب از اجداد و رستم بن زال از زمین باز گشت و آنجا رسید آتشه و آن پلی بنامند و از همان راه پیستان آمد با لجه محمد بختیار
 از آب گذشت راجه کامروب یاد گفته فرستاد که اسال با جزودی دیگر سال پیش و با ششم محمد بختیار نشیند و شاتزده روز در جبل رفت
 و بقلعه رسید و محاصره کرد و جمعی کثیر از طرفین به قتل رسیدند و چند س از ابالی آن دیار اسیر گشتند گفتندی در پنج فرسخ از خاشهر بست
 که آنرا کوه طغی اندر پنجاه هزار سوار آنجا موجود اند هر روز در بازار آن شهر هزار و پانصد هپ فروخته می شود و محمد بختیار از آنجا باز گشت
 در اشقی راه آذوقه نایاب بود لشکر یانش هپ میکشند و میخورند چون به بل رسیدند و طاق ازان ویران دیدند محمد بختیار متبگام
 رفتن آنجا دو اسیر گداشته بود ایشان با یکدیگر مخالفت کرده ترک محافظت نموده بودند ابالی کامروب آمده آنرا خراب ساختند چون
 عبور از اب متعذر نمود محمد بختیار به جخانه که در آن نزدیکی بود پناه برد راجه کامروب و دفععت سپاه او آگاه شد و با لشکر غلیم گرم جخانه فرو
 گرفت محمد بختیار یکبار حمله آورد و ایشان را بکشت و بکنار آب آمد سواری یک تیر بر تاب در آب رفت دیگران در آب رفتند دانستند
 که پایاب است یکبار در آمدند و چون بیشتر رفتند آب بیشتر بود اکثر غرق گشتند و محمد بختیار با سعد دوسه چند نجات یافت و بدیو کوٹ آمد
 و از غایت اندوه مرلیف شد علی مردان خانی از امر اسه او بخدمت محمد بختیار رفت و چادر از رویش برگرفت و بر خرم کارو آنرا در شسته شد
 و دو هجری هلاک ساخت و بعد از و عزیزی الدین محمد مران خلجی از اقرای می محمد بختیار که در لکنهوتی نیاج داشت به سلطنت رسید و علیمردان
 راجس نمود علی مردان از حبس بگریخت و بدلی نزد قطب الدین ایک رفت و بعد در حمله گشت بنگاله آمد و عزیزی الدین حجار را بکشت علی
 بجای او نشست و خطبه نام قطب الدین ایک خواند و بعد از و پیشش علاؤ الدین خلجی بکومت نشست و بعد از فوت ایک خطبه
 خواند و او مردی شجاع و جلد بود اما از عقل بهره نداشت نقل است که تاجر سه را در بنگاله بعد او مال تلف شد علاؤ الدین بشنید گفت
 او از کدام شهر است گفتند از اصفهان گفت نشو و حکومت اصفهان بنام او نویسد کسی را قدرت نبود که سخن گوید نمی گفت والی اصفهان
 را مالی باید که غیر سپاه کند و آنجا رود امر کرد تا مال وافر تاجرد مهند لوبی موجب بسیاری از امر ای خلج را بکشت از ناگان قتلش ساینده
 و بعد از و سام الدین خلجی اتفاقا بر بند سلطنت نشست او مردی تاجر بود از غور که سکن خلیجان است برکستان افتاد آنجا دو خر قوش بود

حدیقه

حسام الدین درمی چند با ایشان داد ایشان آنرا طعامی بخشید و بر قیمت تمام بخوروند و گفتند ترسند باید رفت که سلطنت ملکی از آن بجز
حسام الدین به بند شد و به بنگاله افتاد و در خدمت محمد بن اختیار اختیار یافته بود تا آنکه سلطنت رسید و خود را سلطان شمس الدین و اعیان
خواند و دست بخیارت برکشاد و با سپاه شمس الدین ایلیش صلح نمود و پیشکش بدلی فرستاد چون در سنه شش صد و نوبست و چهار هجری بنیاد
صلح منهدم شد ایلیش سپهر بزرگ خود ناصر الدین محمود را برزم او فرستاد حسام الدین با ورزم کرد و به قتل رسید پس از آن امیری از او
سلطانان دلی بکومت بنگاله قیام نمودی و چون بغیث الدین بلین با و شاه شد طغزل را حکومت بنگاله داد و طغزل در سنه شش صد و هفتاد و هشتاد
هجری لشکر بجایا لشکر کشید و رای آنجا را منهنم ساخت و غنیمت بسیار بدست آورد و یعنی ورزید بلین به بنگاله آمد و او را گرفت و بکشت و ایضاً
ناصر الدین بقرخان را حکومت لکنوتی داد و او آنست که امیر خسرو دلی قران اسعد بن دره کرملاقات او و پسرش معز الدین کیتباد حسام
دلی بنظم آورده با مجله ناصر الدین بقرخان سالهای دراز در بنگاله سلطنت کرد و در هفتصد و نوبست و چهار هجری که سلطان تغلق شاه
دلهوی استو به بنگاله شد و بخدمت پیوست تغلق شاه او را جزداد و بکمنوتی باز کرد و ایند و چون ناصر الدین در گذشت دیگر با بنگاله بقر
سلاطین دلی آمد و از قبل ایشان امیر کے آنجا حکومت کردی و در آخر عمر سلطان محمد تغلق شاه قدردان غلبی بایالت بنگاله رسید و فرزند
سلا حدار که از مقر بالمش بود او را بگذر بکشت و بعد از او ملک فرزندین به سلطنت نشست و خطبه مسکه بنام خود کرد و ملک علی عارض قدر زمان
در هفتصد و چهل و یک هجری لشکر بکمنوتی کشید و ملک فرزندین را گرفت و بکشت و خود را سلطان علاء الدین خواند و ملک حاجی ایلیاس
را در لکنوتی تالیگدشت استارگان گرفت ملک ایلیاس لشکر بایان لکنوتی را با خود یار ساخت یعنی کرد علاء الدین را در رزم بکشت و خود را در
هفتصد و پنجاه سه هجری سلطان شمس الدین بنگره خواند و به سلطنت نشست و بجایا که شنافت و مغر باز گشت و فیل بسیار بدست آورد
و با سلطان فیروز شاه والی دلی در ظاهر لکنوتی رزم کرد و منهنم به قلعه بکده که حصن شد چون برشکال در رسید فیروز شاه بدلی رفت سال
شمس الدین حقت دهد ایان بدست او فرستاد و جدران اثنا در گذشت سجد جامع پنجاه از آثار اوست و بعد از او پسرش سکنه شاه
و پس از او پسرش سلطان شمس الدین بن سلطان اسلامین بکومت نشست و بهو لعب پرداخت و در هفتصد و هفتاد و هشتاد
هجری در گذشت بعد از او راجه کانس که از رسیداران بنگاله بود بکمنوتی استیلا یافت و در تزویج رسوم کفر کوشید مسلمانان خواستند
که خروج کنند از دلتعالی در سنه هفتصد و نود و پنج هجری شر او را کفایت کرد و بعد از او پسرش جانشین شد و خود را سلطان جلال الدین
خواند و عدل کرد و آنچه پسرش رواج داده بود بر انداخت و هفتده سال ملک را نمود و بعد از او پسرش سلطان احمد والی شد و در هفتصد
وسی وفات یافت و از عقب نماز نداشت ناصر خود را سلطان ناصر الدین خواند اما بعد بخت روزی هفتاد و یک سال از احواد
سلطان شمس الدین بنگره را بدست آورد و نموده سلطنت نشاندند ناصر شاه خوانند و او در هشتصد و شصت و دو هجری در گذشت بعد از
پوشش بار یک شاه بجای پدر نشست و بار یک آباد بنا نهاد و علائق در عهد او رفیعی عظیم داشتند و در عهد او قیصر خان که ارکا برام ابو
خانجهان لقب یافت و از خلیفه اباد که شمش بود بار جنگ شنافت و استیلا یافت و آنجا ناب گداشته باز گشت و در گذشت چنانچه
در چالنگا نومرقوم است و او را ابالی بنگاله از اولیا شمارند و پسر خانیان را گویند که مشتاق و هزار میلدار داشت و پسر نزی که فرود آمد
مسجدی بنا نهادی آثار او در چالنگا نوبسیار است را تم حروف گوید که تا عمر شاه جهان باد شاه آثارش اکثر بحال بوده که سولف معصوم
بیان نموده اما اکنون که هزار و یکصد و نود و پنج هجری است از مردم تحقیق کردم گفتند که هیچ آثار آنرا از باقی نمانده که دیده شود

ممن پس فرجامان خلیفه آباد بود در آنوقت آن شهر عظیم بوده چنانچه بزار مسجد درشت و بار یک شاه درشت حدود هفتاد و نه درگذشت و بعد از او پسرش یوسف شاه و پس از او سکن در شاه و بعد از او فتح شاه یکی بعد دیگری بجاکومت رسیدند و فتح شاه را خواجہ سمرای او بقتل رسانید و خود را بیک شاه خواند و بر تخت نشست و گفته اند که سلطان شاهزاده مخاطب گشت و ملک ابدیل حبشی را که از امر اسه کبار بود بخواند و بقرآن کریم سوگند داد که قصداً نکند ملک ابدیل سوگند یا و کرد و گفت تا بر تخت باشی از من تو فرس نرسد پس بجانه باز گشت و با در بکان بساخت و شش آنکا فر نعمت شراب خورده بر تخت خفته بود خود را با در ساینده و از سوگند یاد کرد ناگاه آن خذول بغلطیہ و از تخت بزیر افتاد ملک ابدیل او را بکشت و پادشاه شد و خود را سلطان فرور شاه خواند و در شصت و نود و نوجوی درگذشت بعد از او پسرش سلطان محمود بجاکومت رسید و بر دست سیدی بدو دیوانه به قتل رسید سیدی بدو خود را سلطان مظفر شاه حبشی خواند و بسیاری از امر او صلحا را بکشت دیگران از او متنفر شدند شریف حسین کی که از بزرگترین امر بود در نصدوسی بحر می فرج کرد مظفر شاه در کور متحصن شد چون کابل را دستک شد از قلعه میدان شتافت و زرمی صعب نمود و بقتل رسید و بعد از او سلطان علاء الدین حسین شاه شریف کی بجاکومت بنگال رسید و بالکان را از حراست منع کرد و همی شان اخراج نمود و بعد از او سلطان مظفر شاه درگذشت و قلعه کور بنا نهاد و در عهد او بنگال چنان آباد شد که بقدرت زمین نامزد و عه نامزد او بست و هفت سال ملک راند و نوبصد و بست و نه بحر می درگذشت بعد از او پسرش سلطان نصیب شاه پادشاه شد و خود را نصرت شاه خواند و برادران خود را که هفت تن بودند اقطاع لایق داد و بیج یک را بنا زد و چون با بر پادشاه دلی باشد بسیاری از افغانه با دپناه آوردند و ایشانرا اقطاع داد و در نصدوسی و هفت پدیه بدرگاه با بر پادشاه فرستاد و چنمین نفایس بنگال جهت سلطان بهادر گجراتی آید و ارسال داشت و در آخر عمر بظلم و جور بر غیبت کرد و در نصد و چهل و سه بحر می درگذشت بعد از او پسرش سلطان محمود بقول از امر اسه نصیب شاه بود بجاکومت رسید و چون دو سال حکومت کرد شیر شاه اچینه و بهار روی با و نهاد سلطان محمود با او مصاف داد و زخمی شده بگرخت و بهایون پادشاه در نصد و چهل و پنج بحر می پناه برد و در آن سال بهایون پادشاه به بنگال شتافت و استیلا یافت و کور را جنت آباد نام نهاد و چند سے آنجا بسر برد و چون خواست که باز گردد جهانگیر قلی بیگ را در آن دیار گذاشت شیر شاه در حد و دو حوسار بر بهایون پادشاه ظفر یافت و به بنگال شتافت و جهانگیر قلی بیگ را بعد از زرم به قتل رسانید و بر بنگال متصرف گشت و پس از آن امر اسه شیر شاه و پسرش اسلام شاه در آن دیار حکومت کردند و چون اسلام شاه فوت کرد محمد خان سورجا که بنگال خطبه و سکه بنام خود کرد و به جلال محمد شاه مخاطب گشت و لشکر به بند کشید و با سلطان محمد عدلی زرم کرد و به قتل رسید بعد از او پسرش بهان شاه سور در بنگال بجاکومت نشست و با مقام پدر لشکر بخپار کشید و سلطان محمد عدلی در زرم گشت و بهادر شاه سور بر دست برد خود در بنگال به قتل رسید و بعد از او سکن در شاه سورا از اسب سپاه محمد اکبر پادشاه به بنگال افتاد و ستولی شد و غنقریب درگذشت و بعد از او پنجگانی که از اکابر امر اسه شیر شاه و اسلام شاه بود در حدود بهار بسر می برد و بهار و بنگال ستولی شد بعد از او برادرش سلیمان پاشین شد و خود را حضرت اعلی خواند لیکن سکه و خطبه بنام خود نکرد و لفظ شاهی بر کم خود نقر سو و او را گفتند چرا خطبه و سکه بنام خود نمی گفت با دشتای چنان جلال الدین محمد اکبر پادشاه در آگره است مرا نرسد که خطبه بنام خود خوانم لاجرم بفرامح با ملی سلطنت کرد بعد از او پسرش بازید کرانی بجاکومت نشست و او جمع منفرد داشت که بچوکان باری بر دو جانب میدان خوانهای جلو و سپوسه سنا و ندی و او را دشتای بازی ان

در نصد و چهل و پنج بحر می پناه برد و در آن سال بهایون پادشاه به بنگال شتافت و استیلا یافت و کور را جنت آباد نام نهاد و چند سے آنجا بسر برد و چون خواست که باز گردد جهانگیر قلی بیگ را در آن دیار گذاشت شیر شاه در حد و دو حوسار بر بهایون پادشاه ظفر یافت و به بنگال شتافت و جهانگیر قلی بیگ را بعد از زرم به قتل رسانید و بر بنگال متصرف گشت و پس از آن امر اسه شیر شاه و پسرش اسلام شاه در آن دیار حکومت کردند و چون اسلام شاه فوت کرد محمد خان سورجا که بنگال خطبه و سکه بنام خود کرد و به جلال محمد شاه مخاطب گشت و لشکر به بند کشید و با سلطان محمد عدلی زرم کرد و به قتل رسید بعد از او پسرش بهان شاه سور در بنگال بجاکومت نشست و با مقام پدر لشکر بخپار کشید و سلطان محمد عدلی در زرم گشت و بهادر شاه سور بر دست برد خود در بنگال به قتل رسید و بعد از او سکن در شاه سورا از اسب سپاه محمد اکبر پادشاه به بنگال افتاد و ستولی شد و غنقریب درگذشت و بعد از او پنجگانی که از اکابر امر اسه شیر شاه و اسلام شاه بود در حدود بهار بسر می برد و بهار و بنگال ستولی شد بعد از او برادرش سلیمان پاشین شد و خود را حضرت اعلی خواند لیکن سکه و خطبه بنام خود نکرد و لفظ شاهی بر کم خود نقر سو و او را گفتند چرا خطبه و سکه بنام خود نمی گفت با دشتای چنان جلال الدین محمد اکبر پادشاه در آگره است مرا نرسد که خطبه بنام خود خوانم لاجرم بفرامح با ملی سلطنت کرد بعد از او پسرش بازید کرانی بجاکومت نشست و او جمع منفرد داشت که بچوکان باری بر دو جانب میدان خوانهای جلو و سپوسه سنا و ندی و او را دشتای بازی ان

بخوردی و بعد یزده روز به قتل رسید بعد از برادرش داود شاه کرانی بن سلیمان کرانی که در بنگاله بود خطبه و مسکه بنام خود کرد و خود را
داود شاه خواند و با ابرو شاه مخالف گشت لودیکان که در پهنه و بهار بود از نو هم نمود و پیشانخانان ستم خان که در جوپور بود صلح کرد و داود شاه
با غوهای قتلو خان متوجه پیشه شد تا لودیکان را به قتل رساند لودی ستم خان را از جوپور بخواند ستم خان متوجه آن جانب شد لودی از کرده
خود پیشان گشت درین اثنا داود به پیشه رسید لودی با استقبال آوردت داود امر کرد که او را حبس کنند قتلو خان خواست مرا در بگیرد یک از
لوکران لودی تینی بگردن قتلو خان زد و کار نیاید پس لودیکان لودی را کشتند و لودی را حبس کردند لودی گفت قتلو ازین قوم جان
به سلامت نخواهد برد گفتند آنگارگر نیاید گفت زود باشد که به سلطنت برسد و همچنان شد که گفته بود با بجا چون لودی شوش گشت
و ستم خان بجز و پیشه رسید داود شاه لودی را بخواند و شورت خواست لودی گفت من از قوم افغان ام هرگز نخواهم که ملک از افغان
بدرگیرم رسد لاجرم از طلب ستم خان پشیمان شده بخیزمت تو آدم سزاوار نبود که مرا حبس کنی اکنون که کروی سزاوار گشت که مرا
به قتل رسانی دور میدان با ستم خان خانانان زرم کنی و باید که بعد و قول منولان مغز و نشوی که ایشان فرصت را از دست ندهند
داود او را بکشت و بهمان مسلح که لودی با خانانان کرده بود اعتماد نمود ستم خان در رسید داود به پیشه متحصن شد و عنقریب ابرو شاه
به پیشه رسید داود بر کشتی نشست راه بنگاله پیش گرفت ابرو شاه ستم خان را ببنگاله فرستاد داود باو بحاربات کرد و ستم خان فری گشت
داود خان شهنرم به او رسید گر سخت و هم دران سال بمصالحه اتفاق افتاد داود بعد صلح پیش ستم خان آمد و شمشیر را از او گرفت و پیش او
نهاد و گفت شمشیر که بدان خون عزیزان را زخم برسد نباید بست ستم خان شگون دانست و شمشیر او را برگرفت و هنگام وداع شمشیر
مرصع بر میان او بست و گفت اکنون که طبع باد شاه نشدی شمشیر بر میان بند پس ستم خان او را رسید باو باز گذاشت و چون خانان
ستم خان فوت کرد داود پیشی کرد و باو ببنگاله ستولی شد خانبهان ابرو شاه ایالت بنگاله یافت و داود در ادب و قصد و شتاب
دو سه میان گزینی دمانده در زرم به قتل رسانید و دولت اقا غنم از بنگاله پسر گشت و پس از چند سال قتلو خان که ذکرش گذشت
بر او رسید استیلا یافت و او را پیش در او رسید مرقوم است بالجملة بنگاله تصرف سلاطین تیموریه گورکانیه در آمد و میره از قبل ایشان
بایالت بنگاله می پرداخت چنانچه در عهد جهانگیر بادشاه تا عهد محمد شاه بنیره بهادر شاه اسلام خان چشتی که ذکرش در ضمن او رسید گذشت
و اسلام خان چشتی و دیگران و سیف خان برادر عمده الملک امیر خان و غیره مبارز الملک سرمانند خان که از قبل شاهزاده و عظیم پشان
این بهادر شاه که میگاریا گیرش بود و جعفر خان الخاظم بر شد قلیخان که شمه از ذکر هر دو در ضمن بنگاله مرقوم گشت ایالت آنجا میدهند
و بعد از مرشد قلیخان دامادش شجاعت خان و بعد از او سردار خان از پی یکدیگر بایالت بنگاله و علی وردی خان برادرش
حاجی احمد که بر دو اعظم شاهی بودند بنا بر نوکری پیش مرشد قلیخان آمد مرشد قلیخان چون ایشان را بدید گفت منظره خاطر آنست که خاندان از پیشان
گذرند رسد و آخر چنان شد بالجملة چون مرشد قلیخان ایشان را نوکر داشت ایشان بر فاق شجاعتخان داماد مرشد قلیخان قیام
نمودند و چون شجاعتخان بریاست بنگاله رسید علی وردی خان را بعد چند سال فطاست پیشه داد علی وردیخان به پیشه شتابت و استقبال
یافت برادرش حاجی احمد در بنگاله پیش شجاعتخان ماند و مقرب آنحضرت گردید و اعتبار به هم رسانید و چون شجاعت خان در گذشت
و پیشش سردار از خان بجای او نشست حاجی احمد بنامیت تنغیر شد علی وردی خان غیال یعنی خاطر آورد و بر او خود حاجی احمد را از
مکنون خاطر خویش آگاه ساخت گویند که حاجی احمد سردار از خان را عیاشش شهوت پرست داشتند برادر خود علی وردی خان نوشت

بنا و بهوس ریاست بنگاله بنیاد آورد و ستوجه بنگاله شد حاجی محمد روح و فدویت علی وردی خان عوض سید هشت و گفت که
 علی وردی خان میخواهد که سعادت قدس پیوس حاصل نماید و بسیاری ازین نوع سخنان روح آمیز بزبان میراند و هر روز از طرف
 علی وردی خان تحف و هدایا بنظر میگذرانید و او را بکار و فریب غافل ساخت علی وردی خان از شکر کلی عبور نمود حاجی احمد فرزند
 را از مرشد آباد بر آورد و بر سوختی شکر گاه ساخت علی وردی خان نیز در آنجا رسید دیگر روز با سپاه خویش سوار شد و عسکرم رزم کرد
 سرفراز خان جلوزنا چار سوار شد اکثر سپاهش را که حاجی احمد با خود متفق ساخته بود در جنگ حرکت ندید و بی کرده پراکنده شدند سرفراز خان
 به قتل رسیدند سید دلیر علی از روسای بگرا لاکه دلیر گنج در مرشد آباد از ایلینه اوست و دیگر محمد غوث که ایشان هر دو معبداران عمده ملازم
 پدرش شجاعت خان بودند آماده رزم گشتند علی وردی خان که سرفراز خان کشته بود گفت که اکنون جنگ برای هدیت و من در برابر خود
 شما میان را در شجاعت و شوکت خواهیم داشت گفتند که خداوند کشته شد زندگانی به بنامی نخواستیم و حمله آوردند سید دلیر علی باسی هبل
 کس شمشیر شد حمایت جنگ علی وردی خان در هزار و یکصد و پنجاه و دو بنگاله استیلا یافت میر محمد باقر خان که به شش از طرف
 نادر به سلاطین صفوی می پیوندد و قتیکه در ایران سلطان محمد افغان غازی قند باری استیلا یافت اولاد سلاطین صفوی را بدست
 آورد و بکشت میر محمد باقر خان از راه دریای بنگاله آمد شجاعت خان اورا مقرر داشت و دختر خود را بقصد شش داد و ایالت او را سیه
 با و تقویض نمود چون سرفراز خان کشته شد میر محمد باقر خان موصوف و میر حبیب که از اکابر رفقای شجاعت خان و پسرش سرفراز خان
 بودند با اتفاق دکنیان مکر با علی وردی خان محاربات کردند و مننرم باز گشتند آخر الامر سید محمد باقر خان از حبیب جدا شد و کجا گجارت
 و قتیکه شاهزاده عالی گهر عظیم آباد را محاصره داشت میر محمد باقر خان بغازی میور آمد در آن هنگام راسم حروف در غازی پور بوده او تکلیف
 رفاقت کرد بعد موقوف ماند و او پیش عالی گهر آمد و بخشی سوم شد و چون شاهزاده در جنبه جلوس نمود و تخت نشست همراهش با که آباد
 آمد و بیمار شد و در گذشت و چون میر حبیب فوت کرد و گوی بسوسله بفرمان راجه ساہووالی ستاره گد به بنگاله تاختن گرفت علی وردی خان
 با و مکر مصاف داد و ظفر یافت و نوبتی اکثر روسای دکنیان را بنا بر مصاحه در شکر طلبید و بلند بکشت و سپاه مننرم باز گشت سال دیگر
 دکنیان باز بورش آوردند و چنین بهر سال می یافتند تا آنکه علی وردی خان از دست دکنیان عاجز آمد و بارگویی صلح کرد و او را سیه
 و جوته بنگاله با و او چند می طین نشست و در گذشت و بعد از او سراج الدوله بن زین الدین احمد بن حاجی احمد که از طین آمنه بیگم
 نبت علی وردی خان متولد شده بود و علی وردی خان پسر داشت و او را ولیعهد خویش گردانیده بود بجای او نشست گویند که
 علی وردی خان هنگام رحلت سراج الدوله را وصیت کرد که زنهار با انگریزان مخالفت کنی و ایشانرا نچمال ایشان گذاری و دیگر
 آنکه مخالف نگذاشتی میر محمد جعفر خان شوهر همیشه کن بر چند گفت که اکنون مخالفت نمی بینم اما از و مویشیا را بشی با بجله سراج الدوله در
 ایالت خویش لشکر به کلکته کشید و انگریزان را از آنجا براند و در آن شهر گماشته خویش بگذاشت و میر شد آباد را اجبت نمود سال دیگر
 انگریزان کشتی های خود را به کلکته آوردند و گماشته های سراج الدوله را از کلکته برانند سراج الدوله متوجه کلکته شد انگریزان آماده
 حرب گشتند و با میر جعفر خان در ساختند سراج الدوله رزم کرد و مننرم باز گشت و مجال اقامت در مرشد آباد دید و آواره گشت
 بالاخر بر دست میر محمد جعفر خان گرفتار شده به قتل رسید انگریزان میر محمد جعفر خان را بکومت بنگاله و عظیم آباد نشانیدند میر محمد جعفر
 بریاست رسید و بهرین آتشا شاهزاده عالی گهر که رام نراین نامشسته پشته را ز مننرم دوم در پشته محاصره داشت میر محمد جعفر خان بهر خود

صافی بخان

صادق علیخان عرف میرن را با فوج کثیر و جماعه انگریزان بعظیم آباد فرستاد میرن با علی گهر رزم کرده و فخر یافت شاهزاده بشهرت کاملان
 راجه پین از راه چهار کهنه به بنگاله شتافت تا میر محمد جعفر خان که در بنگاله بانگ سپاه استقامت میدارد بدست آرد میرن بد تعویب
 شاهزاده پرداخت چنانچه یک منزل پست نمیرفت میر محمد جعفر خان با شماع توجه شاهزاده از مرشد آباد برآمده بمنکل کوٹ رفت عالی گهر
 به بردوان شتافت میرن بمیر محمد جعفر خان پیوست شاهزاده عالی گهر باز از راه چهار کهنه مر اجبت به پینه کرد و در حال این احوال
 خادم حسین خان که از قتل میر محمد جعفر خان در پوزینه بجاگوست می برداخت یعنی کرد میرن عبور گنگ نمود و خادم حسین را از پوزینه
 براند و تعاقبش پرداخت و بخاست که خادم حسین خان را بر سر کرده بجانب پینه شتاب و قریب سیده بود که او را میر کند درین اثنا میرن بصاعقه
 افتاد و بلاکش کرد سپاه میرن از تعاقب خادم حسین خان برگشت در مغرب شمس الدوله انگریز صاحب کلان کلکته که با میر محمد قاسم خان او میر محمد جعفر
 دوستی میداشت بصوابه دید و میر محمد جعفر خان را از حکومت بنگاله عزل کرد و میر محمد قاسم خان را بحکومت آندیا نشان داد احوال میر محمد قاسم خان در ضمن
 گذشت درون میر محمد قاسم خان ریاست بنگاله بر خاست انگریزان دیگر با میر محمد جعفر خان بر ریاست بنگاله نشانیدند و بعد از دنا م ریاست بر پسرش
 بخرم الدوله گذشتند و پنین بعد از او برادرش سیف الدوله ابن میر محمد جعفر خان نام ریاست نهادند و دو سال حکومت کرد و بر نفس چپاک در گذشت و اکنون
 نژاد کیصد و فوج جویت مبارک الدوله ابن میر محمد جعفر خان ریاست بنگاله است و صاحبان انگریز شاهزاده لاک و پیه سالیانجا بر انخرم جیش میدهند
 و منصب یوانی بنگاله از طرف عالی گهر نام کیشی است کلکته نیز شهرت است و مشهور بنگاله کامل بخوب و از مرشد آباد شت و نه منزل میان مسافت دارد
 و اکنون آن شهرت و رعایت و سعادت و آبادی و عمارت عالی و قلعه استوار میدارد و همه اشیای جهان در آنجا موجود بالفعل
 در دینی تختگاه هندوستان و مسکن انگریزان است و صاحب کلان کلکته بر تمامی صاحبان انگریز بنگاله و ماتر گنده و پینه گنده
 که متصل شاه جهان آباد است فرمان رواست و پیش ازین کلکته آبادی مختصر داشته مزاج الدوله نیره علی وردی خان در عهد
 خویش انگریزان را از انجا راند و باز انگریزان بران ستولی شدند چنانچه در ضمن یلیار و بنگاله گذشت از ان زمان آبادی در رونق انجا
 روی ترفیع و اردو پینه عظیم آباد نامند چون بمشاه عالم بهادر شاه ابن عالمگیر صوبه مذکور بجایگه و اقطاع شاهزاده عظیم الشان بوده و بنگاله
 سمس گردانید اکنون دارالحکومت است که در زمان پشین بهادر دارالحکومت بود چنانچه در ذرات پینه از و پیه بهار می نویسند بالجامه
 پینه شهرت بزرگ که بر شمال آن دریای گنگا بتفصل بگذرد در قسم حروف از بهار مر اجبت بوطن کرد و پینه رسید و باشاه ششم
 در ویش که در ان عصر مانند شت ملاقات کرد و مسئله چند از تصوف و طریق برنخ رسید شیخ فرمود که چگونه برنخ میسکنند گفتم به شغل
 صورت مرشد را گاه گاه بر دست برت خیال میکنم فرمود که خود را بنهفته مرصورت مرشد اندیشه باید کرد و خود باقی بماند نیست فتافی شیخ
 و الرسول و فتافی اندر الحی که رست فرمود شاعر گوید رس گردد دل تو کل گند کل باشی به در با بل بے قرار بل باشی به تو جز
 و حق کل است مگر روزی چند به اندیشه کل پیش کنی کل باشی + و سنی کرده از پینه جانب جنوب در دهن کوه گیانا نام جا میست
 کعبه نمود است آبادی مختصر دارد و حسن اثاث در انجا زیاده از نو کور است و در عظیم آتاقا باستان بسیار گرم و درستان خوب اعتبار
 باشد و کساری نام غله تیر آنجا بسیار بود و این بلاد اکثر اکثر دریا سبز و شاداب باشد و باوند کمتر و زود غله شالی خوب پیدا
 میشود و آب تازی ویشک و برگ تبسول خصوصاً کبھی و میوه کهنل بغایت بزرگ که کس آنرا بردارند آنجا فردان پیدای می دازد و دریاها
 این بلاد گنگ بود و سون از جانب آمد و دجله و زبده از یک بویه نزدیک گده خمش میریزد زبده بجانب دکن میرود و سون دجله

جانب شمال آمده گنگ داخل شود و سر جوار که مسبار آمده نزدیک شهر گنگ می پیوند و گنگ نیز از کوه شمال می آید و متصل حاجی پور
داخل گنگ می شود و گویند که تا چهل کرده گنگ سنگ سالک رام بر می آید که منور در آن سنگ اعتقاد سے تمام است و نزد
رہتم حروف سالک رام سنگ موسی است و یا سنگ محاک که هر دو سیاه میباشند و گویند که چون سالک رام را بشکنند مقدار طلا
از آن بر می آید و آن سنگ اکثر شکسته بدست می آید چه طلا از آن گرفته باشد و سنگ سالک رام مختلف اشکل و متنوع الاوضاع
بسیار از آن پیدا می شود و بعضی سوراخهای و در اندر روی فاقانهای ستون دوازده اکثر سے دائرہ کو بر تو که از دهنبری چکنا منند و آن
از آن طلا بر آید با اعتقاد بنود از آن زمان چینی نراین خوانند لیکن ازین قسم کمتر بدست آید و دیگران با سامی های مشهوره اعتقاد
پهنو و بسیار پیدای دارند و دیگر گرم ناسا از کوه جنوب آمده و در گذر جوسا گنگ لمخ شود و پین بن نیز از بنونی کولا آمده در پشته
گنگ داخل شود حاصل آنکه مقدار دو در بای خورد و بزرگ از جنوب و شمال گنگ اتصال یافته دریای کلان می شود و دیگر رودها
خورد و بزرگ را شماری هست طول اینصوب از گنهی نازها سر یکصد و سبست کرده و عوضش ترتیب تا کسار جنوبی در صد کرده شرقی آن بنگاله و
غربی آن آله آباد و از شمال و جنوب آن کوه بزرگ سر کارش بهار و حاجی پور و دیگر و حاران و ساران و نرہست و رہتاس و غیر
شکل بر صد و چهل محال سے و بہت کروڑ و ہفت لک و سی ہزار و ام بود و دیگر شہر مشہور است در عہد محمد اکبر بادشاہ راہ لوڈرل آنجا
قلعہ گلی ساختہ بود شاہزادہ محمد شجاع ابن شاہ جہان بادشاہ بر دریای گنگ سمت جنوب قائمہ سنگین با کاخهای کین عمارت نمود
در نفاست میر محمد قاسم خان شہر مذکور کمال آبادی سید بہت و بطرف مشرق آن شہر بقاصملہ قلیل از دریای گنگ تا کوه سمت جنوب
دیواری کشیدہ اند و در دران نہادہ و آنرا تیلیا گڈھے می نامند و سرحد بنگالہ می شمارند و درون قلعہ چاہ است کہ در قلعہ در یک سال کمتر
بوقت تعیین از تہ آب آوار سار و سرود بگوش ساکنان میرسد ہر چند انگریزان و دیگر و انایان در حل این معاتر و دنیا مید حاصلی فرج
نی شود و با اعتقاد شہر آسایش گاہ فہم است و چوالی چاہ مسطور مقاب بسیار است انیسب عند السد از سر کار مذکور در این کوه چاہا کشند
مقامی است منسوب بہما دیو و مشہور یہ حیثیتمہ زیارت گاہ نبودان در ہر سال روزی سین بر ہمان و دیگر اقوام مختلفہ ہنود از ہر دو در
آب گنگ می آرند و از آن آب اورا غسل میدہند و مجاوران آنجا بر سہ گرم بازاری از خود خطہ نوشتہ و آنرا مالی جیباہہ نامیدہ بر ہر سیکہ
آر نمودن معتمدان مالی یعنی دستک بزند آن چارہ بہر طور یکہ باشد آن مبلغ را ادا نماید سہ کار تر بہت از در ہر بازار العلم کتب مندی
بودہ آب جوانک می دارد و طرف شمال عظیم آباد واقع است و جغرات آنجا لیلیک از مزہ و واقعہ نامند و رسم است کہ آنجا آب را در شہر
بیاندازند و اگر چنین کنند سفر تہ عظیم بدیشان رسد و گاوش آنجا قومی الحال بود کہ شیر آنرا شکار نتوانند کرد و ہنگام ہنگال آہو و گوزان و غیر
بسیب کثرت بارش از جنگل و دشت آبادی در آیند و مردم آنرا شکار کنند جازن و ساران دو سہ کار بقوتہ بطرف شمال دریای گنگ
در جہارن عسماش را در زمین قلعیہ ناراندہ بریزند و بی رحمت کشتکار بر آید و در جنگل آن فاضل دراز بسیار بود و سہ کار ساران قلعہ است
سیوان نام و بر اتصال آن آبادی کج علی گج از انیسبہ راہ علی بخش فاروقی است کہ در آن مجمع فضلا و علما عصر زنی تہتی بودہ و نقشہ باطن
و استعمہ و یار شرقی و شمالی مخصوص اجساد و متفرقات مانند سس کہ از نیسان آرند و دیگر رصا سس و آہن و غیرہ متفرقات چون زرنج
اصغر و احمد و کبریت و غیرہ بقایت پسندیدہ و از آنجا باشد و شتر از آنجا بہت منزل سے کو بند و اکثر مردم آن فواج بدانجا آمد و شد میدارند
را قسم حروف یکد و سال پیش راہ علی بخش بسر بردہ اوقات شبان روزی او پر کرد و فکر و اشتغال بدرس شنوی مولوی روم و جلال

بجانب

قرآن مجید و صوم و صلواته معمور دیده و از فقر و نقصان حالنی و خست و از شجاعت و همت در آن تمامه نظیر او نبوده و اگر شیه تقیسیل آن برود
از مطلب بازی انبر یک احوال اکتفا رفت چه در موسم برسات از یک تا صد و از صد تا هزار سوار و پیاده بی روزگار در انجامی آمد و رفتی
خواهسم که برسات اینجا بسر برم قبول سید شست و کاه و بانس و غیره اسباب چنانی با نامی بخشید و وظیفه هر روزه سه سوار چهار آذنی
پیاده یک آن از لقبال جنس مقرر کرده میداد تا آخر برسات آن جاری بود و طرفه آن که ده دوازده هزار سال تمام او را حاصل بود و خراج
بنایب مختصر داشت همیشه مقروض می ماند از اینجا است که گفته اند همت بدل است نه مال راجعاس قلعه بر فراز کوه رفیع دارد که گذاره
بران و شوار بود در کمال وسعت و استحکام که در هند مثل آن نباشد و آن از بیست و راجه ریت بن سنکل است و سنکل معاصر یک کاهوس
گیانی بوده و احوال سنکل در شاهنامه فردوسی طوسی مرقوم است و او را سیاب والی توران او را مطیع ساخته بختگ که بهایون خداد
در و پتی بردست رستم بن زان در معرکه به قتل رسید با تملک هر جا که در آن قلعه حضرتت چهار درعه کند آب خوش طعم از آن بر آید انگیزان
که در قلعه کشائی سه آرد روزگار از چون قلعه ریتاس را دیدند گفتند که این قلعه از جنگ باست نه آید از غریب و صلح و تاریخ معاصر
گوید که هایون باو شاه همت استقبال شیر شاه افغان که برنگار و عظیم آباد مستوی شده بود عازم بنگال گشت شیر شاه شهر کوه گنده شست
دوازده چهارم گفته به بهار آمد و نامه بر راجه گمیس صاحب ریتاس نوشت که خزان و عورات ما در قلعه جاودهد تا بنا جامع بر رفیع معلول
پروازم راجه در خزان او طبع کرد و بان رضاد شیر شاه هزار محفه ترتیب داده در هر یک مردی با سلاح نشانند و در محفه چند کیش می برند
نرمی چند راجا داد و با تقدیر در آورده با سه نذر برسد نهاد و هر یک راجه بی بجای عصا بدست داد و بقلعه فرستاد و مردمان راجه چند محفلا
کلیه پیش می بردند نشان و بدندان شیر شاه با کسان راجه گفتند که لایق نباشد که بیگانگان زان خداوندان ما را ببینند
راجه لازمان خود را در تقصص باغ آمد محفه های مردوزن چون به قلعه درآمد مردان از محفه با پیشرای کشیده بر آمدند و مردوزان را چون دستی
با ایشان یار شدند و روی بسرای راجه نهادند راجه بگریخت و از قلعه بیرون رفت و قلعه بدست کسان شیر شاه آمد کپتان جوانان
اسکات احوال تخیر قلعه شیر شاه شاهنامه که در عهد محمد اکبر بادشاه عباس بن شیر علی شروانی تالیف کرد و بار اتم می فرمود که شیر شاه قلعه
ریتاس را با سبیله بر بینی که پیش راجه ریتاس معتبر بود مبلغ داد و گرفت بشرط آنکه چند کسان راجه هم در قلعه باشند عیال و اموال
شیر شاه بخوشی راجه داخل ریتاس شدند مردم راجه چندی بود لغت گذرانیدند و با آن فرقیه شد مردم شیر شاه کسان راجه را از قلعه بر انداختند
در تخیر قلعه روایت اول از محفه و غیره فرستادند مرقوم است غلط است و ریتاس دیگر در صوبه لاهور است سرکار بهار شهر سیت بغابت
خوش آب و هوا و منزل از عظیم آباد سمت جنوب واقع است و سیوه چردنجی و ناجریل در آن ضلع از آن باشد و در منزل بهار شهر سیت
کوه بر جوست و در آن کوه معدن طلخ سفید است که از انجامی آردند و در آن فرو شدند راجه آنجا کاسگار خان کیمک نهایت سپاه دست بود
در سیوه و نواده می نشسته و او آنست که بخدمت شاهزاده عالی گوهر بنگام شاهزادگی اعتباری عظیم داشت و در محاربات عظیم آباد و غیره
کوشش با سه مبلغ نموده میر محمد قاسم خان در لغات خویش او را خراج کرده و آن ضلع را لغم زاده خویش ابو علی خان داد بعد از
یک سال او را عزل کرده بغیر آنکه دیگر مرزا سید الله خان ابن محمد حسین خان تفویض نمود او را بر هزار سوار بدانجا فرستاد و راقم حروف
را بخش او ساخت راجه کامگار خان سمت جنوب برآمده و از اینجا بدناگ یور رفت مرزا سید الله خان در نواده و سیوه مستقل
گشت و بجاقب او شتافت و بعد از یک ماه بقطع مسافت کوه باو پیشه های سخناک متصل کند ریتاس رسیده بهرام گنده باز گشت

و چون بد آنجا رسید شهری محقر دید که اطراف آن کوستان و بامین آن قطع زمین وسیع و مقطع در آن آبادی رام گده بود فوراً غات ازین
 دنا بیخ و مانندان وقاعه از سنگ گچ بنامیت استوار برافراشته و در می از بهفت جوشن باهتانه رویین آنجا گذاشته و بالاس آن بوجمشک
 محقر ساخته و آن قلعه چهار برج داشته مرزا اسداله خان بجامره آن پرداخت ساکنان قلعه قومی بدل خود راه داده روز دیگر هنگام
 شب بگریختند مراد آنجا محافظان گذاشت و تا یکماه به تاخت و تاراج و بیسات آن قلع نبرد و خسته در خلال این احوال هر چهار برج و دروازه
 قلعه مجموع پنج جا لقب زده و باروت در آن انباشته آتش داد و همه را بر انداخت و آن مثل تلی خراب شده بود و چون غله رو کس
 نهاد از آنجا مراجعت کرد و از راه گمانی اندر حربه و کوزمه در شش روز نبوده آمد و این طرف گمانی اندر حربه پرکنه آخاک نا از راه رام
 استخراج نموده تصرف گشت و در آنجا قلعه تمام لغایت استحکام احداث کرد و نام آنرا اش باکتر بگذاشت و تا میان بقال بدگرفته و غیره
 آن میر محمد قاسم خان از آنکه بران نهزم شده و ایشن کرگست ام کرگان فرغانه نمود و بعد از نهضت میر محمد قاسم خان که کما گمان
 از آنجا بگریخته برآمده بر ملک خود استقلال یافت میر محمد قاسم خان موقع کمک پیش وزیر الممالک نواب شجاع الدوله در شتافت و در آنم حوض
 بعارضه جاری در بهار ماند بعد از اعتدال خراج بر طبق معرفت سابق و سلوکی که والد راسم بانا مدارخان برادر کما گمان بخدمت میر
 بادشاه در وقت لغامت پخته یکبار وزیر الممالک سر باند خان کرده بود و پارچه کما گمان ملازمت کرده و او عنقریب برض اسهال در گذشت
 راجه داشت علی خان ابن نامدارخان برادر کما گمان بجایش نشست او سلوکی شایسته با تمام احوال نمود و یکسیر سال آنجا اتفاق افتاد
 افتاد و او شایسته علیخان را کار از کشاکش آنکه بران رونق بگیرد و او را قیوت بلکه از عظیم آباد و سیرتوزا حسن خان ابن شوشان بلکرامی بنام
 که بر فاق راجه شتاب رای آنجا افتاد کم چند مرتبه از پشته مسافت کرده بر دلی دریا آباد عمل نموده آورده آمدیم با محب یکروز از یک
 صاحب برادر حیدر بیگ خان که از جانب وزیر الممالک شجاع الدوله بهادر از باره نکی تا اکر بود بر سر پور غافل بود ملاقات نمودم مرزای موافق
 سلوکی مناسب نمود و سببان را در آنجا گذاشته اولاد و اثر جمعی نزد محمد قاسم خان رسیدم و زیاده از سابق مغز و گم گشته با جمله
 برسم اهره در ملک بهار لغایت پسندیده مشاهده و ملاحظه رفته و آنچنان است که زمین را مثل تالاب و سنگها حفر کنند و با ارتفاع یک قدم
 و زیاده بران برض بیخ ششش کرد که راه گذار بران باشد پشته و مانده می بنده هنگام بر شگال آب از کوهسار در صحاری آنجا جمع شود
 و آن آب در فصل بیخ و یاد رسالیکه بارش کمتر بود صحت زراعت کند سنه لر وان شهر نسبت محقر و بقیره شیر شاه افغان که ملک بند و ستار از ایلیان
 استخراج نموده بود آنجا واقع است در میان تالابی فرخ که آبش لغایت بیخ است و جهت آمد و شد در طی بران سته بود وقت لغامت میر محمد قاسم خان
 بسکنه شهر یعنی رفته ایشان نفوذ خود را در مقبره گذاشتند و دو طاق از ان بل شکستند و اکنون مردم آنجا کشتی شسته می روند در قسم حروف آن شهر
 بسیار تماشا کرده و بعد از آنجا خبری از قوم افغان لودی ساکن سره لوزن بنگلح در آورده و در بلگر از ان از بجزه شوال پیش از طلوع آفتاب در هزار
 و یکصد و نود و چندی پس متولد شد و بر طبق مشاهده رویا فشره غلام سمیه بچی باش مجیدی ذیققرن تاریخ تولدش یافته هر چند این حکایات از سابق
 تاریخ بر دست اما اکثر از واقعات حالی قوم است از ان قبیل است انقصه در سنه اول از قدیم قوم هوج پوریه غنند چنانچه در عمر فتح سیر شاه لغات
 عظیم آباد یعنی میر حله ترخان بشرط استیصال راجه و بر هوج بود که هر حلقه ترموان بکشتن تران عساکر حروف و مغرور بوده مبارز الممالک سر بلند خان تهر
 سر بلند خان که لغامت آنجا بدو شت از آنجا مغرور شده در ان جانب شتافت و در شگال در پینه گذاریند و بعد بقضای برسات باده مرزا رسواله
 والد راسم حروفین شیخ عبدالقادر غازی پوری در مقدمه و ان ساخت ایشان که با اتفاق یکدیگر و در سه مترل پیش پیش میسر رفتند و با ابر

دو پیر محاربات کردند و او را بر هزیمت دادند و آخرین هزیمت او در جنگل پیردونه واقع شده چو از سیر و غیره جاها و تهاجمات هزیمت خورده هزیمت
سی هزار سوار و پیاده و در جنگل پیردونه اقامت کردند مقدمه سرتان خان چون اینجا رسید راجه نایره بدال و قتال برافروخت چو یک یک
روز باقی مانده بود سپاه راجه تنگک با بدست گرفته صفت بصف جنگل برآمده بر والد رستم و شیخ عبدالصمد که در میان ایشان یک تیر تیر
مفاصله بود حمله آوردند سپاه سرواران ارگله با می تفنگ بسیار خسته و شکسته شدند تا ب یورش گنواران نیارده هزیمت خوردند
سرواران با سعدوی چند ثبات ورزیدند یک طرف توپ در غول والد رستم و فزنی دیگر در غول شیخ عبدالصمد پراختوس مس ریزه با
آهین تیار مینگه آتش دادن باقی بود گول از ان آزار در میان گذارشته گر خسته بودند یک دو کس از سرواران تفنگ انداز تومی آل
بران یعنی شده افتخار وقت می نمودند تا گنواران باراجه دینر شادان و فرحان نیز رسیده بودند آنگاه سپاهیان آن هر دو توپ را
سردا زد میدان رزم از سپاه راجه از گذشته با پشته باگشت و بقیه السیفه جنگل خزیدند از اتفاقات یک خلوس برسیدند راجه دینر سپه
رو ساسی مقدمه تیر تیرش فسخ را ختم نکاشته تیر تیرش نبرد افتخار و شب را تاجا بر سر و خوف بسر برود چ مردم آن وقت نقل میکرد
که جنگام شب از جنگل کرم شب تاب که می در شبید مردم را گمان بود که جاگی تفنگ است که میدرخشید و اینک بر سر سخون می آرد چون
دم صبح شد شیخ عبدالصمد و شیخ آله با جنگل درآمدند مردم و اسپان بسیار خسته افتاده دیدند از ایشان تفحص احوال راجه دینر نقل کردند
یکی گفت که او بر سینه زخم کاری از گولی بسیار دو یک ماه در تعاقبش برداختند و او را بقتل رسانیدند و تمام منور او را صدمت یافت
برست آوردند و اکنون در وقت انگریزان سید نور احسن خان بلگرامی پرگنه سمسارون را ناچار گرفت و تمام بوج بر او بر راست
ساخته آنگاه و کتب نمود ان بیایک و پیرایک نامند و راجه نور از خویشان راجه کمالیون که بر قنوج استیلا داشت پیکار در الملک او بوده و
در عهد اسکندر روی متوجه هند شد او در عهد و سرهند با او مصاف داد و او ایرشد ساکنند ز طفر یافت و پس از ان اسکندر از راه بنگاله
بچین شتافت چنانچه در اسکندر نامه گوید سه جو فارغ شد از کینه فوریان که کمر بست بر کین منخوریان با بملکه تمام صوبه آله آباد
آب و هوای خوش دارد و گل صوبه فراوان می شود و زراعت نیک و زرخ غله و دیگر اجناس ارزان باشد و بارچه جویند آنگاه نام
طول آفتوبه از جنهوتی تا کورچیک صد و شصت کرده و عرضش از گدز در یای جوساک گنگ است تا گنگم پور یکصد و هشت کرده و شرقی
آفتوبه بهار و غربی ان ابر آباد و شمالی اوده و جنوبی ماندوگه و سرکارش غازی پور در اینه و چنار و بنارس و جویند و کافجر
و اربل و گنوارانک پور و شاهزاد پور و غیره شانزده سرکار شتمل بر صد و چهل و هفت محال و مدافعش سی و هفت کرد و هفت هزار
است و قلعه آله آباد از قلاع صغیر منند است از پیشه محمد اکبر بادشاه که در میان گنگ و چین قلعه سنگین مثلث اشکل با کتلهای رفیع
ساخت و مراط عام که بزبان هندی مانده گویند بر ساحل گنگ به بست تا آب طغیانی کرده شهر را مغرت نرساند و بر مانده مذکور شهر
طرح انداخت و آله اباسس موسوم ساخت و شاه جهان بادشاه نیره محمد اکبر بادشاه در عهد سلطنت خویش آن شهر را با آله آباد
موسوم نمود و قتی که پیش راجه نول راسته نامب صوبه اوده و آله آباد کاغذ نقشه قلعه آله آباد معه عمارات و غیره از انچه در ان قلعه
تعمیر فرستد در عهد محمد اکبر بادشاه کشیده بودند آوردند تا هم حروف در ان مجلس حاضر بود در ان نوشته بودند که مبلغ دو کروڑ و
چند لک هزار و صد روپیه که تعداد هر یک اکنون بنا بر مردم و مور از یاد رستم رفته و عدد دو کروڑ و سه آنه بیاید مانده در تعمیر آن خرج چند
و نیز مردم بود که در ان وقت فی رومیه پنجاه و دو تنگه خام از مس راج بوده با بملکه دریای چین از جنوب قلعه متصل بدیوار او بگردد

دوریای گنگ از جنوب موضع پیاپا و شمال قلعه مسافت دو کرده و چنانچه وسیل کلی لغت جنوب کرده است مسافت نیم کرده چنانچه
 از دیوارش قی قلعه واقع است دور موسم بزرگال آب گنگ طیفیائی کند و پناسه قلعه و مانده می آید چنانچه آنروسی آب جانب شرق آبجی
 جنوبی درگاه شاه قلی پهلوان است و این طرف مغرب شهر کهنه آله آباد واقع است دوریای گنگ متصل دروازه ترمینی که یکی از دروازه
 جنوبی قلعه است بدیای جن میریزد و گویند که از قلعه چشمه برآمده در میان هر دو دریا میگذرد و آنرا سرستی می نامند و توشی ترمین
 ۱۱ در کتب هندوان برآمدن سرستی از آنجا مذکور نیست مگر در زبان عوام و دیگر در قلعه سرواپه است که عیال پوری نامند شخصیکه برای ترمین
 آنجا میرود در برهنه جزغ بدست گرفته اورادوران سرواپه بر دهر و طرف آن عمارت سنگین میدارد و تا جاسه می برود که آنجا یک
 درخت بزرگه خشک است بی شاخ و بی برگ و بر متصل آن در پیوسته است که آدمی بدشواری در آن تواند رفت زن برین اوراد آنجا بزرگ
 عثمان چند بریشان گفته بر میگردد و اندر گویند پیش ازین در دیشی جوگی با شمش دروغن بسیار درین نیچر رفت بود و از نگر ویدر ترمین
 شهر آله آباد را کرده و دیده اول در سن پانزده سالگی هر مبارز الملک سر بلند خان که در آن هنگام جهاونی سر بلند خان در بلخ سپه دار خان
 و بیه سال دیگر در بلخ سلطان مسعود بوده بعد از آن در نظامت پیشش شاه نواز خان که از طرف پدران آله آباد بود هفت هشت سال
 آنجا بسر برده و بعد از آن همراه راجه نول راسه و دیگر بعد از ششده سال در لاهور لاهی و در آنجا بود و قتیکه احمد خان بنگش فرخ آباد راسه
 وزیر الملک مسعود رحگ فواب منصور خان را بعد قتل راجه نول راسه ترمینت داد و تا آله آباد بقا الدخان در لای پرتاب سنگه
 وزیر علی قلی خان افغان طلب بیدر قلی خان در آن قلعه متحصن شدند احمد خان بجا هر قلعه برداشت و بر ترمینی سنگه راجه پرتاب و بلخ
 متفق گشت و احمد خان چون شنید که وزیر الملک بالهار را و کندی با ششاد هزار سوار متوجه فرخ آباد گشته و عنقریب رسیده بعد چاه
 و چار روز از پای قلعه کارا کرده بفرخ آباد شتافت را ترمین حروف رفاقت بقا الدخان و دیوان موصوف در قلعه متحصن بوده آنوقت
 قلعه را بسیار سیر کرده قلعه مذکور را از اطراف چهار طبقه دار و عمارت سه طبقه از آن از منازل و مسوفت پیدا و عمارت طبقه چهارمی ناپید است
 بسبب آنکه از مدت با برور راسه آن عمارت گل و خاک چندان افتاده و از هر سو پوشیده و پنهان گشته و مانند زمین گشته و گیاه بر آن
 رسته و زری از یکی ساکنان هنرازل دوم که بر سقف عمارت دوم بود یعنی در آنجای مانده طعام بخت و خاکستر با آنکه آتش ترمینت و سوراخ که ترمین
 عمارت بود بر بخت و پدانت خود آتراد تا بدان بروتی طرف دریای جن انداخت روز دوم هنگام شب آن آتش قوی گشت چه
 آنجا ذخیره بزم بود آن مسوفت و زبانه شعله زدن گرفت و از درون ما و نیز گشته مساف قلعه سمت دیوار جنوب که بر ساحل آن بود
 شعله با مانند شمش بر آمدن گرفت و دو سه شبانه روز همچنان ماند که لشت بر افغان علی کتیکی نمود و بر در غیر از دو چیزه سرسے نمی بود
 بعد از آنکه نیک سرودن زمین آنجا را حفر کردند در با آستان سنگین بر آمدند که زیر خاک پنهان گشته بودند مردم اندرون قلعه منازل
 با سقف های سنگین دیدند در یا قلعه که اطراف قلعه همچنین عمارت دارد چند حایلو سس آن تهر کردند هر چادری بر آمد و اندرون غیر
 از ذخیره سه بزم نبود بجا نیت پوشیده و گرم خورده بعد پنج شش کوشک و دیوان دیوان و دیدند و از طرف دیوار هم بدستور دیوان دیگر
 بنا بر آن استم یک ایوان که در طول مقدار جیل یا چاه در غله بود بخت و باقی ایوان طرفین بسبب آتش در دیوار از سقن محفوظ مانده
 روزی دیگر حفر کردند و در آن ایوان دو ضرب توپ میان دو سی جزایر از جنگی و یک جزای شل توپ از لوت خام گامش و با بخت با کز
 توپ تو استوار نشاند و در طول هفت دره بر آمد و آن در ضمن دروازه ترمینی افتاده مانند کسی نماند است که آن بصیبت و برای چکار خست

بجای

اما وقتیکه راقم حروف در صورت کپتان جوانان اسکاٹ رسد روزی از توپ پوست تمام نقل کردم فرمود که اختراع توپ ادلی از هندوستان است که بنود در زمان پیشین از پوست حیوانات بساختند و آنرا از سه چهارم تیر سید و نند بعد از آن از کار میرفت و از آنکه مسجوع شده که از چوب درخت الپی توپ ساخته اند و آنرا از باوه از دور تیر سیر نتوان دارد سوخته و شکسته می شود باطل بدستور از جای باروت بخردار بر آمد مانند خاک و آنرا با زغال واده بکار بردند الحاصل قلعه محیب و بنایت مین است اما اعتبار خصانت و استواری آنرا انگریزان بر آب زودند و وقتیکه شجاع الدوله را انگریزان از باکسیر نر میت دادند بآله آباد رسیده قلعه را محاصره کردند و در چند روز از ضرب گلوله توپها در عرض و طول پانزده دره دیوار قلعه را از پا در افکندند حاکم قلعه با انگریزان تسلیم نمود و بیرون رفت چنانچه در همین طیار بتقریب شهر از آن کشت و نیز در یکی از حمام های قلعه درختی برگردوده از قدیم که سقف حمام را شگافه سر بالا زد و آنرا نهندوان کمی بر زمین بنی پایدار و در کتب هندو آن درخت دایمی پیش از ظهور آدینش می نویسند جهانگیر بادشاه آن درخت را از بیج بکند و تا پناه آن گرم کرده بر جاسه بیج آن گذاشت و بر آن حمام بساخت بعد چندی آن درخت تا به شگافه سر آورد و بزرگ شد و سقف حمام شگافه سر را کشید و شلخ و برگ بر آورد و وقتی در آن حمام هزار و یکصد شصت و سه بجر می شاد به کرده بود اما وقتیکه در سنه هزار و یکصد و شصت و سه بجر می همراه کپتان جوانان اسکاٹ جمشاه قلعه رفتم آن حمام را از سابق ویران و عراب دیدم و آن درخت را ندیدم لقصه در زمان پیشین بعضی هندو بقصد سنگاری آخرت یا به نیت لاج و بادشاهی و امثال آن در حیم دیگر که عبارت از تاسخ است هر چه در دل از لاج و پادشاهی اراده داشته باشند شون خود را به ساحل گنگ جانی که اتصال حیم است آزاره بد نیم می زدند شا بجهان بادشا در عهد غولیس آن تره و غیره آلات و نیم زدن راه و کرده و اکثر کسان دور کردن آنرا نسبت با بکر بادشاه کنندند وی بقدمین سال که بالجمله در تواریخ هندی مهارت سید اشت با راقم نقل میکرد که بکر بادشاه در زمان سابق در دیشی بند و بوده کند نام داشته و در برابر هوسای آن روی حیم س نشسته و سچله بمترو داشته باز روی سلطنت در حیم دیگر خود را هموم کرد یعنی اعضا سه خود را بریده در شش انداخت و خور البوخت هر سه چله اوزنگانی نخو استند بیای اره آمدند و به نیت آنکه در حیم دیگر همراه گردند و چشم خود را باره و نیم زدند و برورایام کند و رقاغه با بون بادشاه حیم گرفت یعنی پیدا شد و بعد اکر موسوم گردید و سلطنت رسید و در قیقه از این سه چله پیش که بر رو و لور مل دنان سین و بقولی خان خانان بودند بخدمت اکر بادشاه آمدند روزی محمد اکر با این هر سه چوسه است فرمود که هر یکی از شما دایک یک مصرعه هندی بگویم تا چهار مصرعه شده یک کبت شود و خود کعبتین انداخت و مصرعه بگفت تا آنکه مصرعه چهار بر بر پشت کرد و هر چون را مصرعه از یاد زنده است و مصرعه چابین است مصرعه کل درت بر بجر می کند و بالجمله کبر دانست که ایشان از تنهایی می باختر اند محمد اکر از ایشان سوال نمود از آن میان بسیار حقیقت هموم و در فن صفی سس نر بر زمین که شش هموم بران فرود است وقتی که گذشت همه بیان نمود محمد اکر صفی سس مدنون را از آنجا طلب داشت و آن اره و آلات و در حیم را که در تریبینی یعنی جاینگه اتصال گنگ حیم است بود شکست جنت آنکه بلا شک هر کس که خواهد تمنا می خیزد کرده خود را بکشتن دهد و در حیم دیگر بر تمنا می خویش نمود کند پس بنابر آن از این کرد و گویند که آن اره نبود چیزی از آسمن میخیزد مثل داس بنایت آبار و تیر بوده که آنرا الفارسی کرکان تازی میگفتند و طرفین آن حلقه داشته و ریسائی در نگذاشته بر چوبی استوار است بودند هر کسیکه میخواست کردن خود را بران می نهاد و با هم یک حرکت سر او بریده می پوشیده مانند فرودن آتش آن مصرعه هندی بود از اتفاقات از پرتال یعنی سکا هندو تمنا می کات که در ایشان هم قهر می توانی

آوردند و از آن طول و طویل بخوانند و بیان کردند از گفتگوی ایشان اقتباس کرده سطر چندم قوم ساخت راست و کذب بگردان آورد
 چه محمد کبر بادشاه در زمان سابق دروشی سستنی بوده مکنده نام و یک چلیه یعنی مرید چستبه داشت که برین نام و طاعت برین را بالا آوردیم یعنی پیشتر
 دیگر که تاخ نامند بریزام شد با حمله مکنده بر صفحه پنجاه و شلوک بگشت مثل بر وقت در روز تا پنج و ماه و سال و نیت و در پیش آن چیز که خود را برای آن
 بوم کرد یعنی بسوخت نیت و نقش کرد و از آن بر مکان خود رفت کرد و بر آن تپش افروخت و بوم کرد چنانچه گذشت بعد از آن برین مرید او نیز خود را بر آن
 بگشت چه نفس دوم را چندان ضبط کرد و بند نمود که نفس زور کرد و تحت و داغ را شکسته برود رفت و برین مرید مکنده بجایه با بلون بادشاه چشم
 گرفت و بعد از بوم گشت و پنجمین برین رخا که برین متولد شد و نامش بر برگذاشتند محمد اکبر چون بن تیز رسید مصره چهارمین اشلوک که اکثر برین
 میرفت روزی بر بر حاکم بود بادشاه این صبح بزخواستند شکل درت باری بر بخاری مکنده بر بر مصره اول رابع مصره چهارمین بی افروز خود
 و آن این است اشلوک برین نذر بان چند مرتبه راجب پر ایکی که بر بل سخی و او دوشی پورب جامی که مکنده تن بومی بر به میاد و بی شکل درت
 نامی بر بخاری مکنده بادشاه داشت که بر بر از احوال ما ضعیف بر وارد و این همان برین مرید است پس او را بقصد داد و با بریل آمد و از آن
 مکان آن مفسر من متوجه که هنگام بوم اشلوک مذکور بر آن متفوش بود بر آورده بخدمت محمد اکبر پیوست و اشلوک در ترجمه اش نیست پس
 یعنی هشت است و از آن مراد هشت عدد است (زنده) یعنی نه و از آن مراد دود است (زبان) یعنی پنج و از آن مراد الف است (چند) یعنی
 یک و از آن مراد یک هزار است (زیر) دریا که بنود آنرا بر شش گفته مثل گنگ و حمن و غیره (از حبیب) یعنی بر لبه یا بر یکی گای بر یک یعنی در آله آباد
 حاصل یعنی مصره اول آنکه در سینه کیز او با الف و د و ن و هشت سمت یعنی سینه کبر احمیت در آله آباد که راجه و پادشاه یعنی افضل و بزرگ تر از همه
 بر شش گاه بنود است مصره دوم ذکر یعنی ماه ما که بریل یعنی روزهای افزونی نور ماه یعنی پانزده باید داشت که در هر یک ماه بحسابند
 دو یا که می شود یعنی یک ماه را بخش میکنند یا که اول یعنی بخش اول از روزی که ماه از برج آفتاب و قرآن آن بر آید و جدا شود از آن
 معنی که بدیشود یعنی نور ماه تمام شود آن یک یا که باشد دو یا که دوم از روزی که نور ماه نقصان پذیرد تا آنکه تحت اشعاع گردد و او شش تا پنج
 و او دو هم بنود آن دهم مسلمانان باشد چرا که بنده آتی روی که ماه از آفتاب جدا میشود آن روز را تاریخ اول گویند و تاریخ مسلمانان قبتکه اول
 را بنود صبح آن غره و تاریخ اول حجاب کنند پس تاریخ بنوعه مسلمانان تاریخ سوم بنود باشد او برپ یعنی اول (جامی) یعنی یک یا سه حاصل معنی مصره دوم
 آنکه در ماه مکنده یعنی وقت تحول آفتاب به برج جدی که بنودی که گویند و تاریخ دوازدهم آن ماه اول پس در مصره سوم که معنی ناخراش مکنده یعنی متزلزل یعنی
 ای همه بدن بومی یعنی بنده جدا کرده در قش خون بر معنی تمام و اینجا بر معنی روشن است آید ما بنود در خواندن سرب رسمی خوانند و سب معنی کشتار
 بهیانه یعنی زمین بی اجبه و بادشاه حاصل معنی مصره سوم چنین باشد از ناخن پانزده یعنی تمام بدن بنده جدا کرده در شش سوخت است اما که جسم دیگر
 کنند برین یعنی کشتن زمین که عبارت از بنده است راجه و بادشاه سوم هر چهارم کل معنی بملوت ماری که شش اجناس خوب یا اوله سوخته است و بخاری یعنی
 در شش بخاری که گویست از درویشان چون بر یکی و سناسی مانند آن عقاید بخاری است که مملوت داد یعنی قابل حاجت وجود باشد که تمام در شش بخاری
 مصره چهارم بنوعه طعام که گفته فقط بر بوم مکنده این بخاری کند یعنی در شش گندی است که شکی اندکی بر سوه جات و شش در میان معنی اشلوک که در
 یکتر از با الف و د و ن و هشت راجه که است در آله آباد تاریخ دوازدهم روزهای شب متاثر است پس در مطابق منته بعد و چنانچه جزوی قری بنوعه است و مسلمان بخاری
 کنند از مرتبانه بر آن در بر بره در شش سوخت و اوله که بادشاه مکنده پنجم سب و سینه بعد و میل نیز جزوی مورغان بی نویز بر شش بخاری مکنده خود را
 بوم بر و در نه عرصه بخا بلون بادشاه بوم گشت یعنی بخاک مکنده سوخت و بخا در خانه با بلون بادشاه شش معنی آفتاب شش بی کبر احمیت نیز جزوی قری بنوعه شش

بسیار

بنفادت از کرب با یکدیگر میفرمودی بحساب سندی می شمست کنند غضب خداست نمیب متناسخیان و نزر سلسلیان مردود است با جمله آله آباد را
منو و معبد قدیم و بادشاخیم معبد و او خند و وقتیکه آفتاب بپرج صیدی رسد و از ابتدای ماه واکند با من که ابتدا سے فصل برستان است
حاضری کثیر از هند اوان دور و دراز از مردوزن در اینجا جمع آیند و تا یک ماه بفضل گنگ و جمن و خیرات موسی سردریش تراشی پروازند و
سبلخ کثیر از ان هجوم بعینه و محصول در سر کار ناظم صوبه آله آباد می آید و شهر نواله آباد در آخر عهد محمد اکبر بادشاه و جهانگیر بادشاه تعمیر یافته
اما معلوم نشد که از اینجایی کیست گویند وقتیکه آب گنگ طغیانی کرد و بانده ازین طرفه بنگست و اکثر عمارات شهر خراب گردید اهل شهر
متفق شده مسافت دو کرده از ان سمت مغرب ساکنت اختیار کردند و آن برورد و شهره کلان شد و بشهر نواشتهار یافت
و شهر قدیم بشهر کهنه موسوم گردید و عمارات شهر کهنه را انگریزان در وقت خویش بر انداختند تا پیش قلعه میدان پشت نقل کنند که وقتی
محمد اکبر بادشاه بایر بر فرمود که الحق بیا تو که الحق چگونه باشد پیر بگفت که یک کس چه اگر حکم شود یک شهر احمق بیارم اگر گفت چگونه و کجا
بیسر بر سر کس کرد که جمله ساکنان شهر کهنه که آباد احمق اند بادشاه پرسید که چگونه گفت که هر سال در موسم برسات از طغیانی آب دریا
ایشان را کم میشی اذیت و رنج برسد و در وقت گویند که اگر برسات بگذرد جائی دیگر سکن گیریم و چون بر فکال بگذرد از ان یاد نماند و
شاگت در نیت انجارا بسازند و هر سال همچنین گذرانند اکبر شهنشاه بدو گفت فی الواقع این علامات احمق است در ابتدای سلطنت محمد شاه
نظامت آله آباد بنظر ملک محمد خان بنکاش فرخ آبادی بوده و او بر چتر سال و یکده هم نمود و او را عاجز داشت بالاخر چتر سال باد و او باجی
و کنی بر محمد خان بنکاش نظریافت چنانچه در ضمن فرخ آبادی قوم است و چون او معزول شد سر بلند خان پایالت انجار سید و پیش
شاه نوزینان چ نیاجت پرداخت آن وقت شهنشاه بفرمانی داشت اما در وقت نظامت امیرخان و راجه نول راسه و محمد قلیخان میرزا گوچک
آبادیش روی بترقی آورد و بعد از آنکه شاه عالم عالی گسر بادشاه چند سال در اینجا قیام نمود آبادی شهر آله آباد و کمال افزونی مرفقی
بود و چون بادشاه بنشاه جهان آباد شناخت در آله آباد آن آبادی در رونق نماند و اکنون آبادیش روی بمنزل سید در قسم حرف
آن شهر را اکثر اوقات تماشا کرد و سر کار اریل سمت جنوب شهر که آباد و بر ساحل جنوبی جمن واقع است و شهر اریل آبادی مختصر
داد و در عهد نظامت و نیابت شاهنواز خان ابن سر بلند خان سید محمد خان که برادرش ابوفتح خان داماد سر بلند خان بود
حکومت انجا داشت و در ان هنگام آبادی اریل رونقی تمام داشت چه اکثر اریل صاحب مش عمده روزگار عمارات عالیه در آنجا
تعمیر نموده زینت بخش آن مکان شده بودند و در ان سده کار اکثر راجه از راه سرگشی مصدر فساد و شورش ان محمد شجاع بدر قسم حرف
و عمزاده اش محمد اسحاق در وقت ایالت سپهدار خان ابن خان جهان بهادر که عالمگیر بادشاه حاکم اریل بودند و در رزم راجه
انبا گده که در ان هنگام سر حلقه مفسدان آن ضلع بود شهید شدند و علم و لغاره و شمشیر بنارت رفت نقش بار در آله آباد آوردند و
بریل لاهی سمت شمال مبرادفن کردند روح الامین خان داماد محمد شجاع خان در تاریخ شهادت قطعه گفته این مصرعه از انست
مصراع از عجب نزار یکصد و هفت هان و چون در عهد محمد فرخ میر بادشاه سر بلند خان پایالت که آباد رسید و الد در قسم حرف
حکومت اریل تماشا کرد و سر بلند با و تفویض نمود او فوجی فراهم آورد و بر اریل شناخت و انبا گده را محاصره نمود و در پانزده روز بر چھے
از بروج قلعه را نقب زده از باروت انباشته بر انداخت و پورش کرد مخالفان بران خنجره جمع شدند تا شام رزمی صعب کردند و آخر
بقلمه کثیر از ان بقاقت شناختند و قتل عام نمودند و قلعه فتح شد و روز دیگر باقی پسات ان وقت و چند روز بعد ان شوال بگذشت راجه انبا گده

که بیرون قلعه بود عاجز شده بخدمت آمد و پیشکش گذرانید و الله قسم سبب غارتی بدو نغش طلب داشت لاجب آن غیرت قاره و علم تسلیم
 نمود و دستار بیل شد و آن قاره قلی بوده بغایت بلند آواز را تم آواز بنظر راجه نول راسه داد و چون در عهد محمد شاه دیگر بار نظامت
 آله آباد معزولی محمد خان بنکش فرخ آبادی سپهر بلند خان رسید سپهران راجه انبا گنده بر قسم توابع آوردند و اتحاد سابق را تازه کردند
 یکی از سرکشی راجه اریل بنکه شاه نواز خان که از طرف پدرش سر بلند خان حکومت آله آباد داشت از درگاه محمد شاه ایالت آله آباد بنام
 محمد خان بنکش فرخ آباد مقرر گشت سر بلند خان از شاه جهان آباد به سپهر خود شاهنواز خان نوشت که دخل بند بر حسب سنت که راجه سپهران
 ضلع بندوی که پیش ازین هنگام نظامت محمد خان بنکش دختر خود را عقد محمد خان بنکش داده بود و او دختر محمد خان بنکش می شد
 با شاهر محمد خان بنکش بخواجه اریل رفت و دو هزار سوار و سبست هزار پیاده و تفنگچی فراهم آورد و مسل بکر حاجیت ابن جوگر ارج کملوار راجه
 سخی پور گشت و غیره از سرکار اریل با و شفق شده بانسید محمد خان حاکم اریل آماده زرم شدند شاه نواز خان آگاشد و از گدزی
 لال حاوہ برگشته سی کزور با هزار سوار ایثار کرد محمد خالق داد خان ابن زرتیمان افغان ترین را با شش صد سوار در لشکر گذشت قسم
 حروف را مقدر شده اگر نموده و شکی زده از کماث کسوتن عبور گنگ نمود حسب سنت سنگه پیش وستی کرده با سید محمد خان مصفا داد
 فوج خان موصوف به نبریت رفت و خود با جمل قلیل از خرابان از ان ثبات و زدی که ناگاه رتسم حروف بر سه مخالفان رسید بلا وقت
 با ایشان زرمه صعب کرد و شاهنواز خان از دست چپ بر مخالفان حمله آورد و راجه و بابان که قبل ازین پیاده شده تماشای
 نبریتیان سید محمد خان میکردند و سپهان که بدست مایمان عقب محول بودند از آمد آمد شاه نواز خان سالمیان مع سپهان گزینند
 راجه و بابان قتای فاشش کردند و آخر نبریت رفتند شاه نواز خان طرف یافت روز دیگر هزار و هفت صد سبست کس از مخالفان
 مقتول به شمار آمدند و از لشکر بیان شاه نواز خان ثبات در کس زخمی و هفت کس گننام کشته شدند جز او بود که در کسپ است و از بند
 باشی قریب تر است آبادی مختصر دارد و اکثر آنجا تجاران و بیوپاریان مال و اجناس خود را از شهر بایه دور دور از خصوص شل
 کشمیر زمیننی آل و کاپون و لماسه و مشرق می آرد و می فروشد و از آنجا بجایه دیگری برند اکثر زمینها آنجا حسب تناسل از ان است
 می آید خصوص اشمه رضی و پارچه سفید پور بی از آنجا که خوانند خبر بد کنند چنانچه شمشیر بقول شل کیان غیره فرزند پور از جمله است و اریک
 آرا گویند که جمله اشیا آنجا خرید و فروخت میشود و شمال مرزا پور تخته است سسی به بند با شنی دیجی و از عجایب آن تخته که هندوان
 در آن مکان رفته زبان خود را از کار بریده نذر آن بت می کنند بعضی رانی الفوری برخی را بعد سه چهار روز زبان بدست و دست می شود
 راقم این را از عترت انخنده ملایم شنیده کی بود مانند دیده با جمله در وقت نظامت مبارز الملک سر بلند خان جوگر ارج و پسرش مسل
 بکر حاجیت کملوار که ذکرش گذشت راجه آنجا دیجی پور و غیره بود از چند گاه گویند حاجیت بن بکر حاجیت اخراج شده بجای سگند
 و بلو در سنگه راجه بنارس آن مکانات را بتصرف خود میداشت و مالگذر شجاع الدوله بود اصعب الدوله بنارس و غیره با نگریزان
 توابع نمود و سالی دو بران برآمد و در سنه یک هزار و یکصد و نود و پنج هجری بموچایم و جوامحان اسکاٹ صاحب راقم حروف حسب حکم
 صاحب کلان کلکته از قلعه گوالیار بمرا پور رسید و چنانچه نمودند و خود به بنارس و چهار شتاقتند درین اثنا با صاحب کلان کلکته
 در راجه حاجیت سنگه کمال رنجیدگی بمیان آمد و آن در ضمن بنارس مرقوم است کالخر قلعه بغایت تمیز بود که رفیع انوشی راجه کیدار
 است و او اطاعت یکبارگیس کیانی ابن کیقبا و بادشاه ایران سے کرد و در ان قلعه بعد کال بیرون شمشیر است و آن قلعه را

مکتوبه

رام چند بعد از فوت سلیم شاه بن شیر شاه گرفته بود و در نصد و هفتاد و هفت هجری شکیست محمد اکبر شاه نمود و تصرف سلاطین مجبور
گور کانیه مانند تا آنکه در عهد سلطنت محمد شاه بنا بر هفت سلطنت اولاد چتر سال مذکور از قلعه دار کالچر که میر موناگو و میر سوتی نامشده ایشان از
برادر زادگان عمده الملک امیر خان بودند تواضع و سلوک گرفت میر موناگو و میر سوتی از آنجا برخاسته در آل آباد آمدند بالجمله اکنون
راجه هندو بیت و مکده و پسرش در تصرف دارد و در جنگل آن آبنوس و درختان میوه خود در بسیار است و فصل صحرائی از آن جنگل
آرند و نزد یک آن کان آهن و از بعضی جا الماس ریزه بدست می آید پیر نا شهر بیت متوسط از اقیه شتر سال که بیت سال نیزش نهند
و اکنون ششمین راجه هندو بیت از اخفا و چتر سال و مکده است راقم حروف را میر محمد قاسم خان از اتر چندی و آنو که آنجا فرستاده بود
بگور جهان آباد شده سرگروه سمت جنوب قطع مسافت نموده غنوبرین کرده بمنزل بدینا منزل نمود و از آنجا براه جاری جوهری در
چهار پنج روز بموضع سنگ گدازه که زیر گمانی بر نواقح است رسیدن آن در کوهی کان آهن است آهنگران از آنجا سنگها مخلوط از آهن
آورده در سنگ گدازه می گذرانند تا بظرفها سازند و آن باطراف و کفاتی رود و قلعه سنگین بر فراز کوه برفع درغایت استوار است
مانند قلعه کالجوه و بموضع سنگ گدازه که اجه گدازه نامند روز دیگر قسم حروف از سنگ گدازه برگامائی رفت سه چهار کوه بر ارتفاع
کوه مسافت بصعبت میدارد و در حاق وسط مسافت گامائی عمارت مختصر و وضعی میان از سنگ بغایت مقطع ساخته اند و شکار نموده
در آنجا نشو و نما دارند و صادر در آنجا ساخته می آساید بالجمله از گمانی گذشته معدن الماس رسیدم مردم بسیار جا جا بجا بفر
و کندن سنگها و بر آوردن الماس مشغول بودند از آنجا بشهر بنارس رسید شهر و دید مختصر که اکثر عمارت از سنگ میداشت
و اماث و ذکور آنجا اکثر در جن ملاحظت بی نظیر و مشهور است چترنی که از جمله چهار اقسام اماث است و آن از پدینی فرد ترو او سنگینی
و هفت تنه در حسن و سیرت افزون تر باشند آنجا میدامی شود و در پرنجا کمیست با تکلف و آراستگی تمام با عمارت مطبوع
و صحن مقطع و در وسط آن عمارت بنیبت کورنگه که آنرا چیر کمث نامند مذمب و مرصع بجواهر ساخته اند و فرش زر تار آن
گسترده و آنرا نشست گاه پرن نامند در پیش میگویند و یک طرف آن بر کرسی قرآن شریف نهاده و بطرف دیگر بر کرسی پرن
که کتاب بنود است مانند قرآن مجید و سمت قرآن علما و فقهاء دین محمدی و بسوی پرن بنند و آن بید خوان نشسته با خود با سباحت علی مدارند
و هر کس آنجا رود و از دین و آیین سخنی پرسد جواب آن بصواب دهند و اکثر سخنهاى ایشان مثل بر توجیه بود و احوال پرن نامه چنین گویند در پیش
اهل مسلمانان در لباس بنود با فقیری بنند و محقق و عارفند که در وقت راجه چتر سال و مکده در آنجا واروشه و چتر سال استغفاد خویش گردانید و معدن الماس
در کوه بر تا تصرف خویش نشان آید و آن بنا بر از یاد عقاب چتر سال گشت چتر سال شهر بر ناز نام آن ویش طرح انداخت و پرن نامه تطیع چتر سال را بطرف
دین محمدی مائل ساخت و درخواست که جلایه سنگ آن یا را از ضلالت کفر و کافری بر آورده بر جاوه هسلام آرد و آنرا از دست برد هبل فرصت نیافت که
مانی نصیر را با کل از قوه بفعال آرد و چتر سال اکثر تعریف رسول نربان بندی کت بسیار گفته از آنجمله است کت چتر سال کولاک لما کل بان روحنت
نور نبی کو توجو بمل پرن جا را جاکی نوال تپی بهرامی همین بین کبید که کیلم الحامی بمنامه صورت کی سید ک کونگ بله محبوب نبی با صد کی صلی الله
علیه وسلم بالجمله چون در مجلس بهر هندو بیت رسیدم دیدم که مردم مسلمان از نمایان راجه اکثر در کابیت ساعت بساعت می گفتند یا محمد ای رسول الله نگاه او چ
راجه بموافقت آنها ترمی گفت قسم حروف از راه استعجاب نفس نمیشد مردم احوال پرن نامه و چتر سال بیان کردند که اکنون یاد آنحضرت را
بر زبان این راجه کمتر است چه بنده و آن مزاج راجه را منحرف کرده اند اما چترسے بغلامی توانند گفت پوشیده نماند که ملک

و کما فی بالکل در صوبه آبه آباد است راجه ز سنگه که احوالش در تیا از توابع اکبر آباد مرقوم است آن ملکات و تاراج بدست آورد
 تا بران آن ملک بزرگ کما فی سعادت گشت و بعد از راه خود چیت رای و دنگمائی مستقل گشت مدد و ملک
 دنگمائی بدینگونه است سمت مشرق تا موضع برکده که از آبه آباد است کرده است و آن آبه آباد از موضع مائل شمال افتاده و بطرف
 مغرب تا برکنه کنار بسره ضرور و کوسه و عمل راجه هر شین سنگه گو حرکت در بسره شین وارد پسته است جانب
 شمال دنگمائی دریا است چمن است که ساحل جنوبی چمن و ملک دنگمائے و ساحل شمالی در چکله کوره جهان آباد میدهند
 و سرحد جنوبی دنگمائی دریا است که از دریا سے روانه نامند و دریا می نکره از مشرق تا مغرب بخلاف آبه حاجی
 دیگر جریان سے وارد اما دریا می مشهوره دنگمائی یکی کچین است که باین شهر برناورج گده بمفاصله یک و نیم کوره از راج گده
 و متصل از برناورج چهار کوره میگردد و م دریا می و معناد است که از باین مغرب و جنوب می آید و بمفاصله یک و نیم کوره
 از کوله مساوات گذشته باین موضع کتا و کتا در نهر چیت دیتی میریزد و از آنجا نامش بیت دیتی باشد و نهر و مسانه سمت مغرب
 دنگمائی سرحد ملک کما فی است و آن روسه نهر مذکور ملک اورچ است سوم نهر چیت دیتی است و آن نیز بچمن میریزد
 و در تابستان کشتی مطلوب نیست و از جمله شهر با سه مشهوره دنگمائی یکی برناست از اینیه چتر سال این چیت رای و آن گذشته
 و از چیت رای که احوالش در ضلع اکبر آباد مرقوم است پسرش چتر سال بجاکوست در دنگمائے قیام نمود و او را تبه چندان شمشیر
 داشت هرگاه که پران نامته درویش یا او ملاقات نمود و معدن الماس در کوره برنا نشان داد ستاره آفتابش سوی بروج نهاد
 و او چند سپرداشت اما نامور از آنها هر دی شاه و بگت راج بودند در عهد سلطنت محمد شاه بعد شهادت سید حسین علی خان و
 عبداللہ خان سادات بارهه غصه جنگ محمد خان بنکش فرخ آبادی که بنفاست صوبه آبه آباد رسیده بود با فوجی از افغانه
 با راجه چتر سال دنگمه رزم با سه صعب کرد و او را مغلوب ساخت چتر سال بطاهر تمبید نعلج و آتش می آورده و در قضیه با جی رای کوشی
 را بعد خوش طلبید با جی را و با عساکر مو فورا از دکن با عانت چتر سال رسید محمد خان بنکش با او رزم با سه صعب کرد و بالآخر قلعه
 چیت پور پناه برد و شخص گشت با سه را و با جاره برداشت و به اندر او رسد غله کارسانان قلعه تنگ نمرد مرتبه که سه هر که او بر زبان
 بودی هوسن قسم خور بر آسمان دیدی و پس در خلال این احوال پسرش قائم خان بنکش که قائم جنگ خطاب داشت
 با الوس افغانه بعد محمد خان بنکش رسید پیش ازین محمد خان پیغام صلح داده بود چون موسم برنات غنقریب رسیده بود
 و کنیان بصلح رضا و اوند و بدکن شتا فتنه محمد خان بنکش از قلعه برآمد و در آله آباد محمد اکبر خان را نائب گذاشته به فرخ آباد شت
 و چتر سال در سوامی مستقل گشت و بعد از چتر سال پسرانش ملک دنگمائی دو حصه به کم و بیش اندک کردند پسر کاش هر دی شاه
 ابن چتر سال بر حصه سوامی تصرف گشته پسر دیگرش جگت راج بر حصه دوم مستقل گشت و چون هر دے شاه در گذشت پسرش
 سبها سنگه بجای او نشست و گده کالچرا از دست میر مونگا و میر موتی قلعه از بادشاهی بصلح در نهایت مو فوره گرفت و بعد از او
 پسرش بان سنگه ابن سبها سنگه بر سندر یا ست نشست او جو بسیار داشت برادرش بندر بیت با او رزم کرد و ظفر یافت
 و او را بقتل رسانید و حکومت مستقل گردید قسم حرون هند و بیت را دیده بود و آن در برنا بگت شت مردی سبک رنگش
 با عروت و خوش خلق بود او سه سپرداشت سمریت سنگه و ارنه سنگه و دو موهل سنگه بعد فوت بندر بیت بیان سمریت سنگه

در
 راجه
 چتر
 سال
 در
 سوامی
 مستقل
 گشت
 و
 بعد
 از
 او
 پسر
 او
 سبها
 سنگه
 بر
 سندر
 یا
 ست
 نشست
 او
 جو
 بسیار
 داشت
 برادر
 او
 بندر
 بیت
 با
 او
 رزم
 کرد
 و
 ظفر
 یافت
 و
 او
 را
 بقتل
 رسانید
 و
 حکومت
 مستقل
 گردید
 قسم
 حرون
 هند
 و
 بیت
 را
 دیده
 بود
 و
 آن
 در
 برنا
 بگت
 شت
 مردی
 سبک
 رنگش
 با
 عروت
 و
 خوش
 خلق
 بود
 او
 سه
 سپرداشت
 سمریت
 سنگه
 و
 ارنه
 سنگه
 و
 دو
 موهل
 سنگه
 بعد
 فوت
 بندر
 بیت
 بیان
 سمریت
 سنگه

دارند سنگه عمارات بسیار واقع شده آنرا بحسن بسی بنی حضور ریاست بر امرت سنگه قرار گرفت چنانچه اکنون که سنه هزار و یکصد و
نویست و پنج هجری است امرت سنگه در برابر حکومت قیام میدارد و جلالت راج پسر دوم چتر سال که بر حصه دوم ریاست میکرد و پسر سید اش
گمان سنگه و گمان سنگه بعد فوت جلالت راج پسر شش مملکت بمقبوضه او در بخش کردند و برادر تا اکنون تسخیرت از حیران هندی شاه
بگذشت و باجی را و ولهار را و دکنی با لشکر موفور رسو مملکت دکنها سحی آوردند و مجموع اولاد چتر سال با اتفاق یکدیگر تا سه سال با دکنی
عمارات کردند بنا بر ضعف سلطنت کسی به آنها نبردخت بالاخر میان فریقین بمصالحه اتفاق افتاد هنگام ملاقات باجی را و با
جلالت راج گفت و قتیکه راج چتر سال ما را طلبیده محمد خان نباشش در قلعه حیت بود محاصره نمود گفت که شما ما را شل هندی کردید جلالت راج پسر
سومی چتر سال و برادرش مان پشم حصه خود را از شما میخواهم آنرا جلالت راج یک حصه از ملک خود بدستور از مملکت هندی شاه متوفی جدا کرد یعنی ملک
دکنهای را حصه نموده و بخش سومی بیاجی را و داد چنانچه اکنون که هزار و یکصد و نود و پنج هجری است دکنیان حصار چتر سال بران حصه باستقل اندو
مدان لباس نیز بدستور میان پسر شش است ایچ کیل قلع نامی دکنهای شل لبه که حیت پور و کالج و غیره بیاجی را و داده اند شهور ام و
سکر و وسکن دره هر سه محال از توابع آله آباد آن روی آب گنگ سمت شمال واقع اند و در سکن دره مقبره شاه معصوم
سر کاسه شایسته است و شورام از آله آباد پنج کوه سمت شمال مسافت میدارد در اتم حروف در عهد ایالت سر بلند خان و پیش
شاه نواز خان هر سه محال در تخواه خویش دشتی شیخ مجاهد بعد از عده لازم سر بلند خان آورد و در دوازدهم حروف بوده و در مورخات
از توابع شورام توطن دشته بندی از او شش در ضمن سنبل مراد آباد میباشند نظامت سر بلند خان این هر سه محال را راج بی سنگه
سوم تنی بعینه اجاره در تصرف خود میداشت سر بلند خان از او تراج نموده در تخواه رتسم داد حکایتی عبرت انگیز را تم حروف در
فوجبداری خود بر سن و دوازده سالگی قلعه موضع مرادون علیه برگشته شورام را محاصره نمود چون تسخیرش در توقف دید یک ضرب توپ
از شاه نواز خان استعدا نمود توپ از آله آباد بمروان رسید و در کثری روز مانده به نزد یک قلعه گذاشتند زینند از قلعه از اندرون
پیغام داد که قلعه بگیرند و ما را از جهان امان دهند کار پردازان قبول نکردند و کم بر قتل شان بستند و آن توپ را بسواد نوا و از
خور و تر از هر کله شد بر کله انداز غضب کردند که انداز باروت زیاد داده و کله گذاشته آتش داد و آوازه سخت تر آنچنانکه
زمین در لرزه آمد و گوشش سامعان ساخته گشت و آن توپ بشکست و پار با پار باط افت آن پر عیره باجا اقتاد و کله اندک
سه چهار کس دیگر عقب توپ ایستاده بودند زخم کاری برداشته جان دادند برادر ام ایزد بخش هندی ظرافت بود چون توپ
بشکست و پارهای آن عقب و تر رفت و کسان را زخمی ساخت بشنید و بچندید و گفت که اگر بامید نسیم که توپ خواهد شکست و عقب
کار خواهد کرد پشت توپ را بطرف قلعه میکردیم تا همه اندرون قلعه میریخت و مخالفان را ضایع میکرد با جملر قسم حروف را بعد
چهل جنجال لوزین واقعه همراه مکران انگریز با آله آباد رفتن شد چون کشتی مکران صاحب بگماث سپاهمانو شتل دیدی بودند در تم حروف
برکنار آن حده زیر درخت است فرود آمد و از کسی پرسید که این دید چنانم دارد گفت مرادون حکایت محاصره آن بیاد ام آبر
سیر و بیه و قلعه رفتم دیده پاره آبادی نمیداشت و قلعه ویران مطلق بود اما آثار آن از برج و خندق باقی بود و مورچال حاس
ایستاد و خود میباشند نمودم و بر انقلاب زمانه حیران شدم ساعتی انجا ایستاده بمطام گذشت که سجان الله که تخی در همین مکان
این کس با سوار می نیل و کثرت سپاه حاکم آن ضلع شده این قلعه را محاصره داشت و اکنون یکسطن و از آن بیچ و بجای آن

همه با یک اسپیک نغریب زر درختی بجاک می غلظم خنده بی اختیار بر لبه ثباتی کار پس روزگار دست داده شکر گویان بکمان
 نشسته آمدم و گفتم صریح که مباد ازین بدتر گردد و خواستم که سال خورده از دیده طلبد آشته احوال گذشته را از او پرسیم بر همین جوان که خانی
 قریب بود از در برون آمد پرسیدم که این دیده چه نام دارد گفت مروان و گفتم چرا ویران است گفت این دیده چهار رئیس داشته و
 اکنون سه ازان ویران اند و یکی آباد است گفتم که قلعه چه اثر است و از کدام وقت چنان شده گفت بیاد من نیست مگر از پدر خود شنیدم
 ام که میگفت حاکمی این را محاصره کرده بود و نجات یافتند پس ازین قلعه فتح شد و ویران و خراب گشت ازان زمان ویران است
 گفتم در آنوقت چند کس در قلعه بودند که جنگ میکردند گفت که نسبت و چهار نفر و پنج بر درین و ششم زمیندار رئیس که فلان نام داشت
 این مجبوره بست و شش کس بودند پیرتاب گنده از عمه شورام جائے خوش و دلپذیر بود شش پناهنش از گل خام که از بیرون
 هر چهار طرف دو سه کرده جنگل معیدان مخصوص سه طرف آن بر تپه بود که سواران را مجال فرستن اندرون بوده و یکطرف اندک و کتر بود
 و بعد ازان حصار دوم سخلم از گل خام کشیده و دوران حصار معتبران و متصدیان راجه استقامت میداشتند بعد ازان حصار سوم در
 غایت متانت تعمیر نموده و اندران عمارت پنجه از خشت و گچ براسه اقربا و اولاد و احواد و محل سراسه راجه و دیوان خانها سه متعهد و در
 غایت دست و آبلوی و تعمیرش دو منزله و سه منزله کرسی بلند می کشیده و ششین گاه راجه بوده که چون در کمال خرابی و ویرانی است
 راجه پرتاب سنگه سوم تنی در حکومت خویش بنام خود از ان بنا کرد و پرتاب گنده نام گذاشت و چون او در گذشت پسرانش با خود
 در باب ریاست مناقشه و جدال داشتند در خلال این احوال روح الامین خان عسمر راقم حروف که از قبل سپه دار خان ناهم که آباد
 بکومت آله آباد و سنکر در و سکندره می پرداخت جی سنگه این راجه پرتاب سنگه بخد متش آمد و مخالفت برادران ظاهر ساخت
 روح الامین خان با اتفاق او با برادرانش رزم کرد و ظفر یافت و جی سنگه را بر ریاست نشانید جی سنگه بحد قلع اندرونی
 پرتاب گنده عمارت رفیع تعمیر نمود و چون در عهد محمد شاه لغامت آله آباد بسربلند خان تفویض شد جی سنگه معرفت راقم حروف
 بخدست سر بلند خان آمد و پیشکش بست و پنج زنجیر نیل نطفه گدازید و رخصت آن طرف نیافت و یک سال در گذشت و او
 در حیات علی علیه اسلام اعتقاد می تمام داشت و بر دستار سفید قلعه از پارچه بنری بست و در محرم هر سال چهار پنج مهدی ست
 و بر فرزند خود عقب مهدی میرفت و تقزیه میکرد و خیرات بسیاری نمود با جمله بعد از او پسرش خرد داره خطاب راجه پرتاب سنگه
 سر فرزند اکثر بخدست شاه نواز خان پسر بلند خان که نائب صوبه آله آباد بود سه ماند و خرد داره رادو بسربلند خان از زنی
 اولین میدنی سنگه و بوده سنگه و میدنی سنگه از پدر یک راج گرفته بود و بعد از چند سال راجه پرتاب سنگه را نی دیگر سه سبحان کنور که
 بنایت حسن و جمال داشت در عقد ازدواج کشید و از او دوسر بود و آمدند کلاش پرتی پت و دیگر بر این بدت نام بوده راجه پرتاب
 سبحان کنور بود و تمامی اختیار ملکی با او و چشم ریاست بر پسر خود پرتی پت نهاد میدنی سنگه از استیلا سبحان کنور بخد از
 پرتاب گنده بر آمده فساد انگیزه شعار خود ساخت راجه پرتاب سنگه اکثر در باب تقیه و فرج از شاه نواز خان می طلبید و چشم سبحان کنور
 معیشت چنانچه با میدنی سنگه اکثر زرها اتفاق افتاد و در همه آن جنگها حاضر رستم را بوده و قتیکه میدنی سنگه بالغه سوار و قریب شایسته
 پیاده فراهم آورد سنگه را که آنوقت از قلع معتبره انقلع بوده متصرف گشت و فساد انگیزت شاه نواز خان بر طبق عسمر
 راجه پرتاب سنگه راقم حروف را با دو هزار سوار از مردم برادری آورده آن سمت رخصت نمود و در سن ست سنه پسر راجه پرتاب سنگه که از خرد داره

کتاب

باسه تر اریاده با رقم ملحق شده با سیدنی سنگه بهنگامه آرسه رزم شد سیدنی سنگه زومی نصب کرد و بالاخر منترم بقلم نگه پناه برد پس حریف
در وقت سنگه بجای شمشیر درخت سیدنی سنگه مجال توقف در قلعه ندیده گسان در قلعه گذاشته روی بهزیت نهاد و بوقت شام قلعه را بطریق
ساختیخ قرین حال گردید سجان کتور تکلیف ضیافت رقم با سپاه کرده که در قلعه بر تاب گداه آمده ضیافت خورد و در کتوری زمانه سوار شده بهنگام
شام اشتهر پناه ازین بر تاب گداه در آیم و در وقت چهار گتوری شب گذشت بر و رقاصه موسی رسیدیم و بر دیوار دروازه قلعه بیاضت
دوسه جریب تفاوت یکدم گرفتلهما بران نصب کرده آن روشنی تا بر آمدن چنان شتمعل بود با جمله حصار موسی راصل کرده بر در عمارت
رسیدیم و پیاده شده اندرون رفتیم محض وسیع دیدیم وسط آن ایوان و گوشک با سه آن همه دو منزل بوده و سایر دیوار بالا خانه همه
سنگین و شبک بوده و آن محض و گوشکها هم بر شمشیر پیاده گدانی داشته و بر بام خانه بارانی باورخانه شمع چرخ افروخته از سنگ با سه دیوار
نماشای مردم بگرد و نرواطان سخن را با درختان ده است ساخته آهنی با چهل دست شانه روشن کرده بودند و بر فرش پستاننی
شمعدان دور وید افروخته چون بر سر فرش رسیدیم پیشتر سیده بر سر نشستم با صد کس از برادران و همایمان همراه بودند همه
صفت راه نشستن سنگ و المکان و دیگر رقاصه حبه را با از نمود و سلمان آمده در خدمت حاضر شدند و دستار خان کشیدند
و چهار طلیح و آفتاب که یکی از فقره بود و نشان بر سه شویکان دست آورده اند و بعد از آن در صحنک با می سین قلمی دار و چندی از آن
فقره همه محلو از طعام با سه متنوعه از قلیه دو پیاز و پیلا و کلمن و شیرین و نقول با سه گوناگون و نان با می شیرمال و باقر خانه
و نغذیه هندی چون پوری و کچوری که بر یک پوری مقدار سیر کلانی بوده و در جی بزده و اقسام شیرینی رنگ برنگ و اجبار با در عرق نغز
و سر که پیش نهادند برادران رسم از گوشت پزده و چرت پر سیدند که چندان است مردم را به گفتند که معراج چهار مطبخ و با درختی مسلمانان
سیدار و قطع نظر ازین طعمها چون فرج بر دین مسلمان شتمعل است حاصل که از آن طعام تناول کرده شد چون فراغت نموده شد تکلیف
بر خاستن از آنجا نموده بعضی سبای دیگر که از آن بزرگتر و صاف تر بوده آورده نشان دهند و بر جان دستار خان الهی کرده را بر طعام نشان دهند
و کسانیک در لشکر مانده بودند در خشت اینها و دیکهای طعام بر تنگی و میان با بار کرده باشند فرستادند که در مکان دیگر چون نشستن اتفاق افتاد
پان و تاکو و دهنهای کوچک با فوغل یعنی سپاری و الایچی و لوگانه نر بویه و پیته و با دام پیش آوردند چون اهل خدمت از طعام کرده جدا
شدند رای بر خاستن نشستن غالب آمد و دیگر باریک پاندران فقره بر از با سول چه گداه با توامل و عطر آوردند آن طلیحی و آفتاب
فقره و ظروف فقره بابت اغذیه که پیشتر گدشته بودند معه پاندران خالی و هزار روپیه نقد و یک صد دیک اشرفی در کیسه دار است سرش
دو در اس سبکی از آن رنگ برنگ الملق صندلی و دومی از سه صندسیه زانو که بر یک تخمینا قیمت با صد شوش نمرد و پیه باشند
بندگ کشیدند و گفتند که شطرنج و چاندنی با معه سه و نوازه آن که بران شسته طعام خورده اند همه آنرا فرشان صاحب برداشته
بسر کار هر پان زمان راجه پت سنگ پیش شاه نواز خان بود بوقت صحبت سجان کتور بقصد بر نمودن رسم که از لشکر تا به قاعه آمده بود نمود
یکدم پاس شب مانده باشک خود رسیدیم با جمله راجه خیر سنگه در آخر عمر مفلوک گشت و سه سال در آن حالت زندگانی کرد سیدنی سنگه
را با طوای سجان کتور از ریاست راج به نصیب گردانید و پس خود بر تنی پت را که از سجان کتور متولد شده بود و بعد خویش گردانید
پرتیمی پت این راجه پت سنگه هم سن رقم بوده بر ریاست بر تاب گداه نشست چندان جمال زیبار داشت که از تعریف و توصیف بیرون
بوده استادان هرمن نوکر داشته و زنون کال شده و بزبان ترکی و عربی و فارسی و افغانی و دیگر زبانها مثل تیر اندازی و نیزه بازی

در اسپ افغن و چوگان بافتن و غیره منبر سپاگری و علم مجلس بگانه عصر شد و در علم تواریخ مهارت کلی حاصل کرده
 در دوزمه فارسی آنچنان درست داشت که اگر پس پرده سخن میگفت کسی در سخن گوئی از لجه فحول ولایت رافرق نمیکرد و صفات
 اخلاق پسندیده از علم و تواریخ و سخاوت و شجاعت موصوف بوده و بطریق اسلامیان موصوف بوده و معاش نیز بطریق ایشان بود
 و بنده جامه بدست راست چنانچه مسلمانان دارند میداشت و مجلس بطریق امیران نامدار میداشت و از سطیحان وزیر المالک
 ابو المنصور خان بود چنانکه ابو المنصور خان از احمد خان بنکش فرخ آبادی بریت خورد و احمد خان تا آله آباد رسید که پرتاب سنگ
 دیوان ابو المنصور خان و علی قلیخان ناطم آله آباد که میدرقلیخان خطاب یافته بود و خان عالم بقادر البدخان این هر سه قلعه
 آله آباد متحصن شدند احمد خان بجایزه قلعه پرداخت پرتابی با احمد خان موافق گردید و بجایزه قلعه کوشید چون ابو المنصور خان
 با دوا و مهارت او که کنی احمد خان و سعد الدخان رو بیلد را بعد از رزم منظم ساخته بکوه کماون در لال و آنک مجاهره کرد و با لاجری
 نمود و بصوبه خود آله آباد داده مراجعت نمود پرتابی حسب فرمان نجبرکت شتافت ابو المنصور خان او را بکوه فریب بردست
 علی بگنجان خارجی به قتل رسانید و خان مذکور را محاط بشتاب جنگ ساخت و بعد از او پورش دینایت در دوازده سالگی بکویت
 پرتاب گده نشست و او در حسن و جمال افزون تر از پدر خود بوده و بعد از جنیزه او تیز بردست شجاع الدوله ابن ابو المنصور خان
 آواره شده به قتل رسید و قلعه پرتاب گده را چندین عالمان شجاع الدوله تصرف شدند و پس از آن بنود پرتابی پرتاب این خیر سنگ را پیش
 شجاع الدوله بکویت پرتاب گده رسید چون از عمده مالکذاری بر نیامد بازگشتگان شجاع الدوله تصرف شدند بنود پرتابی شجاع الدوله
 بطبع ریاست آبابی سلمان شهر دوزخه چله ای شجاع الدوله نسک گشت و بکویت پرتاب گده رسید چون شجاع الدوله در گذشت خلف الرشیدش
 نصف الدوله میرزا ابانی بر قلعه پرتاب گده است گماشتگان خوش گماشت و اکنون بنیده میشود که اکنون بنود پرتابی نصف الدوله رسیدنی گنج
 که متصل پرتاب گده است آبادی مختصر دارد و قیام میدارد چنان شهر است مختصر و قلعه سنگین بر قرار کرد و پرتاب بدریای گنگ است
 شمال القلعه بر متصل می گذرد و آن قلعه را در نه صد و هفتاد و یک بجزی قونام غلام عدلی پیشکش محمد ابر بادشاه نمود و آن بگاه
 از دست سلاطین تیموریه بیرون رفت و اکنون انگریزان آن قلعه را از مردم شجاع الدوله برزم بگرفتند و بران تصرف نمودند
 قلعه و محقر شاه قاسم سلیمانی و پیش شاه و اصل نام جامی وسیع و سیرگاه پسندیده است و قلعه مذکور در جنتان نظیر ندارد و محقر
 پسردوم بالا پرتاب در قنوج مکانی با نام است و فقیران مقبره شاه قاسم گویند که ایشان در عهد محمد ابر بادشاه بوده و در عهد
 جهانگیر بادشاه فوت کرد و او از افغانان منی را خود را سید میگویند و این حکایت دراز است بنابر سس و چهل کرده از آله آباد
 بست شرقی شهر است از عمارت سنگین با تزیین و آیین شایسته آراسته و هندوان آنرا از انیمه سماه گویند و هندو با عقدا ایشان است
 قدیم است گویند هر که در اینجا میرد از آمد رفت یعنی تناسخ از ماند و برین عقدا اگر بنود از دور در اینجا رخت اقامت می اندازند
 و معاش میکنند تا آنکه میرند و آن شهر سعدن حسن و در فریب است بعضی مردم در اینجا دام دوانه زلف و خمال محبوبان و لمبه
 رخسار مشوقان گرفتار شده ترک خانمان کرده بر فرض عشق مبتلا گشته می گذرانند و بنابر سس را کاشی نامند و عالمگیر نام آله آباد
 گذشته و چنانچه برسد محمد آباد بنابر سس مشغول است و شهر مذکور بر ساحل گنگ سمت شمال واقع است در برابر جنوب متصل
 میگردد و تمولان آنجا اکثر جوئی خود را در این مردان با سه سنگین ساخته اند و در وقت خوشی راجه بموند سنگ لطف جنوب بر ساحل گنگ

عزت عالی

عمارت عالی ساخته و آن نیز شهرت یافته شده برام مگر موسوم گشته بنارس و رام مگر برود شهر بر ساحل جنوب و شمال در پامی گنگ واقع شده اند و در این زمین اینها میگذرد و بنارس سعدان فضیلت و در رتبه علم اهل هند است و صاحب تاریخ مجمع صادق گوید راجه سوج که از بزرگان هند بفرمان رستم بن زالی بسططه رسید و قنوج آباد کرد و در این سلطنت ساخت و آبادی بنارس را تا تمام گشته بود پیش بر آن که شهر پنج از اینیه است آبادی بنارس را با تمام رسانید و از راجه های بنارس آنکه در قلم دیده اول خسارم بزرگ بیند از چند موضع بود رستم علیخان که از طرف ابوالمنصور خان یاست بنارس شربت او را بر تریه اعلی رسانید و خطاب بجلی موسوم گردانید چون رستم علیخان از قنوج ابوالمنصور خان گذشت از نظر عمده الملک میرخان لقب صوبه آقا بود گشت محمد علیخان بر آله دار ابوالمنصور خان بطریق نزول بنا بر تعیین از خسارم تعیین نمود و خسارم خود را بعد محمد علیخان او بر گشت چند آنکه بی خسار اول از موهوده سرکار اقطاع با هموارک میفرستاد و بعد از او پیش از آنکه در بنارس حکومت گشت و درستی و درستی معاملات در سرکار شانی گشت او را ابوالمنصور خان پیشش شجاع الدوله خواستند که بجزت آید و در خلال این احوال ابوالمنصور خان بر تریه پت با براب گداه را بفریب قیبل رسانید و بنور سنگه از قنوج آمدی ترسید و بجزت نیامد و یا خود عمد کرد که بجزت چکلان امر انیا هم ابوالمنصور خان و شیخ علی کرد بسیار خوشتر صورت زیست و بلوز سنگه چند مرتبه بنام بر همین اخراج شد و مکرری که در کجبت و بیگفت که جناب خداوند گشتیدان خداست کسی که پیش خدمت بود و باقی آید شکله گزشت ایم میدارم که باز نخواهم آمد و مبالغه موهوده مع اصل و سود و اضافه بر سال میرسانم دیگر از آمدن خداوند چو میخواست شهر رام مگر از اینیه اوست و او در حکومت خویش بیگانه که حکمته من قلمه بر سر ز کوهی رفیع واقع است و صعوبت راج چند آنکه پایه لعسرت تمام بران قلمه رفتن تواند بود از آن آن قلمه مبالغه خفیه داده آنرا تبصره خود آورد و در خزین خود را در آنجا گذار گشت و در رام مگر طمین نشست اما آب هوسه آنقله بقایمیت بد است و سازگار ایدان انسان نیست بعد شش ماه مردم اولین آنجا میماند و دیگران بجاسه ایشان روند و بعد از آن پیش همین سنگه سپر بلوز سنگه بر سرند حکومت نشست آصف الدوله مرزا امانی خواست که او را از بنارس طلبه گشته اخراج کند جزل بپوشن صاحب کلان کلانته او را و ظل حمایت خویش گرفت هفت ماه از آن غزیت در گذشت و ملک بنارس را بصاحب کلان در جلد وی خدمت تو اضع نمود راجه پت سنگه در بنارس متقل شده مبالغه خود بگفتا کلان میرسانید لیکن آفرام کفران نعمت کرد و احسانهای صاحب کلان را فراموش کرد و در بنان با صاحبان کوشش مباحثت و دیگر کرات خلافت مزاج صاحب کلان از در خفیه بوقوع آمد صاحب کلان آنرا بتغافل میگذرانید و ساسه چند برین آمد که آخر شعبان سنه هزار و یکصد و نود و پنج هجری غزیت گننو کرده متصل بنارس رسید راجه چندین سنگه در ظاهر با استقبال تاباکه رفت صاحب کلان خواست که او را بجای راه نهد اما بقتضای مروت صورت به سبت راجه با صاحب کلان در بنارس آمد صاحب کلان اصلاح بعضی بنا بر سر انجام زربا قیات و دیگر معاملات متزاول و بهره بر راجه فرستاد و متزاولان او را تنگ گرفتند و خواستند که پیش صاحب کلان بیزند مردم راجه دست بشمشیر برود و دوسه صاحبان را که بسز اولی آمده بودند با چند کس از سپاهیان بگشته و راجه کرشمی تشنه بود از مگر برودند راجه از آنجا بر کس نموده با متعلقان خود با طبع گداه رفت و رام مگر خالی گذاشت انگیزان تحیر و بنارس نشسته چون از این دید که کسی به رام مگر نمی آید بعد سه چهار روز مسجان سنگه بر او در راجه برام مگر آمد و آنرا محاکم ساخت و بنای قنجه از سر عمارت کرد و در موضع سه رام میادان با فوجی از سوار و پیاده قریب شش و هفت هزار کس گذاشت بعد سه چهار روز سا فر صاحب چند ضرب توپ و گنجی تابا برام مگر رفت و کله باز و اندرون قلمه و شهر درآمد چون سپاه انگریزان داخل شهر شدند تنگ اندازان

راجه از بام جو یلیما سے اطراف و جوانب کہ کہین نشسته بودند بسیار را یکشتند سیا فر صاحب رئیس فر بسیاران تا پنجاه شصت
 فر بسیاری از کلهتیا کجوان کشته شدند سپاه انگره منظم گشته تمام در کار انگریزان راه یافت بعد دوسه روز صاحب کلان با جماعه
 انگره بزرگه هر امش بودند اقامت خود در بنارس معلومت فریده بنگاه خود را در باغ ماو بود پس که فرو داده بودند گدشته جنگ نام
 در کمال رانجامی که اکثری از ان سواری نهشتند و از انجا بر آمدند و بر آسب گنگا رسید و بعد دریا کرده داخل چنار شدند صاحب
 رانم که در ان محن گرفتار بود در قسم که پیش ازین در چنار رسیده بود بخندست رفت و قریب هزار روپیه از سر کارش همراه داشت
 از ان خبر داد صاحب موصوف آنرا با اکثر صاحبان که از ان حادثه تخی دست شده بودند داد و بعد چند روز صاحب کلان بجایم راهبت تبصا
 راجه چیت سنگه تعیین نموده فرمود که ساخته و پرداخته شما همه وجود پذیر است و آنچه بعد فتح قلعه بجگده از نقد و جنس بدست آید
 کسانیکه در جنگ قلعه باشند نصیبه آنهاست و ایست خاص نام بجان سبغی ایالت بنارس بریوچ پایم شهرت یافت و بعد از فتح از قوت
 بفصل خوابد آمد و کپتان جوناتمان اهلکات صاحبانم را مابه خدمت ترجمه نویسی معاصرت بچهر موصوف مقرر کرد و با سحر پایم با دو پلین خیمه انجا
 بیرون آورد و بر ساعل رود و در کوه علم اقامت بر افراشت شبی دوسه صاحب را با پنج شش کپنی که قریب چهار صد و پانصد کس سپاهی بلند
 باشند با سه ضرب توپ بر سه فوج راجه چیت سنگه که قریب پنج شش هزار سوار پیاده و حصص سه سپه راه رام جیاون بوده و دو نیم
 کوه از لشکر انگریز سافت داشت تا ختن فرسود فوج انگریزان نیز قتالی فاش کرد و سپاه راجه منظم بچکل کتخته پناه برد و انگریزان
 ظفر یافتند و دوسه ضرب توپ غنیمت آوردند از ان روز سپاه انگریز قوسه دل شده بعد ازین وقتشایامی نصف الدوله میرزا امان
 یا سالار جنگ و حیدر بیگ خان و الماس علیخان خوابه سردار کانتور رسیدند صاحب کلان از ایشان یار سه خواست سپاه انگریز
 جوق جوق از کاپنور و آله آباد و دیگر جاها از شرق و مغرب و چپانیش صاحب کلان فراموش شده و در خلال این احوال بجر پایم بچکل کتخته
 رام جیاون در قلعه کتخته حصن شد بچهر مجامره آن پرداخت رام جیاون رزم کرد بعد سه روز بزمیت رفت چه قلعه کتخته روز غنیمت
 اتال سخر گشت سبجان سنگه برادر راجه چیت سنگه دوسه روز پیش ازین با همان روز دوازده نفر فرسیس که همیشه در محبوس بودند
 به قتل رسانید و در محلی میر محمد قاسم خان بنامی دولت خود را بر کنه راجه چیت سنگه و لطیف گده استقامت داشته و پیش ازین فوجی
 بر سر او از انگریز عقب لطیف گده که راه بر آمد چیت سنگه بود رسد چیت سنگه فوجی بمقابله ایشان تعیین نمود ایشان در موضع نبرد
 با سپاه انگریز رزم کرده منظم رفتند و چیت سنگه پس از فرستادن فوج روزیکه رام جیاون از کتخته بر آمده بود از لطیف گده بچکل کتخته
 شنافت و چند روز انجا ماند و اور خود را سنی ماتارا باز و بجه خویش و تمامی عمیال و اطعانی را سعه خزاین و ذخایر که بچکل گده بود بچکل
 و سپاهیان خود سپرد و قلیل از رز و جواهر گرفته بوضع کرد ری رفت عوام گیونید که اشرفی یک کر و روپیه بریشان و شتران بار کرده
 همراه خود برد و در لکوری نیز بخت تعاقب انگریز بحال اقامت نیافت و بنواح بلدی شنافت و از انجا نیز آواز دشت او بار گردید
 با آخر بنواح دتیا و گوالیار پیش مهاجی سینده پویه بر سر قلعه گوالیار بار راجه رانا چتر سنگه راجه کوبدر پرناس داشت رفت صاحب کلان
 ریاست بنارس و راجه انجا به پستن زمین داد و او را اعزاز و احترام کرد و او سان سنگه کی از عمده با سه بلوند سنگه را که در
 آخر مخالفت چیت سنگه شده بود و بالطفان صاحب کلان سے گذرانید مدار الماهام رئیس کار او ساخت اگر چه بعد از چند روز
 او کناره گرفت و در پشید بهتری که سکن داشت رفته بنشست پستن نزلان بخلاف اسپ و خیمه سردان گردیدند کلان بخر پایم که در

تاریخ

خاص و عام بود بطور رسید و مار کم صاحب با حکار ماور گشت با جمله سیرایم از غنمه به لطیف گدازه و از انجا بجه گدازه رسید رانی نشانی و
 و چون در این دیوان راجه چیت سنگه در قلعه بجه گدازه تعین شد سیرایم بفریاد کشتن با ترم شوال سینه کینزار دیکصد و نود و پنج جبری بنام که
 بجه گدازه پرداخت کیتان جو نامتوان اسکاٹ صاحب راقم فرمود که نوسه باید از پیشدا جان بروختن ان طبع بر او نرود و این قلعه خنجر
 راقم بوسیله معرفت سابق که هنگام آنجا آمد بسربلند خان باراجه نزارام و پسرش بلوند سنگه میداشت و از آن وزیرین کار
 راجه چیت سنگه در درستی کاوسته موفور کرد در قیاب پیش ازین باراجه چیت سنگه مر اسلات میداشت اما راجه موصوف از غرور بیکم
 مخرج قتل رام نگر که برسیاه انگر بریافته بود و دیگر بدیده سخنان نامزوده کاران نصیحت راقم نشنید و از لطیف گدازه بجه گدازه رسید
 آواره گشت چنانچه گذشت و خطوط راجه که قبل ازین باراجه آمده بودند در قلعه بجه گدازه پیش مادرش انی مانافسه فرستاد و دست
 و رابطه هم موفور انشان و اورانی سخندان خود را پیش راقم فرستاد راقم با کیتان موصوف انشان را پیشین سیرایم برقرار برانسته است حکام است
 که رانی مانا هرگاه از قلعه برآید تلاش می خواهم گرفت و آنچه از نقد جنس از قلعه بدست آید فی صد پانزده روپیه برانی داده شود و براس
 استقامت و معرفت او بر زاپور گشت که دو لک و پنجاه محاصل میدارد و بدو هرگاه رانی موصوف اراده رفتن پیش پسر خود بکشد
 نماید کسان کیتان جو نامتوان اسکاٹ تا بسربلند خود که کناره آب چون است عبور کنانیده و بدو چون این همه درست شده و دستخط
 سیرایم بانی ماند که تا استحکام پذیرد ان معنی را بجزایم بصاحب کلان نوشت صاحب کلان قبول نکرد و در جواب نوشت
 که رانی با استقلال جنگ میکرد و باشد اگر عاجز شده برستاده نماید اما فند اگر بخاطر ما خواهد پذیرد خواهیم داد یا نخواهیم داد ساخته و پرداخته
 سیرایم برادرنت و باز جنگ از سر شروع شد بعد چند روز اقرار برانکه اگر صاحب کلان بیخس و وظایف دهد بهتره والا کیتان
 جو نامتوان اسکاٹ مار از زچیت سنگه رسانیده و بدست دوم و بقعه سه سینه هزار دیکصد و نود و پنج جبری رانی از قلعه برآمد
 و قلعه مفتوح شد و غنیمت قلعه بصاحبان و سپاه که قلعه را محاصره داشتند علی قدر ما هم رسید و بجه آن سیرایم فی صد خرد پیه
 بقول پانزده روپیه برانی مانا داد و کیتان موصوف اوراسه اسباب تا به بنارس رسانید و صاحب کلان رانی را از انجا بجه
 نداد و بکلکته شتافت رانی دل تنگ شده به کیتان پیغام داد که مار از زچیت سنگه رسانید کیتان بکلکته و خدمت حسب کلان نوشت
 درخواست راسه نمود و صاحب کلان ببار کم حکم داد که از بنارس چند تلنگه همراه رانی یقین نمود و بآله آباد رسانید و رانی از
 آله آباد زچیت سنگه که همراه سماجی سیند پیه بود در قلعه گوالیا بوفیت سرکار جوینور بر ساحل نهر گومتی شهر لیت از انیشه
 قیروز شاه شکاری والی دلی گویند که چون قیروز شاه شهر جوینور بنا نهادنواست که قیروز آباد نام نندرشبه عم خود سلطان
 یوسف شاه را که جو نام داشت بخواب دید که گفت که این شهر بنام من کن سلطان آنرا جوینور نام کرد و نعم خان که بسبب
 هایون بادشاه در نصد و شصت و یک جبری ایالت کابل داشت و بعد محکمیر بادشاه خانخانان خطلب داشت و بعد از قتل
 خان زمان با ایالت جوینور رسید و لشکر به پینه و بنگال کشید و آند یار صافی ساخت و همانجا در نصد و هشتاد و سه جبری در گذشت
 بل جوینور و عمید گاه ان شهر را تاراج و تاراج طاق شرقی جوینی بود لفظا هر طایفه مستقیم سنگی مقوش است راقم حروف مکرر ان شهر را تاراج کرده
 بل مذکور از سنگ مرغ است و عرض پوست دارد چند انکه با طرائش و کابین تمسیر یافته مردم انندان ششبه مع و فری میکنند و روغن خوبوی بیله
 ان شهر و دیگر روغن سوگنداری که او به سطر و ماشه بان میدانند از محالفت روزگار است و دولون آن بنایست مظهر نفوی ابدان است و ان شهر را

مغول تجلد از کابل آمدند و عشر و شصتند قسم یک توابعیت بستند و پیر گرفت و امتحان کرد پیاده بودند که امامت از عظم منده پستان پسندیده بود
بنغازی پور و عیوبی شیخ عبدالقادر غازی پوری عمارت چهل ستون که زیاده از ششاد ستون میدارد از ازمیه او لغایت پسندیده است و میر است
چهل ستون که زیاده از ششاد ستون میدارد از ازمیه لغایت پسندیده است و میر است چهل ستون کلمه آله آباد بهتر است و از عجایب عمارت آن
نواره بالای سقف چهل ستون برده اند و نمر باد را اطراف ستون جاری کرده را رقم حروف در حکومت پسرش فضل علیجان بن شیخ عبدالقادر
بعلاقه کوکری پسر خود غلام رسول چند سال در غازی پور سپری کرده وقتی آنجا بمن سنی برادرش شیخ حمید الدین در فرشی بسن نوزده
ساله دو چارگشت پرده از روی کار بردشت و علی از کیمیا بردست رقم کن نیک در آن شب از فریب خود و آن افعی شست چنانچه از او آنگاه
در از آیات قرآن مجید تاویل تطبیق داد و آن در کتاب فتح محفوظ که تالیف رقم است مرقوم شده و ابتداء ای آن سبحه از ایت بسکرتی است
و الاض از سوره رحمن نموده و آن عمل دینی است و طرفه آنکه با وجود شاه به و عمل که از دست خود کرده بار بار است بعمل نبرد و نیافت نصیب
حسرت آنکه در حضور عامل مکرر کند مانگ پور شهر است بر ساحل دریای گنگ سمت شمال واقع است و اطراف دریا شهر کرده سمت جنوب دریا
از مانگ پور اهل بظرف مغرب آبادی دارد و در مانگ پور سادات کور پیری بسیار سکونت دارند و مقبره حضرت پیر نصیر الدین
که بروج بزرگ بنا بر آردن حاجات بر سر خر مهره و یا سه فلوس سس با سه روپایا اشرفی فاتح کنند در مانگ پور است از این
در یافت می شود که آن بزرگ صاحب مقام تکلیف بوده در قسم حروف تحقیق این معنی کرده که نصیر الدین چسپانغ دلی دیگر است که در
در دلی است و در کره هزار بلانوار شاه کرک مجذوب است از کراماتش نقلهای عجیب مشهور است و از آنجمله وقتیکه علاء الدین
حاکم که حجت ملاقات سر خویش سلطان جلال الدین خلجی آماده گذشت متوجه آنصوب گردید و از شاه کرک التماس اعانت
بر زبان گذشت نموده هر که بیاید با تو جنگ بد تن در کشتی سردر گنگ بد و همچنان شد و تفصیل این واقعه در ضمن دلی در فصل
احوال سلاطین اسلام در اخبار علاء الدین خلجی مرقوم شود بیچ کرده تخمیناً از مانگ پور سمت جنوب بر ساحل جنوبی شهر گنگ شاه زاده پور
است چیت و گری آنجا پسندیده بود و در زمان سابق تیاری غنیمه با سه سلاطین و امرای در آن شهر میشد از شاه زاده پور بانزده
شاهزاده کرده تخمیناً شهر آله آباد سمت مشرق واقع است کوره جهسان آباد دو شهر است چه جهان آباد شهر است و دیگر متصل
کوره است و کوره را از چنگله نامند و حاکم علیخده در اینجا می نشست و از آنکه آباد و کوره آباد علاقه مذکوره است و پنج لک یاسی لک
روپیه در وقت نظامت برهان الملک سید سعادت خان شیخ عبدالقادر غازی پوری تحصیل کرده و نهر به متصل کوره میگردد
و صاحب فتح چند نام بران حراطه از پشت و گنج بسته وقتیکه مبارز الملک سربان در خان از کوره آباد نامنم صوبه آله آباد شده از راه
کوره و اما ده با انصوب می آید رقم حروف بسن یازده سالگی بسد از کاب بود در آنوقت آن حراطه نواح را ت بوده با حله
سماجنان بنده می دال آنجا استقامت میدارد و عمارت عالی بود کالین و باغات مطبوع و بازار فراخ و کشاده دارد و سمت
جنوب کوره مسافت سه چهار کرده دریا سه جمن است و آن طرف زمین آنچیز سال و نیکه است و مذکوره سمت شمال کوره و دریا
گنگ می گذرد و بر ساحل جنوبی گنگ کانپور نام جا میست که اکنون پهاونی انگریزان متصل آنجا است و کوره از آله آباد سمت
مغرب شش منزل مسافت میدارد شهر ناوه جانب مغرب کوره است وقتیکه مبارز الملک در کوره آباد نامنم صوبه آله آباد
شده به آنجا رسید جان نشان رفان برادر زن قسم الدین خان وزیر که ایالت کوره داشت حجت ملاقات مبارز الملک سربان

باشکوه خویش که پانزده زنجیر فیلی باهی و مراتب و علم داشته شناخت و از آن تهر و بگونت ابن اژار و زمیندار کوره شکایت کرد
 و اعانت فرست مبارز الملک چیرے از و بنا بر خرج ملک بدشت جان شازخان سرانجام نزد امپار الملک پیشت گانون رسید
 بگونت زمیندار معرفت را تم حرف و دیگر دوساے لشکر خدست مبارز الملک آمد و سه لک روپ پیشکش نمود و خدمت افزان
 یافت مبارز الملک به آله آباد رسید دیگر سال بگونت در بخیری ناگاه خود را با شکر جان شازخان زود او را بقتل رسانید و لشکرش
 تاراج نمود و غنیمت بسیار بدست آورد یکی از محفل نشینان سرایش بایرے بر روان پرده نشین عصمت و عفت با تقلید خنج دو
 همچو آب پسرش روپ سنگ بن بگونت گشت قمر الدین خان وزیر از قتل جان شازخان آگاه شد عبا که بادشاهی که عبارت از
 باسیست از شاهجهان آباد متوجه او شد بگونت در قلعه غازی پور عملا کوزه تخمین شد وزیر بجا صره برداخت و خلال این حول
 امیر الدوله مصمم الملک خاندوران خان متوجهم شد و با ندیشید آنکه قمر الدین خان وزیر در نواح چکله کوره است و مبارز الملک
 با نهم آله آباد رسید سعادت خان حاکم آوده که هر یک تسمل اتم با یکدیگر متفق شده با وزیر در سازند و بر بشورند کار بطول رسد
 از راه دور اندیشی مبارز الملک را امیدوار منصب وزارت ساخته در طلبش شقه بستخط خاص محمد شاه حاصل کرده فرستاد مبارز الملک
 از آله آباد در موسم برسات بر خراج استجبال بدلی شناخت قمر الدین خان وزیر بدریافت این خبر محمد خان بنکاش را بجا صره قسلبه
 غازی پور باز داشته خود متوجه شاهجهان آباد شد محمد خان بنکاش با بگونت داور مدار کرده بفرج آباد مراجعت نمود بگونت
 بر چکله کوره مسلط گشت بعد از چند سال محمد شاه ایالت کوره بر بان الملک سید سعادت خان تفویض نمود بر بان الملک نواح کوره
 رسید بگونت از راه تهور و مردانگی با سه هزار سوار از قلعه غازی پور هنگام فرود آمدن لشکر ناگاه بر سر بر بان الملک که قریب سی هزار
 سوار و توپخانه بسیار داشت بر خیش و زرمی صعب کرد باری از سپاه بگونت بفریب گله توپ بقتل رسیدند بگونت توپخانه
 گذشته صفوت مقدمه را که سالار لشکر ابوتراب خان بود بر هم زد و ابوتراب خان را بقتل رسانید و متوجه بر بان الملک شد
 میر خدایار خان باشش هزار سوار شتر پیچ با دبا یکی تفنگ انداز که پیش روس بر بان الملک استیاده بود بر زم پیش آمد بگونت
 دست بردی غیلم کرد و او را هر میت داد و متوجه غول بر بان الملک شد شیخ روح الامین خان عمس را تم و شیخ عبدالقادر غازی پوری
 و دو جن سنگ چو بر می کوره از نیمه دلا و خان غلظه الله خان عثمان پنج بیسه از میره بر بان الملک حمله آوردند بگونت متوجه ایشان توپالی قاش کرد و در
 کسان بر جن سنگ چو بر می قتل رسید بر بان الملک نفر ایستش بریده بدلی فرستاد و ایالت چکله کوره از طرف خویش شیخ عبدالقادر غازی پوری تفویض فرمود و بگونت
 مرجعت نمود فصل دوازدهم خبری از شاه پرتگیز دوم پوشیده نماند که اصحاب رسول عزم عبارت است از آنکه ایمان شرف شده شرف مجلس رسول عزم دریافته اند و با عین
 آن کسانیکو مجلس اصحاب رسیده اند و مع العین آنکه مجلس بعین سفیض شده باشد چخزه بن عبدالطلب بن باشم بن عبد مناف عمر رسول
 و برادر رضاعی آن جناب بود در سال ششم از بعثت رسول ایسان آورد و بعد از هجرت به مدینه رفت و به رسول پیوست
 و در غزوه بدر او لے حاضر آمد و در غزوه احد بر دست و شمشیر غلام خبیر بن مطعم شهادت یافت و چون حمزه از خرم و شمشیر کشته شد و شمشیر
 شکست شنگاف و جگرش بیرون آورد و نزد هند و زوج ابوسفیان که مادر سعادیه بود و در آن رزم حاضر بود نزد هند از غایت غضب
 و عصبه آنرا بکشد لاجرم بچکر حواری شتار یافت عباس بن عبدالمطلب بن باشم بن عبد مناف عمر رسول عزم است آنجناب
 او را بمنزله پدر دانستی گویند بغایت بسیم الخلق عظیم الصوت بود و زرمی از خواب برخاست و محقق زاد اکثر زنان حامله که آن آواز

نیز

شنیدند شکم پذیر افتند یعنی برانند که عباس قبل از غزوه بدر ایمان آورده بود و گفته اند که چون عباس در بدر گرفتار شد ایمان آورد و رسول عوم چون بکشد و بکشود و قنایت نام او را داد و او را داده پس بودند خلفای عباسی که در بغداد بجاکوست رسیدند از اولاد عباس اند عبد الله بن عباس از اشراف صحابه ملازم رکاب علی عزم بوده و بفرمان علی عوم چند سال امارت مین و چند امارت حج داشت و در فوج و سخاوت با و دخل زند هر روز جمیع کثیر از خوان امثالش بر می آمدند و حتی طایفه خویشند که با و طرفت کنند و او را نجل سازند پس کسان بخاننا سے ایمان فرستادند و از جانب او پیغام دادند که فردا بر ما یدیه حاضر شوند و دیگر روز عبد الله نشست بود قوم در آمدند و بیست و چند عبد الله از کارگاه شطرنج و غلامان را به ترتیب طعام فرمان داد ایشان در اندک زمانی چندین طعام حاضر آوردند که پسند بود از نگاه امر کرد که هر روز چندین طعام بسازند و هر روز چندین کس بر ما یدیه حاضر آیند عبد الله صفوان امیر روزی با این زیر امیر که گفت که دعوی خلافت میکنی و پس از آن عباس در توجیح قضیله نگذشتند این زیر عبد الله گفت که من از این شهر بیرون رو عبد الله بن عباس گفت آنچه بتو گفته اند امر است بخزده سگس که ازین فقه می آموزند و چند روزی که در خانه برادر می باشند کسی از ما بهره نماند و او بعد از علی عوم بخدمت امام حسن عوم لبر بروی چون معاویین ابو سفیان قصد عراق کرد اما او را در مقدمه روان ساخت معاویه عبد الله را بفریفت و هزار درم به او فرستاد و عبد الله شب بشکر معاویه رفت ابو جعفر عبد الله بن جعفر طیار به خود و سخا متناز بود و قنیکه او را بسیار می عطا عتاب کردند گفت جمعی با نعام من خاک کرده اند می ترسم که اگر نعام خود را از ایشان قطع کنم حق تعالی خود از من قطع کند ابو جعفر بن عوفاری از بزرگان صحابه و تابعین اولین است محمد عوم در باب او فرموده که ابو جعفر در امت من در تبه شبیه است بعین عزم و قنیه غلام را گفت چرا گو سفند را را که در کس که علف است بخورد گفت میخواستم که تر بغضب آرم گفت من بغضب تو و بر عجم شیطان تو بغضبم و کنون بر من راسته ترا آزاد کردم قربت اسے الله ابو سعید صهیب بن کعبان رومی از بزرگان صحابه بوده محمد عوم با او مزاج کرد می و او نیز سخنان گفته روزی پیش رسول عوم شد و یک چشمش زرد داشت نزد رسول عوم خرماناده بود صهیب بر میز نیکو در رسول عوم نسر بود که خرماسه خوری و چشمش زرد و میگفت گفت از جانی میخورم که در درونیکند رسول بخندید و او را نوازش فرمود گویند صهیب از موصل بود و بدست روسیان امیر شد خداوندش بکام آورد و به عبد الله بن جبر عان سے بغر وخت بنا بران در اقلیم دوم مرقوم شد ابو عبید الله خواط بن حبیبه انصار سے از بزرگان صحابه بود شجاعت اشتهار داشته از آن وقت است که با رسول الله در منزل مرا بطهران نزد یک که فرود آمده بودم از ضمیمه بیرون شدم زنی چند صاحب جمال دیدم پیش ایشان نشستم رسول عوم از ضمیمه بیرون آمد و فرمود یا ابا عبد الله چرا نزد ایشان نشسته نجل شدم و گفتم یا رسول الله شتر سے بغر و جنده دارم میخواهم که این زمان بهر ادر سنی جانم پس ازان رسول عوم بر گاه که من رسیدم فرمودی اسلام علیکم یا ابا عبد الله شتر بغر تو چه شد و من نجل میشدم تا آنکه ترک صحبت آن کردم و نزد او کمتر میرفتم روزی در مسجد و آدم غلوت بود نماز در ایستادم رسول عوم از حجه بیرون آمد و در رکعت نماز بگذارد و من شست من نماز را ترک کردم و نماز آنکه آنجناب ملول شود و خربند و فرمود هر چند که نماز را از کنی ملول نشوم پس چون سلام دادم گفت سلام علیکم یا ابا عبد الله شتر بغر تو چه شد گفتم یا رسول الله تا آنکه بر استی فرستاد و آن شتر از نگاه که ایمان آورده بودم بغر شد و طبع است فرمود که در حکم المذنب و دیگر ازان سخن گفت ابو طرف عدی بن حاتم طائے از اکابر صحابه است او را جو اوبن جو ادعای گفتند

در سال پنجم از هجرت بخیرت رسول غم پیوست و ایمان آورد و آنحضرت روای مبارک خود بگستره تا بران پیشست او در عهد خلافت
 عزم بخیرت علی بسپرد و در واقعہ عمل یک شمش از روز عاقل ماند بعد از علی عزم روزی مجلس معاویہ رفت عبدالمطلب بن زبیر آنجا
 بود و خواست کہ با او مزاج کند گفت کہ ام روز چشم ترا آفت رسیده گفت آنروز کہ در قزو از معرکہ گزینت و بقتل رسید ما گفت پس بران تو
 ظرافت و ظریفیت و نظرفه چه شد ندگفت در راه علی شهادت یافتند معاویہ گفت علی با او انصاف نورزید کہ پس بران خود را سلاست و آن
 و پس بران ترا بکشتن و او جواب داد کہ من با او انصاف نورزیدم یکاوش شهادت یافت نعمان بن عمر انصاری سے از اصحاب بدر بود
 و در محضرے گفتہ کہ مزاج برو غالب بود نزد پیغمبر آمدی و با صحابہ مزاج کردی و آنجناب اورا فرمود کہ نعمان بہشت رود و همچنین
 چندان نوبتہ اعلیٰ نزد رسول عزم آمد و ناقہ خود را نزد یک مسجد خواہد آورد و درون رفت نعمان با تفاق جمعی ناقہ را بکشتن کبر
 فضلہ از ان پیروز اعلیٰ بیرون آمد و ناقہ ترا کشتہ دید فریاد بر کشید رسول بشنید نعمان از بیم جانیکہ در زیر علت پنهان شد رسول
 بدانجا رسید و او را از زیر علت بیرون آورد و فرمود آنچه کار است گفت یا رسول اللہ و اللہ آنکہ ترا این دلالت کردہ مزاج این
 فعل فرمودہ رسول تبسم نمود و یہاںے ناقہ اعلیٰ را داد و گفت در سخن نعمان نکستہ بدیع است محرقہ بن نوفل زیرے سپری بود از
 صحابہ جین صد و پانزہ سال از عمرش بگذشتہ تا میناشدہ روز سے بقضا از مسجد بر خاست نعمان اورا دست گرفتہ بر طرف بگردید
 و بالآخر نزد یک مردم مسجد بنشانہ بقضا سے حاجت مغفول شد مردم زبان بلامتش کشا و ندگفت و اللہ آنکہ دست مرا گرفته اینجا بنجا
 و گفت این موضع خالی است ہمانا کہ با ما ظرافت کردہ اگر اورا بیایم این عصاب بر سرش بشکنم گفتند آن نعمان بود پس نری چند بگذشت عثمان
 کہ خلیفہ بود پیش محراب بہ نماز ایستاد نعمان و محرقہ آمد و آواز خود تقیر داد و گفت ایبنک نعمان نماز میگذارد گفت ای فرزند مرا
 باورسان نعمان دست او گرفت و نزد یک بحراب برد و بگزینت محرقہ عصاب بر کشید و بر عثمان زد مردمان بدیدند و تہرماندند و گفتند
 ای محرقہ چه کردی گفت نعمان را زوم گفتند این خلیفہ بود و خویشان محرقہ بمنذرت نزد عثمان رفتند و گفتند اگر فرما سے نعمان را زوم کنیم
 عثمان گفت اورا بگذارید کہ از پدری است و رسول عزم بر او عنایتی خاص داشت ابوہریرہ نیز در بیچ ہن ششم لوری از اکابر تابعین
 بودہ اورا گفتند ہرگز کسے را عیب نینگی گفت اگر از عیب خود رہائی یابم بعیب دیگر پروا دارم ابو عبید اللہ و قبیل ابو محمد سعد بن حمیر
 از کاتبان تابعین بودہ در تاریخ ابن خلکان سطور است کہ او شطرنج غالباً بیماخت و ازین ظاہر میشود کہ شطرنج بافتن حلال است
 و اورا حجاج بن یوسف ثقفی در شعبان ستم ہود و پنج ہجری شہادت رسانند سوال جواب او در وقت کشتن با حجاج بسیار است
 از آنجا کہ بعد از سوال از جواب حجاج گفت کہ اورا پیش سن بکشد چون جلا و بیاہد سعید گفت کل نفس ذائقۃ الموت یعنی ہر ذرے
 جان را مرگ است پس رومی بقہلہ آورد و گفت وجہی الذی فطر السموات و الارض حینفا و ما اناسن الشکر من حجاج بفرمود تا
 روس اورا از قبلہ بگردانند سعید گفت ایما تو لیاقتم وجہ اللہ بر طرف کرد و آزند ما نظرت رومی حدیث است حجاج گفت اورا فرج کنند
 سعید گفت اشہدان لا اللہ الا اللہ و صدہ لا شریک لہ اشہدان محابعدہ و رسولہ پس سر اورا از تن جدا کردند عمران بن حطان
 سدوس حاجی مفتی خان جیان زاہد و شاعر ایشان بود گویند بیکرا میت منتظر معروف بود و زلی تھیلاہ داشتہ روزی زرش گفت بیچ شک
 نیست کہ من دو ہر دو در بہشت خواہم بود گفت چگونہ گفت ہر روز لوم را مینے و شکر میکنی کہ نہ خستہ بیاہم و من بہشت خواہم
 گرفتارم و جس سے کم از تو تامل فرمودہ کہ شکر ان و صابران از اہل جنت اند ابو حازم کے از بزرگان تابعین است و سخنان

۱۱۱

اور کلید شکست گفتند از سخنان اوست که اندک از دنیا ترا اغول دارد از بسیار چیز آخرت عمر بن عثمان بصورتی ستاد
شعور علاج بود از سخنان اوست که صبر ستادن باشد با خدا در قتل بلا بخشی و آسانی محمد بن اسحاق اول کسی که تعددی
تا نیت برگشته سلیمه کذاب دریا سه گذشت فرزند شاعر شیرین کلام است در مع امام زین العابدین علیه السلام قصیده و در زبان
عربی گفته هر چه مطلع اش نیست سه بیوه باغ احمد مختار لاله باغ حیویر کراره گویند که فرزند وی روسه پر شکنج میشت وقتی غنچه
از روسه بزل اورا گفت که شکنج با سه روتو مانند فرجها سے عورات مینماید گفت فرج ما درت را ملاحظه نما که کدام است ابو ولاد
و ابو ولاد بر شش گویند از شعر اے عرب و صاحب نوادر اخبار بوده روزی ابو ولاد قصیده در مدح خلیفه ممدی بجا گفته بود بنوع
ممدی شاد شد و گفت چه سخاوی گفت مکی شکاری ممدی در غضب رفت و گفت تو مرا به نخل نسبت میکنی که از من چیزی محقر
سیطیله گفت حاجت مراست نه ترا آنچه میخواهم هر دو ممدی مکی شکاری باو داد ابو ولاد گفت سگ پیاده بشکار نتوان برد ممدی
ایسی اورا داد ابو ولاد گفت سگ چون شکار کند با جرم از اسپ فرو و ایم تا آنرا فرج کنم سب که نگاه دارد ممدی غلامی باو داد
ابو ولاد گفت چون با غلام و اسپ و شکار از میدانگاه باز آیم گوشت صید که بز ممدی کینز که اورا بخشید ابو ولاد گفت تنها بودم
اکنون صاحب غلام و اسپ و کینز که شدم خانه باید که با ایشان در آن بکنم ممدی خانه باو داد ابو ولاد گفت قوت ایشان از کجا
خواهد بود ممدی گفت هزار جریب عام و هزار جریب غیر عام ترا دوام ابو ولاد گفت عام را دوام که مزروع و سمور بود و غیر عام
چیت گفت غیر عام زمین خراب بود که در آن هیچ نباتی نماند گفت زمین خراب بخشیدن نفعی نبود من صید هزار جریب در میان
امیر المؤمنین را بخشیدم ممدی گفت و هزار جریب عام را دو ممدی ابو ولاد گفت این دو هزار زمین عام را یک جریب عام مصلح
و عوض کنم ممدی گفت آن جریب عام کدام است ابو ولاد گفت بیت المال ممدی گفت خزانه را از آنجا بجای دیگر نقل کن
و یک جریب از آن باو دهد ابو ولاد گفت هر گاه خزانه را از آن گفتند غیر عام باشد نه عام ممدی بخندید و اورا اصرار بخرید
و او وقتی روح بن مصلب والی بصره بقتل و قلع طائفه از خراسانیان که عصیان و زبیره بودند روی با ایشان آورد یکی از خراسانیان
بیدان آمد و سخنی چند از سپاه روح را بگفت و دیگر بار بسیار فرخواست روح ابو ولاد به قتل او فرمان داد ابو ولاد سه مرتبه چند
خواست بیج و زنگرفت چاره ندید گفت ایها الامیر الامم و اول انبیا است این نوشته میداد روح گفت آنچه خواهد باو دهند
ابو ولاد نام و کباب و صراحی شراب با خود برد و تیغ بر کشید و بر خراسانی حمله آورد و چون خراسانی تعدد او کرد ابو ولاد سه
نیام نمود و گفت شتاب کن و سخنی چند از من بشنو خراسانی گفت بگو گفت من ابو ولاد ام مرا کتبت گفت نام ترا شنیده ام و بد
که چندین از یاران ترا بشنم تو چرا جریب من آمدی گفت هر جنگ نیامده ام شجاعت ترا نوستم که با تو با سه کنم و سخنی چند ترا بگویم که از جنگ
بهتر است خراسانی گفت بگو گفت دیدم که محنت بسیار کشیدی دستم که گرسنه باشی زان و کباب بهر تو آورده ام بیابا بگوشه برویم
و با تو خود بخوریم پس از جنگ گاه بیرون آمدند و بگوشه رفتند خراسانی چون سمت نشد ابو ولاد گفت روح از بزرگ زادگان است و بی سخاوت
شهرت دارد بهر تو آبی نابی با زمین زرین و کینز که میل تیار ساخته میا نازد او رویم خراسانی گفت اهل عیال را بکنم گفت هر کجا که باشی
اهل عیال بهر سبب با اتفاق بکش از روح آمدند ابو ولاد سه نزد روح رفت و گفت خراسانی ممکن نبود از قتل تو جان و زمین گفتم
و او را بخدمت آورم روح بخندید و خراسانی را بخواند ابو ولاد سه پذیرفت بود با بخشید ابو العلامی اشعث بن حریط از لشکر

جهان است پدرا موسیٰ مصعب بن یسیر بود و شعث بزهد و علم و فضل استعمار داشته و از غایت ظرافت خود الطباع شهرت
 میداد و او را گفتند از صحابه بگردوست میداری گفت علی را از آنکه اول آن عین است و آن زرباشد و بعد از آن یسعی مر است
 از سخنان اوست که هرگز دوستی ندارم که از خانه برآید و گمان ببرم که اهل آن خانه بهر من طعام میفستند و او را دیدند که دامن بست
 گزید و بچسبید و در حال پرسیدند گفت دو مرغابی دیدم که با هم جفت شده می پریدند در شان مرغابی باوه میروم که اگر بیفید از وجدانشود
 در و آنم افتد و او را گفتند از خود طماع ترکیس را دیده گفت آری من از سن طماع تر هست روزی تو خس قرخ را دید گمان برد که طناع
 زنگین است که از آسمان فرو برشته اند قصد گرفتن او کرد چشم و دیده بدان بدوخت نگاه از با هم بافتاد و گردش لبشکست ابو پی
 جی از پیغواره است اعاب و حقوق باو مثل زنند و او مردی لطیف بوده و گفته اند که از غایت لطف طبع سخنان بر خود میست
 تا او را احمق خوانند موسی بن عیسی با شهنشوی بود که در وقت دید که در صحرا زنی حفر می کند گفت چه میکنی گفت درین صحرا درستی چند
 دفن کرده ام می جویم و منی یابم گفت بایستی علامتی بر آن می نهادی گفت نهاده بودم گفت آنچه بود گفت ابروی سپاه
 بر سرش سایه افکنده بود اکنون اثری از آن نمی بینم او را گفتند خواهی که پدرت خیرد گفت لا والله خواهم که او را بکشند تا
 میراث و دین بر او بستانم در خانه او را بزد و بزند برفت و در مسجد ماند گفتند چرا چنین کردی گفت در خانه فرزند دیده اند و خدا
 دزد را میداند او را من نماید و در خانه خود بستاند او را و کودکی شاکر دس خیاط کرد و روزی خیاط قدری عمل بجائید خود برد
 و خواست که بجاری رود گفت ای پس دلان زهر است ز نهار که نخوری پس برفت جبهی وصله جامه بر دو جباری هر دو زمان
 بگرفت و با عمل تمام بخور و خیاط باز آمد وصله جامه بخوست و با او عقاب نمود گفت مر از من و سخن راست از من نشنو گفت
 بگو گفت غافل شدم کی وصله جامه را در بود بر رسیدم و با خود گفتم که در کاسه زهر است بخورم تا تو تپائی کرده باشم همه را بخوردم و
 مردم خیاط بخندید و او را برابر اند خالد بن یزید بن هارون بن رادان واسطی از علما اصحاب بیت بوده از منقولست که در بغداد یکی
 از تابعین را دیدم گفتم مرا حدیثی بیاموز آن گفت حدیثی انس بن مالک عن رسول صلی الله علیه و سلم بتلوا الله بیلای فلیفیک
 البصر یعنی گفت آن تابعین که گفت از من انس بن مالک از رسول آنکه اگر مبتلا کرد الله تعالی بیلای پس صبر کن بر آن پس
 باز شتم و بواسطه رفت و هنگام شب بدر خانه رسیدم گفتم در شتم در خانه کوفتن بنو عیکه تو انتم در خانه بکشودم و خانه در شتم
 زن من بر با من خانه بود من نیز بر با من شدم او را با بولس امر و خفته یا فتم غیرت در من او نخت سنگی گران برداشتم خواستم
 که بر سر جوان بگویم آن حدیث بیامد و نه زدم دوم بار نیز قصد کردم و همان حدیث مرا مانع آمد پس زنم را بیدار کردم
 زنم را بیدار نمودم شدم و خوان را گفت بر خیز و پدر خود را ببین و حال آن بود که من زن خود را حامله گذاشته بودم و بسفر رفته
 و بعد از بیست سال باز آدم سجد شکر کردم که متابعت نفس نمودم و این از برکت آن حدیث بود امام مالک بن انس
 مدنی از اعلام مجتهدین و صاحب مذہب مستقل است و امام شافعی شاکر او بوده و مالک باشکوه عظیم بود و در حدیث و حکما
 عظیم داشته و با این همه تراشیدن شارب نکرده شمر ص و در پیش سفید و در از داشته که بناف بر سیده و لقبی گویند بود
 و اقدی گوید ساجد آردی و بر جنازه حاضر شدی که بعبادت یغمان رفت و در او اثر عمر همه ترک کرد و به نماز جمعه و عیدین پیش
 و از سخنان اوست هر که اخصمت هزار وینار نباشد او را فتنه کن تو ان گفت ابو عبد الله محمد سرفون بابو الغینا از شاگردان حضرت

جهان

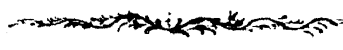
جهان بوده حاصلش از نمایه است ماسوا رهنولد شد مولف هفت اقلیم در اقلیم سوم در لهر در نوشته چه آنجا نشود نمایه او در جوانی
نابینا گشته نواد و لغبار او بسیار است از آنجمله آنکه وقتی متوکل عباسی عمارت عالی ساخت ابو اختیار زد او رفت متوکل گفت خانه نوشته
در باب آن سخن بگو گفت جهانان خانه در جهان سازند و تو جهان در خانه ساخته متوکل را خوش آمد او در تکلیف ملازمت
نمود گفت هر که در مجلس قیام باید که خدمت تو کند و من صریحاً و دیگر تیرا باید تا خدمت من کنند خدمت تو چگونه تو انهم نمود روزی
در سرمای سخت بدیدن عبدالرحمان خاقان رفت عبدالرحمان گفت با سر با چگونه گفت کثرت ضعف تو نیکند از در که اثر سر با سر با
رسد روزی بعبادت وزیر رفت و از غلام او پرسید که وزیر چگونه است غلام گفت خباثه تو منواری پس گفت چرا او از گریه نمی آید
روزی دیگر تر نزد وزیر عمر رفت گفت چرا دیر آمدی از آنکه مرکب مراد زد برده گفت چگونه برگشت با او همراه بود مراد انهم که
چگونه بر در روزی با یک سر گوشی می کرد وزیر گفت با یکد که چه دروغ می سازند گفت مدح شما میگویم وقتی بر لب می رفت مردی
ایستاده بود گفت تو کیستی گفت مردی ام از بنی آدمم گفت خداست ترا دیر دارد که گمان من آن بود که نسل آدم منقطع شد
الحمد که چیزیست باقیست روزی یک را گفت که زنی بنوعی درم گفت مشتاق مرگ او باشی گفت لا والله نخواهم که میرد گفت چرا
گفت ترسم از بسیاری شادی منبرم وقتی نزد عبدالمدین سلیمان بن وهب رفت و از قلت حال شکایت کرد گفت من
بهر تو بقلان نوشته بودم گفت آری لیکن مجال من نه پرداخت گفت تو او را اختیار کرده بودی گفت چنین است اما برین
طاعت نیست چه موسی علیه السلام بقاوتن از قوم خود افتخار کرد در آن میان کی رسید نمود رسول عوم عبدالمدین بن علی شایع
به کتاب و دست اختیار کرد او مرشد و میان کاوان رفت و علی عوم ابو موسی اشعری را حکم ساخت و او بغزل آنجناب شوی
داد عبدالمدین سلیمان بخندید و او را صلیه جزیل بخشید و از منقولست که از هیچ کس چنان منفعل نشدم که از کودک خور رسال
چه او را کفتم که مثل تو پیرک منواریم اما پیر تو تر از نفروشه گفت اگر چون من پیر منی پیر من پیش زن خود بسته تا خون من
پیری ترا حاصل آید و هم از منقولست که زنی بود او را ظلمه فواره گفتند که در طفلی که کاتب رفتی قلم داد و ات طفلان ذنبدی
و چون بالغ شد بزنا مشغول گشت و چون کبوهت رسید قباوه میکرد و چون پیر شد و از رفتار بار بار مانند نوحی بخبرید و بکرات
سید و تابار گو سفندان بیکت میدند و هم از منقولست که روزی بنحاس رقم کنیز که دیدم که سوگند بخورد که دیگر خانه این سید زوم
گفتم چرا چنین مبالغه میکنی گفت سید من طسریقه عجب دارد و من طاقت تحمل آن ندارم گفتم آن چیست گفت جماع ایستاده میکند
و نماز نشسته میکند و در و شام بی هر لفظ بگوید و قرآن بخواند و دو شب و چشمنه روزه میدارد و در رمضان انظار میکند و نماز
صبح نمی گذارد و تا چاشت کاه خفته میماند و چون برخواست نماز چاشت بگذارد ابو یعقوب اسحق بن محمد هر جوزی از علماء
صوفیه بوده و با جنید و عمر بن عثمان کی صحبت داشته و سالها مکه مجاورت کرده و سن کلامه الدینا نروا لانا فرجه ساحل الملک
النفوس و الناس علی سفر یعنی دنیا هر است آخرت کناره آن مرکب نفوس مردمانی رنفراندو قال عرف الناس بالدار اندم چه از فیضی
بزرگ یکد شبات حق تقار از زیاد شد او رحمت در آن شیخ بها الدین ذکر یا بلتانی از اکابر اولیا و علماء عصر بوده او در
شیخ شهاب الدین هروردیست و سن کلامه سلامتی بدن در اندک خوردن و سلامتی روح در ترک خوردن و سلامتی دین از
فرستادن صلوة بر رسول صلی الله علیه و سلم است خواجہ معین الدین شیخ بنوری بستانی مرید خواجہ عثمان یارونی است در علوم ظاهر سے

و باطنی یگانگی زمان بوده از بیستان بهند آمد و در اجمیر تعمیر گشت و اکنون مزارش در اجمیر زیارت گاه خاص و عام است گویند که چون او فوت نمود بر پیشانیاش نوشته یافتند که مات حبیب الله فی حب الله سلطان التکریمین شیخ حمید الدین ناگوری سجاد از اکابر مشایخ هند است و مریدخواه معین الدین چشتی بود از سخنان او است که نام معشوق نتوان گرفت چه اگر عاشق او را حاضر داند در حضور نام بردن بی ادبی است و اگر غایب شمارد عاشق نباشد شیخ حسن افغان از مشایخ هند و ستان مرید با الکتب ذکر مایه ملتانی است شیخ در باب او گفته اگر در قیامت مرا پرسند که چه آوردی گویم حسن افغان را گویند او اعمی بود لیکن هرگاه مظهری از قرآن مجید یا حدیث یا قول مشایخ نوشته تا با او داند گفتی که این کلام خداست و آن حدیث رسول عوم و القول مشایخ روزی بر لبه میرفت بمسجد رسید جمعی نماز میگذازدند یکی امام بونج سخن با او افتاد کرد و چون از نماز فارغ شد شیخ با امام گفت به بنگال رفتی و برده خریدی و بلاتان بروی پس بفرزین شتافتی و من بے تو حیران و سرگردان شدم امام بیاسه او افتاد و مرید شیخ احمد الدین عمداً ملتانی شیخ عمده بود یکی از یاران او در فارسی منزوی بوداری دید سوت بر آن دراز کرد و مارش بگمزد نزد شیخ آورد و شیخ گفت چرا دست بان دراز کردی که ترا زخم زد گفت نه تو گفتی که جز خدا نبودن آنرا جز خدا ندیدم گفت چون خدا را در لباس تمیزی از و بگری پس دعا بخواند و برود میدتا شفا یافت از سخنان او است که خدا را با شمی اگر خدا را نیاشی خود را بمش و چون خود را نباشی خدا را با شمی گفت درویشی آن بود که از کس بزنجی و چون اینجا حاصل کنی و وصل کردی شیخ شرف الدین شیخ میری از اکابر عرفا سے هند بود او اول کسی است از مشایخ که بر زبان اهل توحید سخن گفته در ریاضت شاکه کشیده از سخنان او است چون مطلوب را نهایت نیست طالب هر چه یافته است نیافته است و گفت خلاص است که خلق از میان برگیرد و صدق آنکه خود را از میان بردارد گفت عارف هر چه که بنده نظر به حقیقت او اندازد و لاجرم معدوم نامند اول بر آن بند و شیخ احمد معشوق از اکابر اولیای هند بوده نقل است که روزی به غسل به آبی درآمد و گفت آینه بادشاهی و از اطاعت بندگان بے نیازی تا مرتبه خود در خدمت تو ندانم از آب بیرون نه آیم ندر رسید که بسیار بر این گفتا تو از تش دوزخ حجات و هم گفت آهی رحمت و نعمت ترانهایت نیست باین التفاکم ندر رسید که من ترا معشوق خود میدانم تو طالبان را عاشق کن شیخ از آب بیرون آمد و روی بجان نهاده و در راه از رود یواری شنید که شیخ احمد معشوق می آید و در حال او را حربه رسید که از نماز باز ماندند غلامی ظاهر تکلیف به نمازش کرد گفت نماز کنم لیکن فاتحه نیتوانم خواند گفتند نماز بی فاتحه درست نبود گفت فاتحه بخوانم لیک ایام فعبه و ایام تسعین گویم گفتند فاتحه بے آن درست نبود پس تکلیف ایشان بنماز با ستاد چون بایک فعبه و ایام تسعین رسید از برتن سوش قهقهه خون چکید و خرقة خونین شد نماز قطع کرد و گفت ای بزرگان من در قاضی ام نماز درست نباشد ملا و پیساره از نظر فای زمانه بود و قبرش در هندیه از توابع مانده است گویند قوی بوضع هندیه رسید پرسید که نام این شهر چیست گفتند هندیه گفت اکنون دو پیازه از بانندی یکبارود و از جمله نریات است و رسول خیرخواه خلیق فیض اول معشوق خیرا به الفرسه چهل تنه به ایادشا و شاه کابل بان به الوکیل حمل دروغ و الریوار رسان جان جاروب به الکو تو ال منو که ملک الموت الی الی با دن شهوت به الریو دی شهوت به الکو که گوساله فریست که بر طریج می پیاید سپاهی همیشه سرگردان انخواه ملر سے داه بے کس به الکر تا کو ترکومت به الکر و روی آفر خوش در زهر به آبجوش آمد کو تازه روزگار

حرفه ال قائم

المستوفی مرده شود دروغ گو + القا تو گو چهل مورس + البها در واقع طلب + المدرسه محله ملقبیان + الزیارت گاه تنه
 و فریق + السجد خواجگه تیمان + انفاس کان تقوف + الثاب از لذت جهان محروم + التواضع ریاد علامت نجیل +
 انجملال پاسبان کس + الجرد اسید و اکون + البیوقون کوروی دیانت دار + القدیسه یابوسی کهنه پس طوبیله + انجسب
 آلت قاضی + الهادم اللذات یوم ماه رمضان + انخانه بیخ ریش + انخالقاه گوزگاه مسافران + العاضی بیخ در گل +
 المتفکر قبحه تنها + العاشق پاک آنکه گاید و گوید + الداماد بولک مادر زن + انخانه خراب زن خوش طبع در خانه + الدیوان
 نشانه براه جا کران + انخشته باجه کس در تنگی + الکرماخایه از ریش در انتره + السراسیه از مقعد غایط + البشرکمال ساسل بول فلان
 و همچنین سطره چند در نریات از کلام عبید را کانی در ضمن اقلیم چهارم قوم است ابو محمد برهان الدین قطب عالم بن شاه
 محمود بن محمود جهانیان از بزرگان زمان بوده گجرات در گذشت و دلدارش او شاه عالم نیز از ادلیا بود گجرات می شست
 و اکنون اولاد ایشان در ان دیار بر سنده ارشاد متمکن اند + +

و بدانکه آن اقلیم دوم بعد از آن موضع است که عرض آن سیت و میرجه باشد و غایت درازی روز سیزده ساعت در ربع و طرف جنوبی او سینه
 دشت صد و چهل و هشت فرسخ و سدس فرسخ است و طرف شمالی آن سه هزار هشت صد و چهل و هشت فرسخ و سدس فرسخ است
 و طرف شمالی آن سه هزار و پانصد و چهل و هشت فرسخ و نصف عشر فرسخ است و از طرف شرقی و غربی او یکصد و پنجاه فرسخ است
 و مساحت سطح این اقلیم پانصد و هفتاد و دو هزار و ششصد و شصت فرسخ و سدس فرسخ است و یلمه از بلاد افریقیه است
 و افریقیه و از ده شهر عظیم دارد و اهل رویده در معرفت اقدام مهارت تمام است بر تیه که میان اثر قدم خوب و متوسط بود
 و زن و ذرد و بنده گر خجسته فراق کنند حماس شهره بزرگست در بلاد بر و بلاد بر هر سه شهر است با این سودان و حبشه
 و شهر محاس سیزده دروازه دارد و بر جانب غربی آن شهر است که بران سه هزار طاعونه است و در داخل شهر شش و هشت
 چشمه است و در هر نهری جوی آب است نیست در شرق و غرب مثل آن شهر نیست جزیره معاینه در بحر بند است دوم
 آنجا روی بر سینه دارم نزدیک آن جزیره کوه است که نشیبش عظیم نماید و در در و بر خرد و بسیار جزیره بنام سینه آید
 و هیچکس نزدیک نتواند شد جزیره سقوط در بحر مغرب است مبر دوم الانون از انجا آورند جمیع از حکما س یونان در ان
 جزیره ساکن اند و از نسل النشان انجام دوم اند که با غیر خود مواصت نکنند +





سید آید آن موضوعیت که عوض آن بیست هفت و نیم رجب باشد و غایت درازی روز نوزده ساعت و سه ربع است در آن جنوبی آن است
 و پانصد و چهل و هشت فرسخ و نصف عشر فرسخ است طرف شمالی آن شهر سه صد و شش و دو فرسخ و صد و سی فرسخ است و هر یک از آن
 شرقی و غربی یکصد و سی و شش فرسخ و عشر فرسخ است و مساحت سطح این اقلیم چهار صد و شصت و هشت هزار و چهار صد و نود
 و یک فرسخ و دو خمس فرسخ است ایضا شهر سیت قدیم از دیار مصر بر شرقی رود نیل و بلاد مصر سیت و بیست شهر است و بسبب
 اعمال بدی سجان تعالی همه ساکنان القصار سنگ ساخته و حاله شایده کنند صورت زن که بازو خفته و قصاب که گوشت
 پاره می کند و طفل در گهواره زنان در تنور و مانند آن همه سنگ شده اند را تمام حروف بزبان سیاحان شنیده که دروک چای
 آلوده نام آنجا تمام سکنه شهر در زمان سابق سنگ شده اند پلهم شهر سیت در مغرب قبر اسطوخودوس حکیم از نجاست و نصاری آنرا زیارت
 کنند سیت الحکم قریه است بر دو فرسخ از بیت المقدس توله عظیمه آنجا بوده است و آب عموری که نصاری که آن آب فرزندان
 خود را غسل میدهند و اعتقاد دارند که تا آن نشویند نصاری نشود در آنجا است حیض از بلاد کرمانست اندرون آن شهر باران
 بسیار و بیرون آن بار و مسندان از بلاد کرمان است در کوه آن غاریست که از درون آن آواز آب بر می آید و بخار مثل دود
 از آنجا بر می آید و با حوالی در غار شکافتن شود و چون بسیار شود مردم آنرا جمع کنند و آن نوساد را خالص است سنگون
 از دنیات کرمانست و در وسط آن حصار است که در آن موش نباشد اگر موشی را بر آنجا برند چون بزین او بر سر و صعب
 نماند است در ولایت مصر و در کوه آن غاریست که در آن سوتی انداز آدمی و مرغ و سگ و گربه و مثل آن همه بگفتن بگفتن کنان
 و همه بر حال خود و بیخ تغییر در آن ظاهر نیست و آنجا سنگهای خورد است بر شکل درم و دینار گویند که در اجم و دنیا نیز قوم فرعون
 که بد غاسی موسی همسج شده جزیره از دیار مصر است مدینه پادشاه ربان بوده در حاکم آن شهر غریب است شرق و نیل بر دیوار شرق

رود نیل و بر دیوار آن غره مکتوب است که سخن یوسف علیه صلوات الله علیه از خزا از مغرب است در مقابل افریقه در بلاد و دیهات آن
 جزیره معدن احسا و سبعة منظره چون زو و غیره منظره چون شب دراج و نشاء و در سیاه است و در صحرا می آن زعفران بسیار است
 و آنجا کوهیست که آنرا جبل النار گویند هنگام شب در آن کوه آتش بسیار مشتعل شود و بر وز دو سیاه نماید و عجب تر آنکه قلعه
 آن کوه بیخ کاه از برون خالی نباشد طبریه شهر است نزدیک دمشق و در آنجا نه نیست عظیم که آب آن لغت گرم و لغت سرد
 است و بیکدیگر آمیخته شود و قبر لقمان حکیم در طبریه است و آنجا هفت چشمه اند که در هفت سال از آن آب بسیار بر آید و هفت
 سال دیگر خشک گردد که و آل و لایحه است در جبال افریقه آنجا کیمین گندم که زراعت کنند با الفد من حاصل آید کوه
 قلعه ایست بطبرستان بعضی اهل تواریخ گفته اند که بلندی آن بیستمه است که مرغ از آن بلند نم برد و او بر در مکر قلعه باشد
 چه گاه بی مقلعه باران بارید و این از مخرقات است چه ارتفاع ابرتا هفتده فرسخ می رسد چنانچه در کتب است مرقوم است
 و ارتفاع دیوار هفتده فرسخ بیرون از قیاس است موقه در حدود شام است زمین آن بی در قبول نمکند اگر بی رود
 را در آن موضع در قبر کنند از قبر بیرون می افتد و از عجایب آنجا است که زنا را بعد از زنا میدان بکارت خود کنند و صره
 قریه ایست بقرب طبریه و اشتقاق لغت است و اهل آن قریه می گویند که اتمت کرد و بودند شیومی آن دختر است که
 آنجا متولد شود بکر نباشد ۴



بمبار آن موضعیت که عوض آن سی و سه درجه و ثلثان درجه باشد و غایت درازی روز چهارده ساعت در لمبی باشد و طرف
 جنوبی آن سه هزار و سه صد و سی و دو و دو سدس فرسخ است و طرف شمالی سه هزار و یک صد و چهارده فرسخ و هر یک از طرف
 شرقی و غربی آن یک صد و هفتده فرسخ و خمس فرسخ است و مساحت سطح این اقلیم سه صد و هفتاد و هشت هزار و سه
 و هشت فرسخ و ربع فرسخ است یکتر ناحیه ایست میان شام و عمان و مدین و قریه بسیار دارد و از عجایب آن چشمه است
 و آنرا بسنگ و از زیر حکم کرده اند و یک لقیقه در آن گذاشته اند و از آن آب بسیار بیرون می آید و اگر آن لقیقه کشاده تر شود
 آتش از آب خراب گردد و شهر زور موضع است نزدیک همدان اهل آن اکثر اکرا و قطع الطریق اند و طاقون ملک بنی اسرائیل
 از آنجا بوده و حسب الزلم که از او دیده بامیه است بجز آن موضع جاسه دیگر نباشد شیبین در ولایت آذربایجان است و از
 عجایب آنجا آنکه هر سنگ رعد که بجانب آتش اندازند در آتش نه افتد هر چند که نزدیک نبورن باشد و زردشت آتش پرست
 از آتش بوده و آنجا آتشکده ایست که دایم آتش در آن میکند اصلا خاکستر جمع نشود و طمعان شهری بزرگ است از بلاد ترک
 دیهات بسیار دارد و زنان و مردان آنجا نموسه بریدن ندارند و از عوایب آنست که زنان آنجا را بعد از مباشرت هر وقت
 بکارت عود نماید فرسین میان همدان و حلوان است مورخان گویند که قبادین فیروز آنجا تختی از سنگ ساخته
 صد دراع در صد دراع و ارتفاع آن بیست دراع و سنگمار ابشامیر آهسته نوعی فصل کرده اند که مفصل آن مرئی نمیشود
 و در زمان کسری و خسرو ملوک رومی زمین بجهت ملازمت او جمع آمدند و بران تخت نشاندی مثل فقور پادشاه چین
 و خاقان ملک ترکستان و واپسیر فرمانروای هندوستان و قیصر سلطان روم و گفته اند که از بطح کسری تا این موضع چنان
 فرسخ بوده است غلابان او از بطح تا این موضع صفت کشیده بطح با سه طعام بدست یکدیگر تا با این موضع میرسانند

کزان شهر سے اسپین ترک ازما حیة تبیت و دران چشمه ایست که ہر اجساد متطرقتہ چون دران اندازند بگذرد از ماہی و
 موضعی است نزدیک آن و آنجا ایوان عظیم است و در پیش آن ایوان اثر بلخ عظیم است گویند کہ آن بلخ ہرام گور بودہ و
 از جانب آن ایوان آب لصف کہ بجانب کواہ وارد و بران برن می افتد و بر لصف دیگری نمی افتد شماوندہ شہر لیست
 سہدان از اہلیہ نونجا چشمہ ایست در شعب کوی چون کسی محتاج آب باشد در شعب آن کواہ در آید و آب از بلند
 گوید کہ محتاج آب البعد از آن بجانب زراعت خود روان شود آب از عقب او جاری شدہ گشت آرزویش را
 سیراب سازد چون آماش آب گردد یعنی زراعت او بقدر خواہش سیراب شود بار دیگر نزدیک آن شعب و در
 ویزور پائے بر زمینہ بدستور بگوید کہ آب کفایت است فی الفور آب منقطع گردد یعنی شہر لیست برترقی جلد
 نزدیک موصل یونجا مے بودہ و آنجا نلے است کہ دنا سے قوم یونس بران نل مستجاب شدہ و آنرا نل توبہ گویند
 و جب جمعہ مردم رت ان نل روند صاحب تحفۃ الغرابت گوید کہ آنجا طاہونہ ایست کہ ہمہ آلات آن سنگ است
 و چون آسیابان ہر کہ ساکن شود گوید کہ ساکن بحق یونس بن عمیر سنگ است یا ساکن شود و چون فارغ شود گوید از خود فائز
 شد م سنگ در کراہید و اسط شہر لیست میان کوفہ و بصرہ در سنہ شستاد و چهار ہجری سے حجاج بن یوسف ثقفی آنجا
 تعمیر ساختہ و مادہ و آن زندان منظم بودہ و بعد از مرگ او در شہر جمعہ کثیر از ارباب علم و فضل پیدا شدند

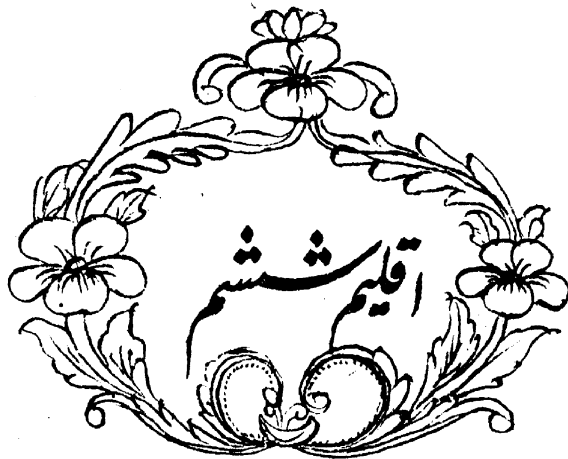




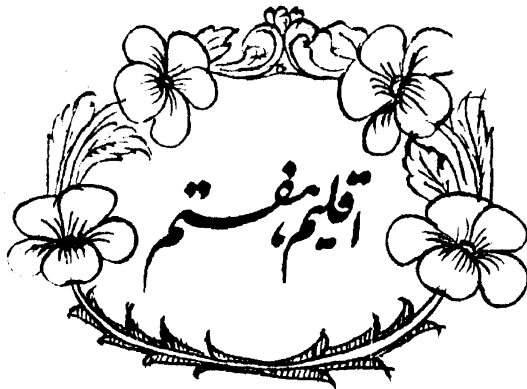
تبدیل آن موضعیت که عوض آن سی و نه درجه باشد و غایت دراز می روز چهارده ساعت و ربع ساخته و طرف جنوبی
 آن سه هزار و یکصد و چهارده فرسخ و طرف شمالی آن دو هزار و نصد و بیست و هشت فرسخ و نصف فرسخ است و هر یک از
 طرف شرقی و غربی آن نود و نه فرسخ و نصف فرسخ و مساحت سطح این اقلیم دو بیست و نود و نه هزار و چهارصد و نود و سه فرسخ
 و سه عشره فرسخ است از مینه ناحیه است مابین آذربایجان و روم صاحب تحفه الغرایب گوید که آنجا آتش خانه است که سطح آن
 از صاف و رخ است و بیابان رخس دارد و در محنت بیابان حوضیت از خام چون آتش در آتش خانه برافروزند و آب بر سطح بریزند
 تا از بیابان سطح بیرون آید و در حوض رود باران چند آن آید که سطح آن شسته گردد و آن عوض پر آب شود از آن روم
 آنجا چشمه است که آنرا عین الفرات گویند هر کس در بهار از آن آب غسل کند در آن سال بیمار نگردد است و نه شهر است در آنجا
 بر کنار دریا و در آنجا کوه است و در آن سنگهاست که در شب چون چراغ روشنایی دهد ایوست شهر است از بلاد روم و آن
 تختگاه و قیاسوس بوده و اصحاب کعبت از آن شهر فرار نموده بودند و مابین شهر و کعبت دو فرسخ است و در کعبت بجانب بیابان
 است آفتاب در آن کعبت در نیاید و بر در کعبت مسجد است که دعا در آن ستجاب شود و آن مسجد از شهر مرے میشود بستم
 موضعیت بناجیه فرغانه سعدان زرد و لقره دارد و در کوههاست آنجا غار است و از آن غار بجالی در آن غار متحجر
 میشود و آن نشادر است شهر است باندلس بر ساحل بحر مدیترانه و در آنجا آوری و بعضی اوقات دریا آنجا
 با ساحل اندازد و دیگر حیوانی از آن بحر بیرون می آید و خود را بر سنگها مالد و پشمی از وجودش بیفتد و بزرگ زرد سرخ و
 مردم آنرا جمع کنند و از آن جامه سازند در غایت حسن و آنجا شهر بیرون نیزه نظر طرشه شهر است قدیم از بلاد اندلس
 و در نزدیکی آن شهر غار است و در آن بیخ آتش ظاهر نیست و هرگز که در آن غار آفتاب مشتعل شود و بسوزد و طلایطه شهر است بزرگ

از بلاد اندلس آب و هوای نیک دارد و در نزدیکی آن شهر نیکیست که چون آنرا قائم سازند باران پیدا شود و چون آنرا بنیادند
 باران بایستد قیره شهر است قدیم از بلاد اندلس و در اینجا فارسیت چون جامه یا چیزی در آن فرستند باد آنرا برودن اندازد
 و بجانب علو بالانزدیکی از ملوک بنی امیه بفرمود تا آنجا بر گاه کردند و مردم پرورد آنجا نشستند با و زوزیران کاوه کرد و یکس
 معلوم شد که آنجا بکدام جانب رفت قساطلونه شهر است قدیم است باندلس در کوه آن فارسیت و در آن فارسیت است
 که هیچ تغییر در آن پیدا نشده و معلوم نیست که آن جکس است قیصریه شهر است عظیم است از بلاد روم و در اینجا ما است از انبیه
 بلیناس حکیم که بجهت قیصر ساخته از عجایب دنیا است چه را غنیمت در زیر آن روشن کنند گرم می شود و لورق شهر بزرگ است
 در اندلس و در اینجا یک دانگندم بوزن صد دانگندم متعارف حاصل میشود سنبله از بلاد روم است و اینجا نوعی از پوستین
 است که همیشه در آن پیدانمی شود بلیطه از بلاد روم است در کوه آن چشمه است چون حیولت از آن آب خوردند شکر شوند
 و چون آن آب اندک مسافت از چشمه جاره شود تنگ گردد و یونان ولایتی است بقول مورخان اسلام این همه دیار
 در آب غرق است و بر روایت اهل فرنگ بعضی از مواضع یونان در آب معمور است و بسیاری از آن اکنون آباد است چنانچه
 در ضمن فصل گفتنهای صاحب الامتاق کچیان جو ناتمان اسکاٹ گذشت +





میدار آن موضعیت که عرض آن چهل و سه و نیم درجه بود و غایت درازسے روز پانزده ساعت و ربعی و طرف جنوبی آن
 دو هزار و نصد و هشت و نصف فرسخت و طرف شمالی آن دو هزار و نصد و پانزده فرسخ و خمس و سب و هر یک از طرف
 شرقی و غربی او هشتاد و نولت فرسخت و مساحت سطح این اقلیم دو سیت و سی و پنج هزار و سه و چهار فرسخ و ثلثان فرسخ است ابولولہ
 شہر سے بزرگست در بلاد فرنگ دنیا ہاے آن از سنگت و بانی آن وصیت کرده است کہ زمان در آن شہر در نیاید نہ باران
 زمان آنجا نرود و آنجا نہ سخ و لقرہ بسیار است البتہ سکنہ آنجا ہمہ عمارت از طلا و لقرہ است آشفت از بلاد فرنگ است چون
 ساکنان آنجا متاعی بخزند قیمت از بران نویسد خریدار آن قیمت را آنجا بگذارد و آن متاع برگیرد امطر خنہ شہری عظیم است
 از بلاد فرنگ آنجا ہنرمندان لکن آنجا مغز است کہ چون در تابستان آب آن کم شود از گل بر شکل طوق قرصہا سازند خشک
 کنند در آفتاب و آنرا بعوض ہیزم بسوزند و آنہم خاکستر شود و آنکشت از آن حاصل نشود شاہر شہریت در نواسے
 باب الابواب و آنجا چاہے عمیق است کہ آنرا چاہ سرن گویند و فرا سیاب سرن را در آنجا بند کرده و سنگ عظیم بر سر آن
 چاہ گذاشتہ و رستم بن زال بر سر آن چاہ رسیدہ و آن سنگ را از سر آن چاہ دور ساخته و سرن را بر و ن آورده
 و این دستمان را فرو و سی در شاہنامہ بیان کردہ و آن سنگ در حوالے آنچاہ افتادہ است ہر کس کہ در آنجا میرد تعجب میکند
 کہ رستم بن سنگ را چگونہ برگرفتہ مدتیہ لسا شہر عجم غایت بزرگ در جزیرہ بحر مغرب آنجا ہمہ زمان باشند و حکم بیج مرد بر ایشان
 جاری نیست بر اسب سوار سے کنند و جنگ حکم نمایند و غلامان ملوک دارند چون شب در آید غلامان نزدیک میدہ
 خود ہا بوجوب طلب پنهان روند و خدمت کنند و پیش از طلوع بیدار آیند و اگر پس بر زمیند اورا بکشند
 و اگر دستہ را بید نگاہ دارند



مبارک آن موضع است که عرض آن هجده و هفت درجه و ربعی باشد و روز در آنجا با نرزه ساعت و سه ربع و طرف جنوبی دو هزار و هفتصد و پانزده فرسخ و پنج و طرف شمالی دو هزار و پانصد و پنجاه و سه فرسخ و هر یک از طرف شرقی و غربی شصت و نه فرسخ و ثلثان فرسخ و مساحت سطح این قایم یکصد و هفتاد و هفت هزار و هفتصد است و یک فرسخ و ثلثان فرسخ و در این اقلیم عمارت کثرت بخشد و صنایع طلا و نقره و آنجا که هست و بر قلعه که به شبهه خرگاہی از سنگ است و در داخل خرگاہ چشمه است که از خرگاہ می ریزد و از کوه بزمین می آید و آب بومی خوش می دارد و بلخار و سقلاب درین کتاب در ضمن اقلیم قایم گذشت معینقه شهره وسیع است از بلاد سقلاب برکنار و دریا بیشه های سخناک بسیار دارد و لشکر در آن گذر می تواند کرد و مهر زمان آنجا بسیار بود و در ایام مهر بریدران از وراج حلال هر که اسپران متعدد در پیشش شود و آنکه دختران بسیار دارد و تو نگر گردد و لطر برون قلعه حکمت بزمین سقلاب آنجا چشمه است که آنرا چشمه شهد گویند چه طعم آب آن چشمه مانند شهد شیرین است و چون چشمه قدری برود طعم او متغیر شود بسبب عروق اشجار که برکنار آن است هر قلعه شهر است از بلاد روم و در شرقی اصحاب کعبه و اقصی و هارون رشید خلیفه عباسی آنرا ویران کرده بجزل و قوت آبی معرفت اقلیم وسیع و مانیا بهما با انجام رسید اکنون سید عمارت جانب شمال خارج اقلیم سبع که با سوا س الاقلیم و الدنیا گویند تا آخر عمارت مانیا انتهای ربع مسکون می نویسد پوشیده مانده که سید عمارت خارج از اقلیم سبع در جانب شمال موضع است که عرض آن پنجاه و هشت باشد و غایت درازی روز شازده ساعت و ربعی و انتهای آن موضع بود که عرض آن شصت و شش درجه و نیم درجه باشد و روز دراز آنجا است و چهار ساعت و طرف جنوبی آن دو هزار و پانصد و پنجاه و سه فرسخ طرف شمالی آن یک هزار و پانصد و هشتاد و دو فرسخ است و هر یک از طرف شرقی و غربی آن سه صد و پنجاه و سه فرسخ و ربع فرسخ و مساحت سطح آن هفتصد و پنجاه هزار و سی و دو فرسخ و ربع فرسخ و صوادق و صوادق نیز نامند از بلاد قلم است و آن بر ساحل کعبه قلم می آید و در آنجا همه مسلمان اند و

نصارای نیز سکونت دارند و دیگر جزیره برطانیه و برطانیه تناسه فوقانی پیش خوانند و آن در بحر محیط است و بقولے در بحر است
 که متصل بحر محیط است جزیره صومق و بزانیه درین کتاب در ضمن اقلیم هشتم مرقوم شد جزیره بزانیه بقول کتیمان جزائمان اهلکات
 سکون اصلی انگریزان است و آنرا جزیره اکلاند میگویند و در آن جزیره شهر لندن تحنگاه بادشاه انگریزان است و روز در آن
 در جزیره مذکور مفعده ساعت و سی دقیقه بخوبی میشود و خردترین روزنه ساعت باشد و بیان آن در آخرین کتاب اندر فصل
 که از کتیمان مضمون است در ضمن اکلاند مرقوم است جزائر بلغار که در اس بلا و بلغار است و میان آن بلغار سه ماهه راه مسافت
 دارد و اهل بلغار و بازرگانان تجارت آنجا روند و هر کس متاع خود را نشان کرده در موضع بنند خرید و فروخت مانند شهر لویه کنند
 و ساکنان اکثر مواضع آنجا در زستان از شرقت سردار حمام با بسیر بر بند چنانچه گذشت و بهرین قطع موصیعت که در اوایل سیستان
 چون آفتاب خوب کند منور تمام شفق غروب باشد اثره از صبح صادق ظاهر شود و بقول مولف تاریخ صبح صادق امیر تیمور
 صاحبقران گورکان در تقاب قمیش خان جوچی نژاد بسوی شمال بجای رسیده بود که قبل از غیبت صبح ظاهر شد چنانچه
 اندرین کتاب در اقلیم هفتم در ضمن احوال اسپه تیمور گورکان مرقوم است معرفت آخر عمارت که خارج از اقلیم ششم است تا آخر
 ربع سکون یعنی تا آنجا که قطب شمالی بر سمت الراس باشد طرف جنوبی این قطعه چنانچه مذکور شد یکزار و پانصد و هشتاد و دو
 فرسخ و شمالی این قطعه یکزار و دویست و چهار فرسخ و مساحت سطح این قطعه چهار صد و بیست و دو هزار و چهار صد
 و هفت فرسخ و خمس فرسخ است و اکثر اهل بیست گفته اند که درین قطعه اصلا عمارت نیست و بقولے در قطع مذکور لور شهر نسبت نزدیک
 بقلبات و روز در آنجا چهل شبانروز اینجا بگذرد آنجا باشد و در عرض شصت تا نه درجه بلکه تا هفتاد و نود درجه است و بقول مولف
 اقصا ص تا عرض هشتاد و نود درجه جانب شمال خط استوا عمارت عظیم و غیر عظیم است چنانچه سابق ازین مرقوم شده و یکروز آنجا
 برابر چهار ماه بلکه از چهار ماه هم ترقی کند و بعد از آن عمارت نیست پس بقول مولف اقصا ص تا هشتاد و نود درجه عمارت نیست
 و نه و نیم نود درجه باقی مانده آن عمارت ندارد درجه از شرقت آب و برف و سرمای سخت نبات آنجا زوید و حیوان از رنگانی نتواند کرد
 پوشیده مانده آنجا که معروض تحریر آمد اندران دیار امر که عبارت از دنیای نواست و اکنون اهل فرنگ بدانجا رسیده اند پس است
 اگر اصهار و جزائر جانب جنوبی خط استوا از قطعه غربی شاید امر و جنوبی باشد و در جانب شمال خط استوا که عمارت از ربع سکون است
 در آن امر و شمالی یافته نمی شود بنا بر آن گفته می شود که شاید بر نصف کره ارض بجای که مقاطع عبارت از دست بوده باشد که سید
 اند الغیب عند الله حکایتی در عجایب البلدان بنظر قسم رسیده که سکندر ذوالقرنین جماعه تجار را که با اکثر لغات دانسته بودند
 فرمود که در کشیما شنیدند و از طرف مشرق تا محاذی طلوع کواکب بردند و مارا از سموره خبر کنند جماعه بازرگانان بعد از یکسال
 و نیم بساحل بحر محیط رسیدند و جمعی آنجا ساکن دیدند گفتند شما چه مردان آید انجمه تخرمانندند تجاران برگردیدند و نزد سکندر آمدند
 و تمام احوال عرض کردند که سائیکه از اوضاع افلاک و زمین واقف بودند با ذوالقرنین گفتند سخن تجاران راست است چه آب
 احاطه زمین کرده و ایشان از جهت مشرق رفتند تا آنکه از زیر زمین متوجه بساحل مغرب گردیدند و الله اعلم بالصواب کتب
 منبسطه است که بر ستور اینجا در پاتال یعنی زیر زمین که عبارت از اراضی مقاطع حتمانی است عمارت است و فرمان و ایان باشد

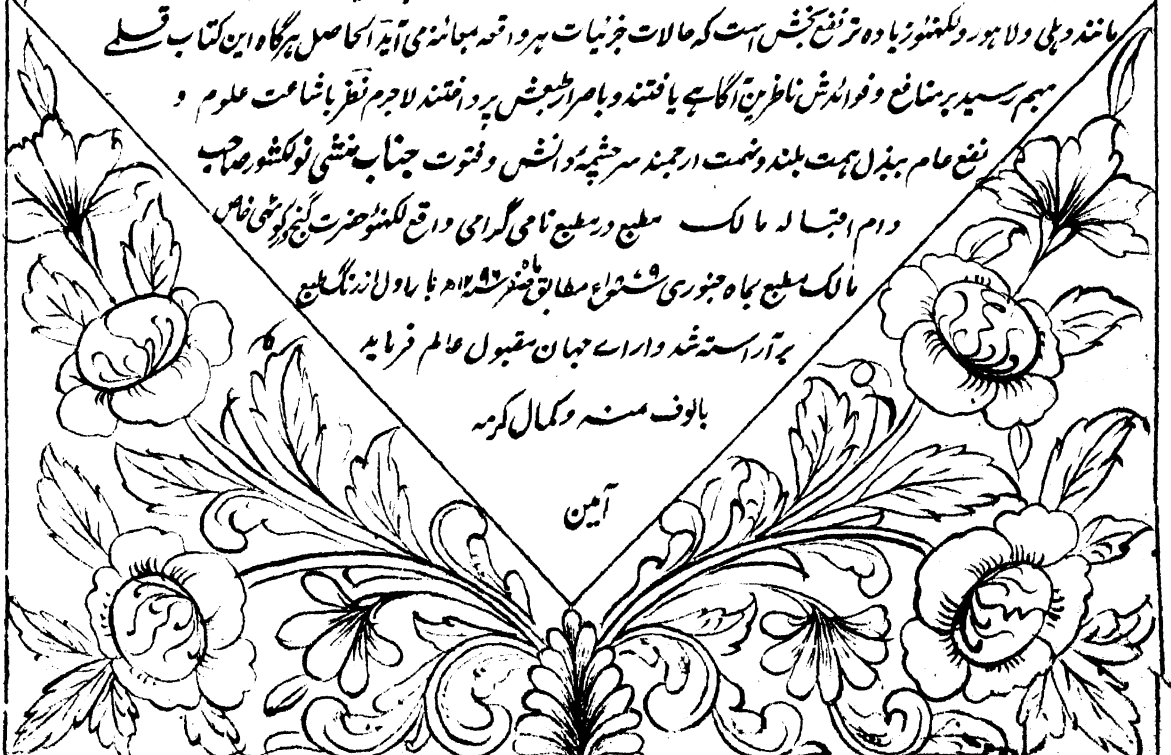
خاتم الطبع

تا سوزِ زیبایِ سخنِ محمد شاہنشاہیست کہ دو جهان را بس یک امر کن از پرده عدم بجلوہ گاہ ظہور آورده و رونق و آرایش کلام ادوی نعت غیر الانام جناب حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کہ نظم و نسق عالم را بقیضہ اقتدار شمر غرضش دادہ اما بعد بر روشن سواد ان ارباب بعیت و نوکارتش اقلین دریافت سوانح معین سابقہ و قوالین جو یاس و قانع ملوک ماضیہ بان آفتاب بے حجاب سماج و پروردہ و متواتر سے مباد کہ فی نفس الامر علم تاریخ علمی نیست کہ قرآن و سوانح مجیبہ و سجا و قانع عظیم پیشینان و باستانیان از ملوک و کلا بوسیدہ آن مفہوم ضمیر گرد کہ دل را از قید غم بر ماند و بجادہ رحمت راہ نماید ہنگام است کہ شنیدن را فرود رساند و ستائندہ را قوت افزاید حالاً بشارت تازہ باد کہ درین نزدیکی فرخ کتابیہ و مجتہد صحیفہ بل گلہ ستہ است کہ با دختران روزگار بر و نرسیدہ یا چہ نیست کہ ہزاران بلبل در رونق سرا گردید و متعین حالات عمدتاً در سخن قابل قبول فطرت سلیم مسمی بہ حدیقۃ الاقالیسم تالیف مورخ حمدان وقت ہر فن ماہر حالات انقلابات روزگار نمودن چہو آرای حسن کلام نسوچہ پیرایہ صحیفہ ایام نقش کار نامہ حقیقت نگار سے فضل خاتم فرست و نامہ ار سے مرتضیٰ حسین المصططب بہ الیاء عثمانی بلگر سے کہ در سرکارشان ہند تو امر سے عظیم شان ایتنا زد اگشتند بالآخر بنصب منشی گری صاحب لٹان

کپتان مستر جو ناتمان اسکاٹ صاحب بہادر ممتاز گردید و ہمان زمان با یامای و الیش این گلہ ستہ خندان را ترتیب دادہ و از اخبار انبیاء اہل اسلامین روزگار و برش از احوال کردہ ارض و رتج سکون و اقالیم سیم و ہر آنچہ در ہر قلم از اقالیم سیمہ از بلاد و تجارت و اعمار و جہاں و قلاع و بناہی از عمارتہا واقع شدہ جمالات بنا سے ہر ہمہ مشر و ما کا گشتہ و بند سے از احوال حکما فضل سے مشاہیر اصما ر زیب رقم یافتہ نفس مرام اینک این تاریخیت لب لباب کتب تاریخ ہما جویندہ ہر چہ جویدہ ہر جا باید و تاریخ بر سے ناظرین و شایعین بلاد عظم ہند مانند دہلی و لاہور و کلمنور زیادہ تر نفع بخش است کہ جمالات جزئیات ہر واقعہ ہمانہ می آید اگماصل ہر گاہ این کتاب قلم ہم رسید بر منافع و فوائدش ناظرین آگاہ یافتند و با صراط طبعش پر وقتند لاجرم نظر با شاعت علوم و نفع عام بجزل ہمت بلند و نعت از جہند سر شپمہ ہوش و فتوت جناب منشی نوکشور صاحب دام اقتبالہ مالک مطبع در مطبع نامی گرامی واقع لکنئو حضرت گنج گوئی خاص مالک مطبع باہ جنوری شش شواہ مطابق مضمون شہادہ با مال اول از مالک مطبع بر آراستہ شدہ و ار سے جہان مقبول عالم فرمایہ

بالوف منہ و کمال کرمہ

آمین



تاؤذکر خلافت مشعل پر اشد بیت صحت کے ساتھ
 نہایت عمدہ چھپی ہے
 روضۃ الصفا تصنیف محمد نازد شاہ بیتا بیخ
 کی عمدہ مہسوطہ کتاب ہے۔
 تحقیق الانساب محمود بن بلال المعنی مصنف
 سید ارخان صاحب کلایا نوری در تحقیق اپنا

شواہد النبوت۔ از جزو تامل احوال حضرت
 خاتم المرسلین و حالات ائمہ اطہار و صحابہ کرام
 بہت مبسوطہ ملاحظہ عبدالرحمن جامی نے لکھا ہے
 کہ ایسا مدارج النبوت اور مدارج النبوت ہیں
 اوس بسط کے ساتھ نہیں ہے۔
 سیر الاقطاب فارسی شاہ المدینہ ذکر کرانا

اولیاء اللہ۔
 دستان مذاہب۔ فارسی و ہندو مذاہب
 پر قوم ہیں۔
 گنج سمرقوی۔ معروف گنج تاریخ فارسی
 از مفتی غلام سرور لاہوری تاریخ و اولاد
 و وفات اولیاء و سلاطین ہند۔

کتاب تاریخ زبان اردو

تاریخ ہندوستان۔ با نقیحات و تصویر
 زبان در مبسوطہ تاریخ راجپوتان کے یادگار
 صحیح صحیح تاریخی حالات سے شوکت و سلطنت
 قوم راجپوتوں کی آشکار ہے قابل دید ہے
 کاغذ نفیس چھاپہ پاکیزہ طبعے اہتمام سوچھی
 صولت افتخانی۔ اردو و انہیں واقعات
 فرما کر وہاں ہندوستان و تحقیق انساب
 افتخانیان ہر از محمد زور اخلاص صاحب بہادری
 فتوحات ہند۔ خلاصہ تاریخ واقعات ہند
 غایت حسین صاحب۔
 اقوام ہند۔ بیان اقوام مختلف کا نہایت
 عمدہ ہے۔

جلد اول۔ جس میں ہندو نامتجات و اقوام
 و عطا سے سند متعلقہ لغت گورنری سنگا
 و کھا و جینا و کورسا و تھی بود آسام و کوچ
 ہنار و شکم و سرحدات تغزبی و شمالی و
 ممالک کلک و جھاو ملائین پینشو لا اور الکل
 جلد دوم۔ جس میں ہندو نامتجات و اقوام
 و عطا سے سند متعلقہ اضلاع شمالی و مغربی
 ہندوستان و بلجی و رام پور و فرخ آباد
 و تھارس و اوڈھ و شیال و پنجاب و ممالک
 سرحدی پنجاب وغیرہ ہیں۔
 جلد سوم۔ جس میں ہندو نامتجات و عطا سے
 سند متعلقہ خانہدان پشوا و ناگپور اور مدیل
 جلد چہارم۔ جس میں ہندو نامتجات و عطا سے
 سند متعلقہ خانہدان سے ملک راجپوتانہ و
 وسط ہند و مالوہ۔

وسند ماے متعلقہ سند ہر بلوچستان و فارس
 و ہرات و عرب و ترکستان فارس و ساحل
 عرب و افریقہ میں۔
 تاریخ جلد اولیہ۔ یہ مشہور تاریخ مولفہ منشی
 خادوم حسین صاحب اکبر آبادی آدم سے
 تا اسند دم جلد اول کے اندر جزو کل کیفیت
 تاریخی بقید سببہ مختصر مختصر وایت درج
 ہوتی ہیں۔
 تاریخ نونو لکین پونا مارٹ۔ مشہور شہنشاہ
 فرانس کی ہے اسکا ترجمہ مولوی شاکر حسین
 صاحب نصرم نے فرمایا۔
 سفر نامہ۔ جناب نور سائیکہ صاحبہ
 جنیوں نے غلطہ عیسوی میں اپنے سفر نامہ
 سفر فرمایا متضمن حالات اوس دیار کے
 قصص الانبیاء اردو۔ مولفہ محمد طاہر
 در حالات انبیاء۔
 قصص الانبیاء اردو۔ سربوئے مطبع
 شعلہ پور۔
 عجائب القصص اردو۔ دو جلد انبیاء
 و اولیاء کے حالات مبسوطہ ہیں۔
 تاریخ تفاوت ہند۔ سہمی بہ محار بہ عظیم
 قدرت و فضلہ عیسوی کی تاریخ تفاوت ہند
 اس میں اکثر مقامات کے مفصل حال سر کر کے
 درج ہیں چند انگریزی کتاب سے شدت
 کنیا لال صاحب نصرم نے ترجمہ و تالیف
 کیا۔

تاریخ چین۔ جس کا کہن و صاحب مرحوم کی
 تصنیفات سے ہے حالات ملک چین ابتدا
 لفظان سے لغات اللہ شرح حالات اور
 عجائبات ملک چین کے سہ درج ہیں۔
 تذکرہ اولیاء کمالین۔ شاہ شہید علی گاندر کے معصوم
 عجائبات روزگار تصنیف جناب اشرف رام چندر
 صاحب بہادری بیان اشیاء و مقامات مع تصاویر جو
 حکم ہند۔ جس میں احوال تمامی راجگان ہنود اور
 برطانوی راجہ و پرنس اور ہندوستان سلطنت حملہ
 راجاؤں کے احوال سلطنت بادشاہان اسلام
 کا ہے تا احمد و احمد علی شاہ
 تاریخ ہند نامتجات و اقوام ہند و عطا سے
 متعلقہ ریاستاے ہندوستان و ہندوستان
 کل سات جلد

جلد پنجم۔ جس میں ہندو نامتجات و اقوام
 و عطا سے سند متعلقہ ریاستاے حیدرآباد
 و تیسور و گورک و احوال ہندوستان اور جزیرہ
 سلواں سے ہے سنگلیب۔
 جلد ششم۔ جس میں ہندو نامتجات و اقوام
 و عطا سے سند متعلقہ بریزندہ نسی بندھی سے
 ستارا و کلہا پور و سائیت و آری و جاگتیر
 و گلا پور و جھڑا و شورت و سیمین و باسدا و جواڑ
 و باروچ و گمشدی و گاکوار و کاشا و اردو کچھ و
 چٹن پور و ماسی کاتشا و لو اکاتشا۔
 جلد ہفتم۔ جس میں ہندو نامتجات و اقوام

اقوام ہند۔ بیان اقوام مختلف کا نہایت
 عمدہ ہے۔
 تاریخ چین۔ جس کا کہن و صاحب مرحوم کی
 تصنیفات سے ہے حالات ملک چین ابتدا
 لفظان سے لغات اللہ شرح حالات اور
 عجائبات ملک چین کے سہ درج ہیں۔
 تذکرہ اولیاء کمالین۔ شاہ شہید علی گاندر کے معصوم
 عجائبات روزگار تصنیف جناب اشرف رام چندر
 صاحب بہادری بیان اشیاء و مقامات مع تصاویر جو
 حکم ہند۔ جس میں احوال تمامی راجگان ہنود اور
 برطانوی راجہ و پرنس اور ہندوستان سلطنت حملہ
 راجاؤں کے احوال سلطنت بادشاہان اسلام
 کا ہے تا احمد و احمد علی شاہ
 تاریخ ہند نامتجات و اقوام ہند و عطا سے
 متعلقہ ریاستاے ہندوستان و ہندوستان
 کل سات جلد

مجموعات علم و غیرہ کتب نایاب زمانہ

عجائب المخلوقات۔ تمامی مخلوقات کے
 اشکال اور احوال اس میں سہ درج ہیں با تصویر
 نہایت عمدہ چھپی ہے۔
 ایضاً۔ رنگین۔
 مطلع العلوم و مجمع الفنون فارسی۔ از مسکیم

و بد علیخان مخلص واحد۔
 ترجمہ اردو و مطلع العلوم و مجمع الفنون۔
 از منشی زمین العابدی بیخ خان مرحوم۔
 سلووات الاثاق۔ یہ کتاب اسم با سہمی جو
 اس میں تمام دنیا کے حالات اور سلطنت و

آدی و دیرانی مع رنگ مع تصویرات۔
 ایضاً۔ ہزار رنگ مع تصویرات۔
 مطلع العجائب۔ ترجمہ سلووات الاثاق
 ریاض الفردوس۔ مصنفہ مولوی محمد حسین
 صاحب مثل مطلع العلوم۔

اعجاز حسودی - اردو تراکیب عملیات و نقوش
محبوب و محبوبہ مطبعہ گلزار حسودی -
اعجاز حسودی - تصنیف حضرت امیر خسرو
و مولوی حسین صاحب و مدارج لفظی و سنوی بہر
کہ ترجمہ میں شامل ہے اور پانچ رسالے
کہ یہ کتاب کا فہرہ کار و عمدہ برتھنی ہے -
عجائبات فرنگ - یعنی حالات ملک انگلستان
و کیفیت سفیر وقت خان کل پوش نامی سیاح
مالک یورپ قابل دید ہے -
اندر حال اردو - اسمین ہر قسم کے نقش و
شعور و دستہ ہون -
باشیر الافطار - سید محمد نقی صاحب کھنوی
کتاب طلسم فرنگ سے منتخب کیا ہے -
اعجاز محمدی مکی بہ اندر حال - مرتبہ پنڈت
جینا صاحب -
خزینہ الامثال - اردو و فارسی و عربی کی
شعین زبان زد و نہ بچ ہون -
تعمیل التار - فن ستارین مولفہ مرزا کریم
صاحب -
مجموعہ طلسم اسکندر زو القہرین - شعل برنگ
پنجگانہ یعنی کیمیا و سیمیا و ریخیا و لیمیا -
ترجمہ کیا ہوا مولوی محمد عثمان خان صاحب کا
رسالہ علم بریقی - تصنیف مولوی محمد عثمان
خان شہید -
مخزن العقوم - کل علوم صرف و نحو و منطق و

دیباچہ و سمانی دعویٰ و دریا منی و حساب و
دیباچہ و طبع و اخلاق و نجوم و دلیل و مستحق
حکمت منزلی و حدیث و نقد و قیاد و خبرانیہ
علم ارض و نایا کا جدید و بھی بعض فروع کا
بیان ہے -
انشاء اسرار - فریضین فارسی و فریضین کا اسرار
اسمین لکھا ہے -
طلسم ننگ - طم مفاطیس میں یہ ایک کتاب
ہاورد ہے -
نشتستان نکات و گلستان لغات تہذیب
یہ ایک نادر کتاب صنائع و مدارج لفظی کی
کہ جسکی ہر ایک لفظ و فقرہ سے ایک لفظ
صنعت کا نیا تر موتا ہے یہ کتاب تشریحی
کو شش سے نو سیر جناب نواب محمد
سرد افغانی خان بہادر بہرہ پوری - تصنیف
مولوی عبد الفتاح پٹاخی
فانوں ستار - تصنیف سید صفدر حسین خان
اکثر اسٹنٹ کشتہ دلی -
رسالہ علم قیادہ - تصنیف منشی وہی پشاور
صاحب سبکدوشی اسکندر بدایون -
نقش سلطانی - عملیات و نقشہ جات مصنفہ
خواجہ محمد اشرف علی صاحب -
ہفت تماشے مرزا قتیل - بہرکت و ذند
کہ تحقیق میں ہے -
سراج الریل - فن ریل میں یہ ایک کتاب نادر

طلسم عجائب - نقوش و اعمال حب
بعض کتبہ شہ کے از مرزا داد حسین صاحب
طبع حدیث
جنتان بہار - مجموعہ اشعار اور سہا از
منشی رکنزادین صاحب -
سداق الریل - ریل میں از محمد عطا
صاحب دیال لاہوری -
نہ اعظم - آفتاب نجوم علم نجوم میں نادر کتاب
از خیر نقلی صاحب -
محبوب الریل - فہم ریل میں تصنیف مجلی
شاہ صاحب رمال نامور -
حریر سلجانی - یہ کتاب مجموعہ نادر رز کا
سے دین و دنیا کے کار آمد مفید خاص
عام جنہیں کل اعمال سالانہ و ماہوار
و ہفتہ وار اور حاضر ات جن اور برہون کو
و نقوش و اعمال نسخہ و نسخہ و نقوش
ترکیب نقش کرنے کی مولوی اشرف علی
صاحب نے خوب لکھی ہے لائق دید ہے
بازہ تصنیف ہے -
طلسم روحانی - حد اول میں کیفیت خواب
اور اوت کے تعبیر کا حال عنایت آسانی کے
ساتھ لکھا ہے از مولوی حسین احمد
صاحب

عنوانات قصص نظم و شرفارسی

شعوی مخزن اسرار - تصنیف مولانا نظامی
شعوی تحفہ العہد اربعین - محشی تصنیف حکیم
انفصل الدین خاقانی -
شعوی تحفہ الاحرار - تصنیف ملا جامی -
ایضا - شرح الا -
شعوی یوسف زلیخا جامی - محشی تیسری مرتبہ
جیبائی گوی -
ایضا - شعوی یوسف زلیخا جامی - سے مصرع
مترن ماشیہ میں محشی ہے
یوسف زلیخا ناظم ہروی - جہاب یوسف ناظم
حسامی -
یوسف زلیخا فردوسی - منظوم جو مصرع و کر
طبع ہوئی -
نگار و انش - عیار و انش کا انتخاب -

انوار سہیلی - محشی تصنیف ماکسین و اعظ
مشہور کتاب ہے
سعدن الحواہر - تصنیف ملا طرزی یہ کتاب
انداز و تہذیب الاخلاق یا یاد حکایات
تمثلیہ نادر الوجود ہے -
کھفر تارہ مولانا قاسمی - تیمور کی فتوحات
کا حال بطور سکندر نامہ ہے -
مفرح القلوب - عرف گیدڑ نامہ گیتیک
وسنگ کا قصہ ہے -
شعوی سنبلستان - بتیم بوستان حیدری
تصنیف منشی ہرگو مال تفتہ -
ملکن فارسی - تصنیف فیاضی عنوانات میں
بہا بہ زلیخا جامی ہے -
شیلیمون ملا انسی - مشہور قصہ ہے اور بلا

میں مشیل ہے -
لیلی مخزن خسرو - امیر خسرو کی بیچ گنج گو
یہ ایک کتاب ہے -
شعوی مشت بہشت امیر خسرو - نادر شعوی
از تصنیفات حضرت امیر خسرو مشہور ہے
لیلی مخزن نظامی - تصنیف مولانا نظامی
من گنجوی -
خسرو شیرین نظامی - گنجوی شہر کو لای
ہفت بیکر نظامی - تصنیف نظامی گنجوی
قدس سرور -
سکندر نامہ بری - تصنیف نظامی گنجوی
قدس سرور -
ایضا - کا فزگند و سفید و گللابی -

آخری درج شدہ کاروبار پر یہ کتابہ مستعار
لی گئی تھی، مگر یہ مدت سے زیادہ رکھنے کی
صورت میں ایک آنہ یومہ ذرا لیا جائے گا۔

کتب و کتب
 جامعہ اسلامیہ
 ۱۔ اس کتاب میں اللہ تعالیٰ نے ہر انسان کو اپنی
 جان بچانے کے لیے ایک نیک عمل کی طرف اشارہ کیا ہے۔
 ۲۔ اللہ تعالیٰ نے ہر انسان کو اپنی جان بچانے کے لیے
 ایک نیک عمل کی طرف اشارہ کیا ہے۔
 ۳۔ اللہ تعالیٰ نے ہر انسان کو اپنی جان بچانے کے لیے
 ایک نیک عمل کی طرف اشارہ کیا ہے۔
 ۴۔ اللہ تعالیٰ نے ہر انسان کو اپنی جان بچانے کے لیے
 ایک نیک عمل کی طرف اشارہ کیا ہے۔
 ۵۔ اللہ تعالیٰ نے ہر انسان کو اپنی جان بچانے کے لیے
 ایک نیک عمل کی طرف اشارہ کیا ہے۔
 ۶۔ اللہ تعالیٰ نے ہر انسان کو اپنی جان بچانے کے لیے
 ایک نیک عمل کی طرف اشارہ کیا ہے۔
 ۷۔ اللہ تعالیٰ نے ہر انسان کو اپنی جان بچانے کے لیے
 ایک نیک عمل کی طرف اشارہ کیا ہے۔
 ۸۔ اللہ تعالیٰ نے ہر انسان کو اپنی جان بچانے کے لیے
 ایک نیک عمل کی طرف اشارہ کیا ہے۔
 ۹۔ اللہ تعالیٰ نے ہر انسان کو اپنی جان بچانے کے لیے
 ایک نیک عمل کی طرف اشارہ کیا ہے۔
 ۱۰۔ اللہ تعالیٰ نے ہر انسان کو اپنی جان بچانے کے لیے
 ایک نیک عمل کی طرف اشارہ کیا ہے۔

